ماشاء الله لا قوة الا بالله

نصرة الانصاف فی تخریج الآثار

در مطبع نظامی واقع کانپور ۱۲۹۱ھ مطبوع گردید

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد حمد خداوند عالم و نعت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مسلمان بھائیون پر واضح ہو کہ مصنف مغفور نے ترتیب احادیث اس مشارق الانوار کی الفاظ صدر
پر رکھی تا ناظرین کو حدیثون کے یاد کرنے مین آسانی ہو مگر بر ترتیب فقہی جس حکم کی حدیث مطلوب ہو نکالنا اوسکا دشوار تھا لہذا اس امیدوار رحمت منان
محمد عبد الرحمن بن حاجی محمد روشن خان غفر اللہ لہما کے ذہن مین آیا کہ ابکی بار کوئی ایسی نئی ترکیب ایجاد کیجیے کہ یہ دشواری آسان ہو جائے اور
حسب ترتیب فقہ ہر حدیث مطلوب نکل آئے کہ یہ بڑے فائدے کی بات ہی پس جناب مخدومی و اوستاذی مولوی الٰہی بخش صاحب عم فیضہم سے ہر امر مین مشورت
چاہا تو اونھون نے کہ خصوص ایسے امور مشکلہ کے حل مین ذہن عالی و فکر بلند سے ایجاد جدید نہایت مفید فرماتے ہین میرے اصرار سے اس جدول کو سنہ [illegible] ہجری مین
لکھنا شروع کیا چنانچہ اول اگلی قدیم نسخون قلمی صحیح سے اس کتاب کا مقابلہ فرمایا جو لفظین کم و بیش نکلین انکو حاشیے پر بطریق نسخہ لکھا اور جو دو حدیثین پوری
اون نسخون مین زیادہ پائین انکو متن مین داخل کر کے اوسپر علامت رقم سیاقی یا بصورت الاملاء اعلاء ع بڑھائی تا شمار ہندسہ احادیث اصل
کتاب سے فرق ہو جائے پھر اس کتاب کی ہر ہر حدیث کو مشکوٰۃ سے ملا کے موافق باب و فصل اوسکے اس جدول مین چھ خانون پر اسطرح ترتیب دی کہ پہلے
خانے مین گنتی ابواب کی رکھی دوسرے مین فصول و انواع لکھے تیسرے مین اسمای کتب کہ حرف خ سے بخاری مراد ہی اور م سے مسلم اور ق سے متفق علیہ
کی طرف اشارہ ہی کہ یہ حدیث ان دونو کتابون مین پائی گئی چوتھے مین ہندسہ شمار احادیث کہ موافق اس ہندسے کے حدیث متن کتاب جو مطلوب ہو
نکال لے اور م اس خانے مین اشارہ ہی کہ یہ حدیث مشکوٰۃ مین حسب ترتیب ابواب و فصول اوسکے ملی ہوئی ہی اور ش سے یہ مراد ہی کہ مثل اس حدیث کا مشکوٰۃ مین
پایا گیا اور جو خانہ ان دونون علامتون سے خالی ہو اوسکو مناسب باب مشکوٰۃ کے سمجھنا چاہیے پانچوین مین راویون کے نام چھٹے مین الفاظ صدر احادیث
کہ اوس سے حدیث کے سرے کی لفظ معلوم ہو جاتی ہی اور نام اس جدول کا تبصرۃ الابصار فی تخریج الآثار ملقب بنام تاریخی متوازن المشارق
رکھا غرض کہ احادیث مشارق کو مشکوٰۃ سے ملانے مین بڑی محنت پڑی خصوصاً ان ٹکڑون کے ڈھونڈھنے مین کہ جنکو جناب مؤلف اپنی ترتیب
مجوزہ کے موافق پوری حدیثون سے کاٹ لائے تھے نہایت دماغ سوزی ہوئی کہ ماہر اس فن کا جانتا ہی دوسرا کیا جانے اب اس جدول سے مشارق
مشکوٰۃ ہو گئی کہ بر ترتیب فقہی جو حدیث چاہو نکال لو اور عمدہ تر یہ بات ہی کہ یہ جدول نسخہ مطبوعہ حال و سابق سے کہ جتنی حدیثین ہین ان مین خاص نہین بلکہ سوا اسکے
جتنے نسخے مشارق مین خواہ قلمی ہون خواہ چھاپا سب کو مفید ہی اسواسطے خانہ باب و فصل و صفحہ بڑھایا ورنہ اس کتاب کے لیے شمار ہندسہ احادیث کا ایک ہی خانہ
کافی تھا اور بعض ابواب مشکوٰۃ کے اس جدول مین نہین لکھے کہ کوئی حدیث مشارق مین اوسکے مناسب نہ ملی اور ابواب فضائل و ضعوا و شہداء اور عدل فی القسمۃ اور
اور ہبہ اور ربوا اسکے سوا زیادہ کیے ہی وہ مشکوٰۃ مین بالاستقلال نہین ہین **فائدہ** جناب مترجم مرحوم نے شارح کا ذریعی سے گنتی احادیث اس کتاب کی ۲۲۴۶ نقل کی
اور ہندسہ جو نسخہ مطبوعہ سنہ ۱۲۸۱ مین لگایا تو تعداد ۲۲۶۹ معلوم ہوئی اس اختلاف کی وجہ توفیق یہ ہی کہ شاید شارح قدس سرہ کو وہ نسخہ ملا جو بدون
نظر ثانی مصنف کے مسودے سے منقول ہوا اور مترجم مغفور نے وہ نسخہ پایا جسکی اصل پر نظر ثانی ہوئی بلکہ جناب مترجم ایک جگہہ لکھتے ہین کہ یہ
حدیث اصل نسخے مین نہین پائی دوسرے معتبر نسخون سے بڑھائی اور اب اس نسخہ مطبوعہ حال مین دو حدیثین مذکورہ بالا اور بڑھین جو نسخہ مطبوعہ سابق مین
نہ تھین اور یہ وجہ ہوئی کہ مصنف نے اکثر جگہ ایک حدیث کو اپنی ترتیب کے موافق کئی جگہہ ٹکڑے کر کے لائے اور شارح محدث نے انکو ایک حدیث ٹھہرایا چنانچہ
حدیث ہندسہ ۱۱۲۱ واقع باب ۶ فصل ہشتم تفضیل اور حدیث ہندسہ ۲۰۲۳ واقع باب ۸ فصل الف کا بلا تغییر حرف مکرر ہونا اس امر کا شاہد حال ہی اور سوا
اسکے جو ٹکڑے حدیث کے جا بجا واقع ہین اگر انکو جمع کر کے ایک حدیث شمار کیجائے تو یہ فرق رہنے نہ پائے واللہ اعلم بالصواب وعندہ ام الکتاب فقط

تاریخ طبع از نتائج طبع مولوی حافظ محمد نور اللہ نور خلف ارشد مولانا الٰہی بخش صاحب عم فیضہ الی یوم النشور

شد طبع مشارق سراپا بینا	با فہرستی کہ ہست مرآت صفا	زد نور رقم برای سال طبعش	فہرست نظر نو بر آمد زیبا

ابواب	فصول الانواع	اسمائے کتب	نمبر احادیث	اسمائے رواۃ	صدر احادیث
باب تصحیح النیة					
٧	ال	ق	۱۲۵۰م	عمرؓ	الاعمال
کتاب الایمان					
۱	من الشرطیة	ق	۱۴	ابن مسعود	من احسن
〃	〃	〃	۹۴م	ابوہریرۃ	من سرہ
〃	〃	م	۱۰۴م	عبادہ بن الصامت	من شہد
〃	〃	ق	۱۰۵م	〃	〃
〃	〃	خ	۱۱۳م	انس	من صلّی
〃	〃	م	۱۳۰	طارق	من قال
〃	〃	〃	۱۳۹	جابر	من لقی
〃	〃	خ	۱۶۲م	ابوذر	مہات من امتی
〃	〃	ق	۱۶۵م	ابن مسعود	من مات وہو یدعو
〃	〃	م	۱۶۶م	عثمان	من مات وہو یعلم
۲	ان المکسورۃ	〃	۲۹۶	ابوہریرۃ	ان اللہ
〃	〃	خ	۳۹۳	ابن عمر	ان من الشجر
۳	لا	ق	۵۳۳م	ابوموسی	لا احد
〃	〃	ق	۶۴۳م	انس	لا یومن
۴	اذا واذ	〃	۶۴۲م	ابوہریرۃ	اذا احسن
۵	ما النافیة	〃	۹۰۶م	انس	ما من احد
〃	یا	م	۹۸۴م	ابوہریرۃ	یا اباہریرۃ
〃	〃	ق	۱۰۲۹م	معاذ بن جبل	یا معاذ
٦	لئن	م	۱۱۸۰	انس	لئن سبقتہ
٧	ال	ق	۱۲۵۰م	عمر بن الخطاب	الاسلام
〃	〃	〃	۱۲۵۹م	ابوہریرۃ	الایمان بضع
〃	〃	〃	۱۳۴۵م	عبداللہ بن عمرو	المسلم
〃	〃	〃	۱۳۴۶م	〃	المہاجر
٧	ہمزۃ الاستفہام	خ	۱۳۷۳م	عمرؓ	اتدری
〃	〃	ق	۱۴۲۴	انس	الیس
〃	اَمَا	م	۱۴۳۵م	عمرو بن العاص	اما علمت
٨	عدد	ق	۱۵۲۰م	ابوموسی	ثلثة لہم
〃	〃	〃	۱۵۲۳م	انس	ثلث من کن
〃	〃	〃	۱۵۲۶م	طلحۃ	خمس صلوات

ابواب	فصول الانواع	اسمائے کتب	نمبر احادیث	اسمائے رواۃ	صدر احادیث
٨	القسم	م	۱۵۳۱م	ابوہریرۃ	والذی نفس
〃	〃	خ	۱۵۳۹م	〃	والذی نفسی
〃	المضارع	ق	۱۵۵۰م	ابن عباس	آمرکم
〃	〃	م	۱۵۶۱	ابوہریرۃ	اشہد ان
٩	الماضی	ق	۱۶۵۴ ش	ابوذر	اتانی جبرئیل
〃	〃	م	۱۶۶۰	عمرو بن عبسة	اسلم
〃	〃	ق	۱۶۶۱	حکیم بن حزام	اسلمت
〃	〃	م	۱۶۷۹م	العباس	ذاق طعم الایمان
〃	الماضی المجہول	ق	۱۷۲۹م	ابوبکر وعمر وجابر	اُمرتُ
〃	〃	〃	۱۷۳۴م	ابن عمر	بنی الاسلام
〃	الامر	خ	۱۸۰۰	حذیفة	اکتبوا لی
۱۰	الالف	ق خ	۲۰۱۰ ش	ابوایوب	اَرِب ماله
〃	المیم	ق	۲۱۰۹م	ابن عباس	مرحبا بالقوم
〃	〃	خ	۲۱۱۴	ابن عمر	مفاتیح الغیب
۱۱	الکاف	〃	۲۱۶۷م	ابوہریرۃ	کذّبنی
باب الکبائر					
٧	ال	خ	۱۳۳۵م	عبداللہ بن عمرو	الکبائر الاشراک
٨	الا	〃	۱۴۰۱م	ابوبکرۃ	الا انبئکم
٩	الامر	ق	۱۸۱۵م	ابوہریرۃ	اجتنبوا
باب علامات النفاق					
۵	یا	خ	۱۰۶۲	عائشۃ	یا عائشۃ
٦	مثل	م	۱۴۴۸م	ابن عمر	مثل المنافق
٨	عدد	ق	۱۵۲۵م	عبداللہ بن عمرو	اربع من کن
۱۰	الالف	ق	۳۳۴م	ابوہریرۃ	آیة المنافق
باب الوسوسة					
۲	ان المکسورۃ	م	۳۰۲م	جابر	ان ابلیس
〃	〃	〃	۲۴۴م	〃	ان الشیطان
〃	〃	〃	۲۴۵م	انس	ان الشیطان
〃	〃	ق	۲۵۸م	ابوہریرۃ	ان احد
۳	لا	م	۶۸۹م	〃	لایزالون
۵	ما النافیة	م	۹۲۰م	ابن مسعود	ما منکم

ابواب	فصول الانواع	اسمائے کتب	نمبر احادیث	اسمائے رواۃ	صدر احادیث
۵	ما النافیة	ق	۹۲۹م	ابوہریرۃ	ما من مولود
٨	المضارع	ق	۱۵۸۰م	〃	یاتی
۱۰	التاء	م	۲۰۳۷م	ابن مسعود	تلک
〃	الذال	م	۲۰۴۹م	عثمان بن ابی العاص	ذاک
〃	الصاد	م	۲۰۶۹م	ابوہریرۃ	صیاح
۱۱	الالف	م	۲۱۶۱م	انس	ان امتک
باب الایمان بالقدر					
۲	ان المکسورۃ	ق	۲۰۹م	ابن مسعود	ان احدکم
〃	〃	م	۲۳۵م	ابوہریرۃ	ان الرجل
〃	〃	〃	۲۶۲م	عائشۃ	ان اللہ خلق
〃	〃	〃	۲۶۴م	عائشۃ	ان اللہ خلق للجنۃ
〃	〃	ق	۲۰۴م	ابوہریرۃ	ان اللہ کتب
〃	〃	م	۲۷۷م	ابوموسی	ان اللہ لاینام
〃	〃	〃	۳۶۰م	عبداللہ بن عمرو	ان قلوب
۴	اذا	م	۸۰۰م	ابن مسعود	اذا مرّ
۵	ما النافیة	ق	۹۱۹م	علیؓ	ما منکم من احد
٦	کل	ق	۱۲۱۹م	ابن عمر	کل شیء
٩	الماضی	ق	۱۶۵۵م	ابوہریرۃ	احتج آدم
〃	〃	خ	۱۶۷۵م	〃	جف القلم
〃	〃	م	۱۷۱۴م	عبداللہ بن عمرو	کتب اللہ
〃	الامر	〃	۱۸۶۵م	سعد بن ابی وقاص	اعملوا
۱۰	الیاء	خ	۲۱۵۱م	ابوہریرۃ	یمین اللہ
۱۲	جوامع الادعیة	م	۲۲۵۵م	عبداللہ بن عمرو	اللہم مصرف
باب اثبات عذاب القبر					
۲	ان المکسورۃ	م	۳۱۰م	انس	ان المیت
〃	〃	〃	۳۱۴م	زید بن ثابت	ان ہذہ الامۃ
۴	اذا	ق	۵۸۰م	ابن عمر	اذا مات الرجل
٦	لولا	م	۱۱۵۵م	انس	لولا ان لاتدافنوا
٧	ال	ق	۱۳۴۴م	البراء بن عازب	المسلم
٩	الماضی	ق	۱۶۸۸م	عائشۃ	صدقتا
〃	الامر	م	۱۹۴۴	ابوہریرۃ	تعوذوا باللہ

باب الاعتصام بالکتاب والسنة

ابواب	نمبر انواع	اسمائے کتب	نمبر احادیث	اسمائے رواۃ	صدر احادیث
۱	من الشرطیة	ق	۱۳م	عائشہؓ	من احدث
〃	〃	م	۸۰م	ابوہریرۃ	من دعا
〃	〃	〃	۱۲۳م	عائشہؓ	من عمل
۲	ان المکسورۃ	ق	۲۲۱م	سعد بن ابی وقاصؓ	ان اعظم
〃	〃	خ	۲۲۶م	ابوہریرۃ	ان الایمان
〃	〃	م	۲۳۲م	ابوہریرۃ	ان الدین
〃	〃	ق	۳۸۵م	ابوموسیٰ	ان مثل ما بعثنی
〃	〃	〃	۳۸۶م	〃	ان مثلی
〃	انی بالکسر	〃	۴۳۹م	عمرو بن ابی سلمۃ	انی لاتقاکم
〃	انما بالکسر	م	۵۰۴م	رافع بن خدیج	انما انا بشر
〃	〃	〃	۵۱۶م	ابوہریرۃ	انما مثلی
۳	لا	خ	۵۷۲م	〃	لا تصدقوا
۴	اذا	م	۵۸۶م	طلحہؓ	اذا امرتکم
〃	〃	ق	۶۰۰م	عائشہؓ	اذا رایت
۵	ما النافیة	م	۹۳۲م	ابن مسعود	ما من نبی
۶	[illegible]	ق	۹۴۳م	انس	ما بال اقوام قالوا
〃	〃	〃	۹۴۴م	عائشہؓ	ما بال اقوام
۶	افعل التفضیل	خ	۱۱۹۳م	ابن عباس	ابغض الناس
〃	کل	خ	۱۲۱۶م	ابوہریرۃ	کل امتی
۷	مثل	م	۱۴۴۹م	جابر	مثلی ومثلکم
〃	أمّا	م	۱۵۰۴م	〃	اما بعد
۸	المضارع	م	۱۵۵۵م	ابوہریرۃ	سیکون
۹	الماضی	〃	۱۶۱۰م	〃	کفی بالمرء
۱۰	الباء	〃	۲۰۲۸م	ابن مسعود	بحسب المومن

کتاب العلم وفضلہ

ابواب	نمبر انواع	اسمائے کتب	نمبر احادیث	اسمائے رواۃ	صدر احادیث
۱	من الشرطیة	م	۶م	ابوہریرۃ	من ابطأ
〃	〃	〃	۶۹م	سمرۃ ومغیرۃ	من حدث عنی
〃	〃	〃	۸۱م	ابومسعود عقبہ	من دل
〃	〃	〃	۹۵م	ابوذر	من سلک
〃	〃	〃	۹۸م	جریر	من سن
〃	〃	〃	۱۳۰م	ابوہریرۃ	من فرج
〃	〃	ق	۱۸۰م	〃	من یرد اللہ
〃	〃	م	۱۰۰م	〃	من یسر

ابواب	نمبر انواع	اسمائے کتب	نمبر احادیث	اسمائے رواۃ	صدر احادیث
۲	ان المکسورۃ	ق	۲۷۶م	عبداللہ بن عمرو	ان اللہ
〃	〃	〃	۳۶۸م	المغیرۃ بن شعبۃ	ان کذبا
۳	لا	ق	۴۰۷	ابوسعید	لا تکتبوا
〃	〃	〃	۴۰۸	علیؓ	لا تکذبوا
۴	اذا	م	۵۷۸م	ابوہریرۃ	اذا مات
۶	لیس	ق	۱۰۹۲م	ابن مسعود	لیس من نفس
۷	الا	〃	۱۳۹۸	ابوواقد	الا اخبرکم
۷	أمّا	م	۱۵۰۳م	جریر	اما بعد
۹	امر	خ	۱۸۹۷م	عبداللہ بن عمرو	بلغوا

کتاب الطہارۃ

ابواب	نمبر انواع	اسمائے کتب	نمبر احادیث	اسمائے رواۃ	صدر احادیث
۳	لا	〃	۵۰۲م	ابن عمر	لا تقبل
۵	ما النافیة	م	۹۲۴	عثمانؓ	ما من مسلم یتطہر
۰	ال	〃	۱۴۱۳م	ابومالک	الطہور

باب فضائل الوضوء

ابواب	نمبر انواع	اسمائے کتب	نمبر احادیث	اسمائے رواۃ	صدر احادیث
۱	من الشرطیة	م	۶۱م	ابوہریرۃ	من توضأ فاحسن
〃	〃	ق	۶۳م	عثمانؓ	من توضأ نحو
۴	اذا	م	۷۸۳م	ابوہریرۃ	اذا توضأ
۵	ما النافیة	ق	۹۱۷م	عمرو بن عبسۃ	ما منکم
〃	〃	م	۹۲۱م	عمرؓ	ما منکم من احد
۷	الا	م	۱۳۹۹م	ابوہریرۃ	الا ادلکم
۸	المضارع	〃	۱۵۶۵م	〃	تبلغ الحلیة
۹	ماضی مجہول	〃	۱۷۷۵م	〃	وددت
۲	الالف	ق	۲۰۱۶م	ابوہریرۃ	امتی

باب ما یوجب الوضوء

ابواب	نمبر انواع	اسمائے کتب	نمبر احادیث	اسمائے رواۃ	صدر احادیث
۲	ان المکسورۃ	خ	۳۵۲	عائشہؓ	ان عینی
〃	〃	ق	۳۸۳م	ابن عباس	ان لہ دسما
۳	لا	ق	۵۰۳م	ابوہریرۃ	لا تقبل
۴	اذا	م	۸۴۰م	〃 رضؓ	اذا وجد
۹	الامر	م	۱۹۰۷م	ابوہریرۃ وعائشۃ	توضؤا

باب آداب الخلاء

ابواب	نمبر انواع	اسمائے کتب	نمبر احادیث	اسمائے رواۃ	صدر احادیث
۱	من الشرطیة	خ	۶۲م	ابوہریرۃ	من توضأ
۲	انہ بالکسر	ق	۵۷م	عائشہؓ	انہ قد کان لکم
۳	لا	م	۶۹۲م	سلمان	لا یستنجی
〃	〃	ق	۷۲۰م	ابن عمر	لا یمسکن
۴	اذا	〃	۷۳۹م	ابوایوب	اذا اتیتم
〃	〃	م	۷۵۱م	جابر	اذا استجمر
〃	〃	〃	۷۸۶م	ابوہریرۃ	اذا جلس
〃	〃	ق	۸۲۳م	ابوقتادۃ	اذا شرب
۷	أمّا	〃	۱۴۳۲م	ابن عباس	اما انہما
۹	الامر	خ	۱۸۰۶م	ابوہریرۃ	ابغنی
〃	〃	م	۱۸۱۱م	〃	اتقوا اللاعنین
۱۰	الباء	خ	۲۱۴۵م	〃	بما من طعام
۱۲	جوامع الکلم	ق	۲۲۲۵م	انس	اللہم انی

باب السواک

ابواب	نمبر انواع	اسمائے کتب	نمبر احادیث	اسمائے رواۃ	صدر احادیث
۶	لولا	م	۱۱۵۳م	ابوہریرۃ	لولا ان اشق
۸	عدد	〃	۱۵۲۹م	عائشۃ	عشر من الفطرۃ
〃	المضارع المجہول	ق	۱۶۳۴م	ابن عمر	ارانی
۹	الماضی المتکلم	خ	۱۷۵۸م	انس	اکثرت

باب سنن الوضوء

ابواب	نمبر انواع	اسمائے کتب	نمبر احادیث	اسمائے رواۃ	صدر احادیث
۴	اذا	ق	۷۵۲م	ابوہریرۃ	اذا استیقظ
〃	〃	م	۷۵۳م	〃	〃
۹	الامر	〃	۱۸۳۴	عمر	ارجع
۱۰	الواو	ق	۲۱۲۸م	عبداللہ بن عمرو	ویل للاعقاب
〃	〃	〃	۲۱۲۹م	ابوہریرۃ	ویل للعراقیب

باب الغسل

ابواب	نمبر انواع	اسمائے کتب	نمبر احادیث	اسمائے رواۃ	صدر احادیث
۲	ان المکسورۃ	م	۳۰۴م	انس	ان الرجل
〃	انی بالکسر	〃	۳۳۹م	عائشہؓ	انی لافعل
〃	انما	〃	۵۰۲م	ابوسعید	انما الماء
〃	〃	خ	۵۲۱م	ام سلمۃ	انما یکفیک
۴	اذا	م	۷۵۶	ابوسعید	اذا اعجلت
〃	〃	〃	۷۸۷م	عائشۃ	اذا جلس

نمبر اعراب	فصول الاعراب	اسم کتاب	نمبر صفحات	اسم راوی	صدر احادیث
۷	اتا	ق	۱۴۹۰	جبیر بن مطعم	اتا انا
۸	المضارع	م	۱۵۴۳	عائشة	تاخذ احدٰنکن
۹	الامر	ق	۱۹۱۶ م	〃	خذی
〃	〃	م	۱۹۲۹ م	〃	دعیها

باب مخالطة الجنب ومایباح له

نمبر اعراب	فصول الاعراب	اسم کتاب	نمبر صفحات	اسم راوی	صدر احادیث
۲	ان المکسورة	ق	۴۰۳ م	ابوهریرة	ان المؤمن
۴	اذا واذ	م	۷۳۰ م	ابوسعید	اذا اتی احدکم
۹	فعل امر	ق	۱۹۰۶ م	ابن عمر	توضأ

باب احکام المیاه

نمبر اعراب	فصول الاعراب	اسم کتاب	نمبر صفحات	اسم راوی	صدر احادیث
۳	لا	م	۹۴۹ م	ابوهریرة	لایبولن
〃	〃	خ	۷۰۲ م	〃	لایغتسل
۹	فعل امر	ق	۱۸۴۸	ابوموسیٰ	اشربا منه
〃	〃	〃	۱۶۱۰	جابر	خذ یا جابر

باب تطهیر النجاسات

نمبر اعراب	فصول الاعراب	اسم کتاب	نمبر صفحات	اسم راوی	صدر احادیث
۲	ان المکسورة	ق	۵۱۴ م	انس	ان هذه المساجد
〃	انما للحصر	〃	۵۱۳ م	ابن عباس	انما حرم
۳	لا	〃	۵۵۹ م	انس	لا تزرموه
۴	اذا واذ	م	۷۹۵ م	ابن عباس	اذا دبغ
〃	〃	〃	۶۲۴ م	ابوهریرة	اذا شرب
〃	〃	〃	۸۷۵ م	عبدالله بن مغفل	اذا ولغ
۹	فعل امر	خ	۱۹۲۴ م	ابوهریرة	دعوه
۱۰	الباء	ق	۲۱۴۱ م	ابن عباس	هلا اخذتم

باب المسح علی الخفین

نمبر اعراب	فصول الاعراب	اسم کتاب	نمبر صفحات	اسم راوی	صدر احادیث
۵	یا	ق	۱۰۲۱ م	المغیرة بن شعبة	یا مغیرة
۹	فعل امر	〃	۱۹۲۸ م	〃	دعهما فانی

باب التیمم

نمبر اعراب	فصول الاعراب	اسم کتاب	نمبر صفحات	اسم راوی	صدر احادیث
۲	انما للحصر	ق	۵۱۴ م	عمار بن یاسر	انما کان

باب الغسل المسنون والوضوء المسنون

نمبر اعراب	فصول الاعراب	اسم کتاب	نمبر صفحات	اسم راوی	صدر احادیث
۱	من الشرطیة	ق	۹۵ م	ابن عمر	من جاء منکم
۴	اذا واذ	〃	۳۳۶ م	〃	اذا اتی احدکم
۷	ال	〃	۳۲۳ م	ابوسعید	الغسل یوم
۱۰	الباء	خ	۲۰۴۴ م	ابوهریرة	حق الله

باب الحیض

نمبر اعراب	فصول الاعراب	اسم کتاب	نمبر صفحات	اسم راوی	صدر احادیث
۲	ان المکسورة	م	۳۴۴ م	عائشة	ان حیضتک
۵	یا	〃	۱۰۶۷ م	ابوهریرة	یا عائشة
۹	فعل امر	〃	۱۵۲۱ م	انس	اصنعوا
〃	〃	〃	۱۹۷۹ م	عائشة	ناولینی

کتاب الصلوة

نمبر اعراب	فصول الاعراب	اسم کتاب	نمبر صفحات	اسم راوی	صدر احادیث
۷	ال	م	۱۳۰۷ م	ابوهریرة	الصلوات
〃	همزة الاستفهام	ق	۱۳۰۵	〃	ارأیتم لو
〃	مثل	م	۱۴۳۲	جابر	مثل الصلوات
۱۰	الباء	〃	۲۰۳۲ م	〃	بین العبد

باب المواقیت

نمبر اعراب	فصول الاعراب	اسم کتاب	نمبر صفحات	اسم راوی	صدر احادیث
۳	لا	ق	۷۰۰	ابن عمر	لا یصلین
۴	اذا واذ	م	۶۳۰	عبدالله بن عمرو	اذا صلیتم
۹	فعل ماضی	ق	۱۸۲۲ م	ابومسعود	نزل جبریل
〃	فعل امر	م	۱۹۳۰	عمرو بن عبسة	صل صلوة

باب تعجیل الصلوة

نمبر اعراب	فصول الاعراب	اسم کتاب	نمبر صفحات	اسم راوی	صدر احادیث
۱	من الشرطیة	ق	۵۵ م	بریدة بن الحصیب	من ترک صلوة
〃	〃	م	۱۳۹ م	ابن عمر	من فاتته
۲	ان المکسورة	〃	۳۱۳ م	انس	ان الناس
〃	〃	ق	۳۴۴ م	ابوذر	ان شدة
۴	اذا واذ	م	۴۴۷ م	ابوهریرة	اذا ادرک
۵	ما النافیة	ق	۹۴۱	عائشة	ما ینتظرها
۶	لولا	ق	۱۱۵۲ م	ابن عباس	لولا ان اشق
〃	افعل التفضیل	م	۱۱۹۴ م	ابوهریرة	اثقل صلوة
۸	اما	〃	۱۴۳۱ م	ابوقتادة	اما انه لیس
〃	اسم فعل	ق	۱۴۷۰	ابوموسیٰ	علی رسلکم
۹	فعل امر	〃	۱۶۰۱	ابوذر	ابرد ابرد
〃	〃	خ	۱۶۰۲ م	ابوهریرة	ابردوا بالصلوة
۱۰	الکاف	〃	۲۰۹۲ م	ابوذر	کیف انت

باب فضائل الصلوة

نمبر اعراب	فصول الاعراب	اسم کتاب	نمبر صفحات	اسم راوی	صدر احادیث
۱	من الشرطیة	ق	۱۰۸ م	ابوموسیٰ	من صلی البردین
〃	〃	م	۱۰۹ م	عثمان	من صلی
〃	〃	〃	۱۱۰ م	جندب	من صلی صلوة
۲	ان المکسورة	〃	۴۱۲ م	ابو بصرة	ان هذه الصلوة
۳	لا	خ	۵۸۰ م	عبدالله	لا تغلبنکم
〃	〃	ق	۶۵۳	عثمان	لا یتوضأ
〃	〃	م	۷۱۶ م	عمارة بن رویبة	لا یلج النار
۶	لو	ق	۸۵۰ م	ابوهریرة	لو یعلم الناس
۷	همزة الاستفهام	خ	۱۳۰۲	ابوامامة	ارأیت
۸	فعل مضارع	〃	۱۵۸۹ م	〃	یتعاقبون فیکم
۹	فعل ماضی	〃	۱۸۸۵ م	علی	شغلونا

باب فضل الاذان

نمبر اعراب	فصول الاعراب	اسم کتاب	نمبر صفحات	اسم راوی	صدر احادیث
۲	ان المکسورة	م	۲۴۳ م	جابر	ان الشیطان
۳	لا	خ	۶۹۴ م	ابوسعید	لا یسمع
۴	اذا واذ	م	۷۴۵ م	ابوهریرة	اذا اذن
۷	ال	〃	۱۳۳۰ م	انس	المؤذنون
۷	ب	〃	۲۳۳	عبدالله بن مغفل	بین کل

باب اجابة المؤذن

نمبر اعراب	فصول الاعراب	اسم کتاب	نمبر صفحات	اسم راوی	صدر احادیث
۱	من الشرطیة	م	۱۳۳ م	سعد بن ابی وقاص	من قال
〃	〃	خ	۱۴۴ م	جابر	من قال حین یسمع
۴	اذا واذ	م	۶۳۰ م	عبدالله بن عمرو	اذا سمعتم
〃	〃	ق	۸۲۱ م	ابوسعید	اذا سمعتم النداء
〃	〃	م	۸۴۰ م	عمر	اذا قال

باب الاقامة

نمبر اعراب	فصول الاعراب	اسم کتاب	نمبر صفحات	اسم راوی	صدر احادیث
۲	ان المکسورة	م	۲۷۰ م	ابوقتادة الحارث	ان الله قبض
۴	اذا واذ	ق	۷۶۰ م	〃	اذا اقیمت الصلوة

۵ یہ حدیث فضائل اذان و فضائل جماعت میں بھی ہے

[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۴	اذاواذ	ق	۹۰۰ م	مالک بن الحویرث	اذا حضرت
〃	〃	〃	۸۱۸ م	ابوہریرۃ	اذا سمعتم
۹	فعل امر	م	۱۹۷۰	〃	لیاخذ کل

باب المساجد ومواضع الصلوٰة

۱	من الشرطیۃ	م	۳۴۳ م	جابر	من اکل البصل
〃	〃	ق	۳۴۴ م	〃	من اکل ثوما
〃	〃	〃	۳۴۶ م	سعد	من اکل من ہذہ الشجرۃ
〃	〃	〃	۵۱ م	حمران	من بنی للہ مسجدا
〃	〃	م	۵۰	ابوہریرۃ	من تطہر فی بیتہ
〃	〃	〃	۹۷ م	〃	من سمع
〃	〃	ق	۱۲۰ م	〃	من غدا الی المسجد
۲	ان المکسورۃ	〃	۳۰۳ م	انس	ان المؤمن اذا کان
〃	〃	ق	۳۰۴	ابی بن کعب	ان لک ما احتسبت
〃	〃	م	۳۰۵	جابر	ان لکم بکل
۳	لا	ق	۵۶۸ م	ابوہریرۃ	لا تشد الرحال
〃	〃	م	۶۳۹	بریدۃ بن الحصیب	لا وجدت
〃	〃	ق	۶۰۴	ابوہریرۃ	لا یزال احدکم
۴	اذاواذ	〃	۷۸۲	ابوہریرۃ وابوسعید	اذا تنخم
〃	〃	خ	۷۹۲ م	ابوہریرۃ	اذا دخل
〃	〃	م	۷۰۹ م	ابوحمید	اذا دخل احدکم
〃	〃	ق	۸۵۰ م	ابن عمر	اذا کان
۵	ما الموصولۃ	〃	۹۶۴ م	عبداللہ	ما بین بیتی
〃	یا	م	۱۰۲۰ م	جابر	یا بنی سلمۃ
۶	لعن	ق	۱۱۱۰ م	عائشۃ	لعن اللہ الیہود
〃	افعل التفضیل	م	۱۱۹۶ م	ابوہریرۃ	احب البلاد الی
〃	قد	〃	۱۳۲۹	ابی بن کعب	قد جمع اللہ
۷	ال	ق	۱۳۶۵ م	انس	البراق
〃	الا	م	۱۴۱۳ م	جندب	الا وان
۸	عدد	ق	۱۴۲۰ م	ابوہریرۃ	سبعۃ یظلہم اللہ
۹	فعل ماضی	م	۱۶۹۳ م	جابر	قاتل اللہ
〃	ماضی مجہول	〃	۱۸۴۳ م	ابوذر	عرضت
۱۰	الصاد	ق	۲۰۶۷ م	ابوہریرۃ	صلوٰۃ الرجل
〃	القاف	م	۲۰۸۸ م	جابر	قاتل اللہ

[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
〃	الہاء	ق	۲۱۳۳	عائشۃ	بذا الحال

باب الستر

۱	من الشرطیۃ	خ	۴۱۰ م	ابوہریرۃ	من صلی
۳	لا	م	۶۹۹ م	〃	لا یصل
〃	〃	ق	۶۲۶ م	عقبۃ بن عامر	لا ینبغی
۴	اذاواذ	〃	۸۵۳	جابر	اذا کان
۸	او	〃	۱۴۲۷	ابوہریرۃ	او لکلکم
۹	فعل امر	〃	۱۸۲۹ م	عائشۃ	اذہبوا
〃	〃	م	۱۰۳۱	المسور	ارجع الی
〃	〃	خ	۱۸۸۲ م	انس	اسطعنا

باب السترة

۴	اذاواذ	م	۴۴۰	ابوذر	اذا قام احدکم
〃	〃	〃	۸۶۹ م	طلحۃ	اذا وضع
۶	لو	ق	۱۱۰۴ م	ابوجہیم	لو یعلم المار
۰	فعل مضارع	م	۱۲۱۵ م	ابوہریرۃ	تقطع الصلوٰۃ

باب صفة الصلوٰة

۵	یا	م	۱۰۱۴	ابوہریرۃ	یا فلان
۶	صیغۃ التفضیل	〃	۱۲۰۵ م	جابر	افضل الصلوٰۃ
۹	فعل امر	ق	۱۰۳۴ م	ابوہریرۃ	ارجع فصل

باب ما یقرأ بعد التکبیر

۶	لقد	م	۱۲۳۸ م	انس	لقد رایت
۹	ماضی متکلم	〃	۱۶۷۶	ابن عمر	عجبت لہا
۱۲	جمع مؤنث	〃	۲۲۱۲ م	علی	اللہم انت
〃	〃	ق	۲۲۴۱ م	ابوہریرۃ	اللہم باعد

باب القراءة فی الصلوٰة

۱	من الشرطیۃ	م	۱۱۱ م	ابوہریرۃ	من صلی
۳	لا	〃	۹۲۸	〃	لا صلوٰۃ
〃	〃	ق	۹۳۰ م	عبادۃ	لا صلوٰۃ لمن
۴	اذاواذ	〃	۷۶۹ م	ابوہریرۃ	اذا امن

[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۴	اذاواذ	م	۳۰۶ م	〃	اذا قال احدکم
〃	〃	خ	۳۰۹ م	〃	اذا قال الامام
۵	یا	〃	۱۰۱۹ م	جابر	یا معاذ
۱۱	القاف	م	۲۱۶۶ م	ابوہریرۃ	قسمت الصلوٰۃ

باب الرکوع

۴	اذاواذ	ق	۸۳۰ م	ابوہریرۃ	اذا قال الامام
۹	ہل	م	۱۷۷۹	〃	ہل ترون
〃	فعل امر	خ	۱۰۱۲	انس	اتموا الرکوع
۱۲	جوامع الادعیۃ	م	۲۲۴۰ م	ابوسعید	اللہم ربنا

باب السجود وفضله

۴	اذاواذ	م	۸۱۵	العباس	اذا سجد العبد
〃	〃	〃	۸۱۶ م	البراء بن عازب	اذا سجدت
۶	صیغۃ التفضیل	〃	۱۲۰۸ م	ابوہریرۃ	اقرب ما یکون
۷	اسم فعل	〃	۱۴۷۲ م	ثوبان	علیک بکثرۃ
۹	ماضی مجہول	ق	۱۷۳۸ م	ابن عباس	امرت ان اسجد
〃	فعل امر	〃	۱۸۵۳ م	انس	اعتدلوا
۱۲	جوامع الادعیۃ	م	۲۱۹۷ م	علی وعائشۃ	اللہم اعوذ
〃	〃	〃	۲۲۰۷ م	ابوہریرۃ	اللہم اغفرلی

باب التشهد

۴	اذاواذ	ق	۱۰۴۷ م	ابن مسعود	اذا قعد احدکم
۱۰	العین	م	۲۰۷۳	جابر بن سمرۃ	علی ما تؤمون

باب الصلوٰة علی النبی وفضلها

۱	من الشرطیۃ	م	۱۱۳ م	ابوہریرۃ	من صلی علی
۹	فعل امر	خ	۱۹۵۷ م	ابوسعید	قولوا اللہم
〃	〃	ق	۱۹۵۸ م	ابوحمید الساعدی	قولوا اللہم صل

باب الدعاء فی التشهد

۴	اذاواذ	م	۷۸۱ م	ابوہریرۃ	اذا تشہد
۱۲	جوامع الادعیۃ	〃	۲۲۲۸ م	عائشۃ	اللہم انی اعوذ
〃	〃	ق	۲۲۳۱ م	ابوبکر	اللہم انی ظلمت

باب الذکر بعد الصلوٰۃ

نمبر ابواب	فصول الانواع	اسمائے کتب	نمبرات احادیث	اسمائے راوی	مطلعات احادیث
۱	من الشرطیۃ	م	۹۱ م	ابوہریرۃ	من سبح اللہ
۷	اخلا	ق	۱۴۱۹ م	〃	افلا اعلمکم
۱۰	المیم	م	۲۱۱ م	کعب بن عجرۃ	معقبات
۱۲	جوامع الادعیۃ	〃	۲۲۱ م	عائشہ رض	اللھم انت
〃	〃	خ	۲۲۴ م	سعد بن ابی وقاص	اللھم انی
〃	〃	ق	۲۲۶۵ م	المغیرۃ بن شعبۃ	لا الٰہ الا اللہ
〃	〃	〃	۲۲۶۷ م	عبداللہ	لا الٰہ الا اللہ وحدہ

باب ما لا یجوز من العمل فی الصلوٰۃ وما یباح منہ

نمبر ابواب	فصول الانواع	اسمائے کتب	نمبرات احادیث	اسمائے راوی	مطلعات احادیث
۲	ان المکسورۃ	م	۳۵۰ م	ابوالدرداء	ان عدو اللہ
〃	〃	ق	۳۵۱ م	ابوہریرۃ	ان عفریتا
〃	〃	〃	۳۶۰ م	ابن مسعود	ان فی الصلوٰۃ
〃	〃	م	۴۱۳ م	معاویۃ	ان ہذہ الصلوٰۃ
〃	انما بالکسر	〃	۵۱۵ م	ابن عباس	انما مثل ہذا
۵	ما الاستفہامیۃ	ق	۹۵۵ م	سہل بن سعد	مالی رأیتکم
۶	ان	〃	۱۱۷۴ م	معیقیب	ان کنت
۷	ال	ق	۱۲۶۹ م	ابوہریرۃ	التصفیح
۱۰	لام تاکید	م	۲۰۰۱ م	〃	لینتہین

باب السہو

نمبر ابواب	فصول الانواع	اسمائے کتب	نمبرات احادیث	اسمائے راوی	مطلعات احادیث
۲	ان المکسورۃ	ق	۲۰۸ م	ابوہریرۃ	ان احدکم
〃	انما بالکسر	〃	۵۰۵ م	ابن مسعود	انما انا بشر
۴	اذا واذ	م	۸۲۵ م	ابوسعید	اذا شک
〃	〃	ق	۸۲۶ م	ابن مسعود	اذا شک احدکم
۷	ہمزۃ الاستفہام	〃	۱۴۸۷	ابوہریرۃ	أصدق

باب سجود القرآن

نمبر ابواب	فصول الانواع	اسمائے کتب	نمبرات احادیث	اسمائے راوی	مطلعات احادیث
۴	اذا واذ	م	۸۴۵ م	ابوہریرۃ	اذا قرأ ابن آدم

باب اوقات النہی

نمبر ابواب	فصول الانواع	اسمائے کتب	نمبرات احادیث	اسمائے راوی	مطلعات احادیث
۳	لا	ق	۶۵۰ م	ابن عمر	لا یتحری احدکم
۴	اذا واذ	〃	۶۷۸ م	〃	اذا بدا حاجب

نمبر ابواب	فصول الانواع	اسمائے کتب	نمبرات احادیث	اسمائے راوی	مطلعات احادیث
۵	یا	ق	۱۰۴۸ م	ام سلمۃ	یا ابنۃ

باب الجماعۃ وفضلہا

نمبر ابواب	فصول الانواع	اسمائے کتب	نمبرات احادیث	اسمائے راوی	مطلعات احادیث
۳	لا	ق	۶۱۴ م	ابن عمر	لا تمنعوا
〃	〃	〃	۶۲۹ م	عائشہ رض	لا صلوٰۃ
۴	اذا واذ	〃	۶۴۹ م	ابن عمر	اذا استاذنت
〃	〃	〃	۶۵۰ م	〃	اذا استاذنکم
〃	〃	م	۶۶۱ م	ابوہریرۃ	اذا اقیمت الصلوٰۃ
〃	〃	〃	۸۲۷ م	زینب الثقفیۃ	اذا شہدت احداکن
〃	〃	ق	۸۴۹ م	ابن عمر	اذا کان
〃	〃	〃	۸۷۲ م	عائشہ رض	اذا وضع
۷	ایما	〃	۱۳۵۸ م	ابوہریرۃ	ایما امرأۃ
۹	ہل	م	۱۷۰۲ م	〃	ہل تسمع النداء
〃	فعل امر	〃	۱۹۷۲	جابر	لیعمل من
۱۰	الصاد	〃	۲۰۶۵ م	ابوہریرۃ	صلوٰۃ الجماعۃ
〃	〃	خ	۲۰۶۶ م	ابن عمر	صلوٰۃ الجماعۃ تفضل

باب تسویۃ الصف

نمبر ابواب	فصول الانواع	اسمائے کتب	نمبرات احادیث	اسمائے راوی	مطلعات احادیث
۵	ما الاستفہامیۃ	م	۹۵۴ م	جابر	مالی اراکم
۶	خیر	〃	۱۱۸۶ م	ابوہریرۃ	خیر صفوف
۹	فعل امر	خ	۱۷۹۳ م	ابوسعید	ائتموا بی
〃	〃	م	۱۸۷۶ م	ابوہریرۃ	اقیموا الصف
〃	〃	ق	۱۹۳۴ م	انس	سووا
〃	〃	م	۱۹۷۳ م	ابن مسعود	لیلینی
۱۰	لام تاکید	ق	۱۹۹۳ م	النعمان	لتسون

باب الموقف

نمبر ابواب	فصول الانواع	اسمائے کتب	نمبرات احادیث	اسمائے راوی	مطلعات احادیث
۹	فعل ماضی	خ	۱۶۸۳ م	ابوبکرۃ	زادک اللہ

باب الامامۃ

نمبر ابواب	فصول الانواع	اسمائے کتب	نمبرات احادیث	اسمائے راوی	مطلعات احادیث
۴	اذا واذ	م	۸۵۲ م	ابوسعید	اذا کانوا
۸	فعل مضارع	〃	۸۵۴ م	ابومسعود	یؤم القوم

باب ما علی الامام

نمبر ابواب	فصول الانواع	اسمائے کتب	نمبرات احادیث	اسمائے راوی	مطلعات احادیث
۲	انی بالکسر	ق	۴۳۱ م	انس	انی لادخل
۴	اذا واذ	م	۷۶۸ م	عثمان رض	اذا اممت
〃	〃	خ	۸۲۹ م	ابوہریرۃ	اذا صلی
۸	فعل مضارع	〃	۱۶۰۸ م	〃	یصلون لکم

باب ما علی المأموم من المتابعۃ وحکم المسبوق

نمبر ابواب	فصول الانواع	اسمائے کتب	نمبرات احادیث	اسمائے راوی	مطلعات احادیث
۱	من الشرطیۃ	ق	۱۰ م	ابوہریرۃ	من ادرک
۲	انکن بالکسر	〃	۴۹۵ م	عائشہ رض	انکن لانتن
〃	انما بالکسر	〃	۵۱۱	ابوہریرۃ	انما جعل
۳	لا	م	۵۲۷ م	〃	لا تبادر
۵	یا	ق	۹۷۲ م	سہل	یا ابابکر ما منعک
〃	ایہا	م	۱۰۳۹ م	انس	ایہا الناس
۶	ان	〃	۱۱۷۳	جابر	ان کدتم آنفا
۷	اما	ق	۱۴۳۹ م	ابوہریرۃ	اما یخشی
۹	فعل امر	〃	۱۹۷۵ م	عائشہ رض	مروا ابابکر

باب السنن وفضائلہا

نمبر ابواب	فصول الانواع	اسمائے کتب	نمبرات احادیث	اسمائے راوی	مطلعات احادیث
۱	من الشرطیۃ	خ	۱۱۵ م	ام حبیبۃ	من صلی
〃	〃	م	۱۶۱ م	ابوہریرۃ	من کان منکم
۴	اذا واذ	〃	۹۲۸ م	〃	اذا صلی احدکم
〃	〃	〃	۸۴۶	جابر	اذا قضی
۵	ما النافیۃ	م	۹۱۴ م	ام حبیبۃ	ما من عبد مسلم
〃	یا	〃	۱۰۱۶	عبداللہ بن سرجس	یا فلان بای
۷	ہمزۃ الاستفہام	ق	۱۳۶۹	مالک بن بحینۃ	الصبح اربعا
۹	فعل امر	〃	۱۹۳۹ م	عبداللہ بن مغفل	صلوا قبل
۱۰	الراء	م	۲۰۵۵ م	عائشہ رض	رکعتا الفجر

باب صلوٰۃ اللیل

نمبر ابواب	فصول الانواع	اسمائے کتب	نمبرات احادیث	اسمائے راوی	مطلعات احادیث
۴	اذا واذ	م	۸۴۲ م	ابوہریرۃ	اذا قام احدکم
۱۲	جوامع الادعیۃ	خ	۲۱۹۰ م	ابن عباس	اللھم اجعل
〃	〃	〃	۲۱۹۱	عائشہ رض	اللھم ارحم

باب ما یقول اذا قام من اللیل

نمبر ابواب	فصول الانواع	اسمائے کتب	نمبرات احادیث	اسمائے راوی	مطلعات احادیث
۱	من الشرطیۃ	خ	۵۹ م	عبادۃ	من تعار

نمبر الانواع	فصل الانواع	اسم الکتاب	نمبر الحدیث	اسم الراوی	ابتداء الحدیث
١٢	جوامع الادعیة	م	٢٢٤٦ م	عائشہؓ	اللهم رب
〃	〃	ق	٢٢٤٧ م	ابن عباس	اللهم ربنا

باب التحریض علی قیام اللیل

نمبر الانواع	فصل الانواع	اسم الکتاب	نمبر الحدیث	اسم الراوی	ابتداء الحدیث
٢	ان المکسورة	م	٣٩٤ م	جابر	ان من اللیل
٤	اذا واذ	〃	٨٦٢ م	ابوہریرة	اذا مضی شطر
٥	یا	ق	١٠٠٩ م	عبداللہ	یا عبداللہ
٦	نعم	〃	١٠٩٥ م	حفصة	نعم الرجل
〃	افعل التفضیل	خ	١١٩٧ م	عبداللہ	احب الصیام
٧	افلا	ق	١٣٢٠ م	عائشہؓ	افلا اکون
٩	فعل مضارع	〃	١٦٢٧ م	ابوہریرة	ینزل ربنا
١٠	السین	خ	٢٠٥٩ م	ام سلمة	سبحان اللہ

باب القصد فی العمل

نمبر الانواع	فصل الانواع	اسم الکتاب	نمبر الحدیث	اسم الراوی	ابتداء الحدیث
١	من الشرطیة	خ	١١٦ م	عمران	من صلی قائما
〃	〃	م	١٢٠	عمرؓ	من نام عن
٤	اذا واذ	〃	١٤١	ابوہریرة	اذا قام احدکم
〃	〃	خ	٨٦٦ م	انس	اذا نعس
〃	〃	ق	٨٦٧ م	عائشہؓ	اذا نعس احدکم
٦	افعل التفضیل	〃	١١٩٥ م	ابوہریرة	احب الاعمال
٧	اسم فعل	م	١٤٧٥ م	〃	علیکم من
٨	فعل امر	ق	١٩١٦ م	عائشہؓ	خذوا من
〃	〃	خ	١٤٣٠ م	عمران	صل قائما
〃	〃	م	١٩٥١ م	ابوہریرة	قاربوا
〃	〃	ق	١٤٧١ م	عائشہؓ	لیصل

باب الوتر

نمبر الانواع	فصل الانواع	اسم الکتاب	نمبر الحدیث	اسم الراوی	ابتداء الحدیث
١	من الشرطیة	م	٧٧ م	جابر	من خاف
٧	ال	ق	١٤٥٢ م	ابن عمر	الوتر رکعة
٩	فعل امر	〃	١٨١٦ م	〃	اجعلوا آخر
〃	〃	م	١٩٤٣ م	ابن عمر	بادروا
١٠	المصادر	ق	٢٠٤٨ م	〃	صلوة اللیل

باب القنوت

نمبر الانواع	فصل الانواع	اسم الکتاب	نمبر الحدیث	اسم الراوی	ابتداء الحدیث
١٢	جوامع الادعیة	ق	٢١٤٧ م	ابن مسعودؓ	اللهم اهدنی
〃	〃	〃	٢٢١٤	ابوہریرة	اللهم انج

باب قیام شهر رمضان

نمبر الانواع	فصل الانواع	اسم الکتاب	نمبر الحدیث	اسم الراوی	ابتداء الحدیث
١	من الشرطیة	خ	١٢٠٩ م	ابوہریرة	من قام رمضان
٥	ما النافیة	ق	٨٩٠ م	زید بن ثابت	ما زال بکم

باب صلوة الضحی

نمبر الانواع	فصل الانواع	اسم الکتاب	نمبر الحدیث	اسم الراوی	ابتداء الحدیث
٨	فعل مضارع	م	١٦٠٧ م	ابوذر	یصبح علی
١٠	المصادر	م	٢٠٦٤ م	زید بن ارقم	صلوة الاوابین

باب التطوع

نمبر الانواع	فصل الانواع	اسم الکتاب	نمبر الحدیث	اسم الراوی	ابتداء الحدیث
٤	اذا واذ	خ	٨٧٧ م	جابر	اذا هم احدکم
٥	یا	ق	٩٩٣ م	ابوہریرة	یا بلال

باب صلوة السفر

نمبر الانواع	فصل الانواع	اسم الکتاب	نمبر الحدیث	اسم الراوی	ابتداء الحدیث
٥	ما الاستفهامیة	م	٩٥٠ ش	جابر	ما فعلت فی
١٠	المصادر	〃	٢٠٦٣ م	عمرؓ	صدقة تصدق

باب الجمعة

نمبر الانواع	فصل الانواع	اسم الکتاب	نمبر الحدیث	اسم الراوی	ابتداء الحدیث
٦	خیر	م	١١٩١ م	ابوہریرة	خیر یوم
٩	فعل ماضی	〃	١٤٤٣ م	〃	انس اللہ
١٠	المصادر	〃	٢١٥٠ م	ابوموسی	هی ما بین

باب وجوبها

نمبر الانواع	فصل الانواع	اسم الکتاب	نمبر الحدیث	اسم الراوی	ابتداء الحدیث
٦	لقد	م	١٢٤٩ م	ابن مسعودؓ	لقد هممت
١٠	الام تاکید	〃	٢٠٠٢ م	ابوہریرة	لینتهین

باب التنظیف

نمبر الانواع	فصل الانواع	اسم الکتاب	نمبر الحدیث	اسم الراوی	ابتداء الحدیث
١	من الشرطیة	م	٣٧ م	ابوہریرة	من اغتسل
〃	〃	ق	٣٨ م	〃	من اغتسل یوم
〃	〃	خ	٣٥ م	سلمان	من اغتسل یوم الجمعة
〃	〃	م	٤٠ م	ابوہریرة	من توضأ فاحسن
٣	لا	〃	٧١٣ م	جابر	لا یقیمن احدکم

نمبر الانواع	فصل الانواع	اسم الکتاب	نمبر الحدیث	اسم الراوی	ابتداء الحدیث
٤	اذا واذ	ق	٨٤٨ م	ابوہریرة	اذا قلت
〃	〃	〃	٨٥٤ م	〃	اذا کان یوم

باب الخطبة فی الصلوة

نمبر الانواع	فصل الانواع	اسم الکتاب	نمبر الحدیث	اسم الراوی	ابتداء الحدیث
٢	ان المکسورة	م	٣٤٧ م	عمار	ان طول صلوة
٤	اذا واذ	ق	٧٤٤ م	جابر	اذا جاء احدکم
٦	بئس	م	١٠٩٠	عدی بن حاتم	بئس الخطیب
٧	همزة الاستفهام	ق	١٣٨٦ م	جابر	ارکعت
٩	فعل امر	〃	١٤٧٨	سهل بن سعد	مری غلامک

باب صلوة العیدین

نمبر الانواع	فصل الانواع	اسم الکتاب	نمبر الحدیث	اسم الراوی	ابتداء الحدیث
٥	یا	ق	٩٦٩ م	عائشہؓ	یا ابا بکر
٧	اسم فعل	〃	١٤٦٧	〃	دونکم یا بنی ارفدة

باب فی الاضحیة

نمبر الانواع	فصل الانواع	اسم الکتاب	نمبر الحدیث	اسم الراوی	ابتداء الحدیث
١	من الشرطیة	ق	١٥٣	انس	من کان ذبح
٤	لا	م	٥٥٤ م	جابر	لا تذبحوا
〃	اذا واذ	〃	٨١١ م	ام سلمة	اذا رأیتم
٥	ما النافیة	خ	٨٠٤ م	ابن عباس	ما العمل فی
〃	یا	م	١٠٧٠ م	عائشة	یا عائش
١٢	جوامع الادعیة	〃	٢٢٤٣ م	〃	بسم اللہ اللهم

باب العتیرة

نمبر الانواع	فصل الانواع	اسم الکتاب	نمبر الحدیث	اسم الراوی	ابتداء الحدیث
٣	لا	ق	٦٣٤ م	ابوہریرة	لا فرع

باب صلوة الکسوف

نمبر الانواع	فصل الانواع	اسم الکتاب	نمبر الحدیث	اسم الراوی	ابتداء الحدیث
٢	ان المکسورة	ق	٢٤١ م	المغیرة بن شعبة	ان الشمس والقمر

باب فی الریاح

نمبر الانواع	فصل الانواع	اسم الکتاب	نمبر الحدیث	اسم الراوی	ابتداء الحدیث
٥	یا	ق	١٠٦٥ م	عائشة	یا عائشة
٦	لیس	م	١٠٨١ م	ابوہریرة	لیست السنة
٩	ماضی متکلم	ق	١٧٤٩ م	ابن عباس	نصرت بالصبا
١٢	جوامع الادعیة	م	٢٢٢٣ م	عائشة	اللهم انی

باب عیادة المریض وثواب المرض والمصایب

نمبر انواع	فصل انواع	اسمائے کتب	نمبر حدیث	اسمائے راوی	ابتدائی الفاظ
١	من الشرطية	م	١٢١م	ثوبان	من عاد مريضا
〃	〃	خ	١٨٠٦م	ابوہریرۃ	من يرد الله
٢	ان المكسورة	〃	١٨٠م	ابن عباس	ان اباكما
٣	لا	〃	٥٢٥م	〃	لا بأس عليك
٤	اذا واذ	ق	٨١٩م	اسامة بن زيد	اذا سمعتم
〃	〃	خ	٨٦١م	ابوموسى	اذا مرض
٥	ما النافية	ق	٩٢٥م	ابن مسعود	ما من مسلم
〃	〃	〃	٩٢٧م	عائشة	ما من مصيبة
〃	〃	م	٩٤٠م	ابوسعيد	ما يصيب
〃	ما الاستفهامية	〃	٩٥٢م	جابر	ما لك يا ام
〃	آتي	ق	١٠٣٢م	اسامة	اي سعد
٦	ان	ق	١١٦٨م	ابن عباس	ان شئت
٧	ال	خ	١٣١١م	اسامة	الطاعون
〃	〃	ق	١٣١٤	انس	〃
〃	ألا	م	١٣٩٥	سلمة	الا اخبركم باشد
〃	مثل	ق	١٤١٤م	جابر	مثل المؤمن
٩	فعل امر	م	١٩٤٢م	عثمان	ضع يدك
〃	〃	خ	١٩٤٩م	ابوموسى	فكوا العاني
١٠	الالف	ق	٢٠٠٦م	ابن مسعود	اجل اني
〃	الجار	〃	٢٠٤٢م	ابوہریرۃ	حق المسلم
〃	〃	م	٢٠٤٣م	〃	حق المسلم على
١١	الالف	خ	٢١٥٣م	انس	اذا اشتكيت
〃	الياء	م	٢١٧٧م	ابوہریرۃ	يا ابن آدم
١٢	جوامع الادعية	خ	٢١٨٢م	انس	الحمد لله الذي
〃	〃	ق	٢٢٦٣م	عائشة	بسم الله

باب تمني الموت وذكره

نمبر انواع	فصل انواع	اسمائے کتب	نمبر حدیث	اسمائے راوی	ابتدائی الفاظ
١	من الشرطية	م	١٠م	ابوموسى	من احب لقاء الله
٢	انما للحصر	〃	٤٥٤م	ابوہریرۃ	انا اذا مات
٣	لا	ق	٤٥٢م	انس	لا يتمنين
〃	〃	م	٧٤٤م	جابر	لا يموتن
٦	ليس	ق	١٠٨٤م	عائشة	ليس كذلك
٩	فعل امر	〃	١٩٦٦م	ابن عمر	كن في الدنيا
١٠	الميم	〃	٢١٠٧م	ابوقتادة	مستريح
١١	الالف	خ	٢١٥٤	ابوہریرۃ	اذا احب

باب ما يقال عند من حضره الموت وما ينبغي له

نمبر انواع	فصل انواع	اسمائے کتب	نمبر حدیث	اسمائے راوی	ابتدائی الفاظ
٢	ان المكسورة	م	٢٣٠م	ام سلمة	ان الروح
٣	لا	〃	٥٥٣م	〃	لا تدعوا الا انفسكم
٤	اذا واذ	〃	٧٩١م	〃	اذا حضرتم
〃	〃	〃	٧٩٤م	ابوہریرۃ	اذا خرجت
٥	ما النافية	〃	٩٢٣م	ام سلمة	ما من مسلم
٧	الم	〃	١٤١٦	ابوہریرۃ	الم تروا حين
٩	فعل امر	〃	١٩٥٩	ام سلمة	قولي اللهم
〃	〃	〃	١٩٦٩م	ابوسعيد	لقنوا موتاكم
١٢	جوامع الادعية	〃	٢٢٠٠م	ام سلمة	اللهم اغفر

باب غسل الميت وتكفينه

نمبر انواع	فصل انواع	اسمائے کتب	نمبر حدیث	اسمائے راوی	ابتدائی الفاظ
٤	اذا واذ	م	٨٥٦م	جابر	اذا كفن
٩	فعل امر	ق	١٨٠٠م	ام عطية	ابدأن بميامنها
〃	〃	〃	١٨٦٩م	〃	اغسلنها
〃	〃	〃	١٨٧٠م	ابن عباس	اغسلوه
〃	〃	〃	١٩٤٠م	خباب	ضعوا على ما

باب المشي بالجنازة والصلوة عليها

نمبر انواع	فصل انواع	اسمائے کتب	نمبر حدیث	اسمائے راوی	ابتدائی الفاظ
١	من الشرطية	م	٧م	انس	من اثنيتم
〃	〃	ق	١٠٣م	ابوہریرۃ	من شهد
٢	ان المكسورة	م	٢١١م	عمران	ان اخاكم
〃	〃	خ	٣٠٩م	جابر	ان الموت
〃	〃	م	٤١٤م	ابوہریرۃ	ان هذه القبور
٣	لا	خ	٥٦٥م	عائشة	لا تسبوا
٤	اذا واذ	م	٧٣٥م	ابوسعيد	اذا اتبعتم
〃	〃	ق	٨٠٨	عامر	اذا رأيتم
〃	〃	خ	٨٧٠م	ابوسعيد	اذا وضعت
٥	ما النافية	م	٩١٠م	ابن عباس	ما من رجل
〃	〃	〃	٩٣٠م	عائشة	ما من ميت
٧	ايما	خ	١٣٦٦م	عمر	ايما مسلم
٩	فعل امر	ق	١٤١٤م	ابوہریرۃ	اسرعوا بالجنازة
١٢	جوامع الادعية	م	٢٢٠٥م	عوف بن مالك	اللهم اغفر

باب دفن الميت

نمبر انواع	فصل انواع	اسمائے کتب	نمبر حدیث	اسمائے راوی	ابتدائی الفاظ
٣	لا	م	٥٣٩م	ابومرثد	لا تجلسوا
٩	بل	خ	١٨٨٠م	انس	بل فيكم من
١٠	لام تاكيد	م	١٩٨٧م	ابوہریرۃ	لان يجلس

باب البكاء على الميت والتعزية

نمبر انواع	فصل انواع	اسمائے کتب	نمبر حدیث	اسمائے راوی	ابتدائی الفاظ
١	من الشرطية	خ	١٨٣م	عمر	من نيح عليه
٢	ان المكسورة	〃	٣١١م	ابن عمر	ان الميت
〃	〃	ق	٧٧٣م	اسامة	ان لله ما اخذ
〃	انها للكسر	〃	٤٦٥م	عائشة	انهم ليبكون عليها
٣	لا	〃	٧٣٣م	ابوہریرۃ	لا يموت
٥	ما النافية	خ	٩٠٨م	انس	ما من الناس
〃	〃	〃	٩٢٢م	ابوہریرۃ	ما سكن
٦	ليس	ق	١٠٨٧م	ابوموسى	ليس منا
〃	〃	〃	١٠٩٠م	ابن مسعود	ليس منا من
〃	لقد	م	١٢٣٣	ابوہریرۃ	لقد احتظرت
٧	ال	ق	١٣٠٤م	انس	الصبر عند
〃	〃	〃	١٣٤٧م	عمر	الميت
〃	همزة الاستفهام	ق	١٣٧٧م	ام سلمة	أتريدين
〃	ألا	〃	١٤٠٨م	ابن عمر	الا تسمعون
٨	عدد	م	١٥١١	ابوہریرۃ	اثنتان في
〃	〃	〃	١٥٢٤م	ابومالك	اربع في امتي
〃	فعل مضارع	〃	١٥٤٩م	انس	تدمع العين
٩	فعل ماضي	ق	١٦٦٨	〃	بارك الله
〃	فعل امر	〃	١٨٣٦م	عائشة	اذهب
١١	الميم	خ	٢١٧٢م	ابوہریرۃ	ما لعبدي

باب زيارة القبور

نمبر انواع	فصل انواع	اسمائے کتب	نمبر حدیث	اسمائے راوی	ابتدائی الفاظ
٥	يا	م	١٠٦٤	عائشة	يا عائشة
٩	ماضي متكلم	〃	١٤٥٢م	ابوہریرۃ	استاذنت
〃	〃	〃	١٤٧٤م	بريدة	نهيتكم عن
١٢	جوامع الادعية	〃	٢٢٠١م	عائشة	اللهم اغفر

كتاب الزكوة

ابواب	فصول الفاظ	اسماء كتب	نمبر احاديث	اسماء صحابه	صدر احاديث
٢	انك بالكسر	ق	١٨٠٤	ابن عباس	انك ستاتى
٣	اذا واذ	م	١٤٣٦	جرير	اذا اتاكم
٥	ما النافية	ق	١٨٠٦	ابوهريرة	ما انزل الله
〃	〃	م	١٩١١	جابر	ما من صاحب
〃	〃	〃	١٩١٢	ابوهريرة	ما من صاحب ذهب
〃	〃	ق	١٩٤٢	〃	ما ينقم ابن جميل
٧	ال	〃	١٢٨٣	〃	الخيل الثلثة
٨	فعل مضارع	م	١٦٢٢	ابن عمر	يكون كنز
٩	فعل امر	ق	١٩٩٦	ابوذر	وبشر الكانزين
١٠	الهاء	〃	٢١٦٣	〃	هم الاخسرون
١٢	جوامع الالفاظ وغيره	ق	٣٢٥٠	عبدالله	اللهم صل

باب ما يجب فيه الزكوة وما لا يجب فيه

ابواب	فصول الفاظ	اسماء كتب	نمبر احاديث	اسماء صحابه	صدر احاديث
٣	لا	خ	١٦٥٨	ابوبكر	لا يجمع بين
٦	ليس	ق	١٠٠٢	ابوهريرة	ليس على المسلم
〃	〃	م	١٠٠٣	جابر	ليس فيما دون

باب من تحل له الصدقة ومن لا تحل له

ابواب	فصول الفاظ	اسماء كتب	نمبر احاديث	اسماء صحابه	صدر احاديث
٢	انى بالكسر	ق	٤٤٣	ابوهريرة	انى لانقلب
〃	انما بالكسر	〃	٤٤٨	ام عطية	انها قد بلغت
٣	لا	م	٥٤٦	عبدالمطلب	لا تحل الصدقة
٤	لو	خ	١١٣٢	ابوهريرة	لو دعيت الى
〃	لولا	ق	١١٥٠	انس	لولا انى
٧	لام	خ	١٤٩٢	معن بن يزيد	لك ما نويت
٩	فعل امر	م	١٩٥٢	جويرية	قربيه فقد بلغت
١٠	الهاء	ق	٢١٤٩	انس	هو لها صدقة

باب من تحل له السوال ومن لا تحل له

ابواب	فصول الفاظ	اسماء كتب	نمبر احاديث	اسماء صحابه	صدر احاديث
١	من الشرطية	م	٤٦	ابوهريرة	من سأل الناس
٣	لا	〃	٦١١	معاوية	لا تلحفوا
٤	اذا واذ	ق	٧٥٤	عمر	اذا اعطيت
٥	ما النافية	〃	٩٦٣	ابن عمر	ما تزال

ابواب	فصول الفاظ	اسماء كتب	نمبر احاديث	اسماء صحابه	صدر احاديث
٥	ما الموصولة	ق	٩٦٠	عمر	ما جاءك
〃	〃	〃	٩٦٢	ابوسعيد	ما يكون
٦	يا	خ	١٠٠٠	حكيم بن حزام	يا حكيم ان
〃	〃	م	١٠١٨	قبيصة	يا قبيصة
٦	ليس	ق	١٠٧٦	ابوهريرة	ليس المسكين
١٠	لام تاكيد	〃	١٩٠٧	الزبير	لان ياخذ

باب الانفاق وكراهية الامساك

ابواب	فصول الفاظ	اسماء كتب	نمبر احاديث	اسماء صحابه	صدر احاديث
٢	ان المكسورة	خ	٢٢٥	ابوذر	ان الاكثرين
〃	〃	ق	٤٣٠	ابوهريرة	ان ثلثة
٣	لا	〃	٦٢٤	اسماء بنت ابى بكر	لا توعى
٥	ما النافية	م	٩٠٠	ابوالدرداء	ما طلعت
〃	يا	خ	١٠٤٧	ابوامامة	يا ابن آدم
٦	بينا	م	١١٠٩	ابوهريرة	بينا رجل
〃	لو	خ	١١٤٤	〃	لو كان لى
〃	صيغة تفضيل	ق	١٢٠١	عائشة	اسرعكن
٧	ايكم	خ	١٣٦٣	ابن مسعود	ايكم مال وارثه
〃	اما	ق	١٤٣٧	ابوهريرة	اما وابيك
〃	شر	〃	١٤٧٠	〃	شر البخل
٩	فعل ماضى	〃	١٧٤٥	〃	قال رجل
〃	فعل امر	م	١٨٠٩	عبدالله	اتقوا الشح
〃	〃	ق	١٩٦٢	ابوهريرة	ارضخ لها
١١	الياء	م	٢١٧٦	〃	يا ابن آدم

باب فضل الصدقة

ابواب	فصول الفاظ	اسماء كتب	نمبر احاديث	اسماء صحابه	صدر احاديث
١	من الشرطية	ق	٢٢	عدى	من استطاع
〃	〃	〃	٤٩	ابوهريرة	من انفق
〃	〃	خ	٥٧	〃	من تصدق
〃	〃	م	١٧٧	〃	من منح منحة
〃	من الاستفهامية	〃	١٩٠	〃	من اصبح منكم
٣	لا	〃	٥٤٤	ابوجرى	لا تحقرن
٥	ما النافية	〃	٩٢٦	جابر	ما من مسلم يغرس
〃	〃	〃	٩٣٧	ام سلمة	ما نقص مال
٦	يا	ق	١٠٢٩	ابوسعيد	يا معشر النساء

ابواب	فصول الفاظ	اسماء كتب	نمبر احاديث	اسماء صحابه	صدر احاديث
٥	يا	ق	١٠٧٢	ابوهريرة	يا نساء المؤمنات
٦	نعم	خ	١٠٩٦	〃	نعم الصدقة
٦	بينما	ق	١١١٣	〃	بينما رجل
〃	كل	〃	١٢١٧	〃	كل سلامى
〃	〃	〃	١٢٢٤	جابر	كل معروف
〃	لقد	م	١٤٣٩	ابوهريرة	لقد رايت
〃	او	〃	١٤٢٥	ابوذر	اوليس قد جعل
٩	ماضى مجهول	〃	١٧٤٢	ابوهريرة	عذبت امراة
〃	فعل امر	ق	١٨١٠	عائشة	اتقوا النار
〃	〃	م	١٨٥٩	ابوبرزة	اعزل الاذى
١٠	الكاف	ق	٢٠٨٦	ابوهريرة	فى كل كبد
〃	الواو	〃	٢١٢٤	ابوسعيد	ويحك ان

باب افضل الصدقة

ابواب	فصول الفاظ	اسماء كتب	نمبر احاديث	اسماء صحابه	صدر احاديث
٢	ان المكسورة	ق	٤٠٦	ابومسعود	ان المسلم
٦	خير	〃	١١٨٢	حكيم بن حزام	خير الصدقة
〃	صيغة تفضيل	م	١٢٠٦	ثوبان	افضل دينار
٧	اما	ق	١٤٣٣	ميمونة	اما انك لو
٩	فعل ماضى	خ	١٦٦٦	ابوسعيد	صدق ابن
〃	فعل امر	ق	١٧٩٨	ابوهريرة	ابدا بمن
١٠	الباء	〃	٢٠٢٩	انس	بخ ذلك
〃	الدال	م	٢٠٤٨	ابوهريرة	دينار انفقته

باب صدقة المرأة من مال الزوج

ابواب	فصول الفاظ	اسماء كتب	نمبر احاديث	اسماء صحابه	صدر احاديث
٤	اذا واذ	ق	٧٧٢	عائشة	اذا انفقت
〃	〃	م	٧٧٣	〃	اذا انفقت المرأة

باب ثواب المتصدق الخازن بامر المالك

ابواب	فصول الفاظ	اسماء كتب	نمبر احاديث	اسماء صحابه	صدر احاديث
٧	ال	م	١٢٨٠	ابوموسى	الخازن

باب من لا يعود فى الصدقة

ابواب	فصول الفاظ	اسماء كتب	نمبر احاديث	اسماء صحابه	صدر احاديث
٣	لا	ق	٥٦٨	عمر	لا تشتره
٧	ال	〃	١٣١٦	ابن عباس	العائد فى
٩	فعل ماضى	م	١٧٤٣	بريدة	وجب اجرك

ابواب	فصول الفاظ	اسمائے کتب	ارقام احادیث	اسمائے راوی	ابتدائے احادیث

کتاب الصوم

ابواب	فصول الفاظ	اسمائے کتب	ارقام احادیث	اسمائے راوی	ابتدائے احادیث
۱	من الشرطیۃ	خ	۱۹۴۰م	ابوہریرۃ	من قام لیلۃ
۲	ان المکسورۃ	ق	۳۵۶م	سہل بن سعد	ان فی الجنۃ
۴	اذا واذ	م	۶۰۵م	ابوہریرۃ	اذا جاء رمضان
۷	ال	ق	۱۳۰۹م	″	الصیام جُنۃ
۱۱	الالف	″	۲۱۶۰م	″	ان الصوم لی
″	″	م	۲۱۶۲م	″	ان للصائم

باب رویۃ الہلال

ابواب	فصول الفاظ	اسمائے کتب	ارقام احادیث	اسمائے راوی	ابتدائے احادیث
۳	لا	ق	۶۵۱م	ابوہریرۃ	لا تقدمن
۴	اذا واذ	م	۶۱۰م	″	اذا رأیتم
۷	ال	″	۱۳۰۴م	سعد بن ابی وقاص	الشہر ہٰکذا
۱۰	الشین	ق	۲۰۶۲م	ابوبکرۃ	شہرا عید

باب السحور والافطار

ابواب	فصول الفاظ	اسمائے کتب	ارقام احادیث	اسمائے راوی	ابتدائے احادیث
۲	ان المکسورۃ	ق	۳۲۷	عائشۃ رض	ان بلالاً
″	″	م	۳۵۴م	عمرو بن العاص	ان فصل ما بین
″	″	ق	۴۰۳	عدی	ان وسادک
۳	لا	خ	۶۰۶م	سہل	لا یزال الناس
″	″	ق	۷۲۲	ابن مسعود	لا یمنعن
۴	اذا واذ	″	۷۵۰م	عمر رض	اذا اقبل
۵	یا	″	۱۰۱۵	عبداللہ	یا فلان
۹	فعل امر	″	۱۹۰۱م	ابن مسعود	تسحروا فان

باب ما یُفسد وما لا یُفسد الصوم

ابواب	فصول الفاظ	اسمائے کتب	ارقام احادیث	اسمائے راوی	ابتدائے احادیث
۱	من الشرطیۃ	ق	۱۸۱م	ابوہریرۃ	من نسی وہو

باب تنزیہ الصوم

ابواب	فصول الفاظ	اسمائے کتب	ارقام احادیث	اسمائے راوی	ابتدائے احادیث
۱	من الشرطیۃ	خ	۱۷۱م	ابوہریرۃ	من لم یدع
۴	اذا واذ	ق	۴۵۷م	″	اذا اصبح
۹	فعل امر	″	۱۰۲۷م	″	اذہب

باب صوم المسافر والمرضع والحبلی

ابواب	فصول الفاظ	اسمائے کتب	ارقام احادیث	اسمائے راوی	ابتدائے احادیث
۲	انکم بالکسر	م	۴۹۱	ابوسعید	انکم قد دنوتم
۶	لیس	ق	۱۰۸۶م	جابر	لیس من
۸	اِنّ	″	۱۱۶۹م	عائشۃ رض	ان شئت
۹	فعل ماضی	خ	۱۶۸۰م	انس	ذہب
۲	الہاء	م	۲۱۴۹م	حمزۃ	ہی رخصۃ

باب قضاء الصوم

ابواب	فصول الفاظ	اسمائے کتب	ارقام احادیث	اسمائے راوی	ابتدائے احادیث
۱	من الشرطیۃ	ق	۱۷۳م	عائشۃ رض	من مات
۳	لا	م	۵۷۴م	ابوہریرۃ	لا تصم المرأۃ
۷	ہمزۃ الاستفہام	ق	۱۳۸۴	ابن عباس	ارایت لو

باب صیام التطوع

ابواب	فصول الفاظ	اسمائے کتب	ارقام احادیث	اسمائے راوی	ابتدائے احادیث
۱	من الشرطیۃ	م	۹۹	عائشۃ رض	من شاء
″	″	″	۱۰۶م	ابوہریرۃ	من صام
″	″	ق	۱۰۷م	ابوسعید	من صام یوما
″	″	″	۱۴۸	الربیع	من کان اصبح
۲	ان المکسورۃ	″	۳۴۰	ابن عمر	ان عاشوراء
۳	لا	م	۵۴۷م	ابوہریرۃ	لا تختصوا لیلۃ
۶	لئن	م	۷۷۹م	ابن عباس	لئن بقیت
″	صیغۃ التفضیل	″	۱۲۰۷م	ابوہریرۃ	افضل الصیام
۷	الم	ق	۱۴۱۴م	عبداللہ	الم اخبر انک
۸	عدد	م	۱۵۲۱م	ابوقتادۃ	ثلثۃ من کل
۱۰	الالف	″	۲۰۲۵م	نبیشۃ	ایام التشریق
″	الہاء	ق	۲۱۳۱	معاویۃ	ہذا الیوم

باب ما ینہی من الصیام

ابواب	فصول الفاظ	اسمائے کتب	ارقام احادیث	اسمائے راوی	ابتدائے احادیث
۲	انی بالکسر	ق	۴۴۳	ابن عمر	انی لست
″	انکم بالکسر	″	۴۹۳	انس	انکم لستم
۳	لا	″	۶۲۳	ابوسعید	لا تواصلوا
″	″	م	۶۹۸م	″	لا یصلح
″	″	خ	۷۰۱م	ابوہریرۃ	لا یصم احدکم
۴	اذا واذ	م	۸۰۳	″	اذا دعی
″	″	″	۸۰۴م	″	اذا دعی احدکم
۷	ایاکم	ق	۱۴۵۶	″	ایاکم
۹	فعل امر	خ	۱۸۶۶م	انس	اعیدوا

باب لیلۃ القدر

ابواب	فصول الفاظ	اسمائے کتب	ارقام احادیث	اسمائے راوی	ابتدائے احادیث
۱	من الشرطیۃ	ق	۱۴۴۹م	ابوسعید	من کان اعتکف
۲	ان المکسورۃ	″	۴۰۲م	ابن عمر	ان ناسا منکم
″	انی بالکسر	″	۴۲۲	ابوسعید	انی اعتکفت
۷	ایکم	م	۱۳۶۶	ابوہریرۃ	ایکم یذکر حین
۸	فعل مضارع	ق	۱۵۵۹م	ابن عمر	اری رؤیاکم
۹	ماضی مجہول	م	۱۶۲۶م	ابوہریرۃ	اُریت لیلۃ
″	فعل امر	″	۱۸۹۸م	ابن عمر	تحروا لیلۃ
″	″	″	۱۸۹۹م	عائشۃ رض	تحروا لیلۃ القدر
″	″	″	۱۹۰۰	ابن عمر	تحینوا

باب الاعتکاف

ابواب	فصول الفاظ	اسمائے کتب	ارقام احادیث	اسمائے راوی	ابتدائے احادیث
-	اسم فعل	ق	۱۴۶۹	صفیۃ بنت حیی	علی رسلکما
۹	فعل امر	″	۱۸۸۹م	عمر رض	اوف

کتاب فضائل القرآن

ابواب	فصول الفاظ	اسمائے کتب	ارقام احادیث	اسمائے راوی	ابتدائے احادیث
۱	من الشرطیۃ	م	۱۷م	ابوالدرداء	من حفظ عشر
″	″	ق	۱۴۷م	ابومسعود	من قرأ
۲	ان المکسورۃ	م	۲۵۹م	ابوالدرداء	ان اللہ جزأ
″	″	″	۲۹۷م	عمر رض	ان الحدیث
۳	لا	خ	۵۳۸م	ابوہریرۃ	لا تجعلوا
″	″	″	۵۴۰م	″	لا تحاسدوا
″	″	م	۵۶۱م	ابن عمر	لا تسافروا
۵	یا	″	۹۶۸م	ابی بن کعب	یا ابا المنذر
″	″	خ	۹۸۳م	ابوہریرۃ	یا ابا ہریرۃ
۶	خیر	″	۱۱۸۸م	عثمان رض	خیرکم من تعلم
۷	ال	″	۱۲۷۵م	ابوسعید	الحمد للہ
″	″	ق	۱۳۳۶م	عائشۃ رض	الماہر
″	ایکم	م	۱۳۶۴م	عقبۃ بن عامر	ایکم یحب
″	ہمزۃ الاستفہام	″	۱۳۸۹م	ابوہریرۃ	ایحب احدکم
″	″	خ	۱۳۹۰م	ابوسعید	ایعجز احدکم
″	الم	م	۱۴۱۵	عقبۃ بن عامر	الم تر آیات

اعراب	فصل اول حرف	اسم کتاب	نمبر حدیث	اسم راوی	صدر حدیث
۷	مثل	ق	۱۴۴۵م	ابوموسی	مثل المؤمن
۸	والذی	خ	۱۵۳۵م	ابوسعید	والذی نفسی
۹	فعل امر	م	۱۸۲۰م	ابوہریرة	احشدوا
〃	〃	〃	۱۸۷۴م	ابوامامة	اقرؤا القرآن
۲	لام تاکید	خ	۱۹۰۳م	ابوسعید	لأعلمنک
〃	التاء	ق	۲۰۳۵	البراء بن عازب	تلک الملائکة
〃	الہاء	خ	۲۰۳۹م	انس	ہیج ابابا

باب اداب التلاوة

اعراب	فصل اول حرف	اسم کتاب	نمبر حدیث	اسم راوی	صدر حدیث
۲	ان المکسورة	ق	۲۵۶م	انس	ان اللہ امر
۵	ما النافیة	〃	۸۰۰م	ابوہریرة	ما اذن اللہ
۶	لیس	خ	۱۰۹۱م	〃	لیس منا
〃	بئس	ق	۱۱۰۰م	ابن مسعود	بئس ما لاحد
۷	مثل	〃	۱۴۴۴م	ابن عمر	مثل القرآن
۹	فعل امر	〃	۱۸۷۳م	ابن مسعود	اقرأ علی
〃	〃	〃	۱۸۷۵م	جندب بن عبد اللہ	اقرؤا القرآن
〃	〃	〃	۱۹۰۳م	ابوموسی	تعاہدوا

باب احرف القرآن وتفسیرہ

اعراب	فصل اول حرف	اسم کتاب	نمبر حدیث	اسم راوی	صدر حدیث
۲	ان المکسورة	ق	۲۰۸م	عمر	ان ہذا القرآن
۴	انما بالکسر	م	۵۱۸	عبد اللہ	انما ہلک
۳	لا	خ	۸۴۵م	ابن مسعود	لا تختلفوا
۵	یا	م	۹۹۶م	ابی بن کعب	یا جبریل
۶	ماضی مجہول	ق	۱۷۴۰	ابوہریرة	قیل للنبی

کتاب الدعوات

اعراب	فصل اول حرف	اسم کتاب	نمبر حدیث	اسم راوی	صدر حدیث
۲	ان المکسورة	ق	۳۷۳م	انس	ان لکل
۳	لا	خ	۷۰۰م	ابوہریرة	لا یقولن احدکم
۴	اذا واذ	ق	۸۰۰م	انس	اذا دعا احدکم
۵	ما النافیة	م	۹۱۳م	ابوالدرداء	ما من عبد مسلم
۷	لام	ق	۱۴۸۱م	ابوہریرة	لکل نبی دعوة
۸	مضارع مجہول	〃	۱۶۵م	〃	یستجاب
۱۰	الدال	م	۲۰۴۷م	ام الدرداء	دعوة المرء

باب ذکر اللہ عز وجل والتقرب الیہ

اعراب	فصل اول حرف	اسم کتاب	نمبر حدیث	اسم راوی	صدر حدیث
۲	ان المکسورة	ق	۲۷۹م	ابوہریرة	ان للہ ملائکة
۳	لا	م	۷۰۶م	〃	لا یقعد قوم
۷	اما	〃	۱۴۳۳م	ابوسعید	اما انی
〃	مثل	〃	۱۴۴۱م	ابوموسی	مثل البیت
۸	والذی	〃	۵۳۳م	حنظلة	والذی نفسی
〃	فعل مضارع	〃	۱۶۱۸م	ابوذر	یقول اللہ
۹	فعل امر	〃	۱۹۳۵م	ابوہریرة	سیروا ہذا
۱۱	الالف	ق	۲۱۵۹م	〃	انا عند ظن
〃	المیم	خ	۲۱۷۱م	〃	ما زال عبدی
〃	〃	〃	۲۱۷۳م	انس	من اہان

کتاب اسماء اللہ تعالی

اعراب	فصل اول حرف	اسم کتاب	نمبر حدیث	اسم راوی	صدر حدیث
۲	ان المکسورة	خ	۳۷۶م	ابوہریرة	ان للہ تسعة وتسعین

باب ثواب التسبیح والتحمید والتہلیل والتکبیر

اعراب	فصل اول حرف	اسم کتاب	نمبر حدیث	اسم راوی	صدر حدیث
۱	من الشرطیة	ق	۱۳۵م	ابوہریرة	من قال حین
〃	〃	〃	۱۳۶	ابوایوب	من قال لا الہ الا اللہ
〃	〃	〃	۱۳۷م	ابوہریرة	من قال لا الہ الا اللہ وحدہ
۲	ان المکسورة	م	۲۰۷	ابوذر	ان احب الکلام
〃	انہ بالکسر	〃	۴۵۵	عائشة	انہ خلق کل
۵	ما الموصولة	〃	۹۵۷م	ابوذر	ما اصطفی اللہ
〃	یا	ق	۱۰۰۸م	ابوموسی	یا عبد اللہ
〃	ایہا	〃	۱۰۳۵م	〃	ایہا الناس
۶	افعل التفضیل	م	۱۱۹۸م	سمرة بن جندب	احب الکلام
〃	لقد	〃	۱۲۴۵م	جویریة	لقد قلت
۷	ہمزة الاستفہام	〃	۱۳۹۱م	سعد	ایعجز احدکم
〃	آلا	〃	۱۳۹۳	ابوذر	الا اخبرک
۸	عدد	ق	۱۵۱۴م	ابوہریرة	کلمتان
۹	فعل امر	م	۱۹۵۴	سعد بن ابی وقاص	قل لا الہ الا اللہ
۱۰	لام تاکید	〃	۱۹۸۵م	ابوہریرة	لان اقول سبحان

باب الاستغفار والتوبة

اعراب	فصل اول حرف	اسم کتاب	نمبر حدیث	اسم راوی	صدر حدیث
۱	من الشرطیة	م	۵۲م	ابوہریرة	من تاب قبل
۲	ان المکسورة	〃	۲۴۰م	ابوموسی	ان اللہ یبسط یدہ
۲	انہ بالکسر	م	۲۶۸م	الاغر	انہ لیغان
۴	لو	〃	۱۱۲۵	ابوایوب	لو انکم لم تکونوا
〃	لو	〃	۱۱۶۱م	ابن عمر	لو لم تذنبوا
۸	واللہ	خ	۱۵۴۶م	ابوہریرة	واللہ انی
۹	فعل ماضی	ق	۱۶۵۹م	〃	اذنب عبد
〃	〃	〃	۱۷۱۱م	ابوسعید	کان فیمن کان
〃	فعل امر	〃	۱۸۰۳	کعب بن مالک	ابشر بخیر یوم
〃	〃	م	۱۹۰۵م	ابوموسی	توبوا الی اللہ
۱۰	لام تاکید	ق	۱۹۹۴م	ابن مسعود	للہ افرح
〃	سین	خ	۲۰۶۱م	شداد	سید الاستغفار
۱۱	الالف	〃	۲۱۶۳م	ابوذر	انی حرمت
〃	المیم	م	۲۱۷۴م	جندب	من ذا الذی
〃	الیاء	〃	۲۱۷۸م	ابوذر	یا عبادی

باب سعة رحمة اللہ تعالی

اعراب	فصل اول حرف	اسم کتاب	نمبر حدیث	اسم راوی	صدر حدیث
۲	ان المکسورة	م	۲۸۰م	ابوہریرة	ان اللہ لما قضی
〃	〃	〃	۳۷۸م	سلمان	ان للہ مائة
۳	لا	〃	۶۷۱م	جابر	لا یدخل
۶	لو	ق	۱۱۴۷م	ابوہریرة	لو یعلم الکافر
〃	〃	〃	۱۱۴۹م	〃	لو یعلم المؤمن
〃	لقد	خ	۱۲۳۷	〃	لقد تحجرت
۷	ال	〃	۱۲۷۳م	ابن مسعود	الجنة اقرب
〃	ہمزة الاستفہام	ق	۱۳۷۵م	عمر	اترون ہذہ
〃	لما	〃	۱۴۹۰م	ابوہریرة	لن یدخل احدا
۹	فعل ماضی	〃	۱۶۷۴م	〃	جعل اللہ
〃	〃	〃	۱۶۹۶م	〃	قال رجل
۱۱	الالف	خ	۲۱۵۵م	〃	اذا تلقانی
〃	〃	م	۲۱۵۶م	〃	اذا ہم عبدی

باب ما یقول عند الصباح والمساء والمنام

اعراب	فصل اول حرف	اسم کتاب	نمبر حدیث	اسم راوی	صدر حدیث
۴	اذا واذ	ق	۷۷۵م	ابوہریرة	اذا اوی
۷	الا	〃	۱۳۹۴م	علی	الا اخبرک
۱۲	جوامع دعوت	〃	۲۱۹۲م	البراء	اللہم اسلمت
〃	〃	م	۲۲۱۳	ابن عمر	اللہم انت

نمبر الاعراب	نوع الاعراب	اسم الکتاب	نمبر الحدیث	اسم الراوی	صدر الحدیث
۱۲	جوامع الادعیۃ	خ	۲۲۴۰م	البراء	اللہم باسمک
〃	〃	م	۲۲۴۵م	ابوہریرۃ	اللہم رب
〃	〃	〃	۲۲۶۱م	ابن مسعود	اسینا

باب الدعوات فی الاوقات

نمبر الاعراب	نوع الاعراب	اسم الکتاب	نمبر الحدیث	اسم الراوی	صدر الحدیث
۱	من الشرطیۃ	م	۸۰۱م	خولۃ	من نزل
۴	اذ واذا	ق	۲۲۰م	ابوہریرۃ	اذا سمعتم
۶	لو	〃	۱۱۲۲م	ابن عباس	لو ان احدہم
۷	اما	م	۱۴۳۶م	ابوہریرۃ	اما لو قلت
۱۲	جوامع الادعیۃ	〃	۲۱۸۳م	ابن عمر	اللہ اکبر
〃	〃	ق	۲۱۸۴م	〃	واذا رجع
〃	〃	م	۲۲۳۵م	عبداللہ	اللہم بارک
〃	〃	ق	۲۲۵۶م	〃	اللہم منزل
〃	〃	〃	۲۲۶۴م	ابن عباس	لا الہ الا اللہ

باب الاستعاذۃ

نمبر الاعراب	نوع الاعراب	اسم الکتاب	نمبر الحدیث	اسم الراوی	صدر الحدیث
۶	قد	م	۱۲۳۰	ابن مسعود	قد سالت
۹	فعل امر	ق	۱۹۰۴م	ابوہریرۃ	تعوذوا
۱۲	جوامع الادعیۃ	م	۲۱۸۶م	〃	اللہم آت
〃	〃	〃	۲۱۹۰م	ابن عباس	اللہم اعوذ
〃	〃	ق	۲۲۲۶م	ابوسعید	اللہم انی
〃	〃	م	۲۲۲۷م	ابن عمر	〃
〃	〃	〃	۲۲۲۹م	انس	اللہم انی اعوذ
〃	〃	〃	[illegible]	عائشۃ	〃
〃	〃	〃	۲۲۳۰م	〃	اللہم انی اعوذ

باب جامع الدعاء

نمبر الاعراب	نوع الاعراب	اسم الکتاب	نمبر الحدیث	اسم الراوی	صدر الحدیث
۲	انی بالکسر	ق	۴۳۶م	سلیمان بن صرد	انی لاعلم
۹	فعل امر	م	۱۹۵۳م	طارق	قل اللہم اغفر
۲	السین	〃	۲۰۵۸م	انس	سبحان اللہ
۱۲	جوامع الادعیۃ	ق	۲۱۸۵م	〃	اللہم آتنا
〃	〃	م	۲۱۹۴م	ابوہریرۃ	اللہم اصلح
〃	〃	ق	۲۲۰۶م	ابوموسیٰ	اللہم اغفر لی
〃	〃	م	۲۲۲۳م	ابن مسعود	اللہم انی

نمبر الاعراب	نوع الاعراب	اسم الکتاب	نمبر الحدیث	اسم الراوی	صدر الحدیث
۱۲	جوامع الادعیۃ	م	۲۲۳۵م	سہیل	اللہم اہدنی

کتاب الحج

نمبر الاعراب	نوع الاعراب	اسم الکتاب	نمبر الحدیث	اسم الراوی	صدر الحدیث
۱	من الشرطیۃ	خ	۶۸م	ابوہریرۃ	من حج للہ
۳	لا	ق	۶۶۲م	〃	لا یحل لامرأۃ
۵	ما الموصولۃ	〃	۹۵۶	ابن عباس	ما منعک
〃	یا ایہا	م	۱۰۴۵م	ابوہریرۃ	یا ایہا الناس
۶	لو	〃	۱۱۳۸م	〃	لو قلت نعم
۷	ال	ق	۱۳۱۹م	〃	العمرۃ الی
〃	لام	خ	۱۴۰۳م	عائشۃ	لکن افضل
۸	فعل مضارع	ق	۱۴۳۳م	ابن عمر	یہل اہل المدینۃ
۹	ہل	〃	۱۷۷۸م	اسامۃ	ہل ترک
〃	فعل امر	ق	۱۸۰۳م	ابن عباس	احجج
〃	〃	خ	۱۵۰۹	〃	حجی عنہا
〃	〃	〃	۱۹۲۲م	ابوہریرۃ	دعونی
۱۰	لام تاکید	〃	۱۹۹۷	ابوسعید	لیحجن البیت

باب الاحرام والتلبیۃ

نمبر الاعراب	نوع الاعراب	اسم الکتاب	نمبر الحدیث	اسم الراوی	صدر الحدیث
۹	فعل امر	ق	۱۸۶۷م	جابر	اغتسلی
〃	〃	〃	۲۲۶۸م	ابن عمر	لبیک اللہم
۱۲	جوامع الادعیۃ	م	۲۲۶۹	انس	لبیک عمرۃ

باب قصۃ حجۃ الوداع

نمبر الاعراب	نوع الاعراب	اسم الکتاب	نمبر الحدیث	اسم الراوی	صدر الحدیث
۱	من الشرطیۃ	م	۱۵۹م	اسماء	من کان معہ
۲	ان المکسورۃ	〃	۳۳۷م	جابر	ان دماءکم
〃	انی بالکسر	ق	۴۴۲	حفصۃ	انی لبدت
۵	یا ایہا	م	۱۰۴۴	جابر	یا ایہا الناس
۶	لولا	ق	۱۱۵۷م	انس	لولا ان معی
۷	أ	ق	۱۴۲۸م	عائشۃ	او ما شعرت
۸	فعل مضارع	ق	۱۵۶۷	ابوہریرۃ	ننزل غدا
۹	فعل ماضی	م	۱۶۵۶م	ابن عباس	احسنتم
〃	فعل امر	〃	۱۸۸۴م	جابر	انزعوا
۱۲	جوامع الادعیۃ	ق	۲۲۶۶م	〃	لا الہ الا اللہ

باب دخول مکۃ والطواف

نمبر الاعراب	نوع الاعراب	اسم الکتاب	نمبر الحدیث	اسم الراوی	صدر الحدیث
۲	ان المکسورۃ	ق	۴۰۵م	عائشۃ	ان ہاشمی
〃	لا	〃	۶۹۱م	ابوبکر	لا یحج بعد العام
〃	فعل امر	〃	۱۵۴۳م	ام سلمۃ	طوفی من وراء

باب الوقوف بعرفۃ

نمبر الاعراب	نوع الاعراب	اسم الکتاب	نمبر الحدیث	اسم الراوی	صدر الحدیث
۵	ما النافیۃ	م	۹۰۳م	عائشۃ	ما من یوم

باب الدفع من عرفۃ والمزدلفۃ

نمبر الاعراب	نوع الاعراب	اسم الکتاب	نمبر الحدیث	اسم الراوی	صدر الحدیث
۲	ان المکسورۃ	ق	۴۰۴م	ابن مسعود	ان ہاتین الصلاتین
۵	ایہا	خ	۱۰۴۰م	ابن عباس	ایہا الناس
۷	ال	ق	۱۳۰۸	اسامۃ	الصلوۃ

باب رمی الجمار

نمبر الاعراب	نوع الاعراب	اسم الکتاب	نمبر الحدیث	اسم الراوی	صدر الحدیث
۷	ال	م	۱۲۵۵م	جابر	الاستجمار

باب الہدی

نمبر الاعراب	نوع الاعراب	اسم الکتاب	نمبر الحدیث	اسم الراوی	صدر الحدیث
۳	لا	م	۶۴۲	ابن عمر	لا یاکل
۵	یا	〃	۹۹۸	ثوبان	یا ثوبان
〃	〃	〃	۱۰۲۳	ابوسعید	یا اہل المدینۃ
۹	فعل امر	〃	۱۸۳۷م	جابر	ارکبہا
〃	〃	〃	۱۸۸۳م	ابن عباس	انحر ثم
〃	〃	ق	۱۹۶۶	ابن عمر	کلوا من الاضاحی

باب الحلق

نمبر الاعراب	نوع الاعراب	اسم الکتاب	نمبر الحدیث	اسم الراوی	صدر الحدیث
۱۲	جوامع الادعیۃ	ق	۲۲۰۴م	ابوہریرۃ	اللہم اغفر

باب خطبۃ یوم النحر ورمی ایام التشریق وطواف الوداع

نمبر الاعراب	نوع الاعراب	اسم الکتاب	نمبر الحدیث	اسم الراوی	صدر الحدیث
۲	ان المکسورۃ	ق	۲۳۹م	ابوبکرۃ	ان الزمان
۳	لا	خ	۷۲۷م	ابن عباس	لا ینفر احد
۸	فعل مضارع	〃	۱۶۰۳	〃	یرحم اللہ
۹	فعل امر	〃	۱۸۶۴م	〃	اعملوا فانکم

باب ما یجتنبہ المحرم

نمبر الاعراب	نوع الاعراب	اسم الکتاب	نمبر الحدیث	اسم الراوی	صدر الحدیث
۱	من الشرطیۃ	م	۱۷۰م	جابر	من لم یجد

ابواب	نمبر انواع	اسمائے کتب	ارقام احادیث	اسمائے راوی	اطراف احادیث
۳	لا	ق	۶۱۷م	ابن عمر	لا یلبس المحرم
"	"	م	۶۳۰م	عثمان	لا ینکح المحرم
۵	ما النافیة	ق	۹۰۴م	کعب بن عجرة	ما کنت
"	الموصولة	"	۹۶۱م	یعلی بن امیة	ما کنت صانعا
۷	ہمزة الاستفہام	"	۱۳۸۸م	کعب بن عجرة	ایؤذیک
"	اما	"	۱۴۹۶م	یعلی بن امیة	اما الطیب

باب المحرم یجتنب الصید

ابواب	نمبر انواع	اسمائے کتب	ارقام احادیث	اسمائے راوی	اطراف احادیث
۲	انہ بالکسر	ق	۵۳۴م	الصعب	انا لم نردہ
۶	لیس	خ	۱۰۸۰م	"	لیس بنا رد
"	لولا	م	۱۱۵۶م	ابن عباس	لولا انا
۸	عدد	ق	۱۵۲۷م	عائشة	خمس من الدواب

باب الاحصار وفوت الحج

ابواب	نمبر انواع	اسمائے کتب	ارقام احادیث	اسمائے راوی	اطراف احادیث
۹	فعل امر	ق	۱۹۱۰م	عائشة	حجی واشترطی

باب حرم مکة حرسها الله تعالی

ابواب	نمبر انواع	اسمائے کتب	ارقام احادیث	اسمائے راوی	اطراف احادیث
۲	ان المکسورة	ق	۲۶۰م	ابو ہریرة	ان الله حبس
"	"	"	۳۸۹م	ابو شریح	ان مکة حرمها
۳	لا	ق	۶۶۵م	جابر	لا یحل لاحدکم
"	"	م	۷۰۵	مطیع	لا یقتل قرشی
۷	الم	ق	۱۴۱۰	عائشة	الم تری
"	لما	م	[illegible]	ابن عباس	لم یکن لہم
۸	فعل مضارع	ق	۱۵۹۴م	ابو ہریرة	یخرب الکعبة
"	"	"	۱۶۱۲م	عائشة	یغزو جیش
۹	فعل ماضی	خ	۱۷۱۶	عروة	کذب سعد
"	فعل امر	"	۱۸۱۸	"	احبس
۱۰	الکاف	"	۲۰۹۱م	ابن عباس	کانی بہ اسود
"	اللام	ق	۲۱۰۳	"	لم یکن لہم یومئذ

باب حرم المدینة حرسها الله تعالی

ابواب	نمبر انواع	اسمائے کتب	ارقام احادیث	اسمائے راوی	اطراف احادیث
۱	من الشرطیة	ق	۱۰۱م	ابو ہریرة	من اراد
۲	ان المکسورة	م	۲۶۰م	جابر بن سمرة	ان الله سمی
"	انی بالکسر	"	۲۰۴م	سعد	انی احرم
۲	انی بالکسر	م	۴۲۷	ابو ذر	انی قد وجہت
"	انا بالکسر	ق	۴۴۷	ابو حمید	انی مسرع
۲	انہا بالکسر	"	۴۷۳م	زید بن ثابت	انہا طیبة
"	انما بالکسر	"	۵۰۳م	جابر	انما المدینة
۳	لا	م	۶۹۷م	ابو ہریرة	لا یصبر علی
"	"	ق	۷۱۶م	سعد	لا یکید اہل
۵	یا	"	۹۶۵م	ابو ہریرة	ما بین لابتیہا
۶	لیس	"	۱۰۸۸م	انس	لیس من بلد
۷	ال	ق	۱۳۳۸م	علی	المدینة حرم
"	"	م	۱۳۳۹م	سعد	المدینة خیر لہم
"	"	خ	۱۳۴۰م	انس	المدینة یاتیہا
۸	فعل مضارع	"	۱۵۴۰	ابو ہریرة	اراکم یا بنی
"	"	م	۱۵۶۶	"	تبلغ المساکن
"	"	"	۱۵۸۰م	"	یاتی علی الناس
"	مضارع مجہول	ق	۱۶۳۹م	سفیان	تفتح الیمن
۹	فعل ماضی	خ	۱۶۵۳م	عمر	اتانی اللیلة
"	ماضی مجہول	ق	۱۷۳۰م	ابو ہریرة	امرت بقریة
"	"	خ	۱۷۳۷ش	"	تحریم ما بین
"	ماضی متکلم	"	۱۷۵۹م	ابن عمر	رایت امراة
۱۰	الالف	ق	۲۰۰۷م	ابو ہریرة	احد جبل
"	العین	"	۲۰۷۶م	"	علی انقاب
۱۰	العار	خ	۲۱۳۴	عائشة	ہذا ان شاء الله
۱۲	جوامع الادعیة	ق	۲۱۸۸م	انس	اللہم اجعل
"	"	م	۲۲۳۶م	سعد	اللہم بارک
"	"	ف	۲۲۳۷م	ابو ہریرة	اللہم بارک لنا
"	"	ق	۲۲۴۳م	عائشة	اللہم حبب

کتاب البیوع والکسب وطلب الحلال

ابواب	نمبر انواع	اسمائے کتب	ارقام احادیث	اسمائے راوی	اطراف احادیث
۱	من الشرطیة	ق	۴	ابن عمر	من ابتاع
۲	ان المکسورة	"	۲۲۹م	النعمان	ان الحلال
"	"	م	۲۶۱	ابو سعید	ان الله حرم
"	"	ق	۲۸۰م	جابر	ان الله ورسولہ
"	"	م	۳۰۰	ابن عباس	ان الذی
"	"	"	۳۲۶	ابو ہریرة	ان داود النبی
۵	ما النافیة	خ	۸۸۲م	المقدام	ما اکل احد
"	ایہا	م	۱۰۳۶م	ابو ہریرة	ایہا الناس
۹	ماضی مجہول	ق	۱۴۳۶ش	عائشة	حرمت التجارة
۱۰	لام تاکید	خ	۱۹۹۵م	ابو ہریرة	لیاتین
"	الثاء	م	۲۰۳۸م	رافع بن خدیج	ثمن الکلب

باب المساہلة فی المعاملة

ابواب	نمبر انواع	اسمائے کتب	ارقام احادیث	اسمائے راوی	اطراف احادیث
۷	ال	ق	۱۳۵۵م	ابو ہریرة	الیمین الکاذبة
"	ایاکم	م	۱۴۵۵م	ابو قتادة	ایاکم وکثرة
۸	عدد	"	۱۵۱۹م	ابو ذر	ثلاثة لا یکلمہم

باب الخیار

ابواب	نمبر انواع	اسمائے کتب	ارقام احادیث	اسمائے راوی	اطراف احادیث
۴	اذا واذ	ق	۲۷۷ک	ابن عمر	اذا بایعت
۷	ال	"	۱۲۶۶م	حکیم بن حزام	البیعان

باب الربوا

ابواب	نمبر انواع	اسمائے کتب	ارقام احادیث	اسمائے راوی	اطراف احادیث
۱	من الشرطیة	م	۱۶۳م	فضالة	من کان یؤمن
۲	انما بالکسر	ق	۵۰۰م	اسامة	انما الربوا
۳	لا	م	۵۳۳	عثمان	لا تبیعوا الدینار
"	"	ق	۵۳۴م	ابو سعید	لا تبیعوا الذہب
"	"	"	۵۸۱م	"	لا تفعل بع
"	"	"	۶۲۷	"	لا صاعین
۷	ال	م	۱۲۸۸م	ابو ہریرة	الذہب بالذہب
"	"	ق	۱۲۸۹م	عمر	الذہب بالورق
"	"	م	۱۳۱۳م	معمر	الطعام
۱۰	الالف	ق	۲۰۲۴م	ابو سعید	اوہ عین الربوا

باب المنہی عنہا من البیوع

ابواب	نمبر انواع	اسمائے کتب	ارقام احادیث	اسمائے راوی	اطراف احادیث
۱	من الشرطیة	ق	۳م	ابن عباس	من ابتاع
"	"	م	۲۸م	ابو ہریرة	من اشتری
"	"	ق	۲۹م	ابن مسعود	من اشتری محفلة
"	"	م	۱۲۸م	ابن عمر	من غشنا
۳	لا	"	۵۲۹م	ابو ہریرة	لا تبتاعوا
"	"	"	۵۳۲م	ابن عمر	لا تبیعوا الثمر

نمبر باب	نوعیت لفظ	اسم کتاب	نمبر حدیث	اسم راوی	ابتدائی الفاظ
۳	لا	خ	۵۷۳م	ابوہریرۃ	لاتصروا
۔	۔	م	۶۱۲م	۔	لاتلقوا الجلب
"	"	ق	۶۴۵م	"	لایبع بعضکم
"	"	م	۶۴۶م	جابر	لایبع حاضر
"	"	ق	۶۹۳م	ابوہریرۃ	لایسم المسلم
۴	اذا و اذ	م	۷۳۲م	جابر	اذا ابتغت
۶	ان	"	۱۱۶۳م	"	ان بعت
۷	ہمزۃ الاستفہام	ق	۱۳۸۱م	انس	ارایت

باب الاشتراط فی البیع

نمبر باب	نوعیت لفظ	اسم کتاب	نمبر حدیث	اسم راوی	ابتدائی الفاظ
۶	قد	ق	۱۲۲۶م	جابر	قد اخذت
۷	لام	"	۱۴۷۷م	"	لک الثمن
۹	فعل ماضی	ق	۱۶۶۴م	ابوہریرۃ	اشتری رجل
"	فعل امر	"	۱۸۴۷م	عائشہؓ	اشتریہا

باب السلم والرهن

نمبر باب	نوعیت لفظ	اسم کتاب	نمبر حدیث	اسم راوی	ابتدائی الفاظ
۱	من الشرطیۃ	ق	۲۶	ابن عباس	من اسلم فی تمر
۷	ال	خ	۱۲۹۴م	ابوہریرۃ	الرہن یرکب

باب الاحتکار

نمبر باب	نوعیت لفظ	اسم کتاب	نمبر حدیث	اسم راوی	ابتدائی الفاظ
۱	من الشرطیۃ	م	۱۲م	معمر	من احتکر فہو خاطئ

باب الافلاس والانظار

نمبر باب	نوعیت لفظ	اسم کتاب	نمبر حدیث	اسم راوی	ابتدائی الفاظ
۱	من الشرطیۃ	خ	۱۵م	ابوہریرۃ	من اخذ
"	"	ق	۱۹م	"	من ادرک
"	"	م	۴۸م	"	من انظر معسرا
"	"	"	۹۳م	ابوقتادۃ	من سرہ
۸	مضارع مجہول	"	۱۶۵۱م	عبداللہ	یغفر للشہید
۹	ماضی	ق	۱۷۰۷م	ابوہریرۃ	کان رجل
"	ماضی مجہول	م	۱۷۳۸	ابومسعود	حوسب رجل
"	فعل امر	"	۱۹۱۵م	ابوسعید	خذوا ما وجدتم
۱۰	المیم	ق	۲۱۰۸م	ابوہریرۃ	مطل الغنی

باب الشركة والوكالة

نمبر باب	نوعیت لفظ	اسم کتاب	نمبر حدیث	اسم راوی	ابتدائی الفاظ
۹	فعل امر	ق	۱۹۷۸	انس	التمس

باب الغصب والعارية

نمبر باب	نوعیت لفظ	اسم کتاب	نمبر حدیث	اسم راوی	ابتدائی الفاظ
۱	من الشرطیۃ	ق	۱۶م	سعید	من اخذ شبرا
"	"	خ	۱۷م	ابن عمر	من اخذ من الارض
"	"	م	۳۴	وائل بن حجر	من اقتطع
"	"	ق	۱۲۰م	سعید	من ظلم
۳	لا	م	۶۶۳م	ابن عمر	لایحلبن
۵	ما النافیۃ	ق	۸۹۶م	انس	ما من احد
۸	عدد	خ	۱۵۳۰	عبداللہ	اربعون خصلۃ
۹	ماضی	"	۱۶۹۱م	انس	غارت امکم
۱۰	الحاء	م	۲۰۴۵	جابر	حلبہا علی

باب الشفعة

نمبر باب	نوعیت لفظ	اسم کتاب	نمبر حدیث	اسم راوی	ابتدائی الفاظ
۱	من الشرطیۃ	ق	۱۵۷	جابر	من کان لہ شریک
۳	لا	خ	۷۲۱م	ابوہریرۃ	لایمنع احدکم
۴	اذا و اذ	م	۷۴۳م	"	اذا اختلفتم
۷	ال	خ	۱۲۷۱م	ابورافع	الجار احق
"	"	"	۱۳۰۰م	جابر	الشفعۃ فیما

باب المساقاة والمزارعة

نمبر باب	نوعیت لفظ	اسم کتاب	نمبر حدیث	اسم راوی	ابتدائی الفاظ
۱	من الشرطیۃ	ق	۱۵۱م	ابوہریرۃ	من کانت لہ ارض
۳	لا	خ	۶۸۱م	ابوامامۃ	لایدخل ہذا
۱۰	لام تاکید	ق	۱۹۸۹م	ابن عباس	لان یمنح رجل

باب الاجارة

نمبر باب	نوعیت لفظ	اسم کتاب	نمبر حدیث	اسم راوی	ابتدائی الفاظ
۲	ان المکسورۃ	خ	۲۱۰م	ابن عباس	ان احق
۵	ما النافیۃ	"	۸۹۰م	ابوہریرۃ	ما بعث اللہ
۱۱	الثاء	"	۲۱۶۵م	"	ثلثۃ انا خصمہم

باب احياء الموات والشرب

نمبر باب	نوعیت لفظ	اسم کتاب	نمبر حدیث	اسم راوی	ابتدائی الفاظ
۱	من الشرطیۃ	خ	۱۲۵م	عائشہؓ	من عمر ارضا
۳	لا	ق	۹۱۵م	ابوہریرۃ	لاتمنعوا
۵	یا	"	۱۰۰۱م	الزبیر	یا زبیر

نمبر باب	نوعیت لفظ	اسم کتاب	نمبر حدیث	اسم راوی	ابتدائی الفاظ
۸	عدد	م	۱۵۱۷م	ابوہریرۃ	ثلثۃ لایکلمہم
۹	فعل امر	ق	۱۸۴۲م	الزبیر	اسق یا زبیر

باب العطايا والهدية

نمبر باب	نوعیت لفظ	اسم کتاب	نمبر حدیث	اسم راوی	ابتدائی الفاظ
۱	من الشرطیۃ	ق	۳۵	جابر	من اعمر عمریٰ
"	"	م	۱۲۳م	ابوہریرۃ	من عرض
۷	ال	ق	۱۳۲۰م	"	العمری
"	"	"	۱۳۲۱	جابر	العمری لمن

باب الهبة والعدل في القسمة

نمبر باب	نوعیت لفظ	اسم کتاب	نمبر حدیث	اسم راوی	ابتدائی الفاظ
۲	انی بالکسر	م	۴۲۹م	جابر	انی لا اشہد
۹	فعل امر	ق	۱۸۵۶م	النعمان بن بشیر	اعدلوا

باب القرض

نمبر باب	نوعیت لفظ	اسم کتاب	نمبر حدیث	اسم راوی	ابتدائی الفاظ
۲	ان المکسورۃ	ق	۲۳۳	عائشہؓ	ان الرجل
"	"	خ	۳۴۲	ابوہریرۃ	ان رجلا
"	"	ق	۳۶۹	عائشہؓ	ان لصاحب
۶	خیر	خ	۱۱۸۷م	جابر	خیرکم احسنکم

باب اللقطة

نمبر باب	نوعیت لفظ	اسم کتاب	نمبر حدیث	اسم راوی	ابتدائی الفاظ
۱	من الشرطیۃ	م	۲م	زید	من آوی
۵	ما الاستفہامیۃ	ق	۹۵۱م	زید بن خالد	مالک ولہا
۹	فعل امر	"	۱۸۵۸م	"	اعرف
"	"	"	۱۵۱۷م	"	خذہا فانما

باب الفرائض

نمبر باب	نوعیت لفظ	اسم کتاب	نمبر حدیث	اسم راوی	ابتدائی الفاظ
۳	لا	ق	۶۸۲م	اسامۃ	لایرث المسلم
۵	یا	م	۱۰۱۲	عمرؓ	یاعمر لایکفیک
۷	ال	ق	۱۳۵۳م	عائشہؓ	الولاء لمن
"	انا	"	۱۴۶۱م	ابوہریرۃ	انا اولی
۹	فعل امر	"	۱۸۷۹م	ابن عباس	الحقوا
۱۰	الالف	"	۲۰۰۵م	انس	ابن اخت

باب الوصايا

ابواب	فصول الفاظ	اسمائے کتب	ارقام احادیث	اسمائے رواۃ	صدور احادیث
۲	انک بالکسر	ق	۴۷۹م	سعد بن ابی وقاص	انک ان تذر
۵	ماالنافیۃ	خ	۴۹۸م	ابن عمر	ماحق امرئ
۷	ال	ق	۱۲۷۰م	سعد	الثلث

کتاب النکاح

ابواب	فصول الفاظ	اسمائے کتب	ارقام احادیث	اسمائے رواۃ	صدور احادیث
۵	ماالنافیۃ	ق	۹۰۹م	اسامۃ	ماترکت
〃	یا	〃	۱۰۲۶م	ابن مسعود	یامعشر الشباب
۶	خیر	〃	۱۱۸۹م	ابوہریرۃ	خیر النساء رکبن
۷	ال	م	۱۲۸۶م	عبداللہ	الدنیا متاع
〃	〃	ق	۱۲۹۷م	ابن عمر	الشوم
۸	مضارع مجہول	〃	۱۶۴۴م	ابوہریرۃ	تنکح المراۃ

باب النظر الی المخطوبۃ والاحتراز من الاجنبیات

ابواب	فصول الفاظ	اسمائے کتب	ارقام احادیث	اسمائے رواۃ	صدور احادیث
۲	ان المکسورۃ	م	۳۰۵م	جابر	ان المراۃ
۳	لا	ق	۵۲۸م	ابن مسعود	لاتباشر المراۃ
〃	〃	م	۶۷۹	عبداللہ	لایخلون رجل
〃	〃	ق	۶۸۰م	ام سلمۃ	لایدخلن ہولاء
۴	اذاواذ	م	۱۴۷م	جابر	اذا احدکم
۷	الا	〃	۱۴۱۱م	〃	الا لایبیتن
۸	ایاکم	ق	۱۴۵۲م	عقبۃ بن عامر	ایاکم والدخول
۹	ہل	م	۱۶۹۱م	ابوہریرۃ	ہل نظرت الیہا

باب الولی فی النکاح واستیذان المرأۃ

ابواب	فصول الفاظ	اسمائے کتب	ارقام احادیث	اسمائے رواۃ	صدور احادیث
۳	لا	ق	۶۲۰م	ابوہریرۃ	لاتنکح الایم
۷	ال	〃	۱۲۶۱م	ابن عباس	الایم

باب اعلان النکاح والخطبۃ والشرط والغناء

ابواب	فصول الفاظ	اسمائے کتب	ارقام احادیث	اسمائے رواۃ	صدور احادیث
۳	لا	خ	۵۶۳م	ابوہریرۃ	لاتسئل المرأۃ
〃	〃	〃	۵۸۸م	الربیع بنت معوذ	لاتقولی ہذہ
〃	〃	م	۶۲۶م	ابن عمر	لاشغار فی الاسلام
〃	〃	ق	۶۶۹م	ابوہریرۃ	لایخطب احدکم
۵	یا	خ	۱۰۶۳م	عائشۃ رض	یاعائشۃ
۶	افعل التفضیل	ق	۱۱۹۹م	عقبۃ	احق الشروط

باب المتعۃ

ابواب	فصول الفاظ	اسمائے کتب	ارقام احادیث	اسمائے رواۃ	صدور احادیث
۱	من الشرطیۃ	م	۱۵۴	سبرۃ بن معبد	من کان عندہ
۵	یاایہا	〃	۱۰۴۳	〃	یاایہا الناس

باب المحرمات

ابواب	فصول الفاظ	اسمائے کتب	ارقام احادیث	اسمائے رواۃ	صدور احادیث
۲	ان المکسورۃ	خ	۲۳۷م	عائشۃ رض	ان الرضاعۃ
〃	〃	م	۳۳۲م	ام سلمۃ	ان حمزۃ اخی
〃	انما بالکسر	〃	۴۷۶م	علی رض	انما لاتحل لی
〃	انما بالکسر	خ	۵۰۱م	عائشۃ رض	انما الرضاعۃ
۳	لا	م	۵۴۲م	ام الفضل	لاتحرم
〃	〃	〃	۵۴۳م	عائشۃ رض	لاتحرم المصۃ
〃	〃	〃	۶۲۱م	ابوہریرۃ	لاتنکح العمۃ
〃	〃	〃	۶۲۲م	〃	لاتنکح المرأۃ
〃	〃	ق	۶۵۷م	〃	لایجمع بین المرأۃ
۶	لو	〃	۱۱۲۶	ام حبیبۃ	لوانہا لم تکن
۸	مضارع	〃	۱۵۹۳م	ابن عباس	یحرم من الرضاعۃ
۹	فعل امر	〃	۱۷۹۷م	عائشۃ رض	ائذنی لہ
〃	〃	〃	۱۸۳۵	〃	ارضعیہ تحرمی
۱۰	الالف	خ	۲۱۸	عروۃ	انت اخی
〃	الکاف	م	۲۰۹۹م	عقبۃ	کیف وقد زعمت

باب المباشرۃ

ابواب	فصول الفاظ	اسمائے کتب	ارقام احادیث	اسمائے رواۃ	صدور احادیث
۲	ان المکسورۃ	م	۳۴۷م	ابوسعید	ان من شر الناس
۵	ماالنافیۃ	ق	۹۰۱م	〃	ماعلیکم
〃	〃	خ	۹۳۴م	〃	مامن نسمۃ یموت
۶	لو	م	۱۱۴۲م	اسامۃ	لوکان ذلک
〃	لقد	〃	۱۲۵۱م	جدامۃ	لقد ہممت
۹	فعل امر	〃	۱۸۶۰م	جابر	اعزل عنہا

باب تخییر الزوجۃ بعد عتقہا

ابواب	فصول الفاظ	اسمائے کتب	ارقام احادیث	اسمائے رواۃ	صدور احادیث
۵	یا	خ	۲۰۶م	ابن عباس	یاعباس

باب الصداق

ابواب	فصول الفاظ	اسمائے کتب	ارقام احادیث	اسمائے رواۃ	صدور احادیث
۵	ماالنافیۃ	خ	۹۰۵م	سہل بن سعد	مالی الیوم
〃	ماالاستفہامیۃ	ق	۹۴۶م	〃	ماتصنع بازارک
۹	ہل	ق	۱۷۸۹م	سہل بن سعد	ہل معک شیء
〃	فعل امر	〃	۱۰۲۸م	〃	اذہب

باب الولیمۃ

ابواب	فصول الفاظ	اسمائے کتب	ارقام احادیث	اسمائے رواۃ	صدور احادیث
۴	اذاواذ	ق	۸۰۲م	ابوہریرۃ	اذا دعی
۶	بئس	〃	۱۰۹۹م	〃	بئس الطعام
〃	ان	خ	۱۱۶۵	ابن عمر	ان دعیتم
۹	فعل امر	ق	۱۸۱۷	〃	اجیبوا ہذہ
〃	〃	〃	۱۸۹۰م	انس	اولم ولو بشاۃ

باب القسم

ابواب	فصول الفاظ	اسمائے کتب	ارقام احادیث	اسمائے رواۃ	صدور احادیث
۲	انہ بالکسر	م	۴۶۷م	ام سلمۃ	انہ لیس بک
۸	ادب	〃	۱۵۲۲م	〃	ثلث للثیب
۱۰	الالف	ق	۲۰۲۶	عائشۃ رض	این انا غدا

باب عشرۃ النساء وما لکل واحدۃ

ابواب	فصول الفاظ	اسمائے کتب	ارقام احادیث	اسمائے رواۃ	صدور احادیث
۲	ان المکسورۃ	م	۲۴۲م	جابر	ان الشہر یکون
〃	〃	〃	۲۸۲م	عائشۃ رض	ان اللہ
〃	انی بالکسر	ق	۳۲۳م	〃	انی ذاکر
〃	〃	〃	۴۳۸م	〃	انی لاعلم
۳	لا	خ	۵۶۴م	〃	لاتسالنی
〃	〃	م	۷۰۳م	ابوہریرۃ	لایفرک مؤمن
۴	اذاواذ	ق	۷۷۶م	〃	اذا باتت
〃	〃	〃	۸۰۱م	〃	اذا دعا الرجل
۶	لولا	〃	۱۱۶۰م	〃	لولا بنو اسرائیل
۷	ال	〃	۱۳۳۷م	اسماء	المتشبع بما
۸	والذی	〃	۱۵۴۵م	ابوہریرۃ	والذی نفسی
۹	ماضی متکلم	〃	۱۷۷۰	عائشۃ رض	کنت لک
〃	فعل امر	〃	۱۸۴۰م	ابوہریرۃ	استوصوا
۱۰	الالف	م	۲۰۱۳م	عبداللہ	الام یجلد
〃	〃	〃	۲۰۱۴م	〃	الام یضحک

باب الخلع والطلاق

ابواب	فصول الفاظ	اسمائے کتب	ارقام احادیث	اسمائے رواۃ	صدور احادیث
۶	لقد	ق	۱۲۴۴	عائشۃ رض	لقد عذت

نمبر	نوع الافعال	اسم الکتاب	نمبر حدیث	اسم الراوی	صدر الحدیث
۹	فعل امر	خ	۱۰۷۱م	ابن عباس	اقبل الحدیقة
"	"	م	۱۹۷۷م	ابن عمر	مرہ فلیراجعہا

باب المطلقة

نمبر	نوع الافعال	اسم الکتاب	نمبر حدیث	اسم الراوی	صدر الحدیث
۷	ہمزہ الاستفہام	ق	۱۳۷۸م	عائشة رض	اتریدین

باب اللعان

نمبر	نوع الافعال	اسم الکتاب	نمبر حدیث	اسم الراوی	صدر الحدیث
۱	من الشرطیة	ق	۲۰م	سعد بن ابی وقاص	من ادعی
۳	لا	"	۵۲۴م	ابن مسعود	لا احد اغیر
"	"	"	۶۳۵م	ابن عباس	لا مال لک
۵	للاستفہام	م	۹۵۳م	عائشة رض	مالک یا عائشة
۷	ال	خ	۱۲۴۷م	ابن عباس	البینة
"	"	م	۱۳۳۵م	ابوہریرة	المومن یغار
"	"	ق	۱۳۵۴م	"	الولد للفراش
۹	فعل امر	م	۱۰۰۷م	انس	ابصروہا
"	"	"	۴۴۰م	ابوہریرة	اسمعوا الی
۱۰	الماء	ق	۲۰۴م	ابن عمر	حسابکما

باب العدة

نمبر	نوع الافعال	اسم الکتاب	نمبر حدیث	اسم الراوی	صدر الحدیث
۲	ان المکسورة	ق	۳۱۹م	فاطمة رض	ان ام شریک
"	انما بالکسر	"	۵۱۹م	زینب بنت جحش	انما ہی اربعة
۳	لا	"	۴۴۶م	ام سلمة	لا یحل لامراة
۴	لیس	م	۱۰۰۵م	فاطمة بنت قیس	لیس لک
۷	اما	ق	۱۴۹۳م	"	اما ابو جہم
۱۰	الباء	م	۲۰۴م	جابر	بلی فجدی

باب الاستبراء

نمبر	نوع الافعال	اسم الکتاب	نمبر حدیث	اسم الراوی	صدر الحدیث
۶	لقد	م	۱۲۵۰م	ابو الدرداء	لقد ہممت

باب النفقات وحق المالک والمملوک

نمبر	نوع الافعال	اسم الکتاب	نمبر حدیث	اسم الراوی	صدر الحدیث
۱	من الشرطیة	م	۱۱۸م	ابن عمر	من ضرب
"	"	ق	۱۴۶م	ابوہریرة	من قذف
۲	انک بالکسر	"	۱۴۷۸م	"	انک امرؤ
۴	اذا و اذ	م	۷۳۴م	جریر	اذا ابق العبد
۴	اذا و اذ	خ	۷۳۸م	ابوہریرة	اذا اتی احدکم
"	"	ق	۸۶۴م	ابن عمر	اذا نصح العبد
۶	نعم	م	۱۰۹۷م	ابوہریرة	نعما لاحدہم
۷	ایما	"	۱۳۶۰م	جریر	ایما عبد
"	لام	ق	۱۴۰۴م	ابوہریرة	للعبد المملوک
"	"	م	۱۴۸۵م	"	للمملوک طعامہ
۹	فعل امر	"	۱۸۶۳م	عقبة بن عمرو	اعلم ابا مسعود
"	"	ق	۱۹۲۰م	عائشة رض	خذی من مالہ

باب حضانة الصغیر فی الصغر

نمبر	نوع الافعال	اسم الکتاب	نمبر حدیث	اسم الراوی	صدر الحدیث
۲	انما بالکسر	ق	۴۹۹م	البراء بن عازب	انما الخالة بمنزلة الام

کتاب العتق

نمبر	نوع الافعال	اسم الکتاب	نمبر حدیث	اسم الراوی	صدر الحدیث
۱	من الشرطیة	ق	۳۲م	ابوہریرة	من اعتق رقبة
۷	ایما	"	۱۳۵۹م	"	ایما امرئ

باب اعتاق العبد المشترک وشراء القریب والعتق فی المرض

نمبر	نوع الافعال	اسم الکتاب	نمبر حدیث	اسم الراوی	صدر الحدیث
۱	من الشرطیة	ق	۳۳م	ابوہریرة	من اعتق
"	"	"	۳۴م	ابن عمر	من اعتق عبدا
۳	لا	م	۴۵۵م	ابوہریرة	لا یجزی ولد
۹	فعل امر	"	۱۷۹۹م	جابر	ابدا بنفسک

باب الایمان

نمبر	نوع الافعال	اسم الکتاب	نمبر حدیث	اسم الراوی	صدر الحدیث
۱	من الشرطیة	ق	۷۲م	ثابت	من حلف
"	"	"	۷۴م	ابوہریرة	من حلف علی یمین
"	"	"	۷۵م	"	من حلف فقال
"	"	خ	۱۵۲م	ابن عمر	من کان حالفا
۳	لا	م	۵۴۵م	عبد الرحمن	لا تحلفوا
۷	ال	"	۱۳۵۷م	ابوہریرة	الیمین علی نیة
"	الا	خ	۱۴۱۲م	ابن عمر	الا من کان
۸	واللہ	ق	۱۵۴۸م	ابوہریرة	واللہ لان یلج
۹	ماضی متکلم	"	۱۷۷۱م	ابو موسیٰ	لست انا حملتکم
۱۰	الیاء	م	۲۱۵۲م	ابوہریرة	یمینک علی

باب النذور

نمبر	نوع الافعال	اسم الکتاب	نمبر حدیث	اسم الراوی	صدر الحدیث
۱	من الشرطیة	خ	۱۷۹م	عائشة رض	من نذر ان
۲	ان المکسورة	ق	۲۶۹م	انس	ان اللہ غنی
۳	لا	م	۶۱۸م	ابوہریرة	لا تنذروا
۹	فعل امر	خ	۱۸۳۷م ق	"	ارکب
"	"	ق	۱۸۹۱م	کعب	امسک
"	"	خ	۱۹۷۷م	ابن عباس	مرہ فلیتکلم
۱۰	الکاف	م	۲۰۹۲م	عقبة	کفارة النذر

کتاب القصاص

نمبر	نوع الافعال	اسم الکتاب	نمبر حدیث	اسم الراوی	صدر الحدیث
۱	من الشرطیة	ق	۵۴م	ابوہریرة	من تردی
۲	ان المکسورة	خ	۳۹۹م	انس	ان من عباد اللہ
۳	لا	ق	۵۰۵م	المقداد	لا تقتلہ
"	"	"	۶۶۴م	ابن مسعود	لا یحل دم امرئ
"	"	خ	۶۸۵م	ابن عمر	لا یزال
۵	یا	م	۹۹۰م	اسامة	یا اسامة
"	"	ق	۹۹۲م	انس	یا انس
۶	صیغہ تفضیل	م	۱۲۱۱م	ابن مسعود	اول ما یقضی
۷	ال	خ	۱۳۲۹م	ابوہریرة	الذی یخنق
۹	فعل ماضی	ق	۱۷۱۰م	جندب	کان فیمن کان
۱۰	الالف	م	۳۰۲۳م	ابن مسعود	اول ما یقضی
۱۲	جوامع الادعیة	"	۲۲۵۸م	جابر	اللہم ولیدیہ

باب الدیات

نمبر	نوع الافعال	اسم الکتاب	نمبر حدیث	اسم الراوی	صدر الحدیث
۲	انما بالکسر	ق	۵۱۷م	ابوہریرة	انما ہذا من اخوان
۳	لا	م	۶۲۵م	جبیر	لا حلف
۱۰	الہاء	خ	۲۱۴۰م	ابن عباس	ہذہ وہذہ

باب ما لا یضمن من الجنایات

نمبر	نوع الافعال	اسم الکتاب	نمبر حدیث	اسم الراوی	صدر الحدیث
۱	من الشرطیة	خ	۲۷م	ابوہریرة	من اشار
"	"	م	۳۱م	"	من اطلع
"	"	ق	۷۶م	ابن عمر	من حمل
"	"	م	۹۶م	سلمة	من سل
۲	ان المکسورة	"	۲۹۶م	ہشام	ان اللہ یعذب
"	انہ بالکسر	ق	۴۶۰م	عبد اللہ	انہ لا یصاد

اعراب	صیغہ ابتدائیہ	اسم کتاب	نمبر حدیث	اسم راوی	صدر حدیث
۲	انما بالکسر	ق	۵۱۰م	سہل بن سعد	انما جعل
۳	لا	〃	۶۹۵م	ابوہریرۃ	لا یشیر احدکم
۴	اذا واذ	خ	۸۳۵م	ابن عمر	اذا قاتل
〃	〃	ق	۸۵۹م	ابوموسیٰ	اذا مراحدکم
۶	لو	〃	۱۱۲۴م	ابوہریرۃ	لو ان رجلا
۷	ال	〃	۱۳۱۸م	〃	العجماء جبار
۸	عدد	م	۱۵۱۳م	〃	صنفان
〃	مضارع	ق	۱۶۱۱	عمران	یعض
باب قتل اهل الردة والموذيات في التعذيب بالنار					
۱	من الشرطیۃ	خ	۵۰م	ابن عباس	من بدل
۲	ان المکسورۃ	〃	۳۱۲م	〃	ان النار
〃	انی بالکسر	م	۳۲۸	ابوہریرۃ	انی کنت
۳	لا	ق	۵۵۶م	ابوبکرۃ	لا ترجعوا
〃	〃	خ	۵۷۷م	ابن عباس	لا تعذبوا
۴	اذا واذ	ق	۷۶۷م	ابوبکرۃ	اذا التقی
۵	ما النافیۃ	〃	۸۷۹	انس	ما اجدلکم
۷	ہمزۃ	〃	۱۴۲۲م	〃	افلا تخرجون
۸	سین	ق	۱۵۵۴ش	علی رض	سیخرج
〃	مضارع	م	۱۶۲۹م	ابوہریرۃ	یوشک
کتاب الحدود					
۲	ان المکسورۃ	ق	۲۱۴م	جابر	ان اخوف
۴	اذا واذ	〃	۸۱۳م	ابوہریرۃ	اذا زنت
۵	یا ایہا	م	۱۰۴۱م	علی رض	یا ایہا الناس
۶	ان	ق	۱۱۶۷ش	ابوہریرۃ	ان زنت
〃	لقد	م	۱۲۳۶ش	عمران	لقد تابت
۹	امر	〃	۱۹۱۳م	عبادۃ	خذوا عنی
۱۲	جامع الادعیۃ	〃	۲۲۳۲ش	البراء	اللهم انی
باب قطع السرقة					
۳	لا	ق	۵۶۲م	عائشۃ رض	لا تقطع
۶	لعن	〃	۱۱۱۶م	ابوہریرۃ	لعن الله
باب الشفاعة فی الحدود					

اعراب	صیغہ ابتدائیہ	اسم کتاب	نمبر حدیث	اسم راوی	صدر حدیث
۲	انما بالکسر	ق	۵۰۷م	عائشۃ رض	انما ہلک
باب حد الخمر					
۳	لا	خ	۵۸۷م	ابوہریرۃ	لا تقولوا
باب التعزیر					
۳	لا	ق	۶۵۶م	ابو بردۃ	لا یجلد احد
باب بیان الخمر ووعید شاربها					
۱	من الشرطیۃ	خ	۱۰۰م	ابن عمر	من شرب
〃	〃	م	۱۰۱ش	ابوسعید	من شرب النبیذ
۲	انہ بالکسر	〃	۴۶۶م	وائل بن حجر	انہ لیس
۳	لا	م	۶۱۶م	ابوقتادۃ	لا تنتبذوا
۵	یا ایہا	〃	۱۰۴۲	ابوسعید	یا ایہا الناس
۶	کل	ق	۱۲۱۸	ابوموسیٰ	کل شراب اسکر
〃	〃	م	۱۲۲۱م	جابر	کل مسکر حرام
〃	〃	ق	۱۲۲۲م	ابن عمر	کل مسکر خمر
۷	ال	م	۱۲۸۱م	ابوہریرۃ	الخمر من ہاتین
کتاب الامارة والقضاء					
۱	من الشرطیۃ	م	۳۰م	ابوہریرۃ	من اطاعنی
〃	〃	ق	۷۸م	〃	من خرج
〃	〃	〃	۸۲م	ابن عباس	من رای
۲	ان المکسورۃ	م	۳۰۷م	عبداللہ	ان المقسطین
〃	〃	〃	۳۹۶م	عائذ بن عمرو	ان من شر
〃	انہ بالکسر	〃	۴۵۶م	عرفجۃ بن شریح	انہ ستکون
〃	〃	ق	۴۶۲م	عبداللہ	انہ لم یکن
〃	〃	خ	۴۶۹م	ام سلمۃ	انہ یستعمل
〃	انہا بالکسر	ق	۴۷۳م	ابن مسعود	انہا ستکون
〃	انکم بالکسر	خ	۴۸۷م	ابوہریرۃ	انکم ستحرصون
〃	〃	〃	۴۹۰م	انس	انکم ستلقون
〃	انما بالکسر	م	۴۹۰م	ابوہریرۃ	انما الامام
۳	لا	ق	۵۶۲	عبدالرحمن بن سمرۃ	لا تسئل الامارۃ
〃	〃	م	۵۷۸	عوف	لا تعطہ یا خالد

اعراب	صیغہ ابتدائیہ	اسم کتاب	نمبر حدیث	اسم راوی	صدر حدیث
۳	لا	ق	۶۳۱م	علی رض	لا طاعۃ
〃	〃	خ	۷۰۴م	ابوبکرۃ	لا یفلح قوم
۴	اذا واذ	م	۷۷۹م	ابوہریرۃ	اذا بویع
۵	ما النافیۃ	خ	۸۸۹	[illegible]	ما بعث الله
〃	〃	م	۹۰۹	معقل	ما من امیر
〃	〃	ق	۹۱۵م	〃	ما من عبد
〃	یا	م	۹۷۶م	ابوذر	یا اباذر
〃	〃	〃	۹۷۷م	〃	یا اباذر انی
۶	لو	ق	۱۱۳۱	علی رض	لو دخلتموہا
〃	ان	م	۱۱۶۲م	ام الحصین	ان امر
〃	خیر	〃	۱۱۹۲م	عوف	خیار ائمتکم
〃	کل	ق	۱۲۳۰م	ابن عمر	کلکم راع
۷	اسم فعل	م	۱۴۷۱م	ابوہریرۃ	علیک السمع
۹	فعل ماضی	خ	۱۷۰۳م	〃	کانت بنو اسرائیل
〃	امر	م	۱۸۴۵م	وائل بن حجر	اسمعوا
〃	〃	ق	۱۸۴۶م	ام الحصین	〃
۱۰	العین	〃	۱۸۷۵م	ابن عمر	علی المرء المسلم
۱۲	جوامع الادعیۃ	م	۲۲۵۷م	عائشۃ رض	اللهم من ولی
باب ما علی الولاة من التیسیر					
۴	اذا واذ	م	۷۸۸م	ابن عمر	اذا جمع الله
۷	لام	ق	۱۴۸۰م	ابن مسعود	لکل غادر لواء
۹	فعل امر	〃	۱۹۸۱م	انس	یسروا
۱۰	اللام	〃	۲۱۰۱م	ابن مسعود	لکل غادر
باب العمل فی القضاء والخوف منه					
۳	لا	ق	۶۶۲م	ابوبکرۃ	لا یحکم احد
۴	اذا واذ	〃	۷۹۲م	عمرو بن العاص	اذا حکم الحاکم
باب رزق الولاة وهدایاهم					
۱	من الشرطیۃ	م	۲۴م	عدی	من استعملناه
۲	ان المکسورۃ	خ	۳۳۸م	خولۃ بنت ثامر	ان رجالا
باب الاقضیة والشهادات					

الباب	فصل الانواع	اسم الکتاب	نمبر الحدیث	اسم الراوی	صدر الحدیث
۱	من الشرطیة	م	۱۴۱ م	ابو امامة	من اقتطع
〃	〃	ق	۷۳ م	ابن مسعود	من حلف
〃	〃	م	۱۶۲	ابوہریرة	من کان تؤمن باللہ
۲	ان المکسورة	ق	۲۰۲ م	عائشة رض	ان ابغض الرجال
〃	انکم بالکسر	〃	۴۸۴ م	ام سلمة	انکم تختصمون
〃	انما بالکسر	〃	۵۰۶ م	〃	انما انا بشر
۳	لو	م	۱۱۴۶ م	ابن عباس	لو یعطی الناس
۷	ال	خ	۱۳۵۶ م	〃	الیمین علی
〃	الا	م	۱۳۹۷ م	زید بن خالد	الا اخبرکم
۹	فعل امر	ق	۱۹۲۳	جابر	دعوہا فانہا

کتاب الجهاد وفضائله

الباب	فصل الانواع	اسم الکتاب	نمبر الحدیث	اسم الراوی	صدر الحدیث
۱	من الشرطیة	خ	۱ م	ابوہریرة	من آمن باللہ
〃	〃	〃	۳۶ م	ابو عبس	من اغبرت
〃	〃	ق	۶۷ م	زید بن خالد	من جہز غازیا
〃	〃	م	۱۳۱ م	ابو موسیٰ	من قاتل لتکون
〃	〃	〃	۱۷۴ م	ابوہریرة	من مات
۲	ان المکسورة	ق	۲۰۴ م	ابو موسیٰ	ان ابواب
〃	〃	خ	۲۲۳ م	انس	ان اقواما
〃	〃	ق	۳۱۴	مجاشع	ان الہجرة قد مضت
〃	〃	خ	۳۵۹ م	ابوہریرة	ان فی الجنة
۳	لا	ق	۶۴۰ م	ابن عباس	لا ہجرة
〃	〃	م	۶۵۴ م	ابوہریرة	لا یجتمع کافر
۵	ما النافیة	ق	۹۲۸ م	〃	ما من مکلوم
〃	یا	م	۹۷۸ م	ابو سعید	یا ابا سعید
۶	لولا	ق	۱۱۵۹ م	ابوہریرة	لولا ان اشق
۷	او	م	۱۴۲۶	ابو سعید	او کلما
〃	لام	م	۱۴۷۸ م	ابو مسعود	لک بہا یوم
۹	ماضی	خ	۱۶۷۲ م	ابوہریرة	تکفل اللہ
〃	〃	〃	۱۶۹۰	البراء بن عازب	عمل ہذا یسیرا
〃	بل	〃	۱۷۸۱	ابوہریرة	بل یستطیع
〃	امر	م	۱۹۶۱ ش	انس	قوموا الی جنة
〃	〃	〃	۱۹۷۴ م	ابو سعید	لینبعث
۱۰	الحال	〃	۲۰۴۰ م	بریدة	حرمة نساء
۱۰	الراء	خ	۲۰۵۳ ش	سہل بن سعد	رباط یوم
〃	〃	م	۲۰۵۴ م	سلمان	رباط یوم ولیلة
〃	الغین	〃	۲۰۷۸ م	ابو ایوب	غدوة فی
〃	المیم	م	۲۱۱۶ م	ابوہریرة	من خیر معاش

باب الشهداء وفضلهم

الباب	فصل الانواع	اسم الکتاب	نمبر الحدیث	اسم الراوی	صدر الحدیث
۱	من الشرطیة	م	۸۸ م	سہل	من سأل اللہ
〃	〃	〃	۱۱۹	انس	من طلب
〃	〃	〃	۱۴۱	ابوہریرة	من قتل دون ماله
〃	〃	〃	۱۴۲ م	〃	من قتل فی
۲	ان المکسورة	ق	۲۱۳	انس	ان اخوانکم
〃	〃	م	۲۱۷ م	ابن مسعود	ان ارواح المؤمنین
〃	〃	ق	۲۸۶ م	ابوہریرة	ان اللہ لیضحک
۵	ما النافیة	م	۹۱۶ م	عبد اللہ	ما من غازیة
〃	〃	ق	۹۳۵ م	انس	ما من نفس
〃	〃	خ	۱۰۴۹	〃	یا ام حارثة
۷	ال	ق	۱۳۰۳ م	ابوہریرة	الشہداء
۹	ماضی	〃	۱۷۰۹	عائشة	کان عذابا

باب اعداد آلة الجهاد

الباب	فصل الانواع	اسم الکتاب	نمبر الحدیث	اسم الراوی	صدر الحدیث
۱	من الشرطیة	خ	۱۱ م	ابوہریرة	من احتبس فرسا
〃	〃	م	۱۲۴ م	عقبة	من علم الرمی
۲	ان المکسورة	〃	۳۸۱	انس	ان لنا طلبة
〃	انا	〃	۴۵۱	عائشة رض	انا لا نستعین
۵	ما الاستفہامیة	ق	۹۴۸	کعب بن مالک	ما خلفک
۷	ال	〃	۱۲۶۴ م	انس	البرکة فی
〃	〃	〃	۱۳۸۲ م	ابن عمر	الخیر معقود
〃	الا	م	۱۴۰۵ م	عقبة بن عامر	الا ان القوة
۸	سین	〃	۱۵۵۱ م	〃	ستفتح علیکم
۹	امر	خ	۱۹۳۰ م	سلمة بن الاکوع	ارموا بنی اسماعیل

باب آداب السفر

الباب	فصل الانواع	اسم الکتاب	نمبر الحدیث	اسم الراوی	صدر الحدیث
۱	من الشرطیة	خ	۱۵۸ م	ابو سعید	من کان معہ
۳	لا	ق	۵۳۱ م	ابو بشیر	لا یبقین فی
۳	لا	م	۵۷۱ م	ابوہریرة	لا تصحب
۴	اذا و اذ	ق	۷۵۵ م	جابر	اذا اطال
〃	〃	م	۸۱۴ م	ابوہریرة	اذا سافرتم
۶	لو	خ	۱۱۵۱ م	ابن عمر	لو یعلم الناس
۷	ال	م	۱۲۷۲ م	ابوہریرة	الجرس
〃	〃	ق	۱۲۹۶ م	〃	السفر قطعة
〃	الا	〃	۱۴۱۸	ابو بکرة	المریان
〃	اما	〃	۱۴۲۹	جابر	اما انک قادم

باب الكتاب الی الكفار ودعائهم الی الاسلام

الباب	فصل الانواع	اسم الکتاب	نمبر الحدیث	اسم الراوی	صدر الحدیث
۲	انی بالکسر	خ	۴۴۸	زید بن ثابت	انی واللہ
۳	لا	〃	۵۳۶ م	ابوہریرة	لا تمنوا لقاء
۵	یا	م	۱۰۳۰	عائشة رض	یا معشر الیہود
〃	ای	ق	۱۰۳۴	المسیب	ای عم قل
۹	امر	م	۱۸۶۸ م	بریدة	اغزوا باسم اللہ
〃	〃	ق	۱۸۸۸	سہل	انفذ علی رسلک
〃	〃	م	۱۹۵۰	ابوہریرة	قاتلہم
۱۰	المیم	ق	۲۱۱۷ م	ابن عباس	من محمد

باب القتال فی الجهاد

الباب	فصل الانواع	اسم الکتاب	نمبر الحدیث	اسم الراوی	صدر الحدیث
۱	من الاستفہامیة	ق	۱۹۳	جابر	من لکعب
〃	〃	م	۱۹۴ م	انس	من یاخذ
〃	〃	〃	۱۹۵	〃	من یردہم
۴	اذا و اذ	خ	۷۶۲ م	ابو اسید	اذا اکثبوکم
۵	یا	ق	۹۰۵	سلمة	یا ابن الاکوع
〃	〃	م	۱۰۵۳	انس	یا ام سلیم
۶	ان	خ	۱۱۶۶	البراء	ان ایتمونا
〃	〃	〃	۱۱۷۰	ابن عمر	ان قتل
۷	ال	ق	۱۲۷۴ م	جابر	الحرب
۹	فعل ماضی	〃	۱۷۱۷	سلمة	کذب من قاله

باب حکم الاسراء

الباب	فصل الانواع	اسم الکتاب	نمبر الحدیث	اسم الراوی	صدر الحدیث
۱	من الاستفہامیة	م	۱۹۲ م	سلمة	من قتل الرجل
۲	انا بالکسر	ق	۵۰۴ م	المسور	انا لا ندری

له حدیث [illegible] ایک کا [illegible] فی المشکوٰۃ ۱۲

نمبر	صیغہ / حرف	کتاب	نمبر حدیث	راوی	ابتدائی الفاظ
۳	لا	خ	۴۳۸	انس	لا اسلام الا لمن
۵	ما الاستفہامیة	ق	۹۴۹م	ابوہریرۃ	ما عندک
〃	یا	خ	۱۰۰۲م	ابوسعید	یا سعد
〃	〃	م	۱۰۰۵	سلمة	یا سلمة ہب لی
〃	〃	〃	۱۰۱۷م	عمر	یا فلان
۶	لو	ق	۱۱۳۹م	عمران	لو قلتہا
〃	〃	خ	۱۱۴۱م	جبیر	لو کان المطعم
۷	اما	ق	۱۵۰۲م	المسور	اما بعد فان
۸	والذی	م	۱۵۴۲	انس	والذی نفسی
〃	مضارع	〃	۱۵۵۸	ابن عباس	ابکی للذی
۹	فعل ماضی	خ	۱۶۸۹م	ابوہریرۃ	عجب الله
〃	فعل امر	ق	۱۷۹۲م	ابن عمر	ہل وجدتم
۱۲	المیم	خ	۲۱۱۲م	المسور	ممن تبرعن
۱۴	جوامع الکلم دعوتہ	〃	۲۲۱۹م	ابن عمر	اللهم انی ابرأ

باب الامان

نمبر	صیغہ / حرف	کتاب	نمبر حدیث	راوی	ابتدائی الفاظ
۱	من الشرطیة	خ	۱۴۴	عبدالله	من قتل معاہدا
۶	قد	ق	۱۲۲۵م	ام ہانی	قد اجرنا
۷	اما	〃	۱۴۹۴	المسور	اما الاسلام

باب قسمة الغنائم

نمبر	صیغہ / حرف	کتاب	نمبر حدیث	راوی	ابتدائی الفاظ
۱	من الشرطیة	ق	۱۰۴۳م	ابوقتادة	من قتل قتیلا
〃	ما الاستفہامیة متی	〃	۱۰۹۰م	انس	متی تطرلنا
۲	انی بالکسر	〃	۳۴۵م	سعد	انی لاعطی
〃	انہم بالکسر	م	۴۰۰	عمر	انہم خیرونی
〃	انما	خ	۵۰۹م	جبیر بن مطعم	انما بنو المطلب
۵	ما النافیة	〃	۸۰۱	ابوہریرۃ	ما اعطیکم
〃	یا	م	۹۰۷م	عمر	یا ابن الخطاب
۷	ایا	〃	۱۴۰۰م	ابوہریرۃ	ایما قریة
〃	اما	〃	۱۵۰۷	عمر	اما بعد فوالله
۹	ماضی	〃	۱۶۹۲	ابوہریرۃ	غزا نبی
〃	〃	〃	۱۷۰۷	سلمة	کان
〃	امر	م	۱۹۴۱	سعد	نصہ بن حیث
۱۰	الکاف	ق	۲۰۹۳م	عبدالرحمن	کلا کما قتلہ

نمبر	صیغہ / حرف	کتاب	نمبر حدیث	راوی	ابتدائی الفاظ
۱۰	الکاف	خ	۲۰۹۴	ابوہریرۃ	کلا والذی

باب الصلح

نمبر	صیغہ / حرف	کتاب	نمبر حدیث	راوی	ابتدائی الفاظ
۲	ان المکسورة	خ	۳۳۵	المسور	ان خالد
〃	انا بالکسر	ق	۴۵۲	〃	انا لم نجیٔ
۵	ما النافیة	〃	۸۹۵م	〃	ما خلأت
〃	یا	〃	۹۰۸	سہل	یا ابن الخطاب
۶	لقد	خ	۱۳۳۴	عمرؓ	لقد انزلت
〃	〃	ق	۱۲۴۱م	المسور	لقد رای
۸	والله	〃	۱۵۴۷	〃	والله انی
۹	فعل امر	خ	۱۸۵۱م	〃	اشیروا
۱۲	الواو	ق	۲۱۲۶م	〃	ویل امہ مسعر
〃	الہاء	〃	۲۱۳۷م	〃	ہذا فلان

باب اخراج الیہود

نمبر	صیغہ / حرف	کتاب	نمبر حدیث	راوی	ابتدائی الفاظ
۵	یا	ق	۱۰۲۹م	ابوہریرۃ	یا معشر الیہود
۶	لو	〃	۱۱۲۱	〃	لو آمن بی
۹	فعل امر	〃	۱۸۶۳م	〃	اعلموا
〃	〃	م	۱۸۸۶	حذیفة	انصرفا
۱۰	لام تاکید	〃	۱۵۸۲م	عمر	لاخرجن
〃	اللام	〃	۲۰۹۸م	〃	کیف بک

کتاب الصید والذبائح

نمبر	صیغہ / حرف	کتاب	نمبر حدیث	راوی	ابتدائی الفاظ
۲	ان المکسورة	م	۲۷۳م	شداد	ان الله کتب
〃	〃	ق	۳۸۳م	رافع	ان لہذہ
۳	لا	م	۵۳۵م	ابن عباس	لا تتخذوا
۴	اذا واذ	ق	۴۴۷م	عدی	اذا ارسلت
〃	〃	م	۸۱۲م	ابوثعلبة	اذا رمیت
۵	ما الموصولة	ق	۹۵۹م	رافع	ما انہر الدم
۶	لعن	〃	۱۱۱۵م	جابر	لعن الله
〃	〃	م	۱۱۱۹	ابن عمر	لعن الله من مثل
〃	〃	〃	۱۱۲۰م	علیؓ	لعن الله من
۹	امر	ق	۱۸۲۴م	عائشةؓ	اذکروا انتم

باب ذکر الکلب

نمبر	صیغہ / حرف	کتاب	نمبر حدیث	راوی	ابتدائی الفاظ
۱	من الشرطیة	ق	۴۲م	سفیان	من اقتنی
〃	〃	〃	۴۷م	ابوہریرۃ	من امسک
۲	ال	م	۱۳۳۶م	ابوذر	الکلب الاسود
〃	اسم فعل	〃	۱۴۷۳م	جابر	علیکم بالاسود

باب مایحل اکلہ ومایحرم

نمبر	صیغہ / حرف	کتاب	نمبر حدیث	راوی	ابتدائی الفاظ
۱	من الشرطیة	م	۱۴۵م	ابوہریرۃ	من قتل وزغة
۲	ان المکسورة	〃	۳۲۶م	ابوسعید	ان بالمدینة
۴	اذا واذ	خ	۸۷۳م	ابوہریرۃ	اذا وقع
۹	ماضی	ق	۱۶۹۹م	〃	قرصت
〃	〃	〃	۱۶۲۴	ابن مسعود	وقاہا الله
〃	〃	〃	۱۷۷۲م	ابن عمر	لست باکلہ
〃	امر	م	۱۸۷۲م	〃	اقتلوا الحیات
〃	〃	خ	۱۸۸۰م	میمونةؓ	القوہا
〃	〃	ق	۱۹۶۵	ابن عمر	کلوا فانہ
۱۰	الالف	م	۲۰۱۲م	ابوہریرۃ	اکل کل ذی ناب
〃	الہاء	〃	۲۱۴۶م	ابوعبیدة	ہو رزق

باب العقیقة

نمبر	صیغہ / حرف	کتاب	نمبر حدیث	راوی	ابتدائی الفاظ
۱۲	المیم	م	۲۱۱۰م	سلمان	مع الغلام

کتاب الاطعمة

نمبر	صیغہ / حرف	کتاب	نمبر حدیث	راوی	ابتدائی الفاظ
۱	من الشرطیة	م	۴۵م	سعد	من اکل
〃	〃	〃	۵۶م	سعد بن ابی وقاص	من تصبح
〃	〃	ق	۱۵۵	عبدالرحمن	من کان
۲	ان المکسورة	〃	۲۲۸م	ابن عمر	ان التلبینة
〃	〃	م	۲۴۶م	حذیفة	ان الشیطان
〃	〃	〃	۲۸۵م	انس	ان الله
〃	〃	〃	۳۰۴م	عائشةؓ	ان فی عجوة
۳	لا	〃	۵۳۶م	جابر	لا تاکلوا
〃	〃	〃	۶۵۹م	عائشةؓ	لا یجوع
۴	اذا واذ	ق	۷۴۴م	ابن عباس	اذا اکل
〃	〃	م	۷۶۵م	〃	اذا اکل احدکم
〃	〃	〃	۷۶۶م	ابوہریرۃ	〃

اعراب	تقسیم الفاظ	اسم کتاب	صفحہ مع جلد	اسم راوی	ابتدائی کلمات
۴	اذا واذ	م	۷۵۸م	جابر	اذا دخل
״	״	״	۷۸۴م	״	اذا وقعت
۵	یا	ق	۹۷۴	ابوذر	یا اباذر اکثر
״	ایها	م	۱۰۳۸م	ابوسعید	ایها الناس
۶	نعم	״	۱۰۹۴م	جابر	نعم الادام
۷	ال	ق	۱۳۳۴م	״	المومن یاکل
״	اسم فعل	״	۱۴۷۴م	״	علیکم بالاسود
۹	امر	״	۱۸۲۵م	انس	اذکروا اسم
״	״	״	۱۹۳۲م	عمرؓ	سم الله
״	״	״	۱۹۶۴م	جابر	کل فانی
״	״	خ	۱۹۶۸م	ابوایوب	کیلوا طعامکم
۱۰	الباء	م	۲۰۳۱	عائشہؓ	بیت
״	الطاء	״	۲۰۷۱م	جابر	طعام الواحد
״	اللام	״	۲۱۰۲م	ابن عباس	لم للصلوٰة
۱۲	جوامع الادعیة	خ	۲۱۸۲م	ابوامامة	الحمد لله کثیرا
״	״	م	۲۱۹۵	المقداد	اللهم اطعم

باب الضیافة

اعراب	تقسیم الفاظ	اسم کتاب	صفحہ مع جلد	اسم راوی	ابتدائی کلمات
۱	من الشرطیة	ق	۱۶۵م	ابوہریرة	من کان یومن
۲	ان المکسورة	״	۴۰۵	ابومسعود	ان هذا اتبعنا
۶	اِن	״	۱۱۷۶م	عقبة	اِن نزلتم
۷	ال	״	۱۳۱۰م	ابوشریح	الضیافة ثلثة
״	ایاک	م	۱۴۵۷م	ابوہریرة	ایاک والحلوب
۹	والذی	״	۱۵۴۱م	״	والذی نفسی

باب الاشربة

اعراب	تقسیم الفاظ	اسم کتاب	صفحہ مع جلد	اسم راوی	ابتدائی کلمات
۱	من الشرطیة	م	۱۰۳م	ام سلمة	من شرب
۲	ان المکسورة	ق	۳۰۱م	״	ان الذی یشرب
״	انما	م	۴۷۷	ابوذر	انها مبارکة
۳	لا	م	۶۹۶م	ابوہریرة	لا یشربن احد
۴	ان	ق	۱۱۷۱م	جابر	ان کان عندک
۷	ال	״	۱۲۶۲م	انس	الایمنون
״	[illegible]	م	۱۲۹۸م	״	الشرب فی

باب النقیع والانبذة

اعراب	تقسیم الفاظ	اسم کتاب	صفحہ مع جلد	اسم راوی	ابتدائی کلمات
۳	لا	ق	۶۱۷	انس	لا تنتبذوا

باب تغطیة الاوانی واطفاء النار

اعراب	تقسیم الفاظ	اسم کتاب	صفحہ مع جلد	اسم راوی	ابتدائی کلمات
۱	من الشرطیة	ق	۴۱۶م	انس	من اکل
۳	لا	״	۵۳۶م	ابن عمر	لا تترکوا
۹	امر	م	۱۹۴۵م	جابر	غطوا الاناء
״	״	ق	۱۹۴۶م	״	״
۱۰	الالف	م	۲۰۱۵م	ابوحمید	الا خمرته

کتاب اللباس

اعراب	تقسیم الفاظ	اسم کتاب	صفحہ مع جلد	اسم راوی	ابتدائی کلمات
۱	من الشرطیة	ق	۱۶۷م	عمر	من لبس
۲	ان المکسورة	م	۲۷۹م	ابوہریرة	ان الله
״	انی بالکسر	״	۴۱۷م	عبدالله	ان هذه من
״	״	ق	۴۴۶م	انس	انی لم ابعثها
״	انک بالکسر	خ	۴۸۳م	ابن عمر	انک لست
״	انا بالکسر	م	۵۲۲م	عمرؓ	انما یلبس
۳	لا	ق	۶۰۹م	״	لا تلبسوا
״	״	״	۶۱۰م	حذیفة	لا تلبسوا
۵	ما الموصولة	״	۹۵۸م	ابوہریرة	ما اسفل
״	یا	م	۱۰۰۷م	ابن عمر	یا عبدالله
״	״	خ	۱۰۵۰	ام خالد	یا ام خالد
۹	ماضی متکلم	ق	۱۷۵۶	المسور	خبأت
״	امر	م	۱۹۳۶م	علیؓ	شققه خمرا
۱۰	الفاء	״	۲۰۸۲م	عبدالله	فراش

باب الخاتم

اعراب	تقسیم الفاظ	اسم کتاب	صفحہ مع جلد	اسم راوی	ابتدائی کلمات
۳	لا	م	۷۲۹م	ابن عمر	لا ینقشن
۸	مضارع	ق	۱۶۱۲م	ابوہریرة	یعمد احدکم

باب النعال

اعراب	تقسیم الفاظ	اسم کتاب	صفحہ مع جلد	اسم راوی	ابتدائی کلمات
۳	لا	م	۶۱۳م	جابر	لا تمش فی
۴	اذا واذ	״	۷۷۰م	ابوہریرة	اذا انتعل
״	״	ق	۷۷۴م	״	اذا انقطع
۹	امر	م	۱۸۳۹م	جابر	استکثروا

باب الترجل والاکتحال والاختضاب

اعراب	تقسیم الفاظ	اسم کتاب	صفحہ مع جلد	اسم راوی	ابتدائی کلمات
۲	ان المکسورة	ق	۳۱۵م	ابوہریرة	ان الیهود
۶	لعن	״	۱۱۱۷م	ابن عمر	لعن الله
۷	ال	״	۱۳۲۴م	ابوہریرة	الفطرة خمس
״	ماضی	م	۱۶۰۲	ابوسعید	کانت امرأة
۹	امر	״	۱۹۰۸م	ابوہریرة	جزوا الشوارب
״	״	״	۱۹۴۷	جابر	غیروا هذا الشیء

باب التصاویر والکلب

اعراب	تقسیم الفاظ	اسم کتاب	صفحہ مع جلد	اسم راوی	ابتدائی کلمات
۱	من الشرطیة	خ	۱۱۷م	ابن عباس	من صور صورة
״	״	م	۱۶۸م	بریدة	من لعب
۲	ان المکسورة	ق	۲۱۹م	ابن مسعودؓ	ان اشد الناس
״	״	״	۲۲۰م	عائشہؓ	ان اصحاب
״	״	״	۲۲۷م	جابر	ان البیت
״	״	״	۲۸۱م	عائشہؓ	ان الله
״	״	״	۳۲۱م	״	ان اولئک
״	״	م	۳۳۱م	میمونہ	ان جبریل
۳	لا	خ	۵۵۱م	ابوطلحة	لا تدخل
۵	ما النافیة	م	۹۳۹	عائشہؓ	ما یخلف الله
״	یا	״	۱۰۶۶م	״	یا عائشة
۶	کل	ق	۱۲۲۳م	ابن عباس	کل مصور
״	الیم	م	۲۱۷۵م	ابوہریرة	ومن اظلم ممن

کتاب الطب والرقی والعین

اعراب	تقسیم الفاظ	اسم کتاب	صفحہ مع جلد	اسم راوی	ابتدائی کلمات
۱	من الشرطیة	م	۲۳م	جابر	من استطاع
۲	ان المکسورة	ق	۲۵۰م	ابوہریرة	ان العین
״	״	״	۳۱۷م	انس	ان مثل ما
۵	ما النافیة	خ	۸۸۸م	ابوہریرة	ما انزل الله
۶	ان	ق	۱۱۷۲ث	جابر	ان کان فی شیء
۷	ال	״	۱۲۷۶م	عائشہؓ	الحمی من فیح
״	״	خ	۱۲۹۹م	ابن عباس	الشفاء فی
״	״	ق	۱۳۰۲	ابوہریرة	الشونیز فیه
״	״	״	۱۳۲۸م	سعید	الکمأة من المن

اجزاء	ابتدائی حروف	نام کتاب	نمبر حدیث	اسمائے راوی	صدر حدیث
۷	لام	م	۱۴۷۹م	جابر	لکل داء
۹	ماضی	ق	۱۶۰۷م	ابوسعید	صدق الله
〃	امر	〃	۱۹۳۸	ام سلمة	استرقوا
۶	〃	م	۱۹۵۷م	عوف	اعرضوا
۱۰	العین	ق	۲۰۷۴م	ام قیس	علام تدغرن
〃	الغار	〃	۲۰۸۵م	ابوهریرة	فی الجنة
۱۲	جوامع الادعیة	〃	۲۱۸۰م	عائشة رض	اذهب الباس

باب الفال والطیرة

اجزاء	ابتدائی حروف	نام کتاب	نمبر حدیث	اسمائے راوی	صدر حدیث
۲	ما بالکسر	م	۴۴۷۹م	الشرید	انا قد بایعناک
۳	لا	خ	۶۳۲م	ابوهریرة	لا طیرة وخیرها
〃	〃	ق	۶۳۳م	جابر	لا عدوی
〃	〃	〃	۷۳۱م	ابوهریرة	لا یتمنع احدکم
۹	ماضی	خ	۱۶۹۴	ابن عباس	اتی تاهم السحر
〃	امر	〃	۱۹۴۹م	ابوهریرة	فر من المجذوم

باب الکهانة

اجزاء	ابتدائی حروف	نام کتاب	نمبر حدیث	اسمائے راوی	صدر حدیث
۱	من الشرطیة	م	۹۰م	صفیة	من اتی عرافا
۲	ان المکسورة	خ	۳۰۶م	عائشة رض	ان الملائکة
۵	ما النافیة	م	۱۰۷م	ابوهریرة	ما انزل الله
۹	ماضی	〃	۱۷۱۳م	معاویة	کان نبی
۱۰	التاء	〃	۳۰۳۶م	عائشة رض	تلک الکلمة
۱۱	المیم	〃	۲۱۷۰م	ابوهریرة	ما انعمت

کتاب الرؤیا

اجزاء	ابتدائی حروف	نام کتاب	نمبر حدیث	اسمائے راوی	صدر حدیث
۱	من الشرطیة	م	۵۳	ابن عباس	من تحلم بحلم
〃	〃	ق	۹۳	〃	من رای
〃	〃	خ	۵۵م	ابوسعید	من رآنی
〃	〃	ق	۹۶م	ابوهریرة	من رآنی فی
〃	〃	〃	۰۷م	〃	من رآنی فی المنام
۲	ان المکسورة	خ	۱۰۹۳	واثلة	ان من اعظم
۴	اذا واذ	ق	۷۵۹	ابوهریرة	اذا اقترب
〃	〃	م	۷۵۳م	جابر	اذا حلم احدکم
〃	〃	م	۹۰۵م	〃	اذا رای احدکم
۴	اذا واذ	ق	۸۰۶م	ابوهریرة	اذا رای احدکم
۵	ایها	م	۱۰۳۷م	ابن عباس	ایها الناس
۶	بینا	خ	۱۱۰۲م	ابوهریرة	بینا انا نائم
〃	〃	〃	۱۱۰۴	〃	بینا انا نائم اذا
〃	لو	〃	۱۱۳۵	ابن عباس	لو سألتنی هذه
〃	صیغة التفضیل	م	۱۲۰۳	ابوهریرة	اصدقکم رؤیا
۷	ال	خ	۱۲۹۰م	انس	الرؤیا الحسنة
〃	〃	〃	۱۲۹۱م	ابوسعید	الرؤیا الصالحة
〃	〃	ق	۱۲۹۲م	ابوقتادة	الرؤیا من الله
۷	لم	خ	۱۴۸۷م	ابوهریرة	لم یبق من النبوة
۹	ماضی	ق	۱۶۰۵	ابن عباس	اصبت بعضا
〃	ماضی متکلم	خ	۱۶۵۰م	سمرة	رایت اللیلة
〃	〃	م	۱۶۶۱م	انس	رایت ذات
〃	〃	ق	۱۶۶۳	ابوموسی	رایت فی المنام
〃	هل	〃	۱۸۰۷م	سمرة	هل رای منکم
۱۰	النون	〃	۲۱۲۶	ام حرام	ناس من امتی

کتاب الآداب

اجزاء	ابتدائی حروف	نام کتاب	نمبر حدیث	اسمائے راوی	صدر حدیث
۱	من الشرطیة	خ	۲۵	ابن عباس	من استمع

باب السلام

اجزاء	ابتدائی حروف	نام کتاب	نمبر حدیث	اسمائے راوی	صدر حدیث
۲	ان المکسورة	م	۲۷۵م	عائشة رض	ان الله
〃	〃	ق	۲۹۲م	〃	ان الله لا
۳	لا	م	۵۳۰م	ابوهریرة	لا تبدءوا
۴	اذا واذ	ق	۸۱۷م	انس	اذا سلم
۵	یا	م	۱۰۶۰م	عائشة رض	یا عائشة رض
۶	ایاکم	ق	۱۴۵۱م	ابوسعید	ایاکم والجلوس
〃	اسم فعل	خ	۱۴۷۶م	عائشة رض	مهلا یا عائشة رض
۱	والذی	م	۱۵۳۶م	ابوهریرة	والذی نفسی
〃	مضارع	ق	۱۵۰۰م	ابن عمر	تطعم الطعام
〃	〃	〃	۱۶۰۶م	ابوهریرة	یسلم
۹	ماضی	〃	۱۶۷۷م	〃	خلق الله

باب الاستیذان

اجزاء	ابتدائی حروف	نام کتاب	نمبر حدیث	اسمائے راوی	صدر حدیث
۴	اذا واذ	ق	۸۴۸م	ابوموسی	اذا استاذن
۷	ال	〃	۱۲۵۴م	〃	الاستیذان
۱۰	الالف	م	۲۰۰۹م	ابن مسعود	اذنک علی

باب المصافحة والمعانقة

اجزاء	ابتدائی حروف	نام کتاب	نمبر حدیث	اسمائے راوی	صدر حدیث
۱	من الشرطیة	ق	۱۶۶م	ابوهریرة	من لا یرحم

باب القیام

اجزاء	ابتدائی حروف	نام کتاب	نمبر حدیث	اسمائے راوی	صدر حدیث
۳	لا	ق	۱۴۷۴م	ابن عمر	لا یقیمن احدکم
۴	اذا واذ	م	۸۴۳م	ابوهریرة	اذا قام احدکم
۹	امر	ق	۱۹۶۰م	ابوسعید	قوموا الی سیدکم

باب الجلوس والنوم والمشی

اجزاء	ابتدائی حروف	نام کتاب	نمبر حدیث	اسمائے راوی	صدر حدیث
۶	بینما	ق	۱۱۱۴م	ابوهریرة	بینما رجل

باب العطاس والتثاؤب

اجزاء	ابتدائی حروف	نام کتاب	نمبر حدیث	اسمائے راوی	صدر حدیث
۲	ان المکسورة	خ	۲۰۹۴م	ابوهریرة	ان الله یحب
۴	اذا واذ	م	۷۸۰م	ابوسعید	اذا تثاءب
〃	〃	〃	۸۳۲م	ابوموسی	اذا عطس
〃	〃	خ	۸۳۳م	ابوهریرة	اذا عطس احدکم
۷	ال	ق	۱۲۶۸م	〃	التثاؤب

باب الاسامی

اجزاء	ابتدائی حروف	نام کتاب	نمبر حدیث	اسمائے راوی	صدر حدیث
۲	ان المکسورة	م	۲۰۶م	ابن عمر	ان احب
〃	〃	〃	۲۱۲م	ابوهریرة	ان اخنع اسم
۳	لا	〃	۵۶۰م	زینب	لا تزکوا انفسکم
〃	〃	〃	۵۶۷م	سمرة	لا تسمین غلامک
〃	〃	خ	۶۰۷م	ابوهریرة	لا یقل احدکم
〃	〃	ق	۶۱۰م	عائشة رض	لا یقولن
〃	〃	م	۶۱۱م	ابوهریرة	لا یقولن احدکم
〃	〃	〃	۶۱۲م	〃	لا یقولوا احدکم یا خیبة
〃	〃	〃	۶۱۵م	〃	لا یقولن احدکم الکرم
۶	صیغة التفضیل	〃	۱۲۰۴م	〃	اغیظ رجل
۹	ماضی مجهول	〃	۱۷۵۰	انس	ولد لی اللیلة

نمبر ابواب	قسم الفاظ	اسمائے کتب	نمبر احادیث	اسمائے راوی	صدور احادیث
〃	امر	ق	۱۰۳۱	جابر	سمّ ابنک
〃	〃	〃	۱۹۳۳م	انس	سمّوا باسمی

باب البیان والشعر

نمبر ابواب	قسم الفاظ	اسمائے کتب	نمبر احادیث	اسمائے راوی	صدور احادیث
۲	ان المکسورة	ق	۳۴۳م	عائشہ رضہ	ان روح القدس
〃	〃	خ	۳۹۲م	علی	ان من البیان
۳	لا	ق	۵۷۶	عائشہ رضہ	لا تعجل
۵	یا	م	۹۹۱م	انس	یا انجشة
〃	〃	ق	۹۹۹م	ابوہریرة	یا حسان
۶	صیغۂ تفضیل	〃	۱۲۰۲م	〃	اشعر کلمة
۸	واللہ	〃	۱۵۵۰م	البراء بن عازب	واللہ لولا اللہ
۹	ہل	م	۱۷۹۰م	الشرید	ہل معک شئ
〃	امر	ق	۱۸۱۴م	ابوہریرة	اجب عنی
〃	〃	م	۱۸۹۱م	عائشہ رضہ	اہجوا قریشا
〃	〃	ق	۱۸۹۲م	البراء بن عازب	اہجہم او ہاجہم
۱۰	لام تاکید	م	۱۹۰۰م	ابوہریرة	لان یمتلی جوف
۱۲	جوامع وتحیة الا	ق	۲۲۵۴م	انس	اللہم لا عیش

باب حفظ اللسان

نمبر ابواب	قسم الفاظ	اسمائے کتب	نمبر احادیث	اسمائے راوی	صدور احادیث
۱	من الشرطیة	خ	۶۴م	سہل	من توکل لی
〃	〃	ق	۱۶۰م	ابوہریرة	من کان منکم
۲	ان المکسورة	م	۲۳۴ش	ابن مسعود	ان الرجل
〃	〃	ق	۲۴۷م	〃	ان الصدق
〃	〃	خ	۲۴۸م	ابوہریرة	ان العبد لیتکلم
〃	〃	م	۲۴۹م	ابوسعید	〃
〃	〃	〃	۳۰۲م	ابوالدرداء	ان اللعانین
〃	〃	ق	۳۴۶م	عائشہ رضہ	ان شر الناس
۳	لا	م	۵۷۰	ابوبرزة	لا تصاحبنا
〃	〃	خ	۶۷۴م	حذیفة	لا یدخل الجنة
〃	〃	م	۷۲۵م	ابوہریرة	لا ینبغی لصدیق
۴	اذا واذ	〃	۷۶۳م	ابن عمر	اذا اکفر الرجل
〃	〃	〃	۸۰۹م	ابوہریرة	اذا رأیتم
〃	〃	خ	۸۳۷م	〃	اذا قال احدکم
۶	لیس	〃	۱۰۷۹م	عثمان	لیس بکذاب

نمبر ابواب	قسم الفاظ	اسمائے کتب	نمبر احادیث	اسمائے راوی	صدور احادیث
۶	لیس	ق	۱۰۸۹م	ابوذر	لیس من رجل
〃	کل	م	۱۲۱۵م	ابوہریرة	کل امتی معافی
〃	لقد	ق	۱۲۳۵	〃	لقد ہلکتم
۷	ال	م	۱۳۴۲م	انس	المستبان
〃	ہمزة الاستفہام	〃	۱۳۷۰م	ابوہریرة	اتدرون
〃	الا	〃	۱۴۰۲	ابن مسعود	الا انبئکم ما
۸	مضارع	ق	۱۵۶۷م	ابوہریرة	تجدون من
۹	امر	〃	۱۷۹۶م	عائشہ رضہ	ائذنوا لہ فلبئس
〃	〃	م	۱۸۱۹م	المقداد	احثوا فی وجوہ
〃	〃	〃	۱۹۱۴	عمران	خذوا ما علیہا
۱۰	السین	ق	۲۰۵۷م	ابن مسعود	سباب المسلم فسوق
〃	الواو	〃	۲۱۲۵م	ابوبکرة	ویحک قطعت

باب الوعد

نمبر ابواب	قسم الفاظ	اسمائے کتب	نمبر احادیث	اسمائے راوی	صدور احادیث
۲	لو	ق	۱۱۳۷م	جابر	لو قد جاء مال

باب المزاح

نمبر ابواب	قسم الفاظ	اسمائے کتب	نمبر احادیث	اسمائے راوی	صدور احادیث
۵	یا	ق	۹۸۰م	انس	یا ابا عمیر

باب المفاخرة والعصبیة

نمبر ابواب	قسم الفاظ	اسمائے کتب	نمبر احادیث	اسمائے راوی	صدور احادیث
۲	ان المکسورة	خ	۲۵۴م	ابن عمر	ان الکریم
۳	لا	〃	۵۷۵م	عمر رضہ	لا تطرونی
۷	انا	ق	۱۴۵۸م	البراء	انا النبی

باب البر والصلة

نمبر ابواب	قسم الفاظ	اسمائے کتب	نمبر احادیث	اسمائے راوی	صدور احادیث
۱	من الشرطیة	خ	۹۲م	انس	من سرہ
〃	〃	〃	۱۶۴	ابوہریرة	من کان یؤمن
۲	ان المکسورة	م	۱۹۹م	ابن عمر	ان ابرّ البرّ
〃	〃	ق	۲۳۶م	ابوہریرة	ان الرحم
〃	〃	〃	۲۶۳م	〃	ان اللہ خلق
۳	لا	〃	۶۷۳م	جبیر بن مطعم	لا یدخل الجنة
〃	〃	م	۶۲۸	عائشہ رضہ	لا ینفعہ لانہ
۶	لیس	خ	۱۰۷۷م	عبداللہ	لیس الواصل
〃	بینما	ق	۱۱۱۱م	ابن عمر	بینما ثلثة نفر

نمبر ابواب	قسم الفاظ	اسمائے کتب	نمبر احادیث	اسمائے راوی	صدور احادیث
۶	لئن	م	۱۱۸۱م	ابوہریرة	لئن کنت
۷	ال	ق	۱۲۹۳م	عائشہ رضہ	الرحم معلقة
〃	الا	〃	۱۴۰۳م	عمرو بن العاص	الا ان آل
۹	ماضی	م	۱۶۸۲م	ابوہریرة	رغم انف
۱۰	المیم	ق	۲۱۱۵م	عبداللہ	من الکبائر

باب الشفقة والرحمة علی الخلق

نمبر ابواب	قسم الفاظ	اسمائے کتب	نمبر احادیث	اسمائے راوی	صدور احادیث
۱	من الشرطیة	ق	۵م	عائشہ رضہ	من ابتلی
〃	〃	خ	۱۲۲م	انس	من عال
〃	〃	〃	۱۵۶م	ابن عمر	من کان فی
۳	لا	〃	۶۴۴م	انس	لا یؤمن عبد
〃	〃	م	۶۷۲م	〃	لا یدخل الجنة
〃	〃	خ	۶۸۳	جریر	لا یرحم اللہ
〃	〃	م	۶۹۱	ابوہریرة	لا یبشر عبد
۴	اذا واذ	ق	۸۵۱م	ابن مسعود	اذا کانوا ثلثة
۵	ما النافیة	〃	۸۹۹م	عائشہ رضہ	مازال جبرئیل
۶	کل	م	۱۲۱۴م	ابوہریرة	کل المسلم علی
۷	ال	〃	۱۲۰۷م	تمیم الداری	الدین النصیحة
〃	〃	ق	۱۲۹۵	ابوہریرة	الساعی علی الارملة
〃	〃	م	۱۳۳۱م	〃	المؤمن
〃	〃	ق	۱۳۳۳م	〃	المؤمن للمؤمن
〃	〃	〃	۱۳۴۳م	ابن عمر	المسلم اخو
۷	مثل	م	۱۴۴۷م	النعمان	مثل المؤمن
〃	انا	〃	۱۴۶۶م	سہل	انا وکافل
۸	والذی	〃	۱۵۴۰م	انس	والذی نفسی
〃	واللہ	ق	۱۵۴۹م	ابوہریرة	واللہ لا یؤمن
۹	امر	خ	۱۸۴۹م	ابوموسیٰ	اشفعوا
〃	〃	〃	۱۸۸۵م	انس	انصر اخاک

باب سقی البہائم المحترمة واطعامہا

نمبر ابواب	قسم الفاظ	اسمائے کتب	نمبر احادیث	اسمائے راوی	صدور احادیث
۲	ان المکسورة	ق	۳۱۸م	ابوہریرة	ان امرأة
〃	〃	خ	۳۳۹	〃	ان رجلا

باب الحب فی اللہ ومن اللہ

نمبر اعراب	فصول اعراب	اسماء کتب	نمبر احادیث	اسماء راوی	صدر احادیث
۲	ان المکسورة	م	۳۴۰م	ابوہریرة	ان رجلا
″	انک بالکسر	″	۴۰۱	سلمۃ بن الاکوع	انک کالذی
۴	اذا واذ	خ	۷۴۰م	ابوہریرة	اذا احب الله
۵	یا	م	۱۰۰۴	سلمۃ	یا سلمۃ
۷	ال	ق	۱۲۵۳م	عائشة رض	الارواح جنود
″	″	″	۱۳۴۴م	ابن مسعود	المرء مع من
۱۰	الالف	″	۲۰۲۰م	انس	انت مع
۱۱	″	م	۲۱۶۴م	ابوہریرة	این المتحابون

باب ما ینہی من التہاجر والتقاطع واتباع العورات

نمبر اعراب	فصول اعراب	اسماء کتب	نمبر احادیث	اسماء راوی	صدر احادیث
۳	لا	ق	۱۵۴۱م	ابوہریرة	لا تحاسدوا
″	″	″	۶۶۸م	سعد	لا یحل لامرء
۷	ایاکم	خ	۱۴۵۳م	ابوہریرة	ایاکم والظن
۸	مضارع مجہول	م	۶۳۸م	″	تفتح ابواب
۹	ماضی	ق	۶۸۱م	″	رای عیسی

باب الحذر والتأنی والورع والمشاورة

نمبر اعراب	فصول اعراب	اسماء کتب	نمبر احادیث	اسماء راوی	صدر احادیث
۲	ان المکسورة	ق	۳۶۵م	ابوسعید	ان فیک
۳	لا	″	۷۱۹م	ابن عمر	لا یلدغ

باب الرفق والحیاء وحسن الخلق

نمبر اعراب	فصول اعراب	اسماء کتب	نمبر احادیث	اسماء راوی	صدر احادیث
۱	من الشرطیة	م	۱۰۴م	جریر	من یحرم
۲	ان المکسورة	″	۲۶۶م	ابوہریرة	ان الایمان
″	″	خ	۴۰۰م	ابومسعود	ان مما ادرک
۵	ما النافیة	م	۹۰۲م	انس	ما کان الرفق
۷	ال	ق	۱۲۶۳م	النواس	البر حسن
″	″	″	۱۲۷۷م	انس	الحیاء خیر کلہ
″	″	خ	۱۲۷۰م	عمران	الحیاء لا یاتی
″	″	ق	۱۲۷۹م	ابن عمر	الحیاء من
۹	امر	″	۱۹۲۵م	″	دعہ فان

باب الغضب والکبر

نمبر اعراب	فصول اعراب	اسماء کتب	نمبر احادیث	اسماء راوی	صدر احادیث
۳	لا	خ	۵۷۹م	ابوہریرة	لا تغضب
″	″	م	۶۰۵م	ابن مسعود	لا یدخل الجنة
۴	اذا واذ	م	۸۷۸	عبدالله	اذا انبعث
۵	ما الاستفہامیة	″	۹۴۷م	″	ما تعدون
۶	لیس	ق	۱۰۷۴م	ابوہریرة	لیس الشدید
۷	الا	″	۱۳۹۲م	حارثة	الا اخبرکم
۸	عدد	م	۱۵۱۸م	ابوہریرة	ثلثة لا یکلمہم

باب الظلم

نمبر اعراب	فصول اعراب	اسماء کتب	نمبر احادیث	اسماء راوی	صدر احادیث
۱	من الشرطیة	خ	۱۵۰م	ابوہریرة	من کانت
۲	ان المکسورة	ق	۲۸۷م	ابوموسی	ان الله لیملی
″	″	″	۳۴۵م	عائشة رض	ان شر الناس
۳	لا	″	۵۵۲م	ابن عمر	لا تدخلوا
۶	لیس	″	۱۰۹۳م	ابن مسعود	لیس ہو
۷	ال	″	۱۳۱۵م	ابن عمر	الظلم ظلمات
″	ہمزة الاستفہام	م	۱۳۷۲م	ابوہریرة	اتدرون
۷	ایاکم	ق	۱۴۵۴	انس	ایاکم ودعوة
۱۰	لام تاکید	م	۱۹۹۱م	ابوہریرة	لتؤدن

باب الامر بالمعروف

نمبر اعراب	فصول اعراب	اسماء کتب	نمبر احادیث	اسماء راوی	صدر احادیث
۱	من الشرطیة	م	۴۸م	ابوسعید	من رای منکم
۲	ان المکسورة	″	۲۳۱م	″	ان الدنیا حلوة
۷	مثل	خ	۱۴۴۳م	النعمان	مثل القائم
۸	مضارع	ق	۱۴۶۱م	اسامة	یوتی بالرجل

کتاب الرقاق

نمبر اعراب	فصول اعراب	اسماء کتب	نمبر احادیث	اسماء راوی	صدر احادیث
۲	ان المکسورة	م	۲۵۳م	انس	ان الکافر
۵	ما النافیة	″	۸۸۳م	مستورد	ما الدنیا فی
۶	لیس	ق	۱۰۷۵م	ابوہریرة	لیس الغنی
″	افعل التفضیل	″	۱۲۰۰م	″	اخوف
″	قد	م	۱۲۳۷م	عبدالله	قد افلح من
۷	ال	″	۱۲۸۵م	ابن عمر	الدنیا سجن
″	ایکم	خ	۱۳۶۳م	ابن مسعود	ایکم مال وارثه
″	″	م	۱۳۶۵م	جابر	ایکم یحب ان ہذا
۸	عدد	خ	۱۵۱۵م	ابن عباس	نعمتان
″	مضارع	ق	۱۵۸۷م	انس	یتبع المیت
۸	مضارع	م	۱۶۶۶م	عبدالله	یقول ابن آدم
″	″	″	۱۶۱۷م	ابوہریرة	یقول العبد
۹	ماضی	خ	۱۶۷۱م	″	تعس عبد الدنیا
″	ماضی مجہول	ق	۱۷۳۵م	″	حجبت الجنة
″	امر	″	۱۸۰۴م	عمرو	ابشروا واملوا
″	″	م	۱۹۱۱م	عائشة رض	حولی ہذا
۱۲	جوامع الادعیة	ق	۲۱۸۹م	ابوہریرة	اللہم اجعل

باب فضل الفقراء

نمبر اعراب	فصول اعراب	اسماء کتب	نمبر احادیث	اسماء راوی	صدر احادیث
۲	ان المکسورة	م	۳۵۵م	عبدالله	ان فقراء
۴	اذا واذ	خ	۸۶۵م	ابوہریرة	اذا نظر احدکم
۵	یا	ق	۹۸۷م	عمر رض	یا ابن الخطاب
۹	ماضی متکلم	″	۱۷۵۳م	ابن عباس	اطلعت
″	″	″	۱۷۶۹م	اسامة	قمت علی
″	ہل	خ	۱۷۸۶م	سعد	ہل تنصرون
″	امر	ق	۱۶۸۷م	ابوہریرة	انظروا الی
۱۰	الراء	م	۲۰۵۲م	″	رب اشعث

باب الامل والحرص

نمبر اعراب	فصول اعراب	اسماء کتب	نمبر احادیث	اسماء راوی	صدر احادیث
۶	لو	ق	۱۱۴۳م	انس	لو کان لابن
۷	ال	م	۱۳۰۵ش	ابوہریرة	الشیخ شاب
۸	مضارع	ق	۱۶۳۱م	انس	یہرم ابن آدم
۱۰	الہاء	خ	۲۱۳۲م	ابن مسعود	ہذا الانسان

باب استحباب المال والعمر للطاعة

نمبر اعراب	فصول اعراب	اسماء کتب	نمبر احادیث	اسماء راوی	صدر احادیث
۲	ان المکسورة	م	۲۹۳م	سعد	ان الله یحب

باب التوکل والصبر

نمبر اعراب	فصول اعراب	اسماء کتب	نمبر احادیث	اسماء راوی	صدر احادیث
۲	ان المکسورة	ق	۴۰۶م	جابر	ان ہذا اخترط
۵	ما النافیة	″	۹۷	ابوسعید	ما رزق العبد
۷	ال	م	۱۳۳۲م	ابوہریرة	المؤمن القوی
۹	ماضی مجہول	ق	۱۷۴۴م	ابن عباس	عرضت علی
۱۰	العین	م	۲۰۷۲م	صہیب	عجبا لامر المؤمن

باب الریاء والسمعة

ابواب	فصول الاوائل	اسماء الکتب	ارقام الاحادیث	اسماء الرواۃ	صدور الاحادیث
۲	ان المکسورة	م	۶۷۸م	ابوہریرة	ان الحمد
۱۱	الالف	〃	۱۵۰۸م	〃	وما اغنی

باب البکاء والخوف من عذاب اللہ والمسخ

ابواب	فصول الاوائل	اسماء الکتب	ارقام الاحادیث	اسماء الرواۃ	صدور الاحادیث
۲	ان المکسورة	م	۲۸۳م	ابن مسعود	ان الحمد
〃	〃	ق	۳۳۰	ابو سعید	ان امتہ من
۴	اذا واذ	〃	۷۷۱م	ابن عمر	اذا انزل
۶	لو	ق	۱۱۳۰م	ابوہریرة	لوتعلمون
۸	مضارع مجہول	م	۱۶۴۴م	جابر	یبعث کل
۹	ماضی مجہول	ق	۱۷۴۷	ابوہریرة	فقدرت
〃	ماضی متکلم	خ	۱۷۶۰م	عائشة رض	رایت جہنم
۹	〃	ق	۱۷۶۲م	ابوہریرة	رایت عمرو
۱۲	الہاء	〃	۲۱۳۰م	زینب	ویل للعرب

باب تغیر الناس

ابواب	فصول الاوائل	اسماء الکتب	ارقام الاحادیث	اسماء الرواۃ	صدور الاحادیث
۳	لا	خ	۵۹۰	ابوہریرة	لاتقوم الساعة
۷	ال	ق	۱۳۵۰م	ابن عمر	الناس کابل
۱۰	لام تاکید	〃	۱۹۹۲م	ابوسعید	لتتبعن سنن

باب الانذار والتحذیر من الدنیا

ابواب	فصول الاوائل	اسماء الکتب	ارقام الاحادیث	اسماء الرواۃ	صدور الاحادیث
۵	یا	م	۹۹۴م	ابوہریرة	یا بنی کعب
〃	〃	〃	۹۹۷م	قبیصة	یا بنی عبد مناف
〃	〃	〃	۱۰۷۱م	عائشة رض	یا فاطمة بنت
۱۱	الکاف	〃	۲۱۶۸م	عیاض	کل مال نحلتہ

کتاب الفتن

ابواب	فصول الاوائل	اسماء الکتب	ارقام الاحادیث	اسماء الرواۃ	صدور الاحادیث
۲	ان المکسورة	ق	۲۵۲	ابن عمر	ان الفتنة ہہنا
۳	لا	م	۶۸۷	سعد	لایزال اہل
〃	〃	ق	۶۸۸ ش	المغیرة	لایزال الناس
۴	اذا واذ	م	۸۶۳م	ابوبکرة	اذا انزلت
〃	〃	〃	۸۷۱م	ثوبان	اذا وضع
۷	ال	〃	۱۳۱۷م	معقل	العبادة
۸	سین	ق	۱۵۵۲م	ابوہریرة	ستکون فتن
〃	مضارع	〃	۱۵۹۰م	〃	یتقارب
۸	مضارع	ق	۱۶۲۶م	حذیفة	ینام الرجل
〃	〃	خ	۱۶۳۰م	ابوسعید	یوشک
〃	〃	ق	۱۶۳۲ ش	ابوہریرة	یہلک الناس
〃	مجہول	م	۱۶۳۷م	حذیفة	تعرض الفتن
۹	ماضی	〃	۱۷۲	ابوہریرة	منعت العراق
〃	ہل	ق	۱۷۸۰م	اسامة	ہل ترون
〃	امر	م	۱۸۹۴م	ابوہریرة	بادروا
۱۲	لام تاکید	〃	۱۹۹۶م	〃	لیاتین علی
〃	الکاف	خ	۲۰۹۷م	ابن عمر	کیف انت
〃	المیم	م	۲۱۱۸	حذیفة	منہن ثلث
〃	الہاء	خ	۲۱۴۲م	ابوہریرة	ہلاک امتی

باب الملاحم ای مواضع القتال

ابواب	فصول الاوائل	اسماء الکتب	ارقام الاحادیث	اسماء الرواۃ	صدور الاحادیث
۲	انی بالکسر	م	۴۳۲م	ابن مسعود	انی لاعرف
۳	لا	〃	۵۵۵م	ابوہریرة	لاتذہب
〃	〃	خ	۵۹۶م	〃	لاتقوم الساعة
〃	〃	〃	۵۹۷م	〃	لاتقوم الساعة حتی
〃	〃	ق	۵۹۸م	〃	لاتقوم الساعة حتی تقاتلوا
〃	〃	〃	۵۹۹م	〃	〃
〃	〃	〃	۶۰۰م	〃	لاتقوم الساعة حتی
〃	〃	م	۶۰۱م	〃	〃
〃	〃	خ	۶۰۴م	〃	〃
〃	〃	ق	۶۰۵م	〃	〃
۴	اذا واذ	〃	۹۷۶ ش	〃	اذا ہلک
۸	مضارع	م	۱۵۷۱م	نافع	تغزون جزیرة
〃	〃	〃	۱۵۷۳م	ابوہریرة	تقوم الساعة
〃	〃	ق	۱۵۸۸	〃	یترکون المدینة
۹	ماضی	م	۱۶۸۴م	〃	سمعتم بمدینة
〃	امر	خ	۱۸۵۵م	عوف	اعدد ستا
۱۰	الفاء	ق	۲۰۸۱م	حذیفة	فتنة الرجل

باب اشراط الساعة

ابواب	فصول الاوائل	اسماء الکتب	ارقام الاحادیث	اسماء الرواۃ	صدور الاحادیث
۲	ان المکسورة	ق	۳۲۸م	ابن مسعود	ان بین یدی
〃	〃	〃	۳۹۰م	انس	ان من اشراط
۳	لا	ق	۵۹۱م	ابوہریرة	لاتقوم الساعة
〃	〃	م	۵۹۵م	〃	لاتقوم الساعة حتی
〃	〃	〃	۶۰۳م	〃	〃
〃	〃	ق	۶۰۶م	〃	〃
۴	اذا واذ	خ	۶۳۱م	〃	اذا ضیعت
۸	مضارع	م	۱۵۷۴	المستورد	تقوم الساعة
〃	〃	〃	۱۵۷۵م	〃	تقئ الارض
〃	〃	〃	۱۶۲۳م	جابر	یکون فی ا
〃	〃	ق	۱۶۲۸م	ابوہریرة	یوشک
۹	فعل امر	〃	۱۹۰۲	حارثة	تصدقوا

باب العلامات وذکر الدجال

ابواب	فصول الاوائل	اسماء الکتب	ارقام الاحادیث	اسماء الرواۃ	صدور الاحادیث
۲	ان المکسورة	م	۲۴۰م	حذیفة	ان الساعة
〃	〃	〃	۳۲۲م	عبداللہ	ان اول
〃	〃	ق	۳۸۸م	حذیفة	ان معہ ماء ونارا
۳	لا	〃	۵۹۳م	ابوہریرة	لاتقوم الساعة حتی
〃	〃	خ	۶۷۶م	ابوبکرة	لایدخل المدینة
۵	ما النافیة	م	۸۹۱م	ہشام	ما بین خلق
〃	〃	ق	۹۳۱م	انس	ما من نبی الا
〃	یا	〃	۹۷۳م	ابوذر	یا اباذر اتدری
〃	ای	م	۱۰۳۱م	المغیرة	ایٔ بنی
۷	ال	〃	۱۲۸۴م	حذیفة	الدجال
〃	ہمزة الاستفہام	ق	۱۳۹۲م	ابوہریرة	الا احدثکم
۸	عدد	م	۱۵۱۶م	〃	ثلث اذا
〃	مضارع	ق	۱۵۶۸م	فاطمة	تدرون
〃	〃	م	۱۵۷۹م	ابوہریرة	یاتی المسیح
〃	〃	〃	۱۵۸۲م	انس	یتبع الدجال
〃	مضارع مجہول	ق	۱۶۳۵م	ابن عمر رض	ارانی لیلة
۹	امر	م	۱۸۹۵م	ابوہریرة	بادروا العمل
۱۰	الغین	〃	۲۰۸۰م	النواس	غیر الدجال
〃	الہاء	〃	۲۱۳۱م	ابوسعید	ہذا اعظم الناس

باب قصة ابن صیاد

ابواب	فصول الاوائل	اسماء الکتب	ارقام الاحادیث	اسماء الرواۃ	صدور الاحادیث
۲	انما بالکسر	م	۵۲۰م	حفصة رض	انما یخرج

باب علامات النبوة

اعداد	فصول اول الحروف	اسماء کتب	نمبر احادیث	اسماء راوی	مبادی احادیث
۲	ان المكسورة	م	۲۳۰م	ابن عباس	ان الحمد لله
〃	انی بالکسر	〃	۳۴۴م	جابر	انی لاعرف
〃	انک بالکسر	〃	۴۸۲	عمرو بن عبسة	انک لا تستطیع
۵	یا	خ	۱۰۱۰م	عدی	یا عدی هل رأیت
۶	لو	م	۱۱۳۳م	ابوهریرة	لو دنا منی
〃	〃	خ	۱۱۳۶م	ابن عباس	لو فعل لاخذته
〃	تفضیل صیغه	ق	۱۲۰۹ش	ام حرام	اول جیش
〃	〃	〃	۱۲۱۰	〃	اول جیش من
〃	لقد	خ	۱۲۴۶م	خباب	لقد کان من
۹	امر	ق	۱۰۵۰م	ابن عمر	اشهدوا
۱۰	النون	〃	۲۱۲۰م	ام حرام	ناس من

باب فی المعراج

اعداد	فصول اول الحروف	اسماء کتب	نمبر احادیث	اسماء راوی	مبادی احادیث
۶	بینا	ق	۱۱۱۰م	مالک	بینما انا فی
〃	لقد	م	۱۲۴۰م	ابوهریرة	لقد رأیتنی
۷	لما	ق	۱۴۹۲م	جابر	لما کذبنی
۹	ماضی مجهول	خ	۱۴۷۱م	انس	دفعت الی
〃	ماضی متکلم	م	۱۴۷۳	〃	مررت علی

باب فی المعجزات

اعداد	فصول اول الحروف	اسماء کتب	نمبر احادیث	اسماء راوی	مبادی احادیث
۱	من الشرطیة	ق	۸	انس	من احب
〃	〃	خ	۹ش	سهل بن سعد	من احب ان ینظر
〃	من الاستفهامیة	ق	۱۹۱	جابر	من رجل
۲	ان المکسورة	م	۲۶۷	ثوبان	ان الله
〃	〃	خ	۲۸۴م	ابوهریرة	〃
〃	〃	م	۳۶۱م	عمار و حذیفة	ان فی
〃	〃	ق	۳۹۸م	ابوسعید	ان من ضیفی
〃	انی بالکسر	〃	۴۴۴ش	〃	انی لم اومر
〃	انه بالکسر	〃	۴۶۳	ابوهریرة	انه لن یسبط
〃	انکم بالکسر	م	۴۸۵م	ابوقتادة	انکم تسیرون
〃	〃	〃	۴۸۶	معاذ بن جبل	انکم ستأتون
〃	〃	〃	۴۸۹م	ابوذر	انکم ستفتحون
۲	انکم بالکسر	ق	۴۹۲	حذیفة	انکم لا تدرون
〃	انما بالکسر	〃	۴۹۷	سهل بن سعد	انما الاعمال
۳	لا	〃	۶۱۹م	جابر	لا تنزلن
〃	لا	م	۶۴۱	ابوقتادة	لا هلک
۴	اذا	〃	۸۳۴	عبدالله بن عمر	اذا فتحت
۵	ما النافیة	ق	۹۰۳	انس	ما کان الله
〃	〃	م	۹۳۵	المقداد	ما هذه
〃	یا	ق	۹۷۱م	ابوبکر	یا ابابکر
〃	〃	خ	۹۸۴	ابوهریرة	یا اباهریرة
〃	〃	ق	۱۰۲۲م	جابر	یا اهل الخندق
〃	ای	م	۱۰۳۳م	عباس	ای عباس
〃	یا	ق	۱۰۵۸	عائشة	یا عائشة
〃	〃	〃	۱۰۶۸م	〃	〃
۶	لو	〃	۱۱۲۹م	جابر	لو ترکتیها
〃	〃	م	۱۱۴۵م	〃	لو لم تکله
〃	لقد	〃	۱۲۴۲م	ثوبان	لقد سألتنی
۷	ال	خ	۱۲۵۲م	سلیمان بن صرد	الآن نغزوهم
〃	ای	〃	۱۳۴۷م	انس	ای رجل
〃	همزة الاستفهام	ق	۱۳۸۳	ابن عمر	ارأیتکم
〃	افلا	م	۱۴۲۱	عبدالله بن جعفر	افلا تتقی الله
〃	انا	ق	۱۴۹۹م	عبدالله بن سلام	انا اول
۸	عدد	م	۱۵۱۰	المقداد	احد سقیتنی
〃	سین	ق	۱۵۵۳م	ابوحمید الساعدی	ستهب اللیلة
〃	فعل مضارع	خ	۱۵۷۲م	ام سلمة	تقتل عمار
〃	〃	ق	۱۶۰۴	ابن مسعود	یرحم الله
۹	فعل ماضی	خ	۱۶۵۸م	انس	اخذ الرایة
〃	ماضی مجهول	م	۱۷۳۳م	جابر	بعثت من
〃	فعل امر	〃	۱۸۲۱م	ابوقتادة	احفظ
〃	〃	خ	۱۸۲۲م	جابر	اخبر ذلک
〃	〃	〃	۱۸۳۰	عمران بن حصین	اذهبی
〃	〃	ق	۱۹۲۶م	ابوسعید	دعه
۱۰	الباء	م	۲۰۲۷م	ابوقتادة	بؤس ابن سمیة
〃	المیم	〃	۲۱۰۹م	جابر	معاذ الله
〃	الواو	〃	۲۱۲۷م	〃	ویلک
۱۰	الهاء	خ	۲۱۳۵م	ابن عباس	هذا جبرئیل
〃	〃	م	۲۱۳۶م	عباس	هذا حنین
۱۲	جوامع الادعیة	ق	۲۱۹۹م	انس	اللهم اغثنا
〃	〃	م	۲۲۱۵	عمر	اللهم
〃	〃	خ	۲۲۱۶م	ابن عباس	اللهم انشدک
〃	〃	م	۲۲۳۳م	ابوهریرة	اللهم اهد
〃	〃	ق	۲۲۴۳م	جریر	اللهم ثبته
〃	〃	〃	۲۲۴۴م	انس	اللهم حوالینا
〃	〃	〃	۲۲۵۱م	〃	اللهم علی الآکام

باب الکرامات

اعداد	فصول اول الحروف	اسماء کتب	نمبر احادیث	اسماء راوی	مبادی احادیث
۹	فعل ماضی	ق	۱۷۰۵	ابوهریرة	کان جریج
〃	〃	م	۱۷۱۲	صهیب	کان ملک

باب وفاة النبی صلی الله علیه وسلم

اعداد	فصول اول الحروف	اسماء کتب	نمبر احادیث	اسماء راوی	مبادی احادیث
۲	ان المکسورة	ق	۲۶۵م	ابوسعید	ان الله خیر
〃	انی بالکسر	〃	۴۲۵م	عقبة بن عامر	انی فرطکم
〃	انه بالکسر	〃	۴۶۱م	عائشة	انه لم یقبض
۳	لا	خ	۶۴۸	〃	لا یبقی
۵	ما النافیة	ق	۹۳۳م	عائشة	ما من نبی
〃	یا	〃	۱۰۶۱م	〃	یا عائشة ما
۹	فعل امر	〃	۱۷۹۵ش	ابن عباس	ائتونی بکتاب
〃	〃	〃	۱۹۲۱م	〃	دعونی
〃	〃	ق	۱۹۶۲م	ابن عباس	قوموا
〃	〃	خ	۱۹۸۰	عائشة	هریقوا علی
۱۰	الذال	〃	۲۰۵۰	〃	ذاک لم کان
۱۲	جوامع الادعیة	〃	۲۲۰۸ش	〃	اللهم اغفرلی
〃	〃	〃	۲۲۱۰م	〃	اللهم الرفیق

باب ما قال قبل وفاته صلی الله علیه وسلم

اعداد	فصول اول الحروف	اسماء کتب	نمبر احادیث	اسماء راوی	مبادی احادیث
۳	لا	ق	۵۸۴م	ابوهریرة	لا تقتسم
〃	〃	〃	۶۳۶م	ابوبکر	لا نورث
۴	اذا	م	۷۴۶م	ابوموسی	اذا اراد الله
۸	والذی	〃	۱۵۳۲م	ابوهریرة	والذی نفس محمد

ف بمناسبت حدیث ... در معجزات ... در معجزات ... شد ۱۲

باب مناقب قريش وذكر القبائل

ابواب	فصول انواع	اسمائے کتب	نمبر احادیث	اسمائے راوی	صدر احادیث
۲	ان المكسورة	ق	۲۲۴	ابوموسیٰ	ان الاشعريين
〃	〃	م	۳۶۲م	اسماء بنت ابی بكر	ان فی ثقيف
〃	〃	خ	۴۰۷م	معاوية بن ابی سفيان	ان هذا الامر
〃	انی بالكسر	ق	۴۳۳	ابوموسیٰ	انی لاعرف
۳	لا	خ	۴۹۰م	ابن عمر	لا يزال هذا الامر
۷	ال	م	۱۲۵۸م	ابوايوب	الانصار
〃	〃	〃	۱۳۴۸م	جابر	الناس تبع
〃	〃	ق	۱۳۴۹م	ابوهريرة	الناس تبع لقريش
〃	استفهام بهمزة الا	〃	۱۳۸۰م	ابوبكرة	ارأيت ان كان
۸	فعل مضارع	〃	۱۴۳۱م	جابر بن سمرة	يكون بعدی
۹	فعل امر	〃	۱۵۵۴م	ابوهريرة	اختتنيها فانها
۱۰	الالف	م	۲۰۱۱م	〃	اسلم سالمها الله
〃	العين	خ	۲۰۷۷	〃	عمرو بن لحی
〃	القاف	ق	۲۰۹۰م	ابوهريرة	قريش والانصار
〃	الهاء	〃	۲۱۳۹م	〃	هذه صدقات
〃	〃	〃	۲۱۴۳م	〃	هم اشد امتی
۱۲	جوامع الادعية	〃	۲۲۳۴م	ابوهريرة	اللهم اهد

مناقب الصحابة رض

ابواب	فصول انواع	اسمائے کتب	نمبر احادیث	اسمائے راوی	صدر احادیث
۳	لا	م	۵۶۶م	ابوهريرة	لا تسبوا اصحابی
۶	خير	ق	۱۱۸۳ش	ابن مسعود	خير الناس قرنی
〃	〃	م	۱۱۸۴م	ابوهريرة	خير امتی القرن
〃	ال	〃	۱۳۵۱م	ابوموسیٰ	النجوم امنة للسماء
۸	فعل مضارع	ق	۱۵۸۱م	ابوسعيد	ياتی على الناس

مناقب ابی بكر رض

ابواب	فصول انواع	اسمائے کتب	نمبر احادیث	اسمائے راوی	صدر احادیث
۲	ان المكسورة	خ	۲۵۷	ابوالدرداء	ان الله بعثنی
〃	〃	ق	۳۹۵م	ابوسعيد	ان من امن الناس
۶	ان	خ	۱۱۷۵م	جبير بن مطعم	ان لم تجدينی
〃	لقد	〃	۱۲۴۹م	عائشة	لقد هممت ان
۷	اسم فعل	ق	۱۴۶۰	〃	على رسلك
〃	اما	خ	۱۵۰۸	ابوالدرداء	اما صاحبكم
۹	فعل امر	ق	۱۸۲۳م	عائشة رض	ادعی لی ابا بكر

مناقب عمر رض

ابواب	فصول انواع	اسمائے کتب	نمبر احادیث	اسمائے راوی	صدر احادیث
۲	انه بالكسر	خ	۵۹۴م	ابوهريرة	انه كان فيما مضى
۳	لا	〃	۶۳۷	عبدالله بن هشام	لا والذی نفسی بيده
۶	بينا	ق	۱۱۰۳م	ابن عمر	بينا انا نائم اتيت
〃	〃	〃	۱۱۰۵م	ابوسعيد	بينا انا نائم رأيت
〃	〃	خ	۱۱۰۶م	ابوهريرة	بينا انا نائم رأيتنی
〃	〃	ق	۱۱۰۷م	〃	بينا انا نائم اتيتنی فی
〃	قد	خ	۱۲۳۲م	〃	قد كان قبلكم
۸	والذی	ق	۱۵۴۴م	سعد بن ابی وقاص	والذی نفسی بيده
۹	ماضی متكلم	〃	۱۷۶۵م	جابر	رأيتنی دخلت
〃	〃	〃	۱۷۶۸م	ابن عباس	امرت ان اسجد

مناقب ابی بكر و عمر رض

ابواب	فصول انواع	اسمائے کتب	نمبر احادیث	اسمائے راوی	صدر احادیث
۶	بينما	ق	۱۱۱۲م	ابوهريرة	بينما رجل يسوق

مناقب عثمان رض

ابواب	فصول انواع	اسمائے کتب	نمبر احادیث	اسمائے راوی	صدر احادیث
۱	من الشرطية	خ	۶۶ش	عثمان	من جهز
〃	〃	〃	۷۰	〃	من حفر بئر رومة
〃	من الاستفهامية	خ	۱۹۶م	〃	من يشتری بئر
۲	ان المكسورة	م	۳۴۹م	عثمان و عائشة	ان عثمان رجل حيی
〃	〃	خ	۳۷۰م	ابن عمر	ان لك اجر رجل
۷	الا	ق	۱۴۰۰م	عائشة	الا استحيی من تستحيی

مناقب هؤلاء الثلثة

ابواب	فصول انواع	اسمائے کتب	نمبر احادیث	اسمائے راوی	صدر احادیث
۹	فعل امر	خ	۱۸۱۳م	انس	اثبت احد

مناقب علی بن ابی طالب رض

ابواب	فصول انواع	اسمائے کتب	نمبر احادیث	اسمائے راوی	صدر احادیث
۵	يا	م	۱۰۱۱م	سعد بن ابی وقاص	يا علی انت منی
۷	اما	ق	۱۴۳۴م	〃	اما ترضى ان تكون منی
۱۰	لام تاكيد	〃	۱۹۸۳م	سهل بن سعد	لاعطين الراية
〃	〃	خ	۱۹۹۰م	〃	لان يهدی الله
〃	الالف	ق	۲۰۲۱م	براء بن عازب	انت منی وانا منك

مناقب عشرة مبشرة

ابواب	فصول انواع	اسمائے کتب	نمبر احادیث	اسمائے راوی	صدر احادیث
۲	ان المكسورة	ق	۳۷۱م	انس	ان لكل امة
〃	〃	〃	۳۷۲م	جابر	ان لكل نبی حواريا
۵	يا	〃	۱۰۰۳م	علی، سعد بن ابی وقاص	يا سعد ارم فداك
۹	فعل امر	م	۱۸۴۳م	ابوهريرة	اسكن حراء

مناقب اهل بيت النبی صلی الله عليه وسلم

ابواب	فصول انواع	اسمائے کتب	نمبر احادیث	اسمائے راوی	صدر احادیث
۲	ان المكسورة	ق	۳۵۳	المسور بن مخرمة	ان فاطمة
۵	يا	م	۱۰۱۳م	ابوهريرة	يا عم اما شعرت
۶	ان	خ	۱۱۶۴م	ابن عمر	ان تطعنوا
〃	قد	〃	۱۲۲۸ش	〃	قد بلغنی انكم
۷	الا	ق	۱۴۰۶م	مسور	الا ان
〃	〃	〃	۱۴۰۷م	فاطمة رض	الا ترضين
〃	اما	م	۱۵۰۱م	زيد بن ارقم	اما بعد
۹	فعل ماضی	ق	۱۶۴۲م	البراء بن عازب	اشبهت خلقی
۱۲	جوامع الادعية	〃	۲۲۲۰م	ابوهريرة	اللهم انی احبه
〃	〃	خ	۲۲۲۱م	اسامة بن زيد	اللهم انی احبهما
〃	〃	ق	۲۲۵۳م	ابن عباس	اللهم فقهه فی الدين
〃	〃	م	۲۲۵۹م	سعد بن ابی وقاص	اللهم هؤلاء اهلی

مناقب ازواج النبی

ابواب	فصول انواع	اسمائے کتب	نمبر احادیث	اسمائے راوی	صدر احادیث
۲	انها	ق	۴۷۱م	عائشة رض	انها ابنة ابی بكر
〃	〃	خ	۴۷۵م	〃	انها كانت
۵	يا	ق	۱۰۲۷	〃	يا معشر المسلمين
〃	〃	〃	۱۰۵۱م	〃	يا ام سلمة
〃	〃	〃	۱۰۵۶	〃	يا بريرة
〃	〃	〃	۱۰۵۷م	〃	يا بنية
〃	〃	〃	۱۰۶۹م	〃	يا عائشة رض
۶	خير	〃	۱۱۹۰م	علی رض	خير نسائها
۷	اما	〃	۱۵۰۷	عائشة رض	اما بعد
۹	ماضی مجهول	〃	۱۷۲۵م	〃	اريتك فی
〃	فعل امر	ق	۱۸۰۵	عائشة رض	ابشری

باب مناقب جامع المناقب

[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
ا	من الشرطیة	ق	۷۹م	ابوہریرة	من دخل
〃	من الاستفہامیة	م	۱۸۹م	جابر	من یصعد
۲	ان المکسورة	ق	۲۷۲	زید بن ارقم	ان اللہ
〃	〃	〃	۲۸۹م	جابر	ان اللہ ورسولہ
〃	〃	〃	۳۴۶م	انس	ان قریشا
〃	〃	〃	۴۱۰	ابوموسی	ان ہذا
〃	انی بالکسر	م	۴۲۱	انس	انی ارحمہا
〃	انہ بالکسر	خ	۴۵۸	علیؓ	انہ قد شہد
۳	لا	〃	۶۴۷م	ابوسعید	لا یبغض
〃	〃	م	۶۷۷م	ام مبشر	لا یدخل النار
〃	〃	〃	۶۷۸م	〃	لا یدخل النار ان شاء
۵	یا	〃	۹۷۰م	عائذ بن عمرو	یا ابا بکر لعلک
〃	〃	خ	۹۷۵	ابوذر	یا اباذر
〃	〃	ق	۹۷۹م	انس	یا ابا عمرو
〃	〃	〃	۹۸۱م	ابوموسی	یا ابا موسی
〃	〃	م	۹۸۹م	عمرؓ	یا ابن الخطاب
〃	〃	ق	۹۹۵	انس	یا بنی النجار
〃	〃	〃	۱۰۳۴م	عبداللہ بن زید	یا معشر الانصار
〃	〃	〃	۱۰۳۵م	ابوہریرة	یا معشر الانصار قلتم
۶	لیس	〃	۱۰۷۸	اسماء بنت عمیس	لیس باحق
〃	لو	خ	۱۱۳۳م	ابوہریرة	لو ان الانصار
〃	〃	م	۱۱۲۷	ابوبرزة	لو اہل عمان
〃	〃	〃	۱۱۳۴	ابوموسی	لو رایتنی
〃	〃	خ	۱۱۴۰م	ابوہریرة	لو کان الایمان معلقا
〃	لولا	〃	۱۱۵۴م	انس	لولا الہجرة
۶	خیر	ق	۱۱۰۵م	〃	خیر دور الانصار

[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
〃	قد	〃	۱۲۳۱ش	ابوہریرة	قد عجب اللہ من
۷	ہمزة الاستفہام	〃	۱۳۷۹م	البراء بن عازب	اتبعون من لینا
〃	الا	م	۱۴۱۰	حذیفة بن الیمان	الا رجل یاتینا
〃	انا	〃	۱۴۶۳	جابر	انا فسیحیلی
〃	اما	ق	۱۴۹۵م	عبداللہ بن سلام	اما الطرق التی
〃	〃	خ	۱۵۰۵م	ابن عباس	اما بعد فان
۸	〃	ق	۱۵۰۹	کعب بن مالک	انا ہذا
〃	والذی	〃	۱۵۳۴م	انس	والذی نفسی بیدہ
〃	فعل مضارع	خ	۱۵۶۲م	〃	اوصیکم
〃	〃	ق	۱۵۶۴	جابر	تبکیہ اولا تبکیہ
〃	〃	〃	۱۶۰۵	عائشةؓ	یرحمہ اللہ
〃	〃	〃	۱۶۴۴	عبداللہ بن سلام	یموت عبداللہ
۹	فعل ماضی	〃	۱۶۶۷م	جابر	اہتز عرش الرحمن
〃	〃	م	۱۶۷۶	ابوقتادة	حفظک اللہ
〃	〃	ق	۱۶۹۰	ابوبرزة	قتل سبعا
〃	〃	م	۱۷۱۵ش	جابر	کذبت
〃	ماضی متکلم	〃	۱۷۵۷ش	انس	دخلت الجنة
〃	ہل	ق	۱۷۷۶	جریر	ہل انت
〃	〃	〃	۱۷۸۵	ابوبرزة	ہل تفقدون
〃	فعل امر	〃	۱۷۹۴م	علیؓ	ایتوا روضة
〃	〃	〃	۱۹۱۲م	عبداللہ بن عمر	خذوا القرآن
〃	〃	م	۱۹۵۵	حذیفة	قم یا حذیفة
〃	〃	〃	۱۹۵۶	〃	قم یا نومان
۱۰	الف	ق	۲۰۱۷	براء بن عازب	رنت اخونا
〃	〃	〃	۲۰۱۹م	جابر	انتم الیوم
〃	التاء	〃	۲۰۴۳م	عبداللہ بن سلام	تلک الروضة

[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
〃	الفاء	م	۲۰۶۴م	جابر	فکلکم منفق
۱۰	الکاف	م	۲۰۹۵	جابر بن سمرة	کم من صدق
〃	اللام	ق	۲۱۰۴	عائشةؓ	لیت رجلا
〃	المیم	م	۲۱۰۵	ابوقتادة	متی کان ہذا
〃	الواو	خ	۲۱۲۳	ابوسعید	ویک ان
۱۲	جوامع الادعیة	〃	۲۱۸۷	زید بن ارقم	اللہم اجعل
〃	〃	ق	۲۲۰۲	ابوموسی	اللہم اغفر
〃	〃	〃	۲۲۰۳م	زید بن ارقم	اللہم اغفر للانصار
〃	〃	〃	۲۲۰۹م	ام سلیم	اللہم اکثر مالہ
〃	〃	م	۲۲۱۸م	انس	اللہم [illegible]
〃	〃	〃	۲۲۴۹	ابوبرزة الاسلمی	اللہم صب الخیر
〃	〃	خ	۲۲۶۰	عائشةؓ	اللہم ہالة
ذکر الیمن والشام وذکر اویس قرنی					
۷	ال	م	۱۲۶۰م	ابوہریرة	الایمان یمان
〃	〃	ق	۱۳۲۳م	〃	الفخر والخیلاء
〃	الا	〃	۴۰۴م	ابومسعود عقبة بن عمرو	الا ان الایمان
۸	فعل مضارع	م	۱۵۸۲م	عمر	یاتی علیکم
۱۰	الراء	ق	۲۰۵۱م	ابوہریرة	راس الکفر
〃	الغین	م	۲۰۷۹م	جابر	غلظ القلوب
۱۲	جوامع الادعیة	خ	۲۲۳۸م	ابن عمر	اللہم بارک لنا
باب ثواب ہذہ الامة					
۲	انما بالکسر	ق	۴۹۶م	ابن عمر	انما اجلکم
〃	〃	خ	۵۰۸م	〃	انما ابقاؤکم
۴	اذا	ق	۵۵۸	ابوموسی	اذا کان یوم
۱۰	المیم	م	۲۱۱۴م	ابوہریرة	من اشد امتی

تمت

قطعہ تاریخ ضیا یافتہ حافظ مولوی محمد نور اللہ نور نور اللہ قمار کالمالی یوم النشور

مشارق بود خود مصباح آثار	ز فہرست مصفا رشک ضو شد	بسال شرح رقم ای نور کلکم	کہ مطبوع جہان فہرست نو شد

۱۲۹۱ ہجری

محمد روشن خان حنفی ۱۲۸۳ سنہ

محمد عبد الرحمن بن حاجی

العبد

عبد الرحمن بن حاجی محمد روشن خان مرحوم حنفی تعلم خود

ما شاء الله لا قوة الا بالله
بعون عنایت بی نہایت پروردگار احادیث جناب سید الابرار مع ترجمہ اردو یعنی
مشارق الانوار
ترجمہ
تحفۃ الاخیار
باہتمام راجی غفران محمد عبد الرحمن بن حاجی محمد روشن خان مغفور تربیت یافتۂ خدمت برادر اعظم محمد مصطفی خان مبرور
در مطبع نظامی واقع کانپور ۱۲۹۱ھ مطبوع گردید

الحمد للہ رب العلمین والصلوۃ والسلام علی محمد سید المرسلین وعلی آلہ وصحبہ اجمعین

حمد اور نعت کے بعد دریافت کیا چاہیے کہ علم حدیث اشرف العلوم ہی اسواسطے کہ اشرف الناس کا کلام ہی مثل مشہور ہی کہ کلام الملوک ملوک الکلام اور سب علوم دینی اوسکے محتاج ہین علم تفسیر بدون حدیث کے معتبر نہین اور علم عقائد اور علم فقہ اور علم سلوک اور علم تاریخ بدون اوسکے کچھ سند نہین لیکن باوجود اسکے ہندوستان مین اس علم شریف کا چرچا نہین عوام کا تو کیا ذکر ہی اکثر علما کو خبر نہین اسواسطے نہایت مناسب معلوم ہوا کہ کسی حدیث کی کتاب کا ترجمہ عوام فہم اردو زبان مین کیجیے سو سب کتابون سے مشارق الانوار حسن صغانی کی نہایت پسند آئی اس واسطے کہ مختصر کتاب ہی اور اوسکی احادیث کی صحت پر اتفاق ہی کوئی اوسکی ایسی حدیث نہین جو غیر معتبر ہو بخلاف مشکوۃ کے کہ اوسمین ہر جنس کی روایت ہی صحیح بھی اور ضعیف بھی بارے الحمد للہ کہ بارہ سو اونچاس ١٢٤٩ ہجری مین سب دلخواہ ترجمہ تمام ہوا اور **تحفۃ الاخیار ترجمہ مشارق الانوار** اسکا نام مقرر کیا حق تعالی اپنے کرم سے اس کتاب کو مقبول کرے اور اہل اسلام کو فائدہ عام بخشے اور بھول چوک کو معاف فرمائے آمین **مقدمہ** اسمین چند اصطلاحات حدیث کا اور فضیلت امام بخاری اور مسلم اور کتاب مشارق الانوار اور اوسکے مصنف کا حال بیان کرنا ضرور ہوا تا کہ ناواقفون کو بصیرت حاصل ہو

فصل اصطلاحات حدیث مین **حدیث** اوسکو کہتے ہین جو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زبان مبارک سے فرمایا یا خود کیا یا جو حضرت کے سامنے ہوا اور حضرت نے اوسکو درست رکھا سو جو زبان سے فرمایا اوسکو حدیث قولی کہتے ہین اور جو کیا اوسکو حدیث فعلی کہتے ہین اور جو حضرت کے سامنے ہوا اوسکو حدیث تقریری کہتے ہین اول اسلام مین مدت تک علم حدیث مین کسی نے کتاب نہین تصنیف کی زبانی سب یاد رکھتے تھے پھر اول ابن جریج اور امام مالک اور ربیع نے تصنیف شروع کی پھر تو تصنیف کا بہت چرچا ہوا اور علمائے حدیث نے جو متن حدیث کو شمار کیا تو لاکھون حدیثین پائین

فائدہ حدیث دو قسم ہی متواتر اور آحاد متواتر وہ ہی جسکو ہر زمانے مین اتنا بکثرت لوگون نے روایت کیا ہو کہ عقل اونکے
جھوٹھ بولنے کو محال جانے اور آحاد وہ ہی جسکی روایت مین اتنی کثرت نہو آحاد کی تین قسمین ہین مشہور اور عزیز اور غریب مشہور
وہ ہی جسکو ہر زمانے مین تین یا زیادہ راویون نے روایت کیا ہو اور عزیز وہ ہی جسکو ہر زمانے مین دو راویون سے کم نے روایت کیا ہو
اور غریب وہ ہی جسکی روایت کسی زمانے مین ایک ہی راوی سے ہو سو متواتر سے ہر ایک کو یقین کامل حاصل ہوتا ہی خواص کو بھی عوام
کو بھی اور آحاد روایت سے علم ظنی حاصل ہوتا ہی اور بعضی صورت مین کثرت قرائن سے اہل علم کو یقین بھی حاصل ہو جاتا ہی سو آحاد
مین بعضی روایت تو مقبول ہی اور اوسپر عمل واجب ہی اگر راوی کی دیانت اور راستی معلوم ہو اور بعضی روایت رد وہ ہی اگر راوی کی دیانت
اور راستی نہ ثابت ہو **فائدہ** مقبول آحاد کی دو قسم ہین صحیح اور حسن **صحیح** اوسکو کہتے ہین جسکو دیندار پرہیزگار خوب یاد رکھنے والے
لوگون نے ہر زمانے مین برابر روایت کیا ہو نہ اوسمین کوئی چھپا عیب ہو نہ اور معتبر لوگون کے مخالف ہو سو صحیح حدیث کی سات
قسمین ہین اول عمدہ قسم تو وہ ہی جو صحیح بخاری اور صحیح مسلم دونون مین ہو اوسکو حدیث متفق علیہ کہتے ہین اسکے بعد دوسری قسم وہ ہی
جو صرف بخاری مین ہو تیسری وہ ہی جو فقط مسلم مین ہو چوتھی وہ جو بخاری اور مسلم کی شرط اور اونکے طور پر ہو پانچوین وہ جو صرف بخاری
کے طور پر ہو چھٹی وہ جو فقط مسلم کے طور پر ہو ساتوین وہ جو بخاری اور مسلم کے سوا اور اہل حدیث نے اوسکو صحیح جانا ہو **حسن** اوس
حدیث کو کہتے ہین جو صحیح حدیث کی طرح ہو لیکن اوسکے راویون کا حفظ اور یاد صحیح کے راویون کے برابر نہین ہر چند مقبول اور
حجت اور واجب العمل دونون ہین لیکن صحیح حسن سے نہایت مقدم اور افضل ہی حسن صحیح سے رتبے مین کم ہی **فائدہ** مردود قسم
آحاد کی جو لائق حجت کے نہین سو ضعیف ہی **ضعیف** حدیث اوسکو کہتے ہین جو صحیح اور حسن کے مخالف ہو خواہ اوسکا کوئی راوی
درمیان سے ساقط ہو یا مطعون ہو سو اگر ابتدا سے سند سے راوی ساقط ہو اوسکو معلق کہتے ہین اور اگر انتہا سے ساقط
ہو یعنی صحابی مذکور نہو تو اوسکو مرسل کہتے ہین اور اگر دو راوی برابر ساقط ہو گئے تو اوسکو معضل کہتے ہین اور نہین تو منقطع اور
طعنہ راوی کا یہ کہ وہ جھوٹھا ہو تو اوسکی حدیث کو موضوع کہتے ہین یا اوسپر جھوٹھ کی تہمت لگی ہو تو اوسکو متروک کہتے ہین یا راوی
غلطی بہت کرتا ہو یا غافل ہو یا کثیر الوہم ہو یا اوسکی روایت معتمد لوگون کے مخالف ہو یا فاسق یا بدعتی ہو تو اوسکی حدیث کو منکر
کہتے ہین **فائدہ** علم حدیث مین بہت کتابین ہین لیکن چھہ کتابین نہایت مشہور ہین جنکو صحاح ستہ کہتے ہین اول صحیح بخاری دوسری
صحیح مسلم تیسری ابو داؤد چوتھی ترمذی پانچوین نسائی چھٹی ابن ماجہ سوا بخاری اور مسلم کے باقی چار کتابون مین ہر قسم کی حدیث ہی صحیح بھی اور
حسن بھی اور ضعیف بھی چنانچہ اونکے مصنفون نے بیان کر دیا ہی صحیح حسن ضعیف کا دریافت کرنا ہر کسی کا کام نہین خدا نے محدثین
کو عقل اور شعور ایسا دیا ہی کہ وہی اونکو خوب پہچان جاتے ہین جیسے صراف کھوٹا یا کھرا روپیہ اشرفی پرکھ لیتے ہین بدون اونکے
بتلائے ہر شخص نہین جان سکتا ہر چند اصطلاحات حدیث کی تفصیل بہت ہی لیکن عوام کے فہم مین نہین آ سکتی اسواسطے اسی
قدر اجمال پر کفایت کی کہ اتنا بھی اس ترجمہ دریافت کرنے کو کافی ہی **فصل** صحیح بخاری اور صحیح مسلم کے ذکر مین ان دونون
کتابون کو صحیحین کہتے ہین علم حدیث کی سب کتابون سے صحیحین منتخب ہین انکی صحت پر اتفاق ہی امت کا خصوصاً صحیح
بخاری کہ بعد قرآن کے اصح الکتب ہی ان دونون کتابون مین سوا صحیح حدیث کے حسن حدیث بھی نہین ضعیف کا تو کیا ذکر ہی امام بخاری
اور مسلم ایسے استاد کامل ہوے علم حدیث مین کہ یہ رتبہ کسی کو حاصل نہین فی الحقیقۃ یہ دونون بزرگ آسمان تحقیق کے آفتاب اور ماہتاب ہین

اور حق تعالی نے انکے فضائل اور کمالات کو اور اونکی کتابون کو ایسی شہرت دی کہ کچھ بیان کی حاجت نہین لیکن کچھ مجمل اونکا
حال برکت کے واسطے مذکور ہوتا ہی تا ناواقفون کو آگاہی حاصل ہو فائدہ نام و نسب امام بخاری کا ابو عبد اللہ محمد ابن اسمعیل
بن ابراہیم بن المغیرہ ہی ایک سو چورانوے ہجری مین پیدا ہوے طفلی مین اندھے ہو گئے تھے اونکی ماں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو خواب مین
دیکھا کہ فرماتے ہین کہ خوش ہو کہ حق تعالی نے تیری دعا و زاری سے تیرے بیٹے کی آنکھون مین روشنی عنایت کی صبح کو دیکھا تو بینا پایا
دس برس کی عمر سے بخارا مین حدیث یاد کرنا شروع کیا جب سولہ برس کے ہوے تو عبد اللہ بن مبارک اور وکیع کی تصنیفات یاد کر چکے
پھر حج کے واسطے گئے اور عرب مین علم تحصیل کرنے لگے جب اٹھارہ برس کے ہوے فضائل اصحاب اور تابعین مین تصنیف شروع کی آخر
اوس سب مجموعے کی مدینے مین حضرت کی قبر مبارک کے پاس تاریخ بخاری بنائی حامد بن اسمعیل محدث سے روایت ہی کہ مین اور بخاری
اوستادون سے ساتھی علم حدیث تحصیل کرتے تھے ایک روز مینے بخاری سے کہا کہ تمھارے پاس دوات قلم نہین تمام احادیث کو
نہین لکھتے یاد رہنا مشکل ہی تمکو ایسی تحصیل سے کیا فائدہ ہوگا سولہ روز کے بعد بخاری نے کہا کہ تمنے مجھکو بہت تنگ کیا لاؤ اپنی
تحریر کو میری یادداشت سے مقابلہ کرو اور مین اس مدت تک پندرہ ہزار حدیث لکھ چکا تھا اونہی سب حدیثون کو بخاری نے مجھکو زبانی سنا دیا
اور ایسا خوب یاد تھا کہ مینے اپنی حدیثون کو اونسے صحیح کر لیا پھر بخاری نے کہا کہ تم جانتے ہو کہ میری یہ محنت اور سرگردانی محض
بیفائدہ ہی اوسی روز مین جان چکا تھا کہ یہ شخص شدنی ہی اسکے برابر کوئی نہو سکے گا اور صحیح بخاری تصنیف کرنیکا یہ سبب ہی کہ
ایک روز اسحق بن راہویہ کی مجلس مین ذکر ہوا کہ اگر کوئی صرف صحیح حدیثون کو علیحدہ جمع کرے تو خوب فائدہ ہو کہ نئے
لوگ اوسپر عمل کرین بخاری کے دل مین یہ بات اثر کر گئی چھ لاکھ حدیثین اونکے پاس تھین اونکا انتخاب شروع کیا جس حدیث
کی صحت کمال مرتبے مین ثابت تھی اوسکو لکھتے اور باقی کو ترک کرتے اور معمول یہ ایا تھا کہ ہر حدیث کی تحریر کے واسطے
غسل کرتے اور دو رکعت نماز پڑھتے اور دعا او استخارہ کرتے کہ الٰہی مجھسے خطا نہو آخرش کو اسی طرح سولہ برس کی محنت
سے مدینے مین حضرت کی مسجد کے اندر منبر اور حضرت کی قبر مبارک کے درمیان صحیح بخاری تمام ہوئی صرف صحیح حدیثون کو
ایک کتاب مین جمع کرنا اول بخاری سے شروع ہوا سب حدیثین صحیح بخاری کی سات ہزار دو سو پچھتر ہین اور اگر مکرر کو
حذف کیجیے تو چار ہزار رہین اونکی خوش نیتی کے سبب سے یہ کتاب ایسی مقبول ہوئی کہ اونکی حیات مین ستر ہزار آدمی نے
بلا واسطہ اون سے یہ کتاب سند کی امام بخاری سے روایت ہی کہ فرماتے تھے کہ مجکو یہ امید ہی کہ قیامت مین مجھسے غیبت کا
سوال نہوگا اس واسطے کہ مینے کبھی کسی کی غیبت نہین کی اسی کلام سے اونکے تقوے اور پرہیزگاری کو خیال کیا
چاہیے جب بخارا مین آئے تو وہان کے حاکم نے کہا کہ تم اپنی تصنیفات میرے مکان مین آکر میرے بیٹے کو پڑھاؤ بخاری نے کہا کہ یہ حدیث کا
علم ہی اسکو مین ذلیل نہین کرتا اگر تجکو غرض ہو اپنے بیٹے کو میرے مکان مین بھیجا کر جیسے اور لوگ سیکھتے ہین وہ بھی سیکھا کرے حاکم نے کہا
تو جب میرا بیٹا آوے تو اور کوئی طالب علم تمھارے پاس نہ رہا کرے ہمارے چوبدار دروازے پر کھڑے رہینگے کسی کو نہ آنے دیوینگے ہم نہین چاہتے کہ
عوام خلقت ہمارے بیٹے کے برابر بیٹھے بخاری نے یہ بات نمانی او کہا کہ حدیث کا علم پیغمبر کی میراث ہی اسمین تمام امت محمدی شریک ہی
اسمین کسی کی خصوصیت نہین ہوسکتی حاکم نہایت ناخوش ہوا او بعضے دنیا دار خوشامدی عالمون نے بخاری پر طعن تشنیع شروع کرکے حاکم
کو فساد پر مستعد کیا آخرش کو امام بخاری بخارا سے تنگ ہو کر نکلے اول نیشاپور مین گئے وہان کے حاکم سے بھی ناموافقت ہوئی پھر وہان سے

تعداد احادیث صحیح بخاری ۷۲۷۵

سمرقند گئے اور دعا کی کہ الٰہی مین باوجود کشادگی کے مجھپر تنگ ہوگئی اب مجکو زندگی سے نجات دے پھر دو سو چھپن ہجری مین وہین
وفات پائی رحمۃ اللہ علیہ تاریخ بہر احوال بخاری ضبط کردم از ثقات ؛ صدق تاریخ تولد نور تاریخ وفات ؛ عبدالواحد طوسی
اوس زمانے مین بڑے ولی کامل تھے اونھون نے خواب مین دیکھا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مع چند اصحاب کے راہ مین منتظر کھڑے ہین عرض
کی یا رسول اللہ آپ کسکے انتظار مین ہین فرمایا کہ محمد بن اسمعیل کا مین منتظر ہون پھر تحقیق ہوا تو اوسی وقت بخاری کا انتقال ہوا تھا اور بہت بزرگون
نے خواب مین دیکھا کہ حضرت نے صحیح بخاری کو اپنی طرف نسبت کیا چنانچہ محمد بن احمد مروزی نے بیت اللہ کے پاس خواب مین دیکھا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اے ابو زید تو کب تک شافعی کی کتاب کا درس کہا کریگا ہماری کتاب کیوں نہین پڑھتا مینے کہا کہ یا رسول اللہ آپ کی
کون کتاب ہے فرمایا کہ جامع محمد بن اسمعیل یعنی صحیح بخاری اور اسی طرح امام الحرمین کا بھی خواب مشہور ہے شدت اور خوف اور سختی مرض اور
قحط وغیرہ مصائب مین ختم صحیح بخاری کا ختم تریاق مجرب ہے چنانچہ حرمین شریفین مین اب تک معمول ہے کہ جب روم کے بادشاہ پر سخت جنگ درپیش
ہوتی ہے وہان کے علما بخاری شروع کرتے ہین حق تعالے فتح نصیب کرتا ہے **فائدہ** امام ابوالحسین مسلم بن الحجاج بن مسلم قشیری نیشاپوری دو سو چار
ہجری مین پیدا ہوے اور دو سو اکسٹھ ہجری مین انتقال ہوا تمام اہل حدیث اونکی بزرگی اور کمال کے قائل ہین اور بڑے عمدہ محدثین اونکے شاگرد
ہین جیسے ابو حاتم رازی اور ترمذی علم حدیث مین بہت کتابین اونکی تصنیف ہین خصوصاً صحیح مسلم مین عجائب نکات علم حدیث کے دقایق
ہین کہ اہل حدیث اونکو جانتے ہین تین لاکھ حدیث سے اس کتاب کو منتخب کیا ہے اور اوسمین کمال ہوشیاری اور احتیاط کی ہے سب احادیث
اس کتاب کی بارہ ہزار ہین امام مسلم نے کبھی کسیکی غیبت نہین کی اور نہ کسیکو مارا اور نہ کسیکو گالی دی ابو حاتم رازی نے مسلم کو خواب مین
دیکھا اونکا حال پوچھا کہ خدا نے تمھارے ساتھ کیا سلوک کیا مسلم نے کہا کہ حق تعالی نے بہشت کو میرے واسطے مباح کر دیا ہے جہان
چاہتا ہون وہان رہتا ہون ابو علی ایک بزرگ تھے جب وے مرگئے تو کسی نے اونکو خواب مین دیکھا تو پوچھا کہ خدا نے تمھاری کس سبب
سے نجات کی اونھون نے کہا کہ ان جزون کی برکت سے اور وے جز صحیح مسلم کے تھے **فائدہ** کتاب مشارق الانوار اور اوسکے مصنف
ذکر مین اس کتاب کے مصنف کا نام رضی الدین حسن بن حسن صغانی ہے صغان ماوراء النہر کی ولایت مین ایک شہر کا نام ہے وہان پیدا ہوے
بغداد اور مکے مین علم تحصیل کیا اپنے وقت یعنی سات سو ہجری مین تمام علوم دینی خصوصاً علم حدیث اور لغت مین اوستاد بے نظیر
تھے تصنیفات اونکی بہت ہین از انجملہ کتاب مصباح الدجی من صحاح احادیث المصطفے اور کتاب الشمس المنیرہ من الصحاح الماثورہ
اور کتاب مشارق الانوار النبویہ من صحاح الاخبار المصطفویہ اور کتاب عقلۃ العجلان اور کتاب وفیات الصحابہ اور کتاب بدرۃ المناسک
اور کتاب فرائض اور کتاب درجات العلم والعلی اور کتاب التکملہ لغت مین کہ جو صحاح جوہری مین غلطی تھی اوسکی اصلاح کی اور جو لغات
کہ اوسمین نتھے اونکو داخل کیا اور کتاب مجمع البحرین لغت مین کہ نہایت کلان کتاب ہے کہ تمام لغت عرب کو شامل ہے ان کے
سواے اور تصنیفات بھی ہین کہ مصنف کے کمال علم پر دلیل ہے **فائدہ** مشارق الانوار مین مصنف نے عجیب عجیب
نکات اور لطائف کی رعایت کی ہے اول یہ کہ صحیحین کی احادیث سے صرف قولی حدیثون پر کفایت کی ہے حدیث فعلی اور حدیث
تقریری کو مطلق نہین لایا اور دونون کتابون مین عجب طرفہ خوض اور تلاش کی ہے کہ اونکی اصول حدیث کو لایا شواہد اور
متابعات اور روایات بالمعنی کو ترک کیا اور یہ نہین کہ بلے سبب بعضی حدیث کو لایا اور بعضی کو چھوڑا اس دریافت اور
تمیز کو کمال فہم اور بڑا علم چاہیے ہر عالم کا یہ کام نہین اسی سبب سے مصنف نے دیباچہ کتاب مین کہا ہے کہ یہ کتاب صحت اور متانت مین میرے

مجموع احادیث صحیح ۱۲۰۰۰

اور خدا کے درمیان حجت ہی وہی خوب جانتا ہی کہ کس قدر محنت مینے اسمین اوٹھائی ہی اور اس کتاب کی خوبی اور بزرگی ہر شخص نہین
دریافت کر سکتا اسکو عالم جانتے ہین اور علما بھی وہی عالم جانتے ہین جنکو علم حدیث مین بڑا ملکا اور کمال مہارت ہو دوسرے یہ کہ
مصنف نے اس کتاب کو بارہ باب کیا ہی لیکن بابون اور فصلون مین ابطور اور کتابون کے اتحاد مضمون کی رعایت نہین کی کہ مثلاً
صلوة کی احادیث یکجا ہون اور صوم اور حج کی یکجا بلکہ الفاظ اور حروف پر مرتب کیا ہی مثلاً جن حدیثون کے سرے پر مَن ہی اول باب مین
لایا اور ان کی حدیثون کو دوسرے باب مین اور جنمین لا ہی اونکو تیسرے باب مین اور باوجود اسکے پھر حروف تہجی کی رعایت کی ہی جیسے
لغت کی کتابون مین ہوتی ہی خلاصہ یہ کہ اسمین ترتیب معنوی نہین ترتیب لفظی ہی عجب محنت اور اوستادی کی ہی کہ احادیث کو رنگا رنگ
ترتیب سے مرتب کیا ہی جو اوسکو غور سے دیکھے وہ اسکا لطف پاوے ہر چند معنوی ترتیب مین یہ بڑا فائدہ ہی کہ جس مضمون کی حدیثون کو چاہا
اونکے باب اور فصل سے دیکھ لیا لیکن لفظی ترتیب مین بھی عجیب لطف ہی کہ جس حدیث کا سرا معلوم ہو اوسکے نکالنے مین اوسکو نکال لیا علاوہ
اسکے قرآن کی طرح رنگ برنگ کے مضمون ہر وقت دریافت ہونا کمال نشاط انگیز ہوتا ہی گویا یہ کتاب گلدستہ ہی جسمین کہ ہر قسم کے
رنگ برنگ کے پھول اور خوشبو ہر قسم کی تیسرے یہ کہ مصنف بعض حدیث کو ٹکڑے کر کے اپنی ترتیب کے موافق چند مقام پر لایا ہی اور یہ کام
عالم عارف کو بہت ہی اچھا لگا معنی مین خلل نہ پڑے چنانچہ مصنف نے ایسا ہی کیا چوتھے یہ کہ بقول شارح گازرونی کے سب احادیث
مشارق الانوار مین دو ہزار دو سو چھیالیس ہین فائدہ معلوم کیا چاہیے کہ اس کتاب کے ترجمے مین چند امر کی رعایت کی ہی
اول یہ کہ مصنف نے اختصار کے واسطے احادیث کے اسناد یعنی راویون کے نام کو حذف کیا فقط صحابی کا نام ہر ایک حدیث
کا اول راوی ہی ذکر کیا اس طرح کہ ہر حدیث مین اول انکا اشارہ کیا یعنی صحابی کا نام لیا پھر حدیث کو بیان کیا اور غرض اسکے کہنے سے
ہر حدیث پر قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہین کہا لیکن مترجم نے ہر حدیث کے ترجمے مین کہدیا ہی کہ حضرت نے یون فرمایا اور آپ
کا نام ہر حدیث مین ہی تاکہ عوام کو شبہہ نہ پڑے دوسرے یہ کہ حدیث کا ترجمہ تحت لفظ نہین کیا اسواسطے کہ عرب کا محاورہ
ہند کے محاورے سے اکثر مطابق نہین بلکہ محاورہ مقدم رکھا ہی مرادی مطلب جابجا لکھا اور باوجود اسکے حتی المقدور تحت
لفظ ترجمے کی بھی عادت کی ہی تیسرے یہ کہ اصلی غرض اس سے یہ ہی کہ اہل اسلام کو فائدہ عام ہو یہان تک کہ حرف شناس
اور عوام بھی محروم نہ رہین اسواسطے نہایت مشکل مطالب نہین لکھے چوتھے یہ کہ اس کتاب کے خطبے کا ترجمہ نہین کیا کہ عوام کو
اوس سے کچھ فائدہ نہ تھا خطبے کا خلاصہ مطلب یہ ہی کہ مصنف نے کہا کہ جب زمانہ بگڑا اور اہل علم مر گئے اور کم علم نافہم
جنکو صحیح اور ضعیف کی تمیز نہین عالم اور پیشوا مشہور ہوے تو مینے اس کتاب مشارق الانوار مین اپنی تصنیف کی کتاب
مصباح الدجی اور شمس منیرہ کی صحیح احادیث جمع کی اور کتاب النجم اقلیشی اور کتاب الشہاب قضاعی سے جو صحیح
روایت تھی وہ بھی اس مین ملادی تاکہ صحیح احادیث مختصر کتاب مین یکجا ہو وین صحیح بخاری کی علامت خ اور صحیح
مسلم کی م اور جو دونون مین متفق ہو اوسکی علامت ق مقرر کی یعنی مصنف نے اس کتاب مین صرف صحیحین
کی احادیث لکھی مگر جابجا اقلیشی اور قضاعی کی کوئی لفظ بھی لایا ہی چنانچہ وہان اطلاع بھی کردی ہی اور وہ
لفظ بھی صحاح ستہ سے خالی نہین پانچوین یہ کہ مصنف نے کمال اختصار سے ہر جگہہ قصہ حدیث کا نہین بیان
کیا کہ حضرت نے یہ حدیث کس وقت اور کس تقریب سے فرمائی تو اوسکا مطلب بخوبی نہین معلوم ہوتا اسواسطے حدیث کے ترجمے کے بعد

جملہ احادیث مشارق الانوار ۲۲۴۶

فائدے مین وسکا پورا قصہ لکھ دیا اور جہان مطلب مجمل اور مشکل تھا اوسکو مفصل کر دیا اور چارون اماموں کے مذہب بجا بجا مناسب مقاموں مین لکھے شیعہ اور اہل بدعت کے شبہات جابجا مجملا دفع کیے غرض کہ بحمد اللہ یہ کتاب اہل اسلام کے واسطے عجب تحفہ ہی اکثر مطالب دینی کو شامل ہی جسکے دریا سے جاہل عالم بنے اور عالم تازہ لطف اوٹھائے حضرت مولانا عبد القادر دہلوی کی ہندی تفسیر اور یہ کتاب طالب اعبدا کے واسطے کافی ہین دیندار کے حق مین یہ دونون کتابین گویا دو آنکھین ہین جن سے دونو جہان کا انجام نظر پڑے یا دو پر ہین جن سے عرش تک اڑ سکے **مثنوی**

کیا تجھسے کہون حدیث کیا ہی
بابا کے یہان سے کون لایا
مشعل انس و رہ سنت
جب اصل ملی تو نقل کیا ہی
بالفرض فلان تھا مرد کامل
ملفوظ بہت ہین تو نے دیکھے
حق ہوگا حدیث خوان سے خرم
چاہا کہ رہین نہ یہ بھی محروم

دردانۂ درج مصطفیٰ ہی
جسنے پایا یہین سے پایا
برہم زن بیخ و شاخ بدعت
یان وہم و خطا کا دخل کیا ہی
اوسنے تھا کیا کہان سے حاصل
ملفوظ محمدی کو اب لے
ارشاد رسول فخر عالم
ہو اترجمہ سب سے مرقوم

صوفی عالم حکیم دینی
یہ شاہرہ محمدی ہی
ہوتے ہوے مصطفیٰ کی گفتار
اب بادہ تو مجھسے کر نہ کل کل
وہ بھی ہی درکا اک گدا تھا
ناحق تجھے اور کچھ ہوس ہی
تھا علم حدیث سخت مشکل
مقبول ہو یہ کتاب یارب

کرتے رہے اسکی خوشہ چینی
گنجینۂ راز احمدی ہی
مت دیکھ کسیکا قول کردار
خورشید کے آگے کیا ہی مشعل
گو غوث و امام و مقتدا تھا
قرآن و حدیث تجکو بس ہی
اور ہند کے لوگ اس سے غافل
مشتاق ہون اسکے اہل مذہب

اَلْبَابُ الْاَوَّلُ

پہلے باب مین وے حدیثین ہین جنکے سرے پر من ہی ح اَبُوْ هُرَيْرَةَ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَصَامَ رَمَضَانَ كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ اَنْ يُّدْخِلَهُ الْجَنَّةَ هَاجَرَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوْ جَلَسَ فِيْ اَرْضِهِ الَّتِيْ وُلِدَ فِيْهَا صحیح بخاری مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے سچے دل سے خدا کو اور اوسکے پیغمبر کو مانا اور نماز کو ٹھیک ادا کیا اور رمضان کا روزہ رکھا کرم اور فضل کی راہ سے ضرور ہوگیا خدا پر اوسکو بہشت مین لیجانا خواہ اپنا وطن اوسنے خدا کی راہ مین جہاد کے واسطے چھوڑا ہو یا اوسی زمین مین ٹھہرا رہا ہو جس زمین مین پیدا ہوا **فائدہ** اس حدیث کی پوری روایت بخاری مین یون ہی کہ اصحاب نے عرض کیا کہ اگر حکم ہو تو ہم لوگون کو خوشخبری سنا دیوین کہ بہشت جہاد اور ہجرت پر موقوف نہین حضرت نے فرمایا کہ بہشت مین سو سو بلند درجے ہین کہ خدا نے غازیون کے واسطے مقرر کیے ہین ہر ایک درجے مین اتنا فرق ہی جتنا آسمان اور زمین مین سو جب تم خدا سے مانگو تو فردوس مانگا کرو کہ فردوس سب بہشتون کے درمیان مین ہی اور سب سے اونچی اور اوسکے اوپر خدا کا عرش ہی اور اوسی سے بہشت کی سب نہرین نکلی ہین یعنی ہر چند بہشت پر موقوف نہین اصل نجات کے واسطے ایمان اور نماز روزہ کفایت کرتا ہی لیکن تم ہمت کو پست نکرو کہ صرف نجات پر قناعت کرو بلکہ ہمت بلند رکھو جہاد کرو تاکہ فردوس پاؤ جسکے آگے سب بہشتین پست ہین اس حدیث مین فرشتون اور خدا کی کتابون کا اور تقدیر اور قیامت کا ایمان لانا بیان نہین فرمایا اس واسطے کہ جب آدمی رسول کا ایمان لایا تو انکا بھی ضرور ایمان لاویگا کہ تمام قرآن و حدیث مین انکا بیان موجود ہی اور نماز روزے کے ساتھ زکوۃ اور حج کا ذکر نہین فرمایا اس واسطے کہ زکوۃ اور حج صرف مالدار پر فرض ہی محتاج پر نہین

اور نماز روزہ سب پر فرض ہے مالدار ہو یا محتاج خلاصہ یہ ہے کہ یہان حکم عام بیان فرمانا منظور ہوا جو سب مسلمانون کو شامل ہو
مصنف نے ایمان کی حدیث مقدم کی اس واسطے کہ ایمان سب عبادات اور نیکیون کی جڑ ہے بدون ایمان کے کوئی عبادت اور نیکی درست

۲ نہین **و** زَیْدُ بْنُ خَالِدٍ الْجُهَنِيُّ مَنْ اٰوٰى ضَالَّةً فَهُوَ ضَالٌّ مَا لَمْ يُعَرِّفْهَا صحیح مسلم مین زید بن خالد رض سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے بھٹکے جانور کو رکھ لیا وہ خود دین کی راہ سے بھٹکا ہے جب تک اوسکو نہ پہچنواوے **ف**
بھولے بھٹکے جانور کو بدون شہرہ کیے اپنے گھر مین باندھ رکھنا درست نہین اکثر مشارق کی کتابون مین اس حدیث پر اتفاق کی علامت ہے
یعنی بخاری اور مسلم دونون مین یہ حدیث بالاتفاق ہے حالانکہ یہ صاف خطا ہے اس واسطے کہ صاحب جامع الاصول اور شارح
کازرونی نے لکھا ہے کہ یہ حدیث صرف مسلم مین ہے بخاری مین نہین اور اس عاجز نے بھی صحیح بخاری مین دیکھا زید بن خالد سے

۳ اوسمین اس مضمون کی حدیث نہین پائی معلوم ہوا کہ کاتب کی غلطی ہے **ق** اِبْنُ عَبَّاسٍ مَنِ ابْتَاعَ طَعَامًا فَلَا يَبِعْهُ
حَتّٰى يَسْتَوْفِيَهُ صحیح بخاری اور صحیح مسلم مین عبداللہ بن عباس رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو کھانے کا غلہ مول لیوے
تو اوسکو نہ بیچے جب تک اوسکو تول کر قبضے مین نہ لاوے **ف** چارون امامون کا یہی مذہب ہے کہ غلہ بیچنا مول لینے والے کو
بدون اپنا قبضہ کیے درست نہین اور امام شافعی کے نزدیک کوئی چیز غلہ ہو یا زمین او رباغ بدون قبضہ بیچنا درست نہین اور امام
اعظم کے مذہب مین زمین اور باغ اور گھر مین قبضہ ہونا شرط نہین باقی سب منقولات مین قبضہ شرط ہے منقول وہ مال ہے جو ایک جگہ

۴ سے دوسری جگہ جا سکے اور غیر منقول جیسے زمین اور باغ **ق** اِبْنُ عُمَرَ مَنِ ابْتَاعَ نَخْلًا بَعْدَ اَنْ تُؤَبَّرَ فَثَمَرُهَا
لِلَّذِيْ بَاعَهَا اِلَّا اَنْ يَشْتَرِطَهَا الْمُبْتَاعُ وَمَنِ ابْتَاعَ عَبْدًا فَمَالُهُ لِلَّذِيْ بَاعَهُ اِلَّا اَنْ يَشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ
صحیح بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو مول لیوے کھجور کے درخت کو گابھا پیوند
کرنے کے بعد تو اوسکے پھل کا مالک وہی ہے جسنے بیچا مگر یہ کہ مول لینے والا پھل کی بھی شرط کر لیوے اور جو غلام کو مول لیوے
تو اوسکے پاس کے مال کا وہی مالک ہے جسنے اوسکو بیچا مگر یہ کہ مول لینے والے نے اوس مال کی بھی شرط کر لی ہو **ف** کھجور
کا درخت نر اور مادہ ہوتا ہے مادہ کی بالی چیر کے نر کی بالی اوس مین پیوند کرتے ہین تو بہت پھلتا ہے امام شافعی اور مالک اور
احمد کا یہی مذہب ہے کہ بعد پیوند کے پھل کا مالک درخت کا بیچنے والا ہے اور اگر شرط کر لی ہو تو مول لینے والا مالک ہے اور
امام اعظم کے مذہب مین جب درخت کا پھل نمود ہو گیا تو درخت کے بکنے سے پھل نہین بک جاتا خواہ پیوند ہوا ہو یا نہ ہوا ہو
یہ حدیث بخاری اور مسلم دونون مین ہے اکثر نسخون مین اس حدیث پر میم یعنی صرف مسلم کی علامت ہے سو غلط ہے **ق**

۵ عَائِشَةُ مَنِ ابْتُلِيَ مِنْ هٰذِهِ الْبَنَاتِ بِشَيْءٍ فَاَحْسَنَ اِلَيْهِنَّ كُنَّ لَهٗ سِتْرًا مِنَ النَّارِ بخاری اور مسلم مین حضرت
عایشہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو جانچا جاوے بیٹیون سے کتنی چیزین پھر اون کے ساتھ بھلائی کرے تو
بیٹیان قیامت مین اوسکے آڑے آجاوینگی اوسکو دوزخ سے بچاوینگی **ف** حضرت عایشہ رضی اللہ عنہا سے روایت
ہے کہ ایک عورت دو بیٹیان لیے میرے پاس سوال کرتی آئی اوسوقت کچھ موجود نتھا مینے ایک کھجور دی اوسنے آپ نکھائی
دو ٹکڑے کر کے اپنی دونون بیٹیون کو دی اور چلی گئی یہ حال مینے حضرت سے عرض کیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی بیٹیان خدا کی آزمایش
ہین جسنے ان سے بھلائی کی وہ دوزخ سے بچا بھلائی یہ ہے اونکی بخوبی پرورش کرے اونکو دینداری سکھاوے اونکا برادری مین نیک بخت

آدمی سے نکل کر دیوے ٥ ابو ھریرۃ مَنْ اَبْطَاَ بِهٖ عَمَلُهٗ لَمْ یُسْرِعْ بِهٖ نَسَبُهٗ مسلم مین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے
۶
فرمایا کہ جسکے ساتھ اوسکے عمل نے دیر لگائی اوسکے ساتھ اوسکا نسب تا بلی کچھ نکر سکیگا **ف** یعنی بدون نیک عمل کے ذات کچھ کام آویگی
بندگی باید پیرزادگی منظور نیست ٥ انس مَنْ اَثْنَيْتُمْ عَلَيْهِ خَيْرًا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ وَمَنْ اَثْنَيْتُمْ عَلَيْهِ شَرًّا
۷
وَجَبَتْ لَهُ النَّارُ اَنْتُمْ شُهَدَاءُ اللّٰهِ فِي الْاَرْضِ اَنْتُمْ شُهَدَاءُ اللّٰهِ فِي الْاَرْضِ اَنْتُمْ شُهَدَاءُ اللّٰهِ فِي الْاَرْضِ صحیح مسلم مین انس رضی اللہ عنہ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسکو تمنے بھلا کہا اوسکو بہشت واجب ہوئی اور جسکو تمنے برا کہا دوزخ اوسکو واجب ہوئی تم خدا کے گواہ ہو زمین میں
تم خدا کے گواہ ہو زمین مین تم خدا کے گواہ ہو زمین مین **ف** مصابیح مین روایت ہی کہ ایک جنازہ نکلا صحابہ نے اوسکی تعریف کی دوسرا جنازہ
نکلا صحابہ نے اوسکو بد کہا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور اسی مضمون کی حدیث صحیح بخاری مین بھی ہی کچھ ایک دو لفظ کا فرق ہی معلوم ہوا کہ
صحابہ بلکہ ہر وقت کے دیندار خدا کے گواہ ہین اونکی تعریف کرنے اور بد کہنے کو بڑا دخل ہی اور دنیادار او فاسق کی تعریف او برا کہنے کا کچھ
اعتبار نہین اس حدیث سے ظاہر ہوا کہ صحابہ اور مجتہدین کا اجماع اور اتفاق حجت ہی او کامل سند ہی اور بزار کی کتاب مین عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی بندہ مر گیا اور خدا اوسکی بدی جانتا ہی اور لوگ تعریف کرین تو خدا اپنے فرشتون سے فرماتا ہی کہ مینے اپنے بندون کی
۸
گواہی قبول کی اور اوسکے گناہ دیدہ و دانستہ معاف کیے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ وہ مثل مشہور ٹھیک ہی کہ زبان خلق نقارۂ خدا **ق** انس
مَنْ اَحَبَّ اَنْ يَسْأَلَ عَنْ شَيْءٍ فَلْيَسْأَلْ فَلَا تَسْأَلُوْنِيْ عَنْ شَيْءٍ اِلَّا اَخْبَرْتُكُمْ مَا دُمْتُ فِيْ مَقَامِيْ هٰذَا صحیح بخاری اور مسلم مین
انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو کچھ کوئی پوچھا چاہے سو پوچھے سو مجھسے جو کچھ پوچھوگے بتلاؤنگا جب تک مین اپنے اس مقام مین ہون
یعنی منبر پر **ف** بخاری اور مسلم مین یعنی روایت یون ہی کہ ایک روز حضرت نے بعد نماز ظہر کے منبر پر خطبہ پڑھا اور قیامت کو یاد کیا اور فرمایا
کہ قیامت سے پہلے بڑی بڑی مصیبتین ہونے والی ہین صحابہ بے اختیار خوف قیامت سے رونے لگے پھر حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی جسکو پوچھنا ہو
سو پوچھے عبداللہ بن حذافہ نے پوچھا کہ میرا باپ کون ہی فرمایا کہ حذافہ ہی اور حضرت اوس وقت بہت غصے مین تھے عمر فاروق رضی اللہ عنہ گھٹنون کے بھل
کھڑے ہو کر کہا کہ ہم بدل راضی ہین خدا کی خدائی سے اور اسلام کے دین سے اور حضرت کی پیغمبری سے یہ سنکر حضرت کا غصہ بجا بعضے علما نے کہا کہ منافقون
نے کہا تھا کہ پیغمبر ہمارے سوال کے جواب مین عاجز ہی اس واسطے حضرت غصے سے بار بار فرماتے تھے اونکی طرف اشارہ کر کے کہ پوچھے جسکا جی چاہے
عبدالله بن حذافہ اس مطلب کو سمجھے عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی بات بوجھ گئے کہ یہ کلام حضرت کا صحابہ سے نہین منافقون سے ہی تب یہ بات عرض کی جس سے
حضرت کا غصہ گیا اس حدیث سے بڑی بزرگی اور نہایت تیز فہمی عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی ثابت ہوئی معلوم ہوا کہ بدون حاجت بے فائدہ سوال عالم سے
کرنا نہایت مکروہ ہی **ح** سهل بن سعد مَنْ اَحَبَّ اَنْ يَنْظُرَ اِلٰى رَجُلٍ مِّنْ اَهْلِ النَّارِ فَلْيَنْظُرْ اِلٰى هٰذَا يَعْنِيْ رَجُلًا كَانَ
۹
يُقَاتِلُ الْمُشْرِكِيْنَ وَقَتَلَ فِي الْاٰخِرِ نَفْسَهٗ صحیح بخاری مین سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو دوزخی مرد کو دیکھا چاہے
تو اسکو دیکھے یعنی ایک شخص تھا کہ کافرون سے لڑتا تھا آخرش اوسنے اپنی جان کو آپ مارا **ف** جنگ خیبر مین ایک شخص کافرون سے خوب لڑا
حضرت نے اوسکو دوزخی کہا صحابہ نے عرض کی کہ اگر ایسا جان نثار دوزخی ہی تو بہشتی کون ہوگا ایک شخص اوسکا حال دریافت کرنے کو اوسکے پیچھے
لگا جب دشمن نے اوسکو بہت چور کیا تو علحدہ ہو کر اوسنے اپنا پیٹ مار لیا اور حرام موت مر گیا تب سبکو صاف معلوم ہوا کہ حضرت نے سچ فرمایا تھا
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اول کی عبادت اور بندگی کا کچھ اعتبار نہین جب تک خاتمہ بخیر نہو روایت ہی کہ یہ شخص جو حرام موت مرا قزمان
اوسکا نام تھا منافق تھا طمع دنیا سے لڑتا تھا کہ لوٹ مین حصہ پاوے اس واسطے اسکا خاتمہ بخیر نہوا ٥ ابو موسی و عایشہ

مَنْ اَحَبَّ لِقَآءَ اللّٰهِ اَحَبَّ اللّٰهُ لِقَآءَهٗ وَمَنْ كَرِهَ لِقَآءَ اللّٰهِ كَرِهَ اللّٰهُ لِقَآءَهٗ مسلم مین ابو موسیٰ رضؓ اور حضرت عایشہ رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو خدا کا ملنا یعنی موت اور آخرت چاہتا ہی خدا اوسکے ملنے کو چاہتا ہی اور جو برا جانے خدا کا ملنا خدا اوسکے ملنے کو برا جانتا ہی **ف** حضرت عایشہ رضؓ یا کسی اور بی بی نے یہ حدیث سُنکے کہا کہ موت تو سب کو بری معلوم ہوتی ہی حضرت نے فرمایا یہ اسکا مطلب نہین بلکہ جب ایماندار مرتا ہی تو اوس وقت فرشتے اوسکو خدا کی رضامندی اور کرم کی خوشی سنا دیتے ہین تو وہ موت کو بدل چاہتا ہی اور خدا کا نہایت مشتاق ہوتا ہی تو خدا بھی اوسکا ملنا چاہتا ہی اور کافر کو مرتے وقت عذاب الٰہی نظر آتا ہی تو وہ موت کو اور خدا کے ملنے کو برا جانتا ہی تو خدا بھی اوسکا ملنا برا جانتا ہی یعنی زندگی مین جو موت بری اور مکروہ معلوم ہوتی ہی اسکا کچھ مضایقہ نہین مگر وقت کا اعتبار ہی سو اوس وقت ایماندار مشتاق ہوتا ہی اور کافر گھبراتا ہی اور یہ حدیث صحیح بخاری مین بھی ہی علامت صرف صحیح مسلم کی خطا ہی

۱۱ **خ** اَبُوْ هُرَيْرَةَ مَنِ احْتَبَسَ فَرَسًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اِيْمَانًا بِاللّٰهِ وَتَصْدِيْقًا بِوَعْدِهٖ فَاِنَّ شِبْعَهٗ وَرِيَّهٗ وَرَوْثَهٗ وَبَوْلَهٗ فِيْ مِيْزَانِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بخاری مین ابو ہریرہ رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو خدا کی راہ مین یعنی جہاد کی نیت سے گھوڑا رکھے خدا کو مان کر اور اوسکا وعدہ سچا جان کر تو البتہ اوسکے چارے اور پانی پینے کے اور اوسکی لید اور پیشاب کے برابر ثواب اوسکی ترازو مین ہوگا قیامت کے دن **ف** یعنی جب خاص اِسی کے واسطے خالص جہاد کی نیت سے گھوڑا پالے نام اور شخصیت منظور نہو تو یہ ثواب پاوے

۱۲ **م** مَعْمَرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نَافِعٍ مَنِ احْتَكَرَ فَهُوَ خَاطِئٌ مسلم مین معمر بن عبد اللہ بن نافع رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو قحط مین غلہ بند کر رکھے اور زیادہ گرانی کی راہ دیکھے وہ گنہگار ہی **ف** ابن ماجہ مین عمر فاروق رضؓ سے روایت ہی کہ جو گرانی مین غلہ بند کریگا خدا اوسکو کوڑھی اور محتاج کر ڈالیگا اور عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی کہ جسنے چالیس دن قحط مین غلہ بند کیا وہ خدا سے جدا ہوا اور خدا اوس سے جدا ہوا قحط مین اناج بند رکھنا اور زیادہ گرانی کا انتظار کرنا چارون مذہب مین نہایت حرام ہی اسواسطے کہ خلایق کی بدخواہی ہی اور جسنے غلہ اپنے گھر کے خرچ کے واسطے بند کیا ہو اور سوداگری کی نیت نہو تو درست ہی اناج کی سوداگری کرنا منع نہین جیسا کہ عوام مین مشہور ہی بلکہ قحط اور گرانی مین غلہ بند کر رکھنا اور زیادہ گرانی کی راہ دیکھنا منع ہی سوا اناج اور چارے کے اور کسی چیز کا بند کرنا منع نہین

۱۳ **ق** عَايِشَةُ مَنْ اَحْدَثَ فِيْ اَمْرِنَا هٰذَا مَا لَيْسَ فِيْهِ فَهُوَ رَدٌّ بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو شخص نئی بات نکالے ہمارے اس کام یعنی ہمارے دین اور شریعت مین جو اوسمین نہین سو وہ نئی بات یا اوسکا نکالنے والا مردود ہی **ف** یعنی جو دین مین وہ نئی چیز نکالے جسکی شرع مین کچھ اصل نہین کھلی چھپی سو وہ نہایت گمراہی ہی اور اسکا نام بدعت ہی دین کی چار چیزین اصل ہین ایک تو قرآن دوسرے حدیث تیسرے اجماع اور اتفاق امت چوتھے قیاس شرعی جسکی بحث اصول فقہ مین ہی سو جو باتیں ان چارون اصلون مین نہین وہی بدعت ہی یعنی بدعتین ان لوگون نے خلاف شرع نکالی ہین اس حدیث سے سب رد ہو گئین تفصیل کی کچھ حاجت نہین مثلاً قبر پر گچ کرنا گنبد بنانا قبرون پر روشنی کرنا تعزیہ بنانا بزرگون کا میلا کرنا اولیا کی منت ماننا جھنڈے نشان کھڑے کرنا سو سب شرع کے خلاف ہین قرآن و حدیث و اجماع اور قیاس شرعی مین انکی کچھ اصل نہین بلکہ بعضے کا صریح احادیث مین منع ہی اسیطرح اور بدعتون کو خیال کر لے اگر کوئی کہے کہ قیاس کرنا جب درست ہوا تو ہمارے قیاس مین یہ چیزین درست معلوم ہوتی ہین تو اوسکا جواب یہ ہی کہ یہ تجویز حلوا خوردان را روی باید قیاس کی بہت شرطین ہین سوا مجتہد کے کسیکا قیاس حجت نہین غرض کہ اس حدیث سے بدعت کا یہ حضرت نے فرمایا کہ سب بدعتون کی بیخ کنی ہو گئی اگر دانا آدمی اسکو خوب سمجھ لیوے سب بدعتون کی برائی

خود بوجھ جاوے زیادہ دلیلون کی کچھ حاجت نہین اس واسطے کہ علماے حدیث نے کہا ہی کہ اس حدیث پر مدار اسلام ہی ہزارون
بدعتین صرف اس حدیث سے رد ہوتی ہین نظم سنی ہو کر تو بدعتی مت بن کیونکہ بدعت ہی دین کی برہمن چھوڑ بدعت
محمدی بن جا شاد ہون تجھسے تا رسول خدا ۱۴ ق ابن مسعود مَنْ اَحْسَنَ فِي الْاِسْلَامِ فَلَا يُؤْخَذُ بِمَا عَمِلَ
فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَمَنْ اَسَاءَ فِي الْاِسْلَامِ اُخِذَ بِالْاَوَّلِ وَالْاٰخِرِ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن مسعود رض سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ جو اچھی طرح اسلام مین آیا تو جو کفر مین کیا اوسپر پکڑا نجاویگا اور جسنے اسلام مین برائی کی تو اگلے پچھلے دونون گناہون کی
اوسکی پکڑ ہوگی ف جو اچھی طرح اسلام لایا یعنی ظاہر اور باطن سے مسلمان ہوا اور دمتک اوسپر قائم رہا تو اوسپر کفر کے گناہ کا
مواخذہ نہین اور جو ظاہر مین اسلام لایا اور باطن سے نہین یا مسلمان ہو کر مرتد ہو گیا اوسکے اگلے پچھلے سب گناہون پر مواخذہ ہی
۱۵ خ اَبُوْ هُرَيْرَةَ مَنْ اَخَذَ اَمْوَالَ النَّاسِ يُرِيْدُ اَدَاءَهَا اَدَّاهَا اللّٰهُ عَنْهُ وَمَنْ اَخَذَهَا يُرِيْدُ اِتْلَافَهَا اَتْلَفَهُ
اللّٰهُ بخاری مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو لوگون کے مال لیوے بطور قرض یا عاریت ادا کرنیکے ارادے پر تو خدا اوس سے
ادا کرا دیگا یعنی ادا کرنیکا سامان کر دیگا دنیا مین یا آخرت مین اور جو اون مالون کو برباد کرنیکے ارادے پر لیوے تو خدا اوسکو
برباد کر ڈالیگا ف یعنی جب مسلمان کو کچھ ضرورت ہو اور وہ بہ نیت ادا قرض لیوے اور اوسکے ادا کرنے مین کوشش کرے تو خدا
اوسکا مددگار ہی اور جو مال مردم خوری کی نیت سے لیگا تو خود برباد ہوگا خواہ دنیا مین خواہ آخرت مین مسلمان اور کافر کا قرض
برابر ہی کافر کا بھی مال دبانا درست نہین اس واسطے کہ اس حدیث مین مسلمان کی کچھ خصوصیت نہین ابن ماجہ مین عبد اللہ بن جعفر رض سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا قرضدار کے ساتھ ہی یہان تک کہ قرض ادا کرے بشرطیکہ نیت بری نکرے اسی واسطے عبد اللہ بن
جعفر بے حاجت بھی قرض لیتے تھے تاکہ خدا ہمارے ساتھ رہے اور اسیطرح حضرت عایشہ رض سے روایت ہی کہ قرض لیتی تھین کسی نے کہا
کہ آپکو تو قرض کی کچھ حاجت نہین تو کہتی تھین کہ حضرت نے فرمایا کہ جسکی نیت قرض ادا کرنے کی ہوتی ہی خدا کی طرف سے اوسپر ایک حافظ
اور مددگار رہتا ہی اور اکثر بزرگ قرض سے احتیاط کرتے تھے اس واسطے کہ مال کی محبت آدمی کے دل مین بہت ہی شاید نیت بدل جاوے
تو اب کہان پھر عذاب گلے پڑے ۱۶ ق سَعِيْدُ بْنُ زَيْدٍ مَنْ اَخَذَ شِبْرًا مِنَ الْاَرْضِ ظُلْمًا طُوِّقَهُ اِلٰى سَبْعِ اَرَضِيْنَ
بخاری اور مسلم مین سعید بن زید رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو چھین لیگا بالشت بھر زمین ظلم سے تو اوسکی گردن مین اوسی زمین کا
طوق ڈالا جاویگا زمین کے ساتون طبقون تک ف طبرانی اور احمد نے یعلی سے روایت کی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو بالشت بھر زمین کسی
کی ظلم سے چھین لیگا خدا اوسی پر بزور حکم کریگا کہ اوس زمین کو سات طبق تک کھودے پھر اوسکے گلے مین قیامت کے دن اوسکا طوق
ڈالا جاویگا یہان تک کہ حساب سے فراغت ہو تو اس حدیث سے معلوم ہوا کہ زمین کھدکر اوسکے گلے مین مثل طوق پڑیگی کہ وہ ظالم سب
لوگون کے روبرو فضیحت ہووے اور دوسرا طوق ہونیکی صورت ہی کہ ظالم زمین مین دھسایا جائیگا تو زمین مثل طوق ہو جاویگی چنانچہ اگلی حدیث
مین صاف اسکا بیان ہی معلوم ہوا کہ زمین کا غصب کرنا نہایت سخت گناہ ہی ۱۷ خ ابن عمر مَنْ اَخَذَ مِنَ الْاَرْضِ شَيْئًا
بِغَيْرِ حَقِّهٖ خُسِفَ بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِلٰى سَبْعِ اَرَضِيْنَ بخاری مین عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ جو بالشت بھر زمین ناحق لیگا وہ زمین مین ساتون طبق تک دھسایا جاویگا ۱۸ ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ مَنْ اَدْرَكَ رَكْعَةً مِنَ الصَّلٰوةِ
فَقَدْ اَدْرَكَ الصَّلٰوةَ بخاری و مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے نماز کی ایک رکعت پائی تو اوسنے البتہ

سب نماز پائی ف اس حدیث کے دو مطلب ایک یہ کہ جسنے ایک رکعت جماعت مین پائی تو اوسنے جماعت کی نماز کا ثواب پایا اور دوسرے
یہ کہ جسنے ایک رکعت کے بقدر نماز کا وقت پایا تو اوسکی باقی نماز ادا ہی قضا نہیں جیسے کہ صبح کی نماز مین ایک رکعت کے بعد آفتاب
طلوع ہوا یا عصر کے وقت ایک رکعت کے بعد آفتاب غروب ہوا تو نماز ہو گئی اور یہی مذہب ہے امام شافعی کا لیکن امام اعظم کے مذہب مین صورت
١٩ مین عصر کی نماز تو ہو گئی لیکن فجر کی نماز آفتاب نکلنے سے باطل ہوئی ق اَبُو هُرَيْرَةَ مَنْ اَدْرَكَ مَالَهُ بِعَيْنِهِ عِنْدَ رَجُلٍ
اَفْلَسَ اَوْ اِنْسَانٍ قَدْ اَفْلَسَ فَهُوَ اَحَقُّ بِهِ مِنْ غَيْرِهِ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو پاوے
اپنا ہو بہو مال کسی مفلس مرد پاس یا آدمی مفلس کے پاس تو اوس مال کا وہی زیادہ تر لائق ہے اور قرضداروں کی بہ نسبت ف یعنی جسنے
اپنا مال کسی کے ہاتھ بیچا اور مول لینے والا مفلس اور قرضدار ہو گیا قیمت نہیں دے سکتا تو وہ اپنے مال کو اگر ہو بہو پاوے تو لیلیوے
اور بیع کو باطل کر دیوے اور قرضداروں کا اوسمین حق نہیں اور یہی مذہب ہے امام شافعی کا اور امام اعظم کے نزدیک اوس مال کا بیچنے والا
٢٠ سب قرضداروں کے برابر ہے اوس مال کو بیچ کر سب قرضدار برابر بانٹ لیوین ق سَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ مَنِ ادَّعٰى اِلٰى غَيْرِ اَبِيْهِ وَ
هُوَ يَعْلَمُ اَنَّهُ غَيْرُ اَبِيْهِ فَالْجَنَّةُ عَلَيْهِ حَرَامٌ بخاری اور مسلم مین سعد بن وقاص رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اپنے باپ کو چھوڑ
کسی اور سے ناتا نسبت لگاوے اور وہ جانتا بھی ہو کہ وہ اوسکا باپ نہین ہے تو اوسپر بہشت حرام ہے ف یعنی جو جان بوجھ کر اپنا باپ چھوڑ دوسرے
کو باپ بتلاوے تو وہ شخص بہشت سے بے نصیب ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو بعض شیخ یا مغل آپکو سید بتلاتے ہین بہت برا کرتے ہین کہ بہشت چھوڑ
٢١ دوزخ کی تیاری کرتے ہین ق اَبُو هُرَيْرَةَ مَنْ اَرَادَ اَهْلَ الْمَدِيْنَةِ بِسُوْءٍ اَذَابَهُ اللّٰهُ كَمَا يَذُوْبُ الْمِلْحُ فِي الْمَاءِ
بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو مدینے کے رہنے والوں سے برائی کا قصد کریگا خدا اوسکو گلا ڈالیگا جیسے نمک
پانی مین گلتا ہے ف یزید پلید نے بعد قتل امام حسین کے مدینے پر لشکر بھیجا تھا ہزاروں لوگ قتل کیے اور بہت ظلم ہوے سو خدا نے موجب
٢٢ مضمون اس حدیث کے ایسا اوسکو جلد مٹا ڈالا کہ کچھ اوسکا نام و نشان باقی نرہا ق عَدِيُّ بْنُ حَاتِمٍ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ اَنْ
يَسْتَتِرَ مِنَ النَّارِ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَلْيَفْعَلْ بخاری اور مسلم مین عدی رض حاتم طائی کے بیٹے سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تم
لوگون مین سے جس سے ہو سکے دوزخ سے چھپنا یعنی بچ رہنا کھجور کی پھانک ہی دیکر سہی تو اوسکو کیا چاہیے ف یعنی خیرات کرنا دوزخ کی
آگ سے بچاتا ہے تھوڑے بہت کا خیال نچاہیے یہانتک کہ کھجور کی پھانک برابر بھی دینا دوزخ سے روکے گا خدا نیت خالص کو دیکھتا ہے چنانچہ
٢٣ دوسری حدیث مین آیا ہے کہ ایک عورت بدکار نے پیاسے کتے کو پانی پلایا اسی سبب سے بخشی گئی م جَابِرٌ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ اَنْ يَنْفَعَ
اَخَاهُ فَلْيَفْعَلْ مسلم مین جابر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تم لوگون مین جس سے ہو سکے اپنے بھائی مسلمان کو فائدہ پہونچانا تو کیا
چاہیے ف جابر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے منتر کرنا منع فرمایا میرے بھائی کو بچھو کا منتر آتا تھا اوسنے کہا کہ یا رسول اللہ آپنے منتر
منع کیا اور مجھکو بچھو کا منتر آتا ہے حضرت نے فرمایا کہ اوس منتر کو میرے آگے تو پڑھ اوسنے پڑھا حضرت نے اوسکو اجازت دی اور یہ حدیث فرمائی
اور فرمایا کہ جس منتر مین شرک اور کفر کا مطلب نہو تو وہ منتر درست ہے شرک یہ کہ خدا کے سوا کسی اور کو حاضر ناظر جانے اور اوس سے مدد مانگے جس طرح
اکثر منترون مین ہوتا ہے چنانچہ لونا چماری لورک اور ایسر کی بانی کہ ایسے منتر صاف کفر ہین انکا کرنا ہرگز ہرگز درست نہین اس حدیث سے معلوم ہوا
٢٤ کہ دوا علاج کرنا اور جھاڑ پھونک کرنا بشرطیکہ خلاف شرع نہو تو درست ہے م عَدِيُّ بْنُ عَمِيْرَةَ مَنِ اسْتَعْمَلْنَاهُ مِنْكُمْ عَلٰى
عَمَلٍ فَكَتَمَنَا مِخْيَطًا فَمَا فَوْقَهُ كَانَ غُلُوْلًا يَأْتِيْ بِهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مسلم مین عدی بن عمیرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جسکو

ہم عامل کرین اونکو کچھ کام لین پھر وہ چھپا رکھے جیسے ایک سوئی یا اس سے زیادہ کوئی اور چیز تو یہ بھی چوری مین داخل ہی قیامت کے دن اسکو لے آویگا یعنی قیامت مین وہ سب چوری ظاہر ہوگی اوسکو فضیحت کریگی ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ تحصیلدار یا کسی کارخانے کے داروغہ کو مالک کے بدون مرضی سوئی برابر بھی چیز اپنے خرچ مین لانا درست نہین کہ صاف سوئی چوری ہی جسکو قیامت مین لا اور سب کو منہ دکھلانا ہوگا جانی چیز سے بچنا ہے اسکو آسان سمجھے خ ابْنُ عَبَّاسٍ مَنِ اسْتَمَعَ اِلٰى حَدِيْثِ قَوْمٍ وَّهُمْ لَهٗ كَارِهُوْنَ اَوْ يَفِرُّوْنَ مِنْهُ صُبَّ فِيْ اُذُنَيْهِ الْاٰنُكُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بخاری مین عبد اللہ بن عباس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو کان لگاوے کسی قوم کی بات سننے کے واسطے اور اوسکا سننا اونکو برا لگتا ہو یا وہ لوگ اوس سے بھاگتے پھرتے ہون تو اوسکے دونون کانون مین پگھلا سیسہ ڈالا جاویگا قیامت کے دن ف یہ عذاب اس واسطے ہوا کہ اوسنے کان سے لوگون کو رنج دیا ق ابْنُ عَبَّاسٍ مَنْ اَسْلَمَ فِيْ تَمْرٍ فَلْيُسْلِمْ فِيْ كَيْلٍ مَّعْلُوْمٍ وَّوَزْنٍ مَّعْلُوْمٍ اِلٰى اَجَلٍ مَّعْلُوْمٍ بخاری مین عبد اللہ بن عباس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو بیع سلم کرے کھجور مین یعنی قیمت آگے سے دے رکھے اور مال ایک مدت کے بعد لیوے تو چاہیے کہ پیمانہ ٹھہرا لیوے اور تول ٹھہرائی ہوا اور مدت معین تک ف جب حضرت مکے سے مدینے مین تشریف لائے تو دیکھا کہ وہان کے لوگ بیع سلم کرتے تھے تول اور مدت مین جھگڑا ہوتا تھا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی ہر چند حدیث مین کھجور کا ذکر ہی اس واسطے کہ مدینے مین وہی بہت پیدا ہوتی ہی لیکن بیع سلم کرنا اکثر چیزون مین درست ہی بشرطیکہ تول و ناپ اور مدت مقرر ہوگئی ہو اس طرح کہ تیس سیر گیہون یا چالیس سیر ایک مہینے کے بعد یا دو مہینے کے بعد فقہ مین اسکی سب شرطین لکھی ہین امام اعظم کے نزدیک کم سے کم مدت مہینا بھر ہی اور جو بعضی جگہ معمول ہی کہ قیمت آگے سے دیکر کہتے ہین کہ جو فصل مین زیادہ بھاؤ ہوگا وہی ہم لیوینگے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ درست نہین اس واسطے کہ اسمین تول مقرر کر لینا ضرور ہی زیادہ بھاؤ کچھ معین چیز نہین کبھی مثلاً تیس سیر بھاؤ ہوا کبھی چالیس سیر ہندوستان مین بیع سلم کو بعضے ملک مین دادنی اور کٹوتی کہتے ہین اس کتاب مشارق مین اس حدیث کی روایت حضرت عایشہ رض سے لکھی ہی سو غلط ہی اس واسطے کہ بخاری اور مسلم مین اس حدیث کی عبد اللہ بن عباس رض روایت ہی حضرت عایشہ رض نہین خ اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَا يُشِيْرُ اَحَدُكُمْ اِلٰى اَخِيْهِ بِحَدِيْدَةٍ فَاِنَّ الْمَلٰٓئِكَةَ تَلْعَنُهٗ وَاِنْ كَانَ اَخَاهُ لِاَبِيْهِ وَاُمِّهٖ بخاری مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اپنے بھائی مسلمان کی طرف لوہے سے اشارہ کرے یعنی تلوار یا برچھی سے تو مقرر فرشتے اوسکو لعنت کرتے ہین اگرچہ اسکا سگا بھائی ہو ف اشارہ کرنا یعنی ہتھیار سے دھمکانا مسلمان کو درست نہین کہ شاید زیادہ غصے سے نوبت قتل کی پہونچے اور سگے بھائی کے ساتھ ہر چند ظاہر میں احتمال قتل کا نہین تو بھلی دل کی طرف ہتھیار سے اشارہ کرنا حلال نہین اور جبکہ صرف ہتھیار کے اشارہ کرنے سے فرشتے اوس پر لعنت کرتے ہین تو خیال کیا چاہیے کہ ناحق خون کا کتنا بڑا عذاب ہوگا و اَبُوْ هُرَيْرَةَ مَنِ اشْتَرٰى طَعَامًا فَلَا يَبِعْهُ حَتّٰى يَكْتَالَهٗ مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ فرمایا حضرت نے کہ جو اناج مول لیوے تو اوسکو نہ بیچے جب تک اوسکو نہ تول لے اور قبضہ نہ کرے ف مروان اپنی حکومت مین سپاہیون کو تنخواہ مین چٹھیان لکھدیتا کہ اتنا اناج فلانے کو ہر گنے فلانے گانو سے لیلو سپاہی لوگ بدون اناج لیے لوگون کے ہاتھ وہ چٹھیان بیچ ڈالتے تب ابو ہریرہ رض نے مروان سے کہا کہ تمنے بیاج حلال کر دیا کہ بدون قبضہ ہوے لوگ اناج کی چٹھیان بیچ ڈالتے ہین حضرت سے یہ حدیث سنی کہ بدون قبضہ ہوے اناج کا بیچنا درست نہین پھر مروان نے منع کر دیا ق اِبْنُ مَسْعُوْدٍ مَنِ اشْتَرٰى شَاةً مُحَفَّلَةً فَلْيَرُدَّهَا اِنْ شَاءَ وَمَعَهَا صَاعًا بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن مسعود رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جنے گاے یا بکری مول لی جسکا دودھ اوسکے مالک نے کئی دن نہین دوہا تھا کہ بہت دودھ معلوم ہووے پھر مول لینے والا اسکو پھیرا چاہے تو اسکے ساتھ ایک صاع غلہ

یا کھجور بھی دیوے یعنی دودھ کے بدلے **ف** صاع لکھنؤ کے حساب سے ایک حصہ تک تین سیر ہوتا ہے امام شافعی اور امام احمد اور امام مالک کا یہی
مذہب ہے کہ جب عیب ثابت ہو تو پھیر دیوے اور ایک صاع دودھ کے بدلے ادا کرے امام اعظم کے نزدیک تھنون مین دودھ بند کر کے بیچنا ایسا عیب
نہین جس سے گاے بکری کا پھیر دینا ہو سکے بلکہ بقدر تفاوت دودھ کی قیمت کو کم کر ڈالنا چاہیے حنفی کہتے ہین کہ یہ حدیث اور احادیث
اور کلیات شرع کے مخالف ہے تو تاویل کے لائق ہے واللہ اعلم

۳۰ **ع** اَبُوْهُرَيْرَةَ مَنْ اَطَاعَنِيْ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ وَمَنْ عَصَانِيْ فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ وَمَنْ اَطَاعَ اَمِيْرِيْ فَقَدْ اَطَاعَنِيْ وَمَنْ عَصَى اَمِيْرِيْ فَقَدْ عَصَانِيْ مسلم مین ابو ہریرہ رض سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے میری طاعت کی تو مقرر اوسنے خدا کی طاعت کی اور جسنے میرا خلاف کیا اور کہنا نہ مانا اوسنے بے شک
خدا کا کہنا نہ مانا اور جسنے میرے حاکم کا کہنا مانا اوسنے بے شبہہ میرا کہنا مانا اور جسنے میرے حاکم کا کہنا نہ مانا اوسنے مقرر میرا کہنا نہ مانا **ف**
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اطاعت خدا کی بدون حضرت کی طاعت ممکن نہین ہے اس واسطے کہ خدا کی مرضی اور نامرضی ہمکو حضرت سے معلوم ہوئی
بعضے لوگ جو کہتے ہین کہ خدا ہی جانے کہ خدا کس بات مین راضی ہے سو یہ لوگ یا تو احمق اور جاہل ہین یا پیغمبر کے منکر ہین اس واسطے کہ تمام قرآن اور
حدیث سے یہ بات خوب ثابت ہے کہ خدا کی رضامندی اور خدا کی اطاعت بدون اطاعت شریعت محمدی کے ممکن نہین سو جو شخص خدا کی محبت اور خدا کی بندگی
کا دعوی کرے اور شریعت محمدی پر نہ چلے وہ شیطان ہے بصورت انسان اور چونکہ دین کا غلبہ بدون اجماع اور حاکم کے ممکن نہین اس واسطے حاکم اسلام
کی اطاعت واجب ہوئی لیکن حضرت کی اطاعت ہر قول اور فعل مین واجب ہے اور حاکم کی اطاعت خلاف شرع کام مین واجب نہین اس واسطے کہ حضرت
خطا سے معصوم ہین اور حاکم معصوم نہین

۳۱ **ع** اَبُوْهُرَيْرَةَ مَنِ اطَّلَعَ فِيْ بَيْتِ قَوْمٍ بِغَيْرِ اِذْنِهِمْ فَقَدْ حَلَّ لَهُمْ اَنْ يَّفْقَؤُا عَيْنَهُ مسلم مین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو شخص کسی قوم کے گھر مین جھانکے بدون اونکی اجازت کے تو البتہ اونکو حلال ہے
کہ اوسکی آنکھ پھوڑ ڈالین **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بدون اجازت کسیکے گھر مین جھانکنا حرام ہے اور گھر والے کو اوسکا منع کرنا اور
اوپر پتھر مارنا درست ہے اگر اوسکی آنکھ پھوٹ جاوے تو امام شافعی کے نزدیک خون بہا نہین لیکن امام اعظم کے نزدیک خون بہا ہے اونکے
نزدیک حدیث کا یہ مطلب ہے کہ جھانکنے والا اس لائق ہے کہ اگر نہ مانے تو اوسکی آنکھ پھوڑ ڈالیے اور یہ نہین کہ اگر آنکھ پھوڑے تو خون بہا نہ دیوے

۳۲ **ق** اَبُوْهُرَيْرَةَ مَنْ اَعْتَقَ رَقَبَةً مُّؤْمِنَةً اَعْتَقَ اللّٰهُ بِكُلِّ اِرْبٍ مِّنْهَا اِرْبًا مِّنْهُ مِنَ النَّارِ بخاری اور مسلم مین
ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو لونڈی یا غلام مسلمان کی گردن آزاد کریگا تو حق تعالیٰ اوسکے ہر جوڑ جوڑ غلام کے جوڑ جوڑ آزاد کرنے والے کا
دوزخ سے آزاد کریگا **ف** لونڈی غلام کا آزاد کرنا عمدہ عبادت ہے اور اتنا ثواب ہے کہ آزاد کرنے والا دوزخ سے آزاد ہوتا ہے اس
حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ غلام اندھا یا لنگڑا لولا نہ چاہیے صحیح سالم ہو تاکہ جوڑ جوڑ آزاد کرنے والے کا آزاد ہووے

۳۳ **ق** اَبُوْهُرَيْرَةَ مَنْ اَعْتَقَ شِقْصًا مِّنْ مَّمْلُوْكٍ فَعَلَيْهِ خَلَاصُهُ فِيْ مَالِهٖ فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهٗ مَالٌ قُوِّمَ الْمَمْلُوْكُ قِيْمَةَ عَدْلٍ ثُمَّ اسْتُسْعِيَ غَيْرَ مَشْقُوْقٍ عَلَيْهِ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اپنا حصہ ساجھے کے
غلام سے آزاد کرے تو اوسپر ضرور ہے اپنے مال سے اوسکو بالکل خلاص کروا دینا یعنی اور شریکون کے حصے اپنے مال سے ادا کرے اور اگر
آزاد کرنے والا مالدار نہو تو اوس غلام کی واجبی قیمت ٹھہرائی جاوے پھر بقدر حصے اور شریکون کے غلام سے نوکری اور مزدوری کروالے
مگر اوسپر جبر نہ ڈالے **ف** یعنی اگر ایک غلام کے کئی مالک ہون اونمین سے ایک شخص اپنا حصہ آزاد کرے اگر وہ مالدار ہے تو غلام اوسی
وقت بالکل آزاد ہو گیا اور شریکون کے حصے اپنے مال سے ادا کرے اور یہی مذہب امام شافعی اور احمد اور ابی یوسف اور محمد کا ہے

اور امام اعظم کے نزدیک اوس شریک کو مختار ہیں چاہیں اپنے حصے کے موافق اوس غلام سے محنت کروالیں اور چاہیں آزاد کرنے والے سے قیمت کا دعوی کریں اور چاہیں اپنے حصے کو آزاد کر دیں اور اگر آزاد کرنے والا محتاج اور مفلس ہے تو شافعی اور احمد کا یہ مذہب ہے کہ اوسکے بقدر حصہ آزاد ہوا باقی حصوں کے قدر غلام ہے اور شریکوں کو نہیں پہونچتا کہ اوس سے محنت کروالیں یا آزاد کرنے والے سے قیمت کا دعوی کریں لیکن یہ مذہب ظاہر احدیث کے خلاف ہے اور امام اعظم اور ابی یوسف اور محمد کا یہ مذہب ہے کہ اور شریک بقدر اپنے حصوں کے غلام سے محنت مزدوری کرواکے اپنی قیمت بھر لیویں چنانچہ یہ حدیث اونکے مذہب کی صاف دلیل ہے اور یہ جو فرمایا کہ غلام پر جبر نکریں یعنی شاق نکریں اور اپنے حق سے زیادہ نمانگیں

۳۴ **ق** ابن عمر من اعتق عبدا بينه وبين اخر قوم عليه في ماله قيمة عدل لا وكس ولا شطط ثم عتق عليه ان كان موسرا بخاری اور مسلم میں روایت ہے عبد اللہ بن عمر سے کہ حضرت نے فرمایا جو سانجھے کے غلام کو آزاد کرے تو اوسکے مال سے دوسرے شریک کے حصے کے موافق منصفی سے قیمت ٹھہرائی جاوے نہ گھٹا کر نہ بڑھا کر اگر شریک وہ مالدار ہو پھر وہ غلام اوسی کی طرف سے آزاد ہوگا یعنی غلام آزاد کے مرنے کے بعد اوسکے مال کا آزاد کرنے والا مالک ہے

۳۵ **ق** جابر من اعمر رجلا عمرى له ولعقبه فقد قطع قوله حقه فيها وهي لمن اعمر له ولعقبه بخاری اور مسلم میں جابر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے کسیکو گھر دیا لا عمر پھر تو وہ جنہیں اور اوسکے وارث اوسی گھر کے مالک ہو گئے سو دینے والے کی اس بات نے اوسکے حق کو کاٹ دیا اور وہ گھر اوسیکا ہوگیا جسکو دیا اور اوسکے وارثونکا **ف** یعنی جسنے عمر بھر کو کسیکو گھر دیا تو وہ گھر اوسیکا ہوگیا اوسکے مرنیکے بعد اوسکے وارث ہونگے دینے والا نہیں پھر سکتا

۳۶ **خ** ابو عبس عبد الرحمن بن جبر ما اغبرت قدما في سبيل الله حرمه الله على النار بخاری میں روایت ہے عبد الرحمن بن جبر سے کہ حضرت نے فرمایا کہ راہ خدا میں جسکے پیر گرد میں بھرے خدا نے اوسپر دوزخ حرام کی **ف** راہ خدا میں یعنی جہاد یا حج میں یا عبادت میں لیکن فی سبیل اللہ جہاد میں زیادہ مستعمل ہے

۳۷ **م** ابو هريرة من اغتسل ثم اتى الجمعة فصلى ما قدر له ثم انصت حتى يفرغ من خطبته ثم يصلي معه غفر له ما بينه وبين الجمعة الاخرى وفضل ثلاثة ايام مسلم میں روایت ہے ابو ہریرہ سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو نہایا پھر نماز جمعے کے واسطے مسجد میں آیا پھر اوسنے سنتیں پڑھیں جتنی اوسکی قسمت میں تھیں پھر چپکا بیٹھا رہا یہاں تک امام خطبہ سے فارغ ہوا پھر امام کے ساتھ نماز فرض پڑھی اوسکی مغفرت ہوئی اوس وقت سے دوسرے جمعے تک اور تین دن اور بھی **ف** یعنی جسنے یہ سب کام کیے اوسکے دس روز کے گناہ معاف ہو اس واسطے کہ ایک نیکی کا دس گنا ثواب ہے جمعے کا غسل سنت ہے اور جسکے وقت جنب ہوا فرض ہے

۳۸ **ق** ابو هريرة من اغتسل يوم الجمعة غسل الجنابة ثم راح فكانما قرب بدنة ومن راح في الساعة الثانية فكانما قرب بقرة ومن راح في الساعة الثالثة فكانما قرب كبشا اقرن ومن راح في الساعة الرابعة فكانما قرب دجاجة ومن راح في الساعة الخامسة فكانما قرب بيضة فاذا خرج الامام حضرت الملائكة يستمعون الذكر بخاری اور مسلم میں روایت ہے ابو ہریرہ سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو نہایا جمعے کے دن جیسے ناپاکی کے واسطے نہاتے ہیں یعنی خوب نہایا اور ہر جگہ پانی پہونچایا پھر دوپہر ڈھلتے اول وقت مسجد میں آیا تو جیسے اوسنے اونٹ قربانی کیا اور جو دوسری گھڑی آیا تو اوسنے جیسے گائے بیل قربانی کیا اور جو تیسری گھڑی آیا تو اوسنے جیسے سینگ والا دنبہ قربانی کیا اور جو چوتھی گھڑی آیا تو اوسنے جیسے مرغی قربانی کی اور جو پانچویں گھڑی آیا تو اوسنے جیسے ایک انڈا خدا کی راہ میں دیا پھر جب امام خطبہ پڑھنے کے واسطے نکلا تو فرشتے خطبا اور نماز کے سننے کو دروازہ چھوڑ کر مسجد میں آجاتے ہیں **ف**

فرشتے جمعے کے دن مسجد کے دروازون پر لکھتے جاتے ہین کہ کون آگے آیا اور کون پیچھے اور خطبے کے وقت مسجد مین آجاتے ہین مسلمانون کو

۳۹ لازم ہی کہ جمعے کو جلد مسجد مین حاضر ہوا کرین جتنا جلد جاوینگے ثواب زیادہ پاوینگے خ سَلْمَانُ مَنِ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَتَطَهَّرَ بِمَا اسْتَطَاعَ مِنْ طُهْرٍ ثُمَّ ادَّهَنَ اَوْ مَسَّ مِنْ طِيْبٍ ثُمَّ رَاحَ فَلَمْ يُفَرِّقْ بَيْنَ اثْنَيْنِ فَصَلَّى مَا كُتِبَ لَهُ ثُمَّ اِذَا خَرَجَ الْاِمَامُ اَنْصَتَ غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الْاُخْرٰى بخاری مین سلمان رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو نہایا جمعے کے دن اور پاک صاف ہوا جتنی صفائی اوس سے ہو سکی یعنی حجامت بنوائی اور سفید کپڑے پہنے پھر تیل لگایا یا خوشبو پھر دوپہر ڈھلتے مسجد مین گیا سو دو ملے ہوؤن کو اوس نے نہ چیرا پھر نماز پڑھی جتنی اوسکی قسمت مین تھی یعنی تحیۃ المسجد اور سنتین پھر جب امام منبر پر آیا تو وہ چپکا سنتا رہا تو اوس شخص کی مغفرت ہو گئی اوس وقت سے پچھلے جمعے تک ف بعضے لوگون کی عادت ہی کہ جمعے کے دن دیر کر کے آتے ہین اور صفین چیر کے لوگون کو تکلیف دیتے اول صف مین جا تے ہین اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صف چیرنا درست نہین یا پہلے سے اول صف مین بیٹھ رہے یا پھر جہان جگہ

۴۰ پائے وہین بیٹھ جاوے و وَائِلُ بْنُ حُجْرٍ مَنِ اقْتَطَعَ اَرْضًا ظَالِمًا لَقِيَ اللّٰهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ مسلم مین روایت ہی وائل

۴۱ بن حجر رضہ سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو چھین لیگا کسی کی زمین ظالم بنکر ملیگا اللہ سے قیامت مین اور خدا اوسپر نہایت غضبناک ہوگا و اَبُو اُمَامَةَ اِيَاسُ بْنُ ثَعْلَبَةَ الْحَارِثِيُّ مَنِ اقْتَطَعَ حَقَّ امْرِءٍ مُسْلِمٍ بِيَمِيْنِهٖ فَقَدْ اَوْجَبَ اللّٰهُ لَهُ النَّارَ وَحَرَّمَ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ وَاِنْ كَانَ شَيْئًا يَسِيْرًا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَاِنْ كَانَ قَضِيْبًا مِنْ اَرَاكٍ مسلم مین روایت ہی ایاس بن ثعلبہ رضہ سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو چھین لیگا حق کسی مسلمان کا جھوٹی قسم کھا کر سو اللہ نے بیشک اوسکے لیے دوزخ ٹھہرا رکھی اور بہشت اوسپر حرام کی

۴۲ تو ایک آدمی نے کہا یا رسول اللہ بھلا جو تھوڑی چیز ہو تو بھی حضرت نے فرمایا کہ ہان اگرچہ پیلو کی ٹہنی ہو ق سُفْيَانُ بْنُ اَبِيْ زُهَيْرٍ مَنِ اقْتَنٰى كَلْبًا لَا يُغْنِيْ عَنْهُ زَرْعًا وَلَا ضَرْعًا نَقَصَ مِنْ عَمَلِهٖ كُلَّ يَوْمٍ قِيْرَاطٌ بخاری اور مسلم مین روایت ہی سفیان بن ابی زہیر سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو کتا رکھے اور اوسکا کھیت بچاوے نہ بھیڑ بکری کی رکھاوے تو گھٹتے جاوینگے ہر روز اوسکے نیک کام پانچ پانچ جو کے برابر ف یعنی کتا پالنا تین کام کے لیے درست ہی ایک تو کھیت رکھانے کو دوسرے بھیڑ بکری بچانے کو تیسرے شکار کے واسطے چنانچہ یہ مطلب اور حدیث مین آیا ہی

۴۳ ان تین کامون کے سوائے کتا پالنا نہین درست کہ نیک عمل گھٹتے جاتے ہین و جَابِرٌ مَنْ اَكَلَ الْبَصَلَ وَالثُّوْمَ وَالْكُرَّاثَ فَلَا يَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا فَاِنَّ الْمَلٰٓئِكَةَ تَتَاَذّٰى مِمَّا يَتَاَذّٰى مِنْهُ بَنُوْ اٰدَمَ مسلم مین جابر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو پیاز اور لہسن اور گندنا کھاوے سو ہماری مسجد کے نزدیک ہرگز نہ آوے اس واسطے کہ فرشتون کو اوس چیز سے یعنی بدبو سے تکلیف ہوتی ہی جس

۴۴ سے آدمیون کو تکلیف ہوتی ہی ق جَابِرٌ مَنْ اَكَلَ ثُوْمًا اَوْ بَصَلًا فَلْيَعْتَزِلْنَا اَوْ لِيَعْتَزِلْ مَسْجِدَنَا وَلْيَقْعُدْ فِيْ بَيْتِهٖ بخاری اور مسلم مین روایت ہی جابر رضہ سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو لہسن یا پیاز کھاوے وہ ہم سے الگ رہے یا ہماری مسجد سے الگ رہے اور اپنے گھر مین بیٹھ رہے ف پیاز لہسن کا کچا کھانا مکروہ ہی اور اوسکو کھا کر مسجد مین جانا اور بھی برا امام نووی نے شرح صحیح مسلم مین لکھا ہی کہ مولی بھی پیاز لہسن کے برابر

۴۵ ہی کہ اوسکی ڈکار مین بھی بدبو آتی ہی اگر پیاز لہسن کو پکاوے یا سرکے مین ڈال کے بو دور کرے تو کھانا درست ہی و سَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ مَنْ اَكَلَ سَبْعَ تَمَرَاتٍ مِمَّا بَيْنَ لَابَتَيْهَا حِيْنَ يُصْبِحُ لَمْ يَضُرَّهُ سُمٌّ حَتّٰى يُمْسِيَ مسلم مین روایت ہی سعد بن ابی وقاص رضہ سے کہ جو سات کھجورین صبح کو کھاوے اون بستیون کی جو دونون طرف مدینے کے پتھریلی زمین ہین تو شام تک اوسکو کچھ

۴۶ زہر ضرر نہ کرے ف یہ حضرت کی دعا کی برکت ہی ق اَنَسٌ وَاَبُوْ هُرَيْرَةَ مَنْ اَكَلَ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ فَلَا يَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا

بخاری اور مسلم مین روایت ہی انس رضی اور ابو ہریرہ رضی سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اس درخت یعنی لہسن سے کھاوے وہ ہماری مسجد مین نہ آوے ق
٤٧ اَبُوْ هُرَيْرَةَ مَنْ اَمْسَكَ كَلْبًا فَاِنَّهٗ يَنْقُصُ كُلَّ يَوْمٍ مِنْ عَمَلِهٖ قِيْرَاطٌ اِلَّا كَلْبَ حَرْثٍ اَوْ مَاشِيَةٍ بخاری اور
مسلم مین روایت ہی ابو ہریرہ رضی سے جو رکھے گا کتے کو اوسکے نیک کام پانچ پانچ جو کے برابر گھٹتے جاوینگے لیکن کھیت اور بکری کے رکھانے کیلیے
٤٨ کتا رکھنا درست ہی جیسا کہ اسکا بیان اگلی حدیث مین ہوچکا م اَبُوْ هُرَيْرَةَ مَنْ اَنْظَرَ مُعْسِرًا اَوْ وَضَعَ لَهٗ اَظَلَّهُ اللّٰهُ تَحْتَ ظِلِّ
عَرْشِهٖ يَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّهٗ مسلم مین روایت ہی ابو ہریرہ رضی سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو محتاج قرضدار کو فرصت دے تنگ نہ پکڑے یعنی
کہے جب میسر ہو تو دینا یا قرض مین سے کچھ چھوڑ دیوے تو اوسکو خدا اپنے عرش کے سایے کے نیچے رکھیگا جس دن کہین سایہ نہیگا سوا اوس کے
٤٩ سایے کے یعنی قیامت کے دن ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ مَنْ اَنْفَقَ زَوْجَيْنِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ دَعَاهُ خَزَنَةُ الْجَنَّةِ كُلُّ خَزَنَةِ بَابٍ
تَقُوْلُ اَيْ فُلُ هَلُمَّ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ذَالِكَ الَّذِيْ لَا تَوٰى عَلَيْهِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ لَاَرْجُوْ اَنْ تَكُوْنَ مِنْهُمْ بخاری اور مسلم مین روایت ہی ابو ہریرہ رضی سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو شخص جوڑا دیگا خدا کی راہ
مین بُلاوینگے اوسکو بہشت کے چوکیدار ہر ایک بہشت کے دروازون کے کہینگے او میان فلانے ادھر آئیے تو ابو بکر صدیق نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ
اس شخص کو تو کسی طرح ٹوٹا نہین فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ البتہ مجکو امید ہی کہ تو اونھین لوگون مین ہی جنکو
سب بہشت کے فرشتے خوشی سے بُلاوینگے ف جوڑا خرچ کرے یعنی دو اشرفی دے یا دو روپے یا دو پیسے یا دو گھوڑے یا دو کپڑے
٥٠ یا دو روٹیان اسی طرح ہر چیز کا جوڑا اس حدیث سے بڑی فضیلت ابی بکر صدیق کی اور بہشتی ہونا اونکا ثابت ہوا خ اِبْنُ عَبَّاسٍ مَنْ
بَدَّلَ دِيْنَهٗ فَاقْتُلُوْهُ بخاری مین روایت ہی عبد اللہ بن عباس رضی سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو مسلمان اپنا دین بدل ڈالے یعنی مرتد ہو جاوے
تو اوسکو مار ڈالو ف امام شافعی رح کے نزدیک مرتد ہو یا عورت بموجب اس حدیث کے واجب القتل ہی اور امام اعظم رح کے نزدیک مرتد عورت
٥١ کو قتل کرنا نہین درست اس واسطے کہ اور حدیث مین عورت کا قتل منع ہی ق عُثْمَانُ مَنْ بَنٰى لِلّٰهِ مَسْجِدًا يَبْتَغِيْ بِهٖ وَجْهَ
اللّٰهِ بَنَى اللّٰهُ لَهٗ مِثْلَهٗ فِي الْجَنَّةِ بخاری اور مسلم مین روایت ہی عثمان رضہ سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اللہ کے واسطے مسجد بناوے اور اوس سے
٥٢ صرف اللہ کی رضامندی چاہے نام غرض نہو تو اللہ اوسکے لیے ویسا گھر بہشت مین بناویگا م اَبُوْ هُرَيْرَةَ مَنْ تَابَ قَبْلَ
طُلُوْعِ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ مسلم مین روایت ہی ابو ہریرہ رضی سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو توبہ کرے پچھم سے سورج نکلنے کے پہلے
تو خدا اوسکی توبہ قبول کرتا ہی ف قیامت سے پہلے سورج مغرب کی طرف سے نکلیگا تو قیامت کا ہونا سب پر کھل جائیگا پھر توبہ کا دروازہ
٥٣ بند ہوگا م اِبْنُ عَبَّاسٍ مَنْ تَحَلَّمَ بِحُلُمٍ لَمْ يَرَهٗ كُلِّفَ اَنْ يَعْقِدَ بَيْنَ شَعِيْرَتَيْنِ وَلَنْ يَفْعَلَ مسلم مین روایت ہی عبد اللہ بن
عباس رضہ سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو بے دیکھے اپنی طرف سے بناکر خواب بیان کرے اوسپر یہ حکم ہوگا کہ دو جو کو گرہ دیکر جوڑ اور کبھی نہ سکیگا
٥٤ ف یعنی دو جو مین گرہ پڑ سکے گی نہ اوس سے عذاب موقوف ہوگا ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ مَنْ تَرَدّٰى مِنْ جَبَلٍ فَقَتَلَ نَفْسَهٗ فَهُوَ
فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ يَتَرَدّٰى فِيْهَا خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيْهَا اَبَدًا وَمَنْ تَحَسّٰى سُمًّا فَقَتَلَ نَفْسَهٗ فَسُمُّهٗ فِيْ يَدِهٖ يَتَحَسَّاهُ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ
خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيْهَا اَبَدًا وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهٗ بِحَدِيْدَةٍ فَحَدِيْدَتُهٗ فِيْ يَدِهٖ يَتَوَجَّاُ بِهَا فِيْ بَطْنِهٖ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ
خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيْهَا اَبَدًا بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے آپکو پہاڑ پر سے گراکر مار ڈالا تو وہ دوزخ
کی آگ مین اپنے تئین نیچے کا نون سے ہمیشہ گرا کریگا پڑا رہیگا اوسمین سدا اور جو زہر پیکر اپنی جان ماریگا تو اوسکے ہاتھ مین زہر رہیگا دوزخ

کی آگ مین ہمیشہ اوسکو پیا کریگا مدام اور جو اپنی جان کو لوہے کے ہتھیار سے مارے گا تو وہ ہتھیار اوسکے ہاتھ مین ہوگا دوزخ کی آگ مین سدا اپنے
پیٹ مین اوسکو بھونکا کریگا ہمیشہ **ف** یعنی جس چیز سے اپنی جان ماریگا دوزخ مین اوسیطرح اوسی چیز کا عذاب ہوا کریگا اگر جان مارنے کو
وہ شخص حلال جانتا تھا تو بیشک ہمیشہ دوزخ مین رہیگا اور اگر حلال نہین جانتا تھا تو وہ ہمیشہ دوزخ مین نرہیگا لمبی مدت کو بھی سدا

۵۵ بولتے ہین **ق** بُرَیْدَۃُ بْنُ الْحُصَیْبِ مَنْ تَرَكَ صَلٰوۃَ الْعَصْرِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُہٗ بخاری اور مسلم مین بریدہ سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے عصر کی نماز چھوڑی اوسکا کیا اکارت ہوا **ف** قرآن اور حدیث مین نماز عصر کی نہایت تاکید ہے اسواسطے
کہ وہ وقت غفلت کا ہے لوگ اس وقت بازار مین مشغول ہوتے ہین سیر کو نکلتے ہین نماز اکثر قضا ہو جاتی ہے تو مسلمان کو لازم ہے کہ نماز عصر کا
زیادہ تر خیال رکھے ایسا نہو کہ عمل اکارت ہو اس واسطے کہ ہر روز فرشتے عصر کے وقت نامۂ اعمال آسمان پر لیجاتے ہین

۵۶ **ق** سَعْدُ بْنُ
اَبِیْ وَقَّاصٍ مَنْ تَصَبَّحَ بِسَبْعِ تَمَرَاتٍ عَجْوَۃٍ لَمْ یَضُرَّہٗ ذٰلِكَ الْیَوْمَ سَمٌّ وَلَا سِحْرٌ بخاری اور مسلم مین سعد بن ابی وقاص سے روایت
ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو صبح کو سات کھجور عجوہ کھاوے تو اوس دن اوسکو کوئی زہر اور جادو ضرر نکریگا **ف** عجوہ ایک قسم کھجور کی ہے مدینے

۵۷ مین **خ** اَبُوْ هُرَیْرَۃَ مَنْ تَصَدَّقَ بِعَدْلِ تَمْرَۃٍ مِّنْ كَسْبٍ طَیِّبٍ وَّلَا یَقْبَلُ اللّٰهُ اِلَّا الطَّیِّبَ فَاِنَّ اللّٰهَ
یَتَقَبَّلُهَا بِیَمِیْنِهٖ ثُمَّ یُرَبِّیْهَا لِصَاحِبِهٖ كَمَا یُرَبِّیْ اَحَدُكُمْ فَلُوَّہٗ حَتّٰی تَكُوْنَ مِثْلَ الْجَبَلِ بخاری مین روایت ہے ابو ہریرہ سے
کہ حضرت نے فرمایا کہ جو صدقہ دیگا کھجور کے برابر حلال روزی سے اور اللہ قبول بھی نہین کرتا سوا حلال کے سو اوسکو خدا قبول فرماتا ہے داہنے
ہاتھ سے پھر اوسکو پالا کرتا ہے دینے والے کے واسطے جیسے تم اپنے بچھیرے کو پالتے ہو یہانتک کہ اوس چھوٹی چیز کو بڑھاتا ہے کہ وہ پہاڑ کے
برابر ہو جاتی ہے **ف** یعنی اگر حلال مال تھوڑا بھی راہ خدا مین دے تو اوسکا ثواب بیحساب ہے اس حدیث سے کئی فائدے معلوم ہوئے
اول یہ کہ حرام مال سے اگر لاکھون روپیہ خرچ کرے خدا اوسکو ہرگز قبول نہین کرتا دوسرے یہ کہ حلال مال سے ایک کوڑی بھی الله دے تو پہاڑ کے برابر
ہے بلکہ اوس سے بھی زیادہ تیسرے یہ کہ مسلمان اللہ خرچ کرنے مین حلال مال کا دھیان رکھے تھوڑے بہت کا خیال نکرے

۵۸ **ھ** اَبُوْ هُرَیْرَۃَ مَنْ تَطَهَّرَ
فِیْ بَیْتِهٖ ثُمَّ مَضٰی اِلٰی بَیْتٍ مِّنْ بُیُوْتِ اللّٰهِ لِیَقْضِیَ فَرِیْضَۃً مِّنْ فَرَائِضِ اللّٰهِ كَانَتْ خَطْوَتَاہُ اِحْدٰىهُمَا تَحُطُّ
خَطِیْئَۃً وَّالْاُخْرٰی تَرْفَعُ دَرَجَۃً مسلم مین روایت ہے ابو ہریرہ سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو غسل یا وضو کرکے اپنے گھر مین پاک ہو پھر
خدا کے گھرون مین کسی گھر مین نماز فرض پڑھنے کو جاوے تو اوسکے دو قدمون کا یہ حال ہوگا کہ ایک قدم سے گناہ مٹے گا دوسرے قدم سے درجہ بلند ہوگا

خ عُبَادَۃُ بْنُ الصَّامِتِ
مَنْ تَعَارَّ مِنَ اللَّیْلِ فَقَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰهِ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ اَوْ دَعَا اُسْتُجِیْبَ لَهٗ
فَاِنْ تَوَضَّاَ وَصَلّٰی قُبِلَتْ صَلٰوتُہٗ بخاری مین روایت ہے عبادہ بن صامت سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو رات کو سوتے سے جاگا اور
لا الٰہ الا اللہ سے اللھم اغفرلی تک پڑھا اور کوئی دعا کی تو قبول ہوگی اور اگر وضو کرکے نماز تہجد بھی پڑھی تو نماز بھی اوس وقت کی نہایت قبول ہے
لا الٰہ الا اللہ سے آخر تک کے یہ معنی ہین کہ سوا اللہ کے کوئی لائق بندگی کے نہین وہ اکیلا ہے جسکا کوئی شریک نہین اوسی کا سب ملک ہے اور
اوسی کو سب تعریفین ہین اور وہ سب چیز کر سکتا ہے سب خوبیان اللہ کو پاک ہے سب عیبون سے اور سب سے بڑا ہے اور اوس کی مدد بغیر گناہ سے بچاؤ
ہے نہ بندگی پر طاقت اسکے بعد یون کہے اے میرے اللہ مجھکو بخش دے

۶۰ **ع** اَبُوْ هُرَیْرَۃَ مَنْ تَوَضَّاَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ اَتَی
الْجُمُعَۃَ فَاسْتَمَعَ وَاَنْصَتَ غُفِرَ لَهٗ مَا بَیْنَهٗ وَبَیْنَ الْجُمُعَۃِ وَزِیَادَۃُ ثَلٰثَۃِ اَیَّامٍ وَمَنْ مَسَّ الْحَصٰی فَقَدْ لَغَا

مسلم مین روایت ہی ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے اچھی طرح سے وضو کیا یعنی وضو کے فرض سنت مستحب سب بجالایا پھر مسجد مین آیا خطبہ سنا کیا اور چپکا بیٹھا رہا تو اوسکے گناہ بخشے گئے اوس وقت سے پچھلے جمعے تک اور تین روز اور بھی زیادہ اور جو خطبے کے وقت کنکریان ہالا کیا تو اوسنے بیہودہ کام کیا

۶۱ م ابو ہریرۃ من توضأ فاحسن الوضوء خرجت خطایاہ من جسدہ حتی تخرج من تحت اظفارہ مسلم مین ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے بہت اچھی طرح وضو کیا تو اوس کے تمام بدن سے گناہ نکل جاتے ہین یہان تک کہ ناخونون کے نیچے سے نکل جاتے ہین

۶۲ خ ابو ہریرۃ من توضأ فلیستنثر ومن استجمر فلیوتر بخاری مین روایت ہی ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو وضو کرے تو چاہیے کہ پانی ڈال کر ناک کو صاف کرے اور جو ڈھیلے لے تو چاہیے کہ طاق لے یعنی تین لے یا پانچ یا سات

۶۳ ق عثمان من توضأ نحو وضوئی ہذا ثم قام فرکع رکعتین لا یحدث فیہما نفسہ غفر لہ ما تقدم من ذنبہ ق کہ حین توضأ ثلثا بخاری اور مسلم مین روایت ہی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو میری طرح وضو کرے جیسے مینے یہ وضو کیا ہی پھر کھڑے ہو کر دو رکعت حضور دل سے نماز پڑھے دنیا کا کچھ بھی خیال نکرے تو اوسکے اگلے گناہ معاف ہو جاوینگے یہ حدیث اوس وقت حضرت نے فرمائی جب تین تین بار وضو کیا ف حضرت نے ایکایک بار وضو کیا اور فرمایا کہ اسکے بدون حق تعالی نماز نہین قبول کرتا پھر دو دو بار وضو کیا اور فرمایا کہ اس وضو دونا ثواب ملتا ہی پھر تین تین بار وضو کیا اور فرمایا کہ یہ میرے وضو کا طریقہ ہی اور اگلے پیغمبرون کا

۶۴ خ سہل بن سعد من توکل لی ما بین رجلیہ وما بین لحییہ توکلت لہ بالجنۃ بخاری مین روایت ہی سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو مجھسے ضامن ہو اوسکا جو اوسکے دونون پیرون مین ہی یعنی حرام کاری نکرے اور جو ضامن ہو اوسکا جو دونون جبڑون مین ہی یعنی زبان سے جھوٹھ نہ بولے غیبت نکرے حرام مال نکھاوے تو مین اوسکے واسطے بہشت کا ضامن ہوتا ہون ف اگر گناہ اِنھین دونون مقامون سے ہوتے ہین جسنے انکو روکا بہشت کو پایا

۶۵ ق ابن عمر من جاء منکم الجمعۃ فلیغتسل بخاری اور مسلم مین روایت ہی عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو جمعہ پڑھنے کا ارادہ رکھتا ہو وہ نہاوے

۶۶ خ عثمان من جہز جیش العسرۃ فلہ الجنۃ بخاری مین روایت ہی حضرت عثمان سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو تنگی کے لشکر کا سامان درست کریگا تو اوسکے لیے بہشت ہی ف تبوک ایک مقام تھا شام کے ملک مین مدینے سے سولہ دن کی راہ حضرت نے وہان کی لڑائی کا ارادہ کیا ستر ہزار لشکر جمع ہوا سامان کچھ نتھا تنگی اور تکلیف بہت تھی تب حضرت نے اوسکے سامان کرنے والے کو بہشت کا وعدہ کیا تو حضرت عثمان نے آدھے لشکر کا سامان کر دیا چارسو اونٹ اور دو ہزار اشرفیان راہ خدا مین خرچ کین حضرت بہت راضی ہوے اشرفیون کو اپنے دامن مین اوچھالتے تھے اور فرماتے تھے کہ عثمان کو اب کوئی کام ضرر نکریگا

۶۷ ق زید بن خالد الجہنی من جہز غازیا فی سبیل اللہ فقد غزا ومن خلف غازیا فی اہلہ بخیر فقد غزا بخاری اور مسلم مین زید بن خالد رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا جو راہ خدا مین لڑنے والے کا سامان درست کر دے تو بیشک وہ بھی غازی ہوا اور جو غازی کے پیچھے اوسکے گھر کی اچھی طرح خبر لیا کیا تو وہ بھی مقرر غازی ہوا یعنی غازی کے برابر ثواب پاوے گا

۶۸ خ ابو ہریرۃ من حج للہ فلم یرفث ولم یفسق رجع کیوم ولدتہ امہ بخاری مین ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے اللہ کے واسطے حج کیا پھر عورت سے صحبت کی نہ صحبت کی بات کی اور نہ گناہ کیا نہ راہ مین کسی سے جھگڑا تو گناہون سے پاک ہو کر اپنے گھر ایسا پھر آتا ہی کہ جیسے ان کے پیٹ سے پیدا ہوا تھا ف حاجی کو لازم ہی کہ حج کی راہ مین گناہون سے بچے ساتھیون کے ساتھ

٦٩ نہ اٹھے تب گناہوں سے پاک ہو **ح** سَمُرَةُ بْنُ جُنْدُبٍ وَالْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ مَنْ حَدَّثَ عَنِّي بِحَدِيثٍ وَهُوَ يُرَى أَنَّهُ كَذِبٌ فَهُوَ أَحَدُ الْكَاذِبِينَ مسلم میں روایت ہے سمرہ بن جندب اور مغیرہ بن شعبہ رضہ سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو میری طرف سے حدیث کی روایت کرے اور وہ جانتا ہو کہ وہ جھوٹی حدیث ہے تو وہ دو جھوٹھوں میں سے ایک جھوٹا ہے **ف** دو جھوٹھے یعنی مسیلمہ کذاب اور مختار یا اسود عنسی جنھوں نے پیغمبری کا جھوٹا دعوی کیا تھا یا یہ مطلب کہ ایک جھوٹا وہ جس ناپاک نے حضرت پر جھوٹھ باندھا دوسرا جھوٹا یہ کہ اوس جھوٹھی حدیث کو روایت کرتا ہے جان بوجھ کے اکثر لوگ جو علم حدیث سے ناواقف ہیں واہی تباہی حدیثیں نقل کیا کرتے ہیں جنکی کچھ اصل نہیں مسلمان کو لازم ہے کہ حدیث میں بہت احتیاط کیا کرے ہر ایک کتاب کی حدیث کو سچا نجانے جو حدیث کی معتبر کتابوں میں ہو اوسکو مانے جیسے کہ یہ کتاب مشارق الانوار ہے کہ سب علماے اہل سنت اسکو بہت صحیح جانتے ہیں

٧٠ **ح** عُثْمَانُ مَنْ حَفَرَ بِئْرَ رُومَةَ فَلَهُ الْجَنَّةُ مسلم میں روایت ہے حضرت عثمان رضہ سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو رومہ کا کنوان کھدا کر درست کرے اوسکے لیے بہشت ہے **ف** رومہ ایک کنوان تھا مدینے میں جب حضرت مدینے میں گئے تو وہاں میٹھا پانی سواے اوس کنوئیں کے نتھا اور وہ کنوان بگڑ گیا تھا تو حضرت نے اوسکے درست کر دینے والے کو بہشت کا وعدہ کیا حضرت عثمان نے اوسکو بنوا دیا

٧١ **ح** أَبُو الدَّرْدَاءِ مَنْ حَفِظَ عَشْرَ آيَاتٍ مِنْ أَوَّلِ سُورَةِ الْكَهْفِ عُصِمَ مِنَ الدَّجَّالِ مسلم میں ابو درداء رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو یاد کر لے دس آیتیں سورہ کہف کے سر کی سو وہ دجال کے فتنے سے بچا

٧٢ **ق** ثَابِتُ بْنُ الضَّحَّاكِ مَنْ حَلَفَ بِمِلَّةٍ غَيْرِ الْإِسْلَامِ كَاذِبًا فَهُوَ كَمَا قَالَ بخاری اور مسلم میں روایت ہے ثابت بن ضحاک سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اسلام سواے کسی اور دین کی جھوٹھی قسم کھاوے تو وہ ویسا ہی ہو گیا جیسا اوسنے کہا **ف** یعنی جو جھوٹھی قسم اس طرح کھاوے کہ مینے اگر ایسا کیا ہو یا کروں تو میں نصرانی ہوں یا یہودی یا ہندو تو جیسی اوسنے قسم کھائی ویسا ہی ہو گیا

٧٣ **ق** ابْنُ مَسْعُودٍ مَنْ حَلَفَ عَلَى مَالِ امْرِئٍ مُسْلِمٍ بِغَيْرِ حَقِّهِ لَقِيَ اللهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ ثُمَّ قَرَأَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مِصْدَاقَهُ مِنْ كِتَابِ اللهِ إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا أُولَئِكَ لَا خَلَاقَ لَهُمْ فِي الْآخِرَةِ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللهُ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ بخاری اور مسلم میں روایت ہے عبد اللہ بن مسعود رضہ سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو مسلمان کا مال ناحق قسم کھا کر لیلیویگا خدا سے ملیگا اور وہ اوس پر نہایت غضبناک ہوگا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی اس بات کا ٹھکانا قرآن شریف سے پڑھ کر بتلایا یعنی جو لوگ اللہ کو درمیان دیکر اور جھوٹھی قسمیں کھا کر تھوڑا سا مال دنیا لیتے ہیں اون لوگوں کو آخرت میں کچھ حصہ نہیں اور خدا اون سے بات نکرے گا اور رحمت سے انکی طرف نہ دیکھے گا دن قیامت کے اور اون کو گناہوں سے پاک کرے گا اور اون کو دکھ کی مار ہے

٧٤ **ق** أَبُو هُرَيْرَةَ مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ فَرَأَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا فَلْيُكَفِّرْ عَنْ يَمِينِهِ ثُمَّ لْيَفْعَلِ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا جو قسم کھا بیٹھا کسی بات پر پھر اوسکو اوس بات کے سواے اور کوئی بات بہتر معلوم ہوئی تو چاہیے کہ اپنی قسم کا کفارہ دے پھر کرے اوسکو جو بہتر ہے **ف** حضرت کی بی بی ام سلمہ نے قسم کھائی کہ میں اپنے غلام کو آزاد نکروں گی پھر اس قسم کھانے سے پچتائیں حضرت سے کہا کہ یا رسول اللہ کچھ اس قسم کی بھی تدبیر ہو سکتی ہے تب حضرت نے فرمایا کہ جو قسم کھا کر پچتاوے وہ پہلے کفارہ دے پھر اوس بات کو کرے اور یہی مذہب ہے امام شافعی کا اور امام اعظم کے نزدیک کفارہ دینا قسم توڑنے کے بعد چاہیے

٧٥ **ق** أَبُو هُرَيْرَةَ مَنْ حَلَفَ فَقَالَ فِي حَلِفِهِ بِاللَّاتِ وَالْعُزَّى فَلْيَقُلْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے

خ ن ٧٠ عدد و نسخۂ قدیمہ

الی خالدیہ در نسخۂ قدیمہ

فرمایا کہ جو بھول کر لات اور عزیٰ کی قسم کھاوے تو چاہیے کہ اوسکے بعد لا الٰہ الا اللہ کہے **ف** لات اور عزیٰ عرب مین دو بت تھے کہ کافر اونکی قسمین کھاتے تھے جب لوگ مسلمان ہوے تو موجب عادت کے بعضے لوگ بھول کر بتون کی قسم کھا جاتے تو حضرت نے اوسکا علاج یہ بتلایا کہ کلمہ پڑھ لیا کرین تو کفر کا شبہہ نرہو بائے

۷۶ **ق** اِبْنُ عُمَرَ وَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السِّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمرؓ اور ابو ہریرہ رضؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا جو ہمارے اوپر ہتھیار اوٹھاوے وہ ہمسے نہین **ف** یعنی جو مسلمانون سے لڑے وہ کامل مسلمان نہین

۷۷ **م** جَابِرٌ مَنْ خَافَ اَنْ لَا يَقُوْمَ مِنْ اٰخِرِ اللَّيْلِ فَلْيُوْتِرْ اَوَّلَهٗ وَمَنْ طَمِعَ اَنْ يَّقُوْمَ اٰخِرَهٗ فَلْيُوْتِرْ اٰخِرَ اللَّيْلِ فَاِنَّ صَلٰوةَ اٰخِرِ اللَّيْلِ مَشْهُوْدَةٌ وَّذٰلِكَ اَفْضَلُ مسلم مین جابر رضؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو ڈرے کہ مین پچھلی رات کو نہ اوٹھ سکونگا تو اوسکو چاہیے کہ اول رات عشا کے ساتھ وتر پڑھ لے اور جسکو پچھلی رات اوٹھنے کا گمان ہو تو وتر کو پچھلی رات پڑھے اسواسطے کہ پچھلی رات کی نماز مین فرشتے حاضر ہوتے ہین اور پچھلی رات کی نماز بہت بہتر ہے

۷۸ **م** اَبُوْ هُرَيْرَةَ مَنْ خَرَجَ مِنَ الطَّاعَةِ وَفَارَقَ الْجَمَاعَةَ فَمَاتَ مَاتَ مِيْتَةً جَاهِلِيَّةً وَمَنْ قَاتَلَ تَحْتَ رَايَةٍ عِمِّيَّةٍ يَغْضَبُ لِعَصَبِيَّةٍ اَوْ يَدْعُوْ اِلٰى عَصَبَةٍ اَوْ يَنْصُرُ عَصَبَةً فَقُتِلَ فَقِتْلَةٌ جَاهِلِيَّةٌ وَمَنْ خَرَجَ عَلٰى اُمَّتِيْ يَضْرِبُ بَرَّهَا وَفَاجِرَهَا وَلَا يَتَحَاشٰى مِنْ مُّؤْمِنِهَا وَلَا يَفِيْ لِذِيْ عَهْدِهَا فَلَيْسَ مِنِّيْ وَلَسْتُ مِنْهُ مسلم مین ابو ہریرہ رضؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو امام کی تابعداری سے نکل گیا اور جسنے مسلمانون کی جماعت کو چھوڑا پھر وہ مرگیا تو کفر کی موت موا اور جو لڑا اندھا دھند جھنڈے کے تلے غصے ہوا تو برادری کے واسطے نہ خدا کے لیے لوگون کو گھار بلایا تو برادری کے واسطے مدد کی تو برادری کی راہ سے نہ خدا کے واسطے پھر وہ اس حالت مین مارا گیا تو اوسکا قتل بطور کفر ہوا اور جو میری امت کے ستانے پر کمر باندھ کر نکلا مارنے لگا نیک اور بد کو نہ ایمان دار کو چھوڑا نہ قول والون سے یعنی ذمی الاسلام لوگون سے قول پورا کیا نہ تو وہ میرا ہے نہ مین اوسکا

۷۹ **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ مَنْ دَخَلَ دَارَ اَبِيْ سُفْيَانَ فَهُوَ اٰمِنٌ وَمَنْ اَلْقَى السِّلَاحَ فَهُوَ اٰمِنٌ وَمَنْ اَغْلَقَ بَابَهٗ فَهُوَ اٰمِنٌ **قَالَهٗ** يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا جس دن مکہ فتح ہوا کہ جو ابو سفیان کے گھر مین گھس رہا وہ پناہ مین ہے اور جسنے ہتھیار پھینک دلیے وہ پناہ مین ہے اور جسنے اپنا دروازہ بند کر لیا وہ پناہ مین ہے **ف** جب حضرت دس ہزار کا لشکر لیکر مکہ فتح کرنے کو چڑھ گئے تو ایک روز فتح ہونے سے پہلے حضرت عباس کے وسیلے سے ابو سفیان راہ مین مسلمان ہوے حضرت عباس نے عرض کیا یا رسول اللہ ابو سفیان اپنی نام آوری کو بہت چاہتا ہے کچھ ایسا کیجیے کہ مکے مین اسکا نام ہو جاوے تب حضرت نے مکے مین یہ فرمایا کہ جو ابو سفیان کے گھر مین ہے وہ پناہ مین آیا

ف بیان ثواب کسی کار نیک بتانے والے کا وعذاب گمراہ کنندہ کا

م اَبُوْ هُرَيْرَةَ مَنْ دَعَا اِلَى الْهُدٰى كَانَ لَهٗ مِنَ الْاَجْرِ مِثْلُ اُجُوْرِ مَنْ تَبِعَهٗ لَا يَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ اُجُوْرِهِمْ شَيْئًا وَمَنْ دَعَا اِلٰى ضَلَالَةٍ كَانَ عَلَيْهِ مِنَ الْاِثْمِ مِثْلُ اٰثَامِ مَنْ تَبِعَهٗ لَا يَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ اٰثَامِهِمْ شَيْئًا مسلم مین ابو ہریرہ رضؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو خلق کو نیک کام کی طرف بلاویگا تو اوسکو ثواب ملیگا برابر اونکے ثواب کے جو نیک کام مین اوسکے تابع ہونگے اور بتانے والے کا ثواب کرنے والونکے ثواب کو نہ گھٹاویگا یعنی دونون کو پورا ثواب ملیگا یہ نہوگا کہ کچھ بتانے والے کو ملے کچھ کرنے والون کو اور جو گمراہی کی طرف لوگون کو بلاویگا تو اوسپر اوتنا گناہ ہوگا جتنا اوسکے کہنا ماننے والون پر ہوگا گمراہ کرنے والے کا گناہ کرنے والون کے گناہ کو نہین گھٹاویگا یعنی دونون کو برابر پورا گناہ ہوگا

۸۱ **م** اَبُوْ مَسْعُوْدٍ عُقْبَةُ بْنُ عَمْرٍو الْاَنْصَارِيُّ مَنْ دَلَّ عَلٰى خَيْرٍ فَلَهٗ مِثْلُ

شہادت مانگے گا سچے دل سے تو اللہ تعالیٰ اوسکو شہیدوں کے مرتبوں پر پہونچا دیگا اگرچہ وہ اپنے بستر پر موا ہو **ف** اس حدیث سے
معلوم ہوا کہ ہر کام میں سچی نیت کو دخل ہے ۸۹ **ه** اَبُوْهُرَيْرَةَ مَنْ سَأَلَ النَّاسَ اَمْوَالَهُمْ تَكَثُّرًا فَاِنَّمَا هِيَ جَمْرٌ فَلْيَسْتَقِلَّ
مِنْهُ اَوْلِيَسْتَكْثِرْ مسلم میں ابوہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو لوگوں سے مال مانگے جمع کرنے کے لیے اور مالدار ہونے کے واسطے تو وہ مال اوسکے
حق میں چنگاریاں ہیں دوزخ کی چاہے چنگاریاں کم کرے چاہے بہت **ف** فاقے میں سوال کرنا درست ہے جمع کرنے کے واسطے نہیں ۹۰ **ه**
صَفِيَّةُ بِنْتُ اَبِيْ عُبَيْدٍ مَنْ سَأَلَ عَرَّافًا لَمْ تُقْبَلْ لَهُ صَلٰوةُ اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً مسلم میں روایت ہے صفیہ ابی عبید کی بیٹی سے کہ حضرت
نے فرمایا کہ جو نجومی یا فال دیکھنے والے سے کچھ غیب کی بات پوچھے تو اوسکی نماز چالیس رات تک قبول نہ ہوگی **ف** غیب کی بات خدا کے سوا کوئی
نہیں جانتا جسنے نجومی یا رمال یا جفری یا فال والے سے کچھ پوچھا اوسکے ایمان میں خلل ہے ۹۱ **ه** اَبُوْهُرَيْرَةَ مَنْ سَبَّحَ اللّٰهَ فِيْ دُبُرِكُلِّ صَلٰوةٍ
ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ وَحَمِدَ اللّٰهَ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ وَكَبَّرَ اللّٰهَ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ فَتِلْكَ تِسْعَةٌ وَّتِسْعُوْنَ وَقَالَ تَمَامَ الْمِائَةِ لَا اِلٰهَ اِلَّا
اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ غُفِرَتْ لَهٗ خَطَايَاهُ وَاِنْ كَانَتْ مِثْلَ
زَبَدِ الْبَحْرِ مسلم میں ابوہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو ہر نماز کے بعد تینتیس بار سبحان اللہ کہے اور تینتیس بار الحمد للہ کہے اور تینتیس بار
اللہ اکبر کہے تو یہ ننانوے بار ہوئی اور یہ کہکے پورے سو کرے کہ لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ الملک لہ الحمد وہو علی کل شیء قدیر تو اوسکے
گناہ بخشے جاوینگے اگرچہ سمندر کے پھینے برابر ہوں ۹۲ **ه** اَنَسٌ مَنْ سَرَّهٗ اَنْ يُّبْسَطَ لَهٗ فِيْ رِزْقِهٖ وَيُنْسَأَ فِيْ اَثَرِهٖ فَلْيَصِلْ رَحِمَهٗ
مسلم میں انس رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا جسکو خوش لگے یہ بات کہ اوسکی روزی کشادہ ہو اور زندگی اوسکی بڑھ جائے تو اپنے قرابتی لوگوں کی
خبرگیری کرے **ف** طول عمر کا یہ مطلب کہ وہ نیک نام مدت تک رہے یا اوسکی نیک اولاد ہو کہ اوسکے واسطے دعاے مغفرت کرے اوسکی
روح کو ثواب پہونچاوے برادر پروری فرض ہے اوسکے دو طریقے ہیں یعنی اگر محتاج ہیں تو اونکے کھانے کپڑے کی خبر لے اور اگر محتاج نہیں تو اونسے
طرح سلوک کرتا رہے تحفے دیا کرے محبت سے ملے ۹۳ **ه** اَبُوْقَتَادَةَ الْحَارِثُ بْنُ رِبْعِيٍّ مَنْ سَرَّهٗ اَنْ يُّنْجِيَهُ اللّٰهُ مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ
فَلْيُنَفِّسْ عَنْ مُّعْسِرٍ اَوْ يَضَعْ عَنْهُ مسلم میں ابوقتادہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا جسکو بھلا معلوم ہو کہ خدا اوسکو قیامت کی سختیوں
سے نجات دے تو چاہیے کہ محتاج قرضدار کو فرصت دے قرض مانگنے میں جلدی نکرے یا قرض معاف کردے سب یا تھوڑا ۹۴ **ق** اَبُوْهُرَيْرَةَ
مَنْ سَرَّهٗ اَنْ يَّنْظُرَ اِلٰى رَجُلٍ مِّنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَلْيَنْظُرْ اِلٰى هٰذَا **قَالَهٗ** لِرَجُلٍ قَالَ دُلَّنِيْ عَلٰى عَمَلٍ اِذَا عَمِلْتُهٗ
دَخَلْتُ الْجَنَّةَ قَالَ تَعْبُدُ اللّٰهَ لَا تُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا وَّتُقِيْمُ الصَّلٰوةَ الْمَكْتُوْبَةَ وَتُؤَدِّي الزَّكٰوةَ الْمَفْرُوْضَةَ
وَتَصُوْمُ رَمَضَانَ فَقَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَا اَزِيْدُ عَلٰى هٰذَا شَيْئًا اَبَدًا وَّلَا اَنْقُصُ مِنْهُ بخاری
اور مسلم میں ابوہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا جو خوشی سے چاہے بہشتی مرد کو دیکھنا تو اسکو دیکھے یہ بات حضرت نے اوس مرد کے حق میں
فرمائی جسنے کہا تھا یا رسول اللہ مجھکو وہ کام بتلائیے جسکے کرنے سے میں بہشت میں جاؤں حضرت نے فرمایا کہ تو اللہ کی بندگی کر کسیکو اوسکا
شریک مت ٹھہرا اور نماز فرض پڑھا کر اور فرض زکوۃ دیا کر اور رمضان کے روزے رکھا کر پھر اوس مرد نے کہا اوس پاک ذات کی قسم جسکے قابو
میں میری جان ہے کہ اپنی طرف سے فرض جانکر نہ اسپر کچھ بڑھاؤنگا نہ گھٹاؤنگا **ف** اس حدیث میں حج کا ذکر نہیں فرمایا تو اس شخص پر
حج فرض نہوگا یا یہ سبب کہ حج عمر بھر میں ایکبار فرض ہے تاہم نماز روزہ اور زکوۃ ہمیشہ فرض ہے ۹۵ **خ** اَبُوْذَرٍّ وَّاَبُوْهُرَيْرَةَ مَنْ سَلَكَ
طَرِيْقًا يَلْتَمِسُ فِيْهِ عِلْمًا سَهَّلَ اللّٰهُ لَهٗ بِهٖ طَرِيْقًا اِلَى الْجَنَّةِ بخاری میں ابوذر اور ابوہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا

جو راہ چلا علم دین کے سیکھنے کو خدا اسکی برکت سے اوسپر بہشت کی راہ آسان کر دیگا **ف** یہ بہشت کی بشارت ہے طالب علم اور دیندار عالموں کے حق مین علم دین تفسیر حدیث فقہ ہے اور جو علم کہ تفسیر اور حدیث مین کام آوے جیسے علم صرف نحو فصاحت بلاغت وہ بھی علم دین مین داخل ہے جو نیت خالص ہو

۹۶ **و** سَلَمَةُ بْنُ الْاَكْوَعِ مَنْ سَلَّ عَلَيْنَا السَّيْفَ فَلَيْسَ مِنَّا مسلم مین سلمہ بن اکوع رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو باغی ہو کر ہمپر تلوار کھینچے یعنی مسلمانون پر تو وہ ہمارے طریقے پر نہین

۹۷ **و** اَبُوْ هُرَيْرَةَ مَنْ سَمِعَ رَجُلًا يَنْشُدُ ضَالَّةً فِي الْمَسْجِدِ فَلْيَقُلْ لَا رَدَّهَا اللّٰهُ اِلَيْكَ فَاِنَّ الْمَسَاجِدَ لَمْ تُبْنَ لِهٰذَا مسلم مین ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا جو سنے کسیکو کہ گمہوئی چیز مسجد مین تلاش کرتا ہے تو اوس سے یون کہے کہ خدا کرے تیری چیز تجھکو نملے مسجدین اسواسطے نہین بنین کہ گم گئی چیز کو اومین تلاش کیجیے **ف** یعنی مسجدین عبادت کے واسطے ہین دنیا کے کامون کے لیے نہین

(حاشیہ: لا رادّها در نسخہ قدیم)

۹۸ **م** جَرِيْرٌ مَنْ سَنَّ فِي الْاِسْلَامِ سُنَّةً حَسَنَةً فَلَهٗ اَجْرُهَا وَاَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ بَعْدِهٖ مِنْ غَيْرِ اَنْ يَّنْقُصَ مِنْ اُجُوْرِهِمْ شَيْءٌ وَمَنْ سَنَّ فِي الْاِسْلَامِ سُنَّةً سَيِّئَةً كَانَ عَلَيْهِ وِزْرُهَا وَوِزْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ بَعْدِهٖ مِنْ غَيْرِ اَنْ يَّنْقُصَ مِنْ اَوْزَارِهِمْ شَيْءٌ مسلم مین جریر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو راہ نکالے اسلام مین اچھے طریقے کی تو اوسکو اوسکا ثواب ملیگا اور جو اوسکے بعد اوس طریقے کو کیے جاوینگے اونکا ثواب بھی اوسکو ملیگا بدون اس بات کے کہ اونکا ثواب کچھ گھٹے یعنی دونون کو علحدہ علحدہ پورا ثواب ملیگا اور جو اسلام مین راہ نکالیگا بُرے طریقے کی تو اوسکو اوسکا گناہ ہوگا اور جو اوسکے بعد اوس بُری راہ پر چلیگے اونکا بھی گناہ اوسی کی گردن پر ہوگا بدون اس بات کے کہ کچھ اونکے گناہون سے گھٹے یعنی دونون کو علحدہ علحدہ پورا عذاب ہوگا **ف** حضرت مسجد مین بیٹھے تھے کچھ محتاج لوگ آگئے حضرت نے لوگون سے کچھ اونکے دینے کو فرمایا تو پہلے حضرت عمر رض اٹھے یا ایک انصاری صحابی اوٹھے اور کچھ درم اونکے واسطے لائے جب لوگون نے اونکو لاتے دیکھا تو کوئی کپڑا لایا کوئی کھجور کوئی اناج غرض محتاجون کا اچھی طرح کام ہوگیا تب حضرت نے فرمایا کہ جو نیک راہ نکالے اوسکو دوہرا ثواب ہے ایک اپنے کرنیکا اور رواج دینے کا خلاصہ مطلب اس حدیث کا یہ کہ جس چیز کی شرع مین خوبی ثابت ہے اوسکو جو کوئی رواج دیگا تو اوسکو نہایت ثواب ہے جیسے خیرات کرنے کی خوبی حضرت کے فرمانے سے معلوم ہوئی اور حضرت عمر رض سے اوس وقت اوسکی راہ نکلی اور یہ مطلب اسکا نہین کہ جسکی شرع مین کچھ اصل ثابت نہو اوسکو لوگ اپنے دلمین اچھا سمجھکر رواج دین اور اس حدیث کو اپنی نکالی بدعت پر دلیل پکڑین

۹۹ **م** عَائِشَةُ مَنْ شَاءَ فَلْيَصُمْهُ وَمَنْ شَاءَ فَلْيُفْطِرْهُ يَعْنِيْ يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ مسلم مین عائشہ صدیقہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ عاشورے کے دن یعنی محرم کی دسوین تاریخ کو جو چاہے روزہ رکھے اور جو چاہے نرکھے **ف** اول عاشورے کا روزہ فرض تھا جب رمضان کا روزہ فرض ہوا تو عاشورے کا نرا مستحب ہے حدیث مین آیا ہے کہ اوسکے روزے سے ایک سال کے گناہ معاف ہوتے ہین

۱۰۰ **خ** اِبْنُ عُمَرَ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِي الدُّنْيَا ثُمَّ لَمْ يَتُبْ مِنْهَا حُرِمَهَا فِي الْاٰخِرَةِ بخاری مین عبداللہ بن عمر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو دنیا مین شراب پیے گا اور بدون توبہ کیے مر جائیگا وہ آخرت مین بہشت کی شراب سے بے نصیب رہے گا

۱۰۱ **م** اَبُوْ سَعِيْدٍ مَنْ شَرِبَ النَّبِيْذَ مِنْكُمْ فَلْيَشْرَبْهُ زَبِيْبًا فَرْدًا اَوْ تَمْرًا فَرْدًا اَوْ بُسْرًا فَرْدًا مسلم مین ابوسعید رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو تم لوگون مین کوئی شیرہ پیے تو چاہیے اکیلی چیز کا پیے خواہ صرف منقے کا خواہ صرف پکی کھجور کا خواہ فقط گدر کھجور کا **ف** عرب کا دستور تھا کہ کھجور کو چور کر بھگو رکھتے اوسکا شیرہ پیتے اسی کا نام نبیذ ہے سو حضرت نے دو دو چیزیں سب کے ملانے سے منع کیا اس واسطے کہ دو کے ملنے سے

۱۰۲

نشہ جلد ہو جاتا ہی بعضے علما کے نزدیک مکروہ ہی اور امام اعظم کے نزدیک حلال اور اگر نشہ کرے تو حرام **ط** (١٠٢) اُمُّ سَلَمَةَ مَنْ
شَرِبَ فِي إِنَاءٍ مِنْ ذَهَبٍ أَوْ فِضَّةٍ فَإِنَّمَا يُجَرْجِرُ فِي بَطْنِهِ نَارًا مِنْ جَهَنَّمَ مسلم مین حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ جسنے سونے چاندی کے برتن مین پیا اوسنے اپنے پیٹ مین غٹ غٹ کرکے دوزخ کی آگ بھر لی **ف** چاندی سونے کا زیور عورت کو
درست ہی مرد کو نہین اگرچہ لڑکا ہو پر چاندی سونے کے برتن مین کھانا پینا عورت مرد دونون پر حرام ہی **ق** (١٠٣) اَبُو هُرَيْرَةَ مَنْ شَهِدَ
الْجَنَازَةَ حَتّٰى يُصَلِّيَ عَلَيْهَا فَلَهُ قِيرَاطٌ وَمَنْ شَهِدَهَا حَتّٰى تُدْفَنَ فَلَهُ قِيرَاطَانِ قِيلَ وَمَا الْقِيرَاطَانِ قَالَ مِثْلُ الْجَبَلَيْنِ
الْعَظِيمَيْنِ بخاری و مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو جنازے پر آیا یہان تک کہ نماز اوسپر پڑھی تو اوسکو قیراط بھر ثواب ہی
اور جو حاضر رہا یہان تک کہ دفن ہو چکا تو اوسکو دو قیراط بھر ثواب ہی لوگون نے پوچھا یا حضرت دو قیراط کتنے بڑے فرمایا کہ دو بڑے پہاڑ کے برابر
هم (١٠٤) عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ مَنْ شَهِدَ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ النَّارَ مسلم مین عبادہ بن صامتؓ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو گواہی دے اس بات کی کہ سوا خدا کے کوئی بندگی کے لائق نہین اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیغمبر ہین اللہ کا تو اللہ
اوسپر دوزخ حرام کر **ق** (١٠٥) عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ مَنْ شَهِدَ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا
عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَأَنَّ عِيسٰى عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُولُهُ وَكَلِمَتُهُ أَلْقَاهَا إِلٰى مَرْيَمَ وَرُوحٌ مِنْهُ وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَالنَّارُ
حَقٌّ أَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ عَلٰى مَا كَانَ مِنَ الْعَمَلِ بخاری و مسلم مین عبادہ بن صامتؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو گواہی دے
اس بات کی کہ سوائے اللہ کے کوئی لائق بندگی کے نہین اکیلا ہی کوئی اوسکا شریک نہین اور گواہی دے کہ محمد اوسکا بندہ ہی اور اوسکا پیغمبر اور
گواہی دے کہ عیسیٰ اللہ کا بندہ ہی اور اوسکا پیغمبر اور اللہ کی بات بنائی جو مریم کی طرف ڈالی تھی یعنی صرف حکم خدا سے بنا اوسکا کوئی باپ نہین
اور عیسیٰ اللہ کی بنائی روح ہی اور گواہی دے کہ بہشت اور دوزخ سچ ہی خدا اوسکو بہشت مین لیجائیگا کیسے ہی اوسکے کام
ہون **ف** یعنی جس مسلمان کے عقیدے قرآن و حدیث کے موافق درست ہون وہ آخر بہشتی ہی پھر اب کام اوسکے ہون یا بد خواہ حق تعالیٰ
اپنے کرم سے یا حضرت کی شفاعت سے اوسکے سب گناہ معاف کر دے خواہ بقدر گناہ دوزخ مین پڑ کے بہشت مین جاوے مسلمان
سدا دوزخ مین نہ رہے گا آخر اوسکو نجات ہی کلمے کی برکت سے **م** (١٠٦) اَبُو هُرَيْرَةَ وَاَبُو اَيُّوبَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ ثُمَّ
أَتْبَعَهُ سِتًّا مِنْ شَوَّالٍ كَانَ كَصِيَامِ الدَّهْرِ مسلم مین ابو ہریرہ اور ابو ایوبؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے رمضان کے
روزے رکھے پھر عید کے بعد چھ روزے شوال کے رکھے جسکو شش عید کہتے ہین تو اوسنے گویا برس بھر کے روزے رکھے **ف** سبب اسکا
یہ کہ برس کے تین سو ساٹھ دن ہوتے ہین اور شرع مین ایک نیکی کا ثواب دس گنا ہی تو چھتیس دن کا دس گنا تین سو ساٹھ ہوتے ہین **ق** (١٠٧) اَبُو سَعِيدٍ
مَنْ صَامَ يَوْمًا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ بَعَّدَ اللّٰهُ وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ سَبْعِينَ خَرِيفًا بخاری و مسلم مین ابو سعیدؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ جو اللہ کی راہ یعنی جہاد اور حج مین ایک روزہ رکھیگا خدا اوسکو دوزخ سے ستر برس کی راہ دور کر دیگا **ق** (١٠٨) اَبُو مُوسٰى
مَنْ صَلَّى الْبَرْدَيْنِ دَخَلَ الْجَنَّةَ بخاری و مسلم مین ابو موسیٰؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو دونون ٹھنڈے وقت یعنی فجر اور عصر
کی نماز پڑھے گا وہ بہشت مین جائیگا **ف** فجر کو نیند غالب ہوتی ہی عصر کو خرید فروخت اور دنیا کے بہت کام آگے آتے ہین تو اون
الٰہ نمازون کا زیادہ تر ثواب ہی اس حدیث سے یہ نہین نکلتا کہ انکے سوا اور نماز کی حاجت نہین اس واسطے کہ جب آدمی نے ایسے سخت وقت
کی نماز پڑھی تو آسان وقتون کی خواہ مخواہ ہی پڑھیگا **م** (١٠٩) عُثْمَانُ مَنْ صَلَّى الْعِشَاءَ فِي جَمَاعَةٍ فَكَأَنَّمَا قَامَ نِصْفَ اللَّيْلِ

وَمَنْ صَلَّى الصُّبْحَ فِي جَمَاعَةٍ فَكَأَنَّمَا صَلَّى اللَّيْلَ كُلَّهُ مسلم مین حضرت عثمانؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے عشا کی نماز
جماعت سے پڑھی تو اوسنے جیسے آدھی رات تہجد کی نماز پڑھی اور جسنے صبح کی نماز جماعت مین پڑھی تو اوسنے جیسے تمام رات تہجد کی
نماز پڑھی **ف** روایت ہی کہ حضرت ایک بار شب بیداری اور نماز تہجد کی خوبیان فرماتے تھے اسمین بعضے لوگون نے کہا کہ
یا رسول اللہ ہم محنتی لوگ ہین دن بھر محنت مزدوری کرتے ہین ہمسے نہین ہوسکتا کہ ہم شب بیداری کرین تو حضرت نے اونکے حق مین
110 یہ حدیث فرمائی **ھ** جُنْدُبُ بْنُ عَبْدِ اللهِ مَنْ صَلَّى صَلٰوةَ الصُّبْحِ فَهُوَ فِي ذِمَّةِ اللهِ فَلَا يَطْلُبَنَّكُمُ اللهُ مِنْ
ذِمَّتِهِ بِشَيْءٍ فَإِنَّهُ مَنْ يَطْلُبْهُ مِنْ ذِمَّتِهِ بِشَيْءٍ يُدْرِكْهُ ثُمَّ يَكُبُّهُ عَلَى وَجْهِهِ فِي نَارِ جَهَنَّمَ مسلم مین جندب بن
عبد اللہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے صبح کی نماز پڑھی وہ خدا کی امان مین آگیا سو کہین ایسا نہو کہ خدا تمکو ڈھونڈھے
اسکی امان کے سبب یعنی اسکے نمازی کو کسی طرح ستاؤ وہ خدا کی امان مین ہی سو بیشک خدا جسکا اپنی پناہ دینے کے سبب سے
ڈھونڈھتا ہی پکڑ لیتا ہی یعنی اسکا گنہگار کسی طرح بچ نہین سکتا پھر اوسکو اوندھا مونھہ کے بھل دوزخ مین ڈالدیتا ہی **ف** یعنی
صبح نیند اور غفلت کا وقت ہی تو اوس وقت اوٹھکر نماز پڑھنا دلیل ہی اوسکے سچے ایمان کی اس واسطے خدا نے اوسکو اپنی پناہ مین
لیا اور اوسکے ناحق ستانے والے کو دوزخ کا وعدہ کیا
111 **ھ** اَبُوْ هُرَيْرَةَ مَنْ صَلّٰى صَلٰوةً لَمْ يَقْرَأْ فِيْهَا بِأُمِّ الْقُرْاٰنِ فَهِيَ
خِدَاجٌ هِيَ خِدَاجٌ مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو کوئی وہ نماز پڑھے جسمین الحمد کی سورت نہ پڑھے وہ نماز
ناقص ہی وہ ناقص ہی وہ ناقص ہی **ف** جب ابو ہریرہؓ نے یہ حدیث روایت کی تو کسی نے کہا اگر ہم امام کے پیچھے ہون تو الحمد
کس طرح پڑھین تو کہا اپنے دل مین پڑھ لیا کرو میں نے حضرت سے سنا ہی فرماتے تھے کہ حق تعالی فرماتا ہی کہ مینے نماز کو اپنے اور اپنے
بندے کے بیچ آدھا آدھا بانٹا ہی سو جب بندہ کہتا ہی کہ الحمد للہ رب العالمین تو اللہ فرماتا ہی کہ میرے بندے نے میری خوبیان بیان کین
اور جب کہتا ہی کہ الرحمن الرحیم تو اللہ فرماتا ہی کہ میرے بندے نے میری تعریف کی اور جب کہتا ہی مالک یوم الدین تو اللہ فرماتا ہی کہ میرے
بندے نے میری بڑائی کی اور جب کہتا ہی کہ ایاک نعبد و ایاک نستعین تو اللہ فرماتا ہی کہ یہ میرے واسطے ہی اور بندے کے واسطے بھی اور میرا
بندہ جو مانگے سو پاوے پھر جب کہتا ہی اہدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم غیر المغضوب علیہم ولا الضالین آمین تو اللہ فرماتا ہی کہ
یہ بات صرف بندے کے واسطے ہی اور میرا بندہ جو مانگے سو پاوے **ف** امام شافعی کہتے ہین کہ الحمد پڑھنا نماز مین فرض ہی اس
حدیث کی دلیل سے امام اعظم کی طرف سے یہ جواب ہی کہ اگر الحمد پڑھنا فرض ہوتا تو الحمد کے چھوڑنے سے نماز بالکل باطل ہو جاتی نا
112 تمام اور اسکے ترک سے ناقص ہونا دلیل ہی واجب ہونے کی **خ** اَنَسٌ مَنْ صَلّٰى صَلٰوتَنَا وَاسْتَقْبَلَ قِبْلَتَنَا وَاَكَلَ ذَبِيْحَتَنَا
فَذٰلِكَ الْمُسْلِمُ الَّذِيْ لَهٗ ذِمَّةُ اللهِ وَذِمَّةُ رَسُوْلِهٖ فَلَا تُخْفِرُوا اللهَ فِيْ ذِمَّتِهٖ بخاری مین انسؓ سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ جو ہماری طرح نماز پڑھے اور نماز کے وقت ہمارے قبلے کی طرف مونہ کرے اور ہمارا حلال کیا جانور کھاوے
سو وہ ایسا مسلمان ہی کہ جسکے واسطے اللہ اور اوسکے رسول کی پناہ ہی سو اللہ کا قول و قرار نہ توڑو اوسکی دی امان مین یعنی
اوسکو تکلیف دیکر خدا کا قول نہ توڑو اوسکی پناہ دیے ہوے کو نہ چھیڑو **ف** یہود اور نصاری کی نماز مین رکوع نہین قبلہ اونکا اور ہی
اور مجوس مسلمان کا حلال کیا جانور نہین کھاتے تو جسنے ہمارے قبلے کی طرف رکوع والی نماز پڑھی اور مسلمان کا ذبیحہ کھایا تو اوسنے
113 باطل دین چھوڑے تو وہ مسلمان ہوا اب اوسکو رنج دینا درست نہین **ھ** اَبُوْ هُرَيْرَةَ مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ وَاحِدَةً صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

عشرًا مسلم میں ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو مجھ پر ایک بار درود پڑھے گا خدا اوس پر دس بار رحمت کرے گا ف
درود پڑھنے کا ثواب بحساب ہی اور حدیث میں حضرت نے فرمایا ہی کہ قیامت کی مصیبتوں میں جب لوگ گرفتار ہو گئے تو میں اول اونکو
بخشاؤنگا جو مجھ پر بہت درود پڑھا کیے خ ابو ہریرۃ من صلی فی ثوب فلیخالف بین طرفیہ بخاری میں ۱۱۴
ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو ایک کپڑے میں نماز پڑھے تو اوسکو چاہیے کہ دونوں کونے جدا جدا کرے یعنی
اگر لنبا کپڑا ہی تو ایک کونے سے ستر چھپاوے دوسرے کونے کو مونڈھوں پر ڈالے اور اگر چھوٹا کپڑا ہو تو اوس سے ستر چھپاوے اور نماز پڑھ لے
خ ام حبیبۃ من صلی فی یوم ثنتی عشرۃ سجدۃ تطوعا بنی لہ بیت فی الجنۃ بخاری میں حضرت ام حبیبہ رضی سے ۱۱۵
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا جو سنت نماز پڑھے ہر دن بارہ رکعت اوسکے لیے بہشت میں گھر بنایا جائیگا ف مراد ان رکعتوں سے
ان کی معمول سنتیں ہیں دو فجر کی چھ ظہر کی دو مغرب کی دو عشا کی خ عمران بن حصین من صلی قائما فھو افضل و ۱۱۶
من صلی قاعدا فلہ نصف اجر القائم ومن صلی نائما فلہ نصف اجر القاعد بخاری میں عمران بن حصین رضی سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے کھڑے نماز پڑھی وہ بہتر ہی اور جسنے بیٹھے پڑھی اوسکو کھڑے کا آدھا ثواب ہی اور جسنے لیٹے نماز پڑھی اوسکو
بیٹھے کا آدھا ثواب ہی ف یہ حدیث اوس بیمار کے حق میں ہی کہ جو بیٹھے نماز فرض پڑھتا ہی لیکن اگر چاہے تو تکلیف اوٹھا کر کھڑے بھی
پڑھ لے اور لیٹے فرض پڑھتا ہی لیکن بتکلیف بیٹھ کر بھی پڑھ سکتا ہی تو ایسے بیمار کو آدھا ثواب ہی اور جس بیمار سے کسی طرح اوٹھا
بیٹھا نجاوے اوسکا ثواب پورا ہی بیٹھے بیٹھے یا کھڑے اور بعضوں کے نزدیک اس حدیث سے نفل نماز مراد ہی خم ابن عباس ۱۱۷
من صور صورۃ فان اللہ معذبہ حتی ینفخ فیھا الروح ولیس بنافخ فیھا ابدا بخاری میں عبداللہ بن
عباس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا جسنے کسی جاندار کی تصویر بنائی تو اللہ اوس پر عذاب کرتا رہیگا یہانتک کہ وہ اوس میں جان ڈالے
اور جان ڈالنا اوس سے کبھی نہو سکیگا یعنی عذاب بھی موقوف نہوگا ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جاندار کی تصویر بنانا بہت بڑا گناہ ہی
اس واسطے کہ یہ کام خدا کا ہی تو تصویر بنانے والا گویا در پردہ خدائی کا دعوی کرتا ہی دوسرا سبب کہ تصویر سازی جڑ ہی بت پرستی کی
لیکن درخت اور پہاڑ اور بیل بوٹا بنانا درست ہی م ابن عمر من ضرب غلاما لہ حدا لم یاتہ او لطمہ فان کفارتہ ۱۱۸
ان یعتقہ مسلم میں عبداللہ بن عمر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اپنے غلام کو بلے کیے حد مارے خواہ حرام کاری کی خواہ شراب پینے کی یا اوسکو
یا طمانچہ مارے تو اوسکا کفارہ یعنی اوتارا یہ ہی کہ اوسکو آزاد کرے ف غلام کو بلے تقصیر مارنے سے آزاد کرنا مستحب ہی امام اعظم اور امام شافعی کے
نزدیک فرض نہیں م انس و معاذ بن جبل من طلب الشھادۃ صادقا اعطیھا ولو لم تصبہ مسلم میں انس اور ۱۱۹
معاذ بن جبل رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو مانگے خدا سے شہادت کو سچے دل سے تو اوسکو شہادت کا ثواب ملیگا اگرچہ اوسے شہادت نہ ملی
ف معلوم ہوا کہ نیت خالص کو دین میں بڑا دخل ہی ق سعید بن زید من ظلم قید شبر من الارض طوقہ اللہ ۱۲۰
من سبع ارضین بخاری میں سعید بن زید رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو ظلم سے بالشت بھر زمین چھین لے گا تو خدا اوسکے گلے میں
سات طبق زمین کا طوق ڈالیگا م ثوبان من عاد مریضا لم یزل فی خرفۃ الجنۃ مسلم میں ثوبان رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے ۱۲۱
فرمایا کہ جو بیمار کو پوچھے گا وہ ہمیشہ بہشت کے باغچے سے میوے چنے گا ف بیمار کا پوچھنا مسلمان کا حق ہی حضرت کی سنت ہی لازم ہی کہ بیمار کے پاس
تھوڑا بیٹھے زیادہ اوسکو نہ ستاوے اور دعا خیر کرکے چلا آوے خم انس من عال جاریتین حتی تبلغا جاء یوم القیمۃ انا وھو ۱۲۲

هٰكَذَا وَضَمَّ اَصَابِعَهٗ بخاری مین انس رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو دو لڑکیون کو اپنی ہون یا بیگانی پالیگا یہانتک کہ

وے جوانی کو پہنچین تو قیامت مین وہ شخص آویگا میرے ساتھ اسطرح ملا ہوا اور حضرت نے اپنی انگلیان ملائین **ف** یعنی جیسے انگلیان

آپس مین خوب ملین ہین کچھ فرق نہین ویسے ہی لڑکیونکا پالنے والا بھی قیامت مین میرے ساتھ ملا ہوگا زہے قسمت جسنے لڑکیون کو پالا اور حضرت سے

۱۲۳ ملا **و** اَبُوْهُرَيْرَةَ مَنْ عُرِضَ عَلَيْهِ رَيْحَانٌ فَلَا يَرُدَّهٗ فَاِنَّهٗ خَفِيْفُ الْمَحْمِلِ طَيِّبُ الرِّيْحِ مسلم مین ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت

نے فرمایا کہ جسکو خوشبودار گھاس یا پھول دیا جاوے اسکو نہ پھیرے لیوے اس واسطے کہ ہلکا احسان ہی اور خوشبودار چیز ہی **ف** یعنی

خوشبودار پھول کچھ بڑا احسان نہین کہ اوسکا عوض دینا کچھ مشکل ہو یا عوض نہ دینے سے کوئی گلہ شکوہ کرے تو ایسی چیز کیون پھیرے

۱۲۴ **و** عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ مَنْ عَلِمَ الرَّمْيَ ثُمَّ تَرَكَهٗ فَلَيْسَ مِنَّا مسلم مین عقبہ بن عامر رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو تیر لگانا سیکھے

۱۲۵ پھر اوسکو چھوڑ دے وہ ہماری راہ پر نہین **ف** یعنی تیر لگانا جہاد کا سبب ہی تو اوسکا چھوڑنا گویا جہاد کا چھوڑنا ہی **خ**

عَائِشَةُ مَنْ عَمَرَ اَرْضًا لَيْسَتْ لِاَحَدٍ فَهُوَ اَحَقُّ بخاری مین حضرت عائشہ رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو آباد کرے

۱۲۶ زمین کو جسکا کوئی مالک نہین تو وہی مالکی کے لائق ہی یعنی پھر اوس زمین کا کوئی دعوی نہین کرسکتا ہی **و** عَائِشَةُ مَنْ عَمِلَ عَمَلًا

لَيْسَ عَلَيْهِ اَمْرُنَا فَهُوَ رَدٌّ مسلم مین حضرت عائشہ رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو کوئی وہ کام کرے کہ جسپر ہمارا حکم نہین تو وہ کام

مردود ہی **ف** اس حدیث سے بدعت جڑ پیڑ سے اکھڑ گئی یعنی جس دین کے کام مین حضرت کا حکم نہو خواہ کھلا خواہ چھپا وہ کام مردود ہی مسلمان

۱۲۷ محمدی کو اوس سے بچنا چاہیے **ق** اَبُوْهُرَيْرَةَ مَنْ غَدَا اِلَى الْمَسْجِدِ اَوْ رَاحَ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهٗ فِي الْجَنَّةِ نُزُلًا كُلَّمَا غَدَا اَوْ رَاحَ

بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو صبح شام نماز کو مسجد مین آیا کریگا تو خدا اوسکے واسطے مہمانی طیار کریگا بہشت مین

۱۲۸ ہر صبح شام **و** اِبْنُ عُمَرَ وَاَبُوْهُرَيْرَةَ مَنْ غَشَّنَا فَلَيْسَ مِنَّا مسلم مین عبداللہ بن عمر اور ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت

نے فرمایا کہ جو ہمسے یعنی مسلمانون سے دغابازی کریگا وہ مسلمانون مین نہین **ف** ایکبار حضرت بازار مین گئے ایک گیہون کے ڈھیر مین

ہاتھ ڈالا تو اندر گیلا پایا سبب اوسکا پوچھا اوسنے کہا کہ یا حضرت پانی سے بھیگ گیا ہی حضرت نے فرمایا کہ بھیگے گیہون اوپر کیون نہ رکھے

۱۲۹ کہ سب لوگ دیکھتے پھر حضرت نے یہ حدیث فرمائی کہ جو دغابازی کرے دھوکا دے وہ مسلمان نہین **و** اِبْنُ عُمَرَ مَنْ فَاتَتْهُ

صَلٰوةُ الْعَصْرِ فَكَاَنَّمَا وُتِرَ اَهْلَهٗ وَمَالَهٗ مسلم مین عبداللہ بن عمر رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسکی عصر کی نماز جاتی رہے

۱۳۰ تو جیسے اوسکے جورو لڑکے اور مال چھین گیا **و** اَبُوْهُرَيْرَةَ مَنْ فَرَّجَ عَنْ اَخِيْهِ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ الدُّنْيَا فَرَّجَ اللّٰهُ

عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مسلم مین ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اپنے بھائی مسلمان کی مشکل آسان

۱۳۱ کرے دنیا کی مشکلون سے تو اللہ اوسکی مشکل آسان کرے گا قیامت کی مشکلون سے **ق** اَبُوْمُوْسَى الْاَشْعَرِيُّ مَنْ

قَاتَلَ لِتَكُوْنَ كَلِمَةُ اللّٰهِ هِيَ الْعُلْيَا فَهُوَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بخاری اور مسلم مین ابوموسی اشعری رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے

فرمایا کہ جو اس واسطے لڑے کہ خدا کا بول بالا ہو وہ راہ خدا کا غازی ہی **ف** ایک آدمی نے حضرت سے پوچھا کہ لوگ مال کے

واسطے لڑتے ہین نام کے واسطے لڑتے ہین عزت کے واسطے لڑتے ہین سو ان مین سے خدا کی راہ کا لڑنے والا کون ہی تب حضرت نے یہ فرمایا کہ جسکی

۱۳۲ نیت ہو کہ اللہ کا دین غالب ہو وہ اللہ کی راہ مین ہی **خ** اَبُوْهُرَيْرَةَ مَنْ قَالَ اَنَا خَيْرٌ مِنْ يُوْنُسَ بْنِ مَتّٰى فَقَدْ كَذَبَ

بخاری مین روایت ہی ابوہریرہ رضؓ سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو کہے کہ مین بہتر ہون یونس پیغمبر سے وہ جھوٹا ہی **ف** اس حدیث کے مطلب

ایات کہ جو شخص اپنے تئین حضرت یونس سے بہتر جانے یعنی یون سمجھے کہ حضرت یونس اپنی قوم کی تکلیف دینے پر نہ صبر کر سکے اور بے حکم خدا کے اون
سے چلے گئے اور مچھلی کے پیٹ مین قید ہوئے تو مین اون سے صبر مین بہتر ہون تو وہ شخص جھوٹا ہی اس واسطے کہ پیغمبر سے کوئی بہتر نہیں ہو سکتا
دوسرا یہ مطلب کہ حضرت کو حضرت یونس سے بہتر کہے حال آنکہ ہمارے حضرت سب پیغمبرون سے افضل ہین پر اوسکو حضرت نے از راہ انکسار منع کیا یا حضرت
ہی یا سے ڈرے کہ مبادا نادان لوگ مجکو افضل کہتے کہتے کہین یونس کو برا نکہنے لگین تو کافر ہو جاوین جیسے یہودیون نے حضرت موسی کی برائی کیا
کرتے کرتے حضرت عیسی کو برا کہا اور کافر ہو گئے ۃ سَعْدُ بْنُ اَبِیْ وَقَّاصٍ مَنْ قَالَ حِیْنَ یَسْمَعُ الْمُؤَذِّنَ وَاَنَا اَشْهَدُ اَنْ ۱۳۳
لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ رَضِیْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِمُحَمَّدٍ رَسُوْلًا وَبِالْاِسْلَامِ
دِیْنًا غُفِرَ لَهٗ ذَنْبُهٗ مسلم مین سعد بن ابی وقاص رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو موذن سے اذان سنکر یون کہے کہ مین بھی گواہی دیتا ہون
کہ سوا خدا کے کوئی لائق بندگی کے نہین وہ اکیلا ہی کوئی اوسکا شریک نہین اور محمد اسکا بندہ ہی اور اوسکا رسول مین راضی ہون اللہ کی
مالکی اور محمد کی پیغمبری سے اور مسلمانی دین سے تو اوسکے گناہ بخشے جاوینگے خ جَابِرٌ مَنْ قَالَ حِیْنَ یَسْمَعُ النِّدَاءَ اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ ۱۳۴
الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلٰوةِ الْقَائِمَةِ اٰتِ مُحَمَّدَنِ الْوَسِیْلَةَ وَالْفَضِیْلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَنِ الَّذِیْ وَعَدْتَّهٗ
حَلَّتْ لَهٗ شَفَاعَتِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ بخاری مین جابر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو شخص جب اذان سنے تو یہ دعا یعنی اللّٰھم سے
وعدتہ تک پڑھے تو اوسکو قیامت مین میری شفاعت پہونچیگی یعنی حضرت اوسکو بخشا وینگے اس دعا کے یہ معنی کہ اے خدا اس پوری پکار اور سدا
رہنے والی نماز کے صاحب محمد کو وسیلہ اور بڑائی پہونچا اور اوسکو سراہے مکان پر جسکا تو نے اوس سے وعدہ کیا ہی پوری پکار یعنی ثواب
کی تاثیر مین پوری ہی سدا رہنے والی نماز یعنی قیامت تک اسکا حکم موقوف نہوگا وسیلہ بہشت مین بہت ایک عمدہ مکان ہی کہ وہ خاص
حضرت کے واسطے ہی مقام محمود یعنی سفارش کا رتبہ جب قیامت کی مصیبتون مین لوگ گرفتار ہونگے اور سب پیغمبر جواب دینگے کسیکی سفارش
نکر سکینگے اوس وقت ہمارے حضرت دیر تک خدا کے سامنے سجدے مین جاوینگے پھر لوگون کو بخشا وینگے اسکا نام مقام محمود ہی ق ۱۳۵
اَبُوْ هُرَیْرَةَ مَنْ قَالَ حِیْنَ یُصْبِحُ وَحِیْنَ یُمْسِیْ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ مِائَةَ مَرَّةٍ لَمْ یَاْتِ اَحَدٌ یَّوْمَ الْقِیٰمَةِ بِاَفْضَلَ
مِمَّا جَاءَ بِهٖ اِلَّا اَحَدٌ قَالَ مِثْلَ مَا قَالَ اَوْ زَادَ عَلَیْهِ بخاری و مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو صبح
شام سبحان اللہ وبحمدہ سو بار پڑھا کریگا تو قیامت کے دن اس سے بہتر کوئی عبادت نلاویگا مگر وہی شخص جو پڑھا کیا ہو اسیکی طرح یا اس سے کچھ
پڑھکے یعنی اسکے پڑھنے والے کے برابر وہی شخص ہی جو سبحان اللہ وبحمدہ کو سو بار یا زیادہ پڑھتا ہوگا اسکے سوا اور کوئی اوسکے
برابر نہین سبحان اللہ کیا رتبہ ہی سبحان اللہ وبحمدہ کے پڑھنے کا ق اَبُوْ اَیُّوْبَ الْاَنْصَارِیُّ مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ ۱۳۶
لَا شَرِیْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ عَشْرَ مِرَارٍ كَانَ كَمَنْ اَعْتَقَ اَرْبَعَةَ اَنْفُسٍ مِّنْ
وُلْدِ اِسْمٰعِیْلَ بخاری و مسلم مین ابو ایوب رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو لا الہ الا اللہ قدیر تک دس بار پڑھیگا تو اسکا ثواب
اوسکے برابر ہوگا جسنے چار غلام حضرت اسمعیل کی اولاد سے آزاد کیے معنی اوسکے یہ کہ نہین کوئی سوا خدا کے لائق بندگی کے وہ اکیلا ہی
کوئی اوسکا شریک نہین اوسی کو بادشاہی ہی اور اوسی کو سب خوبیان اور وہ ہر چیز کر سکتا ہی ف غلام کوئی ہو اوسکے آزاد
کرنے مین ثواب ہی لیکن حضرت اسمعیل کی اولاد ذات مین سب سے افضل ہی تو اونکے آزاد کرنے مین زیادہ تر ثواب ہی اس حدیث سے کلمہ توحید
کی فضیلت اور حضرت اسمعیل کی اولاد یعنی عرب کی شرافت ثابت ہوئی ق اَبُوْ هُرَیْرَةَ مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ۱۳۷

وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ فِيْ يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ كَانَتْ لَهٗ عِدْلَ
عَشْرِ رِقَابٍ وَكُتِبَتْ لَهٗ مِائَةُ حَسَنَةٍ وَمُحِيَتْ عَنْهُ مِائَةُ سَيِّئَةٍ وَكَانَتْ لَهٗ حِرْزًا مِنَ الشَّيْطَانِ يَوْمَهٗ
ذٰلِكَ حَتّٰى يُمْسِيَ وَلَمْ يَأْتِ اَحَدٌ بِاَفْضَلَ مِمَّا جَاءَ بِهٖ اِلَّا رَجُلٌ عَمِلَ اَكْثَرَ مِنْهُ وَمَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ
فِيْ يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ حُطَّتْ خَطَايَاهُ وَاِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت
نے فرمایا کہ جو کلمہ توحید کو ایکدن سو بار پڑھے تو اوسکو دس غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب ملیگا اور سو نیکیاں اوسکے لیے لکھی جاوینگی
اور سو برائیاں اوسکی مٹائی جاوینگی اور اوسدن شام تک اوسکو شیطان سے پناہ رہے گی اور اوس سے بہتر کوئی نہین
مگر جسنے کہ اوس سے زیادہ پڑھا اور جو سبحان اللہ وبحمدہ کو ایکدن مین سو بار پڑھا کریگا اوسکے گناہ جھیل ڈالے جاوینگے اگرچہ سمندر کے پھین کے برابر
ہون یعنی اگرچہ بہت ہون معاف ہونگے ١٣٨ م طَارِقُ بْنُ اَشْيَمَ مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَكَفَرَ بِمَا يُعْبَدُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ حَرُمَ
مَالُهٗ وَدَمُهٗ وَحِسَابُهٗ عَلَى اللّٰهِ مسلم مین طارق بن اشیم سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے زبان سے لا الہ الا اللہ کہا اور
جو چیز کہ سوا خدا کے پوجی جاتی ہو خواہ بت ہو یا پتھر یا قبر اوس سے انکار کرے تو اوسکا مال اور خون حرام ہی اور اوسکا حساب اللہ پر ہی ف
یعنی جو مسلمان ہوا اوسکا جان و مال بچ گیا اور اگر اوسنے مکر کیا ہوگا اپنے بچنے کے واسطے تو خدا اوسکو سمجھ لیگا یعنی دل کا حال دریافت
کرنا ہمارا کام نہین ہمکو ظاہر کا حکم ہی لا الہ الا اللہ پڑھنا نشان تھا اسلام کا حضرت کے وقت جو لا الہ الا اللہ کہتا وہ محمد رسول اللہ بھی کہتا تھا
قیامت اور ضروریات دین کو مانتا تھا اور یہ اس حدیث کا مطلب نہین کہ جو صرف لا الہ الا اللہ کہے وہ مسلمان ہی خواہ حضرت کو
اور قیامت کو مانے یا نمانے اس واسطے کہ ایمان اوسکا نام ہی کہ دین کی سب ضروریات کو مانے اگر ایک بات کا بھی منکر ہو تو کافر ہی
١٣٩ خ اَبُوْهُرَيْرَةَ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ بخاری مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی جو ایمان
اور ثواب کے واسطے رمضان کی راتون مین نماز پڑھیگا خواہ تراویح خواہ اور نماز تو اوسکے اگلے گناہ بخشے جاوینگے ١٤٠ خ اَبُوْهُرَيْرَةَ
مَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ اِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَمَنْ صَامَ رَمَضَانَ اِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا
غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَفِيْ رِوَايَةِ الْاُقْلِيْشِيْ مَنْ يَّقُمْ لَيْلَةَ الْقَدْرِ بخاری مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ
جو ایمان سے اور ثواب کے واسطے شب قدر مین جاگے گا اور نماز پڑھے گا تو اوسکے اگلے گناہ معاف ہوجاوینگے اور جو ایمان سے اور ثواب کے واسطے
رمضان کے روزے رکھیگا تو اوسکے اگلے گناہ بخشے جاوینگے اور اقلیشی نے جسکی کتاب النجم تصنیف ہی اس حدیث مین من قام لیلۃ القدر کی جگہ
من یقم لیلۃ القدر کو روایت کیا ہی لیکن مطلب دونون کا ایک ہی صرف لفظ کا فرق ہی ١٤١ م اَبُوْهُرَيْرَةَ مَنْ قُتِلَ دُوْنَ مَالِهٖ فَهُوَ شَهِيْدٌ
مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اپنے مال کے ورے یعنی اپنے مال کے بچانے کے سبب مارا جاوے تو وہ شہید ہی ف یہ حدیث
بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمرو کی روایت سے ہی صرف مسلم کی علامت سہو ہی اور ابوہریرہ کی طرف اس روایت کی نسبت خطا ہی کاتب کی
مصابیح مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت سے ایک شخص نے پوچھا کہ یا رسول اللہ اگر کوئی میرا مال چھینے تو مین کیا کرون حضرت نے فرمایا کہ اپنا مال
لوٹنے دے پھر اوسنے کہا اگر وہ ہتھیار کرے اور لڑے حضرت نے فرمایا کہ تو بھی اوس سے لڑ پھر اوسنے کہا بھلا اگر وہ مجھے مار ڈالے حضرت نے
فرمایا کہ تو شہید ہوگا پھر اوسنے کہا کہ اگر مین اوسکو مار ڈالون حضرت نے فرمایا کہ وہ ظالم تھا دوزخی ہوا اوس وقت حضرت نے یہ حدیث فرمائی کہ جو
اپنے مال بچانے کے سبب سے مارا جاوے وہ شہید ہی ١٤٢ م اَبُوْهُرَيْرَةَ مَنْ قُتِلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَهُوَ شَهِيْدٌ وَمَنْ مَاتَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

فَهُوَ شَهِيْدٌ وَمَنْ مَاتَ فِي الطَّاعُوْنِ فَهُوَ شَهِيْدٌ وَمَنْ مَاتَ فِي الْبَطْنِ فَهُوَ شَهِيْدٌ وَمَنْ غَرِقَ فَهُوَ شَهِيْدٌ
مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو خدا کی راہ مین یعنی جہاد مین مارا گیا تو وہ شہید ہی اور جو خدا کی راہ یعنی جہاد یا حج مین اپنی
موت مر گیا وہ شہید ہی اور جو وبا مین مر گیا وہ شہید ہی اور جو پیٹ کی بیماری سے مر گیا جیسے اسہال کی بیماری سے تو وہ شہید ہی اور جو ڈوب
گیا وہ شہید ہی **ف** مصابیح مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے اصحاب سے پوچھا کہ تم شہید کسکو جانتے ہو اصحاب نے عرض کی کہ جو
راہ خدا مین مونھہ نہ موڑے اور مارا جاوے حضرت نے فرمایا تو تو میری امت کے شہید بہت تھوڑے ہونگے پھر حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور دوسری
حدیث مین فرمایا ہی کہ جو آگ مین جلے اور جسپر دیوار گر پڑے اور جو عورت کہ لڑکا پیدا ہوتے مر جاوے اور جو ذات الجنب یعنی پانجر کے درد
سے اور جو سل کی بیماری ہو تو وہ بھی شہید ہی ہر چند اعلیٰ مرتبے کا وہی شہید ہی جو خدا کی راہ مین مارا جاوے لیکن ان لوگون کو بھی شہیدون
کی طرح کچھ ثواب آخرت مین ملیگا اور مرتبہ بلند ہوگا لیکن انکو غسل نہ دینا اور نماز نہ پڑھنا مثل شہید کے درست نہین **ق** اَبُوْ قَتَادَةَ ۱۴۳
مَنْ قَتَلَ قَتِيْلًا لَهٗ عَلَيْهِ بَيِّنَةٌ فَلَهٗ سَلَبُهٗ بخاری او مسلم مین ابو قتادہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو مسلمان جہاد مین کسی
کافر کو مارے اور اوسکے مارنے کے گواہ بھی ہون تو اوسکے اسباب اور ہتھیار کا مالک مارنے والا ہی **ف** امام اعظم کے مذہب مین قاتل اسباب کو
اوس وقت پاوے گا کہ جب امام نے اوسکی بابت کا حکم دیا ہو اور امام شافعی کے نزدیک امام کا حکم کچھہ شرط نہین **خ** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو مَنْ قَتَلَ ۱۴۴
مُعَاهِدًا لَمْ يَرَحْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ وَاِنَّ رِيْحَهَا تُوْجَدُ مِنْ مَسِيْرَةِ اَرْبَعِيْنَ عَامًا بخاری مین عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ جو قول قرار والے کو مار ڈالیگا وہ بہشت کی بو نہ سونگھیگا اور بہشت کی خوشبو چالیس برس کی راہ سے معلوم ہوتی ہی **ف** معاہد اور ذمی
اوسکو کہتے ہین جو مطیع الاسلام ہوا اور امام نے اوسکو پناہ دی ہو اوسکا قتل کرنا نہایت گناہ ہی قول کا توڑنا کسی طرح نہین درست
ہ اَبُوْ هُرَيْرَةَ مَنْ قَتَلَ وَزَغَةً فِيْ اَوَّلِ ضَرْبَةٍ فَلَهٗ كَذَا وَكَذَا حَسَنَةً وَمَنْ قَتَلَهَا فِي الضَّرْبَةِ الثَّانِيَةِ فَلَهٗ كَذَا ۱۴۵
وَكَذَا حَسَنَةً لِدُوْنِ الْاُوْلٰى وَاِنْ قَتَلَهَا فِي الضَّرْبَةِ الثَّالِثَةِ فَلَهٗ كَذَا وَكَذَا حَسَنَةً لِدُوْنِ الثَّانِيَةِ مسلم
مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو مارڈالیگا گرگٹ کو پہلی بار تو اوسکو اتنا اتنا ثواب ہی اور جو اوسکو دوسری بار مین مارے گا
تو اوسکو اتنا اتنا ثواب ہی مگر پہلی بار سے کم اور جو تیسری بار مین مارے گا تو اوسکو اتنا اتنا ثواب ہی لیکن دوسری بار سے کم **ف** یعنی اول بار
گرگٹ مارنے کا بڑا ثواب ہی دوسری بار کم تیسری بار اوس سے بھی کم گرگٹ زہر دار جانور اور موذی ہی تو جسنے موذی کو مارا تو اوسنے ایک
خلقت کو آرام دیا ثواب پایا چاہیے اور بخاری مین روایت ہی کہ جب حضرت ابراہیم کو آگ مین ڈالا تھا تو سب جانور آگ بجھاتے تھے لیکن گرگٹ
آگ کو پھونک پھونک بھڑکاتا تھا اس واسطے اس ذات کے مارنے مین ثواب ہی **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ مَنْ قَذَفَ مَمْلُوْكَهٗ وَهُوَ بَرِيْءٌ ۱۴۶
مِمَّا قَالَ جُلِدَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ كَمَا قَالَ بخاری او مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اپنے غلام کو حرام
کاری کا بدنامی کا عیب لگاویگا تو قیامت کے دن اوسکو کوڑے لگینگے اور اگر اوسنے حرام کاری کی ہوگی تو نہ لگینگے **ف** جو کسیکو حرام کاری کا عیب لگاوے
اور چار گواہ نہ لا سکے تو حاکم اوسکو اسی کوڑے مارے اور جو مالک اپنے غلام کو عیب لگاویگا تو دنیا مین نہ مارا جاویگا لیکن قیامت مین کوڑے کھاویگا
ق اَبُوْ مَسْعُوْدٍ عُقْبَةُ بْنُ عَمْرٍو الْاَنْصَارِيُّ مَنْ قَرَاَ بِالْاٰيَتَيْنِ مِنْ اٰخِرِ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ فِيْ لَيْلَةٍ كَفَتَاهُ ۱۴۷
بخاری او مسلم مین عقبہ بن عمروؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو رات کو سورہ بقر کی تمامی کی دو آیتین پڑھے گا یعنی آمن الرسول سے
آخر تک تو وے کفایت کرتی ہین **ف** یعنی سوتے وقت قرآن پڑھنا سنت ہی اور برکت کا سبب ہی تو جسنے آمن الرسول پڑھا تو کافی ہی

یا بجاے تہجد کفایت کرتا ہی **ق** الرُّبَیِّعُ بِنْتُ مُعَوِّذِ بْنِ عَفْرَاءَ مَنْ كَانَ اَصْبَحَ صَائِمًا فَلْيُتِمَّ صَوْمَهُ وَمَنْ ۱۴۸
كَانَ اَصْبَحَ مُفْطِرًا فَلْيُتِمَّ بَقِيَّةَ يَوْمِهِ بخاری اور مسلم مین ربیع رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے صبح سے روزہ رکھا ہو
وہ اپنا روزہ پورا رکھے اور جسنے صبح سے روزہ توڑا ہو تو باقی دن کو تمام کرے یعنی کچھ نکھاوے **ف** قریش مکے مین عاشورے کا
روزہ رکھتے تھے حضرت بھی رکھتے تھے جب مدینے مین حضرت آئے تو عاشورے کے روزے کا حکم کیا لوگون کو اور یہ حدیث فرمائی پھر جب رمضان
کے روزے فرض ہوے تو عاشورے کا روزہ فرض نرہا بعضے رکھتے تھے سنت جانکے اور بعضے نرکھتے تھے **ق** اَبُوْ سَعِيْدٍ مَنْ كَانَ اعْتَكَفَ ۱۴۹
فَلْيَرْجِعْ اِلٰى مُعْتَكَفِهٖ فَاِنِّيْ رَاَيْتُ هٰذِهِ اللَّيْلَةَ وَرَاَيْتُنِيْ اَسْجُدُ فِيْ مَاءٍ وَّطِيْنٍ بخاری اور مسلم مین ابو سعید رضی سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اعتکاف بیٹھا ہو وہ پھر آوے اپنے اعتکاف کے مقام پر سو مینے مقرر شب قدر کو خواب مین دیکھا ہی اور مجکو
دکھا دیا ہی کہ مین سجدہ کرتا ہون پانی اور مٹی مین یعنی شب قدر وہ رات ہی کہ جسمین پانی برسے گا اور مین کیچڑ مین سجدہ کرونگا **ف** صحیح بخاری
مین اسکا پورا قصہ ابو سعید رضی سے یون روایت ہی کہ ہم ایک سال رمضان مین شب قدر کے واسطے دسوین تاریخ سے انیسوین تک حضرت کے ساتھ مسجد مین
اعتکاف بیٹھے تو حضرت نے بیسوین کی صبح کو فرمایا کہ شب قدر مجکو معلوم ہوئی تھی سو مین بھول گیا اب پچھلے دہے مین تلاش کرو طاق تاریخون
مین اور مینے خواب مین شب قدر کو دیکھا ہی کہ پانی اور مٹی مین سجدہ کرتا ہون سو جسنے اعتکاف توڑا ہو وہ پھر مسجد مین آکر اعتکاف کرے ابو سعید
کہتے ہین کہ اوس وقت آسمان پر کہین بدلی کا نام بھی نہ تھا پھر بدلی ہوئی اور یہان تک پانی برسا کہ حضرت کی مسجد کی چھت ٹپکی
پھر حضرت نے اوسی کیچڑ مین نماز پڑھی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ شب قدر اکیسوین رات کو ہوئی تھی **خ** اَبُوْ هُرَيْرَةَ مَنْ كَانَتْ عِنْدَهٗ ۱۵۰
مَظْلِمَةٌ لِاَخِيْهِ مِنْ عِرْضِهٖ اَوْ شَيْءٍ فَلْيَتَحَلَّلْهُ مِنْهُ الْيَوْمَ مِنْ قَبْلِ اَنْ لَّا يَكُوْنَ دِيْنَارٌ وَّلَا دِرْهَمٌ
اِنْ كَانَ لَهٗ عَمَلٌ صَالِحٌ اُخِذَ مِنْهُ بِقَدْرِ مَظْلِمَتِهٖ وَاِنْ لَّمْ تَكُنْ لَّهٗ حَسَنَاتٌ اُخِذَ مِنْ سَيِّئَاتِ صَاحِبِهٖ
فَحُمِلَ عَلَيْهِ بخاری مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسپر کچھ مظلمہ ہو اپنے بھائی مسلمان کا خواہ اوسکی آبرو کا ہو یا کسی
اور چیز کا یعنی جان و مال کا تو چاہیے کہ آج اوسے بخشا لیوے اوس دن سے پہلے کہ جس دن نہ اشرفی یا نہ ہوگی نہ روپیہ اگر ظالم کے کچھ نیک کام
ہونگے تو اوسے لیکر بقدر ظلم کے مظلوم کو دلائے جاوینگے اور اگر ظالم کے کچھ بھی نیک عمل نہونگے تو مظلوم کے گناہ لیکر ظالم پر لادے جاوینگے
یعنی پھر اون گناہون کو لادنے کے واسطے دوزخ مین جاویگا **ف** گناہ دو قسم ہین خدا کے گناہ اور بندون کے گناہ سو خدا کے گناہ توبہ
کرنے سے یا اوسکے فضل سے معاف ہو سکتے ہین اور بندون کے گناہ اونکے بخشے نہین معاف ہوتے تو جسکو قیامت کا ڈر ہو اوسکو لازم ہی کہ جنکے قصور
کیے ہون اونسے معاف کرالے خواہ منت عاجزی کرکے خواہ روپیہ پیسا دیکے اگر گھر باغ کسیکا چھین لیا ہو یا کسیکی چوری کی ہو رشوت لی ہو
دغابازی سے کسیکا مال دبایا ہو تو اوسکو پھیر دے اور اگر کسیکو مارا کوٹا ہو یا بے عزت کیا ہو تو اوسکو جسطرح ہو سکے راضی کرے زندگی کو غنیمت جانے
ابھی اسکا علاج ممکن ہی دنیا مین کچھ تدبیر ہو سکے گی کہ وہان نمال پاس ہوگا نہ اسباب **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ مَنْ كَانَتْ لَهٗ اَرْضٌ ۱۵۱
فَلْيَزْرَعْهَا اَوْ لِيَمْنَحْهَا اَخَاهُ فَاِنْ اَبٰى فَلْيُمْسِكْ اَرْضَهٗ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسکی
زمین ہو تو چاہیے اوسمین کھیتی کرے یا چاہیے اپنے بھائی مسلمان کو عاریت دے کہ وہ کھیتی کرے سو اگر وہ عاریت نلے تو اپنی زمین کو رہنے دے **ف** بخاری
مین روایت ہی کہ پیشتر سے لوگ زمین کو بٹائی پر دیتے تھے آدھا تہائی چوتھائی ٹھہرا لیتے پھر بانٹتے وقت جھگڑا ہوتا تھا تو حضرت نے اس بٹائی سے
منع کیا اور فرمایا کہ زمین کا مالک یا آپ کھیتی کرے یا مانگے دے یا زمین کو نرے کھیتی رکھے یعنی بٹائی پر نہ دے اور یہی مذہب ہی امام اعظم کا اور امام شافعی

رَاَيْتُنِيْ یعنی عالم مین خود ۱۲

اور ابی یوسف اور محمد کے نزدیک تہائی پڑ رہن دینا درست ہے ۱۵۲ خ ابن عمر من کان حالفا فلیحلف باللّٰہ او لیصمت
بخاری مین عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو قسم کھایا چاہے تو اللہ کی کھاوے یا چپ رہے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ
سواے خدا کے کسی کی قسم نہین درست قرآن کی نہ اپنے باپ دادا کی چنانچہ اور حدیث مین صاف منع کیا ہے ۱۵۳ ق انس من کان ذبح قبل الصلوٰۃ
فلیعد بخاری اور مسلم مین انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو قربانی ذبح کر چکا ہو نماز سے پہلے تو چاہیے کہ پھر کر ذبح کرے ف
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ شہر مین نماز عید سے پہلے قربانی کرنا نہین درست اور چھوٹی بستیون مین جہان عید کی نماز نہوتی ہو وہان درست ہے اور
یہی مذہب ہے امام اعظم کا ۱۵۴ و سبرۃ بن معبد الجھنی من کان عندہ شیء من ھذہ النساء اللاتی تمتع فلیخل سبیلھا
مسلم مین سبرہ بن معبد سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جسکے پاس کوئی عورت ہو ان عورتون سے کہ جسنے متعہ کیا ہو تو اوسکو چھوڑ دے یعنی
متعہ کرنا اب حرام ہوا ف متعہ اسکو کہتے ہین کہ کسی عورت سے کہے کہ مین صحبت کے واسطے تجھسے متعہ کرتا ہون بدلے پانچ یا دس روپے کے
دو روز یا سال بھر کے لیے سو اہل سنت جماعت کے چارون مذہب مین متعہ حرام ہے اور ہدایہ کے مصنف نے جو امام مالک کی طرف نسبت کیا ہے سو
اوسکو غلطی ہوئی ہے اس واسطے کہ امام مالک کی موطا مین اور اونکی فقہ کی کتابون مین متعہ کو صاف حرام لکھا ہے اور علماے محدثین کی یہ تحقیق ہے کہ
متعہ دو بار حلال ہوا اور دو بار حرام ہوا پہلے چند روز مباح رہا تھا پھر جب خیبر فتح ہوا تو حرام ہو گیا چنانچہ حضرت علی سے موطا اور بخاری اور مسلم
اور ترمذی مین اسکی روایت ہے دوسری بار جنگ اوطاس مین تین دن متعہ مباح ہوا پھر فتح مکے مین قیامت تک کو حضرت نے حرام کیا چنانچہ صحیح مسلم مین
سلمہ بن اکوع سے اس حدیث کی روایت موجود ہے اور سب حضرت کے اصحاب کا متعہ کی حرمت پر اجماع اور اتفاق ہے صرف عبد اللہ بن عباس اول اوسکو
درست کہتے تھے آخر کو جب اونکو حدیثین پہونچین تو وے بھی حرمت کے قائل ہوے چنانچہ ترمذی مین ثابت ہے اور جب حدیث اور فقہ کی کتابون سے
متعہ کی حرمت ثابت ہو چکی تو اب شیعہ کو اہل سنت کا الزام دینا محض بیجا ہے اونکی بوجھ مین خلل ہے ۱۵۵ ق عبد الرحمٰن
بن ابی بکر من کان عندہ طعام اثنین فلیذھب بثالث ومن کان عندہ طعام اربعۃ فلیذھب بخامس
بسادس او کما قال بخاری اور مسلم مین عبد الرحمٰن بن ابی بکر صدیق سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جسکے پاس دو آدمی کا کھانا ہو وہ تیسرے
آدمی کو کھلانے کے واسطے لیجاوے اور جسکے پاس چار آدمی کا کھانا ہو وہ پانچ چھ کو لیجاوے راوی کو شک ہے کہ پانچ چھ فرمایا یا کہ اسکے
بدلے کچھ اور ف جب حضرت کافرون کے خوف سے مکہ چھوڑ مدینے مین آئے تو حضرت کے ساتھ اور اصحاب بھی آئے مال اسباب وطن مین چھوٹ رہا
اصحاب صفہ کو زیادہ تر کھانے کی تکلیف ہونے لگی تب حضرت نے مدینے مین رہنے والون سے یہ فرمایا کہ جسکے پاس دو کا کھانا ہو وہ تیسرے آدمی کو ہمارے
پاس سے لیجاوے اور کھانا کھلاوے ۱۵۶ خ ابن عمر من کان فی حاجۃ اخیہ کان اللّٰہ فی حاجتہ بخاری مین عبد اللہ بن عمر سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اپنے بھائی مسلمان کا کام کاج کیا کریگا تو خدا اوسکا کام بنایا کریگا ف یعنی آدمی ہر دم خدا کا محتاج
ہے تو جو چاہے کہ خدا میرا مطلب بر لا کرے اوسکو لازم ہے کہ اپنے مسلمان بھائی کا مقدور بھر کام بناوے اور اوسکے واسطے سعی سفارش کیا کرے
۱۵۷ ق جابر من کان لہ شریک فی ربعۃ او نخل فلیس لہ ان یبیع حتی یؤذن شریکہ فان رضی اخذ
وان کرہ ترک بخاری اور مسلم مین جابر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جسکا کوئی شریک ہو خواہ گھر مین یا باغ مین تو اوسکو بدون اطلاع شریک کے
شراکت کی چیز کا بیچنا نہین درست پھر بعد اطلاع کے اگر شریک چاہیگا تو مول لیگا اور اگر نچاہیگا تو نہ لیگا ۱۵۸ خ ابو سعید من کان معہ
فضل ظھر فلیعد بہ علی من لا ظھر لہ ومن کان لہ فضل من زاد فلیعد بہ علی من لا زاد لہ مسلم مین

ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جسکے پاس سواری سے زیادہ اونٹ ہو تو جسکے پاس اونٹ نہین ہے اوسکو سواری کے واسطے دے اور جسکے پاس کھانا پینا زیادہ ہو تو جسکے پاس کچھ کھانا پینا نہین ہے اوسکو دے ف یہ حضرت نے سفر مین فرمایا تھا

۱۵۹ ‌ و اَسْمَاءُ بِنْتُ اَبِي بَكْرٍ مَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيَقُمْ عَلَى اِحْرَامِهِ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيَحْلِلْ مسلم مین اسماء رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جسکے ساتھ قربانی ہو وہ اپنے احرام پر قائم رہے اور جسکے پاس قربانی نہو وہ احرام کو کھول ڈالے ف حضرت ایکبار سب لوگون کو لیکر حج کو گئے جب مکے مین پہونچے تب یہ حکم کیا کہ جسکے ساتھ قربانی ہو وہ احرام باندھے رہے حج کرکے اوتارے اور جسکے پاس قربانی نہو وہ عمرہ کرکے احرام کھول ڈالے اور حج کے موسم مین دوسرا احرام باندھکے حج کرے لیکن حضرت کے ساتھ قربانی تھی تو حضرت عمرہ کرکے احرام باندھے رہے جب حج کرکے احرام اوتارا

۱۶۰ ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَادِحًا اَخَاهُ لَا مُحَالَةَ فَلْيَقُلْ اَحْسِبُ فُلَانًا وَاللّٰهُ حَسِيْبُهُ وَلَا اُزَكِّي عَلَى اللّٰهِ اَحَدًا اَحْسِبُ كَذَا وَكَذَا اِنْ كَانَ يَعْلَمُ ذٰلِكَ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو کوئی اپنے بھائی مسلمان کی ضرور تعریف کیا چاہے تو یون کہے کہ مین فلانے کو گمان کرتا ہون اور خدا ہی اوسکو خوب جانتا ہے مین خدا کے سامنے کسیکو بے عیب نہین کہہ سکتا مجکو گمان ہے کہ فلانا شخص ایسا ہے اور ایسا اگر اوس بات کو سچ مچ جانتا ہو تو ف حضرت کے روبرو ایک شخص نے دوسرے شخص کی تعریف کی حضرت نے فرمایا کہ تو نے اپنے یار کی گردن کاٹ ڈالی یعنی وہ اپنی تعریف سن کر پھول جائیگا اور آپ کو بہتر سمجھیگا تو خدا اوس سے ناخوش ہوگا پھر حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور تعریف کرنے کا طریقہ سکھایا یعنی اول تو تعریف کرنا کسی طرح بہتر نہین پھر اگر تعریف کرنا ضرور جانے یعنی اوسمین کچھ فائدہ دین کا سمجھے تو جو باتین اوسمین سچی سچی ہون اونکو اسطرح سے کہے کہ میرے گمان مین فلانا شخص دیندار ہے سچا ہے سخی ہے خوب آدمی ہے دوستی مین پورا ہے آگے اللہ جانے کہ وہ کیسا ہے اور دوسری حدیث مین یون آیا ہے کہ جب مرد فاسق کی کوئی تعریف کرتا ہے تب خدا غضب مین آتا ہے تو معلوم ہوا کہ کافر کی تعریف کرنا زیادہ تر گناہ ہے اس زمانے مین اکثر لوگون کی عادت ہے بے فائدہ تعریفین کرنے کی خصوصاً امیرون کے مصاحب خوش آمد سے کیا کیا خرافات بکا کرتے ہین جو کام امیر کرے یا کوئی بات زبان سے نکالے خواہ اچھی خواہ بری تو خوش آمدی کہتے ہین ای سبحان اللہ کیا کہنا ہے یہ ارسطو کو بھی نہ سوجھی تھی ان جھوٹی تعریفون سے اپنی عاقبت تباہ کرتے ہین اور امیر کی خو بگاڑتے ہین

۱۶۱ م اَبُوْ هُرَيْرَةَ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ مُصَلِّيًا بَعْدَ الْجُمُعَةِ فَلْيُصَلِّ بَعْدَهَا اَرْبَعًا مسلم مین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو تم لوگون سے بعد جمعے کے نماز پڑھا چاہے تو چار رکعتین سنت پڑھے اور یہی مذہب ہے امام اعظم کا اور بعد جمعے کے چھہ رکعتون کی بھی روایت آئی ہے

۱۶۲ م اَبُوْ هُرَيْرَةَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَاِذَا شَهِدَ اَمْرًا فَلْيَتَكَلَّمْ بِخَيْرٍ اَوْ لِيَسْكُتْ مسلم مین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو ایمان لایا ہو اللہ کا اور پچھلے دن کا یعنی قیامت کا تو جب کسی کام مین حاضر ہو یعنی کوئی مشورہ پوچھے یا قصہ فیصل کرائے تو اوسکو چاہیے کہ نیک بات کہے یا چپ رہے

۱۶۳ م فَضَالَةُ بْنُ عُبَيْدٍ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا يَاْخُذَنَّ اِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ مسلم مین فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو ایمان لایا ہو اللہ کا اور قیامت کا سو چاندی یا سونے کو نہ مول لے مگر برابر برابر وزن مین یعنی اگر چاندی کے بدلے چاندی مول لے تو وزن مین دونون برابر چاہیین اسیطرح سونے مین دونون برابر ہون اگر وزن مین کوئی بھی زیادہ ہوگا تو وہ سود ہے ف مصابیح مین فضالہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مینے خیبر کی فتح مین سونے کی جڑاؤ ہنسلی بارہ اشرفی کو مول لی پھر جب اوسکے جواہرات کو اوکھاڑا تو سونا اوسکا وزن مین بارہ اشرفی سے زیادہ نکلا مینے یہ حال حضرت سے کہا حضرت نے یہ حدیث فرمائی

١٦٤ خ اَبُوْهُرَيْرَةَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيَصِلْ رَحِمَهٗ. بخاری مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو ایمان لایا ہو اللہ کا اور قیامت ہونے کا وہ اپنی برادری کے ساتھ سلوک کرے

١٦٥ ق اَبُوْهُرَيْرَةَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهٗ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيُكْرِمْ جَارَهٗ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا اَوْ لِيَصْمُتْ. بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو ایمان لایا ہو اللہ کا اور قیامت کے دن کا تو اوسکو چاہیے کہ اپنے مہمان کی آو بھگت کرے یعنی خندہ پیشانی سے اوسکو ملے مکان مین اوتارے عمدہ کھانا ہو سکے تو کھلاوے اوسکا حال اچھی طرح سے پوچھے مہمان داری تین دن تک حق ہی آگے اگر کریگا تو ثواب پاویگا اور جو ایمان لایا ہو اللہ کا اور قیامت کا تو اپنے ہمسایے یعنی پڑوسی کی خاطرداری کیا کرے یعنی اوسکا کام کاج کر دے اوسکو ناحق آزردہ نکرے اگر وہ اسکی دیوار پر کڑیان یا چھپر رکھنا چاہے تو منع نکرے غرض مقدور بھر اوسکو رنج نہ دے آرام پہونچاوے اور جو ایمان لایا ہو اللہ کا اور قیامت کا تو نیک بات بولا کرے یا چپکا رہے یعنی بیفائدہ باتون مین اپنی اوقات ضائع نکرے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ واہی تباہی قصے کہانیان جنمین دین دنیا کا فائدہ ہو نہ دنیا کا اونکا کہنا اور سننا دونون منع ہین

١٦٦ ق اَبُوْهُرَيْرَةَ مَنْ لَا يَرْحَمْ لَا يُرْحَمْ. بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو کسی پر رحم نکریگا تو اوسپر خدا رحم نکریگا ف ایکبار حضرت نے امام حسن کو پیار سے چوما تو ایک آدمی نے حضرت سے کہا کہ میرے دس بیٹے ہین مین کسیکو اسطرح پیار نہین کرتا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور ایک حدیث مین یون فرمایا ہی کہ جو لڑکون پر رحم نکرے اور بڈھون کا ادب نکرے وہ ہمارے گروہ مین نہین

١٦٧ ق عُمَرُ مَنْ لَبِسَ الْحَرِيْرَ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الْاٰخِرَةِ. بخاری اور مسلم مین عمر فاروق رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو دنیا مین ریشمی کپڑا پہنیگا وہ آخرت مین نہ پہنیگا ف ریشمی کپڑا جسکا تانا اور بانا دونون ریشم ہون جیسے اطلس کمخواب اور تافتہ سو عورتون کو درست ہی اور مردون پر حرام لیکن بقدر سنجاف کے درست ہی اور جسکا تانا ریشم کا ہو اور بانا سوت کا تو وہ مردون کو بھی حرام نہین جیسے مشروع اور اسکا عکس حرام ہی

١٦٨ م بُرَيْدَةُ بْنُ الْحُصَيْبِ مَنْ لَعِبَ بِالنَّرْدَشِيْرِ فَهُوَ كَمَنْ غَمَسَ يَدَهٗ فِيْ لَحْمِ الْخِنْزِيْرِ وَدَمِهٖ. مسلم مین بریدہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو نردشیر کھیلا سو ویسا ہی جسنے اپنا ہاتھ ڈبویا سور کے گوشت اور خون مین ف نردشیر ایک کھیل ہی چوسر کی طرح سو حرام ہی خواہ کچھ بدے یا نہ بدے اسی طرح سب کھیل منع ہین کہ اونمین ناحق مال ضائع ہوتا ہی یا اوقات

١٦٩ م جَابِرٌ مَنْ لَقِيَ اللّٰهَ لَا يُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ لَقِيَهٗ يُشْرِكُ بِهٖ دَخَلَ النَّارَ. مسلم مین جابر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اللہ سے ملا یعنی مرتے دم تک خدا کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ جانتا تھا وہ بہشت مین جاویگا اور جو مرتے دم تک کسی چیز کو خدا کا شریک جانتا رہا تو وہ دوزخ مین پڑیگا یعنی جو خدا ہی کو مالک جانیگا وہ بہشتی ہی اور جو خدا کے سوا کسی اور کو بھی نفع ضرر کا مالک سمجھا وہ مشرک دوزخی ہی حضرت سے ایک شخص نے پوچھا کہ بہشت اور دوزخ مین جانے کے کیا کیا سبب ہین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی

١٧٠ م جَابِرٌ مَنْ لَمْ يَجِدْ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسْ خُفَّيْنِ وَمَنْ لَمْ يَجِدْ اِزَارًا فَلْيَلْبَسْ سَرَاوِيْلَ. مسلم مین جابر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسکو جوتے میسر نہون تو وہ موزے پہنے اور جسکو تہ بند میسر نہو پائجامہ پہنے ف یہ حاجیون کو فرمایا کہ جو احرام باندھے تو موزے اور پائجامہ نہ پہنے اور جسکو تہ بند میسر نہو تو لاچاری مین درست ہی لیکن موزے کو اوپر سے اتنا کاٹ ڈالے کہ پشت پا کھلجائے

١٧١ خ اَبُوْهُرَيْرَةَ مَنْ لَمْ يَدَعْ قَوْلَ الزُّوْرِ وَالْعَمَلَ بِهٖ فَلَيْسَ لِلّٰهِ حَاجَةٌ فِيْ اَنْ يَّدَعَ طَعَامَهٗ وَشَرَابَهٗ. بخاری مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو روزے مین بہتان کرنا اور جھوٹی واہی تباہی باتین نچھوڑے اور اوسکے کام مین نہ آوے تو اللہ کو اوسکے کھانے پینے چھوڑنے کی کچھ پروا نہین ف یعنی روزہ رکھنے سے

یہ غرض ہے کہ آدمی کا ظاہر اور باطن یک ہو اور جب ایسا ہی قول فعل کرتا رہا تو کھانے پینے کے چھوڑ دینے سے وہ غرض حاصل ہوئی اگر غرض

۱۷۲ کو دینے ادا ہو لیکن بے لطف خ اَبُو ذَرٍّ مَنْ مَاتَ مِنْ اُمَّتِيْ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ وَاِنْ زَنٰی وَاِنْ سَرَقَ بخاری میں ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا جو میری امت سے اس طرح پر مرے گا کہ خدا کے ساتھ کسی کو ساجھی نہ جانتا ہو تو وہ بہشت میں داخل ہوگا اگرچہ حرام کاری اور چوری کی ہو ف یعنی مسلمان اگرچہ گنہگار ہو لیکن ایمان کی برکت سے ہمیشہ دوزخ میں نہ رہیگا یا بعد

۱۷۳ سزا کے بہشت میں جاویگا یا بے سزا خدا کے فضل سے بہشت پاویگا ف بہرصورت نجات ہے خاتمہ بخیر چاہیے ق عَائِشَةُ مَنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ صِيَامٌ صَامَ عَنْهُ وَلِيُّهٗ بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا جو شخص کہ مر جاوے اور اوس پر روزے ہوں قضا نہ کر سکا ہو تو اوسکی طرف سے اوسکا وارث روزہ رکھے ف امام شافعی کا یہی مذہب اور امام اعظم کے مذہب میں ہر روزے کے بدلے صدقہ فطر

۱۷۴ برابر وارث مردے کی طرف سے ادا کرے چنانچہ امام اعظم کی اور حدیث دلیل ہے م اَبُو هُرَيْرَةَ مَنْ مَاتَ وَلَمْ يَغْزُ وَلَمْ يُحَدِّثْ نَفْسَهٗ بِغَزْوٍ مَاتَ عَلٰی شُعْبَةٍ مِّنْ نِفَاقٍ مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو مر گیا اس طرح پر کہ نہ کبھی اوس نے جہاد کیا ہو نہ کبھی خدا میں لڑنے کی دل میں نیت کی تو وہ منافقوں کے طریقہ پر مرا ف یعنی جو سچا مسلمان ہوگا دین محمدی کا غلبہ چاہے گا تو کافروں سے اللہ کے واسطے لڑیگا اور اگر مسلمان نہ ہوگا تو دل میں البتہ اسکا قصد رکھے گا اور جو دل میں بھی جہاد کا کبھی خیال نہ کریگا معلوم ہوا کہ منافق

۱۷۵ کی طرح اوسکا ایمان زبانی ہے ایمان کامل نہیں ق اِبْنُ مَسْعُوْدٍ مَنْ مَاتَ وَهُوَ يَدْعُوْ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ نِدًّا دَخَلَ النَّارَ بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو مر گیا اسی حالت پر کہ وہ پکارتا تھا اللہ کے سوا کسی اور کو اوسکا شریک جانکر تو وہ دوزخ میں گیا ف یعنی جو خدا کے سوا کسی اور کو بھی اس عالم کا مالک جانے اور اوسکو نفع یا ضرر کا مختار سمجھے وہ مشرک ہے فرق نہیں

۱۷۶ م عُثْمَانُ مَنْ مَاتَ وَهُوَ يَعْلَمُ اَنَّهٗ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ مسلم میں حضرت عثمان سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو مر گیا اس حالت پر کہ وہ جانتا تھا کہ بے شک یہ بات ہے کہ خدا کے سوا کوئی نہیں جہان کا مالک لائق بندگی اور پوجنے کے وہ بہشت میں گیا۔ ف اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ اس زمانے میں جو اکثر عوام خلقت وہ کہ لا الٰہ الا اللہ کہتے ہیں اور بتوں کو پوجتے ہیں اولیاؤں کی قبروں کو سجدہ کرتے ہیں منت مانتے ہیں نفع ضرر کا مختار جانا کرتے ہیں ایسے وہ مشرک ہیں پورے مسلمان نہیں اس واسطے کہ حضرت نے اس حدیث میں صاف فرما دیا کہ جو دل سے سوا خدا کے کسیکو مالک پوجنے کے لائق نہ سمجھے وہ بہشتی مسلمان ہے اور یہ نہیں کہ زبان سے تو کلمہ کہیں اور مسلمانی کا دم ماریں پھر شرک بھی کریں

۱۷۷ تو لازم ہے مسلمان کو کہ جیسا زبان سے کہے ویسا دل میں عقیدہ رکھے ویسا ہی کیا کرے تب محمدی مسلمان ہو م اَبُو هُرَيْرَةَ مَنْ مَنَحَ مِنْحَةً غَدَتْ بِصَدَقَةٍ وَرَاحَتْ بِصَدَقَةٍ صَبُوْحِهَا وَغَبُوْقِهَا مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو دودھار

۱۷۸ اونٹ یا گائے یا بکری کسیکو دودھ پینے کو عاریت دیگا تو ہر روز اوسکے صبح شام کے دودھ کے دو صدقے کا ثواب دینے والے کو ہوا کریگا م عُمَرُ مَنْ نَامَ عَنْ حِزْبِهٖ مِنَ اللَّيْلِ اَوْ عَنْ شَيْءٍ مِّنْهُ فَقَرَأَهٗ مَا بَيْنَ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَصَلٰوةِ الظُّهْرِ كُتِبَ لَهٗ كَاَنَّمَا قَرَأَهٗ مِنَ اللَّيْلِ مسلم میں عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اپنے رات کے وظیفے سے سو گیا یعنی شب کا وظیفہ نیند کے سبب سے چھوٹ گیا ہو یا تھوڑا سا پھر اوس نے صبح سے ظہر تک نیت پڑھ لیا تو اوسکا ثواب ایسا لکھا جائیگا جیسا رات کا ف یعنی اوس وقت میں کرنے سے اوسکا ثواب نہ گھٹیگا پورا ملے گا اس حدیث

۱۷۹ سے معلوم ہوا کہ نماز پڑھنے کو یہی وقت بہتر ہے خ عَائِشَةُ مَنْ نَذَرَ اَنْ يُّطِيْعَ اللّٰهَ فَلْيُطِعْهُ وَمَنْ نَذَرَ اَنْ يَّعْصِيَ اللّٰهَ فَلَا يَعْصِهٖ بخاری میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے نذر مانی ہو خدا کی اطاعت کی تو وہ اوسکو

ادا کرے اور جسنے نذر مانی ہو عمدا گناہ کی سوا اوسکو نکرے ف یعنی نذر اگر موافق شرع کے ہو جیسے صدقہ نماز روزہ حج تو اوسکا
ادا کرنا واجب ہی اور اگر خلاف شرع کے نذر اور منت مانی ہو جیسے ماں باپ سے نہ بولنا دعوت قبول نکرنا قبرون پر جھنڈے نشان چڑھانا وہاں تعزیہ افعان
کربلا پیر شہید کی چوٹی سر پر رکھنا محرم میں لڑکون کو فقیر بنانا تعزیئے کے سامنے رات بھر ایک پانو کھڑے رہنا ڈھول بجا کر رت جگا کرنا
انکی طرح اور خرافات کرنا سراسر خلاف شرع ہین اول تو ان کامون کی منت ماننے اور اگر انکی منت مانی ہو تو ہرگز ہرگز ادا کرے
۱۸۰ م خَوْلَةُ بِنْتُ حَكِيمٍ مَنْ نَزَلَ مَنْزِلًا ثُمَّ قَالَ أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ لَمْ يَضُرَّهُ شَيْءٌ حَتّٰى
يَرْتَحِلَ مِنْ مَنْزِلِهِ ذٰلِكَ مسلم مین خولہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اوترے کسی منزل پر یہ دعا پڑھے اعوذ سے خلق تک
تو اوس منزل میں کوچ کے وقت تک کوئی چیز ضرر نہ پہونچا سکیگی اور عاکے یہ معنی کہ مین پناہ مانگتا ہون بوسیلہ خدا کے کلام کے جسکی پوری
تاثیر ہی ہر بدی سے جو اوسنے بنائی ف ایک منزل مین ایک شخص نے کہا کہ یا حضرت مجکو بچھو نے کاٹا تب حضرت نے یہ فرمایا ق
۱۸۱ اَبُوْ هُرَيْرَةَ مَنْ نَسِيَ وَهُوَ صَائِمٌ فَأَكَلَ أَوْ شَرِبَ فَلْيُتِمَّ صَوْمَهُ فَإِنَّمَا أَطْعَمَهُ اللّٰهُ وَسَقَاهُ بخاری اور مسلم
مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا جو روزہ دار بھولے سے کچھ کھا گیا یا پی گیا تو وہ اپنا روزہ پورا کرلے یعنی روزہ نہین گیا خدا نے
اوسکو کھلایا پلایا ف یعنی خدا نے اوسکی دعوت کی روزہ بھی رہا اور پیٹ بھی بھرا سبحان اللہ کیا کریم ہی بھولے چوک کو نہین
۱۸۲ پکڑتا ق عَائِشَةُ مَنْ نُوقِشَ الْحِسَابَ عُذِّبَ بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسکے
حساب مین جھگڑا پڑا اوس پر عذاب ہوا ف حضرت نے ایکبار فرمایا کہ خدا نے جس بندے سے حساب کیا وہ عذاب مین گرفتار ہوا تو حضرت
عایشہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ خدا قرآن مین فرماتا ہی کہ جن نیک لوگون کے نامۂ اعمال داہنے ہاتھ مین ہونگے اون سے بھی آسان حساب ہوگا اور تو
فرماتے ہین کہ جسکا حساب ہوا وہ عذاب مین پڑا تب حضرت نے فرمایا کہ نیکون کو اونکے نامۂ اعمال فقط دکھلا دیے جاوینگے اون سے کچھ پوچھا نجاویگا
اور جسکے حساب مین جھگڑا پڑا یعنی فلانا کام کیون کیا تھا اور فلانا کام کیون نکیا تو وہ مقرر عذاب مین پڑا یعنی بندے کا بال بال گنہگار ہی کیا
۱۸۳ طاقت ہی کہ جواب دہی کرسکیگا الٰہی بحق حضرت مصطفےٰ ہمکو حساب مین نپکڑیو محض اپنے کرم سے پار لگائیو آمین خ عُمَرُ الْمَيِّتُ يُعَذَّبُ
بِمَا نِيحَ عَلَيْهِ بخاری مین عمر فاروق سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جس مردے پر نوحہ ہوا تو اوسپر عذاب ہوتا ہی نوحے کے سبب سے ف
کفار عرب کی عادت تھی کہ مرتے وقت وصیت کرتے تھے کہ ہمکو خوب رونا اور ہماری خوبیان بیان کرنا تو اسواسطے حضرت نے فرمایا کہ نوحے سے
عذاب ہوتا ہی یعنی جسنے نوحے کی وصیت کرجاوے اور دوسرا مطلب یہ کہ جسکے خاندان مین نوحہ کرکے رونے کی عادت ہو اور وہ منع نکرے تو اوسکے
مرنیکے بعد جو اوسپر نوحہ ہوگا تو اوسپر اسکا عذاب ہوگا اس سبب سے کہ وہ منع کرنے پر قادر تھا کیون نہ منع کر گیا اور اگر بعد اوسکے منع کرنے کے
۱۸۴ لوگ نمانینگے تو اوسکا کچھ قصور نہین اسواسطے کہ خدا عادل ہی ایک کا گناہ دوسرے کی گردن پر نہین ڈالتا م جَرِيرٌ مَنْ يُحْرَمِ
الرِّفْقَ يُحْرَمِ الْخَيْرَ مسلم مین جریر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو نرمی سے بے نصیب ہوا وہ سب خوبیون سے بے نصیب رہا ف یعنی مسلمان
۱۸۵ کو لازم ہی کہ نرمی اختیار کرے اور اگر نرمی نہین تو کچھ بھی نہین جو ہر بات مین سختی کرے وہ آدمی نہین کتا ہی م اَبُوْ هُرَيْرَةَ مَنْ يَدْخُلِ الْجَنَّةَ
يَنْعَمُ لَا يَبْأَسُ وَلَا تَبْلٰى ثِيَابُهُ وَلَا يَفْنٰى شَبَابُهُ مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو بہشت مین جاویگا چین کریگا
۱۸۶ نہ غم رہیگا نہ کبھی اوسکے کپڑے گلین سڑینگے نہ جوانی اوسکی مٹیگی یعنی سدا جوان ہی رہیگا بڈھا کبھی نہوگا خ اَبُوْ هُرَيْرَةَ مَنْ
يُرِدِ اللّٰهُ بِهِ خَيْرًا يُصِبْ مِنْهُ بخاری مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسکے ساتھ خدا خیر اور بہتری کیا چاہتا ہی تو اوسپر کچھ مصیبت

ڈالتا ہی **ف** مسلمان کو لازم ہی کہ مصیبت سے نہ گھبرائے مصیبت کو خدا کا غضب سمجھے اوسکو خدا کا کرم جانے کہ مصیبت مین گناہ گھٹتے ہین درجے بلند ہوتے ہین ہر دم خدا یاد آتا ہی آرام مین اکثر آدمی خدا کو بھول جاتا ہی اگر مصیبت اور بلا آدمی کے حق مین بہتر نہوتی تو خدا اپنے پیغمبرون پر اور نیک بندون پر نہ ڈالتا مصیبت مسلمان کے حق مین اکسیر ہی سونے چاندی کو جو بکھر کیا جاتا ہی فقط اوسکو آگ سے گلاتے ہین لیکن اوس مصیبت سے خدا کی پناہ جس سے آدمی کافر ہو جائے یا خدا کو بھولے اور اوسکا گلہ کرے

۱۸۷ **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ مَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ بِهٖ خَيْرًا يُّفَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسکے ساتھ خدا نیکی کیا چاہتا ہی تو اوسکو دین مین بوجھہ دیتا ہی شریعت کا بھید اوسپر کھولتا ہی

۱۸۸ **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ مَنْ يَّسَّرَ عَلٰى مُعْسِرٍ يَّسَّرَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَاللّٰهُ فِيْ عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِيْ عَوْنِ اَخِيْهِ وَرِوَايَةُ الْقُضَاعِيِّ وَمَنْ سَتَرَ عَلٰى اَخِيْهِ مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو محتاج قرضدار پر آسانی کریگا تو خدا اوسپر دین اور دنیا مین آسانی کریگا اور جو مسلمان کو کپڑے پہناویگا یا اوسکے عیب چھپاویگا خدا اوسکے عیب دین اور دنیا مین چھپاویگا اور خدا بندے کی مدد پر ہی جب تک بندہ اپنے بھائی مسلمان کی مدد پر ہی اور قضاعی کی روایت مین بجاے ستر مسلما کے ستر علی اخیہ آیا ہی لیکن دونو عبارت کا مطلب ایک ہی لفظ کا فرق ہی

۱۸۹ **ق** جَابِرٌ مَنْ يَّصْعَدُ الثَّنِيَّةَ ثَنِيَّةَ الْمُرَارِ فَاِنَّهٗ يُحَطُّ عَنْهُ مَا حُطَّ عَنْ بَنِيْ اِسْرَآئِيْلَ مسلم مین جابر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو شخص ٹیلے پر چڑھ جاویگا جسکا نام ثنیۃ المرار ہی اوسکے گناہ گھٹائے جاوینگے جیسے گناہ بنی اسرائیل کے گھٹائے گئے **ف** حضرت ایکبار مدینے سے مکے کو چلے راہ مین ایک ٹیلا آگے آیا جسکا ثنیۃ المرار نام تھا وہان کافر مسلمانون کے مارنے کے واسطے چھپے بیٹھے تھے حضرت نے فرمایا کہ جو اس ٹیلے پر کافرون کے دھمکانے کے واسطے چڑھ جاویگا اوسکے گناہ معاف ہونگے پھر سب صحابہ اوسپر چڑھ گئے بنی اسرائیل حضرت یعقوب کی اولاد جو حضرت موسی کے ساتھ تھی اونکو حکم ہوا تھا کہ کافرون کے شہر کے دروازے مین داخل ہو تو تمہارے گناہ معاف ہون اوسی قصے کو حضرت نے یہان یاد فرمایا

وَمِنَ الْاِسْتِفْهَامِيَّةِ

یہان سے وے حدیثین شروع ہوتی ہین جنکے سرے پر مَن استفہامیہ ہی یعنی پوچھنے کی لفظ

۱۹۰ **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ مَنْ اَصْبَحَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ صَآئِمًا قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ اَنَا قَالَ فَمَنْ تَبِعَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ جَنَازَةً قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ اَنَا قَالَ فَمَنْ اَطْعَمَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ مِسْكِيْنًا قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ اَنَا قَالَ فَمَنْ عَادَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ مَرِيْضًا قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ اَنَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اجْتَمَعْنَ فِي امْرِئٍ اِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے اصحاب سے فرمایا کہ تم لوگون مین کون آج روزہ دار ہی ابو بکر صدیق نے کہا کہ مین ہون یا رسول اللہ پھر حضرت نے فرمایا کہ کون آج جنازے کے ساتھ چلا ہی ابو بکر صدیق نے کہا کہ مین پھر حضرت نے فرمایا کہ کسنے آج محتاج کو کھلایا ہی ابو بکر صدیق نے کہا کہ مینے پھر حضرت نے فرمایا کہ کسنے آج بیمار کو پوچھا ہی ابو بکر صدیق نے کہا کہ مینے تب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جسمین چارون کام ایک دن مین جمع ہون وہ بہشت مین گیا **ف** اس حدیث سے ابو بکر صدیق کا کمال اور بہشتی ہونا ثابت ہوا

۱۹۱ **ق** جَابِرٌ مَنْ رَجُلٌ يَتَقَدَّمُنَا فَيَمْدُرُ الْحَوْضَ فَيَشْرَبُ وَيَسْقِيْنَا قَالَ جَابِرٌ فَقُمْتُ فَقُلْتُ هٰذَا رَجُلٌ اَنَا قَالَ فَحِيْنَ دَنَا مِنْ مَآءٍ مِّنْ مِّيَاهِ الْعَرَبِ بخاری اور مسلم مین جابر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی مرد ایسا ہی جو ہم سے آگے بڑھ جاوے سو گرد اگرد ڈھیلے چنکر حوض بناوے پھر آپ پانی پیے اور ہمکو پلاوے حضرت نے فرمایا تھا جب عرب کے ایک پانی کے پاس پہونچے تھے **ف** حضرت ایکبار لڑائی کرکے پھرے تھے ایک منزل پانی کم تھا اور بہت کم تھا سو حضرت نے فرمایا کہ کون آگے جاوے اور مینڈھ باندھ کر حوض بناوے کہ پانی اوسمین جمع ہو جیسا کہ ایک آدمی نے ویسا ہی کیا پھر حضرت نے

۱۹۲ اوسمین وضو کیا اوسکی برکت سے پانی بہت ہو گیا سارے لشکر کا کام نکلا ٭ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ مَنْ قَتَلَ الرَّجُلَ يَعْنِي عَيْنًا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ قَالُوا ابْنُ الْاَكْوَعِ قَالَ لَهُ سَلَبُهُ اَجْمَعُ مسلم مین سلمہ بن اکوع رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے پوچھا کہ کسنے اس آدمی کو مار ڈالا یعنی کافرون کے جاسوس کو لوگون نے کہا سلمہ نے مارا ہی حضرت نے فرمایا کہ اسکا تمام اسباب سلمہ کا ہی ف سلمہ سے روایت ہی کہ ہوازن ایک کافرون کی قوم تھی حضرت سے دغا کی تھی اور لڑے تھے ایک روز انکا جاسوس خبر لینے کو حضرت کے لشکر مین آیا لوگون کے ساتھ کھانا کھا کر سب حال دریافت کر کے اپنے اونٹ پر سوار ہو کے بھاگا مینے اوسکو دوڑ کر پکڑا اور تلوار سے اوسکو مار کر اونٹ کو مع اسباب لے آیا تب حضرت نے اوسکا سب اسباب مجکو دیا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر کافر مسلمانون کے ملک مین بے امان آوے تو اوسکا قتل کرنا درست ہی ق

۱۹۳ جَابِرٌ مَنْ لِكَعْبِ بْنِ الْاَشْرَفِ فَاِنَّهُ قَدْ اٰذَى اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ بخاری اور مسلم مین جابر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کون ایسا ہی کہ جو کعب بن اشرف کو مار ڈالے بیشک اوسنے بہت رنج دیا ہی اللہ اور اوسکے رسول کو ف کعب بن اشرف یہودیون کا سردار تھا اور شاعر تھا حضرت کی اور حضرت کے اصحاب کی ہجو کرتا تھا کافرون کو حضرت کے ساتھ لڑنے کے واسطے چڑھا لاتا تھا اس واسطے حضرت نے اوسکے قتل کا حکم دیا تھا تو محمد بن مسلمہ اور چند صحاب اوسکے قلعے مین جو مدینے کے پاس تھا گئے اور اوسکو دم دیکر باہر لائے پھر محمد بن مسلمہ نے اوسکا سر کاٹ کر حضرت کے پاس لا ڈالا حضرت بہت خوش ہوا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو اللہ اور رسول کو برا کہے اوسکا قتل کرنا واجب ہی ٭

۱۹۴ اَنَسٌ مَنْ يَّاْخُذُ مِنِّيْ هٰذَا فَمَنْ يَّاْخُذُهُ بِحَقِّهٖ يَعْنِيْ سَيْفًا فَاَخَذَهُ اَبُوْ دُجَانَةَ قَالَهُ يَوْمَ اُحُدٍ مسلم مین انس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کون مجھسے یہ تلوار لے گا سو اوسکو وہ لیوے جو اسکا حق ادا کرے یعنی خوب لڑے پھر اوس تلوار کو ابو دجانہ نے لیا یہ حضرت نے جنگ احد مین فرمایا تھا ف جب احد مین لڑائی سخت پڑی تو حضرت نے ایک تلوار ہاتھ مین لی اور فرمایا کہ یہ تلوار کون لیگا سب لوگون نے ہاتھ پھیلائے پھر حضرت نے فرمایا کہ اسکو وہ لیوے جو خوب گھس کر لڑے تب ابو دجانہ نے حضرت سے لیکر دونون صفون کے اندر ریتیرے بدلے اور اکڑنے لگا حضرت نے فرمایا کہ اس چال کو خدا سوا جہاد کے اور کہین دوست نہین رکھتا پھر ابو دجانہ نے خوب تلوار کی یہان تک کہ لڑائی آخر ہوئی ٭

۱۹۵ اَنَسٌ مَنْ يَّرُدُّهُمْ عَنَّا وَلَهُ الْجَنَّةُ قَالَهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ يَوْمَ اُحُدٍ مسلم مین انس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ وہ کون ہی جو کافرون کو ہمارے اوپر سے ہٹا دے یہ حضرت نے سات بار فرمایا جنگ احد مین ف احد ایک پہاڑ ہی مدینے سے تین کوس ہا آنحضرت سے لڑائی ہوئی مشرکین مکہ تین ہزار تھے حضرت کا لشکر ایک ہزار تھا حضرت نے پچاس تیراندازون کا عبداللہ بن جبیر کو سردار کیا اور پہاڑ کی گھاٹی پر انکو مقرر کیا اور فرمایا کہ کچھ ہو تم یہان سے نہ ہٹیو پھر لڑائی ہونے لگی تو حضرت کی فتح ہوئی لوگ کافرون کا اسباب لوٹنے لگے تیراندازون نے بھی ارادہ لوٹنے کا کیا عبداللہ بن جبیر نے منع کیا کہ ہمکو یہان سے ہلنے کا حکم نہین لوگون نے نمانا لوٹ مین پڑ گئے ناکا خالی ہو گیا خالد بن ولید اوس وقت تک مسلمان نہوے تھے اوسی ناکے سے لشکر اسلام پر گھس پڑے لڑائی بگڑ گئی حضرت پر کافرون کا ہجوم ہوا پیشانی اور رخسار مبارک زخمی ہوا اگلے دانتون پر پتھر لگا گر گئے اوس وقت حضرت نے فرمایا کہ جو ہمارے اوپر سے کافرون کو ہٹا دے وہ بہشت پاوے ایک صحابی نکلے اور کافرون سے لڑکر شہید ہوے پھر کافرون کا ہجوم ہوا پھر حضرت نے فرمایا کہ جو انکو ہٹا دے وہ بہشت پاوے دوسرے صحابی نکلے اور لڑکر شہید ہوے اسی طرح سات بار حضرت نے فرمایا تو سات صحابی شہید ہوے اور لڑائی آخر ہو گئی نہ تھے قسمت انکی جو حضرت پر فدا ہوے ٭

۱۹۶ عُثْمَانُ مَنْ يَّشْتَرِيْ بِئْرَ رُوْمَةَ فَيَكُوْنَ دَلْوُهٗ فِيْهَا كَدِلَاءِ الْمُسْلِمِيْنَ بخاری مین حضرت عثمان رضی سے

روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کون ہی کہ رومہ کے کوین کو مول لیوے پھر اوسکا ڈول اوس کوین مین ایسا ہووے جیسا اور مسلمانون کے ڈول یعنی مول لیکر اوسکو خدا کی راہ مین وقف کر دیوے اپنی ملکیت مین نرکھے ف حضرت جب مکے سے مدینے مین آئے تو وہان سوا ایک کوین کے میٹھا پانی نتھا سو وہ کوان بگڑ گیا تھا حضرت نے فرمایا کہ جو اوس کوین کو صاف کرادے اوسکو بہشت ملیگی حضرت عثمان نے اپنا مال لگا کر اوسکو صاف کروایا پھر جب طیار ہوا تو کافرون نے مسلمانون کو پانی بھرنے سے روکا تب حضرت نے اوسکے مول لینے کو فرمایا تو حضرت عثمان نے آٹھ ہزار اور ایک روایت مین پچیس ہزار کو مول لیا اور خدا کی راہ مین اوسکو وقف کر دیا

۱۹۷ ق اَنَسٌ مَنْ يَّنْظُرُ لَنَا مَا صَنَعَ اَبُوْ جَهْلٍ فَاَلْهٰ يَوْمَ بَدْرٍ فَانْطَلَقَ اِلَيْهِ ابْنُ مَسْعُوْدٍ بخاری اور مسلم مین انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کون ہی جو دیکھ آوے ابو جہل کو کہ اوسنے کیا کیا یعنی جیتا ہی یا مر گیا یہ فرمایا جس دن جنگ بدر ہوئی تھی پھر خبر لینے کو عبد اللہ بن مسعود گئے ف بدر ایک کوین کا نام تھا مدینے سے تین منزل دوسرے سال ہجری کے ہول وال اسلام کی لڑائی وہان ہوئی مشرکین مکہ سارے نو سو تھے اور حضرت کے ساتھ تین سو تیرہ آدمی تھے جب کافرون کی شکست ہوئی تب حضرت نے فرمایا کوئی ابو جہل کی خبر لادے تو عبد اللہ بن مسعود اوس واسطے گئے دیکھا کہ زخمی پڑا اوسکے مرنے کے قریب تھا پھر عبد اللہ نے اوسکی داڑھی پکڑ کے ہلائی اوسنے پوچھا کہ کس کی فتح ہوئی انھون نے جواب دیا کہ اللہ اور رسول کی پھر اوسکا سر کاٹ کے حضرت کے سامنے لائے حضرت شکر الٰہی بجا لائے اور فرمایا کہ یہ اس امت کا فرعون تھا

اَلْبَابُ الثَّانِيْ فِيْ اِنَّ

۱۹۸ دوسرا باب مین وہ حدیثین ہین جنکے سرے پر اِنَّ آیا ہی خ اِبْنُ عَبَّاسٍ اِنَّ اَبَاكُمَا كَانَ يُعَوِّذُ بِهَا اِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَّهَامَّةٍ وَّمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَامَّةٍ كَانَ يَقُوْلُ لِلْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا حِيْنَ كَانَ يُعَوِّذُهُمَا بخاری مین عبد اللہ بن عباس سے روایت ہی کہ حضرت جب امام حسن اور امام حسین رضی اللہ عنہما کے واسطے پناہ مانگتے تھے تو فرماتے تھے کہ تمھارے باپ یعنی حضرت ابراہیم اسی طرح حضرت اسمٰعیل اور حضرت اسحق کے واسطے پناہ مانگا کرتے تھے کہ پناہ مانگتا ہون مین بوسیلے اللہ کے کلام کے جسکی پوری تاثیر ہی ہر ایک شیطان اور ہر ایک کاٹنے والے کیڑے سے اور ہر ایک بری نظر سے

۱۹۹ م اِبْنُ عُمَرَ اِنَّ اَبَرَّ الْبِرِّ اَنْ يَّصِلَ الرَّجُلُ اَهْلَ وُدِّ اَبِيْهِ بَعْدَ اَنْ يُّوَلِّيَ الْاَبُ مسلم مین عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بہتر سے بہتر نیکوکاری اور نہایت سعادت مندی یہ ہی کہ آدمی اپنے باپ کے آشنا دوستون کے ساتھ سلوک کرے باپ مر جانے کے بعد یا اوسکی غیبت مین

۲۰۰ م اَنَسٌ اِنَّ اِبْرَاهِيْمَ اِبْنِيْ وَاِنَّهٗ مَاتَ فِي الثَّدْيِ وَاِنَّ لَهٗ لَظِئْرَيْنِ تُكَمِّلَانِ رَضَاعَهٗ فِي الْجَنَّةِ مسلم مین انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک ابراہیم میرا بیٹا ہی شیر خوارگی مین مر گیا اور اوسکے واسطے دو دائیان ہین بہشت مین کہ دودھ پلانے کی مدت کو پورا کرتی ہین ف حضرت ابراہیم دوسرے سال ہجری کے حضرت کی حرم سے جنکا نام ماریہ قبطیہ تھا پیدا ہوئے اور اٹھارہ مہینے کے ہو کر مر گئے شاید کوئی شبہہ کرتا کہ پیغمبر کا بیٹا محروم کیسا تو اس واسطے حضرت نے فرمایا کہ وہ مقرر میرا بیٹا ہی اور خدا کے نزدیک اوسکا ایسا رتبہ ہی کہ بہشت مین اوسکو دائیان دودھ پلاتی ہین

۲۰۱ خ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِنَّ اِبْرَاهِيْمَ يَرٰى اَبَاهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلَيْهِ الْغَبَرَةُ وَالْقَتَرَةُ ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت مین حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنے باپ کو دیکھینگے کہ اوسپر خاک دھول پڑی ہی اور سیاہی اوسکو لپٹی ہی ف بخاری مین اسکا پورا قصہ یون ہی کہ جب قیامت مین حضرت ابراہیم اپنے باپ کو جسکا آزر نام تھا دوزخ کے عذاب مین گرفتار دیکھینگے تو کہینگے

کیون مینے نہ کہا تھا کہ بت پرستی نکر میرا کہنا مان تھنے نہ مانا آزر کہیگا جو ہوا سو ہوا اب مین تمہارا کہنا مانونگا تب حضرت ابراہیم جناب الٰہی مین عرض کرینگے کہ ای میرے رب تو نے مجھسے وعدہ کیا ہی کہ مین تجھکو قیامت مین فضیحت نکرونگا اور اس سے زیادہ کون رسوائی ہی کہ میرے باپ کا حال ہی خدا فرمائیگا کہ مین بہشت کو کافرون پر حرام کر چکا یعنی یہ ممکن نہین کہ یہ دوزخ سے نکلے اور بہشت مین جاوے پھر حضرت ابراہیم کو حکم ہوگا کہ اپنے پانون کے تلے دیکھو تو دیکھینگے کہ آزر خاک آلودہ جانور ہو گیا پھر فرشتے اوسکے پانون کو پکڑ گھسیٹ کر دوزخ مین ڈال دیتے نگے یعنی تبدیل صورت عار دور ہوئی کہ کوئی اوسکو نہ پہچانیگا اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ بغیر ایمان کے ناتا رشتہ کچھ کام نہ آویگا سبحان اللہ جسکا ابراہیم خلیل اللہ سا بیٹا ہو وہ دوزخ مین پڑے

۲۰۲ **ق** عَائِشَۃُ اِنَّ اَبْغَضَ الرِّجَالِ اِلَی اللّٰہِ الْاَلَدُّ الْخَصِمُ بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا کے نزدیک سب لوگون مین سے زیادہ تر دشمن لڑاکا جھگڑالو ہی

۲۰۳ **و** جَابِرٌ اِنَّ اِبْلِیْسَ یَضَعُ عَرْشَہٗ عَلَی الْمَاۗءِ ثُمَّ یَبْعَثُ سَرَایَاہُ فَاَدْنَاھُمْ مِنْہُ مَنْزِلَۃً اَعْظَمُھُمْ فِتْنَۃً یَجِیْۗءُ اَحَدُھُمْ فَیَقُوْلُ فَعَلْتُ کَذَا وَکَذَا فَیَقُوْلُ مَا صَنَعْتَ شَیْئًا ثُمَّ یَجِیْۗءُ اَحَدُھُمْ فَیَقُوْلُ مَا تَرَکْتُہٗ حَتّٰی فَرَّقْتُ بَیْنَہٗ وَبَیْنَ امْرَاَتِہٖ فَیُدْنِیْہِ مِنْہُ فَیَقُوْلُ نِعْمَ اَنْتَ مسلم مین جابر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر شیطان اپنا تخت پانی پر رکھتا ہی پھر اپنے لشکرون کو عالم مین فساد کرنے کو بھیجتا ہی سو اوسکے مرتبے مین زیادہ تر قریب وہ ہوتا ہی جو بڑا فساد ڈالے کوئی شیطان ونمین سے آکر کہتا ہی کہ مینے فلانا فلانا کام کیا یعنی فلانے سے چوری کروائی فلانے کو شراب پلوائی تو شیطان کہتا ہی کہ تو نے کچھ بھی نہین کیا پھر کوئی آکے کہتا ہی کہ مینے فلانے کو نچھوڑا یہانتک کہ جدائی کرادی ازن اور اوسکی جورو مین تو اوسکو اپنے پاس کر لیتا ہی اور کہتا ہی کہ ہان تو نے بڑا کام کیا ہی تو میرا بہت پیارا ہی **ف** جورو خاوند کی جدائی مین بڑے بڑے فساد ہین ایک تو اولاد ہونا موقوف ہوا دوسرے اگر اولاد ہوئی تو حرام سے ہوئی تیسرے برکتی پھیلی اس واسطے شیطانکو یہ کام بہت پسند ہی مسلمانون کو ہمین احتیاط لازم ہی ایسا نہو کہ غصے مین طلاق یا اوسکے مانند کوئی اور بات مونہہ سے نکل جاوے اور پھر اولاد حرام سے پیدا ہو

۲۰۴ **ق** اَبُوْمُوْسَی الْاَشْعَرِیُّ اِنَّ اَبْوَابَ الْجَنَّۃِ تَحْتَ ظِلَالِ السُّیُوْفِ بخاری اور مسلم مین ابوموسیٰ اشعری رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر بہشت کے دروازے تلوارون کی چھانون تلے ہین **ف** یہ راہ خدا مین لڑنے والون کو اور شہیدون کو بشارت ہی کہ علی مدین کے واسطے راہ خدا مین اپنی جان قربان کرتے ہین کیون نہ بہشت پاوین

۲۰۵ **و** اَنَسٌ اِنَّ اَبِیْ وَاَبَاکَ فِی النَّارِ قَالَہٗ لِرَجُلٍ سَاَلَہٗ اَیْنَ اَبِیْ مسلم مین انس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ میرا اور تیرا باپ دوزخ مین ہی ایک آدمی نے پوچھا کہ میرا باپ کہان ہی حضرت نے یہ فرمایا **ف** اوس آدمی سے پہلے فرمایا تھا کہ تیرا باپ دوزخ مین ہی جب وہ غمگین ہو کر چلا تو حضرت نے اوسکو بلایا پھر یہ فرمایا کہ میرا باپ اور تیرا دونون دوزخ مین ہین تاکہ اوسکے دل کو تسلی ہو یعنی تاکہ وہ یون سمجھے جب پیغمبر کے باپ کا یہ حال ہوا تو مین کیا چیز ہون سبحان اللہ کیا اخلاق تھے حضرت مین اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کافرون کو مغفرت نہین بعضے احادیث مین آیا ہی کہ حضرت کی خاطر سے حضرت کے والدین کو حق تعالی نے قبر مین زندہ کیا سو وے ایمان لائے لیکن محدثین کے نزدیک وے احادیث معتمد نہین واللہ اعلم

۲۰۶ **م** ابْنُ عُمَرَ اِنَّ اَحَبَّ اَسْمَائِکُمْ اِلَی اللّٰہِ عَبْدُ اللّٰہِ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ مسلم مین عبداللہ بن عمر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تمہارے نامون مین بہت پیارا نام اللہ کے نزدیک عبداللہ اور عبدالرحمن ہی **ف** یہ نام مقبول سو واسطے ہوے کہ انمین اپنی بندگی اور خدا کی خدائی کا اقرار ہی اور عبدالنبی بندہ علی مدار بخش نام رکھنا ہرگز درست نہین خدا کی بندگی چھوڑ کے بندون کا بندہ ہونا ایمان اکو لایق نہین

۲۰۷ **و** اَبُوْذَرٍّ اِنَّ اَحَبَّ الْکَلَامِ اِلَی اللّٰہِ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ مسلم مین ابوذر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر بہت پیارا

کلام بندیکا خدا کے نزدیک سبحان اللہ وبحمدہ ہی یعنی پاکی ہی خدا کو خوبیون کے ساتھ **ف** کمال ہر چیز کا دو بات پر موقوف ہی ایک تو سب عیبون سے پاک ہونا دوسرے خوبیون کے ساتھ ہونا تو جب آدمی نے سبحان اللہ کہا تو اوسکو سب عیبون سے پاک جانا یعنی کبھی اوسکو موت اور زوال نہین کھاتا نہین پیتا نہین سوتا نہین تھکتا نہین کسیسے ڈرتا نہین کسیکا محتاج نہین کوئی اوسکا مددگار نہین اور جب الحمد للہ کہا تو اوسکو سب خوبیون سے سراہا یعنی وہ ہمیشہ زندہ ہی سب چیز جانتا ہی ہر چیز کر سکتا ہی جہان کا تھامنے والا ہی جو چاہا سو کیا جو چاہے سو کرے تو جسنے سبحان اللہ وبحمدہ کہا تو خدا کو سمجھا اس واسطے خدا کے نزدیک یہ کلام بہت پیارا ہی اور اوسکے واسطے پڑھنے کا بڑا ثواب ہی چنانچہ پہلے باب مین گذرا کہ جو اوسکو سو بار صبح شام پڑھیگا قیامت مین اوس سے کوئی افضل نہوگا

۲۰۸ **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا قَامَ يُصَلِّيْ جَاءَ الشَّيْطَانُ فَلَبَّسَ عَلَيْهِ حَتّٰى لَا يَدْرِيْ كَمْ صَلّٰى فَاِنْ وَجَدَ اَحَدُكُمْ ذٰلِكَ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ بخاری و مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک جب تم مین سے کوئی نماز پڑھنے کو کھڑا ہوتا ہی تو شیطان اوسکے پاس آتا ہی پھر اوسپر دھوکا ڈال دیتا ہی یہانتک کہ اوسکو نہین یاد رہتا کہ کے رکعتین پڑھین تو جسکو ایسا دھوکا پڑے وہ بیٹھے بیٹھے سہو کے دو سجدے کرے

۲۰۹ **ق** اِبْنُ مَسْعُوْدٍ اِنَّ اَحَدَكُمْ يُجْمَعُ خَلْقُهٗ فِيْ بَطْنِ اُمِّهٖ اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا ثُمَّ يَكُوْنُ عَلَقَةً مِّثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ يَكُوْنُ مُضْغَةً مِّثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ يُرْسِلُ اللّٰهُ اِلَيْهِ الْمَلَكَ فَيَنْفُخُ فِيْهِ الرُّوْحَ وَيُؤْمَرُ بِاَرْبَعِ كَلِمَاتٍ يَكْتُبُ رِزْقَهٗ وَاَجَلَهٗ وَعَمَلَهٗ وَشَقِيٌّ اَوْ سَعِيْدٌ فَوَالَّذِيْ لَا اِلٰهَ غَيْرُهٗ اِنَّ اَحَدَكُمْ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ حَتّٰى مَا يَكُوْنُ بَيْنَهٗ وَبَيْنَهَا اِلَّا ذِرَاعٌ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ فَيَدْخُلُهَا وَاِنَّ اَحَدَكُمْ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ حَتّٰى مَا يَكُوْنُ بَيْنَهٗ وَبَيْنَهَا اِلَّا ذِرَاعٌ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَدْخُلُهَا بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن مسعود رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر ہر ایک آدمی کا نطفہ اوسکی ماکے پیٹ مین چالیس دن جمع رہتا ہی پھر چالیس دن لوہو کی پھٹکی ہو جاتا ہی پھر چالیس دن گوشت کی بوٹی بن جاتا ہی پھر خدا اوسکی طرف فرشتے کو بھیجتا ہی وہ اوسمین روح پھونکتا ہی اور چار باتون کا اوسکو حکم ہوتا ہی کہ اوسکی روزی لکھتا ہی یعنی محتاج ہوگا یا مالدار اور اوسکی عمر لکھتا ہی کہ کتنا جیگا اور اوسکے عمل لکھتا ہی کہ کیا کیا کریگا اور یہ لکھتا ہی کہ نیک بخت بہشتی ہوگا یا بدبخت دوزخی ہوگا سو مین قسم کھاتا ہون اوسکی جسکے سوا کوئی معبود نہین کہ بیشک تم لوگون مین سے کوئی بہشتیون کے کام کیا کرتا ہی یہان تک کہ اوسمین اور بہشت مین ہاتھ بھر کا فرق رہجاتا ہی یعنی بہت قریب ہو جاتا ہی پھر تقدیر کا لکھا اوسپر غالب ہو جاتا ہی سو وہ دوزخیون کے کام کرنے لگتا ہی پھر دوزخ مین جاتا ہی اور مقرر کوئی آدمی دوزخیون کے کام کیا کرتا ہی یہان تک کہ دوزخ میں اور اوسمین سوا ایک ہاتھ بھر کے کچھ فرق نہین رہتا ہی پھر تقدیر کا لکھا اوسپر غالب ہوتا ہی سو بہشتیون کے کام کرنے لگتا ہی پھر بہشت مین جاتا ہی **ف** اس حدیث مین انسان کی ابتدا انتہا اور تقدیر کا بیان ہی عوام لوگ اسکا مطلب خصوصًا تقدیر کا بھید نہین سمجھ سکتے اسکے بوجھنے کو بہت علم اور صاف ذہن چاہیے لیکن اتنا دریافت کیا چاہیے کہ سب خاتمے پر ہی تو اچھے آدمیون کو اپنی عبادت اور بندگی پر گھمنڈ نکرے اس واسطے کہ خاتمے کا حال کیا معلوم ہی کہ کیسا ہوگا اور کسی گنہگار کو یقینی دوزخی نجانا چاہیے شاید کہ مرتے وقت اوس کا خاتمہ بخیر ہو بعضے نادان کہتے ہین کہ جب خاتمے پر بات رہی تو جوانی مین عیش کیا چاہیے ضعیفی مین توبہ کر لینگے سو یہ شیطان اونکو دھوکا دیا ہی اس واسطے کہ ضعیفی تک جینے کا کہان سے یقین ہو شاید جوانی مین موت آجاوے بلکہ ہر دم موت سے کچھ دور نہین ہی عاقل آدمی اگر غور کرے تو اوسکو کسی وقت خدا سے غافل ہونا لازم نہین اس واسطے کہ

۲۱۰ ع شاید ہمین نفس و ابلیس ہو ویا الٰہی اپنے کرم سے ہمکو نفس و شیطان کے جال سے نکال اور ہمارا خاتمہ بخیر کر آمین ش ابن
عباس إن أحق ما أخذتم عليه أجرا كتاب الله بخاری مین عبد اللہ بن عباس رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
جن کامون پر تم مزدوری لیتے ہو تو قرآن کی مزدوری لینا اون سب سے زیادہ تر لائق ہے ف حضرت کے اصحاب ایک گاؤن مین گئے
کسینے انکی ضیافت نکی اونکے زمیندار کو سانپ نے کاٹا جھاڑ پھونک بہتیری کی آرام نہوا تو وے لوگ اصحاب کے پاس آئے کہ تم مین کسیکو منتر
آتا ہو تو اوسکو جھاڑ دے ابو سعید خدری صحابی نے کہا کہ ہان ہمکو منتر آتا ہے بغیر کچھ لیے ہم نہ پڑھینگے تمنے ہماری ضیافت نکی تیس بکریان دیگا وعدہ ٹھہرا
ابو سعید نے الحمد اوسپر پڑھی وہ فورًا اچھا ہو گیا تیس بکریان لے آئے بعضے صحابہ نے اونکے کھانے مین تامل کیا اور قرآن پر محنت لینا درست نجانا
حضرت کے روبرو یہ سب قصہ کہا حضرت نے فرمایا کہ تمنے اچھا کیا قرآن پر مزدوری لینا زیادہ تر درست ہے ان بکریون مین ہمارا بھی حصہ لگاؤ
پھر حضرت نے فرمایا کہ تمکو بھلا معلوم ہو گیا کہ الحمد سانپ کا منتر ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قرآن پڑھانے کی بھی محنت لینا درست ہے اور
۲۱۱ یہی مذہب ہے امام مالک اور شافعی کا اور پچھلے حنفی مذہب کا ق عمران بن حصين وجابر إن أخاكم قد مات فقوموا
فصلوا عليه مسلم مین عمران بن حصین اور جابر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے اصحاب سے فرمایا کہ آج تمھارا بھائی مر گیا اوٹھو اوسکے جنازے کی
نماز پڑھو ف ملک حبش کا بادشاہ نجاشی نصرانی مذہب و انجیل کا عالم تھا مسلمانون سے حضرت کا حال دریافت کرکے قرآن سنکر
حضرت کا لیے دیکھے ایمان لایا مسلمانون کے ساتھ بہت سلوک کیا کرتا تھا جس روز حبش مین مر گیا اوسی دن حضرت نے مدینے مین خبر دی اور
یہ حدیث فرمائی پھر عیدگاہ مین صف باندھکر اوسکی نماز پڑھی یہ معجزہ ہے حضرت کا کہ دور کی خبر دی اور مطابق پڑی اس حدیث سے معلوم
ہوا کہ غائب پہ نماز پڑھنا درست ہے اور یہی مذہب ہے امام شافعی کا حنفی مذہب کہتے ہین کہ یہ بات حضرت کو خاص تھی شاید زمین جھکی ہو لیکی ہو
۲۱۲ اور دور نزدیک ہو گیا ہو اور ونکو غائب پر نماز پڑھنا درست نہین م أبو هريرة إن أخنع اسم عند الله رجل تسمى ملك
الأملاك مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بہت بڑا کمبخت نام خدا کے نزدیک اوس مرد کا نام ہے جسنے شاہنشاہ اور
۲۱۳ مہاراج نام رکھا ف سب بادشاہون کا بادشاہ خدا ہے بندے بیچارے محتاج کو کیا مناسب ہے کہ شاہنشاہ کہلاوے ق أنس إن
إخوانكم قد قتلوا وإنهم قالوا اللهم بلغ عنا نبينا أنا قد لقيناك فرضيت عنا وارضينا عنك
بخاری اور مسلم مین انس رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اصحاب سے کہ تمھارے بھائی مارے گئے شہید ہوے اون لوگون نے وہان خدا سے عرض کی
کہ خداوندا ہماری طرف سے ہمارے پیغمبر کو یہ پیغام پہونچا دے کہ ہم تجھسے ملے سو تو ہمسے راضی ہوا اور ہم تجھسے راضی ہوے ف کافرون کا ایک
گروہ حضرت کے پاس آیا اور جھوٹھا اسلام لایا اور کہا کہ ہمارے ساتھ کچھ اصحاب کو بھیجیے کہ ہمکو قرآن سکھاوین حضرت نے ستر قاری قرآن کے جو رات
بھر نماز پڑھا کرتے اور دن کو لکڑیان لا کر بیچتے آپ کھاتے اور محتاجون کو کھلاتے تھے اونکے ساتھ کیے اون کافرون نے راہ مین دغا سے
اونکو شہید کیا شہیدون نے بعد شہادت کے خدا سے عرض کیا کہ ہماری خبر حضرت کو پہونچا دے تو جبرئیل ع نے یہ قصہ حضرت سے کہا تب حضرت نے یہ حدیث
۲۱۴ اپنے اصحاب سے فرمائی اور چالیس روز اون کافرون پر بد دعا کی ق جابر إن أخوف ما أخاف على أمتي عمل قوم لوط
بخاری اور مسلم مین جابر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ بڑا خوف جسکا مجھکو اپنی امت پر ڈر لگا ہے قوم لوط کے کام کا یعنی لونڈے بازی کا
امت مین بڑا ڈر ہے ف ابو داؤد مین عبد اللہ بن عباس رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم اغلام کرتے دیکھو تو دونون کو مار ڈالو
۲۱۵ د أبو سعيد إن أدنى أهل النار عذابا ينتعل بنعلين من نار يغلي دماغه من حرارة نعليه

مسلم مین ابو سعید سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا عذاب کی راہ کمترین سب دوزخیون سے وہ شخص ہوگا کہ وہ آگ کی جوتیان پہنے ہوگا جس سے بھیجا اوسکا ہانڈی کیطرح جوتیون کی گرمی کے سبب **ف** الٰہی تیری پناہ دوزخ کا کمتر اور ہلکا عذاب یہ ہی سخت عذاب کو آدمی پر قیاس کیا چاہیے **و** ابو هريرة إنَّ أدنى مقعد أحدكم من الجنة أن يقول له تمنَّ فيتمنّى ويتمنّى

٢١٦ فيقول له هل تمنّيت فيقول نعم فيقول له فإنّ لك ما تمنّيت ومثله معه مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر تم لوگون مین کم سے کم بہشتی کا یہ مرتبہ ہوگا کہ اوس سے خدا کہیگا کہ لے مانگ جو تیری آرزو ہو سو بندہ مانگے گا پھر دوسری بار مانگے گا پھر خدا فرمائیگا کہ کیا مانگ چکا بندہ کہیگا کہ ہان مانگ چکا جتنا مجکو مانگنا تھا پھر خدا اوس سے فرمائیگا کہ لے ہمنے تجکو دیا جتنا تونے مانگا بلکہ اوسکے ساتھ اوتنا اور بھی **ف** ادنی بہشتی کا یہ مرتبہ ہی کہ جتنا مانگیگا اوسکا دونا پاویگا تو بڑے بڑے مرتبے والون کو خدا ہی جانے کہ کیا کیا کچھ ملیگا **و** ابن مسعود إنَّ أرواح المؤمنين طيرٌ خضرٌ تعلق في شجر الجنة هٰكذا ذكره الأقليشي

٢١٧ واختصره والرواية إنّ أرواحهم في جوف طير خضر لها قناديل معلّقة بالعرش تسرح من الجنة حيث شاءت ثمّ تأوي إلى تلك القناديل فاطّلع إليهم ربّهم اطّلاعة فقال هل تشتهون شيئاً قالوا أيّ شيء نشتهي ونحن نسرح من الجنة حيث شئنا ففعل ذلك بهم ثلث مرّات فلمّا رأوا أنّهم لن يتركوا من أن يسألوا قالوا يا ربّ نريد أن تردّ أرواحنا في أجسادنا حتى نقتل في سبيلك مرّة أخرى فلمّا رأى أن ليس لهم حاجة تُركوا مسلم مین عبد اللہ بن مسعود رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ شہیدونکی روحین سبز چڑیان مین بہشت کے درختون سے میوے کھاتی ہین اقلیشی نے اتنی ہی روایت کی ہی کم کرکے اور پوری روایت یہ ہی کہ مقرر شہیدونکی روحین سبز چڑیون کے پیٹ مین ہین اونکے واسطے عرش کے نیچے قندیلین لٹکی ہین کھاتی پھرتی ہین بہشت مین جہان اونکا جی چاہتا ہی اور رات کو وہ روحین قندیلون مین آکر ٹھہرتی ہین سو اونکے رب نے اونکو دیکھا اور فرمایا کہ بھلا کوئی چیز کو تمہارا جی بھی چاہتا ہی شہیدون نے کہا کس چیز کو ہمارا جی چاہے ہم تو ایسے چین مین ہین کہ بہشت مین کھاتے پھرتے ہین جہان چاہتے ہین پھر خدا نے تین بار اسی طرح سے پوچھا جب شہیدون نے دیکھا کہ بے مانگے کچھ نہین چھٹتی تو کہا اے رب ہم چاہتے ہین کہ ہماری روحین ہمارے بدنون مین پھر ڈالی جاوین تو ایکبار اور بھی تیری راہ مین مارے جاوین اور ٹکڑے ٹکڑے ہون پھر جب خدا نے دیکھا کہ اونکو اب کسی چیز کی ہوس اور آرزو باقی نہین رہی تو پھر اونسے پوچھنا چھوڑا **ف** عبد اللہ بن مسعود رض سے روایت ہی کہ مینے حضرت سے پوچھا کہ یا حضرت قرآن مین حق تعالیٰ فرماتا ہی کہ شہیدونکو مردہ مت سمجھو وے زندہ ہین روزی پاتے ہین خوشیان کرتے ہین خدا کے فضل سے سو اس آیت کا کیا مطلب ہی اور شہیدونکا مفصل حال کیونکر ہی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے کئی باتین معلوم ہوتی ہین ایک تو یہ کہ روح کو فنا نہین بدن کے مرنے سے روح نہین مرتی دوسرے یہ کہ شہید مرتے ہوے بہشت مین داخل ہوتے ہین اور زندونکی طرح کھاتے پیتے اور دونکو یہ رتبہ حاصل نہین کرتے قیامت مین بعد حساب کتاب کے بہشت مین جاوینگے تیسرے یہ کہ بہشت بالفعل موجود ہی اور یہی مذہب ہی اہل سنت کا چوتھے یہ کہ بعد پیغمبرون کے شہیدونکے نہایت بڑے رتبے ہین **و** ثوبان إنّ اسمي محمّد

٢١٨ الذي سمّاني به أهلي مسلم مین ثوبان رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ میرا نام محمد ہی جو میرے لوگون نے میرا نام رکھا ہی **ف** ثوبان سے روایت ہی کہ مین حضرت کے پاس کھڑا تھا ایک یہودیون کا عالم آیا اوسنے کہا السلام علیک یا محمد مینے اوسکو دھکیل دیا کہ تو نے ادبی سے نام کیون لیتا ہی یا رسول اللہ کیون نہین کہتا ہی تب حضرت نے فرمایا کہ میرے لوگون نے میرا یہی نام رکھا ہی یعنی کیا ہوا جو اوسنے میرا نام لیا

سبحان اللہ کیا اخلاق تھے حضرت میں **ق** ابنِ مسعودٍ اِنَّ اَشَدَّ النَّاسِ عَذَابًا یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ عِنْدَ اللّٰہِ الْمُصَوِّرُوْنَ (۲۱۹)
بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک سب لوگون سے نہایت سخت عذاب خدا کے نزدیک قیامت میں تصویر بنانے والون کو
ہوگا **ق** عَائِشَۃُ اِنَّ اَصْحَابَ ھٰذِہِ الصُّوَرِ یُعَذَّبُوْنَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَیُقَالُ لَھُمْ اَحْیُوْا مَا خَلَقْتُمْ بخاری اور مسلم (۲۲۰)
مین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر ان تصویرون کے بنانے والون پر عذاب ہوگا قیامت کے دن اور انکو حکم ہوگا کہ جلاؤ جو بنایا
ف حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہی کہ مینے ایک چادر مول لی جسمین تصویرین بنی تھین اوسکو بطور پردہ دروازہ پر لٹکایا تھا حضرت نے جو اوسکو دیکھا
تو باہر کھڑے رہے گھر مین نہ آئے تو مجھکو معلوم ہوا کہ حضرت کو کوئی چیز بری معلوم ہوئی ہی تب مینے کہا کہ یا رسول اللہ مین توبہ کرتی ہون جس چیز سے
آپکو ملال ہی تب حضرت نے فرمایا کہ یہ چادر کیسی ہی مینے کہا کہ مول لی ہی آپکے بیٹھنے کے واسطے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا
کہ جس مکان میں تصویرین ہون اوس مین جانا مکروہ ہی مسلمانون پر واجب ہی کہ اپنے مکانون مین تصویرین نرکھین اور نفیس مباح چیزین کیا کم ہین جو تصویرونسے
مکان کو بتخانہ بنائے اور اوسپر خدا کی لعنت برسائے **ق** سَعْدُ بْنُ اَبِیْ وَقَّاصٍ اِنَّ اَعْظَمَ الْمُسْلِمِیْنَ فِی الْمُسْلِمِیْنَ جُرْمًا مَنْ سَاَلَ (۲۲۱)
عَنْ شَیْءٍ لَمْ یُحَرَّمْ عَلَی النَّاسِ فَحُرِّمَ مِنْ اَجْلِ مَسْاَلَتِہٖ بخاری اور مسلم میں سعد بن ابی وقاص سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک
سب مسلمانون مین بڑا گنہگار مسلمان وہ ہی کہ جسنے وہ بات پوچھی کہ حرام نہ تھی پھر اوسکے پوچھنے سے حرام ہوگئی **ف** مسئلہ پوچھنا دو قسم پر
ہی ایک تو وہ ہی کہ اوسکی حاجت پڑی اور وہ بات معلوم نہین تو دریافت کے واسطے پوچھے یہ تو درست ہی بلکہ اسکا حکم ہی کہ دریافت کرے دوسرے
یہ کہ ناحق بے حاجت پوچھنا اور تنگ کرنا یہ منع ہی سو اسی کو حضرت نے منع کیا کہ ناحق بے حاجت باتین نہ پوچھا کرو شاید حلال چیز تمھارے
بیفائدہ سوال سے حرام ہوجاوے اور تم گنہگار ہو **م** عِمْرَانُ بْنُ حُصَیْنٍ اِنَّ اَقَلَّ سَاکِنِی الْجَنَّۃِ النِّسَآءُ مسلم مین عمران بن (۲۲۲)
حصین سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ بہشت کے رہنے والون مین عورتین بہت کم ہین **ف** یعنی بہشت مین مرد بہ نسبت عورتون کے
نہایت کم ہین اس واسطے کہ عورتون مین دینداری اور عقلمندی کم ہوتی ہی اور خاوندون کا کہنا کم مانتی ہین **خ** اَنَسٌ اِنَّ اَقْوَامًا (۲۲۳)
خَلْفَنَا بِالْمَدِیْنَۃِ مَا سَلَکْنَا شِعْبًا وَّلَا وَادِیًا اِلَّا وَھُمْ مَعَنَا حَبَسَھُمُ الْعُذْرُ بخاری مین انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر کچھ لوگ ہمسے پیچھے مدینہ مین رہ گئے تھے پہاڑون کی اونچی نیچی راہ چلنے مین جو ہمکو ثواب ہوا اونمین وہ بھی ہمارے
ساتھ شریک ہین ناچاری نے اونکو روکا تھا **ف** حضرت نے جنگ تبوک کا ارادہ کیا تو چند مسلمانون کے پاس سواری اور سفر کا سامان
نہ تھا وے حضرت کے ساتھ نہ جاسکے ناچار ہوکر مدینہ مین رہ گئے جب حضرت وہان سے پھرے تب راہ مین یہ حدیث فرمائی یعنی اس سفر کی تکلیف مین
جتنا ہمارے ساتھیون کو ثواب ہوا اونکو بھی ہوا اس واسطے کہ دل سے ساتھ تھے اگرچہ ناچاری سے ظاہر مین چھوٹ رہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نیک
نیت دین مین بڑا دخل ہی **ق** اَبُوْ مُوْسٰی اِنَّ الْاَشْعَرِیِّیْنَ اِذَا اَرْمَلُوْا فِی الْغَزْوِ اَوْ قَلَّ طَعَامُ عِیَالِھِمْ بِالْمَدِیْنَۃِ (۲۲۴)
جَمَعُوْا مَا کَانَ عِنْدَھُمْ فِیْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ ثُمَّ اقْتَسَمُوْا بَیْنَھُمْ فِیْ اِنَآءٍ وَّاحِدٍ بِالسَّوِیَّۃِ فَھُمْ مِنِّیْ وَاَنَا مِنْھُمْ
بخاری اور مسلم مین ابو موسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اشعری لوگ جب لڑائی مین محتاج ہوجاتے ہین یا مدینہ مین اونکے جورو لڑکون کا کھانا
کم ہوجاتا ہی تو ایک کپڑے مین جو اونکے پاس ہوتا ہی یکجا کرتے ہین پھر ایک برتن سے آپس مین برابر برابر بانٹتے ہین سو وے میرے طور پر ہین مین اونسے
راضی ہون **ف** اشعری ایک یمن کی قوم ہی جنمین ابو موسی اشعری اس حدیث کے راوی ہین اونکی یہ حضرت نے عادت بیان کرکے پسند کی تاکہ اور لوگ
بھی اسی طرح آپس مین اتفاق کرین **حم** اَبُوْ ذَرٍّ اِنَّ الْاَکْثَرِیْنَ ھُمُ الْاَقَلُّوْنَ اِلَّا مَنْ قَالَ بِالْمَالِ ھٰکَذَا وَھٰکَذَا (۲۲۵)

بخاری مین ابوذر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو بہت مالدار ہین وہی قیامت مین ثواب سے مفلس ہین پر جسنے مال کو خرچ کیا اسطرح
اور اسطرح اور اسطرح یعنی داہنے اور بائین اور آگے کی طرف خرچ دیا **ف** یعنی جسنے مال اللہ کی راہ خدا مین خوب دیا وہ البتہ بہت ثواب پاویگا
۲۲۶ اور جسنے بخیلی کی اور مال کو دبا رکھا وہ قیامت مین مفلس ہوگا نہ تو مال ہی پاسہوگا نہ ثواب **خ** اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ اِنَّ الْاِیْمَانَ لَیَأْرِزُ
اِلَی الْمَدِیْنَۃِ کَمَا تَارِزُ الْحَیَّۃُ اِلٰی جُحْرِھَا ۔ بخاری مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر ایمان سمٹے گا مدینے کی طرف جیسے
سانپ سمٹتا ہی اپنے بل کی طرف **ف** مدینہ ایمان کا گھر ہی ہر وقت مین ایمانداروں کو وہان جانے کی حاجت رہی جب تک حضرت جیتے
تو مسلمان ہر طرف سے دین سیکھنے کو جاتے تھے پھر خلیفون کے وقت مین اسی طرح لوگ جایا کیے اور وہان بڑے بڑے عالم ہوے ہر زمانے کے لوگ علم سیکھنے کو
جایا کیے پھر حضرت کی قبر مبارک کی زیارت کو ہمیشہ لوگ جاتے ہین غرض مسلمانون کو مدینے جانے کی ہمیشہ حاجت ہی اور قیامت کے قریب کفر کا
ہر طرف غلبہ ہوگا آخر سب ملکون کے ایماندار لوگ سب طرف سے سمٹ کر مدینے مین امام مہدی کے پاس جمع ہونگے تو جہان سے ایمان نکلا تھا وہین سمٹ کر
۲۲۷ جاویگا **ق** جَابِرٌ وَّ عَائِشَۃُ اِنَّ الْبَیْتَ الَّذِیْ فِیْہِ الصُّوَرُ لَا تَدْخُلُہُ الْمَلٰئِکَۃُ ۔ بخاری اور مسلم مین جابر اور
حضرت عائشہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر جس گھر مین تصویرین ہوتی ہین وہان فرشتے رحمت کے نہین جاتے **ف** جب رحمت کے فرشتے
۲۲۸ نہ آئے تو مقرر اوس گھر مین بھی کبھی نہیلیگی **ق** اِبْنُ عُمَرَ وَ عَائِشَۃُ اِنَّ التَّلْبِیْنَۃَ تُجِمُّ فُؤَادَ الْمَرِیْضِ وَ تُذْھِبُ
بِبَعْضِ الْحُزْنِ ۔ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر اور حضرت عائشہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جَو کا حریرہ مقرر بیمار کے دل کو راحت
پہونچاتا ہی اور کچھ غم بھی کھوتا ہی **ف** تلبینہ نام ہی بھنے جَو کے آٹے کے حریرے کا نام ہی دل اور دماغ کو قوت دیتا ہی اور معدے کو مواد سے
صاف کرتا ہی تو ناتوان بیمار کو راحت بھی ہوگی اور غم بھی دور ہوگا سفر السعادۃ مین روایت ہی کہ حضرت عائشہ کا معمول تھا کہ اہل ماتم کو
۲۲۹ جَو کا حریرہ کھلاتی تھین تاکہ غصہ ہلکا ہو اور غم دور ہو **ق** اَلنُّعْمَانُ بْنُ بَشِیْرٍ اِنَّ الْحَلَالَ بَیِّنٌ وَّ اِنَّ الْحَرَامَ بَیِّنٌ وَّ
بَیْنَھُمَا مُشْتَبِھَاتٌ لَا یَعْلَمُھُنَّ کَثِیْرٌ مِّنَ النَّاسِ فَمَنِ اتَّقَی الشُّبُھَاتِ اسْتَبْرَأَ لِدِیْنِہٖ وَ عِرْضِہٖ وَ مَنْ
وَقَعَ فِی الشُّبُھَاتِ وَقَعَ فِی الْحَرَامِ کَالرَّاعِیْ یَرْعٰی حَوْلَ الْحِمٰی یُوْشِکُ اَنْ یَّرْتَعَ فِیْہِ اَلَا وَ اِنَّ لِکُلِّ مَلِکٍ
حِمًی اَلَا وَ اِنَّ حِمَی اللّٰہِ مَحَارِمُہٗ اَلَا وَ اِنَّ فِی الْجَسَدِ مُضْغَۃً اِذَا صَلَحَتْ صَلَحَ الْجَسَدُ کُلُّہٗ وَ اِذَا فَسَدَتْ
فَسَدَ الْجَسَدُ کُلُّہٗ اَلَا وَ ھِیَ الْقَلْبُ ۔ بخاری اور مسلم مین نعمان بن بشیر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر حلال کھلا ہی اور حرام
بھی کھلا ہی لیکن حلال اور حرام کے درمیان دو طرف ملتی ہوئین شبہے کی چیزین ہین اونکو بہت لوگ نہین جانتے سو جو شبہون سے بچا وہ اپنے
دین اور آبرو کو سلامت لیگیا اور جو شبہون مین پڑا وہ آخر حرام مین بھی پڑا جیسے وہ چرانے والا کہ رمنے یعنی روکی ہوئی زمین کے آس پاس
چراتا ہی قریب ہی کہ کبھی رمنے کو بھی چر ینگے جانو کہ البتہ ہر بادشاہ کا ایک رمنہ ہوتا ہی جان لو کہ خدا کا رمنہ اوسکی حرام کی ہوئی چیزین ہین جان
رکھو کہ بیشک بدن مین ایک گوشت کا ٹکڑا ہی جب وہ سنورا تو سب بدن سنورا اور جب بگڑا تو سارا بدن بگڑ گیا دیکھو کہ وہ ٹکڑا دل ہی
ف یہ حدیث بڑے کام کی ہی اسمین شریعت اور طریقت سب موجود ہی اسکو خوب یاد رکھا چاہیے کہ دنیا کی سب چیزین تین طرح
کی ہین حلال حرام اور شبہہ دار جو چیزین حلال ہین وہ قرآن اور حدیث مین صاف کھلی ہین سب مسلمانون مین مشہور ہین جیسے کھیتی سوداگری
مزدوری گائے بکری اونٹ دودھ شہد میوے اور جو حرام ہین وہ بھی مشہور ہین جیسے ناحق قتل شراب سور جوا حرامکاری چوری
دغابازی جھوٹ اسی طرح اور چیزین اونکو سب حرام جانتے ہین جاہل تک بھی اور شبہہ دار چیز وہ ہی یعنی کچھ حلال سے بھی میل رکھتی ہی

اورحرام سے بھی جیسے کوئی چیز کو تو اپنے گھر مین پاوے لیکن تجکو یہ معلوم نہین کہ وہ چیز تیری ہی یا کسی اور کی اوسکو بہت لوگ نہین جانتے
سواوسکا حضرت نے قاعدہ بتلایا کہ جس چیز مین شبہہ پڑے کہ یہ حلال ہی یا حرام ہی یا عالمون کو اوسمین اختلاف ہو کوئی حلال بتلاتا ہو اور
کوئی حرام تو اوسکو چھوڑ دے ہرگز نکرے اسی مین دین کا بچاؤ ہی اسواسطے کہ شاید وہ حرام ہو اور نہین تو جب شبہہ والی چیزون مین آدمی پڑا
تو ہوتے ہوتے حرام چیزون مین بھی گرفتار ہوجاتا ہی تقوی اور پرہیزگاری اسیکا نام ہی کہ آدمی شبہون سے بچے پھر حضرت نے فرمایا کہ تقوی فقط
ظاہر ہی کی صفائی کا نام نہین تقوے کا مقام دل ہی یعنی جب دل مین ایمان رچا اور اوسکی نارضامندی کا خوف جی مین سمایا تو آنکھ
کان ہاتھ پانون سب خود بخود سنور جاتے ہین اسواسطے کہ دل بادشاہ ہی تمام بدن کا پھر اگر دل ہی بگڑا یعنی حرص و فسق و فجور اوسمین
جما تو سارا بدن بگڑا آنکھ رنڈیان گھورتی ہی کان غیبت اور باجون کی آواز پر غش ہین زبان لقمۂ حرام چٹ کر رہی ہی نہ موت کا
کچھ غم ہی نہ قیامت کا کچھ ڈر الٰہی اپنا خوف ہمارے دلون مین ڈال اور ان بلاؤن سے ہمکو نکال آمین ◯ ابن عباس اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ ۲۳۰
نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا
اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَمَّا بَعْدُ قَالَهٗ حِيْنَ جَاءَهٗ ضِمَادٌ الْاَزْدِيُّ
فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اِنِّيْ اَرْقِيْ مِنْ هٰذِهِ الرِّيْحِ وَاِنَّ اللّٰهَ يَشْفِيْ عَلٰى يَدِيْ مَنْ شَاءَ فَهَلْ لَكَ مسلم مین عبداللہ
بن عباس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر سب خوبیان اللہ کے واسطے ہین ہم اوسکو سراہتے ہین اور اوسی سے ہر کام مین مدد مانگتے ہین جسکو اوسنے
راہ پر لگایا اوسکو کوئی نہین بہکا سکتا اور جسکو اوسنے بہکایا اوسکو کوئی راہ پر نہین لاسکتا اور ہم گواہی دیتے ہین کہ کوئی لائق پوجنے کے
نہین خدا کے سوا وہ اکیلا مالک ہی کوئی اوسکا ساجھی نہین اور بیشک محمد اوسی کا بندہ ہی اور اوسی کا پیغام پہونچانے والا ابعد اسکے یہ خطبہ حضرت
نے اوس وقت فرمایا تھا جب حضرت کے پاس ضماد نام منتر والا آیا تھا سو اوسنے کہا تھا کہ مجکو آسیب اور دیوانگی جھاڑنے کا منتر آتا ہی اور میرے ہاتھ سے خدا جسکو
چاہتا ہی آرام دیتا ہی سو تمکو بھی اگر خواہش ہو تو تمھیں بھی جھاڑ دون ف ضماد ازدی یمن کا ایک شخص تھا جھاڑ پھونک مین اوسکو دخل تھا جب
مکے مین آیا تو مکے کے کافرون نے اوس سے کہا کہ معاذ اللہ محمد دیوانہ ہوگیا ہی کچھ آسیب کا اوسپر خلل ہی تو اوسکو اپنے منتر سے جھاڑ وہ حضرت کے پاس آیا اور
حضرت سے جھاڑنے کو پوچھا تب حضرت نے امابعد تک خطبہ پڑھا بعد حمد و نعت کے کچھ اور فرمایا چاہتے تھے اوسنے حضرت کو روکا اور کہا کہ اس کلام کو پھر پڑھیے
حضرت نے اوسکو دوبارہ پڑھا اوسنے کہا پھر پڑھیے حضرت نے اوسکو تین بار پڑھا پھر ضماد نے کہا کہ مین نجومیون کے اور جادوگرون کے اور شاعرون کے بہت کلام
سن چکا ہون ایسا عمدہ کلام تو مینے کبھی نہین سنا واللہ اس کلام کی فصاحت کی سمندر کی طرح تھاہ نہین ملتی یا حضرت اپنا ہاتھ بڑھائیے مین
بیعت اور توبہ کرتا ہون پھر ضماد مسلمان ہوا سبحان اللہ آسیب جھاڑنے آئے تھے آپ ہی جھاڑ گئے ◯ ابو سعید اِنَّ الدُّنْيَا ۲۳۱
حُلْوَةٌ خَضِرَةٌ وَاِنَّ اللّٰهَ مُسْتَخْلِفُكُمْ فِيْهَا فَيَنْظُرُ كَيْفَ تَعْمَلُوْنَ مسلم مین ابوسعید سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ
دنیا میٹھی ہری بھری ہی اور خدا مقرر ایک گروہ کے بعد دوسرے گروہ کو لاتا ہی پھر تاکتا ہی کہ کیسا کیسا کام کرتے ہو ف یعنی جیسے
میٹھی چیز دل کو اور سبزی آنکھ کو بھلی معلوم ہوتی ہی ویسے ہی دنیا کی لذت اور اسباب پر آدمی لوٹ پوٹ ہی اور خدا ایک گروہ دنیا سے اوٹھاکر
دوسرے گروہ کو وہان جماتا ہی جانچنے کے واسطے پھر جو دنیا کے عیش و آرام مین پھنسا اوسنے دھوکا کھایا وہ خدا کو بھولا اور جو دنیا کی بیوفائی
سوچا کہ اگلے لوگون پاس کب ہی جو ہمارے پاس ہیگی پھر اسکو لڑکون کا کھلونا جان کر اور بھان متی کا سوانگ سمجھکر اسکے جال مین نہ پھنسا
اور اپنے مالک کو نہ بھولا وہی دوراندیش ہوشیار ہی اور اوسیکا نام دیندار ہی حضرت نے ایک بار عصر کے بعد خطبہ پڑھا اور قیامت تک

جو ہونا تھا سو فرمایا جسکو یاد رہا سو یاد رہا اور جو بھولا سو بھولا بعد اوسکے یہ حدیث فرمائی تاکہ مسلمان سوچین اور دنیا کے پھندے

۲۳۳ سے نکلین **ر** ابو ھریرۃ اِنَّ الدِّیْنَ بَدَأَ غَرِیْبًا وَسَیَعُوْدُ الدِّیْنُ کَمَا بَدَأَ فَطُوْبٰی لِلْغُرَبَاءِ مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے

روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر اسلام پہلے ظاہر ہوا مسافر کی طرح پھر آخر کو ویسا ہی ہو جاویگا جیسا پہلے تھا سو خوشی ہو جیو مسافرون

کو **ف** مطلب یہ کہ اسلام اول اول بہت کم تھا کوئی اوسکا یار مددگار نہ تھا جیسے مسافر کو سفر مین کوئی نہین پوچھتا بعد ہوتے

ہوتے اسلام سارے عالم مین پھیلا سو حضرت نے فرمایا کہ آخر کو قیامت کے قریب اسلام پھر کم ہو جائیگا جیسے پہلے تھا تو اوس وقت کے

مسلمان مسافرون کی طرح بے یار و مددگار ہو جاوینگے جیسا اس وقت مین کہ جو دینداری پر کمر باندھتا ہی کوئی اوسکی نہین سنتا ہی کافر و ایک

۲۳۳ طرف کلمہ گو اوسکو ہنستے ہین سو حضرت نے فرمایا کہ جو لوگ ایسے سخت وقت مین اسلام پر مضبوط رہا اوسکو خوشی ہو جیو بہشت کی **ق** عائشۃ

اِنَّ الرَّجُلَ اِذَا غَرِمَ حَدَّثَ فَکَذَبَ وَوَعَدَ فَاَخْلَفَ. بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ

آدمی جب قرضدار ہوا بات کہتا ہی تو جھوٹھ بولتا ہی اور قرضدار وعدہ کرتا ہی تو پورا نہین کرتا **ف** حضرت نماز مین قرض سے بہت

۲۳۴ پناہ مانگتے تھے کسی نے کہا کہ یا حضرت آپ قرض سے کیون بہت پناہ مانگا کرتے ہین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی **ر** ابن مسعود اِنَّ الرَّجُلَ

لَیَصْدُقُ حَتّٰی یُکْتَبَ صِدِّیْقًا وَیَکْذِبُ حَتّٰی یُکْتَبَ کَذَّابًا مسلم مین عبد اللہ بن مسعود رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے

فرمایا کہ آدمی سچ بولا کرتا ہی یہان تک کہ خدا کے نزدیک بڑا سچا لکھا جاتا ہی اور آدمی جھوٹھ بولا کرتا ہی یہان تک کہ بڑا جھوٹھا لکھا جاتا

۲۳۵ ہی یعنی جب آدمی کو سچ یا جھوٹھ بولنے کی عادت پڑی پھر آخر کو اوس مین کامل ہو جاتا ہی **ر** ابو ھریرۃ اِنَّ الرَّجُلَ لَیَعْمَلُ الزَّمَنَ

الطَّوِیْلَ بِعَمَلِ اَھْلِ الْجَنَّۃِ ثُمَّ یُخْتَمُ لَہٗ عَمَلُہٗ بِعَمَلِ اَھْلِ النَّارِ وَاِنَّ الرَّجُلَ لَیَعْمَلُ الزَّمَنَ الطَّوِیْلَ بِعَمَلِ

اَھْلِ النَّارِ ثُمَّ یُخْتَمُ لَہٗ عَمَلُہٗ بِعَمَلِ اَھْلِ الْجَنَّۃِ مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ آدمی ایک مدت

دراز تک بہشتیون کے کام کیا کرتا ہی پھر اوسکا خاتمہ دوزخیون کے کام پر ہوتا ہی اور بعضا آدمی مدت دراز تک دوزخیون کے کام کیا کرتا ہی

پھر اوسکا خاتمہ بہشتیون کے کام پر ہوتا ہی **ف** یعنی خاتمے کا اعتبار ہی اول کامون پر کچھ اعتماد نہین یعنی علم و عبادت پر گھمنڈ نہ چاہیے

۲۳۶ **ق** ابو ھریرۃ اِنَّ الرَّحِمَ شُجْنَۃٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ فَقَالَ اللہُ مَنْ وَّصَلَکِ وَصَلْتُہٗ وَمَنْ قَطَعَکِ قَطَعْتُہٗ

بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ رحم کی لفظ رحمن کی لفظ سے نکلی ہی پھر خدا نے اوس سے کہا کہ جسنے تجھسے میل رکھا

اوس سے مینے میل رکھا اور جسنے تجھکو توڑا اوسکو مینے توڑا **ف** رحم کے معنی برادر پروری ہین سو فرمایا کہ یہ لفظ رحمن سے نکلی ہی یعنی

جو حرف رحم مین ہین وہی رحمن مین ہین پھر فرمایا کہ جو برادر پروری کریگا اوس پر مین کرم کرونگا اور جو برادر پروری نکریگا خدا

۲۳۷ اوس پر کرم نکریگا **خ** عائشۃ اِنَّ الرَّضَاعَۃَ تُحَرِّمُ مَا تُحَرِّمُ الْوِلَادَۃُ. بخاری مین حضرت عایشہ رضی سے روایت ہی کہ

حضرت نے فرمایا کہ دودھ پینا نکاح کو حرام کرتا ہی جیسے پیدایش کا رشتہ حرام کرتا ہی **ف** یعنی جہان جہان نسب کے سبب نکاح نہین درست

وہان دودھ پینے کی جہت سے بھی نکاح نہین درست جیسے ماں اور بہن سے نکاح حرام ہی ویسے دایہ اور دایہ کی بیٹی سے بھی نکاح منع ہی اسی طرح اور بھی

۲۳۸ قیاس کر لیا چاہیے دودھ پلائی کا بڑا حق ہی دایہ اور اوسکے لوگون سے سلوک کرنا سنت ہی **ر** اُم سلمۃ اِنَّ الرُّوْحَ اِذَا قُبِضَ تَبِعَہُ

الْبَصَرُ مسلم مین حضرت ام سلمہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب روح قبض ہوتی ہی تو آنکھ بھی اوسکے پیچھے لگی چلی جاتی ہی **ف** حضرت

ام سلمہ رضی سے روایت ہی کہ ابو سلمہ مر گئے تو حضرت تشریف لائے دیکھا تو آنکھ کھلی رہ گئی ہی جیسے مردون کی ہوتی ہی پھر حضرت نے اپنے ہاتھ سے

آنکھ بند کر دی اور یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مردے کی آنکھ بند کر دینا چاہیے ق اَبُو بَكْرَةَ اِنَّ الزَّمَانَ قَدِ اسْتَدَارَ ۲۳۹
كَهَيْئَتِهٖ يَوْمَ خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ اَلسَّنَةُ اِثْنَا عَشَرَ شَهْرًا مِنْهَا اَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ثَلٰثَةٌ مُتَوَالِيَاتٌ
ذُو الْقَعْدَةِ وَذُو الْحِجَّةِ وَالْمُحَرَّمُ وَرَجَبُ مُضَرَ الَّذِيْ بَيْنَ جُمَادٰى وَشَعْبَانَ بخاری اور مسلم میں ابو بکرہ رض سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ زمانہ گھوم کر اپنی اصلی حالت پر ویسا ہو گیا جیسا اوس دن تھا کہ جب خدا نے زمین آسمان بنائے تھے برس بارہ مہینے کا ہے اون میں
سے چار مہینے حرام ہیں یعنی ان میں لڑنا بھڑنا درست نہیں تین مہینے تو برابر لگے ہوئے ہیں ذیقعدہ اور ذی الحجہ اور محرم ہیں اور چوتھا مضر کا
رجب جمادی الثانی اور شعبان کے بیچ میں ہے ف ان چار مہینوں کی حرمت مدت سے چلی آتی تھی سو کفار کا دستور تھا
کہ جب ان کو لڑنا یا لوٹنا منظور ہوتا تو ان مہینوں کو بدل ڈالتے جیسے محرم میں لڑتے تو صفر کا محرم نام رکھتے اسی طرح اون کمبختوں نے مہینوں
کو گھال میل کر ڈالا تھا مہینوں کا اصل حساب ٹھیک نہیں رہا تھا جس سال حضرت نے آخر عمر میں حجۃ الوداع کیا تو ذی الحجہ کا مہینا دونوں
حساب سے برابر پڑا اصل کے حساب سے بھی اور کافروں کے حساب سے بھی تب حضرت نے حج کے موسم میں عرفے کے دن ہزاروں آدمی کے روبرو یہ
حدیث فرمائی یعنی اب زمانہ گردش کر کے اصل حساب پر ٹھیک ہو گیا ہے اب کوئی اس حساب کو نہ بگاڑے عرب میں مضر ایک قوم کا نام تھا وہ رجب کو
بہت مانتی تھی اس واسطے رجب کو اونکی طرف نسبت کیا ۰ حُذَيْفَةُ بْنُ اَسِيْدِ الْغِفَارِيُّ اِنَّ السَّاعَةَ لَا تَكُوْنُ ۲۴۰
حَتّٰى تَكُوْنَ عَشْرُ اٰيَاتٍ خَسْفٌ بِالْمَشْرِقِ وَخَسْفٌ بِالْمَغْرِبِ وَخَسْفٌ بِجَزِيْرَةِ الْعَرَبِ وَالدُّخَانُ وَالدَّجَّالُ
وَدَابَّةُ الْاَرْضِ وَيَاْجُوْجُ وَمَاْجُوْجُ وَطُلُوْعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَنَارٌ تَخْرُجُ مِنْ قَعْرِ عَدَنٍ تَرْحَلُ النَّاسَ
لَمْ يَذْكُرْ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ الْعَاشِرَةَ وَهِيَ فِيْ غَيْرِهٖ نُزُوْلُ عِيْسَى بْنِ مَرْيَمَ مسلم میں حذیفہ بن اسید رض سے روایت ہے کہ
حضرت نے فرمایا کہ قیامت نہیں ہونے کی جب تک دس نشانیاں پہلے نہ ہولیوینگی ایک تو پورب میں زمین کا دھس جانا دوسرے پچھم میں
زمین کا دھسنا تیسرے عرب کے ٹاپو میں زمین کا دھسنا چوتھے دھواں کہ عالم میں پھیلیگا پانچویں دجال کا نکلنا چھٹے زمین کا جانور
نکلنا ساتویں یاجوج ماجوج کا نکلنا آٹھویں سورج کا پچھم کی طرف سے نکلنا نویں آگ جو شہر عدن کے کنارے سے نکلیگی اور لوگوں کو
ہانکتی ہوئی شام کے ملک میں لیجاویگی مسلم نے اس حدیث میں دسویں نشانی روایت نہیں کی لیکن اس حدیث میں دسویں نشانی حضرت عیسیٰ کا
آسمان سے اوترنا ہے ف حضرت کے اصحاب قیامت کا کچھ ذکر کرتے تھے اتنے میں حضرت تشریف لائے پھر حضرت نے یہ حدیث فرمائی علی مرتضیٰ رض سے
روایت ہے کہ قیامت سے پہلے دھواں عالم میں پھیلیگا مسلمانوں کو زکام ہو جاویگا اور کافروں کا سر پھل جاویگا کہ بہن میں سے ایک
جانور نکلیگا ساٹھ گز کا لنبا سر اوسکا جیسے بیل کا اور آنکھ جیسے سور کی اور کان جیسے ہاتھی کے اور سینگ جیسے پہاڑی بکری کے سینہ
جیسے شیر کا اور کولھا جیسے بلی کی اور دم جیسے مینڈھے کی اور رنگ جیسے چیتے کا ہاتھ پانوں جیسے اونٹ کے اوسکے پاس حضرت موسیٰ کا
عصا اور حضرت سلیمان کی انگوٹھی ہوگی مسلمان اور کافر کو سونگھ کر بتاویگا اور کہیگا اسلام کا دین سچا ہے اور یہ بن تصور تھے ہیں
ق اَلْمُغِيْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ اٰيَتَانِ مِنْ اٰيَاتِ اللّٰهِ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَّلَا لِحَيٰوتِهٖ ۲۴۱
فَاِذَا رَاَيْتُمُوْهَا فَادْعُوا اللّٰهَ وَصَلُّوْا حَتّٰى تَنْجَلِيَ بخاری اور مسلم میں مغیرہ بن شعبہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ سورج اور چاند
دو نشانیاں ہیں خدا کی نشانیوں سے کسی کے مرنے جینے سے ان میں گہن نہیں پڑتا پھر جب تم گہن کو دیکھا کرو تو اوس سے دعا کیا کرو
اور نماز پڑھا کرو جب تک کہ وہ روشن ہو جاوے ف جس دن ابراہیم حضرت کے بیٹے کا انتقال ہوا اوسی دن گہن پڑا لوگوں نے

کہا کہ گہن ابراہیمؑ کی موت سے پڑا تب حضرت نے فرمایا کہ یہ خدا کی قدرت ہی تمہارا گمان غلط ہی کسیکے مرنے جینے پر گہن موقوف نہیں اس حدیث سے
معلوم ہوا کہ جو لوگون میں مشہور ہی کہ جب گہن پڑا تو کوئی سردار مرتا ہی سو غلط بات ہی گہن کی نماز دو رکعت سنت ہی بڑی سورتین اوسمین

۲۴۲ پڑھے جب تک روشنی نہو ذکر اور دعا مین مشغول رہے اور صدقہ دینا بھی سنت ہی **م** جابرؓ اِنَّ الشَّھْرَ یَکُوْنُ تِسْعًا وَّعِشْرِیْنَ
مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مہینا انتیس دن کا بھی ہوتا ہی **ف** ایکبار حضرت نے قسم کھائی کہ مہینا بھر
بیبیون کے پاس نجاوینگے پھر انتیس دن کے بعد اونکے پاس تشریف لیگئے لوگون نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپنے مہینے بھر کی قسم کھائی تھی حضرت نے

۲۴۳ فرمایا کہ کیا ہوا مہینا انتیس دن کا بھی ہوتا ہی **م** جابرؓ اِنَّ الشَّیْطَانَ اِذَا سَمِعَ النِّدَاءَ بِالصَّلٰوۃِ ذَھَبَ حَتّٰی یَکُوْنَ
مَکَانَ الرَّوْحَاءِ مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر شیطان جب اذان سنتا ہی تو وہان سے بھاگ جاتا ہی جتنی دور روحا ہی

۲۴۴ **ف** روحا ایک مکان ہی مدینے سے چھتیس کوس **م** جابرؓ اِنَّ الشَّیْطَانَ قَدْ یَئِسَ اَنْ یَّعْبُدَہُ الْمُصَلُّوْنَ فِیْ جَزِیْرَۃِ
الْعَرَبِ وَلٰکِنْ فِی التَّحْرِیْشِ بَیْنَھُمْ مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر شیطان کی آس ٹوٹ گئی اس سے کہ اب نمازی لوگ
عرب کے ٹاپو مین اوسکو پوجین لیکن اونمین فتنہ فساد ڈالنے کا قابو ہی **ف** یعنی عرب مین اسلام قائم رہیگا بت پرستی وہان نہوگی شیطان
پرستی سے مراد بت پرستی ہی سو سچ ہی کہ عرب مین اب تک بحمد اللہ بت پرستی کوئی نہین جانتا البتہ فتنہ و فساد بہت ہوا ہی سے آدمی کافر نہین

۲۴۵ ہوجاتا اس حدیث سے عرب کی بڑائی ثابت ہوئی **ق** انسؓ اِنَّ الشَّیْطَانَ یَجْرِیْ مِنَ ابْنِ اٰدَمَ مَجْرَی الدَّمِ بخاری اور مسلم مین
انسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ شیطان آدمی کے بدن مین پھرتا ہی خون کی طرح **ف** یعنی شیطان کا آدمی پر خوب قابو ہی بچنا الخ

۲۴۶ **م** حذیفہؓ اِنَّ الشَّیْطَانَ یَسْتَحِلُّ الطَّعَامَ اَنْ لَّا یُذْکَرَ اسْمُ اللّٰہِ عَلَیْہِ وَاِنَّہٗ جَاءَ بِھٰذِہِ الْجَارِیَۃِ لِیَسْتَحِلَّ
بِھَا فَاَخَذْتُ بِیَدِھَا فَجَاءَ بِھٰذَا الْاَعْرَابِیِّ لِیَسْتَحِلَّ بِہٖ فَاَخَذْتُ بِیَدِہٖ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ اِنَّ یَدَہٗ
فِیْ یَدِیْ مَعَ یَدِھَا مسلم مین حذیفہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر شیطان حلال جانتا ہی اوس کھانے کو جسپر خدا کا نام لیا نجاوے
اور شیطان اس لڑکی کو لے آیا تھا کہ اسکے سبب سے کھانا حلال کرے سو مینے اوسکا ہاتھ پکڑ لیا پھر اس جنگلی گنوار کو لے آیا کہ اسکے سبب سے
کھانے کو حلال کرے سو اوسکا بھی ہاتھ مینے پکڑ لیا قسم ہی اوسکی جسکے ہاتھ مین میری جان ہی کہ شیطان کا ہاتھ میرے ہاتھ مین ہی اس لڑکے
کے ہاتھ کے ساتھ **ف** حذیفہؓ سے روایت ہی کہ ہمارا دستور تھا کہ جب کھانا آتا تو ہم ہاتھ نہ ڈالتے جب تک حضرت نہ کھاتے سو ایکبار
کھانا آیا ایک لڑکی دوڑتی آئی جیسے اوسکو کوئی کھینچے لاتا ہی سو اوسنے چاہا کہ کھائین بدون بسم اللہ کہے ہاتھ ڈالے حضرت نے اوسکا ہاتھ
پکڑ لیا پھر ایک گنوار اوسی طرح دوڑتا آیا اوسکا بھی ہاتھ حضرت نے پکڑ لیا پھر یہ حدیث فرمائی یعنی شیطان نے چاہا تھا اگر یہ لڑکی اور گنوار
نے خدا کا نام لیے کھانے لگے تو مین بھی کھاؤن اس حدیث سے ثابت ہوا کہ کھانا کھاتے اول بسم اللہ کہنا ضرور ہی نہین تو شیطان ساتھ کھاتا ہی

۲۴۷ **ق** ابن مسعودؓ اِنَّ الصِّدْقَ یَھْدِیْ اِلَی الْبِرِّ وَاِنَّ الْبِرَّ یَھْدِیْ اِلَی الْجَنَّۃِ وَاِنَّ الرَّجُلَ لَیَصْدُقُ حَتّٰی
یُکْتَبَ صِدِّیْقًا وَاِنَّ الْکِذْبَ یَھْدِیْ اِلَی الْفُجُوْرِ وَاِنَّ الْفُجُوْرَ یَھْدِیْ اِلَی النَّارِ وَاِنَّ الرَّجُلَ لَیَکْذِبُ حَتّٰی یُکْتَبَ
عِنْدَ اللّٰہِ کَذَّابًا بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک سچ بولنا نیکی کو پہونچاتا ہی اور نیکی بہشت مین
پہونچاتی ہی اور البتہ مرد سچ بولا کرتا ہی یہانتک کہ خدا کے نزدیک بڑا سچا لکھا جاتا ہی اور جھوٹھ بولنا نافرمانی کو پہونچاتا ہی اور نافرمانی
دوزخ مین پہونچاتی ہی اور مرد جھوٹھ بولا کرتا ہی یہان تک کہ خدا کے نزدیک بڑا جھوٹا لکھا جاتا ہی **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سچ بولنے کا

فضیلت صدق و مذمت کذب

۲۴۸ ہنام بہشت ہی اور جیسے شعر بولنے کا انجام دوزخ ہی مسلمان کو اسکا خیال ضرور چاہیے جھوٹھ بولنے کو سچ سے بچانے خ اَبُو هُرَيْرَةَ اِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ رِضْوَانِ اللّٰهِ لَا يُلْقِي لَهَا بَالًا يَرْفَعُهُ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَاتٍ وَ اِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ سَخَطِ اللّٰهِ لَا يُلْقِي لَهَا بَالًا يَهْوِيْ بِهَا فِي نَارِ جَهَنَّمَ بخاری مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک بندہ خدا کی رضامندی کی کوئی بات بول جاتا ہی اور دل مین اوسکو کوئی بڑی چیز نہین سمجھتا حالآنکہ اوسی بات کے سبب سے خدا اوسکے درجے بلند کرتا ہی اور تحقیق بندہ خدا کی ناخوشی کی کوئی بات بول جاتا ہی اور دل مین اوسکو کچھ بُری بات نہین سمجھتا حالآنکہ اوسی بات کے سبب سے دوزخ مین گرتا ہی **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آدمی بدون سوچے ہر ایک بات کو بکا نکرے

۲۴۹ **م** اَبُوْ سَعِيْدٍ وَّ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ يَنْزِلُ بِهَا فِي النَّارِ اَبْعَدَ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَ الْمَغْرِبِ مسلم مین ابوسعید اور ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک بندہ کوئی بات ایسی بولتا ہی کہ جسکے سبب سے دوزخ مین گرجاتا ہی اتنی دور سے بھی زیادہ جتنا مشرق و مغرب مین فرق ہی

۲۵۰ **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ وَ ابْنُ عَبَّاسٍ اِنَّ الْعَيْنَ حَقٌّ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ اور عبداللہ بن عباسؓ سے روایت کہ حضرت نے فرمایا کہ نظر کی تاثیر سچ مچ ہی **ف** یعنی بعضی نظر لگ جاتی ہی خدا نے اوسمین تاثیر رکھی ہی

۲۵۱ **ق** اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ اِنَّ الْغُلَامَ الَّذِيْ قَتَلَهُ الْخَضِرُ طُبِعَ كَافِرًا وَّ لَوْ عَاشَ لَاَرْهَقَ اَبَوَيْهِ طُغْيَانًا وَّ كُفْرًا بخاری اور مسلم مین ابی بن کعبؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک جس لڑکے کو خواجہ خضر نے مار ڈالا تھا وہ پیدایشی کافر تھا اور اگر جیتا رہتا تو اپنے ماباپ کو بلا مین ڈالتا کفر اور نافرمانی سے **ف** حضرت موسیٰ اور خضر کا قصہ قرآن مین مذکور ہی اوسی طرف حضرت نے اشارہ کیا یعنی خضر نے جو لڑکے کو بحکم خدا مارا تھا بدون حکمت نتھا

۲۵۲ **ق** اِبْنُ عُمَرَ اِنَّ الْفِتْنَةَ هٰهُنَا مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ قَالَ الصَّغَانِيُّ مُؤَلِّفُ هٰذَا الْكِتَابِ هٰذَا الْحَدِيْثُ سَمِعْتُهُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فِي الْمَنَامِ قَالَهُ وَ هُوَ يُشِيْرُ اِلَى الْمَشْرِقِ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ فتنہ فساد ادھر ہی جہان سے شیطان کا سینگ یعنی آفتاب نکلتا ہی کہا حسن صغانی اس کتاب کے جمع کرنے والے نے کہ مینے خواب مین یہ حدیث حضرت کی زبانی سنی اور حضرت اشارہ کرتے تھے پورب کی طرف **ف** اور حدیث مین آیا ہی کہ جب آفتاب نکلتا ہی تو شیطان اپنے دو سینگ اوسمین لگا دیتا ہی تاکہ کافرون کا سجدہ اوسی کی طرف ہو حضرت نے پورب کی طرف اشارہ کیا یعنی جو ملک مدینے سے پورب کی طرف ہین وہان بڑے بڑے فساد ہونگے یاجوج ماجوج دجال اوسی طرف سے نکلین گے خارجی اور رافضی بھی پورب کی طرف سے نکلینگے یعنی عراق کے ملک سے

۲۵۳ **م** اَنَسٌ اِنَّ الْكَافِرَ اِذَا عَمِلَ حَسَنَةً اُطْعِمَ بِهَا طُعْمَةً مِّنَ الدُّنْيَا وَ اَمَّا الْمُؤْمِنُ فَاِنَّ اللّٰهَ يَدَّخِرُ لَهُ حَسَنَاتِهِ فِي الْاٰخِرَةِ وَ يُعْقِبُهُ رِزْقًا فِي الدُّنْيَا عَلٰى طَاعَتِهِ مسلم مین انسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کافر جب کوئی نیک کام کرتا ہی تو اوسکے سبب سے دنیا مین کچھ اوسکی روزی کی کشایش ہو جاتی ہی اور ایماندار کی نیکیون کو خدا اوسکی آخرت کے واسطے جمع کر رکھتا ہی اور اوسکے بعد دنیا مین بھی روزی دیتا ہی اوسکی بندگی پر **ف** یعنی خدا کسیکی نیکی برباد نہین کرتا وہ عادل ہی لیکن کافر کو تو آخرت مین کچھ ثواب نہین اوسکے واسطے اوسکا بدلا دنیا مین کر دیتا ہی اور ایماندار کا بدلا دونون جہان مین

۲۵۴ **خ** اِبْنُ عُمَرَ وَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِنَّ الْكَرِيْمَ ابْنَ الْكَرِيْمِ ابْنِ الْكَرِيْمِ ابْنِ الْكَرِيْمِ يُوْسُفُ بْنُ يَعْقُوْبَ بْنِ اِسْحٰقَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ بخاری مین عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو خود کریم ہو اور اوسکا باپ بھی کریم ہو اور دادا بھی کریم ہو اور پردادا بھی کریم ہو سو حضرت یوسف پیغمبر ہین حضرت یعقوب کے بیٹے حضرت اسحٰق کے پوتے حضرت ابراہیم کے پرپوتے **ف** یعنی سہارے

۲۵۵ حضرت یوسف علیہ السلام کے خاندانی بزرگی کہ جسکی چار پشت پیغمبر ہوتے آئے ہوں کسیکو حاصل نہیں ۵ وَاثِلَةُ بْنُ الْأَسْقَعِ إِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى كِنَانَةَ مِنْ وُلْدِ إِسْمٰعِيْلَ وَاصْطَفٰى قُرَيْشًا مِنْ كِنَانَةَ وَاصْطَفٰى مِنْ قُرَيْشٍ بَنِيْ هَاشِمٍ وَاصْطَفَانِيْ مِنْ بَنِيْ هَاشِمٍ مسلم میں واثلہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تحقیق خدا نے کنانہ کو حضرت اسمعیل کی اولاد سے خلافت میں چن لیا اور گروہ قریش کو کنانہ کی اولاد سے چن لیا اور ہاشم کی اولاد کو قریش سے چن لیا اور مجھکو ہاشم کی اولاد سے چن لیا ف کنانہ حضرت کی چودھویں پشت میں ہیں اونسے عرب کے بہت گروہ پیدا ہوئے اور قریش لقب ہے نضر بن کنانہ کا حضرت کی تیرھویں پشت میں ہیں اور ہاشم حضرت کے پردادا ہیں سو حضرت نے فرمایا کہ کنانہ کی اولاد حضرت اسمعیل کی اور اولاد سے خلافت میں افضل ہے پھر اونمیں سے قریش افضل ہیں اور قریش سے بنی ہاشم افضل ہیں اور بنی ہاشم سے حضرت افضل ہیں تو گویا حضرت سارے عرب کے عطر ہیں اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سادات حسنی اور حسینی شرافت میں سارے عالم سے افضل ہیں اس واسطے کہ حضرت کی اولاد سوا حضرت فاطمہ کے اور کسی سے باقی نہیں رہی حضرت کا پشت نامہ یوں ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بن عبد اللہ بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان اہل حدیث اور اہل تاریخ کا عدنان تک اتفاق ہے آگے اختلاف ہے

۲۵۶ ق أَنَسٌ إِنَّ اللّٰهَ أَمَرَنِيْ أَنْ أَقْرَأَ عَلَيْكَ لَمْ يَكُنِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا قَالَهُ لِأُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ فَقَالَ أُبَيٌّ وَسَمَّانِيْ قَالَ نَعَمْ فَبَكٰى بخاری اور مسلم میں انس رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے ابی بن کعب سے فرمایا کہ خدا نے مجھکو حکم کیا ہے کہ میں تیرے آگے لم یکن الذین کفروا کی سورت پڑھوں سو ابی بن کعب نے کہا کہ یا رسول اللہ کیا خدا نے میرا نام لیا ہے حضرت نے فرمایا کہ ہاں پھر ابی بن کعب خوشی کے مارے رونے لگے ف ابی بن کعب انصاری صحابی ہیں قرآن کے بڑے قاری سو حضرت نے اونکی استادی سند کر دی تا کہ او مسلمان اونکو استاد جانکر اون سے قرآن سیکھیں اس حدیث سے اونکی بڑی بزرگی ثابت ہوئی

۲۵۷ خ أَبُو الدَّرْدَاءِ إِنَّ اللّٰهَ بَعَثَنِيْ إِلَيْكُمْ فَقُلْتُمْ كَذَبْتَ وَقَالَ أَبُوْ بَكْرٍ صَدَقَ وَوَاسَانِيْ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ فَهَلْ أَنْتُمْ تَارِكُوْا لِيْ صَاحِبِيْ بخاری میں ابو درداء رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مجکو خدا نے تمھاری طرف پیغمبر کر کے بھیجا سو اول تمنے کہا کہ تو جھوٹھا ہے اور ابوبکر نے کہا کہ سچا ہے اور اونسے میرے ساتھ اپنی جان اور مال سے سلوک کیا سو کیا تم لوگ میرے ساتھی کو میری خاطر سے چھوڑو گے یعنی کسی طرح کا اوسکو رنج نہ پہونچاؤ ف بخاری میں ابو درداء رضی سے روایت ہے کہ ایکبار ابوبکر صدیق اور عمر فاروق رضی میں کچھ گفتگو سے رنج آگیا صدیق اکبر حضرت کے پاس حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ میرے اور عمر کے درمیان کچھ گفتگو ہو گئی پھر اون غصے ہوا پھر میں شرمندہ ہوا عمر سے اپنا قصور معاف کرایا سو اونھوں نے معاف نہ کیا سو میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں حضرت نے فرمایا کہ خدا معاف کریگا اور تمکو بخشے گا پھر عمر بھی اس گفتگو سے پچتائے معاف کرانے کو صدیق اکبر کے گھر گئے وہاں نہ پایا کہ وے حضرت پاس گئے ہیں جب عمر حضرت پاس آئے تو حضرت کے چہرے پر غصہ نمودار ہوا صدیق اکبر ڈرے تو گھٹنوں کے بل عاجزی سے کھڑے ہو کر حضرت سے عرض کی کہ یا رسول اللہ عمر کا کچھ قصور نہیں زیادتی میری طرف سے ہوئی تھی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی پھر اوس دن سے صدیق اکبر کا حضرت کے اصحاب بہت خیال رکھنے لگے کسی نے اونکو رنج نہیں دیا اس حدیث سے فضیلت صدیق اکبر کی ثابت ہوئی اور حضرت کے فرمانے سے معلوم ہوا کہ مردوں میں پہلے ایمان لائے اور اپنی جان و مال سے حضرت کی مدد کی سو بیشک صدیق اکبر سے عداوت رکھنی گویا حضرت کو رنج دینا ہے

۲۵۸ ق أَبُوْ هُرَيْرَةَ إِنَّ اللّٰهَ تَجَاوَزَ لِأُمَّتِيْ عَمَّا حَدَّثَتْ بِهِ أَنْفُسُهَا مَا لَمْ تَتَكَلَّمْ بِهِ أَوْ تَعْمَلْ بِهِ بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ رضی سے روایت ہے

حضرت نے فرمایا کہ البتہ جو جو خطرے اور خیال دل میں آتے ہیں سو خدا نے اوسکے گناہ میری امت سے معاف کر دیے ہیں جب تک اسکو نہ بولے اور عمل کرے **ف** یعنی جس کسی برے کام کا خطرہ دل میں آوے سو معاف ہے اور اگر اوسکو موہ سے نکالا یا ویسا کام کیا تو گناہ ثابت ہوا

۲۵۹ **د** أبو الدرداء إن الله جزأ القرآن ثلاثة أجزاء فجعل قل هو الله أحد جزءا من أجزاء القرآن مسلم میں ابو درداء سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر خدا نے قرآن کو تین ٹکڑے کیا ہے سو قل ہو اللہ احد کو قرآن کے حصوں میں ایک حصہ ٹھہرایا **ف** تمام قرآن کا مطلب تین قسم ہے ایک قسم میں خدا کی وحدانیت اور اوسکی صفات ہیں دوسری قسم میں قصے ہیں تیسری قسم میں حلال و حرام کے حکم ہیں اس سبب سے قل ہو اللہ احد تہائی قرآن کا ٹھہرا کہ اوسمیں توحید اور صفات الٰہی کا بیان ہے

۲۶۰ **ق** أبو هريرة إن الله حبس عن مكة الفيل وسلط عليها رسوله والمؤمنين وإنها لم تحل لأحد كان قبلي وإنها أحلت لي ساعة من نهار وإنها لا تحل لأحد بعدي فلا ينفر صيدها ولا يختلى شوكها ولا تحل ساقطتها إلا لمنشد ومن قتل له قتيل فهو بخير النظرين إما أن يفدى وإما أن يقيد فقال العباس إلا الإذخر يا رسول الله فإنا نجعله في قبورنا وبيوتنا فقال إلا الإذخر فقام أبو شاه رجل من أهل اليمن فقال اكتبوا لي يا رسول الله فقال اكتبوا لأبي شاه بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر خدا نے مکے سے ہاتھی والوں کو روکا تھا اور اپنے رسول اور مسلمانوں کو اوس پر غالب کیا اور مقرر مجھ سے پہلے کسیکو مکے میں لڑنا حلال نہیں ہوا صرف میرے واسطے ایک ساعت بھر حلال ہوا اور میرے بعد قیامت تک کسی پر مکہ حلال نہوگا سو اسکا شکاری جانور نہ ہانکا جاوے اور اوسکا درخت نہ کاٹا جاوے اور اوسکی گری پڑی چیز کسیکو لینا درست نہیں مگر اوسکو جو ڈھونڈھے مالک کے پاس پہنچا دیوے اور جسکا کوئی آدمی مارا جاوے تو وہ دو باتوں میں ایک بات جو بہتر جانے سو اختیار کرے یا تو خون بہا قاتل سے لیوے یا خون کے بدلے خون لیوے پھر حضرت کے چچا عباس نے کہا یا رسول اللہ مگر اذخر کی گھاس کاٹنے کی اجازت دیجیے اسواسطے کہ ہم مکے والے لوگ اوس گھاس کو قبروں میں اور اپنی چھتوں میں ڈالتے ہیں سو حضرت نے فرمایا مگر اذخر کا کاٹنا درست ہے سو ایک مرد ابو شاہ نام یمن کا رہنے والا کھڑا ہوا پھر اوسنے کہا کہ یہ سب کلام مجھکو لکھوا دیجیے یا رسول اللہ حضرت نے فرمایا لکھ دو ابو شاہ کے واسطے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حدیثوں کا کتاب میں لکھنا درست ہے بلکہ سنت ہے

۲۶۱ **م** أبو سعيد إن الله حرم الخمر فمن أدركته هذه الآية وعنده منها شيء فلا يشرب ولا يبيع مسلم میں ابو سعید سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک خدا نے شراب کو حرام کیا سو جسکو یہ شراب کی حرمت کی آیت پہونچ گئی ہو اور اوسکے پاس کچھ شراب باقی ہو سو اوسکو نہ پیے اور نہ بیچے **ف** جب شراب کی حرمت میں آیتیں اتریں تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی

۲۶۲ **م** عائشة إن الله خلق الجنة وخلق النار فخلق لهذه أهلا ولهذه أهلا مسلم میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر خدا نے بہشت پیدا کی اور دوزخ پیدا کی پھر اسکے واسطے بھی لوگ بنائے اور اوسکے واسطے بھی **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بہشت اور دوزخ پیدا ہو چکی ہیں اور یہی مذہب ہے اہل سنت کا

۲۶۳ **ق** أبو هريرة إن الله خلق الخلق حتى إذا فرغ منهم قامت الرحم فقالت هذا مقام العائذ من القطيعة قال نعم أما ترضين أن أصل من وصلك وأقطع من قطعك قالت بلى ثم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اقرؤوا إن شئتم إن توليتم أن تفسدوا في الأرض وتقطعوا أرحامكم أولئك الذين لعنهم الله فأصمهم وأعمى أبصارهم بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ خدا نے خلق کو بنایا پھر جب اونکے بنانے سے فراغت پائی تو آدمیوں کی قرابت

یعنی ناتا ہیت نے خدا کے روبرو کھڑے ہو کر زبان حال سے کہا کہ یہ مقام اوسکا ہے جو قطع برادری سے فریاد چاہے خدا نے فرمایا کہ ہاں کیا تو اس بات سے
راضی نہیں کہ میں اوس سے ملوں جو تجھ سے ملے اور اوس سے کاٹوں جو تجھ سے کاٹے قرابت نے کہا کہ اب راضی ہوں پھر حضرت نے فرمایا کہ چاہو تو میری بات کی
سند قرآن سے پڑھ لو خدا منافقوں سے فرماتا ہے کہ اگر تم حاکم ہو تو زمین میں فساد کرو اور برادری کا حق نہ مانو یہ لوگ وہی ہیں کہ جن پر خدا نے لعنت
کی ہے پھر انکو بہرا کر دیا ہے حق بات کے سننے سے اور اندھا کیا ہے **ف** اس حدیث سے ثابت ہوا کہ رشتہ داروں سے سلوک کرنا فرض ہے سبب کہ خدا نے
دنیا بنائی

٢٦٤ **م** عائشة إنّ الله خلق للجنّة أهلا خلقهم لها وهم في أصلاب آبائهم وخلق للنّار أهلا خلقهم لها وهم في أصلاب آبائهم مسلم میں حضرت عائشہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ خدا نے بہشت کے
واسطے لوگ بنائے اوس وقت سے انکو بہشتی ٹھہرایا جب وے اپنے باپوں کی پشت میں تھے اور دوزخ کے واسطے لوگ بنائے اوس وقت سے انکو دوزخی ٹھہرایا
جب وے اپنے باپوں کی پشت میں تھے **ف** یعنی روز ازل میں بہشتی اور دوزخی خدا کے نزدیک مقرر ہو چکے تقدیر پر ایمان لاؤ اوسکے بھید
کو دنیا میں تلاش نکرو آخرت میں اسکی وجہ معلوم ہوگی دنیا تب تک ہے اندھیرے میں کچھ نظر نہیں آتا

٢٦٥ **ق** أبو سعيد إنّ الله خيّر عبدا بين الدّنيا وبين ما عنده فاختار ذلك العبد ما عند الله بخاری و مسلم میں ابو سعید رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ
مقرر خدا نے مختار کیا اپنے بندے کو دنیا اور آخرت میں سو اوس بندے نے آخرت کو اختیار کیا **ف** ابو سعید رضی کی روایت بخاری و مسلم میں
یوں ہے کہ ایکبار حضرت نے خطبہ پڑھا اور یہ حدیث فرمائی تو ابو بکر صدیق رضی رونے لگے ہمکو تعجب آیا انکے رونے سے کہ یہ رونے کا کون مقام تھا جب حضرت کا
انتقال ہوا تب ہم اوسکا مطلب سمجھے یعنی حضرت نے اپنی موت کی خبر دی تھی اصحاب سب سوا صدیق اکبر رضی کے کوئی اس بھید کو نسمجھا ہم سب سے زیادہ وہ
عالم تھے جب یہ حدیث سنکے روئے تب حضرت نے فرمایا کہ اے ابو بکر مت رو سب سے زیادہ رفاقت اور مال کی راہ سے مجھپر تیرا احسان ہے اگر خدا کے سوا کسی کو جانی دوست
میں کرتا تو تجھی سے کرتا لیکن ہمارے تیرے اسلام کی برادری و محبت ہے

٢٦٦ **م** عائشة إنّ الله رفيق يحبّ الرّفق ويعطي على الرّفق ما لا يعطي على العنف وما لا يعطي على ما سواه مسلم میں حضرت عائشہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا نرمی کا
پیدا کرنے والا ہے اور نرمی کو پسند رکھتا ہے اور جو نرمی پر عطا کرتا ہے وہ سختی پر نہیں دیتا بلکہ جو نرمی پر اونکی عطا ہے سو اونکے سوا کسی کی
نہیں

٢٦٧ **م** ثوبان إنّ الله زوى لي الأرض فرأيت مشارقها ومغاربها وسيبلغ ملك أمّتي ما زوي لي منها
مسلم میں ثوبان رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک خدا نے میرے واسطے زمین کو لپیٹ دیا یعنی سب زمین کو سمیٹ کر میرے سامنے کر دیا سو میں نے
زمین کا پورب پچھم یعنی جہاں آفتاب نکلتا ہے اور ڈوبتا ہے دیکھ لیا تو جہاں تک میں نے دیکھا ہے وہاں تک میری امت کی بادشاہت پہونچے گی **ف**
مشہور ہے کہ جنگ خندق جب ہوئی تو ایک روز نہایت سخت لڑائی ہوئی عصر کی نماز قضا ہو گئی حضرت کو بڑا رنج ہوا تب خدا نے وہاں تک زمین
کو جہاں تک اسلام پہونچنا تھا سمیٹ کر دکھلا دی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یہ حضرت کا معجزہ عظیم الشان ہے کہ فتوح اسلام کی آیندہ خبر دی سو
اسی طرح بلا تفاوت واقع ہوئی

٢٦٨ **م** جابر بن سمرة إنّ الله سمّى المدينة طابة مسلم میں جابر بن سمرہ رضی سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا نے مدینے کا نام طابہ رکھا یعنی پاک ہے اور عمدہ ہے نام اسکا یثرب تھا **ف** اگلے زمانہ میں مسلمان ہوا جب بیمار پڑتا تو تھوک
کے سے سنکا کیا تب حضرت نے فرمایا کہ یہ پاک ہے پاک کو برا نہیں کہنا

٢٦٩ **ق** أنس إنّ الله عن تعذيب هذا نفسه لغنيّ بخاری
اور مسلم میں انس رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک خدا اسکی تکلیف دینے سے بے پروا ہے **ف** حضرت نے ایکبار دیکھا کہ ایک بڈھا اپنے دو
بیٹوں کے کندھوں پر ہاتھ رکھے گھسٹتا چلا جاتا ہے حضرت نے پوچھا کہ یہ اس طرح کیوں چلتا ہے معلوم ہوا کہ اوسنے پیادہ حج کرنے کی

تدبالی تھی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اوسنے جو اپنی ذات کو تکلیف مین ڈالا خدا کو اسکی حاجت نہین یعنی جو پیادہ نہ چل سکے اگر منذر
۲۷۰ مانی ہو تو سوار ہو لیوے ح أَبُو قَتَادَةَ الْحَارِثُ بْنُ رِبْعِيٍّ إِنَّ اللَّهَ قَبَضَ أَرْوَاحَكُمْ حِينَ شَاءَ وَرَدَّهَا عَلَيْكُمْ
حِينَ شَاءَ يَا بِلَالُ قُمْ فَأَذِّنِ النَّاسَ بِالصَّلَاةِ بخاری مین ابو قتادہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر خدا نے بند کر لیا
تمھاری جانون کو جب چاہا اور چھوڑ دیا جب چاہا ای بلال اٹھ اور لوگون کو خبر دے نماز کی یعنی اذان کہہ ف ایک بار حضرت نے اپنے
سفر کیا جب تھوڑی رات رہی تو صحابہ نے عرض کی کہ اگر حضرت ٹھہرین تو لوگ تھوڑا سو لیوین حضرت نے فرمایا کہ کہین نماز قضا نہو جاوے تب بلال نے
کہا کہ یا رسول اللہ مین جاگتا رہونگا نماز کے وقت جگا دونگا پھر لوگ سو گئے بلال پہلے جاگتے رہے جب نیند کا بہت غلبہ ہوا تو کچاوے کو ٹیک
دیکر بیٹھ گئے پھر سو گئے سب کی فجر کی نماز قضا ہو گئی جب دھوپ نکلی تو حضرت پہلے سب سے جاگے پھر فرمایا کہ ای بلال کدھر گیا جو تو نے کہا تھا بلال نے
عرض کی کہ یا رسول اللہ ایسی نیند مجکو کبھی نہین آئی مین ناچار ہون پھر حضرت نے فرمایا کہ یہان سے اٹھو شیطان کا مقام ہے پھر غسل کر کے آگے بڑھ کے
۲۷۱ قضا کی نماز جماعت سے پڑھی اس رات کو لیلۃ التعریس کہتے ہین ح عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو إِنَّ اللَّهَ قَدْ بَرَّأَهَا مِنْ ذَلِكَ يَعْنِي أَسْمَاءَ
بِنْتَ عُمَيْسٍ امْرَأَةَ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مسلم مین عبداللہ بن عمرو سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک خدا نے اوسکو پاک کیا ہی
اوس سے یہ حدیث اسماء کے حق مین فرمائی جو ابو بکر رضی اللہ عنہ کی بی بی تھین ف ایک بار صدیق اکبر اپنے گھر مین گئے دیکھا کہ چند بنی ہاشم
بی بی کے پاس بیٹھے ہین صدیق اکبر کو برا معلوم ہوا یہ حال حضرت سے کہا تب حضرت نے فرمایا کہ اسماء کو خدا نے بدکاری سے پاک کیا ہی یہ حدیث
اوس وقت کی ہی جب عورتون کو پردے کا حکم نہوا تھا اسماء پہلے جعفر طیار کے نکاح مین تھین جب وے شہید ہوے تو صدیق اکبر کے نکاح مین آئین پھر
۲۷۲ اونکے بعد علی مرتضیٰ کے نکاح مین آئین ق زَيْدُ بْنُ أَرْقَمَ إِنَّ اللَّهَ قَدْ صَدَّقَكَ قَالَهُ لَهُ حِينَ نَزَلَتْ سُورَةُ
الْمُنَافِقِينَ وَقَدْ كَانَ أَخْبَرَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَوْلِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أُبَيٍّ لَا تُنْفِقُوا عَلَى مَنْ عِنْدَ
رَسُولِ اللَّهِ حَتَّى يَنْفَضُّوا وَقَوْلِهِ لَئِنْ رَجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْأَعَزُّ مِنْهَا الْأَذَلَّ بخاری اور مسلم مین زید بن
ارقم سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر خدا نے تجکو سچا کیا یہ حضرت نے زید بن ارقم سے فرمایا جب سورہ منافقین اوتری اور زید بن ارقم
نے حضرت کو خبر دی تھی کہ عبداللہ بن ابی منافق نے لوگون سے کہا تھا کہ حضرت کے ساتھیون کو خرچ ندو تاکہ حضرت سے ہٹ جاوین اور کہتا تھا
کہ جب مدینے کو پلٹ جاوینگے تو عزت والا ذلیل کو نکال دیگا عزت والا اپنے تئین کہا اور ذلیل حضرت کو ف زید بن ارقم سے روایت ہی
کہ بنی المصطلق ایک کافرون کی قوم تھی حضرت اون سے لڑنے کو گئے وہان پانی پر ایک مدینے والے کا اور مکے والے کا جھگڑا ہوا عبداللہ بن ابی
منافق تھا مدینے کا سردار وہ مکے والون پر بہت غصے ہوا اور کہنے لگا کہ ہماری تمھاری یہی مثل ہی کہ کتے کو پالا تو تجکو کاٹ کھانے
اور اپنے لوگون سے کہا کہ محمد کے ساتھیون کو کھانا پانی ندو تاکہ وے بھاگ جاوین اور کہا کہ اگر اب ہم مدینے کو پھر جاوینگے تو حضرت کو نکال
دیوینگے زید بن ارقم کہتے ہین کہ مین نے یہ خبر حضرت کو سنائی عمر فاروق نے کہا کہ یا حضرت اگر حکم ہو تو مین اوس منافق کی گردن اوڑا دون
حضرت نے فرمایا کہ مین نہین چاہتا کہ لوگ کہین کہ محمد اپنے ساتھیون کو مار ڈالتے ہین پھر عبداللہ بن ابی اور اوسکے یارون نے حضرت کے سامنے قسم
کھائی کہ ہم نے یہ نہین کہا حضرت نے اونکو سچا جانا مجکو جھوٹا جانا اس بات کا مجکو نہایت رنج ہوا پھر جب ہم مدینے مین پہونچے تو خدا نے سورہ منافقون
۲۷۳ اوتاری اور وہ سب حال اوس مین مفصل بیان کیا پھر حضرت نے مجکو بلا لیا اور یہ حدیث فرمائی ح شَدَّادُ بْنُ أَوْسٍ إِنَّ اللَّهَ كَتَبَ الْإِحْسَانَ
عَلَى كُلِّ شَيْءٍ فَإِذَا قَتَلْتُمْ فَأَحْسِنُوا الْقِتْلَةَ وَإِذَا ذَبَحْتُمْ فَأَحْسِنُوا الذَّبْحَ وَلْيُحِدَّ أَحَدُكُمْ

نشفرتہ ولیرح ذبیحتہ مسلم مین شداد بن اوس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قدر خدا نے احسان کرنا فرض کیا ہی ہر چیز پر
سو تم جو قتل کرو تو اچھی طرح قتل کیا کرو یعنی اگر خواہ مخواہ بے خون کر دو تو جلدی فراغت کرو تو ستاؤ مت مارو اور جب کسی جانور کو
ذبح کیا چاہو تو اچھی طرح ذبح کرو اور چاہیے کہ اپنی چھری کو تیز کر لیا کرو اور چاہیے کہ راحت دیوے اپنے جانور کو ف
یعنی خدا نے ہر چیز کے ساتھ احسان کرنا فرض کیا ہی یہان تک کہ قتل اور ذبح مین بھی احسان چاہیے کہ جلد فراغت کر ڈالے اور چھری کو پہلے تیز

۲۷۴ کر لیوے تاکہ زیادہ تکلیف نہو ق ابو ھریرۃ ان اللہ کتب علی ابن ادم حظہ من الزنا ادرک ذلک لا محالۃ
فزنا العینین النظر وزنا اللسان النطق والنفس تمنی وتشتھی والفرج یصدق ذلک او
یکذبہ بخاری اور مسلم مین ابوھریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ خدا نے آدمی کے واسطے حرامکاری کا حصہ مقرر کیا ہی ضرور
اوسکو پاویگا سو آنکھ کی حرامکاری بیگانی عورت کو دیکھنا اور زبان کی حرامکاری اوس سے شہوت سے بات کرنا اور جی حرام کاری کی آرزو کرتا ہی
اور چاہا کرتا ہی اور شرمگاہ کبھی اوسکو سچا کر دیتی ہی اگر اوسنے بھی حرام کاری کی یا کبھی اوسکو جھوٹا کر دیتی ہی جو اوس حرام کاری نکی ف شہوت سے دیکھنے

۲۷۵ اور بات کرنے کو اس واسطے زنا فرمایا کہ یہ زنا کا وسیلہ اور سبب ہین ه عایشہ ان اللہ لا یحب الفحش والتفحش مسلم مین
حضرت عایشہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک خدا کو نہین بھاتا گالی بکنا اور گالی کا جواب دو کرکے دینا ف حضرت عایشہ سے
روایت ہی کہ حضرت کے پاس یہودی آئے سو حضرت سے السلام علیک کے بدلے زبان دابکے السام علیک کہا یعنی تجھ پر موت پڑے حضرت عایشہ
غصے ہو کر اون سے کہا کہ السام علیکم واللعنۃ یعنی تم پر خدا کی مار اور لعنت پڑے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی تمنے گالی کے بدلے

۲۷۶ کیون گالی دی اور پھر لعنت کیون کی خدا کو یہ پسند نہین آتا ق عبد اللہ بن عمرو ان اللہ لا یقبض العلم
انتزاعا ینتزعہ من الناس ولکن یقبض العلم بقبض العلماء حتی اذا لم یبق عالما اتخذ الناس
رءوسا جھالا فسئلوا فافتوا بغیر علم فضلوا واضلوا بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہی کہ حضرت
نے فرمایا کہ خدا علم کو یوں نہ اوٹھالیگا کہ لوگون سے علم نکالے کھینچ لے لیکن علم اوٹھاویگا عالمون کو اوٹھا کر یہان تک کہ جب کسی عالم
کو نہ چھوڑیگا تو لوگ جاہلون کو عالم اور پیر مرشد ٹھہراوینگے پھر وہی پوچھے جاوینگے یعنی اونھین جاہلون سے لوگ مسئلے پوچھینگے

۲۷۷ سو بے فتوی دینگے مسایل بتاوینگے بے علمی اور نادانی سے سو آپ بھی گمراہ ہوئے اور ون کو گمراہ کیا ه ابو موسی الاشعری
ان اللہ لا ینام ولا ینبغی لہ ان ینام یخفض القسط ویرفعہ ویرفع الیہ عمل اللیل قبل عمل النھار
وعمل النھار قبل عمل اللیل حجابہ النور لو کشفہ لاحرقت سبحات وجھہ ما انتھی الیہ بصرہ من
خلقہ مسلم مین ابو موسی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ خدا نہین سوتا ہی اور اوسکی شان کے مناسب بھی نہین سونا جھکاتا ہی ترازو کو
اور اوٹھاتا ہی یعنی بندون کے عمل تولتا ہی یعنی قبول کرتا ہی بعضے ردّ کرتا ہی روزی کم یا زیادہ کرتا ہی اور اوٹھائے جاتے ہین اوسکی طرف رات کے کام
دن کے کامون سے پہلے اور دن کے کام رات کے کامون سے پہلے خدا کا پردہ نور ہی اگر اوس پردے کو اوٹھاوے تو اوسکی ذات پاک کی شعاعیں
جلا دیوین ساری خلق کو جہان تک خدا کی نظر کام کرے یعنی تمام عالم کو ف اس حدیث مین خدا کے علم اور اوسکی عظمت اور جلال کا بیان ہی

۲۷۸ ه ابو ھریرۃ ان اللہ لا ینظر الی صورکم واموالکم ولکن ینظر الی قلوبکم واعمالکم مسلم مین
ابو ھریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر خدا تمھاری صورتون اور تمھارے مالون کو نہین دیکھتا ہی لیکن تمھارے دلون اور کامون کو

دیکھتا ہی **ف** یعنی بدون صفائی دل و خالص نیت کے ظاہر کی صفائی کا کچھ اعتبار نہین اس حدیث مین تقوی اور پرہیزگاری کے
٢٧٩ مضمون بھرے ہین آدمی غور کرے تو سمجھے **ق** ابو ہریرۃ اِنَّ اللّٰهَ لَا یَنْظُرُ اِلٰی مَنْ یَجُرُّ اِزَارَهٗ بَطَرًا مسلم مین ابو ہریرہؓ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر خدا نظر رحمت سے نہین دیکھتا اوسکی طرف جو اپنی ازار کو غرور سے لٹکائے کھینچتا جاتا ہی **ف** یعنی جسنے
غرور سے پاجامہ یا ازار یعنی تہ بند ٹخنے سے نیچے لٹکایا وہ خدا کی رحمت سے دور ہوا پاجامہ نیچا کرنا خواہ غرور سے ہو خواہ بے غرور حرام ہی
٢٨٠ چنانچہ دوسری حدیث مین صاف آیا ہی **خ** ابو ہریرۃ اِنَّ اللّٰهَ لَمَّا قَضَی الْخَلْقَ کَتَبَ عِنْدَهٗ فَوْقَ عَرْشِهٖ اِنَّ رَحْمَتِیْ
سَبَقَتْ غَضَبِیْ بخاری مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر جب خدا نے خلق کو پیدا کیا عرش پر اپنے پاس لکھ رکھا
کہ مقرر میری رحمت آگے بڑھ گئی میرے غصے پر **ف** یعنی غصے سے خدا کی رحمت زیادہ ہی اسی سبب سے کافرون اور گنہگارون کو جلد نہین پکڑتا
٢٨١ اور عذاب مین شتابی نہین کرتا گناہ دیکھتا ہی اور پردہ ڈالتا ہی روزی بند نہین کرتا **ق** عایشۃ اِنَّ اللّٰهَ لَمْ یَاْمُرْنَا اَنْ نَکْسُوَ
الْحِجَارَۃَ وَالطِّیْنَ بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ خدا نے ہمکو اسکا حکم نہین کیا کہ ہم پتھر اور مٹی
کو کپڑا پہنائین **ف** حضرت عایشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت ایکبار لڑائی کو تشریف لیگئے اور مینے دروازے کو کپڑے سے منڈھا
جب حضرت تشریف لائے تو اسکو حضرت نے پھاڑ ڈالا اور یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے ثابت ہوا کہ قبرون پر چادر ڈالنا اور اوسکے گرد
٢٨٢ فرش کرنا شریعت محمدی مین نہین **ق** عایشۃ اِنَّ اللّٰهَ لَمْ یَبْعَثْنِیْ مُعَنِّتًا وَلٰکِنْ بَعَثَنِیْ مُعَلِّمًا مُّیَسِّرًا مسلم مین حضرت عایشہؓ
سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا البتہ خدا نے مجکو نہین بھیجا ہی سختی کرنے والا ولیکن مجکو بھیجا ہی سکھانے والا آسانی کرنے والا **ف** ایکبار حضرت
کی ازواج طاہرات نے نان نفقہ فراخ مانگا تب آیت اتری کہ ازواج کو حکم ہوا کہ یا دنیا قبول کرین یا آخرت و اسلام اور اوسکے رسول کو تو
پہلے حضرت نے عایشہ صدیقہؓ سے پیغام کہا اور فرمایا کہ تم اسمین جلدی نکرو اپنے ماں باپ سے صلاح لیلو عایشہ صدیقہؓ نے عرض کی یا رسول اللہ کیا
اسمقدمہ مین ماں باپ سے پوچھنے کی کیا حاجت ہی مین نے دنیا کو چھوڑا اور اسلام و رسول اور آخرت کو قبول کیا لیکن عرض یہ ہی کہ اور ازواج سے
اسکی خبر نکیجیے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی میرا کام تو یہی ہی کہ مین آسانی سے سکھاؤن اور سختی نکرون جو بی بی مجھسے پوچھے گی کہ
٢٨٣ عایشہ نے قبول کیا مین بتلا دونگا تا کہ وہ بھی قبول کرے **ق** ابن مسعود اِنَّ اللّٰهَ لَمْ یُهْلِکْ قَوْمًا اَوْ یُعَذِّبْ قَوْمًا
فَیَجْعَلُ لَهُمْ نَسْلًا وَاِنَّ الْقِرَدَۃَ وَالْخَنَازِیْرَ کَانَتْ قَبْلَ ذٰلِکَ مسلم مین عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ خدا نے جس قوم کو مٹایا یا عذاب کیا پھر اونکی نسل کو باقی نہین رکھا اور البتہ بندر اور سور اس سے آگے بھی تھے **ف** ایک شخص نے
٢٨٤ پوچھا کہ اگلی امت کو خدا نے بندر اور سور کر ڈالا تھا یہ بندر اور سور کیا اونھین کی اولاد مین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی **خ** ابو ہریرۃ
وَالنُّعْمَانُ بْنُ مُقَرِّنٍ اِنَّ اللّٰهَ لَیُؤَیِّدُ هٰذَا الدِّیْنَ بِالرَّجُلِ الْفَاجِرِ بخاری مین ابو ہریرہؓ اور نعمان بن مقرنؓ سے روایت ہی
کہ حضرت نے ایکبار فرمایا کہ مقرر خدا اس دین کی مدد گنہگار آدمی سے کرتا ہی **ف** حنین کی لڑائی مین ایک شخص کافرون سے خوب لڑا جب اوسکے
زخمون مین بہت درد ہوا تو اپنا پیٹ چاک کر کے مر گیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور جو بادشاہ نام اور طمع دنیا کے واسطے ملک فتح کرتے ہین
٢٨٥ یا فقیر و عالم جو اپنی نمود کے واسطے خلق کو وعظ و نصیحت کرتے ہین اونکے حق مین بھی اس حدیث کو سمجھا چاہیے **ق** انس اِنَّ اللّٰهَ لَیَرْضٰی
عَنِ الْعَبْدِ اَنْ یَّاْکُلَ الْاَکْلَۃَ فَیَحْمَدَهٗ عَلَیْهَا اَوْ یَشْرَبَ الشَّرْبَۃَ فَیَحْمَدَهٗ عَلَیْهَا مسلم مین انسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے
٢٨٦ فرمایا کہ مقرر خدا بہت راضی ہوتا ہی اوس بندے سے کہ جب کھانا کھاوے تو الحمد للہ کہے اور جب کچھ پیوے تو الحمد للہ کہے **ق** ابو ہریرۃ اِنَّ اللّٰهَ یَضْحَکُ

ہو چکا یعنی یہودیوں کا سخت کہنا اور حضرت عایشہ کا جواب دینا پھر حضرت کا منع کرنا اور یہ حدیث فرمانا **م** سَعْدُ بْنُ اَبِي وَقَّاصٍ اِنَّ اللهَ يُحِبُّ الْعَبْدَ التَّقِيَّ الْغَنِيَّ الْخَفِيَّ مسلم مین سعد بن ابی وقاص رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا دوست رکھتا ہی پرہیزگار مالدار چھپے گمنام بندے کو **ف** یعنی مالداری کے ساتھ پرہیزگاری اور گمنامی اور گوشہ گیری مشکل چیز ہی اسواسطے خدا کو پسند ہی جب ایام مین فتنہ فساد پھیلا تو سعد بن ابی وقاص صحابی نے شہر چھوڑا اپنے اونٹ بکریان لیکر جنگل مین جا بسے اونکے بیٹے نے کہا کہ تم جنگلی کیون ہو گئے تب اونھون نے یہ حدیث پڑھی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ فساد کے وقت گوشہ گیری بہتر ہی ۲۹۳

خ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِنَّ اللهَ يُحِبُّ الْعُطَاسَ وَيَكْرَهُ التَّثَاؤُبَ فَاِذَا عَطَسَ فَحَمِدَ اللهَ فَحَقٌّ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ سَمِعَهٗ اَنْ يُّشَمِّتَهٗ بخاری و مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ خدا چھینک کو پسند رکھتا ہی اور جمائی کو برا جانتا ہی سو جو چھینکے پھر الحمد للہ کہے تو جو مسلمان اوسکو سنے اوسپر واجب ہی کہ اوسکے حق مین دعا کرے یعنی یرحمک اللہ کہے **ف** چھینکنے سے بدن ہلکا ہوتا ہی تو آدمی بندگی کر سکتا ہی اس واسطے خدا کو پسند ہی اور جمائی گرانی سے آتی ہی اور غفلت اور سستی لاتی ہی اس واسطے خدا کو بری معلوم ہوتی ہی ۲۹۴

ق اِبْنُ عُمَرَ اِنَّ اللهَ يُدْنِي الْمُؤْمِنَ فَيَضَعُ عَلَيْهِ كَنَفَهٗ وَيَسْتُرُهٗ وَيَقُوْلُ اَتَعْرِفُ ذَنْبَ كَذَا اَتَعْرِفُ ذَنْبَ كَذَا فَيَقُوْلُ نَعَمْ اَيْ رَبِّ حَتّٰى قَرَّرَهٗ بِذُنُوْبِهٖ وَرَاٰى فِيْ نَفْسِهٖ اَنَّهٗ هَلَكَ قَالَ سَتَرْتُهَا عَلَيْكَ فِي الدُّنْيَا وَاَنَا اَغْفِرُهَا لَكَ الْيَوْمَ فَيُعْطٰى كِتَابَ حَسَنَاتِهٖ وَاَمَّا الْكَافِرُوْنَ وَالْمُنَافِقُوْنَ فَيَقُوْلُ الْاَشْهَادُ هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ كَذَبُوْا عَلٰى رَبِّهِمْ اَلَا لَعْنَةُ اللهِ عَلَى الظّٰلِمِيْنَ بخاری و مسلم مین عبد اللہ بن عمر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا ایماندار کو نزدیک کریگا یعنی قیامت مین پھر اوسکو اپنی رحمت کے سایہ سے چھپا لیگا اور فرماویگا کہ تو اپنا فلانا گناہ پہچانتا ہی فلانی تقصیر یاد ہی سو مسلمان کہیگا کہ ای میرے رب ہان یاد ہی یہانتک کہ اوس سے اوسکے گناہ قبول کراویگا اور وہ اپنے جی مین جانیگا کہ مین برباد ہوا خدا فرماویگا کہ تیرے گناہ تجھپر دنیا مین چھپائے ہم آج بھی اونکو بخشتے ہین پھر نیکیون کا نامہ اعمال اوسکو دیا جایگا اور کافر اور منافق جو ہین سو اونکے گواہ یعنی پیغمبر اور فرشتے یا اونکے ہاتھ پاؤن اونکو دیکھکر کہینگے کہ یہ لوگ ہین جو خدا پر جھوٹھ باندھتے تھے سن لو کہ خدا کی لعنت ہی ظالمون پر یعنی جو حد سے بڑھ گئے بندگی کے بدلے نافرمانی کی ۲۹۵

م اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِنَّ اللهَ يَرْضٰى لَكُمْ ثَلٰثًا وَيَكْرَهُ لَكُمْ ثَلٰثًا فَيَرْضٰى لَكُمْ اَنْ تَعْبُدُوْهُ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا وَاَنْ تَعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللهِ جَمِيْعًا وَلَا تَفَرَّقُوْا وَاَنْ تَنَاصَحُوْا مَنْ وَلَّاهُ اللهُ اَمْرَكُمْ وَيَكْرَهُ لَكُمْ قِيْلَ وَقَالَ وَكَثْرَةَ السُّؤَالِ وَاِضَاعَةَ الْمَالِ مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر خدا تمھارے واسطے تین کام پسند رکھتا ہی اور مکروہ جانتا ہی تمھارے واسطے اور ایک روایت مین یون ہی کہ غصے ہوتا ہی تین چیز سے یعنی تین چیزین تمھارے واسطے پسند کین ہین اول یہ ہی کہ تم اوسکی بندگی کرو اور اوسکا ساجھی نہ ٹھہراؤ اور دوسری یہ ہی کہ خدا کی رسی کو مضبوط پکڑو یعنی قرآن اور حدیث پر چلو اور پھوٹ نہ ڈالو یعنی قرآن اور حدیث کے خلاف کوئی اور راہ نہ نکالو اور تیسری چیز یہ کہ خیرخواہی کرو اوسکی جسکو خدا نے تم پر حاکم کیا یعنی امام حاکم کی اطاعت کرو اور جو تین چیزین خدا نے تمھارے واسطے مکروہ جانی ہین اونمین سے اول قیل و قال ہی یعنی بیفایدہ باتین کرنا اور دوسری بے احتیاج بہت سوال کرنا یا ناحق باتین پوچھنا تیسری بے موقع مال کو ضائع کرنا جیسے بہت عمارت بے حاجت بنانا ناچ رنگ آتشبازی مین اوسکو برباد کرنا ۲۹۶

م عُمَرُ اِنَّ اللهَ يَرْفَعُ بِهٰذَا الْكِتٰبِ اَقْوَامًا وَّيَضَعُ بِهٖ اٰخَرِيْنَ مسلم مین عمر فاروق رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر خدا درجہ بلند کرتا ہی اس قرآن سے بعضے لوگونکا ۲۹۷

اور بعضون کو اسی سے گرا دیتا ہی **ف** یعنی جن لوگون نے قرآن کو پڑھا اور اوسپر عمل کیا اونکا مرتبہ بلند ہوا اور جن لوگون نے اوسپر عمل نکیا وے ذلیل ہوے

۲۹۸ **و** ھِشَامُ بْنُ حَکِیْمِ بْنِ حِزَامٍ اِنَّ اللّٰہَ یُعَذِّبُ الَّذِیْنَ یُعَذِّبُوْنَ النَّاسَ فِی الدُّنْیَا **ق** مسلم مین ہشام بن حکیم رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر خدا عذاب کریگا اون پر جو لوگون پر عذاب ناحق کرتے ہین دنیا مین

۲۹۹ **ق** اَبُوْ سَعِیْدٍ اِنَّ اللّٰہَ یَقُوْلُ لِاَھْلِ الْجَنَّۃِ یَا اَھْلَ الْجَنَّۃِ فَیَقُوْلُوْنَ لَبَّیْکَ رَبَّنَا وَسَعْدَیْکَ وَالْخَیْرُ فِیْ یَدَیْکَ فَیَقُوْلُ ھَلْ رَضِیْتُمْ فَیَقُوْلُوْنَ وَمَا لَنَا لَا نَرْضٰی یَا رَبِّ وَقَدْ اَعْطَیْتَنَا مَا لَمْ تُعْطِ اَحَدًا مِّنْ خَلْقِکَ فَیَقُوْلُ اَلَا اُعْطِیْکُمْ اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِکَ فَیَقُوْلُوْنَ یَا رَبِّ وَاَیُّ شَیْءٍ اَفْضَلُ مِنْ ذٰلِکَ فَیَقُوْلُ اُحِلُّ عَلَیْکُمْ رِضْوَانِیْ فَلَا اَسْخَطُ عَلَیْکُمْ بَعْدَہٗ اَبَدًا بخاری اور مسلم مین ابو سعید رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ خدا فرماویگا بہشتی لوگون سے کہ ای بہشتیو سو وے کہینگے ای رب ہم حاضر ہین خدمت مین اور سب بھلائی تیرے قابو مین پھر خدا فرماویگا کہ کیا تم راضی ہو سو وے کہینگے کیون نہ راضی ہون ای رب تو نے ہمکو اتنا کچھ دیا ہی کہ کسیکو نہین دیا پھر خدا فرماویگا کہ بھلا ہم تمکو اس سے بھی عمدہ کوئی چیز دیوین سو کہینگے ای رب اس سے زیادہ کون چیز عمدہ ہی پھر خدا فرماویگا اب مینے اوتاری تم پر اپنی رضامندی سو اسکے بعد اب مین تم پر کبھی غصہ نکرونگا **ف** معلوم ہوا کہ بہشت کی سب نعمتون سے عمدہ خدا کی رضامندی ہی جو سب نعمتون کے بعد ملیگی

۳۰۰ **و** اِبْنُ عَبَّاسٍ اِنَّ الَّذِیْ حَرَّمَ شُرْبَھَا حَرَّمَ بَیْعَھَا یَعْنِی الْخَمْرَ مسلم مین عبد اللہ بن عباس رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر جسنے اوسکا پینا حرام کیا اوسی نے اوسکا بیچنا بھی حرام کیا یعنی شراب کا **ف** ایک شخص حضرت کے واسطے مشک بھر شراب لایا حضرت نے فرمایا کہ کیا تجکو معلوم نہین کہ شراب حرام ہو گئی اوسنے کہا کہ مین اس واسطے لایا ہون کہ آپ اسکو بیچ لیوین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی

۳۰۱ **ق** اُمُّ سَلَمَۃَ اِنَّ الَّذِیْ یَشْرَبُ فِیْ اِنَاءِ الْفِضَّۃِ فَاِنَّمَا یُجَرْجِرُ فِیْ بَطْنِہٖ نَارَ جَھَنَّمَ بخاری اور مسلم مین حضرت ام سلمہ رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر جو پیتا ہی چاندی کے برتن مین تو اپنے پیٹ مین جہنم کی آگ غٹ غٹ کرکے ڈالتا ہی

۳۰۲ **و** اَبُو الدَّرْدَاءِ اِنَّ اللَّعَّانِیْنَ لَا یَکُوْنُوْنَ شُھَدَاءَ وَلَا شُفَعَاءَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ مسلم مین ابو درداء رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر بہت لعنت کرنے والے قیامت کے دن نہ گواہ ہونگے نہ سفارش کرنے والے ہونگے **ف** مسلمان پر لعنت کرنا مارنیکی طرح درست نہین سو جن لوگون کی عادت پڑ گئی لعنت کرنے کی اونکی گواہی اور سفارش قیامت مین نہ ہوگی اس واسطے کہ جب آدمی کی خو لعنت کرنے کی ہوئی تو وہ فاسق ہوا اور فاسق کی گواہی درست نہین اور سفارش کرنے کو عزت درکار ہی سو ان مین عزت کہان انکو لعنت کی عادت پڑی

۳۰۳ **ق** اَنَسٌ اِنَّ الْمُؤْمِنَ اِذَا کَانَ فِی الصَّلٰوۃِ فَاِنَّمَا یُنَاجِیْ رَبَّہٗ فَلَا یَبْزُقَنَّ بَیْنَ یَدَیْہِ وَلَا عَنْ یَّمِیْنِہٖ وَلٰکِنْ عَنْ یَّسَارِہٖ تَحْتَ قَدَمِہٖ بخاری اور مسلم مین انس رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مسلمان جب نماز مین ہوتا ہی تو اپنے رب سے بات چیت کرتا ہی سو نہ تھوکے سامنے آگے اور نہ اپنے دہنے لیکن اپنے بائین طرف پیر کے نیچے تھوکے **ف** اول تو نماز مین تھوکنا مناسب نہین اور اگر تھوک آ جاوے تو آگے نتھوکے اس واسطے کہ قبلہ ہی اور دہنے فرشتہ ہی تو بائین قدم کے نیچے تھوکے اگر جنگل مین ہو اور اگر مسجد مین ہو یا بائین طرف وہ نمازی کھڑا ہو تو اپنے کپڑے مین تھوکے

۳۰۴ **ق** اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ اِنَّ الْمُؤْمِنَ لَا یَنْجُسُ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر مسلمان ناپاک نہین ہوتا **ف** ابو ہریرہ رضؓ سے روایت ہی کہ مجکو ایکبار نہانے کی حاجت ہوئی راہ مین حضرت ملے سو مین ہٹ گیا پھر نہا کے حضرت کے پاس حاضر ہوا حضرت نے پوچھا کہ تو کہان تھا مینے عرض کی کہ مجکو غسل کی حاجت تھی بے غسل

جماعت مین حاضر ہونا مجکو برا معلوم ہوا تب حضرت نے فرمایا کہ سبحان اللہ ایمان دار نیا کہ نہین ہوتا یعنی نماز پڑھنا اور حج مین جانا البتہ عورتون سے غسل درست نہین لیکن ملاقات درست ہی

۳۰۵ و جابرؓ اِنَّ الْمَرْأَۃَ تُقْبِلُ فِی صُوْرَۃِ شَیْطَانٍ مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر عورت شیطان کی صورت مین سامنے آتی ہی ف پوری حدیث یون ہی کہ عورت شیطان کی صورت مین سامنے آتی ہی اور شیطان کی صورت مین پھرتی ہی تو جو کوئی عورت کو دیکھے وہ اپنی جورو سے صحبت کرے تاکہ دل سے اوسکا خطرہ دور ہو عورت کو شیطان کی صورت اس واسطے فرمایا کہ جیسے شیطان آدمی کو بہکاتا ہی ویسے عورت بھی

۳۰۶ ق اَبُوْ مَسْعُوْدٍ عُقْبَۃُ بْنُ عَمْرٍو الْاَنْصَارِیُّ اِنَّ الْمُسْلِمَ اِذَا اَنْفَقَ عَلٰی اَھْلِہٖ نَفَقَۃً وَّھُوَ یَحْتَسِبُھَا کَانَتْ لَہٗ صَدَقَۃً بخاری اور مسلم مین ابو مسعودؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مسلمان جب اپنے جورو لڑکون کے کھانے پینے کا کچھ مال خرچ کرتا ہی ثواب کی نیت سے تو وہ مال صدقے کے برابر ہی ثواب مین ف یعنی اپنے گھر کے خرچ مین اگر یون نیت کرے کہ خدا نے مجھپر یہ فرض کیا ہی اوسی کے حکم سے مین خرچ کرتا ہون تو اوسمین بھی خیرات کے برابر ثواب ملیگا اور اگر بے نیت خرچ کیا تو نہ ثواب نہ عذاب

۳۰۷ و عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عَمْرٍو اِنَّ الْمُقْسِطِیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ عَلٰی مَنَابِرَ مِنْ نُّوْرٍ عَنْ یَّمِیْنِ الرَّحْمٰنِ وَکِلْتَا یَدَیْہِ یَمِیْنٌ اَلَّذِیْنَ یَعْدِلُوْنَ فِیْ حُکْمِھِمْ وَاَھْلِیْھِمْ وَمَا وَلُوْا مسلم مین عبد اللہ بن عمروؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر انصاف کرنے والے خدا کے نزدیک نور کے منبرون پر ہونگے رحمن کی داہنی طرف اور خدا کے دونون ہاتھ داہنے ہین یعنی خدا کے کرم مین نقصان نہین نہ ضعف ہی وے لوگ ہین جو انصاف کرتے ہین اپنے حکم مین اور اپنے قریب لوگون مین اور جسپر حاکم ہوئے ہین ف یعنی منصف وے ہین جو اپنے برادرون کی بھی رعایت نہین کرتے اپنے لوگون مین بھی انصاف کرتے ہین

ف منصف بادشاہ عادل

۳۰۸ خ عَائِشَۃُ اِنَّ الْمَلٰٓئِکَۃَ تَنْزِلُ فِی الْعَنَانِ وَھُوَ السَّحَابُ فَتَذْکُرُ الْاَمْرَ قُضِیَ فِی السَّمَآءِ فَتَسْتَرِقُ الشَّیٰطِیْنُ السَّمْعَ فَتَسْمَعُہٗ فَتُوْحِیْہِ اِلَی الْکُھَّانِ فَیَکْذِبُوْنَ مَعَھَا مِائَۃَ کَذْبَۃٍ مِّنْ عِنْدِ اَنْفُسِھِمْ بخاری مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ فرشتے اوترتے ہین بدلی مین سو ایسی باتین بیان کرتے ہین وہ کام کی جسکا آسمان مین خدا کی طرف سے حکم ہوا ہی سو شیطان وہان جاکر چپکے سن آتے ہین پھر اوسکو کاہنون یعنی جو غیب کی بات بتلاتے ہین انکے دل مین ڈال دیتے ہین سو اپنے دل سے سو جھوٹی باتین جوڑکر اوسکے ساتھ کہتے ہین ف عرب مین ایک قوم تھی اون شیطانون سے راہ رکھتے تھے کچھ اون سے حال دریافت کرکے لوگون سے کہتے تھے لوگ اون سے بہت اعتقاد رکھتے تھے سو لوگون نے حضرت سے اونکا حال پوچھا حضرت نے فرمایا کہ اونکی کچھ حقیقت نہین پھر لوگون نے عرض کی کہ اونکی کبھی بات سچ بھی ہوتی ہی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی

۳۰۹ خ جَابِرٌ اِنَّ الْمَوْتَ فَزَعٌ فَاِذَا رَاَیْتُمُ الْجَنَازَۃَ فَقُوْمُوْا بخاری مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ موت ڈر کی چیز ہی سو جب جنازہ دیکھو تو اوٹھ کھڑے ہو ف اول جنازہ دیکھ کر اوٹھنا سنت تھا پھر منسوخ ہوا اب جنازہ دیکھ کر اوٹھنا سنت نہین

۳۱۰ و اَنَسٌ اِنَّ الْمَیِّتَ اِذَا وُضِعَ فِیْ قَبْرِہٖ اِنَّہٗ لَیَسْمَعُ قَرْعَ نِعَالِھِمْ اِذَا انْصَرَفُوْا مسلم مین انسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر جب مردہ قبر مین رکھا جاتا ہی تو جوتون کی چپ سنتا ہی جب لوگ اوسکو دفن کرکے پھرتے ہین

۳۱۱ خ ابْنُ عُمَرَ اِنَّ الْمَیِّتَ لَیُعَذَّبُ بِبُکَآءِ الْحَیِّ بخاری مین عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مردے پر عذاب ہوتا ہی زندون کے رونے سے ف یہ جب ہی کہ مردہ اپنے رونے پیٹنے کی وصیت کرگیا ہو چنانچہ اسکا بیان گذرا

۳۱۲ خ ابْنُ عَبَّاسٍ اِنَّ النَّارَ لَا یُعَذِّبُ بِھَا اِلَّا اللّٰہُ بخاری مین عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر عذاب

لَهَا حِيْنَ اَرَادَتْ اَنْ تَعْتَدَّ وَقَدْ طَلَّقَهَا زَوْجُهَا اَبُوْ عَمْرِو بْنُ حَفْصٍ اَلْبَتَّةَ بخاری اور مسلم مین فاطمہ بنت قیس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ام شریک پاس پہلے مہاجرین آتے جاتے ہین سو تو جا عبد اللہ بن ام مکتوم اندھے کے گھر مین سو تو اپنی اوڑھنی جب اتار رکھے گی وہ تجکو نہ دیکھیگا یہ حضرت نے فاطمہ بنت قیس سے فرمایا جب اونسے عدت بیٹھنے کا ارادہ کیا اونکے خاوند ابو عمرو بن حفص نے اوسکو تین بار طلاق دی تھی **ف** فاطمہ بنت قیس کو اونکے خاوند نے طلاق دی حضرت نے فاطمہ سے اول کہا کہ تو ام شریک کے گھر مین عدت بیٹھ پھر حضرت نے فرمایا کہ اوسکے گھر مین لوگ آتے جاتے ہین وہان نہین عبد اللہ اندھا ہی اوسکے گھر مین جا یعنی اوسکو کچھ سوجھتا نہین تو آرام سے وہان رہیگی **ق** اَبُوْ سَعِيْدٍ اِنَّ اُمَّةً مِّنْ بَنِيْ اِسْرَآئِيْلَ مُسِخَتْ فَلَا اَدْرِيْ اَيُّ الدَّوَابِّ مُسِخَتْ بخاری اور مسلم مین ابو سعید رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تحقیق حضرت یعقوب کی اولاد ایک گروہ کی خدا نے صورت بدل ڈالی ہی سو مین نہین جانتا کہ وے کون جانور کی صورت پر ہوگئے **ف** بخاری اور مسلم مین پوری روایت یون ہی کہ ایک گنوار حضرت کے پاس آیا اوسنے کہا کہ یا حضرت مین ایسے جنگل مین رہتا ہون کہ وہان کے لوگون کی خوراک سوسمار ہی سوسمار وہ جانور ہی جسکو ہندی مین گوہ کہتے ہین حضرت نے اسکا کچھ جواب نہ دیا پھر اونے پوچھا پھر حضرت چپ رہے تیسری بار مین حضرت نے فرمایا کہ بنی اسرائیل کے ایک گروہ پر خدا نے لعنت کی اور اونکی صورت بدل ڈالی مجکو نہین معلوم کہ وے گوہ کی صورت بن گئے یا کوئی اور جانور ہو گئے سو مین نہ اوسکو نہین کھاتا اور منع بھی نہین کرتا امام اعظم کے نزدیک سوسمار کھانا درست نہین اسی دلیل سے امام شافعی کے مذہب مین درست ہی **ق** عَائِشَةُ اِنَّ اُولٰٓئِكَ اِذَا كَانَ فِيْهِمُ الرَّجُلُ الصَّالِحُ فَمَاتَ بَنَوْا عَلٰى قَبْرِهٖ مَسْجِدًا وَّصَوَّرُوْا فِيْهِ تِلْكَ الصُّوَرَ اُولٰٓئِكَ شِرَارُ الْخَلْقِ عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَعْنِيْ كَنِيْسَةً بِالْحَبَشَةِ كَانَ يُقَالُ لَهَا مَارِيَةُ بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ وے لوگ جب اونمین کوئی نیک بخت آدمی مرتا تھا تو اوسکی قبر پر مسجد بناتے تھے اور اوس مسجد مین تصویرین بناتے تھے وے خدا کے نزدیک قیامت مین بدترین خلق ہین یہ ملک حبش کے نصاری کو فرمایا اون لوگون نے وہان ماریہ نام عبادتخانہ بنایا تھا **ف** حضرت عایشہ رضی سے روایت ہی کہ جب حضرت کو مرض الموت ہوا تو ایک بی بی نے حبش کے عبادتخانے کی تعریف کی [illegible] آنحضرت کی قبر پر ایسا ہی بناوے تب حضرت نے تکیے سے سر اوٹھا کر یہ حدیث فرمائی یعنی [illegible] کلیسا مین تم میری قبر کو سجدہ گاہ نہ ٹھہرانا **ق** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو اِنَّ اَوَّلَ الْاٰيَاتِ خُرُوْجًا طُلُوْعُ الشَّمْسِ مِنْ مَّغْرِبِهَا وَخُرُوْجُ الدَّآبَّةِ عَلَى النَّاسِ ضُحًى وَّاَيُّهُمَا مَا كَانَتْ قَبْلَ صَاحِبَتِهَا فَالْاُخْرٰى عَلٰٓى اَثَرِهَا قَرِيْبًا مسلم مین عبد اللہ بن عمرو رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ ظاہر ہونے کی راہ سے قیامت کی نشانیون سے پہلے آفتاب کا نکلنا ہی مغرب کی طرف سے اور دن چڑھے لوگون کے روبرو زمین سے جانور کا نکلنا اور ان دونون سے جو پہلے ہو گی تو دوسری بھی اوسکے پیچھے جلد ظاہر ہو گی **ف** اور نشانیان قیامت کی آگے بیان ہو چکین **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِنَّ اَوَّلَ زُمْرَةٍ تَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَلٰى صُوْرَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ وَالَّتِيْ تَلِيْهَا عَلٰٓى اَضْوَءِ كَوْكَبٍ دُرِّيٍّ فِي السَّمَآءِ لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ زَوْجَتَانِ اثْنَتَانِ يُرٰى مُخُّ سُوْقِهِمَا مِنْ وَّرَآءِ اللَّحْمِ وَمَا فِي الْجَنَّةِ اَعْزَبُ مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ پہلا گروہ جو بہشت مین جاویگا وہ چودھوین رات کے چاند کی صورت ہو گا اور جو گروہ اوسکے بعد جاویگا وہ آسمان کے بڑے روشن ستارے کے برابر ہو گا اونمین سے ہر مرد کے واسطے دو دو جورو ہین جنکی پنڈلیون کا گودا گوشت کے پرے نظر آتا ہی اور بہشت مین کوئی بے جورو نہین **ف** یعنی اونکی پنڈلیان مثل بلور کے شفاف ہین

٣٢٠ ٣٢١ ٣٢٢ ٣٢٣

۳۲۹ اور آخرت یاد پڑے ٥ وعن جابر بن سمرة ان بين يدي الساعة كذابين فاحذروهم مسلم مین جابر بن سمرہ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر قیامت سے پہلے جھوٹے لوگ ہونگے اوس سے بچیو ف مراد اس حدیث سے مسیلمہ کذاب اور اسود اور سجاح
اور طلیحہ اور مختار ہین جنہون نے جھوٹے تھے پیغمبری کے دعوے کیے پھر خدا نے اونکو برباد کیا یا وے لوگ ہین جنہون نے وضعی حدیثین بنائین اور حضرت
کی طرف نسبت کین اور علما نے حدیث سے اونکو بین بین کر کے نکال ڈالا ق

۳۳۰ ابو ہریرہ ان ثلثة في بني اسرائيل ابرص
واقرع واعمى فاراد الله ان يبتليهم فبعث اليهم ملكا فاتى الابرص فقال اي شيء احب
اليك قال لون حسن وجلد حسن ويذهب عني الذي قد قذرني الناس قال فمسحه فذهب عنه
قذره واعطي لونا حسنا وجلدا حسنا قال فاي المال احب اليك قال الابل او قال البقر شك اسحق
بن عبد الله احد رواة هذا الحديث الا ان الابرص والاقرع قال احدهما الابل وقال الاخر البقر
فاعطي ناقة عشراء فقال بارك الله لك فيها قال فاتى الاقرع فقال اي شيء احب اليك فقال شعر حسن
ويذهب عني هذا الذي قد قذرني الناس فمسحه فذهب عنه واعطي شعرا حسنا قال فاي المال
احب اليك قال البقر فاعطي بقرة حاملا قال بارك الله لك فيها قال فاتى الاعمى فقال اي شيء
احب اليك قال ان يرد الله الي بصري فابصر به الناس قال فمسحه فرد الله اليه بصره قال فاي المال احب
اليك قال الغنم فاعطي شاة والدا فانتج هذان وولد هذا فكان لهذا واد من الابل ولهذا واد
من البقر ولهذا واد من الغنم قال ثم انه اتى الابرص في صورته وهيئته فقال رجل مسكين
قد انقطعت بي الحبال في سفري فلا بلاغ لي اليوم الا بالله ثم بك اسئلك بالذي اعطاك اللون الحسن
والجلد الحسن والمال بعيرا اتبلغ عليه في سفري فقال الحقوق كثيرة فقال انه كاني اعرفك الم تكن
ابرص يقذرك الناس فقيرا فاعطاك الله فقال انما ورثت هذا المال كابرا عن كابر فقال ان
كنت كاذبا فصيرك الله الى ما كنت قال واتى الاقرع في صورته وهيئته فقال له مثل ما قال
لهذا ورد عليه مثل ما رد على هذا فقال ان كنت كاذبا فصيرك الله الى ما كنت قال واتى الاعمى
في صورته وهيئته فقال رجل مسكين وابن سبيل انقطعت بي الحبال في سفري فلا بلاغ لي
اليوم الا بالله ثم بك اسئلك بالذي رد عليك بصرك شاة اتبلغ بها في سفري فقال قد كنت اعمى
فرد الله الي بصري فخذ ما شئت ودع ما شئت فوالله لا اجهدك اليوم شيئا اخذته لله وفي رواية
لا احمدك اليوم بشيء اخذته لله فقال امسك مالك فانما ابتليتم فقد رضي عنك وسخط على
صاحبيك بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ حضرت یعقوب عم کی اولاد مین تین آدمی تھے ایک کوڑھی
سفید داغ والا دوسرا گنجا تیسرا اندھا سو خدا نے چاہا کہ اونکو آزماوے تو اونکے پاس فرشتہ کو بھیجا سو وہ سفید داغ والے پاس آیا پوچھا
اوس سے کہا کہ تجکو کونسی چیز بہت پیاری ہی اوس نے کہا کہ اچھا رنگ اور اچھی کھال اور مجھسے یہ بیماری دور ہو جاوے جسکے سبب لوگ مجھسے
گھن کرتے ہین حضرت نے فرمایا کہ فرشتے نے اوس پر ہاتھ ملا سو اوسکی گھن دور ہوئی اور اوسکو اچھا رنگ اور اچھی کھال دی گئی فرشتے نے کہا

کون مال تجکو بہت پسند ہی اوسنے کہا اونٹ یا گائے اسحٰق بن عبداللہ اس حدیث کے ایک راوی کو شک پڑ گئی کہ اوسنے اونٹ مانگا یا
گائے لیکن سفید داغ والے یا اندھے نے نہین سے ایک نے اونٹ کہا دوسرے نے گائے سو اوسکو دس مہینے کی گابھن اونٹنی دی پھر کہا خدا تیرے
واسطے اسمین برکت دے حضرت نے فرمایا پھر فرشتہ گنجے پاس آیا سو کہا کون چیز تجکو بہت پسند آتی ہی اوسنے کہا کہ اچھے بال اور یہ جاتی رہے
جسکے سبب سے لوگ مجسے گھناتے ہین پھر فرشتے نے اوپر ہاتھ ملا سو اوسکی بیماری دور ہو گئی اور اوسکو اچھے بال ملے فرشتے نے کہا کہ کون مال تجکو بہت
بھاتا ہی اوسنے کہا کہ گائے سو اوسکو گابھن گائے ملی فرشتے نے کہا کہ خدا تیرے مال مین برکت دے حضرت نے فرمایا کہ پھر فرشتہ اندھے پاس آیا سو کہا کہ تجکو
کون چیز بہت پسند ہی اوسنے کہا کہ اللہ میری آنکھ مین روشنی دے تو مین اوسکے سبب لوگون کو دیکھون حضرت نے فرمایا پھر فرشتے نے اوسپر ہاتھ ملا
سو اوسکو خدا نے روشنی دی فرشتے نے کہا کہ کون سا مال تجکو بہت پسند ہی اوسنے کہا بھیڑ بکری تو اوسکو گابھن بکری ملی سو اونٹنی اور گائے بھی بیائی
اور بکری بھی بیاہی پھر ہو گئے سفید داغ والے کے جنگل بھر اونٹ ہو گئے اور گنجے کے جنگل بھر گائے بیل ہو گئے اور اندھے کے جنگل بھر بکریان ہو گئین
حضرت نے فرمایا بعد اسکے فرشتہ سفید داغ والے پاس اپنی اگلی صورت اور شکل مین آیا سو اوسنے کہا کہ مین محتاج آدمی ہون سفر مین میرے سب اسباب کٹ گئے
سو آج منزل پر پہونچنا مجکو ممکن نہین بدون خدا کی مدد پھر بدون تیرے کرم کے مین تجسے مانگتا ہون اوسکے نام پر جسنے تجکو ستھرا رنگ دیا اور اچھی کھال دی اور
مال اونٹ دئے ایک سواری مانگتا ہون جو میرے سفر مین کام آوے اوسنے کہا کہ لوگون کے حق مجپر بہت ہین یعنی قرضدار ہون یا عیالدار [illegible]
مال سے [illegible] تو جا اور کہین مانگ فرشتے نے کہا البتہ مین تجکو پہچانتا سا ہون بھلا کیا تو کوڑھی نہ تھا کہ تجسے لوگ گھن کرتے [illegible]
اپنے فضل سے مال دیا پھر اوسنے جواب دیا کہ یہ مال تو مین نے باپ دادا سے پایا ہی جو پشت بہ پشت سے [illegible] فرشتے نے کہا کہ اگر تو جھوٹا ہو تو
خدا تجکو ویسا ہی کر ڈالے جیسا تو تھا حضرت نے فرمایا پھر فرشتہ گنجے کے پاس آیا اوسی اپنی صورت اور شکل مین پھر اوسنے کہا جیسا سفید داغ والے
سے کہا تھا اوسنے بھی جواب دیا جیسا اوسنے جواب دیا تھا فرشتے نے کہا کہ اگر تو جھوٹا ہو تو خدا تجکو ویسا ہی کر ڈالے جیسا تو تھا حضرت نے
فرمایا اور فرشتہ اندھے پاس گیا اپنی اوسی صورت و شکل مین پھر فرشتے نے کہا کہ مین محتاج آدمی اور مسافر ہون اور میرے سفر مین سب وسیلے
اور تدبیر کٹ گئین سو مجکو آج پہونچنا منزل پر ممکن نہین بدون اللہ کی مدد کے پھر بدون تیرے کرم کے مشکل ہی سو مین تجسے اوس خدا کے نام پر جسنے تجکو پھر
دی آنکھ ایک بکری مانگتا ہون جو میرے سفر مین کام آوے اوسنے کہا کہ تحقیق مین اندھا تھا سو خدا نے مجکو آنکھ دی سو لیجا ان بکریون سے
جتنا تیرا جی چاہے اور چھوڑ جا جتنا تیرا جی چاہے سو قسم خدا کی آج جو چیز تو راہ خدا مین لیویگا مین تجکو مشکل مین نہ ڈالونگا یعنی تیرا ہاتھ نہ پکڑون گا
اور دوسری روایت مین یون ہی کہ اللہ لینے مین اگر کچھ تو چھوڑیگا تو مین تیری تعریف نکرونگا یعنی مین نہ لینے سے کچھ خوش نہ ہونگا
اور تیرے چھوڑنے پر واہی کی تعریف بھی نکرونگا سو فرشتے نے کہا لے اپنا مال رکھ تم تینون آدمی تو صرف آزمائے گئے تھے سو تجسے تو البتہ خدا
راضی ہوا اور تیرے دونون ساتھیون سے ناخوش ہوا **ف** اس حدیث مین بندہ شکر گزار اور ناحق شناس کا بیان ہی بلکہ اگر غور کیجیے تو یہ حدیث
سارے عالم کے حال مین ہی یعنی ہم سب لوگ اول کچھ حقیقت نتھے جان مال صحت علم حکومت محض اوسکے کرم سے سب کو ملی سو جو ہوشیار
ہی وہ اپنی حقیقت اور خدا کا کرم بوجھ کر شکر گزار رہا اور جو احمق ہی وہ اپنی حقیقت اور خدا کے کرم کو بھول کر اپنے سلیقے اور تدبیر اور
خاندانی ریاست پر مغرور ہی تو خدا سے دور ہی **وعن میمونة** اِنَّ جِبْرَئِیْلَ کَانَ وَعَدَنِیْ اَنْ یَّلْقَانِیَ اللَّیْلَةَ فَلَمْ ٣٣١
یَلْقَنِیْ اَمَا وَاللّٰہِ مَا اَخْلَفَنِیْ مسلم مین حضرت میمونہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تحقیق جبرئیل نے مجسے ملاقات کا آج کی رات
وعدہ کیا تھا سو مجسے ملاقات نہین کی یہ جانو کہ قسم خدا کی کہ اوسنے مجسے کبھی وعدہ خلاف نہین کیا **ف** حضرت میمونہ سے

روایت ہی کہ حضرت ایک روز غمگین و ملول اوٹھے میمونہ نے عرض کی یارسول اللہ آج حضرت کو کیون رنج ہی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی وہ
دن یون ہی طرح گذرا پھر حضرت کے جی مین آگیا کہ چارپائی کے نیچے کتے کا پلا ہی پھر حضرت نے اوسکو نکلوا دیا پھر اپنے ہاتھ سے وہان پانی چھڑکا
جو رات ہوئی جبرئیل سے ملاقات ہوئی حضرت نے اونکے نہ آنے کا سبب پوچھا جبرئیل نے کہا کہ ہمکو حکم نہین اوس گھر مین جانے کا جہان
تصویر ہو یا کتا ہو پھر حضرت نے صبح کو کتون کے مار ڈالنے کا حکم دیا **م** أُمُّ سَلَمَةَ إِنَّ حَمْزَةَ أَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ مسلم مین حضرت
ام سلمہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تحقیق حمزہ میرا دودھ شریک بھائی ہی **ف** امیر حمزہ حضرت کے چچا تھے لوگون نے حضرت سے کہا کہ آپ حمزہ کی
بیٹی سے نکاح کیجیے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی **ف** یعنی دودھ کے رشتے سے وہ میری بھتیجی ہوئی تو نکاح درست نہین **م** حُذَيْفَةُ
بْنُ الْيَمَانِ إِنَّ حَوْضِي لَأَبْعَدُ مِنْ أَيْلَةَ مِنْ عَدَنَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنِّي لَأَذُودُ عَنْهُ الرِّجَالَ كَمَا يَذُودُ
الرَّجُلُ الْإِبِلَ الْغَرِيبَةَ عَنْ حَوْضِهِ مسلم مین حذیفہ بن یمان سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ میرا حوض کوثر کا فاصلہ
بہت دور ہوگا جیسے شہر ایلہ شہر عدن سے دور ہی قسم ہی اوسکی جسکے قابو مین میری جان ہی کہ مین منکر کافر لوگون کو اوس حوض سے ہانکونگا
جیسے مرد اپنے حوض سے بیگانے اونٹ کو ہانکتا ہی **ف** ایلہ شام مین ایک شہر کا نام ہی اور عدن یمن مین ایک شہر کا نام ہی یعنی
جیسے ایلہ عدن سے بہت دور ہی ویسے کافر میرے حوض سے دور رہینگے اوسکا پانی اونکے نصیب مین نہین یا یہ مطلب کہ میرا حوض اتنا لمبا
چوڑا ہی جیسے ایلہ عدن تک یعنی باوجود اس وسعت کے کافر اوس سے بے نصیب ہین **م** عَائِشَةُ إِنَّ حَيْضَتَكِ لَيْسَتْ فِي
يَدِكِ **ف** [illegible] مسلم مین حضرت عائشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ تیرا حیض تیرے ہاتھ مین نہین لگا ہی یہ حضرت
عائشہ رض سے فرمایا **ف** ایکبار حضرت نے حضرت عائشہ رض سے فرمایا کہ مجھکو چٹائی کی جانماز اوٹھا دے مسجد سے حضرت عائشہ رض نے کہا کہ مجھکو
حیض کی حالت ہی یعنی اس حالت مین مسجد اندر کیونکر جاؤن تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی قدم مسجد باہر رکھ ہاتھ بڑھا کر جانماز اوٹھا لے
خ الْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ وَمَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ إِنَّ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ بِالْغَمِيمِ فِي خَيْلٍ لِقُرَيْشٍ طَلِيعَةً فَخُذُوا
ذَاتَ الْيَمِينِ **قاله** زَمَنَ الْحُدَيْبِيَةِ بخاری مین مسور رض اور مروان سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا جس سال صلح حدیبیہ
ہوئی کہ خالد بن ولید قریش کے سوارون کو لیے غمیم مین آگا روکنے پڑا ہی سو تم کترا جاؤ داہنی طرف کی راہ لو **ف** غمیم اور حدیبیہ مقام
ہین مکے کے پاس حضرت نے فتح مکے سے پہلے عمرے کا ارادہ کیا اور چاہا کہ بے اطلاع قریش کے مکے مین اچانک داخل ہووین راہ مین حضرت کو
خالد کا حال معلوم ہوا تب حدیث فرمائی پھر دو برس کا فرون نے حضرت کو مکے جانے سے روکا صلح کرکے حضرت پلٹ آئے صلح کا قصہ آگے
معلوم ہوگا خالد بن ولید اوس وقت تک ایمان نہ لائے تھے ہر چند مروان ناصبی مذہب یعنی مخالف اہل بیت تھا لیکن بخاری مین اوس کی
روایت ضمناً آئی ہی یعنی مسور کے ساتھ چنانچہ اس حدیث مین علاوہ اسکے یہ قصہ حدیبیہ کی روایت ہی کچھ مقام تہمت نہین **خ**
أَبُو هُرَيْرَةَ إِنَّ دَاوُدَ النَّبِيَّ صَلَوَاتُ اللهِ وَسَلَامُهُ عَلَيْهِ كَانَ لَا يَأْكُلُ إِلَّا مِنْ عَمَلِ يَدِهِ بخاری مین
ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ داؤد پیغمبر علیہ الصلوۃ والسلام نہین کھاتے تھے مگر اپنے ہاتھ کے کام سے **ف** روایت ہی
کہ حضرت داؤد علیہ السلام کا معمول تھا کہ رات گوشت کرتے تھے اور اپنا حال لوگون سے پوچھتے پھرتے تھے اگر کوئی نامناسب بات معلوم
ہوتی اوسکو بدل ڈالتے ایک رات ایک بڑھی عورت سے پوچھا کہ داؤد کیسا آدمی ہی اوس نے کہا کہ ملک کے محصول سے کھاتا ہی آدمی تو خوب ہی
اگر اپنے ہاتھ کی محنت سے کھایا کرے پھر اوس وقت سے حضرت داؤد علیہ السلام نے محنت شروع کی خدا نے اونکے واسطے لوہے کو نرم کر دیا تھا اپنے ہاتھ سے

۲۲۷

اوسکی زرہ بنا اور بیچ کر کھاتے و عن جابر اِنَّ دِمَاءَکُمْ وَاَمْوَالَکُمْ حَرَامٌ عَلَیْکُمْ کَحُرْمَۃِ یَوْمِکُمْ ھٰذَا فِیْ شَھْرِکُمْ ھٰذَا فِیْ بَلَدِکُمْ ھٰذَا اَلَا کُلُّ شَیْءٍ مِّنْ اَمْرِ الْجَاھِلِیَّۃِ تَحْتَ قَدَمَیَّ مَوْضُوْعٌ وَدِمَاءُ الْجَاھِلِیَّۃِ مَوْضُوْعَۃٌ وَاِنَّ اَوَّلَ دَمٍ اَضَعُ مِنْ دِمَائِنَا دَمُ ابْنِ رَبِیْعَۃَ بْنِ الْحَارِثِ کَانَ مُسْتَرْضِعًا فِیْ بَنِیْ سَعْدٍ فَقَتَلَتْہُ ھُذَیْلٌ وَرِبَا الْجَاھِلِیَّۃِ مَوْضُوْعٌ وَاَوَّلُ رِبًا اَضَعُ مِنْ رِبَانَا رِبَا الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَاِنَّہٗ مَوْضُوْعٌ کُلُّہٗ فَاتَّقُوا اللّٰہَ فِی النِّسَاءِ فَاِنَّکُمْ اَخَذْتُمُوْھُنَّ بِاَمَانِ اللّٰہِ وَاسْتَحْلَلْتُمْ فُرُوْجَھُنَّ بِکَلِمَۃِ اللّٰہِ وَلَکُمْ عَلَیْھِنَّ اَنْ لَّا یُوْطِئْنَ فُرُشَکُمْ اَحَدًا تَکْرَھُوْنَہٗ فَاِنْ فَعَلْنَ ذٰلِکَ فَاضْرِبُوْھُنَّ ضَرْبًا غَیْرَ مُبَرِّحٍ وَلَھُنَّ عَلَیْکُمْ رِزْقُھُنَّ وَکِسْوَتُھُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ وَقَدْ تَرَکْتُ فِیْکُمْ مَّا لَنْ تَضِلُّوْا بَعْدَہٗ اِنِ اعْتَصَمْتُمْ بِہٖ کِتَابُ اللّٰہِ وَاَنْتُمْ تُسْئَلُوْنَ عَنِّیْ فَمَا اَنْتُمْ قَائِلُوْنَ قَالُوْا نَشْھَدُ اَنَّکَ قَدْ بَلَّغْتَ وَاَدَّیْتَ وَنَصَحْتَ فَقَالَ بِاِصْبَعِہِ السَّبَّابَۃِ یَرْفَعُھَا اِلَی السَّمَاءِ وَیَنْکُبُھَا اِلَی النَّاسِ اَللّٰھُمَّ اشْھَدْ اَللّٰھُمَّ اشْھَدْ اَللّٰھُمَّ اشْھَدْ مسلم جابر سے روایت ہے کہ حج میں عرفے کے دن حضرت نے فرمایا کہ مقرر تمہارے خون اور تمہارے مال تم پر حرام ہیں جیسے اس تمہارے دن کو حرمت ہے اس تمہارے مہینے میں اس تمہاری بستی میں یعنی جیسے مکے میں اور ذی الحجہ کے مہینے میں عرفے کا دن حرام ہے اس میں زیادتی کسی طرح درست نہیں اسی طرح اپنی جانوں اور مالوں کو حرام جانو کسیکو دوسرے مسلمان کا ناحق جان مارنا اور مال کا چھین لینا درست نہیں جان رکھو کہ حالت کفر کی ہر چیز میرے دونوں قدموں کے نیچے دب گئی یعنی کفر کی باطل رسمیں جیسے نوحہ کرنا نجومی کو پوچھنا نسب میں طعنہ کرنا موقوف ہوگئیں اور جو کفر کی حالت میں خون کیے ہوے دبا ڈالے گئے یعنی اب اسکا دعوی کرنا درست نہیں اور البتہ اپنی برادری کے خونوں سے پہلا خون جسکو میں دبا ڈالتا ہوں ربیعہ بن حارث کے بیٹے کا خون ہے جو دودھ پیتا تھا بنی سعد کی قوم میں اور اسکو مار ڈالا تھا ہذیل کی قوم نے اور وقت کفر کا بیاج دبایا گیا اور اپنے خاندان کے بیاجوں سے جو اول بیاج کو میں دباتا ہوں سو چچا عباس بن عبد المطلب کا بیاج ہے سو وہ سب دبا ڈالا گیا یعنی بیاج کا اب لینا دینا حرام ہوگیا صرف اصل فرض لینا دینا چاہیے سو ڈرو واسطے اللہ کے عورتوں کے مقدمے میں یعنی اونکو ناحق رنج نہ دو اسواسطے کہ تمنے اونکو اپنے قابو میں کیا ہے خدا کی امان سے اور اونکی شرمگاہ کو تمنے حلال کیا ہے خدا کے حکم سے اور تمہارا حق اون پر یہ ہے کہ جسکو تم نچاہو اوسکو تمہارے گھر میں نہ آنے دیوین سو اگر وے ایسا کرین سو اونکو ایسی مار مارو جس سے ہلاک نہ ہو جاوین اور عورتوں کا تم پر دستور کے موافق کھانا کپڑا دینے کا حق ہے اور مقرر میں تم لوگوں میں وہ چیز چھوڑے جاتا ہوں کہ اوسکے بعد تم کبھی گمراہ نہو گے اگر اوسکو خوب پکڑے رہوگے اور اوسپر عمل کروگے وہ چیز خدا کی کتاب ہے یعنی قرآن شریف اور تم لوگ قیامت میں مجھسے پوچھے جاؤگے سو تم کیا کہتے ہو لوگون نے کہا کہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپنے خدا کا پیغام ہمکو پہونچایا اور بخوبی ادا کیا اور نصیحت کی سو حضرت نے کلمے کی اونگلی آسمان کی طرف اوٹھا کر اور لوگوں کی طرف جھکا کر فرمایا کہ خداوندا گواہ رہیو خداوندا گواہ رہیو خداوندا گواہ رہیو **ف** ہجرت کے دسوین سال حضرت نے حج کیا عرب کے ہزاروں آدمی جمع تھے اوس وقت حضرت نے یہ خطبہ پڑھا ناحق خون اور پرائے مال لینے سے روکا اور کفر کی رسموں سے منع کیا اور پچھلے خون کے دعوے اور اگلے بیاج باطل کیے بلکہ اپنے خاندان کے پہلے انکو موقوف کیا پھر جورو خاوند کے حق بتلائے پھر اشارہ اپنی موت کا کیا اور فرمایا کہ اگر قرآن پر چلوگے تو گمراہ نہوگے پھر لوگوں سے آپنے پیغام رسانی کا اقرار لیا اور خدا کو اوسپر گواہ کیا اس خطبے کے بعد حضرت دو مہینے اور کئی دن جیے اور سالم سے تیسرے صفر میں بیمار ہوے اور ربیع الاول کی

۳۳۸ انتقال کیا اللھم صل وسلم علیہ خ خَوْلَۃُ بِنْتُ ثَامِرٍ اِنَّ رِجَالاً یَتَخَوَّضُوْنَ فِیْ مَالِ اللّٰہِ بِغَیْرِ حَقٍّ فَلَھُمُ النَّارُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ بخاری مین خولہ بنت ثامرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تحقیق جو لوگ کہ گھستے پڑتے مین خدا کے مال مین ناحق یعنی حق اونکا نہین اور کھاتے ہین اونکے لیے قیامت مین آگ ہی ف یعنی بیت المال سے سوائے حقدون کے اور کسیکو لینا درست نہین

۳۳۹ خ اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ اِنَّ رَجُلاً رَاٰی کَلْبًا یَاْکُلُ الثَّرٰی مِنَ الْعَطَشِ فَاَخَذَ الرَّجُلُ خُفَّہٗ فَجَعَلَ یَغْرِفُ لَہٗ بِہٖ حَتّٰی اَرْوَاہُ فَشَکَرَ اللّٰہُ لَہٗ فَاَدْخَلَہُ الْجَنَّۃَ بخاری مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ البتہ ایک مرد نے کتے کو دیکھا کہ پیاس کے مارے کیچڑ کھا تا تھا سو اوس مرد نے اپنا موزہ لیکر اوسمین پانی بھر کر اوسکو پلایا یہان تک کہ اوسکو چھکا دیا سو خدا نے اوسکی محنت قبول کرکے اوسکو بہشت مین داخل کیا

۳۴۰ م اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ اِنَّ رَجُلاً زَارَ اَخًا لَہٗ فِیْ قَرْیَۃٍ اُخْرٰی فَاَرْصَدَ اللّٰہُ عَلٰی مَدْرَجَتِہٖ مَلَکًا فَلَمَّا اَتٰی عَلَیْہِ قَالَ اَیْنَ تُرِیْدُ قَالَ اُرِیْدُ اَخًا لِیْ فِیْ ھٰذِہِ الْقَرْیَۃِ قَالَ ھَلْ لَکَ عَلَیْہِ مِنْ نِعْمَۃٍ تَرُبُّھَا قَالَ لَا غَیْرَ اَنِّیْ اَحْبَبْتُہٗ فِی اللّٰہِ قَالَ فَاِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلَیْکَ بِاَنَّ اللّٰہَ قَدْ اَحَبَّکَ کَمَا اَحْبَبْتَہٗ فِیْہِ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ البتہ ایک مرد تھا اوسنے اپنے بھائی مسلمان کی جو دوسری بستی مین رہتا تھا ملاقات کا ارادہ کیا خدا نے اوسکی راہ مین ایک فرشتہ بٹھا رکھا جب اوسکے پاس آیا تو فرشتے نے پوچھا کہ تو کدھر جایا چاہتا ہی اوسنے کہا اس بستی مین اپنے بھائی کو ملا چاہتا ہون فرشتے نے کہا کچھ تیرا اوسپر احسان ہی جسکو بڑھایا چاہتا ہی اوسنے کہا نہین صرف مین اوس سے خدا کے واسطے محبت رکھتا ہون فرشتے نے کہا مین خدا کا بھیجا ہون تیرے پاس پیغام یہ ہی کہ خدا نے بھی تجکو دوست رکھا جیسا تو اوسکو خدا کے واسطے دوست رکھتا ہی ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ دنیا کے لئے و کسی بندا سے بلکہ محبت رکھنا بڑی عمدہ بات ہی

۳۴۱ خ اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ اِنَّ رَجُلاً مِّنْ اَھْلِ الْجَنَّۃِ اسْتَاْذَنَ رَبَّہٗ فِی الزَّرْعِ فَقَالَ لَہٗ اَوَلَسْتَ فِیْمَا شِئْتَ قَالَ بَلٰی وَلٰکِنِّیْ اُحِبُّ اَنْ اَزْرَعَ فَاَسْرَعَ وَبَذَرَ فَبَادَرَ الطَّرْفَ نَبَاتُہٗ وَاسْتِوَاؤُہٗ وَاسْتِحْصَادُہٗ وَتَکْوِیْرُہٗ اَمْثَالَ الْجِبَالِ فَیَقُوْلُ اللّٰہُ دُوْنَکَ یَا ابْنَ اٰدَمَ فَاِنَّہٗ لَا یُشْبِعُکَ شَیْءٌ بخاری مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ایک بہشتی مرد نے اپنے رب سے کھیتی کرنے کی اجازت مانگی سو خدا نے فرمایا کہ کیا تجکو حاصل نہین جو تیرا جی چاہتا ہی اوسنے کہا کہ کیون نہین سب کچھ موجود ہی لیکن کھیتی ہی کرنا بہت بھاتا ہی پھر اوسنے جلدی کی اور بیج بویا سو اوسکے جمنے اور زور پکڑنے اور کٹنے اور پہاڑون برابر ڈھیر لگ جانے پلک مارنے سے بھی شتابی کی یعنی ہنوز پلک جھپکی تھی کہ یہ سب کام ہو گئے پھر خدا فرماویگا اسکو لے اے آدم کے بیٹے تیرے بیٹ کو کوئی چیز نہ بھر سکے گی ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بہشتی جو چاہیگا سو پاویگا

۳۴۲ خ اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ اِنَّ رَجُلاً مِّنْ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ سَاَلَ بَعْضَ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ اَنْ یُّسْلِفَہٗ اَلْفَ دِیْنَارٍ فَقَالَ ائْتِنِیْ بِالشُّھَدَاءِ اُشْھِدُھُمْ فَقَالَ کَفٰی بِاللّٰہِ شَھِیْدًا قَالَ فَاْتِنِیْ بِالْکَفِیْلِ قَالَ کَفٰی بِاللّٰہِ کَفِیْلاً قَالَ صَدَقْتَ فَدَفَعَھَا اِلَیْہِ اِلٰی اَجَلٍ مُّسَمًّی فَخَرَجَ فِی الْبَحْرِ فَقَضٰی حَاجَتَہٗ ثُمَّ الْتَمَسَ مَرْکَبًا یَّرْکَبُہٗ یَقْدَمُ عَلَیْہِ لِلْاَجَلِ الَّذِیْ اَجَّلَہٗ فَلَمْ یَجِدْ مَرْکَبًا فَاَخَذَ خَشَبَۃً فَنَقَرَھَا فَاَدْخَلَ فِیْھَا اَلْفَ دِیْنَارٍ وَّصَحِیْفَۃً مِّنْہُ اِلٰی صَاحِبِہٖ ثُمَّ زَجَّجَ مَوْضِعَھَا ثُمَّ اَتٰی بِھَا اِلَی الْبَحْرِ فَقَالَ اللّٰھُمَّ اِنَّکَ تَعْلَمُ اَنِّیْ تَسَلَّفْتُ مِنْ فُلَانٍ اَلْفَ دِیْنَارٍ فَسَاَلَنِیْ کَفِیْلاً فَقُلْتُ کَفٰی بِاللّٰہِ کَفِیْلاً فَرَضِیَ بِکَ وَسَاَلَنِیْ شَھِیْدًا فَقُلْتُ کَفٰی بِاللّٰہِ شَھِیْدًا فَرَضِیَ بِکَ وَاِنِّیْ جَھَدْتُّ اَنْ اَجِدَ مَرْکَبًا اَبْعَثُ اِلَیْہِ الَّذِیْ

لہ فلم أقدر وإني استودعتكها فرمى بها في البحر حتى ولجت فيه ثم انصرف وهو في ذلك يلتمس
مركبا يخرج إلى بلده فخرج الرجل الذي كان أسلفه ينظر لعل مركبا قد جاء بماله فإذا
بالخشبة التي فيها المال فأخذها لأهله حطبا فلما نشرها وجد المال والصحيفة ثم قدم الذي
كان أسلفه فأتى بالألف دينار وقال والله ما زلت جاهدا في طلب مركب لآتيك بمالك فما وجدت
مركبا قبل الذي أتيت فيه قال هل كنت بعثت إلي بشيء قال أخبرك أني لم أجد مركبا قبل الذي
جئت فيه قال فإن الله قد أدى عنك المال الذي بعثت والخشبة فانصرف بالألف دينار راشدا

بخاری میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قوم بنی اسرائیل میں ایک مرد نے دوسرے بنی اسرائیل سے ہزار اشرفیاں قرض مانگیں سو اوسنے کہا گواہوں کو لا کہ انکو قرض کا گواہ کروں تو اوسنے کہا خدا کا گواہ ہونا کفایت کرتا ہے قرض دینے والے نے کہا تو کوئی ضامن ہی کو لا اوسنے کہا خدا کا ضامن ہونا کفایت کرتا ہے اوسنے کہا تو نے سچ کہا پھر اوسکو ہزار اشرفیاں کچھ مدت ٹھہرا کر دیں سو وہ سوداگری کے واسطے سمندر کے سفر میں گیا سو اپنے کام سے فراغت کر چکا پھر اوسنے جہاز کی تلاش کی تا سوار ہو کر مدت کے اندر قرض دینے والے پاس آوے سو اوسنے کوئی جہاز نہ پایا تو ایک لکڑی کو لیا کریدا پھر اوس میں ہزار اشرفیوں کو بھرا اور ایک نیا خط قرض دینے والے کے نام کا اوس میں لکھا پھر اوسکے منہ کو خوب بند کیا اور سمندر پہ لے آیا پھر کہا کہ خداوندا تو جانتا ہے کہ میں نے فلانے سے ہزار اشرفیاں قرض لی تھیں سو اوسنے مجھ سے ضامن مانگا تھا میں نے کہا تھا کہ خدا کا ضامن ہونا کفایت کرتا ہے سو وہ تیری ضامنی سے راضی ہو گیا تھا پھر اوسنے گواہ مانگا میں نے کہا کہ خدا کی گواہی کفایت کرتی ہے سو وہ تیری گواہی سے راضی ہو گیا تھا اور میں نے بہت دوڑ دھوپ کی کہ کوئی جہاز پاؤں تا اوسکا قرض بھیجوں میں نے نہ پایا اسکو میں آج تجھی کو امانت سپرد کرتا ہوں پھر اوسکو سمندر میں اوسنے ڈال دیا یہاں تک کہ وہ ڈوب گئی پھر وہاں سے پلٹ آیا اور لوٹنے کے وقت بھی جہاز کی تلاش میں رہتا تھا اور اوسکے شہر کو جاوے سو وہ نکلا وہ مرد جسنے قرض دیا تھا کہ شاید کوئی جہاز اوسکا قرض مال لایا ہو سو اوسنے پایا اوس لکڑی کو دیکھا جسمیں مال تھا سو اوسکو اپنے گھر والوں کے جلانے کے واسطے لیا پھر جب اوسکو چیرا مال اور خط پایا پھر بعد مدت کے جسنے قرض لیا تھا وہ آیا اور ہزار اشرفیاں لایا اور کہا قسم خدا کی میں ہمیشہ جہاز کی تلاش میں دوڑ دھوپ کیا کہ تیرے پاس تیرا مال لاؤں سو وقت کے آنے سے پہلے میں نے کوئی جہاز نہ پایا قرض دینے والے نے کہا کیا تو نے میرے پاس کچھ بھیجا تھا اوسنے کہا میں تجھے خبر دیتا ہوں کہ میں نے اپنے آنے سے پہلے کوئی جہاز نہ پایا قرض دینے والے نے کہا خیر حال معلوم ہوا سو البتہ خدا نے تیری طرف سے وہ مال کہ تو نے لکڑی میں بھیجا سو پہنچا دیا سو لوٹ جا اپنی ہزار اشرفیاں لیکر خیریت سے ف اس حدیث میں بہت معاملگی اور امانت داری کی خوبی کا بیان ہے معلوم ہوا کہ جسنے سچا بھروسا خدا پر کیا اوسکو ٹوٹا نہیں پڑتا اس حدیث سے ثابت ہوا کہ قرض میں وعدہ مقرر کرنا درست ہے لیکن امام شافعی کا یہ مذہب ہے کہ قرض کی مدت لازم نہیں یعنی اگر چاہے تو مدت سے پہلے قرض مانگ لیوے اور امام مالک کے نزدیک مدت کے قبل تقاضا درست نہیں

۲۷۳ ق عائشة إن روح القدس لا يزال يؤيدك ما نافحت عن الله ورسوله قاله لحسان بن ثابت بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر جبرئیل تیری ہمیشہ مدد کیا کرتا ہے جب تک کہ تو خدا اور اوسکے رسول کی طرف سے جوابدہی کرے حضرت نے حسان بن ثابت سے فرمایا ف کافروں نے حضرت کی ہجو کی تھی حضرت نے حسان صحابی سے جو بڑے شاعر تھے فرمایا کہ تم اونکو جواب دو حسان نے چند بیتوں میں اون کی

وب ہجو کی ہے حضرت نے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ شعر کہنا درست ہے بشرطیکہ اوسکا مضمون شرع کے مخالف نہو

٣٤٤ ق اَلنُّعْمَانُ رَیَّانُ اِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَیْحِ جَهَنَّمَ فَاِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَاَبْرِدُوْا عَنِ الصَّلٰوةِ بخاری اور مسلم میں ابو ذر رضی اللہ عنہ

سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ گرمی کی سختی دوزخ کے جوش اور وبال سے ہے سو جب سخت گرمی ہوا کرے تو ٹھنڈے وقت نماز پڑھا کرو

ف یعنی اس عالم کی گرمی دوزخ کی گرمی کا نمونہ ہے اور جوش غضب کا وقت ہے تو ٹھنڈے وقت نماز پڑھنا چاہیے اس حدیث سے معلوم

٣٤٥ ہوا کہ گرمی کے موسم میں ظہر کی نماز اول وقت مستحب نہیں ٹھنڈے وقت پڑھنی مذہب ہے امام اعظم کا ق عَائِشَةُ اِنَّ شَرَّ النَّاسِ

عِنْدَ اللّٰهِ مَنْزِلَةً یَوْمَ الْقِیٰمَةِ عَبْدٌ اَذْهَبَ اٰخِرَتَهٗ بِدُنْیَا غَیْرِهٖ بخاری اور مسلم میں حضرت عایشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت نے

فرمایا کہ سب آدمیوں میں بدتر قیامت میں خدا کے نزدیک وہ بندہ ہے کہ غیر شخص کی دنیا کے واسطے اپنی آخرت کو برباد کرے ف

٣٤٦ جیسے جھوٹی گواہی دے کر کسیکا مال دلا دیوے تو اوسکو دنیا ملی اسکی آخرت ناحق برباد ہوئی ق عَائِشَةُ اِنَّ شَرَّ النَّاسِ

عِنْدَ اللّٰهِ مَنْزِلَةً یَوْمَ الْقِیٰمَةِ مَنْ تَرَکَهُ النَّاسُ اتِّقَاءَ فُحْشِهٖ وَفِیْ رِوَایَةٍ مَنْ تَرَکَهٗ بخاری اور مسلم میں حضرت عایشہ رضی اللہ عنہا

سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ سب آدمیوں سے بدتر خدا کے نزدیک مرتبے میں قیامت کے دن وہ آدمی ہے جسکا لوگ ملنا چھوڑ دیں

اوسکی زبان درازی اور گالی کے ڈر سے اور ایک روایت میں ترک کی جگہ ودع کا لفظ آیا ہے مطلب دونوں کا ایک ہے م

٣٤٧ عَمَّارٌ اِنَّ طُوْلَ صَلٰوةِ الرَّجُلِ وَقِصَرَ خُطْبَتِهٖ مَئِنَّةٌ مِّنْ فِقْهِهٖ فَاَطِیْلُوا الصَّلٰوةَ وَاَقْصِرُوا الْخُطْبَةَ

مسلم میں عمار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ نماز کو بڑھانا مرد کا اور خطبے کو گھٹانا پتا ہے اوسکی دانائی اور عقلمندی کا

تم نماز کو بڑھایا کرو اور خطبے کو مختصر اور کم کر کے پڑھا کرو ف خطبہ مسلمانوں کی نصیحت کے واسطے ہے اور عبادت پر مستعد کرنیکو

اور نماز خود عبادت ہے تو جسنے بقدر ضرورت تھوڑا خطبہ پڑھا اور نماز کو بڑھایا تو وہ عقلمند ہے کہ اصل مطلب کو سمجھ گیا اور جسنے خطبے کو

بہت لنبا چوڑا پڑھا اور نماز کو گھٹایا جیسا اس زمانے میں اکثر واعظ امام کرتے ہیں وہ نادان ہے کہ لوگوں کو تو خطبے میں اطاعت شرع

اور عبادت کی نصیحت کرتا ہے اور آپ عمل نہیں کرتا کہ نماز سی عمدہ عبادت میں جلدی مچاتا ہے اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ خطبہ لنبا

٣٤٨ پڑھنا اور نماز میں جلدی کرنی نہایت مکروہ ہے اور صاف حماقت ہے ق اِبْنُ عُمَرَ اِنَّ عَاشُوْرَآءَ یَوْمٌ مِّنْ اَیَّامِ اللّٰهِ

فَمَنْ شَاءَ صَامَهٗ بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ محرم کی دسوین تاریخ خدا کے دنوں سے ایک

٣٤٩ دن ہے پھر جو چاہے اوسکا روزہ رکھے ف یعنی اس دن کا روزہ فرض نہیں سنت ہے م عُثْمَانُ وَعَائِشَةُ اِنَّ عُثْمَانَ

رَجُلٌ حَیِیٌّ وَاِنِّیْ خَشِیْتُ اِنْ اَذِنْتُ لَهٗ عَلٰی تِلْکَ الْحَالِ اَنْ لَّا یَبْلُغَ اِلَیَّ فِیْ حَاجَتِهٖ مسلم میں حضرت عثمان اور حضرت

عایشہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ عثمان نہایت مرد شرمیلا ہے اور میں اس حالت میں ڈرا کہ اوسکو بلاؤں شاید

وہ اپنے مطلب کو مجھ تک نہ پہونچا سکے ف حضرت عایشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت ایک دن گھر میں دونوں پنڈلیاں کھولے

لیٹے تھے اتنے میں صدیق اکبر رضی اللہ عنہ دروازے پر آئے حضرت نے اونکو بلایا اور ویسے لیٹے رہے پھر عمر فاروق آئے اونکو بھی اوسی حال میں بلایا

پھر حضرت عثمان آئے تو حضرت نے اوٹھ کر اپنے کپڑے پہن کے اونکو بلایا جب سب باہر گئے تو میں نے پوچھا کہ حضرت صدیق اکبر آئے آپ ویسے

ہی لیٹے رہے عمر فاروق آئے تو بھی ویسے ہی لیٹے رہے عثمان کے آتے ہی آپنے کپڑے پہنے اسکا کیا سبب ہے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی

٣٥٠ یعنی عثمان حیا کے سبب اتنا بدن نہیں کھولتا ہے مبادا میرا کھلا بدن دیکھکر اپنا مطلب حیا سے نہ کہہ سکے م اَبُو الدَّرْدَآءِ اِنَّ

عَدُوَّ اللهِ إِبْلِيسَ جَاءَ بِشِهَابٍ مِنْ نَارٍ لِيَجْعَلَهُ فِي وَجْهِي فَقُلْتُ أَعُوذُ بِاللهِ مِنْكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قُلْتُ أَلْعَنُكَ بِلَعْنَةِ اللهِ التَّامَّةِ فَلَمْ يَسْتَأْخِرْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ أَرَدْتُ أَخْذَهُ وَاللهِ لَوْلَا دَعْوَةُ أَخِينَا سُلَيْمَانَ لَأَصْبَحَ مُوثَقًا يَلْعَبُ بِهِ وِلْدَانُ أَهْلِ الْمَدِينَةِ مسلم مین ابو درداؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ خدا کا دشمن شیطان ایک شعلہ آگ کا لایا تھا کہ میرے مونہہ مین لگا دے سو مینے تین بار کہا کہ مین خدا کی پناہ مانگتا ہون تجھسے پھر مینے تین بار کہا کہ مین خدا کی پوری لعنت تجھپر بھیجتا ہون پھر بھی نہ ہٹا پھر مینے اوسکا پکڑنا چاہا قسم خدا کی اگر ہمارے سلیمان بھائی دعا نہ کر گئے ہوتے تو وہ صبح کو بندھا ہوا ہوتا مدینے کے لڑکے اوس سے کھیلتے **ف** حضرت سلیمان کی دعا کا مطلب اگلی حدیث مین آتا ہی

۳۵۱ **ق** أَبُو هُرَيْرَةَ إِنَّ عِفْرِيتًا مِنَ الْجِنِّ تَفَلَّتَ عَلَيَّ الْبَارِحَةَ لِيَقْطَعَ عَلَيَّ صَلَوتِي فَأَمْكَنَنِي اللهُ مِنْهُ فَأَخَذْتُهُ فَأَرَدْتُ أَنْ أَرْبِطَهُ عَلَى سَارِيَةٍ مِنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ حَتَّى تَنْظُرُوا إِلَيْهِ كُلُّكُمْ فَذَكَرْتُ دَعْوَةَ أَخِي سُلَيْمَانَ رَبِّ اغْفِرْ لِي وَهَبْ لِي مُلْكًا لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ مِنْ بَعْدِي فَرَدَدْتُهُ خَاسِئًا بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جنون مین سے ایک راکس رات کو میرے آگے گھس پڑا میری نماز توڑ دینے کو سو خدا نے اوسکو میرے قابو مین کر دیا پھر مینے اوسکو پکڑ لیا سو مینے چاہا کہ مسجد کے کھنبون سے کسی کھنبے مین باندھ دون تا کہ تم سب لوگ اوسکو دیکھو پھر مجکو یاد پڑ گئی اپنے سلیمان بھائی کی دعا وہ یہ دعا تھی کہ ای میرے رب میری مغفرت کر اور دے مجکو ایسی بادشاہی کہ میرے بعد کسیکو ویسی نہ ملے حضرت نے فرمایا پھر مینے اوسکو دھکیل دیا دھتکار کے **ف** جن اور دیو حضرت سلیمانؑ کے قابو مین تھے اور انھون نے خدا سے دعا مانگی تھی کہ ایسی بادشاہت میرے بعد کسیکو نہ ملے اسواسطے حضرت نے اوس شیطان کو چھوڑ دیا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کوئی شخص اگرچہ ولی کامل ہو شیطان اوسکے تابع نہین ہو سکتا اسواسطے کہ اس امت مین دیو کی اتنی جرأت ہوئی کہ حضرت کے ساتھ بے ادبی کو تیار ہوا تھا اسے بچاؤ تو اوس سے نیچے آدمی بیچارے کی کیا طاقت ہی

۳۵۲ **خ** عَائِشَةُ إِنَّ عَيْنَيَّ تَنَامَانِ وَلَا يَنَامُ قَلْبِي بخاری مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ میری دونون آنکھین سوتی ہین اور میرا دل نہین سوتا **ف** حضرت عائشہ سے روایت ہی کہ ایک رات حضرت نے وضو کیا اور نماز تہجد پڑھکے سو گئے جب بلالؓ نے صبح کی اذان دی تو حضرت نے نماز پڑھی اور وضو نکیا تب مینے عرض کی یا رسول اللہ آپ سو گئے تھے وضو کیون نکیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی مین سوتے مین بھی بدن کے حال سے غافل نہین ہوتا بلکہ سونا وضو توڑتا ہی مگر حضرت اسمین خاص ہین

۳۵۳ **ق** الْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ إِنَّ فَاطِمَةَ مِنِّي وَإِنِّي أَتَخَوَّفُ أَنْ تُفْتَنَ فِي دِينِهَا وَإِنِّي لَسْتُ أُحَرِّمُ حَلَالًا وَلَا أُحِلُّ حَرَامًا وَلَكِنْ وَاللهِ لَا تَجْتَمِعُ بِنْتُ رَسُولِ اللهِ وَابْنَتُ عَدُوِّ اللهِ مَكَانًا وَاحِدًا أَبَدًا بخاری اور مسلم مین مسور بن مخرمہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ فاطمہ میری ہی اور البتہ مجکو خوف آتا ہی کہ کہین اوسکے دین مین فتنہ نہ ڈالا جاوے اور تحقیق مین ایسا نہین ہون کہ حلال چیز کو حرام کر دون اور حرام کو حلال بتاؤن لیکن خدا کی قسم کہ خدا کے پیغمبر کی بیٹی اور خدا کے دشمن کی بیٹی ایک مکان مین کبھی جمع نہون گی **ف** ابوجہل کی بیٹی مسلمان ہوئی تھی حضرت علی مرتضیؓ نے اوسکے ساتھ نکاح کا ارادہ کیا تھا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی ہرچند دوسرا نکاح حلال ہی لیکن خوف تھا کہ حضرت فاطمہ سوت کے رنج سے کہین حضرت علیؓ کی اطاعت مین توقف نکرنے لگین اور دین مین خلل پڑے اسواسطے کہ خاوند کی اطاعت جورو پر فرض ہی اسواسطے حضرت نے منع کیا

۳۵۴ **م** عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ إِنَّ فَصْلَ مَا بَيْنَ صِيَامِنَا وَصِيَامِ أَهْلِ الْكِتَابِ أَكْلَةُ السَّحَرِ مسلم مین عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے

روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ ہمارے روزون مین اور کتاب والون کے روزون مین سحری کے لقمے کا فرق ہی ف کتاب والے یعنی یہود
٣٥٥ اور نصاری کے نزدیک روزے مین سحر کا کھانا درست نہین اور اسلام مین درست ہی بلکہ سنت ہی م عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عَمْرٍو اِنَّ فُقَرَاءَ الْمُهَاجِرِيْنَ
يَسْبِقُوْنَ الْاَغْنِيَاءَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِلَى الْجَنَّةِ بِاَرْبَعِيْنَ خَرِيْفًا مسلم مین عبد اللہ بن عمرو رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ مقرر محتاج وطن چھوڑنے والے مالدار وطن چھوڑنے والون سے قیامت کے دن چالیس برس بہشت مین آگے جاوینگے ف
حضرت کے اصحاب دو قسم تھے ایک مہاجرین دوسرے انصار مہاجرین وے ہین جو مکہ فتح ہونے سے پہلے اپنے وطن چھوڑ کے اللہ کے واسطے مدینے
مین حضرت کی خدمت مین حاضر ہوئے اور انصار وے ہین جو مدینے کے رہنے والے تھے سو مہاجرین انصار سے افضل ہین اور مہاجرین مین محتاج افضل
ہین مالدارون سے اسواسطے کہ محتاجون نے پردیس مین محتاجی کے سبب خدا کے واسطے بڑی بڑی تکلیفین اٹھائین اسواسطے وے چالیس برس بہشت مین
مالدارون سے آگے جاوینگے دوسری حدیث مین آیا ہی کہ پانسو برس آگے بہشت مین جاوینگے اسکا مطلب یہ کہ مہاجرین کے سوا اور مالدار مسلمانون
٣٥٦ سے پانسو برس آگے جاوینگے تو دونون حدیثون مین کچھ خلاف نہ رہا ق سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ اِنَّ فِي الْجَنَّةِ بَابًا يُقَالُ لَهُ الرَّيَّانُ
يَدْخُلُ مِنْهُ الصَّائِمُوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَا يَدْخُلُ مِنْهُ اَحَدٌ غَيْرُهُمْ يُقَالُ اَيْنَ الصَّائِمُوْنَ
فَيَقُوْمُوْنَ لَا يَدْخُلُ مِنْهُ اَحَدٌ غَيْرُهُمْ فَاِذَا دَخَلُوْا اُغْلِقَ فَلَمْ يَدْخُلْ مِنْهُ اَحَدٌ بخاری اور مسلم مین
سہل بن سعد رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر بہشت مین ایک دروازہ ہی جسکا ریان کہتے ہین یعنی سیراب کر دینے والا پیاس بجھانے
والا اوس مین روزہ دار جاوینگے قیامت کے روز کوئی اوس سے نہ جاویگا اونکے سوا کہا جاویگا کہان ہین روزہ دار سو وے اوٹھ کھڑے ہونگے
٣٥٧ نہ جاویگا کوئی اوس سے اونکے سوا جب وے چلے جاوینگے تو وہ دروازہ بند کیا جاویگا کوئی اوس سے نہ جاویگا ق اَبُوْ سَعِيْدٍ اِنَّ فِي
الْجَنَّةِ شَجَرَةً يَسِيْرُ الرَّاكِبُ الْجَوَادَ الْمُضَمَّرَ السَّرِيْعَ مِائَةَ عَامٍ مَا يَقْطَعُهَا بخاری اور مسلم مین ابو سعید رضہ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر بہشت مین ایک درخت ہی کہ تیز گھوڑے پر (یعنی پالے ہوئے) تیز قدم کا سوار سو برس چلے اوسکو تمام نکر سکے
ف تفسیر مین لکھا کہ وہ درخت سدرۃ المنتہی ہی جسکے پتے برابر ہاتھی کے کان برابر ہین اور اوسکو طوبی کہتے ہین
٣٥٨ م اَنَسٌ اِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَسُوْقًا يَأْتُوْنَهَا كُلَّ جُمُعَةٍ فَتَهُبُّ رِيْحُ الشَّمَالِ فَتَحْثُوْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ وَثِيَابِهِمْ فَيَزْدَادُوْنَ
حُسْنًا وَّجَمَالًا فَيَرْجِعُوْنَ اِلٰى اَهْلِيْهِمْ وَقَدِ ازْدَادُوْا حُسْنًا وَّجَمَالًا فَيَقُوْلُ لَهُمْ اَهْلُوْهُمْ وَاللّٰهِ لَقَدِ
ازْدَدْتُّمْ بَعْدَنَا حُسْنًا وَّجَمَالًا فَيَقُوْلُوْنَ وَاَنْتُمْ وَاللّٰهِ لَقَدِ ازْدَدْتُّمْ بَعْدَنَا حُسْنًا وَّجَمَالًا مسلم مین
انس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر بہشت مین ایک بازار ہی جسمین بہشتی لوگ ہر جمعے کے دن جمع ہوا کرینگے پھر اوتر کی ہوا
چلے گی سو وہان کا گرد اور غبار جو مشک اور زعفران ہی اونکے چہرون اور کپڑون پر پڑیگا سو اونکا حسن اور جمال زیادہ ہو جاویگا
پھر پلٹ آوینگے اپنے گھر والون کی طرف اور گھر والون کا بھی حسن اور جمال بڑھ گیا ہوگا سو اونکے گھر والے کہینگے خدا کی قسم تمہارا
حسن اور جمال ہمارے بعد تو بہت بڑھ گیا ہی پھر وے جواب دیوینگے کہ خدا کی قسم تمہارا بھی حسن و جمال ہمارے بعد زیادہ ہو گیا ف اس حدیث سے
٣٥٩ معلوم ہوا کہ بہشتیون کا حسن ہمیشہ بڑھا کریگا خ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِنَّ فِي الْجَنَّةِ مِائَةَ دَرَجَةٍ اَعَدَّهَا اللّٰهُ لِلْمُجَاهِدِيْنَ
فِيْ سَبِيْلِهٖ كُلُّ دَرَجَتَيْنِ مَا بَيْنَهُمَا كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ فَاِذَا سَاَلْتُمُ اللّٰهَ فَسْئَلُوْهُ الْفِرْدَوْسَ
فَاِنَّهٗ اَوْسَطُ الْجَنَّةِ وَاَعْلَى الْجَنَّةِ وَفَوْقَهٗ عَرْشُ الرَّحْمٰنِ وَمِنْهُ تَفَجَّرُ اَنْهَارُ الْجَنَّةِ بخاری مین ابو ہریرہ رضہ سے

روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر بہشت میں سو درجے ہیں کہ خدا نے اپنی راہ میں لڑنے والون کے واسطے تیار کر رکھے ہین ہر دو درجون مین اتنا فرق ہی جتنا آسمان اور زمین مین سو تم جب خدا سے مانگا کرو تو فردوس مانگا کرو اس واسطے کہ فردوس عمدہ بہشت درمیانی اور اونچی ہی اور اوسکے اوپر خدا کا عرش ہی اور اوسی سے بہشت کی نہرین پھوٹ نکلتی ہین **ف** فردوس وہ باغ کو کہتے ہین جسمین رنگ رنگ کے پھول اور طرح طرح کے میوے ہون بہشت کی نہرین چار ہین ایک نہر پانی کی دوسری دودھ کی تیسری شہد کی چوتھی عمدہ شراب کی یہ حدیث

۳۶۰ اول باب کے اول حدیث کا تمام ہی **ق** اِبْنُ مَسْعُوْدٍ اِنَّ فِی الصَّلٰوۃِ لَشُغْلًا بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن مسعود سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر نماز مین تو ایک شغل ہی یعنی نماز مین سوا نماز کے اور کسیطرف توجہ نہ چاہیے **ف** عبداللہ بن مسعود سے روایت ہی کہ ہم پہلے حضرت کو نماز مین سلام کیا کرتے تھے حضرت جواب دیا کرتے تھے جب ہم مدت کے بعد حبش کے سفر سے آئے حضرت نماز مین تھے ہمنے سلام کیا حضرت نے جواب نہ دیا بعد نماز کے یہ حدیث فرمائی یعنی وہ حکم اب منسوخ ہو گیا جس بات سے معلوم ہوا کہ بات کرنا سلام کرنا جواب دینا ایسے ہی ادھر اودھر دیکھنا نماز مین درست نہین

۳۶۱ **ح** عَمَّارٌ اَیْ حُذَیْفَۃَ شَکَّ شُعْبَۃُ اِنَّ فِیْ اُمَّتِیْ اِثْنَا عَشَرَ مُنَافِقًا لَا یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّۃَ وَلَا یَجِدُوْنَ رِیْحَہَا حَتّٰی یَلِجَ الْجَمَلُ فِیْ سَمِّ الْخِیَاطِ ثَمَانِیَۃٌ مِّنْہُمْ تَکْفِیْکَہُمُ الدُّبَیْلَۃُ سِرَاجٌ مِّنَ النَّارِ یَظْہَرُ فِیْ اَکْتَافِہِمْ حَتّٰی یَنْجُمَ مِنْ صُدُوْرِہِمْ مسلم مین عمار یا حذیفہ رضی سے روایت ہی شعبہ نے جو راوی ہی اس مین شبہ کیا ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تحقیق میری امت مین بارہ منافق ہین یعنی دل سے کافر زبان کے مسلمان وے بہشت مین نجاوینگے اور اوسکی بو بھی نسونگھنے پاوینگے جب تک اونٹ سوئی کے ناکے مین گھسے یعنی وے کبھی بہشت نصیب نہوگی اون مین سے آٹھ کو تیرے لیے کافی ہوگا یعنی آگ کا چراغ ہوگا اونکے مونڈھون مین پیدا ہوگا اور نکل جاویگا اونکی چھاتی تک نکل آویگا یعنی اونمین ایسی سوزش ہوگی جیسے چراغ جلتا ہی ایسا ہی ہوا

۳۶۲ **ح** اَسْمَآءُ بِنْتُ اَبِیْ بَکْرٍ اِنَّ فِیْ ثَقِیْفٍ مُبِیْرًا وَّ کَذَّابًا مسلم مین اسما بنت ابی بکر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک ثقیف کی قوم مین ایک ظالم خونریز ہوگا اور ایک بہت جھوٹا **ف** ثقیف ایک قوم ہی بہت سے کے پاس طائف مین رہتی تھی اوس قوم سے حجاج بن یوسف خونریز پیدا ہوا جسکا ظلم عالم مین مشہور ہی روایت ہی اوسنے سوا لاکھ آدمی ناحق مارے اور جھوٹا مختار ثقفی تھا جسنے بعد شہادت امام حسین علیہ السلام کے کوفہ مین محمد بن حنفیہ کی طرف سے اول جھوٹا دعوی کیا امام کے خون کا اور اس بہانے سے سردار بنا بعد اسکے پیغمبری کا دعوی کیا آخر کو خدا نے اوسکو نیست اور برباد کیا سو یہ حدیث حضرت کا معجزہ ہی جیسا فرمایا تھا ویسے ہی اوس قوم سے دو آدمی پیدا ہوئے

۳۶۳ **ق** اَنَسٌ اِنَّ فِیْ حَوْضِیْ مِنَ الْاَبَارِیْقِ بِعَدَدِ نُجُوْمِ السَّمَآءِ بخاری اور مسلم مین انس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک میرے حوض مین اتنے لوٹے ہونگے جتنے آسمان مین تارے **ف** یہ حوض کوثر کی وسعت کا بیان ہی کہ حضرت کو قیامت مین ملیگا

۳۶۴ **م** عَائِشَۃُ اِنَّ فِیْ عَجْوَۃِ الْعَالِیَۃِ شِفَآءً اَوْ اِنَّہَا تِرْیَاقٌ اَوَّلَ الْبُکْرَۃِ مسلم مین حضرت عایشہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ مقرر مدینہ والے کے اس پاس کے عجوے مین شفا ہی یا یون فرمایا کہ وہ عجوہ صبح کے اول وقت تریاک ہی یعنی زہر کی تاثیر کو دور کرتا ہی **ف** مدینے مین عجوہ ایک عمدہ قسم ہی کھجور کی جو بڑی ہوتی ہی سیاہی مائل اوسکی یہ تاثیر ہی حضرت کی دعا سے

۳۶۵ **ق** اَبُوْ سَعِیْدٍ اِنَّ فِیْکَ لَخَصْلَتَیْنِ یُحِبُّہُمَا اللّٰہُ الْحِلْمُ وَالْاَنَاۃُ قَالَہٗ لِاَشَجِّ عَبْدِ الْقَیْسِ بخاری اور مسلم مین ابو سعید رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر تجھ مین

دو خوبیان ہین جنکو خدا دوست رکھتا ہی ایک تو غصہ کا پچانا دوسرے گروا ونے ہونا حضرتؐ نے اوس آدمی سے کہا جسکا قوم عبد القیس مین
اشج لقب تھا **ف** عبد القیس ایک قوم کا نام ہی وہ قوم حضرتؐ کی خدمت مین حاضر ہوئی اوسکے سب آدمی اپنی سواریان
چھوڑ جلدی سے حضرت کی ملاقات کو آئے لیکن اشج نے جلد بازی نکی اپنے اونٹ او سپاب باندھا پھر کپڑے پہن کے حضرت پاس خاطر جمع سے
حاضر ہوا تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی اور اوسکی تعریف کی ذری خلاف مرضی بات مین غصہ سے لال ہو جانا اور ہر کام مین بدون
غور کے شتابی اور جلد بازی کرنا جانورونکی خو ہی اس واسطے خدا کو غصہ کا پچانا اور گروا ونا پسند ہی **ق** اَنَسٌ اِنَّ قُرَیْشًا حَدِیْثُ
عَہْدٍ بِجَاھِلِیَّۃٍ وَّمُصِیْبَۃٍ فَاِنِّیْ اَرَدْتُّ اَنْ اُجْبِرَھُمْ وَاَتَاَلَّفَھُمْ اَمَا تَرْضَوْنَ اَنْ یَّرْجِعَ النَّاسُ
بِالدُّنْیَا وَتَرْجِعُوْا بِرَسُوْلِ اللّٰہِ اِلٰی بُیُوْتِکُمْ لَوْ سَلَکَ النَّاسُ وَادِیًا وَّسَلَکَتِ الْاَنْصَارُ شِعْبًا لَّسَلَکْتُ
شِعْبَ الْاَنْصَارِ بخاری اور مسلم مین انسؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے انصاریون سے فرمایا کہ البتہ قریش کی قوم کو نئی مصیبت پڑی ہی
تازہ کفر کو چھوڑا ہی سو مینے چاہا کہ انکو انعام دون اور اونکی دلجوئی کرون تم کیا اس بات پر راضی نہین ہو کہ لوگ دنیا کا مال لیکر پھرین
اور تم اپنے گھرون کی طرف خدا کے رسول کو لیکر پھرو اگر اور لوگ ایک راہ چلین اور انصاری صحابہ ایک راہ چلین تو مین انصاریون
ہی کی راہ چلون **ف** صحیح مین انسؓ سے روایت ہی کہ جب فتح مکہ کے بعد جنگ حنین فتح ہوئی تو مال اسباب جو ہاتھ آیا
حضرتؐ نے قریش یعنی مکہ والون کو سو سو اونٹ دئیے تب بعضے نوجوان انصاریون نے کہا کہ خدا حضرت کو بخشے قریش کو آپ
دیتے ہین ہمکو چھوڑتے ہین حال انکہ انکے خون ہماری تلوارون سے ٹپکتے ہین یعنی ہماری تلوارون سے ابھی مسلمان ہوئے ہین
جب یہ خبر حضرت کو معلوم ہوئی تب انصاریون کو حضرتؐ نے ایک خیمہ مین جمع کیا اور پوچھا کہ یہ کیا بات تمہاری طرف سے پہنچی ہی اون
عقلمندون نے عرض کیا یا حضرت ہمارے دانا لوگون نے یہ ہرگز نہین کہا لیکن ہمارے نوجوانون نے البتہ کہا ہی تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی
یعنی قریش نو مسلم ہین انکو تازہ مصیبت پڑی ہی بھائی بند انکے لڑائیون مین مارے گئے ہین اسلام کی خوبی ابھی انکے دل مین اچھی
نہین جمی انکا دل ملانے کے واسطے دنیا کا مال دینا انکو مناسب تھا اور تم ایماندار لوگ ہو تمکو دنیا دینا مناسب نہین قریش نے دنیا پائی
تمنے پیغمبر پایا سو تمہاری قسمت اونکی قسمت سے بہتر ہی جنکے حصے مین حضرت آوین اس حدیث سے انصاریون کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی **ق** عَبْدُ اللّٰہِ
بْنُ عَمْرٍو اِنَّ قُلُوْبَ بَنِیْ اٰدَمَ کُلَّھَا بَیْنَ اِصْبَعَیْنِ مِنْ اَصَابِعِ الرَّحْمٰنِ کَقَلْبٍ وَّاحِدٍ یُّصَرِّفُہٗ حَیْثُ
یَشَآءُ مسلم مین عبد اللہ بن عمروؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تمام آدمیون کے سب دل خدا کی مہربانی کے قابو مین ہین جیسے
ایک دل اوسکو پھیرتا ہی جدھر چاہتا ہی **ف** انسؓ سے روایت ہی کہ حضرت یہ دعا بہت مانگتے تھے کہ اے دلون کے پھیرنے والے میرے
دل کو اپنے دین پر جما رکھ سو مینے کہا کہ یا حضرت ہم آپ پر ایمان لائے ہین اسلام کے دین کو ہم سچ جانتے ہین کیا ہمارے بچلنے کا بھی آپکو ڈر ہی جو
آپ دعا مانگا کرتے ہین تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی مسلمان کو نڈر ہونا نچاہیے خدا سے ڈرا کرے اور ایمان ثابت رہنے کی دعا مانگا
کرے مسلمان کا کافر ہونا اور کافر کا مسلمان ہونا کچھ دور نہین **ق** اَلْمُغِیْرَۃُ بْنُ شُعْبَۃَ اِنَّ کِذْبًا عَلَیَّ لَیْسَ کَکِذْبٍ
عَلٰی اَحَدٍ مَّنْ کَذَبَ عَلَیَّ مُتَعَمِّدًا فَلْیَتَبَوَّاْ مَقْعَدَہٗ مِنَ النَّارِ بخاری اور مسلم مین مغیرہ بن شعبہؓ سے روایت ہی کہ
حضرتؐ نے فرمایا کہ بیشک میرے اوپر جھوٹ باندھنا اورون پر جھوٹ باندھنے کے برابر نہین ہی جو مجھ پر جھوٹ باندھے گا جان
بوجھکر سو اپنی بیٹھک ٹھہرا لیوے دوزخ مین **ف** یہ حدیث متواتر ہی یعنی اتنے لوگون نے روایت کی کہ اسکے سچ ہونے کا

۳۶۶

۳۶۷

۳۶۸

یقین کامل حاصل ہوا ہو اس سے بھی زیادہ حضرت کے اصحاب نے اوسکو روایت کیا ہی ہر چند ہر ایک پہ جھوٹ باندھنا حرام ہی لیکن
حضرت پہ جھوٹ باندھنا نہایت حرام ہی اور سخت گناہ کبیرہ کہ انجام اوسکا دوزخ ہی اس واسطے علماے حدیث نے حدیثون کے
پرکھنے مین بڑی محنتین اور جان فشانیان کین موضوع حدیثون کو جانچکر علیحدہ کر ڈالا صحیح اور ضعیف کو جدا کیا جیسے صراف کھرے
اور کھوٹے کو پہچان جاتا ہی ویسے علماے حدیث بھی پہچان گئے تو مسلمان پر فرض ہی کہ جب کسی سے حدیث سنے یا کسی کتاب مین دیکھے
اوس حدیث کو سچ نجانے جبتک اوسکو حدیث کی مشہور کتابون مین نہ دیکھے یا علماے حدیث سے اوسکی صحت نہ سنے

۳۶۹ ق عَائِشَۃُ اِنَّ لِصَاحِبِ الْحَقِّ مَقَالًا بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ حق والے کو کہنا پہونچتا ہی ف حضرت پر کسیکا
قرض تھا اوسنے کڑا تقاضا کیا اصحاب نے اوسکے مارنے کا ارادہ کیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی قرض دینے والا حق دار ہی کہنا چاہئے
اوسکی بات کا برا ماننا نچاہیے

۳۷۰ خ اِبْنُ عُمَرَ اِنَّ لَكَ اَجْرَ رَجُلٍ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا وَسَهْمَهُ قَالَهُ لِعُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ بخاری مین عبداللہ بن عمر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے عثمان بن عفان رض سے فرمایا کہ تجھکو ایک مرد کے برابر ثواب اور
حصہ ہی غنیمت کے مال کا اون لوگون مین جو جنگ بدر مین تھے ف حضرت جب جنگ بدر کو چلے تو حضرت عثمان رض کی بی بی حضرت کی بیٹی
بیمار تھین تب حضرت نے حضرت عثمان رض سے فرمایا کہ تم ہمارے ساتھ نچلو اونکی بیمارداری کرو جو لوگ لڑائی کو جاتے ہین اونمین ایک مرد کے برابر ثواب
آخرت مین اور حصہ مال کا دنیا مین ملیگا

۳۷۱ ق اَنَسٌ اِنَّ لِكُلِّ اُمَّةٍ اَمِيْنًا وَاِنَّ اَمِيْنَنَا اَيَّتُهَا الْاُمَّةُ اَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ بخاری اور مسلم مین انس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہر ایک امت کا ایک معتمد امانت دار ہی اور ہمارا معتمد امانت
دار امت میری ابو عبیدہ بن جراح کا بیٹا ف ابو عبیدہ بہشتی حضرت کے دس یارون مین ہین اونکو اس امت کا امانت دار
فرمایا ہر چند سب اصحاب امانت دار تھے لیکن جسمین جو صفت زیادہ ہوتی تھی حضرت اوسی صفت سے اوسکی تعریف کرتے تھے جیسے
صدیق کو رحمدل اور فاروق کو خدا کی راہ مین کڑا اور حضرت عثمان رض کو حیامند اور علی مرتضی رض کو قاضی اور زبیر کو دلی جان نثار فرمایا

۳۷۲ ق جَابِرٌ اِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيًّا وَحَوَارِيَّ الزُّبَيْرُ بخاری اور مسلم مین جابر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہر
پیغمبر کا کوئی خاص مددگار رہتا ہی اور میرا خالص مددگار اور فدائی جان نثار زبیر ہی ف مصابیح مین روایت ہی کہ جب
مدینے مین جنگ خندق ہوئی اور کافرون کے گروہ جھوٹ بھٹک گئے تب حضرت نے فرمایا کہ کفار کے لشکر کی کوئی خبر لاوے زبیر نے
کہا یا حضرت مین جاتا ہون تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور اونکی فضیلت بیان کی زبیر حضرت کے پھوپھی زاد بھائی بڑے بہادر
سپاہی حضرت پہ فدا تھے چنانچہ اس حدیث سے ثابت ہوا

۳۷۳ ق اَنَسٌ اِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةً وَاِنِّيْ اخْتَبَأْتُ دَعْوَتِيْ شَفَاعَةً لِاُمَّتِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بخاری اور مسلم مین انس رض سے روایت ہی کہ ہر پیغمبر کی ایک خاص دعا ہی اور مینے اپنی
دعا چھپا رکھی ہی اپنی امت بخشنے کے واسطے قیامت کے دن ف اس حدیث مین بشارت ہی امت کی بخشش کی جو ایمان مر اور
معلوم ہوا کہ حضرت کو اپنی امت پر بڑا رحم تھا کہ اپنی خاص دعا امت کے واسطے رکھی اپنی ذات کے واسطے نکی قربان اس نبی رحیم اور کریم کے

۳۷۴ م اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ اِنَّ لَكَ مَا احْتَسَبْتَ قَالَهُ لِرَجُلٍ كَانَ يَمْشِيْ اِلَى الْمَسْجِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَلَا يَرْكَبُ وَيَرْجُوْ فِيْ اَثَرِهِ الْاَجْرَ مسلم مین ابی بن کعب رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تجکو ملیگا جو کچھ
تو ثواب چاہتا ہی یہ حضرت نے اوس مرد سے فرمایا جو پیدل حضرت کی مسجد مین آتا تھا اور سوار نہوتا تھا اور اپنے قدم مین ثواب کی

رکھتا تھا **ف** ایک شخص تھا اوسکا گھر بہت دور تھا حضرت کی مسجد سے اور وہ ہمیشہ ہر وقت مسجد مین آتا تھا کسی نے اوس سے کہا کہ
اندھیرے اور گرمی مین سوار ہوکر آیا کرو اوسنے کہا مین پیادہ آنے مین ثواب کی امید رکھتا ہون تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی تجکو آنے
اور اس محنت کا ثواب ملیگا ۲۷۵ **وجابر** اِنَّ لَکُم بِکُلِّ خُطْوَۃٍ دَرَجَۃً **قال** لِیَ خَطِّ جَابِرٍ قَدْ اَرَادُوْا اَنْ یَّبِیْعُوا
بُیُوتَہُم فَیَقْرَبُوا مِنَ الْمَسْجِدِ مسلم مین جابر رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر تمہارے واسطے ہر قدم کے بدلے درجہ ہے حضرت
نے جابر کی قوم سے فرمایا اور ان لوگون نے اپنے گھرون کے بیچ ڈالنے کا ارادہ کیا تھا اور چاہا تھا کہ حضرت کی مسجد کے قریب آ رہین **ف**
یعنی جتنا تم دور سے چلکے اور مسجد مین آیا کروگے اوتنا ثواب زیادہ پاؤگے کہ ہر قدم پر درجہ بلند ہوگا ۲۷۶ **خ** اَبُوْ هُرَيْرَۃَ اِنَّ لِلّٰہِ تِسْعَۃً
وَّ تِسْعِیْنَ اِسْمًا مِائَۃً اِلَّا وَاحِدَۃً مَنْ اَحْصَاھَا دَخَلَ الْجَنَّۃَ بخاری مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
کہ مقرر خدا کے ننانوے نام ہین ایک کم سو جو اونکو یاد کر لیوے یا اعتقاد سے شمار کر رکھے یا اونکے معنی بوجھے اور اوسپر عمل کرے وہ بہشت
مین جاویگا **ف** حق تعالیٰ کے نام بیشمار ہین اس واسطے کہ صفات الٰہی کی حد نہین چنانچہ سوا ان ننانوے نامون کے قرآن و حدیث
میں بہت اسماے الٰہی ثابت ہین جیسے وتر فاطر حفیظ علام ملیک قدیم رفیع ذی الطول ذی المعارج مولی نصیر رب ناصر شدید العقاب
قابل التوب غافر الذنب حنان منان وغیر ذلک تو مطلب اس حدیث کا یہ نہین کہ اسماے حسنی یہی ننانوے نام مین منحصر ہین بلکہ
مطلب یہ کہ اسمین نامون کی تاثیر ہے کہ انکے یاد کر لینے سے بہشت حاصل ہوتی ہے اور وہ نام بموجب روایت حصن حصین کے یہ ہین مع الترجمہ
هُوَ اللّٰہُ الَّذِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ یعنی وہ اللہ پاک ایسا ہے کہ اوسکے سواے کوئی معبود برحق نہین **الرَّحْمٰنُ** بڑا
بڑا ہی مہربان جسکی رحمت دنیا اور آخرت مین چھا گئی **الرَّحِیْمُ** نہایت رحم والا جسکی رحمت آخرت مین صرف ایمان دارون پر
مخصوص ہے **اَلْمَلِکُ** سبکا بادشاہ **اَلْقُدُّوْسُ** ہر عیب اور نقصان سے پاک **اَلسَّلَامُ** خود سلامت عالم کا سلامت
رکھنے والا **اَلْمُؤْمِنُ** اپنے دین حق کا باور کرنے والا یا مومنین کو ہول قیامت سے امن مین رکھنے والا **اَلْمُهَیْمِنُ** مشاہد
امانت دار محافظ **اَلْعَزِیْزُ** غالب باعزت **اَلْجَبَّارُ** زبردست ٹوٹے پھوٹے کا جوڑنے والا **اَلْمُتَکَبِّرُ** عظیم الشان عظمت والا
اَلْخَالِقُ عدم سے پیدا کرنے والا **اَلْبَارِئُ** بے نمونہ دیکھے عالم کا بنانے والا **اَلْمُصَوِّرُ** صورتگر ہر مخلوق کے
مناسب شکل و صورت کا عطا کرنے والا **اَلْغَفَّارُ** اپنے بندون کے عیب و گناہ کا ڈھکنے والا **اَلْقَهَّارُ** سب پر غالب
اَلْوَهَّابُ بے عوض کثرت سے دینے والا **اَلرَّزَّاقُ** روزی بخش **اَلْفَتَّاحُ** رزق اور رحمت کے دروازے کھولنے والا
اَلْعَلِیْمُ ہر چیز کا دانا **اَلْقَابِضُ** بند کرنے والا ارواح اور رزق کا **اَلْبَاسِطُ** کشادہ کرنے والا رزق کا اور جاری
کرنے والا ارواح کا ابدان مین **اَلْخَافِضُ** پست کرنے والا مغرورون کا **اَلرَّافِعُ** بلند کرنے والا مومنین کے سینون کا
اَلْمُعِزُّ عزت دینے والا **اَلْمُذِلُّ** ذلیل کرنے والا **اَلسَّمِیْعُ** ہر آواز کو سنتا **اَلْبَصِیْرُ** ہر چیز کو دیکھتا **اَلْحَکَمُ**
فیصل کرنے والا **اَلْعَدْلُ** منصف حاکم **اَللَّطِیْفُ** مہربان باریک دان **اَلْخَبِیْرُ** اگلی چھپی ہر چیز سے خبردار **اَلْحَلِیْمُ**
بردبار بڑی سہائی والا کہ اہل کفر و فسق کو جلد نہین پکڑتا **اَلْعَظِیْمُ** بزرگ جسکی بڑائی وہم و خیال سے باہر **اَلْغَفُوْرُ** بڑا
پردہ پوش **اَلشَّکُوْرُ** شکر گزارون کا قدردان **اَلْعَلِیُّ** سب سے اونچا **اَلْکَبِیْرُ** سب سے بڑا **اَلْحَفِیْظُ** اپنی مخلوقات
کا نگہبان اور محافظ **اَلْمُقِیْتُ** محافظ باقدرت خلائق کا قوت دینے والا **اَلْحَسِیْبُ** تمام عالم کو کافی اوسکے سوا دوسرا

کی حاجت نہین الجلیل بزرگ شان والا الکریم صاحب کرم جسکے عطا کی انتہا نہین الرقیب ہر شی کا
نگہبان المجیب حاجت روا دعا کا قبول کرنے والا الواسع کشادہ رحمت کشادہ عطا الحکیم حاکم باحکمت
استوار کار الودود نیکون کا محبوب اہل معرفت کا محب المجید بزرگ ذات نیکوکار الباعث قیامت مین
قبرون سے مردون کا اوٹھانے والا الشہید ہر چیز اوسکے سامنے حاضر الحق سچ مچ جسکی ذات اور صفات مین
کچھ بھی ہوکا نہین الوکیل سارے عالم کا کارساز روزی کا ضامن القوی بڑا زبردست المتین استوار کار
جسکو تھکاوٹ و ماندگی نہین الولی مددگار عالم کا کارساز الحمید ہر کام کا سراہا سارے عالم کا محمود المحصی
ہر چیز کا گھیرنے والا ذرہ بھی اوسکے علم سے باہر نہین المبدی بے مثال کے عالم کا ایجاد کرنے والا المعید دنیا مین
زندون کا مارنے والا آخرت مین مُردون کو زندگی بخشنے والا المحیی جلانے والا الممیت مارنے والا الحی بذات خود
زندہ القیوم بذات خود قائم جہان کا تھامنے والا الواجد غنی جسکو کچھ احتیاج نہین الماجد بزرگی والا
الواحد اکیلا جسکا کوئی دوسرا نہین الصمد سردار دائمی جو نکھاوے نہ پیوے سب اوسکے محتاج وہ سب سے بے نیاز
القادر صاحب قدرت المقتدر بڑے اقتدار والا المقدم تقدیم بخشنے والا المؤخر پیچھے ڈالنے والا
الاول پہلا کوئی اوسکے قبل نہین الآخر پچھلا جسکے بعد کچھ نہین الظاهر قدرت کی راہ سے کھلا جسمین کچھ
شک نہین الباطن خلق کی نظر اور وہم سے چھپا الوالی مالک صاحب حکومت المتعالی بلند شان جسکا وصف نہو سکے
البر اپنے بندون پر مہربان نیکوکار التواب توبہ قبول کرنے والا المنتقم بدکارون کا سزا دینے والا العفو
گناہون کا مٹانے والا گنہگارون کا بخشنے والا الرؤف نہایت مہربانی والا مالک الملک سب جہان کا مالک
جو چاہے سو کرے ذو الجلال والاکرام جلال والا صاحب تعظیم و تکریم المقسط عادل اہل انصاف الجامع
قیامت مین خلائق کا جمع کرنے والا الغنی سب سے بے نیاز المغنی جسکو چاہے بے پروا بناوے المانع روکنے والا
الضار ضرر پہونچانے والا النافع نفع رسان النور بذات خود ظاہر و غیر کا ظاہر کرنے والا جسکے نور ایمان
کا ظہور ہے الهادی نیک راہ بتانے والا مطلب پہونچانے والا البدیع خود بے نظیر اور نئی اوپچ کا لینے والا بے نمونہ اختراع
کرنے والا الباقی وجود دائمی ہمیشہ قائم الوارث فنائے عالم کے بعد قائم رہنے والا الرشید راہ نما
الصبور بڑا سہارنے والا جو بدکارون کو جلد نہین پکڑتا

۳۷۷ ق اسامۃ بن زید ان للہ ما اخذ ولہ ما اعطی
وکل شیء عندہ باجل مسمی بخاری اور مسلم مین اسامہ بن زید سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ فقر خدا ہی کا تھا جو اوسنے لیا
اور اوسی کا ہے جو اوسنے دیا اور ہر چیز کی اوسکے نزدیک مدت مقرر ہے ف اسامہ سے روایت ہے کہ ہم حضرت کے پاس تھے حضرت کی کسی
بیٹی نے حضرت سے کہلا بھیجا کہ میرا لڑکا مرتا ہے آپ تشریف لائے تب حضرت نے یہ کہلا بھیجا یعنی لڑکا خدا کی امانت تھا خدا نے لیا تو صبر کیا
چاہیے بیگانی چیز پر کچھ دعوی نہین اور اوسکے پر کیا موقوف ہے ہر چیز کی ایک مدت ہے آخر وسکو فنا ہے

۳۷۸ و سلمان ان للہ مائۃ
رحمۃ فمنہا رحمۃ یتراحم بہا الخلق بینہم وتسع وتسعون لیوم القیامۃ مسلم مین سلمان سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا کی سو رحمتین ہین اونمین سے ایک رحمت کے سبب سے تمام خلق آپسمین الفت او محبت کرتی ہے اور

ننانوے ۹۹ رحمتین خدا کی قیامت کے دن کے واسطے ہین **ف** یعنی خدا نے اپنی رحمت کے سو حصے کیے ایک حصہ تمام خلق کو دیا اوسی کا یہ اثر ہی کہ جانور اپنے بچون کو پالتے ہین آپ بھوکے رہتے ہین اونکو کھلاتے ہین اوسی کا اثر ہی کہ ماباپ اپنی اولاد کو پالتے ہین اور اونکی مصیبتین اوٹھاتے ہین اور ننانوے ۹۹ حصے خدا کی رحمت قیامت مین ظاہر ہوگی حضرت کی شفاعت اور گنہگارون کی بخشش اور ان کے سوا بہتیرے فضل جنکا ذکر احادیث سے ثابت ہوا کہ خدا کی رحمت کی کچھ حد نہین

ق عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِلّٰهِ مَلَائِكَةً يَطُوفُونَ فِي الطُّرُقِ يَلْتَمِسُونَ أَهْلَ الذِّكْرِ فَإِذَا وَجَدُوا قَوْمًا يَذْكُرُونَ اللهَ تَنَادَوْا هَلُمُّوا إِلَى حَاجَتِكُمْ قَالَ فَيَحُفُّونَهُمْ بِأَجْنِحَتِهِمْ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَإِذَا تَفَرَّقُوا عَرَجُوا إِلَى السَّمَاءِ وَقَالَ فَيَسْأَلُهُمْ رَبُّهُمْ وَهُوَ أَعْلَمُ بِهِمْ مِنْهُمْ مِنْ أَيْنَ جِئْتُمْ فَيَقُولُونَ جِئْنَا مِنْ عِنْدِ عِبَادِكَ فِي الْأَرْضِ قَالَ فَيَسْأَلُهُمْ رَبُّهُمْ وَهُوَ أَعْلَمُ بِهِمْ مِنْهُمْ مَا يَقُولُ عِبَادِي قَالُوا يُسَبِّحُونَكَ وَيُكَبِّرُونَكَ وَيَحْمَدُونَكَ وَيُصَلُّونَكَ وَيُمَجِّدُونَكَ قَالَ فَيَقُولُ هَلْ رَأَوْنِي قَالَ فَيَقُولُونَ لَا وَاللهِ مَا رَأَوْكَ قَالَ فَيَقُولُ كَيْفَ لَوْ رَأَوْنِي قَالَ فَيَقُولُونَ لَوْ رَأَوْكَ كَانُوا أَشَدَّ لَكَ عِبَادَةً وَأَشَدَّ لَكَ تَمْجِيدًا وَأَكْثَرَ لَكَ تَسْبِيحًا قَالَ فَيَقُولُ فَمَا يَسْأَلُونِي قَالُوا يَسْأَلُونَكَ الْجَنَّةَ قَالَ فَيَقُولُ وَهَلْ رَأَوْهَا قَالَ يَقُولُونَ لَا وَاللهِ يَا رَبِّ مَا رَأَوْهَا قَالَ فَيَقُولُ فَكَيْفَ لَوْ رَأَوْهَا قَالَ يَقُولُونَ لَوْ أَنَّهُمْ رَأَوْهَا كَانُوا أَشَدَّ عَلَيْهَا حِرْصًا وَأَشَدَّ لَهَا طَلَبًا وَأَعْظَمَ فِيهَا رَغْبَةً قَالَ فَمِمَّا يَتَعَوَّذُونَ قَالَ يَقُولُونَ مِنَ النَّارِ قَالَ يَقُولُ وَهَلْ رَأَوْهَا قَالَ يَقُولُونَ لَا وَاللهِ يَا رَبِّ مَا رَأَوْهَا قَالَ يَقُولُ فَكَيْفَ لَوْ رَأَوْهَا قَالَ يَقُولُونَ لَوْ أَنَّهُمْ رَأَوْهَا كَانُوا أَشَدَّ مِنْهَا فِرَارًا وَأَشَدَّ لَهَا مَخَافَةً قَالُوا وَيَسْتَغْفِرُونَكَ قَالَ فَيَقُولُ فَأُشْهِدُكُمْ أَنِّي قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ قَالَ يَقُولُ مَلَكٌ مِنَ الْمَلَائِكَةِ رَبِّ فِيهِمْ فُلَانٌ لَيْسَ مِنْهُمْ إِنَّمَا جَاءَ لِحَاجَةٍ قَالَ هُمُ الْقَوْمُ لَا يَشْقَى جَلِيسُهُمْ

بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر خدا کے فرشتے ہین کہ گھومتے پھرتے ہین راہون مین ڈھونڈھتے ہین خدا کے یاد کرنے والون کو پھر جب پاتے ہین ایک گروہ کو جو خدا کو یاد کرتے ہین تو آپس مین پکارتے ہین جلد آؤ اپنے مطلب کو حضرت نے فرمایا سو اونکو وے چھپالیتے ہین اپنے پرون سے پہلے آسمان تک جب لوگ ذکر کرکے جدا ہوجاتے ہین تو فرشتے آسمان پر چڑھ جاتے ہین حضرت نے فرمایا پھر اون سے اونکا رب پوچھتا ہی حالانکہ وہ اونکا حال اون سے زیادہ جانتا ہی کہ تم کدھر سے آئے تو وے کہتے ہین ہم تیرے بندون کے پاس سے آئے ہین جو زمین مین ہین حضرت نے فرمایا پھر اونکا رب اون سے پوچھتا ہی حالانکہ وہ اونکا حال اون سے زیادہ جانتا ہی کہ کیا کہتے ہین میرے بندے فرشتے کہتے ہین کہ سبحان اللہ کہتے ہین یعنی ہر عیب اور نقصان سے تجکو پاک بتلاتے ہین اور اللہ اکبر کہتے ہین یعنی تجکو سب سے بڑا جانتے ہین اور الحمد للہ کہتے ہین یعنی تیری خوبیان بیان کرتے ہین اور لا الٰہ الا اللہ کہتے ہین یعنی تیرے سوا کسیکو لائق بندگی کے نہین جانتے اور لا حول ولا قوۃ الا باللہ کہتے ہین یعنی بدون تیری مدد کے اپنا کسی بات مین اختیار نہین جانتے تیری بڑائی بیان کرتے ہین حضرت نے فرمایا پھر خدا فرماتا ہی کہ کیا اونھون نے مجکو دیکھا ہی حضرت نے فرمایا پھر فرشتے کہتے ہین خدا کی قسم نہین دیکھا ہی حضرت نے فرمایا پھر خدا فرماتا ہی کیا اونکا حال ہو جو مجکو دیکھین حضرت نے فرمایا سو وے کہتے ہین اگر وے تجکو دیکھین تو بہت تیری بندگی کرین اور نہایت تیری

ٹرائی بیان کرین اور بہت تیری پاکی بولین حضرت نے کہا پھر حق تعالی فرماتا ہی سو وے کیا مجھسے مانگتے ہین فرشتے کہتے ہین کہ وے بہشت مانگتے
ہین حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہی کہ کیا اونھون نے بہشت کو دیکھا ہی حضرت نے فرمایا فرشتے کہتے ہین قسم خدا کی ای رب نہین اوسکو دیکھا ہی حضرت نے
فرمایا پھر حق تعالی فرماتا ہی سو اونکا کیا حال ہو جو اوسکو دیکھین حضرت نے فرمایا فرشتے کہتے ہین کہ اگر وے اوسکو دیکھ پاوین تو اوسکے بڑے لالچی
بن جاوین اور بہت اوسکو مانگین اور نہایت اوسکی خواہش کرین خدا فرماتا ہی پھر کس سے پناہ مانگتے ہین حضرت نے فرمایا فرشتے کہتے ہین کہ دوزخ سے
پناہ مانگتے ہین حضرت نے فرمایا حق تعالی فرماتا ہی کہ کیا اونھون نے دوزخ کو دیکھا ہی حضرت نے فرمایا فرشتے کہتے ہین خدا کی قسم ای رب نہین اونھون نے
اوسکو دیکھا حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہی سو کیا اونکا حال ہو جو اوسکو دیکھین حضرت نے فرمایا فرشتے کہتے ہین اگر وے دوزخ کو دیکھین تو بہت اوس
سے بھاگین اور بہت اوس سے ڈرین فرشتون نے کہا کہ تجھ سے وے گناہون کی بخشش چاہتے ہین حضرت نے فرمایا پھر حق تعالی فرماتا ہی سو تمکو مین گواہ
کرتا ہون کہ مینے اونکو بخشا حضرت نے فرمایا کہ اون فرشتون مین سے ایک فرشتہ کہتا ہی کہ ای رب اونمین تو فلانا آدمی بھی تھا وہ اوس گروہ مین
نہین صرف اپنے کسی کام کو آیا تھا حق تعالی نے فرمایا کہ وے ایسے لوگ ہین کہ اونکے ساتھ کا بیٹھنے والا بدبخت نہین ہوتا یعنی اونکے پاس بیٹھنے
کی برکت سے وہ بھی بخشا گیا اگرچہ وہ ذاکر نہ تھا **ف** اس حدیث سے ذکر الٰہی کی نہایت بڑائی ثابت ہوئی اور اولیا کی اور جو لوگ دائم ذکر خدا
٣٨٠ مین رہتے ہین اونکی نہایت بزرگی معلوم ہوئی اور ثابت ہوا کہ نیکون کی صحبت آخرت مین کام آویگی **ق** ابو موسی اِنَّ لِلْمُؤْمِنِ
فِی الْجَنَّةِ لَخَيْمَةً مِّنْ لُؤْلُؤَةٍ وَاحِدَةٍ مُجَوَّفَةٍ طُولُهَا فِی السَّمَاءِ وَيُرْوٰى عَرْضُهَا سِتُّونَ
مِيلًا لِلْمُؤْمِنِ فِيهَا اَهْلُونَ يَطُوفُ عَلَيْهِمُ الْمُؤْمِنُ فَلَا يَرٰى بَعْضُهُمْ بَعْضًا بخاری اور مسلم مین ابو موسی
رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر ایماندار کے واسطے بہشت مین ایک خیمہ ہی ایک پولے موتی کا لنبا اوسکا آسمان مین اور
روایت ہی کہ چوڑا اوسکا ساٹھ کوس کا ایماندار کی اوسمین بیبیان ہونگی کہ اونمین گھوما کریگا سو ایک دوسرے کو نہ دیکھیگا یعنی کشادگی کے
٣٨١ سبب **و** انس اِنَّ لَنَا طَلِبَةً فَمَنْ كَانَ ظَهْرُهٗ حَاضِرًا فَلْيَرْكَبْ مَعَنَا **قاله** عِنْدَ خُرُوجِهٖ اِلٰى
بدر مسلم مین انس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ ہمارا ایک مطلب ہی یعنی ہم کسی تاک مین جاتے ہین سو جسکے پاس سواری موجود ہو
وہ ہمارے ساتھ سوار ہو چلے یہ حضرت نے جنگ کو چلتے وقت فرمایا **ف** قریش کا قافلہ جب شام کی سوداگری سے پھرا تو حضرت نے
وہان جاسوس لگا رکھے تھے جب جاسوس نے حضرت کو اونکے آنے کی خبر دی تب حضرت نے اصحاب سے یہ حدیث فرمائی لیکن صاف مطلب نکہا تاکہ خبر مشہور
٣٨٢ نہو جاوے **ق** ابن عباس اِنَّ لَهٗ دَسَمًا **قاله** حِينَ شَرِبَ لَبَنًا ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَتَمَضْمَضَ بخاری اور مسلم مین
عبد اللہ بن عباس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ اوسمین چکنئی ہی یہ حضرت نے فرمایا جب دودھ پیا تھا پھر پانی منگا کر کلی کی **ف**
٣٨٣ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب چکنی چیز کھاوے تو کلی کرنا سنت ہی **ق** رافع بن خدیج اِنَّ لِهٰذِهِ الْبَهَائِمِ اَوَابِدَ كَاَوَابِدِ
الْوَحْشِ بخاری اور مسلم مین رافع بن خدیج رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ ان چارپایون مین بھی بھڑکنے والے ہوتے ہین جیسے جنگلی
بھڑکنے والے ہوتے ہین **ف** روایت ہی کہ ایک اونٹ بھاگ گیا تھا پکڑائی نہ دیتا تھا کسی نے اوسکو تیر مارا پھر اوسکا مسئلہ
حضرت سے پوچھا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی جب پالو جانور وحشی ہو جاوے اور ہاتھ نہ لگے اگر مسلمان ذبح کیجیے تو بسم اللہ کہکر جہان
زخم لگاوے تو وہ حلال ہو جاتا ہی جیسا کہ جنگلی جانور مین یہی حکم ہی اور اسی طرح جو جانور کنوے مین اوندھا گر پڑے تو جہان قابو پڑے
٣٨٤ حلال ہو **و** انس اِنَّ مَاءَ الرَّجُلِ غَلِيظٌ اَبْيَضُ وَمَاءَ الْمَرْاَةِ رَقِيقٌ اَصْفَرُ فَمِنْ اَيِّهِمَا عَلَا اَوْ سَبَقَ

يَكُونُ مِنْهُ الشَّبَهُ مسلم نے انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر منی مرد کی گاڑھی سفید ہی اور عورت کی منی پتلی زرد پھر
سو ان دونون مین سے جو غالب پڑ گئی یا جو پہلے نکلی تو اوسی سبب سے مشابہت ہوتی ہی **ف** یہودیون نے حضرت سے پوچھا کہ اسکا کیا سبب
کہ لڑکا کبھی ماں کی صورت پر ہوتا ہی کبھی باپ کی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی جسکی منی غالب پڑی یا جسکی پہلے نکلی اوسی کی صورت پر
لڑکا ہوتا ہی **ق** أَبُو مُوسَى إِنَّ مَثَلَ مَا بَعَثَنِيَ اللهُ بِهِ مِنَ الْهُدَى وَالْعِلْمِ كَمَثَلِ غَيْثٍ أَصَابَ أَرْضًا ۳۸۵
فَكَانَتْ مِنْهَا طَائِفَةٌ طَيِّبَةٌ قَبِلَتِ الْمَاءَ وَأَنْبَتَتِ الْكَلَأَ وَالْعُشْبَ الْكَثِيرَ وَكَانَتْ مِنْهَا أَجَادِبُ
أَمْسَكَتِ الْمَاءَ فَنَفَعَ اللهُ بِهَا النَّاسَ فَشَرِبُوا مِنْهَا وَسَقَوْا وَزَرَعُوا وَأَصَابَ طَائِفَةً مِنْهَا أُخْرَى
إِنَّمَا هِيَ قِيعَانٌ لَا تُمْسِكُ مَاءً وَلَا تُنْبِتُ كَلَأً فَذَلِكَ مَثَلُ مَنْ فَقُهَ فِي دِينِ اللهِ وَنَفَعَهُ
بِمَا بَعَثَنِيَ اللهُ بِهِ فَعَلِمَ وَعَلَّمَ وَمَثَلُ مَنْ لَمْ يَرْفَعْ بِذَلِكَ رَأْسًا وَلَمْ يَقْبَلْ هُدَى اللهِ الَّذِي أُرْسِلْتُ
بِهِ بخاری اور مسلم مین ابو موسیٰ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر کہاوت اوسکی جس واسطے خدا نے مجکو اوٹھایا ہی ہدایت اور علم
سکھانے کو جیسے کہاوت مینہ کی جو پہونچا زمین پر سو اوسمین سے جو تھوڑی بہتر زمین تھی وہ پانی کو سوک گئی اور چارا اور بہت سا
سبزہ جمایا اور اوسمین سے جو کڑی سخت تھی اوسنے پانی کو سمیٹ رکھا یعنی جیسے تالاب و جھیل سو خدا نے اوس سے آدمیون کو نفع
پہونچایا پھر آدمیون نے اوس سے پانی پیا اور جانورون کو پلایا اور کھیتون کو سینچا اور کچھ دوسرے ٹکڑے زمین کو پانی پہونچا سو وہ تو چٹیل میدان
ہی کہ نہ پانی کو روکے نہ چارا جماوے سو یہ کہاوت ہی اوسکی جسنے دین کو بوجھا اور خدا نے اوسکو میری پیغمبری سے نفع دیا سو اوسنے علم سیکھا اور غیر
کو سکھایا اور کہاوت ہی اوسکی جسنے ادھر کو سر نہ اوٹھایا یعنی علم دین پر کچھ دھیان نکیا اور خدا کی ہدایت کو نہ لیا جسکے واسطے مین
بھیجا گیا **ف** یعنی پیغمبر کی ہدایت کا او مینہ کا ایک حال ہی اسواسطے کہ زمین تین طرح پر ہی آدمی بھی تین قسم کے ہین ایک قسم
زمین کہ جو عمدہ ہی اوسمین پانی برسنے سے چارا سبزہ خوب جمتا ہی اسی طرح جو دانا لوگ ہین وے قرآن حدیث کو خوب سمجھتے ہین اور نیک
کام کرتے ہین دوسری قسم زمین کی وہ کہ اوسمین سبزہ نہین جمتا لیکن پانی بھر رہتا ہی تو ہر چند اوسکو خود نفع نہین لیکن اورون کو فائدہ ہی
اسیطرح بعضے آدمی وے ہین کہ علم دین اونکو یاد ہی لیکن تیز فہم نہین جو اوسمین سے مطالب نکالین تو اون سے اورون کو فائدہ ہی خود کو اوتنا نہین
تیسری قسم زمین کی چٹیل میدان ہی کہ اوسمین نہ پانی ٹھہرے نہ سبزہ جمے اسی طرح وہ لوگ ہین جنھون نے دین کی طرف کچھ دھیان نہ کیا نہ خود
کو نفع نہ غیر کو تو معلوم ہوا کہ ہدایت پیغمبر او مینہ اپنی تاثیر مین خوب پورے ہین اگر کسی آدمی اور زمین کو فائدہ نہو تو اوسکی استعداد اور
لیاقت کا قصور ہی **شعر** باران کہ در لطافت طبعش خلاف نیست ؛ در باغ لالہ روید و در شورہ بوم خس ؛ **ق** أَبُو هُرَيْرَةَ ۳۸۶
إِنَّ مَثَلِي وَمَثَلَ الْأَنْبِيَاءِ مِنْ قَبْلِي كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنَى بُنْيَانًا فَأَحْسَنَهُ وَأَجْمَلَهُ إِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ مِنْ
زَاوِيَةٍ مِنْ زَوَايَاهُ فَجَعَلَ النَّاسُ يَطُوفُونَ بِهِ وَيَعْجَبُونَ لَهُ وَيَقُولُونَ هَلَّا وُضِعَتْ هَذِهِ اللَّبِنَةُ فَأَنَا
اللَّبِنَةُ وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا میری مثل اور مجھسے اگلے پیغمبرون کی مثل جیسے
اوس مرد کی مثل جسنے ایک مکان بنایا سو اوسکو بہت ستھرا اور اچھا بنایا مگر اوسکے کونون مین سے کسی کونے کو ایک اینٹ کے برابر نا تمام رکھا
آدمی اوسمین بچنے کو گھومنے لگے اور تعجب کرنے لگے اور کہنے لگے کہ یہ اینٹ کیون نہین جمائی گئی سو وہ اینٹ مین ہون اور مین ہون پیغمبرون کا
تمام اور پورا کرنے والا **ف** یعنی نبوت کا گھر میرے بغیر نا تمام تھا میرے ہونے سے سب کمالات ختم ہو چکے اسمین اشارہ ہی کہ حضرت کے

بعد کوئی پیغمبر نہوگا اور حضرت عیسی علیہ السلام جو قیامت کے قریب آوینگے تو اپنا دین نہ جاری کرینگے حضرت کے دین کے تابع ہونگے تو جیسے
حضرت کے اور خلیفہ ہوگئے ہین ویسے ہی وہ بھی ہونگے ق ابو موسی اِنَّ مَثَلِي وَمَثَلُ مَا بَعَثَنِيَ اللّٰهُ بِهِ كَمَثَلِ رَجُلٍ اَتَی ٣٨٧
قَوْمًا فَقَالَ يَا قَوْمِ اِنِّي رَاَيْتُ الْجَيْشَ بِعَيْنَيَّ وَاِنِّي اَنَا النَّذِيرُ الْعُرْيَانُ فَالنَّجَاءَ فَاَطَاعَهُ طَائِفَةٌ مِّنْ قَوْمِهِ
فَاَدْلَجُوا فَانْطَلَقُوا عَلٰى مَهَلِهِمْ وَكَذَّبَتْ طَائِفَةٌ مِّنْهُمْ فَاَصْبَحُوا مَكَانَهُمْ فَصَبَّحَهُمُ الْجَيْشُ فَاَهْلَكَهُمْ
وَاجْتَاحَهُمْ فَذٰلِكَ مَثَلُ مَنْ اَطَاعَنِي وَاتَّبَعَ مَا جِئْتُ بِهٖ وَمَثَلُ مَنْ عَصَانِي وَكَذَّبَ بِمَا جِئْتُ بِهٖ
مِنَ الْحَقِّ. بخاری اور مسلم مین ابو موسی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ میری مثل اور میری پیغمبری اور دین کی مثل جیسے اوس مرد کی مثل
ہی جو ایک قوم کے پاس آیا پھر اوسنے کہا اے قوم مین دشمن کے آنیوالے لشکر کو اپنی دونون آنکھون سے دیکھ آیا ہون اور مین ننگا ڈرانیوالا
ہون سو جلد بھاگو سو اوسکی قوم سے کچھ لوگون نے اوسکا کہنا مانا سو وے شام ہوتے ہی بھاگے سو آرام سے چلے گئے اور کچھ لوگون نے جھوٹا جانا اوسکو
تک اپنے مکانون مین ٹھہرے رہے سو صبح ہوتے اون پر لشکر ٹوٹ پڑا تو اونکو ہلاک کیا اور دونا جڑ سے اوکھاڑا سو یہی مثل ہی اوسکی جسنے میرا کہنا مانا
اور میرے دین کی پیروی کی اور مثال اوسکی جسنے میرا کہنا نمانا اور جھٹلایا سچے دین کو ف عرب مین دستور تھا کہ جسنے دشمن کے لشکر کو دیکھا کہ
غارت کرنے کو آتا ہی تو وہ ننگا ہوکے اپنے کپڑے لکڑی پر اوٹھاکر چلاتا آتا تھا اور اپنی قوم سے کہتا تھا کہ جلد بھاگو ننگے ہونے سے غرض یہی کہ
اوسکو لوگ ہیبت مین تعجب سے دیکھین اور اوسکو سچا جانکر جلد بھاگین ق حذیفہ اِنَّ مَعَهٗ مَاءً وَّ نَارًا فَنَارُهٗ مَاءٌ بَارِدٌ وَّمَاؤُهٗ نَارٌ ٣٨٨
بخاری اور مسلم مین حذیفہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ دجال کے ساتھ پانی اور آگ ہوگی سو اوسکی آگ تو پانی ہی اور پانی آگ ہی
ف قیامت کے قریب ایک کافر یہودی نکلے گا اور خدائی کا دعوی کریگا اوسکا نام دجال ہی اوسکے ساتھ آگ اور پانی ہوگی جو دیکھنے مین
آگ پانی معلوم ہوگا اور پانی آگ معلوم ہوگی آگ کا نام دوزخ رکھے گا اور پانی کا نام بہشت رکھے گا جو اوسکا تابع ہوگا اوسکو بہشت مین ڈالیگا
اور منکر کو دوزخ مین سو حضرت نے فرمایا کہ اوس وقت مسلمان اوسکی آگ سے نہ ڈرین سو اسطے کہ اوسکی آگ حقیقت مین پانی ہی اور اوسکا
پانی آگ ہی ق ابو شریح الخزاعی اِنَّ مَكَّةَ حَرَّمَهَا اللّٰهُ وَلَمْ يُحَرِّمْهَا النَّاسُ فَلَا يَحِلُّ لِامْرِئٍ يُّؤْمِنُ ٣٨٩
بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ يَّسْفِكَ بِهَا دَمًا وَّلَا يَعْضِدَ بِهَا شَجَرَةً فَاِنْ اَحَدٌ تَرَخَّصَ لِقِتَالِ رَسُوْلِ اللّٰهِ فَقُوْلُوْا
اِنَّ اللّٰهَ قَدْ اَذِنَ لِرَسُوْلِهٖ وَلَمْ يَاْذَنْ لَكُمْ وَاِنَّمَا اَذِنَ لِيْ فِيْهَا سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ ثُمَّ عَادَتْ حُرْمَتُهَا الْيَوْمَ
كَحُرْمَتِهَا بِالْاَمْسِ وَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ. بخاری اور مسلم مین ابو شریح سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تحقیق مکہ خدا نے حرام
کیا ہی آدمیون نے اوسکو نہین حرام کیا سو جو مرد کہ خدا کا اور قیامت کا ایمان رکھتا ہو وہ اوسمین خون نہ بہاوے یعنی کسیکو نہ مارے اور مکے کا
درخت نہ کاٹے اور اگر کوئی مکے مین لڑنا درست جانے پیغمبر خدا کے قتل کرنے کی دلیل سے سو اوس سے کہدو کہ البتہ خدا نے اپنے رسول کو حکم دیا تھا
اور تمکو حکم نہین دیا اور مجکو بھی دن کی ایک ہی ساعت مین اجازت ہوئی پھر اوسکی حرمت پلٹ آئی آج جیسے کل تھی اور چاہیے کہ جو لوگ اس وقت حاضر
ہین وے غائب لوگون کو یہ حکم پہنچا دیوین ق انس اِنَّ مِنْ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ اَنْ يُّرْفَعَ الْعِلْمُ وَيَظْهَرَ الْجَهْلُ وَيَفْشُوَ الزِّنَا ٣٩٠
وَتُشْرَبَ الْخَمْرُ وَتَذْهَبَ الرِّجَالُ وَتَبْقَى النِّسَاءُ حَتّٰى يَكُوْنَ لِخَمْسِيْنَ امْرَاَةً قَيِّمٌ وَّاحِدٌ. بخاری اور مسلم
مین انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت کی نشانیون سے یہ ہی کہ علم اوٹھا لیا جاویگا یعنی علما مر جاوینگے اور جہالت ظاہر ہوگی اور
حرامکاری پھیل جاویگی اور شراب پی جاویگی اور مرد جاتے رہینگے اور عورتین باقی رہینگی یہان تک کہ پچاس عورتون کا ایک خبر لینے والا

۳۹۱ ہو جاویگا خ وَاثِلَةُ بْنُ الْاَسْقَعِ اِنَّ مِنْ اَعْظَمِ الْفِرٰى اَنْ يَّدَّعِيَ الرَّجُلُ اِلٰى غَيْرِ اَبِيْهِ اَوْ يُرِيَ عَيْنَيْهِ
مَا لَمْ تَرَيَا اَوْ يَقُوْلَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ مَا لَمْ يَقُلْ بخاری مین واثلہ بن اسقع رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ سب
بہتانون مین سے بڑا بہتان یہ ہی کہ مرد اپنے باپ کو چھوڑ کے اور سے رشتہ ناتا لگاوے اور اپنی آنکھونکو وہ دکھلاوے جو آنکھون نے نہین دیکھا یعنی جھوٹا
۳۹۲ خواب بنا کر کہے یا خدا کے پیغمبر پر کہے وہ بات جو پیغمبر نے نہین کہی یعنی حضرت کی طرف سے جھوٹھی حدیث بنا کر کہے خ عَلِيٌّ اِنَّ مِنَ الْبَيَانِ
لَسِحْرًا بخاری مین حضرت علی رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر بعضا بیان تو جادو ہوتا ہی یعنی جیسے جادو سے آدمی لوٹ پوٹ
ہو جاتا ہی ویسہی بعضے آدمی کی تقریر ہوتی ہی ف مصابیح مین روایت ہی کہ مشرق سے دو آدمی آئے اونھون نے حضرت کے روبرو خطبہ
پڑھا لوگون کو اونکی خوش تقریری سے بڑا تعجب ہوا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی علما حدیث نے کہا ہی کہ اگر باطل بات مین خوش تقریری کرے
۳۹۳ تو حرام ہی اور حق بات مین پسند ہی خ ابْنُ عُمَرَ اِنَّ مِنَ الشَّجَرِ شَجَرَةً لَا يَسْقُطُ وَرَقُهَا وَاِنَّهَا مَثَلُ الْمُسْلِمِ بخاری مین
عبد اللہ بن عمر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ درختون مین سے ایک ایسا درخت ہی جسکے پتے نہین جھڑتے اور البتہ وہ درخت مسلمان کی
مثال ہی ف عبد اللہ بن عمر رضہ سے روایت ہی کہ ایکبار حضرت نے پوچھا کہ وہ کون درخت ہی کہ جسکے پتے نہین جھڑتے ابھی سب دھیان جنگلی
درختون پر گیا میرے دل مین آیا کہ وہ کھجور کا درخت ہی لیکن شرم سے کہہ نسکا پھر حضرت نے فرمایا کہ وہ کھجور کا درخت ہی اور مراد اوس سے مسلمان ہی کہ
۳۹۴ اوسکا نقصان کسی طرح نہین ہوتا راحت مین شکر کرتا ہی اور رنج مین صبر کرتا ہی تو اوسکو دونون طرح ثواب ہی م جَابِرٌ اِنَّ مِنَ اللَّيْلِ
سَاعَةً لَا يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ يَسْئَلُ اللّٰهَ خَيْرًا اِلَّا اَعْطَاهُ اِيَّاهُ وَيُرْوٰى خَيْرًا مِنْ اَمْرِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ
اِلَّا اَعْطَاهُ اِيَّاهُ وَذٰلِكَ كُلَّ لَيْلَةٍ مسلم مین جابر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ رات مین ایک ساعت ہی کہ مسلمان
بندہ خدا سے بہتری مانگے اور اوس ساعت کو موافق پڑ جاوے تو خدا اوسکو ضرور دیگا اور ایک روایت مین یون آیا ہی کہ جو دین یا دنیا کی بہتری مانگے تو خدا
اوسکو ضرور دیگا اور یہ ساعت ہر رات ہی ف یعنی وہ ساعت جسمین دعا ضرور قبول ہوتی ہی وہ ہر رات مین ہوتی ہی بعضون نے کہا ہی کہ وہ ساعت
پچھلی رات کو صبح کے قریب ہوتی ہی بعضون نے کہا جستبائی رات رہتی ہی تب ہوتی ہی حضرت نے اسواسطے صاف نفرمایا تا کہ لوگ اوسکے
۳۹۵ شوق مین تمام رات عبادت کرین ق اَبُوْ سَعِيْدٍ اِنَّ مِنْ اَمَنِّ النَّاسِ عَلَيَّ فِيْ صُحْبَتِهٖ وَمَالِهٖ اَبَا بَكْرٍ فَلَوْ كُنْتُ
مُتَّخِذًا خَلِيْلًا غَيْرَ رَبِّيْ لَاتَّخَذْتُ اَبَا بَكْرٍ خَلِيْلًا وَلٰكِنْ اُخُوَّةُ الْاِسْلَامِ وَمَوَدَّتُهٗ لَا يَبْقَيَنَّ
فِي الْمَسْجِدِ بَابٌ اِلَّا سُدَّ اِلَّا بَابُ اَبِيْ بَكْرٍ بخاری اور مسلم مین ابو سعید رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر سب آدمیون
مین سے مجھپر بڑا احسان کرنے والا ساتھ رہنے مین اور اپنے مال کے خرچ کرنے مین ابو بکر ہی اور اگر مین اپنے رب کے سوائے کسی اور کو جانی دوست
ٹھہراتا تو ابو بکر ہی کو جانی دوست کرتا لیکن اسلام کی برادری اور محبت ہمارے اوسکے درمیان ہی مسجد کی طرف سے سب دروازے
بند کر دیے جاوین مگر ابو بکر کا دروازہ کھلا رہے ف مسجد کے صحن سے لگے لگے اصحاب کے دروازے تھے سو حضرت نے وفات کے قریب سب دروازے
بند کروا دیے صرف حضرت ابی بکر رضہ کا دروازہ کھلا رکھا اس حدیث سے ابی بکر صدیق کی سب اصحاب پر فضیلت ثابت ہوئی اور اسمین صاف اشارہ
۳۹۶ کیا اونکی خلافت کا م عَائِذُ بْنُ عَمْرٍو اِنَّ شَرَّ الرِّعَاءِ الْحُطَمَةُ مسلم مین عائذ بن عمرو رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ
مقرر بہت برا چرانے والا وہ ہی جو بھیڑ بکری کے تئین بار بار ہاتھ پانون توڑے ف مراد اس حدیث سے حاکم ظالم ہی جو رعیت پر رحم نکرے
۳۹۷ م اَبُوْ سَعِيْدٍ اِنَّ مِنْ شَرِّ النَّاسِ عِنْدَ اللّٰهِ مَنْزِلَةً يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَيُرْوٰى مِنْ اَعْظَمِ الْاَمَانَةِ

عِنْدَ اللّٰہِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ الرَّجُلُ یُفْضِیْ اِلٰی امْرَأَتِہٖ وَتُفْضِیْ اِلَیْہِ ثُمَّ یَنْشُرُ سِرَّھَا مسلم مین ابو سعید رضی
سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ سب آدمیون سے بہت برا آدمی خدا کے نزدیک مرتبہ مین قیامت کے دن اور ایک روایت مین یون ہی کہ امانت
مین بڑا خیانت کرنے والا خدا کے نزدیک قیامت کے دن وہ مرد ہی کہ جو اپنی جورو سے صحبت داری کرے اور جورو اوس سے صحبت داری کرے پھر اوسکا
بھید کو مشہور کرے **ف** یعنی لوگون سے بیان کرے کہ ہمنے اتنی بار جماع کیا یا اتنی دیر کیا کہ یہ کمال بیحیائی ہی اور نہایت گناہ **ق**

۳۵۸ اَبُوْ سَعِیْدٍ اِنَّ مِنْ ضِئْضِئِ ھٰذَا قَوْمًا یَقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ لَا یُجَاوِزُ حَنَاجِرَھُمْ یَقْتُلُوْنَ اَھْلَ الْاِسْلَامِ
وَیَدَعُوْنَ اَھْلَ الْاَوْثَانِ یَمْرُقُوْنَ مِنَ الْاِسْلَامِ کَمَا یَمْرُقُ السَّھْمُ مِنَ الرَّمِیَّۃِ لَئِنْ اَدْرَکْتُھُمْ
لَاَقْتُلَنَّھُمْ قَتْلَ عَادٍ قَالَہٗ لِذِی الْخُوَیْصِرَۃِ حِیْنَ قَالَ اتَّقِ اللّٰہَ یَا مُحَمَّدُ حِیْنَ قَسَمَ ذُھَیْبَۃً فِیْ
تُرْبَتِھَا کَانَ بَعَثَ بِھَا عَلِیٌّ مِّنَ الْیَمَنِ بَیْنَ الْاَقْرَعِ وَعُیَیْنَۃَ وَعَلْقَمَۃَ وَزَیْدِ الْخَیْلِ بخاری اور مسلم مین
ابو سعید رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر اسکی اصل اور نسل سے ایک قوم پیدا ہوگی کہ قرآن کو پڑھینگے کہ اونکے گلون سے نیچے نہ اوتریگا
یعنی اونکے دل مین قرآن کی تاثیر نہ ہوگی زبان سے پڑھینگے اوسپر عمل نکرینگے مسلمانون کو قتل کرینگے بت پرستون کو چھوڑ دینگے وے لوگ نکل جاوینگے
اسلام سے جیسے تیر نکل جاتا ہی نشانے سے اگر مینے اونکو پایا تو مقرر اونکو قتل کرونگا قوم عاد کا سا قتل یہ حدیث اوسکے حق مین فرمائی کہ جسکا نام
ذی الخویصرہ تھا جب اوسنے کہا تھا خدا سے ڈر اے محمد جب حضرت کچا سونا مٹی ملا ہوا جسکو حضرت علی رضی نے یمن سے بھیجا تھا بانٹتے تھے چار آدمیون کے
درمیان ایک اقرع دوسرا عیینہ تیسرا علقمہ چوتھا زید خیل **ف** یہ چارون عرب مین سردار تھے تازہ اسلام لائے تھے سو اسطے وہ کچا سونا
حضرت نے انھین کو دیا دلداری کے واسطے تب انکی قوم مین ایک شخص منافق تھا ذو الخویصرہ اوسکا نام اوسنے کہا اے محمد خدا سے ڈر عدل کر
برابر بانٹ تلو بھی دے تب حضرت نے فرمایا کہ اے کمبخت اگر مین عدل نکرونگا تو پھر دنیا مین کون عادل پیدا ہوگا عمر فاروق رضی نے کہا کہ یا حضرت اگر حکم
ہو تو مین اوسکی گردن کاٹ ڈالون یہ منافق ہی حضرت نے فرمایا کہ مت مار لوگ بدنام کرینگے کہ پیغمبر اپنے ساتھیون کو مارتا ہی جب وہان سے اوٹھ گیا تب
حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اسکی نسل سے بیدین لوگ پیدا ہونگے ابو سعید اس حدیث کے راوی بخاری مین روایت ہی کہ وے قوم خارجی پیدا ہوئی
جنھون نے حضرت علی رضی کی امامت نمانی اور حضرت علی رضی نے اونکو قتل کیا اور وہ شخص بھی اوس لڑائی مین موجود تھا جو حضرت نے نشانی فرمائی تھی وہ
اون مین موجود تھی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ایسے بھی لوگ ہوتے ہین کہ قرآن پڑھتے ہین ظاہر کی عبادت کرتے ہین اور دل مین اونکے ایمان
نہین یعنی دل مین شرک و بدعت بھرا ہی تو اونکی عبادت کا کچھ اعتبار نہین دانا مسلمان کو چاہیے کہ اونکی ظاہری عبادت پر دھوکا نکھاوے

۳۵۹ **خ** اِنَّ مِنْ عِبَادِ اللّٰہِ مَنْ لَوْ اَقْسَمَ عَلَی اللّٰہِ لَاَبَرَّہٗ بخاری مین انس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر بعضے اسکے
بندے ایسے ہین کہ اگر قسم کھا بیٹھین خدا کے بھروسے پر تو خدا اونکی قسم کو سچا کر دیوے یعنی جس چیز پر قسم کھاوین کہ فلانی بات ایسی ہوگی تو ویسی ہی
خدا کر دیتا ہی **ف** بخاری مین انس رضی سے روایت ہی کہ ہماری پھوپھی نے ایک عورت کا دانت توڑ ڈالا اوس سے معاف کروایا اوسنے
معاف نکیا پھر خون بہا دینے کا اقرار کیا اوسکو بھی نمانا پھر اوسنے حضرت سے فریاد کی حضرت نے اوسکے بدلے دانت توڑنے کا حکم کیا تب انس بن
نضر ہمارے چچا نے حضرت سے کہا کہ قسم ہی اوس خدا کی جسنے تجکو سچا نبی کیا ہی کہ میری بہن کا دانت توڑا جاویگا حضرت نے فرمایا اے انس خدا کا حکم
تو بدلا لینا ہی آخر اوس عورت کی قوم خون بہا لینے پر راضی ہوئی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اسنے خدا کے بھروسے پر قسم کھائی تھی سو خدا نے
۳۶۰ اسکی قسم سچی کی **خ** ابو مسعود عُقْبَۃَ بْنِ عَمْرٍو الْاَنْصَارِیْ اِنَّ مِمَّا اَدْرَکَ النَّاسُ مِنْ کَلَامِ النُّبُوَّۃِ الْاُوْلٰی

ذو الخویصرہ

اذا لم تستحي فاصنع ما شئت بخاری مین ابو مسعود سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگلی پیغمبری کے کلام سے جو لوگون نے پائین
باقی ہین وہ نہین ہے ایک بات یہ ہے کہ جب تجکو شرم نرہے نہ خدا سے نہ خلق سے تو جو تیرا جی چاہے سو کر **ف** یعنی حیا اور شرم سب پیغمبرون کے دین
مین پسندیدہ ہے اسکا حکم کبھی منسوخ نہین ہوا طبیعت آدمی کی بد کامون کو چاہتی ہے مگر شرم کے سبب بد کامون سے رکتا ہے آدمی مین اگر شرم نہین تو
جانور ہے **ق** ابي بن كعب ان موسى قام خطيبا في بني اسرائيل فسئل اي الناس اعلم فقال انا ۱۳۱
فعتب الله عليه اذ لم يرد العلم اليه فاوحى الله اليه ان لي عبدا بمجمع البحرين هو اعلم منك فقال
موسى يا رب وكيف لي به قال تاخذ معك حوتا فتجعله في مكتل فحيثما فقدت الحوت فهو ثم
فاخذ حوتا فجعله في مكتل ثم انطلق وانطلق معه بفتاه يوشع بن نون حتى اذا اتيا الصخرة
وضعا رؤسهما فناما فاضطرب الحوت في المكتل فخرج منه فسقط في البحر فاتخذ سبيله
في البحر سربا وامسك الله عن الحوت جرية الماء فصار عليه مثل الطاق فلما استيقظ نسي صاحبه
ان يخبره بالحوت فانطلقا بقية يومهما وليلتهما حتى اذا كان من الغد قال موسى
لفتاه اتنا غداءنا لقد لقينا من سفرنا هذا نصبا قال ولم يجد موسى النصب حتى جاوز
المكان الذي امره الله به قال له فتاه ارايت اذ اوينا الى الصخرة فاني نسيت الحوت وما انسانيه
الا الشيطان ان اذكره واتخذ سبيله في البحر عجبا قال فكان للحوت سربا ولموسى ولفتاه عجبا فقال
موسى ذلك ما كنا نبغ فارتدا على آثارهما قصصا قال فرجعا يقصان آثارهما حتى انتهيا الى الصخرة
فاذا رجل مسجى ثوبا فسلم عليه موسى فقال الخضر وانى بارضك السلام قال انا موسى قال موسى
بني اسرائيل قال نعم اتيتك لتعلمني مما علمت رشدا قال انك لن تستطيع معي صبرا يا موسى
اني على علم من علم الله علمنيه لا تعلمه وانت على علم من علم الله علمكه الله لا اعلمه فقال موسى
ستجدني ان شاء الله صابرا ولا اعصي لك امرا فقال له الخضر فان اتبعتني فلا تسئلني عن شيء
حتى احدث لك منه ذكرا فانطلقا يمشيان على ساحل البحر فمرت سفينة فكلموهم ان
يحملوهم فعرفوا الخضر فحملوهم بغير نول فلما ركبا في السفينة ولم يفجأ الا والخضر قد قلع لوحا من
الواح السفينة بالقدوم فقال له موسى قوم حملونا بغير نول عمدت الى سفينتهم فخرقتها
لتغرق اهلها لقد جئت شيئا امرا قال الم اقل انك لن تستطيع معي صبرا قال لا تؤاخذني
بما نسيت ولا ترهقني من امري عسرا قال وقال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم وكانت
الاولى من موسى نسيانا قال وجاء عصفور فوقع على حرف السفينة فنقر في البحر نقرة
فقال له الخضر ما علمي وعلمك من علم الله الا مثل ما نقص هذا العصفور من هذا البحر
ثم خرجا من السفينة فبينما هما يمشيان على الساحل اذ ابصر الخضر غلاما يلعب مع الغلمان
فاخذ الخضر براسه بيده فاقتلعه بيده فقتله فقال له موسى اقتلت نفسا زكية بغير

نَفْسٍ لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا نُّكْرًا قَالَ أَلَمْ أَقُل لَّكَ إِنَّكَ لَن تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا قَالَ وَهٰذِهِ أَشَدُّ مِنَ الْأُولَىٰ قَالَ إِن سَأَلْتُكَ عَن شَيْءٍ بَعْدَهَا فَلَا تُصَاحِبْنِي قَدْ بَلَغْتَ مِن لَّدُنِّي عُذْرًا فَانطَلَقَا حَتَّىٰ إِذَا أَتَيَا أَهْلَ قَرْيَةٍ اسْتَطْعَمَا أَهْلَهَا فَأَبَوْا أَن يُضَيِّفُوهُمَا فَوَجَدَا فِيهَا جِدَارًا يُرِيدُ أَن يَنقَضَّ قَالَ مَائِلٌ فَقَالَ الْخِضْرُ بِيَدِهِ فَأَقَامَهُ فَقَالَ مُوسَىٰ قَوْمٌ أَتَيْنَاهُمْ فَلَمْ يُطْعِمُونَا وَلَمْ يُضَيِّفُونَا لَوْ شِئْتَ لَاتَّخَذْتَ عَلَيْهِ أَجْرًا قَالَ هٰذَا فِرَاقُ بَيْنِي وَبَيْنِكَ سَأُنَبِّئُكَ بِتَأْوِيلِ مَا لَمْ تَسْتَطِع عَّلَيْهِ صَبْرًا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَدِدْنَا أَنَّ مُوسَىٰ كَانَ صَبَرَ حَتَّىٰ يَقُصَّ عَلَيْنَا مِنْ خَبَرِهِمَا بخاری اور مسلم میں ابی بن کعب سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ موسی علیہ السلام بنی اسرائیل کی قوم میں کھڑے خطبہ پڑھتے تھے سو کسی نے پوچھا کہ آدمیوں میں کون بڑا عالم ہے موسی علیہ السلام نے کہا کہ میں ہوں سو خدا تعالی نے اون پر غصہ کیا اسواسطے کہ خدا کی طرف علم کو پھیرا یعنی یوں نہ کہا کہ واللہ اعلم پھر خدا نے موسی علیہ السلام کو حکم بھیجا کہ تحقیق ایک بندہ ہے دو دریاؤں کے سنگم پاس تجھ سے زیادہ علم ہے سو موسی علیہ السلام نے کہا اے رب میرا اوسکا کیونکر ملاپ [illegible] خدا نے فرمایا کہ تو اپنے ساتھ ایک مچھلی کو لے پھر اوسکو ایک زنبیل یعنی ٹوکری میں رکھ سو جہاں وہ مچھلی تجھ سے چھوٹ جاوے تو وہ آدمی اوس مکان میں ہوگا سو موسی علیہ السلام نے ایک مچھلی لی پھر اوسکو زنبیل میں رکھا پھر روانہ ہوئے اور ساتھ اپنے خادم یعنی یوشع بن نون کو بھی لے چلے یہاں تک کہ سنگم کے پتھر پاس آئے اور دونوں صاحب وہاں سر رکھ کے سو گئے اور مچھلی آب حیات کی تاثیر سے زنبیل میں پھڑکی اور اوس سے نکل آئی پھر گر پڑی دریا میں اور اوسنے دریا میں اپنی راہ لی سرنگ بنا کر اور خدا نے اوس سے روک دی تھی پانی کا بہاؤ مثل گنبد کے رکھا سو وہ طاق سا ہو گیا پھر جب موسی علیہ السلام جاگے تو اونکے ساتھی یعنی حضرت یوشع مچھلی کا قصہ کہنا اون سے بھول گئے اور حضرت یوشع جب مچھلی نکل گئی تھی جاگتے تھے پھر دونوں چلے چنانکہ رات اور دن باقی رہا تھا جب دوسرا دن ہوا موسی علیہ السلام نے اپنے خادم سے کہا دن چڑھے کا ہمکو کھانا دو البتہ ہمنے اس سفر میں تکلیف پائی حضرت نے فرمایا کہ موسی جب تک اوس مکان سے کہ خدا نے فرمایا تھا نہ بڑھے تھے نہ تھکے تھے کہا اونکے خادم نے تو تو جانتا ہے کہ جب ہم آئے تھے پتھر پاس میں بھول گیا مچھلی کا آپ سے قصہ کہنا اور نہیں بھلایا مجکو مچھلی کی یاد کو مگر شیطان نے اور راہ لی مچھلی نے مجکو تعجب ہے یعنی مچھلی کا زندہ ہو کر چلا جانا سبب کیا ہے حضرت نے فرمایا کہ مچھلی کو تو راہ ہوئی اور موسی اور اونکے خادم کو تعجب تھا موسی علیہ السلام نے کہا یہی تو ہم چاہتے تھے پھر اولٹے قدموں پلٹے حضرت نے فرمایا سو دونوں پھر قدم پر قدم دیتے یہاں تک کہ پتھر پاس پہنچے تو اچانک وہاں دیکھا کہ ایک مرد ہے کپڑا لپیٹے ہوئے سو بیٹھے پھر سلام کیا اوسکو موسی علیہ السلام نے حضرت خضر نے کہا کہ تیرے ملک میں سلام کہاں یعنی اس ملک میں سلام کی رسم نہیں تو نے سلام کیونکر کیا موسی نے کہا میں موسی ہوں خضر نے کہا کہ کیا تو موسی بنی اسرائیل کا ہے موسی نے کہا کہ ہاں میں تیرے پاس آیا ہوں تو مجکو تو سکھلاوے جو خدا نے تجکو علم سکھایا ہے خضر نے کہا میرے ساتھ تو صبر نہ کر سکے گا اے موسی خدا کے بیشمار علموں سے مجکو ایک علم خدا نے سکھایا ہے کہ تو اوس علم کو نہیں جانتا اور تجکو خدا کے علم سے ایک علم ہے خدا نے تجکو سکھایا ہے کہ میں اوسکو نہیں جانتا پھر موسی نے کہا کہ اگر خدا نے چاہا تو مجکو تو ثابت پاویگا میں تیرے حکم کے خلاف نکرونگا پھر خضر نے اون سے کہا کہ پیروی کرتا ہے تو مجسے کوئی بات نہ پوچھیو جب تک میں اوسکا ذکر کروں پھر دونوں روانہ ہوئے کنارے دریا کے چلے جاتے تھے سو اودھر ایک ناؤ گذری تو ناؤ والوں سے تینوں آدمی نے چڑھا لینے کی بات چیت کی سو پہچان گئے تھے کہ تو وہ بے مزدوری کرایہ لیے چڑھا لے گئے پھر جب کشتی و خضر ناؤ پر سوار ہوئے تو کچھ دیر نہ لگی تھی کہ خضر نے بسولے سے ناؤ کا ایک تختہ نکال ڈالا تو موسی نے

[illegible] موسی و خضر علیہما السلام

اون نے کہا ان لوگوں نے ہمکو بے کرایہ چڑھا لیا تونے انکی ناو کو قصد کرکے پھاڑ ڈالا تا کہ لوگوں کو ڈبو دیوے البتہ عجیب بات تجھ سے ہوئی خضر نے
کہا مینے تجسے نکہا تھا کہ تو ہرگز میرے ساتھ رہنا نباہ نہ سکیگا موسیٰ نے کہا مجھکو میری بھول چوک پر نہ پکڑو اور مجھپر مشکل نہ ڈال یعنی مینے بھولے سے
کہا معاف کیجیے تنگ نہ پکڑیے راوی نے کہا کہ حضرت نے فرمایا کہ پہلی بار کا پوچھنا موسیٰ کا بھولے سے ہوا حضرت نے فرمایا کہ ایک چڑا آیا سو ناو کے
کنارے پر بیٹھا پھر اوسنے چونچ ڈبائی دریا میں ایکبار سو خضر نے موسیٰ سے کہا نہیں ہے میرا علم اور تیرا علم خدا کے علم سے مگر اتنا جتنا اس
چڑے نے دریا کا پانی گھٹایا یعنی خدا کا علم مثل سمندر ہے اور ہمارا تمہارا علم قطرے کے برابر جتنا چڑے نے اپنی چونچ میں اوٹھایا پھر دونوں
ناو سے نکلے سو جس حال میں کہ وے دریا کے کنارے پہ چلے جاتے تھے کہ یکایک خضر نے ایک لڑکے کو دیکھا کہ کھیل رہا ہے لڑکوں کے ساتھ سو خضر نے اوسکے
سر کو اپنے ہاتھ سے پکڑ لیا پھر اوسکا سر اپنے ہاتھ سے اوکھاڑ ڈالا اور اوسکو مار ڈالا تو موسیٰ نے کہا کیا تونے مار ڈالا معصوم جان کو بدون بدلے جان کے یعنی
اسنے کسیکا خون کیا تھا جسکے بدلے تو نے اوسکو مارا البتہ ایک کام برا تجسے ہوا خضر نے کہا بھلا مینے تجسے نہ کہدیا تھا کہ تو میرے ساتھ ٹھہر نسکیگا قتیبہ نے
فرمایا کہ دوسرا سوال پہلے سے بہت کڑا ہے موسیٰ نے کہا کہ اگر اب میں تجسے کوئی بات پوچھوں اسکے بعد تو مجھکو اپنے ساتھ نرکھیو تو میرا عذر تو
مانا پھر دونوں چلے یہاں تک کہ ایک بستی والوں پاس پہنچے اون لوگوں سے کھانا مانگا اون لوگوں نے اونکی مہمانی نکی سو دونوں نے ایک دیوار پائی
کہ گرا چاہتی تھی راوی نے کہا کہ وہ جھکی ہوئی تھی سو خضر نے اپنے ہاتھ سے اوسکی طرف اشارہ کیا سو اوسکو سیدھا کھڑا کر دیا تو موسیٰ نے کہا کہ
یہ قوم ہے کہ ہم اونکے پاس آئے سو ہمکو نہ کھانا کھلایا نہ ہماری ضیافت کی اگر تو چاہتا تو دیوار سیدھی کرنے کی مزدوری لیتا خضر نے کہا
یہی فرق ہے میرے تیرے درمیان جدائی ہے سو اب میں تجھکو بتلا دونگا بھید ان تینوں باتوں کا جسپر تو صبر نکر سکا پھر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا
کہ ہمارا جی چاہا کہ اگر موسیٰ علیہ السلام صبر کرتے اور ہر بات کی وجہ پوچھتے تو بہت قصے اونکا ہمکو معلوم ہوتا اور خدا کے کاموں کی
حکمتیں بہت لوگوں کو معلوم ہوتیں **ف** یہ قصہ قرآن شریف میں یوں ہے کہ حضرت خضر نے حضرت موسیٰ سے کہا کہ ناو کا حال تو یہ ہے کہ
وہ ناو محتاج لوگوں کی تھی کہ دریا میں محنت کرکے اوسکے کرایہ سے اوقات بسر کرتے تھے سو مینے چاہا کہ اوسمیں عیب لگا دوں اور اونکے آگے
کہ وہاں ایک ظالم بادشاہ تھا کہ درست ناو کو زبردستی چھین لیتا تھا تو اوسکو ناقص جانکر نہ لیوے اور لڑکے مارنے کا سبب یہ ہے کہ وہ لڑکا
پیدایشی کافر تھا اور اوسکے ماں باپ ایمان دار تھے سو ہم ڈرے کہ کہیں ان دونوں کو اپنے کفر اور بد ذاتی سے بلا میں نڈالے سو ہمنے چاہا کہ خدا
اوسکے بدلے اوس سے اچھا نیک بیٹا اونکو دیوے اور دیوار کا قصہ یہ ہے کہ وہ دیوار دو یتیم لڑکوں کی تھی اور اوسکے نیچے بہت مال تھا
اور اونکا باپ نیک آدمی تھا سو خدا نے چاہا کہ وہ اپنی جوانی کو پہنچیں اور مال کو نکال کے خرچ کریں اگر یہ دیوار گر پڑتی تو لوگ
اوس مال کو لیجاتے اور یہ کام مینے اپنی طرف سے نہیں کیا یعنی حکم سے کیا اسمیں کچھ دخل نتھا **ف** خواجہ خضر کا نام ایلیا بن ملکان ہے
اور خضر اونکا لقب ہے کہ خشک زمین اونکے قدم کی برکت سے سبز ہوجاتی تھی فریدون بادشاہ کے وقت میں تھے اور سکندر کے ساتھ بھی رہے ہیں
بعضے کہتے ہیں بنی اسرائیل کی قوم میں تھے بعضے کہتے ہیں کہ شاہزادے تھے دنیا چھوڑ کر فقیری اختیار کی اونکی پیغمبری میں اختلاف ہے لیکن
کامل ہونے میں کچھ شبہ نہیں اور حضرت یوشع بن نون بن افرائیم بن یوسف بن یعقوب علیہم السلام حضرت موسیٰ کے عمدہ شاگرد تھے ہمیشہ
اونکے ساتھ رہے اونکے مرنے کے بعد خلیفہ ہوئے اور پیغمبر بھی تھے **ف** حضرت موسیٰ اور حضرت خضر کے قصے میں بہت فائدے ہیں اول یہ کہ
علم کے واسطے سفر کرنا مستحب ہے دوسرے یہ کہ طلب علم میں صبر کرنا اور سختیاں سہنا اور مکروہات اوٹھانا شرط ہے بدون اسکے علم نہیں آتا
جلد بازی سے آدمی علم سے محروم رہتا ہے تیسرے یہ کہ عالم کو کتنا ہی بڑا عالم کیوں نہو گھمنڈ نچاہیے کہ جہان میں ایک سے ایک زیادہ موجود ہے چوتھے یہ کہ

اوستاد شاگرد کی تین خطائین تک معاف کرے بعد اوسکے اختیار رکھتا ہی چاہے اوسکو ساتھ رکھے چاہے جدا کرے یا تجوین یہی عمدہ بات یہ ہی کہ یقین کرے کہ خدا کا کوئی کام حکمت سے خالی نہین اگرچہ اوسکی حکمت ہماری بوجھ مین نہ آوے جیسے ناو کو توڑنا اور لڑکے کا مار ڈالنا اور گرتی دیوار کو اوٹھا دینا سراسر حکمت تھا تو مسلمان کو لازم ہی کہ خدا کے کام پر راضی رہے خواہ اسکے موافق مرضی کے ہو خواہ نہو اوسواسطے کہ اوسکا کوئی کام بے حکمت نہین

۴۰۲ ق اِبْنُ عُمَرَ اِنَّ نَاسًا مِنْكُمْ قَدْ اُرُوا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي السَّبْعِ الْاُوَلِ وَاُرِيَ نَاسٌ مِنْكُمْ اَنَّهَا فِي السَّبْعِ الْغَوَابِرِ فَالْتَمِسُوهَا فِي الْعَشْرِ الْغَوَابِرِ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم مین سے بعضے آدمیون کو گمان ہی کہ شب قدر پچھلے دہے کی پہلی سات راتون مین ہی اور بعضون کو گمان ہی کہ پچھلی سات راتون مین ہی سو تم اوسکو پچھلی دس راتون مین تلاش کرو ف یعنی وہ کامل یقین جبکہ شبہہ ہے اگر دس رات تلاش کروگے تو سات راتین بھی اوسمین موجود ہین خواہ پہلی خواہ پچھلی

۴۰۳ ق عَدِيُّ بْنُ حَاتِمٍ اِنَّ وِسَادَكَ لَعَرِيضٌ اِنَّمَا هُوَ سَوَادُ اللَّيْلِ وَبَيَاضُ النَّهَارِ قَالَ لَهُ بخاری اور مسلم مین عدی بن حاتم سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تیرا تکیہ بہت چوڑا ہی یعنی تو احمق ہی خیط کا مطلب سیاہ و سفید کو ڈورے رات کی سیاہی اور دن کی سفیدی ہی یہ حضرت نے عدی سے فرمایا ف بخاری مین عدی بن حاتم سے روایت ہی کہ جب قرآن کی آیت روزہ رمضان مین کھاؤ پیو یہانتک کہ سفید ڈورا سیاہ ڈورے سے نمودار ہو تو مینے اونٹ باندھنے کی رسی ایک سیاہ دوسری سفید اپنے تکیے کے نیچے رکھی پھر آخر رات مین مینے اوسکو دیکھا مجکو کچھ صاف نظر نہ آیا صبح کو مینے حضرت سے عرض کیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی تو ناداں ہی کہ خدا کا یہ مطلب نہین جو تو سمجھا کہ سفید سیاہ ڈورے سے مراد رات کی سیاہی اور دن کی سفیدی ہی یعنی جب تک رات کی سیاہی سے صبح کی سفیدی نمودار نہو اوس وقت تک کھانا درست ہی

۴۰۴ ق اِبْنُ مَسْعُوْدٍ اِنَّ هَاتَيْنِ الصَّلٰوتَيْنِ حُوِّلَتَا عَنْ وَقْتِهِمَا فِي هٰذَا الْمَكَانِ يَعْنِي صَلٰوةَ الْمَغْرِبِ وَصَلٰوةَ الْفَجْرِ بِمُزْدَلِفَةَ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ یہ دو نمازین یعنی مغرب و فجر کی ٹالی گئین اپنے وقت سے اس مکان مین یعنی مزدلفہ مین ف مزدلفہ نام ہی ایک مکان کا مکے سے پچھم کو حضرت نے حج کے موسم مین وہان مغرب کی نماز عشا کے ساتھ پڑھی اور فجر کی نماز نہایت اندھیرے مین اول وقت فجر ہوتے ہی پڑھی بعد اسکے یہ حدیث فرمائی سو مغرب کا وقت تو بالکل جاتا رہا تھا اور صبح کا وقت ہر روز کے معمول سے خلاف ہوا ہر چند صبح کی نماز اپنے وقت پر ہوئی لیکن معمول کے خلاف تھی کہ ہر روز اتنی جلدی نہ ہوتی تھی تو اسواسطے فرمایا کہ مغرب و فجر کی نماز اپنے وقت سے ٹل گئی سنت یہی ہی کہ حج مین ایسے وقت پڑھتے تھے اور کام حج کے ایسے

۴۰۵ ق اَبُوْ مَسْعُوْدٍ عُقْبَةُ بْنُ عَمْرٍو الْاَنْصَارِيُّ اِنَّ هٰذَا اتَّبَعَنَا فَاِنْ شِئْتَ اَنْ تَاْذَنَ لَهُ وَاِنْ شِئْتَ رَجَعَ قَالَ بَلْ اَذِنْتُ لَهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَهُ لِاَبِي شُعَيْبٍ الْاَنْصَارِيِّ لَمَّا دَعَاهُ خَامِسَ خَمْسَةٍ فَاتَّبَعَهُ رَجُلٌ بخاری اور مسلم مین ابو مسعود انصاری سے روایت ہی کہ ابو شعیب انصاری نے جب پانچ آدمیون کی دعوت کی جب صحابی پانچوین حضرت تھے تو ایک آدمی حضرت کے ساتھ اور بھی چلا گیا تب حضرت نے ابو شعیب انصاری سے فرمایا کہ یہ شخص ہمارے ساتھ لگا چلا آیا ہی تو اگر چاہے تو اوسکو بھی کھانا کھانے کی اجازت دے اور اگر تو چاہے تو یہ پلٹ جاوے ابو شعیب نے کہا بلکہ مین اسکو بھی اجازت کھانے کی دیتا ہون ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جتنے آدمیون کی دعوت ہو اوتنے ہی جاوین زیادہ اوس سے نجاوین اگر کوئی ساتھ چلا جاوے تو دعوت کرنے والے سے اوسکی اطلاع کرے چاہے وہ آنے دے چاہے نہ آنے دے

۴۰۶ ق جَابِرٌ اِنَّ هٰذَا اخْتَرَطَ عَلَيَّ سَيْفِي وَاَنَا نَائِمٌ فَاسْتَيْقَظْتُ وَهُوَ فِي يَدِهِ صَلْتًا فَقَالَ مَنْ يَمْنَعُكَ مِنِّي فَقُلْتُ اللّٰهُ ثَلٰثًا بخاری اور مسلم

بیان قول اِنَّ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

جابر رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اس آدمی نے مجھ پر میری تلوار کھینچی سو مین جاگ پڑا اور اوسکے ہاتھ مین ننگی تلوار تھی تو وہ کہنے لگا
کہ تجھکو اب کون بچاویگا میرے ہاتھ سے مینے تین بار کہا اللہ بچاویگا **ف** عرب مین نجد ایک ملک ہے حضرت وہان جہاد کو گئے تھے جب اودھر
سے پھر تو ایک جنگل مین جسکے علیحدہ علیحدہ درخت تھے اوترے حضرت ایک درخت کے نیچے تلوار اوسمین لٹکا کر سو گئے حضرت کے اصحاب درختون کے
نیچے جا کر سو رہے اتنے مین ایک کافر آیا حضرت کی تلوار کھینچ کر حضرت سے کہنے لگا کہ اب تجھکو کون بچاویگا حضرت نے فرمایا کہ خدا مجھکو بچاویگا سو
خوف کے مارے اوسکے ہاتھ سے تلوار گر پڑی حضرت نے اوٹھا لی اور اوس سے کہا کہ بھلا تجھکو اب کون بچاویگا اوسنے عاجزی اور منت کی حضرت نے
معاف کر دیا پھر صحابہ کو بلا کر یہ حدیث فرمائی **خ** مُعٰوِیَةُ بْنُ اَبِي سُفْیَانَ اِنَّ هٰذَا الْاَمْرَ فِي قُرَیْشٍ لَا یُعَادِیْهِمْ اَحَدٌ اِلَّا
کَبَّهُ اللّٰهُ عَلٰی وَجْهِهٖ مَا اَقَامُوا الدِّیْنَ بخاری مین معویہ بن ابی سفیان رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ یہ چیز یعنی خلافت
اور سرداری قریش کی قوم مین رہیگی جب تک یہ لوگ دین کو قائم رکھینگے جو انسے دشمنی کریگا خدا اوسکو منہ کے بل ڈھکیل دیگا **ف**
یعنی سرداری قریش کا حق ہے دوسری قوم کو دین کی سرداری درست نہین سچ حضرت کا فرمانا سچ ہوا کہ جب تک قریش دین پر مضبوط رہے کوئی
اون پر غالب نہوا ہجری چھ سو برس تک سلطنت خلفاے عباسیہ کی قائم رہی جب وے دین مین سست ہوئے تو ہلاکو خان کے ہاتھ سے برباد ہوئے

ق عُمَرُ اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ اُنْزِلَ عَلٰی سَبْعَةِ اَحْرُفٍ فَاقْرَءُوْا مَا تَیَسَّرَ مِنْهُ بخاری اور مسلم مین عمر فاروق رضی سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قرآن اوتارا گیا عرب کی سات بولیون مین سو اونمین سے پڑھو جو تمکو سہج معلوم ہو **ف** عمر فاروق رضی سے
روایت ہے کہ مینے ہشام بن حکیم کو سورہ فرقان دوسری طرح پڑھتے سنا اور مجھکو اور طرح سے یاد تھا سو مین اوسکو حضرت کے پاس
لایا کہ مجھکو آپ نے جس طرح سورہ فرقان کی سکھلائی ہے اوسکے خلاف ہشام پڑھتا ہے حضرت نے کہا اے ہشام پڑھ اوسنے پڑھا جس طرح
اوسکو معلوم تھا حضرت نے فرمایا اسی طرح قرآن اوترا ہے پھر مجھسے فرمایا کہ تو پڑھ مجھکو جس طرح معلوم تھا مینے پڑھا حضرت نے فرمایا کہ اسی طرح قرآن
اوترا ہے بعد اوسکے یہ حدیث فرمائی عرب کی سات بولیان عمدہ جن مین قرآن اوترا ہے وہ یہ ہین پہلی قریش کی بولی دوسری ہذیل کی بولی
تیسری ہوازن کی بولی چوتھی یمن کی بولی پانچوین طی کی بولی چھٹی ثقیف کی بولی ساتوین بنی تمیم کی بولی اس حدیث کے مطلب مین اختلاف ہے
بعضے کہتے ہین کہ سات قرأتین مراد ہین بعضے کچھ اور کہتے ہین لیکن ٹھیک بات یہی ہے کہ سات بولیان مراد ہین **ق** عَائِشَةُ اِنَّ
هٰذَا شَیْءٌ کَتَبَهُ اللّٰهُ عَلٰی بَنَاتِ اٰدَمَ فَاقْضِي مَا یَقْضِي الْحَاجُّ غَیْرَ اَنْ لَا تَطُوْفِيْ بِالْبَیْتِ حَتّٰی تَغْتَسِلِيْ قَالَهُ
لَهَا حِیْنَ حَاضَتْ بِسَرِفَ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ حیض ایک
چیز ہے کہ خدا نے آدم کی بیٹیون پر ٹھہرا دیا ہے یعنی اسمین کچھ اختیار نہین پیدایشی بات ہے سو تو ادا کر جو حاجی ادا کرتے ہین مگر اتنا ہے کہ
بغیر غسل کے خانہ کعبہ کا طواف نکیجیو یعنی اوسکے گرد نہ گھومیو یہ بات حضرت نے حضرت عایشہ رضی سے فرمائی جب کہ حیض آیا سرف منزل
مین حجۃ الوداع کے سال **ف** حضرت عایشہ رضی سے روایت ہے کہ ہم حضرت کے ساتھ حج کو چلے جب سرف کی منزل مین پہنچے تو مجھکو حیض
ہوا تو مین رونے لگی کہ میری محنت برباد ہوئی کہ اس حالت مین حج کیونکر ہوگا حضرت نے مجھسے پوچھا کہ کیون روتی ہو مینے حال بیان کیا تب
حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی حیض کی حالت مین حج کے سب کام درست ہین سوا طواف کے سو اوسکو بعد غسل کے کر لینا **ق** اَبُوْ مُوْسٰی
اِنَّ هٰذَا قَدْ رَدَّ الْبُشْرٰی فَاقْبَلَا اَنْتُمَا قَالَهُ لِاَبِيْ مُوْسٰی وَبِلَالٍ حِیْنَ قَالَ الْاَعْرَابِيُّ اَکْثَرْتَ
عَلَیَّ مِنْ اَبْشِرْ بخاری اور مسلم مین ابو موسی رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ اس شخص نے بشارت کو نلیا تم دونو اسکو قبول

۴۰۷

۴۰۸

۴۰۹

۴۱۰

یہ بات حضرت نے ابوموسیٰ و بلال رض سے فرمائی جب ایک گنوار نے حضرت سے کہا کہ یہی مجھ سے بہت کہتے ہو کہ بشارت لے ف ابوموسیٰ سے
روایت ہے کہ ایک گنوار نے حضرت سے کہا کہ جو دینے کا وعدہ کیا تھا سو پورا کرو حضرت نے فرمایا کہ تو بہشت کی بشارت لے اوسنے کہا کہ بشارت
بہت دیا کرتے ہو کچھ مال دو تب حضرت نے یہ حدیث ابوموسیٰ و بلال رض سے فرمائی دونوں نے کہا کہ یا حضرت ہمنے بشارت قبول کی پھر حضرت نے ایک
پانی کا پیالہ منگوایا اور ہاتھ منہ اسمین دھویا کلی اوسمین کی پھر ان دونوں سے فرمایا پی جاؤ سو وہ پی گئے حضرت ام سلمہ رض نے پیچھے پردہ کے اندر سے
کہا کہ اسمین سے کچھ تبرک اپنی ماں کیواسطے بھی رکھو جو باقی رہا تھا سو اونکو دیا

۴۱۱ و زيد بن ثابت إنّ هذه الأمة تبتلى في قبورها فلولا أن لا تدافنوا لدعوت الله أن يسمعكم من عذاب القبر الذي أسمع منه قاله لما مر بقبور المشركين م سلم مین زید بن ثابت سے روایت ہے کہ حضرت جب مشرکون کی قبرون پر گذرے تو فرمایا کہ یہ گروہ اپنی قبرون کے اندر بلائین
گرفتار مین اگر مجکو یہ خوف نہ ہوتا کہ تم عذاب قبر دیکھکر مردون کا دفن کرنا چھوڑ دو تو مین خدا سے دعا کرتا کہ تمکو عذاب قبر کا سنوا دیتا
جیسا کہ مین سنتا ہون ف حضرت مدینے کے ایک باغ مین خچر پر سوار چلے جاتے تھے قبرون پر عذاب قبر دیکھکر خچر بھڑکا حضرت نے
فرمایا یہ کسکی قبرین ہین ایک آدمی نے کہا کہ یہ کافرون کی قبرین ہین حضرت نے یہ حدیث فرمائی

۴۱۲ و أبو بصرة الغفاري إنّ هذه الصلوة عرضت على من كان قبلكم فضيعوها فمن حافظ عليها كان له أجره مرتين ولا صلوة بعدها حتى يطلع الشاهد يعني صلوة العصر سلم مین ابوبصرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تم پر عصر کی نماز
اوپر بھی فرض ہوچکی ہے جو لوگ تم سے آگے ہوچکے ہین اونھون نے ضائع کیا یعنی دنیا کے کاروبار مین سے اوسکو نہ پڑھا سو جو اسکی محافظت
کریگا اور اوسکو ترک نہ کریگا اوسکو اور نمازون سے اسکا دوہرا ثواب ملیگا اور اسی عصر کی نماز کے بعد کوئی نماز نہین جب تک تارا نہ نکلے

۴۱۳ و معاوية بن الحكم السلمي إنّ هذه الصلوة لا يصلح فيها شيء من كلام الناس إنما هي التسبيح والتكبير وقراءة القرآن سلم مین معاویہ بن حکم رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نماز مین مناسب نہین کچھ آدمیون
کی سی بات کیا کرنا تو نماز تسبیح اور تکبیر اور قرآن پڑھنے ہی کا نام ہے ف مصابیح مین معاویہ بن حکم رض سے روایت ہے کہ ہم حضرت
کے ساتھ نماز پڑھتے تھے اتنے مین ایک آدمی چھینکا مینے کہا یرحمک اللہ لوگون نے مجھے گھور کے دیکھا مینے کہا کہ تمکو کیا ہوا جو مجکو
دیکھتے ہو تو لوگون نے اپنی رانون کو ہاتھ مارا تب مینے سمجھا کہ مجکو چپ کراتے ہین تو مین چپ رہا پھر جب نماز پڑھ چکے تو حضرت قربان ہونے ایسا
نہ کبھی معلم اسسے پہلے نہ بعد مین اچھا دیکھا تھا قسم خدا کی نہ مجکو مارا نہ گالی دی نہ جھڑکا کہا کہ یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ چھینکنے والے کا جواب دینا بات کرنا
نماز مین درست نہین

۴۱۴ و أبو هريرة إنّ هذه القبور مملوءة ظلمة على أهلها وإن الله ينورها لهم بصلاتي عليهم سلم مین ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر یہ قبرین اندھیرے سے بھری ہین مردون کے حق مین اور البتہ خدا اونکو
روشن کردیتا ہے میری دعا سے ف ایک آدمی رات کو مرگیا صحابہ نے اوسکی حضرت کو خبر نکی صبح کو جب آپ نے اوسکی قبر کو دیکھا تو
پوچھا یہ کسکی قبر ہے لوگون نے حال کہا کہ فلانے آدمی کی ہے حضرت نے فرمایا تمکو کیون نہ خبر کی بعد اسکے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے
معلوم ہوا کہ قبر کی نماز کے واسطے بلانا لوگون کو مستحب ہے

۴۱۵ و أنس إنّ هذه المساجد لا تصلح لشيء من هذا البول والقذر إنما هي لذكر الله والصلوة وقراءة القرآن بخاری اور سلم مین انس رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ
یہ مسجدین اس لائق نہین کہ اسمین کچھ پیشاب و پاخانہ کیا جاوے یہ مسجدین تو صرف یاد خدا اور نماز اور قرآن پڑھنے کے واسطے ہین

ف ایک گنوار مسجد مین آیا اور نماز کے بعد مسجد کے کونے مین پیشاب کرنے لگا اصحاب نے اوسکو للکارا حضرت نے منع کیا یعنی
نادانی اوسنے کیا پھر فرمایا کہ تم آسانی کرنے کے واسطے پیدا ہوئے ہو سختی کے واسطے نہین پھر پانی اوسکے مکان کو ڈھلوا دیا پھر لوگون
کو بلا کر یہ حدیث فرمائی سبحان اللہ حضرت کی ذات کیا رحمت تھی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مسجد کو پاک صاف رکھنا چاہیے اور مسجد مین سوا
۴۱۶ عبادت کے اور کچھ مناسب نہین اور معلوم ہوا کہ جو مسئلہ نجانتا ہو اوس پر غصہ نکرے **ق** ابو موسى إنَّ هٰذِهِ النَّارَ إنَّمَا هِيَ عَدُوٌّ لَكُمْ
فَإذَا نِمْتُمْ فَأطْفِئُوهَا عَنْكُمْ بخاری اور مسلم مین ابو موسی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تحقیق آگ تمہاری دشمن ہے یعنی جلا دیتی ہے
تو تم جب سونے کا ارادہ کیا کرو تو اپنے پاس سے اوسکو بجھا دیا کرو **ف** ایک رات مدینے مین ایک گھر مع گھر والون جل گیا تب حضرت نے یہ حدیث
فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سوتے وقت آگ ہو یا چراغ بجھا دینا سنت ہے لیکن اگر چراغ قندیل مین ہو اور آگ نکلنے کا اوس سے خوف نہو تو
۴۱۷ بجھانا کچھ ضرور نہین **و** عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو إنَّ هٰذِهِ مِنْ لِبَاسِ الْكُفَّارِ فَلَا تَلْبَسْهَا **قَالَهُ** لَهُ حِيْنَ رَاٰى عَلَيْهِ
ثَوْبَيْنِ مُعَصْفَرَيْنِ وَفِي رِوَايَةٍ أنَّهُ قَالَ اُمُّكَ أمَرَتْكَ بِهٰذَا قُلْتُ أغْسِلُهُمَا قَالَ بَلْ أحْرِقْهُمَا مسلم مین
عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ یہ لباس کافرون کا ہے سو تو اوسکو نہ پہن حضرت نے عبد اللہ بن عمرو کو فرمایا جب اونپر دو
کپڑے کسم کے رنگ کے دیکھے اور ایک روایت مین یون ہے کہ حضرت نے عبد اللہ سے کہا کہ کیا تیری مان نے تجھکو کسم کا رنگا کپڑا پہننا بتلایا ہے
عبد اللہ کہتے ہین کہ مینے کہا کہ مین انکو دھو ڈالون حضرت نے فرمایا بلکہ انکو جلا دے **ف** جلانے کا حکم مصلحت کی راہ سے تھا
تا اوسکی برائی خوب دل مین ثابت ہو جاوے جلا دینا کچھ ضرور نہین چنانچہ دوسری روایت مین آیا ہے کہ تونے اوسکو کیون جلا دیا
اپنی عورتون کو دیتا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کسم کا رنگا کپڑا مرد کو حرام ہے عورت کو درست **فصل** اس فصل مین
۴۱۸ وہ حدیثین ہین جنکے سرے پر انی کی لفظ ہے **و** أبُو هُرَيْرَةَ إنِّي اٰخِرُ الْأنْبِيَاءِ وَإنَّ مَسْجِدِي اٰخِرُ
الْمَسَاجِدِ مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مین سب پیغمبرون سے پچھلا پیغمبر ہون اور مقرر میری مسجد سب
پیغمبرون کی مسجدون سے پچھلی مسجد ہے **ف** یعنی مین سب پیغمبرون کے بعد آیا ہون میرے بعد کسی اور پیغمبر کا دین نجاری ہوگا تو میرا
۴۱۹ دین اور میری مسجد کی تعظیم قیامت تک باقی رہیگی **و** جُنْدُبُ بْنُ عَبْدِ اللهِ إنِّي أبْرَأُ إلَى اللهِ أنْ يَكُونَ لِي مِنْكُمْ
خَلِيْلٌ فَإنَّ اللهَ قَدِ اتَّخَذَنِي خَلِيْلًا كَمَا اتَّخَذَ إبْرَاهِيْمَ خَلِيْلًا مسلم مین جندب بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ
حضرت نے فرمایا کہ مین انکار کرتا ہون خدا کے روبرو کہ تم لوگون مین سے کوئی میرا جانی پیارا نہین اس واسطے کہ خدا نے مجھکو اپنا دوست
بنالیا ہے جیسا ابراہیم علیہ السلام کو دوست بنایا تھا **ف** خلیل اوس دوست کو کہتے ہین جسکی محبت بالکل اوسکے اندر جم گئی ہو سو اس طرح کی
محبت پیغمبر کے دل مین سواے خدا کے کسی کی نتھی لیکن امت پر شفقت اور رحمت سو بے حد و حساب تھی بعضی روایت مین آیا ہے کہ جب حضرت
کی وفات سے پانچ دن باقی رہے تو کسی نے کہا کہ یا رسول اللہ مین آپکو بہت چاہتا ہون آپ بھی مجھکو کچھ چاہتے ہین تب حضرت نے یہ حدیث
۴۲۰ فرمائی **و** سَعْدُ بْنُ أبِي وَقَّاصٍ إنِّي اُحَرِّمُ مَا بَيْنَ لَابَتَيِ الْمَدِيْنَةِ أنْ يُقْطَعَ عِضَاهُهَا أوْ يُقْتَلَ صَيْدُهَا
مسلم مین سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مین مدینے کے دونون طرف پتھریلی زمین کے اندر کانٹے والے درخت کا کاٹنا اور
اوس مین شکار کا مارنا حرام کیے دیتا ہون یعنی جیسے مکے مین درخت کا کاٹنا اور شکار کرنا درست نہین ویسے ہی مدینے مین بھی درست نہین بعضے
عالمون کا یہی مذہب ہے امام اعظم کے نزدیک مراد اس حدیث سے مدینے کی تعظیم ہے وہان کا درخت کاٹنا اور شکار کرنا مکے کی طرح حرام انہین

۴۲۱ ان کے مذہب کی اور دلیلیں ہیں **ق** اَنَسٌ اِنِّیْ اَرْحَمُهَا قُتِلَ اَخُوْهَا مَعِیْ یَعْنِیْ اُمَّ سُلَیْمٍ اُمَّ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ بخاری ومسلم میں انس رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میں ام سلیم پر رحم کرتا ہوں اسکا بھائی میرے ساتھ مارا گیا یعنی ام سلیم انس بن مالک کی ماں کا نام تھا **ف** حضرت مدینے میں سوا ام سلیم کے کسی اور عورت کے گھر نہ جاتے تھے کسی نے اسکا سبب پوچھا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی ام سلیم کے بھائی کا نام حرام بن ملحان تھا

۴۲۲ **ق** ابو سعید اِنِّیْ اعْتَکَفْتُ الْعَشْرَ الْاُوْلٰی اَلْتَمِسُ هٰذِهِ اللَّیْلَةَ ثُمَّ اعْتَکَفْتُ الْعَشْرَ الْاَوْسَطَ ثُمَّ اُتِیْتُ فَقِیْلَ لِیْ اِنَّهَا فِی الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ فَمَنْ اَحَبَّ مِنْکُمْ اَنْ یَّعْتَکِفَ فَلْیَعْتَکِفْ بخاری اور مسلم میں ابو سعید رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ میں رمضان کی پہلی دس راتوں میں اعتکاف بیٹھا تلاش کرتا اس رات کو یعنی شب قدر کو پھر میں درمیان کی دس راتیں اعتکاف بیٹھا پھر حکم ہوا مجکو کہ شب پچھلی دس راتوں میں ہے سو تم لوگوں میں جو اعتکاف بیٹھا چاہے وہ اعتکاف بیٹھے **ف** شب قدر کا بیان پہلے باب میں ہو چکا

۴۲۳ **ق** عائشہ اِنِّیْ ذَاکِرٌ لَّکِ اَمْرًا فَلَا عَلَیْکِ اَنْ لَّا تَسْتَعْجِلِیْ حَتّٰی تَسْتَاْمِرِیْ اَبَوَیْکِ کَلَّمَهَا بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میں تجھسے ایک بات کہتا ہوں سو تجھکو اوسکے جواب میں جلدی کرنا نہیں ہے جب تک اپنے ماں باپ کی صلاح نہ لے یہ حدیث حضرت عائشہ رض سے فرمائی **ف** حضرت کی بیبیوں نے کھانا کپڑا معمول سے ایکبار زیادہ مانگا حضرت کو رنج ہوا تب اس مضمون کی آیت اتری کہ بیبیاں یا دنیا اختیار کریں یا دین کو تب حضرت نے پہلے یہ بات حضرت عائشہ رض سے کہی حضرت عائشہ رض نے کہا کہ یا رسول اللہ میں ماں باپ کی صلاح کی کیا حاجت ہے میں نے دنیا کو چھوڑا اللہ رسول کو اختیار کیا حضرت اس بات سے نہایت خوش ہوئے پھر سب بیبیوں نے بھی ایسا ہی کہا

۴۲۴ **ق** عائشہ اِنِّیْ عَلَی الْحَوْضِ اَنْظُرُ مَنْ یَّرِدُ عَلَیَّ مِنْکُمْ وَاللّٰهِ لَیُقْتَطَعَنَّ دُوْنِیْ رِجَالٌ فَلَاَقُوْلَنَّ اَیْ رَبِّ مِنِّیْ وَمِنْ اُمَّتِیْ فَیَقُوْلُ اِنَّکَ لَا تَدْرِیْ مَا اَحْدَثُوْا بَعْدَکَ مَا زَالُوْا یَرْجِعُوْنَ عَلٰی اَعْقَابِهِمْ مسلم میں حضرت عائشہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میں اپنے حوض کوثر پر بیٹھونگا یا دیکھتا ہونگا جو تم لوگوں میں سے میرے پاس آوینگے قسم خدا کی کچھ لوگ میرے پاس آنے سے روکے جاوینگے سو میں کہونگا اے رب یہ لوگ میرے ہیں میری امت سے ہیں خدا فرماویگا تو نہیں جانتا ہے کہ انھوں نے تیرے بعد کیا نئی باتیں نکالیں ہمیشہ الٹے پھرے ایڑیوں کے بل یعنی دین سے پھر گئے **ف** اس حدیث سے لوگ مراد ہیں جو چند گروہ عرب کے حضرت کی وفات کے بعد مرتد ہو گئے تھے جناب ابوبکر صدیق رض نے قتل کیا اور لوگ بدعتی جو دین میں نئی باتیں نکالیں وے بھی اسی حکم میں ہیں

۴۲۵ **ق** عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ اِنِّیْ فَرَطٌ لَّکُمْ وَاَنَا شَهِیْدٌ عَلَیْکُمْ وَاِنِّیْ وَاللّٰهِ لَاَنْظُرُ اِلٰی حَوْضِیَ الْاٰنَ وَاِنِّیْ اُعْطِیْتُ مَفَاتِیْحَ خَزَائِنِ الْاَرْضِ اَوْ مَفَاتِیْحَ الْاَرْضِ وَاِنِّیْ وَاللّٰهِ مَا اَخَافُ عَلَیْکُمْ اَنْ تُشْرِکُوْا بَعْدِیْ وَلٰکِنْ اَخَافُ عَلَیْکُمْ اَنْ تَنَافَسُوْا فِیْهَا بخاری اور مسلم میں عقبہ بن عامر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ میں تمہارے آگے جانے والا ہوں یعنی جیسے مسافروں کا پیشرو سامان درست کرنے جاتا ہے ویسے میں سفر آخرت کا پیشرو ہوں تمہاری مغفرت کا سامان درست کرنے جاتا ہوں اور تمہارا گواہ ہوں قیامت میں اور قسم ہے اللہ کی البتہ اپنے حوض کوثر کو اب بھی دیکھتا ہوں اور مجکو زمین کے خزانوں کی کنجیاں دی گئیں ہیں اور ایک روایت یوں ہے کہ زمین کی کنجیاں یعنی اس بات کا سبب کہ ملکوں میں عمل مجکو ہو اور میں اللہ کی قسم نہیں ڈرتا کہ تم شرک کرنے لگو میرے بعد لیکن اس سے ڈرتا ہوں کہ دنیا کی لالچ پر ایک دوسرے پر رشک کرنے لگو **ف** وفات کے قریب یہ حدیث فرمائی

۴۲۶ **ق** ابن عمر اِنِّیْ قَدْ خُیِّرْتُ فَاخْتَرْتُ وَلَوْ اَعْلَمُ اَنِّیْ اِنْ زِدْتُّ عَلَی السَّبْعِیْنَ یُغْفَرُ لَهٗ لَزِدْتُّ عَلَیْهَا بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مجکو منافقوں کی مغفرت مانگنے کا اختیار دیا گیا تھا سو میں نے اختیار کیا مغفرت مانگنا اور اگر یہ بات معلوم ہوتا کہ اگر میں ستر بار سے زیادہ مغفرت مانگوں تو اوسکی مغفرت ہو تو میں

ستر بار سے زیادہ مانگتا ف عبد اللہ بن ابی مدینے مین ایک منافق تھا حضرت کو بہت رنج دیتا تھا جب مر گیا اوسکے بیٹے نے
حضرت کا کرتہ اوسکے کفن کے واسطے مانگا حضرت نے دیا پھر اوسنے جنازے کی نماز کے واسطے کہا حضرت نماز کے واسطے اوٹھے عمر فاروقؓ
نے حضرت کا دامن پکڑا کہ آپ نماز کا ارادہ کرتے ہین حالانکہ خدا تو قرآن مین فرماتا ہے اِسْتَغْفِرْ لَهُمْ اَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ اِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ
سَبْعِيْنَ مَرَّةً فَلَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ یعنی منافقون کی تو بخشش مانگ یا نہ مانگ اگر تو ستر بار بخشش مانگے گا خدا انکو کبھی نہ بخشے گا
تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی خدا نے مجکو اس آیت مین مغفرت مانگنے اور نہ مانگنے مین اختیار دیا ہے صاف منع نہین کیا آیت مین تو خدا نے
یہی فرمایا ہے کہ ستر بار مغفرت مانگنے سے مغفرت نہوگی مین ستر بار سے زیادہ مانگونگا اگر اوسکی مغفرت جانون پھر حضرت نے اوس منافق پر
نماز پڑھی تو آیت اوتری وَلَا تُصَلِّ عَلٰٓى اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا یعنی نماز نہ پڑھ کبھی اوسپر جو انمین سے مرا معلوم ہوا کہ کافر
کے بین پیغمبر کی بھی دعا کچھ فائدہ نہین ۴۲۷ م ابو ذرؓ عن النبیؐ اِنِّیْ قَدْ وُجِّهَتْ لِیْ اَرْضٌ ذَاتُ نَخْلٍ لَا اُرَاهَا اِلَّا يَثْرِبَ فَهَلْ اَنْتَ
مُبَلِّغٌ عَنِّیْ قَوْمَكَ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّنْفَعَهُمْ بِكَ وَيَأْجُرَكَ فِيْهِمْ قَالَهٗ لَهٗ عِنْدَ انْصِرَافِهٖ اِلٰی اَهْلِهٖ مسلم مین
ابو ذرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ میرے خواب مین مجھے وہ زمین دکھلائی گئی ہے جو کھجور والی ہے یعنی وہی مدینہ ہے جہان ہم جا کر بسینگے سو
مدینے کے سوا کوئی اور زمین میرے گمان مین نہین آتی سو تو کیا میری طرف سے اپنی قوم کو پیغام پہونچاویگا کہ شاید ان لوگون کو خدا اونکو
تیرے سبب سے فائدہ پہونچاوے اور تجکو اونمین ثواب دے یہ حدیث حضرت نے ابو ذرؓ سے فرمائی جب اپنے گھر کو چلے تھے ف ابو ذر کی قوم کا
نام غفار تھا اونکا مکان مکے مدینے کے درمیان ہے جب ابو ذرؓ حضرت کی پیغمبری کی خبر سنکر حضرت پاس مکے مین آئے اور ایمان لائے جب گھر جانے کا ارادہ
کیا حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ ہر شخص کو ضرور ہے کہ اپنی برادری کو خدا کا حکم سناوے ۴۲۸ خ ابو ہریرۃؓ اِنِّیْ كُنْتُ اَمَرْتُكُمْ
اَنْ تُحَرِّقُوْا فُلَانًا وَفُلَانًا وَاِنَّ النَّارَ لَا يُعَذِّبُ بِهَا اِلَّا اللّٰهُ فَاِنْ وَجَدْتُّمُوْهُمَا فَاقْتُلُوْهُمَا قَالَ الصَّغَانِیُّ
مُؤَلِّفُ هٰذَا الْكِتَابِ حَسَنُ الْحُلَيْنِیْ هَبَّارُ بْنُ الْاَسْوَدِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَالْاٰخَرُ نَافِعُ بْنُ عَبْدِ الْقَيْسِ بخاری
مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مینے تمکو حکم کیا تھا کہ فلانے فلانے آدمی کو جلا دیجیو اور مقرر آگ سے جلانا اور عذاب کرنا
خدا کے سوا کسیکو نہین پہونچتا ہے سو تم اگر اون دونون کو پاؤ تو قتل کرنا کہا صغانی اس کتاب کے بنانے والے نے کہ اون دونون آدمیون سے ایک تو ہبار
بن اسود بن عبد المطلب تھا اور دوسرا نافع بن عبد القیس تھا ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آگ سے جلانا یا داغنا آدمی یا جانور کو بڑا گناہ ہے لیکن بیماری
مین داغنا جب کوئی اور علاج نہو سکے تو ناچاری درست ہے ۴۲۹ م جابرؓ اِنِّیْ لَا اَشْهَدُ اِلَّا عَلٰی حَقٍّ مسلم مین جابرؓ سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ مین گواہ نہین ہوتا مگر حق پر ف ایک شخص نے کہا کہ یا حضرت آپ گواہ رہیے کہ مینے اپنے اس بیٹے کو غلام دیا حضرت
نے فرمایا تیرے اسکے سوا کوئی اور بیٹا بھی ہے اوسنے کہا کہ ہان حضرت نے فرمایا کہ تونے اوسکو بھی کوئی غلام دیا ہے اوسنے کہا نہین حضرت نے
فرمایا جا مین ناحق پر گواہ نہین ہوتا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اولاد کو جو کچھ دے تو برابر دے ۴۳۰ ق عَمْرُو بْنُ اَبِیْ سَلَمَةَ وَعَائِشَةُ
اِنِّیْ لَاَتْقَاكُمْ لِلّٰهِ وَاَخْشَاكُمْ لَهٗ وَفِیْ رِوَايَةٍ وَاَعْلَمُكُمْ بِحُدُوْدِهٖ بخاری اور مسلم مین عمرو بن ابی سلمہ اور حضرت عائشہؓ سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر مین تمسے زیادہ پرہیزگار ہون خدا کا اور بڑا ڈرنے والا اوس سے اور ایک روایت یون ہے کہ خدا کے
حدون کو تمسے زیادہ جانتا ہون ف حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حضرت سے پوچھا کہ مجکو غسل کی حاجت ہوتی
ہے اور نماز کا وقت آ جاتا ہے اور اسی طرح روزے کا حال ہے حضرت نے فرمایا کہ مجکو بھی اکثر ایسا ہوتا ہے اوسنے کہا کہ مین اور آپ

برابر نہیں یا رسول اللہ خدا نے آپ کے اگلے پچھلے گناہ سب معاف کر دیے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی ہر چند خدا نے میری بخشش کی ہے لیکن میں
تم سب سے زیادہ خدا سے ڈرتا ہوں عبادت میں مجھ سے زیادہ کی کا ارادہ نہ کرو شعر بورع و تقی کوش و صدق و صفا ولیکن میفزای بر مصطفی ۔ بخاری و مسلم

۴۳۱ بحذف و دہ کی روایت ہے مسلم میں نہیں امام مالک کے موطا میں ہے ق انس اِنّی لَادخُلُ فِی الصَّلوٰۃِ وَاَنَا اُرِیْدُ اِطَالَتَہَا
فَاَسْمَعُ بُکَاءَ الصَّبِیِّ فَاَتَجَوَّزُ فِیْ صَلَاتِیْ مِمَّا اَعْلَمُ مِنْ شِدَّۃِ وَجْدِ اُمِّہٖ مِنْ بُکَائِہٖ بخاری و مسلم میں انس سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ میں نماز میں داخل ہوتا ہوں اور چاہتا ہوں کہ لمبی نماز پڑھوں پھر سنتا ہوں لڑکے کا رونا تو اپنی نماز
میں تخفیف کر دیتا ہوں اس سبب سے کہ میں جانتا ہوں اوس کی ماں کے شدت رنج اور قلق کو اوس کے رونے کے سبب سے ف حضرت کے وقت
میں عورتیں بھی جماعت کی نماز میں حاضر ہوتی تھیں اور عورت کو محبت اولاد کی بہت ہوتی ہے اون کا رونا ان پر نہایت شاق ہے تو اس واسطے
حضرت نماز کو ہلکا کر دیتے تھے کہ مبادا عورتیں طول نماز سے اپنے لڑکوں کا رونا سنکر بیقرار ہو کہیں نماز نہ توڑ دیوین یا جماعت کا آنا چھوڑ دین
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ امام پر قوم کی رعایت کرنا واجب ہے بڈھے اور لڑکے اور بیماروں کا ضرور خیال رکھے اتنی لمبی نماز نہ پڑھے کہ اونکو تکلیف ہو

۴۳۲ ق ابن مسعود اِنِّیْ لَاَعْرِفُ اَسْمَاءَهُمْ وَاَسْمَاءَ اٰبَاءِهِمْ وَاَلْوَانَ خُیُوْلِهِمْ هُمْ خَیْرُ فَوَارِسَ عَلٰی ظَهْرِ
الْاَرْضِ یَوْمَئِذٍ اَوْ مِنْ خَیْرِ فَوَارِسَ عَلٰی ظَهْرِ الْاَرْضِ یَوْمَئِذٍ یَعْنِیْ عَشَرَةَ فَوَارِسَ یُبْعَثُوْنَ طَلِیْعَةً
بَعْدَ فَتْحِ قُسْطَنْطِیْنِیَّةَ حِیْنَ یُقَالُ اِنَّ الدَّجَّالَ قَدْ خَلَفَهُمْ فِیْ ذَرَارِیِّهِمْ مسلم میں عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر میں پہچانتا ہوں اونکے نام اور اونکے باپوں کے نام اور اونکے گھوڑوں کے رنگ کو جانتا ہوں وے زمین پر بہتر سوار
ہونگے اوس دن یا زمین پر اوس دن کے بہتر سواروں سے ہیں مراد ان سواروں سے دس سوار ہیں جو طلائع کے واسطے بھیجے جاوینگے قسطنطنیہ
کے فتح ہونے کے بعد جب اونکو خبر ہوگی کہ دجال اونکے پیچھے لڑکے بالوں پر آپڑا ف مسلم وغیرہ میں روایت ہے کہ ایک بار کوفے میں
سرخ آندھی آئی کسی نے عبداللہ بن مسعود سے کہا کہ قیامت آئی عبداللہ بن مسعود نے کہا کہ قیامت اوس وقت آویگی کہ جب لوگوں میں بٹنا مال نہ ہوگا
اور اونکو کچھ خوشی نہ ہوگی اوسکا قصہ یہ ہے کہ کافروں کا لشکر یعنی فرنگیوں کا شام کے ملک میں جمع ہوگا اور مسلمانوں کا بھی لشکر وہاں جمع ہوگا
یعنی قیامت کے قریب پھر شام تک لڑائی ہوگی کوئی غالب نہ ہوگا اسی طرح تین دن لڑائی ہوگی لوگ بہت مارے جاوینگے چوتھے دن مسلمان
بہت تھوڑے ہونگے موت پر کمر باندھکر خوب لڑینگے خدا اونکو فتح نصیب کریگا مال غنیمت ہاتھ لگے گا ایک قیدی بادروان
سو آدمیوں میں ایک باقی رہیگا مال سے کچھ خوشی نہ ہوگی قسطنطنیہ بڑا شہر روم کی تخت گاہ جب فتح ہو چکے گا تو دجال کے
آنے کی خبر اوپہنچیگی تو دس سوار اوسکی خبر لانے کے واسطے مقرر ہونگے اونکی حضرت نے اس حدیث میں تعریف فرمائی اور فرمایا کہ میں اونکو خوب
پہچانتا ہوں

۴۳۳ ق ابو موسیٰ اِنِّیْ لَاَعْرِفُ اَصْوَاتَ رُفْقَةِ الْاَشْعَرِیِّیْنَ بِالْقُرْاٰنِ حِیْنَ یَدْخُلُوْنَ بِاللَّیْلِ وَاَعْرِفُ
مَنَازِلَهُمْ مِنْ اَصْوَاتِهِمْ بِالْقُرْاٰنِ بِاللَّیْلِ وَاِنْ كُنْتُ لَمْ اَرَ مَنَازِلَهُمْ حِیْنَ نَزَلُوْا بِالنَّهَارِ وَمِنْهُمْ حَكِیْمٌ اِذَا لَقِیَ
الْخَیْلَ اَوْ قَالَ الْعَدُوَّ قَالَ لَهُمْ اِنَّ اَصْحَابِیْ یَاْمُرُوْنَكُمْ اَنْ تَنْظُرُوْهُمْ بخاری و مسلم میں ابو موسیٰ سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ میں البتہ آواز پہچان جاتا ہوں اشعری لوگوں کے قرآن پڑھنے کی جب رات کو مدینے میں داخل ہوتے ہیں اور میں اونکے مکان جانتا
ہوں رات کو اونکی قرآن کی آواز سے اگرچہ دن کو میں نے اوترتے وقت اونکے مکان نہیں دیکھے اور اوسی قوم سے ایک شخص حکیم ہے کہ جب کافروں کے
لشکر سے یا دشمنوں سے ملتا ہے تو اون سے کہتا ہے کہ ہمارے لوگ تم سے کہتے ہیں کہ ذری ہم کو فرصت دو یا تھوڑا انتظار کرو یعنی ہم بھی تیار ہیں لڑنے کو

آئے ہیں **ف** اشعری یمن کی ایک قوم ہے جسکے ابوموسی اشعری اس حدیث کے راوی ہیں وہ قوم خوش آواز تھی قرآن خوب پڑھتی تھی
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ رات کو تہجد میں قرآن پکار کے پڑھنا درست ہے بشرطیکہ ریا نہو اور کسیکو تکلیف بھی نہو قول حکیم کے دو مطلب ایک تو
یہ کہ ہماری قوم بہادر ہے لڑنیکو تیار دشمن جلدی نکرو دوسرا مطلب یہ کہ حکمت سے آپ کو بچا لیا ہے یعنی ہماری قوم پیچھے آتی ہے تمسے لڑیگی تم تھوڑا

۴۳۴ انتظار کرو غرض یہ کہ وہ دوسری قوم سے ڈر کے اوسکو نہ مارین **ق** جابر بن سمرة اِنِّي لَاَعْرِفُ حَجَرًا بِمَكَّةَ كَانَ يُسَلِّمُ عَلَيَّ قَبْلَ
اَنْ اُبْعَثَ اِنِّي لَاَعْرِفُهُ الْاٰنَ مسلم میں جابر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میں مقرر مکے میں اوس پتھر کو پہچانتا ہوں جو
پیغمبر ہونے سے پہلے مجکو سلام کیا تھا اور بیشک اب بھی اوسکو میں پہچانتا ہوں **ف** علی مرتضی رض سے روایت ہے کہ میں حضرت کے

۴۳۵ ساتھ مکے میں کسی طرف گیا سو جو پتھر اور درخت راہ میں ملتا تھا وہ حضرت کو السلام علیک یا رسول اللہ کہتا تھا **ق**
سَعْدُ بْنُ اَبِي وَقَّاصٍ اِنِّي لَاُعْطِي الرَّجُلَ وَغَيْرُهُ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْهُ خَشْيَةَ اَنْ يُكَبَّ فِي النَّارِ عَلٰى وَجْهِهٖ
بخاری اور مسلم میں سعد بن ابی وقاص رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ میں بعضے آدمی کو دیتا ہوں اور میرے نزدیک
اوسکے سوا اور شخص بہت پیارا ہوتا ہے اس ڈر سے دیتا ہوں کہ کہیں وہ دوزخ میں اوندھا نڈال جائے **ف** یعنی اگر اوسکو

۴۳۶ میں ندون تو وہ کافر ہو جاوے تو دوزخی ہو مراد اس سے وے لوگ ہیں جو نو مسلم تھے اور ایمان اونکے دلوں میں خوب نہیں رچا تھا **ق** سُلَيْمَانُ
بْنُ صُرَدٍ اِنِّي لَاَعْلَمُ كَلِمَةً لَوْ قَالَهَا لَذَهَبَ عَنْهُ مَا يَجِدُ لَوْ قَالَ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ لَذَهَبَ
عَنْهُ مَا يَجِدُ بخاری اور مسلم میں سلیمان بن صرد رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ میں وہ بات جانتا ہوں کہ اگر اوسکو وہ کہے
تو اوسکا غصہ جاتا رہے اگر کہے کہ اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم یعنی اللہ کی پناہ مانگتا ہوں شیطان مردود سے تو اوسکا غصہ جاتا رہے
ف دو شخص آپسمین لڑتے تھے اور ایک کا چہرہ غصے کے سبب سرخ ہوا اور رگیں گردن کی پھول گئیں تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی

۴۳۷ معلوم ہوا کہ غصہ شیطان سے ہے پناہ مانگنے سے دفع ہوتا ہے **ق** اِبْنُ مَسْعُوْدٍ اِنِّي لَاَعْلَمُ اٰخِرَ اَهْلِ النَّارِ خُرُوْجًا مِنْهَا وَاٰخِرَ
اَهْلِ الْجَنَّةِ دُخُوْلًا اَلْجَنَّةَ رَجُلٌ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ حَبْوًا فَيَقُوْلُ اللّٰهُ لَهٗ اذْهَبْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ فَيَاْتِيْهَا فَيُخَيَّلُ اِلَيْهِ
اَنَّهَا مَلْاٰى فَيَرْجِعُ فَيَقُوْلُ يَا رَبِّ وَجَدْتُهَا مَلْاٰى فَيَقُوْلُ اللّٰهُ لَهٗ اذْهَبْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ فَيَاْتِيْهَا فَيُخَيَّلُ
اِلَيْهِ اَنَّهَا مَلْاٰى فَيَرْجِعُ فَيَقُوْلُ يَا رَبِّ وَجَدْتُهَا مَلْاٰى فَيَقُوْلُ اللّٰهُ لَهٗ اذْهَبْ فَادْخُلِ
الْجَنَّةَ فَاِنَّ لَكَ مِثْلَ الدُّنْيَا وَعَشَرَةَ اَمْثَالِهَا اَوْ اِنَّ لَكَ مِثْلَ عَشَرَةِ اَمْثَالِ الدُّنْيَا فَيَقُوْلُ
اَتَسْخَرُ مِنِّيْ اَوْ تَضْحَكُ بِيْ وَاَنْتَ الْمَلِكُ قَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ فَلَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ
وَسَلَّمَ ضَحِكَ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهٗ فَكَانَ يُقَالُ ذَاكَ اَدْنٰى اَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلَةً بخاری و مسلم میں
عبداللہ بن مسعود رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ میں جانتا ہوں کہ دوزخ والوں میں جو سب سے پیچھے دوزخ سے نکلے گا اور بہشتیوں میں
جو سب کے بعد بہشت میں جاویگا ایسا مرد ہوگا جو دوزخ سے نکلے گا گھٹنوں کے بل گھسٹتا یعنی جیسے چھوٹا لڑکا چلتا ہے سو خدا اوس سے
کہے گا جا بہشت میں داخل ہو تو وہ بہشت میں آویگا اوسکے خیال میں ایسا آویگا کہ بہشت بالکل بھری ہے یعنی کہیں اوسمیں جگہ نہیں
سو پھر آویگا پھر کہیگا یا رب میں نے تو اوسکو بھرا پایا تو خدا فرماویگا اوس سے کہ جا بہشت میں داخل ہو پھر وہ بہشت میں آویگا تو اوسکے خیال میں بھری معلوم
ہوگی تو پلٹ آویگا پھر کہے گا اے میرے رب میں نے اوسکو بھرا پایا سو اوس سے خدا فرماویگا جا بہشت میں البتہ تیرے لیے تو دنیا برابر جگہ ہے اور دس گنی دنیا کی یا یوں

فرمایا تو تیرے لیے دنیا کی دس گنی جگہہ موجود ہی سو وہ کہیگا ای رب کیا تو مجسے ٹھٹّھا کرتا ہی یا تو مجسے ہنستا ہی بادشاہ ہو کر کہا عبد اللہ
بن مسعود رضی نے اس حدیث کے راوی ہین کہ البتہ مینے دیکھا حضرت کو کہ یہ حدیث فرما کر ہنسنے لگے یہان تک کہ اندر کے دانت حضرت کے کھل گئے
سو حضرت کے زمانے مین خیال تھا لوگ کہتے تھے کہ یہ شخص رتبے مین ادنی بہشتی ہی یعنی جب ادنی بہشتی کا یہ رتبہ ہی کہ اس جہان کا دس گنا اوس کا
مکان ہوگا تو عمدہ مرتبے والون کے مکان خدا جانے کتنے بڑے اور کیسے ہونگے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مسلمان اگرچہ گناہون کے
سبب دوزخ مین پڑیگا لیکن آخر کو اوسکو نجات ہوگی اور بہشت ملیگی اور معلوم ہوا کہ بہشت کی وسعت بعید و عجیب ہی آدمی کے
خیال مین نہین آسکتی **ق** عَائِشَةُ اِنِّي لَاَعْلَمُ اِذَا كُنْتِ عَنِّي رَاضِيَةً وَاِذَا كُنْتِ عَلَيَّ غَضْبٰى قَالَتْ فَقُلْتُ ۴۳۸
وَمِنْ اَيْنَ تَعْرِفُ ذٰلِكَ فَقَالَ اَمَّا اِذَا كُنْتِ عَنِّي رَاضِيَةً فَاِنَّكِ تَقُوْلِيْنَ لَا وَرَبِّ مُحَمَّدٍ وَاِذَا كُنْتِ
غَضْبٰى قُلْتِ لَا وَرَبِّ اِبْرَاهِيْمَ قُلْتُ اَجَلْ وَاللّٰهِ مَا اَهْجُرُ اِلَّا اسْمَكَ بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رضی سے روایت
ہی کہ حضرت نے مجسے فرمایا کہ مین البتہ جانتا ہون جب تو مجسے راضی ہوتی ہی اور جب تو مجسے ناخوش ہوتی ہی کہا حضرت عایشہ رضی نے کہ مینے کہا
بھلا کس طرح آپ اسکو پہچانتے ہین تو حضرت نے فرمایا کہ جب تو مجسے راضی ہوتی ہی تو بات چیت مین اون قسم کھاتی ہی کہ مین قسم کھاتی ہون محمد کے
رب کی اور جب تو ناخوش ہوتی ہی تو کہتی ہی کہ قسم کھاتی ہون ابراہیم کے رب کی مینے کہا کہ ہان سچ ہی مین ناخوشی مین آپکا نام لینا زبان سے
چھوڑ دیتی ہون یعنی دل سے نہین چھوڑتی **ف** مراد دنیاوی ناخوشی ہی گھر بار کے معاملات مین معاذ اللہ دینی ناخوشی نہین جاہیان
مین جلد ڈالنے کو لوگون کے سبب کبھی نہ آتا تھا سوتون کا غیرت یعنی جہال اور عقلی عورتون مین پیدایشی بات ہی شرع مین اسپر کچھ
نہین ہی اسلیے بیان کی ... بہت پیاری ہو **و** عَائِشَةُ اِنِّي لَاَفْعَلُ ۴۳۹
ذٰلِكَ اَنَا وَهٰذِهٖ ثُمَّ نَغْتَسِلُ مسلم مین حضرت عایشہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مین اور یہ یعنی عایشہ ایسا کرتا ہون
پھر ہم نہاتے ہین **ف** کسی نے حضرت سے مسئلہ پوچھا کہ اگر عورت اور مرد صحبت کرین اور انزال نہو تو غسل واجب ہی یا نہین تب
حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی غسل واجب ہی صحبت سے انزال ہو یا نہو اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مسئلہ کے بیان مین حیا نکرے **شعر**
در طلب کردن حقیقت کار ٭ از خدا شرم دار و شرم مدار **ق** اَبُوْهُرَيْرَةَ اِنِّي لَاَنْقَلِبُ اِلٰى اَهْلِيْ فَاَجِدُ التَّمْرَةَ ۴۴۰
سَاقِطَةً عَلٰى فِرَاشِيْ اَوْ فِيْ بَيْتِيْ فَاَرْفَعُهَا لِاٰكُلَهَا ثُمَّ اَخْشٰى اَنْ تَكُوْنَ صَدَقَةً فَاُلْقِيْهَا بخاری و مسلم مین
ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مین اپنے گھر والون پاس پلٹ جاتا ہون تو کھجور کو اپنے بچھونے یا اپنے گھر مین پڑی
پاتا ہون سو اوسکو اوٹھا لیتا ہون کہ کھاون پھر ڈرتا ہون کہ کہین زکوۃ کی ہو تو اوسکو پھینک دیتا ہون **ف** زکوۃ کا مال حضرت
پر بلکہ سب بنی ہاشم پر حرام تھا حالانکہ یقینی ثابت نتھا کہ وہ کھجور زکوۃ کی ہی لیکن احتیاط سے حضرت اوسکو نکھاتے تھے معلوم ہوا کہ تقوی
اور پرہیزگاری شبہہ کی چیز چھوڑ دینے کا نام ہی **خ** اَبُوْهُرَيْرَةَ اِنِّي اَوَّلُ مَنْ يَرْفَعُ رَأْسَهٗ بَعْدَ النَّفْخَةِ فَاِذَا مُوْسٰى ۴۴۱
مُتَعَلِّقٌ بِالْعَرْشِ بخاری مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین تو سب سے پہلے سر اوٹھاونگا دوسری بار صور پھونکنے کے بعد
یکایک دیکھونگا کہ موسی عرش کو لپٹے ہین **ف** قیامت مین صور دو بار پھونکا جاویگا پہلی بار مین سب لوگ مر جاوینگے دوسری بار
مین سب زندہ ہونگے تو پہلے حضرت ہوش مین آوینگے اور حضرت موسی کو عرش مین لپٹا پاوینگے بخاری مین پورا قصہ یون ہی کہ ایک
یہودی اور مسلمان مین لڑائی ہوئی مسلمان نے کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سب عالم سے بہتر ہین یہودی نے کہا کہ موسی علیہ السلام سب سے بہتر

مسلمان نے یہودی کو طمانچہ مارا حضرت پاس اوسنے فریاد کی حضرت نے فرمایا کہ مجکو موسیٰ سے افضل کہو بعد اسکے یہ حدیث فرمائی یعنی حقیقت میں سب پیغمبروں سے افضل ہون لیکن ہر بات میں نہین چنانچہ مین قیامت مین پہلے اٹھونگا اور موسیٰ کو ہوشیار پاونگا نہین معلوم کہ موسیٰ بیہوش ہوکر مجسے پہلے ہوشیار ہوگئے یا انکے طور کی بیہوشی یہان مجرا ہوگئی

۴۴۲ ق حَفْصَةُ إِنِّي لَبَّدْتُ رَأْسِي وَقَلَّدْتُ هَدْيِي فَلَا أَحِلُّ حَتَّى أَنْحَرَ بخاری او مسلم مین حضرت حفصہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مینے اپنے سر کے بالون کو گوند سے چپکایا ہی اور اپنے قربانی کے اونٹ کی گردن مین پٹا ڈالا ہی سو مین احرام کو نہ توڑونگا جب تک کہ قربانی نکرونگا ف حجۃ الوداع مین لوگون نے عرض کیا کہ آپنے اون سے فرمایا کہ عمرہ کرکے احرام توڑدین حضرت نے احرام کیون نہین توڑا آپ حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی قربانی میرے ساتھہ ہی اور قربانی والا محرم بدون قربانی کیے کیونکر حلال ہو اور قربانی کرنا ذیحجہ کی دسوین تاریخ سے پہلے جائز نہین اسواسطے مین احرام کو نہین توڑسکتا احرام مین سر کے بالون کو گوند سے اسواسطے حضرت نے چپکایا کہ بال گرد و غبار سے خراب نہون

۴۴۳ ق ابْنُ عُمَرَ إِنِّي لَسْتُ كَهَيْئَتِكُمْ إِنِّي أُظَلُّ أُطْعَمُ وَأُسْقَى بخاری او مسلم مین عبداللہ بن عمر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تحقیق مین تمہاری طرح نہین ہون مجکو دن مین کھانا پینا ملتا ہی یعنی جس طرح آدمی کو کھانے پینے سے طاقت ہوتی ہی مجکو بدون اسکے خدا طاقت دیتا ہی یا سچ مچ کھانا خدا حضرت کو کھلاتا ہو ف حضرت نے اصحاب کو طی کے روزے سے منع کیا یعنی دو روز یا زیادہ برابر روزہ رکھنا اور رات کو بھی نکھانا کیسا درست نہین صحابہ نے پوچھا کہ آپ جو طی کا روزہ رکھتے ہین اسکا کیا سبب تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی مجکو اپنی طرح نہ سمجھو مجکو درست ہی تمکو درست نہین

۴۴۴ ق أَبُو سَعِيدٍ إِنِّي لَمْ أُؤْمَرْ أَنْ أَنْقُبَ عَنْ قُلُوبِ النَّاسِ وَلَا أَشُقَّ بُطُونَهُمْ بخاری اور مسلم مین ابو سعید سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مجکو اسکا حکم نہین ہوا ہی کہ مین لوگون کے دلون مین سوراخ کرون اور نہ اسکا حکم ہی کہ اونکے پیٹون کو چیرون یعنی مجکو ظاہر کا حکم ہی دل اور پیٹ کی بات دریافت کرنا میرا کام نہین ف اسکا قصہ یون ہوا ہی کہ حضرت کچھہ مال بانٹتے تھے ذوالخویصرہ خارجی نے کہا کہ انصاف سے بانٹو تو خالد نے کہا یا حضرت حکم ہو تو مین اسکی گردن کاٹون حضرت نے فرمایا شاید کہ یہ نمازی ہی خالد نے کہا کہ بہت لوگ نماز پڑھتے ہین اور انکے دل مین کچھہ اور زبان مین کچھہ اور ہی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی دل کا حساب خدا کریگا ہمکو ظاہر کا حکم ہی معلوم ہوا کہ نمازی پر پناہ ہی اور لوگون کے دلون کا حال دریافت کرنا ضرور نہین

۴۴۵ م أَبُو هُرَيْرَةَ إِنِّي لَمْ أُبْعَثْ لَعَّانًا وَإِنَّمَا بُعِثْتُ رَحْمَةً مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مجکو خدا نے اسواسطے نہین بھیجا کہ مین لوگون کو لعنت اور بددعا کیا کرون مین تو صرف رحمت کے واسطے بھیجا گیا ہون ف جب کافرون نے بہت تکلیفین دین تب اصحاب نے عرض کیا کہ یا حضرت انکے واسطے بددعا کیجیے کہ یہ غارت ہون تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی حضرت کی ذات تمام جہان کے واسطے رحمت ہی مسلمانون کے تو دین دنیا دونون حضرت کے سبب درست ہوئے اور کافرون کو سزا آخرت مین عذاب ہی لیکن دنیا مین ایسا عذاب نہین کہ تمام مٹ جاوین اگلی امتون پر جو عذاب ہوا تھا تو سب برباد ہوا تھا

۴۴۶ ق أَنَسٌ إِنِّي لَمْ أَبْعَثْ بِهَا إِلَيْكَ لِتَلْبَسَهَا وَإِنَّمَا بَعَثْتُ بِهَا إِلَيْكَ لِتَنْتَفِعَ بِثَمَنِهَا بخاری او مسلم مین انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مینے ریشمی کرتہ تیرے پاس اسواسطے نہین بھیجا کہ تو اوسکو پہنے مینے تو صرف اسواسطے بھیجا تھا کہ تو اوسکو بیچ کر اوسکی قیمت سے فائدہ پاوے ف حضرت نے ریشمی کرتہ عمر فاروق رض کو بھیجا عمر فاروق رض نے عرض کیا کہ یا حضرت آپ تو ریشمی کپڑے کو حرام فرماتے ہین مجکو کیون بھیجا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ ریشمی پہننا حرام ہی بیچنا درست ہی لیکن شراب و سور کا کھانا پینا اور بیچنا دونون حرام ہی ق

رادے سے علیحدہ کر دے یعنی تا کہ خلقت کو آرام پہونچے یا نیک بات سکھاوے یا برے کام سے روکے ان تین سو ساٹھہ جوڑ والی ہڈیون کی گنتی برابر تو اوسدن شام کریگا اعمال پر کہ اوسنے اپنی جان دوزخ والی دوزخ سے اور ایک روایت مین بجای شام کریگا کے چلیگا آیا ہے دونون روایت کا مطلب ایک ہے ف یعنی آدمی مین تین سو ساٹھہ جوڑ مین جسنے اتنی بار خدا کا نام لیا اور ذکر کیا تو اوسنے شکر گزاری کی خالق کا حق

۴۵۶ ادا کیا تو دوزخ سے دور پڑا خواہ ہر ایک کرکے تین سو ساٹھہ بار کہا خواہ سب کو ملا کر تین سو ساٹھہ بار پڑھا **ح** عَنْ عَرْفَجَةَ بْنِ شُرَيْحٍ اِنَّهٗ سَتَكُوْنُ هَنَاتٌ وَّهَنَاتٌ فَمَنْ اَرَادَ اَنْ يُّفَرِّقَ اَمْرَ هٰذِهِ الْاُمَّةِ وَهِيَ جَمِيْعٌ فَاضْرِبُوْهُ بِالسَّيْفِ كَائِنًا مَّنْ كَانَ مسلم مین عرفجہ بن شریح سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بات یون ہے کہ عنقریب نا مناسب کام ہونگے یعنی فتنے اور فساد ہونگے سو جو چاہے کہ اس امت کی امامت اور ریاست بھی جماعت مین پھوٹ ڈالے تو مارو اوسکو تلوار سے کوئی کیون نہو ف یعنی جب مسلمانون نے ایک اپنا امام اور سردار بنایا پھر جو کوئی اوس سے باغی ہو تو اوسکا قتل کرنا حلال ہے جماعت مین پھوٹ ڈالنا بڑا گناہ ہے اگر مسلمانون مین پھوٹ نہ پڑتی

۴۵۷ تو کافر کبھی غالب نہوتے **ق** عَائِشَةُ اِنَّهٗ قَدْ اُذِنَ لَكُنَّ اَنْ تَخْرُجْنَ لِحَاجَتِكُنَّ بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اپنی بیبیون سے کہ البتہ تمکو حکم ہوا ہے کہ جا ضرور کیواسطے نکلا کرو ف حضرت کی بیبیان جا ضرور کو رات کے وقت باہر جاتی تھین

۴۵۸ جب دہ کریکا حکم ہوا تو شبہہ ہوا کہ شاید جا ضرور کے واسطے بھی نکلنا درست نہین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی **خ** عَلِيٌّ اِنَّهٗ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا وَّمَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّ اللّٰهَ اَنْ يَّكُوْنَ قَدِ اطَّلَعَ عَلٰى اَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ اعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ يعني حَاطِبَ بْنَ اَبِيْ بَلْتَعَةَ بخاری مین علی مرتضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ حاطب بدر کی لڑائی مین موجود تھا اور کہ خدا بدر والون کے ایمان کو خوب جانتا ہے سو کہا خدا نے اون کو کہ جو تمہارا جی چاہے تو تمکو بخش چکا یہ حدیث حضرت نے حاطب بن ابی بلتعہ کے حق مین فرمائی ف بخاری مین یہ قصہ یون ہے کہ ایکبار حضرت نے ارادہ کیا کہ مکے مین اچانک جا پہونچین اور کافرون کو غافل پاکر مارلین حاطب نے یہ حال مکے والون کو خط مین لکھہ بھیجا حضرت کو یہ حال وحی سے معلوم ہوا علی مرتضی اور زبیر کو بھیجا وے دونون وہ خط کو چھین لائے حضرت نے حاطب سے پوچھا کہ یہ خط لکھنے کا کیا سبب ہے حاطب نے کہا یا رسول اللہ قسم خدا کی مین مسلمان ہون کافر نہین میرے لڑکے بالے مکے مین ہین میرا وہان کوئی بھائی بند نہین جو اونکی خبر گیری کرے مینے اس خط سے چاہا کہ اون کافرون پر احسان کرون تا کہ وے میرے لڑکے بالون کو نہ ستاوین عمر فاروق نے کہا کہ یا رسول اللہ یہ منافق ہے اسکو مار ڈالیے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بدری صحابیون کے جو تین سو تیرہ تھے بڑے درجے ہین اگر اون سے کوئی گناہ بھی

۴۵۹ ہوا تو بالکل معاف ہے حضرت کے چارون خلیفہ بھی بدری ہین جسنے اون پر طعنہ کیا اوسنے اپنے ایمان مین خلل ڈالا **خ** اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِنَّهٗ كَانَ فِيْمَا مَضٰى قَبْلَكُمْ مِّنَ الْاُمَمِ مُحَدَّثُوْنَ وَاِنَّهٗ اِنْ كَانَ فِيْ اُمَّتِيْ هٰذِهٖ فَاِنَّهٗ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ بخاری مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ تم سے اگلے جو لوگ ہو چکے ہرایک امت مین ٹھیک اٹکل والے ہوتے تھے اور تمہاری اس امت مین اگر کوئی ویسا ہوا تو عمر بن الخطاب ہے ف محدث اسکو کہتے ہین جسکو خدا کی طرف سے الہام ہو اور اوسکی اٹکل درست ٹھیک بیٹھے یہ ادنی ولی کا رتبہ ہے محدث کچھ بڑا نہین اور عمر ان تمام بزرگون سے افضل ہوئے تو حضرت کی امت سب امتون سے بے شک افضل ہے تو جسوقت مین اگلی امتون پر

۴۶۰ محدث ہوئے ہین تو حضرت کی امت مین بھی ضرور ہونگے اس حدیث سے عمر فاروق کا بڑا عمدہ کمال ثابت ہوا **ق** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُغَفَّلٍ اِنَّهٗ لَا يُصَادُ بِهِ الصَّيْدُ وَلَا يُنْكٰى بِهِ الْعَدُوُّ وَلٰكِنَّهٗ يَكْسِرُ السِّنَّ وَيَفْقَاُ الْعَيْنَ يعني الْحَذْفَ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن مغفل سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ٹھیکری مارنے سے نہ شکار حاصل ہوتا ہے نہ دشمن زخمی ہوتا ہے مگر دانت توڑتا ہے

ٹھیکری دانت توڑتی ہی اور آنکھ پھوڑتی ہی ف بعضے لوگون کی عادت ہوتی ہی کہ ٹھیکری اور کنکری انگوٹھے اور انگلی سے
پھینکتے ہین حضرت نے اوسکو منع کیا کہ بیفائدہ چیز ہی بلکہ اوس سے دانت اور آنکھ کو ضرر ہی ق ٤٦١ عائشة انّه لم یقبض نبیّ قطّ
حتّی یُریٰ مقعده من الجنّة ثمّ یُخیّر بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا بات یون ہی
کہ کوئی نبی ہرگز نہین مرتا جب تک اپنا مکان بہشت مین نہین دیکھ لیتا پھر اوسکو جینے مین اور مرنے مین اختیار دیا جاتا ہی ف حضرت عائشہؓ
سے روایت ہی کہ حضرت یہ حدیث حالت صحت مین فرماتے تھے جب حضرت بیمار ہوئے اور انتقال قریب ہوا تو حضرت کو غش آیا اور حضرت کا سر
میری ران پر تھا پھر جب ہوش مین آئے تو فرمایا کہ الٰہی مین عمدہ فرشتون کی رفاقت چاہتا ہون تب مجھکو یہ حدیث یاد آئی اور معلوم ہوا کہ حضرت نے
موت اختیار کی پھر حضرت کا انتقال ہوا حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ موت کے قریب آخر کلام حضرت کا یہی تھا کہ اللّٰهمّ الرّفیق الاعلیٰ
یعنی الٰہی مین عمدہ فرشتون کی رفاقت چاہتا ہون ق ٤٦٢ عبد اللّٰه بن عمرو انّه لم یکن نبیّ قبلی الّا کان حقًّا علیه
ان یدلّ امّته علیٰ خیر ما یعلمه لهم وینذرهم شرّ ما یعلمه لهم وانّ امّتکم هٰذه جُعل عافیتها فی اوّلها
وسیصیب آخرها بلاء وامور تنکرونها وتجیء الفتنة فیرقّق بعضها بعضًا وتجیء الفتنة فیقول
المؤمن هٰذه مُهلکتی ثمّ تنکشف وتجیء الفتنة فیقول المؤمن هٰذه هٰذه فمن احبّ ان
یُزحزح عن النّار ویدخل الجنّة فلتأته منیّته وهو یؤمن باللّٰه والیوم الآخر ولیأت الی النّاس
الّذی یحبّ ان یؤتیٰ الیه ومن بایع امامًا فاعطاه صفقة یده وثمرة قلبه فلیطعه ان استطاع
فان جاء آخر ینازعه فاضربوا عنق الآخر بخاری اور مسلم مین عبد اللّٰہ بن عمروؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا بات یون تھی
کہ کوئی نبی مجھ سے پہلے نہوا مگر اوسپر ضرور تھا کہ بتلا دیوے اپنی امت کو جو بات اونکے واسطے بہتر جانے اور ڈرا دیوے اونکو اوس سے جو اونکے حق مین برا جانے
اور پھر اس تمہاری امت کے شروع مین عافیت خدا کے نزدیک ٹھہر چکی اور پچھلی امت کو بلا لگے گی اور وے کام ہونگے جنکو تم برا جانوگے اور ایک فساد
آویگا تو دوسرا پتلا حال کردیگا بعضا بعضے کا یعنی پچھلے فساد کے روبرو پہلا فساد ہلکا معلوم ہوگا اور دوسرا فتنہ فساد آویگا تو کہیگا ایماندار
کہ اسمین میری بربادی ہی پھر وہ مشکل کھل جاویگی اوسکے بعد تیسرا فساد ہوگا تو ایماندار کہیگا یہی میری موت ہی یہی میری موت ہی سو جو چاہے
کہ اپنے کو دور ڈالے دوزخ سے اور بہشت مین جاوے تو چاہیے کہ اوسکی موت اوس حالت مین آوے کہ وہ خدا کا اور قیامت کا ایمان رکھتا ہو یعنی ایماندار
مرے اور چاہیے کہ لوگون کے ساتھ ایسا سلوک کرے جو اپنے واسطے چاہتا ہی یعنی جو چیز اپنے واسطے چاہتا ہی ویسا ہی لوگون کے واسطے چاہے اور جسنے
کسی امام سے بیعت کی ہو سو اوسکے قول و قرار پر ہاتھ مارا ہو اور اوسکے ساتھ دلی خالص عہد کیا ہو تو چاہیے کہ اوسکی تابعداری کرے اگر اوسکو
طاقت ہو پھر اگر دوسرا شخص آوے اور پہلے امام کی سرداری مین جھگڑا ڈالے تو دوسرے کی گردن مارو ف حضرت کو اپنی امت پر بہت کرم
تھا اسواسطے جو امت مین فتنے اور فساد ہونے والے تھے اونکی خبر دی پھر اوسکے علاج بتلائے اور پہلے سردار کی اطاعت کی تاکید کی اور
باغیون کا قتل فرمایا ق ٤٦٣ ابو هریرة انّه لن یبسط احد ثوبه حتّی اقضی مقالتی ثمّ یجمعه الیه ثمّ الّا وعیٰ
ما اقول بخاری مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ جو پھیلائے رہیگا اپنا کپڑا جب تک کہ مین اپنی بات تمام کرلون پھر
اوسکو اپنی طرف سمیٹ لیوے تو یاد رکھیگا جو مین کہتا ہون یعنی میری حدیث کبھی نہ بھولیگا ف ابو ہریرہؓ کو حضرت کی ہزارون حدیثین
یاد تھین لوگون کو اونکے یاد پر تعجب ہوا تب اونھون نے لوگون سے اسکا سبب بتلایا کہ خدا خوب جانتا ہی کہ مین مرد محتاج تھا حضرت کی خدمت

کیا کرتا تھا ہر دم حضرت پاس موجود رہتا تھا جس وقت کہ سب غائب ہوتے تھے اور جتنا کچھ یاد تھا اور مہاجرین اصحاب بازارون مین خرید و فروخت مین
مشغول رہتے تھے اور انصاری اصحاب اپنی کھیتی مین مصروف تھے سو حضرت نے ایک روز فرمایا کہ جو اپنا کپڑا بچھاوے جب تک مین کلام
کر چکون تو وہ میری سنی حدیث کو کبھی نہ بھولیگا چنانچہ مینے اپنا کپڑا بچھایا پھر جب حضرت کلام کر چکے تو مینے اوس کپڑے کو اپنے بدن مین لگا لیا پھر
۴۶۴ اوس روز سے مین کوئی حدیث حضرت کی نہین بھولا ق اَبُو هُرَيْرَةَ اِنَّهٗ لَيَاْتِي الرَّجُلُ الْعَظِيْمُ السَّمِيْنُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَا يَزِنُ
عِنْدَ اللّٰهِ جَنَاحَ بَعُوْضَةٍ اِقْرَءُوْا فَلَا نُقِيْمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَزْنًا بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ حال یون ہی کہ البتہ بڑا موٹا مرد قیامت مین آویگا خدا کے نزدیک اوسکی مچھر کے پر برابر قدر نہوگی اسکی سند قرآن سے پڑھ لو کہ خدا فرماتا ہی کہ
نہ او ٹھاوینگے ہم اونکے واسطے ترازو ف یعنی اونکے کچھ نیک کام نہین جنکو ترازو سے تولیے معلوم ہوا کہ دنیا کی بڑائی اور موٹاپا بدون ایمان
۴۶۵ اور نیک عمل کے خدا کے نزدیک کچھ چیز نہین ق عَائِشَةُ اِنَّهٗ لَيَبْكُوْنَ عَلَيْهَا وَاِنَّهَا لَتُعَذَّبُ فِيْ قَبْرِهَا يَعْنِيْ
يَهُوْدِيَّةً بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ حال یہ ہی کہ لوگ اوس یہودی عورت پر روتے ہین اور اوسکی
۴۶۶ قبر مین اوس پر عذاب ہو رہا ہی ف ایک یہودی عورت مرگئی تھی لوگ اوسکے روتے تھے حضرت اودھر سے نکلے تب یہ حدیث فرمائی ق وَائِلُ
بْنُ حُجْرٍ اِنَّهٗ لَيْسَ بِدَوَاءٍ وَلٰكِنَّهٗ دَاءٌ يَعْنِي الْخَمْرَ مسلم مین وائل بن حجر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تحقیق شراب
تو دوا نہین ہی ولیکن وہ تو خود روگ ہی ف مصابیح مین روایت ہی کہ ایک شخص نے حضرت سے شراب کا حال پوچھا حضرت نے
اوسکو منع کیا پھر اونسنے کہا کہ مین تو شراب دوا کے واسطے بناتا ہون تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی شراب دوا نہین ہی بلکہ یہ خود روگ
۴۶۷ ہی کہ آدمی کی عقل کھو کر جانور بنا دیتی ہی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ شراب کو بطور علاج پینا بھی درست نہین ص اُمُّ سَلَمَةَ اِنَّهٗ لَيْسَ
بِكِ عَلٰى اَهْلِكِ هَوَانٌ اِنْ شِئْتِ سَبَّعْتُ لَكِ وَاِنْ سَبَّعْتُ لَكِ سَبَّعْتُ لِنِسَائِيْ مسلم مین حضرت ام سلمہ رض سے
روایت ہی کہ حضرت نے مجھسے فرمایا کہ البتہ تیرے خاوند پر کچھ تیری خواری اور بے قدری نہین اگر تو چاہے تو سات دن تیرے پاس رہون اور اگر
تیرے پاس سات دن رہونگا تو سات سات دن اپنی بیبیون پاس بھی رہونگا ف حضرت نے ام سلمہ رض سے نکاح کیا اور ایک رات اونکے پاس
رہے صبح کو ام سلمہ نے کہا کہ مین پہلے خاوند کے گھر مین بہت عزت والی تھی وہ خاوند نکاح کے بعد میرے پاس سات دن برابر رہا تھا تب حضرت نے یہ
حدیث فرمائی یعنی تو میرے نزدیک بھی کچھ بے قدر نہین ہی لیکن خدا کا حکم یون ہی کہ اگر مین تیرے پاس سات دن رہون تو اور بیبیون پاس بھی
۴۶۸ رہونگا یعنی جسکی کئی بیبیان ہون وہ سب کی باری برابر رکھے نہین تو گنہگار ہوگا ص اَلْاَغَرُّ الْمُزَنِيُّ اِنَّهٗ لَيُغَانُ عَلٰى قَلْبِيْ وَاِنِّيْ
لَاَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ فِيْ كُلِّ يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ مسلم مین اغر مزنی رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ایک بار ایک پردہ میرے دل پر ہو جاتا ہی
اور مین خدا سے ہر روز سو بار مغفرت مانگتا ہون ف بعضے عالمون نے یون کہا ہی کہ ہر دم خدا کی حضوری حضرت کی شان تھی لیکن بہت سے
سمجھانے بجھانے سے اوس حالت مین کچھ فرق ہو جاتا تھا اسواسطے حضرت سو بار استغفار کرتے تھے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب حضرت کو استغفار
۴۶۹ کرنے کی حاجت تھی تو اورون کو اگرچہ ولی کامل ہون زیادہ تر ضرور ہی استغفار کرنا اور اپنی غفلت پر رونا خ اُمُّ سَلَمَةَ اِنَّهٗ يُسْتَعْمَلُ
عَلَيْكُمْ اُمَرَاءُ فَتَعْرِفُوْنَ وَتُنْكِرُوْنَ فَمَنْ كَرِهَ فَقَدْ بَرِئَ وَمَنْ اَنْكَرَ فَقَدْ سَلِمَ وَلٰكِنْ مَنْ رَضِيَ وَتَابَعَ
بخاری مین حضرت ام سلمہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تمھارے اوپر حاکم مقرر کیے جاوینگے پھر تم اونکے بعضے کام مین بھلا جانوگے اور بعضے
مین برا جانوگے یعنی بعضے کام موافق شرع کے کرینگے اور بعضے مخالف شرع سو جو اسے برا جانیگا اونکے برے کام کو تو وہ گناہ سے بچا اور جسنے

انکی پرواہ نکرے بلکہ بیان کیجیے پیغمبر امت یا ایک گروہ کا [illegible] جو کچھ خلاف شرع کاموں پر راضی ہوا اور انکا تابعدار رہا ف یعنی قصہ ابن
کہ ایک گروہ نے کہا کہ پیغمبر سے ہم اون ظالموں کو نہ مار ڈالیں یا کہ نہ ماریں پیغمبر نے فرمایا کہ نہ مارنا جب تک کہ وہ نماز پڑھا کریں یعنی خلاف شرع کاموں میں اگرچہ
اطاعت حرام ہے و جب تک تم سے صریح کفر نہ دیکھو تو اون سے لڑائی بھی درست نہیں ف حدیث معجزہ کہ جیسا فرمایا ویسے ہی ہوا کہ اکثر ظالم بادشاہ ہوئے جیسا کہ یزید و مروان کی کثرت

۴۷۰ فصل اس فصل میں وہ حدیث ہے کہ جسکے سر پر [illegible] إِنَّهُمْ خَيَّرُونِي بَيْنَ أَنْ يَسْأَلُونِي بِالْفُحْشِ أَوْ
يُبَخِّلُونِي وَلَسْتُ بِبَاخِلٍ قاله حِينَ قَسَمَ قَسْمًا فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللهِ لَغَيْرُ هَؤُلَاءِ كَانَ أَحَقَّ بِهِ مِنْهُمْ
مسلم میں عمر فاروق رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ اون لوگوں نے مجھکو اختیار دیا ہے کہ مجھ سے بری طرح سوال کریں یا مجھکو
بخیل مشہور کریں اگرچہ میں بخیل نہیں یہ حدیث اوس وقت فرمائی جب حضرت نے کچھ مال بعضے لوگوں کو دیا تھا تو عمر فاروق رضی نے کہا
یا رسول اللہ مال کے زیادہ لائق ان کے سوائے اور لوگ محتاج ایمان والے تھے حاصل مطلب حضرت کے جواب کا یہ ہے کہ اگر یہ لوگ مال کو نہ پاتے تو مجھکو بخیل
مشہور کرتے اسواسطے میں نے انکو دیا اور مجھکو ان کو دینا [illegible] اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر چاہے کو دنیا اپنی آبرو بچانے کے واسطے درست ہے

۴۷۱ فصل اس فصل میں وہ حدیثیں ہیں جنکے سر پر اشارہ ہے ق عَائِشَةُ إِنَّهَا ابْنَةُ أَبِي بَكْرٍ
قاله عِنْدَ انْتِصَارِ عَائِشَةَ مِنْ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ رضی اللہ
تعالی عنہا سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ حضرت عائشہ ابی بکر کی بیٹی ہے یہ حدیث حضرت نے فرمائی عائشہ رضی اللہ عنہا کی حمایت کے وقت
حضرت زینب کی گفتگو سے ف بخاری میں روایت ہے کہ اصحاب حضرت عائشہ کی باری کے دن حضرت پاس تحفہ بھیجا کرتے تھے حضرت کی خوشی کے
واسطے حضرت کی بیبیوں نے حضرت ام سلمہ [illegible] رسول اللہ [illegible] کہیں کہ حضرت سب بی بی [illegible] میں لوگ تحفہ بھیجا کریں
عائشہ کی کون خصوصیت ہے ام سلمہ نے [illegible] کہا حضرت نے فرمایا کہ مجھکو عائشہ کے مقدمے میں رنج نہ دے سوائے عائشہ کے کسی بی بی
پاس مجھکو وحی نہیں آتی ام سلمہ نے کہا کہ یا رسول اللہ میں آپکے رنج سے توبہ کی پھر حضرت کی بیبیوں نے حضرت فاطمہ کو حضرت کے پاس اوسی واسطے بھیجا حضرت نے
فرمایا اے بیٹی تو کیا نہ چاہیگی جسکو میں چاہتا ہوں حضرت فاطمہ نے کہا کہ البتہ میں اوسکو ضرور چاہونگی جسکو آپ چاہتے ہیں حضرت نے فرمایا تو عائشہ سے
محبت رکھ پھر حضرت فاطمہ پھر گئیں پھر بیبیوں نے حضرت زینب کو جو حضرت کی پھپھی کی بیٹی اور بی بی تھیں حضرت پاس بھیجا سو حضرت زینب نے
حضرت کے سامنے بہت سخت باتیں کہیں اور کہا کہ یا رسول اللہ آپکی بیبیاں عائشہ کے مقدمے میں عدل اور انصاف چاہتی ہیں اور حضرت عائشہ رضی
ابتک کچھ جواب نہیں دیا حضرت کی طرف دیکھتی جاتی تھیں کہ شاید حضرت کچھ جواب دیں جب حضرت عائشہ رضی نے دیکھا کہ حضرت چپ ہیں تو حضرت زینب
جواب دینا شروع کیا اور حضرت زینب کو جواب میں بند کیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی عائشہ ابی بکر رض کی بیٹی ہے ایسی ویسی نہیں جو دب کے جواب نہ
دے سکے یعنی جیسا اوسکا باپ دانا اور خوش تقریر ہے ویسے ہی وہ بھی دانا اور خوش تقریر ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سب بیبیوں سے حضرت عائشہ کو
حضرت بہت چاہتے تھے تو جسنے حضرت عائشہ کو برا کہا اور اون سے عداوت رکھی اوسنے بیشک حضرت کو رنج دیا

۴۷۲ ق ابْنُ مَسْعُودٍ إِنَّهَا
سَتَكُونُ بَعْدِي أَثَرَةٌ وَأُمُورٌ تُنْكِرُونَهَا قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ فَمَا تَأْمُرُنَا قَالَ تُؤَدُّونَ الْحَقَّ الَّذِي
عَلَيْكُمْ وَتَسْأَلُونَ اللهَ الَّذِي لَكُمْ بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن مسعود رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا انصاری صحابیوں سے
کہ میرے بعد تم پر غیروں کو تقدیم ہوگی اور وے کام ہونگے جو تمکو برے معلوم ہونگے اصحاب نے کہا کہ یا رسول اللہ پھر ہمکو آپ کیا حکم کرتے ہیں حضرت نے
فرمایا کہ جو تم پر حاکم کی اطاعت کا حق ہے اوسکو ادا کیجیو اور اپنا حق خدا سے مانگیو ف یعنی اگر حاکم تم پر ظلم کرے [illegible] اور تمہارا حق بیت المال سے

جو ابوذر غفاری نے حضرت کی پیغمبری کی خبر سنی تو مکے مین آئے کافرون کے غلبے سے حضرت کا حال نپوچھ سکتے تھے جب بعد مدت حضرت سے ملاقات ہوئی تو حضرت نے پوچھا کتنے دنون سے تم آئے ہو کہا تیس دن ہوے حضرت نے پوچھا کیا کھاتے تھے کہا سوا زمزم کے پانی اور کچھ کھانا نتھا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی

فصل اس فصل مین وہ حدیثین ہین جن پر إنك ہی ٤٧٨ **ق** أَبَا ذَرٍّ إِنَّكَ امْرُؤٌ فِيكَ جَاهِلِيَّةٌ هُمْ إِخْوَانُكُمْ وَخَوَلُكُمْ جَعَلَهُمُ اللّٰهُ تَحْتَ أَيْدِيكُمْ فَمَنْ كَانَ أَخُوهُ تَحْتَ يَدَيْهِ فَلْيُطْعِمْهُ مِمَّا يَأْكُلُ وَلْيُلْبِسْهُ مِمَّا يَلْبَسُ وَلَا تُكَلِّفُوهُمْ مَا يَغْلِبُهُمْ فَإِنْ كَلَّفْتُمُوهُمْ فَأَعِينُوهُمْ عَلَيْهِ **قاله** لَهُ حِينَ عَيَّرَ غُلَامًا بِأُمِّهِ بخاری اور مسلم مین ابوذر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تو ایسا مرد ہے کہ تجھ مین جہالت کی خو ہے تمھارے غلام تمھارے بھائی ہین یعنی آدم کی اولاد ہین اور تمھارے خدمتگار ہین خدا نے اونکو تمھارے ہاتھ کے نیچے ڈالا ہے یعنی اونکا مالک کیا ہے سو جسکا بھائی جسکی ملک مین ہو سو اوسکو کھلاوے جو آپ کھاتا ہو اور اوسکو پہناوے جو آپ پہنتا ہو اور اون پر ایسا بوجھ نڈالو جو اونکو دبا لے اسو اون پر اگر کسی کام کا بوجھ ڈالو تو خود بھی اونکی مدد کرو یہ حدیث حضرت نے ابوذر سے فرمائی جب ابوذر نے اپنے غلام کو ماں کی گالی دی **ف** ابوذر غفاری جیسا آپ لباس پہنتے تھے ویسا ہی اونکا غلام پہنے تھا کسی نے اوس کے سبب پوچھا تب حدیث بیان کی لونڈی غلام کو کھانا کپڑا دستور کے موافق بقدر بقدر دینا واجب ہے اپنے برابر کھانا کپڑا دینا مستحب ہے فرض نہین اور گالی دینا درست نہین اگر کام بگاڑے جھڑکنا درست ہے اور بھاری کام کو نکرے اگر کہے تو آپ بھی اوس کام مین شریک ہووے

٤٧٩ **ق** سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ إِنَّكَ أَنْ تَذَرَ وَرَثَتَكَ أَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَذَرَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُونَ النَّاسَ وَإِنَّكَ لَنْ تُنْفِقَ نَفَقَةً تَبْتَغِي بِهَا وَجْهَ اللّٰهِ إِلَّا أُجِرْتَ بِهَا حَتّٰى مَا تَجْعَلُ فِي فِي امْرَأَتِكَ قَالَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أُخَلَّفُ بَعْدَ أَصْحَابِي قَالَ إِنَّكَ لَنْ تُخَلَّفَ فَتَعْمَلَ عَمَلًا تَبْتَغِي بِهِ وَجْهَ اللّٰهِ إِلَّا ازْدَدْتَ دَرَجَةً وَرِفْعَةً وَلَعَلَّكَ أَنْ تُخَلَّفَ حَتّٰى يَنْتَفِعَ بِكَ أَقْوَامٌ وَيُضَرَّ بِكَ آخَرُونَ اللّٰهُمَّ أَمْضِ لِأَصْحَابِي هِجْرَتَهُمْ وَلَا تَرُدَّهُمْ عَلٰى أَعْقَابِهِمْ لٰكِنِ الْبَائِسُ سَعْدُ بْنُ خَوْلَةَ **قاله** لَهُ لَمَّا عَادَهُ بخاری اور مسلم مین سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تو اپنے وارثونکو مالدار چھوڑے بہتر ہے اس سے کہ اونکو محتاج چھوڑے کہ مانگین لوگون سے ہتھیلی پھیلا کر اور جو کچھ کہ تو خرچ کریگا خدا کی رضامندی کے واسطے اوسکا ثواب پاویگا یہان تک کہ جو لقمہ اپنی جورو کے منہ مین ڈالیگا یعنی اوسکا بھی ثواب ملیگا کہا سعد نے پھر مینے کہا یا رسول اللہ کیا مین چھوڑ دیا جاؤنگا بعد اپنے ساتھیون کے یعنی مکے مین رہ جاؤنگا حضرت نے فرمایا اگر تو بیماری کے سبب یہین چھوڑا جاویگا اور کوئی کام خدا کی رضامندی کا کرتا رہیگا تو مقرر تیرا مرتبہ اور درجہ بلند ہوگا اور شاید تو چھوڑا جاویگا یعنی تیری عمر بہت ہوگی یہان تک کہ نفع پاوینگے تجھسے بہت گروہ اور ضرر تجھسے پاوینگے اور لوگ یعنی کافر جہاد سے مسلمانون کو قوت ہوگی اور کافرون کو ضرر یا اللہ جاری اور قائم رکھ میرے اصحاب کی ہجرت کو اور نپھیر اونکو ایڑیون کے بل لیکن نہایت محتاج سعد بن خولہ ہے یعنی باوجود ہجرت کے پھر مکے مین آکر مر گیا یہ حضرت نے سعد بن ابی وقاص سے فرمایا جب اونکی بیمار پرسی کو تشریف لیگئے **ف** صحیح بخاری مین سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ مین حجۃ الوداع مین بیمار ہوا حضرت میرے دیکھنے کو آئے مینے کہا کہ مین بہت بیمار ہون موت کا خوف ہے اور مین مالدار ہون اور میرے سوا ایک بیٹی ہے اور سوا اوسکے کوئی میرا وارث نہین حکم ہو تو ایک حصہ بیٹی کو دون دو حصے خیرات کرون حضرت نے فرمایا کہ نہین پھر مینے کہا آدھا مال خیرات کرون حضرت نے فرمایا کہ نہین پھر مینے کہا کہ تہائی مال خیرات کرون حضرت نے فرمایا کہ ہان تہائی

ف

نیز اسکے واسطے بہت ہی بہتر حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ وارثون کا حق مقدم ہی فقیرون پر اور تہائی سے زیادہ وصیت درست نہین
اور جو وارثون کو کھانے کپڑے دینے مین بھی تو ثواب ہی اگر خدا کا حکم جان کر دیوے اور سعد کو مکے مین مرنے کا اسواسطے رنج تھا کہ مہاجرین نے مکے کا
رہنا خدا کے واسطے چھوڑا تھا تو اوسمین پھر رہنا مکروہ جانتے تھے سو حضرت نے فرمایا کہ اگر عذر سے رہنا ہو تو عبادت کے ثواب مین نقصان نہین اور لمبی
زندگی کا اشارہ فرمایا چنانچہ سعد اتنا جیے کہ عمر فاروق رض کی خلافت مین ملک عراق کو فتح کیا پھر باقی مہاجرین کے واسطے دعا کی کہ ایمان و ہجرت پر
ثابت رہین بعد اوسکے سعد بن خولہ پر کہ حجۃ الوداع مین مرگئے تھے سو ترس کھایا

۴۸۰ ق ابن عباس إنك ستأتي قوماً أهل كتاب فإذا جئتهم فادعهم إلى أن يشهدوا أن لا إله إلا الله وأن محمداً رسول الله فإن هم أطاعوا لك بذلك فأخبرهم أن الله فرض عليهم خمس صلوات في كل يوم وليلة فإن هم أطاعوا لك بذلك فأخبرهم أن الله فرض عليهم صدقة تؤخذ من أغنيائهم فترد على فقرائهم فإن هم أطاعوا لك بذلك فإياك وكرائم أموالهم واتق دعوة المظلوم فإنه ليس بينها وبين الله حجاب بخاری اور مسلم مین
عبد اللہ بن عباس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے جب معاذ بن جبل کو یمن کا حاکم کرکے بھیجا تو فرمایا کہ البتہ تو عنقریب ایک قوم پاس آویگا جو کتاب والے ہین
یعنی یہود اور نصاری تو جب تو اونکے پاس جاتا تو اونکو بلا اس طرف کہ گواہی دیوین اسکی کہ کوئی خدا کے سوا لائق پوجنے کے نہین اور مقرر محمد خدا
کا رسول ہی سو اگر مانے اس بات مین تیرا کہنا مانین تو اونکو خبردار کر اسسے کہ خدا نے اون پر ہر ایک دن رات مین پانچ نمازین فرض کین ہین سو
اگر اسمین بھی تیرا کہنا مانین تو اونکو خبردار کر اسسے کہ خدا نے اون پر زکوۃ فرض کی ہی کہ لیجاوے اونکے مالدارون سے لی جاوے سو اونکے محتاجون پر
پھیر دیجاوے سو اگر اسکو بھی مانین تو الگ رہنا اونکے عمدہ مال سے یعنی زکوۃ مین چھانٹ چھانٹ کر عمدہ قسم نہ لینا اور ڈر ایسے مظلوم
کی بددعا سے بات یہ ہی کہ مظلوم کی بیچ مین اور خدا مین کچھ آڑ نہین یعنی مظلوم کی دعا جلد قبول ہوتی ہی کسی پر ظلم نکرنا **شعر** ترس
از مظلومان کہ در وقت دعا کردن اجابت از درِ حق بہر استقبال می آید

۴۸۱ ع سلمة بن الأكوع إنك كالذي قال الأول اللهم أبغني حبيباً هو أحب إلي من نفسي قاله لہ مسلم مین سلمہ بن اکوع سے روایت ہی کہ حضرت نے
مجھسے فرمایا کہ مقرر تو ویسا ہی جیسا اگلے زمانے مین کوئی مثل کہہ گیا ہی کہ ای خدا مجھکو ایسا دوست دے جو میرے نزدیک میری جان سے
پیارا ہو پیغمبر نے سلمہ بن اکوع سے فرمایا ف حضرت نے کسی لڑائی مین سلمہ بن اکوع کو ڈھال دی سلمہ نے کسی اور اپنے دوست کو دی
حضرت نے پوچھا کہ تیری ڈھال کہان ہی سلمہ نے کہا کہ مینے اپنے دوست کو دی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اپنی جان پر دوست کو مقدم رکھنا
محبت ہی

۴۸۲ ع عمرو بن عبسة إنك لا تستطيع ذلك يومك هذا ألا ترى حالي وحال الناس ولكن ارجع إلى أهلك فإذا سمعت بي قد ظهرت فأتني قاله لہ حين قال إني متبعك مسلم مین عمرو بن
عبسہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک میرا ساتھ دینا تجھسے ہو سکیگا اس وقت مین کیا تو نہین دیکھتا میرا حال اور لوگون کے حال
دیکھتا یعنی ابھی کفر غالب ہی اور اسلام مغلوب لیکن تو پھر جا اپنے لوگون مین پھر جب تو میرا حال سنیو کہ مین کافرون پر غالب ہوا تو میرے پاس آئیو یہ حضرت نے
عمرو بن عبسہ سے فرمایا جب اونہون نے کہا کہ مین آپکا ساتھ دونگا تابعداری کرونگا ف یہ اوقصہ بخاری اور مسلم مین عمرو بن عبسہ سے یون
روایت ہی کہ مین کفر کے وقت مین بھی کافرون کو گمراہ اور بت پرستی کو برا جانتا تھا پھر مینے سنا کہ ایک شخص مکے مین غیب کی خبرین بتاتا ہی مین اسی
شوق مین مکے گیا کہ یہی حضرت تھے کافرون کے غلبے سے اپنے مکان سے نہین نکل سکتے تھے مین حضرت کے پاس گیا پھر مینے پوچھا کہ تم کون ہو حضرت نے فرمایا کہ

مین ہو پیغمبر ہون میننے پوچھا کہ پیغمبر کسکو کہتے ہین حضرت نے فرمایا کہ خدا نے اپنے بندون کو میری زبانی پیغام بھیجا ہی مینے پوچھا کہ وہ پیغام کیا ہی
حضرت نے فرمایا کہ اپنے برادرون سے سلوک کرنا اور بتون کو توڑنا اور صرف خدا کو مالک جاننا اور کسیکو اوسکا شریک نجاننا پھر مینے کہا کہ
حضرت کا ساتھہ کسنے کسنے دیا ہی حضرت نے فرمایا کہ ایک میان اور ایک غلام نے یعنی صدیق اکبر و بلال نے پھر مینے کہا کہ مین بھی حضرت کا ساتھہ
دیتا ہون تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی پھر مین رخصت ہوکر اپنے گھر گیا جب حضرت مدینے مین آئے تب مین خدمت مین حاضر ہوا **خ** اِبْنِ عُمَرَ اِنَّكَ ۴۸۳
لَسْتَ تَصْنَعُ ذٰلِكَ خُيَلَاءَ **قَالَہٗ** لِاَبِیْ بَکْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ یَعْنِی اِسْتِرْخَاءَ الْاِزَارِ بخاری مین عبداللہ
بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تو اسکو غرور کی راہ سے نہین کرتا یہ حضرت نے ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے فرمایا یعنی تیری ازار کا زمین پر
لٹک جانا غرور سے نہین **ف** حضرت نے ایک بار فرمایا کہ جسکی ازار یعنی تہ بند یا پاجامہ ٹخنے سے نیچے لٹکے سو دوزخ مین ہی صدیق اکبر ڈرے
عرض کی یا رسول اللہ میری ازار ایک طرف سے بے اختیار لٹک جاتی ہی مین کیا کرون تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ ازار اور پاجامے کو
ٹخنے کے نیچے لٹکانا اگر غرور یا آرایش کی راہ سے ہی تو سخت حرام ہی اور نہین تو مکروہ ہی لیکن اگر بدون قصد کے اختیاری لٹک جاوے تو معاف ہی

فصل اس فصل مین وہ حدیثین ہین جنکے سرے پر اِنَّ ہی **ق** اُمِّ سَلَمَۃَ اِنَّکُمْ تَخْتَصِمُوْنَ اِلَیَّ وَلَعَلَّ بَعْضَکُمْ ۴۸۴
اَنْ یَّکُوْنَ اَلْحَنَ بِحُجَّتِہٖ مِنْ بَعْضٍ فَاَقْضِیْ لَہٗ بِنَحْوِ مَا اَسْمَعُ مِنْہُ فَمَنْ قَطَعْتُ لَہٗ مِنْ حَقِّ اَخِیْہِ
شَیْئًا فَلَا یَاْخُذْہُ فَاِنَّمَا اَقْطَعُ لَہٗ قِطْعَۃً مِّنَ النَّارِ بخاری اور مسلم مین حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ البتہ تم جھگڑا فیصل کرانے آتے ہو میرے پاس شاید کہ تم لوگون مین بعضا آدمی ہوشیار اور خوش تقریر ہوتا ہی اپنی دلیل کی ملکیت کے بیان مین
نسبت دوسرے آدمی کے سو فیصل کر دیتا ہون مین جیسا اوس سے سنتا ہون جس شخص کو مین اوسکے بھائی کے حق سے کچھہ کاٹ کر دلا دون تو وہ شخص
نہ لیوے کیونکہ وہ حق اوسکا نہین ہی سوائے اسکے کچھہ نہین کہ اوسکو مین دوزخ کا ٹکڑا دیتا ہون **ف** یعنی قاضی اور حاکم ظاہر پر حکم کرتا ہی سو اگر کوئی خوش تقریری
سے ہو کاوے یا حاکم سے حکم لیوے اور پرایا حق چھینے تو وہ مال اوسکے حق مین خدا کے نزدیک حرام ہی اور اوسکا انجام دوزخ ہی اگرچہ ظاہر مین درست ہی

م اَبُوْ قَتَادَۃَ اِنَّکُمْ تَسِیْرُوْنَ عَشِیَّتَکُمْ وَلَیْلَتَکُمْ وَتَاْتُوْنَ الْمَاءَ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ غَدًا **قَالَہٗ** قَبْلَ لَیْلَۃِ ۴۸۵
التَّعْرِیْسِ بِیَوْمٍ مسلم مین ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم چلوگے دوپہر ڈھلے شام تک اور رات بھر اور کل پانی پر جاوگے
جو خدا نے چاہا یہ حضرت نے ایک دن پہلے اوس رات سے فرمایا تھا جب پچھلی رات کو سو گئے تھے **ف** یہ حدیث حضرت نے جنگ خیبر یا تبوک مین فرمائی اون
گرمی کے تھے پانی کم ملتا تھا اور اوس رات کو چلتے چلتے آخر شب سو گئے تھے نماز فجر فوت ہو گئی پھر قضا جماعت سے پڑھی **م** مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ ۴۸۶
اِنَّکُمْ سَتَاْتُوْنَ غَدًا اِنْ شَاءَ اللّٰہُ عَیْنَ تَبُوْکَ وَاِنَّکُمْ لَنْ تَاْتُوْھَا حَتّٰی یُضْحِیَ النَّھَارُ فَمَنْ جَاءَھَا مِنْکُمْ
فَلَا یَمَسَّ مِنْ مَّائِھَا شَیْئًا حَتّٰی اٰتِیَ مسلم مین معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر خدا نے چاہا تم کل تبوک کے چشمے پر
پہونچوگے اور تم اوس چشمے پر نہین پہونچنے کے جب تک کہ دن نچڑھیگا سو تم لوگون مین جو وہان پہلے جاوے تو اوسکے پانی کو کچھہ بھی ہاتھہ نہ لگاوے
جب تک مین نہ آؤن **ف** معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ ہم حضرت کے ساتھہ جنگ تبوک کو چلے ایک رات حضرت نے یہ حدیث فرمائی جیسا کہ حضرت نے
فرمایا تھا اوسی وقت ہم اوس چشمے پر پہونچے دو آدمی اون مین لشکر سے نکل کر اوس پانی مین ہاتھہ لگا چکے تھے حضرت نے پوچھا کہ کسینے ہاتھہ لگایا ہی معلوم ہوا
دو آدمی تھے حضرت اونپر ناخوش ہوئے پانی چشمے مین نہایت کم تھا پھر ہاتھون سے لوگون نے پانی جمع کیا اتنا بمشکل جمع ہوا کہ حضرت نے ہاتھہ اور مونہہ
دھوکر اوس پانی کو چشمے مین ڈالا پھر تو چشمے نے خوب جوش مارا سب آدمی اور جانور چھک گئے یہ حضرت کا معجزہ ہوا اوس لشکر مین تیس ہزار آدمی تھے

۴۸۷ اور ایک روایت مین ستر ہزار تھے خ ابو ہریرۃ انکم ستحرصون علی الامارۃ وانھا ستکون ندامۃ یوم القیمۃ فنعم المرضعۃ وبئست الفاطمۃ۔ بخاری مین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم لوگ آگے حرص کروگے حکومت پر حالانکہ حکومت کا قیامت مین پچھتاوا ہوگا یعنی کیون ہم حاکم ہوئے تھے جو آج حساب اور عذاب مین گرفتار ہوئے سو دودھ پلانے والی تو اچھی ہی اور دودھ چھڑانے والی بری ہی **ف** یعنی حکومت کی ابتدا خوب ہوتی ہی کہ آدمی عیش و آرام مین رہتا ہی جیسا عورت جب تک دودھ پلائے جاتی ہی لڑکا خوش رہتا ہی اور انجام حکومت کا برا ہی اوسکے زوال سے آدمی رنج اور افسوس مین گرفتار ہوتا ہی جیسے عورت دودھ چھڑانے والی لڑکے کو بری معلوم ہوتی ہی

۴۸۸ **ق** جریر انکم ستر ون ربکم کما ترون ھذا لا تضامون فی رؤیتہ فان استطعتم ان لا تغلبوا علی صلوۃ قبل طلوع الشمس وقبل غروبھا فافعلوا ثم قرا وسبح بحمد ربک قبل طلوع الشمس وقبل الغروب۔ بخاری اور مسلم مین جریر رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تشیک تم قیامت مین دیکھوگے اپنے رب کو جیسا اسکو دیکھتے ہو یعنی چاند کو بیچ منزل میں کمال کے اوسکے دیکھنے مین بھی ہجوم اوسکے ملنے مین کچھہ حجاب اور سائل نہوگی جیسے چاند کے دیکھنے مین ہجوم خلل نہین ڈالتا سو اگر تم سے ہوسکے کہ غافل نہو نماز سے سورج نکلنے سے پہلے اور سورج ڈوبنے سے پہلے تو کیا کرو پھر حضرت نے قرآن کی یہ آیت پڑھی کہ پاکی بول تعریف کے ساتھ اپنے رب کی سورج نکلنے سے پہلے اور ڈوبنے سے پہلے **ف** معلوم ہوا صحیحین مین جریر بن عبداللہ سے روایت ہی کہ ہم حضرت کے پاس بیٹھے تھے حضرت نے چودھوین رات کے چاند کو دیکھا پھر یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خدا کا دیدار قیامت مین ایمانداروں کے نصیب ہوگا اور یہی مذہب ہی اہل سنت کا شیعہ و معتزلہ دیدار کے منکر ہین یہ دولت اونکے نصیب ہی مین نہین اونکا ہی کیا چاہیں معلوم ہوا کہ نماز فجر اور عصر کو دیدار خدا کے حاصل ہونے مین دخل ہی

۴۸۹ **م** ابو ذر انکم ستفتحون ارضا یذکر فیھا القیراط وفی روایۃ ستفتحون مصر وھی ارض یسمی فیھا القیراط فاستوصوا باھلھا خیرا فان لھم ذمۃ ورحما۔ مسلم مین ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ تم آگے فتح کروگے ایسی زمین کو جسمین قیراط کا چرچا ہی اور ایک روایت مین یون ہی کہ فتح کروگے ملک مصر کو اور وہ زمین ہی جسمین قیراط کا نام مشہور ہی سو میری وصیت مانو وہان کے لوگون کے ساتھ نیکی کرنے کی سو البتہ اونکے لیے امان ہی اور رشتہ داری ہی **ف** قیراط نصف دانگ ہی سو اونکی بولی ہی وزن مین پانچ جو کے برابر ملک مصر مین اسکی بہت چال تھی اور مصر کے بادشاہ نے ماریہ قبطیہ کو حضرت کے واسطے بھیجا تھا اون سے حضرت ابراہیم پیدا ہوئے سو اسواسطے مصر والون کو امان در پناہ ہوئی اور حضرت ہاجرہ حضرت اسمعیل کی ماں مصر کی تھیں اور حضرت اسمعیل عرب کے جد ہین سو مصر والون سے عرب کا ننہالی رشتہ ہوا اسواسطے اونکے ساتھ نیکی اور احسان کرنے کو حضرت نے فرمایا

۴۹۰ **خ** انس انکم ستلقون بعدی اثرۃ فاصبروا حتی تلقونی علی الحوض۔ بخاری مین انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے انصار سے فرمایا کہ البتہ میرے بعد تم پاؤگے اپنے سوا اوروں کو مقدم یعنی تمھارے سوا اور لوگون کو حکومت ملیگی تو تم صبر کرتے رہو یہانتک کہ تم حوض کوثر پر مجھسے ملو یعنی قیامت تک **ف** حضرت نے ایک انصاریون کو بلایا ملک بحرین مین جاگیر دینے کو انصار نے کہا کہ مہاجرین کو بھی ہم جیسی جاگیر دیجیے کہ ہمارے اگلے مسلمان ہین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اگر نہین لیتے ہو تو میرے بعد بھی حکومت اور ریاست کا حوصلہ نہ کرنا

۴۹۱ **د** ابو سعید انکم قد دنوتم من عدوکم والفطر اقوی لکم **ق** قال فکانت رخصۃ فمنا من صام ومنا من افطر ثم نزلنا منزلا آخر فقال انکم مصبحو عدوکم والفطر اقوی لکم فافطروا وکانت عزمۃ فافطرنا ثم لقد رایتنا نصوم مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بعد ذلک فی السفر۔ مسلم مین ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ تم اپنے دشمن سے قریب ہوگئے ہو اور روزہ توڑنا تمکو بہت مضبوط کردیگا یہ حضرت نے جب فرمایا کہ مکہ سے قریب ہوئے

کہا ابوسعید نے پھر ہم اوترے دوسری منزل پر پھر حضرت نے فرمایا کہ البتہ تم صبح کو لڑوگے اپنے دشمن سے اور روزہ توڑنا تمکو نہایت مضبوط کردیگا سو
توڑ ڈالو روزہ کو سفر میں توڑنا مباح تھا حضرت کے حکم سے فرض ہو گیا تو ہمنے روزہ توڑا پھر اس سفر کے بعد مقرر ہمنے اپنے تئین دیکھا کہ ہم سفر میں
روزہ رکھتے تھے حضرت کے ساتھ **ف** جس سال مکہ فتح ہوا حضرت مدینے سے رمضان میں روزے رکھے جہاد کو چلے جب مکے کے قریب پہنچے تو
تب حدیث فرمائی خلاصہ مطلب یہ کہ سفر میں روزہ رکھنا اور توڑنا دونوں درست ہے لیکن بشرط طاقت رکھنا افضل ہے مگر جہاد میں توڑنا افضل
ہے کہ وہان طاقت کا کام ہے بلکہ اوس سال جن لوگون نے روزہ نہ توڑا حضرت نے اونکو گنہگار فرمایا **ق** حُذَيْفَةُ اِنَّكُمْ ۴۹۲
لَا تَدْرُوْنَ لَعَلَّكُمْ اَنْ تُبْتَلَوْا بخاری اور مسلم میں حذیفہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ تم نہیں جانتے ہو شاید کہ تم بلا مین
ڈالے جاؤ **ف** حذیفہ رض سے روایت ہے کہ ہم حضرت کے ساتھ تھے حضرت نے فرمایا کہ گنو تو کتنے مسلمان کلمہ گو ہین ہمنے کہا کہ یا حضرت کیا ہمارے
واسطے کچھ آپ کو خوف ہے ہم لوگ تو چھ سو سے سات سو تک ہین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی سو جیسا حضرت نے فرمایا تھا ہم بلا مین پڑے کافرون کے
غلبے سے نماز نہ پڑھ سکتے تھے مگر چھپ کر ابتدا اسلام میں بہت اصحاب حبش وغیرہ کی طرف ملک چھوڑ کر نکل گئے تھے **ق** اَنَسٌ اِنَّكُمْ لَسْتُمْ ۴۹۳
مِثْلِيْ اَمَا وَاللّٰهِ لَوْ تَمَادَّ لِيَ الشَّهْرُ لَوَاصَلْتُ وِصَالًا يَدَعُ الْمُتَعَمِّقُوْنَ تَعَمُّقَهُمْ بخاری اور مسلم میں انس سے روایت
ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک کہ تم لوگ میرے برابر نہیں جان لو قسم خدا کی اگر رمضان کا مہینا مجکو زیادہ ہو جاتا تو برابر اتنے طے کے روزے رکھا جاتا
کہ چھوڑ دیتے شدت سے محنت کرنے والے اپنی شدت کو **ف** ایکبار حضرت نے آخر رمضان میں طے کے روزے رکھے بعضے اصحاب بھی حضرت کے
ساتھ طے کے روزے رکھنے لگے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی چاند جلد ہو گیا اگر مہینا زیادہ بڑھتا تو میں اتنا طے کرتا جاتا کہ لوگ عاجز ہو کر طے کرنا
چھوڑ دیتے یہ بات حضرت نے غصے سے فرمائی طے کا روزہ حضرت کو درست تھا اور دون کو نہین **و** اِبْنُ عَبَّاسٍ اِنَّكُمْ مُلَاقُو اللّٰهِ ۴۹۴
مُشَاةً حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا مسلم میں عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر تم قیامت میں خدا کو ملوگے پیدل چلتے
ننگے پیر ننگے بدن بے ختنہ ہوئے **ف** یعنی دنیا کے سامان میں شب و روز مشغول رہتے ہو سواری اور پوشاک پر مرتے ہو قیامت
میں یہ کچھ بھی نرہیگا کپڑا تک بدن پر نہوگا جیسے ننگے مادرزاد پیدا ہوئے تھے ویسے ہی قبرون سے اوٹھوگے

فصل اس فصل میں وہ حدیثیں ہیں جسمیں اِنَّكُنَّ کی لفظ ہے **ق** عَائِشَةُ اِنَّكُنَّ لَاَنْتُنَّ صَوَاحِبُ يُوْسُفَ مُرُوْا اَبَا بَكْرٍ ۴۹۵
فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ قَالَتْهُ فِيْ مَرَضِهِ الَّذِيْ تُوُفِّيَ فِيْهِ بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر تم
یوسف کے ساتھ والی عورتونکی طرح ہو یعنی کیون خلاف نمائی کرتے ہو کہو ابی بکر سے کہ لوگون کو خود امام ہو کر نماز پڑھاوے یہ حضرت نے اوس بیماری میں فرمایا جسمین
انتقال ہوا **ف** بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے مرض الموت میں فرمایا کہ کہو ابی بکر رضہ سے لوگون کو نماز پڑھاوے میںنے
کہا کہ ابوبکر نرم دل مرد ہے اگر حضرت کے مقام پر نماز پڑھانے کو کھڑا ہوگا رونے لگے گا قرآن کی آواز لوگ نسنینگے عمر رضہ کو فرمایئے کہ نماز پڑھاوے حضرت نے
فرمایا کہ ابوبکر رضہ سے کہو کہ نماز لوگون کو پڑھاوے پھر میںنے حفصہ رضہ کو کہا کہ تم حضرت کو کہو حفصہ نے حضرت سے یہی کہا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی چنانچہ حضرت
کی حیات میں پانچ دن صدیق اکبر رضہ نے امامت سے نماز پڑھائی یہ اشارہ ہوا صدیق اکبر کی خلافت کا کہ جو عہدہ حضرت کا خاص تھا یعنی نماز کی
امامت کا سو اپنی زندگی میں صدیق اکبر رضہ کو دیا جیسے بادشاہ اپنی زندگی میں کسیکو تخت و چتر شاہی دیوے تو یہ علامت ہے کہ بادشاہ نے اوسکو ولیعہد کیا

فصل اس فصل میں وہ حدیثیں ہیں جنکے سر پر اِنَّمَا ہے **ق** اِبْنُ عُمَرَ اِنَّمَا اَجَلُكُمْ فِيْ اَجَلِ مَنْ خَلَا مِنَ الْاُمَمِ ۴۹۶
كَمَا بَيْنَ صَلٰوةِ الْعَصْرِ اِلٰى مَغْرِبِ الشَّمْسِ وَ اِنَّمَا مَثَلُكُمْ وَ مَثَلُ الْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰى كَرَجُلٍ اِسْتَعْمَلَ

عمّالا فقال من يعمل لي الى نصف النهار على قيراط قيراط فعملت اليهود الى نصف النهار على قيراط قيراط ثم
قال من يعمل لي من نصف النهار الى صلوة العصر على قيراط قيراط فعملت النصارى من نصف النهار
الى صلوة العصر على قيراط قيراط ثم قال من يعمل لي من صلوة العصر الى مغرب الشمس على قيراطين
قيراطين الا فانتم الذين تعملون من صلوة العصر الى مغرب الشمس على قيراطين الا لكم الاجر
مرتين فغضبت اليهود والنصارى فقالوا نحن اكثر عملا واقل عطاء قال الله تعالى وهل ظلمتكم
قالوا لا قال فانه فضلي اعطيه من تشاء بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
سوا اسکے کوئی مثل نہین ہو سکتی کہ عمر اور مدت تمھاری ای مسلمانون اگلی امتون کی عمر اور مدت کے مقابلے مین ایسی ہے جیسے عصر کی نماز سے
شام تک یعنی اگلی امتون کی زندگی زیادہ تھی جیسے صبح سے عصر تک اور مسلمانون کی عمر کم جیسے عصر سے شام تک اور نہین ہے مثل تمھاری ای
مسلمانون اور مثل یہود اور نصاری کی مگر جیسے مثال اوس مرد کی جسنے کام کروایا کاریگرون سے اور اوسنے کہا کہ جو میرا کام کرے صبح سے دوپہر تک
اوسکو ایک ایک قیراط ملیگا سو کام کیا یہود نے دوپہر تک ایک ایک قیراط پر پھر کہا اوس مرد نے کہ جو میرا کام کرے دوپہر سے عصر کی نماز تک اوسکو
ایک ایک قیراط مزدوری ملیگی تو نصاری نے دوپہر سے عصر تک ایک ایک قیراط پر مزدوری کی پھر اوس مرد نے کہا کہ جو میرا کام کرے عصر کی نماز سے شام
تک اوسکو دو دو قیراط مزدوری ملیگی جانو ای مسلمانون سو وے لوگ تم ہو جنھون نے عصر سے شام تک کام کیا دو دو قیراط پر جان رکھو کہ تمھاری دوہری
دونی ہے سو غصے ہونگے یہود اور نصاری قیامت مین پھر کہینگے کہ ہم کام مین تو زیادہ ہین اور مزدوری مین کم یعنی یہ عجب ہے کہ کام بہت محنت کم خدا
فرماویگا کیا مینے تم پر کچھ ظلم کیا یعنی جو مزدوری ٹھہر گئی تھی اوس سے کچھ کم دیا کہینگے کہ جو ٹھہرا تھا اوس سے کم نہین ملا خدا فرمائیگا سو یہ تو
یعنی دونی مزدوری دینا میرا فضل ہے جسکو چاہون اوسکو دون ف یعنی یہود اور نصاری کی ہر چند عمرین زیادہ تھین اور عبادت بہت لیکن
امت محمدی کو باوجود کم عمری اور قلت عبادت اون سے ثواب دونا ہے یہ خدا کا فضل ہے اپنے حبیب کی ضعیف امت پر اور یہی حدیث مطابق مضمون
انجیل متی کے ہے جو موجود ہے ایسا لکھا ہے انجیل باب ۲۰ آیت ۱ مین عیسی علیہ السلام نے فرمایا کہ ایک مالک نے صبح کے وقت ایک دینار پر مزدور مقرر کیے
اپنے باغ مین بھیجے پھر چند ساعت کے بعد یعنی چار گھڑی دن چڑھے اور دوپہر کے بعد مزدور اوتنی مزدوری پر باغ مین بھیجے شام کو ہر ایک مزدور کو ایک
ایک دینار دیا پہلون نے شکوہ کیا کہ ہم دن بھر محنتی اور یہ تھوڑی دیر کے محنتی برابر ہو گئے مالک نے جواب دیا کہ کیا مینے تم پر ظلم کیا جو تمھاری مزدوری مقرر
ہوئی تھی سو تمنے پائی مجھکو اپنے مال مین اختیار ہے جتنا جسکو چاہون دون علی ہذا القیاس پہلے پچھلے ہو جاوینگے اور مقدم موخر بلائے گئے تو بہت لوگ
ہین لیکن مقبول اور برگزیدہ کم ہین انتہی انجیل کی تقریر سے صاف ثابت ہوا کہ امت محمدی امت موسوی اور عیسوی سے برگزیدگی اور ثواب مین افضل ہے
ہوا اسکا سبب یہ کچھ امت کا نہین خدا کا کرم ہے یہود اور نصاری نے تو اور عمل سے کیا ہوتا ہے الہی ہزار ہزار شکر ترے احسان کا کہ اپنے حبیب کی امت مین ہمکو
کیا ق سهل بن سعد انما الاعمال بالخواتيم بخاری اور مسلم مین سہل بن سعد سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین اعتبار ۴۹۷
کامون کا مگر خاتمے پر ف ایک شخص جہاد مین کافرون سے خوب لڑا حضرت نے فرمایا کہ یہ شخص دوزخی ہے لوگون کو تعجب ہوا آخر کو اوس شخص نے اپنے
تئین آپ ہلاک کیا سو حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اعمال کا کچھ اعتبار نہین جب تک انجام بخیر نہو ابو هريرة انما الامام جنة ۴۹۸
يقاتل من ورائه ويتقى به فان امر بتقوى الله وعدل كان له بذلك اجر وان يأمر بغيره كان
عليه منه مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا نہین ہے سردار مگر جیسے ڈھال کہ اوسکی آڑ مین لڑے اور اپنے تئین بچاوے

اوسکے سبب سے یعنی لڑائی سردار کی ہمت اور تدبیر پر ہوتی ہے اور اوسکی محافظت اور اطاعت لشکر کو ضروری ہے سو اگر سردار خدا کی پرہیزگاری کا حکم کرے
اور انصاف کرے تو اوسکے سبب سے اوسکو ثواب ملیگا اور اگر اسکے سوا حکم کرے یعنی خلاف شرع تو اوسکے سبب اوسپر عذاب ہوگا ق البراء ۴۹۹
بن عازب اِنَّمَا الْخَالَةُ اُمٌّ بخاری اور مسلم مین براء بن عازب سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خالہ تو ماہی یعنی ماکے برابر ہے ف
علی مرتضی اور جعفر طیار رضہ اور زید رضہ مین گفتگو ہوئی حضرت حمزہ کی بیٹی کی پرورش مین کہ اوسکے ماباپ مرگئے تھے ہر ایک شخص چاہتا تھا کہ اوسکو ہم
پالین حضرت نے پوچھا کہ اسکی خالہ کسکے نکاح مین ہے معلوم ہوا کہ جعفر کے نکاح مین ہے حضرت نے جعفر کو دلائی پھر یہ حدیث فرمائی علما نے اسی حدیث سے
نکالا ہے کہ اگر چھوٹے لڑکے کی ماں مرجاوے تو اوسکی ماں کی رشتہ دار عورتین اوسکو پالین جیسے خالہ اور نانی ق اُسَامَة بن زید اِنَّمَا الرِّبٰوا ۵۰۰
فِی النَّسِیْئَةِ بخاری اور مسلم مین اسامہ بن زید سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بیاج تو صرف وعدے مین ہے ف بیاج نام ہے ایک جنس
وزنی مین زیادہ لینے کا خواہ دست بدست ہو خواہ وعدے سے اور اگر دو جنسین ہون تو وعدہ بیاج ہے زیادتی سود نہین اور اس حدیث کے ظاہر
سے معلوم ہوا کہ دست بدست مین زیادہ لینا بیاج نہین ہے مطلب یہ ہے کہ جب دو جنس ہون جیسے چاندی کو سونے سے بیچے تو دست بدست زیادہ لینا
بیاج نہین ہے مگر وعدہ بیاج ہے اور بعض علما اس حدیث کو منسوخ کہتے ہین واللہ اعلم خ عایشة اِنَّمَا الرَّضَاعَةُ مِنَ الْمَجَاعَةِ بخاری ۵۰۱
مین حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ شیرخوارگی تو صرف بھوکہ سے ہے ف یعنی جس شیرخوارگی سے نکاح حرام ہوتا ہے
تو اوسکا اعتبار طفلی تک ہے کہ چھوٹے لڑکے کی بھوکہ سوا دودھ نہین جاتی اور اگر جوان آدمی کسی عورت کا دودھ پیوے تو اوسکا کچھ اعتبار نہین وہ
نکاح کو نہین روکتا م ابی سعید اِنَّمَا الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ هذا احادیث منسوخ م مسلم مین ابوسعید سے روایت ہے کہ حضرت نے ۵۰۲
فرمایا کہ پانی تو صرف پانی نکلنے سے ہے یہ حدیث منسوخ ہے ف یعنی جب منی نکلے تو پانی سے غسل واجب ہوتا ہے اس حدیث کا حکم منسوخ ہے
چنانچہ دوسری حدیث مین آیا ہے کہ صرف دخول سے غسل واجب ہوتا ہے منی نکلے یا نہ نکلے ق جابر اِنَّمَا الْمَدِیْنَةُ کَالْکِیْرِ تَنْفِیْ خَبَثَهَا ۵۰۳
وَتَنْصَعُ طِیْبَهَا بخاری اور مسلم مین جابر رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مدینہ تو جیسے بھٹی ہے لوہار کی چھانتا ہے میل کچیل کو اور نکھارتا
ہے ستھرے کو ف ایک گنوار مدینے مین آیا مسلمان ہوا جب اوسکو تپ چڑھی تو مرتد ہوکر نکل گیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی
منافق اور بے ایمان مدینے مین نہین رہ سکتا ایماندار اوس مین ٹھہرتا ہے م رافع بن خدیج اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ اِذَا اَمَرْتُکُمْ بِشَیْءٍ مِنْ ۵۰۴
دِیْنِکُمْ فَخُذُوْا بِهٖ وَاِذَا اَمَرْتُکُمْ بِشَیْءٍ مِنْ رَأْیِیْ فَاِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مسلم مین رافع بن خدیج سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ مین بھی آدمی ہون جب مین تمکو تمھارے دین کی بات بتلاؤن تو اوسکو پکڑ لیا کرو یعنی وسپر عمل کیا کرو اور جب مین تمکو کچھ اپنی عقل سے دنیا کی صلاح
بتلاؤن تو مین بھی آخر آدمی ہی ہون ف جب حضرت مدینے مین آئے تو وہان کے لوگون کا دستور تھا کہ نر کھجور کا مادہ کھجور مین پیوند کیا کرتے تھے
حضرت نے اوسکو بیفائدہ جانکر منع کیا اوس سال کھجور نہ پیدا ہوئی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی میری اطاعت تم پر دین کے کامون مین واجب
دنیا کے کام مین واجب نہین اسواسطے کہ مین بھی آدمی ہون دنیا کے کام مین اگر میری اٹکل مین کچھ چوک پڑے تو کیا عجب ہے دین وہ ہے جسمین عذاب و ثواب کا
ذکر ہو اور آخرت کے نفع نقصان کا بیان ہو ق ابن مسعود اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ اَنْسٰی کَمَا تَنْسَوْنَ فَاِذَا نَسِیْتُ فَذَکِّرُوْنِیْ ۵۰۵
بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن مسعود رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مین بھی آدمی ہی ہون بھول جاتا ہون جیسا تم بھول جاتے ہو تو جب مین کچھ
بھول جاؤن تو تمکو یاد دلا دیا کرو ف مصابیح مین عبداللہ بن مسعود رضہ سے پوری روایت یون ہے کہ حضرت نے ایکبار ظہر کی پانچ رکعتین پڑھین
اصحاب نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ کیا نماز بڑھ گئی حضرت نے فرمایا کہ یہ کیا کہتے ہو اصحاب نے کہا کہ حضرت نے بجاے چار رکعت کے

پانچ رکعت پڑھیں تو حضرت نے بعد سلام کے سہو کے دو سجدے کیے پھر حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ نسیان مقتضائے بشریت ہے پیغمبرین کو بھی ہوتا ہے لیکن پیغمبر کا نسیان حکمت سے خالی نہیں چنانچہ سہو کا مسئلہ بھی معلوم ہو گیا

۵۰۶ ق اُمّ سَلَمَةَ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ وَإِنَّهُ يَأْتِينِي الْخَصْمُ فَلَعَلَّ بَعْضَهُمْ أَنْ يَكُونَ أَبْلَغَ مِنْ بَعْضٍ فَأَحْسِبُ أَنَّهُ صَادِقٌ فَأَقْضِي لَهُ فَمَنْ قَضَيْتُ لَهُ بِحَقِّ مُسْلِمٍ فَإِنَّمَا هِيَ قِطْعَةٌ مِنَ النَّارِ فَلْيَحْمِلْهَا أَوْ يَذَرْهَا بخاری اور مسلم میں ام سلمہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میں بھی آدمی ہی ہوں اور البتہ آتا ہے میرے پاس مدعی اور مدعی علیہ سو شاید بعضا شخص بعضے سے زیادہ گویا اور خوش تقریر ہوتا ہے تو میں جانتا ہوں کہ وہ سچا ہے تو فیصلہ کر دیتا ہوں اوسکے موافق سو جسکو کہ میں کسی مسلمان کا حق دلا دوں تو وہ تو اوسکے حق میں دوزخ کا ٹکڑا ہے خواہ اوسکو وہ تھا لیوے یا چاہے چھوڑ دیوے

۵۰۷ ق عَائِشَةُ إِنَّمَا أَهْلَكَ الَّذِينَ قَبْلَكُمْ أَنَّهُمْ كَانُوا إِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الشَّرِيفُ تَرَكُوهُ وَإِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الضَّعِيفُ أَقَامُوا عَلَيْهِ الْحَدَّ وَايْمُ اللهِ لَوْ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ لَقَطَعْتُ يَدَهَا بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اسی نے تو کھپا دیا اونکو جو تم سے پہلے تھے کہ جب اون میں کوئی شریف اور امیر چوری کرتا تھا تو اوسکو چھوڑ دیتے بے سزا دیے اور جب اون میں کوئی بیچارا غریب چوری کرتا تو اوسپر چوری کی سزا کرتے اور قسم ہے خدا کی کہ اگر فاطمہ محمد کی بیٹی چراوے تو قطع کروں اوسکا ہاتھ کاٹوں ف فاطمہ قیس کی بیٹی قریش میں شریف زادی تھی اوسنے چوری کی لوگوں نے اوسکی سفارش کی حضرت نے فرمایا کہ خدا کی سزا مقرر کی ہوئی میں سفارش کرتے ہو پھر اوسکی سفارش حضرت نے نمانی بعد اوسکے یہ حدیث فرمائی پھر اوسکے ہاتھ کو کٹوا ڈالا معلوم ہوا کہ حکم شرع میں کسی کی رعایت نہ چاہیے اگلی امتیں اسی کے سبب سے ہلاک ہوئیں کچھ زمانہ میں اسلام کی بھی سلطنت شرع میں سستی کرنے سے سست ہو گئی اور یہ جو بعضے نادان کہتے ہیں کہ ہر چند سینہ زنی اور نوحہ گری حرام ہے لیکن بسبب مصطفٰے اور جگر گوشہ فاطمہ زہرا یعنی حسین کے غم میں درست ہے سو اس حدیث سے معلوم ہوا کہ غلط بات ہے اسواسطے کہ حکم شرع سب کے واسطے برابر ہے جو چیز حرام ہے سب کے واسطے برابر ہے شریف اور رذیل کا اسمیں کچھ فرق نہیں

۵۰۸ خ ابْنُ عُمَرَ إِنَّمَا بَقَاؤُكُمْ فِيمَا سَلَفَ قَبْلَكُمْ مِنَ الْأُمَمِ كَمَا بَيْنَ صَلَوٰةِ الْعَصْرِ إِلَى غُرُوبِ الشَّمْسِ بخاری میں عبد اللہ بن عمر رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تمھاری زندگی کی مدت جو تم سے اگلے امتیں ہو چکیں ہیں انکی نسبت ایسی ہے جیسی مدت عصر کی نماز سے شام تک یعنی اگلی امتوں کی عمر بہت ہوتی تھی اور تمھاری کم یعنی اس تھوڑی زندگی میں جسقدر عبادت ہو سکے سو کرلو دنیا کی ہوس میں زیادہ نہ پھنسو

۵۰۹ خ جُبَيْرُ بْنُ مُطْعِمٍ إِنَّمَا بَنُو الْمُطَّلِبِ وَبَنُو هَاشِمٍ شَيْءٌ وَاحِدٌ بخاری میں جبیر بن مطعم رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مطلب کی اولاد اور ہاشم کی تو ایک ہی چیز ہے ف عبد مناف کے چار بیٹے ایک ہاشم دوسرے مطلب تیسرے عبد شمس چوتھے نوفل سو جبیر بن مطعم نوفل سے اور حضرت عثمان عبد شمس سے ہیں سو حضرت نے خیبر کا پانچواں حصہ ہاشم اور مطلب کی اولاد کو دیا عبد شمس اور نوفل کی اولاد کو نہ دیا تب جبیر بن مطعم اور عثمان رضہ نے حضرت سے عرض کی کہ یا رسول اللہ بنی ہاشم کی شرافت اور بزرگی کے تو ہم قائل ہیں لیکن اسکا کیا سبب ہے کہ مطلب کی اولاد کو حضرت نے دیا اور عبد شمس اور نوفل کی اولاد کو نہیں اگر یہ برابری کی قرابت دیا ہے تو ہم اور وہ حضرت کے ساتھ برابر ہیں تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی ہاشم اور مطلب کی اولاد کبھی جدا نہیں رہی کفر اور اسلام میں رنج اور غم میں ہمیشہ شریک رہی یہ سبب ہے اونکی خصوصیت کا اسی سبب سے امام شافعی بنی مطلب کو آل میں داخل جانتے ہیں

۵۱۰ ق سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ إِنَّمَا جُعِلَ الْإِذْنُ مِنْ قِبَلِ الْبَصَرِ بخاری اور مسلم میں سہل بن سعد رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ آنے کی اجازت مانگنا تو صرف نظر ہی کے سبب سے ٹھہرایا گیا ہے ف صحیحین میں روایت ہے کہ ایک شخص حضرت کے گھر جھانکنے لگا حضرت نے

فرمایا کہ اگر میں تجھکو جھانکتے دیکھتا تو تیری آنکھ پھوڑ ڈالتا پھر حدیث فرمائی یعنی شرع میں جو حکم ہی گھر میں داخل ہونیکی اجازت مانگنے کا تو صرف اتنے واسطے ہی کہ آدمی کی نظر نامحرم پر نہ پڑے اور جب تو نے جھانکا تو اذن مانگنے کا کیا فائدہ ہوا تو معلوم ہوا کہ بیگانے گھر میں جھانکنا سخت حرام ہی

۵۱۱ ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهٖ فَلَا تَخْتَلِفُوْا عَلَيْهِ بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ امام تو اسی واسطے مقرر ہوا ہی کہ اوسکی پیروی کیجیے سو امام کے خلاف نکرو یعنی جو امام کرے سو مقتدی بھی کریں ف اسمیں اختلاف ہی کہ اگر امام بیٹھے عذر سے نماز پڑھاوے تو مقتدی کیا کریں امام احمد کے نزدیک موجب حدیث کے تو مقتدی بھی امام کے ساتھ بیٹھکر نماز پڑھیں اور امام مالک کے نزدیک بیٹھکر نماز میں امامت کرنا درست نہیں اور امام اعظم اور امام شافعی کے نزدیک اگر امام عذر سے بیٹھا ہو تو مقتدی کھڑے ہو کر نماز پڑھیں چنانچہ حضرت نے آخر عمر میں بیٹھکر امامت کی اور اصحاب نے پیچھے کھڑے ہو کر اقتدا کی تو حضرت کے پچھلے فعل سے یہ حدیث قولی منسوخ ہوئی

۵۱۲ ق اِبْنُ عَبَّاسٍ اِنَّمَا حُرِّمَ مِنَ الْمَيْتَةِ اَكْلُهَا بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن عباس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مردے کا تو صرف کھانا ہی حرام ہی ف حضرت نے ایک مردہ بکری دیکھی کہ پھینک دی ہی تو فرمایا کہ اسکی کھال کیوں نہ کھینچ لی اور مصالحے کیوں نہ پاک کر لی کہ تمھارے کام آتی لوگوں نے کہا کہ یہ مردہ ہی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی مردے کا کھانا البتہ حرام ہی کھال لینا تو منع نہیں اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مردے کی ہڈی اور دانت و بال وغیرہ میں ورپاؤ ورپھالینا درست ہی

۵۱۳ خ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِنَّمَا سُمِّيَ الْخَضِرُ لِاَنَّهٗ جَلَسَ عَلٰى فَرْوَةٍ بَيْضَاءَ فَاِذَا هِيَ تَهْتَزُّ تَحْتَهٗ خَضْرَاءَ بخاری میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خضر کا نام تو اسی سبب سے خضر مشہور ہوا کہ صاف چٹیل زمین اونکے بیٹھنے سے نیچے سرسبز ہوگئی ف خضر کا نام ایلیا ہی خضر کہتے ہیں سرسبز کو جیسے اونکی برکت سے زمین سرسبز ہوگئی تو وہ خضر مشہور ہوگئے یعنی ہرے

۵۱۴ ق عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ اِنَّمَا كَانَ يَكْفِيْكَ اَنْ تَقُوْلَ بِيَدَيْكَ هٰكَذَا ثُمَّ ضَرَبَ بِيَدَيْهِ الْاَرْضَ ضَرْبَةً وَّاحِدَةً ثُمَّ مَسَحَ الشِّمَالَ عَلَى الْيَمِيْنِ وَظَاهِرَ كَفَّيْهِ وَوَجْهَهٗ وَفِيْ رِوَايَةٍ ثُمَّ ضَرَبَ بِيَدَيْهِ اِلَى الْاَرْضِ فَنَفَضَ بِيَدَيْهِ فَمَسَحَ وَجْهَهٗ وَكَفَّيْهِ قَالَهٗ لَهٗ بخاری اور مسلم میں عمار بن یاسر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تجھکو تو بس یہی کفایت کرتا تھا کہ تو اشارہ کرتا اپنے دونوں ہاتھوں سے اسطرح پھر حضرت نے اپنے دونوں ہاتھ زمین پر ایکبار مارے پھر ملا بائیں ہاتھ کو داہنے ہاتھ پر اور ظاہر دونوں اپنی ہتھیلیوں پر اور اپنے مونھ پر اور دوسری روایت یوں ہی کہ پھر اپنے دونوں ہاتھ زمین پر مارکے پھر اپنے ہاتھ جھاڑے پھر اوس سے ملا اپنے مونھ اور دونوں ہتھیلیوں کو یہ حضرت نے عمار کو فرمایا ف روایت ہی عمار رضی اللہ عنہ سے کہ حضرت نے مجھکو کسی کام کو بھیجا تو مجھکو نہانے کی حاجت ہوئی اور میں نے پانی نپایا تو میں زمین پر لوٹا جیسے جانور لوٹتا ہی یعنی یہ سمجھے کہ جیسے غسل میں پانی سب جگہ پہنچانا ضروری ہی ویسے ہی مٹی بھی ضرور ہوگی عمار کہتے ہیں کہ پھر یہ میں نے حضرت سے عرض کیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ تیمم وضو اور غسل دونوں کا بدلا ہی جب پانی نہو یا بیماری ہو امام احمد کے مذہب میں تیمم ایک ضربہ ہی اور یہی حدیث اونکی دلیل مضبوط ہی امام اعظم اور امام شافعی اور امام مالک کے مذہب میں تیمم میں دو ضربے ہیں اونکی دلیل اور حدیثیں ہیں چنانچہ طبرانی اور دارقطنی اور حاکم نے جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ حضرت نے فرمایا کہ تیمم دو ضربے ہیں ایک ضربہ مونھ کیواسطے اور دوسرا ضربہ ہاتھوں کو کہنیوں تک اور سنن ابی داود میں عمار سے اسی طرح کی روایت ہی حاکم نے کہا کہ یہ حدیث صحیح ہی لیکن بخاری اور مسلم میں نہیں باقی اسکی تفصیل صراط مستقیم سفر السعادت کی شرح میں مذکور ہی

۵۱۵ م اِبْنُ عَبَّاسٍ اِنَّمَا مَثَلُ هٰذَا مَثَلُ الَّذِيْ يُصَلِّيْ وَهُوَ مَكْتُوْفٌ يَعْنِي الَّذِيْ يُصَلِّيْ وَرَاْسُهٗ مَعْقُوْصٌ مسلم میں عبد اللہ بن عباس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اسکی تو مثل یعنی جو اپنے سر کے بالوں کا جوڑا باندھ کر نماز پڑھے جیسے مثل اوس آدمی کی جو مشکیں بندھا نماز پڑھے

ف بالون کو جوڑا باندھکر نماز پڑھنا مرد کو مکروہ ہی بلکہ کھلا رہنے دیوے تاکہ بال بھی سجدہ کرین ۵۱۶ ہ اَبُو هُرَيْرَةَ إِنَّمَا مَثَلِي وَمَثَلُ
أُمَّتِي كَمَثَلِ رَجُلٍ اِسْتَوْقَدَ نَارًا فَجَعَلَتِ الدَّوَابُّ وَالْفَرَاشُ يَقَعْنَ فِيهِ وَأَنَا آخِذٌ بِحُجَزِكُمْ وَأَنْتُمْ
تَقَحَّمُونَ فِيهِ مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ میری مثال تم اور میری امت کی مثل جیسے مثال اوس مرد کی جسنے آگ جلائی پھر
اوسمین کیڑے اور پتنگے گرنے لگے اور مین کیڑے ہوئے ہون تمھاری کمرون کو اور تم نتے تا تل اندھا دھند اوسمین گرے پڑتے ہو ف یعنی لوگ حرص
اور گناہون مین بے تامل گرتے ہین جیسے آگ مین کیڑے پتنگے خوشی سے گرتے ہین اور جلتے ہین اور حضرت کمال شفقت سے اون نادانون کو بہت
روکتے ہین جیسے کوئی کسی کی کمر پکڑے روکے پر افسوس کہ نادان حرص نہین روکتے ۵۱۷ ق اَبُو هُرَيْرَةَ إِنَّمَا هٰذَا مِنْ إِخْوَانِ الْكُهَّانِ
قَالَهُ لِحَمَلِ بْنِ مَالِكِ بْنِ النَّابِغَةِ بخاری مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے حمل بن مالک بن نابغہ کو فرمایا کہ تو یہ کاہنون
کے بھائیون سے ہی ف ایک عورت نے دوسری عورت کو پتھر مارا اوسکے پیٹ کا بچہ گر پڑا حضرت نے اوسکے عوض مین ایک غلام دلایا تو
حمل بن مالک نے کہا جو بچہ کہ نہ بولا نہ کھایا نہ پیا اوسکی دیت کیونکر دون کَيْفَ أَغْرَمُ مَنْ لَا شَرِبَ وَلَا أَكَلَ وَلَا نَطَقَ وَلَا اسْتَهَلَّ فَمِثْلُ ذٰلِكَ يُطَلُّ یعنی کیون عوض دلوایا اوسکا
جسنے نہ پیا نہ کھایا نہ بولا نہ چلایا ایسے کا بدلا تو عبث دلایا تب حضرت نے اوسکے حق مین یہ حدیث فرمائی کاہن عرب مین وہ لوگ تھے جو جھوٹی باتین
بنا بنا کر ملا کر کہتے تھے ایک سچی بات مین سو جھوٹھ ملا کر سجع یعنی تُک جوڑ کے نادانون کو بہکاتے تھے سو حضرت نے فرمایا کہ یہ شخص بھی ویسا ہی
باتون کو تک بندی سے کاہنون کی طرح سے کہتا ہی یہ بھی ونمین داخل ہی اسی طرح ہندوستان مین بھی وہی تباہی خلاف شرع باتون مین نادانون
کے بہکانے کے واسطے بعضے بیدین تک بندی کرتے ہین جیسا کسی مردودنے یون کہا ہی معاذ اللہ کہ خدا کے چار بیٹے بھنگ بوزہ نماز
روزہ کسینے بھنگ بوزہ لیا کسینے نماز روزہ اسی طرح اور بہتیری خرافاتین جاہلون مین مشہور ہین یہ لوگ بھی کاہنون مین داخل ہین اور
خدا اور رسول کے دشمن ۵۱۸ ہ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو إِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِاخْتِلَافِهِمْ فِي الْكِتَابِ مسلم مین عبد اللہ
بن عمرو رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو لوگ تمسے آگے تھے صرف کتاب الٰہی مین اختلاف کرنے سے برباد ہوئے ف
عبد اللہ بن عمرو رضی سے روایت ہی کہ دو مرد نے مین ایک قرآن کی آیہ مین اختلاف کیئے تھے حضرت اونکی گفتگو سنکر غصہ ہوئے پھر یہ حدیث فرمائی
مطلب یہ کہ جب آیت کی قراءت دو طرح پر ثابت ہوئی تو اوسمین اختلاف نکرے یہ نہین کہ ایک کو تو مانے اور دوسری قراءت کی انکار کرے
بلکہ دونون کو مانے ۵۱۹ ق زَيْنَبُ بِنْتُ جَحْشٍ إِنَّمَا هِيَ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ وَعَشْرٌ وَقَدْ كَانَتْ إِحْدَاكُنَّ فِي
الْجَاهِلِيَّةِ تَرْمِي بِالْبَعْرَةِ عَلَى رَأْسِ الْحَوْلِ بخاری اور مسلم مین زینب بنت جحش رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ یہ
عورت پھاوند مرنے کے بعد تو چار مہینے اور دس ہی دن کی تو عدت ہی اور کفر کے وقت تم عورتون مین ہر ایک مینگنی پھینکتی تھی برس دن
کے بعد ف مسلم مین روایت ہی کہ حضرت سے ایک عورت نے کہا کہ میری بیٹی کا خاوند مرگیا ہی سو وہ عدت مین بیٹھی ہی اور اوسکی آنکھ درد
کرتی ہی مین اوسمین سرمہ لگاؤن حضرت نے منع کیا پھر یہ حدیث فرمائی کفر کے زمانے مین دستور تھا کہ جب خاوند مرتا تو عورت تنگ مکان مین عدت
بیٹھتی اور برے کپڑے پہنتی سر اور خوشبو نہ لگاتی جب ایک برس گذر جاتا تو ایک بکری یا چڑیا کو شرمگاہ سے ملکر چھوڑتی اور مینگنیان سر پر پشت پر پھینکتی
عدت سے باہر ہوتی شرع مین یہ مصیبت موقوف ہوئی چار مہینے دس دن کی عدت ٹھہری کہ اتنے دن خاوند کے گھر مین رہے اور کچھ سنگار نکرے حضرت نے فرمایا
کہ اسلام مین برسدن کی مصیبت گئی آسانی ہوئی اسو بھی تمسے نہین سہا جاتا ۵۲۰ ہ حَفْصَةُ إِنَّمَا يَخْرُجُ مِنْ غَضْبَةٍ يَغْضَبُهَا
يَعْنِي الدَّجَّالَ مسلم مین حضرت حفصہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ دجّال تو نکلیگا قہر سے کہ غصہ کیا کریگا ف حضرت کے وقت مین

مدینے میں ایک شخص تھا ابن صیاد نام عجائب باتیں اوس سے ظاہر ہوتی تھیں بعضے لوگون کو شبہ تھا کہ وہ دجال ہے ایک روز عبد اللہ بن عمر کو ملا عبد اللہ نے
اوسکو غصہ دلایا غصے سے اتنا اوسکا بدن پھولا کہ راہ بند ہوگئی حضرت حفصہ رض نے اپنے بھائی عبد اللہ بن عمر کو تب حدیث سنائی یعنی دجال ظاہر
قہر الٰہی ہے تو نے ابن صیاد کو کیون غصہ دلایا شاید یہی دجال ہو تحقیق یہ ہے کہ اسکے سوا دجال اور شخص ہے چنانچہ اوسکا مفصل حال اور حدیث میں مذکور ہے
اور تمیم صحابی نے اوسکو بچشم دیکھا اور اوسکا قصہ حضرت سے کہا

۵۲۱

خ اُمُّ سَلَمَةَ إِنَّمَا يَكْفِيكِ أَنْ تَحْثِي عَلَى رَأْسِكِ ثَلٰثَ حَثَيَاتٍ ثُمَّ تُفِيضِينَ عَلَيْكِ الْمَاءَ فَتَطْهُرِينَ بخاری مین حضرت ام سلمہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تجکو تو یہی کفایت کرتا ہے کہ تو تین چلو
اپنے سر پر ڈالے پھر تمام بدن پر پانی بہاوے تو پاک ہو جاوے ف مصابیح مین روایت ہے کہ حضرت ام سلمہ رض نے حضرت سے پوچھا کہ یا حضرت مین اپنے
سر کی چوٹی بہت مضبوط باندھتی ہون کیا میں غسل کی حالت مین چوٹی کھول ڈالا کرون تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی جب بالون کی جڑ مین
پانی پہونچا تو چوٹی کھولنا ضرور نہیں اور یہی مذہب سب اماموں کا لیکن مرد کو غسل مین جوڑا کھولنا ضرور ہے

۵۲۲

ع عُمَرُ إِنَّمَا يَلْبَسُ الْحَرِيرَ مَنْ لَا خَلَاقَ لَهٗ مسلم مین عمر فاروق رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ریشمی کپڑا تو وہ پہنتا ہے جو آخرت میں بے نصیب ہے

اَلْبَابُ الثَّالِثُ

۵۲۳

اس باب مین وہ حدیثیں ہیں جنکے سر پر لا آیا ہے ق اَبُوْ مُوْسٰى لَا أَحَدَ أَصْبَرُ عَلٰى أَذًى سَمِعَهٗ مِنَ اللّٰهِ إِنَّهٗ يُشْرَكُ بِهٖ وَيُجْعَلُ لَهُ الْوَلَدُ ثُمَّ هُوَ يُعَافِيهِمْ وَيَرْزُقُهُمْ بخاری و مسلم مین ابو موسیٰ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ایذا سننے پر خدا سے
زیادہ کوئی صبر کرنے والا اور غصے کا روکنے والا نہیں حال تو یہ ہے کہ لوگ اوسکے ساتھ شرک کرتے ہیں اور اولاد اوسکی ٹھہراتے ہین تس پر بھی ان کا قصور معاف کرتا
ہے اور روزی دیتا ہے

۵۲۴

ق اِبْنُ مَسْعُوْدٍ لَا أَحَدَ أَغْيَرُ مِنَ اللّٰهِ وَلِذٰلِكَ حَرَّمَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَلَا أَحَدَ أَحَبُّ إِلَيْهِ الْمَدْحُ مِنَ اللّٰهِ وَلِذٰلِكَ مَدَحَ نَفْسَهٗ وَفِي رِوَايَةِ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ لَا شَيْءَ أَغْيَرُ مِنَ اللّٰهِ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن مسعود رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا سے زیادہ کوئی شخص غیرت دار نہیں اور
اسی واسطے اوسنے بے حیائی کے کام کھلے ہوں خواہ چھپے جیسے شراب اور حرام کاری سب حرام کیے اور خدا سے زیادہ کوئی نہیں جسکو اپنی تعریف بہت
پسند آتی ہو اور اسی واسطے اوسنے اپنی ذات کی تعریف کی ہے اور اسما بنت ابی بکر کی روایت مین یون ہے کہ کوئی چیز خدا سے زیادہ غیرت دار نہیں

۵۲۵

خ اِبْنُ عَبَّاسٍ لَا بَأْسَ عَلَيْكَ طَهُوْرٌ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ قَالَهٗ لِأَعْرَابِيٍّ دَخَلَ عَلَيْهِ يَعُوْدُهٗ بخاری
مین عبد اللہ بن عباس رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تجھپر کچھ حرج نہیں تپ گناہون سے پاک کرنے والی ہے اگر خدا نے چاہا یہ حضرت نے ایک
گنوار سے فرمایا اوسکی بیماری میں کو گئے تھے ف یعنی بیماری سے مسلمان کے گناہ دور ہوتے ہین کچھ حرج کی بات نہیں سنت ہے کہ جب بیمار کو دیکھنے
جاوے یون کہے کہ لَا بَأْسَ عَلَيْكَ طَهُوْرٌ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ خواہ اسکا مطلب فارسی یا ہندی زبان مین کہے

۵۲۶

م جَابِرٌ لَا تَأْكُلُوْا بِالشِّمَالِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْكُلُ بِالشِّمَالِ مسلم مین جابر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بائین ہاتھ سے نکھایا کرو کہ شیطان بائین ہاتھ
سے کھاتا ہے ف سنت ہے کہ تشریف کام داہنے ہاتھ سے کرے جیسے وضو کرنا کھانا کپڑے پہننا اور کمتر کام بائین ہاتھ سے جیسے استنجا کرنا
ناک جھاڑنا

۵۲۷

م اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَا تُبَادِرُوا الْإِمَامَ إِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوْا وَإِذَا قَالَ وَلَا الضَّالِّيْنَ فَقُوْلُوْا آمِيْنَ وَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوْا وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَقُوْلُوا اللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ امام سے آگے جلدی نکیا کرو جب امام اللہ اکبر کہے تو تم بھی اللہ اکبر کہا کرو اور جب وَلَا الضَّالِّيْنَ کہے تب تم آمین کہو اور جب وہ رکوع کرے تو تم بھی

رکوع کرو اور جب وہ سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم کہا کرو اللّٰھم ربنا لک الحمد **ف** حاصل یہ کہ امام کی اطاعت واجب ہے جب امام تکبیر و رکوع
٥٢٨ اور سجدہ پہلے کر لیوے تب تم کیا کرو امام پر سبقت نہیں درست **ق** ابن مسعود رض لا تباشر المرأۃ المرأۃ فتنعتها لزوجها کأنه
ینظر الیها. بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن مسعود رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ لگاوے بدن ایک عورت دوسری عورت سے پھر بیان
اوسکی شکل اور صورت کو اپنے خاوند سے اس طرح کرے گویا اوسکو دیکھتا ہے **ف** جب دوسری عورت کی شکل اپنے خاوند سے کہے گی تو
اوسکو اوسکا شوق پیدا ہوگا پھر خدا جانے کیا کیا فساد ہوں اس واسطے آنحضرت نے اسکو منع فرمایا غور کیا جائے کہ شریعت میں کیا کیا دور اندیشی
٥٢٩ ہے چنانچہ اسی واسطے اجنبی عورت کے ساتھ سفر اور تنہائی شرع میں منع ہے **و** ابو ھریرۃ رض لا تبتاعوا الثمر حتی یبدو صلاحہ
ولا تبتاعوا الثمر بالتمر مسلم میں ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا نہ بیچو پھل کو جب تک اوسکی صلاحیت ظاہر نہ ہو
یعنی جب تک آفت نہ ہو اور نہ بیچو پھل کو دوسرے پھل سے زیادہ کم کر کے یا ایک میوہ درخت پر لگا ہوا اور دوسرا ٹوٹا ہو **ف** امام شافعی
کے نزدیک جب تک کہ پھل پک نہ جاوے بیچنا نہیں درست ہے بموجب حدیث کے اور اگلے پھل سے پھل کو بیچنا اس واسطے منع کیا کہ شاید ایک کم ہو
٥٣٠ اور دوسرا زیادہ تو بیاج ہو گیا **ع** ابو ھریرۃ لا تبدؤا الیھود والنصاری بالسلام فاذا لقیتم احدھم فی
طریق فاضطروہ الی اضیقہ مسلم میں ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ یہود اور نصاری کو تم پہلے نہ سلام کیا کرو اور جب
تم اونمیں سے ملا کرو کسی راہ میں تو اوسکو بہت تنگ راہ کی طرف دبایا کرو **ف** یہود اور نصاری کو آپ سلام کرنا تو حرام ہے اور
اگر وے سلام کریں تو جواب دیجئے وعلیکم یعنی تجھ پر بھی جسکے تم لائق ہو اور تنگ راہ میں دبانا اس واسطے فرمایا کہ جب ان لوگوں نے راہ حق کو چھوڑا
٥٣١ تو ذلت کے لائق ہیں **ق** ابو بشیر الانصاری لا تبقین فی رقبۃ بعیر قلادۃ من وتر او قلادۃ الا قطعت
بخاری اور مسلم میں ابو بشیر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا نہ باقی رہے اونٹ کی گردن میں تانت کا گنڈا یا کوئی گنڈا مگر کاٹ ڈالا جاوے **ف**
گنڈا کاٹنا اسواسطے فرمایا کہ اونمیں گھنٹا باندھتے تھے اور گھنٹا رکھنا حرام ہے یا اس واسطے کہ وہ تانت یا چمڑے میں کچھ لکھکر بچاؤ
٥٣٢ لوگوں کی نظر لگنے کے واسطے باندھتے تھے جیسے ہندوستان میں عوام لوگ نیلا گنڈا جانور کے اسی خیال سے باندھتے ہیں **م** ابن عمر لا تبیعوا
الثمر حتی یبدو صلاحہ مسلم میں عبداللہ بن عمر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ بیچو میوہ کو جب تک اوسکی خوبی ظاہر ہو یعنی آفت
٥٣٣ ہو اور دور ہو اور پھر پکنے پے **و** عثمان لا تبیعوا الدینار بالدینارین ولا الدرھم بالدرھمین مسلم میں حضرت عثمان رض سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ بیچو ایک دینار کو دو سونے کے دیناروں سے اور نہ چاندی کے درم کو چاندی کے دو درموں سے **ف** یعنی چاندی سونے میں
٥٣٤ زیادہ لینا اور دینا بیاج ہے **ق** ابو سعید لا تبیعوا الذھب بالذھب الا مثلا بمثل ولا تشفوا بعضها علی بعض
ولا تبیعوا الورق بالورق الا مثلا بمثل ولا تشفوا بعضها علی بعض ولا تبیعوا منها غائبا بناجز بخاری اور مسلم
میں ابو سعید سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ بیچو سونے کو سونے کے ساتھ مگر برابر برابر اور زیادہ نہ کرو بعض کو بعض پر اور نہ بیچو چاندی کو چاندی سے مگر برابر برابر
اور نہ زیادہ کرو بعض کو بعض پر اور نہ بیچو غائب چاندی سونے کو موجود سے **ف** حاصل اسکا یہ ہے کہ جب ایک ہی جنس ہو تو اوسکا برابر برابر بیچنا
دست بدست ہے اور زیادہ دینا لینا اور مدت ٹھہرانا بیاج ہے اور جب دو جنس ہوں جیسے سونے کو چاندی سے بیچے تو زیادہ کمی درست ہے بشرطیکہ دست بدست ہو یعنی
وعدہ نہ ہو اور اگر سونے کو سونے سے یا چاندی کو چاندی سے بیچے اس طرح پر کہ ایک تو اوسوقت موجود ہو اور دوسرا غائب یعنی اوسکے دینے کا وعدہ ہو تو بھی بیع ہی نہیں درست
٥٣٥ چاندی سونے میں کمی برابر ہے لیکن اگر بہت میل ہو تو اوسکا حساب کیجیو **و** ابن عباس لا تتخذوا شیئا فیہ الروح غرضا

مسلم مین عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہ بناؤ روح دار چیز کو نشانہ **ف** عبداللہ بن عباسؓ نے چند جوانون کو دیکھا
کہ مرغی کو بنا کر ایک جگہہ کھڑی کر کے تیر مار رہے ہیں اوسکو نشانہ مار رہے ہین تب حدیث پڑھی اور کہا کہ حضرتؐ نے اسپر لعنت کی ہے معلوم ہوا کہ یہ جو بعضے لوگ
زندہ جانور کو چونگ بناتے ہین نہایت حرام ہے اور کمال بیدردا و سخت دل ہین کناحق عذاب کرتے ہین او شکار پر نشانہ لگانا البتہ درست ہے

۵۳۶ **ق** ابن عمرؓ لَا تَتْرُكُوا النَّارَ فِي بُيُوتِكُمْ حِيْنَ تَنَامُوْنَ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا
نہ رکھا کرو آگ کو اپنے گھرونمین جب سویا کرو **ف** اسواسطے منع کیا کہ اکثر آگ لگ اوٹھتی ہے بلکہ مدینے مین ایکبار یون ہی آدمی و گھر جل گئے تھے **خ**

۵۳۷ ابو ہریرہؓ لَا تَمَنَّوْا لِقَاءَ الْعَدُوِّ فَاِذَا لَقِيْتُمُوْهُمْ فَاصْبِرُوْا بخاری مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جنگ
مین دشمن سے ملنے کی آرزو نکیا کرو اور جب دشمن سے ملجاؤ تو جم جایا کرو بھاگا نکرو **ف** بعضے نوجوان اصحاب کہتے کہ اگر ہم کافرون سے ملین تو خوب
اونکو مارین تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی دعوی کرنا بہتر نہیں اگر شاید بھاگ گئے تو گنہگار رہوگے **خ**

۵۳۸ ابو ہریرہؓ لَا تَجْعَلُوْا بُيُوْتَكُمْ مَقَابِرَ اِنَّ الشَّيْطَانَ يَنْفِرُ مِنَ الْبَيْتِ الَّذِيْ تُقْرَأُ فِيْهِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ بخاری مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے
فرمایا کہ اپنے گھرون کو قبرین نہ بنایا کرو تحقیق شیطان اوس گھر سے بھاگتا ہے جسمین سورہ بقر پڑھی جاوے **ف** یعنی گھرون مین مُردون کی طرح
بیعمل پڑے رہا کرو بلکہ گھرمین قرآن پڑھا کرو تاکہ شیطان بھاگے **و**

۵۳۹ ابو مرثد الغنویؓ لَا تَجْلِسُوْا عَلَى الْقُبُوْرِ وَلَا تُصَلُّوْا اِلَيْهَا مسلم مین ابو مرثدؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ قبرون پر نہ بیٹھا کرو اور اونکی طرف نماز نہ پڑھا کرو **ف**
یعنی قبرون کو ایسا ذلیل بھی نکرو کہ اوسپر بیٹھو اور جا ضرور اور پیشاب کرو اور اتنی تعظیم بھی نکرو کہ اونکو قبلہ بنا کر اودھر نماز پڑھو یا
اون سے دعا مانگو معلوم ہوا کہ قبرون مین نماز درست نہیں **خ**

۵۴۰ ابو ہریرہؓ لَا تَحَاسَدُوْا وَيُرْوٰى لَا حَسَدَ اِلَّا فِيْ اثْنَتَيْنِ
رَجُلٌ اٰتَاهُ اللّٰهُ الْقُرْاٰنَ فَهُوَ يَتْلُوْهُ اٰنَاءَ اللَّيْلِ وَاٰنَاءَ النَّهَارِ فَهُوَ يَقُوْلُ لَوْ اُوْتِيْتُ مِثْلَ مَا اُوْتِيَ هٰذَا
لَفَعَلْتُ كَمَا يَفْعَلُ وَرَجُلٌ اٰتَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَهُوَ يُنْفِقُهُ فِيْ حَقِّهٖ فَيَقُوْلُ لَوْ اُوْتِيْتُ مِثْلَ مَا اُوْتِيَ هٰذَا
لَفَعَلْتُ كَمَا يَفْعَلُ بخاری مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ آپسمین حسد اور ڈاہ نکیا کرو اور ایک روایت یون ہے کہ حسد کرنا
لائق نہیں مگر دو آدمی مین ایک تو وہ مرد جسکو خدا نے قرآن دیا ہے سو وہ اوسکو رات و دن کی ساعتون مین پڑھا کرتا ہے تو وہ کہے کہ اگر مجکو بھی
قرآن آتا یا توفیق ہوتی جیسے اسکو ہے تو مین بھی کرتا جیسا یہ کرتا ہے دوسرا وہ مرد جسکو خدا نے مال دیا ہے سو وہ اوسکو بجا خرچ کیا کرتا ہے تو یون
کہے کہ اگر میرے پاس مال ہوتا جیسا اسکے پاس ہے تو مین بھی کیا کرتا جیسا یہ کرتا ہے **ف** حسد یہ ہے کہ دوسرے کا بھلا نہ دیکھ سکے اور جا ہے
کہ جاتا رہے یہ نہایت حرام ہے اور اکثر خلق اسی رنج و بلا مین گرفتار ہے گویا حسد کرنیوالا خدا سے غصے ہوتا ہے کہ کیون اوسکو دیا مجکو نہ دیا
لیکن کسی دیندار کو دیکھکر آرزو کرنا کہ خدا ہمکو بھی ایسا کرے تو درست ہے یہ حسد نہیں اسکو غبطہ کہتے ہین

۵۴۱ **ق** ابو ہریرہؓ
لَا تَحَاسَدُوْا وَلَا تَنَاجَشُوْا وَلَا تَبَاغَضُوْا وَلَا تَدَابَرُوْا وَكُوْنُوْا عِبَادَ اللّٰهِ اِخْوَانًا بخاری اور مسلم مین
ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ آپسمین حسد نکرو اور دام دیکر قیمت نہ بڑھاؤ یعنی لالچ یا نکرو اور آپسمین بغض اور عداوت نرکھو
اور ایک دوسرے کی جڑ نہ کاٹو آپسمین بغیبت دیکر نہ بیٹھو اور بھائی بن جاؤ اے خدا کے بندو **ف** یعنی جیسے سگے بھائیون مین محبت
اور پاسداری ہوتی ہے ویسی سب مسلمانون سے کرو اور کفر کی بُری عادتین چھوڑو **ہ**

۵۴۲ اُمُّ الْفَضْلِ لَا تُحَرِّمُ الْاِمْلَاجَةُ وَ
الْاِمْلَاجَتَانِ مسلم مین ام الفضلؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ دودھ کا ایکبار یا دوبار چوسنا نکاح کو حرام نہین کرتا

ف امام شافعی کے مذہب میں پانچ بار دودھ چوسنے سے نکاح منع ہے ایک دو بار نہیں موجب اس حدیث کے اور امام اعظم کے نزدیک ایکبار دو بار

۵۴۳ بھی نکاح منع ہے اس واسطے کہ قرآن میں مطلق ہے ایکبار دوبار کی قید نہیں واللہ اعلم ع عائشۃ لا تحرم المصۃ ولا المصتان

۵۴۴ مسلم میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ایک بار دو بار دودھ کا چوسنا نکاح حرام نہیں کرتا ع ابو جری الہجیمی لا

تحقرن من المعروف شیئا ولا تعد اخاک موعدا فتخلفہ مسلم میں ابو جری سے روایت ہے کہ حضرت نے

فرمایا کہ نیک کام اور احسان کو کوئی نیکی ہو کمتر اور تھوڑا مت سمجھ یعنی ثواب سے خالی نہیں اور اپنے بھائی مسلمان سے ایسا وعدہ نہ کر کہ پھر اوسکے خلاف

۵۴۵ کرے ع عبد الرحمن بن سمرۃ لا تحلفوا بالطواغی ولا بآبائکم مسلم میں عبد الرحمن بن سمرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے

۵۴۶ فرمایا کہ قسم نہ کھایا کرو بتوں کی اور نہ اپنے باپوں کی ف سوائے خدا کے کسی کی قسم نہیں درست ع عبد المطلب بن ربیعۃ

لا تحل الصدقۃ لآل محمد انما ھی اوساخ الناس مسلم میں عبد المطلب بن ربیعہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ حلال

نہیں زکوٰۃ کا مال لینا بنی ہاشم کو زکوٰۃ کا مال تو آدمیوں کا میل ہے ف بعضے بنی ہاشم نے حضرت سے کہا کہ ہمکو بھی تحصیل زکوٰۃ کا کام

کرنے بھیجیے تاکہ ہمکو بھی منفعت ہو جیسے اوروں کو ہوتی ہے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی تم میری برادری ہو تمہارے لائق نہیں کہ

لوگوں کا میل کچیل اور صدقہ لو یہ اونکی تسکین کے واسطے فرمایا اور دوسرا سبب بھی معلوم ہوتا ہے کہ اگر حضرت زکوٰۃ اپنی آل اولاد کے واسطے

۵۴۷ حلال کرتے تو کافر تہمت لگاتے کہ پیغمبر نے زکوٰۃ اپنے نفع کے واسطے مقرر کی ہے ع ابو ھریرۃ لا تختصوا لیلۃ الجمعۃ بقیام

من بین اللیالی ولا تختصوا یوم الجمعۃ بصیام من بین الایام الا ان یکون فی صوم یصومہ

احدکم مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ سب راتوں میں سے جمعہ کی رات کو شب بیداری اور نماز کے واسطے خاص نہ کرو اور

دنوں میں سے جمعہ کے دن کو روزہ رکھنے کے واسطے خاص نہ کرو مگر اس طرح مضایقہ نہیں کہ اور روز جو تم رکھتے ہو اوسمیں جمعہ بھی آ پڑے

ف جمعہ کے دن غسل کرنا اور اول وقت جامع مسجد میں جانا اور نماز جمعہ کی پڑھنا ضرور ہے سو اوس واسطے اوسکی شب بیداری اور

روزہ سے منع کیا کہ روزہ کی سستی کے سبب ان کاموں میں خلل پڑے اور دوسرا سبب یہ ہے کہ عبادت کے واسطے سب دن برابر ہیں اور

۵۴۸ بدون حکم شرع کے کسی وقت کو فضیلت نہیں کسیکو درست نہیں کہ اپنی طرف سے کسی دن میں خصوصیت لگا دے خ ابن مسعود

لا تختلفوا فان من کان قبلکم اختلفوا فھلکوا بخاری میں عبد اللہ بن مسعود رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا

کہ اختلاف نہ کیا کرو اس واسطے کہ جو لوگ تم سے آگے تھے اونھوں نے اختلاف کیا پھر برباد ہوئے ف عبد اللہ بن مسعود رضہ سے مصابیح میں

روایت ہے کہ ایک شخص نے قرآن پڑھا اور مجھکو اور طرح سے معلوم ہوا تھا میں اوسکو حضرت پاس پکڑ لایا حضرت نے فرمایا کہ تم دونوں خوب

۵۴۹ پڑھتے ہو پھر یہ حدیث فرمائی یعنی قرآن کی قراءت جس طرح ثابت ہو اوسکا انکار نہ کرو ق ابو ھریرۃ لا تخیروا بین

الانبیاء بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تم پیغمبروں میں ایک کو دوسرے پر بہتر نہ کہو ف یعنی اپنی طرف سے

میں سب برابر ہیں یہ نہ جانو کہ کوئی کمتر ہے کوئی بہتر ہو اس واسطے کہ سب پیغمبروں کا ایمان لانا فرض برابر ہے اب جس قدر جسکی تفضیل دلیل سے ثابت ہو اوسکے

۵۵۰ بیان اور اعتقاد میں مضایقہ نہیں ق ابو سعید لا تخیروا بین الانبیاء فان الناس یصعقون

یوم القیامۃ فاکون اول من یفیق فاذا انا بموسی آخذ بقائمۃ من قوائم العرش فلا

ادری افاق قبلی ام جوزی بصعقۃ الطور بخاری اور مسلم میں ابو سعید سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تم پیغمبروں میں مجھکو بہتر نہ

سو البتہ سب لوگ صور کی آواز سے قیامت میں بیہوش ہو جاوینگے تو اول میں ہوش میں آونگا تو میں موسی کو اس طرح پر دیکھونگا کہ عرش کا پایا پکڑے ہیں سو میں نہیں جانتا کہ موسی مجھسے پہلے ہوش میں آئے یا کوہ طور کی بیہوشی اونکی مجرا ہو گئی **ف** اس حدیث کا قصہ آگے ہو چکا کہ ایک مسلمان حضرت کو سب پیغمبروں سے افضل کہتا تھا اور یہودی حضرت موسی علیہ السلام کو افضل کہتا تھا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اصل نبوت میں سب پیغمبر برابر ہیں اگر حضرت کو فضیلت ہی تو اور راہ ہی خلاصہ یہ کہ اس طرح فضیلت نہ بیان کرو کہ اور پیغمبروں کی حقارت نکلے

۵۵۱ **خ** اَبُو طَلْحَةَ لَا تَدْخُلُ الْمَلٰئِكَةُ بَيْتًا فِيْهِ كَلْبٌ وَّلَا صُوْرَةُ تَمَاثِيْلَ بخاری میں ابو طلحہ رضہ روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ رحمت کے فرشتے نہیں جاتے اوس گھر میں جس میں کتا ہو اور جاندار کی تصویر

۵۵۲ **ق** اِبْنُ عُمَرَ لَا تَدْخُلُوْا مَسَاكِنَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا اَنْفُسَهُمْ اَنْ يُّصِيْبَكُمْ مَّا اَصَابَهُمْ اِلَّا اَنْ تَكُوْنُوْا بَاكِيْنَ بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن عمر رضہ روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نجاؤ اونکے مکانوں میں جن لوگوں نے اپنی جان پر ظلم کیا کہیں تمپر نہ عذاب پڑے جیسا اونپر پڑا مگر وہاں خوف سے روتے ہوا تو مضایقہ نہیں **ف** بخاری اور مسلم میں ابو طلحہ رضہ سے روایت ہی کہ ہم ایکبار حضرت کے ساتھ قوم ثمود کے ملک میں جسکا نام حجر ہی گذرے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور وہاں سے جلد نکل گئے اور وہاں کے پانی پینے سے منع کیا اور جسنے اوس پانی سے آٹا گوندھا تھا اوسکو پھیکوا دیا معلوم ہو کہ جس قوم پر عذاب آیا اوسجا قیامت تک خدا کی مار اور بے برکتی رہتی ہی قوم ثمود پیغمبر حضرت صالح پیغمبر تھے جب اون لوگوں نے پیغمبر کو نمانا تو اونپر عذاب آیا سب مر گئے اونکا مکان شام اور حجاز کے درمیان ہی

۵۵۳ **م** اُمُّ سَلَمَةَ لَا تَدْعُوْا عَلٰى اَنْفُسِكُمْ اِلَّا بِخَيْرٍ فَاِنَّ الْمَلٰئِكَةَ يُؤَمِّنُوْنَ عَلٰى مَا تَقُوْلُوْنَ مسلم میں حضرت ام سلمہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ دعا کیا کرو اپنی جانوں کے واسطے سوا نیک دعا اس واسطے کہ فرشتے آمین کہتے ہیں تمہارے کہنے پر **ف** حضرت ام سلمہ رضہ سے روایت ہی کہ میرا پہلا خاوند یعنی ابو سلمہ مر گیا لوگ اوسکے غم میں اپنے واسطے بد دعا کرنے لگے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اوس وقت فرشتے موجود ہیں بد دعا نکرو نہیں تو اونکے آمین کہنے سے وہی کام ہوگا

۵۵۴ **م** جَابِرٌ لَا تَذْبَحُوْا اِلَّا مُسِنَّةً اِلَّا اَنْ تَعْسُرَ عَلَيْكُمْ فَتَذْبَحُوْا جَذَعَةً مِّنَ الضَّاْنِ مسلم میں جابر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ حلال کرو قربانی میں بکرا ایک سال کی بکری مگر یہ کہ تمپر مشکل ہو یعنی اگر نہ ملے تو سات مہینے کا دنبہ حلال کرو **ف** بکری اور بھیڑ ایک برس سے کم درست نہیں لیکن سات مہینے کا دنبہ قربانی کرنا درست ہی

۵۵۵ **م** اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَا تَذْهَبُ اللَّيَالِيْ وَالْاَيَّامُ حَتّٰى يَمْلِكَ رَجُلٌ يُّقَالُ لَهٗ جَهْجَاهٌ مسلم میں ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ رات اور دن آخر نہونگے جب تک بادشاہ نہوگا وہ مرد جسکا نام جہجاہ ہوگا **ف** یعنی بدون جہجاہ کی سلطنت کے قیامت نہوگی قیامت سے پہلے اس نام کا بادشاہ ضرور ہوگا مگر معلوم نہیں کب ہوگا اور کہاں ہوگا

۵۵۶ **ق** اَبُوْ بَكْرَةَ وَجَرِيْرٌ وَّابْنُ عُمَرَ لَا تَرْجِعُوْا بَعْدِيْ كُفَّارًا يَّضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ. بخاری و مسلم میں ابو بکرہ و جریر اور عبد اللہ بن عمر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ میرے بعد پلٹ کر کافر نہ جاؤ کہ تم لوگوں سے بعضے بعضوں کی گردنیں مارین **ف** حضرت نے آخر عمر میں حجۃ الوداع میں یہ حدیث فرمائی یعنی آپس میں ایک دوسرے کو قتل کرنا کافروں کی عادت ہی تم ایسا نکرنا

۵۵۷ **ق** اَنَسٌ لَا تَزَالُ جَهَنَّمُ تَقُوْلُ هَلْ مِنْ مَّزِيْدٍ حَتّٰى يَضَعَ فِيْهَا رَبُّ الْعِزَّةِ قَدَمَهٗ فَتَقُوْلُ قَطْ قَطْ وَعِزَّتِكَ وَيُزْوٰى بَعْضُهَا اِلٰى بَعْضٍ بخاری و مسلم میں انس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمیشہ دوزخ کہتی ہی کچھ اور بھی زیادہ ہی یہانتک کہ عزت والا پروردگار اپنا قدم قدرت رکھیگا تو دوزخ کہیگی کہ بس بس تیری عزت کی قسم اور سمٹ جاویگی **ف** یعنی باوجود یکہ لاکھوں کافر اوسمیں پڑینگے اوسکی بھوکھ نہ مٹے گی وہ ہمیشہ زیادہ طلبی کیا کریگی جب خدا قدم قدرت اوسمیں رکھیگا تب

اوسکا پیٹ بھر گیا اور جوش مٹے گا خدا جانے کہ وہ قدم کیا ہی اور کیسا ہی یہاں قدم عقل دوڑانا مناسب نہیں جیسا روایت مین آیا ہی ویسا
۵۵۸ ہی ماننا چاہئے اور کہنا چاہئے واللہ اعلم ٭ جابر لا تزال طائفة من امتي يقاتلون على الحق ظاهرين الى يوم القيمة
فينزل عيسى بن مريم فيقول اميرهم تعال صل بنا فيقول لا ان بعضكم على بعض امراء تكرمة
الله هذه الامة مسلم مین جابر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمیشہ میری امت مین سے ایک گروہ لڑتا رہیگا دین حق پر غالب ہو کر قیامت
تک جب اتریگا عیسی مریم کا بیٹا تو کہیگا مسلمانون کا سردار یعنی امام مہدی کہ آئیے امام بنکر ہمکو نماز پڑھائیے تو عیسی کہینگے کہ نہین تمہین
آپس مین ایک دوسرے کے سردار ہو یہ خدا نے بزرگی دی ہی اس امت کو ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قیامت تک اسلام غالب رہیگا
اگر ہندوستان مین ہماری شامت سے اسلام مغلوب ہی تو کیا ہوا اور ولایتون مین جیسے روم اور توران اور مغرب الحمد للہ کہ اسلام غالب ہی اور جہاد
۵۵۹ جاری ہی ق انس لا تزرموه دعوه يعني الاعرابي الذي بال في المسجد بخاری اور مسلم مین انس رض سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ کاٹو اوسکے پیشاب کرنے کو چھوڑ دو اوسکو تا کہ پیشاب کر لیوے مراد اس سے وہ گنوار ہی جسنے مسجد مین پیشاب کیا ف
ایک گنوار مسجد مین پیشاب کرنے لگا اصحاب نے اوسکو للکارا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اب تو اوسنے نادانی سے پیشاب کیا آب
۵۶۰ کر لینے دو پھر حضرت نے اوسکو سمجھایا کہ مسجد عبادت کا مقام ہی یہاں نجاست نچاہیے پھر اوس مکان کو دھلوا ڈالا ٭ زینب بنت
ابي سلمة ربيبة رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم لا تزكوا انفسكم الله اعلم باهل البر منكم
مسلم مین زینب ابو سلمہ کی بیٹی حضرت کی پالی ہوئی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اپنے تئین تم آپ پاک نہ ٹھہراؤ اللہ ہی خوب جانتا ہی کہ کون نیک
تر ہی تم مین ف مصابیح مین زینب رض سے روایت ہی کہ میرا نام پہلے برہ تھا اوسکے معنی تھے پاک پھر حضرت نے میرا نام بدل کر زینب رکھا اور یہ
۵۶۱ حدیث فرمائی اسی طرح حضرت نے بہت نام بدلے جنمین اپنی پاکی یا شرک تھا جیسے عبد الشمس ٭ ابن عمر لا تسافروا بالقران فاني
لا آمن ان يناله العدو مسلم مین عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سفر نکیا کرو قرآن کو لیکر مین ڈرتا ہون
کہین دشمن اوسکو پا جاوے ف یعنی اگر لشکر کم ہو تو کافرون کے ملک مین قرآن نلیجاوے کہ کافر اوسکی بے ادبی کرینگے اور اگر لشکر اسلام کا اتنا
۵۶۲ ہو کہ قرآن کی بے ادبی کا اندیشہ نہین ق عبد الرحمن بن سمرة لا تسئل الامارة فانك ان اعطيتها عن غير
مسئلة اعنت عليها وان اعطيتها عن مسئلة وكلت اليها بخاری اور مسلم مین عبد الرحمن بن سمرہ رض سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ تو مت مانگ حکومت اور سرداری کو اگر حکومت تجکو بدون مانگے ملے تو تیری غیب سے اوسپر مدد ہوگی اور اگر تجکو حکومت مانگنے
۵۶۳ سے ملی تو تجہی پر چھوڑ دی جاویگی یعنی خدا کی طرف سے تیری مدد نہوگی خ ابو هريرة لا تسئل المرأة طلاق اختها لتستفرغ
ما في صحفتها ولتنكح فان لها ما قدر لها بخاری مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نمانگے عورت اپنی مسلمان
بہن کے طلاق کو تا کہ اونڈیل لیوے جو اوسکے تغار اور پیالے مین ہی یعنی جو اوسکو خاوند سے ملتا تھا سو آپ لیوا کر رکھے اور چاہیے کہ بدون شرط طلاق اوسکے خاوند سے نکاح
کر لیوے سو اوسکو بھی ملیگا جو اوسکی قسمت مین ہی ف یعنی جو عورت کہ ایک مرد والے مرد سے نکاح کیا چاہے تو وہ پہلی جورو کا طلاق نچاہے کہ اوسکا
۵۶۴ مال اسباب مجاوے بلکہ اپنی قسمت پر راضی رہے ق عائشة لا تسئلني امرأة منهن الا اخبرتها يعني بالاختيار
عائشة اياه بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اون مین سے جو عورت مجھسے پوچھیگی اوسکو بتلا دونگا یعنی یہ بات کہ
عائشہ نے مجکو اختیار کیا ف جب قرآن مین آیت تخییر اوتری یعنی حکم ہوا کہ پیغمبر کی بیبیان یا اللہ و رسول کو اختیار کرین یا فقر و فاقہ سے

صبر کرین یا دنیا اختیار کرین اور جدا ہون تو پہلے عائشہ رضی نے اللہ اور رسول کو اختیار کیا اور دنیا کو چھوڑا اور یہ بنتی کی کہ حضرت میرا اللہ
اور رسول کا اختیار کرنا اپنی اور بیبیون سے نفرمایئے گا یعنی وے میری حرص کرینگی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اس حدیث کا قصہ آگے بھی گذرا

۵۶۵ خ عائشۃ لا تسبوا الاموات فانہم قد افضوا الی ما قدموا بخاری نے حضرت عائشہ رضی سے روایت کی کہ حضرت نے فرمایا کہ
مُردونکو گالی مت دو اور برا مت کہو سو وے تو پہونچ گئے اپنے کیے کو ف یعنی مردون نے جو نیک یا بد کام کیے تھے سو قبر مین ثواب یا عذاب انکو پہونچ گیا اب
انکو بد کہنا بیفائدہ ہی بلکہ ناحق انکی زندہ اولاد کو رنج دینا ہی

۵۶۶ م ابو ہریرۃ لا تسبوا اصحابی لا تسبوا اصحابی فو الذی
نفسی بیدہ لو ان احدکم انفق مثل احد ذہبا ما ادرک مد احدہم ولا نصیفہ مسلم مین ابو ہریرہ رض
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بد نہ کہو میرے اصحاب کو نہ بد کہو میرے اصحاب کو سو قسم ہی اوس ذات پاک کی جسکے قابو مین میری جان ہی کہ اگر تم احد پہاڑ کے برابر
سونا راہ خدا مین خرچ کرو تو اونکے تین پاؤ برابر بھی ثواب نملے اور نہ اوسکے آدھے کے برابر ف یعنی صحابہ نے اوس وقت مال خرچ کیا کہ جب اسلام نہایت
ضعیف تھا اور کمال تنگی تھی اونھین کے مال خرچ کرنے اور جہاد کرنے اور جانفشانی کے سبب تمام عالم مین اسلام پھیلا اسی سبب سے تمام قرآن مین
مہاجرین اور انصار کی تعریف بھری ہی تو معلوم ہوا کہ اونکی عبادت کے برابر کسیکی عبادت تاقیامت نہین ہو سکتی پھر ایسے دین کے سردارون کو
بد کہنا کیونکر درست ہو گا خدا سمجھے اونسے جو حضرت کے اصحاب کو بد کہتے ہین دیدہ و دانستہ اونکے کمالات کو چھپاتے ہین

۵۶۷ م سمرۃ بن جندب لا تسمین غلامک یسارا ولا رباحا ولا نجیحا ولا افلح فانک تقول اثم ہو فلا یکون فیقول
لا انما ہن اربع فلا تزیدن علی مسلم مین سمرہ بن جندب سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا اپنے غلام کا نام مت رکھ یسار یعنی
آسانی والا اور رباح یعنی نفع والا اور نہ نجیح یعنی مطلب والا اور نہ افلح یعنی نجات والا سو تو یون کہیگا کہ یہان فلانا غلام ہی پھر اگر
وہ نہوا تو جواب دینے والا کہیگا کہ یہان نہین ہی یہ نام تو چار ہین اس سے زیادہ مجھپر نہ باندھنا یعنی اپنی طرف سے نہ بڑھانا ف دستور یون ہی
لوگون کا کہ غلامون کے اکثر نام [illegible] مبارکی کے واسطے جیسے نفع اور آسان اور مطلب اور نجات اور اسی طرح مبارک اور فلاح اور
حال آنکہ کبھی اسکا مطلب [illegible] جاتا ہی تو اوسکو بد فالی جانکر غمگین ہوتے ہین جیسا پوچھا کہ نجات یا مبارک ہی کسی نے جواب مین کہا نہین یعنی نہ
نجات اور برکت [illegible] ہوا اس واسطے حضرت نے منع کیا یعنی ایسے نام رکھنا کچھ ضرور نہین [illegible] کہتے ہین کہ یہ حکم ابتدا
اسلام مین تھا [illegible] ہوا اور لوگ تقدیر کو سمجھ گئے ایسے نام رکھنا درست ہو گیا

۵۶۸ ق عمر لا تشتر ولا تعد فی صدقتک وان اعطاکہ بدرہم فان العائد فی صدقتہ کالعائد فی قیئہ قال حملت
علی فرس فی سبیل اللہ فاضاعہ الذی کان عندہ فاردت ان اشتریہ بخاری اور مسلم مین عمر فاروق
رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مت مول لے اوسکو اور نہ پھیر لے اپنے صدقے کو اگرچہ تجھکو وہ ایک درم کو دیوے سو تحقیق اپنے صدقے کا پھیر لینے
والا ایسا ہی جیسا اپنی قے کو کوئی پیٹ مین ڈال لیوے یہ حضرت نے عمر فاروق رض سے کہا جب اونھون نے ایک گھوڑا چڑھنے کو راہ خدا مین کسیکو دیا تھا
جو دینے اوسکو ضائع کیا اور دبلا کر ڈالا پھر عمر فاروق رض نے اوسکو مول لینا چاہا ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو چیز خدا کی راہ مین دیوے
اوسکو پھر مول بھی نہ لیوے

۵۶۹ ق ابو ہریرۃ لا تشد الرحال الا الی ثلثۃ مساجد المسجد الحرام و
مسجد الرسول والمسجد الاقصی بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کجاوے نہ باندھے جاوین یعنی
کجا سوا تین مسجد کے نہین درست [illegible] اول مسجد یعنی کعبہ دوسرے مدینے مین حضرت کی مسجد تیسرے ملک شام مین مسجد اقصی یعنی بیت المقدس کی مسجد

داود اور سلیمان کی بنائی **ف** اکثر احتیاط والے اعالم بموجب اس حدیث کے اولیا اور بزرگون کی قبرون پر جانا اگرچہ منزل ہو یا زیادہ
درست نہین جانتے اور بعضے کہتے ہین کہ اس حدیث مین فقط مسجدون کا ذکر ہے یعنی عبادت کے واسطے سب مسجدین برابر ہین سوا
ان تین مسجدون کے اور کسی شہر کی مسجد مین سفر کر کے جانا درست نہین ہے سوا مسجدون کے اور مکانات کو متبرک جانکر جانا اس حدیث مین منع نہین
واللہ اعلم اور حدیث مین آیا ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میری مسجد مین ایکبار نماز پڑھنا اور مسجدون سے ہزار بار افضل ہے اور کعبے مین نماز میری مسجد سے سو
بار افضل ہے تو معلوم ہوا کہ کعبے کی نماز اور مسجدون سے لاکھ بار افضل ہے **م** اَبُو بَرْزَة لَا تُصَاحِبْنَا نَاقَةٌ عَلَيْهَا ٥٧٠
لَعْنَةٌ مسلم مین ابو برزہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمارے ساتھ وہ اونٹنی نہ رہے جسپر لعنت ہے **ف** حضرت سفر مین تھے
ایک عورت نے اپنی اونٹنی پر لعنت کی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یہ جھڑکی کے واسطے فرمایا تا لعنت کرنے کی عادت چھوڑے معلوم ہوا کہ جانور پر
بھی لعنت کرنا نہین درست **م** اَبُو هُرَيْرَة لَا تَصْحَبُ الْمَلَائِكَةُ رُفْقَةً فِيهَا كَلْبٌ وَلَا جَرَسٌ مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے ٥٧١
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ساتھ نہین رہتے رحمت کے فرشتے اون لوگون کا جن مین کتا اور گھنٹا ہوتا ہے **خ** اَبُو هُرَيْرَة لَا تُصَدِّقُوا ٥٧٢
اَهْلَ الْكِتَابِ وَلَا تُكَذِّبُوهُمْ وَقُولُوا آمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَا اُنْزِلَ اِلَيْنَا الْاٰيَة بخاری مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ کتاب والون یعنی یہود اور نصاری کو سچا جانو اونکو نہ جھٹلاؤ اور کہو کہ ہمنے مانا خدا کو اور اوسکو مانا جو ہمپر اوترا یعنی قرآن اور جو اگلے
پیغمبرون پر اوترا **ف** حضرت کے وقت مین یہود توریت کو عبرانی زبان مین پڑھتے تھے اور مسلمانون کے واسطے عربی مین اوسکا ترجمہ
کرتے تھے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اونکو سچا نجانو شاید کہ مضمون بدل ڈالا ہوا اور جھوٹھا بھی نجانو شاید کہ سچی بات ہو اور سمجھا یون کہو
کہ ہم قرآن و توریت و انجیل کو مانتے ہین مگر ہمکو تمہارا اعتماد نہین ہم نجانے کہ تمنے کیا رکھا ہے اور کیا بگاڑا **خ** اَبُو هُرَيْرَة لَا تُصَرُّوا ٥٧٣
الْاِبِلَ وَالْغَنَمَ فَمَنِ ابْتَاعَهَا فَاِنَّهُ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ بَعْدَ اَنْ يَحْلُبَهَا اِنْ شَاءَ اَمْسَكَ وَاِنْ شَاءَ رَدَّهَا وَصَاعًا
مِنْ تَمْرٍ بخاری مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ بند رکھا کرو کئی دن کا دودھ اونٹ اور بکری اور بھیڑ کے تھنون مین سو جو اونکو
مول لیوے وہ بعد دوہنے کے دو کام مین مختار ہے خواہ رکھے خواہ اونکو پھیر دے اور ایک صاع کھجور بدلا دیوے **ف** دستور ہے دغابازون کا کئی دن کا دودھ
گائے بکری کا بند رکھتے ہین تا مول لینے والا دھوکھے سے مول لیوے سو فرمایا کہ بعد مول لینے کے اوسکو اختیار ہے خواہ رکھے خواہ پھیر دے بدلا دودھ کا
اور یہی مذہب ہے امام شافعی کا امام اعظم رحمہ کے مذہب مین بدلا دینا نہین ہے اسواسطے کہ جانور کا دانا اور چارہ دودھ کا عوض ہو گیا چنانچہ باب اول
مین یہ مضمون مذکور ہو چکا **م** اَبُو هُرَيْرَة لَا تَصُمِ الْمَرْاَةُ وَبَعْلُهَا شَاهِدٌ اِلَّا بِاِذْنِهِ وَلَا تَاْذَنْ فِي بَيْتِهِ وَهُوَ شَاهِدٌ ٥٧٤
اِلَّا بِاِذْنِهِ وَمَا اَنْفَقَتْ مِنْ كَسْبِهِ مِنْ غَيْرِ اَمْرِهِ فَاِنَّ نِصْفَ اَجْرِهِ لَهُ مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ نفل روزہ عورت نرکھے خاوند کے ہوتے بدون اوسکے حکم کے اور خاوند کے ہوتے بدون اوسکے حکم کسیکو کسی کام کے واسطے گھر مین آنے دیوے
اور عورت جو خاوند کی کمائی سے بدون اوسکے حکم خدا کی راہ مین دیوگی تو اوسکا آدھا ثواب خاوند کو ہوگا **ف** اس حدیث مین خاوند کے
ہوتے عورت پر نہ تو فرض روزہ مین خاوند کی اجازت کی حاجت نہین نفل روزہ بغیر اوسکی مرضی درست نہین کہ مرد کو کسی سبب تکلیف ہو اور خاوند
کی کمائی سے راہ خدا مین دینا جب درست ہے کہ اوسکی اجازت ہو صریح یا اوسکو رنج نہو جب سنے اور اگر ناخوش ہو یا منع کیا ہو تو عورت
کو کسی طرح دینا درست نہین **ق** عُمَر لَا تُطْرُوْنِي كَمَا اَطْرَتِ النَّصَارَى عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ وَقُوْلُوْا عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهُ ٥٧٥
بخاری اور مسلم مین عمر فاروق رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہایت بیجا میری تعریف نکیا کرو جیسے بیجا عیسی مریم کے بیٹے کی تعریف ہوئی

اور مجھکو یون کہا کرو کہ اللہ کا بندہ ہون اور اوسکا رسول **ف** یعنی جیسا نصاریٰ نے عیسیٰ ع کی بیحد تعریف بہت بڑھا کر کی بعضون
نے اونکو خدا کا بیٹا کہا اور بعضون نے خدا سو تم ای مسلمانون ایسی تعریف میری کا فر ہو جاؤگے میری تعریف تو اتنی کفایت کرتی ہی کہ خدا کا
بندہ اور خدا کا پیغام لانے والا ہون یعنی جب پیغمبر کہا تو سوا خدا کے جتنے کمالات کہ آدمی کو ممکن ہین سب آگئے پیغمبر سب عالم سے
بہتر خدا کا امانت دار سب گناہون سے معصوم ہوتا ہی یعنی سوا اپنیغمبر کے اب کون سی تعریف باقی رہی ہی جو مجھکو کہوگے اس حدیث سے معلوم
ہوا کہ یہ جو جاہلون مین مشہور ہی کہ نبی ہر کام کے مختار ہین جاہین سو کر ڈالین یہ شرک ہی اسمین پیغمبر کو خدائی ثابت کی اور جس بات سے حضرت نے منع
کیا تھا وہی بات بے ادب جاہلون نے کہی **ق** عَائِشَةَ لَا تَعْجَلْ فَإِنَّ أَبَا بَكْرٍ أَعْلَمُ قُرَيْشٍ بِأَنْسَابِهَا وَإِنَّ لِي فِيهِمْ ۵۷۶
نَسَبًا حَتَّى يُلَخِّصَ لَكَ نَسَبِي **قَالَهُ** لِحَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ. بخاری و مسلم مین حضرت عائشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ
جلدی نکر سو البتہ ابو بکر قریش کا نسب سب سے زیادہ تر جانتا ہی اور البتہ میرا اونمین رشتہ ہی تو ہجو نکر جب تک ابو بکر میرا نسب اونکے نسب سے
تجکو الگ نکر دیوے حضرت نے حسان بن ثابت سے کہا **ف** روایت ہی کہ کفار قریش نے حضرت کی اور حضرت کے اصحاب کی ہجو کہی تھی حضرت نے
حسان سے کہ بڑے شاعر تھے یہ حدیث فرمائی یعنی قریش ہمیرے رشتہ دار ہین اس طرح اونکی ہجو نکرنا کہ میرے باپ دادے بھی اسمین آجاوین
ابی بکر سے اسکو تحقیق کرلے وہ قریش کے نسب کا بڑا عالم ہی **خ** اِبْنُ عَبَّاسٍ لَا تُعَذِّبُوا بِعَذَابِ اللّٰهِ بخاری مین عبد اللہ بن عباس سے ۵۷۷
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ عذاب نکرو خدا کے خاص عذاب سے یعنی آگ سے کسیکو نجلاؤ **ف** علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے زندیق یعنی بیدین
لوگون کو جلوا ڈالا جب عبد اللہ بن عباس نے یہ سنا تو یہ حدیث پڑھی اور کہا کہ اگر مین اوس وقت ہوتا نہ جلاتا بلکہ اونکو قتل کرتا اسواسطے
کہ حضرت نے فرمایا ہی کہ جو اسلام کو چھوڑ کر اور دین بدلے اوسکو مار ڈالو **ع** عَوْفُ بْنُ مَالِكٍ لَا تُعْطِهِ يَا خَالِدُ لَا تُعْطِهِ يَا خَالِدُ ۵۷۸
هَلْ أَنْتُمْ تَارِكُونَ لِي أُمَرَائِي إِنَّمَا مَثَلُكُمْ وَمَثَلُهُمْ كَمَثَلِ رَجُلٍ اسْتُرْعِيَ إِبِلًا وَغَنَمًا فَرَعَاهَا ثُمَّ تَحَيَّنَ
سَقْيَهَا فَأَوْرَدَهَا حَوْضًا فَشَرَعَتْ فِيهِ فَشَرِبَتْ صَفْوَهُ وَتَرَكَتْ كَدِرَهُ فَصَفْوُهُ لَكُمْ وَكَدِرُهُ عَلَيْهِمْ
قَالَهُ لَمَّا أَخْبَرَهُ عَوْفُ بْنُ مَالِكٍ بِقَتْلِ رَجُلٍ مِنْ حِمْيَرَ فِي غَزْوَةِ مُؤْتَةَ رَجُلًا مِنَ الْعَدُوِّ
وَمَنْعِ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ إِيَّاهُ سَلَبَهُ لَمَّا اسْتَكْثَرَهُ بَعْدَ قَوْلِهِ لِخَالِدٍ ادْفَعْهُ إِلَيْهِ فَلَمَّا مَرَّ خَالِدٌ
بِعَوْفٍ فَأَغْضَبَهُ وَسَمِعَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحَدِيثَ مسلم مین عوف بن مالک رض سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ دے اوسکو ای خالد نہ دے اوسکو ای خالد بھلا تم چھوڑنے والے ہو میرے بنائے حاکمون کو تمھاری مثل اور ان حاکمون کی مثل تو
ایسی ہی جیسے مثل اوس مرد کی جسنے اونٹ اور بکریان چرانے کو لین ہو اونکو چرایا کیا پھر اونکے پیاس کا وقت تاکتا رہا سو لے گیا اونکو حوض تک
سو اوسمین وے گھسین پھر اونھون نے صاف صاف پانی کو پیا اور تلچھٹ کو چھوڑا سو صاف صاف تو تمکو ہی اور تلچھٹ انہیر یعنی غنیمت
کا مال تو لشکر کو ہی اور سب لشکر کی فکر اور قصور ہو تو بدنامی اور مواخذہ حاکمون پر یہ حضرت نے اوس وقت فرمایا جب عوف بن مالک نے حضرت کو
خبر کی قوم حمیر سے ایک شخص کے مارنے کی کا فر کو جنگ موتہ مین اور خبر کی خالد بن ولید نے اسباب نہ دینے کی اوسکو جبکہ خالد نے اوسے اسباب کو
بہت مال جانا تھا بعد فرمانے حضرت کے خالد سے کہ دے اسباب قاتل کو پھر جب خالد عوف پاس نکلے تو عوف نے خالد کو غصہ دلایا اور حضرت نے اوسکو سنا
تو یہ حدیث فرمائی **ف** اس حدیث کا مفصل قصہ یون ہی کہ ہجری آٹھوین سال زید کو تین ہزار لشکر اسلام کا سردار کرکے ملک شام مین
بھیجا اور حضرت نے فرمایا کہ اگر زید شہید ہو تو جعفر طیار سردار ہی اور اگر جعفر بھی شہید ہو تو عبد اللہ بن رواحہ سردار ہی چنانچہ موتہ کے مکان مین

۵۸۳ قبول نہیں اور حرام مال کو خدا کی راہ میں دینے سے کچھ ثواب نہیں **ق** ابوہریرۃ لا تقبل صلوٰۃ من احدث حتی
یتوضأ بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جسکا وضو ٹوٹے اوسکی نماز قبول نہیں جب تک وضو نکرے **ف**
وضو ٹوٹتا ہے اوس سے جو آگے اور پیچھے سے نکلے اور تکیہ لگا کر سونے سے اور خون جب بدن پر بہنے سے اور غشی اور دیوانگی سے **ق**

۵۸۴ ابوہریرۃ لا تقتسم ورثتی دینارا ما ترکت بعد نفقۃ نسائی ومؤنۃ عاملی فہو صدقۃ
بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ بانٹیں گے میرے وارث سونے کے دینار کے برابر بھی جو چھوڑ جاؤں میں بعد میری
بیبیوں کے خرچ اور کارندے کی محنت کے سو صدقہ ہے خدا کی راہ میں **ف** حضرت کے پاس کچھ زمین تھی مدینہ میں تھی اور کچھ فدک اور خیبر میں سو خرچ کا
معمول تھا کہ اوسکے حاصلات سے اپنی بیبیوں کو سال بھر کا خرچ دیتے جو باقی رہتا تو اوسکو محتاج مسلمانوں میں خرچ کیا کرتے
تھے سو فرمایا کہ میرے وارث تو ایک دینار برابر بھی کچھ نہ بانٹیں گے باقی رہی یہ زمین سو بعد بیبیوں کے اور کارندے کے خرچ کے یہ بھی راہ خدا میں دیتے
ہے کارندے سے مراد یا خلیفہ ہے یا اوس زمین کا عامل پیغمبر کے مال میں جو وراثت نہیں ہے سو اوسکی حکمت یہ ہے کہ تا خلق کو معلوم ہو کہ پیغمبروں کی محنت
اور جان فشانی صرف خدا ہی کے واسطے تھی دنیا کا کچھ لگاؤ نہیں یہاں تک کہ اولاد اور وارثوں کو بھی کچھ اونکا حصہ نہیں ملتا اور حضرت
فاطمہ رض کو اول یہ حال معلوم نہ تھا اسی واسطے صدیق اکبر رض سے باپ کا حصہ مانگا جب معلوم ہوا کہ پیغمبر کے مال میں وراثت نہیں تو خاموش ہو رہیں اب

۵۸۵ تقریر تو اتنی ہے باقی جھگڑے ہیں بے فائدہ **ق** المقداد بن الاسود لا تقتلہ فان قتلتہ فانہ بمنزلتک قبل
ان تقتلہ وانک بمنزلتہ قبل ان یقول کلمتہ التی قال **قالہ** حین سالہ المقداد عن قتل
من اسلم من الکفار بعد ان قطع یدہ فی الحرب بخاری اور مسلم میں مقداد بن اسود رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
کہ مت مار اوس کافر کو جو بعد مسلمان ہو گیا سو اگر تو اوسکو ماریگا تو وہ تیرے مارنے سے پہلے تیرے برابر مسلمان ہو گیا ہے اور تو واجب القتل اوسکے
برابر ہو جائیگا جیسے وہ تھا کافر کلمہ پڑھنے سے پہلے حضرت نے فرمایا جب مقداد نے یہ پوچھا اوس شخص کا حال جو کافر تھا پھر لڑائی میں مقداد کا
ہاتھ کاٹ کر مسلمان ہو گیا **ف** یعنی اگر تو اوسکو حالت کفر میں مار ڈالتا تو درست تھا اور اب وہ مسلمان ہوا اوسکا خون بچ گیا

۵۸۶ اگر تو اوسکو ماریگا تو اوسکے بدلے تو مارا جائیگا **ق** عایشۃ لا تقطع ید السارق الا فی ربع دینار فصاعدا
بخاری اور مسلم میں حضرت عایشہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا نہ کاٹا جاوے چور کا ہاتھ مگر چوتھائی دینار یا زیادہ میں **ف**
دینار ساڑھے چار ماشے سونے کی ہوتی ہے تو اوسکی چوتھائی ایک ماشہ اور ایک رتی ہوئی یعنی جب چور ایک ماشہ اور ایک رتی سونے کے برابر یا اس سے
زیادہ مال چورا وے تب اوسکا ہاتھ کاٹا جاوے اور اگر اس سے کم چورا دے تو نہ کاٹا جاوے اور یہی مذہب ہے امام شافعی کا اور امام مالک کے نزدیک جب
تین درم چاندی کی یا برابر یا زیادہ چوری کرے تو اوسکا ہاتھ کاٹا جاوے اور امام اعظم کے نزدیک جب دس درم کے برابر یا زیادہ چوری کرے تو

۵۸۷ ہاتھ کاٹا جاوے اس سے کم میں نہیں اونکی دلیل دوسری حدیث ہے جسمیں دس درم کی حد ہے **خ** ابوہریرۃ لا تقولوا ہکذا
لا تعینوا علیہ الشیطان **قالہ** حین قال رجل اخزاک اللہ لسکران ضرب بالحد بخاری میں
ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ایسا نکہو شیطان کی اوسکے اوپر مدد نکرو حضرت نے اوس وقت فرمایا کہ جب کسی نے اوس شرابی کو جو حد مارا گیا تھا
یہ کہا کہ خدا اسکو فضیحت اور رسوا کرے **ف** یعنی جب گنہگار کی سزا ہو چکی تو اوسکو برا نکہو اس واسطے کہ شیطان خوش ہوتا ہے مسلمان

۵۸۸ کی رسوائی سے تو گویا تمنے شیطان کی مدد کی بلکہ یوں کہا کرو کہ خدا تیری توبہ قبول کرے **خ** الربیع بنت معوذ بن

عَفْرَاءَ لَا تَقُوْلِي هٰذِهٖ وَقُوْلِيْ مَا كُنْتِ تَقُوْلِيْنَ بخاری مین ربیع بنت معوذ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اسکو مت کہہ اور وہ بات کہہ جو آگے کہتی تھی **ف** بخاری مین ربیع کی پوری روایت یون ہی کہ میری شادی ہوئی حضرت میرے پاس آئے چھوٹی لڑکیان جنگ بدر کے کرتے گاتی تھین دف بجا کر ہمین ایک لڑکی نے یہ کہا کہ ہم مین ایسا پیغمبر ہی جو کل کی ہونیوالی بات جانتا ہی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور منع کیا یعنی غیب کی بات سوائے خدا کے کوئی نہین جانتا مجکو بھی نہین معلوم بعضے علما کے نزدیک خوشی کے دنون مین دف کے ساتھ بشرطیکہ اوسمین باجے نہون او مضمون اوسکا خلاف شرع نہو اور گانے والا لڑکا اور اجنبی عورت نہو تو درست ہی

۵۸۹ ع انسؓ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ اِلَّا عَلٰى شِرَارِ النَّاسِ مسلم مین انس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت نہ قائم ہوگی مگر نہایت برے لوگون پر **ف** یعنی جس وقت قیامت آویگی کوئی ایمان دار نرہیگا سب کافر ہونگے

۵۹۰ خ اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَأْخُذَ اُمَّتِيْ مَا اَخَذَ الْقُرُوْنُ شِبْرًا بِشِبْرٍ وَذِرَاعًا بِذِرَاعٍ فَقِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَفَارِسَ وَالرُّوْمِ قَالَ وَمَنِ النَّاسُ اِلَّا اُولٰئِكَ بخاری مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت نہ قائم ہوگی جب تک نکرنے لگیگی میری امت اگلے زمانون کے طریقون کو بالشت بالشت بھر اور ہاتھہ ہاتھہ بھر یعنی ذرا تفاوت جو اگلے زمانے کے کافرون کی رسمین تھین سب میری امت بھی کریگی لوگون نے کہا کہ یا رسول اللہ مجوسی و نصاری کی طرح لوگ ہو جاوینگے حضرت نے فرمایا اور کون لوگ مین سوا اونکے یعنی انہین کے قدم بقدم چلینگے **ف** مجوسی و نصاری کی یہ رسمین تھین کہ ریشمین کپڑا پہننا چاندی سونے کے برتنون مین کھانا پینا نجومی سے پوچھکر کام کرنا داڑھی منڈانا گناہون پر ڈھانا توبہ نکرنا شریعت کے حکمون پر خیال نکرنا شراب پینا سو ہوس کی یہ سب رسمین مسلمانون مین جاری ہو گئین خصوصا ہندوستان مین جیسا حضرت نے فرمایا ویسا ہی ہوا

۵۹۱ ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَخْرُجَ نَارٌ مِّنْ اَرْضِ الْحِجَازِ تُضِيْءُ اَعْنَاقَ الْاِبِلِ بِبُصْرٰى بخاری و مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت نہ قائم ہوگی یہانتک کہ نکلے آگ حجاز کی زمین سے روشن کردیگی بصری کے اونٹون کی گردنون کو یعنی ایسی اوسکی روشنی تیز ہوگی کہ عرب سے شام تک پہنچے گی **ف** حجاز عرب مین اوس جگہ کا نام ہی جسمین مکہ اور مدینہ ہی اور بصری ایک شہر کا نام ہی تاریخ مدینہ مین مذکور ہی کہ اول چھٹی جمادی الآخر مین بڑا زلزلہ ہوا لوگون نے جانا کہ قیامت آن پہنچی ایک طرف زمین پھٹ گئی اوسمین سے سربلند آگ نکلی چالیس دن قائم رہی لوہا اور پتھر اوس آگ سے جلتا تھا مگر گھاس نکلتی تھی سیکڑون کوس تک وسکی روشنی تھی آخر سلطنت عباسیہ کی یہ خبر الذی تھی سو برس سے زیادہ ہوا تو جیسا حضرت نے فرمایا تھا ویسا ہی ہوا یہ معجزہ ہو حضرت کا

۵۹۲ ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَضْطَرِبَ اَلْيَاتُ نِسَاءِ دَوْسٍ عَلٰى ذِي الْخَلَصَةِ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت نہ قائم ہوگی یہانتک کہ چوتڑ ہلاتی پھرینگی قوم دوس کی عورتین ذی الخلصہ کے گرد جسکو ذی الخلصہ نام ہی **ف** دوس ایک قوم کا نام ہی مین ابوہریرہ بھی اوسی قوم سے ہین ذی الخلصہ اوس قوم کے بت کا نام تھا او جاہلیت کے زمانے مین اوسکو پوجتے تھے جب قوم مسلمان ہوئی حضرت نے اوس بت کو تڑوا ڈالا سو حضرت نے فرمایا کہ قیامت کے قریب قوم مرتد ہو جاویگی اوس بت کو پھر بنا لینگے اور اوسکے گرد عورتین ناچینگی

۵۹۳ ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَّغْرِبِهَا فَاِذَا رَاٰهَا النَّاسُ اٰمَنَ مَنْ عَلَيْهَا فَذٰلِكَ حِيْنَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا اِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ الٰى آخِرِهٖ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ قائم ہوگی قیامت یہانتک کہ نکلیگا سورج اپنے ڈوبنے کے مکان سے پھر جب دیکھینگے لوگ سب ایمان لاوینگے جو زمین پر ہین سو وقت نہ فائدہ کریگا کسی جان کو اوسکا ایمان جسنے پہلے ایمان نہ لایا تھا **ف** یعنی ان دیکھے کا

ایمان معتبر ہے اور جب عذاب کا سامنا ہو تو ایمان لانا کیا فائدہ ہے واسطے اگر کافر تے دم ایمان لاوے تو معتبر نہیں کہ اوس وقت بھی عذاب آخرت
سامنے آجاتا ہے **ق** عن عائشة لا تقوم الساعة حتى تعبد اللات والعزى بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہؓ سے ۵۹۴
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت نہ قائم ہوگی یہان تک لات اور عزی پوجا وین **ف** لات اور عزی عرب مین دو بت تھے حضرت کے وقت مین
ٹوٹ گئے سو فرمایا کہ قیامت کے قریب پھر لوگ کافر ہو جاوینگے اور انکو پوجینگے **م** ابو هريرة لا تقوم الساعة حتى تعود ارض ۵۹۵
العرب مروجا وانهارا مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت نہ قائم ہوگی یہان تک کہ ہو جاوے عرب کی زمین
سبزہ زار اور نہروالی **ف** عرب کی زمین مین نہ سبزہ ہے نہ نہر سو فرمایا کہ آخر زمانے مین وہ مین سبزہ اور نہرین ہونگی اور بعضے کہتے ہین کہ زمین
عرب سے یہ مراد ہے یعنی آخر زمانے مین لوگ عمارت اور آبادی پر زیادہ مصروف ہونگے دنیا کی محبت غالب ہوگی **خ** ابو هريرة لا تقوم الساعة ۵۹۶
حتى تقاتلوا اليهود حتى يقول الحجر وراءه اليهودي يا مسلم هذا يهودي ورائي فاقتله بخاری مین ابو ہریرہؓ سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ قائم ہوگی قیامت یہان تک کہ تم اے مسلمانو یہودیون کو قتل کروگے یہان تک کہ کہے گا پتھر جسکے پیچھے
یہودی چھپا ہوگا اے مسلمان یہ یہودی ہے میری آڑ مین سو تو اسکو مار ڈال **ف** قیامت کے قریب دجال نکلے گا اوسکے لشکر مین
اکثر یہودی ہونگے جب عیسی علیہ السلام کے ہاتھ سے دجال مارا جاویگا تو مسلمان اوس وقت یہودیون کو چن چن کے قتل کرینگے **خ**
ابو هريرة لا تقوم الساعة حتى تقاتلوا خوزا وكرمان من الاعاجم حمر الوجوه فطس الانوف صغار ۵۹۷
الاعين كان وجوههم المجان المطرقة نعالهم الشعر بخاری مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت نہ قائم ہوگی یہان
تک کہ اے مسلمانو تم لڑوگے خوز اور کرمان سے جو دو گروہ ہین عجم کے سرخ منہ والے چپٹی ناک والے چھوٹی آنکھون والے منہ اونکے جیسے ڈھالین ہین تہ
او پر تہ چڑھا یعنی اونکے گول منہ ہین موٹی موٹی جوتیان اونکی بال کی **ف** خوزستان اور کرمان دو شہر ہین ایران اور توران مین
وہان کے رہنے والے مراد ہین یا قوم ترک مراد ہین اونکی صورتین ایسی ہی ہوتی ہین جیسا حضرت نے فرمایا اوسی طرح صحابہ حضرت کے بعد اون سے لڑے
اور کامیاب ہوئے **ق** ابو هريرة لا تقوم الساعة حتى تقاتلوا قوما كان وجوههم المجان المطرقة بخاری ۵۹۸
اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ قائم ہوگی قیامت یہان تک کہ تم لڑوگے اوس قوم سے جنکے منہ جیسے ڈھالین تہ پر تہ
جمی ہوئین یعنی موٹے منہ گول گول **ق** ابو هريرة لا تقوم الساعة حتى تقاتلوا قوما نعالهم الشعر ۵۹۹
بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ قائم ہوگی قیامت یہان تک کہ تم لڑوگے اوس قوم سے جنکی جوتیان بال کی ہین
ف قوم ترک مراد ہین جیسا کہ اگلی حدیث مین مذکور ہو چکا **ق** ابو هريرة لا تقوم الساعة حتى تقتتل فئتان ۶۰۰
دعواهما واحدة بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت نہ قائم ہوگی یہان تک کہ آپس مین لڑینگے دو گروہ
دعوی دونون کا ایک ہی ہوگا **ف** علی مرتضی اور معاویہ کی لڑائی مراد ہے دونون کا دین اسلام تھا اور ایک ہی کلمہ یعنی لا اله الا الله محمد
رسول الله تھے **م** ابو هريرة لا تقوم الساعة حتى ينزل الروم بالاعماق او بدابق فيخرج اليهم جيش ۶۰۱
من المدينة من خيار اهل الارض يومئذ فاذا تصافوا قالت الروم خلوا بيننا وبين الذين سبوا
منا نقاتلهم فيقول المسلمون لا والله لا نخلي بينكم وبين اخواننا فيقاتلونهم فينهزم ثلث لا يتوب
الله عليهم ابدا ويقتل ثلثهم افضل الشهداء عند الله ويفتتح الثلث لا يفتنون ابدا

فيفتتحون قسطنطينية فبينما هم يقتسمون الغنائم قد علقوا سيوفهم بالزيتون إذ صاح فيهم
الشيطان إن المسيح قد خلفكم في أهليكم فيخرجون وذلك باطل فإذا جاؤا الشام خرج فبينما
هم يعدون للقتال يسوون الصفوف إذ أقيمت الصلوة فينزل عيسى بن مريم فأمهم فإذا رآه
عدو الله ذاب كما يذوب الملح في الماء فلو تركه لانذاب حتى يهلك ولكن يقتله الله بيده فيريهم
دمه في حربته۔ مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ قیامت نہ قائم ہوگی یہانتک کہ روم کے نصاری کا لشکر اعماق میں یا دابق
میں اتریگا پھر انکی طرف مدینے سے لشکر اسلام نکلیگا وے لوگ اوس دن تمام روے زمین کے رہنے والوں سے افضل ہونگے مراد حضرت امام مہدی کا لشکر
پھر جب صف باندھینگے دونوں لشکر تو نصاری کہینگے کہ چھوڑ دو ہمارا درمیان اور ان مسلمان لوگوں کا جنہوں نے ہمارے جورو لڑکے پکڑ کے لونڈی غلام
بنائے ہیں تاکہ ہم ان سے لڑیں تو مسلمان کہینگے کہ خدا کی قسم ہم تمہارا اور اپنے بھائی مسلمانوں کا درمیان نچھوڑینگے یعنی تم اس فریب سے مسلمانوں میں
پھوٹ ڈالا چاہتے ہو سو یہ ممکن نہیں پھر ان کافروں سے لڑنے لگینگے تو تہائی مسلمانوں کا لشکر بھاگ جاویگا انکی توبہ خدا کبھی قبول نکریگا اور تہائی لشکر قتل ہوگا
وہی سب شہیدوں میں افضل ہونگے خدا کے نزدیک اور تہائی لشکر فتح کریگا وے عمر بھر کبھی فتنے اور بلا میں نپڑینگے پھر وے قسطنطنیہ کو جو روم کا تخت گاہ
شہر ہے فتح کرینگے سو جس وقت وے لوٹ کا مال بانٹتے ہونگے اپنی تلوار زیتون کے درخت میں اٹکا کر اچانک وہیں شیطان پکاریگا
کہ دجال تو تمہارے پیچھے تمہارے گھروں والوں پر آپڑا تو مسلمان وہانسے نکلینگے اور حال اسکا یہ ہے کہ یہ خبر جھوٹھ ہوگی پھر جب لشکر اسلام شام کے ملک میں
آویگا تب دجال نکلیگا سو جس وقت مسلمان لڑنے کی تیاری کرکے صفیں باندھتے ہونگے کہ نماز کی تیاری ہوگی پھر عیسی مریم کے بیٹے اوترینگے پھر انکو
نماز پڑھاوینگے پھر جب عیسیٰ کو خدا کا دشمن یعنی دجال دیکھیگا تو خوف سے گل جاویگا جیسے نمک پانی میں گلتا ہے سو اگر اوسکو خدا چھوڑ دے تو وہ
خود بخود گل جاوے یہاں تک کہ مرجاوے لیکن اوسکو خدا قتل کرواویگا عیسیٰ کے ہاتھ سے پھر عیسیٰ دجال کے مارے بعد لوگوں کو اوسکا لہو
دکھلاوینگے اپنی برچھی میں لگا ہوا ف اعماق و دابق دو مکان ہیں شام کے ملک میں اور قسطنطنیہ بہت مدت سے اب تک مسلمانوں کے
عمل میں رہا چنانچہ روم کا بادشاہ مسلمان ہی رہتا ہے اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ قیامت کے قریب نصاری کا اوس میں عمل ہو جاویگا امام مہدی
کے وقت میں فتح ہوگا چنانچہ اس حدیث میں اسکا ذکر ہے

۶۰۲ م انس لا تقوم الساعة حتى لا يقال في الأرض الله الله۔
مسلم میں انسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ قیامت نہ قائم ہوگی یہاں تک کہ نہ کہا جاویگا اللہ اللہ ف اس حدیث کے دو مطلب ہیں
ایک تو یہ کہ قیامت اوس وقت آویگی کہ زمین پر کوئی اللہ اللہ نکہیگا یعنی سب کافر ہو جاوینگے دوسرا مطلب کہ قیامت اوس وقت ہوگی کہ گناہ
پر کوئی انکار نکریگا یعنی اوس وقت کوئی اتنا بھی گنہگار بدکار سے نکہیگا کہ اللہ سے ڈر

۶۰۳ م ابو هريرة لا تقوم الساعة حتى يحسر الفرات عن جبل من ذهب يقتتل الناس عليه فيقتل من كل مائة تسعة
وتسعون ويقول كل رجل منهم لعلي أكون أنا الذي أنجو۔ مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ
نہ قائم ہوگی قیامت یہاں تک کہ دریا فرات ایک سونے کے پہاڑ کو کھول دیگا یعنی اوس میں نمود ہوگا اوسپر لوگ لڑ مرینگے سو قتل ہونگے ہر سیکڑے
میں سے ننانوے اور کہیگا ہر ایک آدمی انمیں سے کہ شاید میں قتل سے بچ رہوں یعنی تو تنہا میں بلا شرکت پاؤں ف فرات کوفے اور کربلا
کے درمیان ہے

۶۰۴ خ م ابو هريرة لا تقوم الساعة حتى يخرج رجل من قحطان يسوق الناس بعصاه۔ بخاری
میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ قیامت نہ قائم ہوگی یہاں تک کہ نکلیگا ایک مرد قحطان کے قبیلے کا کہ ہانکیگا لوگوں کو اپنی لاٹھی سے

ف قحطان ایک شخص تھا یمن کے اصل عرب اوسکی اولاد مین سو فرمایا کہ اوسکی قوم سے ایک بادشاہ پیدا ہوگا بڑا حاکم والا لوگ اوسکے ایسے قابو مین ہونگے جیسے بکریان چرانے والے کے قابو مین کہ جدھر چاہا ادھر ہانک لیجاوے شاید کہ وہی بادشاہ کا نام جہجاہ ہو جیسے کہ اول حدیث مین لکھا

٦٠٥ **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَكْثُرَ فِيْكُمُ الْمَالُ فَيَفِيْضَ حَتّٰى يُهِمَّ رَبَّ الْمَالِ مَنْ يَّقْبَلُ مِنْهُ صَدَقَتَهٗ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت نہ قائم ہوگی یہان تک کہ تم مین مال بہت ہو جاویگا تو ابل پڑیگا یہان تک کہ مالدار فکر مین نجیدہ ہوگا کہ کون اوسکی زکوۃ کا مال لیوے **ف** یہ قیامت کے قریب امام مہدی کے وقت مین ہوگا کہ سب مالدار ہو جاوینگے کوئی محتاج نملیگا جو زکوۃ کا مال قبول کرے یا قیامت کی نشانیان دیکھکے ایسا خوف پیدا ہوگا کہ مال لینیکی فرصت نہوگی

٦٠٦ **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَمُرَّ الرَّجُلُ بِقَبْرِ الرَّجُلِ فَيَقُوْلُ يَا لَيْتَنِيْ مَكَانَهٗ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت نہ قائم ہوگی یہان تک کہ گذریگا مرد کسی مرد کی قبر پر تو کہیگا کسیطرح مین اسکی جگہ پر ہوتا **ف** یعنی قیامت کے قریب ایسے فتنے اور فساد عالم مین پھیلینگے کہ لوگ موت کی تمنا کرینگے قبرون کو دیکھکر یہ حدیث اور اسکے پہلے کی حدیثون مین حضرت نے قیامت سے پہلے ہونے والی چیزون کی خبرین دی ہین سو بعضی چیزین ہو چکین ہین اور بعضی آگے ہونگی یہ معجزہ ہی حضرت کا کہ جیسا فرمایا ویسا ہوا اور آگے ہوگا

٦٠٧ **ق** اَبُوْ سَعِيْدٍ لَا تَكْتُبُوْا عَنِّيْ وَمَنْ كَتَبَ عَنِّيْ غَيْرَ الْقُرْاٰنِ فَلْيَمْحُهٗ وَحَدِّثُوْا عَنِّيْ وَلَا تَكْذِبُوْا عَلَيَّ هٰذَا حَدِيْثٌ مَنْسُوْخٌ صَدْرُهٗ بخاری اور مسلم مین ابو سعید سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ لکھو میری حدیث کو سو جسنے مجھسے لکھی سوا قرآن کے جو لکھا ہو سو اوسکو مٹا ڈالے اور حدیث نقل کرو مجھسے یعنی جو بات مجھسے سنو وہ لوگون کو سکھاؤ اور مجھپر جھوٹھ نہ باندھو کہا صغانی نے کتاب وضع الحدیث مین کہ اول اس حدیث کا یعنی حدیث کے لکھنے کی ممانعت فرمانا منسوخ ہی **ف** اصحاب قرآن اور حدیث کو ایک کاغذ مین لکھتے تھے حضرت ڈرے کہ کہین قرآن اور حدیث ناواقفون کے نزدیک ملجاوے یا اشتباہ پڑے کہ قرآن کی لفظ کون ہی اور حدیث کی کون اسواسطے حضرت نے حدیث کا لکھنا منع کیا جب قرآن لوگون مین خوب مشہور ہوگیا اور اشتباہ کا شبہہ گیا تو حدیث لکھنے کی بھی اجازت دی چنانچہ ابو ہریرہ کی حدیث اس کتاب مین ہو چکی کہ حضرت نے ابو شاہ یمنی کو حدیث لکھوا دی یہ بندوبست جمع دینکی ہی جو کسی دین مین نہین کہ خدا کا کلام علیحدہ اور حدیث پیغمبر کی علیحدہ پھر حدیث کے مراتب بھی جدا جدا صحیح علیحدہ حسن علیحدہ ضعیف علیحدہ اور صحابہ کے اقوال جدا بخلاف یہود اور نصاریٰ کے کہ اونکی کتابون مین سب خلط ملط ہی چنانچہ اونکی توریت اور انجیل مین خدا کا کلام اور پیغمبر کا کلام بلکہ اونکے اصحاب اور راویون کا کلام ایسا مخلوط ہی کہ عاقل متحیر ہوتا ہی گویا تاریخ کی کتابین ہین صرف آسمانی کلام نہین

٦٠٨ **ق** عَلِيٌّ لَا تَكْذِبُوْا عَلَيَّ فَاِنَّهٗ مَنْ يَّكْذِبْ عَلَيَّ يَلِجِ النَّارَ بخاری اور مسلم مین علی مرتضیٰ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مجھپر جھوٹھ نہ باندھیو سو مقرر یہ بات ہی کہ جو مجھپر جھوٹھ باندھیگا وہ دوزخ مین جاویگا

٦٠٩ **ق** عُمَرُ لَا تَلْبَسُوا الْحَرِيْرَ فَاِنَّهٗ مَنْ لَّبِسَهٗ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الْاٰخِرَةِ بخاری اور مسلم مین عمر فاروق سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ پہنو ریشمی کپڑے سو مقرر جو ریشمی پہنیگا دنیا مین وہ آخرت مین اوسکو نہ پہنیگا

٦١٠ **ق** حُذَيْفَةُ بْنُ الْيَمَانِ لَا تَلْبَسُوا الْحَرِيْرَ وَلَا الدِّيْبَاجَ وَلَا تَشْرَبُوْا فِيْ اٰنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَلَا تَاْكُلُوْا فِيْ صِحَافِهَا فَاِنَّهَا لَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَلَكُمْ فِي الْاٰخِرَةِ بخاری اور مسلم مین حذیفہ بن یمان رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ پہنو ریشمی کو اور نہ دیبا کو اور نہ پیو سونے چاندی کے برتنون مین اور نہ کھاؤ اونکے پیالون مین سواسطے کہ یہ چیزین کافرون کے واسطے دنیا مین ہین اور تمھارے واسطے ای مسلمانو آخرت مین ملینگی **ف** دیبا ایک ریشمی کپڑے کی قسم ہی اور بعضے ریشمی بوٹہ دار کو دیبا کہتے ہین اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کمخاب اور تافتہ اور دریائی

ف بیان فرق [illegible] کتب یہود و نصاریٰ

اور اطلس اور گلبدن اور رعنا زیبا مردون کو حرام ہے اور چاندی سونے کے برتنون مین کھانا پینا یا عطردان پاندان بنانا حرام ہے اگر تکلف منظور ہو
تو اوسکے واسطے اور عمدہ قسم کے چینی اور بلور اور شیشے کے برتن کیا کم ہین جو ایسے اور چاندی سونے کے برتنون کو استعمال کر کے خدا اور رسول کو

۶۱۱ ناخوش کیجیے ﴿م﴾ مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ لَا تُلْحِفُوا فِي الْمَسْأَلَةِ فَوَاللهِ لَا يَسْأَلُنِي أَحَدٌ مِنْكُمْ شَيْئًا فَتُخْرِجَ لَهُ
مَسْأَلَتُهُ مِنِّي شَيْئًا وَأَنَا لَهُ كَارِهٌ فَيُبَارَكَ لَهُ فِيمَا أَعْطَيْتُهُ مسلم مین معاویہ بن ابی سفیان سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ بہت چمٹ کر نہ مانگا کرو سو قسم خدا کی جو تم مین کوئی مجھسے کچھ مانگیگا اور مجھکو ناخوش کر کے پاویگا تو جو مین اوسکو دونگا اوس مین برکت نہوگی
﴿ف﴾ یعنی جو چمٹ کر سوال کر کے کچھ مجھسے پاویگا وہ مال بے برکت ہوگا معلوم ہوا کہ سوال کرنا حرام ہے خصوصاً چمٹ کر مانگنا زیادہ حرام

۶۱۲ ہے ﴿م﴾ أَبُو هُرَيْرَةَ لَا تَلَقَّوُا الْجَلَبَ فَمَنْ تَلَقَّى فَاشْتَرَى مِنْهُ فَإِذَا أَتَى سَيِّدُهُ السُّوقَ فَهُوَ بِالْخِيَارِ مسلم مین ابو ہریرہ سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ آگے بڑھکر اناج کی کھیپ مول لیا کرو سو جو بیپاری کی کھیپ آگے بڑھکر مول لیجاوے تو جب وہ بیپاری کھیپ کا مالک بازار مین آوے
تو اوسکو اختیار ہے یعنی اگلے بیچنے کو چاہے درست رکھے اور چاہے تو نہ درست رکھے بلکہ اپنا وہی اناج بازار مین بیچ لیوے ﴿ف﴾ شہر کے لوگونکو آگے
بڑھکر اناج کی کھیپ مول لینا حرام ہے اس واسطے کہ اسمین دو نقصان مین ایک نقصان بیپاری کا کہ شاید بازار مین زیادہ بکتا دوسرے تمام شہر کی حق تلفی

۶۱۳ کہ اگر بازار مین کھیپ آتی تو سب لوگ مول لیتے سو اسواسطے حضرت نے اسمین بیپاری کو اختیار دیا ﴿م﴾ جَابِرٌ لَا تَمْشِ فِي نَعْلٍ وَاحِدَةٍ وَلَا
تَحْتَبِ فِي إِزَارٍ وَاحِدٍ وَلَا تَأْكُلْ بِشِمَالِكَ وَلَا تَشْتَمِلِ الصَّمَّاءَ وَلَا تَضَعْ إِحْدَى رِجْلَيْكَ عَلَى الْأُخْرَى
إِذَا اسْتَلْقَيْتَ مسلم مین جابر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ چلا کر ایک جوتی پہن کر اور ایک تہ بند مین زانو اوٹھا کر گوٹ
نہ بیٹھ یعنی بدن کھلی رہیگا اور نہ کھا بائین ہاتھ سے اور اسطرح کپڑے کو سب بدن پر لپیٹ کر نہ اوڑھ کہ نماز یا اور کسی کام مین ہاتھ
نہ نکلسکین اور نہ رکھ ایک پاؤن کو دوسرے پاؤن پر جب تو چت لیٹے یعنی اگر تہ بند ہوگا تو بدن کھلیگا یہ حضرت نے مسلمانونکو ادب سکھایا

۶۱۴ ﴿ق﴾ ابْنُ عُمَرَ لَا تَمْنَعُوا إِمَاءَ اللهِ مَسَاجِدَ اللهِ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ منع کرو
خدا کی باندیون کو خدا کی مسجدون سے ﴿ف﴾ یعنی اگر عورتین مسجد مین نماز کے واسطے جاوین تو منع نکرو حضرت عائشہ نے فرمایا کہ اگر حضرت
دیکھتے جو اب عورتون نے خلاف شرع وضع نکالی ہے تو مسجد مین اونکا جانا منع کرتے سو اسواسطے مجتہدون نے اسمانہ کہ حضرت کے زمانے مین عورت کا

۶۱۵ مسجد مین جانا درست تھا اور اب زمانے مین فساد بہت ہے اب درست نہین ﴿ق﴾ أَبُو هُرَيْرَةَ لَا تَمْنَعُوا فَضْلَ الْمَاءِ
لِتَمْنَعُوا بِهِ فَضْلَ الْكَلَأِ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ روکو زیادہ پانی کو تاکہ اوسکے حیلے سے
زیادہ چارا روکو ﴿ف﴾ یعنی اگر تمہارا کنواں یا چشمہ یا تالاب ہو اور تم اوس سے اپنا کام کر چکے ہو تو لوگون کو اوسکے باقی پانی پینے سے
یا کھیت سینچنے سے منع کرو اور اگر پانی روکو گے تو جانور کو بن کا چارا بھی جو تالاب کے نزدیک ہے رکا ہوا ہو جاویگا اسحیلے سے تمہارا گھاس بھی

۶۱۶ زیادہ بچا رہیگا یعنی پانی کے سبب منع تمہین پہونچتا نہین چاہیے کہ آدمی اور جانور وہان آنیگا نہ چاہے ﴿م﴾ أَبُو قَتَادَةَ
الْحَارِثُ بْنُ رِبْعِيٍّ لَا تَنْتَبِذُوا الزَّهْوَ وَالرُّطَبَ جَمِيعًا وَلَا تَنْتَبِذُوا الرُّطَبَ وَالزَّبِيبَ جَمِيعًا وَلَكِنِ انْتَبِذُوا
كُلَّ وَاحِدٍ عَلَى حِدَتِهِ مسلم مین ابو قتادہ حارث سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ پانی مین تر رکھا کرو گدرا اور پکی کھجور کو ملا کر اور نہ تر کھجور
اور منقے کو ملا کر لیکن تر کیا کرو ہر ایک کو علیحدہ علیحدہ ﴿ف﴾ عرب کھجور اور منقے تر کر کے اوسکا شیرہ پیا کرتے تھے سو حضرت نے

۶۱۷ فرمایا کہ دو چیز کو ملا کر تر نہ کیا کرو کہ اسمین جلد نشہ ہو جاتا ہے ﴿ق﴾ أَنَسٌ لَا تَنْتَبِذُوا فِي الدُّبَّاءِ وَلَا فِي الْمُزَفَّتِ بخاری

اور مسلم مین انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ میوہ تر نہ کیا کرو تونبی مین اور نہ کدو کے برتن مین **ف** یہ شراب کے برتن تھے اس واسطے انکے استعمال اول منع ہوئے **ح** ابو ہریرۃ لا تنذروا فان النذر لا یغنی من القدر شیئا وانما یستخرج به من البخیل مسلم مین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نذر نہ مانا کرو سو مقرر نذر ماننا تقدیر کو کچھ نہین ٹالتا اور نذر کے سبب سے تو البتہ بخیل کا مال خرچ ہوتا ہی **ف** یعنی اس اعتقاد سے کہ نذر سے تقدیر ٹل جاتی ہی نذر کرنا بیفائدہ ہی اور درست نہین اور اگر یہ اعتقاد نہو تو نذر کرنا درست ہی

۶۱۸

ق جابر لا تنزلن برمتکم ولا تخبزن عجینکم حتی اجئ **قال له** بخاری اور مسلم مین جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے مجھسے فرمایا نہ تم اتارنا اپنی ہانڈی کو اور روٹی نہ پکانا اپنے آٹے کی جب تک مین آؤن **ف** مصابیح مین جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ جنگ خندق مین کسی نے تین دن سے کھانا نکھایا تھا اور حضرت نے بھوک سے اپنے پیٹ مین پتھر باندھے مینے اپنی بی بی سے کہا کہ حضرت بہت بھوکے ہین سو اوسنے تین سیر جو کا آٹا نکالا اور اوسکو گوندھا اور ایک بکری کا بچہ تھا اوسکو ذبح کرکے ہانڈی مین رکھا پکانیکو پھر مینے حضرت کو چپکے خبر کی کہ حضرت اور دو تین آدمی اور چلیں حضرت نے سب سے پکار کے کہا کہ ای خندق کھودنے والو اس مرد نے تمھاری دعوت کی ہی چلو پھر حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی جب تک مین آؤن ہانڈی نہ اوتارنا اور آٹے کو نہ پکانا پھر حضرت میرے گھر تشریف لائے اور آٹے اور ہانڈی مین لعاب دہن مبارک ڈالا اور برکت کی دعا کی پھر فرمایا کہ روٹیان پکاؤ سو قسم کھاتا ہون خدا کی کہ ہزار آدمی اوس مین سیر ہوکے کھایا اور ہانڈی ویسی طرح کہ ثابت بھری جوش مارتی تھی اور آٹا بھی ویسا ہی موجود تھا اور پکایا جاتا تھا یہ حضرت کا معجزہ نہایت مشہور ہی اسکی سند بہت معتبر ہی **ق** ابو ہریرۃ

۶۱۹

۶۲۰

لا تنکح الایم حتی تستامر ولا تنکح البکر حتی تستاذن قالوا یا رسول اللہ وکیف اذنها قال ان تسکت بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نکاح نکیا جاوے بیوہ عورت کا جب تک اوس سے اجازت نہ لی جاوے اور نہ نکاح کیا جاوے کواری عورت کا جب تک اوسکا اذن نلیا جاوے لوگون نے کہا کہ کواری کا اذن کس طرح ہو یعنی وہ شرم کا ہیکو بتلاوے گی حضرت نے فرمایا کہ اوسکا چپ رہنا یہی اذن ہی **ف** یعنی کواری سے یون کہا جاوے کہ تیرا نکاح فلانے شخص سے ہم کرتے ہین اگر وہ اجازت دے تو بہتر ہی نہین تو اوسکا چپ رہنا یہی اجازت ہی امام اعظم رح کے نزدیک چھوٹی لڑکی کا والی مختار ہی جہان چاہے وہان کرے خواہ بیوہ ہو خواہ کواری اور جوان عورت خود مختار ہی خواہ بیوہ ہو خواہ کواری اور امام شافعی رح کے نزدیک بیوہ خود مختار ہی چھوٹی ہو یا جوان اور کواری کا والی مختار ہی چھوٹی ہو یا جوان **ح** ابو ہریرۃ لا تنکح العمۃ علی ابنۃ الاخ ولا ابنۃ الاخت علی الخالۃ مسلم مین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا نہ نکاح کیا جاوے پھوپھی کا بھتیجی پر اور نہ بھانجی کا خالہ پر **ف** یعنی جسکے نکاح مین ایک عورت ہو تو اوسکی زندگی مین اوس عورت کی پھوپھی یا خالہ کے ساتھ نکاح نہین درست اگر وہ مرجاوے تو درست ہی اسی حدیث سے مجتہدون نے قاعدہ نکالا ہی کہ جو ایسی عورتین ہون کہ اگر دو مین کوئی مرد ہوتی تو او نمین باہم نکاح درست نہوتا تو اونکا جمع کرنا نہین درست **ح** ابو ہریرۃ

۶۲۱

۶۲۲

لا تنکح المراۃ علی عمتها ولا علی خالتها مسلم مین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نکاح نکیا جاوے عورت کا اوسکی پھوپھی پر اور نہ اوسکی خالہ پر **ق** ابو سعید لا تواصلوا فایکم اراد ان یواصل فلیواصل حتی السحر بخاری اور مسلم مین ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ طی کا روزہ نرکھو سو جو طی کیا چاہے اور روزہ ملانے کا ارادہ کرے وہ سحری کے وقت تک ملاوے **ف** یعنی اگر روزہ دار شام کے وقت نکھاوے اور سحری کھاوے تو البتہ درست ہی اور اگر چاہے برابر دو یا تین روزے رکھے اور رات کو کچھ نکھاوے یہ نہین درست **ق** اسماء بنت ابی بکر لا توعی فیوعی اللہ علیک ارضخی ما استطعت

۶۲۳

۶۲۴

لَا تُوْکِیْ فَیُوْکِیَ اللّٰہُ عَلَیْکِ لَا تُحْصِیْ فَیُحْصِیَ اللّٰہُ عَلَیْکِ بخاری اور مسلم مین اسماء بنت ابی بکرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے
مجھسے فرمایا نہ بند کر رکھہ تو خدا بھی بند کریگا کچھہ راہ خدا مین دیا کر جتنا تجھسے ہوسکے نہ باندھ رکھہ کہ خدا بھی باندھ رکھیگا اور گن گن کے مال کو نہ رکھ
تو خدا بھی تجھکو گن گن کے دیگا **ف** یعنی بخیل مت بن اور مال کو جمع نکر راہ خدا مین دیا کر خدا بھی تجھکو دیے جاویگا اور اگر تو روکیگی تو خدا
بھی روکیگا ۶۲۵ **ح** جُبَیْرُ بْنُ مُطْعِمٍ لَا حِلْفَ فِی الْاِسْلَامِ وَاَیُّمَا حِلْفٍ کَانَ فِی الْجَاہِلِیَّۃِ لَمْ یَزِدْہُ الْاِسْلَامُ
اِلَّا شِدَّۃً مسلم مین جبیر بن مطعمؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ زمانہ کفر کی قسم اور عہد و پیمان کا اسلام مین کچھہ اعتبار نہین اور
جو عہد و پیمان نیک کام مین تھا کفر کے وقت تو اسلام نے اوسکی زیادہ تر مضبوطی کی **ف** کفار عرب کا دستور تھا کہ ایک قوم دوسری
قوم سے بقسم ہوتا اور ایک دوسرے کے حق او ناحق مین مدد کیا کرتا سو فرمایا کہ اسلام مین کفر کی قسم اور عہد پیمان کا کچھہ اعتبار نہین ہاں لیکن
مظلوم کی مدد کرنا اور حق کام کی تائید کرنا سو اسلام مین اسکی زیادہ تر تاکید ہی ۶۲۶ **ح** ابْنُ عُمَرَ لَا شِغَارَ فِی الْاِسْلَامِ مسلم مین عبد اللہ
بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اسلام مین شغار درست نہین **ف** شغار یہ ہی کہ ایک شخص اپنی بہن کا دوسرے سے نکاح کرتا اس شرط
سے کہ تو بھی اپنی بہن کا نکاح میرے ساتھہ بے مہر کردے گویا بدلا کیا کرتے تھے اور اسمین مہر بچاتے تھے سو دین اسلام مین یہ حرام ہوا
۶۲۷ **ق** اَبُوْ سَعِیْدٍ لَا صَاعَیْنِ تَمْرًا بِصَاعٍ وَلَا صَاعَیْنِ حِنْطَۃً بِصَاعٍ وَلَا دِرْہَمَ بِدِرْہَمَیْنِ بخاری اور مسلم مین
ابو سعیدؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین بیچنا درست دو صاع کھجور ایک صاع سے اور نہ دو صاع گیہون کا ایک صاع سے اور نہ ایک
درم دو درم سے **ف** صاع تین سیر کا ہوتا ہی یعنی ایک ہی جنس مین زیادہ دینا اور لینا نہین درست کہ بیاج ہی ۶۲۸ **ح** اَبُوْ ہُرَیْرَۃَ
لَا صَلٰوۃَ اِلَّا بِقِرَاءَۃٍ مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نماز نہین ہی بدون قرآن پڑھے **ف** اس حدیث سے معلوم
ہوا کہ قرآن پڑھنا نماز مین فرض ہی ۶۲۹ **ح** عَائِشَۃُ لَا صَلٰوۃَ بِحَضْرَۃِ الطَّعَامِ وَلَا وَہُوَ یُدَافِعُہُ الْاَخْبَثَانِ مسلم مین
حضرت عایشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ عمدہ نماز نہین کھانا موجود ہوتے اور نہ اوس وقت کہ جب جا ضرور اور پیشاب غالب ہو
ف یعنی جب کھانا آگیا ہو تو پہلے کھانا کھاوے تب نماز پڑھے تا کہ نماز مین کھانے کی طرف دل نہ لگا رہے اور یہی طرح جب جا ضرور یا پیشاب لگے ہو
تو اوس وقت اسکے نماز پڑھنا نماز مین تشویش کا سبب ہی ۶۳۰ **ق** عُبَادَۃُ بْنُ الصَّامِتِ لَا صَلٰوۃَ لِمَنْ لَّمْ یَقْرَأْ بِفَاتِحَۃِ
الْکِتَابِ بخاری اور مسلم مین عبادہ بن صامتؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین نماز اوسکی جسنے الحمد کی سورت نہ پڑھی **ف**
امام شافعی کے مذہب مین بدون الحمد کے نماز نہین ہوتی یہ حدیث اونکی دلیل ہی اور امام اعظمؒ کے نزدیک نماز بے الحمد کامل نہین ہوتی ۶۳۱ **ق**
عَلِیٌّ لَا طَاعَۃَ فِیْ مَعْصِیَۃِ اللّٰہِ اِنَّمَا الطَّاعَۃُ فِی الْمَعْرُوْفِ بخاری اور مسلم مین علی مرتضیٰؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ کسی کی طاعت نہین ہی خدا کے گناہ مین اطاعت تو صرف نیک کام مین ہی **ف** یعنی بادشاہ یا ماں باپ یا اوستاد کی نیک کام مین
اطاعت کیجیے نہ خدا کی نافرمانی کے کام مین اطاعت نہین ہی ۶۳۲ **خ** اَبُوْ ہُرَیْرَۃَ لَا طِیَرَۃَ وَخَیْرُہَا الْفَالُ بخاری مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ شگون بد لینا بے حقیقت بات ہی اور بہتر ہی نیک فال لینا **ف** عرب کا دستور تھا پرندون اور جانورون کی آوازون پر
شگون لیتے تھے سو اوسکو حضرت نے منع کیا کہ یہ وہم اور خیال ہی بے حکم خدا کے کچھہ نہین ہو سکتا اور فال اوسکو کہتے ہین کہ کسی سے لفظ نیک
یا نیک بات خدا کے بھروسے پر جیسے بیمار سالم کی لفظ سنے تو یون گمان کرے کہ مین خدا کے فضل سے صحیح اور سالم ہوا اور جو یہ فال اتنے بیان
کیے ہین دو رسانی فال دیکھنا ہرگز درست نہین کیونکہ تو خوف کفر ہی غیب کی بات سوا خدا کے کسیکو معلوم نہین ۶۳۳ **ق** جَابِرٌ لَا عَدْوٰی

وَلَا طِيَرَةَ وَلَا غُولَ بخاری اور مسلم مین جابر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ایک کی بیماری دوسرے کو نہین لگ جاتی اور شگون بلینا
کچھہ حقیقت نہین اور دیو بھوت بھی ضرر دینے کا مالک نہین **ف** کفار عرب کو اعتقاد تھا کہ بیماری کو طاقت ہی کہ خود دوسرے آدمی کو لگ جاتی
سو فرمایا کہ یہ غلط بات ہی اور یہ گمان تھا کہ جنگل مین دیو بھوت رنگ برنگ شکلین بناتے ہین اور لوگون کو راہ سے بہکاتے ہین اور ضرر رسانی کے مالک ہین
سو فرمایا حضرت نے کہ یہ بھی غلط بات ہی بدون خدا کے چاہے کوئی کچھہ نہین کر سکتا تم تمام جہان کا مالک خدا ہی کیون بھولتے ہو ادھر ادھر بھٹکاتے
ہو دوسری حدیث مین آیا ہی کہ جنگل مین تمکو دیو بھوت نظر پڑین تو تم اذان کہا کرو کچھہ ضرر نہو گا **ق** اَبُوْهُرَيْرَةَ لَا فَرَعَ وَلَا عَتِيْرَةَ
بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین درست اونٹنی کے پہلے بچے کو بتون کے واسطے ذبح کرنا اور رجب کے مہینے مین بعضی
تاریخ تک قربانی کرنا **ف** کفار عرب مین دستور تھا کہ جب اونٹنی کا پہلا بچہ ہوتا تو اوسکو ذبح کرکے اوسکا خون بتون پر چھڑکتے اور ماہ رجب
کی تعظیم کے واسطے اوس کے اندر قربانی کرتے سو حضرت نے دونون کو حرام کیا **ق** اِبْنُ عَبَّاسٍ لَا مَالَ لَكَ اِنْ كُنْتَ صَدَقْتَ
عَلَيْهَا فَهُوَ بِمَا اسْتَحْلَلْتَ مِنْ فَرْجِهَا وَاِنْ كُنْتَ كَذَبْتَ عَلَيْهَا فَهُوَ اَبْعَدُ لَكَ مِنْهَا **قاله**
لِرَجُلٍ مِنَ الْاَنْصَارِ لَاعَنَ عَنْ اِمْرَأَتِهٖ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَالِيْ. بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عباس سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ تجکو مال نہ ملیگا اگر تجھ نے اپنی جورو کی بدکاری کا سچ دعوی کیا تھا تو جو تو نے اوس عورت سے صحبت داری کی اوسکے بدلے مین مال
گیا اور اگر تو نے اوسپر جھوٹھہ باندھا تھا تو تجکو اوس مال کا پھیر لینا زیادہ تر بعید ہی یہ حضرت نے اوس انصاری مرد سے کہا جسنے بیگا اپنی جورو کو عیب لگا یا
جھوٹھے پیدا عالکر کے چھوڑا پھر حضرت سے کہا کہ یا رسول اللہ میرا مال جو دیا ہو دلوا دیجیے **ق** اَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ وَعَلِيٌّ وَعَائِشَةُ لَا نُوْرَثُ
مَا تَرَكْنَاهُ صَدَقَةٌ. بخاری اور مسلم مین ابوبکر صدیق رضہ اور عمر فاروق اور علی مرتضی اور حضرت عائشہ سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ ہم پیغمبر لوگ میراث نہین چھوڑتے ہمارے مال کا کوئی وارث نہین جو ہم نے چھوڑا وہ خدا کی راہ مین صدقہ ہی **ف** بخاری مین حضرت
عائشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت فاطمہ علیہا السلام نے ابی بکر صدیق پاس کسیکو بھیجا اپنے باپ کا حصہ مانگنے کو جو مدینے اور خیبر مین مین تھی تب
صدیق نے کہا کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمارے مال مین میراث نہین جو ہم چھوڑین سو صدقہ ہی خدا کی راہ مین اور البتہ محمد کی آل یعنی بیبیان اور اولاد اس
مال سے بقدر کھانے کے پاوینگے اور صدیق رضہ نے کہا کہ جو حضرت اس مال مین کرتے تھے وہی مین بھی کرونگا میری طرف سے کچھہ کمی بیشی اسمین
نہو گی اس حدیث کا مضمون کئی بار اس کتاب مین مذکور ہو چکا ہی خلاصہ مطلب یہی ہی کہ اول حضرت فاطمہ علیہا السلام کو معلوم نہ تھا
کہ پیغمبرون کے مال مین وراثت نہین ہوتی اسی سبب سے مانگا تھا جب معلوم ہوا تو چپ ہو رہین اور اس حدیث کو صرف صدیق رضہ ہی نے روایت نہین کی
جو کوئی بداعتقاد طعنہ کرے بلکہ علی مرتضی بھی اسکے راوی ہین غرض ایماندار کو اتنا کفایت کرتا ہی اور بدگمانی کی تو پیغمبر پاس بھی انہین
نہ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ هِشَامٍ لَا وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ حَتّٰى اَكُوْنَ اَحَبَّ اِلَيْكَ مِنْ نَفْسِكَ **قاله**
لِعُمَرَ فَقَالَ عُمَرُ فَاِنَّهُ الْاٰنَ وَاللّٰهِ لَاَنْتَ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ نَفْسِيْ فَقَالَ الْاٰنَ يَا عُمَرُ. بخاری مین عبداللہ بن ہشام رضہ
سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قسم کھاتا ہون اوس ذات پاک کی جسکے قابو مین میری جان ہی کہ تیرا ایمان نہین ہونے کا یہان تک کہ
مین تیرے نزدیک تیری جان سے بھی زیادہ پیارا ہو جاون یہ حضرت نے عمر فاروق رضہ سے فرمایا پھر عمر فاروق رضہ نے کہا کہ قسم خدا کی اب تو
آپ یا رسول اللہ میرے نزدیک میری جان سے بھی زیادہ پیارے ہو گئے تب حضرت نے فرمایا کہ ای عمر اب تیرا ایمان پکا ہوا **ف** عبداللہ بن ہشام رضہ سے
روایت ہی کہ ہم حضرت کے ساتھہ تھے اور حضرت عمر فاروق رضہ کا ہاتھہ پکڑے تھے عمر فاروق رضہ نے کہا یا رسول اللہ سوا اپنی جان کے مین بہر چیز سے

٦٣٤
٦٣٥
٦٣٦
٦٣٧

آپ کو زیادہ چاہتا ہون تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ جب تک حضرت کو اپنی جورو اور اولاد اور ماں باپ اور آقا اور پیر بلکہ خود اپنی جان
سے زیادہ تر دوست نرکھیگا اوسکا ایمان پکا نہیں کچا ہی اور حضرت کی محبت کا پتا یہ ہی کہ حضرت کی سنت پر چلے اور بدعت سے عداوت
رکھے اور شریعت محمدی کے خلاف کسیکا کہنا نمانے اور جو شادی یا غمی مین برادری کے ڈرسے خلاف شرع رسمین کرے یا نوکری چاکری
مین آقا کی خاطر کو خلاف شرع کامو نمین مقدم رکھے اوسکا ایمان پکا نہیں وہ حضرت کی محبت مین کچا ہی الٰہی اپنے کرم سے ہمکو اسنے
حبیب کی محبت مین پکا کرلے آمین یا رب العالمین خ اَنَسٌ لَا وَاللّٰهِ لَا تَذَرُوْنَ مِنْهُ دِرْهَمًا یَعْنِیْ مِنْ فِدَاءِ الْعَبَّاسِ
بخاری مین انس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا کی قسم ایک درم بھی اوسمین سے یعنی عباس کی خلاصی کے بدلے کے نچھوڑنا ف جب جنگ بدر
مین فتح اسلام کی ہوئی تو ستر کافر مارے گئے اور ستر قید ہو گئے اونمین عباس رض حضرت کے چچا بھی تھے حکم ہوا کہ قیدی اپنے بدلے مال دیوین
تو چھوٹین انصاریون نے حضرت سے عرض کی کہ اگر حکم ہو ہم عباس کو بدون مال لیے چھوڑ دین غرض اونکی یہ تھی کہ حضرت اس بات سے خوش ہونگے
تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی سب مال لیسا ایک درم بھی نچھوڑنا معلوم ہوا کہ حق بات مین خویش و بیگانہ برابر ہی برادری کی رعایت نچاہیے

۶۳۹ و بُرَیْدَةَ بْنِ الْحُصَیْبِ لَا وَجَدْتَ اِنَّمَا بُنِیَتِ الْمَسَاجِدُ لِمَا بُنِیَتْ لَهُ قاله لِرَجُلٍ نَشَدَ
فِی الْمَسْجِدِ فَقَالَ مَنْ دَعَا اِلَى الْجَمَلِ الْاَحْمَرِ مسلم مین بریدہ بن حصیب سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا کرے تو نپاوے
مسجدین تو بنائی گئین جن چیزون کے واسطے بنائی گئین یہ حضرت نے اوس مرد سے کہا جو مسجد مین تلاش کرتا تھا سو یہ یون کہا کہ کوئی سرخ اونٹ
بتلاوے کہ کہان ہی ف یعنی مسجدین عبادت کے واسطے ہین کوئی چیز اوسمین تلاش کرنا یا دنیا کی اوسمین بات کرنا درست نہیں اسواسطے
حضرت نے اوس تلاش کرنے والے کو بد دعا دی مسجد مین سوال کرنا درست نہیں بلکہ دینا بھی مسجد مین درست نہیں

۶۴۰ ق ابْنُ عَبَّاسٍ لَا هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عباس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ وطن چھوڑنے کا ثواب بعد مکہ
فتح ہونے کے نرہا ف جب تک مکہ فتح نہوا تھا تو مکے کے رہنے والون کو بلکہ ادہر گرد نواح کے لوگون کو وطن چھوڑنا اور مدینے مین حضرت
پاس آنا کافرون سے لڑنے کو فرض تھا جب مکہ فتح ہوا تو دار الاسلام ہوا تو اوس ہجرت خاص کا حکم باقی نرہا لیکن کافرون کے ملک سے ہجرت کرنا
قیامت تک باقی ہی جیسا کہ دوسری حدیث مین آیا ہی کہ ہجرت اور توبہ کرنا قیامت تک باقی ہی

۶۴۱ و اَبُوْ قَتَادَةَ لَا هُلْكَ عَلَیْكُمْ اَطْلِقُوْا لِیْ غُمَرِیْ قاله ظُهْرَ لَیْلَةِ التَّعْرِیْسِ مسلم مین ابو قتادہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم ہلاک کی
نہوگے کھول لاؤ میرے پاس میرا چھوٹا پیالہ یہ حضرت نے جس رات آخر شب لشکر اترا تھا اوس دن دو پہر ڈھلتے فرمایا ف جنگ کو
سے جب حضرت پھرے تو موسم گرمی کا تھا پانی کمین تھا جب دو پہر گذری اصحاب نے عرض کیا کہ ہم ہلاک ہوتے ہین پیاس کے مارے تب حضرت نے یہ حدیث
فرمائی یعنی تم ہلاک نہوگے پھر پیالہ منگوایا جو کہ آپ مین بند تھا اور وضو کر کے تھوڑا پانی اوسمین ڈالا پھر اوسکو اپنے موتہ سے لگایا خود پیا یا کچھ
اوسمین سے کچھ نکالا پانی مین اتنی برکت ہوئی کہ سارے لشکر نے پیا تین ہزار کا لشکر تھا یا ستر ہزار کا یہ حضرت کا معجزہ ہوا

۶۴۲ ع ابْنُ عُمَرَ لَا یَأْکُلُ اَحَدُکُمْ مِنَ الْاُضْحِیَّةِ فَوْقَ ثَلٰثَةِ اَیَّامٍ هٰذَا الْحَدِیْثُ مَنْسُوْخٌ نَسَخَهُ الْحَدِیْثُ الَّذِیْ رَوَاهُ اَبُوْ سَعِیْدٍ
الْخُدْرِیُّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ وَقَدْ ذَکَرْنَاهُ فِی الْبَابِ الْخَامِسِ مسلم مین عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ
بچاوے کوئی اپنی قربانی سے تین دن سے زیادہ کہا اس کتاب کے مصنف نے کہ یہ حدیث منسوخ ہی اسکو ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کی حدیث نے
منسوخ کیا اور جسنے اوسکا پانچوین باب مین ذکر کیا ہی

۶۴۳ ق اَنَسٌ لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْهِ مِنْ وَالِدِهٖ

وَوَلَدِہٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ بخاری اور مسلم مین انس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین پورا ایمان دار ہوتا تم مین سے کوئی جب تک مین اوسکے نزدیک زیادہ تر دوست نہو جاؤن اوسکے باپ اور بیٹے اور سب آدمیون سے ف یعنی مجھکو سب سے زیادہ چاہے اور میری رضامندی پر میری رضامندی کو مقدم رکھے تب پورا ایمان دار ہو اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جسنے اپنے جی کی ہوا اور ہوس مٹائی اور شریعت محمدی کی تعظیم طاعت کی ور ظاہر اور باطن سے حضرت پر فدا ہو گیا وہی پورا ایماندار ہی اور اوسی کا نام ولی ہی اور وہی فقیر کامل ہی اور سچا مسلمان ہی اور جسکو یہ بات حاصل نہین و مشغال نگین ہی مولوی ہی یا فقیر الٰہی ہمکو سچا مسلمان اپنے کرم سے کرلے آمین

٦٤٤ ق انس لَا یُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتّٰی یُحِبَّ لِاَخِیْهِ مَا یُحِبُّ لِنَفْسِهٖ بخاری اور مسلم مین انس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی بندہ پورا ایمان دار نہوگا یہان تک کہ اپنے بھائی مسلمان کے واسطے وہی بات چاہے جو اپنی جان کے واسطے چاہتا ہی ف اس حدیث مین حق اسلام کا بیان ہی یعنی جیسے اپنی جان کو بلا اور مصیبت سے بچاتا ہی ویسے ہی دوسرے کو بھی بچاوے اور جو بہتری اور خوبی اپنے واسطے چاہتا ہی ویسی ہی دوسرے مسلمان کے واسطے چاہے اس حدیث پر عمل ووہی صاف اسے ہووے کہ اسکے دل مین کینہ اور حسد نہین

٦٤٥ ق ابوہریرہ لَا یَبِعْ بَعْضُکُمْ عَلٰی بَیْعِ بَعْضٍ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم مین سے کوئی اپنا مال دوسرے کے بیچتے ہوئے پر نہ بیچے ف یعنی اگر ایک شخص اپنی چیز بیچتا ہو اور قیمت چکتی ہو تو اوسکی چیز کو برا بتلا کر اپنی چیز بیچو یہ مین دوسرے کی حق تلفی ہی اور اگر اوسکی چیز کو لینے والا نا پسند کرے تو اوس وقت دوسرے کو بیچنا درست ہی

٦٤٦ ق جابر لَا یَبِعْ حَاضِرٌ لِبَادٍ دَعُوا النَّاسَ یَرْزُقِ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ مِنْ بَعْضٍ مسلم مین جابر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نبیچے شہر والا باہر والے کے مال کو چھوڑ دو لوگون کو آپسمین خرید فروخت کرین خدا روزی دیتا ہی ایک کو دوسرے سے ف یعنی اگر کوئی باہر سے شہر مین مثلاً اناج بیچنے لاوے اور بازار کے بھاؤ بیچنے کا ارادہ کرے اور شہر کا رہنے والا اوس سے کہے کہ تو ابھی نہ بیچ میرے پاس رکھ جا مین تجکو مہنگا بیچ دونگا اوسکو حضرت نے منع کیا کہ اسمین خلق کو ضرر ہی اگر قحط ہو تو بہ سبکے نزدیک درست نہین ہی اور اگر ارزانی ہو اور کسیکو ضرر نہو تو بعضون کے نزدیک درست ہی

٦٤٧ خ م ابو سعید و ابوہریرہ لَا یُبْغِضُ الْاَنْصَارَ رَجُلٌ یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ بخاری مین ابو سعید رض سے اور مسلم مین ابوہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ انصار سے عداوت نرکھیگا جو مرد خدا اور قیامت کو مانتا ہی ف انصار مدینے کے لوگ ہین جنھون نے حضرت کو اپنے شہر مین رکھا اور حضرت پر اپنا جان اور مال فدا کیا اور اسلام کی مدد کی اسواسطے اونکی محبت حضرت نے ایمان مین داخل کی

٦٤٨ خ عائشہ لَا یَبْقٰی اَحَدٌ فِی الْبَیْتِ اِلَّا لُدَّ وَاَنَا اَنْظُرُ اِلَّا الْعَبَّاسَ فَاِنَّهٗ لَمْ یَشْهَدْکُمْ بخاری مین حضرت عائشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی نہ باقی رہے گھر مین جو دوا لگائے حلق مین اور مین دیکھتا جاؤن عباس کے سوا کہ وہ تمھارے ساتھ موجود نتھے ف حضرت کو بیماری مین غش آیا حضرت کی بیبیون نے حضرت کے حلق مین جبراً دوا لگائی تھا جب حضرت ہوش مین ہوئے دوا کڑوی معلوم ہوئی تب حدیث فرمائی حضرت نے اسواسطے بدلا لیا کہ خدا میری تکلیف کے سبب سے کہین انپر عذاب نکرے اور نہین تو حضرت کا یہ کرم تھا کہ کافرون سے بھی عوض نہ لیتے تھے

٦٤٩ م ابوہریرہ لَا یَبُوْلَنَّ اَحَدُکُمْ فِی الْمَاءِ الدَّائِمِ ثُمَّ یَغْتَسِلُ مِنْهُ مسلم مین ابوہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ پیشاب کرے کوئی بند پانی مین پھر اوس سے نہاوے ف یعنی جو پانی بندھا ہو بہتا نہو جیسے حوض اوسمین پیشاب کرنا نہین درست کہ نجس ہو جاویگا وضو اور غسل کے لائق نرہیگا

٦٥٠ ق ابن عمر لَا یَتَحَرّٰی اَحَدُکُمْ فَیُصَلِّیْ عِنْدَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَلَا عِنْدَ غُرُوْبِهَا بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ قصد کیا کرے تم مین کا کوئی تو نماز پڑھے سورج نکلتے اور نہ سورج ڈوبتے ف یعنی صبح اور عصر کی

نماز فرض وقت پڑھنا چاہیے یہ نہیں کہ قصد کیا کرے کہ اب پڑھتا ہوں اب پڑھتا ہوں پھر دیر کر کے مکروہ وقت یا عین طلوع اور غروب میں
۶۵۱ نماز پڑھے ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَا يَتَقَدَّمَنَّ اَحَدُكُمْ رَمَضَانَ بِصَوْمِ يَوْمٍ اَوْ يَوْمَيْنِ اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ رَجُلٌ
كَانَ يَصُوْمُ صَوْمًا فَلْيَصُمْهُ. بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ پیشوائی کوئی کرے رمضان کی ایکدن
یا دو دن کا روزہ رکھکے مگر وہ مرد جو اپنی عادت سے کوئی روزہ رکھا کیا کرتا ہو سو روزہ رکھے اوسکا ف یعنی جیسے بطور سنت کسیکو
دو شنبے یا پنجشنبے کے روزے کی عادت ہو اور وہ دن رمضان سے متصل پڑے تو اوسکو روزہ رکھنا درست ہے لیکن صرف رمضان کی پیشوائی
۶۵۲ کا ایک دو روزے رکھنا درست نہیں ق اَنَسٌ لَا يَتَمَنَّيَنَّ اَحَدُكُمُ الْمَوْتَ لِضُرٍّ نَزَلَ بِهٖ. بخاری اور مسلم میں انس رض سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی موت کی آرزو نکیا کرے کسی رنج اور تکلیف سے جو اوسپر آئی ہو ف اس حدیث میں اتنا مطلب
اور باقی ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر آرزو کرنا ضرور ہو تو یوں کہے کہ الٰہی زندہ رکھ مجکو جب تک زندگی میرے حق میں بہتر ہو اور موت مجکو دے جب
میرے حق میں بہتر ہو ف موت کی آرزو رنج دنیا کے سبب سے اس واسطے منع فرمائی کہ دلیل ہے بے صبری کی اور نا امیدی کی و اگر فساد
۶۵۳ زمانے سے دین میں خلل پڑتا ہو تو موت کی آرزو کرنا درست ہے ق عُثْمَانُ لَا يَتَوَضَّأُ رَجُلٌ فَيُحْسِنُ الْوُضُوْءَ فَيُصَلِّيْ صَلٰوةً
اِلَّا غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ مَا بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الصَّلٰوةِ الَّتِيْ تَلِيْهَا. بخاری اور مسلم میں حضرت عثمان رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
کہ جو مرد وضو کرے سو اچھی طرح وضو کرے یعنی تین تین بار سب جگہ خوب پانی پہنچاوے پھر نماز پڑھے کوئی نماز ہو تو خدا اوسکے گناہوں کو
۶۵۴ معاف کریگا وضو کے وقت سے پچھلی نماز تک ف یہ بشارت ہے تحیۃ الوضو کے نماز کی ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَا يَجْتَمِعُ كَافِرٌ
وَقَاتِلُهٗ فِي النَّارِ اَبَدًا. مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جمع نہوگا کافر اور اوسکا قتل کرنے والا مسلمان دوزخ میں
۶۵۵ ہمیشہ ف یعنی جس مسلمان نے کافر کو جہاد میں مارا وہ خلود دوزخ سے بچا ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَا يَجْزِيْ وَلَدٌ وَالِدَهٗ اِلَّا اَنْ يَجِدَهٗ
مَمْلُوْكًا فَيَشْتَرِيَهٗ فَيُعْتِقَهٗ. مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کام نہیں آتا بیٹا باپ کے مگر جب باپ کو کسیکا
غلام پاوے تو اوسکو مول لیوے پھر آزاد کرے ف امام اعظم رح کے نزدیک اسی طرح جب محرم برادری والے کا کوئی شخص مالک ہو مول
۶۵۶ لیکر یا غنیمت کے حصے سے سو برادری والا آزاد ہو جاتا ہے ق اَبُوْ بُرْدَةَ بْنُ نِيَارٍ لَا يُجْلَدُ اَحَدٌ فَوْقَ عَشْرِ جَلَدَاتٍ
اِلَّا فِيْ حَدٍّ مِّنْ حُدُوْدِ اللّٰهِ. بخاری اور مسلم میں ابوبردہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی کو مارا نکے دس کوڑے سے زیادہ مگر کسی
حد میں خدا کی حدوں سے ف حدود وہ ہے جو سزا خدا نے مقرر کی جیسے کنوارے حرام کار پر سو کوڑے اور تعزیر وہ جو کچھ قصور پر حاکم مارے
مصلحت جانکر سو فرمایا کہ تعزیر کرنا دس کوڑے سے زیادہ نہیں درست اور یہی مذہب ہے امام احمد کا اور امام اعظم اور امام شافعی کے
نزدیک انتالیس کوڑے تک تعزیر میں مارنا درست ہے اسواسطے کہ تعزیر حد کے واسطے تقریب ہوتی ہے سو حضرت کے زمانے میں ایمان اور حیا
۶۵۷ غالب تھی تو اوسوقت میں دس کوڑے کفایت کرتے تھے اور اس وقت میں کہ شرم کم ہے تو زیادہ تعزیر دینا سبب ہے ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ
لَا يُجْمَعُ بَيْنَ الْمَرْاَةِ وَعَمَّتِهَا وَلَا بَيْنَ الْمَرْاَةِ وَخَالَتِهَا. بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
۶۵۸ کہ نکاح میں ایک عورت کو اور اوسکی پھوپھی کو ساتھ جمع کرنا نچاہیے اور نہ بھانجی اور خالہ کو جمع کرنا چاہیے خ اَبُوْ بَكْرٍ لَا يُجْمَعُ
بَيْنَ مُتَفَرِّقٍ وَلَا يُفَرَّقُ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ خَشْيَةَ الصَّدَقَةِ. بخاری میں ابوبکر صدیق رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
کہ نملانے جدا جانوروں کو اور نہ جدا کرتے ملے جانوروں کو زکوۃ کے ڈر سے ف یعنی جیسے چالیس بکری سے ایک سو بیس تک کی

زکوۃ ایک بکری ہی تو مثلاً دو شخصون کی چالیس چالیس بکریان علیحدہ علیحدہ ہین تو زکوۃ دینے کے وقت یہ حیلہ کرین کہ اون سب اپنی بکریون کو
ملا کر ایک شخص کی بتلا دین تا ایک بکری زکوۃ مین جاوے اور اگر علیحدہ علیحدہ ہین تو دو بکریان زکوۃ مین جائین یا کہ مثلاً ایک شخص کی چالیس
بکریان ہین تو ایک بکری دینا لازم تھا اوسنے زکوۃ دینے کے وقت بیس بیس دو جگہ کر دین تا کہ زکوۃ دینا نہ پڑے سو اسواسطے کہ چالیس
بکری سے کم مین زکوۃ نہیں ہی تو فرمایا کہ زکوۃ دینے والا زکوۃ کے خوف سے ایسا حیلہ نکرے اور نہ عامل زکوۃ لینے والا بھی اسی طرح زیادہ لینے کا
حیلہ کرے معلوم ہوا کہ زکوۃ بچانے کا حیلہ کرنا درست نہیں جیسے بعضے ظاہری مسلمان زکوۃ کے مال کو ایک برتن مین رکھ او سکو اناج سے چھپا کر
فقیر کو دیتے ہین اور فقیر کو نہیں معلوم کہ اوسمین کیا ہی پھر دوسرے آدمی کو اشارہ کر دیتے ہین کہ زیادہ قیمت دیکر اوس فقیر سے وہ برتن او اناج
مول لیلیوے لوگ خدا کو دم دیتے ہین بازی بازی بریش بابا بازی ایسے نادرست حیلے یہودی لوگ کرتے تھے جن پر خدانے غضب اور
عذاب کیا **و** عَائِشَةُ لَا يَجُوعُ اَهْلُ بَيْتٍ عِنْدَهُمُ التَّمْرُ مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا نہیں بھوکھے
رہینگے وے گھر والے جنکے پاس کھجورین ہین **ف** یہ اونکے حق مین فرمایا جنکی غذا کھجورین ہین جیسے مدینے کے لوگ **ق** اَلْبَرَاءُ بْنُ

٦٥٩ ٦٦٠

عَازِبٍ لَا يُحِبُّهُمْ اِلَّا مُؤْمِنٌ وَلَا يُبْغِضُهُمْ اِلَّا مُنَافِقٌ مَنْ اَحَبَّهُمْ اَحَبَّهُ اللّٰهُ وَمَنْ اَبْغَضَهُمْ اَبْغَضَهُ اللّٰهُ
يَعْنِي الْاَنْصَارَ بخاری اور مسلم مین براء بن عازبؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے انصار کے حق مین فرمایا کہ نہ انکو دوست رکھیگا سوا ایماندار کے
اور نہ اون سے عداوت رکھیگا سوا منافق کے جو اونکو دوست رکھیگا خدا اوسکو دوست رکھیگا اور جو اون سے عداوت رکھیگا خدا
اوس سے عداوت رکھیگا **ف** مدینے والون نے حضرت کی مدد کی اس واسطے اونکو انصار کہتے ہین یعنی رسول کے مددگار اسی واسطے
اونکی محبت مسلمانون پر فرض ہوئی **ق** اَبُوْ بَكْرٍ لَا يَحُجُّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ وَلَا يَطُوفُ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ

٦٦١

بخاری اور مسلم مین ابو بکر صدیقؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ حج کرے اس برس کے بعد کوئی کافر شریک کرنے والا اور نہ گھومے
کعبے کے گرد ننگا آدمی **ف** نوین سال ہجری حضرت نے صدیق اکبرؓ کو حاجیون کا سردار کر کے مکے مین حج کو بھیجا اور یہ حدیث
فرمائی کہ سب کو یہ حکم پہونچا دو کہ دوسرے سال کوئی کافر حج کو نہ آوے کافرون کا دستور تھا کہ طواف ننگے کرتے تھے اونکا گمان تھا کہ کپڑوں مین
گناہ کیے ہین اون سے کیا طواف کرین شرع مین برہنہ ہونا حرام ہی خصوصاً کعبے اور مسجد مین **ق** اَبُوْ بَكْرَةَ لَا يَحْكُمُ اَحَدٌ

٦٦٢

بَيْنَ اثْنَيْنِ وَهُوَ غَضْبَانُ بخاری اور مسلم مین ابو بکرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ حکم کرے کوئی دو آدمیون مین غصے کی
حالت مین **ف** یعنی جب حاکم اور قاضی غصے مین ہو اوس وقت نہ فیصل کرے اسواسطے کہ قضیہ فیصل کرنے کو عقل اور ہوش چاہیے
کہ سچ اور جھوٹ کو سمجھا اسی طرح جب بہت بھوکھا ہو یا اوسکا پیٹ بہت بھرا ہو یا کسی بات کا رنج اور فکر ہو یا بہت جاگا ہو تو قاضی اور
حاکم کو حکم کرنا نہیں درست کہ ان حالتون مین ہوش نہیں رہتا جیسا غصے مین **و** اِبْنُ عُمَرَ لَا يَحْلُبَنَّ اَحَدٌ مَاشِيَةَ اَحَدٍ
اِلَّا بِاِذْنِهِ اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ تُؤْتٰى مَشْرَبَتُهُ فَتُكْسَرَ خِزَانَتُهُ فَيُنْتَقَلَ طَعَامُهُ فَاِنَّمَا تَخْزُنُ لَهُمْ
ضُرُوْعُ مَوَاشِيْهِمْ اَطْعِمَتَهُمْ فَلَا يَحْلُبَنَّ اَحَدٌ مَاشِيَةَ اَحَدٍ اِلَّا بِاِذْنِهِ مسلم مین عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ کوئی دوہے کسی کے جانور کو بدون اوسکی اجازت بھلا کوئی تم مین یہ چاہتا ہی کہ کوئی اوسکی کوٹھری مین آکر اوسکا خزانہ توڑ
اور اوسکے کھانے کا غلہ لیجاوے سو اونکے جانورون کے تھن تو اونکے کھانے کے دودھ کو حفاظت مین رکھتے ہین یعنی تھن کوٹھری کی طرح ہین
حفاظت کے واسطے سو ہرگز نہ دوہے کوئی کسی کے جانور کو بدون اوسکی اجازت کے **ق** اِبْنُ مَسْعُوْدٍ لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ

٦٦٣ ٦٦٤

يَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَّا بِاِحْدٰى ثَلٰثٍ اَلثَّيِّبُ الزَّانِيْ وَالنَّفْسُ بِالنَّفْسِ وَالتَّارِكُ لِدِيْنِهٖ الْمُفَارِقُ لِلْجَمَاعَةِ ۔ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا نہین حلال ہی خون اوس مسلمان کا جو گواہی دیتا ہو اسبات کی کہ نہین کوئی پوجنے کے لائق سوا خدا کے اور اسکی کہ مین پیغمبر ہون خدا کا مگر تین صورت سے ایک تو نکاحا مرد یا نکاحی عورت جو زنا اور حرام کاری کرے دوسرے جان بدلے جان کے تیسرے مرتد جسنے اپنا اسلام کا دین چھوڑا مسلمانون کے گروہ سے علیحدہ ہوا ف یعنی مسلمان کا قتل تین صورت سے ہی ایک تو حرام کاری نکاح والا دوسرے خون کے بدلے خون تیسرے مرتد جسنے اسلام کا دین چھوڑا

۶۶۵ ق جابر لَا يَحِلُّ لِاَحَدِكُمْ اَنْ يَّحْمِلَ السِّلَاحَ بِمَكَّةَ ۔ مسلم مین جابر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین حلال ہی تم مین کسیکو کہ ہتیار اوٹھاوے مکے مین قتل کے واسطے ف عبد اللہ بن عباس رضی سے روایت ہی کہ حضرت بڑے غمخوار اور نہایت رحیم اور کریم تھے باوجودیکہ کفار مکہ سے حضرت نے بڑی بڑی تکلیفین اوٹھائین لیکن جب حضرت نے مکہ فتح کیا تو اونکو فرو سے پوچھا کہ اب تم ہمارے حق مین کیا گمان کرتے ہو اور کیا ہمکو کہتے ہو اون لوگون نے کہا کہ ہم بہتر گمان کرتے ہین اور بہتر کہتے ہین تو سردار بھلا کرنے والا اور کریم کا بیٹا اب تیرا قابو ہی جو چاہ سو کر تب حضرت نے فرمایا کہ مین بھی وہی کہتا ہون جو کہ پیغمبر یوسف بھائی نے اپنے بھائیون سے کہا تھا کہ لَا تَثْرِيْبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ یعنی آج تمپر کچھ اولاہنا اور گلہ شکوہ نہین پھر اونکے خون معاف کیے اور اصحاب سے یہ حدیث فرمائی

۶۶۶ ق ابو ہریرہ لَا يَحِلُّ لِامْرَاَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ تُسَافِرَ مَسِيْرَةَ يَوْمٍ وَّلَيْلَةٍ وَّلَيْسَ مَعَهَا حُرْمَةٌ وَّفِيْ رِوَايَةٍ اِلَّا مَعَ ذِيْ مَحْرَمٍ عَلَيْهَا ۔ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ حلال نہین اوس عورت کو جو مانتی ہو اللہ کو اور قیامت کو یہ کہ سفر کرے ایک رات دن کی منزل اور اوسکے ساتھ اوسکا کوئی محرم نہووے اور ایک روایت مین یون ہی کہ عورت کو سفر نہین درست مگر محرم کے ساتھ ف عورت کا محرم وہ مرد ہی جسکے ساتھ اوس عورت کا کبھی نکاح درست نہو جیسے باپ بھائی چچا بھتیجا بھانجا بیٹا نواسہ پوتا عورت کو سفر کرنا بدون اپنے خاوند یا محرم حرام ہی درست نہین اسواسطے کہ اسمین بڑے بڑے فساد ہین

۶۶۷ ق ام سلمہ لَا يَحِلُّ لِامْرَاَةٍ مُّسْلِمَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ تُحِدَّ فَوْقَ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ اِلَّا عَلٰى زَوْجِهَا اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا ۔ بخاری اور مسلم مین ام سلمہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ حلال نہین اوس عورت مسلمان کو جو خدا کو اور قیامت کو مانتی ہو کہ تین دن سے زیادہ کسیکے غم مین سوگ کرے اور اپنا سنگار چھوڑ دے مگر اپنے خاوند کی موت پر چار مہینے اور دس دن سوگ کرنا اور سنگار چھوڑنا فرض ہی ف یعنی کسی عزیز کے غم اور ماتم مین تین روز سے زیادہ سوگ کرنا عورت کو حلال نہین مگر خاوند کے ماتم مین چار مہینے اور دس دن سوگ فرض ہی نہ کم کرے اس سے نہ زیادہ اور بعضے دن خاوند کے غم مین چپ یا نشینی کرنا جیسے کہ ہندوستان مین اکثر رواج ہی یا محرم مین غم امام کے سوگ کرنا اور ترک زینت کرنا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حلال نہین حرام ہی

۶۶۸ ق سعد بن ابی وقاص لَا يَحِلُّ لِامْرِئٍ اَنْ يَّهْجُرَ اَخَاهُ فَوْقَ ثَلٰثٍ ۔ بخاری اور مسلم مین سعد بن ابی وقاص رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ حلال نہین کسی مرد کو اپنے بھائی مسلمان کی ملاقات چھوڑنا تین رات سے زیادہ ف یعنی اگر معاملہ دنیاوی مین کسی مسلمان سے رنج ہو جاوے تو تین روز تک ترک ملاقات درست ہی تین دن سے زیادہ رنج رکھنا اور ملاقات اور سلام کلام چھوڑنا حلال نہین اور اگر دین کے سبب سے رنج ہوا ہی تو تین سے زیادہ بھی چھوڑنا درست ہی چنانچہ حضرت پچاس دن جہاد کے بچانے والون سے نہ بولتے تھے اور اسی طرح باپ کو بیٹے سے نہ بولنا اور خاوند کو عورت سے نہ بولنا واسطے ادب کے تین دن سے زیادہ بھی درست ہی

۶۶۹ ق ابو ہریرہ لَا يَخْطُبُ اَحَدُكُمْ عَلٰى خِطْبَةِ اَخِيْهِ ۔ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ

حضرت نے فرمایا کہ نہ منگنی کرے تم میں سے کوئی اپنے بھائی مسلمان کی منگنی پر ف یعنی جب ایک مسلمان کی کسی جگہ شادی کی نسبت
ٹھہر گئی ہو تو پھر وہاں اپنا پیغام دینا حلال نہیں کہ اس میں دوسرے مسلمان کی حق تلفی ہے اور اگر ابھی بات ٹھہری نہ ہو تو پیغام دینا مضائقہ
۶۷۰ نہیں خ ابو ہریرۃ لا یدخل احد الجنۃ الا اری مقعدہ من النار لو اساء لیزداد شکرا ولا یدخل
النار احد الا اری مقعدہ من الجنۃ لو احسن لیکون علیہ حسرۃ بخاری میں ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ نہ داخل ہوگا بہشت میں کوئی مگر اوسکو دکھلایا جاویگا اوسکی دوزخ کا مکان اگر وہ برائی کرتا تا کہ زیادہ شکر کرے اور نہ داخل ہوگا کوئی
دوزخ میں مگر دکھلایا جاویگا اوسکو اوسکا بہشت والا مکان اگر وہ نیکی کرتا تاکہ اوسکو افسوس ہو ف یعنی بہشتی کو دوزخ دکھلاوینگے کہ
اگر تو برائی کرتا تو دوزخ کے فلانے مقام میں ہوتا تو وہ زیادہ تر شکر ادا کریگا کہ خدا نے اپنے کرم سے مجھکو ایسی بلا سے بچایا اور دوزخی کو بہشت دکھلاوینگے
۶۷۱ کہ اگر تو نیکی کرتا تو فلانے مقام میں رہتا تب اوسکو افسوس پر افسوس ہوگا و جابر لا یدخل احدا منکم عملہ الجنۃ ولا یجیرہ
من النار ولا انا الا برحمۃ اللہ مسلم میں جابر رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تم میں سے کسیکو اوسکا عمل بہشت میں نہ لیجاویگا
اور نہ اوسکو دوزخ سے بچاویگا اور نہ میرا عمل کسیکو بہشت میں لیجاویگا اور دوزخ سے بچاویگا بدون خدا کی رحمت اور کرم کے ف
اس حدیث کا یہ مطلب نہیں کہ نیک کام کچھ کام نہ آویگا جیسا بعضے بے دین کہتے ہیں اس واسطے کہ قرآن میں ہے کہ خدا نیکوں کے ثواب کو
ضائع نکریگا بلکہ یہ مطلب ہے کہ آدمی اپنے نیک کام پر گھمنڈ نکرے اس واسطے کہ نیک کام خالص نیت سے بدون خدا کی توفیق دیے نہیں ہوتا تو نیک کام
۶۷۲ میں بھی اصل خدا کی رحمت ٹھہری یعنی اصل سبب بہشت میں جانیکا اور دوزخ سے بچنے کا خدا کی رحمت ہے اور نیک عمل اوسکی نشانی ہے و
انس لا یدخل الجنۃ عبد لا یامن جارہ بوائقہ مسلم میں انس رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بہشت میں وہ بندہ
نجاویگا جسکا ہمسایہ اوسکی برائی اور ظلموں سے امن نپاوے ف ہمسائے کو رنج دینا ایسا حرام ہے کہ بہشت سے محروم کرتا ہے
۶۷۳ ق جبیر بن مطعم لا یدخل الجنۃ قاطع بخاری اور مسلم میں جبیر بن مطعم رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
۶۷۴ کہ بہشت میں نجاویگا برادری کا توڑنے والا یعنی جو برادروں سے احسان اور سلوک نکرے خ حذیفۃ لا یدخل الجنۃ
قتات بخاری اور مسلم میں حذیفہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ چغل خور بہشت میں نجاویگا ف یعنی جو فساد کروانے کے
۶۷۵ واسطے ادھر کی بات اودھر کہے وہ بہشت سے محروم ہے کہ شیطان کی خواہش اوسنے اختیار کی و ابن مسعود لا یدخل الجنۃ
من کان فی قلبہ مثقال ذرۃ من کبر فقال رجل ان الرجل یحب ان یکون ثوبہ حسنا ونعلہ
حسنۃ قال ان اللہ جمیل یحب الجمال الکبر بطر الحق وغمط الناس مسلم میں عبد اللہ بن مسعود رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ نہ داخل ہوگا بہشت میں جسکے دل میں ایک ذرہ برابر بھی غرور اور گھمنڈ ہوگا سو ایک مرد نے کہا کہ البتہ ہر مرد دوست رکھتا ہے
کہ اوسکا کپڑا اچھا ہووے اور اوسکا جوتہ اچھا ہو حضرت نے فرمایا کہ تحقیق خدا جمیل ہے یعنی نیک صفت ہے جمال اور ستھرائی کو دوست رکھتا ہے یعنی
۶۷۶ اچھی پوشاک خدا کو پسند ہے یہ غرور نہیں بلکہ گھمنڈ اور غرور ہے حق کو باطل کرنا واجبی بات کی انکار کرنا لوگوں کو ذلیل و حقیر جاننا خ
ابی بکرۃ لا یدخل المدینۃ رعب المسیح الدجال لہا یومئذ سبعۃ ابواب علی کل باب ملکان
بخاری میں ابو بکرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مدینے میں نہ آویگا خوف مسیح دجال کا اوس دن مدینے کے سات دروازے ہونگے
ہر دروازے پر دو فرشتے چوکیدار ہونگے ف یعنی تمام عالم میں دجال کا ڈر ہوگا سوائے مدینے کے یہ حضرت کی برکت سے مدینے کو فضیلت ہوئی

۶۷۷ و اُمُّ مُبَشِّرٍ لَا يَدْخُلُ النَّارَ اَحَدٌ بَايَعَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ مسلم مین ام مبشر رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ دوزخ مین نجاویگا کوئی جسنے درخت کے نیچے بیعت کی ف چھٹے سال ہجری جنگ حدیبیہ مین ببول کے درخت کے نیچے پندرہ یا چودہ سو اصحاب نے حضرت سے بیعت کی اور اقرار کیا کہ ہم مر جاوینگے حضرت کے ساتھ سے نہ پھرینگے خدا اونسے راضی ہوا قرآن مین اونکا ذکر کیا ہی سو اونکو حضرت نے فرمایا کہ اونمین سے کوئی دوزخی نہین وے سب بہشتی ہین

۶۷۸ و اُمُّ مُبَشِّرٍ لَا يَدْخُلُ النَّارَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ مِنْ اَصْحَابِ الشَّجَرَةِ اَحَدٌ الَّذِيْنَ بَايَعُوْا تَحْتَهَا فَقَالَتْ حَفْصَةُ بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَانْتَهَرَهَا فَقَالَتْ حَفْصَةُ وَاِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى ثُمَّ نُنَجِّي الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّنَذَرُ الظّٰلِمِيْنَ فِيْهَا جِثِيًّا مسلم مین ام مبشر رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو خدا نے چاہا تو نہ داخل ہوگا دوزخ مین درخت والے اصحاب سے کوئی جنہون نے اوسکے نیچے بیعت کی تو حضرت حفصہ نے کہا کہ کیون نہ داخل ہونگے یا رسول اللہ سو حضرت نے اونکو جھڑکا پھر حضرت حفصہ نے کہا کہ خدا قرآن مین فرماتا ہی کہ تم مین سے ہر ایک دوزخ پر وارد ہوگا تو حضرت نے فرمایا کہ خدا قرآن مین اوسکے آگے فرماتا ہی کہ پھر ہم بچا لیوینگے پرہیزگارون کو اور دوزخ مین چھوڑ دینگے ظالم کافرون کو گھٹنون کے بل ف حضرت حفصہ کو یہ شبہہ ہوا کہ حضرت فرماتے ہین کہ اون لوگون سے کوئی دوزخ کی طرف نجاویگا اور قرآن سے ثابت ہوتا ہی کہ سبکا گذر دوزخ پر ہوگا حضرت نے یہ جواب دیا کہ ہر چند دوزخ پر سب کا گذر ہوگا لیکن پرہیزگار لوگ بچینگے کافر وہین گر رہینگے تو دوزخ مین داخل ہونا نہ ثابت ہوا

۶۷۹ و عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ لَا يَدْخُلَنَّ رَجُلٌ بَعْدَ يَوْمِيْ هٰذَا عَلٰى مُغِيْبَةٍ اِلَّا وَمَعَهٗ رَجُلٌ اَوِ اثْنَانِ مسلم مین عبد اللہ بن عمر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ آیا کرے کوئی مرد اس دن کے بعد اوس عورت پاس جسکا خاوند سفر کو گیا ہو یا مر گیا ہو مگر کہ اوسکے ساتھ ایک اور مرد ہو یا دو مرد ہون ف یعنی جس عورت کا خاوند غائب ہو اوسکے پاس کوئی مرد اکیلا نجایا کرے اور اگر دو تین مرد ہون تو مضایقہ نہین مرد اور عورت کی تنہائی مین بڑے بڑے فساد ہین اسواسطے حضرت نے خلوت سے منع فرمائی

۶۸۰ ق اُمُّ سَلَمَةَ لَا يَدْخُلَنَّ هٰؤُلَاءِ عَلَيْكُمْ يَعْنِي الْمُخَنَّثِيْنَ بخاری اور مسلم مین حضرت ام سلمہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ اندر آیا کرین تمہارے پاس یعنی یہ مخنث زنانے مرد ف حضرت ام سلمہ رضی سے روایت ہی کہ ہمارے گھر مین ایک زنانہ مرد آیا حضرت نے اوسکو دیکھکے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ عورتون کو زنانے مردون سے پردہ کرنا ضرور ہی مخنث اوسکو کہتے ہین جو ہیجڑا ہو یا زنانہ مرد ہو

۶۸۱ خ اَبُوْ اُمَامَةَ لَا يَدْخُلُ هٰذَا بَيْتَ قَوْمٍ اِلَّا اَدْخَلَهُ الذُّلَّ وقاله لما رأى شيئا من آلة الحرث بخاری مین ابو امامہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین داخل ہوتا ہی یہ کھیتی کا اسباب کسی قوم کے گھر مین مگر اوس قوم مین ذلت و خواری داخل کرتا ہی یہ حضرت نے فرمایا جب کھیتی کا اسباب دیکھا ف یعنی جس قوم نے جہاد چھوڑا اور کھیتی مین مشغول ہوئی وہ بیشک ذلیل اور قیدی ہوئی کہ حاکم اونکو محصول کے واسطے پکڑتا ہی اور مارتا ہی اور ہزار طرح سے ذلیل کرتا ہی حدیث مین اشارہ ہی کہ مسلمان جہاد چھوڑ کر دنیا کمانے مین مشغول ہونگے تو ذلیل اور خوار ہونگے اور کافر غالب ہو جاوینگے چنانچہ اس زمانے مین ایسا ہی ہوا

۶۸۲ ق اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ لَا يَرِثُ الْمُسْلِمُ الْكَافِرَ وَلَا الْكَافِرُ الْمُسْلِمَ بخاری اور مسلم مین اسامہ بن زید رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ میراث نپاویگا مسلمان کافر کی اور نہ کافر مسلمان کی ف یعنی کافر اور مسلمان مین وراثت نہین ہی اگر ایک کا باپ کافر ہو تو مسلمان بیٹا اوسکا حصہ نلیوے اور نہ مسلمان باپ کا کافر بیٹا حصہ پاوے اور یہی مذہب ہی چارون اماموں کا

۶۸۳ خ جَرِيْرٌ لَا يَرْحَمُ اللّٰهُ مَنْ لَّا يَرْحَمُ النَّاسَ بخاری مین جریر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ رحم کریگا خدا اوسپر جو لوگون پر رحم نہین کرتا ف

٦٨٤ یعنی ظالم پر جو آدمیون کو ناحق ستاوے خواہ زبان سے خواہ ہاتھ سے خدا کی رحمت نہوگی **ف** اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَا يَزَالُ اَحَدُكُمْ فِيْ صَلٰوتِهٖ مَادَامَتِ الصَّلٰوةُ تَحْبِسُهٗ لَا يَمْنَعُهٗ اَنْ يَّنْقَلِبَ اِلٰى اَهْلِهٖ اِلَّا الصَّلٰوةُ بخاری و مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم مین سے ہر کوئی نماز ہی مین ہی جب تک وسکو نماز ہی روکے ہے نہین کوئی چیز اوسکو اپنے گھر والون کی طرف جانے سے روکے ہی سوا نماز کے **ف** یعنی مسجد مین جتنی دیر جماعت کے انتظار مین گذرتی ہی وہ سب نماز مین داخل ہی نماز کے برابر وقت انتظار کا بھی ثواب ملیگا بشرطیکہ سوا انتظار نماز کے اور کسی کام کے واسطے مسجد مین نہ ٹھہرا ہو **خ**

٦٨٥ اِبْنُ عُمَرَ لَا يَزَالُ الْمَرْءُ فِيْ فُسْحَةٍ مِّنْ دِيْنِهٖ مَا لَمْ يُصِبْ دَمًا حَرَامًا بخاری مین عبداللہ بن عمر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمیشہ مرد اپنے دین کی راہ سے کشایش اور امن امان مین ہی جب تک ناحق خون نکیا ہو **ف** معلوم ہوا کہ بعد شرک کے نہایت سخت گناہ خون ناحق ہی جسکے سبب سے دین مین تنگی ہو جاتی ہی مسلمان اور گنا ہو ن سے اسکا زیادہ تر خیال رکھے کہ قیامت مین خدا پہلے خون کا معاملہ فیصل کریگا اور قرآن مین خونی کو دوزخ کا وعدہ ہی **خ**

٦٨٦ سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ لَا يَزَالُ النَّاسُ بِخَيْرٍ مَّا عَجَّلُوا الْفِطْرَ بخاری مین سہل بن سعد سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمیشہ لوگ خیر سے رہینگے جب تک روزہ جلد کھولا کرینگے **ف** سورج ڈوبتے اول وقت روزہ کھولنا مستحب ہی اور سبب ہی خیر کا اسواسطے کہ حضرت کی سنت ہی دیر کرنا جیسے بعضے ناواقف شیعون کی صحبت سے کرتے ہین مکروہ ہی **م**

٦٨٧ سَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ لَا يَزَالُ اَهْلُ الْغَرْبِ ظَاهِرِيْنَ عَلَى الْحَقِّ حَتّٰى تَقُوْمَ السَّاعَةُ مسلم مین سعد بن ابی وقاص سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمیشہ ڈول والے لوگ یعنی انصاری یا تمام عرب کے لوگ قائم رہینگے حق دین پر قیامت تک **ف** بعضے کہتے ہین شام کے لوگ مراد ہین یا مغرب کے ملک کے یا جہاد کرنے والے عرب کو ڈول والا اسواسطے فرمایا کہ اونکے ملک مین دریا نہین کھینچتے کو وہ لوگ ڈول اور رسی سے کھینچتے ہین واللہ اعلم **ق**

٦٨٨ اَلْمُغِيْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ لَا يَزَالُ نَاسٌ مِّنْ اُمَّتِيْ ظَاهِرِيْنَ حَتّٰى يَاْتِيَهُمْ اَمْرُ اللّٰهِ وَهُمْ ظَاهِرُوْنَ بخاری اور مسلم مین مغیرہ بن شعبہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ایک گروہ میری امت سے ہمیشہ قائم اور غالب رہینگے جب تک قیامت آویگی اور وہ غالب ہی رہینگے **ف** مراد اس گروہ سے جہاد کرنے والے لوگ ہین اور امام احمد بن حنبل نے کہا کہ علما حدیث مراد ہین اسواسطے کہ سب علما دین کو حدیث کی حاجت ہی علم تفسیر اور فقہ اور تاریخ والے سب حدیث کے محتاج ہین اور بدعتی لوگون پر اہل حدیث غالب رہتے ہین جو وہ لوگ نئی بدعت نکالتے اوسکو اہل حدیث پیغمبر کی حدیث سے مٹاتے ہین **م**

٦٨٩ اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَا يَزَالُوْنَ يَسْئَلُوْنَكَ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ هٰذَا اللّٰهُ فَمَنْ خَلَقَ اللّٰهَ مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمیشہ تجھسے پوچھتے ہین اے ابی ہریرہ کہ بھلا یہ تو خدا نے پیدا کیا سو خدا کو کسنے پیدا کیا **ف** ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ شیطان دلمین خیال ڈالتا ہی کہ زمین آسمان کسنے جنایا تو کہتا ہی خدا نے تو شیطان پوچھتا ہی کہ خدا کو کسنے بنایا تو اوسوقت تو قل ہو اللہ احد پڑھا کرے یعنی شیطان قرآن سے دفع ہوگا اور دوسری روایت ابو ہریرہ سے ہی کہ چند گنوار لوگ مسجد مین آئے مجھسے پوچھا کہ بھلا خدا کو کسنے پیدا کیا یہ بات سنکے اوٹھا اور مینے کہا سچ فرمایا تھا حضرت نے کہ ایسے سوال کرنے والے احمق بھی ہوتے ہین **ف** ہر انسان صاف طبیعت کی یہ پیدایشی بات ہی کہ وہ جانتا ہی کہ ہر چیز کا پیدا کرنیوالا خدا ہی اوسکے پہلے کوئی چیز نہین جو اوسکو بناوے اور ہزارون دلیل عقلی سے بھی ثابت ہی ایسا سوال وہی کریگا جسکی اصل پیدایش مین خلل ہی اور عقل مین نقصان اور یہ عجب حماقت کا سوال ہی کہ جب اسکو خدا کہا تو پھر اوسکے پیدا کرنیوالے کو پوچھنا عجب نادانی ہی کہ اگر خدا کا پیدا کرنیوالا کوئی ہو تو وہ خدا کا ہیکو باقی رہا وہ بھی مخلوق ہو گیا مثل اور مخلوقات کے

۶۹۰ جب ایسا داہی کسیکو خیال آوے تو اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑھے ش ابن عمر لا یزال هذا الامر فی قریش ما بقی
منهم اثنان بخاری مین عبد اللہ بن عمر رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمیشہ اس خلافت اور سرداری کا حق قوم قریش کے
واسطے ہے جب تک اونکی قوم مین دو آدمی بھی باقی رہینگے ف یعنی سوا قریش کے کسی قوم کو اسلام کی سرداری کا حق نہین یہ

۶۹۱ مراد ہے کہ قیامت تک قریش کی حکومت قائم رہیگی اگرچہ بعضے ملک مین موجود چنانچہ اب بھی یمن کا اور مغرب کا حاکم سید ہے م ابو هريرة
لا یستر عبد عبدا فی الدنیا الا ستره الله یوم القیمة مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ عیب چھپاویگا
کوئی بندہ کسی بندے کا دنیا مین مگر خدا اوسکے عیب قیامت مین چھپاویگا ف اور دوسرا مطلب حدیث کا یہ کہ جو کپڑے سے کسی کا

۶۹۲ بدن چھپاوے یعنی ننگے آدمی کو کپڑا دیوے تو خدا اوسکے گناہ آخرت مین چھپاویگا م سلمان لا یستنج احدکم بدون ثلثة
احجار مسلم مین سلمان رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی تم مین بدون تین پتھر یا ڈھیلے کے استنجا نکیا کرے ف
جاضرور کے بعد تین ڈھیلے لینا سنت ہے اور یہی مذہب ہے امام شافعی کا امام اعظم کے نزدیک اگر ایک ڈھیلے سے بھی صفائی حاصل ہو

۶۹۳ تو کفایت کرتا ہے اور تین ڈھیلے لینا مستحب ہے فرض نہین ق ابو هريرة لا يسم المسلم على سوم اخيه المسلم
بخاری او مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا نہ مول ٹھہراوے مسلمان اپنے بھائی مسلمان کے مول ٹھہرے پر ف یعنی اگر
چیز کا مول ٹھہر گیا ہو اور مالک راضی ہو چکا ہو تو دوسرا آدمی زیادہ قیمت دیکر اوسکو مول نہ لیوے اسمین دوسرے مسلمان کی حق تلفی ہے

۶۹۴ خ ابو سعيد لا يسمع مدى صوت المؤذن جن ولا انس ولا شيء الا شهد له يوم القيمة
بخاری مین ابو سعید رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جہان تک مؤذن کی آواز پہنچتی ہے وہان تک جن اور آدمی اور کوئی چیز جو سنیگا
وہ اذان دینے والے کے واسطے قیامت مین گواہی دیگا ف یعنی اوسکے ایمان کی اور اس بات کی کہ وہ لوگون کو نماز کے واسطے بلایا
کرتا تھا گواہی دینگے سب سننے والے جن اور آدمی اور فرشتے اور جانور اور درخت اور زمین اور پہاڑ اسی واسطے مستحب ہے کہ خوب زور سے اذان کہے

۶۹۵ ق ابو هريرة لا يشير احدكم الى اخيه بالسلاح فانه لا يدري احدكم لعل الشيطان ينزع
من يده فيقع في حفرة من النار بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ اشارہ کرے کوئی اپنے بھائی
مسلمان کی طرف ہتیار سے اسواسطے کہ نہین معلوم کسیکو شاید شیطان اوسکے ہاتھ سے کھینچ لیوے پھر تو گر پڑے دوزخ کے گڑھے مین
ف یعنی ہتیار اشارہ کرنے مین یہ خوف ہے کہ ہاتھ سے چھوٹ پڑے اور مسلمان مرجاوے تو قاتل دوزخ مین پڑے معلوم ہوا کہ ہتیار سے

۶۹۶ اشارہ کرنا حرام ہے م ابو هريرة لا يشربن احد منكم قائما فمن نسي فليستقي مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ پیوے کوئی تم مین سے کھڑے ہوکر سو جو بھول کر پیوے وہ قے کر ڈالے ف کھڑے ہوکر پینا بعضون کے نزدیک حرام ہے
اور بعضون کے نزدیک مکروہ اسواسطے کہ کھڑے اچھی طرح آرام سے پیا نہین جاتا اور بعضی روایت مین آیا ہے کہ اس سے درد جگر پیدا
ہوتا ہے اور طب مین بھی منع ہے کہ بیماری پیدا کرتا ہے اسی واسطے شاید قے کرنیکو فرمایا اگر کھڑے ہوکر بھولے سے پی لیوے تو قے ڈالے

۶۹۷ اور اکثر علما کے نزدیک قے کرنا واجب نہین م ابو هريرة لا يصبر على لاواء المدينة وشدتها احد من امتي الا
كنت له شفيعا يوم القيمة او شهيدا مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو میری امت مین سے مدینے کے
تنگی اور شدت اور سختی پر صبر کریگا اور ٹھہرا رہیگا مین اوسکو قیامت کے دن بخشوا دونگا یا اوسکا گواہ ہونگا ف یہ فضیلت ہے

سینے کی اور بشارت ہی وہان کے رہنے والونکو اور اشارہ ہی کہ اگر وہان تکلیف بھی ہو تو لوگ وہان کا رہنا نچھوڑین

٦٩٨ م اَبُوْ سَعِیْدٍ لَا یَصْلُحُ الصِّیَامُ فِیْ یَوْمَیْنِ یَوْمِ الْاَضْحٰی وَیَوْمِ الْفِطْرِ مِنْ رَمَضَانَ مسلم مین ابو سعید رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ روزہ رکھنا درست نہین دونون مین ایک تو عید قربانی کے دن دوسرے رمضان کی عید الفطر مین ف دونون عیدون مین روزہ رکھنا حرام ہی سب مجتہدون کے نزدیک

٦٩٩ ق اَبُوْ هُرَیْرَةَ لَا یُصَلِّیْ اَحَدُکُمْ فِی الثَّوْبِ الْوَاحِدِ لَیْسَ عَلٰی عَاتِقِهٖ مِنْهُ شَیْءٌ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی تم مین نماز نہ پڑھا کرے ایک کپڑے مین اسطرح کہ کندھے پر اوس کپڑے کا کچھ بھی نہو ف کھلے کندھے نماز پڑھنا مکروہ ہی کہ اسمین تعظیم ہی نماز کی اگر لنبا کپڑا ہو تو آدھے کا لنگ باندھے اور آدھے سے کندھے چھپاوے اور اگر چھوٹا کپڑا ہو تو لاچاری ہی صرف لنگ باندھکے نماز پڑھلے معلوم ہوا کہ جسکے پاس اور بھی کپڑا ہو تو صرف پاجامے سے نماز پڑھنا کندھے کھول کر مکروہ ہی

٧٠٠ ق اِبْنُ عُمَرَ لَا یُصَلِّیَنَّ اَحَدٌ الظُّهْرَ وَفِیْ رِوَایَةٍ الْعَصْرَ اِلَّا فِیْ بَنِیْ قُرَیْظَةَ قَالَهٗ مُنْصَرَفَهٗ مِنَ الْاَحْزَابِ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ کوئی نماز پڑھے ظہر کی اور ایک روایت مین عصر کی مگر بنی قریظہ مین یہ حضرت نے کفار کے گروہون کے لوٹتے وقت فرمایا ف بنی قریظہ یہودی لوگ تھے مدینے کے قریب وہین کے پاس اونکی بستی اور گڑھی تھی حضرت مین اور اونمین صلح تھی جب پانچوین سال ہجری کے بعد جنگ احد کے کفار قریش عرب کی بہت قومون کو مدینے پر چڑھا لائے تو یہود بنی قریظہ نے بھی حضرت سے قول توڑا اور کافرونکے شریک ہوئے اوس لڑائی کو جنگ خندق اور جنگ احزاب کہتے ہین کافرونکا لشکر دس ہزار تھا اور حضرت کا لشکر تین ہزار چندروز کافر مدینے کو گھیرے رہے خدا نے نہایت مدد فرمائی کافر نہ ٹھہر سکے ناامید پلٹ گئے تب حضرت کو حکم ہوا کہ بنی قریظہ سے لڑو تب حضرت نے اصحاب سے یہ حدیث فرمائی بخاری اور مسلم مین باقی قصہ حدیث کا یون ہی کہ اصحاب حضرت کے حکم سے چلے عصر کا وقت راہ مین جانے لگا بعضون نے راہ مین نماز پڑھلی اور کہا حضرت کو یہ غرض نتھی کہ اگرچہ نماز کا وقت جاتا رہے کوئی راہ مین سوا بنی قریظہ کے نماز نہ پڑھے بلکہ غرض حضرت کے کلام سے جلدی چلنا تھا اور بعضے صحابہ نے راہ مین نماز نہ پڑھی اور کہا کہ ہم تو بنی قریظہ مین جاکر پڑھینگے اگرچہ نماز کا وقت جاتا رہے حضرت نے ہمسے یہین نماز کو فرمایا ہی پھر یہ حال یعنی بعضون کے نماز پڑھنیکا اور بعضون کے نماز نہ پڑھنیکا حضرت کے روبرو ذکر ہوا حضرت کسی پر ناخوش نہوئے یعنی دونون اچھے سمجھے ف جیسا حضرت کے اصحاب اس حدیث سے دو مطلب سمجھے بعضون نے ظاہر حدیث پر عمل کیا اور بعضون نے قیاس کیا اور سب نیک لائق ہیں ویسے مجتہد لوگ بعضی جگہہ قرآن اور حدیث کے کئی طرح مطلب سمجھتے ہین اور سب حق پر ہین اسواسطے اہل سنت و جماعت چارون اماموں کے مذہب کو حق جانتے ہین اور یہ جو بعضے نادان کہتے ہین کہ کیون ایک محمدی دین مین اختلاف کیا اور چار مذہب بنائے اس حدیث صحیح سے معلوم ہوا کہ وہ لوگ نادان ہین ایسے اختلاف مین کچھ حرج نہین حضرت کے روبرو ایسا اختلاف حضرت کے اصحاب مین ہوا اور حضرت نے درست رکھا

٧٠١ خ اَبُوْ هُرَیْرَةَ لَا یَصُمْ اَحَدُکُمْ یَوْمَ الْجُمُعَةِ اِلَّا یَوْمًا قَبْلَهٗ اَوْ بَعْدَهٗ بخاری مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ کوئی روزہ رکھے فقط جمعے کے دن مگر یون مضائقہ نہین کہ جمعے سے پہلے بھی ایک روزہ رکھے یا بعد ف یعنی صرف جمعے کے دن روزہ نرکھے خواہ پنجشنبہ اور جمعہ روزہ رکھے خواہ جمعہ اور ہفتہ رکھے یعنی دو ملا کر رکھے تاکہ یہودیون سے مشابہت نہو کہ وہ ایک ہی دن صرف ہفتے کو روزہ رکھتے ہین

٧٠٢ خ اَبُوْ هُرَیْرَةَ لَا یَغْتَسِلْ اَحَدُکُمْ فِی الْمَاءِ الدَّائِمِ وَهُوَ جُنُبٌ بخاری مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ نہاوے کوئی ٹھہرے ہوئے پانی مین ناپاک ہو کر ف یعنی اگر حوض چھوٹا ہوگا تو ناپاکی کے غسل سے ناپاک ہو جاویگا حنفی مذہب مین

دہ دردہ حوض یعنی چارون طرف دس دس ہاتھ کا حوض مانند دریا کے ہے کہ ناپاکی گرنے سے ناپاک نہیں ہوتا جب تک اوسکا رنگ یا مزہ اور بو
نہ بگڑ جاے اور شافعی مذہب مین قلتین مانند دریا کے ہے جب تک رنگ و مزہ و بو نہ بگڑے قلتین دو بڑے مشکے جسمین پانسو رطل بغدادی پانی
سماے ٧٠٣ م اَبُوْهُرَيْرَةَ لَا يَفْرَكْ مُؤْمِنٌ مُؤْمِنَةً اِنْ كَرِهَ مِنْهَا خُلُقًا رَضِيَ اٰخَرَ مسلم مین ابو ہریرہ رض سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مسلمان مرد مسلمان جورو سے دشمنی نرکھے اگر برا جانتا ہے اوسکی کسی خو کو تو راضی ہوگا دوسری خو سے ف
یعنی ایسی عورت جسکی سب خو بہتر ہو تو کہان تو چاہیے کہ اگر عورت کی کوئی خو بری معلوم ہو تو دوسری کوئی خو اوسمین نیک بھی ہوگی
اوسی خو سے اپنے دل کو تسکین دیکر راضی رہے جورو خاوند کی دشمنی اور ناموافقت مین بڑے فساد ہین اسواسطے حضرت نے موافقت
رکھنے کو فرمایا ٧٠٤ خ اَبُوْبَكْرَةَ لَا يُفْلِحُ قَوْمٌ تَمْلِكُهُمْ اِمْرَأَةٌ بخاری مین ابو بکرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بھلا نہ
ہوگا اوس قوم کا جن پر حاکم اور مالک عورت ہو ف جب شیرویہ نوشیروان کا پوتا مر گیا اوسکی بہن جسکا نام توران تھا ایران کی بادشاہ
ہوئی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی بادشاہی اور حکومت کے واسطے عقل اور تدبیر چاہیے عورت ناقص عقل ہے بند و بست ممکن نہین تو
رعیت برباد ہو جائیگی اسی واسطے شرع مین عورت کا امام اور قاضی ہونا درست نہین اور یہ مطلب بھی اس حدیث سے نکلتا ہے کہ جو مرد جورو کے
قابو مین ہو خراب گیا ٧٠٥ م مُطِيْعُ بْنُ الْاَسْوَدِ لَا يُقْتَلُ قُرَشِيٌّ صَبْرًا بَعْدَ هٰذَا الْيَوْمِ قَالَهُ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ مسلم مین
مطیع بن اسود رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ قتل ہوگا قوم قریش سے کوئی خواری اور قید سے اس دن کے بعد یہ حضرت نے فتح مکے کے دن فرمایا
ف ابن خطل ایک کافر تھا حضرت کو اوسنے بہت رنج دیا تھا فتح مکے کے دن کسی نے حضرت سے کہا کہ فلانا شخص کعبے کے پردے مین چھپا ہے
حضرت نے فرمایا اوسکو پکڑ لاؤ لوگ اوسکی مشکین باندھکر پکڑ لائے پھر وہ قتل ہوا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی سب قریش مسلمان ہو چکے
بعد اسلام کوئی مرتد نہ ہوگا جو اسطرح قید ہو کر مارا جاے اور یہ مطلب نہین کہ کوئی قریشی ظلم سے مارا نجاویگا اسواسطے کہ بہت قریشی ظلم سے
شہید ہوے چنانچہ کربلا کا قصہ مشہور ہے اور فضل بن روزبہان اصفہانی نے اپنی شرح مین امام حافظ اسمعیل کی کتاب السیر سے یون نقل کیا ہے کہ
یہ حدیث حضرت نے جنگ بدر کے بعد جب نضر بن حارث قتل ہوا تھا فرمائی واللہ اعلم ٧٠٦ م اَبُوْهُرَيْرَةَ لَا يَقْعُدُ قَوْمٌ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ
اِلَّا حَفَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ وَنَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِيْنَةُ وَذَكَرَهُمُ اللّٰهُ فِيْمَنْ عِنْدَهٗ مسلم مین
ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو لوگ بیٹھتے ہین خدا کے ذکر کہنے اور یاد کرنے کو تو اونکو فرشتے چارون طرف سے گھیر لیتے ہین اور
خدا کی رحمت اونکو چھا لیتی ہے اور اونپر آرام اور چین اوترتا ہے اور خدا اونکا ذکر کرتا ہے اونمین جو خدا کے پاس ہین یعنی فرشتون اور پیغمبرونکی
روحونمین ف یعنی ذکر خدا کی اتنی بڑی فضیلت ہے کہ ذکر کرنیوالونکو چارون طرف سے فرشتے گھیر لیتے ہین تاکہ ذکر کی برکت مین شریک ہون
اور خدا کی بیشمار رحمت اونپر نازل ہوتی ہے اور دل مین لذت اور چین حاصل ہوتا ہے اور عرش پر انکا ذکر خدا کرتا ہے کہ فلانے میرے بندے اپنے مین
جو مجکو یاد کرتے ہین اور بڑے قسمت ذکر کرنیوالونکی اور بڑی قدردانی خدا کی قرآن اور حدیث پڑھنا خدا کا نام لینا لوگونکو علم اور نصیحت کرنا
درود اور کلمہ پڑھنا نماز پڑھنا یہ سب ذکر مین داخل ہے ٧٠٧ خ اَبُوْهُرَيْرَةَ لَا يَقُلْ اَحَدُكُمْ اَطْعِمْ رَبَّكَ وَضِّئْ رَبَّكَ اِسْقِ
رَبَّكَ وَلَا يَقُلْ اَحَدُكُمْ رَبِّيْ وَلْيَقُلْ سَيِّدِيْ وَمَوْلَايَ بخاری مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی تم مین
نکہا کرے یعنی غلام سے کھانا کھلا اپنے رب کو وضو کروا اپنے رب کو پانی پلا اپنے رب کو اور نہ کوئی غلام یون کہے کہ فلانا میرا رب ہے اور چاہیے کہ یون
کہے کہ فلانا میرا سید ہے اور مولا ہے یعنی میرا میان ہے ف عرب کی زبان مین غلام کے مالک کو رب بھی کہتے تھے سو حضرت نے اوسکو

۷۰۸ منع کیا کہ اسمین شرک کی بو نکلتی ہی رب ہوا خدا کے کسیکو بولنا مناسب نہین خ اَبُوْهُرَيْرَةَ لَا يَقُوْلَنَّ اَحَدُكُمُ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ
اِنْ شِئْتَ اللّٰهُمَّ ارْحَمْنِيْ اِنْ شِئْتَ لِيَعْزِمِ الْمَسْاَلَةَ فَاِنَّهُ لَا مُكْرِهَ لَهُ بخاری مین ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ نہ کوئی یون کہا کرے کہ یا اللہ مجکو بخش دے اگر تو چاہے اے خدا مجھپر رحم کر جو تو چاہے بلکہ چاہیے کہ پکا قصد کرکے دعا مانگے ہواسطے کہ خدا
پر کوئی جبر کرنے والا نہین جو دعا نہ قبول ہو دیوے ف یعنی خدا مالک مختار ہی کہ کوئی اوسکا روکنے والا نہین پھر یہ کہنا کہ اگر تو چاہے تو
میری دعا قبول کر اسمین بے پرواہی نکلتی ہی اور تردد اور احتمال بوجھا جاتا ہی تو شرط کرنا اور قید لگانا نچاہیے بلکہ خدا کے کرم پر بھروسا کرکے
۷۰۹ یقین کرے کہ میری دعا ضرور قبول ہوگی شک اور تردد نکرے اسواسطے کہ خدا کے نزدیک کچھ مشکل نہین اوسکا روکنے والا کون ہی خ اِبْنُ مَسْعُوْدٍ
لَا يَقُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ اِنِّيْ خَيْرٌ مِّنْ يُّوْنُسَ بْنِ مَتّٰى وَفِيْ رِوَايَةٍ مَا يَنْبَغِيْ لِاَحَدٍ اَنْ يَّكُوْنَ خَيْرًا مِّنْ يُّوْنُسَ بْنِ مَتّٰى
بخاری مین عبد اللہ بن مسعود رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ ہرگز کوئی یون نہ کہے کہ البتہ مین بہتر ہون حضرت یونس پیغمبر متّٰی کے
بیٹے سے اور ایک روایت مین یون ہی کہ لائق نہین کسیکو کہ یونس بن متّٰی سے بہتر بنے ف سب پیغمبر سارے جہان سے افضل ہین اونپر کوئی
۷۱۰ افضل نہین ہوسکتا ق عَائِشَةُ لَا يَقُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ خَبُثَتْ نَفْسِيْ وَلٰكِنْ لِيَقُلْ لَقِسَتْ نَفْسِيْ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ
سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ ہرگز نکہے کوئی کہ میرا نفس خبیث ہوا یعنی پلید اور نجس ہوا ولیکن چاہیے کہ یون کہے کہ میرا نفس دین مین
کاہل اور سست ہوا ف یعنی خبیث اور پلید کافر کا لقب ہی مسلمان اپنے تئین نکہے سست اور کاہل کہنا مضایقہ نہین حضرت صلعم کا
۷۱۱ معمول تھا کہ برے بول کو بھلے سے بدل ڈالتے تھے م اَبُوْهُرَيْرَةَ لَا يَقُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ عَبْدِيْ وَاَمَتِيْ كُلُّكُمْ عَبِيْدُ اللّٰهِ وَكُلُّ
نِسَائِكُمْ اِمَاءُ اللّٰهِ وَلٰكِنْ لِيَقُلْ غُلَامِيْ وَجَارِيَتِيْ وَفَتَايَ وَفَتَاتِيْ مسلم مین ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا
کہ ہرگز نکہے کوئی اپنے غلام کو میرا بندہ اور لونڈی کو میری بندی تم سب لوگ خدا کے بندے ہو اور عورتین تمہاری خدا کی بندیان ہین
ولیکن چاہیے کہ یون کہے کہ میرا غلام اور میری لونڈی اور میرا جوانمرد اور میری جوان عورت ف یعنی سچی بندگی کے لائق
سوا خدا کے اور کوئی نہین ہواسطے منع فرمایا کہ اسمین شرک کی بو نکلتی ہی اور تاکہ غلامون کے مالک غرور اور گھمنڈ سے بچین اس
۷۱۲ حدیث سے معلوم ہوا کہ عبد النبی اور بندۂ علی اور بندۂ حسن نام رکھنا درست نہین م اَبُوْهُرَيْرَةَ لَا يَقُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ يَا خَيْبَةَ
الدَّهْرِ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ الدَّهْرُ مسلم مین ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ کوئی یون ہرگز نکہے کہ اے کمبختی زمانے کی ہواسطے
کہ زمانے کا پھیرنے والا تو خدا ہی ہی ف زمانے کو بد کہنا اسواسطے منع کیا کہ زمانہ خدا کے قبضۂ قدرت مین ہی اوسکا پھیرنے والا خدا
تو زمانے کو بد کہنا گویا خدا سے بے ادبی کی اوسکی تقدیر کو بد کہا اور اگر زمانے کو خود مالک مختار جانکر بد کہتا ہی تو صاف کافر اور مشرک ہوا
۷۱۳ معلوم ہوا کہ زمانے اور فلک کو بد کہنا جیسے کہ شاعرون کی عادت ہی شرع مین ہرگز درست نہین م جَابِرٌ لَا يُقِيْمَنَّ اَحَدُكُمْ
اَخَاهُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ثُمَّ يُخَالِفُ اِلٰى مَقْعَدِهٖ فَيَقْعُدُ فِيْهِ وَلٰكِنْ يَّقُوْلُ تَفَسَّحُوْا مسلم مین جابر رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے
فرمایا کہ ہرگز نہ اوٹھاوے کوئی اپنے بھائی مسلمان کو جمعے کے دن پھر پیچھے سے اوسکے بیٹھنے کے مکان پر جاکر بیٹھے ولیکن یون کہے کہ کھل بیٹھو
ف مسجد مین نماز کو جو جہان آکر بیٹھا اوسکو اوٹھانا اپنے بیٹھنے کے واسطے نہین درست لیکن یون کہنا درست ہی کہ کھل بیٹھو صاحبو
۷۱۴ تاکہ سب کو جگہہ ہو جاوے ق اِبْنُ عُمَرَ لَا يُقِيْمَنَّ اَحَدُكُمُ الرَّجُلَ مِنْ مَّجْلِسِهٖ ثُمَّ يَجْلِسُ فِيْهِ بخاری اور مسلم مین
عبد اللہ بن عمر رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ ہرگز کوئی نہ اوٹھاوے کسی مرد کو اوسکے مکان سے پھر وہان آپ بیٹھے

بیان اسماء خلاف شرع

ف اگلی حدیث خاص مسجد کے ذکر مین تھی اور یہ حدیث عام ہی مسجد ہو یا کوئی اور مکان معلوم ہوا کہ جو شخص مدرسے مین یا خانقاہ مین
۷۱۵ رہتا ہو یا کوئی شخص کسی مکان پر بازار مین بیٹھا ہو تو وہی اگلا شخص وہانکا حقدار ہی اگرچہ وہ ایک روز کہین گیا بھی ہو ھ اَبُوْهُرَيْرَةَ لَا يَقُوْلَنَّ
اَحَدُكُمُ الْكَرْمُ فَاِنَّمَا الْكَرْمُ قَلْبُ الْمُؤْمِنِ مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ ہرگز نکہا کرے کوئی انگور کو کرم
سو کرم تو حقیقت مین ایماندار کا دل ہی ف کرم کے معنی سخاوت ہین عرب کے لوگ انگور کو کرم کہتے تھے اسواسطے کہ اوسکی بنی شراب کے
پینے سے آدمی کے مزاج مین سخاوت ہوتی ہی سو حضرت صلعم نے منع کیا کہ جس سے حرام ناپاک چیز بنے اوسکو یہ عمدہ لفظ کرم کی بولنا ہرگز لائق نہین بلکہ
کرم مناسب ہی ایماندار کے دل کو کہنا جسمین نور ایمان اور سخاوت رہے پھر حضرت صلعم نے فرمایا کہ انگور کے باغون کو حَدَائِقُ الْاَعْنَابِ کہا کرو معلوم ہوا
۷۱۶ کہ بری چیز کا اچھا نام نرکھے ق سَعْدُ بْنُ اَبِي وَقَّاصٍ لَا يَكِيْدُ اَهْلَ الْمَدِيْنَةِ اَحَدٌ اِلَّا انْمَاعَ كَمَا يَنْمَاعُ الْمِلْحُ
فِي الْمَاءِ بخاری اور مسلم مین سعد بن ابی وقاص رضہ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ جو مدینے والون کو مکر اور حیلہ کر کے رنج دیگا وہ گل جاویگا جیسے نمک
۷۱۷ پانی مین گل جاتا ہی ق اِبْنُ عُمَرَ لَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ الْقَمِيْصَ وَلَا الْعِمَامَةَ وَلَا الْبُرْنُسَ وَلَا السَّرَاوِيْلَ وَلَا ثَوْبًا
مَسَّهٗ وَرْسٌ وَلَا زَعْفَرَانٌ وَّلَا الْخُفَّيْنِ اِلَّا اَنْ لَّا يَجِدَ نَعْلَيْنِ فَلْيَقْطَعْهُمَا حَتّٰى يَكُوْنَا اَسْفَلَ مِنَ
الْكَعْبَيْنِ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ نہپہنے حج کا احرام باندھنے والا کرتا اور نہ پگڑی اور نہ کن ٹوپ
اور نہ پایجامہ اور نہ جس کپڑے مین ورس یعنی زرد خوشبودار گھاس اور زعفران لگی ہو اور نہ موزے پہنے مگر جب چپل جوتا نہ پاوے تو دونون
موزون کو وہان تک کاٹے کہ پشت پا سے نیچے ہو جاوین ف اس حدیث پر سب امامون کا عمل ہی کہ احرام والے کو یہ چیزین درست نہین
۷۱۸ م عُمَارَةُ بْنُ رُوَيْبَةَ لَا يَلِجُ النَّارَ مَنْ صَلّٰى قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا مسلم مین عمارہ بن رویبہ رضہ سے
روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ نجاویگا دوزخ مین جسنے سورج نکلنے اور ڈوبنے سے پہلے نماز پڑھی ف فجر آرام کا وقت ہی اور عصر کاروبار دنیا
۷۱۹ کا وقت ہی اسواسطے اون وقتون کی نماز کا اتنا اثر اور ثواب ہوا ق اِبْنُ عُمَرَ لَا يُلْدَغُ الْمُؤْمِنُ مِنْ جُحْرٍ مَّرَّتَيْنِ بخاری
اور مسلم مین عبداللہ بن عمر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ ایماندار نہین کاٹا جاتا ایک سوراخ سے دو بار ف یعنی ایماندار دین کے
کام مین ایکبار دھوکھا اور فریب کھا کر دوسری بار فریب نہین کھاتا جیسے غفلت سے ایکبار کوئی گناہ اوس سے ہو گیا اور پھر پچتا کر
اوسنے توبہ کی تو پھر دوبارہ اوس گناہ کے گرد نہین جاتا یہ تعریف ہی کامل ایماندار کی روایت ہی کہ ابوعزہ شاعر جنگ بدر مین پکڑ آیا حضرت صلعم سے
اوسنے منت کی اور وعدہ کیا کہ اب مین دوسری بار کافرونکا ساتھ ندونگا حضرت صلعم نے اوسکو چھوڑ دیا دوسری بار وہ کافرون کے ساتھ جنگ احد
مین آیا اور گرفتار ہوا پھر منت کرنے لگا کہ اوس قصور کو معاف کیجیے اب ہرگز کافرونکا ساتھ ندونگا تب حضرت صلعم نے یہ حدیث فرمائی یعنی اب ہم
۷۲۰ دوبارہ فریب نہین آتے پھر وہ قتل ہوا ق اِبْنُ عُمَرَ لَا يُمْسِكَنَّ اَحَدُكُمْ ذَكَرَهٗ بِيَمِيْنِهٖ وَهُوَ يَبُوْلُ وَلَا يَتَمَسَّحْ فِي
الْخَلَاءِ بِيَمِيْنِهٖ وَلَا يَتَنَفَّسْ فِي الْاِنَاءِ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ کوئی ہرگز نہ پکڑے
اپنا اپنے داہنے ہاتھ سے پیشاب کرتے اور نہ داہنے ہاتھ سے پاخانے مین ڈھیلے پوچھے اور نہ سانس چھوڑے برتن مین یعنی پانی پیتے
وقت ناک یا موںہہ سے کچھ ٹپک پڑے اور گھن آوے اور داہنا ہاتھ کھانے پینے کا ہی چاہیے ضرور پیشاب کی جگہہ اوسکا لگانا مناسب نہین
۷۲۱ خ اَبُوْهُرَيْرَةَ لَا يَمْنَعْ اَحَدُكُمْ جَارَهٗ اَنْ يَّغْرِزَ خَشَبَةً فِيْ جِدَارِهٖ بخاری مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے
فرمایا کہ نروکے کوئی اپنے پڑوسی کو اپنی دیوار مین لکڑی گاڑنے سے ف اگر پڑوسی دیوار مین کڑیان رکھا چاہے تو اوسکو نہ روکے

۷۲۲ کہ پیسا یے کا حق ہو ق ابن مسعود لا یمنعن احدکم اذان بلال من سحورہ فانہ یؤذن او قال ینادی بلیل لیرجع قائمکم و یوقظ نائمکم لیس الفجر ان یقول ھکذا و جمع بعض الرواۃ کفیہ حتی یقول ھکذا و مد اصبعیہ السبابتین بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن مسعود رض سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ نہ روکے کسیکو بلال کی اذان اوسکی سحری کہانے سے اسواسطے کہ بلال اذان دیتا ہی یا راوی نے کہا کہ بانگ دیتا ہی رات سے تاکہ تم مین سے جو نماز تہجد پڑھتا ہو وہ آرام کرلے اور جو سوتا ہو وہ نماز یا سحری کہانے کے واسطے جاگے اور فجر کا وقت وہ نہین جو اس طرح اشارہ کرے اور بعضے اس حدیث کے راوی نے اپنی دونون ہتھیلیان ملاکر اونچا کرکے دکھایا یعنی جو لنبی اونچی روشنی اول ہوتی ہی اوسکا نام صبح نہین حضرت صلعم نے فرمایا جب تک اس طرح نہ اشارہ کرے اور حضرت صلعم نے اپنے کلمے کی دو اونگلیون کو ملاکر پھیلایا داہنے اور بائین یعنی صبح وہ ہی جسکی روشنی چوڑی ہو ف یعنی صبح دو قسم ہی ایک صبح کاذب جسکی لنبی روشنی ہوتی ہی اوس وقت تک روزہ دار کو کھانا اور پینا حرام نہین اور فجر کی نماز اوسوقت درست نہین دوسری صبح صادق جسکی روشنی چوڑی چکلی ہوتی ہی اوسوقت روزہ دار کو کھانا پینا حرام ہی

۷۲۳ ق ابو ہریرۃ لا یموت لاحد من المسلمین ثلثۃ من الولد فتمسہ النار الا تحلۃ القسم بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ مسلمانون مین سے جسکے تین لڑکے مرینگے اوسکو دوزخ کی آنچ نہ لگیگی مگر بقدر قسم سچی کرنے کے ف یعنی خدا قرآن مین بطور قسم فرماتا ہی کہ سبکو مقرر دوزخ پر گذار ہوگا بس اتنا تو ضرور ہوگا کہ دوزخ کے پل پر چلنا ہوگا باقی کچھ عذاب نہین اور حدیث مین آیا ہی کہ دو یا ایک چھوٹا لڑکا بھی مریگا وہ دوزخ سے بچیگا اسواسطے کہ لڑکے کی موت کا ماں باپ پر سخت داغ ہوتا ہی اور پھر اونسے باوجود اس مصیبت کے صبر کیا اور خدا کی تقدیر سے راضی رہا تو خدا نے اوسکے بدلے اوسکو دوزخ سے بچایا

۷۲۴ م جابر لا یموتن احدکم الا وھو یحسن الظن باللہ مسلم مین جابر رض سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ نہ مرے کوئی مگر اس حالت مین کہ خدا سے نیک گمان رکھتا ہو ف ایمان کے دو پر ہین خوف اور امید حالت صحت اور زندگی مین خوف خدا غالب رکھے تاکہ گناہون سے بچے اور مرنے کے وقت خوف کو خیال نکرے کہ وہ وقت گناہ کرنے کا نہین بلکہ اوسوقت خدا کو رحیم اور کریم اور غفار اور ستار جان کر بخشش کی امید دل مین رکھے تاکہ خوشی اور شوق سے خدا کی طرف جاوے اور مرنے سے جی نچراوے اور جو مسلمان اوسوقت موجود ہون وہ بھی خدا کی رحیمی اور کریمی کی صفت بیان کرین تاکہ مرنے والے کا ڈھارس بندھے اور خدا سے گمان نیک مضبوط ہوجاوے

۷۲۵ م ابو ہریرۃ لا ینبغی للصدیق ان یکون لعانا مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ صدیق کو لائق نہین کہ بہت لعنت کیا کرے ف ابوبکر صدیق رض نے ایکبار اپنے غلام پر لعنت کی تب حضرت صلعم نے یہ حدیث فرمائی صدیق اوس ولی کامل کو کہتے ہین جسکے دل مین ایسا نور ہو کہ بے طلب دلیل اور بدون معجزہ دیکھے ایمان لاوے جیسے مشہور ہی کہ ابی بکر صدیق رض نے کچھ حضرت صلعم سے معجزہ نچاہا اور نہ کچھ دلیل تلاش کی صرف اپنے دل کے نور سے حضرت صلعم کو پیغمبر جانکر ایمان لائے بعد پیغمبری کے رتبے کے ولایت کے درجون مین صدیقی کے برابر کوئی مرتبہ نہین

۷۲۶ ق عقبۃ بن عامر لا ینبغی ھذا للمتقین قالہ عند نزعہ فروج حریر لبسہ بخاری اور مسلم مین عقبہ بن عامر رض سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ اسکا پہننا لائق نہین پرہیزگار لوگون کو یہ حضرت صلعم نے خود ریشمی قبا اتارتے جو لگے پہنے تھے فرمایا ف فروج اوس قبا کو کہتے ہین جسکا پیچھے سے دامن چاک ہو سواری کے واسطے خوب ہوتی ہی سو ویسی ریشمی قبا کسی نے حضرت صلعم کو بھیجی تھی اوس وقت تک ریشمی کپڑا پہننا حرام نتھا حضرت صلعم نے اوسکو پہنکر نماز پڑھی بعد نماز کے اوسکو برا جانکر اتار ڈالا پھر یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ متقی اور پرہیزگار دنیا کی آرایش اور زینت نہین کرتے اگرچہ حلال اور مباح بھی ہو

۷۲۷ خ ابن عباس

لا ينفرن أحد حتى يكون آخر عهده بالبيت بخاري مين عبد الله بن عباس رضه سے روايت ہے كہ حضرت نے فرمايا كہ نہ پھرے حج كرکے
يہان تك كہ پچھلا كعبے كا طواف كرے ف يعني جب حج كے سب كام كر چكے تو آخر كو دوسرا طواف كعبے كا كرکے اپنے گھر آوے اسكا
۷۲۸ طواف الصدر نام ہے امام اعظم كے نزديك واجب ہے اور امام شافعي كے نزديك سنت م عائشة لا ينفعه لانه لم يقل يوما
رب اغفر لي خطيئتي يوم الدين قاله لها حين قالت يا رسول الله ابن جدعان كان في الجاهلية
يصل الرحم ويطعم المسكين فهل ذلك نافعه مسلم مين حضرت عائشه رضه سے روايت ہے كہ حضرت نے فرمايا اوسكے كچھ كام
نہ آويگا اسواسطے كہ اوسنے كسي دن نہين كہا كہ اے رب ميرا گناہ بخشيو قيامت كے دن جو حضرت نے حضرت عائشه رضه سے فرمايا جب حضرت عائشه رضه نے كہا تھا
كہ يارسول الله ابن جدعان كفر كے زمانے مين برادري سے سلوك كرتا تھا اور محتاج كو كھانا ديا كرتا تھا بھلا يہ اوسكے كچھ كام آويگا ف يعني وہ شخص
كافر تھا قيامت كا ايمان نركھتا تھا اسي واسطے اوسنے كبھي قيامت كي مغفرت نمانگي اور كافر كے نيك كام آخرت مين كچھ كام نہ آوينگے
۷۲۹ نيكيون كے واسطے ايمان شرط ہے م ابن عمر لا ينقشن احدكم على نقش خاتمي هذا مسلم مين عبد الله بن عمر رضه سے روايت ہے
كہ حضرت نے فرمايا كہ نہ نقش كرے كوئي جيسا ميري اس انگوٹھي پر نقش ہے ف چھٹے سال ہجري كے حضرت نے ارادہ كيا كہ بادشاہون كو
نامہ لكھين اور اونكو اسلام كے دين پر بلاوين لوگون نے عرض كي كہ بادشاہ بغير مہر كے خط كا اعتبار نہين كرتے تب حضرت نے مہر كھدوائي
چاندي كے نگ پر تين سطرين اوسمين تھين ايك سطر مين محمد دوسري مين رسول تيسري مين الله حضرت كے بعد وہ انگوٹھي ابي بكر صديق رضه پاس رہي
اونكے بعد عمر فاروق رضه پاس رہي اونكے بعد حضرت عثمان رضه پاس رہي پھر اونكے ہاتھ سے كنوے مين گر پڑي اور نہ ملي سو حضرت نے منع كيا كہ كوئي اپني مہر مين
۷۳۰ محمد رسول الله نہ كھدواوے تا كہ شبہہ نہ پڑے كہ حضرت كي مہر ہے پاس كسي اور كي م عثمان لا ينكح المحرم ولا ينكح ولا يخطب مسلم مين
حضرت عثمان رضه سے روايت ہے كہ حضرت نے فرمايا كہ نہ خود اپنا نكاح كرے حج كا يا عمرے كا احرام باندھنے والا اور نہ كوئي وكيل ہوكر اوسكا
نكاح كرديوے اور نہ خود منگني كرے ف امام شافعي اور مالك اور احمد كا يہي مذہب ہے كہ محرم كا نكاح نہين درست جب تك حج سے
فراغت نپاوے اور امام اعظم كے نزديك درست ہے ليكن صحبت نكرے اونكے نزديك اس حديث كے معني كہ نكاح نكرے يعني صحبت نكرے اسواسطے كہ
۷۳۱ حضرت نے اپنا نكاح حضرت ميمونہ رضه سے احرام مين كيا ق ابو هريرة لا يوردن ممرض على مصح بخاري اور مسلم مين ابو ہريرہ رضه سے روايت ہے كہ حضرت نے
فرمايا كہ جسكے جانور بيمار ہون وہ اوسكے گھاٹ پر جسكے جانور تندرست ہين پاني پلانے كو نہ لاوے ف اسواسطے حضرت نے منع نہين كيا
كہ تندرستون كو اونكي بيماري لگ جاويگي جيسا كہ عوام خلقت كا اعتقاد ہے اسواسطے كہ حضرت نے خود فرمايا ہے كہ بيماري كسيكي كسيكو نہين لگتي
چنانچہ اسي باب مين حديث ہو چكي ہے بلكہ حضرت نے اسواسطے منع كيا كہ اگر تندرست جانور شايد بيمار جانورون كے ملنے خدا كي
تقدير سے بيمار ہوگئے تو عوام كا يہ اعتقاد زيادہ تر مضبوط ہو جاويگا بيماري لگ جانے كا تو ناحق شرك مين گرفتار ہوونگے اور خدا كو بھولنے لگينگے

الباب الرابع

۷۳۲ چوتھے باب مين وہ حديثين ہين جنكے سرے پر اذا اور اذ ہے م جابر اذا ابتعت طعاما فلا تبعه حتى تستوفيه مسلم مين
جابر رضه سے روايت ہے كہ حضرت نے فرمايا كہ جب تو غلہ اور اناج مول ليوے تو اوسكو مت بيچ جب تك اوسكو اپنے قبضے مين نہ كرليوے اور تول
۷۳۳ نليوے ف سب عالمون كے نزديك بدون قبضہ كيے اناج بيچنا نہين درست م جرير اذا ابق العبد لم تقبل له
صلوة مسلم مين جرير رضه سے روايت ہے كہ حضرت نے فرمايا كہ جب غلام اپنے مياں سے بھاگا اوسكي نماز قبول نہين ہوتي

۴۳۴ جریرٌ اِذَا اَتَاکُمُ الْمُصَدِّقُ فَلْیَصْدُرْ عَنْکُمْ وَهُوَ عَنْکُمْ رَاضٍ مسلم مین جریرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب تمھارے پاس زکوۃ لینے والا عامل آوے تو چاہیے کہ تمسے راضی پھرے ف اسلام کی سلطنت مین امام کی طرف سے بستیون مین بعد سال کے عامل زکوۃ کی تحصیل کو جاتا تھا اور اب بھی ولایت مین جاتا ہی سو فرمایا کہ وہ ناراض نہ پھرے خوشی سے مال کی زکوۃ نقد اور جانورون کی ادا کیا کرو اسواسطے کہ وہ امام کا بھیجا ہوا ہی اور امام کی اطاعت سب پر واجب ہی

۴۳۵ م اَبُوْ سَعِیْدٍ اِذَا اتَّبَعْتُمُ الْجَنَازَةَ فَلَا تَجْلِسُوْا حَتّٰی تُوْضَعَ مسلم مین ابو سعیدؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب تم پیچھے جنازے کے چلو نہ بیٹھا کرو جب تک کہ گردنون سے زمین پر رکھا نجاوے ف سنت یہی ہی کہ بدون جنازہ رکھے نہ بیٹھے کہ اکثر جنازہ اوٹھانے والون کی مدد کی حاجت ہوتی ہی بے جنازہ رکھے بیٹھنا مکروہ ہی

۴۳۶ ق ابن عُمَرَ اِذَا اَتٰی اَحَدُکُمُ الْجُمُعَةَ فَلْیَغْتَسِلْ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب کوئی جمعے کو آوے تو چاہیے کہ غسل کرے

۴۳۷ م اَبُوْ سَعِیْدٍ اِذَا اَتٰی اَحَدُکُمْ اَهْلَهٗ ثُمَّ اَرَادَ اَنْ یَّعُوْدَ فَلْیَتَوَضَّأْ مسلم مین ابو سعیدؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو کوئی تم مین سے اپنی جورو سے صحبت کرے اور دوسری بار پھر ارادہ صحبت کا کرے تو چاہیے کہ وضو کر لیوے ف یعنی اول نازا دہوئے پھر وضو کرے کہ اوسوقت وضو سے قوت اور رغبت زیادہ ہوتی ہی اور بدن ہلکا ہوجاتا ہی

۴۳۸ خ اَبُوْ هُرَیْرَةَ اِذَا اَتٰی اَحَدَکُمْ خَادِمُهٗ بِطَعَامِهٖ فَلْیُجْلِسْهُ مَعَهٗ فَاِنْ لَّمْ یُجْلِسْهُ مَعَهٗ فَلْیُنَاوِلْهُ لُقْمَةً اَوْ لُقْمَتَیْنِ اَوْ اُکْلَةً اَوْ اُکْلَتَیْنِ فَاِنَّهٗ وَلِیَ حَرَّهٗ وَعِلَاجَهٗ بخاری مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب تمھارے کسیکے پاس اوسکا خدمتگار کھانا لاوے تو اوسکو بھی کھانے کے واسطے بٹھلا لیوے اور اگر ساتھ اپنے نہ بٹھلاوے تو اوسکو ایک لقمہ یا دو لقمے دیوے ہوا سطے کہ خدمتگار کھانا پکانے اور اوسکی گرمی سے ملا رہا ہی ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خدمتگار کھانا پکانے والے کو کچھ تھوڑا کھانا دینا ضرور ہی اگرچہ اوسکا کھانا مقرر ہو یعنی مروت سے بعید ہی کہ وہ محنت کرے اور پکانے کی گرمی اوٹھاوے اور اوس کھانے سے کچھ بھی نپاوے لیکن ساتھ کھلانا واجب نہین اگر کھلاویگا تو بہتر ہی اپنا غرور کھویگا

۴۳۹ ق اَبُوْ اَیُّوْبَ اِذَا اَتَیْتُمُ الْغَائِطَ فَلَا تَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَةَ وَلَا تَسْتَدْبِرُوْهَا بِبَوْلٍ وَّلَا بِغَائِطٍ وَّلٰکِنْ شَرِّقُوْا اَوْ غَرِّبُوْا بخاری اور مسلم مین ابو ایوبؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب تم جائے ضرور کو جایا کرو تو قبلے کے سامنے نہ بیٹھا کرو اور نہ اوسکو پیٹھ دیا کرو نہ پیشاب کے وقت نہ جائے ضرور کے وقت بلکہ پورب یا پچھم بیٹھا کرو ف جائے ضرور اور پیشاب کے وقت قبلے کے سامنے بیٹھنا اور پیٹھ دیکر بیٹھنا امام اعظمؒ کے نزدیک درست نہین نہ جنگل مین نہ آبادی مین اور شافعیؒ کے نزدیک جنگل مین منع ہی اور آبادی مین درست چنانچہ عبداللہ بن عمرؓ کی آمین روایت بھی ہی لیکن زیادہ احتیاط امام اعظمؒ کے مذہب مین ہی اور یہ جو فرمایا کہ پورب پچھم بیٹھا کرو یہ مدینے والون کو فرمایا کہ لوگون کا قبلہ دکھن کی طرف ہی ہندوستان کا قبلہ پچھم کی طرف کو ہی تو یہان اوتر دکھن بیٹھنا چاہیے

۴۴۰ خ اَبُوْ هُرَیْرَةَ اِذَا اَحَبَّ اللّٰهُ الْعَبْدَ نَادٰی جِبْرَئِیْلَ اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ فُلَانًا فَاَحْبِبْهُ فَیُحِبُّهٗ جِبْرَئِیْلُ فَیُنَادِیْ فِیْ اَهْلِ السَّمَاءِ اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ فُلَانًا فَاَحِبُّوْهُ فَیُحِبُّهٗ اَهْلُ السَّمَاءِ ثُمَّ یُوْضَعُ لَهُ الْقَبُوْلُ فِی الْاَرْضِ بخاری مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب محبت کرتا ہی اللہ کسی بندے سے تو پکارتا ہی جبرئیل کو اور یہ فرماتا ہی کہ مقرر خدا نے فلانے کو دوست کہا سو تو بھی اوسکو دوست کہہ تو جبرئیل اوس سے محبت رکھتا ہی پھر پکار دیتا ہی جبرئیل آسمان والون مین یعنی فرشتون مین کہ مقرر خدا نے فلانے کو دوست کہا ہی سو تم بھی اوسکو دوست رکھو تو آسمان والے اوس سے محبت رکھتے ہین پھر اوس محبوب بندے کی زمین مین قبولیت اوتاری جاتی ہی یعنی زمین کے نیک لوگ اوسکو مقبول جانتے ہین اور اوس سے محبت رکھتے ہین ف یعنی خدا جس بندے کی محبت ظاہر کیا چاہتا ہی

تو اوسکو آسمان اور زمین مین مشہور کردیتا ہی تاکہ فرشتے اوسکے واسطے استغفار کیا کرین اور زمین کے لوگ اوسکے واسطے نیک دعا کرین اوس سے محبت رکھین اوسکی تعریفین کرین اوسکی نیک راہ پر چلین یہی سبب ہی کہ اولیا اللہ سے اکثر لوگ محبت رکھتے ہین لیکن ایسی محبت بھی نہین اچھی کہ عوام جاہل کرتے ہین کہ اونکو نفع اور نقصان کا مختار جانکر اونکو خدائی مین شریک کرتے ہین یہ محبت نہین حقیقت مین اونسے عداوت ہی

۷۴۱ ﻫ جابرٌ اِذَا اَحَدُكُمْ اَعْجَبَتْهُ الْمَرْاَةُ فَوَقَعَتْ فِيْ قَلْبِهٖ فَلْيَعْمِدْ اِلَى امْرَاَتِهٖ فَلْيُوَاقِعْهَا فَاِنَّ ذٰلِكَ يَرُدُّ مَا فِيْ نَفْسِهٖ مسلم مین جابر رض سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ جب کسیکو بھلی معلوم ہو کوئی اجنبی عورت پھر دل مین اوسکی صورت ٹھہر گئی ہو یعنی اوسکا خیال بندھا ہو تو اپنی جورو کی طرف آوے اور اوس سے صحبت کرے سو مقرر یہ اپنی جورو کا جماع کرنا دور کردیگا جو اوسکے جی مین دوسری عورت کا خیال ہی **ف** بگانی عورت کی اگر دل مین محبت آجاوے تو اوسکا کامل علاج یہی ہی کہ اپنی جورو سے صحبت کرے اگر ایکبار دو بار مین خیال گیا تو بہتر ہی نہین تو کئی بار صحبت کرے تو اوسکا بالکل خیال دفع ہو عشق کی حکیم لوگ بھی جماع ہی دوا لکھتے ہین اسواسطے کہ شہوت کا سبب منی کی زیادتی ہی جب صحبت کی تو منی کم ہوئی تو شہوت اور عشق بھی دور ہوا حضرت صلعم نے یہ دوا اسواسطے فرمائی کہ کہین حرام مین نہ گرفتار ہو جاوے

۷۴۲ ق اَبُوْهُرَيْرَةَ اِذَا اَحْسَنَ اَحَدُكُمْ اِسْلَامَهٗ فَكُلُّ حَسَنَةٍ يَعْمَلُهَا تُكْتَبُ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا اِلٰى سَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ وَّكُلُّ سَيِّئَةٍ يَعْمَلُهَا تُكْتَبُ بِمِثْلِهَا حَتّٰى يَلْقَى اللّٰهَ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ جب تم مین سے کسینے اپنا اسلام سنوارا اور اپنا دین ستھرا بنایا پھر جو نیک بات کریگا تو دس گنی لکھی جاویگی سات سو کے برابر تک اور جو بدی کریگا تو وہ اوتنی لکھی جاویگی جتنی کی ہی یہان تک کہ خدا سے ملے یعنی موت تک یہی حال ہی **ف** یعنی جب اسلام سنوارا تو ہر نیکی کو دس سے سات سو تک خدا بڑھاتا ہی دس سے تو کوئی کم نہین آگے نیت پر موقوف ہی جیسی نیت خالص ہوگی ویسی ہی زیادتی بھی ہوگی اور بدی اگر کریگا تو اوتنی ہی رہیگی اوسمین ترقی نہین اس حدیث سے خدا کی رحمت کو خیال کیا چاہیے کہ اپنے بندے مسلمان کی بدی کو اوتنا ہی رکھے اور نیکی کو سات سو تک بڑھاوے اسلام سنوارنا یہ کہ قرآن اور حدیث کے موافق اعتقاد درست کرے شرک اور بدعت چھوڑے شریعت محمدی کی کمال تعظیم اطاعت کا ارادہ کرلیوے لو ظاہر اور باطن سے محمدی بنے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اعتبار عمل کا صحیح اعتقاد پر ہی

ف بیان رحمت الٰہی [illegible]

۷۴۳ ﻫ اَبُوْهُرَيْرَةَ اِذَا اخْتَلَفْتُمْ فِي الطَّرِيْقِ جُعِلَ عَرْضُهٗ سَبْعَ اَذْرُعٍ مسلم مین ابوہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ جب تمکو راہ اور گلی کے مقدمے مین جھگڑا اور اختلاف ہو تو راہ کی چوڑائی سات ہاتھ کی ٹھہرائی **ف** یعنی اگر راہ ایسا ہو جسمین شہر والون کی آمد و رفت ہو اور راہ کی زمین کا مالک وہان عمارت بنایا چاہے اگر لوگ منع کرتے ہون تو اوسمین شرع کا حکم یہ ہی کہ سات ہاتھ چوڑائی راہ کی چھوڑکر عمارت بناوے تاکہ اونٹ اور گاڑی اور لوگون کی آمد و رفت مین ہرج نہو اور اگر ایسا کوچہ ہو کہ صرف محلے کے لوگ آتے جاتے ہون تو اوسکی اتنی چوڑائی چاہیے کہ جسمین محلے والون کا ہرج نہو اور زنانی سواری اور جنازہ جانے کو تنگی نہو

۷۴۴ ﻫ اَبُوْهُرَيْرَةَ اِذَا اَدْرَكَ اَحَدُكُمْ سَجْدَةً مِّنْ صَلٰوةِ الْعَصْرِ قَبْلَ اَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَلْيُتِمَّ صَلَاتَهٗ وَاِذَا اَدْرَكَ سَجْدَةً مِّنْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَلْيُتِمَّ صَلَاتَهٗ مسلم مین ابوہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ جب کوئی ایک رکعت عصر کی نماز سورج ڈوبنے سے پہلے پاوے تو اپنی نماز پوری کرلیوے یعنی تین رکعتین باقی غروب کے وقت پڑھے اور جب ایک رکعت نماز فجر کی سورج نکلنے سے پہلے پاوے تو اپنی باقی نماز کو پورا کرے یعنی ایک رکعت سورج نکلنے کے وقت پڑھے **ف** یعنی ہر چند طلوع غروب کے وقت سجدہ حرام ہی لیکن اگر ایک رکعت طلوع اور غروب سے پہلے پاوے تو باقی نماز کو طلوع غروب ہوتے پڑھے اور یہی مذہب ہی سب اماموں کا سوائے

امام اعظم رح کے کہ اونکے نزدیک عصر کی نماز تو اسی طرح سے درست ہی اس واسطے کہ وقت ناقص تھا ادا بھی ناقص ہوئی لیکن فجر کی نماز طلوع
کے وقت درست نہین کیونکہ وقت کامل تھا تو ادا ناقص نچاہیے حنفی کہتے ہین کہ اس حدیث پر عمل اول تھا پھر حضرت صلعم نے وہ حدیث فرمائی
جسمین طلوع غروب کے وقت سجدہ حرام ہی واللہ اعلم ۴۴۵ م ابو ھریرۃ اِذَا اَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ اَدْبَرَ الشَّيْطَانُ وَلَهٗ حُصَاصٌ
مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ جب مؤذن اذان دیتا ہی تو شیطان پیٹھ پھیر کر بھاگتا ہی گوز کرتا ہوا **ف** یعنی اذان کی
آواز سے شیطان پر ایسا صدمہ ہوتا ہی کہ خوف سے گوز کرتا ہوا بھاگتا ہی اسی واسطے حضرت صلعم نے اور حدیث مین فرمایا ہی کہ جب کسیکو جنگل مین شیطان
اور بھوت ستاوین یا نظر پڑین تو اوس وقت اذان پکارکے کہے تاکہ بھاگ جاوین اور یہ مجرب عمل ہی ۴۴۶ م ابو موسیٰ اِذَا اَرَادَ اللّٰهُ رَحْمَةَ
اُمَّةٍ مِّنْ عِبَادِهٖ قَبَضَ نَبِيَّهَا قَبْلَهَا فَجَعَلَهٗ لَهَا فَرَطًا وَسَلَفًا بَيْنَ يَدَيْهَا وَاِذَا اَرَادَ هَلَكَةَ اُمَّةٍ عَذَّبَهَا
وَنَبِيُّهَا حَيٌّ فَاَهْلَكَهَا وَنَبِيُّهَا يَنْظُرُ فَاَقَرَّ عَيْنَهٗ بِهَلَكَتِهَا حِيْنَ كَذَّبُوْهُ وَعَصَوْا اَمْرَهٗ مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے
روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ جب ارادہ کرتا ہی اللہ کسی امت پر اپنے بندون سے رحمت کرنے کا تو امت سے پہلے اوس امت کے پیغمبر کی روح قبض کرتا ہی
یعنی پیغمبر کی وفات امت سے پہلے ہوتی ہی پھر اوس پیغمبر کو اپنی امت کا ہراول بناتا ہی اور پیشوا بھیجتا ہی امت کے آگے اور جب کسی امت کی ہلاکی
اور بربادی چاہتا ہی تو امت پر عذاب بھیجتا ہی اوس امت کے پیغمبر کے جیتے پھر ستاتا ہی امت کو پیغمبر کے سامنے تو پیغمبر کی آنکھ کو ٹھنڈھک اور روشنی
بخشے امت کو مٹا کر جب کہ اوسکو اون کافرون نے جھوٹھا کہا اور اوسکے حکم کو نمانا **ف** یعنی جس امت پر خدا کرم اور رحمت کیا چاہتا ہی
تو اوسکے پیغمبر کی پہلے وفات ہوتی ہی تاکہ امت اوسکے غم مین صبر کرے اور ثواب پاوے اور اوسکے بعد اوسکی شریعت پر عمل کرے تو دونا
ثواب حاصل کرے اور پیغمبر اپنی امت کے نیک عمل دیکھکر خوش ہو اوس عالم مین اور گواہ بنے امت کے ایمان کا گویا حضرت صلعم نے اس حدیث سے اپنی امت کو
دلاسا دیا کہ میرے فراق مین زیادہ پریشان دل نہون میری وفات کو غضب الٰہی نجانین خدا کی رحمت سمجھین اسی واسطے اس امت کو امت مرحومہ
کہتے ہین اور جس امت پر خدا غضب کیا چاہتا ہی تو اوسکے پیغمبر سے پہلے امت کو ہلاک کرتا ہی تا پیغمبر کے دل کے پھپھولے پھوٹین اس واسطے
کہ اوس امت کمبخت نے اپنے پیغمبر کی قدر نجانی اوسکو رنج دیا اور جھٹلایا جیسے حضرت نوح اور حضرت لوط اور حضرت ہود اور حضرت صالح علیہم السلام
کی امتون کا حال ہوا کہ پیغمبر اونکے زندہ رہے اور وہ عذاب الٰہی سے ہلاک ہوئے ۴۴۷ ق عَدِيُّ بْنُ حَاتِمٍ اِذَا اَرْسَلْتَ كَلْبَكَ الْمُعَلَّمَ
وَذَكَرْتَ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ فَكُلْ قَالَ عَدِيُّ بْنُ حَاتِمٍ قُلْتُ وَاِنْ قَتَلْنَ قَالَ وَاِنْ قَتَلْنَ مَا لَمْ يَشْرَكْهَا
كَلْبٌ لَيْسَ مَعَهَا قَالَ قُلْتُ فَاِنِّيْ اَرْمِيْ بِالْمِعْرَاضِ الصَّيْدَ فَاُصِيْبُ قَالَ اِذَا رَمَيْتَ بِالْمِعْرَاضِ فَخَرَقَ
فَكُلْهُ وَاِنْ اَصَابَهٗ بِعَرْضِهٖ فَلَا تَاْكُلْهُ بخاری اور مسلم مین عدی بن حاتم رضہ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ جب تو اپنے سکھائے
شکاری کتے کو چھوڑے اور خدا کا نام اوسپر لیوے تو شکار کو کھا عدی بن حاتم نے کہا کہ مینے کہا کہ کتے اگر شکار کو جان سے مار ڈالین
تو بھی کیا شکار حلال ہی حضرت صلعم نے فرمایا کہ اگر مار بھی ڈالین تو بھی حلال ہی جبتک دوسرا کتا غیر شکاری اوسکے ساتھ مارنے مین شریک نہوا ہو عدی
بن حاتم نے کہا مینے کہا کہ مین بے پر اور بے گانسی کے تیر سے شکار کرتا ہون اور شکار کو حاصل کرتا ہون حضرت صلعم نے فرمایا کہ جب تو بے پر بے گانسی کے
تیر کو مارے پھر وہ تیر شکار کے جسم مین گھس کر چیر پھاڑ دیوے تو اوسکو کھا اور اگر تیر شکار کے بینڈا ہو کر لگے تو اوسکو مت کھا **ف** اس حدیث
سے بہت مسئلے شکار کے معلوم ہوئے اول یہ کہ کتے کا شکار کھیلنا درست ہی دوسرے یہ کہ کتے کو جب آپ شکار پر چھوڑا ہو تو حلال ہی اور اگر کتا
خود بخود چھوٹ گیا اور شکار مار لایا تو حلال نہین تیسرے یہ کہ کتے کی تعلیم شرط ہی اور تعلیم کی یہ علامت ہی کہ اوسکو تین بار شکار پر چھوڑیے

ہو
در نسخہ قدیمہ

اور پہر بار وہ شکار مار لاوے اور خود نکھاوے جیسے تھے یہ کہ کتے کے چھوڑتے وقت بسم اللہ کہنا شرط ہی اگر قصداً بسم اللہ نہ بولا شکار مردار ہوا اور
اگر بھولے سے نکہا تو حلال ہی یہ مذہب ہی امام اعظم کا اور امام شافعی رح کے نزدیک بسم اللہ زبان سے کہنا واجب نہین خدا کا نام ہر مسلمان کے دل مین ہی
لیکن زبان سے کہنا مستحب ہی پانچوین یہ کہ اگر شکاری کتے سے شکار مر بھی جاوے تو بھی شکار حلال ہی چھٹے یہ کہ اگر شکاری کتے کے ساتھ
دوسرا کتا جسکی تعلیم نہین ہوئی شکار مارنے مین شریک ہووے تو شکار مردار ہوا اس واسطے کہ جب حلال اور حرام ایک چیز مین جمع ہوئے تو حرام ہی
احتیاط کے سبب سے غالب ہو جاتا ہی ساتوین یہ کہ بے گانسی کے تیر کے شکار مین زخم ہونا شرط ہی تا کہ خون ناپاک نکل جاوے اور اگر بے زخم صدمے
سے مر جاوے تو شکار حلال نہین جیسے غلہ غلیل کا یا انیٹ پتھر جانور کو مار ڈالے تو مردار ہی کہ خون نہ نکلا شکار حلال اوس چیز سے ہوتا ہی جو تیز ہو

۷۴۸ اور چیر پھاڑ ڈالے جیسے تلوار چھری تیر گانسی دار **ق** اَبُو مُوسٰى اِذَا اسْتَأْذَنَ اَحَدُكُمْ ثَلٰثًا فَلَمْ يُؤْذَنْ لَهٗ فَلْيَرْجِعْ بخاری
اور مسلم مین ابو موسیٰ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ جب کوئی کسی سے اوسکے گھر مین جانے کی اجازت مانگے تین بار سو اوسکو اجازت نملے
تو پلٹ آوے **ف** اجازت مانگنے کا یون طریق ہی کہ دروازے مین کھڑے ہو کر سلام کرے پہر کہے کہ مین آؤن تین بار کہے اگر کوئی کہے کہ
تو اندر جاوے نہین تو پہر آوے اور کھانسنا اور دستک دینا بجاے اجازت مانگنے کے ہی شرع مین اجازت کا اسواسطے حکم ہوا کہ نہین معلوم

۷۴۹ آدمی اپنے گھر مین کس طرح سے بیٹھا ہی **خ** اِبْنُ عُمَرَ اِذَا اسْتَأْذَنَتْ اِمْرَأَةُ اَحَدِكُمْ اِلَى الْمَسْجِدِ فَلَا يَمْنَعْهَا بخاری
مین عبد اللہ بن عمر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ جب کسی سے اوسکی جورو مسجد مین جانے کی نماز کے واسطے اجازت مانگے تو اوسکو منع نکرے

۷۵۰ **خ** اِبْنُ عُمَرَ اِذَا اسْتَأْذَنَتْكُمْ نِسَاؤُكُمْ بِاللَّيْلِ اِلَى الْمَسْجِدِ فَأْذَنُوا لَهُنَّ بخاری مین عبد اللہ بن عمر رضہ سے روایت ہی
کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ جب تمھاری عورتین رات کو مسجد مین نماز کے واسطے جانے کی اجازت مانگین تو اونکو اجازت دو **ف** اس مضمون کا بیان مفصل

۷۵۱ آگے ہو چکا کہ اب عورتون کے نکلنے کا ذہن نہین رہا کہ بگڑ گیا **م** جَابِرٌ اِذَا اسْتَجْمَرَ اَحَدُكُمْ فَلْيُوتِرْ مسلم مین جابر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے

۷۵۲ فرمایا کہ جب کوئی استنجے کے واسطے ڈھیلے لیوے تو طاق لیوے یعنی تین یا پانچ یا سات **ق** اَبُو هُرَيْرَةَ اِذَا اسْتَيْقَظَ اَحَدُكُمْ مِنْ
مَنَامِهٖ فَلْيَسْتَنْثِرْ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَبِيتُ عِنْدَ خَيَاشِيمِهٖ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی
کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ جب کوئی اپنی نیند سے جاگے تو تین بار ناک جھاڑے اس واسطے کہ شیطان رات کو ناک کی جڑ مین رہتا ہی **ف** سوتے مین بلغم اور
رطوبت دماغ سے اوترکے ناک کی جڑ مین جمع ہوتا ہی اوسکے سبب سے آدمی کو سستی ہوتی ہی سو فرمایا کہ تین بار چھینک ڈالے تا کہ سستی دور ہو جاوے
بلغم اور رطوبت کو شیطان فرمایا اسواسطے کہ اوس سے سستی اور غفلت ہوتی ہی عبادت مین سو یہ عین آرزو ہی شیطان کی یا سچ مچ وہان رات کو

۷۵۳ شیطان رہتا ہو واللہ اعلم **م** اَبُو هُرَيْرَةَ اِذَا اسْتَيْقَظَ اَحَدُكُمْ مِنْ مَنَامِهٖ فَلَا يَغْمِسْ يَدَهٗ فِي الْاِنَاءِ حَتّٰى يَغْسِلَهَا
ثَلٰثًا فَاِنَّهٗ لَا يَدْرِي اَيْنَ بَاتَتْ يَدُهٗ مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ جب کوئی جاگے اپنی نیند سے تو نہ ڈالے اپنا ہاتھ
پانی مین جب تک اوسکو تین بار نہ دھولیوے اس واسطے کہ وہ نہین جانتا کہ کہان اوسکا ہاتھ رات کو رہا یعنی پاک جگہہ یا ناپاک جگہہ **ف** اکثر عرب
جاے ضرور پہر کے ڈھیلے سے استنجا کرکے سو رہتے تھے اس واسطے حضرت صلعم نے ہاتھ دھونے کو فرمایا کہ شاید وہان ہاتھ لگ گیا ہو اور یہ بھی ہو سکتا ہی

۷۵۴ کہ رات کو احتلام ہوا اور ہاتھ بھر جاوے غرض کہ یہ مستحب ہی کہ تین بار پہلے ہاتھ دھولیوے تب پانی کے اندر ڈالے **ق** اَبُو هُرَيْرَةَ اِذَا اَصْبَحَ
اَحَدُكُمْ يَوْمًا صَائِمًا فَلَا يَرْفُثْ وَلَا يَجْهَلْ فَاِنِ امْرُؤٌ شَاتَمَهٗ اَوْ قَاتَلَهٗ فَلْيَقُلْ اِنِّي صَائِمٌ اِنِّي صَائِمٌ
بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ جب کوئی صبح کرے کسی دن اس حال مین کہ روزہ دار ہو تو نہ فحش بکے

علے نسخہ قدیمہ

اور نہ جہالت کرے اور اگر کوئی مرد اوسکو گالی دیوے یا اوسکو کوسے اوسپر لعنت کرے تو چاہیے کہ یون کہے کہ مین تو روزہ دار ہون مین روزہ دار
ہون ف یہ بات یا زبان سے کہے کہ شاید وہ شخص شرما کر چپ رہے یا اپنے دل مین کہے کہ مین تو روزہ دار ہون مجکو مناسب نہین کہ اسکا جواب دیکر جاہل بنون
اور اپنے روزے کا لطف کھوؤن ق جابرؓ اِذَا اَطَالَ اَحَدُكُمُ الْغَيْبَةَ فَلَا يَطْرُقْ اَهْلَهٗ لَيْلًا بخاری اور مسلم مین ۷۵۵
جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب کوئی سفر مین گھر سے زیادہ غائب رہا ہو تو اپنے گھر والون مین رات کو نہ آوے یعنی دن کو گھر مین آوے ف
دن کے آنے مین بہت فائدے ہین کہ عورت اسکی پاکی سے بال دور کرے غسل کرے کپڑے بدلے تا کہ خاوند کو نفرت نہو اور خاوند بھی نہا دھوکر صفائی حاصل کرے
کہ عورت کو نفرت نہو اور دن مین عمدہ کھانے کا سامان ہو سکتا ہی رات کے آنے مین کچھ نہین ہو سکتا نقل ہی کہ ایک شخص اپنی عورت کو حاملہ چھوڑکر
سفر کو گیا سولہ برس کے بعد رات کے وقت گھر مین آیا بیٹا جوان ہوا تھا اپنی ماں کے پاس بیٹھا تھا اس شخص کو گمان بد ہوا کہ عورت حرام کار ہی اپنے
یار کو لیے بیٹھی ہی اوس کمبخت نے بے تامل اپنے بیٹے کو مار ڈالا پھر جب حقیقت حال معلوم ہوا تو اپنے سر کو پیٹا سو اگر دن کو آتا تو یہ حال نہوتا اسواسطے
حضرتؐ نے مسافر کو منع فرمایا کہ رات کے وقت گھر مین نہ آوے اسی طرح کے شریعت کے حکمون مین ہزارون فائدے دینی اور دنیوی ہین وقت پر
اونکی خوبیان ظاہر ہوتی ہین م ابو سعیدؓ اِذَا اُعْجِلْتَ اَوْ اُقْحِطْتَ فَلَا غُسْلَ عَلَيْكَ وَعَلَيْكَ الْوُضُوْءُ قَالَهٗ ۷۵۶
لِعِتْبَانَ بْنِ مَالِكٍ وَهُوَ حَدِيْثٌ مَنْسُوْخٌ مسلم مین ابو سعیدؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب عورت سے صحبت کرنے مین
تو جلدی اور شتابی مین ڈالا جاے یا جماع کرے بدون انزال کے تو غسل تجھپر نہین اور وضو تجکو لازم ہی یہ حضرتؐ نے عتبان بن مالکؓ سے فرمایا اور
حدیث منسوخ ہی ف حضرتؐ ایکبار عتبان بن مالک کے گھر گئے وہ اپنی عورت سے صحبت کرتے تھے حضرتؐ کی خبر سُنکے جلدی سے بدون فراغت
ہوے حضرتؐ کی خدمت مین حاضر ہوے اور حضرتؐ کو حال معلوم ہوا تب یہ حدیث فرمائی اول اسلام مین یہی حکم تھا کہ بدون منی نکلے غسل واجب نہ تھا
پھر یہ حکم منسوخ ہوا اب صرف صحبت بے انزال سے بھی غسل واجب ہی ق عمرؓ اِذَا اُعْطِيْتَ شَيْئًا مِّنْ غَيْرِ مَسْاَلَةٍ فَكُلْ وَتَصَدَّقْ ۷۵۷
بخاری اور مسلم مین حضرت عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب تمکو بدون مانگے کچھ ملے تو اوسکو کھا اور خدا کی راہ مین دے ف عمر فاروقؓ
کو حضرتؐ کچھ دینے لگے عمر فاروقؓ نے کہا جو مجسے زیادہ تر محتاج ہو اوسکو دیجیے مجکو کچھ حاجت نہین تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی جب
بے مانگے کچھ ملے تو اوسکو خدا کی دی ہوئی روزی سمجھے نہ پھیرے اگر حاجت ہو تو اپنے کام مین لاوے اور نہین تو کسی اور محتاج کو دے لیکن سوال کرنا
دو طرح ہی ایک تو زبان سے مانگنا یہ تو صاف حرام ہی دوسرے دل مین کسی چیز کی کسی شخص سے تاک لگانا یہ دلی سوال ہی تقوے کی راہ سے یہ بھی حرام ہی
ق عمرؓ اِذَا اَقْبَلَ اللَّيْلُ وَاَدْبَرَ النَّهَارُ وَغَابَتِ الشَّمْسُ فَقَدْ اَفْطَرَ الصَّائِمُ بخاری اور مسلم مین عمر فاروقؓ ۷۵۸
سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب سامنے آوے سیاہی رات کی پورب سے اور جاوے دن اور ڈوبے سورج تو روزہ دار روزہ کھولے
ق ابو ہریرۃؓ اِذَا اقْتَرَبَ الزَّمَانُ لَمْ تَكَدْ رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ تَكْذِبُ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے ۷۵۹
فرمایا کہ جب زمانہ قریب آلگے تو نہین لگتا ہی کہ ایماندار کا خواب جھوٹھ ہووے ف اس حدیث کے تین مطلب ایک تو یہ کہ جب قیامت قریب آویگی تو
مسلمان کا خواب سچا ہوا کریگا اسواسطے کہ قیامت مین سب چھپی چیزین ظاہر ہونگی دوسرے یہ کہ جب عمر آدمی کی آخر ہوتی ہی تو خواب بھی سچا ہوتا ہی
اسواسطے کہ عالم آخرت قریب ہوتا ہی اور آخر عمر مین اکثر آدمی کا دل صاف ہوتا ہی اور دنیا سے دل سرد ہوتا ہی تیسرے یہ کہ بہار کے موسم مین
جب رات دن برابر ہوتے ہین تو خواب سچا ہوتا ہی اسواسطے کہ ہوا نہ گرم ہوتی ہی نہ سرد حواس صاف رہتے ہین ق ابو قتادۃ الحارث ۷۶۰
بن ربعیؓ اِذَا اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَا تَقُوْمُوْا حَتّٰى تَرَوْنِيْ بخاری اور مسلم مین ابو قتادہؓ سے جنکا حارث بن ربعی نام ہی

روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب نماز کی تکبیر ہو تو اوٹھا نکرو جب تک مجکو آتے دیکھ نہ لیا کرو **ف** حضرتؐ کا گھر مسجد سے ملا تھا
سنت آپ گھر مین پڑھتے تھے جب فرض کی تکبیر ہوتی تھی تب حضرتؐ گھر مین سے تشریف لاتے تھے لوگ تکبیر کے ہوتے اوٹھ کھڑے ہوتے تھے سو فرمایا کہ بدون
میرے آئے نہ اوٹھا کرو امام شافعیؒ کے نزدیک جب تکبیر تمام ہو تو لوگ نماز کو اوٹھین اور امام اعظم کے نزدیک حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ کہنے کے وقت امام

٧٦١ اور مقتدی کھڑے ہون اور قد قامت الصلوۃ کے وقت نماز شروع کرین **م** اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ اِذَا اُقِیْمَتِ الصَّلٰوۃُ فَلَا صَلٰوۃَ
اِلَّا الْمَکْتُوْبَۃُ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب فرض نماز کی تکبیر ہو تو کوئی نماز درست نہین سوائے فرض کے
ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب مسجد مین جماعت کی نماز ہوتی ہو تو سنت اور نفل پڑھنا مکروہ ہی لیکن حنفی مذہب مین صرف فجر کی سنت جماعت
سے علٰحدہ مسجد کے دروازے کے قریب پڑھکے جماعت مین ملے اور اگر جانے سنت پڑھنے سے جماعت کی ایک رکعت بھی نہ ملیگی تو سنت نہ پڑھے جماعت
مین ملے اور اگر کوئی آگے سے پڑھتا ہو اور ایک رکعت پڑھ چکا تو دوسری رکعت ملا کر سلام پھیر کے جماعت مین شریک ہووے اور اگر اول رکعت کا

٧٦٢ سجدہ کیا ہو تو اوس نماز کو توڑ کر جماعت مین ملے دو رکعت کی نیت کی ہو یا چار کی **خ** اَبُوْ اُسَیْدِ السَّاعِدِیُّ اِذَا اَکْثَبُوْکُمْ فَارْمُوْھُمْ
وَاسْتَبْقُوْا نَبْلَکُمْ بخاری مین ابو اسید ساعدیؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب کافر تمپر جھنڈ باندھکر آوین تو اونکو تیرون سے مارو اور
اپنے تیر باقی رکھو **ف** یہ حدیث حضرتؐ نے جنگ بدر مین صف لشکر کی باندھکر فرمائی یعنی قریب جھنڈ مین تیر خطا نکرینگے بہت دور سے

٧٦٣ مارنا بیفائدہ ہی اور سب تیرون کو ایک بارگی مارنا اور ترکش خالی کرنا کام کی بات نہین **م** اِبْنُ عُمَرَ اِذَا اَکْفَرَ الرَّجُلُ اَخَاہُ فَقَدْ بَاءَ
بِھَا اَحَدُھُمَا مسلم مین عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب کسی مرد نے اپنے بھائی کو کافر کہا تو وہ بات دونون مین کسی پر
ضرور پلٹ پڑتی ہی **ف** یعنی اگر وہ کافر ہی حقیقت مین جسکو کافر کہا تو بجا ہوا اور اگر وہ کافر نہین تو اوس وقت کفر کہنے والے پر پلٹ پڑیگا
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آدمی اپنی زبان کو روکے رہے ہر ایک کو بے دلیل یقینی کافر نکہے شاید اسی پر پلٹ پڑے اور خدا کے غضب مین
گرفتار ہووے ہان یون کہنا مضایقہ نہین کہ فلانا شخص کافرون کے کام کرتا ہی اگر اوسکے عمل دین کے خلاف ہون اور اگر کسی کا کفر
بدلیل قطعی ثابت ہوگیا ہو اور ضروریات دین کے وہ انکار کرتا ہو تو اوسکو شوق سے کافر کہے تاکہ کوئی اوسکی راہ پر نہ چلے اور شریعت محمدیؐ

٧٦٤ مین خلل نہ پڑے جیسے کہ اس زمانے مین ملحد بہت ظاہر ہوئے ہین کہ شریعت محمدی کو ہنستے ہین بیشک وہ کافر ہین **ق** اِبْنُ عَبَّاسٍ
اِذَا اَکَلَ اَحَدُکُمْ طَعَامًا فَلَا یَمْسَحْ یَدَہٗ حَتّٰی یَلْعَقَھَا اَوْ یُلْعِقَھَا بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عباسؓ سے
روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب کوئی کھانا کھاوے تو اپنا ہاتھ کسی چیز مین پوچھے جب تک ہاتھ کو نچاٹ لے یا کسیکو چٹاوے **ف** یہ حکم
اسواسطے ہوا کہ انگلیان بعد کھانے کے نچاٹنا مغرور لوگون کی عادت ہی اور چاٹنے مین برکت ہی علما نے لکھا ہی کہ کھانے مین چار باتین
فرض ہین حلال رزق کھانا اوسکو خدا کی عنایت جاننا اوسپر راضی ہونا اوسکو کھاکے گناہ نکرنا اور پانچ باتین سنت ہین اول بسم اللہ کہنا
ہاتھ دھونا الحمد للہ کہنا اور داہنے ہاتھ سے کھانا اور داہنا زانو اوٹھاکر بائین پیر پر بیٹھنا اور کبھی حضرتؐ اکڑو بیٹھکر بھی کھایا ہی
اور آداب بھی چار ہین اپنے آگے سے کھانا لقمہ چھوٹا بنانا خوب چبا کر نگلنا اور لوگون کو کھاتے ہوئے نہ دیکھنا اور علاج غرور کی یہ ہی
کہ دسترخوان پر سے گرے کھانے کو کچھ اوٹھا کر کھانا اور بعد کھانے کے اونگلیان چاٹنا اور مکروہ دو چیزین ہین کھانے کو سونگھنا اور

٧٦٥ پھونکنا **م** اِبْنُ عُمَرَ اِذَا اَکَلَ اَحَدُکُمْ فَلْیَاْکُلْ بِیَمِیْنِہٖ وَاِذَا شَرِبَ فَلْیَشْرَبْ بِیَمِیْنِہٖ فَاِنَّ الشَّیْطَانَ
یَاْکُلُ بِشِمَالِہٖ وَیَشْرَبُ بِشِمَالِہٖ مسلم مین عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب کوئی کھاوے تو اپنے داہنے ہاتھ سے کھاوے

اور جب پیے تو چاہیے کہ اپنے داہنے سے پیے اسواسطے کہ شیطان بائین ہاتھ سے کھاتا ہی اور بائین سے پیتا ہی م ابو ہریرۃ ۷۶۶
اِذَا اَكَلَ اَحَدُكُمْ فَلْيَلْعَقْ اَصَابِعَهٗ فَاِنَّهٗ لَا يَدْرِيْ فِيْ اَيَّتِهِنَّ الْبَرَكَةُ مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ جب کوئی کھاوے تو چاہیے کہ اپنی اونگلیان چاٹے اسواسطے کہ اوسکو نہین معلوم کہ کس اونگلی مین برکت ہی ق ابو بکرۃ اِذَا ۷۶۷
الْتَقَى الْمُسْلِمَانِ بِسَيْفَيْهِمَا فَالْقَاتِلُ وَالْمَقْتُوْلُ فِي النَّارِ بخاری اور مسلم مین ابو بکرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ جب دو مسلمان سامنا کرین تلوارین لیکر تو قتل کرنے والا اور جو قتل ہوا دونون دوزخ مین ہین ف پوری حدیث یون ہی کہ ابو بکرہ اس
حدیث کے راوی نے حضرت سے پوچھا کہ بھلا قتل کرنے والا تو اس واسطے دوزخی ہوا کہ ظالم تھا مگر جو قتل ہوا اوسکا کیا قصور تھا حضرت نے فرمایا
کہ وہ بھی تو اپنے حریف کے مارنے پر حریص اور مستعد تھا یعنی اوسکا قابو نہوا نہین تو ضرور مارتا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قاتل اور مقتول
مسلمان دوزخی اوس صورت مین ہین جب دونون ایک دوسرے کے مارنے کا قصد رکھین اور عداوت سے لڑین جس طرح خانہ جنگی ہوتی ہی تو اگر
ایک مسلمان کو دوسرا مسلمان ناحق مارنے کا ارادہ کرے یا چور اور راہ زن سامنا کرے تو وہ مسلمان اپنی جان جس طرح ہو سکے بچاوے اور اگر
یقین جانے کہ بدون اوسکے مارے ہین کسی طرح بچ نہین سکتا تو شوق سے مارے اسواسطے کہ اپنی جان بھی بچانا فرض ہی اس طرح کا قاتل
دوزخی نہین اور جو مسلمان کہ امام سے باغی ہون اونکا قتل بھی درست ہی م عُثْمَانُ بْنُ اَبِي الْعَاصِ الثَّقَفِيُّ اِذَا اَمَمْتَ قَوْمًا ۷۶۸
فَاَخِفَّ بِهِمُ الصَّلٰوةَ مسلم مین عثمان بن ابی العاص رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تو نماز مین امام ہو کسی قوم کا تو ہلکی نماز اونکے
ساتھ پڑھ ف سب اماموں کا یہی مذہب ہے کہ امام کو لازم ہی کہ نماز کو بہت لنبا نکرے زیادہ دیر نہ لگاوے اس واسطے کہ مقتدی بیمار
اور ضعیف بھی ہوتے ہین اونکو تکلیف ہوگی جماعت کم ہو جاویگی لیکن ایسی جلدی بھی درست نہین کہ فرض اور واجب نماز کے ناقص ہون
اور رکوع سجدہ پورا نہو اور اگر قوم چند گنے لوگ ہین اور وہ طول نماز سے راضی ہین تو نماز کو طول کرنا اوس صورت مین درست ہی
ق ابو ہریرۃ اِذَا اَمَّنَ الْاِمَامُ فَاَمِّنُوْا فَاِنَّ مَنْ وَافَقَ تَاْمِيْنُهٗ تَاْمِيْنَ الْمَلٰٓئِكَةِ غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ ۷۶۹
مِنْ ذَنْبِهٖ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب نماز مین امام آمین کہے تو تم بھی آمین کہو جیسے فرشتے کہتے ہین اسواسطے
کہ جسکا آمین کہنا فرشتون کے آمین کہنے کے موافق پڑجاویگا تو اوسکے اگلے گناہ بخشے جاوینگے ف آمین کے معنی یہ کہ دعا ہماری
قبول کر یعنی جس طرح فرشتے خدا کی رحمت پر بھروسا کرکے حضور دل سے آمین کہتے ہین ویسے تم بھی آمین کہو کہ جب تمہارا اور اونکا آمین کہنا
موافق پڑیگا گناہون کی مغفرت ہوگی م ابو ہریرۃ اِذَا انْتَعَلَ اَحَدُكُمْ فَلْيَبْدَاْ بِالْيُمْنٰى وَاِذَا خَلَعَ فَلْيَبْدَاْ بِالشِّمَالِ ۷۷۰
وَلْيُنْعِلْهُمَا جَمِيْعًا اَوْ لِيَخْلَعْهُمَا جَمِيْعًا مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب جوتا پہنے کوئی
تو چاہیے کہ شروع داہنے پانون سے کرے اور جب اوتارے تو چاہیے کہ بائین پانون سے پہلے اوتارے اور چاہیے کہ دونون جوتون کو ساتھ پہنے
یا دونون کو ساتھ اوتارے یعنی یون نکرے کہ ایک پانون مین جوتہ پہنے اور دوسرا پانون ننگا ہو کہ اسمین تکلیف بھی ہی اور معیوب بھی ہی
ق ابن عمر اِذَا اَنْزَلَ اللّٰهُ بِقَوْمٍ عَذَابًا اَصَابَ مَنْ كَانَ فِيْهِمْ ثُمَّ بُعِثُوْا عَلٰٓى اَعْمَالِهِمْ بخاری اور مسلم مین عبداللہ ۷۷۱
بن عمر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب خدا کسی قوم پر عذاب اوتارتا ہی تو جتنے اوس قوم مین ہوتے ہین سب پر عذاب ہوتا ہی پھر قیامت مین
اوٹھائے جاوینگے اپنے عملون پر ف یعنی جب کسی قوم پر عذاب ہوتا ہی تو نیک اور بد سب ہلاک ہوتے ہین لیکن نیکون پر یہ عذاب فقط دنیا ہی تک ہی
آخرت مین نیک لوگ اپنی نیکیون کا ثواب پاوینگے نیک لوگ عذاب مین اسواسطے شریک ہوئے کہ اپنی قوم کو گناہ سے کیون نہ روکا اور اگر وہ کہنا نمانتے تھے

۷۷۲ تواونکے ساتھ کیون رہے ق عَائِشَةُ إِذَا أَنْفَقَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ طَعَامِ بَيْتِهَا غَيْرَ مُفْسِدَةٍ فَلَهَا أَجْرُهَا بِمَا
أَنْفَقَتْ وَلِلزَّوْجِ بِمَا اكْتَسَبَ وَلِلْخَازِنِ مِثْلُ ذَلِكَ لَا يَنْقُصُ بَعْضُهُمْ مِنْ أَجْرِ بَعْضٍ بخاری اور مسلم مین
حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ جب عورت اپنے گھر سے خدا کی راہ مین کھانا کسیکو دیوے بدون لٹانے تو اوسکو ثواب
دینے کا ہی اور اوسکے خاوند کو کمانے کا اور اناج رکھنے والے کو بھی اوتنا ثواب ہی نہ گھٹاویگا ایک دوسرے کے ثواب کو یعنی تینون کو پورا ثواب ملیگا
۷۷۳ ف بدون لٹانے یعنی آنا ندے ڈالے کہ اوسکے لڑکے فاقہ کرین اور یہ ثواب جب ہی کہ خاوند نے دینے کو منع نکیا ہو م عَائِشَةُ إِذَا
أَنْفَقَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ كَسْبِ زَوْجِهَا مِنْ غَيْرِ أَمْرِهِ فَلَهَا نِصْفُ أَجْرِهِ مسلم مین حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے
فرمایا کہ جب راہ خدا مین عورت اپنے خاوند کی کمائی سے خرچ کرے بدون اوسکے کہے تو عورتکو خاوند کے آدھے ثواب کے برابر ثواب ملیگا ف خرچ کرے
۷۷۴ بدون کہے یعنی اوسکے خاوند نے نہ منع کیا تھا دینے کو نہ اجازت دی تھی ق أَبُو هُرَيْرَةَ إِذَا انْقَطَعَ شِسْعُ نَعْلِ أَحَدِكُمْ فَلَا
يَمْشِ فِي الْأُخْرَى حَتَّى يُصْلِحَهَا بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا جب ٹوٹ جاوے کسیکی جوتی کا تسمہ تو نہ چلے
دوسری ایک جوتی پہنے جب تک اوسکو درست نہ کرے ف عربکا جوتا صرف ایک تلہ ہوتا تھا تسمہ دار جیسے کھڑاون ایک جوتا پہننا
۷۷۵ اسواسطے منع کیا کہ کیچڑ مین گرنے کا خوف ہی اور موجب تکلیف ہی اور معیوب بھی ہی ق أَبُو هُرَيْرَةَ إِذَا أَوَى أَحَدُكُمْ إِلَى
فِرَاشِهِ فَلْيَنْفُضْ فِرَاشَهُ بِدَاخِلَةِ إِزَارِهِ فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي مَا خَلَفَهُ عَلَيْهِ ثُمَّ يَقُولُ بِاسْمِكَ رَبِّي وَضَعْتُ
جَنْبِي وَبِكَ أَرْفَعُهُ إِنْ أَمْسَكْتَ نَفْسِي فَارْحَمْهَا وَإِنْ أَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهِ الصَّالِحِينَ
بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ جب تم مین کوئی اپنے بچھونے پر آوے یعنی سونے کے واسطے
تو جھاڑے اپنے بچھونے کو اپنی لنگی کے اندر کی طرف سے اس واسطے کہ اوسکو معلوم نہیں کہ اوسکے پیچھے اوسپر کیا پڑا ہی پھر یہ دعا پڑھے
یعنی باسمک ربی سے آخر تک دعا کے یہ معنی کہ اے میرے رب تیرے نام سے مینے اپنا پانجر رکھا اور تیری مدد سے پھر اوسکو اوٹھاونگا اگر تو نے میری جان
بند کیا یعنی نیند مین اگر مر گیا تو اوسپر رحم کیجیو اور اگر تو نے جان کو چھوڑا یعنی زندہ رکھا تو اوسکو بچائیو گناہون سے اور بلاؤن سے جس سے تو نیکو
بچاتا ہی ف سنت یہ ہی کہ سوتے وقت اول بستر جھاڑے تا کہ کیڑا اور گرد و غبار دور ہو پھر وہ دعا پڑھے اور قبلے کی طرف مونہہ کرکے
۷۷۶ سووے بستر جھاڑ لینا خصوصاً اندھیرے مین نہایت حکمت کی بات ہی ق أَبُو هُرَيْرَةَ إِذَا بَاتَتِ الْمَرْأَةُ هَاجِرَةً فِرَاشَ
زَوْجِهَا لَعَنَتْهَا الْمَلَائِكَةُ حَتَّى تُصْبِحَ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ جب رات کو علحدہ سوتی ہی
عورت خاوند کا بستر چھوڑ کر یعنی خاوند سے روٹھ کے تو فرشتے اوسکو فجر تک لعنت کیا کرتے ہین ف اسواسطے لعنت کرتے ہین کہ
۷۷۷ عورت پر خاوند کی اطاعت اور رضامندی فرض ہی ق ابْنُ عُمَرَ إِذَا بَايَعْتَ فَقُلْ لَا خِلَابَةَ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ
بن عمر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ جب تو مول لیا کرے تو کہہ دیا کر کہ مجکو دھوکا ندینا دغابازی نکرنا ف لوگون نے عرض کی حضرت سے
کہ فلانا شخص بھولا آدمی ہی مول لینے مین فریب بہت کھاتا ہی نقصان اوسکا ہوتا ہی حضرت صلعم نے اوسکو منع کیا کہ تو مول نہ لیا کر اوسنے کہا
کہ یہ مجسے نہ چھوٹیگا تب حضرت صلعم نے یہ حدیث فرمائی کہ مول لیتے وقت اوس سے کہہ دیا کر کہ مجکو دھوکا نہ دینا یعنی اگر دھوکا دیگا تو خیر پھیر جاویگی
۷۷۸ گویا مول لینا شرط پسند ہوا ق ابْنُ عُمَرَ إِذَا بَدَا حَاجِبُ الشَّمْسِ فَأَخِّرُوا الصَّلَاةَ حَتَّى تَبْرُزَ وَإِذَا غَابَ
حَاجِبُ الشَّمْسِ فَأَخِّرُوا الصَّلَاةَ حَتَّى تَغِيبَ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ جب

سورج کا کنارہ ظاہر ہو تو نماز نہ پڑھو دیر کرو جب تک کہ سب نکل آوے اور جب ڈوبے سورج کا کنارہ تو نماز نہ پڑھو دیر کرو جب تک کہ سب
ڈوب جاوے **ف** سورج کے طلوع اور غروب مین نماز پڑھنا حرام ہی **م** اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِذَا بُوْيِعَ لِخَلِيْفَتَيْنِ فَاقْتُلُوا ۷۷۹
الْآخِرَ مِنْهُمَا مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ جب بیعت لی جاوے دو اماموں اور بادشاہون کے واسطے
تو اونمین سے دوسرے کو قتل کیجیو یعنی جسوقت وہ سامنا کرے **ف** یعنی جسوقت ایک امام سے مسلمانون نے بیعت کی ہو اور اوسکو اپنا
سردار بنایا ہو اوسکے بعد دوسرے امام سے بیعت کچھ اور مسلمانون نے کی ہو تو دوسرے امام کی امامت باطل ہی ایک شہر مین ہون یا دو شہروں مین
دار الاسلام چھوٹا ہو یا بڑا اول امام کی خبر سُنکے بیعت ہوئی یا ناواقفی مین اور یہ جو فرمایا کہ دوسرے امام کو قتل کرو یعنی اوسکو مردہ
شمار کرو اوسکی اطاعت نکرو اوسکا حکم جاری ہونے دو اور اگر دوسرا امام امامت اپنی نچھوڑے اور لڑے اوس صورت مین اوسکو
قتل کرو اسواسطے کہ دو حاکم ہونے مین بڑے بڑے فساد ہین مثل مشہور ہی کہ دو تلوارین ایک میان مین نہین سماتین اور دو بادشاہ
ایک ملک مین نہین رہ سکتے اور اگر ساتھ ہی ایک ہی وقت مین دو امام ہوئے ہون تو دونون کی امامت درست نہین پھر اسکے بعد جسپر اکثر
معتبر لوگونکا اجماع ہو وہ امام ہی اور اگر دو امام بہت دور دور ملکون مین ہون جیسے مشرق اور مغرب کہ ایک ملک سے دوسرے ملک مین
آنا جانا مشکل ہو اور ایک دوسرے کی مدد نکر سکتا ہو تو اوس صورت مین دو امام ہونا بھی درست ہی ساتھ ہی بیعت ہوئی ہو یا آگے پیچھے
اہل سنت وجماعت کا یہ مذہب ہی کہ مسلمانون پر واجب ہی کہ ایک اپنا امام ٹھہراوین اور اوسکی اطاعت شرع کے موافق اپنے اوپر واجب جانتین
تاکہ امام کافرون سے جہاد کرے مسلمانون پر کافرون کو غالب نہونے دیوے بدکارون کو سزا دیوے احکام شرع کے جاری کرے کوئی ظلم
نکرنے پاوے محتاجون اور یتیمون کی خبرگیری کرے لیکن شرط یہ ہی کہ امام احکام شرعی کو خوب جانتا ہو بہادر اور ہوشیار ہو تاکہ بخوبی
ملک کا بندوبست کرے لڑائی نہ بگاڑے قریش کی قوم سے ہو کہ سوائے قریش کے اور کسی قوم کا امامت مین حق نہین باقی مسائل
مفصل امامت کے عقائد اور فقہ کی کتابون سے دریافت کیا چاہیے **م** اَبُوْ سَعِيْدٍ اِذَا تَثَاءَبَ اَحَدُكُمْ فَلْيُمْسِكْ بِيَدِهٖ ۷۸۰
عَلٰى فِيْهِ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَدْخُلُ مسلم مین ابو سعید رضہ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ جب تم مین سے کوئی جمہائی لیوے تو اپنے
مونہہ کو اپنے ہاتھ سے بند کرلیا کرے اسواسطے کہ شیطان گھس جاتا ہی **ف** شیطان فرمایا موذی چیز کو جیسے مکھی اور مچھر اور گرد غبار
کہ جمہائی لیتے اکثر انمین سے کوئی چیز مونہہ کے اندر گھس جاتی ہی یا سچ مچ شیطان ہی گھس جاتا ہو اسواسطے کہ جمہائی بہت پیٹ بھرنے مین
آتی ہی اور بدن مین سستی لاتی ہی اوس وقت عبادت بخوبی نہین ہوسکتی یہی اثر ہی شیطان کا **م** اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِذَا تَشَهَّدَ اَحَدُكُمْ ۷۸۱
فَلْيَسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنْ اَرْبَعٍ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ
فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ وَيُرْوٰى اِذَا فَرَغَ اَحَدُكُمْ مِنَ التَّشَهُّدِ الْاٰخِرِ
فَلْيَتَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنْ اَرْبَعٍ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَمِنْ شَرِّ
الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ جب تم مین سے کوئی التحیات پڑھے تو چاہیے کہ خدا سے چار چیزون کی پناہ مانگے
یون کہے کہ ای خداوند مین تیری پناہ مانگتا ہون دوزخ کے عذاب سے اور قبر کے عذاب سے اور زندگی اور موت کے فتنے سے اور دجال کے فتنے سے
اور دوسری روایت مین یون آیا ہی کہ جب فراغت کرے پچھلی التحیات سے تو چاہیے کہ خدا سے چار چیزون کی پناہ مانگے دوزخ کے عذاب سے اور قبر کے
عذاب سے اور زندگی اور موت کے فتنے سے اور دجال کے فتنے سے **ف** زندگی کا فتنہ یہ کہ آدمی گناہ کرے کافرون کا غلبہ ہو محتاجی

یا بہت دولت جو خدا کو بھلاوے اور موت کا فتنہ موت کے وقت کی سختیان خاتمہ خراب ہونا سنت ہی کہ بعد التحیات اور درود کے یہ دعا پڑھے

۷۸۲ ق اَبُوْهُرَيْرَةَ وَاَبُوْ سَعِيْدٍ اِذَا تَنَخَّمَ اَحَدُكُمْ فَلَا يَتَنَخَّمَنَّ قِبَلَ وَجْهِهٖ وَلَا عَنْ يَمِيْنِهٖ وَلْيَبْصُقْ عَنْ يَسَارِهٖ اَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ الْيُسْرٰى بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے اور ابو سعیدؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب کوئی کھنکھار کے تھوکے تو اپنے مونہہ کے سامنے نہ تھوکے اور نہ اپنے داہنے اور چاہیے کہ اپنے بائین طرف بائین پانون کے تلے تھوکے ف ایک بار حضرتؐ نے مسجد مین قبلے کی دیوار طرف تھوک لگا دیکھا ٹھیکری سے اوسکو کھُرا ڈالا تب یہ حدیث فرمائی نماز مین قبلے کی طرف تھوکنا اس واسطے منع ہوا کہ نمازی خدا سے عرض معروض کرتا ہی اور داہنی طرف فرشتہ ہی حضرتؐ کے وقت مسجد مین فرش نہوتا تھا اس واسطے قدم کے نیچے تھوکنے کو فرمایا اس وقت مین اگر نماز پڑھے تھوک آوے تو کپڑے مین لے لیوے چنانچہ اور روایت مین کپڑے کا ذکر بھی آیا

۷۸۳ م اَبُوْهُرَيْرَةَ اِذَا تَوَضَّأَ الْعَبْدُ الْمُسْلِمُ اَوِ الْمُؤْمِنُ فَغَسَلَ وَجْهَهٗ خَرَجَ مِنْ وَجْهِهٖ كُلُّ خَطِيْئَةٍ نَظَرَ اِلَيْهَا بِعَيْنَيْهِ مَعَ الْمَآءِ اَوْ مَعَ اٰخِرِ قَطْرِ الْمَآءِ وَاِذَا غَسَلَ يَدَيْهِ خَرَجَ مِنْ يَدَيْهِ كُلُّ خَطِيْئَةٍ كَانَ بَطَشَتْهَا يَدَاهُ مَعَ الْمَآءِ اَوْ مَعَ اٰخِرِ قَطْرِ الْمَآءِ فَاِذَا غَسَلَ رِجْلَيْهِ خَرَجَتْ كُلُّ خَطِيْئَةٍ مَشَتْهَا رِجْلَاهُ مَعَ الْمَآءِ اَوْ مَعَ اٰخِرِ قَطْرِ الْمَآءِ حَتّٰى يَخْرُجَ نَقِيًّا مِّنَ الذُّنُوْبِ مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا جب وضو کرتا ہی بندہ مسلمان یا ایماندار یہ شک راوی کی ہی کہ حضرتؐ نے مسلم کا لفظ فرمائی یا مومن کی سو دھوتا ہی اپنے مونہہ کو تو نکل جاتے ہین اوسکے مونہہ سے سب گناہ جنکو اپنی آنکھ سے دیکھا پانی گرنے کے ساتھ یا پچھلے پانی کے قطرے کے ساتھ اور جب اپنے دونون ہاتھ دھوئے تو اوسکے ہاتھون سے سب گناہ نکل جاتے ہین جنکو ہاتھ سے پکڑ کے کیا پانی گرنے کے ساتھ یا پچھلے پانی کے قطرے کے ساتھ پھر جب اپنے دونون پانون دھوئے تو نکل جاتے ہین سب گناہ جنکو پیرون سے چل کر کیا پانی کے ساتھ یا پچھلے پانی کے قطرے کے ساتھ یہان تک کہ گناہون سے پاک صاف ہو جاتا ہی ف اس حدیث مین فضیلت ہی وضو کی معلوم ہوا کہ وضو سے گناہ دور ہوتے ہین یعنی صغیرہ گناہ اور کبیرہ گناہ توبہ سے

۷۸۴ ق جَابِرٌ اِذَا جَآءَ اَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَقَدْ خَرَجَ الْاِمَامُ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ بخاری اور مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب کوئی آوے جمعے کے دن اور امام خطبے کے واسطے نکل چکا ہو تو چاہیے کہ دو رکعتین پڑھ لیوے ف یہ حدیث دلیل ہی امام شافعیؒ کی کہ دو رکعت تحیۃ المسجد پڑھنا ضرور ہی اگرچہ امام خطبہ پڑھتا ہو امام اعظمؒ کے مذہب مین خطبے کے وقت کوئی نماز درست نہین خطبے کا سننا فرض ہی سنت کرنے مین فرض فوت ہوتا ہی اور دوسری روایت مین آیا ہی کہ جب امام خطبے کے واسطے نکلے تو کوئی نماز اور کوئی بات کرنا درست نہین

۷۸۵ ق اَبُوْهُرَيْرَةَ اِذَا جَآءَ رَمَضَانُ فُتِحَتْ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ وَاُغْلِقَتْ اَبْوَابُ جَهَنَّمَ وَسُلْسِلَتِ الشَّيَاطِيْنُ مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب رمضان کا مہینا آتا ہی تو بہشت کے دروازے کھولے جاتے ہین اور دوزخ کے دروازے بند کیے جاتے ہین اور شیطان زنجیرون مین باندھے جاتے ہین ف اس حدیث مین رمضان کی برکت اور فضیلت کا بیان ہی اس واسطے کہ جب آدمی نے روزہ رکھا اور پیٹ خالی ہوا اکثر گناہون سے بچا تو رحمت الٰہی کا جوش ہوا بہشت کے دروازے کھلے دوزخ بیکار ہوئی شیطان بند ہوئے اس واسطے کہ اکثر شیطان کا قابو آدمی کے پیٹ بھرنے مین ہوتا ہی اور اکثر بے نمازی لوگ بھی رمضان مین روزہ رکھتے ہین اور نماز شروع کرتے ہین یہ بھی دلیل ہی شیطان کے قید ہونے کی غرض رمضان کی برکت مین کچھ شبہ نہین

۷۸۶ م اَبُوْهُرَيْرَةَ اِذَا جَلَسَ اَحَدُكُمْ عَلٰى حَاجَتِهٖ فَلَا يَسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ وَلَا يَسْتَدْبِرْهَا مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب کوئی حاضرور کے واسطے بیٹھے تو قبلے کا سامنا نکرے

۷۸۷ اور نہ اوسکو پیچھے ہوے م عَائِشَةَ اِذَا جَلَسَ بَيْنَ شُعَبِهَا الْاَرْبَعِ وَمَسَّ الْخِتَانُ الْخِتَانَ فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ
مسلم مین حضرت عایشہ رضؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب مرد بیٹھا عورت کے چو شاخے مین اور لگا ختنہ مرد کا عورت کے ختنے مین تو ضرور
واجب ہوگیا غسل کرنا ف عورت کا چوشاخا یعنی دو پنڈلیان اور دو رانین یعنی صرف دخول سے غسل واجب ہی منی نکلے یا نہ نکلے
۷۸۸ اول حکم تھا کہ بدون منی نکلے غسل واجب نتھا اس حدیث سے وہ حکم منسوخ ہوا اور یہی مذہب ہی سب اماموں کا م ابْنُ عُمَرَ اِذَا جَمَعَ
اللّٰهُ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُرْفَعُ لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ فَقِيْلَ هٰذِهٖ غَدْرَةُ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ مسلم مین
عبداللہ بن عمر رضؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب خدا جمع کریگا سب اگلون اور پچھلون کو قیامت کے دن ہر ایک دغاباز قول توڑنے والے کا
جھنڈا اونچا کیا جاویگا پھر کہا جاویگا یہ دغابازی ہی فلانے کی فلانے کے بیٹے کی ف یعنی جسنے امام سے بیعت کی پھر قول توڑا اوسکو
۷۸۹ خدا قیامت مین فضیحت کریگا سبکے آگے م طَلْحَةَ اِذَا حَدَّثْتُكُمْ عَنِ اللّٰهِ بِشَيْءٍ فَخُذُوْا بِهٖ فَاِنِّيْ لَنْ اَكْذِبَ عَلَى اللّٰهِ
مسلم مین طلحہ رضؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب مین تمکو خدا کی طرف سے کوئی چیز بتلایا کرون تو اوسکو پکڑ لیا کرو یعنی عمل کرو اسواسطے
کہ مین ہرگز خدا پر کبھی جھوٹ تہمت باندھونگا یعنی خدا کے حکم پہونچانے مین حضرت معصوم ہین اوسمین چوک پڑنا بھول چوک ہونا ممکن نہین ف
اس حدیث کا قصہ یہ ہی کہ حضرتؐ نے ایک بار انصاریونکو کھجور کے پھول کا مادہ کھجور کے اندر ڈالنے سے منع کیا اوس سال کھجور نہوئی تب یہ حدیث
۷۹۰ فرمائی یعنی دین مین تمکو میری اطاعت کرنا فرض ہی دنیا کی مصلحت اپنی تمھین خوب جانتے ہو ق مَالِكُ بْنُ الْحُوَيْرِثِ اِذَا
حَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَاَذِّنَا ثُمَّ اَقِيْمَا وَلْيَؤُمَّكُمَا اَكْبَرُكُمَا قَالَهٗ لَهٗ وَلِصَاحِبٍ لَهٗ بخاری اور مسلم مین
مالک بن حویرث رضؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب نماز کا وقت آوے تو اذان دیا کرو اور اقامت کہو اور چاہیے کہ تم دونون مین بڑا
امام ہووے یہ حضرتؐ نے مالک اور اونکے ساتھی سے فرمایا ف مالک بن حویرث رضؓ سے روایت ہی کہ ہم دو آدمی حضرت پاس حاضر ہوئے
جب ہمنے گھر جانے کا ارادہ کیا تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سفر مین بھی اذان کہنا چاہیے اور جماعت دو آدمی مین بھی
۷۹۱ ہوتی ہی اور جب علم مین برابر ہون تو بڑی عمر والا امام بنے م اُمُّ سَلَمَةَ اِذَا حَضَرْتُمُ الْمَيِّتَ فَقُوْلُوْا خَيْرًا فَاِنَّ الْمَلٰٓئِكَةَ
يُؤَمِّنُوْنَ عَلٰى مَا تَقُوْلُوْنَ مسلم مین حضرت ام سلمہ رضؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب تم مردے کے پاس جمع ہو تو اوسکے حق مین
نیک بات بولا کرو اسواسطے کہ فرشتے آمین کہتے ہین جو تم کہتے ہو ف یعنی جب آدمی مرگیا تو اوس وقت فرشتے موجود ہوتے ہین
تمھارے قول پر آمین کہتے ہین تو اوسکے حق مین نیک بات بولو دعا کرو معلوم ہوا کہ مردے کی خوبیان ذکر کرنا اور اوسکے واسطے دعا کرنا
۷۹۲ مستحب ہی اوسکے بدکامون کا ذکر کرنا نچاہیے ق عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ اِذَا حَكَمَ الْحَاكِمُ فَاجْتَهَدَ ثُمَّ اَصَابَ فَلَهٗ اَجْرَانِ
وَاِذَا حَكَمَ وَاجْتَهَدَ فَاَخْطَاَ فَلَهٗ اَجْرٌ بخاری اور مسلم مین عمرو بن عاص رضؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب حاکم اور قاضی نے
کسی مقدمے مین حکم کرنے کا ارادہ کیا سو مقدور بھر اوس بات کے دریافت مین محنت اور کوشش کی پھر ٹھیک بات پا گیا تو اوسکو دو ثواب ہین
یعنی ایک محنت کا دوسرے ٹھیک بات پا جانے کا اور جب حکم کا ارادہ کیا اور مقدور بھر کوشش کی پھر اوسمین چوک گیا یعنی حق بات اوسکو
نہ معلوم ہوئی تو اوسکو ایک ثواب ہی یعنی صرف محنت کرنے کا ف یعنی جب حاکم یا قاضی نے قصہ فیصل کرنے مین خوب غور کی اور
قرآن اور حدیث اور اجماع امت سے اوسکا حکم نکالا اگر وہ حکم ٹھیک ہی تو اوسکو دو ثواب ہین اور اگر چوک ہی تو ایک ثواب بعد کوشش کے
ہمیشہ ہر بیکار نہین اسی طرح جو عالم مجتہد وہ مسلہ جو قرآن اور حدیث اور اجماع امت مین صاف مذکور نہین اوسکو اپنے قیاس سے

قرآن اور حدیث مین غور کرکے نکالے تو مقرر ثواب پاویگا اگر ٹھیک مسئلہ ہی تو دو ثواب ہین اور اگر چوک ہی او سمین تو ایک ثواب بشرطیکہ اجتہاد کی لیاقت رکھتا ہوا اجتہاد کی شرطین علم فقہ مین مذکور ہین اجتہاد کرنا ہر عالم کا کام نہین اوسکو بہت علم او رفہم تیز چاہیے اسی واسطے اہل سنت مین چار مجتہد امامون کے مذہب مقرر ہو گئے اونکے برابر اب تک کسیکو علم اور فہم حاصل نہین ہوا علاوہ اسکے اونکا زمانہ حضرت کے زمانے سے بہت قریب تھا جو حضرت کے وقت کی رسم اور عادت اور اوس وقت کی بول چال کا طریق وہ لوگ سمجھتے تھے اس وقت کے عالمونکو

۷۹۳ سمجھنا نہایت مشکل ہی م جابرؓ اِذَا احْتَلَمَ اَحَدُكُمْ حُلْمًا فَلَا يُخْبِرْ اَحَدًا بِتَلَعُّبِ الشَّيْطَانِ مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب کوئی برے پریشان خواب دیکھے تو کسی سے نکہے شیطان کے کھیل کو ف یعنی آدمی کے دق کرنے کو شیطان کچھ واہی خواب دکھلاتا ہی سو اوسکا کسی سے کہنا کیا ضرور

۷۹۴ م اَبُوْهُرَيْرَةَ اِذَا خَرَجَتْ رُوْحُ الْمُؤْمِنِ تَلَقَّاهَا مَلَكَانِ يُصْعِدَانِهَا قَالَ حَمَّادٌ فَذَكَرَ مِنْ طِيْبِ رِيْحِهَا وَذَكَرَ الْمِسْكَ وَيَقُوْلُ اَهْلُ السَّمَآءِ رُوْحٌ طَيِّبَةٌ جَآءَتْ مِنْ قِبَلِ الْاَرْضِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكِ وَعَلٰى جَسَدٍ كُنْتِ تَعْمُرِيْنَهٗ فَيُنْطَلَقُ بِهٖ اِلٰى رَبِّهٖ ثُمَّ يَقُوْلُ انْطَلِقُوْا بِهٖ اِلٰى اٰخِرِ الْاَجَلِ قَالَ وَاِنَّ الْكَافِرَ اِذَا خَرَجَتْ رُوْحُهٗ قَالَ حَمَّادٌ وَذَكَرَ مِنْ نَتْنِهَا وَذَكَرَ لَعْنًا وَيَقُوْلُ اَهْلُ السَّمَآءِ رُوْحٌ خَبِيْثَةٌ جَآءَتْ مِنْ قِبَلِ الْاَرْضِ قَالَ فَيُقَالُ انْطَلِقُوْا بِهٖ اِلٰى اٰخِرِ الْاَجَلِ قَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ فَرَدَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ رَيْطَةً كَانَتْ عَلَيْهِ عَلٰى اَنْفِهٖ هٰكَذَا مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب بدن سے ایماندار کی روح نکلتی ہی تو اوسکے آگے دو فرشتے آتے ہین اوسکو آسمان پر چڑھا لیجاتے ہین کہا حماد اس حدیث کے راوی نے کہ حضرتؐ نے یا ابوہریرہؓ نے اوس روح کی خوشبو کا ذکر کیا اور مشک کا او رکہتے ہین آسمان والے یعنی فرشتے پاک روح زمین کی طرف سے آئی ہی اللہ تجھپر رحمت کرے اور تیرے بدن پر جسکو تونے آباد رکھا پھر اوسکو اوسکے رب تک لیجاتے ہین پھر خدا فرماتا ہی کہ لیجاؤ اوسکو پچھلی مدت تک یعنی قیامت تک اور فرمایا حضرتؐ نے اور کافر کی روح جب بدن سے نکلتی ہی کہا حماد نے او رحضرتؐ نے یا ابوہریرہؓ نے اوسکی بدبو کو ذکر کیا اور اوسپر لعنت یاد کی او رکہتے ہین آسمان والے ناپاک روح آئی زمین کی طرف سے حضرتؐ نے فرمایا پھر حکم ہوتا ہی کہ لیجاؤ اسکو پچھلی مدت تک یعنی قیامت تک کہا ابوہریرہؓ نے سو پھیر کر رکھا حضرتؐ نے باریک کپڑا جو آپ کے پاس تھا اپنی ناک پر اس طرح یعنی حضرتؐ نے اوس روح کافر کی بدبو کا خیال کرکے کپڑے سے ناک بند کی ف یہ جو حکم ہوا کہ لیجاؤ اوسکو قیامت تک یعنی ایماندار کی روح کو ایماندارونکے عمدہ مقام پر رکھو جسکا نام علیین ہی اور کافرکو کافرونکے بدتر مکان پر رکھو جسکا نام سجین ہی

۷۹۵ م ابن عباسؓ اِذَا دُبِغَ الْاِهَابُ فَقَدْ طَهُرَ مسلم مین عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب صاف ہوگیا چمڑا مصالح وغیرہ سے تو پاک ہوا ف یہی مذہب ہی امام اعظمؒ کا کہ سب چمڑے دباغت اور صاف کرنے سے پاک ہو جاتے ہین سوائے آدمی اور خوک کے آدمی تو تعظیم اور بزرگی کے سبب سے اور خوک ناپاکی کے سبب سے اور امام شافعیؒ کے نزدیک کتے کا چمڑا بھی کسی طرح پاک نہین ہوتا

۷۹۶ خ ابوہریرہؓ اِذَا دَخَلَ اَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ اَنْ يَّجْلِسَ بخاری مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب کوئی مسجد مین جاوے تو دو رکعتین پڑھے بیٹھنے سے پہلے ف اس نماز کا نام تحیۃ المسجد ہی سنت یہی ہی کہ اول تحیۃ المسجد پڑھے تب مسجد مین بیٹھے اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ جو لوگون کی عادت ہی کہ اول اندر بیٹھ لیتے ہین خصوصًا جمعے کے دن پھر تحیۃ المسجد بیٹھ مین سو نہ چاہیے

۷۹۷ م ابو حمیدؓ او ابو اسیدؓ اِذَا دَخَلَ

بیان حال روح مومن وکافر بعد موت

اَحَدُکُمُ الْمَسْجِدَ فَلْیَقُلِ اللّٰھُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَاِذَا خَرَجَ فَلْیَقُلِ اللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ
مسلم مین ابو حمید یا ابو اسید رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی مسجد مین جاوے تو چاہیے کہ یون کہے کہ ای اللہ میرے لیے اپنی رحمت کے
دروازے کھول اور جب مسجد سے نکلے تو یون کہے کہ ای اللہ مین تیرا فضل اور رزق چاہتا ہون **ف** مسجد مین جاتے اور نکلتے یہ دعا پڑھنا مستحب ہی

۷۹۸ **م** جابر اِذَا دَخَلَ الرَّجُلُ بَیْتَہٗ فَذَکَرَ اللّٰہَ عِنْدَ دُخُوْلِہٖ وَعِنْدَ طَعَامِہٖ قَالَ الشَّیْطَانُ لَا مَبِیْتَ لَکُمْ وَلَا عَشَآءَ
وَاِذَا دَخَلَ فَلَمْ یَذْکُرِ اللّٰہَ عِنْدَ دُخُوْلِہٖ قَالَ الشَّیْطَانُ اَدْرَکْتُمُ الْمَبِیْتَ وَاِذَا لَمْ یَذْکُرِ اللّٰہَ عِنْدَ
طَعَامِہٖ قَالَ اَدْرَکْتُمُ الْمَبِیْتَ وَالْعَشَآءَ مسلم مین جابر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب مرد اپنے گھر مین آیا یعنی شام کو
پھر یاد کیا خدا کو داخل ہوتے اور کھانا کھاتے تو شیطان اور شیطانون سے کہتا ہی کہ یہان تمکو رات رہنے کا مقام ہی اور نہ رات کا کھانا اور جب
مرد گھر مین داخل ہوا سو خدا کو نہ یاد کیا تو شیطان کہتا ہی کہ رات کا رہنا تو تمنے پایا اور جب اوسنے کھانے کے وقت بھی خدا کا نام نہ لیا تو شیطان
کہتا ہی تو تمکو رات کا رہنا اور کھانا دونون ملا **ف** یعنی گھر مین آتے اور کھانا کھاتے بسم اللہ کہنا شیطان کا حصار ہی گھر مین
اور کھانے مین بسم اللہ کی برکت سے شیطان کا دخل نہین ہوتا اور بسم اللہ نکہنے سے شیطان کھانے اور سونے مین شریک ہوتا ہی

۷۹۹ **م** صُہَیْبُ بْنُ سِنَانٍ اِذَا دَخَلَ اَھْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ یَقُوْلُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی تُرِیْدُوْنَ شَیْئًا اَزِیْدُکُمْ یَقُوْلُوْنَ
اَلَمْ تُبَیِّضْ وُجُوْھَنَا اَلَمْ تُدْخِلْنَا الْجَنَّةَ وَتُنَجِّنَا مِنَ النَّارِ قَالَ فَیَکْشِفُ الْحِجَابَ فَمَا اُعْطُوْا شَیْئًا اَحَبَّ
اِلَیْھِمْ مِنَ النَّظَرِ اِلٰی رَبِّھِمْ مسلم مین صہیب رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب داخل ہو چکینگے بہشتی لوگ بہشت مین
تو حق تعالی فرماویگا کہ تم چاہتے ہو کہ اور بھی زیادہ کچھ تمکو دون بہشت والے کہینگے کہ کیا روشن نہین کرچکا تو ہمارے مونہون کو کیا بہشت مین ہمکو
نہین داخل کرچکا اور دوزخ سے بچا چکا یعنی سب کرم تو تو نے کیے اس سے زیادہ کون سے کرم کا ارادہ ہی تو پردہ اوٹھایا جاویگا یعنی دیدار الہی ہوگا
سو بہشت کی کوئی نعمت پائی ہوئی اونکے نزدیک اپنے رب کے دیدار سے زیادہ پیاری نہوگی **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بہشت مین ایماندارون
کو دیدار الہی بیچون بیچگون نصیب ہوگی اور بہشت کی کوئی نعمت اور لذت اوسکو لگا نکھاویگی اور یہی مذہب ہی اہل سنت وجماعت کا جو اس
نعمت سے بے نصیب ہین وہ انکار کرتے ہین جیسے معتزلہ اور خارجی اور رفضی **ق** اَنَسٌ اِذَا دَعَا اَحَدُکُمْ فَلْیَعْزِمِ الْمَسْأَلَةَ ۸۰۰
وَلَا یَقُوْلَنَّ اَللّٰھُمَّ اِنْ شِئْتَ فَاَعْطِنِیْ فَاِنَّہٗ لَا مُسْتَکْرِهَ لَہٗ بخاری اور مسلم مین انس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ جب کوئی دعا کرے تو مانگنے مین مطلب حاصل ہونے کا یقین رکھے اور یون نکہے ای خدا نے مجکو اگر تو چاہے ہو سکے کہ خدا پر کوئی جبر کرنے والا نہین جو
نکرنے دیوے یعنی اوسکو قبول کرتے کیا چاہیے **ق** اَبُوْھُرَیْرَةَ اِذَا دَعَا الرَّجُلُ امْرَأَتَہٗ اِلٰی فِرَاشِہٖ فَاَبَتْ اَنْ تَجِیْءَ فَبَاتَ ۸۰۱
غَضْبَانَ لَعَنَتْھَا الْمَلٰٓئِکَةُ حَتّٰی تُصْبِحَ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب بلایا مرد نے اپنی جورو کو اپنے
بچھونے پر پھر اوسنے آنے سے انکار کی سو خاوند رات بھر غصے مین رہا تو اوس عورت کو رات بھر فرشتے لعنت کرتے ہین **ق** اَبُوْھُرَیْرَةَ ۸۰۲
اِذَا دُعِیَ اَحَدُکُمْ اِلَی الْوَلِیْمَةِ فَلْیَاْتِھَا بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی شادی کے کھانے کے واسطے
بلایا جاوے تو وہان جانا چاہیے **ف** ولیمہ اوس کھانے کا نام ہی کہ بعد نکاح کے جب جورو خاوند کے گھر آوے تو اوس وقت دوستون اور برادرون کو
جمع کرکے کھلاوے طعام ولیمہ سنت ہی حضرت اور اصحاب کیا کرتے تھے بعضے علما کے نزدیک ولیمے مین جانا واجب ہی نجاوے تو گنہگار ہووے اور
بعضون کے نزدیک مستحب ہی کھانا ضرور نہین کچھ عذر ہو تو نکھاوے **م** اَبُوْھُرَیْرَةَ اِذَا دُعِیَ اَحَدُکُمْ اِلٰی طَعَامٍ وَّھُوَ صَآئِمٌ ۸۰۳

فَلْيَقُلْ اِنِّيْ صَائِمٌ مسلم مین ابو ہریرہ رضؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب کوئی شخص کھانے کے واسطے بلایا جاوے اور وہ روزہ دار ہو تو چاہیے کہ یون کہے کہ مین روزہ دار ہون **ف** یعنی نفل عبادت کا چھپانا بہتر ہی لیکن دعوت مین اظہار کرے یعنی روزے کے عذر سے مین معذور ہون نہین تو کھاتا تا وسکو رنج نہو

٨٠٤ **ص** اَبُوْهُرَيْرَةَ اِذَا دُعِيَ اَحَدُكُمْ فَلْيُجِبْ فَاِنْ كَانَ صَائِمًا فَلْيُصَلِّ وَاِنْ كَانَ مُفْطِرًا فَلْيَطْعَمْ مسلم مین ابو ہریرہ رضؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب کوئی کھانے کے واسطے بلایا جاوے تو قبول کرنا چاہیے سو اگر روزہ دار ہو تو دعوت کرنے والے کو نیک دعا کرے اور اگر بے روزہ ہو تو کھانا کھاوے **ف** یعنی دعوت کا رد کرنا حرام ہی کھانے مین اگر عذر ہو تو اختیار ہی اور اگر دعوت مین کچھ بدعت ہو جیسے ناچ اور راگ اگر اسکے جانے سے موقوف ہو جاوے تو ضرور جاوے اور اگر نہ موقوف ہو سکے تو نجاوے اس عذر سے دعوت کا رد کرنا درست ہی

٨٠٥ **ص** جَابِرٌ اِذَا رَاٰى اَحَدُكُمُ الرُّؤْيَا يَكْرَهُهَا فَلْيَبْصُقْ عَنْ يَّسَارِهٖ ثَلٰثًا وَلْيَسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ ثَلٰثًا وَلْيَتَحَوَّلْ عَنْ جَنْبِهِ الَّذِيْ كَانَ عَلَيْهِ مسلم مین جابر رضؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب تم مین کوئی خواب دیکھے جو اوسکو بری معلوم ہو تو اپنے بائین طرف تھک تھکاوے تین بار اور پناہ مانگے خدا کی شیطان سے تین بار یعنی یون کہے کہ اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم اور جس کروٹ لیٹا ہوا وسکو بدل ڈالے **ف** یعنی خواب مکروہ اور غمگین شیطان کی طرف سے ہی موافق اس حدیث کے عمل کرے تو اوسکا ضرر اور وسوسہ دور ہو جاوے

٨٠٦ **ق** اَبُوْهُرَيْرَةَ اِذَا رَاٰى اَحَدُكُمْ مَا يَكْرَهُ فَلْيَقُمْ فَلْيُصَلِّ وَلَا يُحَدِّثْ بِهِ النَّاسَ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب کوئی شخص خواب مین مکروہ چیز دیکھے تو اوٹھ کھڑا ہو پھر نماز پڑھے اور اوس خواب کو کسی سے نکہے **ف** یعنی اگر مکروہ خواب دیکھے اور دل مین اوسکا کچھ کھٹکا پیدا ہو تو یہ تدبیر ہی کہ نماز پڑھے اور خدا سے خیر مانگے اسواسطے کہ کوئی بات بدون خدا کے حکم نہین ہو سکتی اور مکروہ خواب کا کہنا اسلیے منع فرمایا کہ نادان لوگ اوسکو سنکے خدا جانے کیا وسوسہ لاوین اور روایت مین آیا ہی کہ اگر بہتر خواب دیکھے تو دانا دوست سے کہے تاکہ بہتر تعبیر کرے اور بدخواب کسی سے نکہے

٨٠٧ **ق** عَائِشَةُ اِذَا رَاَيْتِ الَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ فَاُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ سَمَّى اللّٰهُ فَاحْذَرُوْهُمْ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رضؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب تو انکو دیکھے جو متشابہ کے پیچھے پڑ جاتے ہین قرآن کی وہ دیکھے تو جان لے کہ وہ لوگ وہی ہین جنکا خدا نے قرآن مین نام لیا ہی تو اون سے بچو یعنی پرہیز کرو اونکی صحبت سے **ف** قرآن کی آیتین دو طرح کی ہین محکم اور متشابہ محکم وہ ہی جسکا مطلب صاف کھلا ہی اور متشابہ وہ ہی جسکے مطلب مین دھوکھا ہی صاف مطلب نہین سو محکم آیتین قرآن کی جڑ ہین انھین پر عمل کرنے کا حکم ہی اور متشابہ آیت کا کھوج کرنا اور اوسکی اصل حقیقت کو دریافت کرنے کا حکم نہین قرآن مین حق تعالی نے فرمایا ہی کہ جنکے دلون مین کپٹ اور گمراہی ہی وہی لوگ متشابہ آیت کا کھوج کرتے ہین سو حضرتؐ نے فرمایا کہ جو متشابہ آیت کا کھوج کرین تو وہ لوگ وہی کپٹ اور گمراہی والون مین ہین جنکا خدا نے قرآن مین نام لیا اور پتہ بتلایا سو اونکی صحبت سے کنارہ کرو تا کہ اونکی بری صحبت کا اثر تمکو نہو جاوے مسلمان پر واجب ہی کہ سب قرآن پر ایمان لاوے محکم پر عمل کرے اور متشابہ آیت کا اصل مطلب کو خدا پر حوالہ کرے جس بات کو مالک حکمت والا منع کرے ہمکو کیا ضرور جو اوس مین کھوج کرین اور خدا کے غضب مین گرفتار ہوا

٨٠٨ **ق** عَامِرُ بْنُ رَبِيْعَةَ بْنِ ثُمَامَةَ اِذَا رَاَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُوْمُوْا حَتّٰى تُخَلِّفَكُمْ هٰذَا الْحَدِيْثُ مَنْسُوْخٌ بخاری اور مسلم مین عامر بن ربیعہ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب تم جنازہ دیکھو تو اوٹھ کھڑے ہو یہان تک کہ تمسے آگے بڑھ جاوے یہ حدیث منسوخ ہی **ف** اول یہ حکم تھا پھر حضرتؐ نے موقوف کیا

٨٠٩ **ص** اَبُوْهُرَيْرَةَ اِذَا رَاَيْتُمُ الرَّجُلَ يَقُوْلُ هَلَكَ النَّاسُ

ذکر خواب بد

اتباع متشابہات

فَهُوَ اَهْلَكَهُمْ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب تم دیکھو کسی مرد کو کہتا ہی کہ سب لوگ برباد ہوے ستیاناس گئے تو وہ سب سے زیادہ تر اور نہایت ستیاناس ہوا اوسنے لوگون کو ستیاناس کیا **ف** اس حدیث کے دو مطلب ہین ایک تو یہ کہ لوگون کو خدا کی رحمت سے نا امید کرے اور کہے کہ لوگ اپنے گناہون سے ستیاناس گئے مقرر دوزخ مین پڑینگے بخشے نجاوینگے تو حقیقت مین یہ شخص خود برباد گیا اسواسطے کہ لوگون کو رحمت سے نا امید کیا اور اپنی بڑائی اور دوسرا مطلب یہ کہ لوگون کے عیب اور برائیان نقل کرے اور کہے کہ لوگ برباد ہوے تو حقیقت مین یہ خود برباد ہوا کہ لوگون کی غیبت کی اور آپ کو بہتر سمجھا امام مالک نے فرمایا کہ اگر لوگون کے گناہ اور سستی دیکھکر افسوس سے یون کہے کہ ہاے کیا لوگ بگڑ گئے ہین برباد ہوے ہین تو کچھ مضایقہ نہین اور اگر یہ بات غرور سے کہے اپ کو تو بہتر سمجھے اور انکو ذلیل جانے تو ہرگز درست نہین ہی کیونکہ حدیث کے موافق

٨١٠ **ه** اَبُوْهُرَيْرَةَ اِذَا رَاَيْتُمُ الْهِلَالَ فَصُوْمُوْا وَاِذَا رَاَيْتُمُوْهُ فَاَفْطِرُوْا فَاِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَصُوْمُوْا ثَلٰثِيْنَ يَوْمًا مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب تم رمضان کا چاند دیکھو تو روزہ رکھو اور جب اوسکو دیکھو یعنی عید کے چاند کو تو روزہ کھولو اور اگر بدلی گھرے تمپر تو تیس رمضان کے دن روزہ رکھو

٨١١ **ه** اُمُّ سَلَمَةَ اِذَا رَاَيْتُمْ هِلَالَ ذِي الْحِجَّةِ وَاَرَادَ اَحَدُكُمْ اَنْ يُّضَحِّيَ فَلْيُمْسِكْ عَنْ شَعْرِهٖ وَاَظْفَارِهٖ مسلم مین حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب تم دیکھو ذی الحجہ کا چاند اور ارادہ کوئی رکھتا ہو قربانی کا تو چاہیے کہ باز رہے اپنے بال اور ناخونسے یعنی بال اور ناخن نہ کاٹے **ف** امام احمد کا یہی مذہب ہی کہ چاند دیکھنے سے قربانی کرنے والے کو بال اور ناخن کاٹنا حرام ہی اور شافعی اور مالک کے نزدیک مکروہ ہی اور امام اعظمؒ کے نزدیک جائز ہی

٨١٢ **ه** اَبُوْ ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيُّ اِذَا رَمَيْتَ بِسَهْمِكَ فَغَابَ عَنْكَ فَاَدْرَكْتَهٗ فَكُلْ مَا لَمْ يُنْتِنْ مسلم مین ابو ثعلبہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب تو نے اپنے تیر سے شکار کو مارا پھر شکار غائب ہو گیا یعنی کہین چھپ گیا یا چلا گیا پھر تو نے اوسکو پایا تو اوسکو کھا جب تک بدبو نکرے **ف** اگر شکار زخمی ہو شکاری کتے سے یا تیر سے اور کہین چلا جاوے تو اگر شکاری اوسسے ناامید ہو کے نہ بیٹھا ہو تلاش کی حالت مین اوسکو مردہ پاوے تو امام اعظمؒ کے نزدیک اس شرط سے شکار حلال ہی اور نہین تو حرام اور امام مالک کے نزدیک اگر اوسی دن پاوے تو حلال ہی اور اگر دوسرے تیسرے دن پاوے تو حرام ہی اور بدبودار گوشت کھانا حرام نہین لیکن مکروہ ہی

٨١٣ **ق** اَبُوْهُرَيْرَةَ اِذَا زَنَتْ اَمَةُ اَحَدِكُمْ فَتَبَيَّنَ زِنَاهَا فَلْيَجْلِدْهَا الْحَدَّ وَلَا يُثَرِّبْ عَلَيْهَا ثُمَّ اِنْ زَنَتْ فَلْيَجْلِدْهَا الْحَدَّ وَلَا يُثَرِّبْ عَلَيْهَا ثُمَّ اِنْ زَنَتِ الثَّالِثَةَ فَتَبَيَّنَ زِنَاهَا فَلْيَبِعْهَا وَلَوْ بِحَبْلٍ مِّنْ شَعْرٍ وَّيُرْوٰى ثُمَّ لِيَبِعْهَا فِي الرَّابِعَةِ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب تمھاری کسیکی لونڈی حرام کاری کرے پھر ظاہر ہو جاوے اوسکی حرام کاری خواہ اوسکے اقرار سے خواہ گواہون سے تو اوسکو مالک حد مارے یعنی پچاس کوڑے اور اوسکو جھڑکی ندیوے پھر اگر دوسری بار حرام کرے تو چاہیے کہ دوسری بار بھی حد مارے اور اوسکو جھڑکی ندیوے پھر اگر تیسری بار حرام کرے سو اوسکا حرام ظاہر ہو جاوے تو چاہیے اوسکو بیچ ڈالے اگرچہ بال کی رسی اوسکی قیمت ملے یعنی پوری قیمت کا خیال نکرے جتنے کو بکے بیچ ڈالے اور دوسری روایت مین یون ہی کہ چوتھی بار اوسکو بیچے **ف** عرب کا دستور تھا کہ لونڈیون کی حرام کاری کو عیب نجانتے تھے صرف جھڑکی اور گھڑکی پر ٹال دیتے تھے جیسے اکثر جگہہ ہندستان مین سو فرمایا کہ صرف جھڑکی پر نہ ٹالا کرو بلکہ اوسکو حد مارا کرو خدا کے حکم کے موافق اور لونڈی غلام کو شرم کم ہوتی ہی گھڑکی اونکو کچھ فائدہ بھی نہین کرتی امام شافعی کا یہی مذہب ہی کہ مالک خود بدون حاکم کی اجازت لونڈی غلام کو حد مارے اور امام اعظمؒ کے نزدیک حاکم سے اجازت لیکر مارے **ه**

٨١٤ اَبُوْهُرَيْرَةَ اِذَا سَافَرْتُمْ فِي الْخِصْبِ فَاَعْطُوا الْاِبِلَ حَظَّهَا مِنَ الْاَرْضِ وَاِذَا سَافَرْتُمْ فِي السَّنَةِ فَبَادِرُوْا

بِهَا نِقْيَهَا وَاِذَا عَرَّسْتُمْ فَاجْتَنِبُوا الطُّرُقَ فَاِنَّهَا طُرُقُ الدَّوَابِّ وَمَاْوَى الْهَوَامِّ بِاللَّيْلِ مسلم مین ابو ہریرہ رض سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم سفر کیا کرو ارزانی اور سرسبزی کے سال تو اونٹونکا حصہ زمین سے دیا کرو یعنی اونٹونکو زمین پر چرنے کو چھوڑ دیا کرو
منزل پر اوترا کرے اور جب تم سفر کرو قحط اور خشکی کے سال تو جلدی خشکی کی منزلونکو طی کر ڈالو اونٹونکا گودا رہتے یعنی اونٹونکی ہڈیون کا گودا نہ سوکھنے
پاوے طاقت اونکی بجا رہے کہ تم منزل پر پہونچ جاؤ اور بڑی بڑی منزلین کرکے خشکی سے نکل جاؤ اور حضرت نے فرمایا کہ جب تم
پچھلی رات کو منزل پر اوترا کرو تو رستون کو چھوڑ کے علحدہ اوترا کرو اسواسطے کہ رستے جانورونکی آمد رفت کی راہین ہین اور کیڑونکے مقام ہین

٦١٥ رات کو **ف** اس حدیث مین حضرت نے سفر کی حکمتین امت کو بتلائین **ص** الْعَبَّاسُ اِذَا سَجَدَ الْعَبْدُ سَجَدَ مَعَهُ سَبْعَةُ آرَابٍ
وَجْهُهُ وَكَفَّاهُ وَرُكْبَتَاهُ وَقَدَمَاهُ مسلم مین حضرت عباس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب سجدہ کرتا ہی بندہ تو اوسکے ساتھ
بدن کے سات عضو سجدہ کرتے ہین اوسکا مونھہ اور اوسکی دونون ہتھیلیان اور دونون اوسکے گھٹنے اور دونون اوسکے قدم **ف**

٦١٦ مونھہ سجدہ کرتا ہی یعنی ماتھا اور ناک **ص** الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ اِذَا سَجَدْتَ فَضَعْ كَفَّيْكَ وَارْفَعْ مِرْفَقَيْكَ مسلم
مین براء بن عازب رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تو سجدہ کرے تو رکھہ زمین پر اپنی دونون ہتھیلیون کو اور اونچا رکھہ دونون

٦١٧ اپنی کہنیون کو **ف** یعنی سجدے مین کہنیان زمین پر رکھنا کتے اور لومڑی کی طرح مکروہ ہی **ق** اَنَسٌ اِذَا سَلَّمَ
عَلَيْكُمْ اَهْلُ الْكِتَابِ فَقُوْلُوْا عَلَيْكُمْ بخاری اور مسلم مین انس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب سلام کرین تمکو کتاب والے
یعنی یہود و نصاری تو اوسکے جواب مین کہو کہ علیکم یعنی تمپر بھی **ف** سلام دعا ہی اسواسطے منع کیا کافرون کو بالکہ علیکم کہنے کو
فرمایا یعنی تمپر وہ بات ہی جسکے تم لائق ہو

٦١٨ **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِذَا سَمِعْتُمُ الْاِقَامَةَ فَامْشُوْا اِلَى الصَّلٰوةِ وَعَلَيْكُمُ
السَّكِيْنَةُ وَالْوَقَارُ وَلَا تُسْرِعُوْا فَمَا اَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوْا وَمَا فَاتَكُمْ فَاَتِمُّوْا بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم نماز کی تکبیر اور قد قامت الصلوۃ سنو تو چلو جماعت کی نماز کے واسطے ٹھہرے ہوے
آہستگی اور آرام سے اور نہ جلدی کرو سو جتنی نماز امام کے ساتھہ پاؤ اوتنی پڑھو اور جو چھوٹ جاوے اوسکو آپ تمام کر لو **ف** معلوم ہوا کہ جماعت
کے واسطے جھپٹنا مکروہ ہی اسواسطے کہ جلدی مین دم پھول جاتا ہی نماز جیسے چاہیے نہین ہوتی اور یہی مذہب ہی امام احمد کا اور بعضے علما کے نزدیک
پہلی تکبیر کے واسطے جلدی کرنا درست ہی

٦١٩ **ق** اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ اِذَا سَمِعْتُمُ الطَّاعُوْنَ بِاَرْضٍ فَلَا تَدْخُلُوْهَا
وَاِذَا وَقَعَ بِاَرْضٍ وَاَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوْا مِنْهَا بخاری اور مسلم مین اسامہ بن زید رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب
تم کسی زمین مین وبا سنو تو اوسمین نجاؤ اور جب اوسی زمین مین وبا پڑے جسمین تم ہو تو اوس سے نہ نکلو **ف** جس ملک مین وبا ہو نجاوے
کیون اپنے تئین ہلاکی اور بلا مین ڈالے اور اگر اوسی ملک مین وبا پڑی ہو تو اوسمین سے نہ بھاگے صبر اور توکل خدا پر کرے اور خدا سے بھاگ کے
کہان بچیگا حضرت عایشہ رض سے روایت ہی کہ وبا مین صبر کرنے والا شہید کا ثواب پاویگا اور وہان سے بھاگنے والا گنہگار ہی جس طرح

٦٢٠ کافرونکی صف سے بھاگا **ص** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو اِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَا يَقُوْلُ ثُمَّ صَلُّوْا عَلَيَّ
فَاِنَّهُ مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ صَلٰوةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ بِهَا عَشْرًا ثُمَّ سَلُوا اللّٰهَ لِيَ الْوَسِيْلَةَ فَاِنَّهَا مَنْزِلَةٌ فِي الْجَنَّةِ
لَا يَنْبَغِيْ اِلَّا لِعَبْدٍ مِّنْ عِبَادِ اللّٰهِ وَاَرْجُوْ اَنْ اَكُوْنَ اَنَا هُوَ فَمَنْ سَاَلَ لِيَ الْوَسِيْلَةَ حَلَّتْ
عَلَيْهِ الشَّفَاعَةُ مسلم مین عبد اللہ بن عمرو رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم اذان دینے والے کی آواز سنو تو کہتے جاؤ

جس طرح موذن کہتا ہی پھر مجھ پر درود پڑھو اس واسطے کہ جو میرے اوپر ایکبار درود پڑھیگا خدا اوسکے سبب سے دس بار اوسپر رحمت
کریگا پھر میرے واسطے وسیلہ مانگو سو البتہ وسیلہ بہشت مین ایک بڑے عمدہ مقام کا نام ہی نہین لائق ہی وہ مقام مگر ایک بندے کے
واسطے خدا کے بندون سے اور امیدوار ہون کہ وہ بندہ مین ہی ہونگا یعنی وہ عالیمقام مجھی کو ملیگا سو جو شخص خدا سے میرے واسطے وہ
وسیلہ مانگا کریگا یعنی اذان کے بعد اوسپر میری شفاعت ضرور ہوگی **ف** اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ بعد اذان کے اول
حضرت پر درود پڑھے پھر وہ دعا پڑھے جسمین وسیلے کا ذکر ہی تاکہ حضرت کی شفاعت اوسکے گناہ بخشواوے اور درود کی بڑی فضیلت
اس حدیث سے معلوم ہوئی کہ جو حضرت پر ایکبار درود پڑھے اوسپر دس بار خدا رحمت کرتا ہی او صاف معلوم ہوا کہ سب پیغمبرون سے ہمارے
حضرت افضل ہین اس واسطے کہ وہ عالیمقام یعنی وسیلہ سوا حضرت کے اور کسی پیغمبر کو نہ ملیگا اللّٰهم صل وسلم وبارک علی عبدک
وسیدنا محمد وآلہ اجمعین

٨٢١ **ق** ابو سعید اِذَا سَمِعْتُمُ النِّدَآءَ فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَا يَقُوْلُ الْمُؤَذِّنُ بخاری اور مسلم مین
ابو سعید سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم اذان سنا کرو تو کہا کرو جیسا موذن کہتا ہی **ف** مگر دوسری حدیث مین ہی کہ بجاے
حی علی الصلوٰة اور حی علی الفلاح کے لاحول ولاقوة الا باللہ کہے

٨٢٢ **ق** ابو هريرة اِذَا سَمِعْتُمْ نُهَاقَ الْحَمِيْرِ فَتَعَوَّذُوْا
بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ فَاِنَّهَا رَاَتْ شَيْطَانًا وَاِذَا سَمِعْتُمْ صِيَاحَ الدِّيَكَةِ فَاسْئَلُوا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهٖ
فَاِنَّهَا رَاَتْ مَلَكًا بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم سنو گدھیکا رینکنا تو خدا کی پناہ مانگو شیطان
سے اس واسطے کہ اوسنے شیطان دیکھا ہی اور جب تم مرغ کی بانگ سنو تو خدا سے اوسکا فضل وکرم مانگو اس واسطے کہ اوسنے فرشتے کو
دیکھا ہی **ف** حدیث سے معلوم ہوا کہ گدھا شیطان کو دیکھکے بولتا ہی اور مرغ فرشتے کو دیکھکے بولتا ہی گدھا بسبب حماقت
اور بہت کھانے کے شیطان سے مناسبت رکھتا ہی اور مرغ سخاوت اور شجاعت اور کم خوابی سے فرشتے سے مناسبت رکھتا ہی واللہ اعلم

٨٢٣ **ق** ابو قتادة الحارث بن ربعي اِذَا شَرِبَ اَحَدُكُمْ فَلَا يَتَنَفَّسْ فِي الْاِنَاءِ وَاِذَا اَتَى الْخَلَاءَ فَلَا يَمَسَّ
ذَكَرَهٗ بِيَمِيْنِهٖ وَلَا يَتَمَسَّحْ بِيَمِيْنِهٖ بخاری اور مسلم مین ابو قتادہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی شخص کوئی چیز پیے تو
دم نہ چھوڑے پانی مین اور جب پاخانے مین آوے تو نہ چھوے اپنا ذکر داہنے ہاتھ سے اور نہ ڈھیلے پونچھے داہنے ہاتھ سے

٨٢٤ **م** ابو هريرة
اِذَا شَرِبَ الْكَلْبُ فِي اِنَاءِ اَحَدِكُمْ فَلْيَغْسِلْهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کتا تمھارے
کسی برتن مین پیوے تو چاہیے کہ سات بار اوسکو دھو ڈالے **ف** امام شافعی کا یہی مذہب ہی کہ کتے کے جھوٹے برتن کو سات بار دھوئے
تو پاک ہووے لیکن ایکبار مٹی اور پانی سے اور سات بار صرف پانی سے اور امام اعظم کے نزدیک تین بار دھونے سے پاک ہوتا ہی سات بار دھونیکا
اول حکم ہوا تھا کہ عرب لوگ کتونکو ناپاک نجانتے تھے

٨٢٥ **م** ابو سعيد اِذَا شَكَّ اَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهٖ فَلَمْ يَدْرِ كَمْ صَلّٰى
ثَلَاثًا اَمْ اَرْبَعًا فَلْيَطْرَحِ الشَّكَّ وَلْيَبْنِ عَلٰى مَا اسْتَيْقَنَ ثُمَّ يَسْجُدُ سَجْدَتَيْنِ قَبْلَ اَنْ يُّسَلِّمَ فَاِنْ
كَانَ صَلّٰى خَمْسًا شَفَعْنَ لَهٗ صَلَاتَهٗ وَاِنْ كَانَ صَلّٰى اِتْمَامًا لِاَرْبَعٍ كَانَتَا تَرْغِيْمًا لِلشَّيْطَانِ مسلم مین
ابو سعید رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی شک کرے اپنی نماز مین اور نجانے کہ کتنی پڑھی تین رکعت یا چار رکعت تو شک اور تردد
کو چھوڑے اور جسپر یقین رکھتا ہو اوسی پر بنا کرے پھر دو سجدے کرے سلام کرنے سے پہلے تو اگر پانچ رکعتین پڑھی ہونگی تو وہ سجدے سہو سے جوڑا
ہو جاوینگی یعنی چھہ ہونگی اور اگر نماز پڑھے چار ہی پورا کرنے کو تو دو سجدے اونکے شیطان پر خاک ڈالی **ف** یعنی جب شک پڑ گئے

تین رکعت ہو مین یا چار تو شک چھوڑے یقین کو لیوے یعنی کمتر کو اعتبار کرے اکثر کو چھوڑے جیسے اس صورت مین تین رکعت کو اعتبار کرے
چار کو چھوڑے اور چوتھی رکعت پڑھکے سجدہ سہو کا کرے پھر اگر حقیقت مین پانچ رکعتین ہوئی ہونگی تو دو سجدے سہو کے ملکر چھہ ہو گئین اور
اگر حقیقت مین چار ہی رکعتین ہوئین تو دو سجدے سے شیطان پر خاک پڑی یعنی شبہہ تو شیطان ڈالتا ہے جب نماز پوری ہوئی تو دو سجدون کا
ثواب زیادہ ملا شیطان کے مونہہ مین خاک پڑی کہ اوسکا مطلب نہوا معلوم ہوا کہ سہو کا سجدہ نقصان پورا کرنے کے واسطے مقرر ہوا ہی

٨٢٦ یہ حدیث امام شافعی کی دلیل ہی کہ شک مین کمتر کو اعتبار کرے اور سلام سے پہلے سجدہ سہو کا کرے **ق** اِبْنُ مَسْعُوْدٍ اِذَا شَكَّ
اَحَدُكُمْ فِيْ صَلٰوتِهٖ فَلْيَتَحَرَّ الصَّوَابَ فَلْيَبْنِ عَلَيْهِ ثُمَّ لِيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن مسعود رض سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا جب کسی کو شک پڑے اپنی نماز مین تو چاہیے کہ اٹکل کرے ٹھیک بات کی پھر اوسی پر بنا کرے پھر دو سجدے
کرے **ف** پوری روایت مصابیح مین یون ہی کہ اول سلام کرے پھر دو سجدے کرے یہ حدیث ظاہر مین امام اعظم کی دلیل ہی کہ شک مین
گمان غالب اور اٹکل پر عمل کرے اور بعد سلام کے سجدہ سہو کا کرے یہ اوسکے واسطے ہی جسکو شک بہت پڑتا ہو اور جسکو اول بار شک پڑے

٨٢٧ وہ اوس نماز کو چھوڑکے سرے سے نماز شروع کرے **م** زَيْنَبُ بِنْتُ اَبِيْ مُعَاوِيَةَ الثَّقَفِيَّةُ امْرَاَةُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ
اِذَا شَهِدَتْ اِحْدٰىكُنَّ صَلٰوةَ الْعِشَاءِ فَلَا تَمَسَّنَّ طِيْبًا مسلم مین زینب عبد اللہ بن مسعود رض کی بی بی رض سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم عورتون مین سے کوئی عشا کی نماز کو آوے تو خوشبو نہ لگاوے **ف** خوشبو عورت کو

٨٢٨ اسواسطے منع کی کہ جماعت مین کسیکو برا خیال نہ آوے **م** اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمُ الْجُمُعَةَ فَلْيُصَلِّ بَعْدَهَا اَرْبَعًا
مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی جمعے کے فرض پڑھ چلے تو اوسکے بعد چار رکعتین پڑھے **ف** یہی مذہب ہی
امام اعظم اور شافعی کا کہ جمعے کے بعد چار رکعتین سنت ہین اور امام ابو یوسف کے نزدیک جمعے کی چھہ رکعتین سنت ہین چنانچہ یہ روایت

٨٢٩ علی مرتضی رض سے ہی **خ** اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ لِلنَّاسِ فَلْيُخَفِّفْ فَاِنَّ فِيْهِمُ الضَّعِيْفَ وَالسَّقِيْمَ وَالْكَبِيْرَ
وَاِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ لِنَفْسِهٖ فَلْيُطَوِّلْ مَا شَاءَ بخاری مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی
آدمیون کو نماز پڑھانے یعنی امام بنے تو چاہیے کہ ہلکی نماز پڑھے اسواسطے کہ آدمیون مین ضعیف اور بیمار اور بڈھے بھی ہوتے ہین اور جب اکیلا

٨٣٠ اپنے واسطے نماز پڑھے تو طول کرے جتنا چاہے **م** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو اِذَا صَلَّيْتُمُ الْفَجْرَ فَاِنَّهٗ وَقْتٌ اِلٰى اَنْ يَّطْلُعَ قَرْنُ
الشَّمْسِ الْاَوَّلُ ثُمَّ اِذَا صَلَّيْتُمُ الظُّهْرَ فَاِنَّهٗ وَقْتٌ اِلٰى اَنْ يَّحْضُرَ الْعَصْرُ وَاِذَا صَلَّيْتُمُ الْعَصْرَ فَاِنَّهٗ وَقْتٌ
اِلٰى اَنْ تَصْفَرَّ الشَّمْسُ وَاِذَا صَلَّيْتُمُ الْمَغْرِبَ فَاِنَّهٗ وَقْتٌ اِلٰى اَنْ يَّسْقُطَ الشَّفَقُ وَاِذَا صَلَّيْتُمُ الْعِشَاءَ
فَاِنَّهٗ وَقْتٌ اِلٰى نِصْفِ اللَّيْلِ مسلم مین عبد اللہ بن عمرو رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم فجر کی نماز پڑھو تو اوسکا
وقت ہی جب تک کہ سورج کا پہلا کنارہ نکلے یعنی اوپر کا کنارہ پھر جب تم ظہر کی نماز پڑھو تو اوسکا وقت ہی جب تک کہ عصر آوے اور
جب تم عصر پڑھو تو اوسکا وقت ہی یہان تک کہ سورج ڈوبنے کو جھکے اور جب تم مغرب کی نماز پڑھو تو اوسکا وقت ہی جب تک سرخی
ڈوبے اور جب تم عشا کی نماز پڑھو تو اوسکا وقت ہی آدھی رات تک **ف** ہر چند عصر کا وقت سورج ڈوبنے تک اور عشا کا وقت
صبح تک ہی مگر اس حدیث مین مستحب وقت فرمایا یعنی جب سورج ڈوبنے کے قریب ہو اور دھوپ زرد ہو تو وہ وقت مکروہ ہی اور عشا بھی بعد

٨٣١ آدھی رات کے مکروہ ہی **خ** اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِذَا ضُيِّعَتِ الْاَمَانَةُ فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ **قَالَهٗ** لِرَجُلٍ قَالَ

مَتَى السَّاعَةُ فَقَالَ كَيْفَ إِضَاعَتُهَا قَالَ إِذَا أُوسِدَ الْأَمْرُ إِلَى غَيْرِ أَهْلِهِ فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ بخاری مین ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب امانت ضائع کی جاوے تو انتظار کر قیامت کی حضرت سے اوس مرد نے کہا جسنے کہا تھا کہ قیامت کب
آویگی پھر اوس مرد نے کہا کہ امانت کا ضائع ہونا کیسا حضرت نے فرمایا کہ جب سپرد ہو حکومت اور سرداری نالائق کو تو منتظر رہ قیامت کا

٨٣٢ ف یعنی بے علم کم عقل ظالم کا حاکم ہونا نشانی ہی قیامت کی ھ أَبُو مُوسَى إِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ فَحَمِدَ اللهَ فَشَمِّتُوهُ فَإِنْ لَمْ
يَحْمَدِ اللهَ فَلَا تُشَمِّتُوهُ مسلم میں ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی چھینکے پھر الحمد للہ کہے تو اوسکو نیک دعا دو
یعنی یرحمک اللہ کہو اور اگر الحمد للہ نکہے تو اوسکو مت دعا دو

٨٣٣ خ أَبُو هُرَيْرَةَ إِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلْيَقُلْ لَهُ
أَخُوهُ أَوْ صَاحِبُهُ يَرْحَمُكَ اللهُ فَإِذَا قَالَ لَهُ يَرْحَمُكَ اللهُ فَلْيَقُلْ يَهْدِيكُمُ اللهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ بخاری مین
ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی چھینکے تو الحمد للہ کہے اور اوسکا بھائی یا مصاحب جواب مین یرحمک اللہ کہے یعنی خدا تجھپر رحمت کرے
اور جب اوسکو یرحمک اللہ کہے تو چھینکنے والا اوسکے دوسرے سے کہے یہدیکم اللہ ویصلح بالکم یعنی خدا تمکو نیک راہ بتلاوے اور تمہارے دل کو سنوارے
ف چھینک صحت کی دلیل ہی اوسواسطے الحمد للہ کہنا سنت ہوا اور جواب دینا بعضون کے نزدیک واجب ہی اور بعضون کے نزدیک مستحب

٨٣٤ ھ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو إِذَا فُتِحَتْ عَلَيْكُمْ فَارِسُ وَالرُّومُ أَيُّ قَوْمٍ أَنْتُمْ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ نَقُولُ
كَمَا أَمَرَنَا اللهُ فَقَالَ أَوْ غَيْرَ ذٰلِكَ تَتَنَافَسُونَ ثُمَّ تَتَحَاسَدُونَ ثُمَّ تَتَدَابَرُونَ ثُمَّ تَتَبَاغَضُونَ
أَوْ نَحْوَ ذٰلِكَ ثُمَّ تَنْطَلِقُونَ فِي مَسَاكِينِ الْمُهَاجِرِينَ فَتَجْعَلُونَ بَعْضَهُمْ عَلَى رِقَابِ بَعْضٍ مسلم مین عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تمپر فتح ہوگا ایران اور روم کا ملک تو کون قوم ہوگی یعنی شکرگزار ہوگی یا ناشکر کہا عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے
ہم شکرگزار ہونگے کہینگے جیسا ہمکو خدا نے حکم کیا تو حضرت نے فرمایا کہ یا اسکے سوا کہو گے یعنی شکرگزاری نکروگے بلکہ مونس کروگے پھر آپس مین
حسد کروگے پھر آپس مین ایک دوسرے کی جڑ کاٹوگے برادری کا حق نمانوگے پھر آپس مین بغض اور عداوت رکھوگے راوی کو شک ہی کہ حضرت نے یہ لفظ
فرمائی یا اسکے مانند کوئی اور پھر حضرت نے فرمایا کہ پھر تم چلوگے محتاج مہاجرین مین سو چڑھاوگے اونکے بعضون کو بعضون کی گردنون پر
یعنی ایک کو دوسرے کے قابو مین کروگے یا اونکو تکلیف مالایطاق دوگے ف حضرت نے اس حدیث مین روم اور ایران کے فتح ہونے کی آگے سے
خبر دی اور زیادتی مال اور دولت کی خرابیان اور فسادیان کہے سو صدیق اور فاروق رضی اللہ عنہما کی خلافت مین اونکے بندوبست سے کچھ فساد نہوا
حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی آخر خلافت مین مسلمانون مین فساد شروع ہوا علی مرتضیٰ علیہ السلام کی خلافت مین زیادہ بڑھا پھر تو یزید پلید اور مروان اور اوسکی
اولاد کی حکومت اور سلطنت مین مہاجرین اصحاب پر زیادتیان اور جو جو فساد اور خرابیان ہوئین سارا عالم جانتا ہی جیسا فرمایا تھا
ویسا ہی ہوا یہ معجزہ ہوا حضرت کا

٨٣٥ خ ابْنُ عُمَرَ إِذَا قَاتَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَجْتَنِبِ الْوَجْهَ بخاری مین عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی لڑے تو چاہیے کہ مونہہ کو بچاوے ف یعنی جب مسلمان سے مارکوٹ ہو یا کوئی مسلمان ناحق قتل کا ارادہ
کرے تو اپنے بچاو کے واسطے اوسکو مارے لیکن مونہہ مین زخم نہ لگاوے اس واسطے کہ آدمی کا مونہہ شرف چیز ہی یا کافر سے لڑائی ہو تو جب تک
اور جگہہ مارنے سے کام نکلے تو اوسکے مونہہ کو نہ مارے لیکن یہ فرض نہین ہی

٨٣٦ م أَبُو هُرَيْرَةَ إِذَا قَالَ أَحَدُكُمْ آمِينَ وَقَالَتِ
الْمَلَائِكَةُ فِي السَّمَاءِ آمِينَ فَوَافَقَتْ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَى غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ مسلم مین ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جس وقت کسی نے آمین کہی اور فرشتون نے آسمان مین آمین کہی پھر موافق پڑگئی ایک آمین دوسرے سے تو اوس آمین کہنے والے کے

تب پچھلے گناہ معاف ہو جاوینگے **ف** یعنی جب ایک ہی وقت میں آدمی اور فرشتے نے آمین کہی تو مغفرت ہوتی ہی **خ** ۸۳۷ اَبُو هُرَيْرَةَ
اِذَا قَالَ اَحَدُكُمْ لِاَخِيْهِ يَا كَافِرُ فَقَدْ بَاءَ بِهِ اَحَدُهُمَا بخاری میں ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کسی نے اپنے
بھائی مسلمان کو کہا کہ یا کافر تو اون دونوں میں سے ایک پر کفر پلٹ پڑتا ہی یعنی اگر وہ حقیقت میں کافر ہی تو اوسی پر ثابت رہا اور اگر وہ کافر نہیں تو
کہنے والے پر پلٹ پڑا **ق** ۸۳۸ اَبُو هُرَيْرَةَ اِذَا قَالَ الْاِمَامُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُوْلُوْا اللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ فَاِنَّهُ
مَنْ وَافَقَ قَوْلُهُ قَوْلَ الْمَلٰئِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ
جب امام کہے سمع اللہ لمن حمدہ تو تم کہو اللھم ربنا لک الحمد اس واسطے کہ جسکا قول فرشتوں کے قول سے موافق پڑا تو اوسکے پچھلے گناہ معاف
ہو جاوینگے **ف** امام اعظم اور امام مالک اور امام احمد کا یہی مذہب ہی کہ امام صرف سمع اللہ لمن حمدہ کہے اور مقتدی صرف ربنا لک الحمد
کہیں اور امام شافعی کے نزدیک دونوں قول کو امام بھی جمع کرے اور مقتدی بھی جمع کریں لیکن اس حدیث سے اول مذہب قوی معلوم
ہوتا ہی **خ** ۸۳۹ اَبُو هُرَيْرَةَ اِذَا قَالَ الْاِمَامُ وَلَا الضَّآلِّيْنَ فَقُوْلُوْا اٰمِيْنَ فَاِنَّهُ مَنْ وَافَقَ قَوْلُهُ قَوْلَ الْمَلٰئِكَةِ
غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ مسلم میں ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب امام ولا الضالین کہے تو تم آمین کہو
اس واسطے کہ جسکا قول فرشتوں کے قول کے موافق پڑجاویگا اوسکے پچھلے گناہ معاف ہو جاوینگے **م** ۸۴۰ عُمَرُ اِذَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ
اَللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ فَقَالَ اَحَدُكُمُ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ ثُمَّ قَالَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ قَالَ اَشْهَدُ اَنْ
لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ثُمَّ قَالَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ قَالَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ ثُمَّ قَالَ
حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ثُمَّ قَالَ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
ثُمَّ قَالَ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ قَالَ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ ثُمَّ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مِنْ
قَلْبِهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ مسلم میں عمر فاروق رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب مؤذن کہے اللہ اکبر اللہ اکبر تو کوئی تم میں سے جواب میں کہے
اللہ اکبر اللہ اکبر پھر مؤذن نے اشھد ان لا الہ الا اللہ تو سننے والا کہے اشھد ان لا الہ الا اللہ پھر مؤذن جب کہے اشھد ان محمدا رسول اللہ تو سننے والا کہے
اشھد ان محمدا رسول اللہ پھر جب مؤذن کہے حی علی الصلوۃ تو سننے والا کہے لا حول و لا قوۃ الا باللہ پھر جب مؤذن کہے حی علی الفلاح تو سننے والا کہے
لا حول و لا قوۃ الا باللہ پھر جب مؤذن کہے اللہ اکبر اللہ اکبر تو سننے والا کہے اللہ اکبر اللہ اکبر پھر جب مؤذن کہے لا الہ الا اللہ تو سننے والا لا الہ الا اللہ
اپنے سچے دل سے کہے تو بہشت میں جاوے **ف** اس حدیث میں حضرت نے اذان کا جواب دینا سکھایا اور سچے دل سے جواب دینے والے کو
بہشت کا وعدہ کیا جب مسلمان اذان سنے تو سب کاروبار چھوڑ کر اذان کا جواب دیوے تاکہ بہشت کی بشارت میں داخل ہو اکثر علما کے
نزدیک اذان کا جواب دینا واجب ہی اور اگر ایک مکان میں کئی اذانوں کی آواز آتی ہو تو اپنے محلے کی مسجد کی اذان کا جواب دیوے باقی کا
جواب دینا واجب نہیں اور اگر قرآن پڑھتا ہو تو چپ ہو جاوے جواب اذان کا دیکر پڑھے **م** اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِذَا قَامَ اَحَدُكُمْ مِنَ
۸۴۱ اللَّيْلِ فَاسْتَعْجَمَ الْقُرْاٰنُ عَلٰى لِسَانِهٖ فَلَمْ يَدْرِ مَا يَقُوْلُ فَلْيَضْطَجِعْ مسلم میں ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی رات سے اوٹھے یعنی تہجد کی نماز کے واسطے پھر قرآن اوسکی زبان سے صاف نہ پڑھا جاوے کہ نیند کے سبب ایسا غافل ہو
کہ نہ جانے کہ کیا کہتا ہی تو چاہیے کہ لیٹ رہے **ف** یعنی تہجد کی نماز سرور اور حضور سے چاہیے نیند کے غلبے میں یہ بات حاصل نہیں اسواسطے
سونے کو فرمایا پھر جب غلبہ نیند کا دفع ہو تب نماز میں قرآن پڑھے **م** ۸۴۲ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِذَا قَامَ اَحَدُكُمْ مِنَ اللَّيْلِ فَلْيُصَلِّ

رَکْعَتَیْنِ خَفِیْفَتَیْنِ مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی رات کو اوٹھے یعنی تہجد کو تو چاہیے کہ دو رکعت ہلکی نماز پڑھے
ف حضرت نے خوب حکمت بتائی کہ اول نیند کا خمار اور سستی بدن مین ہوتی ہی جب اول اوسنے ہلکی نماز پڑھی تو باقی تہجد کی نماز بخوشی طول قرأت
سے پڑھیگا یا یہ دو رکعت تحیۃ الوضو کی مراد ہون اور ہلکی رکعتین اسواسطے فرمائین تاکہ بے وسوسہ ادا ہون اسواسطے کہ حدیث مین
آیا ہی کہ جو وضو کرکے دو رکعتین بے وسوسہ پڑھیگا اوسکے پچھلے گناہ معاف ہونگے بہر صورت اول دو رکعتین ہلکی پڑھے پھر طول کرے
جب تک کہ حضور دل حاصل ہے بعد فرض کے سب نفلون سے تہجد کی نماز افضل ہی اللہ سب مسلمانون کو دیوے آمین

٨٤٣ ه اَبُوْ هُرَیْرَۃَ اِذَا قَامَ اَحَدُکُمْ مِّنْ مَّجْلِسِهٖ ثُمَّ رَجَعَ فَهُوَ اَحَقُّ بِهٖ مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی اوٹھ جاوے
اپنی جگہہ سے پھر وہ پلٹ آوے تو اوس جگہہ کا وہی شخص زیادہ ترحقدار ہی ف اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ اگر کوئی مسجد کی صف
مین بیٹھا پھر وضو کرنے کو یا کسی اور کام کو جاوے اور دوسرا شخص اوسکی جگہہ پر بیٹھ گیا ہو تو اوسکو وہان سے اوٹھا دیوے اور پہلا شخص اپنی
جگہہ پر بیٹھے اسی طرح اور مجلس مین بھی

٨٤٤ ه اَبُوْ ذَرٍّ اِذَا قَامَ اَحَدُکُمْ یُصَلِّیْ فَاِنَّهٗ یَسْتُرُهٗ اِذَا کَانَ بَیْنَ یَدَیْهِ مِثْلُ اٰخِرَةِ الرَّحْلِ فَاِذَا لَمْ یَکُنْ بَیْنَ یَدَیْهِ مِثْلُ اٰخِرَةِ الرَّحْلِ فَاِنَّهٗ یَقْطَعُ صَلَاتَهُ الْحِمَارُ وَالْمَرْاَةُ وَالْکَلْبُ الْاَسْوَدُ
مسلم مین ابوذر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی کھڑا نماز پڑھتا ہو تو اوسکی آڑ ہو جاتی ہی جب اوسکے آگے کجاوے
کی پچھلی لکڑی کے برابر کوئی چیز ہو اور اگر اوسکے سامنے کجاوے کی پچھلی لکڑی برابر کوئی چیز نہو تو اوسکی نماز توڑتا ہی گدھا اور عورت
اور کالا کتا ف جب دیوار کی آڑ نہو تو نمازی اپنے سامنے ایک ہاتھ کے برابر لمبی لکڑی اور اونگلی برابر موٹی لکڑی کھڑی کرے
پھر اگر کوئی اوسکے آگے نکل جاوے تو کچھ مضایقہ نہین اگر امام کے روبرو ہو تو مقتدیون کو بھی کفایت کرتی ہی اور سب علما کے
نزدیک گدھے اور سیاہ کتے اور عورت کے سامنے آنے سے نماز نہین جاتی لیکن امام احمد کے نزدیک صرف سیاہ کتے سے نماز
ٹوٹتی ہی سب علما کے نزدیک ابوسعید کی حدیث دلیل ہی کہ نماز کسی چیز سے نہین جاتی اور بخاری مین حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہی کہ
مین حضرت کے سامنے سویا کرتی تھی اور حضرت نماز پڑھا کرتے تھے

٨٤٥ (یا ویلتی — مشکوۃ شریف) ه اَبُوْ هُرَیْرَةَ اِذَا قَرَاَ ابْنُ اٰدَمَ السَّجْدَةَ فَسَجَدَ اِعْتَزَلَ الشَّیْطَانُ یَبْکِیْ یَقُوْلُ یَا وَیْلِیْ اُمِرَ ابْنُ اٰدَمَ بِالسُّجُوْدِ فَسَجَدَ فَلَهُ الْجَنَّةُ وَاُمِرْتُ بِالسُّجُوْدِ فَاَبَیْتُ فَلِیَ النَّارُ مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب پڑھتا ہی آدم کا بیٹا قرآن مین سجدے کی آیت پھر سجدہ
کرتا ہی الگ ہو جاتا ہی شیطان روتا ہوا کہتا ہی کہ ای میری کمبختی حکم ہوا آدم کے بیٹے کو سجدہ کرنے کا سو اوسنے سجدہ کیا تو اوسکے لیے بہشت ہی
اور مجکو سجدے کا حکم ہوا مینے نمانا تو مجکو دوزخ ہی ف اس حدیث مین سجدے کی فضیلت اور شیطان کے حسد اور افسوس کا بیان ہی

٨٤٦ ه جَابِرٌ اِذَا قَضٰی اَحَدُکُمُ الصَّلٰوةَ فَلْیَجْعَلْ لِبَیْتِهٖ نَصِیْبًا مِّنَ الصَّلٰوةِ فَاِنَّ اللّٰهَ جَاعِلٌ فِیْ بَیْتِهٖ مِنْ صَلَاتِهٖ
خَیْرًا مسلم مین جابر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی شخص نماز ادا کر چکے تو چاہیے کہ اپنے گھر کے واسطے بھی نماز مین سے کچھ حصہ
رکھے اسواسطے کہ خدا اوسکے گھر مین نماز کے سبب بہتری اور برکت کرنے والا ہی ف یعنی جب مسجد مین فرض پڑھے تو سنت اور
نفل گھر مین پڑھے اسواسطے کہ حدیث مین آیا ہی کہ سوای فرض کے سب نمازین گھر مین افضل ہین تاکہ خیر اور برکت گھر مین ہو اور شیطان کا دخل نہو

٨٤٧ ف ابْنُ مَسْعُوْدٍ اِذَا قَعَدَ اَحَدُکُمْ فِی الصَّلٰوةِ فَلْیَقُلِ التَّحِیَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوٰاتُ وَالطَّیِّبَاتُ اَلسَّلَامُ
عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِیْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ

إلَّا اللهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن مسعود رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی نماز
مین بیٹھے تو التحیات پڑھے یعنی سب زبان کی عبادتین جیسے تعریف اور ذکر اور بدن کی عبادتین جیسے نماز اور حج وغیرہ اور مال
کی عبادتین جیسے زکوۃ اور خیرات صرف خدا ہی کے واسطے ہین سلام تجکو ای پیغمبر اور خدا کی رحمت اور برکت اور سلام ہی ہمکو اور
خدا کے نیک بندون پر گواہی دیتا ہون کہ سوا خدا کے کوئی لائق بندگی کے نہین اور گواہی دیتا ہون کہ محمد بندہ ہی خدا کا اور اوسکا
رسول ہی **ف** عبد اللہ بن مسعود رضؓ سے روایت ہی کہ ہم نماز مین بیٹھکر کہا کرتے تھے خدا کو سلام جبریل کو سلام میکائیل کو فلانے
اور فلانے کو سلام تب حضرتؐ نے ہمکو التحیات سکھلائی اور فرمایا کہ جب تمنے کہا کہ خدا کے نیک بندون پر سلام ہی تو جتنے خدا کے بندے
آسمان اور زمین مین ہین خواہ فرشتے خواہ پیغمبر خواہ اولیا خواہ جن خواہ آدمی سبکو تمہارا سلام پہونچ گیا اب ہر ایک کا نام لینا کچھ ضرور
٨٤٨ نہین نماز مین التحیات پڑھنا امام اعظم اور شافعی کے نزدیک واجب ہی اور امام مالک کے مذہب مین سنت ہی **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ
إِذَا قُلْتَ لِصَاحِبِكَ اَنْصِتْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ فَقَدْ لَغَوْتَ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضؓ سے روایت
ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب تو نے اپنے ساتھی سے کہا کہ چپ رہ جمعے کے دن اور امام خطبہ پڑھتا ہو تو مقرر تو نے نکمی بات اور لغو حرکت کی
ف خطبہ سننا واجب ہی اوسوقت بولنا درست نہین اور جب دوسرے بولنے والے سے کہا کہ چپ رہ تو اوسکا بولنا بھی ثابت ہوا
٨٤٩ زبان سے منع کرے اشارے سے کہے **ق** اِبْنُ عُمَرَ اِذَا كَانَ اَحَدُكُمْ عَلَى الطَّعَامِ فَلَا يَعْجَلْ حَتّٰى يَقْضِيَ حَاجَتَهٗ مِنْهُ
وَاِنْ اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر رضؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب کوئی کھانے کو بیٹھے تو جلدی نکرے
جب تک کھانے سے فراغت نکرلیوے اگرچہ نماز کی تکبیر بھی ہوگئی ہو **ف** جلدی کرنا اسواسطے منع فرمایا کہ کھانے کی طرف
دل لگا رہیگا حضور دل سے نماز نہوگی اور اگر جانے کہ غلبہ بھوکھ کا نہین ہی اور کھانا کھاتے تک جماعت ہو چکے گی تو نماز مین
شریک ہو روایت ہی کہ عبد اللہ بن عباس اور ابوہریرہ کباب کھاتے تھے اتنے مین جماعت کی تکبیر ہوئی عبد اللہ بن عباس رضؓ نے ابوہریرہ رضؓ سے کہا
٨٥٠ کہ جلدی نکرو اسکو کھالو تاکہ نماز مین ادہر لگا نہ رہے **ق** اِبْنُ عُمَرَ اِذَا كَانَ اَحَدُكُمْ يُصَلِّيْ فَلَا يَبْصُقْ قِبَلَ وَجْهِهٖ فَاِنَّ
اللهَ قِبَلَ وَجْهِهٖ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر رضؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب تم مین سے کوئی نماز پڑھے تو نہ تھوکے اپنے منہ کے
٨٥١ سامنے اسواسطے کہ خدا کا قبلہ اوسکے روبرو ہی **ق** اِبْنُ مَسْعُوْدٍ اِذَا كَانُوْا ثَلٰثَةً فَلَا يَتَنَاجَ اثْنَانِ دُوْنَ وَاحِدٍ بخاری
اور مسلم مین عبد اللہ بن مسعود رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تین آدمی ہون تو دو آدمی چپکے کان مین بات نکرین ایک کو چھوڑ کے
ف اسواسطے منع کیا کہ تیسرے آدمی کو رنج ہوگا کہ وہ خیال کریگا کہ مجکو مشورے کے لائق نہین جانتے ہین یا کچھ میری برائی
کی فکر مین ہین اور دوسری حدیث مین آیا ہی کہ چار آدمی ہون تو دو آدمی کا چپکے بات کرنا مضایقہ نہین یعنی اس صورت مین
٨٥٢ رنج نہ آویگا **ھ** اَبُوْ سَعِيْدٍ اِذَا كَانُوْا ثَلٰثَةً فَلْيَؤُمَّهُمْ اَحَدُهُمْ وَاَحَقُّهُمْ بِالْاِمَامَةِ اَقْرَؤُهُمْ مسلم مین
ابو سعید رضؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب تین آدمی ہون تو ایک اونکی امامت کرے اور لائق تر امامت کے واسطے اونمین وہ ہی جو قرآن
خوب پڑھ جانتا ہو **ف** حضرتؐ کے وقت مین جو بڑا قاری ہوتا تھا وہ مسائل بھی خوب جانتا تھا اسواسطے حضرت نے قاری کو عالم
پر مقدم کیا اور اب اکثر اماموں کا یہ مذہب ہی کہ عالم مسلہ دان قاری پر مقدم ہی کہ نماز مین اگر کچھ خلل ہوگا تو عالم درست کرلیگا نرا
٨٥٣ قاری اور حافظ کیا جانے کہ کس چیز سے نماز ٹوٹتی ہی اور کس سے مکروہ ہوتی ہی **ق** جَابِرٌ اِذَا كَانَ وَاسِعًا

تُخَالِفُ بَيْنَ طَرَفَيْهِ وَاِذَا كَانَ ضَيِّقًا فَاشْدُدْ عَلٰى حَقْوَيْكَ **قَالَهٗ** لَهٗ بخاری اور مسلم مین جابر رضہ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کپڑا لنبا چوڑا ہو تو اوسکے دونون کھونٹون کو جدا جدا باندھ یعنی آدھا کندھو نپر ڈال اور آدھے
سے شرمگاہ چھپا اور اگر کپڑا چھوٹا اور تنگ ہو تو صرف اپنی کمر ہی پر باندھ یعنی شرمگاہ چھپانا مقدم ہی یہ حضرت نے جابر سے فرمایا

۸۵۴ **ق** اَبُوْهُرَيْرَةَ اِذَا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ كَانَ عَلٰى كُلِّ بَابٍ مِّنْ اَبْوَابِ الْمَسْجِدِ مَلٰٓئِكَةٌ يَكْتُبُوْنَ الْاَوَّلَ
فَالْاَوَّلَ فَاِذَا جَلَسَ الْاِمَامُ طَوَوُا الصُّحُفَ وَجَآءُوْا يَسْتَمِعُوْنَ الذِّكْرَ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت
ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب جمعے کا دن ہوتا ہی تو مسجد کے سب دروازونپر فرشتے بیٹھتے ہین لکھتے جاتے ہین کہ فلانا شخص آیا اوسکے بعد فلانا پھر جب
امام خطبے کے واسطے منبر پر بیٹھا تو لپیٹ ڈالتے ہین اون کاغذون کو جنمین لوگون کے نام لکھتے جاتے تھے اور مسجد مین آتے ہین خدا کے ذکر سننے کو

ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب تک امام خطبہ نہین شروع کرتا تو آنے والون کو فرشتے لکھتے ہین تو اونکو زیادہ ثواب بھی ہوگا اور جب
خطبہ شروع ہوا تو اوس وقت آنے والے کا نام فرشتے اپنے دفتر مین نہین لکھتے حدیث مین اشارہ ہی کہ مسلمان جلد مسجد مین حاضر ہون

۱۵۵ **ق** اَبُوْمُوْسٰى اِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ دَفَعَ اللّٰهُ اِلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ يَهُوْدِيًّا اَوْ نَصْرَانِيًّا فَيَقُوْلُ هٰذَا فِكَاكُكَ
مِنَ النَّارِ مسلم مین ابو موسی رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب قیامت کا دن ہوگا تو خدا ہر ایک مسلمان کو ایک
یہودی یا ایک نصرانی دیویگا پھر فرماویگا کہ یہ تیری دوزخ کی مخلصی کا بدلا ہی یعنی تیرے بدلے یہودی یا نصرانی دوزخ مین جاویگا تو چھوٹ گیا

ف یہودیون نے بہت پیغمبرون کو نمانا اور قتل کیا اور نصرانیون نے حضرت عیسی کو خدا کا بیٹا ٹھہرایا اور ہمارے
حضرت کا انکار کیا اور مسلمانون نے حضرت کو مانا تو اگلے سب پیغمبرون کو بھی مانا سو اس واسطے خدا نے مسلمانون کا بدلا یہودیون اور
نصرانیون کو مقرر کیا یہ ظلم نہین یہ انصاف ہی کہ تابعدار کو شکر اور موذی منکر کو ٹکر لیکن یہ اون مسلمانون کے حق مین ہی جو بے عذاب بہشت
مین جاوینگے اس واسطے کہ حضرت اکثر مسلمانون کو شفاعت کر کے دوزخ سے نکلواوینگے اگر سب دوزخ سے بچتے تو شفاعت کی پھر

۸۵۶ کیا حاجت تھی **م** جَابِرٌ اِذَا كَفَّنَ اَحَدُكُمْ اَخَاهُ فَلْيُحَسِّنْ كَفَنَهٗ مسلم مین جابر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی
اپنے بھائی مسلمان کو کفن دیوے تو چاہیے اچھا ستھرا کفن دیوے **ف** یہ مطلب نہین کہ بہت قیمتی ہو بلکہ حلال مال کا سفید صاف پاک کپڑا
ہو اور اوسکے قدر اور لیاقت سے کمتر نہو

۸۵۷ **م** اَبُوْهُرَيْرَةَ اِذَا مَاتَ الْاِنْسَانُ انْقَطَعَ عَنْهُ عَمَلُهٗ اِلَّا مِنْ ثَلٰثَةٍ اِلَّا مِنْ
صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ اَوْ عِلْمٍ يُّنْتَفَعُ بِهٖ اَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ يَّدْعُوْ لَهٗ مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب
آدمی مر گیا تو اوسکا عمل کٹ گیا اور موقوف ہوا مگر تین طرح کے عمل موت کے بعد بھی اونکا ثواب نہین موقوف ہوتا ایک تو خیرات اور صدقہ جسکا
فائدہ ہمیشہ جاری رہے دوسرے وہ علم جس سے خلق فائدہ پاوے تیسرے نیکبخت بیٹا جو باپ کیواسطے دعا کرے **ف** یعنی نیک عمل کا ثواب زندگی تک ہی
بعد موت کے نہ عمل ہی نہ ثواب مگر ان تین عملونکا ثواب موت کے بعد بھی موقوف نہین ہوتا صدقہ جاری یعنی وہ نیک کام جسکا فائدہ خلقت کو سدا حاصل رہے جیسے
مسجد اور کنوان اور مدرسہ اور سرائے اور معافی کی زمین یا وقف زمین کا یا گھر کا یا کتاب کا اور علم جس سے خلقت کو فائدہ ہو یعنی لوگون کو علم دین پڑھاتا
دینی علم کی کتاب بناتا جیسے علم تفسیر اور علم حدیث اور علم فقہ یا کسی دین کی کتاب کا ترجمہ اور شرح کرنا تاکہ ناواقف مسلمان دین سے واقف
ہو جاوین اور نیک بیٹا یعنی بدکار بیٹے سے میت کو ثواب نہین حاصل مطلب اس حدیث کا یہ ہی کہ موت ہر دم سامنے ہی ایسا نہو کہ دین کی راہ سے
آدمی بے نام و نشان مر جاوے ان تین کامون مین سے جو ہوسکے اوسکی جلد فکر کرے اگر دنیا کا کچھ مقدور نہو تو اوسکے موافق صدقہ جاریہ کی

تدبیر کرے اگر علم ہو تو اوسکے باقی رہنے کی فکر کرے اور اگر اولاد ہو تو اونکو دین کی تعلیم کرے اور بُری صحبت اور بُرے کامون سے
بچاوے تاکہ موت کے بعد اونکی دعا سے فائدہ اوٹھاوے معلوم ہوا کہ مردہ حقیقت مین وہ ہی جسکا موت کے بعد کچھ نیک نشان نہ رہا **بیت** زندہ جاوید گشت
ہر کہ نکونام زیست ، کز عقبش ذکر خیر زندہ کند نام را ۸۵۸ **ق** ابن عمر اذا مات الرجل عرض علیہ مقعدہ بالغداۃ
والعشی ان کان من اھل الجنۃ فالجنۃ وان کان من اھل النار فالنار ثم یقال ھذا مقعدک الذی
تبعث الیہ یوم القیمۃ بخاری و مسلم مین عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب مرجاتا ہی مرد تو اوسکا اصلی مکان صبح
شام سامنے کیا جاتا ہی اگر وہ بہشتی ہی تو بہشت دکھائی جاتی ہی اور اگر دوزخی ہی تو دوزخ دکھائی جاتی ہی پھر اوس سے فرشتے کہتے ہین یہ تیرا
وہ مقام ہی کہ قیامت کے دن ہین تو بھیجا جاویگا **ف** دکھلانے کا یہ فائدہ کہ ایماندار خوش اور مشتاق ہو اور کافر کو رنج اور وحشت زیادہ ہو
۸۵۹ **ق** ابو موسی اذا مر احدکم فی مسجدنا او سوقنا و بیدہ نبل فلیاخذ بنصالھا ثم لیاخذ بنصالھا
ثم لیاخذ بنصالھا بخاری اور مسلم مین ابو موسی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی مسجد یا بازار مین گذرے اور ہاتھ مین تیر ہون
تو چاہیے کہ اونکی گانسی اپنے ہاتھ مین پکڑلیوے پھر گانسی پکڑلیوے پھر گانسی پکڑلیوے **ف** گانسی پکڑلینے کو اس واسطے فرمایا کہ
کسی شخص کو نہ لگجاوے اور تین بار اس واسطے فرمایا کہ لوگ اس حکم کو سہج نہ سمجھین اور مسجد اور بازار کو اس واسطے خاص ذکر کیا کہ وہان
اکثر ہجوم ہوتا ہی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مجمع مین چقماقی بندوق اور طپنچے کو دونون پاؤن پر چڑھا کر لیجانا درست نہین کہ اکثر
دغا ہوگئی ہی ۸۶۰ **ص** ابن مسعود اذا مر بالنطفۃ ثنتان و اربعون لیلۃ بعث اللہ الیھا ملکا فصورھا
وخلق سمعھا وبصرھا وجلدھا ولحمھا وعظامھا ثم قال یا رب اذکر ام انثی فیقضی ربک
ماشاء ویکتب الملک ثم یقول یا رب اجلہ فیقول ربک ماشاء ویکتب الملک ثم یقول یا رب
رزقہ فیقول ربک ماشاء ویکتب الملک ثم یخرج الملک بالصحیفۃ فی یدہ فلا یزید علی امر
ولا ینقص مسلم مین عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب نطفے پر بیالیس دن گذر جاتے ہین تو اوسکی طرف خدا فرشتے کو
بھیجتا ہی سو وہ اوسکی صورت بناتا ہی اور اوسکے کان اور آنکھ اور کھال اور گوشت اور ہڈیان جدا جدا بناتا ہی پھر فرشتہ کہتا ہی کہ ای رب
یہ مرد ہوگا یا عورت سو تیرا رب حکم دیتا ہی جیسا چاہتا ہی اور فرشتہ اوسکو لکھ لیتا ہی پھر فرشتہ پوچھتا ہی کہ ای رب اسکی زندگی کتنی ہی اور موت کب ہی
سو فرما دیتا ہی تیرا رب جتنا چاہتا ہی اور فرشتہ اوسکو لکھ لیتا ہی پھر فرشتہ پوچھتا ہی کہ ای رب اسکی روزی کتنی ہی سو خدا
فرما دیتا ہی جتنا چاہتا ہی اور فرشتہ اوسکو لکھ لیتا ہی پھر فرشتہ اوس حساب کے بند کو باہر نکال لاتا ہی اپنے ہاتھ مین پھر اوسمین نہ کچھ
بڑھتا ہی نہ گھٹتا **ف** فرشتے خدا کی طرف سے عالم کے سب کامون پر مقرر ہین لیکن حدیث سے معلوم ہوا کہ اونکے سپرد کامون مین
ایسا اختیار نہین رکھتے کہ جو چاہین سو کرین بلکہ ہر ایک کام مین ذری ذری بات کو خدا سے پوچھتے ہین سبحان اللہ کیا عالم اسکا نام ہی کہ عرش
سے فرش تک لاکھون فرشتے داروغہ ہین لیکن بدون اوسکے حکم نہ کوئی پتا ہلے نہ قطرہ گرے اور یہ جو عالم مین مشہور ہی کہ آدمی کی کھوپری
مین ماتھے پر جو نقش ہین وہ قسمت کا لکھا ہی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اس بات کی کچھ اصل نہین اس واسطے کہ قسمت کے حساب
کو فرشتہ باہر نکال لاتا ہی واللہ اعلم دوسرے باب کی حدیث مین تھا کہ چالیس دن نطفہ رہتا ہی اور چالیس دن خون بستہ ہوتا ہی اور
چالیس دن کے بعد گوشت بنتا ہی اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بیالیس ہی دن کے بعد گوشت اور ہڈیان بنتی ہین تو مطلب یہ کہ بیالیس

دن کے بعد بطور نفل کا ہوتا ہی اور کمال پوری صورت بعد چار مہینے کے ہوتی ہی تو دونون حدیثون کا ایک ہی مطلب ہوا واللہ اعلم **خ**

۸۶۱ ابو موسیٰ اِذَا مَرِضَ الْعَبْدُ اَوْ سَافَرَ كُتِبَ لَهٗ مِثْلُ مَا كَانَ يَعْمَلُ مُقِيْمًا صَحِيْحًا بخاری مین ابو موسیٰ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب بیمار رہتا ہی بندہ یا سفر کرتا ہی تو اوسکا ثواب ویسا ہی لکھا جاتا ہی جیسا وہ اپنے وطن مین اور صحت کی حالت مین کرتا تھا **ف** یعنی بیمار کی عبادت اور نماز خواہ بیٹھے ہو خواہ لیٹے خواہ تیمم سے تو اوسکا ثواب صحت کی نماز کے برابر ہی جو کھڑے ہوکر پڑھتا تھا وضو سے اور سفر کی دو رکعتونکا ثواب چار رکعت کے برابر ہی جیسا وطن مین پڑھتا تھا اور بعضے کہتے ہین کہ وظیفے اور نفلونکا بھی ثواب پاویگا جو حالت صحت اور وطن مین کرتا تھا اور اب بیماری اور سفر سے نہین کرسکتا

۸۶۲ **م** اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِذَا مَضٰى شَطْرُ اللَّيْلِ اَوْ ثُلُثَاهُ يَنْزِلُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اِلَى السَّمَآءِ الدُّنْيَا فَيَقُوْلُ هَلْ مِنْ سَائِلٍ فَيُعْطٰى هَلْ مِنْ دَاعٍ فَيُسْتَجَابَ لَهٗ هَلْ مِنْ مُسْتَغْفِرٍ فَيُغْفَرَ لَهٗ حَتّٰى يَنْفَجِرَ الصُّبْحُ وَيُرْوٰى مَنْ يُقْرِضُ غَيْرَ عَدُوْمٍ وَلَا ظَلُوْمٍ وَيُرْوٰى عَدِيْمٍ مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب آدھی رات جاتی ہی یا تہائی رات باقی رہے خدای تعالی بڑی برکت والا اوترتا ہی پہلے آسمان تک پھر فرماتا ہی کہ کوئی ہی مانگنے والا جو دیا جاوے کوئی ہی دعا کرنے والا تو اوسکی دعا قبول ہووے کوئی ہی گناہ بخشانے والا جسکے گناہ بخشے جاوین اسی طرح فرماتا ہی صبح تک اور ایک روایت مین یون ہی کہ خدا فرماتا ہی کہ کون قرض دے اوسکو جو مفلس قلاّج اور بے مار نہین یعنی خدا کو اور ایک روایت مین بجاے عدوم کے عدیم ہی لیکن مطلب ایک ہی ہی **ف** خدای تعالی جسم سے پاک ہی اوترنا چڑھنا اوسکی شان نہین تو مطلب یہ ہی کہ آدھی رات سے صبح تک رحمت الٰہی اپنے بندون پر نہایت متوجہ ہوتی ہی یہان تک کہ خود سوال اور دعا کا تقاضا فرماتا ہی تا کہ قبول کرے معلوم ہوا کہ وہ وقت نہایت برکت اور رحمت اور قبولیت کا ہی اسی واسطے اوس وقت کی نماز یعنی تہجد بعد فرض کے سب نفلون سے بہتر ہی افسوس صد افسوس کہ یہ دولت ہر رات کو ہو اور اہل غفلت اوس وقت نیند مین یا ناچ رنگ مین اوس دولت سے محروم رہین اللہ اپنے کرم سے اوس وقت کی نماز کا شوق ہمارے دلو نمین ڈالے اور اوسکی قدر ہمکو سمجھاوے اور یہ جو فرمایا کہ کون قرض دیوے اوسکو جو مفلس اور بے مار نہین یعنی قرض اس خیال سے مفلس کو نہین دیتے کہ یہ کہان سے ادا کریگا اور بدمعاملہ کو نہین دیتے کہ یہ لکھا جاویگا دغاباز ہی نہ ادا کریگا سو خدا فرماتا ہی کہ مین مفلس نہین کہ جو نہ دے سکون اور بے مار نہین جو دیتے ہوے ڈرتے ہو یعنی میری صفت غنی اور کریم ہی ایک کے عوض دس سے سات سو تک دیتا ہون پھر میری راہ مین دیتے ہوے تمکو کیا تامل ہی

۸۶۳ **م** اَبُوْ بَكْرَةَ اِذَا نَزَلَتْ اَوْ وَقَعَتْ فَمَنْ كَانَتْ لَهٗ اِبِلٌ فَلْيَلْحَقْ بِاِبِلِهٖ وَمَنْ كَانَتْ لَهٗ غَنَمٌ فَلْيَلْحَقْ بِغَنَمِهٖ وَمَنْ كَانَتْ لَهٗ اَرْضٌ فَلْيَلْحَقْ بِاَرْضِهٖ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ مَنْ لَمْ تَكُنْ لَهٗ اِبِلٌ وَّلَا غَنَمٌ وَّلَا اَرْضٌ قَالَ يَعْمِدُ اِلٰى سَيْفِهٖ فَيَدُقُّ عَلٰى حَدِّهٖ بِحَجَرٍ ثُمَّ لِيَنْجُ اِنِ اسْتَطَاعَ النَّجَآءَ اَللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ اَللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ اَللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ فَقَالَ رَجُلٌ اَرَاَيْتَ اِنْ اُكْرِهْتُ حَتّٰى يُنْطَلَقَ بِيْ اِلٰى اَحَدِ الصَّفَّيْنِ اَوْ اِحْدَى الْفِئَتَيْنِ فَضَرَبَنِيْ رَجُلٌ بِسَيْفِهٖ اَوْ يَجِيْٓءُ سَهْمٌ فَيَقْتُلُنِيْ قَالَ يَبُوْٓءُ بِاِثْمِهٖ وَاِثْمِكَ وَيَكُوْنُ مِنْ اَصْحَابِ النَّارِ مسلم مین ابو بکرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب فتنہ اور فساد میری امت مین اوترپڑے تو جسکے اونٹ ہون وہ اپنے اونٹونمین جا ملے اور جسکی بکریان ہون وہ اپنی بکریون مین جاملے اور جسکی کھیتی کی زمین ہو وہ اپنی زمین پاس جارہے

پھر ایک مرد نے کہا کہ بھلا فرمائیے تو جسکے نہ اونٹ ہون نہ بکریان نہ زمین وہ کیا کرے حضرتؐ نے فرمایا کہ وہ اپنی تلوار کا قصد کرے سو پتھر سے اوسکی باڑھ کو کوٹ ڈالے یعنی لڑنے کی چیز کوئی باقی نہ رکھے جو حوصلہ ہو لڑائی کا پھر جلدی کرے اپنے بچاؤ مین جتنی ہو سکے الٰہی مین تیرا حکم پونہچا چکا الٰہی مین تیرا حکم پونہچا چکا الٰہی مین تیرا حکم پونہچا چکا اسکو تین بار فرمایا پھر ایک مرد نے کہا بھلا بتلائیے تو کہ اگر مجھسے زبردستی کرین یہان تک کہ دو صفون مین یا دو گروہون مین کسی طرف کھینچ لیجاوین پھر وہان کوئی مجکو تلوار مارے یا کوئی تیر آوے اور مجکو قتل کرے حضرتؐ نے فرمایا کہ تیرا اور اوسکا گناہ اوسی پر پلٹ پڑیگا اور وہ دوزخیون مین داخل ہوگا **ف** حضرت کو معلوم تھا کہ میرے بعد فساد ہونگے اور مسلمانون مین قتل شروع ہوگا اسواسطے حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور اوسوقت مین گوشہ گیری بتلائی اکثر حضرتؐ کے اصحاب مثل عبداللہ بن عمر اور سعد بن ابی وقاص اور ابوبکرہ مسلمانون کی جنگ مین شریک نہوے بموجب اسی حدیث کے

۸۶۴ **ق** اِبْنُ عُمَرَ اِذَا نَصَحَ الْعَبْدُ لِسَيِّدِهٖ وَاَحْسَنَ عِبَادَةَ رَبِّهٖ كَانَ لَهُ الْاَجْرُ مَرَّتَيْنِ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب غلام نے اپنے مالک کی خیر خواہی کی اور اپنے خدا کی اچھی عبادت کی تو اوسکے دوہرے ثواب ہونگے **ف** یعنی ایک ثواب مجازی مالک کی اطاعت کا اور دوسرا ثواب حقیقی مالک کی اطاعت کا

۸۶۵ **خ** اَبُوْهُرَيْرَةَ اِذَا نَظَرَ اَحَدُكُمْ اِلٰى مَنْ فُضِّلَ عَلَيْهِ فِي الْمَالِ وَالْخَلْقِ فَلْيَنْظُرْ اِلٰى مَنْ هُوَ اَسْفَلُ مِنْهُ بخاری مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب کوئی دیکھے مال و صورت مین اپنے سے بہتر کو تو چاہیے کہ اپنے سے کمتر کو دیکھے **ف** یعنی جب کسی زیادہ مالدار یا خوبصورت کو دیکھے تو لازم ہی کہ جو اپنے سے کمتر ہین مال اور شکل مین اونکو دھیان کرے تاکہ اوسکو حسرت اور افسوس اور ناشکری نہ حاصل ہو اسواسطے کہ دنیا مین جو شخص ہی اوس سے ہزارون بدتر بھی عالم مین موجود ہین مثلاً اگر کوئی محتاج ہی تو ہزارون محتاج بھی ہین اور بیمار بھی ہین اور اگر کوئی محتاج اور بیمار ہی تو سیکڑون محتاج بھی ہین بیمار بھی ہین اور کافر بھی تو اون سے ہزار درجے یہ بہتر ہی سبحان اللہ حضرت نے عجب مجرب علاج بتلائی کہ اگر اسکا دھیان کرے تو کبھی رنج دل مین نہ آوے اور خدا کا شکوہ زبان سے نہ نکلے بلکہ شکر گزاری کیا کرے اور مصابیح مین پوری روایت یون ہی کہ دنیا مین کمتر لوگونکو دیکھے اور دین مین اپنے سے بہتر لوگونکو دھیان کرے تاکہ اپنی عبادت اور خوبیون سے غرور نہو لین سماوے مثلاً اگر یہ شخص نماز پنجگانہ پڑھتا ہی تو دوسرا تہجد بھی پڑھتا ہی تو وہی افضل ہوا اسی طرح لاکھون بندے ایک سے ایک عبادت اور پرہیزگاری مین بہتر موجود ہین اگر یہ دھیان کیا کریگا تو دینداری مین آپکو کمتر اور سست جانیگا اور اگر دینداری مین اپنے سے کمتر لوگون کو خیال کرے گا کہ فلانا نماز نہین پڑھتا فلانا مقدور دار ہو کر حج نہین کرتا زکوۃ نہین دیتا تو آپکو یہ شخص بہتر سمجھیگا اور یہی اسکے حق مین زہر ہی

۸۶۶ **خ** اَنَسٌ اِذَا نَعَسَ اَحَدُكُمْ فِي الصَّلٰوةِ فَلْيَنَمْ حَتّٰى يَعْلَمَ مَا يَقْرَأُ بخاری مین انسؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب تم مین سے کوئی نماز مین اونگھنے لگے تو اوسکو چاہیے کہ سو رہے یہان تک کہ جانے جو پڑھے **ف** یعنی سونے کے بعد جب ایسا ہوش ہو کہ اپنے پڑھنے کو سمجھے تب نماز پڑھے نیند کی حالت مین نماز اسواسطے منع فرمائی کہ ایسی حالت مین آدمی کہتا ہی کچھ اور نکلتا ہی اور کچھ

۸۶۷ **ق** عَائِشَةُ اِذَا نَعَسَ اَحَدُكُمْ وَهُوَ يُصَلِّي فَلْيَرْقُدْ حَتّٰى يَذْهَبَ عَنْهُ النَّوْمُ فَاِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا صَلّٰى وَهُوَ نَاعِسٌ لَا يَدْرِي لَعَلَّهٗ يَذْهَبُ يَسْتَغْفِرُ فَيَسُبُّ نَفْسَهٗ بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب تم مین سے کوئی اونگھے نماز پڑھتے تو چاہیے کہ سو رہے یہان تک کہ نیند جاتی رہے اسواسطے کہ جب تم مین سے کوئی نماز پڑھیگا اونگھتا تو اوسکو نہ معلوم ہوگا شاید وہ تو مغفرت

٨٦٨ مانگنے کا قصد کرے سو اپنی جان کو کوسنے لگے م ابو ہریرۃ اذا وجد احدکم فی بطنہ شیئا فاشکل علیہ
اخرج منہ شیء ام لا فلا یخرجن من المسجد حتی یسمع صوتا او یجد ریحا مسلم مین ابو ہریرہ رض سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی اپنے پیٹ مین کچھ گڑگڑاہٹ پاوے سو اوسکو شبہہ پڑے کہ اوسکے پیٹ سے کچھ نکلا یا نہین تو مسجد سے نہ نکلے یہان تک
کہ آواز سنے یا بدبو پاوے ف یعنی جب قراقر سے وضو ٹوٹنے کا شبہہ پڑے تو نماز نہ توڑے اور مسجد سے باہر نکلے اور جب حدث کی آواز سنے
٨٦٩ اور بدبو پاوے تو اوس صورت مین وضو گیا غرض کہ شبہے سے وضو نہین جاتا یقین سے جاتا ہی م طلحۃ اذا وضع احدکم بین یدیہ
مثل مؤخرۃ الرحل فلیصل ولا یبال من مر وراء ذلک مسلم مین طلحہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب
کسی نے اپنے آگے کجاوے کی پچھلی لکڑی کے برابر کوئی چیز رکھی تو چاہیے کہ نماز پڑھے اور کچھ خیال نکرے کہ اوسکی اوس طرف سے کون گذر گیا
ف یعنی اگر میدان مین نماز پڑھے تو ہاتھ کے برابر ایک لکڑی اپنے آگے گاڑ لیوے پھر بے دغدغہ نماز پڑھے جو چاہے آمدرفت کرے
٨٧٠ خ ابو سعید اذا وضعت الجنازۃ واحتملها الرجال علی اعناقہم فان کانت صالحۃ قالت
قدمونی وان کانت غیر صالحۃ قالت یا ویلها این تذهبون بها یسمع صوتها کل شیء
الا الانسان ولو سمعه صعق بخاری مین ابو سعید رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب جنازہ رکھا جاتا ہی اور اوسکو لوگ
اپنے مونڈھون پر اوٹھاتے ہین تو اگر نیک روح ہوتی ہی تو کہتی ہی مجکو آگے لیچلو اور اگر نیک نہین ہوتی تو کہتی ہی ای خرابی تم کدھر اوسکو
لیے جاتے ہو ہر چیز اوسکی آواز سنتی ہی سوا آدمی کے اور اگر آدمی اوسکو سنے تو چیخ مارے ف نیک آدمی کو ثواب نمود ہوتا ہی
٨٧١ تو مشتاق ہوتا ہی اور بد آدمی عذاب قبر کے خوف سے گھبراتا ہی م ثوبان اذا وضع السیف فی امتی لم یرفع عنها
الی یوم القیمۃ مسلم مین ثوبان رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب سے کہ میری امت مین تلوار ڈالی جاویگی تو اوس سے قیامت تک
نہ اوٹھے گی ف حضرت بیٹھے تھے اور حضرت عثمان رض اوس طرف سے نکلے حضرت نے فرمایا کہ یہ شخص مظلوم مارا جاویگا پھر یہ حدیث فرمائی
یعنی جب سے اس امت مین خونریزی اور فساد شروع ہوگا قیامت تک نہ موقوف ہوگا یہ حدیث معجزہ ہی کہ جیسا حضرت نے فرمایا اب تک
٨٧٢ ویسا ہی ہوا ق عایشۃ اذا وضع العشاء واقیمت الصلوۃ فابدؤا بالعشاء بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رض
سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب رات کا کھانا تیار ہو اور عشا کی نماز کی اقامت ہو تو تم کھانے کی ابتدا کرو ف یعنی
اول کھانے سے فراغت کرو پھر نماز پڑھو تاکہ تسکین سے نماز ہو کھانے کی طرف نہ دل لگا رہے ف حسن صغانی اس کتاب کے مصنف نے
کہا کہ مجکو مدت سے آرزو تھی کہ مین حضرت کو خواب مین دیکھون اور کسی حدیث کی صحت حضرت سے تحقیق کرون تاکہ مجکو اعلی رتبے کی سند حاصل ہو
اور اس آرزو مین بہت برس گذرے آخر شب ہفتے کی شب ذیقعد کی اٹھارہوین تاریخ سن چھ سو گیارہ ہجری مین فجر کے قریب مینے
خواب مین دیکھا کہ گویا مینے چھت پر مغرب کی نماز شروع کی اور حضرت بیٹھے رات کا کھانا کھاتے ہین اور حضرت کے ساتھ اور چند لوگ ہین
سو حضرت نے مجکو کھانے کے واسطے بلایا مینے چاہا کہ نماز پڑھ کے جواب دون تو مجکو ابو سعید بن معلی کی وہ بات یاد آئی کہ حضرت نے اونکو پکارا
تھا اور وہ نماز پڑھتے تھے سو اونھون نے بے نماز پڑھے جواب ندیا حضرت نے فرمایا کاہے نہین کیا فرمایا کہ جواب دو خدا کو اور اوسکے رسول کو
جب تمکو بلاوے اس خیال سے مین حضرت کے پاس گیا تو مینے کہا کہ یا رسول اللہ کیا یہ حدیث صحیح ہی کہ جب رات کا کھانا تیار ہو تو اول کھانا
٨٧٣ شروع کرو حضرت نے فرمایا کہ ہان یعنی یہ حدیث صحیح ہی خ م ابو ہریرۃ اذا وقع الذباب فی شراب احدکم

فَلْيَغْمِسْهُ ثُمَّ لِيَنْزِعْهُ فَاِنَّ فِي اَحَدِ جَنَاحَيْهِ دَآءً وَّفِي الْاٰخَرِ شِفَاءً بخاری مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب تمہارے پانی مین مکھی گر پڑے تو چاہیے کہ اوسکو ڈبو دے پھر اوسکو نکال ڈالے اس واسطے کہ اوسکے ایک پر مین مرض ہی اور دوسرے پر مین شفا ہی **ف** دوسری روایت یون ہی کہ مکھی اپنے شفا کے پر کو اونچا رکھتی ہی اور بیماری کے پر کو نیچے رکھتی ہی آج حدیث سے معلوم ہوا کہ بے خون کے حیوان مرنے سے پانی ناپاک نہین ہوتا

٨٧٤ **م** جَابِرٌ اِذَا وَقَعَتْ لُقْمَةُ اَحَدِكُمْ فَلْيَاْخُذْهَا فَلْيُمِطْ مَا كَانَ بِهَا مِنْ اَذًى وَّلْيَاْكُلْهَا وَلَا يَدَعْهَا لِلشَّيْطَانِ وَلَا يَمْسَحْ يَدَهُ بِالْمِنْدِيْلِ حَتّٰى يَلْعَقَ اَصَابِعَهُ فَاِنَّهُ لَا يَدْرِيْ فِيْ اَيِّ طَعَامِهِ الْبَرَكَةُ مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب تم مین سے کسیکا لقمہ گر پڑے تو چاہیے کہ اوسکو اوٹھا لیوے اور جو گرد غبار اوسپر لگا ہو اوسکو دور کرے اور چاہیے کہ اوسکو کھاوے اور اوسکو شیطان کے واسطے نہ چھوڑے اور اپنا ہاتھ رومال مین نہ پونچھے جب تک کہ اپنی اونگلیان نہ چاٹے اس واسطے کہ وہ نہین جانتا کہ اوسکے کھانے کی کس چیز مین برکت ہی **ف** گرا لقمہ نہ لینا غرور کی دلیل ہی کہ ناحق ضائع کرتا ہی اور اونگلیان چاٹنے سے غرور دفع ہوتا ہی اور برکت کی امید علاوہ ہی

٨٧٥ **م** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُغَفَّلٍ اِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِي الْاِنَاءِ فَاغْسِلُوْهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ وَّعَفِّرُوْهُ الثَّامِنَةَ فِي التُّرَابِ مسلم مین عبد اللہ بن مغفلؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب برتن مین کتا مونہہ ڈالے تو اوسکو سات بار دھوؤ اور آٹھوین بار خاک مٹی سے مانجو

٨٧٦ **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ وَجَابِرُ بْنُ سَمُرَةَ اِذَا هَلَكَ كِسْرٰى فَلَا كِسْرٰى بَعْدَهُ وَاِذَا هَلَكَ قَيْصَرُ فَلَا قَيْصَرَ بَعْدَهُ وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَتُنْفَقَنَّ كُنُوْزُهُمَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ اور جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب ایران کا بادشاہ ہلاک ہوگا تو اوسکے بعد کوئی وہانکا بادشاہ نہوگا اور جب روم کا بادشاہ ہلاک ہوگا تو کوئی اوسکے بعد وہانکا بادشاہ نہوگا اور قسم ہی اوس ذات پاک کی جسکے قابو مین محمدؐ کی جان ہی کہ مقرر اون دونون ملکون کے خزانے خدا کی راہ مین بانٹے جاوینگے **ف** یعنی روم اور ایران کے بادشاہون کے خاندان مین سلطنت نرہیگی اسلام کا عمل وہان ہوگا یہ حدیث معجزہ ہی جیسا حضرتؐ نے فرمایا ویسا ہی ہوا چنانچہ ایران عمر فاروقؓ کی خلافت مین فتح ہوا اور چھتیس ہزار کا لشکر اسلام تھا ہر سپاہی کو بارہ ہزار درم ملے تھے تو اس حساب سے سب خزانہ ایران کا بیالیس کروڑ ہوا اور اسی طرح روم بھی مسلمانون کے ہاتھ سے فتح ہوا اور وہانکا خزانہ بھی لشکر اسلام مین تقسیم ہوا

معجزہ فتح روم و ایران

٨٧٧ **خ** جَابِرٌ اِذَا هَمَّ اَحَدُكُمْ بِالْاَمْرِ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ مِنْ غَيْرِ الْفَرِيْضَةِ ثُمَّ لِيَقُلِ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْتَخِيْرُكَ بِعِلْمِكَ وَاَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَاَسْاَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيْمِ فَاِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ خَيْرٌ لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ وَمَعَاشِيْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِيْ اَوْ قَالَ عَاجِلِ اَمْرِيْ وَاٰجِلِهٖ فَاقْدُرْهُ لِيْ وَيَسِّرْهُ لِيْ ثُمَّ بَارِكْ لِيْ فِيْهِ اَللّٰهُمَّ وَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّ لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ وَمَعَاشِيْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِيْ اَوْ قَالَ فِيْ عَاجِلِ اَمْرِيْ وَاٰجِلِهٖ فَاصْرِفْهُ عَنِّيْ وَاصْرِفْنِيْ عَنْهُ وَاقْدُرْ لِيَ الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ ثُمَّ رَضِّنِيْ بِهٖ بخاری مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب تم مین سے کوئی شخص کسی کام کا ارادہ کرے تو چاہیے کہ دو رکعتین فرض کے سوا پڑھے یعنی نفل کی نیت کرے پھر یہ دعا پڑھے اللہم سے آخر تک یعنی الٰہی مین تجسے خیریت مانگتا ہون تیرے علم کے وسیلے سے اور تجسے قدرت مانگتا ہون تیری قدرت کے وسیلے سے اور سوال کرتا ہون

بیان نماز استخارہ

میرے بڑے فضل سے سو مقرر تو قادر ہی مجکو قدرت نہین اور تو جانتا ہی اور مین نہین جانتا اور تو سب چھپی چیزون کا داناہی الٰہی اگر تو
جانتا ہو کہ یہ کام بہتر ہی میرے واسطے میرے دین اور دنیا مین اور انجام کار مین یا یون فرمایا کہ میری دنیا اور عاقبت مین تو اوسکو میرے واسطے مقدر کر
اور اوسکو میرے واسطے آسان کرے پھر اوسمین میرے واسطے برکت دے الٰہی اور اگر تو جانتا ہو کہ یہ کام میرے حق مین برا ہی میرے دین اور دنیا مین
اور انجام کار مین یا یون فرمایا کہ میری دنیا اور عاقبت مین تو اوسکو ہٹادے مجھسے اور ہٹادے مجکو اوس سے اور مقدر کر دے میرے واسطے
بہتر کام کو جہان کہین کہ ہو پھر مجکو اوس سے راضی کرے **ف** جابر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے ہمکو استخارہ سکھلایا جیسے قرآن
سکھلایا یعنی جب کسی کام کا قصد کرے تو سنت ہی کہ دو رکعت پڑھکے یہ دعا کرے اور اوس کام کا نام لیوے تین روز یا سات روز اسیطرح کرے
انجام بخیر ہوگا یا خواب مین کچھ حال معلوم ہوگا یا دل مین کرنا یا نکرنا جم جاویگا غرض کہ جسنے کہ جس کام مین اسطرح استخارہ کیا اوسکا نقصان نہین یہ سنت استخارہ
اسیطرح ہی اور جو شیعہ تسبیح سے استخارہ کرتے ہین یا بعضے لوگ اور طریقون سے استخارہ کرتے ہین سو اصل ہی غیب دریافت کرنے کا شرع مین کوئی قاعدہ مقرر نہین

٨٧٦ **فصل** اس فصل مین وہ حدیث ہی جسکے سر پر اذ ہی **ق** عَبْدُ اللهِ بْنُ زَمْعَةَ اِذِ انْبَعَثَ اَشْقَاهَا انْبَعَثَ لَهَا رَجُلٌ
عَزِيْزٌ عَارِمٌ مَنِيْعٌ فِيْ رَهْطِهِ مِثْلُ اَبِيْ زَمْعَةَ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن زمعہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب اونٹنی
کی کونچین کاٹنے کو قوم ثمود کا بڑا بدبخت اوٹھا اوسکی طرف ایک مرد اوٹھا جو اپنی قوم مین سردار بے شرم بڑا دبنگ تھا ابو زمعہ کے برابر **ف**
ابو زمعہ ایک بڑا کافر تھا حضرت کو بہت تکلیف دیتا تھا آخر کو اندھا ہوگیا تھا اور اوسکے بیٹے جنگ بدر مین مارے گئے حضرت نے اس حدیث
مین اوس ملعون کی قوم ثمود کے بدبخت سے مثال دی یعنی قدار بن سالف قوم ثمود کا شقی ایسا ناپاک تھا جیسے ابو زمعہ ہی اس امت مین

اَلْبَابُ الْخَامِسُ

٨٧٩ پانچوین باب مین چند قسم کی احادیث ہین اول قسم وہ حدیثین ہین جنکے سر پر ما ہی **ق** اَنَسٌ مَا اَجِدُ لَكُمْ اِلَّا
اَنْ تَلْحَقُوْا بِالذَّوْدِ **قَالَهُ** لِرَهْطٍ مِنْ عُكْلٍ ثَمَانِيَةٍ اِجْتَوَوُا الْمَدِيْنَةَ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللهِ اَبْغِنَا
رِسْلًا بخاری اور مسلم مین انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین تمھارے واسطے کوئی علاج نہین پاتا سوا اسکے کہ تم اونٹونمین جا رہو
یہ حضرت نے قوم عکل کے آٹھ آدمیون سے فرمایا اونکو مدینے کی آب و ہوا ناموافق پڑی تھی سو اونھون نے کہا کہ یا رسول اللہ ہمارے واسطے دودھ
تلاش کیجیے **ف** چند لوگ مسلمان ہوکر مدینے مین بیمار ہوگئے جلندھر کی بیماری اونکو تھی حضرت کے اونٹ چرائی پر تھے اونکو وہان بھیجدیا
جب وہ دودھ سے اچھے ہوگئے تو چرانے والے کو اندھا کر اوسکو قتل کرکے اونٹ ہانک لیچلے حضرت نے اونکو پکڑ منگوایا اور گرم سلائی
اونکی آنکھونمین ڈالکے اندھا کیا پھر اونکے ہاتھ پاون کٹوا ڈالے آخر کو مرگئے شرع مین قطاع الطریق اور ڈاکہ مارنے والون کی یہی سزا ہی

٨٨٠ **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ مَا اَذِنَ اللهُ لِشَيْءٍ كَاَذَنِهِ لِنَبِيٍّ يَتَغَنّٰى بِالْقُرْاٰنِ يَجْهَرُ بِهِ بخاری و مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا نے کوئی چیز ایسا مندی سے نہین سنی پیغمبر کی قرأت کے برابر جبکہ پیغمبر خوش آوازی سے قرآن پڑھے پکار کے یعنی
پیغمبر کا قرآن پڑھنا آواز سے خدا کو بہت پسند ہی **ف** قرآن خوش آوازی سے پڑھنا درست ہی بلکہ مستحب بشرطیکہ حروف
٨٨١ کی کمی زیادتی نہو اور راگ راگنی کی رعایت نکرے اور معانی مین خلل نہ پڑے **خ** اَبُوْ هُرَيْرَةَ مَا اُعْطِيْكُمْ وَلَا اَمْنَعُكُمْ
اِنَّمَا اَنَا قَاسِمٌ اَضَعُ حَيْثُ اُمِرْتُ بخاری مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین تمکو نہین دیتا اور تم سے
نہین روکتا مین تو صرف تقسیم کرنے والا ہون رکھتا ہون جہان مجکو حکم ہوتا ہی **ف** حضرت نے ایکبار مال تقسیم کیا بعضے لوگون نے

٨٩٢ زیادہ مانگا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی دینا اور نہ دینا میری طرف سے نہیں خدا کی طرف سے ہی **خ** اَلْمِقْدَامُ بْنُ مَعْدِيْكَرِبَ مَا اَكَلَ اَحَدٌ طَعَامًا قَطُّ خَيْرًا مِنْ اَنْ يَّاْكُلَ مِنْ عَمَلِ يَدِهٖ وَاِنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ دَاوُدَ كَانَ يَاْكُلُ مِنْ عَمَلِ يَدِهٖ بخاری مین مقدام بن معدیکربؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کسی نے کوئی کھانا کبھی اپنے ہاتھ کے کسب سے بہتر نہین کھایا اور البتہ خدا کا پیغمبر داودؑ اپنے ہاتھ کے کسب سے کھاتا تھا **ف** بقدر قوت کے کسب کرنا فرض ہی اور ہاتھ کا کسب زیادہ تر حلال اور طیب ہی حضرت داودؑ رات کو گشت کے واسطے نکلے حضرت جبرئیلؑ آدمی کی صورت ہو کر سامنے ہوے حضرت داودؑ نے پوچھا کہ داود کیسا آدمی ہی اونھون نے کہا کہ خوب آدمی ہی لیکن اوسمین یہ خصلت اچھی نہین کہ ملک کے محصول سے کھاتا ہی اور بہتر آدمی وہ ہی جو ہاتھ کے کسب سے کھاوے حضرت داودؑ نے جناب الٰہی مین عرض کی کہ الٰہی مجھکو کوئی پیشہ سکھلادے خدا نے اونکو زرہ بنانا تعلیم کیا پھر حضرت داودؑ اوسی کسب سے اپنا خرچ کرتے تھے

٨٩٣ **م** مُسْتَوْرِدُ الْفِهْرِيُّ مَا الدُّنْيَا فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا كَمَا يَجْعَلُ اَحَدُكُمْ اِصْبَعَهُ السَّبَّابَةَ فِي الْيَمِّ فَلْيَنْظُرْ بِمَ تَرْجِعُ مسلم مین مستورد سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین ہی دنیا آخرت کے روبرو مگر جیسے کہ کوئی اپنی کلمے کی اونگلی دریا مین ڈالے پھر دیکھے کہ کس قدر پانی لگا لاوےگی **ف** یعنی آخرت کے روبرو دنیا نہایت حقیر اور قلیل ہی جیسے دریا کے روبرو قطرہ

٨٩٤ **ع** جہ نسبت خاک را با عالم پاک **خ** اِبْنُ عَبَّاسٍ مَا الْعَمَلُ فِيْ اَيَّامٍ اَفْضَلَ مِنْهَا فِيْ هٰذِهِ الْاَيَّامِ قَالُوْا وَلَا الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَالَ وَلَا الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اِلَّا رَجُلٌ خَرَجَ يُخَاطِرُ بِنَفْسِهٖ وَمَالِهٖ فَلَمْ يَرْجِعْ بِشَيْءٍ يَعْنِيْ اَيَّامَ الْعَشْرِ بخاری مین عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ عمل کرنا کوئی دنون مین افضل نہین ہی ان دنون سے یعنی ذیحجہ کے دس دنون سے اصحاب نے کہا اور راہ خدا مین جہاد کرنا بھی اس سے افضل نہین فرمایا اور راہ خدا مین جہاد کرنا بھی اس سے افضل نہین مگر اوس مرد کا جہاد افضل ہی کہ جو نکلا اپنا جان او مال نثار کرتا پھر نہ پلٹا کچھ لیکر یعنی شہید ہو گیا **ف** معلوم ہوا کہ عشرہ ذیحجہ کے برابر کوئی ایام کی عبادت افضل نہین

٨٩٥ **خ** عَائِشَةُ مَا اَنَا بِقَارِئٍ **قَالَهٗ** لِلْمَلَكِ الَّذِيْ جَاءَهٗ بِغَارِ حِرَاءٍ فَقَالَ اقْرَاْ قَالَ فَاَخَذَنِيْ فَغَطَّنِيْ حَتّٰى بَلَغَ مِنِّي الْجَهْدُ ثُمَّ اَرْسَلَنِيْ فَقَالَ اقْرَاْ فَقُلْتُ مَا اَنَا بِقَارِئٍ فَاَخَذَنِيْ فَغَطَّنِي الثَّانِيَةَ حَتّٰى بَلَغَ مِنِّي الْجَهْدُ ثُمَّ اَرْسَلَنِيْ فَقَالَ اقْرَاْ فَقُلْتُ مَا اَنَا بِقَارِئٍ فَاَخَذَنِيْ فَغَطَّنِي الثَّالِثَةَ حَتّٰى بَلَغَ مِنِّي الْجَهْدُ ثُمَّ اَرْسَلَنِيْ فَقَالَ اقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ اقْرَاْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ الَّذِيْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ بخاری مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین تو پڑھا نہین یہ حضرت نے اوس فرشتے سے فرمایا جو حضرت پاس حرا پہاڑ کے غار مین آیا تھا سو اونسے حضرت سے کہا کہ پڑھ حضرت نے فرمایا پھر اوسنے مجھکو پکڑا اور سخت دابا یہان تک کہ مجھکو طاقت نرہی پھر اوسنے مجھکو چھوڑ دیا اور کہا کہ پڑھ مینے کہا کہ مین تو پڑھا نہین ہوا اوسنے مجھکو پکڑا اور دوسری بار دبایا یہان تک کہ مجھکو طاقت نرہی پھر اوسنے مجھکو چھوڑا اور کہا کہ پڑھ مینے کہا کہ مین تو پڑھا نہین ہوا اوسنے مجھکو پکڑا اور تیسری بار دبایا یہان تک کہ مجھکو طاقت نرہی پھر اوسنے مجھکو چھوڑ دیا اور کہا کہ پڑھ اپنے رب کا نام جسنے پیدا کیا بنایا آدمی کو خون کی پھٹکی سے پڑھ اور تیرا رب بڑا بزرگ ہی جسنے قلم کے سبب سے علم دیا سکھایا آدمی کو جسکی اوسکو خبر تھی **ف** حضرت جب چالیس برس کے ہوے اور پیغمبری کا زمانہ قریب ہوا تو حضرت نے گوشہ گیری اختیار کی مکے مین ایک حرا پہاڑ ہی اوسکے غار مین جاکر او ذکر مین رہتے اور غیب کی آوازین سنتے درخت اور پتھر حضرت کو سلام کرتے جو خواب دیکھتے سو

ٹھیک ہوتے چھ مہینے اسی حالت مین گذرے پھر سورۂ اقرا کی پانچ آیتین حضرت جبرئیل لے آئے ریشمی کپڑے پر لکھین تھین حضرت
حرف شناس تھے نہ پڑھ سکے حضرت جبرئیل نے حضرت کو دبایا اور علم لدنی دیا پھر حضرت گھر مین تشریف لائے دل حضرت کا کانپتا تھا
حضرت خدیجہؓ سے فرمایا کہ مجکو اوڑھاؤ جب حضرت کو تسکین ہوئی حضرت خدیجہؓ سے یہ سب حال کہا اور فرمایا کہ مجکو اپنی جان کا خوف ہی حضرت خدیجہؓ
نے کہا نہین ہونیکا آپ خوش رہیے خدا آپ کو ہرگز نہ برباد کریگا آپ تو راست گو ہین برادر پرور ہین محتاج کو دیتے ہین عاجز کا کام کر دیتے ہین مہمانداری
کرتے ہین لوگون کے مصائب مین کام آتے ہین پھر حضرت خدیجہ حضرت کو ورقہ بن نوفل کے پاس لیگئین اسواسطے کہ وہ شخص انجیل کا
عالم تھا اور بڈھا اور اندھا ہوگیا تھا اوسنے جب حضرت سے یہ سب حال سنا تو کہا کہ یہ فرشتہ ناموس ہی جو حضرت موسیٰؑ پر اوترا تھا یعنی جبرئیلؑ
کاش مین جوان ہوتا کاش مین زندہ ہوتا جس وقت کہ تیرا قوم تجکو نکالیگا حضرت نے فرمایا کہ کیا میرا قوم مجکو نکال دیگا ورقہ نے کہا کہان
٨٨٦ یہی سنت ہی سب پیغمبرون کی پھر اسکے بعد تین برس وحی نہ اوتری پھر سورۂ مدثر اوترا اور قرآن اوترنا متواتر ہوا **ف** اَبُو هُرَيرَةَ
مَا اَنزَلَ اللهُ عَلَيَّ فِيهَا شَيئًا اِلَّا هٰذِهِ الاٰيَةَ الفَاذَّةَ الجَامِعَةَ فَمَن يَّعمَل مِثقَالَ ذَرَّةٍ خَيرًا
يَّرَهٗ وَمَن يَّعمَل مِثقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ **قَالَهٗ** حِينَ سُئِلَ عَنِ الحُمُرِ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا نے اس مقدمے مین کیر اور کچھ نہین اوتارا مگر یہی ایک آیت جو سبکو شامل ہی کہ جو ذرہ برابر نیکی
کریگا سو دیکھیگا اور جو ذرہ برابر بدی کریگا سو دیکھیگا **ف** لوگون نے حضرت سے سوال کیا کہ گدھون مین زکوۃ ہی یا نہین تب
حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی ہر چند ان مین زکوۃ واجب نہین لیکن اگر کوئی راہ خدا مین دیگا مقرر ثواب پاویگا اسواسطے کہ اندک نیکی کا
ثواب اور اندک بدی کا عذاب وبرو آویگا ہدایہ مین لکھا ہی کہ گدھون مین زکوۃ نہین لیکن سوداگری کی نیت سے زکوۃ واجب ہی
٨٨٧ **ه** اَبُو هُرَيرَةَ مَا اَنزَلَ اللهُ مِنَ السَّمَآءِ مِن بَرَكَةٍ اِلَّا اَصبَحَ فَرِيقٌ مِّنَ النَّاسِ بِهَا كَافِرِينَ
يُنزِلُ اللهُ الغَيثَ فَيَقُولُونَ بِكَوكَبِ كَذَا وَكَذَا مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین اوتاری خدا نے
٨٨٨ کوئی برکت آسمان سے مگر بعضے لوگ اوسکے منکر ہوتے ہین خدا تو مینھہ برساتا ہی سو لوگ کہتے ہین کہ فلانے اور فلانے ستارے کی تاثیر سے برسا **خ** اَبُو هُرَيرَةَ
مَا اَنزَلَ اللهُ مِن دَآءٍ اِلَّا اَنزَلَ لَهٗ شِفَآءً بخاری مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین اوتارا خدا نے کوئی
مرض مگر اوسکی شفا بھی اوتاری ہی **ف** حضرت سلیمانؑ کو حق تعالی نے دواؤن کے خواص الہام کیے اکثر طب اونھین سے معلوم
ہوئی معلوم ہوا کہ علم طب سیکھنا درست ہی خدا کو شافی جان کے دوا اعلاج کرنا توکل کے مخالف نہین سواسطے کہ حضرت نے بہت علاج کی ہی
٨٨٩ **خ** اَبُو هُرَيرَةَ مَا بَعَثَ اللهُ مِن نَّبِيٍّ وَّلَا استَخلَفَ خَلِيفَةً اِلَّا كَانَت لَهٗ بِطَانَتَانِ بِطَانَةٌ تَأمُرُهٗ
بِالمَعرُوفِ وَتَحُضُّهٗ عَلَيهِ وَبِطَانَةٌ تَأمُرُهٗ بِالشَّرِّ وَتَحُضُّهٗ عَلَيهِ وَالمَعصُومُ مَن عَصَمَهُ اللهُ بخاری
مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا نے کوئی پیغمبر نہین بھیجا اور نہ کوئی خلیفہ مقرر کیا مگر اوسکے دو چھپے رفیق ہوتے ہین ایک
رفیق تو اوسکو نیک کام بتلاتا ہی اور اوسپر رغبت دلاتا ہی اور دوسرا رفیق بدکام سکھلاتا ہی اور اوسپر رغبت دلاتا ہی اور گناہون سے تو وہی
معصوم ہی جسکو خدا بچاوے **ف** یعنی فرشتہ اور شیطان پیغمبر اور خلیفہ کے بھی ساتھ ہوتا ہی لیکن پیغمبر تو معصوم ہین اس واسطے
حق تعالی شیطان کو مغلوب رکھتا ہی پیغمبر پر اوسکا قابو نہین چلتا چنانچہ حضرت نے فرمایا ہی کہ شیطان میرے تابع ہوگیا ہی مجکو بدکام کا
وسوسہ نہین دیتا ہی خلاصہ یہ کہ پیغمبر کے سوا کوئی معصوم نہین اگرچہ امام اور ولی ہو شیطان سے نڈر نہین ہو سکتا یہی عقیدہ ہی

۸۵۰ اہل سنت کا خ ابو ھریرۃ ما بعث اللہ نبیا الا رعی الغنم فقال لو اوانت فقال نعم کنت
ارعاھا علی قراریط لاھل مکۃ بخاری مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا نے کوئی ایسا پیغمبر نہین بھیجا
جسنے بکریان نہ چرائی ہون صحابہ نے کہا اور کیا آپ نے بھی بکریان چرائین ہین حضرت نے فرمایا کہ ہان مینے بھی مکے والون کی بکریان چند
قیراط کی مزدوری پر چرائین ہین ف بکریان چرانے مین یہ حکمت ہی تا پیغمبر گلہ بانی سیکھین تاکہ آدمیون کی سرداری کرین
قیراط پانچ جو کے برابر ہوتا ہی سونے کے

۸۵۱ ھ ھشام بن عامر الانصاری م ما بین خلق آدم الی قیام الساعۃ
خلق اکبر من الدجال مسلم مین ہشام بن عامر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ آدم کی خلقت سے قیامت تک کوئی مخلوق شر و فساد
مین دجال سے بڑا نہین ف یعنی سب مفسدون اور گمراہ کرنے والون سے دجال زیادہ تر ہی عالم مین کوئی بلا اسکے برابر نہین ق

۸۵۲ اسامۃ بن زید ما ترکت بعدی فتنۃ اضر علی الرجال من النساء بخاری اور مسلم مین اسامہ بن زید رض سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین چھوڑا مینے اپنے بعد کوئی فتنہ جو زیادہ ضرر پونہچانے والا ہو مردون پر عورتون سے ف یعنی
مردون کے حق مین عورتون کے برابر کوئی بلا اور فتنہ نہین اسواسطے کہ اونکا لگھونا اور حرام کاری اور اونکی اطاعت دین مین خلل ڈالتی ہی غرض کہ
اکثر فساد عورتون کے سبب سے ہوتے ہین اسواسطے حضرت کو زیادہ تشویش تھی ق

۸۵۳ ابن عمر ما تزال المسألۃ بالعبد حتی یلقی
اللہ وما فی وجھہ مزعۃ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمیشہ سوال کرنا آدمی کا یہ نوبت
پونہچا دیگا کہ خدا کو ملیگا مونہہ پر ایک بوٹی بھی نہوگی ف یعنی لوگون سے سوال کرنے والا قیامت مین نہایت ذلیل ہوگا ق

۸۵۴ ابن عمر ما حق امرئ مسلم یتم علیہ ثلث لیال الا وعندہ وصیۃ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمر رض سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین لائق ہی مسلمان مرد کو کہ اوسپر تین راتین گذرین بے وصیت کے ف یعنی جسپر لوگون کا قرض ہو یا کسیکی
امانت ہو اوسپر لازم ہی کہ اپنے پاس اوسکی وصیت لکھہ رکھے تاکہ اوسکے بعد اوسکے وارث اوسپر عمل کرین اسواسطے کہ آدمی
کو اپنی موت معلوم نہین پس وصیت لکھہ رکھنا ایسی صورت مین تو واجب ہی اور اگر کسیکا لینا دینا نہو تو وصیت کرنا واجب نہین مستحب ہی

۸۵۵ ق المسور بن مخرمۃ ومروان بن الحکم ما خلات القصواء وما ذاک لھا بخلق ولکن
حبسھا حابس الفیل والذی نفسی بیدہ لا یسألونی خطۃ یعظمون فیھا حرمات اللہ
الا اعطیتھم ایاھا بخاری اور مسلم مین مسور بن مخرمہ اور مروان بن حکم سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین تھک گئی
اونٹنی جسکا قصوی نام ہی اور یہ اوسکی خو نہین لیکن اوسکو بند کیا ہی ہاتھی کے بند کرنے والے نے یعنی خدا نے قسم ہی اوس ذات پاک کی
جسکے قابو مین میری جان ہی کہ اگر لوگ مجھسے مانگینگے کوئی کام جسمین آداب خدا کی تعظیم کرین مگر کہ مین اونکو دونگا یعنی وہ بات قبول کرونگا
ف حضرت چھٹے سال احرام باندھکے مدینے سے مکے کو چلے عمرہ کرنے کو راہ مین اونٹنی حضرت کی بیٹھہ گئی اصحاب نے کہا کہ اونٹنی
تھک گئی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی تو اونٹنی کھڑی ہوئی پھر حضرت صلح کرکے پلٹ آئے چنانچہ اسکا مفصل قصہ دوسرے باب مین ہو چکا

۸۵۶ ق انس ما راینا من شیء وان وجدناہ لبحرا یعنی فرس ابی طلحۃ الذی کان یقال لہ مندوب
بخاری اور مسلم مین انس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمنے تو کچھہ نہین دیکھا اور اس گھوڑے کا قدم تو دریا پایا مراد ابو طلحہ کا گھوڑا ہی جسکو
مندوب کہتے تھے ف ایکبار مدینے مین بڑی ہول پڑی رات کو حضرت ابو طلحہ کا گھوڑا عاریت لیکر سوار ہوکے تنہا

بیان کمال تیزی قدم حضرت صلی اللہ علیہ وسلم و تیز قدم گھوڑون پر بیان اقدام

سب سے آگے نکل گئے اصحاب پیچھے دوڑے جب معلوم ہوا کہ کچھ نہ تھا تو حضرت وہان سے پھرے تب حدیث فرمائی یہ گھوڑا نہایت سست قدم
مشہور تھا حضرت کی برکت سے نہایت تیز قدم ہو گیا چنانچہ حضرت نے اوسکی تعریف کی اس حدیث سے کمال شجاعت حضرت کی معلوم ہوئی کہ
خوف کی حالت مین رات کو تنہا آگے بڑھ جانا کمال شجاعت پر دلیل ہی ق اَبُوْ سَعِیْدٍ مَا رُزِقَ الْعَبْدُ رِزْقًا اَوْسَعَ ۸۹۷
عَلَیْهِ مِنَ الصَّبْرِ بخاری اور مسلم مین ابو سعید سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین دیا گیا بندہ کوئی روزی صبر سے زیادہ کشادگی اور وسعت مین
ف یعنی صبر اور قناعت کے برابر کوئی روزی نہین اسواسطے کہ اگر قناعت نہین تو کتنا ہی مال ہو حرص نہین مٹتی شعر ای قناعت
توانگرم گردان کہ ورای تو ہیچ نعمت نیست ق زَیْدُ بْنُ ثَابِتٍ مَا زَالَ بِکُمْ صَنِیْعُکُمْ حَتّٰی ظَنَنْتُ اَنَّهٗ سَیُکْتَبُ ۸۹۸
عَلَیْکُمْ فَعَلَیْکُمْ بِالصَّلٰوةِ فِیْ بُیُوْتِکُمْ فَاِنَّ خَیْرَ صَلٰوةِ الْمَرْءِ فِیْ بَیْتِهٖ اِلَّا الصَّلٰوةَ الْمَکْتُوْبَةَ بخاری اور مسلم
مین زید بن ثابت سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمیشہ رہا تمھارے ساتھ تمھارا عمل یعنی تراویح کے واسطے جمع ہونا یہان تک کہ مینے گمان
کیا کہ وہ تمپر قریب ہی کہ فرض ہو جاوے سو لازم پکڑو نماز کو اپنے گھرون مین اسواسطے کہ بہتر نماز مرد کی اپنے گھر ہی مین ہی مگر فرض نماز یعنی
فرض نماز مسجد مین افضل ہی ف حضرت نے ایک سال رمضان مین مسجد کے اندر چٹائی کا حجرہ بنایا عبادت اور اعتکاف کے واسطے حضرت نے اوسکے
اندر رات کو تراویح کی نماز پڑھی چند اصحاب بھی ساتھ ہوئے ایک رات بہت لوگ مسجد مین جمع ہوئے حضرت نے اوس رات نماز نہ پڑھی اصحاب
سمجھے کہ حضرت سو گئے بعضے اصحاب کھانسنے لگے تاکہ حضرت جاگین اور نماز پڑھاوین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی مین ڈرتا ہون کہ تراویح کی
نماز تمپر فرض نہو جاوے پھر اگر نہو سکے گی تو گنہگار ہوگے اپنے گھر دین جاکر پڑھو حضرت عمر فاروق رضہ نے اپنی خلافت مین تراویح کی نماز مسجد
مین جاری کی اسواسطے کہ نماز کی خوبی حضرت کے فعل سے ثابت تھی صرف فرض ہونے کے خوف سے حضرت نے موقوف کروا دی تھی اور
حضرت کے بعد وحی موقوف ہوئی فرض ہونے کا ڈر نرہا شیعہ جو کہتے ہین کہ تراویح عمر کی ایجاد ہی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ غلط بات ہی
بلکہ حضرت کی سنت ہی ق عَائِشَةُ مَا زَالَ جِبْرَئِیْلُ یُوْصِیْنِیْ بِالْجَارِ حَتّٰی ظَنَنْتُ اَنَّهٗ سَیُوَرِّثُهٗ بخاری ۸۹۹
اور مسلم مین حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمیشہ جبرئیل مجکو ہمسایے کے احسان کی وصیت کرتا ہی یہان تک کہ
میرے گمان مین آیا کہ جبرئیل ہمسایے کو وارث کردیگا ف یعنی یہان تک ہمسایے کے ساتھ احسان کرنے کی تاکید کی کہ مین سمجھا
کہ ایک ہمسایہ دوسرے ہمسایے کا وارث ہو جاویگا اس حدیث مین حق ہمسایگی کی کمال تاکید ہی م اَبُو الدَّرْدَاءِ مَا طَلَعَتْ ۹۰۰
شَمْسٌ قَطُّ اِلَّا بِجَنْبَتَیْهَا مَلَکَانِ یَقُوْلَانِ اَللّٰهُمَّ عَجِّلْ لِمُنْفِقٍ خَلَفًا وَ عَجِّلْ لِمُمْسِکٍ تَلَفًا مسلم مین
ابو درداء رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا نہین طلوع کرتا آفتاب کبھی مگر کہ اوسکے دونون کنارون پر دو فرشتے کہتے ہین کہ الٰہی جلدی
خرچ کرنے والے سخی کو بدلا اور جلدی دے بخیل کو نقصان ف یہی سبب ہی کہ سخی کا ہاتھ خالی نہین رہتا اور بخیل کا
خواہ مخواہ نقصان ہوتا ہی ق اَبُوْ سَعِیْدٍ مَا عَلَیْکُمْ اَنْ لَّا تَفْعَلُوْا یَعْنِی الْعَزْلَ بخاری اور مسلم مین ابو سعید سے روایت ہی ۹۰۱
کہ حضرت نے فرمایا کہ تمپر کچھ مضایقہ نہین اسمین کیا کرو ف بعضے اصحاب نے پوچھا کہ ہم نہین چاہتے کہ لونڈیون سے اولاد پیدا ہو اگر حکم ہو تو
انزال کے وقت ہم اون سے علحدہ ہو جایا کرین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی م اَنَسٌ مَا کَانَ الرِّفْقُ فِیْ شَیْءٍ قَطُّ اِلَّا زَانَهٗ وَ ۹۰۲
مَا کَانَ الْخُرْقُ فِیْ شَیْءٍ قَطُّ اِلَّا شَانَهٗ مسلم مین انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین ہوئی نرمی کسی چیز مین کبھی مگر کہ اوسکو
زینت دیتی ہی اور نہین ہوئی سختی کسی چیز مین ہرگز مگر کہ اوسکو ناقص اور معیوب کردیتی ہی ف یعنی نرمی ہر چیز کو سنوارتی ہی

٩٠٣ اور سختی بگاڑتی ہی نرمی سے دشمن دوست بن جاتا ہی اور سختی اور بدمزاجی سے دوست دشمن ہوجاتا ہی **ق** اَنَسٌ مَا كَانَ اللّٰهُ لِيُسَلِّطَكَ عَلٰى ذٰلِكَ اَوْ قَالَ عَلَيَّ **قَالَهٗ** لِصَاحِبَةِ الشَّاةِ الْمَسْمُوْمَةِ بخاری اور مسلم مین انس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا ایسا نہین کہ تجکو اسپر قادر کردیتا یا یون فرمایا کہ مجبر قادر کردیتا یہ حضرت نے زہردار بکری والی سے فرمایا **ف** خیبر مین ایک یہودی عورت نے بکری مین زہر ڈالکے حضرت کی دعوت کی حضرت نے اور اصحاب نے کھانا شروع کیا پھر ہاتھ اوٹھا لیا اور اصحاب کو منع کیا اور فرمایا کہ اسمین زہر ہی پھر اوس عورت کو بلایا اوسنے زہر ڈالنے کا اقرار کیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی حضرت کو اوس زہر کی ہمیشہ تکلیف ہوا کرتی تھی چنانچہ اسی صدمے سے حضرت کا انتقال بھی ہوا تھا

٩٠٤ **ق** كَعْبُ بْنُ عُجْرَةَ مَا كُنْتُ اُرٰى اَنَّ الْجُهْدَ بَلَغَ بِكَ هٰذَا اَوْ يُرْوٰى بِكَ مَا اَرٰى اَمَا تَجِدُ شَاةً قُلْتُ لَا قَالَ صُمْ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ اَوْ اَطْعِمْ سِتَّةَ مَسَاكِيْنَ لِكُلِّ مِسْكِيْنٍ نِصْفُ صَاعٍ مِّنْ طَعَامٍ وَّاحْلِقْ رَأْسَكَ **قَالَهٗ** لَهٗ بخاری اور مسلم مین کعب بن عجرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مجکو گمان نتھا کہ تجکو ایسی تکلیف پہونچی ہوگی اور ایک روایت یون ہی کہ مجکو معلوم نتھا کہ تجکو ایسی تکلیف ہوگی جیسا کہ اب مین دیکھتا ہون کیا تجکو ایک بکری نملیگی مینے کہا کہ نہین حضرت نے فرمایا تو تین روز روزہ رکھہ یا چھہ محتاجونکو کھانا دے ہر محتاج کو ڈیڑھ سیر اور آدھی چھٹانک گیہون اور اپنا سر مونڈ ڈال یہ حضرت نے کعب بن عجرہ رضہ سے فرمایا **ف** کعب بن عجرہ احرام باندھے ہانڈی پکاتے تھے اور سر کی جوئین اونکے مونہہ پر جھڑتی جاتی تھین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اس عذر سے احرام والے کو سر مونڈانا درست ہی کفارہ دیکر یا قربانی کرے اور اگر مقدور نہین تو تین روزے رکھے یا چھہ محتاجونکو کھانا کھلاوے ہر ایک کو ڈیڑھ ڈیڑھ سیر اور آدھی چھٹانک گیہون کے برابر

٩٠٥ **خ** سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ مَا لِيَ الْيَوْمَ فِي النِّسَاءِ مِنْ حَاجَةٍ **قَالَهٗ** لِامْرَأَةٍ عَرَضَتْ نَفْسَهَا عَلَيْهِ بخاری مین سہل بن سعد رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مجکو تو آج عورتون کی طرف کچھہ حاجت اور ضرورت نہین یہ حضرت نے اوس عورت سے کہا تھا جسنے اپنی ذات کو حضرت کے سامنے کیا **ف** خدا نے حکم کیا تھا کہ جو عورت نے خاوند والی بدون مہر کے اپنی ذات پیغمبر کو بخشے تو حضرت پر وہ عورت حلال تھی ایک بار ایک عورت نے کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مینے اپنی ذات حضرت کو بخشی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی عورت کی کچھہ مجکو حاجت نہین ہندوستان مین نصاری اس وقت مین مسلمانون پر طعنہ دیتے ہین کہ تمہارے پیغمبر کی نو بیبیان تھین بلکہ تمام عالم کی عورتین اپنے واسطے حلال کرلین تھین اور حال آنکہ پیغمبرون کو عورتون کی طرف خواہش نہین ہوتی اوسکا جواب یہ ہی کہ اگر عورت سے نفرت کرنا عمدہ کمال آدمی کا ہوتا تو سب جہان کے نامرد اور ہیجڑے پیغمبر بن جاتے بلکہ خود آدمی کا نشان دنیا مین نہوتا اسواسطے کہ اول حضرت آدم سے نکاح کی سنت جاری ہوئی بلکہ خود انجیل کے اندر پولس حواری نے اوس مکتوب مین جو عبریون کو لکھا یون کہا ہی کہ تمام خلق مین نکاح کرنا معزز اور افضل ہی اور مشہور ہی حضرت داود کی ننانوے بیبیان تھین اور توریت مین موجود ہی کہ حضرت ابرہیم کی تین عورتین تھین سارا اور ہاجرا اور قطورا اور حضرت موسیٰ کی دو عورتین تھین ایک صفورا اور دوسری حبشی عورت اور حضرت یعقوب کی چار عورتین تھین دو بیبیان اور دو حرم سو اگر عورتین رکھنی پیغمبرون کی شان کے مخالف ہوتا تو حضرت ابرہیم اور حضرت یعقوب اور حضرت موسیٰ اور حضرت داود کیون کرتے اور باوجودیکہ نسبت ہمارے پیغمبر کے خاوند والی عورتین جو خوشی سے بدون مہر اپنی ذات بخشین حلال کین تھین اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بعض بھی حضرت قبول نکرتے تھے پھر تو باوجود میسر ہونے اور اجازت الٰہی کے کنارہ کرنا دلیل ہی کمال عفت اور پاکیزگی کی غرض کہ نصاری کی اور

اعتراضین بھی جو دین محمدی پر کرتے ہین اسی طرح واہی تباہی ہین اگر تھوڑا بھی شعوردار آدمی ہو تو بخوبی اونکی جوابدہی کرے اسکے واسطے کچھ زیادہ علم کی حاجت نہین

۹۰۶ ق اَنَسٌ مَا مِنْ اَحَدٍ یَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ صِدْقًا مِّنْ قَلْبِهٖ اِلَّا حَرَّمَهُ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ بخاری اور مسلم مین انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی ایسا آدمی نہین جو اسکی گواہی دیتا ہو اپنے سچے دل سے کہ کوئی لائق بندگی کے نہین سوائے خدا کے اور بیشک محمد اوسکا بندہ اور اوسکا رسول ہی مگر کہ خدا اوسپر دوزخ حرام کریگا ف یعنی سچے ایماندار کو دوزخ سے نجات ہی

۹۰۷ ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ مَا مِنَ الْاَنْبِيَاءِ نَبِيٌّ اِلَّا اُعْطِيَ مِنَ الْاٰيَاتِ مَا مِثْلُهٗ اٰمَنَ عَلَيْهِ الْبَشَرُ وَاِنَّمَا كَانَ الَّذِيْ اُوْتِيْتُهٗ وَحْيًا اَوْحَاهُ اللّٰهُ اِلَيَّ فَاَرْجُوْ اَنْ اَكُوْنَ اَكْثَرَهُمْ تَابِعًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا پیغمبرون مین سے کوئی پیغمبر نہین مگر کہ اوسکو معجزے دیے گئے اس قدر کہ آدمی اوسپر ایمان لاوین اور مجکو تو وہ چیز دی گئی جو وحی ہی یعنی قرآن جسکو خدا نے میری طرف بھیجا سو مین امید رکھتا ہون کہ قیامت کے دن سب پیغمبرون سے زیادہ تر میرے فرمانبردار ہونگے ف یعنی ہر ایک پیغمبر کو خدا نے معجزے دیے کہ جس قدر سے اونکی راستی اور پیغمبری ثابت ہو جاوے اور لوگ اونکا ایمان لاوین لیکن حضرت کا معجزہ یعنی قرآن خدا کا کلام سب معجزون سے بڑا اور افضل ہی کہ یہ معجزہ قیامت تک باقی ہی اور پیغمبرون کے معجزے باقی نہین رہے اور جب قیامت تک باقی رہا تو ہر دم حضرت کے معجزے کی دلیل قائم رہی تو ہر زمانے مین تا قیامت لوگ مسلمان ہوتے چلے جاوینگے اس واسطے حضرت نے فرمایا کہ اور پیغمبرونکی اُمت سے محمدی لوگ زیادہ ہونگے اور ہرچند ہمارے حضرت سے ہزارون معجزے ہوئے لیکن قیامت تک باقی رہنے والا معجزہ قرآن ہی ہی اسواسطے حضرت نے اوسیکو ذکر کیا عادت الہی یون جاری ہی کہ جس زمانے مین جس ہنر کا بہت چرچا ہوتا ہی تو اونکے پیغمبر کو بھی اوسی قسم کا معجزہ بدرجہ اتم عنایت ہوتا ہی تاکہ اونکو بلاشبہہ پیغمبر کی راستی معلوم ہو جاوے چنانچہ حضرت موسیٰ کے وقت مین جادو کا چرچا تھا تو اونکو اوسی قسم کا معجزہ ملا یعنی عصا سانپ بن جاتا تھا اور حضرت عیسیٰ کے معجزات مین اکثر شفای امراض تھی کہ طب کا بہت چرچا تھا اور ہمارے حضرت کے وقت مین فصاحت اور بلاغت کا عرب مین بہت چرچا تھا اسواسطے حضرت کو قرآن ملا اور حکم ہوا کہ اگر تمکو پیغمبری مین شبہہ ہو تو ایک سورے کے برابر کہو کسی سے نہوسکا سب فصحای عرب عاجز ہوگئے اگر ہوسکتا تو ضرور کہتے سہل کام چھوڑکے اپنی جان دینا کیون اختیار کرتے اور اعجاز قرآنی کے سبب سے قرآن شریف مین اختلاف نہین ہوا اسواسطے کہ اسلام مین بہت مذہب ہوگئے ہر شخص اپنے مذہب کے موافق بنا لیتا برخلاف توریت اور انجیل کے کہ اونمین اعجاز نتھا اسیواسطے اونمین تحریف اور اختلاف ہوگیا

۹۰۸ خ اَنَسٌ مَا مِنَ النَّاسِ مُسْلِمٍ يَمُوْتُ لَهٗ ثَلٰثَةٌ مِّنَ الْوَلَدِ لَمْ يَبْلُغُوا الْحِنْثَ اِلَّا اَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ بِفَضْلِ رَحْمَتِهٖ اِيَّاهُمْ بخاری مین انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ لوگون مین سے کوئی ایسا مسلمان نہین جسکے تین لڑکے مرگئے ہون جو جوانی کو نہین پہونچے مگر کہ خدا اوسکو بہشت مین داخل کریگا بسبب زیادتی رحمت باپ کے لڑکون پر ف یعنی باپ کو لڑکون کی کمال محبت ہوتی ہی اور جتنی محبت زیادہ اوتنی ہی اونکے موت کی مصیبت زیادہ پھر جب باپ نے ایسی مصیبت مین صبر کیا تو لائق جنت کے ہوا

۹۰۹ م مَعْقِلُ بْنُ يَسَارٍ مَا مِنْ اَمِيْرٍ يَلِيْ اُمُوْرَ الْمُسْلِمِيْنَ ثُمَّ لَا يَجْهَدُ لَهُمْ وَيَنْصَحُ لَهُمْ اِلَّا لَمْ يَدْخُلْ مَعَهُمُ الْجَنَّةَ مسلم مین معقل بن یسار رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کوئی ایسا حاکم نہین کہ جو مسلمانون کے کامونکا مالک ہو پھر نہ محنت کرے اونکے واسطے اور نہ اونکی خیرخواہی کرے مگر وہ حاکم مسلمانون کے ساتھ بہشت مین نہ داخل ہوگا ف معلوم ہوا کہ حاکم پر فرض ہی کہ رعیت کیواسطے محنت اور جانفشانی کرے اور

اونکے حق مین بہتر ہو سو عمل مین لاوے اور اگر حاکم اپنی رعیت سے غافل رہا اور اپنے عیش و آرام مین پڑا تو بہشت سے محروم ہوا ۔ **۹۱۰** **م** ابن عباس

ما من رجل مسلم یموت فیقوم علی جنازتہ اربعون رجلا لا یشرکون باللہ شیئا الا شفعہم اللہ

فیہ مسلم مین عبد اللہ بن عباس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین ایسا کوئی مرد مسلمان جو مر جاوے پھر اوسکے جنازے پر چالیس مرد جو شرک

نکرتے ہون خدا کے ساتھ نماز پڑھنے کھڑے ہون مگر کہ خدا اونکی سفارش اوسکے حق مین قبول کرتا ہی **ف** معلوم ہوا کہ چالیس مسلمان

موحد کا نماز پڑھنا سبب ہی میت کی مغفرت کا عبد اللہ بن عباس تلاش کرکے جنازے کی نماز کے واسطے چالیس مسلمان جمع کرتے تھے

بموجب اس حدیث کے اور حضرت عایشہ کی روایت مین سو مسلمانونکا ذکر ہی تو جب چالیس کی سفارش قبول ہی سو کی زیادہ تر قبول ہوگی اور بعضی حدیث

مین آیا ہی کہ تین صفین کرین ۔ **۹۱۱** **م** جابر ما من صاحب ابل لا یفعل فیہا حقہا الا جاءت یوم القیمۃ اکثر ما کانت

وقعد لہا بقاع قرقر تستن علیہ بقوائمہا واخفافہا ولا صاحب بقر لا یفعل فیہا حقہا الا جاءت

یوم القیمۃ اکثر ما کانت وقعد لہا بقاع قرقر تنطحہ بقرونہا وتطؤہ بقوائمہا ولا صاحب غنم

لا یفعل فیہا حقہا الا جاءت یوم القیمۃ اکثر ما کانت وقعد لہا بقاع قرقر تنطحہ بقرونہا

وتطؤہ باظلافہا لیس فیہا جماء ولا منکسر قرنہا ولا صاحب کنز لا یفعل فیہ حقہ الا جاء

کنزہ یوم القیمۃ شجاعا اقرع یتبعہ فاتحا فاہ فاذا اتاہ فر منہ فینادیہ خذ کنزک الذی

خباتہ فانا عنہ غنی فاذا رای ان لا بد منہ سلک یدہ فی فیہ فیقضمہا قضم الفحل مسلم مین

جابر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اونٹونکا کوئی ایسا مالک نہین ہے اونکا حق نہ ادا کیا یعنی اونکی زکوۃ نہ دی ہوگی مگر کہ قیامت کے دن

وہ اونٹ آوینگے جتنے کبھی تھے اون سے زیادہ ہوکے یعنی شمار مین زیادہ ہونگے یا ڈیل مین اور اونکا مالک برابر میدان مین بیٹھیگا اس طرح

کہ وہ اونٹ اوسے روندکر اپنے پانون اور تلیون سے کچلینگے اور کوئی بھی ایسا گایون بیلونکا مالک نہین جو اونکی زکوۃ نہین دیتا مگر کہ وہ گاے بیل

قیامت کے دن آوینگے جتنے کبھی تھے اون سے زیادہ تر ہوکر اور اونکا مالک برابر میدان مین بیٹھیگا اس طرح کہ گاے بیل اپنے سینگون سے اوسکو

بھونکینگے اور اپنے پانون سے اوسکو روندینگے اور کوئی مالک بھیڑ بکریونکا ایسا نہین جو اونکی زکوۃ نہین ادا کرتا مگر وہ بھیڑ بکریان آوینگی قیامت

کے دن جتنی کبھی تھین اون سے زیادہ تر ہوکر اور اونکا مالک برابر میدان مین بیٹھیگا اس طرح کہ وہ اوسکو اپنے سینگون سے بھونکینگی اور اپنے

کھرون سے اوسکو روندینگی اور اون مین منڈی اور سینگ ٹوٹی نہین آوینگی اور کسی خزانے کا مالک کوئی ایسا نہین جو اوسکی زکوۃ نہین دیتا مگر قیامت

مین وہ مال ایک گنجا اژدہا بنکے آویگا مالک کے پیچھے دوڑیگا اپنا مونہہ کھول کر جب اپنے مالک پاس آویگا تو اوسکو دیکھکر وہ بھاگیگا تو

فرشتہ اوسکو پکاریگا کہ لے اپنا گنج اور مال جسکو تونے چھپا رکھا تھا مجکو اوسکی کچھ پروا نہین پھر جب مالک دیکھیگا کہ اوس سے

بچاو کی کچھ تدبیر نہین تو ناچار ہوکر اپنا ہاتھ اوس سانپ کے مونہہ مین ڈال دیگا سو وہ اوسکے ہاتھ کو چبا ڈالیگا اونٹ کی طرح

ف یعنی جو جانورون کی اور مال کی زکوۃ نہ دیگا اوس پر ایسا ایسا عذاب ہوگا اور اژدہا گنجا اسواسطے ہوگا کہ

جب سانپ بہت پرانا اور نہایت زہردار ہوتا ہے تو اوسکے سر کے بال زہر کے مارے جھڑ جاتے ہین ۔ **۹۱۲** **م** ابو ہریرۃ

ما من صاحب ذہب ولا فضۃ لا یؤدی منہا حقہا الا اذا کان یوم القیمۃ صفحت

لہ صفائح من نار فاحمی علیہا فی نار جہنم فیکوی بہا جنبہ وجبینہ وظہرہ کلما بردت

أُعِيدَتْ لَهُ فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ حَتّٰى يُقْضٰى بَيْنَ الْعِبَادِ فَيُرٰى سَبِيلَهُ إِمَّا إِلَى
الْجَنَّةِ وَإِمَّا إِلَى النَّارِ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ چاندی سونے کا کوئی ایسا مالک نہین جو اوسکا حق نہین ادا کرتا یعنی
زکوۃ نہین دیتا مگر کہ جب قیامت کا دن ہوگا تو آگ سے پگھلا کر اوس چاندی سونے کے پتر بنائے جاوینگے پھر دوزخ کی آگ مین وہ پتر دہکائے جاوینگے
پھر اون سے مالک کی کوکھ اور ماتھا اور پیٹھ داغی جاویگی جب وہ پتر سرد ہو جاوینگے تو پھر دہکا کر داغے جاوینگے یہ عذاب اوتنے بڑے دن مین ہوا کریگا
جسکا لنباؤ پچاس ہزار برس کا ہوگا یہان تک کہ جب بندون کے درمیان فیصلہ ہو چلے گا پھر اوسکو اوسکی راہ دکھلائی جاویگی یا بہشت کی طرف یا دوزخ
کی طرف **ف** ان دونون حدیثون مین زکوۃ نہ دینے والے مالدارون کے عذاب کا حال مفصل بیان ہی ہندوستان مین نماز روزے کا جابجا کچھ چرچا ہی لیکن
افسوس زکوۃ دینے کی عادت بالکل چھوٹ گئی بعد برسون کے چالیسوان حصہ نکالتے جان نکلی جاتی ہی اور حالانکہ شادی غمی اور نام نشان کے
کامون مین ہزارون روپے برباد کرتے ہین کیسا ہی بخیل کیون نہو لیکن کچھ نہ کچھ آخر اوسکا بھی خرچ ہوتا ہی لیکن زکوۃ کے نام سے روح قبض ہوتی ہی اکثر
مالدار بخیلونکو دیکھا کہ اونھون نے کس کس محنت اور مشقت سے مال جمع کیا نہ آپ کھایا نہ کسیکو خدا کی راہ مین دیا پھر جب وہ بے نصیب مر گئے تو اونکے لڑکون
اور وارثون نے اوس مال کو چند روز مین اڑا دیا تو غور کیا چاہیے کہ کتنی بڑی حماقت اور نادانی ہی کہ خود تو بڑی مشقت سے مال جمع کیجیے اور غیر اوسکو اڑاوین
اور پھر پچاس ہزار برس کے دن مین ایسے سخت عذابون مین جسکے صرف خیال کرنے سے روح قبض ہوتی ہی گرفتار رہیے مالدار مسلمان کو لازم ہی
کہ ان باتون مین خوب غور کرے اور موت کو ہر دم حاضر جان کر قیامت کی سختیان دھیان کر کے اپنے مالک کا حکم بجا لاوے اور اپنے مال کی زکوۃ
نکالے اور شیطان کے وسوسے کو نمانے کہ زکوۃ دینے سے مال کم ہو جاویگا اسواسطے کہ خدا نے زکوۃ والے مال مین برکت دینے کا وعدہ کیا ہی
شعر زکوۃ مال بدر کن کہ فضلۂ رزرا ۔ چو باغبان بزند بیشتر دہد انگور ۔ **م** أَبُو الدَّرْدَاءِ مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يَدْعُو لِأَخِيهِ ٩١٣
بِظَهْرِ الْغَيْبِ إِلَّا قَالَ الْمَلَكُ وَلَكَ بِمِثْلٍ مسلم مین ابودرداءؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی ایسا بندہ
مسلمان نہین جو اپنے بھائی مسلمان کے واسطے پیٹھ پیچھے دعا کرے مگر کہ فرشتہ کہتا ہی کہ تجکو بھی اس دعا کے برابر ثواب ملیگا **ف**
معلوم ہوا کہ مسلمان کی پیچھے اوسکے واسطے دعا کرنا ایسی عمدہ خدا کے نزدیک بات ہی کہ فرشتہ دعا کرنے والے کے واسطے دعا کرتا ہی اور حدیث
مین آیا ہی کہ غائب مسلمان کے حق مین دعا مقبول ہی اسواسطے کہ خوشآمد اور ریا سے دور ہی **م** أُمِّ حَبِيبَةَ مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ ٩١٤
يُصَلِّي لِلّٰهِ كُلَّ يَوْمٍ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً تَطَوُّعًا غَيْرَ فَرِيضَةٍ إِلَّا بَنَى اللّٰهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ أَوْ إِلَّا بُنِيَ
لَهُ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ مسلم مین حضرت ام حبیبہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کوئی ایسا مسلمان بندہ نہین جو ہر روز فرض کے سوائے
بارہ رکعتین سنت کی خدا کے واسطے پڑھے مگر کہ خدا اوسکے واسطے بہشت مین گھر بناویگا راوی کو شک ہی کہ اس طرح فرمایا کہ یون فرمایا
کہ مگر اوسکے واسطے بہشت مین گھر بنایا جاویگا مطلب ایک ہی کچھ لفظ کا فرق ہی اس حدیث مین بارہ رکعت سنت موکدہ کی فضیلت کا بیان ہی
یعنی دو رکعت سنت فجر کی چھ ظہر کی دو مغرب کی دو عشا کی **ق** مَعْقِلُ بْنُ يَسَارٍ مَا مِنْ عَبْدٍ يَسْتَرْعِيهِ اللّٰهُ رَعِيَّةً ٩١٥
يَمُوتُ يَوْمَ يَمُوتُ غَاشًّا لِرَعِيَّتِهِ إِلَّا حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ بخاری اور مسلم مین معقل بن یسارؓ سے روایت ہی کہ
حضرتؐ نے فرمایا کہ کوئی ایسا بندہ نہین مرتا ہی جسکو خدا نے کسی رعیت کا نگہبان کیا تو جس دن کہ وہ حاکم رعیت کا بدخواہ مرتا ہی مگر کہ خدا نے
اوسپر بہشت کو حرام کیا **ف** یعنی ظالم حاکم بہشت سے محروم ہی **د** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو مَا مِنْ غَازِيَةٍ أَوْ سَرِيَّةٍ ٩١٦
تَغْزُو فَتَغْنَمُ وَتَسْلَمُ إِلَّا كَانُوا قَدْ تَعَجَّلُوا ثُلُثَيْ أُجُورِهِمْ وَمَا مِنْ غَازِيَةٍ أَوْ سَرِيَّةٍ تُخْفِقُ وَتُصَابُ

إلا كانت أجورهم مسلم مین عبداللہ بن عمرو سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو جماعت غازیون کے لشکر کی کافرون سے لڑے پھر کافرون کا
مال لوٹے اور سلامت رہے تو اون لوگون نے دو تہائیان اپنی مزدوریون کی پائین اور جو لوگ کہ بدون غنیمت پائے کام آئے یعنی شہید ہوے تو اونکی مزدوریان
پوری پائینگی **ف** یعنی زندہ غازیون کو دو فائدہ تو سو ست مین ایک تو سلامتی دوسرے مال غنیمت کا باقی رہا تیسرا حصہ یعنی بہشت
سو قیامت مین ملیگا اور شہیدون کو تو دنیا مین کچھ فائدہ نہین تو اونکا ثواب بالکل آخرت پر رہا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ شہید زندہ غازی
سے نہایت افضل ہی **ق** عَمْرُو بْنُ عَبَسَةَ مَا مِنْكُمْ رَجُلٌ يُقَرِّبُ وَضُوءَهُ فَيُمَضْمِضُ وَيَسْتَنْشِقُ وَيَنْتَثِرُ
إِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا وَجْهِهِ وَفِيهِ وَخَيَاشِيمِهِ ثُمَّ إِذَا غَسَلَ وَجْهَهُ كَمَا أَمَرَهُ اللّٰهُ إِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا
وَجْهِهِ مِنْ أَطْرَافِ لِحْيَتِهِ مَعَ الْمَاءِ ثُمَّ يَغْسِلُ يَدَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ إِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا يَدَيْهِ مِنْ
أَنَامِلِهِ مَعَ الْمَاءِ ثُمَّ يَمْسَحُ رَأْسَهُ إِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا رَأْسِهِ مِنْ أَطْرَافِ شَعْرِهِ مَعَ الْمَاءِ ثُمَّ يَغْسِلُ
قَدَمَيْهِ إِلَى الْكَعْبَيْنِ إِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا رِجْلَيْهِ مِنْ أَنَامِلِهِ مَعَ الْمَاءِ فَإِنْ هُوَ قَامَ فَصَلَّى فَحَمِدَ اللّٰهَ
وَأَثْنَى عَلَيْهِ وَمَجَّدَهُ بِالَّذِي هُوَ لَهُ أَهْلٌ وَفَرَّغَ قَلْبَهُ لِلّٰهِ إِلَّا انْصَرَفَ مِنْ خَطِيئَتِهِ كَهَيْئَتِهِ يَوْمَ وَلَدَتْهُ
أُمُّهُ بخاری اور مسلم مین عمرو بن عبسہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی تم مین سے ایسا مرد نہین جو وضو کا پانی اپنے نزدیک رکھے
پھر کلی کرے پھر ناک مین ڈالے اور جھاڑے مگر کہ گر جاتے ہین گناہ اوسکے چہرے کے اور اوسکے مونہہ اور ناک کے اندر کے پھر جب اپنا مونہہ دھوتا ہی جیسا
کہ خدا نے اوسکو فرمایا ہی تو اوسکے چہرے کے گناہ گر پڑتے ہین پانی کے ساتھ داڑھی کی دونون طرفون سے پھر دھوتا ہی دونون ہاتھونکو دونون
کہنیون تک تو اوسکے دونون ہاتھون کے گناہ انگلیونکی پورون سے پانی کے ساتھ گر پڑتے ہین پھر بندہ اپنے سر کو مسح کرتا ہی تو اوسکے گناہ بالون کے
کنارے سے پانی کے ساتھ گر پڑتے ہین پھر دھوتا ہی اپنے دونون پانون کو دونون ٹخنون تک تو اوسکے پانون کے گناہ پورون سے پانی کے ساتھ
گر پڑتے ہین پھر اگر وہ کھڑا ہوا اور نماز پڑھی اور خدا کی تعریف اور خوبیان کہین اور جس بڑائی کے وہ لائق ہی ویسی اوسنے بڑائی کی اور اپنے
دل کو خدا کے واسطے خالی کیا یعنی حضور دل سے بدون وسواس نماز پڑھی تو اپنے گناہون سے پھرتا ہی اوسدن کی سی حالت پر جس دن اوسکی
ماں نے اوسکو جنا تھا **ف** یعنی وضو اور حضور دل سے نماز پڑھنے کی یہ تاثیر ہی کہ سب صغیرہ گناہون سے آدمی پاک ہو جاتا ہی باقی اسکا بیان
آگے ہو چکا **خ** عَدِيُّ بْنُ حَاتِمٍ مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا سَيُكَلِّمُهُ رَبُّهُ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ تَرْجُمَانٌ فَيَنْظُرُ
أَيْمَنَ مِنْهُ فَلَا يَرَى إِلَّا مَا قَدَّمَ وَيَنْظُرُ أَشْأَمَ مِنْهُ فَلَا يَرَى إِلَّا مَا قَدَّمَ فَيَنْظُرُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَلَا يَرَى
إِلَّا النَّارَ تِلْقَاءَ وَجْهِهِ فَاتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَبِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ بخاری مین عدی بن حاتم سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم لوگون مین سے کوئی ایسا نہین مگر کہ اوس سے قیامت مین خدا کلام کریگا اس طرح پر کہ اوسکے اور خدا کے درمیان کوئی
درمیانی دو بھاشیا نہوگا یعنی دو بدو بلا واسطہ خدا کلام کریگا پھر نظر کریگا بندہ اپنے داہنے کو تو نہ دیکھیگا مگر اپنے اعمال جو آگے کر چکا
اور نظر کریگا اپنے بائین کو تو نہ دیکھیگا مگر اپنے اعمال جو کر چکا پھر اپنے آگے نظر کریگا تو کچھ نہ دیکھیگا سوا دوزخ کے کہ اوسکے مونہہ کے سامنے ہی سو لوگو
بچو دوزخ سے اگرچہ آدھی کھجور ہی دیکر سہی پھر جسکو آدھی کھجور بھی نہ ملے تو نیک بات کے سبب دوزخ سے بچے **ف** یعنی ایسا سخت وقت
ہر ایک مسلمان کے سامنے آنے والا ہی کہ خدا تو بلا واسطہ کلام کریگا اور داہنے بائین نیک یا بد اپنے اعمال ہونگے اور سامنے دوزخ دہک رہی ہوگی
پھر حضرت نے اوس نازک وقت کے بچاو کی تدبیر بتلائی یعنی خدا کی راہ مین کچھ دینا اگرچہ تھوڑا ہو پھر اگر دینے کا کچھ بھی مقدور نہو تو نیک بات سے

۹۱۷

فضائل وضو

۹۱۸

۹۱۹ مسلمان کے دل ہی کو خوش کر دے معلوم ہوا کہ خیرات کو دوزخ سے بچا لینے کی بڑی تاثیر ہی **ق** عَلِيٌّ مَا مِنْكُمْ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا قَدْ كُتِبَ مَقْعَدُهٗ مِنَ الْجَنَّةِ وَمَقْعَدُهٗ مِنَ النَّارِ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَلَا نَتَّكِلُ عَلٰى كِتَابِنَا فَقَالَ اعْمَلُوْا فَكُلٌّ مُيَسَّرٌ لِمَا خُلِقَ لَهٗ اَمَّا مَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ السَّعَادَةِ فَسَيَصِيْرُ لِعَمَلِ السَّعَادَةِ وَاَمَّا مَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الشَّقَاوَةِ فَسَيَصِيْرُ لِعَمَلِ الشَّقَاوَةِ ثُمَّ قَرَأَ فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰى وَاتَّقٰى وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰى اِلٰى قَوْلِهٖ لِلْعُسْرٰى بخاری اور مسلم مین علی مرتضی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم مین سے ایسا نہین کوئی مگر کہ اوسکا مکان بہشت سے اور اوسکا مکان دوزخ سے لکھ لیا گیا یعنی بہشتی لوگ اور دوزخی لوگ خدا کے نزدیک مقرر ہو چکے پھر اصحاب نے کہا یا رسول اللہ ہم اپنے لکھے پر کیون نہ اعتماد کرین یعنی تقدیر کے روبرو عمل کرنا بیفائدہ ہی جو قسمت مین ہی سو ہوگا تو حضرت نے جواب مین فرمایا کہ عمل کیے جاؤ اسواسطے کہ ہر ایک آدمی کو وہی سہج اور آسان معلوم ہوگا جسکے واسطے وہ پیدا کیا گیا تو جو اہل سعادت یعنی نیکبختون سے ہوگا تو وہ شتابی نیک کام کے واسطے مستعد ہو جاویگا اور جو اہل شقاوت یعنی بدبختون سے ہوگا تو وہ شتابی سے بد کام پر تیار ہو جاویگا پھر حضرت نے اپنے اس کلام کی قرآن سے سند پڑھی کہ خدا فرماتا ہی سو جسنے خیرات کی اور ڈرا اور بہتر دین یعنی اسلام کو سچا جانا سو اوسپر ہم آسان کرینگے نیکی کرنا اور جو بخیل ہوا اور بے پروا بنا اور نیک دین کو اوسنے جھوٹھا جانا تو اوس پر ہم آسان کر دینگے کفر کی سخت راہ **ف** اصحاب سمجھے تھے کہ تقدیر کے روبرو عمل بیفائدہ چیز ہی حضرت نے فرمایا کہ تم غلط سمجھے ہو عمل کرنا تقدیر کے مخالف نہین اسواسطے کہ خدا نے عالم مین چیزون کو پیدا کیا اور ایک کو دوسری سے ربط دیا اور موافق اپنی حکمت کے بعضی چیز کو بعضی چیز کا سبب ٹھہرایا جیسے آنکھ ہی سبب بینائی کا اور کان سبب ہی شنوائی کا اور زہر سبب ہی موت کا اسی طرح نیک عمل سبب ہی بہشت کا اور بد عمل سبب ہی دوزخ کا تو معلوم ہوا کہ عمل کرنا مخالف تقدیر کے نہین اسی طرح رزق مقدر ہی اور کسب کرنا اوسکا سبب ہی اور کوئی اوسکو مخالف تقدیر کے نہین جانتا غرض کہ مسلمان کو تقدیر کا ایمان لانا واجب ہی اور اوسمین بحث اور گفتگو کرنا حرام ہی کہ آدمی کی ضعیف عقل تقدیر کا بھید نہین سمجھ سکتی اکثر بہک جاتی ہی کسینے علی مرتضی رضی اللہ تعالی عنہ سے تقدیر کا حال پوچھا فرمایا کہ اندھیری رات کو سمندر مین مت بیٹھ یعنی تقدیر کی حقیقت دریافت کرنا آدمی کا مقدور نہین

۹۲۰ **ح** ابْنُ مَسْعُوْدٍ مَا مِنْكُمْ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا وَقَدْ وُكِّلَ بِهٖ قَرِيْنُهٗ مِنَ الْجِنِّ وَقَرِيْنُهٗ مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ قَالُوْا وَاِيَّاكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَاِيَّايَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ اَعَانَنِيْ عَلَيْهِ فَاَسْلَمَ فَلَا يَاْمُرُنِيْ اِلَّا بِخَيْرٍ مسلم مین عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم مین سے کوئی نہین مگر اوسکے ساتھ ایک شیطان اوسکا ساتھی نزدیک رہنے والا اور ایک فرشتہ اوسکا ساتھی نزدیک رہنے والا مقرر کیا ہی لوگون نے کہا کہ کیا آپکے ساتھ بھی یا رسول اللہ شیطان اور فرشتہ مقرر ہی حضرت نے فرمایا کہ ہان میرے ساتھ بھی ہی لیکن خدا نے اوسپر میری مدد کی ہی سو وہ مسلمان ہو گیا ہی فرمانبردار ہی سو مجکو سوا نیکی کے اور کچھ نہین بتلاتا **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت کا ہمزاد شیطان مسلمان ہو گیا تھا اور یہی مذہب ہی اہل سنت وجماعت کا کہ سوا پیغمبرون کے اور کوئی گناہون سے معصوم نہین

۹۲۱ **ح** عُمَرُ مَا مِنْكُمْ مِنْ اَحَدٍ يَتَوَضَّأُ فَيُبْلِغُ الْوُضُوْٓءَ اَوْ يُسْبِغُ الْوُضُوْٓءَ ثُمَّ يَقُوْلُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اِلَّا فُتِحَتْ لَهٗ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ الثَّمَانِيَةُ يَدْخُلُ مِنْ اَيِّهَا شَآءَ مسلم مین عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم مین سے جو شخص وضو کرے تو کمال تک اوسکو پہنچا دے یا پورا وضو کرے پھر کہے کہ گواہی دیتا ہون

کہ سوا خدا کے کوئی بندگی کے لائق نہین وہ اکیلا ہی کوئی اوسکا شریک نہین اور گواہی دیتا ہون کہ محمد اوسکا بندہ ہی اور اوسکا پیغام پونہچانے والا
تو کھول دیے جاتے ہین اوسکے واسطے بہشت کے آٹھون دروازے جس دروازے سے کہ اوسکا جی چاہے بہشت مین جاوے **ف** اس حدیث مین اچھی طرح
پورے وضو کرنے اور بعد اوسکے توحید اور رسالت کی گواہی دینے کی تاثیر اور فضیلت کا بیان ہی

۹۲۲ **خ** أَبُو هُرَيْرَةَ مَا مِنْكُنَّ امْرَأَةٌ تُقَدِّمُ ثَلَاثَةً مِنَ الْوَلَدِ إِلَّا كَانَ لَهَا حِجَابًا مِنَ النَّارِ بخاری مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم مین سے ایسی کوئی عورت نہین جو آگے بھیج چکی ہو تین لڑکے یعنی جسکے تین لڑکے مرگئے ہون مگر وہ اوس عورت کے اور دوزخ کے درمیان پردہ بن جاوینگے یعنی دوزخ سے بچاوینگے
ف عورتون نے حضرت سے عرض کی کہ یا رسول اللہ مرد آپکی صحبت مین ہر دم حاضر رہتے ہین اور دین سیکھتے ہین تو ہمارے واسطے بھی کچھ باری مقرر کیجیے حضرت نے اونکے واسطے بھی باری مقرر کی اور عورتون سے یہ حدیث فرمائی پھر ایک عورت نے کہا کہ یا حضرت اگر کسیکے دو لڑکے مرگئے ہون حضرت نے فرمایا وہ بھی دوزخ سے بچاوینگے

۹۲۳ **م** أُمُّ سَلَمَةَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ تُصِيبُهُ مُصِيبَةٌ فَيَقُولُ مَا أَمَرَهُ اللّٰهُ إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ اَللّٰهُمَّ أْجُرْنِي فِي مُصِيبَتِي وَاخْلُفْ لِي خَيْرًا مِنْهَا إِلَّا أَخْلَفَ اللّٰهُ لَهُ خَيْرًا مِنْهَا
مسلم مین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی ایسا مسلمان نہین جسکو مصیبت پونہچے پھر وہ کہے جو خدا نے اوسکو فرمایا ہی کہ انا للہ وانا الیہ راجعون یعنی ہم خدا ہی کے ہین اور اوسی کی طرف پھر جانے والے ہین الٰہی ثواب دے مجکو میری مصیبت مین اور مجھے اوس سے بہتر بدلا دے مگر کہ خدا اوسے اوس سے بہتر بدلا اوسکو دیتا ہی **ف** جب کوئی مصیبت مسلمان کو ہو تو انا للہ وانا الیہ راجعون کہنا مستحب ہی ایک بار چراغ گل ہو گیا حضرت نے فرمایا انا للہ وانا الیہ راجعون اصحاب نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چراغ گل ہونا کون بڑی مصیبت ہی جو آپنے انا للہ وانا الیہ راجعون فرمایا حضرت نے فرمایا کہ مسلمان کو جس سے تکلیف ہو وہی مصیبت ہی یعنی ہر رنج اور تکلیف مین کم ہو یا زیادہ انا للہ وانا الیہ راجعون کہنا چاہیے

۹۲۴ **م** عُثْمَانُ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَتَطَهَّرُ فَيُتِمُّ الطُّهُورَ الَّذِي كَتَبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَيُصَلِّي هٰذِهِ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ إِلَّا كَانَتْ كَفَّارَاتٍ لِمَا بَيْنَهُنَّ مسلم مین حضرت عثمان سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین کوئی ایسا مسلمان جو طہارت کرے غسل ہو یا وضو پھر پوری طرح طہارت کرے جو خدا نے اوسپر فرض کی پھر نماز پڑھے یہی پنجگانہ نماز تو وہ نمازین اپنے درمیان کے گناہون کی کفارہ ہو جاوینگی یعنی صغیرہ گناہون کو مٹاوینگی

۹۲۵ **ق** ابْنُ مَسْعُودٍ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُصِيبُهُ أَذًى مِنْ مَرَضٍ فَمَا سِوَاهُ إِلَّا حَطَّ اللّٰهُ بِهِ سَيِّئَاتِهِ كَمَا تَحُطُّ الشَّجَرَةُ وَرَقَهَا بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین ایسا کوئی مسلمان جسکو کچھ رنج اور تکلیف پونہچے بیماری سے یا سوا بیماری کسی اور سبب سے مگر کہ خدا اوسکے سبب سے اوسکے گناہونکو جھاڑ ڈالتا ہی جیسے درخت اپنے پتے جھاڑتا ہی **ف** یعنی ہر ایک رنج اور تکلیف سے مسلمان کے گناہ دور ہوتے ہین بشرطیکہ رنج مین صبر کرے اور خدا کا گلہ شکوہ نکرے

۹۲۶ **م** جَابِرٌ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَغْرِسُ غَرْسًا إِلَّا كَانَ مَا أُكِلَ مِنْهُ لَهُ صَدَقَةً وَمَا سُرِقَ مِنْهُ لَهُ صَدَقَةً وَلَا يَرْزَؤُهُ أَحَدٌ إِلَّا كَانَ لَهُ صَدَقَةً
مسلم مین جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی ایسا مسلمان نہین جو بووے کسی درخت کو مگر کہ جو چیز کہ اوس سے کھائی جاویگی سو اوسکے لیے خیرات ہوگی اور جو اوسمین سے چوری جاویگا خیرات ہوگی اور نہ نقصان کریگا کوئی اوس درخت سے مگر کہ مالک کے واسطے خیرات ہوگی **ف** حدیث مین درخت لگانے کے ثواب کا بیان ہی کہ اوسکے پھل کھانے مین اور اوسکے پھل وغیرہ چرانے مین اور کسی طرح درخت کے نقصان کرنے مین درخت والے کو خیرات کرنے اور راہ خدا مین دینے کے برابر ثواب ہی معلوم ہوا کہ درخت لگانا خواہ باغون مین خواہ راہون مین

مستحب ہی سو اسواسطے کہ اوسکا ثواب مدتہا تک باقی رہتا ہی اور اگر نیت ہو خلقت کو نفع رسانی کی تو وہ سب سے بہتر ہی **ق** عَایِشَۃُ مَا مِنْ مُّصِیْبَۃٍ تُصِیْبُ الْمُسْلِمَ اِلَّا کَفَّرَ اللّٰہُ بِھَا عَنْہُ حَتّٰی الشَّوْکَۃِ یُشَاکُھَا بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی ایسی مصیبت نہین جو مسلمان کو پہونچے مگر کہ اوسکے سبب خدا اوسکے گناہ دور کرتا ہی یہان تک کہ کانٹا چبھنے سے بھی **ف** یعنی اگرچہ کتنہ مصیبت اور تکلیف ہو شل کانٹا چبھ جانے کے تسپر بھی ثواب سے خالی نہین سبحان اللہ کیا کریمی کی شان ہی ٩٢٧

نکتہ نوازی اسکا نام ہی **ق** اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ مَا مِنْ مَّکْلُوْمٍ یُّکْلَمُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اِلَّا جَآءَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَکَلْمُہٗ یَدْمٰی اَللَّوْنُ لَوْنُ دَمٍ وَّالرِّیْحُ رِیْحُ مِسْکٍ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ایسا گھائل نہین جو خدا کی راہ مین زخمی ہوا ہو مگر کہ آویگا قیامت کے دن اور اوسکا زخم جاری ہوگا رنگ اوسکا تو خون کے رنگ اور بو اوسکی مشک کی سی بو **ف** زخم سے خون اسواسطے جاری ہوگا تو اونکی بزرگی اور کمال سب پر ظاہر ہو کہ ان لوگون نے اللہ کے واسطے جان دی اور زخم کھائے ٩٢٨

ق اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ مَا مِنْ مَّوْلُوْدٍ یُّوْلَدُ اِلَّا وَالشَّیْطَانُ یَمَسُّہٗ حِیْنَ یُوْلَدُ فَیَسْتَھِلُّ صَارِخًا مِّنْ مَّسِّ الشَّیْطَانِ اِیَّاہُ اِلَّا مَرْیَمَ وَابْنَھَا بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی ایسا لڑکا پیدا نہین ہوتا مگر کہ شیطان اوسکو چھو لیتا ہی جب کہ وہ پیدا ہوتا ہی سو وہ رو اوٹھتا ہی چلا کر شیطان کے چھونے سے مگر مریم کو اور انکے بیٹے کو شیطان نے نہین ہاتھ لگایا **ف** حضرت مریم اور حضرت عیسی کو شیطان نے اسواسطے ہاتھ نہین لگایا کہ مریم کی ماں نے حضرت مریم اور انکی اولاد کے واسطے خدا سے دعا مانگی تھی کہ شیطان کا اونپر دخل نہو چنانچہ قرآن شریف مین وہ دعا مذکور ہی اور جب حضرت عیسی پیدا ہوئے تھے حضرت جبریل نے اونکو اپنے پرون سے ملا تھا اسی واسطے اونکا لقب مسیح ہی یعنی ملا ہوا اور اسی واسطے شیطان اونکو نہ چھو سکا ٩٢٩

ھ عَایِشَۃُ مَا مِنْ مَّیِّتٍ تُصَلِّیْ عَلَیْہِ اُمَّۃٌ مِّنَ الْمُسْلِمِیْنَ یَبْلُغُوْنَ مِائَۃً کُلُّھُمْ یَشْفَعُوْنَ لَہٗ اِلَّا شُفِّعُوْا فِیْہِ مسلم مین حضرت عایشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی مردہ نہین جسپر مسلمانون کا گروہ کہ شمار مین سو کو پہونچ گئے ہون جنازے کی نماز پڑھین اور سب لوگ اوسکی مغفرت کی سفارش کرین مگر کہ اونکی سفارش قبول ہوگی اوسکے حق مین **ف** عبداللہ بن عباس رض کی روایت مین چالیس خالص مسلمان کی سفارش کا ذکر ہی اور اس حدیث مین سو کا ذکر ہی تو مطلب کہ اگر خالص مسلمان ہون تو چالیس ہی کی دعا کفایت کرتی ہی اور نہین تو سو مسلمان کی دعا مقبول ہی ٩٣٠

ق اَنَسٌ مَّا مِنْ نَّبِیٍّ اِلَّا وَقَدْ اَنْذَرَ اُمَّتَہُ الْاَعْوَرَ الْکَذَّابَ اَلَا وَاِنَّہٗ اَعْوَرُ وَاِنَّ رَبَّکُمْ عَزَّ وَجَلَّ لَیْسَ بِاَعْوَرَ مَکْتُوْبٌ بَیْنَ عَیْنَیْہِ ک ف ر بخاری اور مسلم مین انس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی پیغمبر نہین مگر اوسنے اپنی امت کو ڈرایا ہی کانے بڑے جھوٹھے سے یعنی دجال سے خبردار رہو کہ مقرر وہ کانا ہوگا اور بیشک تمہارا رب کانا نہین اوسکی دونون آنکھون کے درمیان لکھا ہی ک ف ر یعنی کفر کی لفظ **ف** حضرت نے ایک بار خطبہ پڑھا اور فرمایا کہ ہرچند ہر ایک پیغمبر نے اپنی امت کو دجال کی خبر دی ہی مگر مین تمکو بتلاتا ہون کہ وہ کانا ہوگا اور کفر اوسکے ماتھے پر لکھا ہوگا یعنی ایسا صاف پتا کسی پیغمبر نے نہین بتلایا کہ جس سے اوسکا جھوٹھ ہر ایک پر کھل جاوے اسواسطے کہ وہ خدائی کا دعوی کریگا اور کانا ہوگا اور حال آنکہ ناقص ہونا خدا کی شان نہین دوسرا نشان اوسکے کفر کا اوسکے ماتھے پر کفر کی خود لفظ موجود ہی مسلمانونکو نظر آویگی کافرونکو نہ سوجھیگی ٩٣١

ھ اِبْنُ مَسْعُوْدٍ مَّا مِنْ نَّبِیٍّ بَعَثَہُ اللّٰہُ فِیْ اُمَّۃٍ قَبْلِیْ اِلَّا کَانَ لَہٗ مِنْ اُمَّتِہٖ حَوَارِیُّوْنَ وَاَصْحَابٌ یَّاْخُذُوْنَ بِسُنَّتِہٖ وَیَقْتَدُوْنَ بِاَمْرِہٖ ثُمَّ اِنَّھَا تَخْلُفُ مِنْ بَعْدِھِمْ خُلُوْفٌ یَقُوْلُوْنَ ٩٣٢

مَا لَا يَفْعَلُوْنَ وَيَفْعَلُوْنَ مَا لَا يُؤْمَرُوْنَ فَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِيَدِهٖ فَهُوَ مُؤْمِنٌ وَّمَنْ جَاهَدَهُمْ
بِلِسَانِهٖ فَهُوَ مُؤْمِنٌ وَّمَنْ جَاهَدَهُمْ بِقَلْبِهٖ فَهُوَ مُؤْمِنٌ لَيْسَ وَرَآءَ ذٰلِكَ مِنَ الْاِيْمَانِ حَبَّةُ خَرْدَلٍ
مسلم مین عبداللہ بن مسعود رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی پیغمبر نہین جسکو خدا نے کسی امت مین مجھسے پہلے بھیجا مگر اوسکی بعضی امت سے
خالص جان نثار لوگ اور اوسکے اصحاب ہوا کیے ہین کہ اوسکی سنت اور اوسکی راہ کو پکڑے رہتے ہین اور اوسکے حکم کی پیروی اور
فرمانبرداری کیا کرتے ہین بعد چند کے تو یہ حال ہوتا ہی کہ اونکے بعد ناخلف لوگ پیدا ہوتے ہین کہ کہتے ہین جو کرتے نہین اور وہ کام کرتے ہین
جنکا اونکو حکم نہین سو جو شخص کہ اون ناخلفون سے لڑے اپنے ہاتھ سے وہ ایماندار ہی اور جو اون سے اپنی زبان سے لڑے تو وہ بھی ایماندار ہی اور
جو اون سے اپنے دل سے لڑے وہ بھی ایماندار ہی ان تین کامون کے سوا پھر تو رائی کے دانے برابر بھی ایمان نہین **ف** یعنی یہ قدیم
دستور ہی کہ سب پیغمبرون کے دین اور سنت کو اونکے اصحاب اور مددگار لوگ چند مدت خوب جاری رکھتے ہین پھر اونکے بعد ناخلف لوگ اونکے
دین کو برباد کر دیتے ہین اور اپنی طرف سے بدعتین نکالتے ہین تو ایماندارون پر واجب ہی کہ اونکے مٹانے اور رد کرنے مین کوشش کرین عمدہ مرتبہ تو
یہ ہی کہ ہاتھ سے مٹا دین اور اگر نہو سکے تو زبان سے منع کرین اور نہین تو دل سے اونکو اور اونکی بدعتونکو برا جانین اور جو ان تینون باتون سے
کوئی ایک بات بھی نکرین اونمین کچھ ذرہ برابر بھی ایمان نہین اور یہ جو بعضے جاہلون مین مشہور ہی کہ موسی بدین خود عیسی بدین خود ہمکو کیا ضرور جو ہم کسیکو
برا کہین اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ یہ بات نہایت غلط ہی بلکہ ایمان کا یہی نشان ہی کہ بدعت اور خلاف شرع کامون سے عداوت رکھے اور زبان
اوسکی برائی بیان کیا کرے اور جسمین یہ بات نہین وہ محمدی نہین سواسطے کہ اوسکے نزدیک سنت اور بدعت و اسلام اور کفر برابر ہوگیا نہ سنت کی
طرف اوسکو رغبت بدعت سے نفرت **ق** عَائِشَةُ مَا مِنْ نَّبِيٍّ يَمُوْتُ حَتّٰى يُخَيَّرَ بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ سے روایت ہی ۹۳۳
کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی پیغمبر نہین مرتا جبتک اوسکو اختیار نہین دیا جاتا ہی زندگی اور موت مین **ف** یعنی بدون رضامندی کسی پیغمبر کو موت
نہین آئی یہ خدا کی طرف سے تعظیم اور توقیر ہی پیغمبرون کے واسطے **خ** اَبُوْ سَعِيْدٍ مَا مِنْ نَّسَمَةٍ كَائِنَةٍ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ اِلَّا وَهِيَ كَائِنَةٌ ۹۳۴
بخاری مین ابو سعید رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی روح ہونیوالی قیامت تک نہین مگر کہ وہ اس جہان مین پیدا ہوگی **ف** یعنی جتنی
روحین خدا کے علم مین ہین وہ اس عالم مین ضرور پیدا ہونگی ایسا نہین ہوگا کہ اونمین سے کوئی بچ رہے اور یہ جو بعضے کہتے ہین کہ بہت روحین قالب مین
نآوینگی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ غلط مشہور ہی حضرت نے یہ حدیث اوس وقت فرمائی تھی کہ جب اصحاب نے عرض کی تھی کہ ہم نہین چاہتے کہ لونڈیونسے
اولاد ہوا گر حکم ہو تو ہم صحبت کیا کرین اور انزال کے وقت علحدہ ہو جایا کرین مطلب حدیث کا یہ کہ تمہارا یہ خیال خام ہی جو ہونے والی روح ہی وہ ضرور
ہوگی اور تمہاری تدبیر کچھ نچلیگی **ق** اَنَسٌ مَا مِنْ نَّفْسٍ تَمُوْتُ لَهَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ يَّسُرُّهَا اَنَّهَا تَرْجِعُ اِلَى الدُّنْيَا وَاَنَّ لَهَا الدُّنْيَا ۹۳۵
وَمَا فِيْهَا اِلَّا الشَّهِيْدُ فَاِنَّهٗ يَتَمَنّٰى اَنْ يَّرْجِعَ فَيُقْتَلَ فِي الدُّنْيَا لِمَا يَرٰى مِنْ فَضْلِ الشَّهَادَةِ بخاری اور مسلم مین
انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی جان نہین مرتی جسکے واسطے خدا کے نزدیک کچھ بھی بہتری ہو کہ اوسکو خوش معلوم ہو یہ بات کہ
پلٹ آوے دنیا کی طرف اس حالت پر کہ اوسکو تمام دنیا ملے اور جو چیز کہ دنیا کے اندر ہی یعنی جسکی مغفرت ہوئی اوسکو آرزو نہین کہ پھر دنیا
مین آوے اگرچہ ہفت اقلیم کی اوسکو سلطنت ملے مگر شہید سو وہ تمنا اور آرزو کیا کرتا ہی کہ پلٹ آوے پھر دنیا مین دوبارہ خدا کی راہ مین قتل ہووے
تمنا کرتا ہی شہادت کی عمدہ درجہ دیکھکر **ف** اس حدیث مین شہادت کی عمدگی کا بیان ہی یعنی شہید کو سب مطلب حاصل ہو سوا اسکے اوسکو
کچھ آرزو باقی نہین کہ پھر قتل ہووے تاکہ زیادہ تر خدا کے نزدیک عزت پاوے **م** عَائِشَةُ مَا مِنْ يَّوْمٍ اَكْثَرَ اَنْ يُّعْتِقَ اللّٰهُ فِيْهِ عَبْدًا ۹۳۶

مِنَ النَّارِ مِنْ يَوْمِ عَرَفَةَ اِنَّهُ لَيَدْنُوْا ثُمَّ يُبَاهِيْ بِهِمُ الْمَلٰئِكَةَ فَيَقُوْلُ مَا اَرَادَ هٰؤُلَاءِ مسلم مین حضرت عائشہؓ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ عرفے کے دن سے زیادہ تر کوئی دن نہین جسمین خدا بندونکو دوزخ سے زیادہ آزاد کرتا ہو اور حق تعالی کی اوس دن
رحمت بہت قریب ہوتی ہی ہو فخر کرتا ہی خدا حج کرنے والون کے سبب سے فرشتون مین پھر فرماتا ہی کرم سے کہ یہ لوگ کیا چاہتے ہین ف
عرفہ نوین تاریخ ذی الحجہ کا نام ہی اوس دن حج ہوتا ہی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عرفے کا دن سب دنون سے افضل ہی ۹۳۷ ھ اُمُّ سَلَمَةَ
مَا نَقَصَ مَالٌ مِّنْ صَدَقَةٍ وَّلَا عَفَا رَجُلٌ عَنْ مَظْلِمَةٍ اِلَّا زَادَهُ اللّٰهُ بِهَا عِزًّا مسلم مین حضرت ام سلمہ رضہ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین گھٹتا مال زکوۃ دینے سے اور کوئی مرد ظلم کو نہین معاف کرتا مگر کہ خدا معاف کرنے کے سبب سے اوسکی عزت
اور قدر بڑھاتا ہی ف یعنی زکوۃ دینے سے مال نہین گھٹتا ہر چند ظاہر مین نقصان معلوم ہوتا ہی اسواسطے کہ اوسکا ثواب خدا کے نزدیک
ثابت ہوتا ہی اور دنیا مین مال کے اندر برکت بھی ہوتی ہی اور ظلم معاف کرنے مین ہر چند بنظر ظاہر ذلت اور لاچاری معلوم ہوتی ہی لیکن خدا کے
نزدیک عزت زیادہ ہوتی ہی بلکہ خلقت مین بھی اوسکی خوبی ثابت ہوتی ہی یون لوگ کہتے ہین کہ فلانا شخص کیا غیور اور نیکبخت آدمی ہی کہ باوجود
کہ اوسپر ظلم اور زیادتی ہوئی پر اوسنے دم نمارا بدلا نہ لیا بلکہ معاف کر دیا ۹۳۸ ھ اَلْمِقْدَادُ مَا هٰذِهٖ اِلَّا رَحْمَةٌ مِّنَ اللّٰهِ اَفَلَا اٰذَنْتَنِيْ
فَنُوْقِظَ صَاحِبَيْنَا فَيُصِيْبَانِ مِنْهَا قَالَهُ لِلْمِقْدَادِ عِنْدَ حَلْبِهِ الْاَعْنُزَ الثَّلٰثَ مَرَّةً ثَانِيَةً
مسلم مین مقداد رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ یہ دوسری بار کا دودھ نہ تھا مگر خدا کی رحمت تھی پھر تونے پیشتر نہ مجکو بتلایا تو ہم اپنے
دونون ساتھیونکو بھی جگا سو وہ بھی اس رحمت کے دودھ کو پاتے یہ حضرت نے مقداد سے کہا دوسری بار تینون بکریون کے دوہنے کے وقت ف
مفصل قصہ اس حدیث کا مقداد رضہ سے یون روایت ہی کہ ہم تین آدمی ہجرت کرکے مدینے مین آئے اور ہمکو بھوک کے مارے نہ آنکھ سے سوجھتا تھا
اور نہ کانون سے کچھ سنائی دیتا تھا ہم حضرت پاس آئے حضرت ہمکو اپنے گھر لیگئے اور فرمایا کہ ان تین بکریونکا دودھ دوہو انکا دودھ ہم تم پیا کرینگے سو
ہم تینون آدمی اونکا دودھ پیا کرتے تھے اور حضرت کا حصہ رکھ چھوڑتے تھے حضرت کا دستور تھا کہ رات کو آتے اور ہمکو اس طرح آہستہ سلام
کرتے کہ جاگتا آدمی سنتا اور سوتا نہ جاگتا پھر مسجد مین جاتے اور تہجد کی نماز پڑھتے نماز کے بعد دودھ کو پیتے ایک رات ایسا اتفاق ہوا کہ حضرت
انصاریون کے گھر تشریف لیگئے تھے مینے اپنا حصہ دودھ پیا پر پیٹ نہ بھرا شیطان نے میرے دل مین خیال ڈالا کہ حضرت جہان گئے ہین کھا پی کے
تشریف لاوینگے لاؤ مین حضرت کا بھی حصہ پی جاؤن سو مین اوسکو پی گیا پھر مجکو پچتاوا آیا کہ مینے کیون حضرت کا حصہ پی لیا شاید کہ حضرت
وہان سے بھوکے آوین اور یہان اپنا حصہ نپاوین تو مجکو بد دعا کرین پھر تو میرا دین دنیا دونون برباد جاے غرض کہ اس خیال سے میری نیند
اوچٹ گئی اور میرے دونون ساتھی سوتے تھے پھر حضرت آئے اور اوسی دستور سے حضرت نے سلام کیا اور مسجد مین گئے اور نماز پڑھ کے دودھ پینے
کو آئے سو برتن کو خالی پایا آسمان کی طرف سر اوٹھایا مینے جانا کہ مجکو بد دعا کرینگے سو تو حضرت نے یون فرمایا کہ الٰہی روزی دے اوسکو جو
مجکو کھلاتا ہی اور پانی دے اوسکو جو مجکو پلاتا ہی مینے جانا کہ اس عرصے بکریان موٹی ہوگئی ہونگی پھر کیا دیکھتا ہون کہ بکریون کے تھن دودھ سے
بھرے ہوے لبریز ہین مینے اونکو دوہا اور حضرت کے سامنے لے گیا حضرت نے فرمایا کہ تم لوگ کیا اپنے حصے پی چکے ہو مینے کہا کہ ہان ہم پی چکے ہین
پھر حضرت نے پیا اور باقی مجکو دیا مینے پیا جب مجکو معلوم ہوا کہ حضرت خوب آسودہ ہوگئے ہین تب مین نہایت خوشی سے ہنس پڑا اور حضرت سے
یہ تمام قصہ کہا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی دودھ کا زیادہ ہوجانا خدا کی رحمت تھی اگر تو آگے سے بتلاتا ہم ان دونون آدمیون کو بھی
اس رحمت کے دودھ مین شریک کرتے یہ قصہ معجزہ اور برکت ہی حضرت کی دعا کی ۹۳۹ ھ عَائِشَةَ مَا يُخْلِفُ اللّٰهُ وَعْدَهٗ وَلَا رُسُلُهٗ

مسلم مین حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا اپنے وعدہ کو خلاف نہین کرتا اور نہ اوسکے پیغمبر وعدہ خلاف کرتے ہین **ف**
ایکبار حضرت جبرئیل نے حضرت سے وعدہ کیا تھا کہ ہم فلانے وقت تمھارے پاس آوینگے سو وہ وقت گذر گیا اور حضرت جبرئیل ع نہ آئے پھر حضرت نے
دیکھا کہ گھر مین کتے کا پلا ہی اوسکو نکلوا دیا جب حضرت جبرئیل ع آئے تب حدیث فرمائی یعنی خدا اور رسول اوسکے وعدہ خلاف نہین کرتے اسکا
کیا سبب جو تم اپنے وعدے پر نہ آئے تب حضرت جبرئیل نے کہا کہ ہمکو کتے نے روکا تھا فرشتے رحمت کے اوس گھر مین نہین جاتے جسمین کتا اور تصویر ہوتی ہی

۹۴۰ **ھ** ابو سعید ما یصیب المؤمن وصب ولا نصب ولا سقم ولا اذی ولا حزن حتی الھم یھمہ الا کفر اللہ
بہ من خطایاہ مسلم مین ابو سعید سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین پہونچتا ایماندار کو درد اور نہ محنت مشقت اور نہ بیماری اور نہ
کوئی تکلیف اور نہ کوئی غم یہان تک کہ تشویش جو اوسکو فکر مین ڈالے مگر کہ خدا اوسکے سبب سے اوسکے گناہون کو دور کرتا ہی **ف**
یعنی ہر ایک رنج اور تکلیف سے کم ہو یا زیادہ ایماندار کے گناہ دور ہوتے ہین تو لازم ہی کہ رنج اور تکلیف مین صبر کرے شکایت نکرے اوسکو اپنے

۹۴۱ گناہونکی دوا سمجھے اگر کڑوی دوا مین صحت ہو تو دانا آدمی اوسکو خوشی سے پیتا ہی **ق** عایشۃ ما ینتظرھا من اھل الارض
احد غیرکم یعنی صلوۃ العشاء بخاری و مسلم مین حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین انتظاری کرتا نماز کے
نماز کی زمین والون مین تمھارے سوا کوئی **ف** ایکرات حضرت نے بہت دیر کرکے نماز پڑھی یہان تک کہ بعضے لوگ سو گئے تھے پھر
یہ حدیث فرمائی یعنی اسوقت تک [illegible] نماز کی انتظاری سواے تمھارے کوئی باقی نہین یعنی سب [illegible] ہو تو تم زیادہ سب
زیادہ ثواب ہوا ایک تو انتظار کا ثواب دوسرے خالی وقت کی عبادت کا ثواب تمھارا کوئی شریک نہین معلوم ہوا کہ عشاء کی نماز دیر کرکے پڑھنا

۹۴۲ افضل ہی **ق** ابوھریرۃ ما ینقم ابن جمیل الا انہ کان فقیرا فاغناہ اللہ و رسولہ و اما خالد
فانکم تظلمون خالدا قد احتبس ادراعہ واعتدہ فی سبیل اللہ و اما العباس بن عبد المطلب
عم رسول اللہ فھی علیہ ومثلھا معھا بخاری و مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین ناشکری کرتا
ابن جمیل مگر اس سبب سے کہ وہ محتاج تھا سو مالدار کردیا اوسکو خدا اور اوسکے رسول نے غنی اور مالدار کردیا اور خالد کا تو یون حال ہی کہ خالد پر تم ظلم
زیادتی کرتے ہو البتہ اوسنے اپنی زرہون کو اور اپنے ہتھیارونکو اور گھوڑے کو خدا کی راہ مین بند کر رکھا ہی یعنی جہاد کے واسطے وقف کردیا ہی
اور عباس بن عبدالمطلب جو چچا ہین حضرت کے زکوۃ دی اوسکے ساتھ اور بھی یعنی دوسری دوسال کی زکوۃ **ف** زکوۃ تحصیل کرنے والے
عامل نے حضرت سے گلہ کیا کہ ابن جمیل اور خالد اور عباس نے زکوۃ نہین دی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور ابن جمیل پر عتاب فرمایا کہ وہ مسلمان ہونے کے
بدولت غنیمت کے مال سے مالدار ہوا ہی یعنی شکر نہین کرتا اور زکوۃ نہین ادا کرتا اور خالد کا عذر حضرت نے بیان کیا کہ اوسنے اپنا مال خدا کی راہ مین وقف
کردیا ہی اور عباس کے مطلب مین ایک تو یہ کہ جو شخص اپنا مال نفل عبادت مین خوشی سے خرچ کرے اوس سے ممکن نہین کہ فرض ادا نکرے دوسرے
یہ کہ بقدر مال اوسنے وقف کردیا اوس پر زکوۃ واجب نہین اور عباس کے حق مین فرمایا کہ اونپر دوسال کی زکوۃ ہی اوسکو ادا کرنا چاہیے شاید کہ
حضرت عباس سے اونکی تنگدستی کے سبب زکوۃ نہ لی ہوگی اسواسطے کہ یہ رسم تھی کہ عاملون کو اجازت تھی کہ زکوۃ مین مہلت دیوے اور ایک روایت
مین ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ عباس کی دوسال کی زکوۃ میرے اوپر ہی اور اس عبارت کے بھی دو مطلب ہین ایک تو یہ شاید حضرت نے عباس سے کچھ مال قرض
لیا ہو اوسکو زکوۃ مین مجرا دیا یا عباس نے خود اپنی خوشی سے دو برس کی زکوۃ پیشگی دی ہو یا حضرت نے خود وقت حاجت کے اون سے پیشگی مانگ لی ہو اسواسطے
کہ امام کو حاجت کے وقت پیشگی زکوۃ لینا درست ہی اور یہی مذہب امام اعظم اور شافعی اور احمد کا اور امام مالک کے نزدیک زکوۃ کا پیشگی لینا اور دینا درست نہین

٩٤٣ **نوع آخر** دوسری قسم کی حدیث جنکے سر پر استفہامیہ ما ہی یعنی وہ لفظ ما کی جسکے معنی کیا **ق** انس ما بال
اقوام قالوا کذا وکذا لکنی اصلی وانام واصوم وافطر واتزوج النساء فمن رغب عن سنتی فلیس
منی **قاله** حین سمع ان نفرا من اصحابه قال بعضهم لا اتزوج النساء وقال بعضهم لا آکل اللحم
وقال بعضهم لا انام علی فراش بخاری اور مسلم مین انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا حال ہی اون لوگون کا جنھون نے
ایسا ایسا کہا لیکن مین تو نماز بھی پڑھتا ہون اور سوتا بھی ہون روزہ بھی رکھتا ہون اور روزہ توڑتا بھی ہون اور عورتون سے صحبت کرتا ہون
جو میری سنت اور میری راہ سے پھرا وہ میرا نہین حضرت نے اوسوقت فرمایا جب اپنے کچھ اصحاب کو سنا کہ بعضے اونمین کہتے ہین کہ مینے عورتون کی صحبت داری
چھوڑی اور بعضا کہتا ہی کہ مین گوشت نہ کھایا کرونگا اور بعضا کہتا ہی کہ مین بچھونے پر نہ لیٹا کرونگا **ف** تین اصحاب نے جو بڑے عابد زاہد تھے
حضرت کی بعضی بیبیون سے حضرت کی عبادت کا حال پوچھا اونھون نے جو حال تھا سو بیان کیا اون اصحاب نے حضرت کی عبادت کو کم جانا اور کہا
کہ ہم کہان اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہان حقتعالے نے اگلے پچھلے گناہ پیغمبر کے سب معاف کر دیے یعنی اپنا خاتمہ معلوم نہین تو ہمکو زیادہ عبادت کرنا
چاہیے سو ایک نے کہا کہ مین تو ہمیشہ رات بھر نماز پڑھا کرونگا دوسرے نے کہا کہ مین ہمیشہ روزہ رکھا کرونگا کبھی نہ توڑونگا تیسرے نے کہا کہ مینے عورتون کی
صحبت داری چھوڑی کبھی اونکے پاس نہ جاؤنگا پھر اتنے مین حضرت تشریف لائے اور فرمایا کہ تم اس اس طرح کہتے ہو قسم ہی خدا کی مین تو تم سے
زیادہ تر خدا سے ڈرتا ہون پھر یہ حدیث خطبہ پڑھکے فرمائی یعنی اگر رات دن برابر عبادت کرنا اور مباح چیزون سے پرہیز کرنا بہتر ہوتا تو مین
ضرور اوسکو اختیار کرتا اسواسطے کہ مجکو خدا کا خوف تمسے زیادہ تر ہی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خدا اور رسول کے نزدیک عبادت مین
میانہ روی پسند ہی اسواسطے کہ جو زیادہ دوڑتا ہی وہ آخر کو گر بھی پڑتا ہی خدا نے یہ حکم نہین کیا کہ بندے رات دن عبادت ہی کیا کرین اور
آرام نکرین بلکہ عبادت کے وقت ٹھہرا دیے ہین اور اس مین ہزارون حکمتین ہین دانا مسلمان کو لازم ہی کہ اپنی جان پر نہایت مشکل نہ ڈالے نفل عبادت
اپنی کمر نہ باندھے کہ فرض بھی ترک ہو جاوین اور اتنی سستی اور کاہلی بھی نہین اچھی کہ سوائے فرض کے سنت اور نفل بالکل اوڑا دیوے غرض کہ میانہ روی
اختیار کرے نہ بہت زیادتی ہو نہ بہت کمی
٩٤٤ **ق** عائشة ما بال اقوام یتنزهون عن الشیء اصنعه فوالله انی
لاعلمهم بالله واشدهم له خشیة. بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا حال ہی اون
لوگون کا جو آپ کو بہت دور کھینچتے ہین اوس چیز سے جو مین کرتا ہون سو قسم ہی خدا کی کہ مین تم اون سے زیادہ تر جانتا ہون خدا کو اور اوسکی
نسبت مین خدا سے نہایت خوفناک ہون **ف** حضرت نے خود کوئی کام کیا اور لوگون کو اجازت دی کرنے کی تو بعضے لوگون نے
اوسکو کچھ ہلکا جانا اور اوسکے کرنے مین تامل کیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یہ حدیث اور پہلی حدیث ایک مضمون کی ہی معلوم ہوا کہ جس چیز کی
شرع مین اجازت اور رخصت ہو اوسکو ہلکا جاننا یا اوسکو خلاف تقوی اور پرہیزگاری کے سمجھنا درست نہین ہی **شعر** بصدق وصفا کوش
ورع وتقی + ولیکن میفزای بر مصطفی +
٩٤٥ **ه** ابو سعید ما تربة الجنة **قاله** لابن صیاد فقال ابن صیاد
درمکة بیضاء مسك یا ابا القاسم قال صدقت مسلم مین ابو سعید سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بہشت کی
خاک کیا ہی یہ حضرت نے ابن صیاد سے فرمایا سو ابن صیاد نے کہا کہ بہشت کی خاک سفید میدہ مشک ہی اے ابو القاسم حضرت نے فرمایا کہ تو نے سچ کہا
ف حضرت کے وقت مدینے کے یہودیون مین ایک شخص ابن صیاد نام پیدا ہوا تھا کاہن تھا اکثر باتین جنون سے دریافت کرکے
لوگون کو بتلاتا تھا اور پیغمبری کا دعوی کرتا تھا حضرت عمر کی خلافت مین مسلمان ہوا تھا پھر گم ہو گیا اوسکا حال معلوم نہوا بعضے اصحاب

٩٤٦ اوسکو دجال جانتے تھے او حضرت کو درست جواب اسواسطے دیا کہ اوسکو توریت کا علم تھا **ق** سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ مَا تَصْنَعُ بِإِزَارِكَ إِنْ لَبِسْتَهُ لَمْ يَكُنْ عَلَيْهَا مِنْهُ شَيْءٌ وَإِنْ لَبِسَتْهُ لَمْ يَكُنْ عَلَيْكَ شَيْءٌ **قَالَهُ** لِرَجُلٍ خَطَبَ امْرَأَةً عَرَضَتْ نَفْسَهَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُرِدْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بخاری اور مسلم مین سہل بن سعد سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تو کریگا اپنی لنگی سے اگر تو اوسکو باندھیگا تو اوس عورت پاس کچھ نہ رہیگا اور اگر عورت نے باندھا تو تیرے پاس کچھ نہ رہیگا یہ حضرت نے اوس مرد سے کہا جسنے اوس عورت سے منگنی کی جسنے اپنی ذات حضرت کو دی تھی سو اوسکو حضرت نے نہ قبول کیا تھا **ف** اسکا قصہ یہ ہوچکا ہے کہ ایک عورت نے کہا کہ یا حضرت مینے اپنی جان آپ کو بخشی حضرت نے قبول نہین کیا تب ایک صحابی نے کھڑے ہوکر کہا کہ یا حضرت اگر آپ کو اسکی حاجت نہین ہے تو میرا نکاح اوس سے کر دیجیے حضرت نے فرمایا کہ کچھ تیرے پاس ہے جس سے تو اسکا مہر ادا کرے اوسنے کہا کہ میرے پاس کچھ بھی نہین ہے حضرت نے فرمایا کہ جا تلاش کر کے لوہے کی ایک انگوٹھی لے آ اوسنے کہا کہ مجکو نمل سکیگی لیکن میری یہ لنگی ہے اسی کو مین مہر مین دیتا ہون تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی ایک لنگی مین دو آدمی کا کس طرح گذارا ہوسکیگا آخر شخص ناامید ہوکر بیٹھ رہا اوٹھا حضرت نے دیکھا کہ یہ شخص نہایت محتاج ہے اوسکو بلایا اور فرمایا کہ تجکو قرآن یاد ہے اوسنے کہا کہ ہان مجکو فلانی فلانی سورت یاد ہے حضرت نے فرمایا کہ جا مینے تیرا نکاح اس عورت کے ساتھ کر دیا قرآن کے یاد کروا دینے پر یعنی تو اسکو سورتین یاد کروا دے یہی اسکا مہر ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ تعلیم قرآن اور بہت کم مال بھی مہر ہوسکتا ہے اور یہی مذہب ہے امام شافعی کا اور امام اعظم کے نزدیک دس درم سے کم مہر نہین ہوسکتا اونکی دلیل اور حدیث ہے اونکے مذہب مین اس حدیث کا یہ مطلب ہے کہ یہ حکم ابتداے اسلام مین تھا جب مسلمانونکو تنگی تھی

٩٤٧ **حـ** ابْنُ مَسْعُودٍ مَا تَعُدُّونَ الرَّقُوبَ فِيكُمْ قَالَ قُلْنَا الَّذِي لَا يُولَدُ لَهُ قَالَ لَيْسَ ذَاكَ بِالرَّقُوبِ وَلٰكِنَّهُ الرَّجُلُ الَّذِي لَمْ يُقَدِّمْ مِنْ وَلَدِهِ شَيْئًا قَالَ فَمَا تَعُدُّونَ الصُّرَعَةَ فِيكُمْ قُلْنَا الَّذِي لَا يَصْرَعُهُ الرِّجَالُ قَالَ لَيْسَ بِذَاكَ وَلٰكِنَّهُ الَّذِي يَمْلِكُ نَفْسَهُ عِنْدَ الْغَضَبِ مسلم مین عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بے اولاد تم اپنے درمیان کسکو شمار کرتے ہو راوی کہتا ہے کہ صحابہ نے کہا کہ بے اولاد وہ ہے جسکی اولاد نہو یعنی جسکی اولاد نہ جیے حضرت نے فرمایا کہ بے اولاد یہ نہین بلکہ بے اولاد حقیقت مین وہ مرد ہے جسنے اپنی اولاد سے کچھ آگے نہ بھیجا یعنی نہ مرکے ہو بڑا کوئی اوسکا لڑکا نہ مرا حضرت نے فرمایا پھر پہلوان تم اپنے درمیان کسکو شمار کرتے ہو ہمنے کہا کہ پہلوان وہ ہے جسکو مرد نہ پچھاڑ سکین حضرت نے فرمایا کہ یہ نہین لیکن پہلوان وہ ہے جو غصے کے وقت اپنی جان کو قابو مین رکھے یعنی زیادتی نہ کرے گالیان نہ بکے **ف** یعنی ہرچند ظاہر مین بے اولاد اور پہلوان اسی کو کہتے ہین جو تمنے کہا لیکن خدا کے نزدیک حقیقت مین بے اولاد اور پہلوان وہ ہے جو حضرت نے فرمایا اسواسطے کہ اولاد سے یہ غرض ہے کہ مصیبت کے وقت کام آوے تو اگر کسیکا لڑکا مر گیا اور اوسنے صبر کیا تو وہ صبر کرنا قیامت مین اوسکے کام آویگا اور اگر چھوٹا لڑکا تھا تو وہ خدا سے اپنے ماباپ کی شفاعت بھی کریگا تو بہرصورت اولاد کام آئی اور جسکا لڑکا نہین مرا اوسکو یہ فائدہ حاصل نہین تو گویا وہ بے اولاد ٹھہرا اگرچہ ظاہر مین اولاد ہوئی تو اوسکے کس کام کی اور اسیطرح پہلوان حقیقت مین وہی ہے جو غصے کو اپنے اوپر غالب ہونے نہ دیوے اگرچہ ظاہر مین کمزور ہو

٩٤٨ **ق** كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ مَا خَلَّفَكَ أَلَمْ تَكُنْ قَدِ ابْتَعْتَ ظَهْرَكَ **قَالَهُ** لَهُ مَقْدَمَهُ مِنْ تَبُوكَ بخاری و مسلم مین کعب بن مالک سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کس چیز نے تجکو پیچھے ڈالا اور پیچھے روکا کیا تو سواری کو نہ مول لے چکا تھا یہ حضرت نے کعب بن مالک سے فرمایا جنگ تبوک سے آنے کے وقت **ف** جنگ تبوک کی جب حضرت نے تیاری کی تھی تب کعب بن مالک نے

ساتھ جانے کے واسطے سواری مول لی تھی مگر اونکا اتفاق جانے کا حضرت کے ساتھ نہین ہوا تھا جب اوس لڑائی سے پلٹ گئے تب
٩٤٩ یہ حدیث غصے سے فرمائی باقی کعب کا قصہ آگے آویگا ق ابو ہُرَیرَۃَ مَا عِندَکَ یَا ثُمَامَۃُ قالہ لِثُمَامَۃَ بنِ
اُثَالٍ قَبلَ اِسلَامِہٖ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا ای ثمامہ تیرے پاس کیا ہی یعنی کس فکر اور کس خیال
مین ہی یہ حضرت نے ثمامہ بن اثال سے کہا اوسکے مسلمان ہونے سے پہلے ف حضرت نے ایکبار نجد کے ملک مین لشکر بھیجا وہان
ایک قوم کا سردار ملا جسکا ثمامہ نام تھا اوسکو پکڑ لائے اور مسجد کے ستون مین اوسکو باندھ دیا جب حضرت اوس طرف تشریف لائے تو یہ حدیث
فرمائی یعنی کس سوچ اور کس تدبیر مین ہی ثمامہ نے کہا کہ خیریت ہی ای محمد اگر تو نے مجکو مار ڈالا تو اپنے خونی دشمن کو مارا اور اگر احسان کر کے چھوڑ دیا
تو شکر گزار مرد کو چھوڑا یعنی مین اس احسان کا حق مانا کرونگا اور اگر کچھ مال کی طمع ہو تو جو تیرا جی چاہے سو مانگ پھر حضرت وہان سے
ہٹ گئے دوسرے روز حضرت نے پھر فرمایا کہ ای ثمامہ تو کس خیال مین ہی ثمامہ نے وہی جواب دیا پھر حضرت اوسکے پاس سے ہٹ گئے تیسرے روز
پھر حضرت نے اوسی طرح پوچھا اور ثمامہ نے اوسی طرح جواب دیا پھر حضرت نے حکم کیا کہ ثمامہ کو چھوڑ دو جب قید سے خلاصی ہوئی تو ثمامہ باغ مین
جا کر نہایا پھر حضرت کی خدمت مین مسجد کے اندر آیا اور سچے دل سے مسلمان ہوا اور کلمہ پڑھا اور کہا کہ ای محمد روئے زمین پر میرے نزدیک
تجسے زیادہ کوئی دشمن نہ تھا سو اب تو تیرے برابر کوئی میرا پیارا نہین اور تیرا دین میرے نزدیک سب دینون سے برا معلوم ہوتا تھا سو اب
سب دینون سے میرے نزدیک تیرا دین افضل ہوگیا اور تیرا شہر سب شہرون سے میرے نزدیک برا تھا سو اب تو سب سے زیادہ پیارا ہوگیا پھر کہا
کہ یا حضرت مین بحالت کفر مین عمرے کا ارادہ کر کے چلا آپ کے لشکر نے مجکو پکڑ لیا اب مجکو کیا حکم ہوتا ہی حضرت نے اوسکو بشارت
دی اور عمرہ ادا کرنے کو فرمایا جب ثمامہ مکے مین گیا عمرے کے واسطے تو کفار مکہ نے کہا کہ ای ثمامہ تو کیا بے دین ہوگیا ہی ثمامہ نے کہا بلکہ مین
رسول اللہ کے ساتھ مسلمان ہوا ہون اسکو یاد رکھو کہ جب تک حضرت حکم نہ دینگے تو گیہون کا ایک دانہ بھی ملک یمامہ سے تمکو نہ ملے گا یمامہ
٩٥٠ ثمامہ کا ملک تھا وہان سے اناج مکے مین آیا کرتا تھا ھ جَابِرٌ مَا فَعَلتَ فِی الَّذِی اَرسَلتُکَ لَہٗ فَاِنَّہٗ لَم یَمنَعنِی اَن
اُکَلِّمَکَ اِلَّا اَنِّی کُنتُ اُصَلِّی قالہ لجابرٍ وَقَد اَرسَلَہٗ فِی حَاجَۃٍ فَجَآءَ وَھُوَ یُصَلِّی عَلٰی بَعِیرِہٖ مُتَوَجِّھًا
اِلٰی غَیرِ القِبلَۃِ فَکَلَّمَہٗ فَقَالَ بِیَدِہٖ ھٰکَذَا اَو اَومَأَ بِیَدِہٖ نَحوَ الاَرضِ مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا کیا تو نے جس کام کے واسطے مینے بھیجا تھا اور نہین روکا مجکو تیرے ساتھ بات کرنے سے مگر اس سبب نے کہ مین
نماز پڑھتا تھا یہ حضرت نے جابرؓ سے فرمایا اور اونکو کسی کام کے واسطے بھیجا تھا تو جابر وہان سے آئے اور حضرت اپنے اونٹ پر قبلے کے سوا
اور طرف مونہ کیے ہوئے نماز پڑھتے تھے سو جابر نے حضرت سے کچھ بات کی تو حضرت نے یون اشارہ کیا ہاتھ سے یعنی زمین کی طرف اشارہ کیا
ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نفل نماز پڑھنا سواری پر درست ہی خواہ قبلے کی طرف مونہ ہو یا نہو لیکن سجدے کا اشارہ رکوع سے
٩٥١ زیادہ نیچا کرنا چاہیے مگر فرض نماز سواری پر درست نہین اور یہی مذہب ہی سب اماموں کا ق زَیدُ بنُ خَالِدٍ مَا لَکَ وَلَھَا
دَعھَا فَاِنَّ مَعَھَا حِذَآءَھَا وَسِقَآءَھَا تَرِدُ المَآءَ وَتَاکُلُ الشَّجَرَ حَتّٰی یَجِدَھَا رَبُّھَا یَعنِی ضَالَّۃَ
الاِبِلِ بخاری اور مسلم مین زید بن خالدؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا ہی تیرے واسطے اور کیا ہی اوسکے واسطے یعنی بگانے اونٹ گم ہوے
بھٹکے سے تجکو کیا کام چھوڑ اوسکو اسواسطے کہ اوسکے ساتھ اوسکا جوتا اور مشک موجود ہی کہ اپنے پانون سے چل کر پانی پیے گا اور درخت
کو کھاویگا یہان تک کہ اوسکا مالک اوسکو پا جاویگا ف کسی نے حضرت سے بھولے بھٹکے جانورون کا مسلہ پوچھا حضرت نے ہر ایک کا

جواب یا پوچھنے بھٹکے اونٹ کا مسئلہ پوچھا کہ اوسکو پکڑ لیوے یا نہ لیوے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اونٹ کو پکڑ لینا نچاہیے
اسواسطے کہ اوسکے ضائع ہونے کا کچھ خوف نہیں ہوتا اوسکے پاس موجود ہی یعنی اوسکی تلی چلنے پھرنے بھر کو مضبوط ہی اور مشک اوسکے
ساتھ موجود ہی یعنی پیاس مارنے کی بڑی عادت ہی کہ دس دس بیس بیس دن تک بدون پانی اونٹ رہتا ہی غرض یہ کہ اوسکو نہ پکڑے
٩٥٢ اور یہی مذہب ہی امام مالک کا اور امام اعظم کے نزدیک جہان خوف ضائع ہونیکا ہو تو پکڑ لینا درست ہی م جابر مَا لَكِ يَا أُمَّ
السَّائِبِ أَوْ يَا أُمَّ الْمُسَيَّبِ تُزَفْزِفِيْنَ قَالَتِ الْحُمّٰى لَا بَارَكَ اللّٰهُ فِيْهَا فَقَالَ لَا تَسُبِّي الْحُمّٰى فَاِنَّهَا تُذْهِبُ
خَطَايَا بَنِيْ اٰدَمَ كَمَا يُذْهِبُ الْكِيْرُ خَبَثَ الْحَدِيْدِ مسلم مین جابر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تمکو کیا ہوا ای سائب کی ما
جو تو کانپ رہی ہی راوی کو شک ہی کہ حضرت نے سائب کی ما کہا یا مسیب کی ما فرمایا اوس عورت نے کہا کہ مجکو تپ ہی خدا اوسکو بے برکت کرے تو حضرت
نے فرمایا کہ گالی مت دے بخار کو اسواسطے کہ وہ آدم کی اولاد کے گناہ دور کرتی ہی جیسے آگ کی بھٹی لوہے کا میل دور کرتی ہی ف
یعنی ہرچند ظاہر مین تپ سے تکلیف ہی لیکن جب اوسکے سبب سے گناہ دور ہوئے تو اوسکو برا کہنا نچاہیے کہ یہ بے صبری کا نشان ہی اسی طرح
٩٥٣ ہر بیماری کا حال ہی م عائشة مَا لَكِ يَا عَائِشَةُ أَغِرْتِ مسلم مین حضرت عائشہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا ہی تجکو ای عائشہ
کیا تجکو رشک آیا ف مسلم مین حضرت عائشہ سے پوری روایت یون ہی کہ حضرت ایکبار میری باری کی رات کو بقیع کے قبرستان مین
تشریف لے گئے مردون کے واسطے دعا کرنے کو مین سمجھی کہ شاید حضرت کسی اپنی دوسری بی بی پاس گئے مین اوٹھکر دیکھنے لگی جب حضرت تشریف لائے تو یہ میرا
٩٥٤ حال دیکھکر حدیث فرمائی سبحان اللہ کیا حضرت جیسی عورت خاوند کی پیاری آپ سے خاوند پر کیونکر رشک نکرے م جابر بن سمرة مَا لِيْ
اَرَاكُمْ رَافِعِيْ اَيْدِيْكُمْ كَاَنَّهَا اَذْنَابُ خَيْلٍ شُمُسٍ اُسْكُنُوْا فِي الصَّلٰوةِ ثُمَّ خَرَجَ عَلَيْنَا فَرَاٰنَا حِلَقًا
فَقَالَ مَا لِيْ اَرَاكُمْ عِزِيْنَ ثُمَّ خَرَجَ عَلَيْنَا فَقَالَ اَلَا تَصُفُّوْنَ كَمَا تَصُفُّ الْمَلٰٓئِكَةُ عِنْدَ رَبِّهَا
فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَكَيْفَ تَصُفُّ الْمَلٰٓئِكَةُ عِنْدَ رَبِّهَا قَالَ يُتِمُّوْنَ الصُّفُوْفَ الْاُوْلٰى وَيَتَرَاصُّوْنَ
فِي الصَّفِّ مسلم مین جابر بن سمرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کیا ہی مجکو کہ مین تمکو ہاتھ اوٹھاے دیکھتا ہون تمہارے ہاتھ گویا چنچل گھوڑونکی
دم ہین یعنی جیسے چنچل گھوڑونکی دمین نہین ٹھہرتین ویسے تمہارے ہاتھ نہین ٹھہرتے ٹھہرے رہا کرو نماز مین یعنی ہلا جلا نکرو پھر حضرت
دیر کے بعد ہمارے پاس ہوکر نکلے تو ہمکو دیکھا کہ ہم حلقہ حلقہ کیے بیٹھے ہین سو فرمایا کہ کیا ہی مجکو کہ تمکو جدا جدا تتر بتر دیکھتا ہون پھر دیر کے بعد ہمارے
پاس ہوکر نکلا اور فرمایا کہ تم کیون نہین صف باندھتے ہو جیسے فرشتے صف باندھتے ہین اپنے رب کے نزدیک تو ہمنے کہا یا رسول اللہ
فرشتے اپنے رب کے نزدیک کیونکر صف باندھتے ہین حضرت نے فرمایا پورا کر لیتے ہین پہلی صفونکو اور صف کے اندر آپسمین بھڑ جاتے ہین یعنی ملے ہوے
کھڑے ہوتے ہین کچھ صف کے درمیان فرق نہین چھوڑتے ف سنن ابی داود مین جابر بن سمرہ سے روایت ہی کہ جب ہم حضرت کے پیچھے نماز پڑھتے
تو داہنے بائین ایک دوسرے کو ہاتھ اوٹھا کر سلام کرتا تھا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور سلام کیواسطے ہاتھ اوٹھانا نماز کے اندر منع کیا
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حرکات نماز کے سوا کوئی جنبش نماز مین سنت نہین اور صفونکا پورا کرنا مستحب ہی جب تک اول صف نہ بھر جاوے
٩٥٥ دوسری صف نچاہیے اور جب تک دوسری صف نہ بھر جاوے تیسری صف نچاہیے اسی طرح اور صفون مین لحاظ رکھنا ضرور ہی ق سهل بن سعد
مَا لِيْ رَاَيْتُكُمْ اَكْثَرْتُمُ التَّصْفِيْقَ مَنْ نَابَهُ شَيْءٌ فِيْ صَلَاتِهِ فَلْيُسَبِّحْ فَاِنَّهُ اِذَا سَبَّحَ الْتُفِتَ اِلَيْهِ وَ
اِنَّمَا التَّصْفِيْقُ لِلنِّسَاۗءِ بخاری اور مسلم مین سہل بن سعد سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا مجکو کیا ہی کہ مینے تمکو دیکھا کہ تمنے بہت تالی بجائی

جسکو نماز مین کوئی ضرورت ظاہر ہو یعنی ایسی ضرورت جسمین امام کو خبردار کرنا پڑے چاہیے کہ بآواز سبحان اللہ کہے اسواسطے کہ جب اوسنے
سبحان اللہ کہا تو اوسکی طرف التفات کیا جاویگا یعنی امام سبحان اللہ کہنے سے خبردار ہو جاویگا حضرت نے فرمایا اور تالی مارنا تو عورتون کے
واسطے چاہیے یعنی اگر امام کی خطا پر عورت واقف ہو تو سبحان اللہ نکہے بلکہ ہاتھ کو ہاتھ پر مارے اسواسطے کہ عورت کی آواز سے اکثر مرد کو بدخیال
آتا ہی **ف** صحیح بخاری مین روایت ہی کہ حضرت ایک قوم مین صلح کرنے کو گئے تھے نماز کا وقت آیا لوگون نے ابی بکر رض کو امام بنا کر نماز
شروع کی پھر حضرت تشریف لائے اور صحابہ نماز مین تھے تو حضرت بھی صف مین نماز کی نیت کرکے کھڑے ہوئے اصحاب نے دستک دی تاکہ صدیق رض
حضرت کے آنے سے خبردار ہوجاوین اور صدیق رض کی یہ عادت تھی کہ نماز مین کسی طرف نہ دیکھتے تھے جب بہت لوگون نے تالیان بجائین تو
صدیق رض نے نظر کی دیکھا کہ حضرت صف مین کھڑے ہین حضرت نے اشارہ کیا صدیق اکبر سے کہ وہین ٹھہرے رہو اور امامت کیے جاؤ پھر صدیق اکبر رض نے
دونون ہاتھ اوٹھا کر شکر خدا ادا کیا کہ حضرت نے مجکو امامت کرنے کو فرمایا پھر پیچھے ہٹے یہان تک کہ صف مین برابر ہو گئے اور حضرت نے
آگے بڑھکے امامت کی پھر حضرت جب نماز پڑھ چکے تو فرمایا ای ابی بکر میرے حکم کے بعد تم کیون نہ وہان قائم رہا صدیق اکبر رض نے کہا کہ ابی قحافہ کے
بیٹے کو یہ لیاقت نہین کہ رسول اللہ کے آگے امام بنے پھر حضرت نے اور اصحاب سے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے صدیق اکبر رض کی نہایت عمدہ فضیلت
ثابت ہوئی کہ حضرت نے اونکو اپنی امامت کرنے کا حکم دیا بلکہ اول صدیق کے پیچھے نماز کی نیت بھی کر چکے تھے سبحان اللہ اس سے زیادہ کون
کمال ہوگا جسکو تمام عالم کا امام اپنا امام بناوے **ق** ابن عباس ق **خ** جابر مَّا مَنَعَكِ مِنَ الْحَجِّ وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ عَبَّاسٍ ۹۵۶
مَا مَنَعَكِ اَنْ تَكُونِي حَجَجْتِ مَعَنَا قَالَتْ اَبُو فُلَانٍ تَعْنِي زَوْجَهَا حَجَّ عَلَى اَحَدِهِمَا تَعْنِي الْبَعِيرَيْنِ
وَالْاٰخَرُ يَسْقِي اَرْضًا قَالَ فَاِنَّ عُمْرَةً فِي رَمَضَانَ تَقْضِي حَجَّةً اَوْ حَجَّةً مَعِي **قاله** لِاُمِّ سِنَانٍ
بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عباس رض اور صرف بخاری مین جابر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے سنان کی ماں سے کہا تجکو کسنے
منع کیا تھا حج کرنے سے اور عبد اللہ بن عباس کی روایت مین یون ہی کہ تجکو کسنے منع کیا ہمارے ساتھ حج کرنے سے کہا اوس عورت نے
کہ فلانے کا باپ یعنی اوسکا خاوند ایک اونٹ پر حج کرنے کو گیا تھا اور دوسرا اونٹ کھیت سینچتا تھا حضرت نے فرمایا کہ البتہ رمضان مین
عمرہ کرنا ثواب مین حج کے برابر ہی یا میرے ساتھ حج کرنے کے برابر ہی **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ رمضان مین عمرہ کرنا نہایت افضل ہی
نَوْعٌ اٰخَرُ دوسری قسم کی حدیث **م** اَبُو ذَرٍّ مَّا اصْطَفَى اللّٰهُ لِمَلَائِكَتِهِ اَوْ لِعِبَادِهِ سُبْحَانَ ۹۵۷
اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ **قاله** حِيْنَ سُئِلَ اَيُّ الْكَلَامِ اَفْضَلُ مسلم مین ابوذر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ افضل کلام وہ ہی
جو خدا نے اپنے فرشتون کے واسطے یا اپنے بندون کے واسطے پسند کیا ہی یعنی سبحان اللہ وبحمدہ یہ حضرت نے اوسوقت فرمایا جب کسی نے پوچھا تھا کہ کونسا کلام افضل ہی
نَوْعٌ اٰخَرُ دوسری قسم کی حدیث **خ** اَبُو هُرَيْرَةَ مَا اَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ مِنَ الْاِزَارِ فَفِي النَّارِ ۹۵۸
بخاری مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو ازار یا پائجامہ نیچے ٹخنون سے ہو سو دوزخ مین ہی یعنی نیچے کرنے والے کی سزا دوزخ ہی
ق رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ مَا اَنْهَرَ الدَّمَ وَذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ فَكُلُوهُ لَيْسَ السِّنَّ وَالظُّفُرَ وَسَاُحَدِّثُكُمْ ۹۵۹
عَنْ ذٰلِكَ اَمَّا السِّنُّ فَعَظْمٌ وَاَمَّا الظُّفُرُ فَمُدَى الْحَبَشَةِ بخاری اور مسلم مین رافع بن خدیج رض سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ جو چیز خون کو بہادے اور خدا کا نام اوس پر لیا جاوے تو اوسکو کھاؤ سوا دانت اور ناخن کے اور اب مین تمکو اسکا سبب بتلاؤنگا
دانت تو ہڈی ہی اور ناخن حبشی کافرون کی چھری ہی یعنی وہ لوگ ناخن سے ذبح کرتے ہین مسلمانون کو اونکا طریقہ کرنا مناسب نہین **ف**

یعنی جو تیز چیز لوہا یا لکڑی یا پتھر جلا اپنا تو رگ کا خون بہا دے یعنی خون کو نکال دے اور خدا کا نام لے پر وقت ذبح لیا جاوے تو وہ گوشت
حلال ہے پاک ہے لیکن دانت اور ناخن سے حلال کرنا درست نہیں اور یہی مذہب ہے امام شافعی کا اور امام اعظم کے نزدیک جڑے ناخن
اور ہڈی سے حلال کرنا درست نہیں اور اوکھڑے دانت اور ہڈی سے حلال کرنا درست ہے

۵۶۰ ق عُمَرُ مَا جَاءَكَ مِنْ هٰذَا الْمَالِ وَاَنْتَ غَيْرُ مُشْرِفٍ وَّلَا سَائِلٍ فَخُذْهُ وَمَا لَا فَلَا تُتْبِعْهُ نَفْسَكَ بخاری اور مسلم میں عمر فاروق رضی سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ جو تیرے پاس اس مال سے آوے اس طرح پر کہ تو تاک لگانے والا اور مانگنے والا نہو تو اوسکو لے اور جو ایسا مال نہو تو
اوسکے پیچھے اپنی جان کو مت ڈال ف مسلم میں عمر فاروق رضی سے روایت ہے کہ حضرت مجکو مال دینے لگے میں نے کہا کہ جو مجھ سے
زیادہ تر محتاج ہو اوسکو دیجیے حضرت نے فرمایا اسکو لے اپنا کام چلا اور خیرات کر یہ حدیث حضرت نے فرمائی یعنی جو مال بدون تاک
اور بے حرص اور بے سوال کے ملے وہ حلال ہے اور اگر زبان سے ظاہری سوال کیا یا دل میں تاک لگائی اور اوسکی طرف خیال لگا کر باطنی سوال کیا
تو وہ حلال طیب نہیں نقل ہے کہ امام احمد ایک شخص سے اوٹھوا کر بازار سے گیہوں لائے امام احمد کے فرزند گھر میں بیٹھے روٹی کھاتے تھے
اوس شخص کا دل روٹی کی طرف مائل ہوا امام احمد کے بیٹے نے اوس شخص کو روٹی دی اوس مزدور نے نہ قبول کی جب وہ پلٹ کر چلے تو اونکو
امام احمد نے بلا کر روٹی دی تو اونھوں نے قبول کی اور چلے گئے بیٹے نے باپ سے پوچھا کہ اسکا کیا سبب ہے کہ میں نے روٹی دی تو قبول نہ کی
اور آپ نے دی تو قبول کی امام احمد نے کہا کہ اوس وقت اونکا دل روٹی کی طرف مائل ہوا تھا تو وہ اوسکو باطنی سوال سمجھے اسواسطے
قبول نہ کی اور جب آپ نے روٹی دی تو اونکو اوسکی توقع نہ تھی [illegible]
زبان سے نہ ہو ویسے باطنی سوال کی [illegible]

۵۶۱ [illegible]
ابن عمر تلك يعني من الاخر [illegible] فرمایا کہ
جو تو اپنے حج میں کرتا تھا سو اپنے عمرے میں [illegible]
ف مسلم میں [illegible] روایت ہے [illegible]
اور [illegible] فرمایا [illegible] حدیث [illegible]

۵۶۲ ق ابو سعيد مَا يَكُنْ عِنْدِي مِنْ خَيْرٍ فَلَنْ اَدَّخِرَهُ عَنْكُمْ وَمَنْ يَسْتَعْفِفْ يُعِفَّهُ اللّٰهُ وَمَنْ يَسْتَغْنِ يُغْنِهِ اللّٰهُ وَمَنْ يَتَصَبَّرْ يُصَبِّرْهُ اللّٰهُ وَمَا اُعْطِيَ اَحَدٌ عَطَاءً خَيْرًا وَّاَوْسَعَ مِنَ الصَّبْرِ
بخاری اور مسلم میں ابو سعید سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو میرے پاس مال ہوگا اوسکو میں تم سے چھپا نہ رکھونگا اور جو سوال
اور حرام کاموں سے آپ کو بچاوے [illegible] تو خدا اوسکو بچا دیگا اور جو دنیا سے بے پروائی چاہیگا
تو خدا اوسکے دل کو دنیا کے مال سے بے پروا کر دیگا اور جو شخص [illegible] صبر کریگا تو خدا اوسکو [illegible]
[illegible] اور صبر سے بہتر اور کشادہ تر کوئی نعمت نہیں ملی ف مسلم میں روایت ہے کہ کچھ انصاری صحابہ نے حضرت سے
مال مانگا حضرت نے دیا پھر مانگا پھر دیا جب حضرت کے پاس کچھ نہ رہا تب یہ حدیث فرمائی یہ حدیث تہذیب اخلاق اور درویشی کی جڑ ہے
معلوم ہوا کہ آدمی کی خو بدلنا ممکن ہے لیکن اول تو ضرور محنت اور ریاضت ہے آخر کو ملکہ عادت ہو جاتی ہے پھر محنت اور تکلف اور
بناوٹ کی ضرورت نہیں رہتی بعضے لوگ کہتے ہیں کہ آدمی کی خو نہیں بدلتی یہ پیدائشی بات ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ یہ غلط بات ہے

اگر خو بدلنا ممکن نہوتا تو پیغمبرونکا آنا اور اونکی تعلیم بیفائدہ ہو جاتی جانورونکی خو تعلیم اور محنت سے بدل جاتی ہی جیسے باز اور شکاری کتے کی تو
بھلا آدمی کی کیونکر نہ بدلے ہان یہ البتہ ہی کہ بدون محنت کچھ نہین ہوتا جو بدخو بدلنے کا طریقہ چاہے وہ احیاء العلوم اور کیمیاے سعادت کو دیکھے

۹۶۳ **نوع اخر** دوسری قسم کی حدیثین **ق** ابو هريرة ما بين النفختين اربعون بخاری اور مسلم مین
ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ دو پھونکون کے درمیان چالیس ہین **ف** یعنی قیامت مین دو بار صور پھونکا جاویگا
اول بار سب خلق مرجاویگی دوسری بار زندہ جی اوٹھیگی ابو ہریرہ سے لوگون نے پوچھا کہ چالیس ان دونون مین فرق ہوگا یا چالیس مہینے
۹۶۴ یا چالیس سال ابو ہریرہ نے کہا کہ تعین مجکو معلوم نہین مینے حضرت سے یون ہی سنا ہی جیسا کہ تم سے کہا **ق** عبد الله بن زيد
الانصاري ما بين بيتي ومنبري روضة من رياض الجنة بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن زید انصاری سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان بہشت کی کیاریون مین سے ایک کیاری ہی **ف** بعضی روایت مین
گھر کی بعضی مین حجرہ بعضی مین قبر سب آیا ہی ونکا ایک مطلب ہی کہ حضرت عایشہ رضہ کے حجرے مین حضرت اکثر رہتے تھے اور وہین دفن ہوے حضرت کی
قبر او منبر کے درمیان چند گز کا فرق ہی یعنی اوس قدر مکان بہشت مین اوٹھ جاویگا اور وہان کی عبادت اور دعا نہایت مقبول ہی
۹۶۵ اوسکی برکت سے بہشت ملیگی مدینے مین اب معمول ہی کہ وہان اکثر لوگ خاص کر کے نماز پڑھتے ہین اور دعا مانگتے ہین **ق** ابو هريرة
ما بين لابتيها حرام بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مدینے کی دونون طرف کی پتھریلی زمین کے اندر
۹۶۶ سب زمین حرام ہی **ف** اس حدیث کا مطلب ہر کتاب مین کئی بار ہو چکا **ق** ابو هريرة ما بين منكبي الكافر
مسيرة ثلثة ايام للراكب المسرع بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کافر کے دونون کندھونکے
درمیان تین دن کی راہ ہوگی تیز رو سواری کی **ف** یعنی دوزخ مین کافر کا نہایت بڑا قد ہو جاویگا تاکہ اوسکو زیادہ آگ ستاوے
۹۶۷ **ق** انس ما بين ناحيتي حوضي كما بين صنعاء والمدينة مسلم مین انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ میرے حوض کوثر کے
دونون کنارون کا فاصلہ اتنا ہی جتنا صنعا اور مدینے مین فرق ہی **ف** صنعا یمن مین ایک شہر کا نام ہی مدینے سے ہانتک کئی مہینے کی راہ ہی مطلب کہ حوض کوثر نہایت بڑا ہی

۹۶۸ **فصل** اس فصل مین وہ حدیثین ہین جنکے سرے پر یا ہی **م** ابي بن كعب يا ابا المنذر اتدري اي اية من
كتاب الله معك اعظم قال قلت الله لا اله الا هو الحي القيوم قال فضرب في صدري
وقال ليهنك العلم يا ابا المنذر مسلم مین ابی بن کعب رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اے ابی منذر تو جانتا ہی کہ خدا کی
کتاب کی کونسی آیت بہت بڑی ہی تیرے ساتھ ابی بن کعب نے کہا کہ مین بولا الله لا اله الا هو الحي القيوم یعنی آیت الکرسی بڑی آیت ہی ابی
کہتے ہین کہا کہ حضرت نے خوش ہو کر میرا سینہ تھپکا اور فرمایا کہ تجکو علم مبارک ہو اے ابی منذر **ف** ابی منذر کنیت ہی ابی بن کعب
کی قرآن کے بڑے حافظ اور عالم تھے حضرت نے اونکی زبان کی پہچان کے علم اور فہم سے خوش ہوے اور برکت کی دعا کی آیۃ الکرسی
۹۶۹ اسواسطے سب آیتون سے افضل ہی کہ اوسمین صرف خدا کی ذات و صفات کا بیان ہی **ق** عايشة يا ابا بكر ان لكل قوم عيدا
وهذا عيدنا بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اے ابی بکر ہر ایک قوم کی ایک عید ہوتی ہی اور یہ ہماری
عید ہی **ف** مصابیح مین حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت کپڑا اوڑھے لیٹے تھے اور انصاریون کی دو چھوٹی چھوٹی لڑکیان
دف بجا کر بہادری کے گیت گاتی تھین اتنے مین صدیق اکبر آگئے اونھون نے لڑکیونکو ڈانٹا اور کہا کہ پیغمبر کے گھر مین شیطانی باجے کا کیا کام

تب حضرت نے مونھہ کھولکر یہ حدیث فرمائی یعنی عید کے دن ایسے راگ کا کچھہ مضایقہ نہین سواسطے کہ اول تو دف بجانا حرام نہین دوسرے
گانے والی لڑکیان ہین جوان عورت نہین جو محل شہوت ہون تیسرے کوئی مضمون خلاف شرع نہین بلکہ بہادری دین کی کارآمدنی
چیز ہی اسی حدیث سے بعضے عالمون کا یہ مذہب ہی کہ خوشی کے حالون مین جیسے شادی یا ختنہ اور عید مین مزامیر اور راگ یا دف کے
ساتھہ بہت ہی بشرطیکہ دینی کام مین کچھہ حرج نہووے اور گانے والا خوبصورت لڑکا اور اجنبی عورت نہو اور راگ کا مطلب خلاف شرع
نہو غرض کہ راگ سننے کی عادت ہرگز درست نہین بلکہ اسی حدیث سے صاف منع ہونا معلوم ہوتا ہی کہ حضرت نے عید کا عذر فرمایا
تو معلوم ہوا کہ اسکی عادت کرنا درست نہین اگرچہ خلاف شرع راگ نہو ٩٧٠ ه عَائِذُ بْنُ عَمْرٍو يَا اَبَا بَكْرٍ لَعَلَّكَ اَغْضَبْتَهُمْ
لَئِنْ كُنْتَ اَغْضَبْتَهُمْ لَقَدْ اَغْضَبْتَ رَبَّكَ يَعْنِي سَلْمَانَ وَصُهَيْبًا وَبِلَالًا حِيْنَ قَالُوْا لِاَبِيْ سُفْيَانَ
مَا اَخَذَتْ سُيُوْفُ اللهِ مِنْ عُنُقِ عَدُوِّ اللهِ مَأْخَذَهَا فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ تَقُوْلُوْنَ هٰذَا لِشَيْخِ قُرَيْشٍ
وَسَيِّدِهِمْ مسلم مین عائذ بن عمرو سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا ای ابی بکر شاید کہ تونے اونکو غصہ دلایا اگر تو نے اونکو ضرور غصہ
دلایا ہوگا تو البتہ تو نے اپنے رب کو غصہ دلایا مراد ان لوگون سے سلمان فارسی او صہیب رومی اور بلال حبشی ہین جبکہ اون تینون نے ابوسفیان سے
کہا تھا کہ خدا کی تلوارون نے خدا کے دشمن کی گردن سے اپنی گرفت کا مکان نہین پایا تو صدیق اکبر نے کہا کہ تم ایسی بات قریش کے بڈھے اور اونکے سردار کو
کہتے ہو ف ابوسفیان کفر کی حالت مین حضرت سے کئی بار لڑا تھا سواسطے اسکو دشمن خدا کہا روایت ہی کہ ابوسفیان جب کہ ظاہر مین
مسلمان ہوا اور ہنوز دل مین ایمان نہ ہوا تھا کہ ایک روز سلمان اور صہیب اور بلال کے پاس ہوکر نکلا ان تینون اصحاب نے جوش اسلام سے
وہ سخت بات کہی صدیق اکبر نے اس خیال سے کہ مبادا ایسا ہو کہ ابوسفیان ظاہری اسلام بھی چھوڑ دے اوسکی خاطرداری کی بات کہی اور
اونکو ایسی سخت بات کہنے سے منع کیا پھر صدیق اکبر حضرت کے پاس گئے اور یہ قصہ بیان کیا حضرت نے یہ حدیث فرمائی چونکہ اونکا سخت کلام
محض خدا کے واسطے اور جوش اسلام سے تھا خدا اور رسول کو پسند آیا جب صدیق اکبر نے حضرت سے یہ سنا تو اون تینون صحابیون کے پاس عذر کرنے کو
گئے اور کہا ای میرے بھائیو شاید تمکو غصہ دلایا یعنی معاف کرو اونھون نے کہا کچھہ غصہ نہین ای بھائی تجکو اللہ بخشے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نیک
لوگون کی عزت حرمت کرنا ضرور ہی اور اونکو ناخوش کرنا نہایت بری بات ہی کہ اونکی ناخوشی سے خدا ناخوش ہوتا ہی ٩٧١ ق اَبُوْ بَكْرٍ
يَا اَبَا بَكْرٍ مَا ظَنُّكَ بِاثْنَيْنِ اللهُ ثَالِثُهُمَا بخاری اور مسلم مین صدیق اکبر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای ابی بکر کیا
تیرا گمان ہی اون دو مین جنکا تیسرا ساتھی ہوگا خدا ہی ف صدیق اکبر سے روایت ہی کہ ہجرت کے وقت خوف
کفار سے مین اور حضرت غار مین جا چھپے تو کافر ہمکو تلاش کرتے کرتے اوسی غار پر خاص ہمارے سر پر کھڑے ہوئے جب مینے
مشرکون کے پاؤن دیکھے تب مینے کہا یا رسول اللہ اگر اونمین سے کوئی اپنے پاؤن پر نظر کرے تو ہمکو دیکھلے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی
یعنی فکر نہ کرو خدا مددگار ہمارے ساتھہ ہی ہم دونون آدمیون کو ضائع نکریگا اس حدیث سے حضرت کا کمال توکل خدا پر اور صدیق کی
نہایت فضیلت ثابت ہوئی کئی طرح سے اول یہ کہ حضرت نے اپنے ساتھہ اور صدیق کے ساتھہ خدا کو ملایا سبحان اللہ کیا عمدہ مرتبہ ہی
جو خدا اور رسول کے ساتھہ شمار ہوئے دوسری یہ کہ ایسے سخت وقت مین کہ تمام عالم حضرت کا جانی دشمن تھا صدیق نے حضرت کا
ساتھہ دیا اور اپنی جان اور مال اور خاندان کی بربادی حضرت کے واسطے اختیار کی اس سے زیادہ جان نثاری کیا ہوگی تیسری یہ کہ
معلوم ہوا کہ ایسے سخت وقت مین بھی جان کا خوف ہوا اسکو ساتھہ لیتے ہین جسکے اخلاص اور دوستی پر کمال اعتماد اور نہایت

بھروسا ہوتا ہی تو حضرت کا صدیق کو ساتھ لینا اور اپنے بھید سے آگاہ کرنا دلیل صاف ہی کہ حضرت کے نزدیک صدیق اکبر سے زیادہ کوئی جان نثار معتمد دوست یار غار تھا

٩٧٢ ق سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ يَا اَبَا بَكْرٍ مَّا مَنَعَكَ اَنْ تُصَلِّيَ بِالنَّاسِ حِيْنَ اَشَرْتُ اِلَيْكَ بخاری اور مسلم مین سہل بن سعد رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای ابی بکر کس چیز نے تجکو روکا لوگون کے نماز پڑھانے سے جبکہ مینے تجکو اشارہ کیا تھا ف اس حدیث کا پورا قصہ اسی باب مین عنقریب گذرا کہ حضرت کہین گئے تھے صدیق اکبر نماز لوگون کو پڑھاتے تھے جب حضرت نماز مین تشریف لائے تو صدیق سے اشارہ فرمایا کہ امامت کیے جاؤ صدیق ہٹ آئے حضرت نے نماز پڑھا کر یہ حدیث فرمائی

٩٧٣ ق اَبُوْ ذَرٍّ يَا اَبَا ذَرٍّ اَتَدْرِيْ اَيْنَ تَذْهَبُ هٰذِهِ الشَّمْسُ فَقُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ فَقَالَ تَذْهَبُ تَسْجُدُ تَحْتَ الْعَرْشِ فَتَسْتَاْذِنُ فَيُؤْذَنُ لَهَا وَيُوْشِكُ اَنْ تَسْجُدَ وَلَا يُقْبَلَ مِنْهَا وَتَسْتَاْذِنَ وَلَا يُؤْذَنَ لَهَا فَيُقَالُ لَهَا ارْجِعِيْ مِنْ حَيْثُ جِئْتِ فَتَطْلُعُ مِنْ مَّغْرِبِهَا فَذٰلِكَ قَوْلُهٗ وَالشَّمْسُ تَجْرِيْ لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ۝ بخاری اور مسلم مین ابوذر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای ابوذر کیا تو جانتا ہی کہ یہ آفتاب کہان جاتا ہی یعنی بعد غروب ہونے کے سو مینے کہا خدا اور اوسکا رسول زیادہ تر دانا ہی پھر حضرت نے فرمایا کہ جاتا ہی سجدہ کرتا ہی عرش کے نیچے پھر اجازت مانگتا ہی کہ طلوع کرکے دوسرا دورہ شروع کرے پھر اوسکو اجازت ملتی ہی اور قریب ہی کہ وہ سجدہ کریگا اور قبول نہوگا یعنی قیامت کے قریب اور اجازت مانگیگا دورہ کرنے کی تو اوسکو اجازت نملیگی پھر اوسکو حکم ہوگا کہ پلٹ جا جدھر سے تو آیا ہی تو نکلیگا پچھم کی طرف سے سو یہی مطلب ہی قرآن مین خدا کے اس قول کا کہ آفتاب چلتا ہی اپنی قرارگاہ تک اندازہ ٹھہرایا ہوا ہی عزت والے دانا کا ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آفتاب کا حال مثل گھڑی کے ہی کہ ایک رات و ایک دن چلکر بند ہوجاتی ہی بدون کوک کے دوسرے دن نہین چلتی اسی طرح ہر روز آفتاب بدون حکم الٰہی نہین طلوع کرتا جب اوس حکیم مطلق کا ٹھاٹھ حساب پورا ہوجاویگا تو اس عالم کی کُل بگڑ جاویگی اولٹی چال چل کر یہ سب کارخانہ ٹوٹ پھوٹ جاویگا اور اسی کا نام قیامت ہی

٩٧٤ ق اَبُوْ ذَرٍّ يَا اَبَا ذَرٍّ اِذَا طَبَخْتَ مَرَقَةً فَاَكْثِرْ مَآءَهَا وَتَعَاهَدْ جِيْرَانَكَ بخاری اور مسلم مین ابوذر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای ابوذر جب تو شوربا پکایا کر تو اوسمین پانی زیادہ ڈالا کر اور اپنے ہمسائے اور پڑوسیون کی خبرگیری کیا کر یعنی اونسے مل بانٹ کھایا کر ف حدیث مین بیان حق ہمسایہ اور سیرچشمی کی تعلیم ہی اور تنہا خوری کی مذمت

٩٧٥ خ اَبُوْ ذَرٍّ يَا اَبَا ذَرٍّ اُكْتُمْ هٰذَا الْاَمْرَ وَارْجِعْ اِلٰى بَلَدِكَ فَاِذَا بَلَغَكَ ظُهُوْرُنَا فَاَقْبِلْ بخاری مین ابوذر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای ابوذر چھپائے رکھنا اس امر کو یعنی اسلام ابھی ظاہر نکرنا اور پلٹ جا اپنی بستی مین جب تو خبر پاوے ہمارے غلبہ پانے کی تو ہمارے پاس چلا آئیو ف ابوذر رضہ سے روایت ہی کہ ابتداے اسلام مین جب کافرونکا بہت غلبہ تھا مین مکے مین حضرت پاس گیا اور مسلمان ہوا اور مینے چاہا کہ اپنا اسلام ظاہر کرون تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی ابوذر بہت تیزمزاج تھے ہواسطے حضرت نے اونکا مکے مین رہنا اور اسلام ظاہر کرنا مناسب ندیکھا کہ مبادا جان پر نوبت پونہچے معلوم ہوا کہ جہان جان کا خوف ہو وہان اپنا دین چھپانا درست ہی لیکن اوس صورت مین دار الاسلام کی طرف ہجرت کرنا بھی فرض ہی سو اسطے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب ہمارا غلبہ ہو تو ہمارے پاس آئیو

٩٧٦ م اَبُوْ ذَرٍّ يَا اَبَا ذَرٍّ اِنَّكَ ضَعِيْفٌ وَّاِنَّهَا اَمَانَةٌ وَّاِنَّهَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ خِزْيٌ وَّنَدَامَةٌ اِلَّا مَنْ اَخَذَهَا بِحَقِّهَا وَاَدَّى الَّذِيْ

عَلَيْهِ فِيْهَا قَالَ لَهُ لَمَّا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَا تَسْتَعْمِلُنِيْ مسلم مین ابوذر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ
ای ابوذر تو ضعیف اور ناتوان آدمی ہی اور یہ حکومت خدا کی امانت ہی اور بیشک حکومت قیامت کے دن رسوائی اور شرمندگی کا
سبب ہی مگر اوسکو رسوائی اور شرمندگی نہین جسنے حکومت لیکر اوسکا حق ادا کیا اور جو اوسپر فرض تھا یعنی امانت داری اور
رعیت پروری سو اوسنے بخوبی ادا کیا یہ حضرت نے ابوذر سے کہا جبکہ ابوذر نے کہا تھا کہ یا رسول اللہ مجکو آپ تحصیل زکوۃ وغیرہ پر
حاکم نہین کرتے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سردار کو چاہیے کہ ناتوان آدمی کو جس سے محنت خوب نہو سکے اوسکو حکومت نہ دیوے
اور ثابت ہوا کہ جو ملک سے مال تحصیل ہوکر آوے وہ خدا کی امانت ہی سردار کو نہین چاہیے کہ اوسکو اپنا مال جان کر اپنی خواہش کے موافق اوسکو

٥٧٧ خرچ کرے بلکہ آپ کو خدا کا خزانچی سمجھکر خدا جسکو دلاوے اوسکو دیوے **م** اَبُوْ ذَرٍّ يَا اَبَا ذَرٍّ اِنِّيْ اَرَاكَ ضَعِيْفًا وَّاِنِّيْ اُحِبُّ
لَكَ مَا اُحِبُّ لِنَفْسِيْ لَا تَاَمَّرَنَّ عَلٰى اثْنَيْنِ وَلَا تَوَلَّيَنَّ مَالَ يَتِيْمٍ مسلم مین ابوذر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ ای ابوذر مین تجکو ناتوان دیکھتا ہون اور البتہ مین چاہتا ہون تیرے واسطے جو اپنے واسطے چاہتا ہون تو دو آدمی پر بھی حاکم نہو جیو
اور یتیم کے مال کا متولی اور کارندہ نہ بنیو **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ناتوان کم ہمت آدمی کے حق مین یہی بہتر ہی کہ کسی طرح
کی حکومت اور سرداروغگی نہ قبول کرے دنیا کی چندروزہ زندگی کے واسطے کیون اپنی جان کو عذاب مین ڈالے لیکن اگر قوی محنتی آدمی
کو بے خواہش سرداری ملے اور وہ امانت داری اور انصاف کرے تو اوسکا ثواب اور عزت بھی بیشمار ہی چنانچہ دوسری حدیث مین
حضرت نے فرمایا کہ حاکم عادل قیامت مین عرش کے سایہ کے نیچے ہوگا بہرصورت حکومت کھٹکے سے خالی نہین اسی واسطے تو اکثر سلف نے بزرگارون
نے حکومت باوجود میسر ہونے کے نہین اختیار کی چنانچہ امام اعظم نے عباسی بادشاہ کی قید سخت اوٹھائی اور تمام دار السلطنت کی قضا نہ اختیار کی

٥٧٨ **م** اَبُوْ سَعِيْدٍ يَا اَبَا سَعِيْدٍ مَنْ رَضِيَ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا وَّجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ ثُمَّ قَالَ
وَاُخْرٰى يُرْفَعُ بِهَا الْعَبْدُ مِائَةَ دَرَجَةٍ فِي الْجَنَّةِ مَا بَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ قَالَ
وَمَا هِيَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَلْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَلْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مسلم مین ابوسعید سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای ابوسعید جو راضی ہوگیا خدا کی مالکی پر اور اسلام کے دین پر اور محمد کی پیغمبری پر وہ بہشت کے لائق ہوگیا پھر
حضرت نے فرمایا کہ ایک دوسری عبادت ہی کہ جسکے سبب بندے کے سو درجے بلند ہوتے ہین اونکے درجون مین اتنا فرق ہی جتنا آسمان اور زمین کے
درمیان فرق ہی ابوسعید نے کہا یا رسول اللہ وہ کون سی عبادت ہی حضرت نے فرمایا کہ خدا کی راہ مین جہاد کرنا خدا کی راہ مین جہاد کرنا خدا کی راہ مین

٥٧٩ جہاد کرنا تین بار اوسکو فرمایا **ف** یعنی ایمان مغفرت کے واسطے کافی ہی لیکن ترقی درجات جہاد پر موقوف ہی **ق** اَنَسٌ
يَا اَبَا عَمْرٍو مَا بَالُ ثَابِتٍ اشْتَكٰى يَعْنِيْ ثَابِتَ بْنَ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ وَّاَبُوْ عَمْرٍو هُوَ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ وَّكَانَ
قَالَ ثَابِتٌ اِنَّهُ مِنْ اَهْلِ النَّارِ فَلَمَّا اُخْبِرَ بِقَوْلِهٖ قَالَ بَلْ هُوَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ بخاری اور مسلم مین انس سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ ای ابوعمرو کیا حال ہی ثابت کا کیا وہ بیمار ہی مراد ثابت سے وہ ہی جو قیس بن شماس کا بیٹا ہی اور ابوعمرو کنیت ہی
سعد بن معاذ کی اور ثابت اپنے تئین دوزخی کہتے تھے جب اونکے قول کی حضرت کو خبر ہوئی حضرت نے فرمایا بلکہ وہ بہشتی ہی **ف** انس سے
روایت ہی کہ جب یہ آیت اوتری کہ لَا تَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ یعنی نہ بلند کرو اپنی آوازین پیغمبر کی آواز پر کہ
تمھارے عمل اکارت ہوجاوین اور ثابت بن قیس انصاریون کے خطیب تھے اونکی آواز نہایت بلند تھی اونھون نے حضرت کے پاس کا آنا چھوڑ دیا

اپنے گھر مین بیٹھ رہے اور سمجھے کہ مین دوزخی ہون اسواسطے کہ میری آواز نہایت بلند ہی ایک روز حضرت نے سعد بن معاذ سے پوچھا کہ
ثابت بن قیس کیون نہین آتا ہی کیا بیمار ہی سعد بن معاذ نے کہا کہ وہ میرا ہمسایہ ہی مگر مجکو اوسکی بیماری نہین معلوم پھر سعد بن معاذ نے
ثابت بن قیس سے حال دریافت کیا اور سبب نہ آنے کا پوچھا ثابت نے کہا کہ تم جانتے ہو کہ میری بڑی آواز ہی تو مین دوزخی ہوا سعد نے
یہ قصہ حضرت سے کہا حضرت نے فرمایا بلکہ وہ بہشتی ہی یعنی آیت کا یہ مطلب نہین جو ثابت سمجھا بلکہ بے ادبی سے شور کرنا پیغمبر کے
روبرو منع ہی اور جسکی پیدایشی آواز بلند ہو تو وہ معذور ہی سبحان اللہ حضرت کے اصحاب کیا باادب اور خوفناک تھے ق

٩٨٠ أَنَسٌ يَا أَبَا عُمَيْرٍ مَا فَعَلَ النُّغَيْرُ بخاری اور مسلم مین انس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای ابو عمیر کیا کیا لال نے یعنی تیرے
لال کو کیا ہو گیا ف ابو عمیر انس کا چھوٹا بھائی تھا اوسنے چڑیا پالی تھی جسکو ہندی مین لال کہتے ہین سو وہ لال مرگیا تھا لڑکا
اوسکے غم مین اوداس بیٹھا تھا تب حضرت نے اوس لڑکے سے یہ حدیث فرمائی سبحان اللہ کیا حضرت مین اخلاق تھے کہ چھوٹے چھوٹے
لڑکون کی بھی خاطرداری کرتے تھے ق

٩٨١ أَبُو مُوسَى يَا أَبَا مُوسَى لَقَدْ أُعْطِيتَ مِزْمَارًا مِنْ مَزَامِيرِ آلِ دَاوُدَ
بخاری اور مسلم مین ابو موسیٰ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای ابو موسیٰ البتہ تجکو بانسری دی گئی ہی داؤد کی بانسریون سے ف
ابو موسیٰ نہایت خوش آواز تھے حضرت نے سفر مین ایک رات اونکو قرآن پڑھتے سنا دوسرے روز یہ حدیث فرمائی یعنی تیری آواز ایسی
دلکش ہی گویا تیرا گلا بانسری ہی اور تیری آواز مین لحن داؤد کا اثر ہی عبد اللہ بن عباس سے روایت ہی کہ حضرت داؤد علیہ السلام
ستر آوازون مین زبور پڑھتے تھے کبھی اس طرح پڑھتے کہ غمگین آدمی خوش ہو جاتا اور جب غمگین آواز سے پڑھتے تو خشکی اور تری کا
کوئی جاندار ہوش مین نرہتا اور تاریخ مین لکھا ہی کہ جب حضرت داؤد علیہ السلام زبور پڑھتے تو جنگل کے ہرن حضرت کو حلقہ کر لیتے
اور شیر اور بھیڑیے قریب ہو جاتے اور دریا کا بہنا بند ہو جاتا اور ہوا چلنے سے تھم جاتی اور سب کو غش آجاتا اور اکثرونکی روح بدن سے
نکل جاتی غرض کہ خوش آوازی نعمت خداداد ہی بشرطیکہ اوسکو خلاف شرع راگون مین اور واہیات غزلون مین نہ صرف کرے بلکہ
بے بناوٹ قرآن پڑھے کہ اسمین ہم عبادت اور ہم لذت دونون موجود ہین ھ

٩٨٢ أَبُو هُرَيْرَةَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ اذْهَبْ بِنَعْلَيَّ هَاتَيْنِ فَمَنْ لَقِيتَ مِنْ وَرَاءِ هَذَا الْحَائِطِ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُسْتَيْقِنًا بِهَا قَلْبُهُ فَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ
مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای ابی ہریرہ لیجا میرے ان دونون جوتون کو سو جس سے تو ملے اس باغ کے اوس طرف کہ
وہ گواہی دیتا ہو اسکی کہ سوائے خدا کی کوئی بندگی اور پوجنے کے لائق نہین اسکی گواہی دیتا ہو دلی یقین والا ہو کر تو اوسکو بہشت کی
بشارت دے ف ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ اصحاب حضرت کو ایکبار تلاش کرتے پھرتے تھے کسیکو معلوم نتھا کہ حضرت کہان ہین
مینے دیکھا کہ ایک انصاری کے باغ مین ہین مین خدمت مین حاضر ہوا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی پھر ابوہریرہ حضرت کی جوتیان لیکر بشارت دینے
کو چلے تو اول عمر فاروق سے ملاقات ہوئی پوچھا کہان جاتے ہو ابوہریرہ نے قصہ نقل کیا عمر فاروق نے ابوہریرہ رض کو دھکا دیا کہ یہ بات لوگونکو مت سنا
ابوہریرہ نے عمر فاروق کا گلہ حضرت سے جا کر کیا حضرت نے عمر فاروق سے کہا کہ تو نے ابوہریرہ کو بشارت دینے کے واسطے کیون نہ جانے دیا عمر فاروق
نے کہا کہ میرے ماباپ آپ پر قربان ہون یا رسول اللہ میرے نزدیک یہ بات مصلحت نہین مین ڈرتا ہون کہ لوگ اس بشارت سے کہین عمل کرنا چھوڑ دین
یا حضرت لوگون کو چھوڑ دیے کہ عبادت کرین آخرش حضرت نے عمر فاروق کی مصلحت پسند کی معلوم ہوا کہ عوام خلقت کو ایسی بات نہ سناوے
جس سے اونکے عقیدے اور عمل مین خلل پڑے اور حضرت نے اپنی جوتیان ابوہریرہ کو اسواسطے دی تھین کہ تا لوگ اونکی بات کو سند جانین

حضرت کی نشانی دیکھکر معلوم ہوا کہ عمر فاروق کی حضرت کے نزدیک بڑی عزت اور قدر تھی کہ اونکا صلاح اور مشورہ قبول ہوتا تھا اس
حدیث مین صرف توحید پر بہشت کی بشارت ہی رسالت اور قیامت کا ذکر نہین کیا اسواسطے کہ لا الٰہ الا اللہ کہنا دین اسلام کا
۹۸۳ پتا ہی یعنی ایمان سبب ہی نجات کا اور ایمان مین سب ضروریات دین کے عقیدے داخل ہوگئے **خ** اَبُو هُرَيْرَةَ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ مَا فَعَلَ
اَسِيْرُكَ الْبَارِحَةَ بخاری مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای ابوہریرہ تیرے قیدی نے کل کی رات کیا کیا **ف**
بخاری مین پوری روایت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے یون ہی کہ حضرت نے مجکو صدقۂ عید الفطر پر وکیل کیا مین اوسکی چوکی دیتا تھا اتنے مین
ایک شخص آیا اور انجلا بھر بھر کے اناج لینے لگا مینے اوسکو پکڑا اور کہا کہ تجکو مین حضرت کے پاس پکڑے لیے چلتا ہون اوسنے کہا کہ مین محتاج ہون
لڑکے بالے رکھتا ہون مینے اوسکو چھوڑ دیا صبح کو مین حضرت کے پاس حاضر ہوا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی مینے کہا کہ اوسنے اپنی محتاجی
اور عیالداری بیان کی تھی حضرت نے فرمایا کہ وہ جھوٹھا ہی اور پھر آویگا مین اوسکو تاکے رہا وہ دوسری رات پھر آیا اور اوسنے اناج
اوٹھایا مینے اوسکو پکڑا اور کہا کہ مین تجکو حضرت کے پاس پکڑے لیے چلتا ہون اوسنے کہا مجکو چھوڑ دے مین محتاج عیالدار ہون مینے
اوسکو چھوڑ دیا صبح کو حضرت نے پوچھا کہ تیرے قیدی نے کیا کیا مینے حال بیان کیا حضرت نے فرمایا کہ وہ جھوٹھا ہی اور پھر آج کی رات آویگا
سو مین اوسکو تاکتا رہا تیسری رات کو بھی آیا اور اناج اوسنے لیا اور مینے اوسکو پکڑا اور کہا اب مین تجکو ضرور حضرت کے پاس پکڑ لیجاونگا
اوسنے کہا کہ مجکو چھوڑ دے مین تجکو وہ بول سکھلا دون جس سے خدا تجکو فائدہ دیوے جب تو بستر پر سونے کے واسطے جایا کر تو آیت الکرسی پڑھ لیا کر
خدا کی طرف سے ہمیشہ تجھپر ایک نگہبان مقرر رہیگا اور صبح تک شیطان تیرے پاس نہ آویگا ابوہریرہ کہتے ہین کہ مینے اوسکو چھوڑ دیا صبح کو
حضرت کی خدمت مین حاضر ہوا حضرت نے فرمایا کہ تیرے رات والے قیدی نے کیا کیا مینے کہا کہ اوسنے اپنے گمان مین فائدے کی چیز بتلائی مینے اوسکو
چھوڑ دیا حضرت نے پوچھا کہ کون چیز اوسنے بتلائی مینے آیۃ الکرسی پڑھنے کا سب حال بیان کیا حضرت نے فرمایا کہ ہرچند وہ بڑا جھوٹھا ہی لیکن
اس بات مین تجسے سچ بولا تجکو معلوم ہی کہ تین رات سے تو نے کسکے ساتھ بات چیت کی ای ابوہریرہ مینے کہا کہ مجکو معلوم نہین حضرت نے فرمایا
۹۸۴ کہ وہ شیطان تھا **خ** اَبُو هُرَيْرَةَ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ هٰذَا غُلَامُكَ قَدْ اَتَاكَ بخاری مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ ای ابوہریرہ تیرا غلام تیرے پاس آیا ہی **ف** ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ جب مین اپنے ملک سے مدینے مین آیا مسلمان ہونے کو تو
میرا غلام راہ مین گم ہوگیا مین حضرت پاس آکر مسلمان ہوا حضرت نے غلام کے آنے سے پیشتر یہ حدیث فرمائی پھر غلام بھی مسلمان ہوا
۹۸۵ یہ معجزہ ہی حضرت کا **ق** سَلَمَةُ بْنُ الْاَكْوَعِ يَا ابْنَ الْاَكْوَعِ مَلَكْتَ فَاَسْجِحْ اِنَّ الْقَوْمَ يُقْرَوْنَ فِيْ قَوْمِهِمْ
بخاری اور مسلم مین سلمہ بن اکوع رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای اکوع کے بیٹے تو قابو پاچکا سو نرمی اور آسانی کر البتہ اون لوگونکی
مہمانی ہوتی ہوگی اونکی قوم مین **ف** صحیح بخاری مین سلمہ بن اکوع رضی سے روایت ہی کہ مدینے کے قریب لنبی کوس پر حضرت کی اونٹنیان چرائی
پر تھین مجکو خبر ہوئی کہ اونٹنیونکو غطفان کی قوم پکڑے لیے جاتی ہی سو مینے مدینے کے جنگل مین تین بار تیق ماری کہ لوگ دوڑ دھیر مین
اونکے پیچھے اکیلا دوڑا یہانتک کہ مین اونکو جا لیا اور مینے تیر مارنا شروع کیا اور مین یون کہتا جاتا تھا کہ مین اکوع کا بیٹا ہون اور آج کمینونکی
موت کا دن ہی سو اونکو پانی پینے کی فرصت نہوئی اور مینے اون سے سب اونٹنیان چھین لین اور اونکو ہانکے چلا حضرت کے پاس راہ مین حضرت
ملے یعنی سوار ہونکو لیے اور نیر دوڑ رہے تھے سو مینے کہا یا رسول اللہ وہ لوگ ابھی پیاسے ہین مینے اونکو پانی نہین دیا سو اونکے پیچھے جلد لشکر کو بھیجیے تب
حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اپنی چیز حاصل ہوئی اور تو اونپر غالب ہوا اب گذر کر جانے دے وہ اپنی قوم مین کھاتے پیتے ہونگے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ

۹۸۶ جب دشمن پر غالب ہو جیسے تو درگذر کرنا افضل بات ہے م عُمَرُ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ اذْهَبْ فَنَادِ فِي النَّاسِ إِنَّهُ لَا يَدْخُلُ
الْجَنَّةَ إِلَّا الْمُؤْمِنُونَ صحیح مسلم مین عمر فاروق رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے مجھسے فرمایا کہ ای خطاب کے بیٹے جا پکار دے لوگونمین کہ مقرر یہ بات
ہی کہ نجاوینگے بہشت مین سوای ایمانداروں کے ف جنگ خیبر مین ایک منافق لوٹ کی لالچ سے حضرت کے ساتھ ہوکر لڑنے گیا سو اوسکے تیر لگا
وہ مر گیا لوگوں نے کہا کہ وہ شہید ہے حضرت نے فرمایا کہ وہ دوزخ مین ہی پھر یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ بدون ایمان کے کوئی عبادت کام نہین آتی
۹۸۷ عبادت کی جڑ ایمان اور خالص نیت ہی ق عُمَرُ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ أَلَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ لَنَا الْآخِرَةُ وَلَهُمُ الدُّنْيَا
وَيُرْوَى يَا ابْنَ الْخَطَّابِ أُولٰئِكَ عُجِّلَتْ لَهُمْ طَيِّبَاتُهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا بخاری اور مسلم مین عمر فاروق رضہ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای خطاب کے بیٹے کیا تو راضی نہین ہوتا اس بات سے کہ ہمارے واسطے آخرت کی آرام ہو اور کافرون کے واسطے دنیا
کی آرام ہو یعنی چندروزہ آرام بہتر یا ہمیشہ کی آرام اور دوسری روایت یون ہی کہ ای خطاب کے بیٹے اون کافرون کے واسطے ستھرائیان اور
عیش آرام کی چیزین جلدی دی گئین دنیا کی زندگی مین ف مصابیح مین عمر فاروق رضہ سے روایت ہی کہ مین ایک روز حضرت کے پاس گیا
تو حضرت چٹائی پر لیٹے تھے کوئی کپڑا اوسپر بچھا تھا چٹائی کے نقش حضرت کے پڑ گئے تھے اور چمڑے کا تکیہ دیے تھے جسمین کھجور کے درخت کے جھوڑے
بھرے تھے مینے کہا یا رسول اللہ ایران اور روم کے کافر خدا کو نہین بوجھتے اور خدا نے اونکو بہت مال اور دولت اور عیش اور آرام دیا ہی آپ
دعا کیجیے تو خدا آپکو اور آپکی امت پر روزی کشادہ کرے حضرت نے فرمایا کہ کیا تو اس خیال مین ہی ای عمر پھر یہ حدیث فرمائی یعنی ایماندار کو مناسب
نہین کہ اس جہان فانی کے عیش و آرام کی تمنا کرے اسواسطے کہ ایماندار کے آرام کا مقام بہشت ہی اور کافرونکو اکثر عیش اور آرام دنیا مین
اسواسطے ہوتا ہی کہ آخرت مین اونکا کچھ حصہ نہین سو اسواسطے اکثر بزرگون نے دنیا کے عیش سے کنارہ کیا کہ مبادا آخرت مین مجرا نہو
۹۸۸ ق سَهْلُ بْنُ حُنَيْفٍ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ إِنِّي رَسُولُ اللهِ وَلَنْ يُضَيِّعَنِي اللهُ أَبَدًا بخاری اور مسلم مین سہل بن حنیف رضہ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای خطاب کے بیٹے مین بیشک خدا کا پیغمبر ہون اور مجکو خدا ہرگز ضائع نکریگا ف جنگ حدیبیہ مین
حضرت نے مصلحت جانکر کافرون سے ظاہر مین بہت دب کر صلح کی چنانچہ صلح مین یہ بھی داخل تھا کہ اگر کافرونکا آدمی مسلمان ہوکر حضرت پاس
آجاوے تو حضرت اوسکو کافرونکے حوالے کرین اور اگر کوئی مسلمان کافر پاس جاوے تو کافر اوسکو ندیوین اصحاب کو اسکا بہت رنج تھا
اور عمر فاروق رضہ سے بسبب جوش اسلام کے رہا نگیا تو کہا یا حضرت ہم کیا حق پر نہین ہین اور ہمارے دشمن کافر باطل پر اور ہمارے مقتول بہشت مین
اور اونکے دوزخ مین حضرت نے فرمایا کہ ہان یون ہی ہی عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کہا کہ پھر ہم کیون اپنے دین مین اس طرح کی ذلت اختیار کرین تب
حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی مین بحکم خدا کرتا ہون خدا اپنے پیغمبر کو کبھی ضائع نکریگا یہ صلح حکمت سے خالی نہین چنانچہ اس صلح سے بڑے بڑے
فائدے ہوئے اور اسلام کی نہایت ترقی ہوئی کہ حضرت نے کفار مکہ سے خاطر جمع ہوکر خیبر کو فتح کیا اور بہت جمعیت اور سامان
۹۸۹ حاصل کرکے آخرش مکہ بھی فتح کیا یہ حکمت سوای خدا اور رسول کے کسیکو معلوم تھی اسی واسطے رنج مین تھے م عُمَرُ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ
مَا يُدْرِيكَ لَعَلَّ اللهَ قَدِ اطَّلَعَ عَلَى هٰذِهِ الْعِصَابَةِ مِنْ أَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ اعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ
غَفَرْتُ لَكُمْ مسلم مین عمر فاروق رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای خطاب کے بیٹے تجکو کیا معلوم ہی کہ شاید خدا اس جنگ بدر کے گروہ پر
البتہ آگاہ ہو چکا سو اوسنے فرمایا کہ تم کرو جو تمھارا جی چاہے مین تمکو مغفرت بخش چکا ف اس حدیث کا قصہ مذکور ہو چکا کہ ایک بدری صحابی
سے بڑا قصور ہوا تھا عمر فاروق رضہ نے حضرت سے کہا کہ یا حضرت اگر حکم ہو تو مین اسکو مار ڈالون تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی بدر والے صحابیون کے

فضیلت صحابہ بدر کہ قطعی ان کو مغفرت دی گئی

ایمان خدا نے جانچ لیے ہین انکے گناہ پر پکڑ نہین تو کیون اوسکے قتل کا ارادہ کرتا ہی اس حدیث سے بدری صحاب کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی معلوم
ہوا کہ اونکا اگر کوئی قصور بھی ثابت ہو تو مسلمان کو مناسب نہین کہ اوسپر طعنہ دیوے جس طرح شیعہ دیتے ہین جسکو خدا نے بخشا اوسکا بد کہنے والا
گویا خدا کو صلاح دیتا ہی کہ اوسکو کیون بخشا اسکی وہی مثل کہ بھنڈاری دے اور پاپی کا پیٹ دکھے

۹۹۰ م أُسَامَةُ يَا أُسَامَةُ أَقَتَلْتَهُ بَعْدَ مَا قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ يَعْنِي رَجُلًا مِنَ الْحُرَقَاتِ مِنْ جُهَيْنَةَ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ لَمَّا غَشُوهُ مسلم مین
اُسامہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای اسامہ کیا تو نے اوسکو قتل کر ڈالا لا الہ الا اللہ کہنے کے بعد حضرت کی مراد وہ مرد ہی کہ حرقات کا
جو قوم جہینہ کی ایک شاخ ہی اوسنے لا الہ الا اللہ کہا تھا جبکہ اوسکو گھیر لیا تھا ف مصابیح مین اسامہ بن زید رض سے روایت ہی کہ حضرت نے مجکو
سردار بنا کر قوم جہینہ کے مارنے کو بھیجا تھا تو مینے اوس قوم کے ایک مرد کو پایا چاہا کہ اوسکو نیزہ مارون اوسنے لا الہ الا اللہ زبان سے کہا
سو مینے اوسکو نیزہ مارکے مار ڈالا پھر یہ قصہ مینے حضرت سے کہا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی مینے کہا یا رسول اللہ اوسنے اپنے بچاؤ کے واسطے کلمہ پڑھا تھا یعنی
وہ سچا مسلمان نہ تھا تو حضرت نے فرمایا کہ کیا تو نے اوسکا دل چیر کے دیکھا تھا یعنی تجکو دل کا حال کیا معلوم ہی معلوم ہوا کہ شریعت مین ظاہر پر حکم ہی
دل کا حال دریافت کرنے کا حکم نہین اور اسامہ مجتہد تھے اور مجتہد کی خطا معاف ہی اسی واسطے حضرت نے اوس مرد کا خون بہا نہین دلوایا سبحان اللہ
حضرت کے صحاب کیا سچے لوگ تھے کہ اپنی خطا آپ بیان کرتے تھے چھپاتے نتھے

۹۹۱ م أَنَسٌ يَا أَنْجَشَةُ رُوَيْدَكَ سَوْقَكَ بِالْقَوَارِيرِ مسلم مین انس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای انجشہ آہستہ آہستہ چل اور اونٹونکو شیشے لدے اونٹونکی طرح ہانک ف
انس رض سے روایت ہی کہ حضرت کسی سفر مین تھے اور ایک حبشی غلام جسکا انجشہ نام تھا وہ حضرت کی بیبیون کے اونٹونکو ہانکتا تھا سو وہ غلام خوش آواز تھا آہنگ سے
سرود گاتا جاتا تھا اور سرود تو ہی کہ اونٹ سرود سے بہت جلد جلد چلنے لگتے ہین تو بیبیونکو سواری مین تکلیف ہوتی تھی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور اوسکو سرود کہنے اور جلد
چلنے سے منع کیا اور عورتین تو نازک بنی ہوتی ہین سو اسواسطے حضرت نے اونکو شیشہ سا کہا اور بعضے اس حدیث کا یون مطلب کہتے ہین کہ وہ خوش آواز غلام عشق انگیز
اشعار پڑھتا جاتا تھا حضرت ڈرے کہ مبادا عورتونکے دلون مین کچھ تاثیر ہو جاوے اور اونکا شیشۂ دل ٹوٹ جاوے اسواسطے منع فرمایا معلوم ہوا کہ عورتون کو مرد کا
راگ سنانا خصوصا کہ اوسکے مضمون مین عشق کا ہی تو کہ درست نہین کہ بے شبہہ فساد کا سبب ہی

۹۹۲ ق أَنَسٌ يَا أَنَسُ كِتَابُ اللهِ يَأْمُرُ بِالْقِصَاصِ وَيُرْوَى كِتَابُ اللهِ الْقِصَاصُ قَالَهُ لِأَنَسِ بْنِ النَّضْرِ بخاری و مسلم مین انس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای انس خدا کی کتاب تو بدلا لینے کا
حکم کرتی ہی اور دوسری روایت مین یون ہی کہ کتاب اللہ مین حکم بدلا لینے کا ہی یہ حضرت نے انس بن نضر سے فرمایا ف دوسرے باب مین اس حدیث کا قصہ ہو چکا
انس بن نضر کی بہن نے کسیکا دانت توڑا تھا اور حضرت نے بدلا لینے کا حکم کیا تھا اور انس بن نضر نے قسم کھائی تھی کہ یا حضرت اسکا دانت نہ توڑا جاوے گا پھر اوسکے
وارثون نے خون بہا قبول کیا اور بدلا نہ لیا

۹۹۳ ق أَبُو هُرَيْرَةَ يَا بِلَالُ حَدِّثْنِي بِأَرْجَى عَمَلٍ عَمِلْتَهُ عِنْدَكَ فِي الْإِسْلَامِ مَنْفَعَةً فَإِنِّي سَمِعْتُ اللَّيْلَةَ خَشْفَ نَعْلَيْكَ وَيُرْوَى دَفَّ نَعْلَيْكَ بَيْنَ يَدَيَّ فِي الْجَنَّةِ قَالَ بِلَالٌ مَا عَمِلْتُ عَمَلًا فِي الْإِسْلَامِ أَرْجَى عِنْدِي مَنْفَعَةً مِنْ أَنِّي لَمْ أَتَطَهَّرْ طُهُورًا تَامًّا فِي سَاعَةٍ مِنْ لَيْلٍ وَلَا نَهَارٍ إِلَّا صَلَّيْتُ بِذَلِكَ الطُّهُورِ مَا كَتَبَ اللهُ لِي أَنْ أُصَلِّيَ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای بلال بتلادے مجکو بڑے فائدے کا امیدواری والا عمل جو تو نے اسلام مین اپنے نزدیک
کیا ہی یعنی تیرے نزدیک سب اعمال سے زیادہ تر منفعت کی امید کس عمل پر ہی اس واسطے کہ مینے تیرے دونون جوتون کی آہٹ
بہشت مین اپنے آگے سنی بلال رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ مینے اسلام مین کوئی عمل نہین کیا اپنے نزدیک اس سے زیادہ تر منفعت کی

امید کا کہ جب مینے رات دن کسی ساعت مین پورا وضو کیا تو اوس وضو سے نماز ضرور پڑھی جو خدا نے میری قسمت مین نماز پڑھنا لکھا

ف اس حدیث مین تحیة الوضو کی نماز کی فضیلت ہی حضرت نے اسواسطے پوچھا کہ تا کہ بلال اوسکو ہمیشہ کیا کرین اور غیرون کو اوسکا ثواب سنکر شوق ہو تحیة الوضو پڑھنے کا

٩٩٤ ھ اَبُوْ هُرَيْرَةَ يَا بَنِيْ كَعْبِ بْنِ لُؤَيٍّ اَنْقِذُوْا اَنْفُسَكُمْ مِّنَ النَّارِ يَا بَنِيْ مُرَّةَ بْنِ كَعْبٍ اَنْقِذُوْا اَنْفُسَكُمْ مِّنَ النَّارِ يَا بَنِيْ عَبْدِ شَمْسٍ اَنْقِذُوْا اَنْفُسَكُمْ مِّنَ النَّارِ يَا بَنِيْ هَاشِمٍ اَنْقِذُوْا اَنْفُسَكُمْ مِّنَ النَّارِ يَا بَنِيْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اَنْقِذُوْا اَنْفُسَكُمْ مِّنَ النَّارِ يَا فَاطِمَةُ اَنْقِذِيْ نَفْسَكِ مِنَ النَّارِ فَاِنِّيْ لَا اَمْلِكُ لَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَيْئًا غَيْرَ اَنَّ لَكُمْ رَحِمًا سَاَبُلُّهَا بِبَلَالِهَا مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا ای کعب بن لوی کی اولاد چھڑاؤ اپنی جانون کو دوزخ سے ای مرہ بن کعب کی اولاد چھڑاؤ اپنی جان کو دوزخ سے ای عبد شمس کی اولاد چھڑاؤ اپنی جان کو دوزخ سے ای ہاشم کی اولاد چھڑاؤ اپنی جان کو دوزخ سے ای عبد المطلب کی اولاد چھڑاؤ اپنی جانکو دوزخ سے ای فاطمہ چھڑا اپنی جانکو دوزخ سے اسواسطے کہ مین بیشک مالک نہین تمھارے بچانے کا خدا کے عذاب سے کچھ بھی مگر البتہ تمھاری برادری کا حق ہی سو مین اوسکو ملاؤنگا تر و تازہ کر کے یعنی برادری کا حق ادا کرونگا

ف جب یہ آیت اوتری کہ وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ یعنی عذاب الٰہی سے ای محمد ڈرا دے اپنے قریب برادری والونکو تو حضرت نے ابتداے اسلام مین سب قریش کو مکے مین جمع کیا اور یہ حدیث فرمائی اوپر سے نیچے تک سب یک جدی برادرونکو علیحدہ علیحدہ نام لیکر حکم الٰہی سنا دیا یعنی بدون ایمان اور نیک عمل کے میری برادری پر گھمنڈ نہ کیجیو کہ بدون ایمان کے مین کسیکو دوزخ سے نہ بچا سکونگا باقی رہی گنہگار مسلمانون کی شفاعت سو خدا کی اجازت کے بعد البتہ ہوگی رہا برادری کا حق سو مجھ سے ادا ہوگا

٩٩٥ ق اَنَسٌ يَا بَنِي النَّجَّارِ ثَامِنُوْنِيْ بِحَائِطِكُمْ هٰذَا قَالُوْا لَا وَاللّٰهِ مَا نَطْلُبُ ثَمَنَهٗ اِلَّا اِلَى اللّٰهِ بخاری و مسلم مین انس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای نجار کی اولاد اس احاطے والے باغ کا مجھسے مول کرو قیمت لو بنی نجار نے کہا قسم خدا کی ہم اوسکی قیمت نہین چاہتے ہین مگر خدا سے یعنی ہم حضرت کو بدون قیمت نذر کرتے ہین اور خدا سے ثواب کے امیدوار ہین

ف جب حضرت مدینے مین آئے تو مسجد نتھی جہان نماز کا وقت آتا وہان نماز پڑھ لیتے تھے سو اب جس جگہ حضرت کی مسجد ہی وہان کھجور کا باغ تھا انصاریونکی ملکیت کا حضرت نے مول لینے کے ارادے پر اون سے یہ حدیث فرمائی اون جان نثارون نے بلا قیمت نذر کیا وہان کافرونکی قبرین تھین حضرت نے اونکی ہڈیان کھدوا کر مسجد بنائی

٩٩٦ ھ اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ يَا بُنَيَّ اُرْسِلَ اِلَيَّ اَنِ اقْرَأِ الْقُرْاٰنَ عَلٰى حَرْفٍ فَرَدَدْتُّ اِلَيْهِ اَنْ هَوِّنْ عَلٰى اُمَّتِيْ فَرَدَّ اِلَيَّ الثَّانِيَةَ اقْرَأْهُ عَلٰى حَرْفَيْنِ فَرَدَدْتُّ اِلَيْهِ اَنْ هَوِّنْ عَلٰى اُمَّتِيْ فَرَدَّ اِلَيَّ اقْرَأْهُ عَلٰى سَبْعَةِ اَحْرُفٍ وَلَكَ بِكُلِّ رَدَّةٍ رَدَدْتُكَهَا مَسْئَلَةٌ تَسْئَلُنِيْهَا فَقُلْتُ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِاُمَّتِيْ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِاُمَّتِيْ وَاَخَّرْتُ الثَّالِثَةَ لِيَوْمٍ يَّرْغَبُ اِلَيَّ الْخَلْقُ كُلُّهُمْ حَتّٰى اِبْرَاهِيْمُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مسلم مین ابی بن کعب رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای میرے بیٹے حکم بھیجا گیا میری طرف اسکا کہ پڑھ قرآن کو ایک حرف مین یعنی ایک قرات مین یا ایک بولی مین سو مینے پھر بھیجا خدا کی طرف کہ آسانی کر میری امت پر سو خدا نے پھر حکم بھیجا میری طرف دوسری بار کہ پڑھ قرآن کو دو حرفون مین سو مینے پھر بھیجا خدا کی طرف کہ میری امت پر آسانی کر سو خدا نے حکم بھیجا میری طرف کہ پڑھ قرآن کو سات حرفون مین یعنی عرب کی سات بولیون مین اور یہ حکم ہوا کہ تجکو شمار ہر بار حکم نہ بھیجنے کے جسکو مینے تیری طرف پلٹا ایک ایک سوال کرنے کی اجازت ہی کہ تو اوسکو مانگے یعنی تین بار کوئی اور دعا کر تو قبول ہو حضرت نے فرمایا سو مینے کہا

ای خداوند میری امت کو بخش ای خداوند میری امت کو بخش یعنی دو بار تو سوال کر چکا اور تیسرا پیچھے ڈال رکھا مینے تیسرے سوال کو اوس دن کے واسطے کہ جب خلق جھکے گی میری طرف سب کی سب یہان تلک کہ ابراہیم علیہ السلام بھی **ف** ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ ایک شخص نے قرآن دوسری قراءت مین پڑھا مین اوس قراءت کو نہین جانتا تھا مین اوسکو حضرت پاس لایا حضرت نے میری اور اوسکی دونون قراءتوں کو درست فرمایا سو میرے دل مین اوسوقت ایسا شک پڑ گیا کہ حالت کفر مین بھی ویسا شک نتھا حضرت سمجھ گئے سو حضرت نے ایسا ہاتھ میرے سینے پر مارا کہ مین خوف کے مارے پسینے مین ڈوب گیا اور گویا مینے خدا کو دیکھ لیا یعنی شک جاتا رہا حق بات صاف کھل گئی پھر حضرت نے یہ حدیث فرمائی حضرت کو اپنی امت پر کیا شفقت تھی کہ عرض معروض مکرر کر کے سات قراءت یا سات بولیون کی اجازت لی تاکہ امت پر ایک قراءت مشکل نہ پڑے اور خدا کی رحمت کو خیال کیا چاہیے کہ جب اپنے حبیب کو اپنی امت پر اتنا مہربان دیکھا تو امت کے حق مین تین بار سوال کرنے کی بھی اور اجازت دی سو حضرت نے امت کی بخشش کا دو بار سوال کیا اور تیسرا سوال قیامت کے دن کے واسطے رکھ چھوڑا کہ جب تمام پیغمبر خوفناک ہونگے اور کسیکے واسطے نہ کہہ سکینگے تب ہمارے حضرت شفاعت پر مستعد ہونگے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قیامت مین پیغمبر لوگ بھی حضرت سے اپنے واسطے کچھ سفارش چاہینگے یہانتک کہ ابراہیم علیہ السلام سے پیغمبر بھی دامن محمدی پکڑینگے اس حدیث سے ہمارے حضرت کی فضیلت تمام پیغمبرون پر صاف ثابت ہوئی

۹۹۷ **ھ** قَبِيصَةُ بْنُ مُخَارِقٍ يَا بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ إِنِّي نَذِيرٌ لَكُمْ إِنَّمَا مَثَلِي وَمَثَلُكُمْ كَمَثَلِ رَجُلٍ رَأَى الْعَدُوَّ فَانْطَلَقَ يَرْبَأُ أَهْلَهُ يَخْشَى أَنْ يَسْبِقُوهُ فَجَعَلَ يَهْتِفُ يَا صَبَاحَاهْ مسلم مین قبیصہ بن مخارق رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای عبد مناف کی اولاد مین عذاب الٰہی سے تمہارا ڈرانے والا ہون او میری تمہاری مثل جیسے اوس مرد کی مثل جسنے دشمن کو دیکھ لیا کہ غارت کو آتے ہین تو وہ مرد چلا کہ اپنے لوگونکو بچاوے سو ڈرا کہ اوسکے پہونچنے سے دشمن آگے پہونچ جاوینگے سو دہین سے چلانے لگا کہ ارے لوگو خبردار ہو جاؤ کہ دشمن آ پہونچا **ف** جب قرآن مین حکم ہوا کہ ای پیغمبر اپنے برادرونکو ڈراوے عذاب الٰہی سے تب حضرت نے اپنے سردادا یعنی عبد مناف کی اولاد سے یہ حدیث فرمائی یعنی مجکو یقین کامل ہی کہ کافر دوزخ مین پڑینگے سو میرا دل تمہارے کفر پر جاتا ہی کہ مین گھبرا گھبرا کر تمکو سمجھاتا ہون کہ کفر چھوڑو مسلمان ہو تو عذاب سے بچو جیسے وہ مرد گھبرا کر اپنی قوم کو بکتے ہوئے دشمن سے خبردار کرتا ہی

۹۹۸ **ھ** ثَوْبَانُ يَا ثَوْبَانُ أَصْلِحْ لَحْمَ هٰذِهِ يَعْنِي الْأُضْحِيَّةَ مسلم مین ثوبان سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای ثوبان اس قربانی کے گوشت کو بنا یعنی پکا **ف** ثوبان حضرت کے غلام تھے اون سے گوشت پکانے کو فرمایا ثوبان سے روایت ہی کہ وہ گوشت مکے سے مدینے تک رہا تو معلوم ہوا کہ تین دن سے قربانی کا گوشت زیادہ رکھنا بھی درست ہی اور اول تین دن سے زیادہ رکھنا منع تھا

۹۹۹ **ق** اَبُو هُرَيْرَةَ يَا حَسَّانُ أَجِبْ عَنْ رَسُولِ اللهِ اللّٰهُمَّ أَيِّدْهُ بِرُوحِ الْقُدُسِ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای حسان تو جواب دے رسول اللہ کی طرف سے الٰہی اوسکی مدد کر جبرئیل سے **ف** حسان صحابی تھے بڑے شاعر کافرون نے حضرت کی ہجو کی تھی تب حضرت نے حسان سے اونکی ہجو کہلوائی اور حسان کے واسطے دعا کی کہ جبرئیل اونکے شریک ہون اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کافرونکی ہجو کرنا درست ہی بشرطیکہ اوسمین دینی فائدہ ہو اور ثابت ہوا کہ روح القدس یعنی جبرئیل کو فیض سخن کی خدمت ہی

۱۰۰۰ **خ** حَكِيمُ بْنُ حِزَامٍ يَا حَكِيمُ إِنَّ هٰذَا الْمَالَ خَضِرٌ حُلْوٌ فَمَنْ أَخَذَهُ بِسَخَاوَةِ نَفْسٍ بُورِكَ لَهُ فِيهِ وَمَنْ أَخَذَهُ بِإِشْرَافِ نَفْسٍ لَمْ يُبَارَكْ لَهُ فِيهِ وَكَانَ كَالَّذِي يَأْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى بخاری مین حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای حکیم البتہ یہ مال سرسبز اور شیرین ہی یعنی بہت پیارا معلوم ہوتا ہی سو جسنے اوسکو لیا جان کی

سخاوت یعنی بے حرصی سے لیا تو اوسکے واسطے اوس مال مین برکت دیجاویگی اور جسنے اوسکو جان کی حرص سے لیا تو اوسکو ہرگز برکت نہوگی اور اوسکا
حال اوس شخص کا سا حال ہوگا کہ کھاتا ہی اور اوسکا پیٹ نہین بھرتا اور اونچا ہاتھ بہتر ہی نیچے ہاتھ سے یعنی دینے والا جو ہاتھ اوٹھا کر دیتا ہی افضل ہی
مانگنے والے سے جو ہاتھ پھیلا کر مانگتا ہی اور لیتا ہی ف حکیم بن حزام سے روایت ہی کہ مینے حضرت سے کچھ مال مانگا حضرت نے دیا پھر دوسری بار مانگا پھر دیا
پھر تیسری بار مانگا پھر دیا حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی سخی اور قناعت والے کے مال مین خدا برکت دیتا ہی کہ وہ آسودہ رہتا ہی اور حرص والے کے مال
مین برکت نہین یعنی کتنا ہی اوسکو ملے پر اوسکا پیٹ نہین بھرتا جیسے جوع الکلب کی بیماری والا کتنا ہی کھاوے اوسکو آسودگی نہین ہوتی
حکیم بن حزام سے بخاری مین روایت ہی کہ حضرت نے یہ حدیث مجھسے فرمائی تو مینے کہا قسم ہی اوسکی جسنے آپکو پیغمبر کیا ہی کہ مین زندگی بھر کبھی
کچھ کسی سے نمانگونگا چنانچہ حکیم نے اپنا حصہ بیت المال سے بھی کبھی نہین لیا صدیق اور فاروق اپنی خلافت مین بلا بلا کر دیتے تھے اور حکیم
نہ لیتے تھے ۱۰۰۱ ق اَلنَّبِيُّ لِلزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ يَا زُبَيْرُ اسْقِ ثُمَّ احْبِسِ الْمَاۤءَ حَتّٰى يَرْجِعَ اِلَى الْجَدْرِ بخاری اور مسلم مین
زبیر بن عوام سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای زبیر اپنا کھیت سینچ لے پھر روک رکھ پانی کو یہان تک کہ کھیت کی مینڈون پر پانی
چڑھ جاوے یعنی لبالب ہو جاوے ف مصابیح مین روایت ہی کہ زبیر مین اور ایک انصاری مین کھیت سینچنے کا جھگڑا ہوا حضرت نے
حکم کیا کہ ای زبیر تو اول سینچ لے کہ تیری زمین پانی سے قریب ہی پھر انصاری کو سینچنے دے تو انصاری نے غصے سے کہا کہ حضرت اپنی پھوپھی
کے بیٹے کی خاطرداری کرتے ہین حضرت کو غصہ آیا پھر یہ حدیث فرمائی اول حکم مین دونون کی رعایت تھی کہ دونون برابر سینچین جب انصاری
نے غصہ دلایا اور جو اوسکے حق مین مروت کی تھی نہ سمجھا تب حضرت نے زبیر کو اپنا پورا حق لینے کو فرمایا اسواسطے کہ شرع کا حکم یہ ہی کہ جسکی زمین
پانی سے قریب ہو اول وہ خوب سینچ لے پھر دوسرا سینچے ۱۰۰۲ خ اَبُوْ سَعِيْدٍ يَا سَعْدُ اِنَّ هٰؤُلَاۤءِ نَزَلُوْا عَلٰى حُكْمِكَ قَالَهٗ
لِسَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فِيْ بَنِيْ قُرَيْظَةَ بخاری مین ابو سعید سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای سعد البتہ یہ لوگ اوترے ہین تیرے
فیصلے کرنے پر یعنی حضرت نے سعد بن معاذ سے فرمایا بنی قریظہ کے حق مین ف بنی قریظہ یہودی تھے مدینے کے قریب حضرت سے اور اون سے صلح
تھی پانچوین سال ہجری کے جب جنگ خندق ہوئی تو بنی قریظہ حضرت سے قول توڑ کے کافرون کے شریک ہوے جب مشرک مکے کو پلٹ گئے تو حضرت نے
بنی قریظہ کی گڑھی پندرہ روز تک گھیری اون لوگون نے تنگ ہو کر پیغام دیا کہ ہم گڑھی سے اوترتے ہین خالی کیے دیتے ہین اور ہم سعد بن
معاذ کے فیصلے پر راضی ہین جو ہمارے حق مین وہ حکم کرین ہم اور حضرت اوسپر عمل کرین یہودی اور سعد پیشتر ہم قسم تھے آپسمین مددگار تھے
یہودی سمجھے کہ سعد ہماری رعایت کرکے ہمکو بچا دینگے پھر حضرت نے سعد کو مدینے سے بلوایا پھر یہ حدیث فرمائی یعنی ای سعد تیرے حکم پر
فیصلہ موقوف ہی جو تو حکم کرے ویسا عمل مین آوے سعد نے کہا کہ انکے لڑنے والے جوان تو قتل ہون اور لڑکے اور عورتین اونکی لونڈی غلام
بنائے جاوین حضرت نے فرمایا ای سعد تو نے خدا کی مرضی کے موافق حکم کیا چنانچہ وہ لوگ قتل ہوئے بعضی روایت مین آیا ہی کہ وہ نو سو تھے
۱۰۰۳ ق عَلِيٌّ وَسَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ يَا سَعْدُ اِرْمِ فِدَاكَ اَبِيْ وَاُمِّيْ بخاری اور مسلم مین علی مرتضی علیہ السلام
اور سعد بن ابی وقاص سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای سعد تیر مار میرے ماباپ تجھپر قربان ف سعد بن ابی وقاص بڑے
تیر انداز تھے جب جنگ احد مین کافرون نے ہجوم کرکے حضرت کو نرغہ کر لیا تب حضرت نے سعد سے یہ حدیث فرمائی حضرت اور لوگون سے تیر لیکر سعد کو
دیتے جاتے تھے مصابیح مین علی مرتضی علیہ السلام سے روایت ہی کہ مینے حضرت سے کسیکے حق مین نہین سنا کہ میرے ماباپ تجھپر قربان ہون سواے
سعد بن ابی وقاص کے اس جہت سے بڑی فضیلت اونکی ثابت ہوئی سبحان اللہ کیا نگارنگ کی قدرت ہی آدمیون کے اختلاف مین

کہ سعد بن ابی وقاص تو ایسے حضرت کے جان نثار جنکو حضرت ایسی عمدہ بات فرماوین اور اونکا بیٹا یعنی عمر بن سعد ایسا کمبخت سخت دل
کہ حضرت کے لخت جگر یعنی حضرت امام حسین علیہ السلام کو شہید کرے ولی سے شیطان پیدا کرنا اور شیطان سے ولی پیدا کرنا یہ اوسیکی قدرت ہی

۱۰۰۴ ﻫ سَلَمَةُ بْنُ الْأَكْوَعِ يَا سَلَمَةُ أَيْنَ حَجَفَتُكَ الَّتِي أَعْطَيْتُكَ مسلم مین سلمہ بن اکوع رضی سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا ای سلمہ کہان ہی تیری ڈھال جو مینے تجکو دی تھی ف حضرت نے سلمہ کو ایک چمڑے کی ڈھال دی تھی سلمہ نے
کسی اور کو دے ڈالی تھی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی باقی قصہ اسکا دوسرے باب مین ہو چکا

۱۰۰۵ ﻫ سَلَمَةُ بْنُ الْأَكْوَعِ يَا سَلَمَةُ هَبْ لِيَ الْمَرْأَةَ لِلّٰهِ أَبُوكَ يعنی امْرَأَةً مِنَ السَّبْيِ مسلم مین سلمہ بن اکوع رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا ای سلمہ مجکو دے ڈال
قیدی عورت کو تیرا باپ فضل الہی سے خوب شخص تھا یعنی تو تیرے باپ کا بیٹا ہی تیرے نزدیک چیز دینا کچھ بڑی بات نہین ف سلمہ رضی سے
روایت ہی کہ حضرت نے ابی بکر صدیق کو سردار بنا کر ایک قوم سے لڑنے کو بھیجا کچھ کافر مارے گئے اور کچھ قید ہوئے اون مین سے ایک عورت مجکو ملی
تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی آخر شو وہ عورت مینے حضرت کو دی حضرت نے وہ عورت کافرونکو دیکر دو قیدی مسلمانونکو خلاص کر دیا

۱۰۰۶ ﻫ ابن عباس يَا عَبَّاسُ أَلَا تَعْجَبُ مِنْ حُبِّ مُغِيثٍ بَرِيرَةَ وَمِنْ بُغْضِ بَرِيرَةَ مُغِيثًا بخاری مین عبد اللہ بن عباس رضی سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ ای عباس کیا تمکو تعجب نہین آتا مغیث کی محبت سے بریرہ کو اور بغض بریرہ کا مغیث کو ف بریرہ لونڈی تھی اور اوسکا
خاوند حبشی غلام تھا مغیث نام جب حضرت عائشہ نے بریرہ کو مول لیکر آزاد کیا تو حضرت نے بریرہ کو مختار کیا کہ چاہے اوس غلام کے نکاح
مین رہے یا اوسکو چھوڑ دے بریرہ نے اوسکو ناپسند کیا تو مغیث اوسکے پیچھے پیچھے مدینے کے کوچون مین روتا پھرتا تھا اور وہ اوسکو نہین قبول
کرتی تھی تب حضرت نے اوسکی محبت اور اوسکی نفرت کو دیکھکر حضرت عباس سے یہ حدیث فرمائی پھر حضرت نے بریرہ سے کہا کہ تو اپنے خاوند سے
پھر ملاپ کرلے اوسنے کہا یا حضرت کیا شرع کا حکم مجھے آپ فرماتے ہین حضرت نے فرمایا کہ نہین بلکہ مین اوسکی سفارش کرتا ہون اوسنے
کہا مجکو تو اوسکی کچھ حاجت نہین اور یہی مذہب ہی امام اعظم اور امام شافعی کا کہ اگر لونڈی آزاد ہووے اور اوسکا خاوند غلام تو اوسکو
اختیار ہی چاہے نکاح درست رکھے اور چاہے توڑ ڈالے اور اگر اوسکا خاوند آزاد ہو تو امام اعظم کے نزدیک اختیار ہی اور امام مالک
اور شافعی کے نزدیک اختیار نہین

۱۰۰۷ ﻫ ابن عمر يَا عَبْدَ اللّٰهِ ارْفَعْ إِزَارَكَ قَالَ فَرَفَعْتُهُ ثُمَّ قَالَ زِدْ فَزِدْتُ مسلم مین عبد اللہ بن عمر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے مجھسے فرمایا ای عبد اللہ اونچا کر اپنی ازار کو کہا عبد اللہ
بن عمر رضی نے سو مینے اوسکو اونچا کیا پھر حضرت نے فرمایا زیادہ اونچا کر سو مینے اور زیادہ تر اونچا کیا ف کسی نے عبد اللہ بن عمر رضی سے
پوچھا کہان تک اونچا کرنا چاہئے انہونے کہا کہ آدھی پنڈلیون تک پائجامہ ٹخنون کے اوپر رکھنا مباح ہی اور آدھی پنڈلیون تک
مستحب ہی

۱۰۰۸ ق أَبُو مُوسٰى يَا عَبْدَ اللّٰهِ أَلَا أَدُلُّكَ عَلٰى كَنْزٍ مِنْ كُنُوزِ الْجَنَّةِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ قَالَهُ لِأَبِي مُوسٰى بخاری اور مسلم مین ابو موسی رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای عبد اللہ کیا مین تجکو نہ بتا دون
ایک خزانہ بہشت کے خزانون سے وہ خزانہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ ہی یہ حضرت نے ابو موسی سے فرمایا ف ابو موسی کا نام عبد اللہ بن قیس ہی
اون سے روایت ہی کہ ہم حضرت کے ساتھ سفر مین تھے اصحاب پکار پکار اللہ اکبر کہتے تھے حضرت نے فرمایا کہ آہستہ کہو تم بہرے اور غائب کو نہین
یاد کرتے جو پکارنے اور چلانے کی حاجت ہو خدا قریب ہی سنتا ہی اور مین حضرت کے پیچھے لا حول ولا قوۃ الا باللہ پڑھتا جاتا تھا تب حضرت نے
یہ حدیث فرمائی یعنی بہشت مین اسکا اتنا کثرت سے ثواب ہی جیسے کافر کے نزدیک دنیا کا خزانہ عمدہ چیز ہی

۱۰۰۹ ق عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو

يَا عَبْدَ اللّٰهِ لَا تَكُنْ مِثْلَ فُلَانٍ كَانَ يَقُوْمُ مِنَ اللَّيْلِ فَتَرَكَ قِيَامَ اللَّيْلِ **قالہ** بخاری و مسلم میں عبد اللہ بن عمرو رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای عبد اللہ تو نہو جیسو فلانے کی طرح کہ وہ رات کو اوٹھا کرتا تھا پھر اوسنے چھوڑ دیا رات کا اوٹھنا یعنی تہجد کی نماز یہ حضرت نے عبد اللہ بن عمرو رضہ سے فرمایا **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب نفل عبادت خواہ نماز خواہ روزہ خواہ وظیفہ شروع کرے تو اوسکو ہمیشہ نباہے کبھی کرنا کبھی چھوڑنا مکروہ ہی اسواسطے کہ ایسی عبادت کا دل میں خوب اثر نہیں ہوتا

1010 **خ** عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ يَا عَدِيُّ هَلْ رَأَيْتَ الْحِيْرَةَ قُلْتُ لَمْ أَرَهَا وَقَدْ أُنْبِئْتُ عَنْهَا قَالَ فَإِنْ طَالَتْ بِكَ حَيٰوةٌ لَتَرَيَنَّ الظَّعِيْنَةَ تَرْتَحِلُ مِنَ الْحِيْرَةِ حَتّٰى تَطُوْفَ بِالْكَعْبَةِ لَا تَخَافُ أَحَدًا إِلَّا اللّٰهَ وَلَئِنْ طَالَتْ بِكَ حَيٰوةٌ لَتُفْتَحَنَّ كُنُوْزُ كِسْرٰى قُلْتُ كِسْرَى بْنُ هُرْمُزَ قَالَ كِسْرَى بْنُ هُرْمُزَ وَلَئِنْ طَالَتْ بِكَ حَيٰوةٌ لَتَرَيَنَّ الرَّجُلَ يُخْرِجُ مِلْءَ كَفِّهٖ مِنْ ذَهَبٍ أَوْ فِضَّةٍ يَطْلُبُ مَنْ يَقْبَلُهٗ مِنْهُ فَلَا يَجِدُ أَحَدًا يَقْبَلُهٗ مِنْهُ وَلَيَلْقَيَنَّ اللّٰهَ أَحَدُكُمْ يَوْمَ يَلْقَاهُ وَلَيْسَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَهٗ تُرْجُمَانٌ يُتَرْجِمُ لَهٗ فَلَيَقُوْلَنَّ لَهٗ أَلَمْ أَبْعَثْ إِلَيْكَ رَسُوْلًا فَيُبَلِّغَكَ فَيَقُوْلُ بَلٰى فَيَقُوْلُ أَلَمْ أُعْطِكَ مَالًا وَوَلَدًا وَأُفْضِلْ عَلَيْكَ فَيَقُوْلُ بَلٰى فَيَنْظُرُ عَنْ يَمِيْنِهٖ فَلَا يَرٰى إِلَّا جَهَنَّمَ وَيَنْظُرُ عَنْ يَسَارِهٖ فَلَا يَرٰى إِلَّا جَهَنَّمَ بخاری میں عدی بن حاتم رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای عدی تونے حیرہ دیکھا ہی میںنے کہا میںنے اوسکو نہیں دیکھا اور البتہ اوسکی خبر مجکو ہی حضرت نے فرمایا کہ اگر تیری زندگی زیادہ ہوئی تو مقرر تو دیکھیگا اکیلی عورت شتر سوار کو کہ حج کے ارادے پر حیرہ سے چلیگی یہان تلک کہ کعبے کا طواف کریگی نہ ڈریگی کسی سے سوا خدا کے اور اگر تیری زندگی زیادہ ہوئی تو کھولے جاوینگے بادشاہ ایران کے خزانے میںنے کہا ایران کا بادشاہ ہرمز کا بیٹا مراد ہی حضرت نے فرمایا کہ ہان ایران کا بادشاہ ہرمز کا بیٹا مراد ہی اور اگر تیری زندگی زیادہ ہوئی تو مقرر تو دیکھیگا کہ مرد اپنی مٹھی بھر سے سونا یا چاندی لیکر نکلیگا تلاش کرتا کہ کوئی محتاج اوسکو لیوے سو نپاویگا کسیکو جو اوسکو قبول کرے اور البتہ تم میں سے کوئی ایک شخص خدا سے ملیگا جس دن کہ اوس سے ملاقات ہوگی یعنی قیامت کو اور نہوگا اوسکے اور خدا کے درمیان کوئی دو بھاشیا جو درمیان میں ایک دوسرے کی بولی سمجھاوے یعنی بلا واسطہ کلام ہوگا سو خدا فرماویگا اوس سے کہ کیا میںنے تیرے پاس کوئی پیغمبر نہیں بھیجا تجکو میرا حکم پونہچاتا سو وہ کہیگا کہ ہان تیرے پیغمبر نے تیرا پیغام پونہچایا پھر خدا فرماویگا کہ کیا میںنے تجکو مال اور اولاد نہیں دی اور تجھپر فضل و کرم نہیں کیا سو وہ کہیگا کہ بیشک تونے سب کچھ دیا پھر نظر کریگا اپنے داہنے تو سوا دوزخ کے کچھ نہ دیکھیگا اور اپنے بائیں نظر کریگا تو سوا دوزخ کے کچھ نہ دیکھیگا حیرہ ایک شہر تھا کوفے کے پاس اوسکا نام حیرۃ النعمان مشہور ہی اور اوس میں کسی نبی کی راہ ہی **ف** مصابیح میں روایت ہی عدی بن حاتم سے کہ میں حضرت کے پاس تھا سو ایک مرد نے افلاس اور محتاجی کا گلہ کیا اور دوسرے نے رہزنی کی شکایت کی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی عدی رضہ کہتے ہین کہ میںنے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ ایک عورت شتر سوار حیرہ سے کعبے کو جاتی تھی اور حرب ایران کا ملک فتح ہوا عمر فاروق کی خلافت میں تو میں بھی موجود تھا اور جو تم لوگوں میں جیتا رہیگا تو تیسری بات بھی دیکھیگا یعنی کوئی محتاج نرہیگا جو صدقہ قبول کرے بعضے کہتے ہین کہ عمر بن عبد العزیز کی خلافت میں یہ بات بھی ہو چکی اور بعضے کہتے ہین کہ حضرت امام مہدی کے وقت میں ہوگی یہ حدیث ہمارے حضرت کی پیغمبری پر دلیل اور معجزہ ہی کہ حضرت نے آئندہ بات کی خبر دی پھر اوسی طرح واقع ہوا باقی مضمون اس حدیث کا کئی بار ہو چکا

1011 **م** سَعْدِ بْنِ أَبِيْ وَقَّاصٍ يَا عَلِيُّ أَنْتَ مِنِّيْ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسٰى إِلَّا أَنَّهٗ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ مسلم میں سعد بن ابی وقاص رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ

فضیلت حضرت مرتضی علی علیہ السلام در رتبہ

ای علی مرتضی تیرا رتبہ میرے نزدیک جیسے ہارون کا رتبہ موسی کے نزدیک مگر اتنا فرق ہی کہ میرے بعد کوئی پیغمبر نہیں **ف** ہجری نو مین
سال جب حضرت جنگ تبوک کو چلے تو علی مرتضی علیہ السلام کو مدینے مین خلیفہ کیا منافقون نے کہا کہ پیغمبر پر حضرت مرتضی علی بھار ہین اسواسطے
اونکو ساتھ نہ لیا علی مرتضی کو اس بات سے رنج ہوا تیار ہو کر حضرت کو جا ملے اور یہ منافقونکا طعنہ بیان کیا اور کہا یا حضرت کیا آپ مجکو
عورتون اور لڑکون پر خلیفہ کرتے ہین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی تمہین کچھ رتبہ نہین جاتا دیکھو موسی علیہ السلام جب کوہ طور پر گئے تھے تو
اپنے بڑے بھائی ہارون پیغمبر کو اپنے گھر بار اور بنی اسرائیل پر خلیفہ کر گئے تھے تو جیسے ہارون کی عزت موسی علیہ السلام کے نزدیک تھی ویسی تمھاری
عزت میرے نزدیک ہی ہان اتنی بات البتہ ہارون مین زیادہ تھی کہ وہ پیغمبر بھی تھے اور تم پیغمبر نہین اسواسطے کہ مین خاتم النبیین ہون میرے بعد کسیکا پیغمبر ہونا
ممکن نہین اس حدیث سے بڑی فضیلت حضرت مرتضی علی علیہ السلام کی ثابت ہوئی اور کمال رتبہ مرتضوی جلوہ گر ہوا اور شیعہ جو کہتے ہین کہ اس حدیث سے
علی مرتضی کی خلافت کی حقیقت ثابت ہوتی ہی یعنی حضرت کے بعد سوائے علی مرتضی کے کوئی خلافت کے لائق نہین سو سراسر غلط ہی جو ثبات ہی اسواسطے
کہ حضرت ہارون حضرت موسی کے سامنے مر گئے تھے حضرت موسی کے خلیفہ حضرت یوشع علیہ السلام ہوئے تھے اگر حضرت ہارون ع زندہ رہتے اور حضرت موسی کے بعد خلیفہ
ہوتے تو البتہ پوری مثال ہوتی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حدیث مین ہر طرح کی خلافت مراد نہین یعنی جنگ تبوک کے پھرنے تک خلافت ہی ہمیشہ نہین
جیسے حضرت ہارون کی بھی خلافت اوسی وقت تک تھی جبتک حضرت موسی طور سے تشریف لائے تھے ہان یہ مقرر ہی کہ اس حدیث سے علی مرتضی کو
خلافت کی لیاقت بخوبی ثابت ہوتی ہی لیکن اس مین اونکے سوا دوسرے خلیفہ کی انکار بھی نہین صدیق رض اور فاروق اعظم رض کے فضائل بھی احادیث
مین بے شمار ہین اس کتاب مین بھی بہت حدیثین مذکور ہو چکین ہین اور ہونگی اپنی خواہش کے موافق ایک حدیث کو پکڑ لینا اور اسکے سوا
اور حدیثون کو خیال نکرنا جہالت ہی یا تعصب

۱۰۱۲ **م** عُمَرُ یَا عُمَرُ اَلَا تَکْفِیْکَ اٰیَۃُ الصَّیْفِ الَّتِیْ فِیْ اٰخِرِ سُوْرَۃِ
النِّسَآءِ **قَالَہٗ** حِیْنَ اَکْثَرَ عَلَیْہِ فِی السُّؤَالِ عَنِ الْکَلَالَۃِ مسلم مین عمر فاروق رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ ای عمر کیا تجکو کفایت نہین کرتی ایام گرما کی آیت جو سورۂ نسا کے آخر مین ہی یہ حضرت نے اوسوقت فرمایا جب عمر فاروق نے حضرت سے
بہت پوچھا کلالہ کے حکم سے **ف** کلالہ وہ مرد یا عورت ہی جسکا باپ اور بیٹا نہو سورۂ نسا کی آخر آیت یہ ہی یَسْتَفْتُوْنَکَ
قُلِ اللّٰہُ یُفْتِیْکُمْ فِی الْکَلَالَۃِ یعنی ای پیغمبر تجسے کلالہ کی وراثت کا حکم پوچھتے ہین تو کہہ اگر مرد مر جاوے اور اوسکے بیٹا نہو اور اوسکی
بہن ہو تو آدھا مال اوسکا لیوے اور اگر دو بہن ہون یا زیادہ تو دو تہائی لیوین اور اگر بھائی بہن ہون تو مرد کا حصہ عورت سے دونا ہی یہ آیت
گرمی کے موسم مین اوتری تھی اسواسطے اسکو گرمی کی آیت فرمایا

۱۰۱۳ **م** اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ یَا عُمَرُ اَمَا شَعَرْتَ اَنَّ عَمَّ الرَّجُلِ
صِنْوُ اَبِیْہِ مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای عمر تو نہین جانتا کہ مرد کا چچا اور اوسکا باپ ایک جڑ کی دو شاخین ہین
ف یعنی چچا اور باپ تعظیم و توقیر مین برابر ہین کہ دونون ایک اوسے پیدا ہین جیسے ایک جڑ سے دو شاخ عمر فاروق زکوۃ کی تحصیل
کے عامل تھے حضرت عباس نے زکوۃ نہ دی حضرت سے شکایت کی تب حضرت نے عمر فاروق سے یہ حدیث فرمائی

۱۰۱۴ **م** اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ یَا فُلَانُ
اَلَا تُحْسِنُ صَلَاتَکَ اَلَا یَنْظُرُ الْمُصَلِّیْ اِذَا صَلّٰی کَیْفَ یُصَلِّیْ فَاِنَّمَا یُصَلِّیْ لِنَفْسِہٖ اِنِّیْ لَاُبْصِرُ مِنْ
وَّرَآئِیْ کَمَا اُبْصِرُ مِنْ بَیْنِ یَدَیَّ مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای فلانے تو کیون نہین اپنی نماز خوبی سے پڑھتا
کیون نہین دیکھتا نمازی جب نماز پڑھتا ہی کس طرح پڑھتا ہی سو وہ تو اپنے بھلے کے واسطے پڑھتا ہی مقرر مین دیکھتا ہون اپنے پیچھے سے
جیسا اپنے آگے سے دیکھتا ہون **ف** ایک شخص حضرت کے پیچھے صف مین نماز پڑھتا تھا اور ادھر اودھر دیکھتا جاتا تھا جب حضرت

نماز پڑھ چکے تو پھر کے یہ حدیث فرمائی یعنی نماز با ادب حضور دل سے چاہیے ادھر اودھر دیکھنا اپنے مالک کے روبرو کمال بے ادبی ہی اور یہ معجزہ حضرت کا تھا کہ جیسا سامنے سے دیکھتے تھے ویسا ہی پشت سے

۱۰۱۵ ق عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ اَوْفٰى يَا فُلَانُ انْزِلْ فَاجْدَحْ لَنَا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ عَلَيْكَ نَهَارًا قَالَ انْزِلْ فَاجْدَحْ لَنَا قَالَ فَنَزَلَ فَجَدَحَ فَاَتَاهُ بِهٖ فَشَرِبَ ثُمَّ قَالَ بِيَدِهٖ اِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ مِنْ هٰهُنَا وَجَاءَ اللَّيْلُ مِنْ هٰهُنَا فَقَدْ اَفْطَرَ الصَّائِمُ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن ابی اوفی رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اے فلانے اوتر سو ہمارے واسطے ستو گھول اوسنے کہا یا رسول اللہ البتہ آپکے اوپر تو دن ہی یعنی آپ روزہ دار ہین اور دن ابھی باقی ہی حضرت نے فرمایا کہ اوتر سو ہمارے واسطے ستو گھول راوی نے کہا سو وہ شخص اوترا پھر اوسنے ستو گھولے اور حضرت کے پاس لایا تو حضرت نے پیا پھر ہاتھ سے پچھم کی طرف اشارہ کیا اور کہا کہ جب آفتاب ڈوبے ادھر اور رات آوے ادھر سے یعنی سیاہی پورب سے نمود ہو تو روزہ دار کے روزہ کھولنے کا وقت آیا **ف** راوی سے روایت ہی کہ ہم رمضان مین حضرت کے ساتھ سفر مین تھے جب آفتاب ڈوبا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت اول وقت بہت جلد روزہ کھولتے تھے کہ بعضے لوگون کو شبہہ رہتا تھا کہ شاید ابھی دن باقی ہی اور ثابت ہوا کہ جب آفتاب غروب ہوا اور پورب کی طرف سیاہی چڑھی وہی وقت ہی روزہ کھولنے کا

۱۰۱۶ م عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَرْجِسَ يَا فُلَانُ بِاَيِّ الصَّلَاتَيْنِ اعْتَدَدْتَ اَبِصَلَاتِكَ وَحْدَكَ اَمْ بِصَلَاتِكَ مَعَنَا قَالَهٗ لِرَجُلٍ دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِيْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ فِيْ جَانِبِ الْمَسْجِدِ ثُمَّ دَخَلَ مَعَهٗ مسلم مین عبد اللہ بن سرجس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا اے فلانے دونون نمازون سے کس نماز کا تو نے حساب کیا یعنی کون نماز کو معتبر جانا کیا اوس نماز کو جو تو نے اکیلے پڑھی یا اوس نماز کو جو تو نے ہمارے ساتھ پڑھی یہ حضرت نے اوس مرد سے کہا جو مسجد مین آیا اور حضرت فرض نماز فجر کی پڑھتے تھے سو اوسنے شاید دو سنت رکعتین مسجد کے ایک کنارے مین پڑھین پھر حضرت کے ساتھ نماز مین داخل ہوا **ف** یعنی جماعت کے ہوتے سنت پڑھنا نچاہیے اور یہی مذہب ہی اکثر اماموں کا اور امام اعظم کے نزدیک اگر جانے کہ سنت پڑھنے کے بعد جماعت مین شریک ہو جاویگا تو مسجد کے باہر صف سے دور سنت پڑھے اور اگر جانے کہ ایک رکعت بھی نملیگی تو جماعت مین شریک ہو جاوے سنت نہ پڑھے

۱۰۱۷ م عُمَرُ يَا فُلَانُ بْنَ فُلَانٍ وَيَا فُلَانُ بْنَ فُلَانٍ هَلْ وَجَدْتُّمْ مَا وَعَدَكُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ حَقًّا فَاِنِّيْ قَدْ وَجَدْتُّ مَا وَعَدَنِيَ اللّٰهُ حَقًّا فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ تُكَلِّمُ اَجْسَادًا لَا اَرْوَاحَ فِيْهَا فَقَالَ مَا اَنْتُمْ بِاَسْمَعَ لِمَا اَقُوْلُ مِنْهُمْ غَيْرَ اَنَّهُمْ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ اَنْ يَرُدُّوْا عَلَيَّ شَيْئًا مسلم مین عمر فاروق رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا اے فلانے بیٹے فلانے کے اے فلانے بیٹے فلانے کے بھلا جو تمسے اللہ اور اوسکے رسول نے وعدہ کیا تھا تم نے سچ مچ پایا سو تو جو خدا نے مجھسے وعدہ کیا تھا سچ مچ پایا تو عمر فاروق نے کہا یا رسول اللہ کیونکر آپ کلام کرتے ہین دھڑون سے جنمین روح نہین سو حضرت نے فرمایا تم میرے قول کو اون سے زیادہ تر نہین سنتے یعنی تم اور وہ میرے کلام کی سماعت مین برابر ہو مگر یہ بات مقرر ہی کہ وہ میری بات کا کچھ جواب نہین دے سکتے **ف** جب جنگ بدر مین ابو جہل اور عتبہ اور عقبہ وغیرہ کفار قریش مارے گئے تو حضرت نے اونکے دھڑ ایک کنوے مین ڈلوا دیے پھر اوسپر کھڑے ہو کر یہ حدیث فرمائی یعنی جو خدا اور رسول نے تمھارے قتل اور عذاب کا اور میری فتح کا وعدہ کیا تھا سو سچ ہوا بعضے کہتے ہین کہ اس حدیث سے ثابت ہوا کہ مردونکو سماعت ہی اور موت سے روح کو فنا نہین اور قبرستان مین مردونکو سلام کرنا دلیل ہی اونکی سماعت کی اور حدیثون مین ثابت ہی کہ

جب مُردے کو دفن کرکے لوگ پھرتے ہیں تو مُردہ لوگوں کے جوتوں کی چپ چپ سنتا ہی اور بعضے کہتے ہیں کہ مردونکو سماعت نہیں یہ حضرت کا معجزہ تھا جو اون کافروں نے سنا جس طرح ٹھیکریوں نے حضرت کے ہاتھ میں تسبیح کی تھی اس حدیث میں سوائے اون کافروں کے اور مردوں کی سماعت کا ذکر نہیں صحیح بخاری میں قتادہ سے روایت ہی کہ خدا نے اوس وقت اون کافرونکو زندہ کر دیا تھا کہ حضرت کا کلام سنکے پشیمان ہوں اور اسی طرح حضرت عائشہؓ سے بھی روایت ہی واللہ اعلم

۱۰۱۸ ﴿ عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ مُخَارِقٍ يَا قَبِيصَةُ إِنَّ الْمَسْأَلَةَ لَا تَحِلُّ إِلَّا لِأَحَدِ ثَلَاثَةٍ رَجُلٍ تَحَمَّلَ حَمَالَةً فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْأَلَةُ حَتَّى يُصِيبَهَا ثُمَّ يُمْسِكُ وَرَجُلٍ أَصَابَتْهُ جَائِحَةٌ اجْتَاحَتْ مَالَهُ فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْأَلَةُ حَتَّى يُصِيبَ قِوَامًا مِنْ عَيْشٍ أَوْ قَالَ سِدَادًا مِنْ عَيْشٍ وَرَجُلٍ أَصَابَتْهُ فَاقَةٌ حَتَّى يَقُومَ ثَلَاثَةٌ مِنْ ذَوِي الْحِجَى مِنْ قَوْمِهِ لَقَدْ أَصَابَتْ فُلَانًا فَاقَةٌ فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْأَلَةُ حَتَّى يُصِيبَ قِوَامًا مِنْ عَيْشٍ أَوْ قَالَ سِدَادًا مِنْ عَيْشٍ فَمَا سِوَاهُنَّ مِنَ الْمَسْأَلَةِ يَا قَبِيصَةُ سُحْتٌ يَأْكُلُهَا صَاحِبُهَا سُحْتًا كَذَا وَقَعَ فِي كِتَابِ مُسْلِمٍ حَتَّى يَقُومَ وَالصَّوَابُ يَقُولُ وَكَذَا أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ ﴾

اللہ کہ مسلم میں قبیصہ بن مخارق رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای قبیصہ سوال کرنا حلال نہیں مگر ایک کو تین شخصوں میں سے ایک تو وہ مرد جسنے دوسرے کا بوجھ اپنے اوپر ڈالا تو اوسکو سوال کرنا حلال ہی یہانتک کہ اوتنا مال پاجاوے پھر رک جاوے اور دوسرا مرد وہ جسپر ایسی آفت پڑی جس سے اوسکا مال برباد ہوگیا تو اوسکو سوال کرنا حلال ہی یہانتک کہ اپنی زندگی کے گذارنے کے لائق حاصل کرے یا حضرت نے یون فرمایا کہ زندگی کی سد رمق حاصل کرے اور تیسرا مرد وہ ہی جسکو فاقے کی نوبت پہنچے یہانتک کہ کھڑے ہوکر گواہی دیں اوسکی قوم کے تین دانا آدمی کہ فلانے کو فاقہ ہی تو اوسکو سوال کرنا حلال ہی یہانتک کہ زندگی کے گذارنے کے لائق حاصل کرے یا یون فرمایا کہ زندگی کی سد رمق حاصل کرے اور ان تین کے سوا سوال کرنا ای قبیصہ حرام ہی کھاتا ہی سوال کرنے والا حرام کو صحیح مسلم میں اسی طرح حتی یقوم کی روایت ہی اور ٹھیک یقول ہی جس طرح ابو داؤد نے روایت کیا ہی ف غیر کا بوجھ اپنے اوپر ڈالنا اس طرح پر کہ جیسے دو آدمی میں مال کے سبب جھگڑا ہو قرض کے بابت یا خون بہا کے بابت یا ڈانڈ کے بابت اور تیسرا آدمی اون دونوں میں صلح کروا دیوے اور اوس قدر مال کو اپنے ذمے پر کر لیوے تو اوسکو سوال کرنا درست ہی عرب میں اس طرح کی ذمہ داری کا بہت رواج تھا اور آفت سے مال برباد ہونا جیسے آگ سے جلنا یا غرق ہونا یا لٹ جانا اور یہ جو فاقے کی گواہی میں تین آدمیونکی فرمائی سو باعتبار احتیاط اور استحباب کے ہی کسی عالم کے نزدیک یہ شرط نہیں کہ بدون گواہی کے فاقے والے کو سوال کرنا درست نہو اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سوال کی اصل حرام ہی لیکن ان تین ضرورتوں میں درست ہی انکے سوا کسی طرح سوال درست نہیں مصابیح میں قبیصہ رضہ سے روایت ہی کہ میں ضامن ہوا اور حضرت سے میں نے سوال کیا حضرت نے مجھسے فرمایا کہ تو ٹھہر جا زکوۃ کا مال آویگا تو میں تجکو دونگا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی

۱۰۱۹ ﴿ عَنْ جَابِرٍ يَا مُعَاذُ أَفَتَّانٌ أَنْتَ ثَلَاثًا اقْرَأْ وَالشَّمْسِ وَضُحَاهَا وَسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَنَحْوَهَا قَالَهُ لَهُ حِينَ قَرَأَ الْبَقَرَةَ فِي الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ ﴾

بخاری میں جابر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا ای معاذ کیا تو فتنہ انداز ہی پڑھا کر والشمس وضحاها اور سبح اسم ربک الاعلی اور اتنی اتنی بڑی اور سورتیں یہ حدیث معاذ سے فرمائی جبکہ اونھوں نے عشا کی وقت سورہ بقرہ پڑھی تھی ف مصابیح میں جابر رضہ سے روایت ہی کہ معاذ کا دستور تھا کہ عشا کی نماز حضرت کے ساتھ پڑھتے پھر اپنی قوم میں جاکر امامت کرتے سو ایکبار

معاذ نے سورہ بقرہ عشا میں شروع کی تو ایک مرد جماعت چھوڑ کے علیحدہ نماز پڑھ کے اپنے گھر چلا گیا معاذ نے اوسکو منافق کہا
وہ مرد حضرت پاس گیا اور اوسنے کہا کہ یا رسول اللہ ہم کھیتی والے محنتی لوگ ہیں یعنی دن کی محنت سے ہم ماندے ہوجاتے ہیں رات کو
ہمکو اتنی طاقت نہیں ہوتی کہ ہم بڑی بڑی رکعتیں پڑھیں اور معاذ نے رات کو سورہ بقرہ پڑھی میں اپنی نماز علیحدہ پڑھکے چلا گیا
سو معاذ نے مجھکو منافق کہا تب حضرت نے معاذ کو یہ حدیث فرمائی یعنی تو لوگوں میں کیا فتنہ ڈالا چاہتا ہے جس سے قرات سے جماعت چھوڑ دینگے
معلوم ہوا کہ امام کو اپنی قوم کی رعایت واجب ہے بدون اونکی مرضی طول قرات نہیں درست شافعی کے مذہب میں درست ہے کہ امام
نیت نفل کرے اور مقتدی فرض کی چنانچہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ معاذ حضرت کے ساتھ فرض پڑھتے تھے اور اپنی قوم کو نفل کی نیت سے
پڑھاتے تھے اور حنفی مذہب میں نفل والے کے پیچھے فرض والے کی نماز نہیں درست تو لوگ کہتے ہیں معاذ حضرت کے ساتھ نفل کی نیت سے پڑھتے
ہونگے اور اپنی قوم کے ساتھ فرض کی نیت سے **ق** مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ يَا مُعَاذُ بْنَ جَبَلٍ هَلْ تَدْرِي مَا حَقُّ اللّٰهِ عَلَى الْعِبَادِ ۱۰۲۰
قَالَ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ اَعْلَمُ قَالَ فَاِنَّ حَقَّ اللّٰهِ عَلَى الْعِبَادِ اَنْ يَعْبُدُوهُ وَلَا يُشْرِكُوا بِهٖ شَيْئًا يَا مُعَاذَ
بْنَ جَبَلٍ هَلْ تَدْرِي مَا حَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللّٰهِ اِذَا فَعَلُوا ذٰلِكَ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ اَعْلَمُ قَالَ
اَنْ لَا يُعَذِّبَهُمْ بخاری اور مسلم میں معاذ بن جبل سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اے معاذ بن جبل بھلا تو جانتا ہے کیا خدا کا حق ہے
بندوں پر معاذ کہتے ہیں میں نے کہا اللہ اور اوسکا رسول زیادہ تر دانا ہے حضرت نے فرمایا سو خدا کا حق بندوں پر یہ ہے کہ اوسکی بندگی کریں اور اوسکے
ساتھ کسیکو شریک نہ کریں اے معاذ بن جبل بھلا تو جانتا ہے کیا حق ہے بندوں کا خدا پر جب وہ ایسا کریں یعنی عبادت کریں اور شریک جانیں کہتے ہیں
میں نے کہا اللہ اور اوسکا رسول زیادہ تر دانا ہے حضرت نے فرمایا بندوں کا حق خدا پر یہ ہے کہ اونکو عذاب نہ کرے **ف** خدا کا حق بندوں پر واجب ہے اور بندوں کا
حق خدا پر کچھ بھی نہیں لیکن اوسنے فضل و کرم کی راہ سے البتہ ہر طرح حق اپنے اوپر **ق** الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ يَا مُغِيرَةُ خُذِ الْاِدَاوَةَ ۱۰۲۱
بخاری اور مسلم میں مغیرہ بن شعبہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اے مغیرہ اوٹھا لے وضو کے برتن کو **ف** مغیرہ روایت ہے کہ میں حضرت کے سفر میں ساتھ
تھا جب حضرت نے یہ حدیث فرمائی تو میں وضو کا برتن حضرت کے ساتھ لے چلا حضرت نے اول جا ضرور سے فراغت کی شامی جبہ حضرت پہنے تھے آستینیں اوسکی تنگ تھیں
او میں سے ہاتھ نکال کر حضرت نے وضو کیا اور میں پانی ڈالتا جاتا تھا پھر حضرت نے موزوں پر مسح کیا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خدمتگار سے وضو کروانا درست ہے
نوع اخر دوسری قسم کی حدیثیں **ق** جَابِرٌ يَا اَهْلَ الْخَنْدَقِ اِنَّ جَابِرًا قَدْ صَنَعَ لَكُمْ سُوْرًا ۱۰۲۲
فَحَيَّهَلًا بِكُمْ بخاری اور مسلم میں جابر رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے خندق کھودنے والو البتہ جابر نے تمہاری دعوت کا کھانا طیار کیا
سو جلدی چلو **ف** اسکا پورا قصہ تیسرے باب میں ہو چکا کہ تھوڑے گوشت اور تین سیر جو آٹے کو حضرت کی برکت سے ہزار آدمی نے کھایا
جنگ خندق کے ایام میں **ھ** اَبُو سَعِيدٍ يَا اَهْلَ الْمَدِينَةِ لَا تَاْكُلُوا لُحُومَ الْاَضَاحِي فَوْقَ ثَلٰثٍ قَالَ اَبُو سَعِيدٍ ۱۰۲۳
فَشَكَوْا اِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّ لَهُمْ عِيَالًا وَحَشَمًا وَخَدَمًا فَقَالَ كُلُوا وَاَطْعِمُوا
وَاحْبِسُوا اَوِ ادَّخِرُوا مسلم میں ابو سعید رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے مدینے کے لوگو نہ کھاؤ قربانیوں کے گوشت کو تین دن سے
زیادہ کہا ابو سعید نے پھر لوگوں نے شکایت بیان کی حضرت سے کہ ہمارے جورو لڑکے ہیں اور بھائی بند ہیں اور غلام خدمتگار ہیں یعنی اگر تین دن
سے زیادہ اجازت ہو تو ہمارا بہت دنوں تک کام چلے تو حضرت نے فرمایا کہ کھاؤ اور کھلاؤ اور بند کر رکھو یا فرمایا رکھ چھوڑو **ف**
یعنی قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ رکھنا درست ہے اول حکم منسوخ ہوا **ق** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدِ بْنِ عَاصِمٍ يَا مَعْشَرَ ۱۰۲۴

الانصار الم اجدکم ضلالا فهداکم الله بي وکنتم متفرقين فالفکم الله بي وعالة فاغناکم الله بي
بخاری و مسلم مین عبداللہ بن زید بن عاصم سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای گروہ انصار بھلا مینے تمکو گمراہ نہین پایا سو خدا نے تمکو دین کی
راہ بتلائی میرے سبب سے اور تم تتر بتر تھے سو خدا نے تمھاری آپسمین الفت اور محبت کر دی میرے سبب سے اور تم محتاج تھے سو خدا نے تمکو مالدار
کر دیا میرے سبب سے **ف** جنگ حنین مین جب فتح ہوئی اور مال ہاتھ لگا تو حضرت نے نو مسلمونکو مال بہت دیا اور انصار کو نہین دیا
تو نوجوان انصاریون نے کہا کہ حضرت ہمکو نہین دیتے اونکو دیتے ہین جنکے خون ہماری تلوارون سے ٹپکتے ہین یعنی جو ہمارے بزور شمشیر مسلمان ہوئے
ہین حضرت نے اونکو ایک خیمے مین جمع کیا اور یہ حدیث فرمائی پھر انصار راضی ہوئے اور رونے لگے انصار کے دو گروہ تھے اوس اور خزرج زمانہ کفر مین
باہم اونمین بڑی عداوت تھی بڑا کشت خون ہو چکا تھا جب حضرت کے پاس دونون گروہ مسلمان ہوئے تو باہم نہایت دوست ہو گئے یہ احسان جتایا حضرت نے

۱۰۲۵ **ق** ابو هريرة يا معشر الانصار قلتم اما الرجل فادرکته رغبة في قريته قالوا قد کان ذلک
قال کلا اني عبد الله ورسوله هاجرت الى الله واليکم المحيا محياکم والممات مماتکم بخاری و مسلم
مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا ای گروہ انصار تمنے کہا کہ اس مرد کو یعنی پیغمبر کو خواہش ہوئی ہی اپنے شہر کی انصار نے کہا یہ بات تو
مقرر ہوئی ہی حضرت نے فرمایا یہ ہونا نہین مین مقرر اللہ کا بندہ ہون اور اوسکا رسول ہون مینے ہجرت کی خدا کی طرف اور تمھاری طرف اب
میری زندگی تمھاری زندگی کے ساتھ ہی اور موت میری تمھاری موت کے ساتھ ہی **ف** مصابیح مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ جب مکہ
فتح ہوا تو حضرت نے فرمایا کہ جو ابوسفیان کے گھر گیا اوسکو امان ہی اور جسنے ہتھیار ڈال دیے اوسکو امان ہی تب انصار نے کہا کہ حضرت کو
اپنے برادرونکی الفت ہوئی اور اپنی بستی کی طرف رغبت آئی حضرت کو وحی سے یہ حال معلوم ہوا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی

۱۰۲۶ **ق** ابن مسعود يا معشر الشباب من استطاع منکم الباءة فليتزوج فانه اغض للبصر واحصن
للفرج ومن لم يستطع فعليه بالصوم فانه له وجاء بخاری و مسلم مین عبداللہ بن مسعود سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا ای جوانون کے گروہ جو طاقت رکھتا ہو تم مین سے نکاح اور خانہ داری کی سو نکاح کرے اوسواسطے کہ نکاح نظر کا بڑا روکنے والا
اور شرمگاہ کا بڑا بچانے والا ہی یعنی نکاح کے سبب آدمی حرامکاری اور اجنبی عورتون کے دیکھنے سے بچتا ہی اور جسکو خانہ داری کی طاقت
نہو تو وہ اپنے اوپر روزہ رکھنا ضروری جانے اسواسطے کہ اوسکے حق مین روزہ رکھنا خصی کرنا ہی **ف** یعنی جس طرح خصی کرنے سے
شہوت باقی نہین رہتی روزہ رکھنے سے معلوم ہوا کہ جسکو جورو کے کھانے کپڑے دینے کا مقدور ہو اوسکے حق مین نکاح کرنا مستحب ہی
کہ حرامکاری و نظربازی سے بچے اور اگر مقدور نہو تو روزہ رکھنا شروع کرے کہ ناتوانی سے خود بخود شہوت دور ہو جاوے گی

۱۰۲۷ **ق** عائشة يا معشر المسلمين من يعذرني من رجل قد بلغني اذاه في اهل بيتي فوالله ما علمت على
اهلي الا خيرا ولقد ذکروا رجلا ما علمت عليه الا خيرا وما کان يدخل على اهلي الا معي
بخاری و مسلم مین حضرت عائشہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای مسلمانون کے گروہ کون ایسا ہی جو میرا عذر دریافت کرکے بدلا لیوے
[illegible] اہل بیت کو یعنی میری گھر والی بی بی کو [illegible] سو خدا کی قسم نہین جانا مینے اپنی بی بی کو مگر نیک
[illegible] مین جانا مینے مگر نیک سو میری بی بی پاس کبھی نجاتا تھا بدون میرے ساتھ کے **ف** حدیث
[illegible] حضرت عائشہ کو عیب لگایا صفوان بن معطل سے بخاری وغیرہ کا مختصر قصہ

حضرت عایشہ رضی اللہ عنہا سے یون روایت ہی کہ ہجری پانچوین سال حضرت جنگ بنی مصطلق کو تشریف لیگئے مین حضرت کے ساتھ تھی جب حضرت
فتح کرکے مدینے کے قریب پہنچے تو رات کو کوچ کی خبر ہوئی مین حاجت ضرور کیواسطے لشکر کے باہر گئی پھر فراغت کرکے مکان پر آئی یہان
معلوم ہوا کہ گلے کا ہار گر پڑا مین اوسی مقام پر تلاش کرنے کو گئی وہان تلاش مین دیر لگی جو لوگ میرے کجاوے کسنے پر مقرر تھے وہ میرے کجاوے
کو اوٹھا کر اونٹ پر کس کے لشکر کے ساتھ روانہ ہوئے عورتین اوسوقت کم خوراک اور نہایت دبلی ہوتی تھین اس سبب سے کجاوہ کسنے والونکو
میرے ہونے یا نہونے کی کچھ خبر نہوئی جب مجکو ہار ملا تب مین اپنے مقام پر آئی دیکھا تو لشکر کوچ کر گیا مین وہان بیٹھ گئی اس خیال سے کہ آخر جب
میرا حال معلوم ہوگا تو ضرور میرے لینے کو لوگ آوینگے صفوان بن معطل لشکر کے پیچھے رہا کرتا تھا کہ رہے ماندے کو ساتھ لاوے اوسنے مجکو سوتے
دیکھا تو پہچانا کہ پردہ پوشی سے پہلے اوسنے مجکو دیکھا تھا اوسنے افسوس و تعجب سے انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا اور کہا یہ تو پیغمبر کی بی بی ہی
مین جاگ پڑی اور اوسکی کوئی بات اوسسے مینے نہین سنی اوسنے اپنا اونٹ بٹھلایا مین اوس پر سوار ہوئی وہ اونٹ کی نکیل پکڑ کے روانہ ہوا ظہر کے وقت
لشکر مین پہونچی تو تہمت کرنے والون نے مجھپر تہمت باندھی اور بانی مبانی اس تہمت کا عبداللہ بن سلول ہوا مین مدینے مین آکر بیمار ہوگئی اور ایک
مہینا بیمار رہی اور مجکو اس تہمت کرنے کی بھی کچھ خبر نتھی ہان اتنا مجکو تردد تھا کہ جیسے میری بیماری مین حضرت مجھپر مہربانی کرتے تھے اس بار
ویسی مہربانی نتھی گھر مین آکر صرف اتنا پوچھتے تھے کہ اس عورت کا کیا حال ہی اوس وقت تک گھر مین پاخانے نتھے مین شہر کے باہر مسطح کی ماں کے
ساتھ جا ضرور کو گئی اوسکا پیر چادر مین الجھا وہ گر پڑی اوسنے اپنے بیٹے کو یعنی مسطح کو بد دعا دی مینے کہا تو اوسکو کیون بد دعا دیتی ہی
وہ تو بدری صحابی ہی تب اوسنے مجکو اس تہمت کی خبر کی کہ مسطح بھی تہمت کرنے والون کا شریک ہی یہ سنتے میری بیماری اس غم سے دونی
ہوگئی مین حضرت سے اجازت لیکر اپنے ماں باپ کے گھر آئی کہ اس خبر کو تحقیق کرون مینے اپنی ماں سے کہا اے ماں یہ کیا بات ہی جسکا لوگون مین چرچا ہی
میری ماں نے کہا اے بیٹی تو مت گھبرا جو عورت اپنے خاوند کی پیاری ہوتی ہی اوسکو اسی طرح اکثر لوگ تہمت لگاتے ہین مینے کہا سبحان اللہ میرے
حق مین لوگ ایسی گفتگو کرتے ہین اوس رات تمام رات مجکو نیند نہ آئی اور آنسو جاری رہے پھر حضرت نے علی بن ابی طالب اور اسامہ بن زید کو
بلایا اور میرے چھوڑ دینے مین صلاح اور مشورہ پوچھا اسواسطے کہ اتنی مدت مین جبرئیل کا آنا اور وحی اوترنا بالکل موقوف ہوگیا تھا اسامہ نے میری
پاکدامنی بیان کی اور کہا یا رسول اللہ وہ آپ کی بی بی ہین مجکو تو سوا پاکی اور بہتری کے کچھ اور خیال مین نہین آتا اور علی بن ابی طالب نے
کہا کہ خدا نے حضرت پر کچھ تنگی نہین کی اونکے سوا اور بہت عورتین موجود ہین لیکن بریرہ لونڈی سے پوچھیے وہ آپ کو سچ سچ بتلا دے گی
حضرت نے اوسکو بلایا اور فرمایا کہ اے بریرہ تو نے کبھی عایشہ سے ایسی بات دیکھی ہی جس سے تجکو اوسکی پاکدامنی مین شک پڑے بریرہ نے کہا اے رسول اللہ
قسم ہی اوس خدا کی جسنے تجکو سچا پیغمبر کیا ہی کہ مینے کبھی اوسکی پاکدامنی مین کچھ فرق نہین پایا ہان اتنی بات البتہ ہی کہ عایشہ کم عمر لڑکی ہی
بکری خمیر کھا جاتی ہی اور وہ سویا کرتی ہی یعنی کم عمری سے گھر کا بند وبست نہین کرتی پھر حضرت مسجد مین تشریف لیگئے اور منبر پر یہ حدیث فرمائی یعنی
اے مسلمانو کوئی ہی اوس منافق سے یعنی عبداللہ بن سلول سے میرا بدلا لیوے کہ اوسنے ناحق میرے گھر کے لوگونکو تہمت لگائی اور مجکو تحقیق کرنے کے بعد
کوئی عیب کی بات نہ معلوم ہوئی تو سعد بن معاذ قوم اوس کا سردار تھا اوسنے کہا یا رسول اللہ مین آپکا بدلا لینے کو تیار ہون اگر تہمت کرنے والا
ہماری قوم یعنی اوس سے ہووے تو مین اوسکی گردن ماردون اور اگر دوسری قوم سے یعنی خزرج سے ہو تو جیسا حکم ہو ویسا ہم کرین تو سعد بن عبادہ
خزرج کے سردار نے اپنی قوم کی پچ سے کہا کہ اے سعاذ تو زیادہ گوئی کرتا ہی ہماری قوم والے پر تیرا کچھ مقدور نہین اور اپنی قوم کی تو بھی حمایت
کریگا پھر اسید بن حضیر سعد بن معاذ کے چچیرے بھائی نے کہا اے سعد بن عبادہ تو زیادہ گوئی کرتا ہی قسم خدا کی ہم تہمت کرنے والے کو

قتل کرینگے کیا تو منافق ہی جو منافقون کی حمایت کرتا ہی غرضکہ قریب تھا کہ کشت و خون ہو وے حضرت نے سبکو چپکا کیا حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہی کہ مین بیٹھی روتی تھی کہ حضرت گھر مین تشریف لائے اور میرے نزدیک بیٹھے اور فرمایا کہ ای عایشہ تیرے حق مین مینے ایسی ایسی باتین سنی ہین اگر تونے گناہ نہی تو عنقریب خدا تیری پاکدامنی بیان کریگا اور اگر تونے گناہ کیا ہی تو توبہ کر اسواسطے کہ جب بندے نے توبہ کی تو خدا گناہ معاف کرتا ہی جب حضرت بات تمام کر چکے تو میرے آنسو بالکل بند ہو گئے مینے حضرت سے کہا کہ مجکو معلوم ہی کہ آپ کو اس بات کی خبر پہونچی ہی اور آپکے دل مین جم گئی ہی سو اگر مین یون کہون کہ مین اس عیب سے پاک ہون تو حضرت یقین کا ہیکو کرینگے اور اگر ناکردہ گناہ کا اقرار کرون تو حضرت اسکو سچ جانینگے اب میرے اور حضرت کے درمیان سوا حضرت یعقوب کے اور کوئی مثل نہین بن سکتی فَصَبْرٌ جَمِيْلٌ ؕ وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَا تَصِفُوْنَ یعنی اب صبر بہتر ہی اور تمھاری اس گفتگو پر خدا ہی کی مدد درکار ہی حضرت میرے پاس سے نہ اوٹھے تھے کہ وحی ہونے کی نشانیان حضرت پر ظاہر ہوئین اور سورہ نور مین خدا نے میری پاکدامنی اور تہمت کرنے والونکی مذمت بیان کی پھر تو حضرت نے خوش ہو کر فرمایا ای عایشہ بشارت ہی تجکو کہ خدا نے تیری پاکی بیان کی میرے ماباپ نے کہا ای عایشہ اوٹھکر حضرت کی تعظیم اور تعریف کر مین اوس وقت نہایت غصے مین تھی مینے کہا کہ مین نہ اوٹھونگی اور نہ حضرت کی تعریف کرونگی مین اپنے خدا کی تعریف اور شکر کرونگی جسنے میری بیگناہی ظاہر کی حضرت عایشہ سے روایت ہی کہ یہ مجکو یقین تھا کہ خدا میری بیگناہی آخر کو ظاہر کریگا لیکن یہ معلوم نتھا کہ میرے حق مین قرآن اوتریگا جو قیامت تک پڑھا جاویگا **ف** اس حدیث سے بہت فائدے ظاہر ہوئے اول یہ کہ جو بیگناہ ہونکو عیب لگاتا ہی وہ آخر کو خود فضیحت ہوتا ہی اور پاکون کی پاکی زیادہ تر ثابت ہوجاتی ہی دوسرے یہ کہ جسنے حضرت عایشہ رضہ کو بد کہا مقرر اوسنے حضرت کو رنج دیا اور وہ انھین منافقون مین ہو وہی داخل ہوا تیسرے یہ کہ علم غیب سوا خدا کے کسیکو نہین مہینا بھر اسکا تردد اور رنج حضرت کو رہا لیکن بدون خدا کے بتائے حقیقت حال حضرت کو نہ معلوم ہوا **ق** اَبُوْ سَعِيْدٍ يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ تَصَدَّقْنَ فَاِنِّيْ اُرِيْتُكُنَّ اَكْثَرَ اَهْلِ النَّارِ بخاری و مسلم مین ابو سعید رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا ای عورتون کے گروہ خیرات کرو اسواسطے کہ دوزخیون مین تمھین مجکو زیادہ نظر پڑین یعنی دوزخ مین بنسبت عورتون مردون سے زیادہ دیکھین **ف** حضرت عید کو جب عیدگاہ سے پھر تو عورتون کے گروہ پر گذرے پھر یہ حدیث فرمائی عورتون نے پوچھا یا حضرت اسکا کیا سبب ہی کہ عورتین مردون سے زیادہ دوزخ مین ہین حضرت نے فرمایا کہ بہت کوسا کرتی ہین اور اپنے خاوند کا حق نہین بتین یعنی ناشکری کرتی ہین اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خیرات کرنا دوزخ سے بچاتا ہی **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ يَا مَعْشَرَ الْيَهُوْدِ اَسْلِمُوْا تَسْلَمُوْا بخاری و مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا ای یہودیون کے گروہ مسلمان ہوجاؤ تو بچ رہو یعنی قتل و جزیہ اور دوزخ سے **ف** یہ حضرت نے مدینے کے یہودیون سے فرمایا جب اونکے نکالنے کا ارادہ کیا **خ** عَايِشَةُ يَا مَعْشَرَ الْيَهُوْدِ وَيْلَكُمْ اِتَّقُوا اللّٰهَ فَوَاللّٰهِ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اِنَّكُمْ لَتَعْلَمُوْنَ اَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ حَقًّا وَّاَنِّيْ جِئْتُكُمْ بِحَقٍّ فَاَسْلِمُوْا **قاله** اَوَّلَ مَا قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ بَعْدَ اِسْلَامِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ بخاری مین حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای یہودیون کے گروہ تمھاری کمبختی ہی خدا سے ڈرو سو قسم ہی اوس خدا کی جسکے سوا کوئی لائق پوجنے کے نہین البتہ تم جانتے ہو کہ مین مقرر خدا کا رسول ہون اور بیشک تمھارے واسطے حق دین لایا ہون سو مسلمان ہو جاؤ یہ حضرت نے اول مدینے مین آتے ہوے بعد مسلمان ہونے عبداللہ بن سلام کے فرمایا تھا **ف** توریت مین حضرت کی نشانیان لکھی تھین یہودیون کو خوب معلوم تھا کہ نبی آخر الزمان فلانے وقت فلانے شہر فلانی قوم مین پیدا ہوگا اور مکے سے ہجرت کرکے

۱۰۲۸
۱۰۲۹
۱۰۳۰

[illegible]

مدینے مین آویگا بلکہ اسیواسطے اپنا ملک شام چھوڑکر اکثر یہودی مدینے مین آرہے تھے کہ ہم حضرت سے مشرف ہون اور جب کافرون سے لڑتے تو
یون دعا مانگتے کہ آخر پیغمبر آخرالزمان کی برکت سے ہمکو فتح دے اسواسطے حضرت نے اس حدیث مین فرمایا کہ تم میری پیغمبری خوب جانتے ہو
پھر جب حضرت مدینے مین تشریف لائے تو اون کمبختون نے حسد کے مارے عداوت شروع کی جیسے حضرت عیسی کو نمانا تھا ویسے ہی
ہمارے حضرت کو نمانا ہان جو اونمین دیندار خداترس تھے جیسے عبداللہ بن سلامؓ کہ اونمین بڑے عالم اور بزرگ تھے نے تامل ایمان لائے

١٠٣١ **نوع اخر** دوسری قسم کی حدیثین **م** المُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ اَيْ بُنَيَّ وَمَا يُنْصِبُكَ مِنْهُ اِنَّهُ لَا يَضُرُّكَ

لَا يَضِيرُكَ در دو نسخہ قدیمہ

يَعْنِي الدَّجَّالَ **قك** لَهُ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ اِلَّا لَفْظَةَ اَيْ بُنَيَّ مسلم مین مغیرہ بن شعبہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا ای
بیٹا کون چیز تجکو رنج مین ڈالتی ہی دجال سے البتہ وہ تجکو کچھ ضرر نہ پونہچا سکیگا یہ حضرت نے مغیرہ سے فرمایا اس حدیث کو بخاری نے بھی روایت کی
مگر ای بُنَيَّ کی لفظ اوسمین نہین **ف** مغیرہ سے روایت ہی کہ مین حضرت سے اکثر دجال کا حال پوچھا کرتا تھا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی مینے
کہا کہ لوگ کہتے ہین کہ اوسکے ساتھ روٹیون کے پہاڑ اور پانی کی نہرین ہونگی حضرت نے فرمایا کہ خدا کے نزدیک یہ سب آسان ہی **ق** اُسَامَةُ

١٠٣٢

بْنُ زَيْدٍ اَيْ سَعْدُ اَلَمْ تَسْمَعْ اِلٰى مَا قَالَ اَبُو حُبَابٍ قَالَ كَذَا وَكَذَا **قاله** لِسَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ حِيْنَ
عَادَهُ وَاَبُو حُبَابٍ هُوَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اُبَيٍّ بخاری اور مسلم میں اسامہ بن زیدؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا ای سعد کیا تو نے
نہین سنا جو ابو حباب نے کہا اوسنے ایسا اور ایسا کہا حضرت نے سعد بن عبادہ سے فرمایا جب اونکی بیماری کو تشریف لیگئے تھے اور
ابو حباب کنیت ہی عبداللہ بن اُبی منافق کی **ف** حضرت ایکبار سعد بن عبادہ کی بیمارپرسی کو چلے راہ مین مسلمان و مشرک ملے ہوئے
ایک مجلس مین بیٹھے تھے اوسوقت تک عبداللہ بن ابی ظاہری اسلام بھی نہ لایا تھا سواری کی ٹاپ سے گرد اوڑی اوسنے ناک بندکی
اور کہا کیون خاک اوڑاتے ہو حضرت نے سلام کیا پھر وہان کھڑے ہوکر وعظ کہا اور قرآن پڑھا عبداللہ بن ابی نے کہا کلام تو اچھا
کہتے ہو لیکن ہمکو تکلیف نہ دو اپنے گھر بیٹھکر وعظ نصیحت کیا کرو جو تمہارے پاس آوے اوسکو سمجھاؤ عبداللہ بن رواحہ صحابی وہان
موجود تھے اونھون نے کہا یا رسول اللہ آپ بخوشی جو چاہیے سو ارشاد کیجیے اگر یہ نہین سنتا تو ہم تو قرآن پر قربان ہین پھر تو مسلمانون اور
کافرون مین نہایت لڑائی ہونی قریب تھا کہ تلوار چلے حضرت نے سبکو چپکا کیا پھر سعد بن عبادہ کے گھر جاکر یہ حدیث فرمائی سعد نے کہا یا رسول اللہ
اس کی جہت سے معذور ہی اسواسطے کہ حضرت کے تشریف لانے سے پہلے یہان کے لوگون نے چاہا کہ اوسکے سر پر سرداری اور بادشاہی کا تاج
رکھین اب جو آپ دین حق لائے اور اوسکی ریاست مین خلل پڑا اسواسطے وہ ایسی باتین کرتا ہی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ریاست کا غرور

١٠٣٣

آدمی کو دینداری سے اکثر باز رکھتا ہی **م** اَلْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اَيْ عَبَّاسُ نَادِ اَصْحَابَ السَّمُرَةِ **قاله** يَوْمَ حُنَيْنٍ
مسلم مین حضرت عباس بن عبدالمطلبؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای عباس پکار درخت والون کو یہ حضرت نے جنگ حنین کے دن فرمایا **ف**
حضرت عباسؓ سے روایت ہی کہ جنگ حنین کے دن مینے اور ابوسفیان بن حارث نے حضرت کا ساتھ ایکدم نچھوڑا جب مقابلہ ہوا تو کافرون نے
ہر طرف سے تیراندازی کی مسلمانون کے پیر اوکھڑ گئے اور حضرت سفید خچر پر سوار کافرون پر حملہ کرتے تھے مین لگام کھینچتا تھا تاکہ حضرت جلدی
نکرین اور ابوسفیان رکاب پکڑے تھے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی جن لوگون نے درخت کے نیچے جنگ حدیبیہ مین جانبازی کی بیعت کی ہی
اونکو پکار حضرت عباس کی بڑی آواز تھی حضرت کی آواز سنتے ہوے سب اصحاب لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ کہتے ایسے جھکے جیسے گائین اپنے
بچونکی طرف جھکتی ہین پھر خوب لڑے اور حضرت نے پتھریان کافرون پر مارین لڑائی فتح ہوگئی جنگ حنین آٹھوین سال ہجری بعد فتح مکے کے

ہوئی **ق** اَلْمُسَیَّبُ بْنُ حَزْنٍ اَیْ عَمِّ قُلْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ كَلِمَةً اُحَاجُّ لَكَ بِهَا عِنْدَ اللّٰهِ **تم لَہٗ** لِاَبِیْ طَالِبٍ
عِنْدَ وَفَاتِهٖ بخاری اور مسلم مین مسیب بن حزنؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ای چچا کہہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہہ لے اس کلمے کو خدا کے
نزدیک اس کلمہ کہنے کے سبب سے تیرے واسطے مین جھگڑونگا یعنی تیرے اسلام کی گواہی دیکر تجھکو بخشاونگا یہ حضرتؐ نے ابو طالب سے کہا اونکے
مرتے وقت **ف** ابو طالب کی وفات کے وقت ابو جہل اور عبد اللہ بن ابی امیہ موجود تھے جب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی تو ان کمبختون نے
کہا ای ابو طالب کیا تو عبد المطلب کے دین کو چھوڑتا ہی حضرت بار بار کلمہ کہنے کو فرماتے تھے اور وہ شیطان اوسی طرح ورغلاتے تھے آخرش کہا ابو طالب نے

1035 کہا کہ وہ شخص عبد المطلب کے دین پر مرتا ہی اور کلمہ نکہا **ق** اَبُوْ مُوْسٰی اَیُّهَا النَّاسُ ارْبَعُوْا عَلٰی اَنْفُسِكُمْ اِنَّكُمْ
لَا تَدْعُوْنَ اَصَمَّ وَلَا غَائِبًا اِنَّكُمْ تَدْعُوْنَ سَمِیْعًا قَرِیْبًا وَّهُوَ مَعَكُمْ **قَالَهٗ** فِیْ سَفَرٍ وَّ كَانُوْا
یَجْهَرُوْنَ بِالتَّكْبِیْرِ بخاری اور مسلم مین ابو موسیؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا ای لوگو نرمی کرو اپنی جانون پر یعنی شور نکرو البتہ تم بہرے
اور غائب کو نہین پکارتے ہو تم تو سنتے نزدیک والے کو پکارتے ہو اور وہ تو تمہارے ساتھ موجود ہی یہ حضرتؐ نے سفر مین فرمایا اور لوگ پکار پکار کے
اللہ اکبر کہتے تھے **ف** اس حدیث سے ظاہر یہ معلوم ہوتا ہی کہ ذکر مین زیادہ شور کرنا درست نہین سو واسطے کہ زیادہ شور کرنے مین اپنے

1036 حواس بھی پریشان ہوتے ہین اور دوسرے کے بھی **ص** اَبُوْ هُرَیْرَةَ اَیُّهَا النَّاسُ اِنَّ اللّٰهَ طَیِّبٌ لَا یَقْبَلُ اِلَّا طَیِّبًا
وَّاِنَّ اللّٰهَ اَمَرَ الْمُؤْمِنِیْنَ بِمَا اَمَرَ بِهِ الْمُرْسَلِیْنَ قَالَ یَا اَیُّهَا الرُّسُلُ كُلُوْا مِنَ الطَّیِّبَاتِ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا
اِنِّیْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِیْمٌ وَقَالَ یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كُلُوْا مِنْ طَیِّبَاتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ ثُمَّ ذَكَرَ الرَّجُلَ
یُطِیْلُ السَّفَرَ اَشْعَثَ اَغْبَرَ یَمُدُّ یَدَیْهِ اِلَی السَّمَآءِ یَا رَبِّ یَا رَبِّ وَمَطْعَمُهٗ حَرَامٌ وَّمَشْرَبُهٗ
حَرَامٌ وَّغُذِیَ بِالْحَرَامِ فَاَنّٰی یُسْتَجَابُ لِذٰلِكَ مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ای لوگو البتہ خدا
پاک ہی نہین قبول کرتا ہی مگر عمل پاک اور مال پاک کو اور خدا نے حکم کیا ایماندارون کو جسکا حکم کیا پیغمبرون کو فرمایا قرآن مین ای پیغمبرو کھاؤ
پاک مال اور حلال رزق اور نیک عمل کرو مین البتہ تمہارے عمل کا جاننے والا ہون اور خدا نے قرآن مین فرمایا ای ایماندارو کھاؤ حلال
مال اور پاک چیزونکو جو ہمنے تمکو دین پھر حضرتؐ نے ذکر کیا اوس مرد کا جسنے دراز لمبا چوڑا سفر کیا بکھرے بال خاک آلودہ پھیلاتا ہی اپنے
دونون ہاتھ آسمان کی طرف اور یون کہتا ہی کہ ای رب میرے ای رب میرے ای رب میرے اور حال آنکہ کھانا اوسکا حرام اور پینا اوسکا حرام بن
اوسکا پالا گیا حرام غذا سے پھر کہان سے ایسے شخص کی دعا قبول ہو **ف** پاک مال وہ ہی جسمین کسیکا دعوی اور جھگڑا نہو اور شرع مین
درست ہو چوری کا مال اور غصب کا مال پاک نہین سو واسطے کہ مالک کا دعوی اوسمین موجود ہی اور خرچی کا مال اور رشوت کا اور بیاج کا اگرچہ
اوسمین جھگڑا نہین لیکن اس طرح مال لینا شرع مین درست نہین تو ناپاک ہوا معلوم ہوا کہ حرام مال سے خیرات کرنا بیفائدہ بات ہی
کہ خدا اوسکو قبول نہین کرتا سو واسطے کہ وہ پاک ہی ناپاک کو کس طرح قبول کرے اور حلال طلب کرنے مین پیغمبرون اور مسلمانونکو خدا کا
ایک سا حکم ہی [illegible] اون لوگون کا جو کہتے ہین کہ [illegible] صاحب ہم اور تم برابر نہین جو اونکی طرح طلب حلال مین جانفشانی او محنت کرین
حضرتؐ نے فرمایا کہ ہرچند مضطر اور مسافر پریشان کی دعا قبول ہوتی ہی لیکن جب اوسکا کھانا پینا اور گوشت پوست حرام مال کا ہوا
تو دعا قبول ہونے کی کون صورت ہی خواہ سفر حج کا ہو خواہ جہاد کا اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ مسلمان کے حق مین ساری عبادتوں سے حلال روزی
تلاش کرنا مقدم ہی بدون اسکے نہ عبادت مین مزہ ہی نہ دعا قبول ہونے کی کچھ امید ہی اور یہ جو بعضے ناواقف کہتے ہین کہ حلال مال

دنیا مین کسکو ملتا ہی اوسکی تلاش مین فائدہ ہی سو غلط بات ہی اسواسطے کہ محنت مزدوری کرنا کھیتی کرنا سوداگری شرع کے موافق کرنا نوکری کرنا بشرطیکہ اوسمین کوئی خلاف شرع کام نکرنا پڑے یا کوئی شخص خدا کی راہ مین خواہش اسکو کچھ دیوے یہ سب درست ہیں جو مال ان طرحون سے حاصل ہو وہ حلال اور پاک ہی غرضکہ جسکو ایمان دار کو قیامت مین خدا کو مونہہ دکھانے کا یقین ہی اوسکے نزدیک حلال روزی طلب کرنا مقدم ہی اور حرام خور خدا فراموش سے گفتگو نہین

١٠٣٧ م ابن عباس اَیُّهَا النَّاسُ اِنَّهٗ لَمْ یَبْقَ مِنْ مُبَشِّرَاتِ النُّبُوَّةِ اِلَّا الرُّؤْیَا الصَّالِحَةُ یَرَاهَا الْمُسْلِمُ اَوْ تُرٰی لَهٗ اَلَا وَاِنِّیْ نُهِیْتُ اَنْ اَقْرَأَ الْقُرْاٰنَ رَاکِعًا اَوْ سَاجِدًا اَمَّا الرُّکُوْعُ فَعَظِّمُوْا فِیْهِ الرَّبَّ وَاَمَّا السُّجُوْدُ فَاجْتَهِدُوْا فِی الدُّعَآءِ فَقَمِنٌ اَنْ یُّسْتَجَابَ لَکُمْ مسلم مین عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا ای لوگو البتہ پیغمبری کی خوشخبریون سے اب کچھ باقی نہین ہا سوا ٹھیک خواب کے کہ اوسکو مسلمان دیکھے یا اوسکے واسطے کوئی اور مسلمان دیکھے اور مجکو منع ہوا کہ مین قرآن پڑھون رکوع کرتے یا سجدہ کرتے سو رکوع مین تو خدا کی بڑائی بیان کرو یعنی سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ کہو اور سجدے مین بدل دعا مین کوشش کرو کہ سزاوار ہی سجدے مین تمھاری دعا قبول ہونا ف یہ حدیث حضرتؐ نے انتقال کے قریب حجرے کا پردہ اوٹھا کر فرمائی یعنی جو علم غیب کہ بواسطے نبوت کے تمکو حاصل ہوتا تھا سو اوسکا دروازہ بند ہوچکا کیونکہ میرا انتقال ہوتا ہی میرے بعد کوئی پیغمبر نہین ہان مگر از جنس نبوت عالم غیب سے علم حاصل ہونے کا ٹھیک خواب کا ایک طریقہ باقی ہی قیامت تک خواہ مسلمان آپ دیکھے یا اوسکے واسطے کوئی اور دیکھے پھر رکوع اور سجود مین قرآن پڑھنا منع فرمایا اور سجدے کو قبول ہونے کا مقام بتلایا اسواسطے کہ خاک پر سر رکھنا عاجزی کا کمال تب ہی رحمت الٰہی جوش ہی مارا چاہے

١٠٣٨ م ابو سعید اَیُّهَا النَّاسُ اِنَّهٗ لَیْسَ بِیْ تَحْرِیْمُ مَا اَحَلَّ اللّٰهُ لِیْ وَلٰکِنَّهَا شَجَرَةٌ اَکْرَهُ رِیْحَهَا یَعْنِی الثُّوْمَ قالہ حِیْنَ قَالَ النَّاسُ حُرِمَتْ حُرِمَتْ حِیْنَ قَالَ مَنْ اَکَلَ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ الْحَدِیْثَ مسلم مین ابو سعیدؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ای لوگو البتہ میرے اختیار مین حرام کرنا نہین جسکو خدا نے میرے واسطے حلال کیا لیکن لہسن کا ایسا پیڑ ہی کہ مجکو اوسکی بو بری معلوم ہوتی ہی یہ حضرتؐ نے اوس وقت فرمایا جب لوگون نے کہا کہ لہسن حرام ہوا حرام ہوا جب کہ حضرتؐ نے فرمایا تھا کہ جو لہسن کھاوے وہ ہماری مسجد مین آوے ف یعنی حرام حلال مقرر کرنا بدون خدا کے حکم میرے اختیار مین نہین یہ خدا کی شان ہی اور لہسن کی حرمت شرعی نہین کراہت طبعی ہی

١٠٣٩ م انس اَیُّهَا النَّاسُ اِنِّیْ اِمَامُکُمْ فَلَا تَسْبِقُوْنِیْ بِالرُّکُوْعِ وَلَا بِالسُّجُوْدِ وَلَا بِالْقِیَامِ وَلَا بِالْاِنْصِرَافِ فَاِنِّیْ اَرَاکُمْ اَمَامِیْ وَمِنْ خَلْفِیْ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِهٖ لَوْ رَاَیْتُمْ مَا رَاَیْتُ لَضَحِکْتُمْ قَلِیْلًا وَلَبَکَیْتُمْ کَثِیْرًا قَالُوْا وَمَا رَاَیْتَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ رَاَیْتُ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ مسلم مین انسؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ای لوگو مین تمھارا امام ہون مجسے آگے رکوع نکیا کرو اور نہ سجدہ اور نہ قیام اور نہ سلام پھیرنا اسواسطے کہ مین دیکھتا ہون اپنے آگے سے اور پیچھے سے پھر حضرتؐ نے فرمایا کہ قسم ہی اوس ذات پاک کی جسکے قابو مین محمدؐ کی جان ہی کہ اگر تم دیکھتے جو مینے دیکھا تو تھوڑا ہنستے اور بہت سا روتے صحابہ نے کہا یا رسول اللہ آپ نے کیا دیکھا حضرتؐ نے فرمایا کہ مینے بہشت اور دوزخ کو دیکھا ف معلوم ہوا کہ مقتدی کو اطاعت امام کی واجب ہی رکوع اور سجود اور قیام اور قعود مین امام سے سبقت حرام ہی جب اول امام رکوع سجود کرلیوے تو مقتدی کرین پھر ہنسنے کی برائی بیان کی کہ اوسکا سبب غفلت ہی اور رونے کی تعریف کی کہ اوسکا سبب بیداری اور علم ہی

١٠٤٠ خ ابن عباس اَیُّهَا النَّاسُ عَلَیْکُمْ بِالسَّکِیْنَةِ فَاِنَّ الْبِرَّ لَیْسَ بِالْاِیْضَاعِ قالہ یَوْمَ عَرَفَةَ بخاری مین عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہی

کہ حضرت نے فرمایا کہ ای لوگو اپنے اوپر آرام اور قرار لازم جانو کہ خود دوڑنا اونٹ دوڑانا نیکی اور خوبی نہین ہے حضرت نے عرفہ کے دن فرمایا
ف عبداللہ بن عباس سے روایت ہی کہ حضرت جب عرفات سے چلے تو پیچھے بہت غل شور سنا کہ لوگ اونٹونکو مارتے ہوے دوڑاتے آتے ہین
۱۰۴۱ تب یہ حدیث فرمائی **ھ** علی یَا اَیُّهَا النَّاسُ اَقِیْمُوْا الْحُدُوْدَ عَلٰی اَرِقَّائِکُمْ مسلم مین حضرت مرتضی علی علیہ السلام سے روایت
ہی کہ حضرت نے فرمایا ای لوگو حدّونکو قائم کرو اپنے غلامون پر **ف** یعنی اگر تمہارے غلام گناہ کرین تو اونکو سزا دو جیسے دس درم
یا زیادہ چوری کرین تو ہاتھ کاٹو یا حرام کرین تو کوڑے پچاس مارو اور امام شافعی کے نزدیک مالک سزا دینے کا مختار ہی اور امام اعظم کے
۱۰۴۲ نزدیک اجازت کے بعد بدون اجازت حاکم کے مالک کو سزا دینے کا اختیار نہین **ھ** ابو سعید یَا اَیُّهَا النَّاسُ اِنَّ اللّٰهَ
یُعَرِّضُ بِالْخَمْرِ وَلَعَلَّ اللّٰهَ سَیُنْزِلُ فِیْهَا اَمْرًا فَمَنْ کَانَ عِنْدَهٗ مِنْهَا شَیْءٌ فَلْیَبِعْهُ وَلْیَنْتَفِعْ بِهٖ
مسلم مین ابو سعید سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا ای لوگو البتہ خدا ابھی اشارہ کر چلا ہی شراب مین اور شاید کہ آگے اوتاریگا اوسمین
کچھ حکم یعنی کھول کے حرام کر دیگا سو جسکے پاس اوس شراب سے کچھ ہو سو چاہیے کہ اوسکو بیچ ڈالے اور اوس سے فائدہ اوٹھالیو **ف** جب قرآن
مین اس مضمون کی آیتین اوترین کہ مستی مین نماز مت پڑھو اور شراب مین لوگونکو فایدے بھی ہین اور گناہ بھی تو لوگ شراب پیتے تھے
نماز کے وقت ترک کرتے تھے حضرت اس اشارے سے سمجھے کہ عنقریب شراب حرام ہوا چاہتی ہی تب حدیث فرمائی ابو سعید سے روایت ہی
کہ حضرت کے فرمانے کے بعد تھوڑے دن گذرے کہ قرآن شریف مین شراب کی صاف حرمت بیان ہوئی حضرت نے فرمایا کہ اب جسکے پاس
۱۰۴۳ شراب ہو سو نہ بیچے ڈھلکا دیوے سو اوسی دن حکم سنتے صحابہ نے برتن توڑ ڈالے اور شراب بہا دی کہ تمام مدینے مین کیچڑ ہو گئی **ھ** سبرۃ
بن معبد الجہنی یَا اَیُّهَا النَّاسُ اِنِّیْ قَدْ کُنْتُ اَذِنْتُ لَکُمْ فِی الْاِسْتِمْتَاعِ مِنَ النِّسَاءِ وَاِنَّ اللّٰهَ قَدْ حَرَّمَ
ذٰلِکَ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ فَمَنْ کَانَ عِنْدَهٗ مِنْهُنَّ شَیْءٌ فَلْیُخَلِّ سَبِیْلَهٗ وَلَا تَاْخُذُوْا مِمَّا اٰتَیْتُمُوْهُنَّ شَیْئًا
مسلم مین سبرۃ بن معبد سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای لوگو البتہ مینے تمکو اجازت دی تھی عورتون سے متعہ کرنے کی اور بیشک خدا نے
اب متعہ کو حرام کیا قیامت تک جسکے پاس متعے والی عورتون سے کوئی عورت ہو تو اوسکو چھوڑ دیو اور جو اونکو دیا ہو یعنی مہر یا خرچ اوسکو
کچھ مت پھیر لیجیو **ف** اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ متعہ کرنا بحکم خدا قیامت تک حرام ہوا جیسے شراب اول مباح تھی پھر حرام ہوئی
۱۰۴۴ باقی گفتگو اول باب مین ہو چکی **ھ** جابر یَا اَیُّهَا النَّاسُ خُذُوْا مَنَاسِکَکُمْ فَاِنِّیْ لَا اَدْرِیْ لَعَلِّیْ لَا اَحُجُّ بَعْدَ
عَامِیْ مسلم مین جابر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا ای لوگو سیکھ لو حج کی عبادت کے طریقے اسواسطے کہ مجکو معلوم نہین شاید کہ مین حج نکرونگا
اس برس کے بعد **ف** یہ حضرت نے حجۃ الوداع مین فرمایا پھر حضرت کو حج کا اتفاق نہین ہوا اوسی سال انتقال فرمایا اسیواسطے اوسکو
۱۰۴۵ حجۃ الوداع کہتے ہین اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت کا قول و فعل حجت ہی **ھ** ابو ہریرۃ یَا اَیُّهَا النَّاسُ قَدْ فَرَضَ اللّٰهُ
عَلَیْکُمُ الْحَجَّ فَحُجُّوْا مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا ای لوگو البتہ خدا نے تمپر حج کرنا فرض کیا سو حج کیا کرو **ف**
۱۰۴۶ یہ حدیث دلالت فرضیت حج مین ایک دلیل ہی **خ** ابو امامۃ یَا ابْنَ اٰدَمَ اِنْ تَبْذُلِ الْفَضْلَ خَیْرٌ لَّکَ وَاِنْ تُمْسِکْهُ
شَرٌّ لَّکَ وَلَا تُلَامُ عَلٰی کَفَافٍ بخاری مین ابو امامہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای آدم کے بیٹے زیادہ از حاجت مال کو تیرا خرچ
کرنا بہتر ہی تیرے واسطے اور اگر تو اوس مال کو رکھ چھوڑے تو برا ہی تیرے واسطے اور تجکو ملامت نہوگی بقدر اپنے اہل و عیال کے قوت رکھنے پر
ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سواے زکوۃ دینے کے زیادہ مال کو راہ خدا مین دینا مستحب ہی کہ آخرت کا ذخیرہ ہو اور مال رکھنے مین برائی ہی کہ

اسپر حساب اور غیرونکو فائدہ لیکن بقدر اپنے گھر بار کے خرچ رکھنے پر ہرگز ملامت نہین اور توکل کے بھی مخالف نہین کہ حضرت اپنی بیبیونکو
سال بھر کا قوت دیتے تھے ١٠٤٧ **ص** جَابِرٌ یَا بَنِيْ سَلِمَةَ دِیَارَکُمْ تُکْتَبْ اٰثَارُکُمْ دِیَارَکُمْ تُکْتَبْ اٰثَارُکُمْ مسلم مین جابر سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای قوم بنی سلمہ اپنے گھرونمین بیٹھے رہو تاکہ تمھارے نقش قدم لکھے جاوین اپنے گھرونمین بیٹھے رہو تاکہ تمھارے نقش قدم
لکھے جاوین **ف** بنی سلمہ انصار یونکی ایک قوم تھی اونکے گھر حضرت کی مسجد سے دور تھے اوس قوم نے چاہا کہ مسجد کے گرد آبسین تب حضرت نے یہ حدیث
فرمائی دو بار یعنی ہرچند مسجد دور ہونے سے تمکو آتے جاتے تکلیف ہی لیکن یہ کتنا بڑا ثواب ہی کہ ہر ایک ڈگ کے شمار پر ایک نیکی تمھارے
واسطے لکھی جاتی ہی اور ایک گناہ معاف ہوتا ہی معلوم ہوا یہ کہ جسکا گھر مسجد سے دور ہو وہ اس آنے جانے کی تکلیف کو غنیمت جانے
١٠٤٨ **نوع اخر** دوسری قسم کی صحیحین **ق** اُمُّ سَلَمَةَ یَا ابْنَةَ اَبِيْ اُمَیَّةَ سَاَلْتِ عَنِ الرَّکْعَتَیْنِ بَعْدَ
الْعَصْرِ وَاِنَّهٗ اَتَانِيْ نَاسٌ مِّنْ عَبْدِ الْقَیْسِ بِالْاِسْلَامِ مِنْ قَوْمِهِمْ فَشَغَلُوْنِيْ عَنِ الرَّکْعَتَیْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ
فَهُمَا هَاتَانِ بخاری اور مسلم مین حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا ای ابی امیہ کی بیٹی تو نے مجھسے بعد عصر دو رکعتو کا حال
پوچھا سو اوسکا حال یہ ہی کہ کچھ لوگ قوم عبد القیس سے اسلام کا پیغام لائے تھے اپنی قوم سے سو اونھون نے مجکو مشغول کر لیا بعد ظہر دو رکعتو سے
سو وہ دونون رکعتین یہ ہین **ف** مصابیح مین کریب سے روایت ہی کہ مجکو عبد اللہ بن عباسؓ وغیرہ چند اصحاب نے حضرت عائشہ پاس بھیجا کہ بعد
عصر کے دو رکعتین پڑھنا سنت ہی یا نہین حضرت عائشہ نے مجکو حضرت ام سلمہ کے پاس بھیجا حضرت ام سلمہ نے کہا کہ مینے حضرت کو بعد عصر سنت منع کرتے
سنا پھر حضرت کو ایک دن مینے عصر کے بعد دو رکعت پڑھتے دیکھا تو مینے ابی امیہ کی لڑکی کو حضرت پاس بھیجا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ وہ
رکعتین ظہر کی قضا تھین اور یہی مذہب ہی امام شافعی کا کہ اگر ظہر کی سنت قضا ہون تو بعد عصر کے پڑھے امام اعظم کے نزدیک عصر کے بعد سنت قضا کرنا
حضرت کو خاص تھا اور درست نہین اس واسطے کہ سنت کی قضا بدون فرض کے جائز نہین ١٠٤٩ **خ** اَنَسٌ یَا اُمَّ حَارِثَةَ اِنَّهَا جِنَانٌ فِي الْجَنَّةِ
وَاِنَّ ابْنَكِ اَصَابَ الْفِرْدَوْسَ الْاَعْلٰی بخاری مین انسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای حارثہ کی ماں حال تو یون ہی کہ بہشت مین
کئی بہشتین ہین اور مقرر تیرا بیٹا پونہچا بہت اونچی بہشت مین **ف** حارثہ بدر مین شہید ہوا تھا اوسکی ماں نے حضرت کے پاس آکر
کہا کہ یا رسول اللہ اگر حارثہ جنت مین ہو تو مین اوسکے غم مین صبر کرون اور اگر جنت کے سوا کہین اور ہو تو محنت کرکے اوسکو رولون تب
حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی یہ نسمجھ کہ بہشت فقط ایک ہی ہی بلکہ بہشت مین کئی بہشتین ہین اور ایک سے ایک اعلی اور تیرا بیٹا فردوس مین
ہی جو سب سے عمدہ اور بلند ہی ١٠٥٠ **خ** اُمُّ خَالِدٍ بِنْتُ سَعِیْدِ بْنِ الْعَاصِ وَقِیْلَ بِنْتُ خَالِدِ بْنِ سَعِیْدٍ یَا اُمَّ خَالِدٍ هٰذَا سَنَا
یَا اُمَّ خَالِدٍ هٰذَا سَنَاوَیُرْوٰی سَنَهْ فِي الْمَوْضِعَیْنِ بخاری مین ام خالد سعید بن عاص کی یا خالد بن سعید کی بیٹی سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ ای ام خالد یہ سیاہ سوسی کی چادر اچھی ای ام خالد یہ اچھی اور ایک روایت مین بجای سنا کے سنہ دونون مقام پر آیا ہی اور
دونون ان لفظون کے معنی اچھی **ف** ام خالد سے روایت ہی کہ ایکبار حضرت کے پاس کئی قسم کے کپڑے آئے اونمین ایک چادر سیاہ دھاریدار
اون کی چھوٹی سی تھی حضرت نے فرمایا کہ یہ مین کسکو دون صحاب چپ تھے اور مین کم عمر لڑکی تھی حضرت نے مجکو بلا کر وہ چادر دی اور یہ حدیث فرمائی اس
حدیث سے معلوم ہوا کہ چھوٹے لڑکون کو چیز دیکر اوسکی تعریف کرنا تاکہ لڑکے خوش ہون مستحب ہی ١٠٥١ **ق** عَائِشَةُ یَا اُمَّ سَلَمَةَ لَا تُؤْذِیْنِيْ
فِيْ عَائِشَةَ فَاِنَّهٗ وَاللّٰهِ مَا نَزَلَ عَلَيَّ الْوَحْيُ وَاَنَا فِيْ لِحَافِ امْرَاَةٍ مِّنْكُنَّ غَیْرِهَا بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہؓ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای ام سلمہ تو مجکو نہ رنج دے عائشہ کے مقدمے مین اس واسطے کہ سوائے عائشہ کے تم مین کسی عورت کے لحاف مین مجھپر

وحی نہین اوترتی ف اس حدیث کا مفصل قصہ یہ ہوا کہ اصحاب کا دستور تھا کہ حضرت عایشہ کی باری کے دن حضرت کو تحفے بھیجتے تھے کہ
حضرت خوش ہونگے حضرت کی بیبیون نے حضرت ام سلمہ کی معرفت حضرت سے نالش کی کہ اصحاب سب بیبیون کے گھر تحفے بھیجا کرین عایشہ کی کیا خصوصیت ہے
تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی عایشہ کی فضیلت صرف میری محبت ہی سے نہین بلکہ اوسمین ایسا دینی کمال ہے کہ سواے اوسکے اور کسی بی بی پاس
مجکو وحی نہین آتی تو معلوم ہوا کہ خدا کے نزدیک وہ سب اور بیبیون سے افضل ہے سو حضرت ام سلمہ نے کہا کہ مین آپ کی رنج رسانی سے توبہ کرتی ہون
یا رسول اللہ

۱۰۵۲ م اَنَسٌ یَا اُمَّ سُلَیْمٍ اَمَا تَعْلَمِیْنَ اَنَّ شَرْطِیْ عَلٰی رَبِّیْ اَنِّیْ اشْتَرَطْتُ عَلٰی رَبِّیْ فَقُلْتُ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ
اَرْضٰی کَمَا یَرْضَی الْبَشَرُ وَاَغْضَبُ کَمَا یَغْضَبُ الْبَشَرُ فَاَیُّمَا اَحَدٍ دَعَوْتُ عَلَیْہِ مِنْ اُمَّتِیْ بِدَعْوَۃٍ لَیْسَ لَهَا
بِاَهْلٍ اَنْ یَّجْعَلَهَا لَهٗ طَهُوْرًا وَّزَکٰوۃً وَّقُرْبَۃً تُقَرِّبُهٗ بِهَا یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ مسلم مین انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اے ام سلیم
کیا تو نہین جانتی کہ میری شرط اپنے رب سے یہ ہے کہ مین البتہ شرط کر چکا اپنے رب سے اس طرح کہکر کہ مین تو آخر آدمی ہون راضی ہوتا ہون جیسے آدمی راضی ہوتا ہے
اور غصہ کرتا ہون جیسے آدمی غصہ کرتا ہے سو جس کسی پر اپنی امت سے مین بد دعا کرون کہ اوسکے وہ لائق نہو تو اے رب اوس بد دعا کو اوسکے گناہونکی
طہارت اور پاکی اور اپنی نزدیکی کا سبب کر دیجیو کہ قیامت کے دن اوس بد دعا کے بدلے اوسکو تیری نزدیکی حاصل ہو ف انس سے روایت ہے کہ
میری ماں ام سلیم کے پاس ایک یتیم لڑکی تھی اوسکو حضرت نے ایک روز دیکھکر فرمایا کہ لڑکی تو تو بڑی ہو گئی اب تجکو بڑھنا نصیب نہو جیو لڑکی نے رو کر ام سلیم سے
کہا کہ حضرت نے مجکو بد دعا دی ام سلیم نے کہا یا رسول اللہ آپ نے کیا میری یتیم لڑکی کو بد دعا دی ہے حضرت نے فرمایا کیسی بد دعا ام سلیم نے کہا کہ وہ
لڑکی روتی ہے اور کہتی ہے کہ حضرت نے مجکو یون بد دعا دی کہ تو عمر دراز نہو جیو تو حضرت ہنسنے لگے پھر یہ حدیث فرمائی یعنی تو مت گھبرا کہ بے قصور والے کو
میری بد دعا نہین لگتی بلکہ اوسکے بدلے خدا کے نزدیک اوسکے حق مین برکت اور بہتری ہوتی ہے حضرت کی یہ دعا ایسی تھی جیسے کسی وقت ماں باپ
اپنے لڑکے کو لعنت مین جیسے اے کمبخت اے بد نصیب کر دل سے اوسکا برا نہین چاہتے ہر چند حضرت بیجا غصے سے معصوم تھے لیکن حضرت کو
کیا شفقت تھی اپنی امت پر کہ پیش بندی کر کے اپنی بد دعا کی نہ تاثیر ہونے کی خدا سے شرط کر لی کہ شاید اگر بے قصد کسیکے حق مین کبھی بد دعا نکل جاوے
تو اثر نکرے بلکہ برعکس اوسکے بہتر ہو شعر اپنی امت پہ جو شفقت تھی شہ عالم کو + ایسی شفقت کسی ماں باپ مین دیکھی نہ سنی + اب تو امت کو ہے
لازم کہ جب ایسا ہو رسول + راہ اوسکی چلین بدعت کی کرین بیخ کنی +

۱۰۵۳ م اَنَسٌ یَا اُمَّ سُلَیْمٍ اِنَّ اللّٰہَ قَدْ کَفٰی وَاَحْسَنَ
قَالَہٗ یَوْمَ حُنَیْنٍ مسلم مین انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اے ام سلیم کافرون کی شر کو خدا کفایت کر گیا اور اوسنے ہم پر احسان کیا
یہ حضرت نے جنگ حنین کے دن فرمایا ف حضرت نے ام سلیم کو خنجر باندھے دیکھا پوچھا کہ کیون تو نے باندھا ہے ام سلیم نے کہا یا رسول اللہ مینے
اس لیے سے باندھا کہ اگر کوئی کافر میرے قریب ہو تو اوسکا پیٹ پھاڑ ڈالون تب حضرت نے ہنس کے یہ حدیث فرمائی یعنی خدا کے کرم سے فتح ہو چکی
تیرے خنجر کی اب کچھ حاجت نہین

۱۰۵۴ ق اَنَسٌ یَا اُمَّ سُلَیْمٍ مَا هٰذَا الَّذِیْ تَصْنَعِیْنَ قَالَہٗ حِیْنَ رَاٰهَا تَجْمَعُ عَرَقَہٗ
بخاری اور مسلم مین انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے ام سلیم تو یہ کیا کرتی ہے یہ حضرت نے اوسوقت فرمایا جب ام سلیم کو اپنا پسینا
جمع کرتے دیکھا ف انس سے روایت ہے کہ حضرت اکثر دن کو میرے گھر مین آ کر سوتے تھے ایک روز حضرت کے بدن سے پسینا بہت نکلا
میری ماں یعنی ام سلیم پسینا حضرت کا پوچھ پوچھ کر عطر کی شیشی مین بھرنے لگی حضرت جاگ پڑے اور یہ حدیث فرمائی یعنی تو کیون پوچھتی ہے
ام سلیم نے کہا یا رسول اللہ یہ میری عطر کی شیشی ہے اسمین مین آپکا پسینا ڈالتی ہون کہ حضرت کا پسینا عطر سے بھی زیادہ خوشبودار ہے
اور دوسری روایت مین ام سلیم نے یون جواب دیا کہ اپنے لڑکون کی برکت کیواسطے حضرت کا پسینا جمع کرتی ہون حضرت نے فرمایا تو خوب سمجھی

پسینا آپکا مثل عطر کے خوشبودار تھا

١٠٥٥ م انس يَا اُمَّ فُلَانٍ اِنْظُرِيْ اَيَّ السِّكَكِ شِئْتِ حَتّٰى اَقْضِيَ لَكِ حَاجَتَكِ قَالَهُ لِامْرَأَةٍ كَانَ فِيْ عَقْلِهَا شَيْءٌ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ لِيْ اِلَيْكَ حَاجَةً مسلم مين انس رضه سے روايت ہی کہ حضرت نے فرمايا کہ ای فلانے کی ما دیکھہ اور چل جس گلی کو تيرا جی چاہے تا کہ مين تيرا کام کردون يہ حضرت نے اوس عورت سے فرمايا جسکی عقل مين کچھہ خلل تھا يعنی ديوانی تھی سو اوسنے کہا کہ يا رسول الله مجکو آپ سے کچھہ کام ہی **ف** ايک عورت تھی ديوانی حضرت پاس آئی کہ حضرت ميرا فلانا کام کر ديجيے حضرت کمال اخلاق سے اوسکی بھی خاطر شکنی نکرتے اور اوسکا کام کر ديتے

١٠٥٦ **ق** عَائِشَةُ يَا بَرِيْرَةُ هَلْ رَاَيْتِ مِنْهَا شَيْئًا يُرِيْبُكِ يَعْنِيْ عَائِشَةَ قَالَهُ حِيْنَ قَالَ فِيْهَا اَهْلُ الْاِفْكِ مَا قَالُوْا بخاری اور مسلم مين حضرت عايشہ رضہ سے روايت ہی کہ حضرت نے فرمايا کہ ای بريرہ کيا تونے عايشہ سے کچھہ ايسا ديکھا جس سے تجکو شک پڑی يہ حضرت نے اوسوقت فرمايا جب حضرت عايشہ کے حق مين تہمت کرنے والون نے کہا جو کہا **ف** تہمت کا قصہ اسی باب مين مفصل ہو چکا

١٠٥٧ **ق** عَائِشَةُ يَا بُنَيَّةُ اَلَا تُحِبِّيْنَ مَا اُحِبُّ قَالَهُ لِفَاطِمَةَ حِيْنَ بَعَثَهَا اَزْوَاجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِلَيْهِ يَنْشُدْنَهُ الْعَدْلَ فِيْ عَائِشَةَ بخاری اور مسلم مين حضرت عايشہ رضہ سے روايت ہی کہ حضرت نے فرمايا کہ ای بيٹی کيا تو نہ چاہيگی جو مين چاہتا ہون يہ حضرت نے حضرت فاطمہ رضی الله عنہا سے کہا جب اونکو حضرت کی بيبيون نے حضرت کے پاس بھيجا تھا عايشہ رضہ کے حق مين برابری چاہتين تھين **ف** دوسرے باب مين اسکا قصہ مفصل ہو چکا

١٠٥٨ **ق** عَائِشَةُ يَا عَائِشَةُ اَشَعَرْتِ اَنَّ اللّٰهَ اَفْتَانِيْ فِيْمَا اسْتَفْتَيْتُهُ فِيْهِ جَاءَنِيْ رَجُلَانِ فَقَعَدَ اَحَدُهُمَا عِنْدَ رَاْسِيْ وَالْاٰخَرُ عِنْدَ رِجْلَيَّ فَقَالَ الَّذِيْ عِنْدَ رَاْسِيْ لِلَّذِيْ عِنْدَ رِجْلَيَّ اَوِ الَّذِيْ عِنْدَ رِجْلَيَّ لِلَّذِيْ عِنْدَ رَاْسِيْ مَا وَجَعُ الرَّجُلِ قَالَ مَطْبُوْبٌ قَالَ مَنْ طَبَّهُ قَالَ لَبِيْدُ بْنُ الْاَعْصَمِ قَالَ فِيْ اَيِّ شَيْءٍ قَالَ فِيْ مُشْطٍ وَمُشَاطَةٍ وَجُفِّ طَلْعَةِ ذَكَرٍ قَالَ فَاَيْنَ هُوَ قَالَ فِيْ بِئْرِ ذِيْ اَرْوَانَ بخاری اور مسلم مين حضرت عايشہ رضہ سے روايت ہی کہ حضرت نے فرمايا کہ ای عايشہ کيا تونے جانا کہ خدا نے مجکو حکم کيا جسمين مينے اوس سے حکم چاہا يعنی ميری دعا قبول کی اور جادو کا حال بتلا ديا ميرے پاس دو مرد آئے سو ايک تو ميرے سر کے پاس بيٹھا اور دوسرا ميرے پير کے پاس سو کہا اوسنے جو ميرے سر پاس تھا اوس سے جو ميرے پير پاس تھا يا اوسنے کہا جو ميرے پير پاس تھا اوس سے کہ جو ميرے سر پاس تھا کيا درد ہی اس مرد کو يعنی حضرت کو اوسنے جواب مين کہا کہ اسپر جادو کا اثر ہی اوسنے کہا کسنے اسکو جادو کيا ہی دوسرے نے کہا کہ لبيد اعصم کے بيٹے نے کيا ہی اوسنے کہا کس چيز مين کيا ہی دوسرے نے کہا کہ کنگھی مين اور اون بالون مين جو کنگھی سے جھڑے اور نر چھوہارے کی بالی کے غلاف مين اوسنے کہا کہ يہ کہان کھا ہی دوسرے نے کہا ذی اروان کے کنوئين مين **ف** مصابيح مين حضرت عايشہ سے روايت ہی کہ ايکبار حضرت پر جادو ہوا خيال بندی کا کہ ناکردہ کام کو حضرت جانتے کہ مين کر چکا اور بخاری مين يون روايت ہی کہ حضرت بيبيون سے صحبت نہ کر سکتے تھے چنانچہ ايک روز حضرت ميرے پاس تھے اپنی صحت کی خدا سے دعا کی پھر يہ حديث فرمائی پھر حضرت چند اصحاب کے ساتھہ اوس کنوئين پر تشريف ليگئے اوسکو نکلاتے ہوئے حضرت کو صحت حاصل ہوئی مينے کہا يا حضرت اوس جادوگر يہودی کو سزا ديجيے اور شہر سے نکلوا ديجيے حضرت نے فرمايا کہ خدا نے مجکو تو شفا دی مين کس واسطے لوگون مين فتنہ انگيزی کرون اور شور غل مچاؤن حضرت پر جادو کا اثر کرنے کی يہ حکمت تھی کہ کافر حضرت کے معجزے ديکھکر حضرت کو جادوگر کہتے تھے اور مشہور يون ہی کہ جادوگر پر جادو اثر نہين کرتا تو جب حضرت پر جادو کا اثر ہوا تو اونکے نزديک بھی حضرت کو جادوگر کہنا درست نہوا

١٠٥٩ **ق** عَائِشَةُ يَا عَائِشَةُ الْاَمْرُ اَشَدُّ مِنْ اَنْ يَنْظُرَ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ يَعْنِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بخاری اور مسلم مين حضرت عايشہ رضہ سے روايت ہی کہ حضرت نے

فرمایا کہ اے عایشہ وہ حال نہایت سخت ہوگا کہاں فرصت ہوگی جو ایک دوسرے کو دیکھے یعنی قیامت کے دن **ف** مصابیح مین حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت مین لوگ ننگ بدن ننگے پانون اوٹھینگے مینے کہا یا رسول اللہ عورت اور مرد ایک دوسرے کو دیکھینگے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی سب اپنی اپنی مصیبت مین گرفتار ہونگے حواس کہان ٹھکانے ہونگے کہ کوئی کسیکو دیکھے

۱۰۶۰ **م** عَائِشَةُ يَا عَائِشَةُ لَا تَكُونِي فَاحِشَةً مسلم مین حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اے عایشہ تو زیادہ گو نہ بن **ف** اسکا قصہ ہو چکا کہ یہودیون نے حضرت کو زبان دراز کے بد دعا کی حضرت عایشہ رضہ نے اونکو اوسی طرح جواب دیا اور بڑھکے لعنت کی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی جتنا اونھون نے کہا اوس سے زیادہ کیون کہا

۱۰۶۱ **ق** عَائِشَةُ يَا عَائِشَةُ مَا أَزَالُ أَجِدُ أَلَمَ الطَّعَامِ الَّذِي أَكَلْتُ بِخَيْبَرَ فَهَذَا أَوَانُ وَجَدْتُ انْقِطَاعَ أَبْهَرِي مِنْ ذَلِكَ السَّمِّ بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اے عایشہ مین ہمیشہ اوس کھانے کی تکلیف پاتا ہون جو خیبر مین کھایا تھا سو یہ وقت تو اب وہ ہی کہ مجکو معلوم ہوتا ہی اپنی جان کی رگ ٹوٹنا اوسی زہر سے **ف** حضرت عایشہ سے روایت ہی کہ حضرت نے مرض الموت مین یہ حدیث فرمائی یعنی اوسی زہر کے اثر سے اب میرا انتقال ہی

۱۰۶۲ **خ** عَائِشَةُ يَا عَائِشَةُ مَا أَظُنُّ فُلَانًا وَفُلَانًا يَعْرِفَانِ دِينَنَا الَّذِي نَحْنُ عَلَيْهِ يَعْنِي رَجُلَيْنِ مِنَ الْمُنَافِقِينَ بخاری مین حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اے عایشہ میرے گمان مین نہین آتا کہ فلانا اور فلانا جانتے ہون اس دین کو جسپر ہم ہین یعنی دو مرد منافق **ف** حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہی کہ مین دو شخصون کا ذکر کرتی تھی کہ اتنے مین حضرت تشریف لائے پھر اون دونون کے حق مین یہ حدیث فرمائی یعنی نفاق کی نشانیان اون سے ظاہر ہوتی ہین غالب یہ کہ وہ اسلام کی حقیقت اگاہ نہین حضرت گمان کہا یقین نہین اسواسطے کہ دل کا حال خدا ہی خوب جانتا ہی

۱۰۶۳ **خ** عَائِشَةُ يَا عَائِشَةُ مَا كَانَ مَعَكُمْ لَهْوٌ فَإِنَّ الْأَنْصَارَ يُعْجِبُهُمُ اللَّهْوُ بخاری مین حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اے عایشہ تمہارے پاس کھیل نہ تھا اسواسطے کہ انصاریون کو کھیل خوش معلوم ہوتا ہی **ف** حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہی کہ مینے ایک عورت کی ایک انصاری مرد سے شادی کر دی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی کھیل فرمایا دف بجانے کو اور شعر گانے کو معلوم ہوا کہ نکاح مین دف بجانا اور گانا حلال ہی بشرطیکہ دف مین جھانج نہو اور راگ کا مضمون خلاف شرع نہو

۱۰۶۴ **م** عَائِشَةُ يَا عَائِشَةُ مَا لَكِ حَشْيَاءَ رَابِيَةً قَالَتْ قُلْتُ لَا شَيْءَ فَقَالَ لَتُخْبِرِنِي أَوْ لَيُخْبِرَنِّي اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي فَأَخْبَرْتُهُ قَالَ فَأَنْتِ السَّوَادُ الَّذِي رَأَيْتُ أَمَامِي قُلْتُ نَعَمْ فَلَهَدَنِي فِي صَدْرِي لَهْدَةً أَوْجَعَتْنِي ثُمَّ قَالَ أَظَنَنْتِ أَنْ يَحِيفَ اللَّهُ عَلَيْكِ وَرَسُولُهُ قَالَتْ مَهْمَا يَكْتُمِ النَّاسُ يَعْلَمْهُ اللَّهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَإِنَّ جِبْرِيلَ أَتَانِي حِينَ رَأَيْتِ فَنَادَانِي فَأَخْفَاهُ مِنْكِ فَأَجَبْتُهُ فَأَخْفَيْتُهُ مِنْكِ وَلَمْ يَكُنْ يَدْخُلُ عَلَيْكِ وَقَدْ وَضَعْتِ ثِيَابَكِ فَظَنَنْتُ أَنْ قَدْ رَقَدْتِ فَكَرِهْتُ أَنْ أُوقِظَكِ وَخَشِيتُ أَنْ تَسْتَوْحِشِي فَقَالَ إِنَّ رَبَّكَ يَأْمُرُكَ أَنْ تَأْتِيَ أَهْلَ الْبَقِيعِ فَتَسْتَغْفِرَ لَهُمْ مسلم مین حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اے عایشہ کیا تیرا حال ہی جو دم چڑھی اور ہانپتی ہی حضرت عایشہ نے کہا اس چیز سے یعنی کوئی سبب نہین میرے ہانپنے کا تو حضرت نے فرمایا کہ اسکا سبب بتلادے یا تو جو مجکو ظاہر باطن کا دانا خبردار بتلادیگا حضرت عایشہ رضہ نے کہا مینے کہا یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان پھر مینے حضرت کو سب حال بتلادیا حضرت نے فرمایا تو تو ہی تھی سیاہ سیاہ جسکو مینے اپنے آگے دیکھا مینے کہا کہ ہان تو حضرت نے مہربانی سے میری چھاتی مین ایسا دھکا مارا

در روایت نسخہ مشارق و مشکوۃ

کہ میرے درد ہونے لگا پھر حضرت نے فرمایا کہ کیا تو نے یہ گمان کیا کہ خدا اور رسول اوسکا تجھپر ظلم کریگا یعنی تیری باری کی رات کسی دوسری بی بی پاس مین جاتا
حضرت عائشہ رضہ نے کہا جس چیز کو لوگ چھپاتے ہین خدا اوسکو جانتا ہی حضرت نے فرمایا کہ ہان جانتا ہی حضرت نے فرمایا کہ البتہ جبرئیل میرے پاس
آیا تھا جب کہ تو نے دیکھا پھر اوسنے مجکو پکارا اور تجسے چھپایا سو مینے اوسکو جواب دیا اور تجسے مینے چھپایا اور جبرئیل کبھی تیرے پاس نہ آیا تھا
اور تو اپنے کپڑے اوتار چکی تھی اور میرے گمان مین آیا تھا کہ تو سو گئی سو مجکو برا لگا کہ تجکو جگاؤن اور ڈرا مین کہ تو گھبرا یگی سو جبرئیل نے
کہا کہ مقرر تیرا رب تجکو یہ حکم کرتا ہی کہ تو بقیع کے قبرستان والے مُردون پاس جا پھر اونکے واسطے مغفرت مانگ **ف** حضرت عائشہ سے روایت
کہ میری باری کی رات حضرت میرے پاس تشریف لائے اور اتنا لیٹے کہ حضرت کے گمان مین مین سو گئی پھر حضرت اوٹھے اور آہستہ اپنی چادر لی اور آہستہ
جوتا پہنا اور آہستہ دروازہ کھولا مجکو یہ شک آیا کہ شاید حضرت کسی اور بی بی پاس جاتے ہین سو مین بھی اپنی کرتی پہن اور اوڑھنی اوڑھ کے
حضرت کے پیچھے چلی یہان تک کہ حضرت قبرستان مین گئے اور بہت دیر تک وہان کھڑے رہے پھر حضرت نے تین بار ہاتھ اوٹھا کر دعا کی بعد اسکے حضرت
وہان سے پھرے تو مین بھی پھری حضرت جھپٹے مین بھی جھپٹی سو مین جلدی سے آگے آکر لیٹ رہی جب حضرت آئے تب یہ حدیث فرمائی بقیع مدینے کے قبرستان
کا نام ہی حضرت کے مکان سے نہایت متصل ہی کئی قدم کا فرق ہی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قبرستان مین جانا اور مُردون کے واسطے دعا کرنا
سنت ہی **ق** عَائِشَةُ يَا عَائِشَةُ مَا يُؤْمِنُنِي اَنْ يَكُوْنَ فِيْهِ عَذَابٌ قَدْ عُذِّبَ قَوْمٌ بِالرِّيْحِ وَقَدْ رَاٰى ۱۰۶۵
قَوْمٌ الْعَذَابَ فَقَالُوْا هٰذَا عَارِضٌ مُمْطِرُنَا **قَالَهُ** لَمَّا قَالَتْ لَهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَى النَّاسَ اِذَا رَاَوُا الْغَيْمَ
فَرِحُوْا رَجَاءَ اَنْ يَكُوْنَ فِيْهِ الْمَطَرُ وَاَرَاكَ اِذَا رَاَيْتَهُ عُرِفَتْ فِيْ وَجْهِكَ الْكَرَاهِيَةُ بخاری اور مسلم مین
حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا ای عائشہ کون چیز مجکو نڈر کرتی ہی شاید اس آندھی اور بدلی مین عذاب آلہی ہو مقرر ایک قوم
یعنی عاد پر عذاب ہو چکا آندھی سے اور البتہ قوم نے عذاب آلہی دیکھا تھا سو کہا تھا کہ یہ بدلی ہمارا پانی کی برسانے والی ہی حضرت نے اوسوقت فرمایا جب
کہ حضرت عائشہ نے کہا تھا یا رسول اللہ مین دیکھتی ہون لوگون کو جب بدلی دیکھتے ہین تو خوش ہوتے ہین اس امید سے کہ اسمین مینہہ ہوگا اور مین
آپ کو دیکھتی ہون کہ جب آپ بدلی دیکھتے ہین تو آپ کے چہرے پر کراہیت اور گھبراہت معلوم ہوتی ہی **ف** حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہی
کہ مینے حضرت کو کبھی اس طرح ہنستے نہین دیکھا کہ حضرت کا خوب مونہہ کھل جاوے مگر مسکراتے تھے اور جب آندھی اور بدلی آتی تو گھبراتے اور دعاے خیر
کرتے خوف سے کبھی اوٹھتے کبھی بیٹھتے یہی حالت حضرت کی رہتی جب تک پانی نہ برستا تو مینے اسکا سبب پوچھا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی
بیخوف ہونے کا کیا مقام ہی آخر عاد کی قوم اسی طرح ہوا ہی سے برباد ہوئی قول مشہور کا کہ نزدیکانرا بیش بود حیرانی اس حدیث سے خوب مطلب حل ہوا
بندگی اسیکا نام ہی کہ بندہ اپنے مالک سے ذری ذری بات مین لرزتا رہے **م** عَائِشَةُ يَا عَائِشَةُ مَتٰى دَخَلَ هٰذَا الْكَلْبُ هٰهُنَا ۱۰۶۶
مسلم مین حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا ای عائشہ یہ کتا اس مکان مین کب گھس آیا تھا **ف** اسکا قصہ ہو چکا کہ
حضرت جبرئیل نے حضرت پاس آنے کا وعدہ کیا تھا سو حضرت کے گھر مین کتا گھس آیا تھا اس سبب سے اونکے آنے مین دیر ہوئی تھی جب حضرت
کو حال معلوم ہوا تب حدیث فرمائی **م** اَبُوْ هُرَيْرَةَ يَا عَائِشَةُ نَاوِلِيْنِي الثَّوْبَ وَفِيْ رِوَايَةٍ الْخُمْرَةَ فَقَالَتْ ۱۰۶۷
اِنِّيْ حَائِضٌ فَقَالَ اِنَّ حَيْضَتَكِ لَيْسَتْ فِيْ يَدِكِ مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای عائشہ مجکو کپڑا
اوٹھادے اور دوسری روایت مین ہی کہ جانماز اوٹھادے سو حضرت عائشہ نے کہا کہ مجکو حیض کے دن ہین تو حضرت نے فرمایا کہ البتہ تیرا حیض تو
تیرے ہاتھ مین نہین **ف** یعنی حائضہ عورت کو چیز چھونا درست ہی اس واسطے کہ اوسکے ہاتھ مین تو نجاست نہین لگی

۱۰۶۸ ق عَائِشَةُ يَا عَائِشَةُ وَاللّٰهِ لَكَانَ مَاءَهَا نُقَاعَةُ الْحِنَّاءِ وَلَكَانَ نَخْلَهَا رُؤُسُ الشَّيَاطِيْنِ يَعْنِيْ بِئْرَ ذِيْ اَرْوَانَ بخاری و مسلم مین عایشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای عایشہ خدا کی قسم اوس کنوئین کا پانی جیسے مہندی کا بھگویا پانی اور اوسکے چھوہارے کے درخت جیسے شیطانونکے سر یعنی ذی روان کنوئین کے ف حضرت پر جادو کرنیکا قصہ قریب گذرا اوس کنوئین کی وحشت و ویرانی کا حال حضرت نے بیان کیا

۱۰۶۹ ق عَائِشَةُ يَا عَائِشَةُ هٰذَا جِبْرَئِيْلُ يَقْرَئُكِ السَّلَامَ بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا ای عایشہ یہ جبرئیل ہین تجکو سلام کرتے ہین ف پورا قصہ حضرت عایشہ رضہ سے یون روایت ہی کہ مینے کہا وعلیہ السلام و رحمۃ اللہ یعنی جبرئیل کو سلام اور خدا کی رحمت یا رسول اللہ جو آپ دیکھتے ہین وہ مین نہین دیکھتی اس حدیث سے بڑی فضیلت حضرت عایشہ رضہ کی ثابت ہوئی اور معلوم ہوا کہ ایک کی طرف سے دوسرے کو سلام پونہچانا مستحب ہی اور سلام کا جواب زیادہ کرکے دینا افضل ہی جیسے عایشہ نے رحمۃ اللہ کی لفظ زیادہ کی

۱۰۷۰ م عَائِشَةُ يَا عَائِشَةُ هَلُمِّيْ الْمُدْيَةَ مسلم مین حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا ای عایش چھری دے ف عایش اختصار ہی عایشہ کا مصابیح مین روایت ہی کہ سینگدار سیاہ مینڈھے کو حضرت نے قربانی کے واسطے منگوایا اور مجسے چھری مانگی پھر فرمایا کہ پتھر سے تیز کردے پھر حضرت نے چھری کو پکڑا اور مینڈھے کو بچھاڑ کے بسم اللہ کہکر ذبح کیا پھر فرمایا الٰہی قبول کر محمد سے اور محمد کے گھروالون سے اور محمد کی امت سے

۱۰۷۱ م عَائِشَةُ يَا فَاطِمَةُ بِنْتَ مُحَمَّدٍ يَا صَفِيَّةُ بِنْتَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ يَا بَنِيْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ لَا اَمْلِكُ لَكُمْ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا سَلُوْنِيْ مِنْ مَالِيْ مَا شِئْتُمْ مسلم مین حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای فاطمہ محمد کی بیٹی ای صفیہ عبد المطلب کی بیٹی ای عبد المطلب کی اولاد مین مالک نہین تمہاری بہتری کا خدا سے کسی چیز کا میرے مال سے مانگ لو جو تمہارا جی چاہے ف جب آیت اتری کہ ای پیغمبر اپنی برادری والونکو عذاب الٰہی سے ڈرا دے تب حضرت نے اپنی بیٹی اور پھوپھی اور دادا کی اولاد سے یہ حدیث فرمائی یعنی دنیا مین اپنے مال دینے مین مجکو اختیار ہی آخرت کا مین مالک و مختار نہین ہون ایمان و نیک عمل کے میری قرابت پر نہ بھولیو

۱۰۷۲ ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ يَا نِسَاءَ الْمُؤْمِنَاتِ لَا تَحْقِرَنَّ اِحْدٰكُنَّ لِجَارَتِهَا وَلَوْ كُرَاعَ شَاةٍ مُحْرَقٍ هٰكَذَا ذَكَرَهُ الْاُقْلِيْشِيُّ وَالرِّوَايَةُ يَا نِسَاءَ الْمُسْلِمَاتِ لَا تَحْقِرَنَّ جَارَةٌ لِجَارَتِهَا وَلَوْ فِرْسِنَ شَاةٍ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای ایماندار عورتو تم مین کوئی عورت اپنی ہمسائی عورت کے تحفے کو ناچیز اور ذلیل نجانے اور اگرچہ تحفہ بکری کے پانون کی جلی تلی ہو اسی طرح اقلیشی نے ذکر کیا ہی اور مشہور روایت یون ہی کہ ای مسلمان عورتو ناچیز جانے ہمسائی دوسری ہمسائی کے تحفے کو اگرچہ تحفہ بکری کا کھر یا کھر کے درمیان کا گوشت ہو ف یعنی ہمسایہ اور پڑوسیونکو آپس مین محبت اور الفت چاہیے تو اسمین تحفہ دینے لینے سے محبت زیادہ ہوتی ہی تھوڑے بہت کا دھیان اور خیال نچاہیے کرنا عورتونکو خاص کرکے اس واسطے فرمایا کہ انکو تحمل نہین ہوتا کم چیز کو پھیر دیتی ہین حقیر جانکر اور اوسکو فضیحت کرتی ہین تو محبت کہان اور عداوت پیدا ہی

اَلْبَابُ السَّادِسُ

۱۰۷۳ تمہیں باب مین بہت قسم کی حدیثین ہین اول قسم وے ہین جنکے سرے پر لیس آیا ہی خ عَائِشَةُ لَيْسَ اَحَدٌ يُحَاسَبُ اِلَّا هَلَكَ بخاری مین حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی ایسا نہین کہ جسکا حساب ہو مگر وہ برباد ہو جاویگا ف قیامت مین دو طرح کا حساب ہوگا ایک تو یہ کہ صرف نامۂ اعمال دکھلائے جاوینگے اوس مین کچھ گفتگو نہو گی یہ حساب ہی ایماندارون کا اور دوسری طرح یہ کہ اوس مین ہر ایک بات مین جھگڑا ہوگا یہ کافرونکا حساب ہی کہ اوسکا انجام دوزخ ہی

۱۰۷۴ ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَيْسَ الشَّدِيْدُ

بالصُّرَعَةِ اِنَّمَا الشَّدِيْدُ الَّذِيْ يَمْلِكُ نَفْسَهٗ عِنْدَ الْغَضَبِ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ پہلوان وہ نہین کہ جو لوگونکو پچھاڑے حقیقت مین پہلوان تو وہ ہی جو غصے کے وقت اپنی جان پر قابو رکھے یعنی باوجود غصے کے ایسی بیجا حرکت
نکرے کہ آخر کو پچھتاوے ق اَبُوْهُرَيْرَةَ لَيْسَ الْغِنٰى عَنْ كَثْرَةِ الْعَرَضِ اِنَّمَا الْغِنٰى غِنَى النَّفْسِ بخاری اور مسلم مین 1075
ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین ہی بے پروائی اسباب دنیا کی زیادتی سے بے پروائی تو حقیقت مین دل کی بے پروائی ہی ف
یعنی غنی اور توانگر اوسکا نام نہین جسکے پاس دنیا کی دولت اور اسباب زیادہ ہو اسواسطے کہ جتنا اسباب زیادہ اوتنی احتیاج زیادہ مصرع
آنانکہ غنی ترانداحتاج ترانند* تو حقیقت مین غنی اونکے بے پروا قناعت والا ہی جسکا دل غنی ہی اسواسطے کہ جب دل سے دنیا کی محبت گئی تو
کچھ حاجت نرہی کہ توانگری ہل سکے بمال ق اَبُوْهُرَيْرَةَ لَيْسَ الْمِسْكِيْنُ الَّذِيْ تَرُدُّهُ التَّمْرَةُ وَالتَّمْرَتَانِ وَلَا اللُّقْمَةُ 1076
وَلَا اللُّقْمَتَانِ اِنَّمَا الْمِسْكِيْنُ الَّذِيْ يَتَعَفَّفُ اقْرَءُوْا اِنْ شِئْتُمْ لَا يَسْئَلُوْنَ النَّاسَ اِلْحَافًا بخاری
اور مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بیچارہ محتاج وہ نہین جسکو ایک چھوہارا اور دو چھوہارے اور ایک لقمہ اور دو لقمے کی طمع دربدر
پھراوے حقیقت مین بیچارہ محتاج تو وہ ہی جو حرام اور سوال سے رکا رہتا ہی اگر تم چاہو تو اس مطلب کو قرآن سے پڑھ لو کہ لا یسئلون یعنی کہ وے لوگ
ہین کہ باوجود محتاجی کے لوگون سے نہین سوال کرتے چمٹ کر بدون لیے پیچھا نہ چھوڑین ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو محتاج لوگ سوال
نہین کرتے اونکے دینے مین زیادہ تر ثواب ہی گدائی فقیرون سے اور اونکا حق مقدم ہی انکے حق سے اسواسطے کہ انھون نے گدائی کو اپنا پیشہ مقرر
کرلیا ہی اگر ایک مقام پر نہ پاوینگے تو دوسرے مقام سے مانگ لاوینگے اور وے بیچارے بے زبان ہین خواہ دنیا کی غیرت سے خواہ توکل اور قناعت سے
خ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو لَيْسَ الْوَاصِلُ بِالْمُكَافِئِ وَلٰكِنَّ الْوَاصِلَ الَّذِيْ اِذَا قُطِعَتْ رَحِمُهٗ وَصَلَهَا بخاری مین 1077
عبداللہ بن عمرو رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ برادری کا حق ادا کرنے والا وہ شخص نہین جو احسان کے عوض احسان کرے ولیکن برادری کا
حق ادا کرنے والا وہ ہی کہ جب کوئی اوس سے حق برادری کو توڑے تو وہ اوسکو جوڑے ف یعنی جو اپنے بھائی بندون کے جور اور ظلم کے مقابلے
مین اونسے احسان کرے اوسنے برادری کا حق ادا کیا اور بھائی کے ساتھ احسان کے بدلے احسان کرنا دین مین کچھ عمدہ بات نہین کافر بھی
ایسا کرتے ہین ق اَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ لَيْسَ بِاَحَقَّ بِيْ مِنْكُمْ وَلَهٗ وَلِاَصْحَابِهٖ هِجْرَةٌ وَّاحِدَةٌ وَّلَكُمْ اَنْتُمْ 1078
اَهْلَ السَّفِيْنَةِ هِجْرَتَانِ يَعْنِيْ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَكَانَ قَالَ لِاَسْمَاءَ حِيْنَ قَدِمَتْ مِنَ الْحَبَشَةِ
سَبَقْنَاكُمْ بِالْهِجْرَةِ فَنَحْنُ اَحَقُّ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ مِنْكُمْ بخاری اور مسلم مین اسماء بنت عمیس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ عمر میرا
حقدار نہین تمسے زیادہ اور اوسکو اور اوسکے ساتھ والون کو ایک ہجرت کا ثواب ہی اور تمکو ای جہاز والو دو ہجرتون کا ثواب ہی یعنی
عمر فاروق نے اسماء سے کہا تھا جب وے حبش سے آئین کہ ہمنے تمسے پہلے ہجرت کی سو ہم حضرت کے زیادہ حقدار ہین تمہاری نسبت ف ابتداء
اسلام مین جعفر طیار نے مع چند صحابہ کے حبش کے ملک مین ہجرت کی پھر جب حضرت اور باقی اصحاب نے مدینے مین ہجرت کرکے آئے اور خیبر فتح ہوا
تو جعفر طیار وغیرہ حبش سے مدینے مین ہجرت کر آئے تب عمر فاروق نے اسماء سے جو جعفر کے اوسوقت نکاح مین تھین اور حبش سے آئین تھین کہا کہ
ای اسماء ہم حضرت کے زیادہ تر حقدار ہین کہ ہمنے ہجرت مین سبقت کی اور تم لوگ پیچھے آئے اسماء نے کہا کہ ای عمر ہم دور ملک مین گئے تھے ہمکو
ہر طرح کی تکلیف ہوئی اور تم قریب ملک مین آئے جہان کھانے پینے کی کچھ تکلیف نہین پھر اسماء نے یہ گفتگو حضرت سے بیان کی تب حضرت نے
یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ جتنی خدا کی راہ مین تکلیف زیادہ اوتنا ہی اجر زیادہ مہاجرین حبش کو جہاز والا اسواسطے فرمایا کہ اونکا

۱۰۷۹ حبش مین جانا اور آنا جہاز پر سے ہوا تھا ق عُثمانُ لَیسَ بِکَذّابٍ مَن اَصلَحَ بَینَ اثنَینِ فَقَالَ خَیراً اَو نَمیٰ خَیراً بخاری او رسلم مین حضرت عثمان رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ وہ شخص جھوٹھا نہین جو ملاپ کرا دیوے دو مین تو کہے نیک بات یا اپنی طرف سے جوڑے نیک بات ملاپ کے واسطے ف یعنی ہر چند جھوٹھ حرام ہی لیکن نیت اصلاح کے درست ہی کہ دروغ مصلحت آمیز بازراستی فتنہ انگیز خ

۱۰۸۰ اَلصَّعبُ بنُ جَثّامَةَ لَیسَ بِنَا رَدٌّ عَلَیکَ وَ لٰکِنّا حُرُمٌ بخاری مین صعب بن جثامہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہماری طرف سے تجکو پھیر دینا نہین و لیکن ہم تو احرام باندھے ہین ف یہ قصہ ہو چکا کہ حضرت احرام باندھے حج کو جاتے تھے راہ مین صعب نے گورخر کا شکار کیا تھا حضرت کو تحفہ دیا حضرت نے نہ لیا صعب کا دل تھوڑا ہو گیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اگر ہم احرام باندھے ہوتے تو تیرا تحفہ قبول کرتے

۱۰۸۱ ھ اَبُوهُرَیرَةَ لَیسَتِ السَّنَةُ بِاَن لَا تُمطَرُوا وَلٰکِنَّ السَّنَةَ اَن تُمطَرُوا وَ تُمطَرُوا وَلَا تُنبِتُ الاَرضُ شَیئاً مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قحط وہی نہین کہ تمھارے واسطے مینھ نہ برسایا جاوے و لیکن قحط وہ ہی کہ جسمین بارش ہو اور بارش ہو اور زمین کچھ نہ اوگاوے ف یعنی سخت قحط وہ ہی کہ مینھ برسے اور مین سے کچھ نہ اوگے کہ اسمین بالکل امید قطع ہی اور غضب آلہی صاف کھلا ہی ق

۱۰۸۲ اَبُوهُرَیرَةَ لَیسَ عَلَی المُسلِمِ فِی عَبدِهٖ وَلَا فَرَسِهٖ صَدَقَةٌ بخاری و مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ مسلمان کے غلام اور گھوڑے پر زکوۃ نہین ف یعنی خدمتی غلام اور گھوڑے پر زکوۃ نہین اور اگر غلام اور گھوڑے سوداگری کے ہون تو اونپر زکوۃ ہی م

۱۰۸۳ جابِرٌ لَیسَ فِیمَا دُونَ خَمسِ اَوَاقٍ مِّنَ الوَرِقِ صَدَقَةٌ وَّلَیسَ فِیمَا دُونَ خَمسِ ذَودٍ مِّنَ الاِبِلِ صَدَقَةٌ وَّلَیسَ فِیمَا دُونَ خَمسَةِ اَوسُقٍ مِّنَ التَّمرِ صَدَقَةٌ مسلم مین جابر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین پانچ اوقیہ سے کم چاندی مین زکوۃ اور نہین پانچ اونٹون سے کم مین زکوۃ اور نہین پانچ وسق سے کم چھوہارے مین زکوۃ ف اوقیہ چالیس درم کا ہوتا ہی تو پانچ اوقیہ کے دو سو درم ہوے جو تولے کے حساب سے ساڑھے باون تولے ہین اور وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہی تخمینا پانچ من پختہ ہوے حدیث مین نصاب کا بیان ہی کہ اس سے کم مین زکوۃ نہین امام شافعی و ابو یوسف و محمد کے نزدیک اناج اور میوہ جب تک پانچ من نہو اوس مین زکوۃ نہین اور یہی حدیث ونکی دلیل ہی اور امام اعظم کے نزدیک اناج اور میوے مین کچھ مقدار نہین تھوڑے اور بہت سب مین زکوۃ ہی یعنی دسوان حصہ ق

۱۰۸۴ عَایِشَةُ لَیسَ کَذٰلِکَ وَلٰکِنَّ المُؤمِنَ اِذَا بُشِّرَ بِرَحمَةِ اللهِ وَرِضوَانِهٖ وَجَنَّتِهٖ اَحَبَّ لِقَآءَ اللهِ وَاَحَبَّ اللهُ لِقَآءَهٗ وَاِنَّ الکَافِرَ اِذَا بُشِّرَ بِعَذَابِ اللهِ وَسَخَطِهٖ کَرِهَ لِقَآءَ اللهِ وَکَرِهَ اللهُ لِقَآءَهٗ قَالَهٗ لَهَا حِینَ قَالَت کُلُّنَا یَکرَهُ المَوتَ بخاری او رسلم مین حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ یون نہین لیکن ایماندار کو جب اوسکی رحمت اور رضامندی اور بہشت کی خوشی سنائی جاتی ہی یعنی مرتے وقت تو وہ خدا سے ملنے کو دوست رکھتا ہی اور خدا اوسکے ملنے کو دوست رکھتا ہی اور البتہ کافر کو جب مرتے وقت عذاب آلہی اور اوسکے غصے کی خبر سنائی جاتی ہی تو وہ خدا سے ملنے کو یعنی موت کو برا جانتا ہی تو خدا بھی اوسکے ملنے کو برا جانتا ہی حضرت نے حضرت عایشہ رضہ سے فرمایا جب حضرت عایشہ رضہ نے پوچھا تھا کہ یا حضرت ہم سب موت کو برا جانتے ہین ف یعنی زندگی مین موت کا برا جاننا معتبر نہین مرتے وقت کا اعتبار ہی کہ ایماندار رحمت آلہی کی بشارت سے خوشی سے مرتا ہی اور کافر عذاب کے ڈر سے گھبراتا ہی اور موت کو برا جانتا ہی د

۱۰۸۵ فَاطِمَةُ بِنتُ قَیسٍ لَیسَ لَکِ عَلَیهِ نَفَقَةٌ قَالَهٗ لَهَا لَمَّا طَلَّقَهَا زَوجُهَا اَبُو عَمرِو بنُ حَفصٍ اَلبَتَّةَ مسلم مین فاطمہ بنت قیس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تیرا خرچ اوسپر واجب نہین یہ حضرت نے فاطمہ بنت قیس سے

فرمایا جب کہ اوسکے خاوند ابو عمرو بن حفص نے اوسکو طلاق بائن ہی تھی **ف** طلاق دو قسم ہی رجعی اور بائن طلاق رجعی مین عدت کے
اندر جورو کا خرچ خاوند پر واجب ہی سب علما کے نزدیک اور طلاق بائن مین عدت کے اندر خاوند پر خرچ دینا امام شافعی کے نزدیک
واجب نہین بموجب اس حدیث کے اور اگر حمل ہو تو واجب ہی اور امام اعظم کے نزدیک طلاق بائن مین خاوند پر خرچ واجب ہی خواہ حمل ہو خواہ نہو
اور یہ حدیث مخالف امام اعظم کے مذہب کی نہین اسواسطے کہ فاطمہ کا خاوند سفر مین تھا اوسنے اپنے وکیل کی معرفت جو بھیجے تھے فاطمہ نے
جو نہ لیے اور اوسکی نالش حضرت سے کی تب حضرت نے فرمایا کہ وکیل پر تیرا خرچ واجب نہین جو تکرار کرتی ہی اور یہ مطلب نہین کہ خاوند پر واجب نہین

1086 **ق** جابرؓ لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الصِّيَامُ فِي السَّفَرِ بخاری اور مسلم مین جابر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سفر مین روزہ رکھنا
کچھ نیک کام نہین **ف** حضرت سفر مین تھے ایک شخص کو دیکھا کہ غش مین پڑا ہی اور لوگون نے اوسپر سایہ کیا ہی حضرت نے پوچھا کہ اسکو کیا ہوا
لوگون نے کہا کہ یہ شخص روزہ دار ہی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی جب ایسی تکلیف ہو تو سفر مین روزہ رکھنا خواہ مخواہ ضرور نہین سب علما کا یہی
1087 مذہب ہی کہ سفر مین روزہ رکھنا او نہ رکھنا دونون درست ہی لیکن اگر طاقت ہو اور حضرت کسی طرح نہو تو روزہ رکھنا ہی افضل ہی **ق** ابو موسیٰ
لَيْسَ مِنَّا مَنْ حَلَقَ وَلَا خَرَقَ وَلَا سَلَقَ بخاری اور مسلم مین ابو موسیٰ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ وہ شخص ہم لوگون سے نہین
جو غم اور مصیبت مین سر کے بال مونڈاوے اور کپڑے پھاڑے اور مونہہ کھسوٹے اور چلاوے **ف** کفر کی رسم تھی کہ جب کوئی مرجاتا تو اوسکے
غم مین یہ کام کرتے جس طرح ہندون مین بال منڈانے کی رسم ہی اسواسطے حضرت نے منع فرمایا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مصیبت
یا محرم مین جیسے عوام کی عادت ہی پیٹنا اور چلا کر رونا حرام ہی اور ایسے لوگ حضرت کے طریق پر نہین اس واسطے کہ مصیبت مین صبر
1088 لازم ہی اور اس قسم کے کام مخالف صبر کے ہین **ق** انسؓ لَيْسَ مِنْ بَلَدٍ إِلَّا سَيَطَؤُهُ الدَّجَّالُ إِلَّا مَكَّةَ وَ
الْمَدِيْنَةَ لَيْسَ نَقْبٌ مِنْ أَنْقَابِهَا إِلَّا عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ صَافِّيْنَ يَحْرُسُوْنَهَا فَيَنْزِلُ السَّبْخَةَ ثُمَّ
تَرْجُفُ الْمَدِيْنَةُ بِأَهْلِهَا ثَلٰثَ رَجَفَاتٍ فَيَخْرُجُ إِلَيْهِ كُلُّ كَافِرٍ وَّمُنَافِقٍ بخاری اور مسلم مین انس رضہ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کوئی ایسا شہر نہین جسکو دجال نہ روندیگا یعنی سب جگہہ اوسکا عمل دخل ہوگا سواے مکے اور مدینے کے
مدینے کے دروازون سے کوئی دروازہ ایسا نہوگا جسپر فرشتے قطار باندھے رکھوالی نکرتے ہونگے سو دجال اوتریگا مدینے کے قریب
شورہ زار یعنی اوسر زمین مین پھر کانپیگا مدینہ اپنے سب لوگون کے ساتھہ تین بار تو نکل جاوینگے دجال کی طرف سب کافر اور منافق
1089 **ق** ابو ذرؓ لَيْسَ مِنْ رَجُلٍ ادَّعٰى لِغَيْرِ أَبِيْهِ وَهُوَ يَعْلَمُهُ إِلَّا كَفَرَ وَمَنِ ادَّعٰى مَا لَيْسَ لَهُ فَلَيْسَ
مِنَّا وَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ وَمَنْ دَعَا رَجُلًا بِالْكُفْرِ أَوْ قَالَ عَدُوُّ اللّٰهِ وَلَيْسَ كَذٰلِكَ إِلَّا حَارَ عَلَيْهِ
كَذَا قَالَ مُسْلِمٌ وَقَالَ الْبُخَارِيُّ لَا يَرْمِيْ رَجُلٌ رَجُلًا بِالْفُسُوْقِ وَلَا يَرْمِيْهِ بِالْكُفْرِ إِلَّا ارْتَدَّتْ
عَلَيْهِ إِنْ لَّمْ يَكُنْ صَاحِبُهُ كَذٰلِكَ بخاری اور مسلم مین ابو ذر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی ایسا مرد نہین جو
اپنا باپ چھوڑ غیر کو باپ بناوے جان بوجھکر مگر کہ وہ کافر ہوگیا اگر اسکو حلال جانے اور نہین تو اوسنے کفران نعمت کیا اور جو شخص دعوی
ملکیت کا کرے جو اوسکا نہین وہ ہماری راہ پر نہین اور چاہیے کہ اپنا ٹھکانا دوزخ کو ٹھہراوے اور جو پکارے کسی مرد کو کافر کہہ کے یا اوسکو
خدا کا دشمن کہے اور حالانکہ وہ ایسا نہین ہی تو کہنے والے پر پلٹ پڑیگا مسلم نے اسی طرح روایت کی اور بخاری نے یون روایت کی ہی کہ نہ عیب لگاویگا
ایک مرد دوسرے مرد کو گناہ کا یا کفر کا مگر کہنے والے پر پلٹ پڑیگا اگر وہ شخص گناہگار اور کافر نہوگا **ف** معلوم ہوا کہ اپنا نسب چھپا کر

دوسرا نسب ظاہر کرنا اور بیگانی چیز کو اپنی کہنا اور مسلمان کو کافر یا نیک کو فاسق کہنا ایسا گناہ کبیرہ ہی جسمین کفر کا خوف ہی اور اگر
کوئی صریح کفر کی بات دیکھکر کسیکو کوئی کافر کہے تو درست ہی لیکن پھر بھی احتیاط ضرور ہی کہ مبادا اپنے اوپر نہ پلٹ پڑے

۱۰۹۰ ق ابن مسعود لَيْسَ مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الْخُدُودَ وَشَقَّ الْجُيُوبَ وَدَعَا بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ وَفِي رِوَايَةٍ
أَوْ أَوْ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن مسعود رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہماری راہ پر نہین جو مصیبت مین مونہہ کو کوٹے اور گریبان کو
پھاڑے اور کفر کے بول بولے اور دوسری روایت مین یون ہی کہ جو ان تین کامون سے ایک کام بھی کرے وہ ہمارے طور پر نہین **ف** کفر کے بول
یعنی واویلا واصیبتا کہنا یا یون کہنا کہ ہاے یہ کیا غضب ہوا یہ کیا ظلم اور ستم ہمپر ہوا یا میت کی بڑائیان ذکر کرکے چلا کر رونا پیٹنا سنت
یہ ہی کہ مصیبت مین صبر کرے اور انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھے کفر کی باتین نکرے خواہ اپنی مصیبت ہو خواہ امام اور پیغمبر کی لیکن
دل مین غم کرنا اور آنکھہ سے آنسو نکلنا منع نہین

۱۰۹۱ خ ابو ہریرۃ لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يَتَغَنَّ بِالْقُرْآنِ بخاری مین ابو ہریرہ رضہ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ وہ ہمارے طور پر نہین جو قرآن کو سمجھہ بوجھہ کے دنیا سے اور شعر سخن سے بے پروا نہو جاوے یا یہ مطلب کہ جو قرآن کو
خوش آوازی سے نہ پڑھے اور مد اور شد کی رعایت نکرے وہ ہماری سنت پر نہین **ف** عرب کا دستور تھا کہ مجلسون مین اور سیر سفر مین
شعر خوانی کیا کرتے تھے سو فرمایا کہ قرآن کے ہوتے کسی کلام کی کچھہ حاجت نہین کہ ایسی فصاحت اور بلاغت بشر سے ممکن نہین اور اگر قرآن کا
مطلب بوجھے تو دنیا کی حرص بالکل دور ہوتی ہی کسی کتاب مین ایسی نصیحت اور پند نہین تو با وجود قرآن کے جو شخص کہ اور شعر سخن سے دل لگاوے یا دنیا سے
اوسکا دل سرد نہو وہ حقیقت مین حضرت کی راہ سے بے نصیب ہا اور دوسرا مطلب حدیث کا یہ کہ خوش آوازی سے قرآن پڑھنا سنت ہی
بشرطیکہ حرف کم زیادہ نہو اور راگ راگنی کو دخل نہے کہ اسمین قرآن کی عظمت اور جلال مین خلل پڑتا ہی

۱۰۹۲ ق ابن مسعود لَيْسَ
مِنْ نَفْسٍ تُقْتَلُ ظُلْمًا إِلَّا كَانَ عَلَى ابْنِ آدَمَ الْأَوَّلِ كِفْلٌ مِنْ دَمِهَا لِأَنَّهُ سَنَّ الْقَتْلَ أَوَّلًا وَفِي رِوَايَةٍ
لِأَنَّهُ كَانَ أَوَّلَ مَنْ سَنَّ الْقَتْلَ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن مسعود رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی ایسی جان نہین جو ظلم سے قتل ہو
مگر آدم کے پہلے بیٹے یعنی قابیل پر اوسکے خون کا حصہ پڑتا ہی یعنی وہ بھی گناہ مین شریک ہوتا ہی اسواسطے کہ اوسنے خون کرنے کی راہ نکالی اور
دوسری روایت یون ہی کہ اوسپر گناہ اسواسطے ہوتا ہی کہ اوسنے اول اول قتل کی راہ نکالی **ف** حضرت آدم کے بیٹے قابیل نے اپنے
بھائی ہابیل کو ناحق مار ڈالا تھا خونریزی کی رسم اول اوسی سے نکلی تو جتنے عالم مین قیامت تک خون ہونگے سب کا گناہ اوسپر ضرور ہوگا
اسی طرح جو شخص کہ بد رسم خلاف شرع کا نکالیگا اوسکے کرنے والون کا بار اوسکی گردن پر بھی وبال پڑیگا

۱۰۹۳ ق ابن مسعود لَيْسَ
هُوَ كَمَا تَظُنُّونَ إِنَّمَا هُوَ كَمَا قَالَ لُقْمَانُ لِابْنِهِ يَا بُنَيَّ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ قَالَهُ
لَمَّا نَزَلَتْ اَلَّذِيْنَ آمَنُوْا وَلَمْ يَلْبِسُوْا إِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ فَشَقَّ ذٰلِكَ عَلٰى أَصْحَابِهِ وَقَالُوْا أَيُّنَا لَمْ يَظْلِمْ نَفْسَهُ
بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن مسعود رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا اوسکا مطلب یہ نہین جیسا تمنے گمان کیا وہ مطلب تو یون ہی جیسا
لقمان نے اپنے بیٹے سے کہا کہ ای بیٹا اللہ کا شریک ٹھہرانا مقرر شرک کرنا بڑا ظلم ہی یہ حضرت نے اوسوقت فرمایا جب یہ آیت اوتری کہ جو لوگ
ایمان لائے اور اپنے ایمان مین ظلم کو نہ ملایا اونکو قیامت مین امان ہی تو یہ بات حضرت کے اصحاب پر بہت بھاری پڑی اور اونھون نے
کہا کہ ہم لوگون مین کون ایسا ہی جو اپنی جان پر کچھہ ظلم اور گناہ نہین کرتا **ف** ظلم بیجا کام کا نام ہی کفر بھی بیجا کام ہی تو اصحاب ظلم
کے معنی عام سمجھے تھے اسواسطے گھبرائے تھے کہ آدمی اگر کفر اور گناہ کبیرہ سے بچے تو ہر ایک صغیرہ گناہ سے نہین بچ سکتا حضرت نے فرمایا کہ اوس آیت مین

علامت مراد شرک ہے گناہ مراد نہیں جیسے گمان ہوتا ہے تو معلوم ہوا کہ قرآن اور حدیث میں بعضی جگہ لفظ تو عام ہوتی ہے اور معنی خاص مراد ہوتے ہیں بشرطیکہ دلیل اور قرینہ بھی موجود ہو

فصل فی نعم وبئس

اس فصل میں وہ حدیثیں ہیں جن پر نعم اور بئس کی لفظ ہے ۱۰۹۴ م جابر نعم الادام الخل مسلم میں جابر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اچھا سالن سرکہ ہے ف مصابیح میں روایت ہے کہ حضرت نے ایکبار گھر میں روٹی کے ساتھ کھانے کو سالن مانگا لوگوں نے کہا اور کچھ موجود نہیں سرکہ حاضر ہے حضرت نے اوسکو مانگا پھر حضرت اوسکو کھاتے جاتے تھے اور یہ فرماتے تھے کہ سرکہ کیا اچھا سالن ہے سرکہ کی تعریف دو سبب سے فرمائی اول یہ کہ سرکہ کم خرچ چیز ہے اوسکے واسطے زیادہ سامان درکار نہیں ایکبار بنا لینا مدت کو کفایت کرتا ہے تو قناعت والے کے حق میں خوب چیز ہے اور دوسرے یہ کہ بلغم کے سبب سے اکثر بیماریاں ہوتی ہیں اور سرکہ بلغم کو کاٹ کر دور کرتا ہے

۱۰۹۵ ق حفصة نعم الرجل عبد الله لو كان يصلي من الليل بخاری اور مسلم میں حضرت حفصہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ عبد اللہ اچھا مرد ہے اگر رات کو تہجد کی نماز بھی پڑھتا ف عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہے کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ مجکو دو فرشتے دوزخ پر پکڑ لیگئے میں نے دوزخ دیکھکر کہا کہ خدا کی پناہ تب تیسرے فرشتے نے مجسے کہا تو مت ڈر یہ خواب میں نے اپنی بہن حفصہ سے کہا حفصہ نے حضرت سے کہا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی روایت ہے کہ اوس رات سے عبد اللہ بن عمر رات کو بہت کم سوتے تھے معلوم ہوا کہ تہجد کی نماز کو دوزخ سے بچانے کی بڑی تاثیر ہے

۱۰۹۶ خ ابو هريرة نعم الصدقة اللقحة الصفي منحة والشاة الصفي منحة تغدو باناء وتروح باخر بخاری میں ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا خوب اونٹنی دودھار کیا اچھا صدقہ ہے خیرات کو اور بکری خوب دودھار کیا اچھا صدقہ ہے خیرات کو کہ صبح کو ایک برتن بھر دودھ دے اور شام کو دوسرا برتن بھر دودھ دے ف اونٹنی اور بکری شیر دار کا دودھ خیرات کرنے کو اسواسطے پسند فرمایا کہ ہر روز دو بار فائدہ اوسکا حاصل ہے تو ثواب بھی اوسکا ہر روز حاصل ہے

۱۰۹۷ م ابو هريرة نعما لاحدهم ويروى نعما للمملوك ان يتوفى يحسن عبادة الله وصحابة سيده نعما له مسلم میں ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا اچھی بات ہے ہر ایک غلام کے واسطے اور دوسری روایت میں یوں ہے کہ کیا اچھی بات ہے غلام کے حق میں کہ مرجاوے خدا کی بندگی اور اپنے میاں کی خدمت اچھی طرح کرتے ہوئے یہ کیا اچھی بات اوسکے حق میں ہے ف مراد غلام سے یہ ہے تابعدار کی تعریف اسواسطے فرمائی کہ اوسنے دو مالک کو راضی کیا حقیقی مالک کو بھی اور مجازی مالک کو بھی

۱۰۹۸ م عدي بن حاتم بئس الخطيب انت قل ومن يعص الله ورسوله وقاله لرجل خطب عنده فقال من يطع الله ورسوله فقد رشد ومن يعصهما فقد غوى مسلم میں عدی بن حاتم رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تو برا خطیب ہے یوں کہہ کہ جو نافرمانی خدا اور اوسکے رسول کی کریگا وہ گمراہ ہوا حضرت نے اوس مرد کو کہا تھا جسنے حضرت کے روبرو خطبہ پڑھا سو یوں خطبے میں اوسنے کہا تھا کہ جو خدا اور اوسکے رسول کی تابعداری کریگا تو اوسنے راہ پائی اور جسنے اون دونوں کی نافرمانی کی سو گمراہ ہوا ف اوس خطیب کو برا اسواسطے فرمایا کہ اوسنے خدا اور رسول کو ایک لفظ میں ملا دیا تھا پھر اوسکو ادب سکھلایا کہ علیحدہ علیحدہ کہا کر

۱۰۹۹ ق ابو هريرة بئس الطعام طعام الوليمة يدعى اليها الاغنياء ويترك الفقراء ومن ترك الدعوة فقد عصى الله ورسوله بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ برا کھانا بیاہ کا کھانا ہے جسمیں مالدار بلائے جاویں اور محتاج چھوڑے جاویں اور جو دعوت نہ قبول کرے اوسنے خدا کی اور اوسکے رسول کی نافرمانی کی ف اکثر عادت یہ ہے کہ شادی کے کھانے میں سوائے برادر اور مالداروں کے محتاجوں کو نہیں بلاتے ہیں اسواسطے اوسکو برا فرمایا تو

معلوم ہوا کہ اگر محتاج ہونکو بھی نہ بلاوے تو برائی بھی دور ہو جاوے اور دعوت نہ قبول کرنے کو اسواسطے بد کہا کہ خدا اور رسول کی مرضی یہ ہی کہ مسلمانونکی
آپسمین محبت و الفت حاصل ہے اور دعوت کرنا اور دعوت کا قبول کرنا سبب ہی محبت زیادہ ہونیکا پھر جب جسنے دعوت نہ قبول کی اوسنے
محبت توڑی تو اوسنے خدا اور اوسکے رسول کی مرضی چھوڑی ق ابن مسعود بئس ما لاحدهم ان يقول نسيت اية

1100

كيت وكيت بل هو نسي واستذكروا القران فانه اشد تفصيا من صدور الرجال من النعم من
عقلها بخاری و مسلم مین عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بری بات ہی ہر ایک مسلمان کے حق مین کہ یون کہے کہ مین ایسی ایسی آیت
قرآن کی بھول گیا بلکہ یون کہے کہ وہ شخص بھلایا گیا اور یاد کرتے رہا کرو قرآن کو اسواسطے کہ قرآن مردون کے سینون سے جلد نکل جاتا ہی اون
اونٹون سے بھی زیادہ جو اپنے زانو بند رسیون سے چھوٹ بھاگین ف اونٹ جہان تک ہی سے چھوٹا بھاگا اسی طرح جب حافظ قرآن نے
چند روز غفلت کی اور دور اور تکرار چھوڑی قرآن بھول جاتا ہی اس واسطے کہ قرآن مین متشابہ بہت ہین اندک غفلت
مین قابو سے جاتا رہتا ہی لہذا حضرت نے تاکید فرمائی کہ ہمیشہ اسکا دور اور تکرار چلی جاوے تاکہ ایسی عمدہ نعمت کہ بڑی محنت
اور مشقت سے حاصل ہوتی ہی مفت نہ برباد ہو قرآن کا بھولنا گناہ کبیرہ ہی اسکو آسان بات نجانے اور یہ جو فرمایا کہ یون نکہے کہ مین قرآن کو
بھول گیا اسواسطے کہ قرآن کا بھولنا گناہ ہی تو اسطرح کہنے کہ اسمین بے پروائی نکلتی ہی اور خلاف شرع بات پر جرأت ثابت ہوتی ہی

فصل

1101

اس فصل مین وہ حدیثین جنکے سرے پر بینا اور بینما کا لفظ ہی ق جابر بينا انا امشي اذ سمعت صوتا
من السماء فرفعت راسي فاذا الملك الذي جاءني بحراء جالسا على كرسي بين السماء والارض فجئثت
منه فرقا فرجعت فقلت زملوني زملوني فدثروني فانزل الله يا ايها المدثر قم فانذر وربك فكبر و
ثيابك فطهر والرجز فاهجر بخاری و مسلم مین جابر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب مین چلا جاتا تھا کہ اچانک مینے آسمان
سے ایک آواز سنی تو مینے سر اوٹھایا تو ناگہان وہی فرشتہ جو میرے پاس حرا کے پہاڑ پر آیا تھا آسمان زمین کے درمیان کرسی پر بیٹھا ہوا ہی سو
مین اوس سے کانپا خوف کے مارے پھر مین پلٹ آیا اپنی گھر کی طرف تو مینے کہا کہ مجکو کمل اوڑھاؤ کمل اوڑھاؤ سو لوگون نے مجکو اوڑھایا پھر
خدا نے یہ آیتین اوتارین کہ اے کپڑے کے جھرمٹ مارنے والے اوٹھ اور لوگون کو عذاب الہی سے ڈرا اور اپنے رب کی بڑائی بول یعنی اللہ اکبر
کہا کر اور اپنے کپڑے پاک رکھا کر اور پلیدی کو چھوڑ یعنی بت پرستی سے منع کر ف اول اقرا کی سورت اوتری پھر قریب تین
برس وحی آنی پھر رہا یا ایہا المدثر کی سورت اوتری تب حضرت نے کافرون سے مقابلہ اور گفتگو کرنا شروع کیا خ ابو هريرة بينا

1102

انا نائم اتيت بخزائن الارض فوضع في يدي سواران من ذهب فكبرا علي واهماني فاوحي
الي ان انفخهما فنفختهما فذهبا فاولتهما الكذابين اللذين انا بينهما صاحب صنعاء وصاحب
اليمامة بخاری مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسدم کہ مین سوتا تھا کہ زمین کے خزانے میرے سامنے ہوئے تو سونے کے دو کنگن میرے دونون
ہاتھون مین ڈالے گئے سو مجپر وے بہت بھاری پڑے اور اونھون نے مجکو رنج اور تشویش مین ڈالا تو مجکو حکم ہوا کہ اونکو پھونک مار سو مینے اونکو پھونک مارا سو وے
جاتے رہے تو اون دونون کنگنون کی تعبیر مینے اون دو جھوٹھون کی جنکے مین درمیان مین ہون صنعا والا اور یمامہ والا ف صنعا یمن مین
ایک شہر ہی حضرت کے وقت میں ایک شخص پیدا ہوا تھا یعنی ابو الاسود عنسی پیغمبری کا دعوی کرتا تھا اور حضرت کی پیغمبری کا بھی منکر نہ تھا
سو حضرت کے سامنے فیروز دیلمی کے ہاتھ سے مارا گیا تھا اور یمامہ عرب مین ایک ملک ہی وہان مسیلمہ کذاب حضرت کی پیغمبری مین شراکت کا

دعوی کرتا تھا سو صدیق اکبر کی خلافت مین وحشی کے ہاتھ سے مارا گیا حضرت کو خواب مین خدا نے فتح اسلام دکھلا دی صرف اون دو جھوٹھون کا تردد ہوا تھا سو خدا نے اونکو بھی برباد کیا معلوم ہوا کہ مرد اگر خواب مین کنگن ہاتھ مین دیکھے تو اوسکی تعبیر تنگدستی و تشویش ہے اہل تعبیر نے لکھا ہی کہ عورتون کا زیور مرد اگر خواب مین پہنے دیکھے تو بدی ہے مگر ہنسلی گلے مین دیکھنا دلیل ہی عمدہ خدمت ملنے کی اور پانوٗن مین گھرے دیکھنا قید ہونے کی دلیل ہی واللہ اعلم ق ابْنُ عُمَرَ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ أُتِيتُ بِقَدَحِ لَبَنٍ فَشَرِبْتُ مِنْهُ حَتّٰى ۱۱۰۳ إِنِّي لَأَرَى الرِّيَّ يَخْرُجُ مِنْ أَظْفَارِي ثُمَّ أَعْطَيْتُ فَضْلِي عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالُوْا فَمَا أَوَّلْتَهُ قَالَ الْعِلْمَ بخاری او مسلم مین عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جس حالت مین کہ مین سوتا تھا کہ میرے آگے دودھ کا ایک پیالہ لایا گیا سو مینے اوس مین سے پیا یہانتک کہ مین دیکھتا تھا کہ تازگی او سیرابی میرے ناخونون سے نکلنے لگی یعنی نہایت آسودہ ہوگیا پھر مینے اپنا جھوٹھا باقی دودھ عمر بن خطاب کو دیا لوگون نے کہا کہ اوس خواب کی آپنے کیا تعبیر کی حضرت نے فرمایا کہ اوسکی تعبیر علم او ربوجہ ہی ف اس حدیث سے اہل تعبیر نے کہا ہی کہ جو کوئی دودھ کہاتے پیتے خواب مین دیکھے اوسکو علم نصیب ہوگا اسواسطے کہ علم سبب ہی روح کی زندگی کا جیسے دودھ سبب ہی بدن کی زندگی کا خصوصاً حالت طفولیت مین اسی حدیث سے نہایت عمدہ فضیلت عمر فاروق کی ثابت ہوئی کہ وے علم نبوت کے بڑے ازدار تھے اسی سبب سے اونکی خلافت مین تمام ملک مین اسلام ظاہر ہوا اور ہر ایک شہر مین علم دین کا بہت چرچا ہوا خ أَبُوْ هُرَيْرَةَ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ إِذَا زُمْرَةٌ حَتّٰى إِذَا عَرَفْتُهُمْ خَرَجَ رَجُلٌ بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ فَقَالَ هَلُمَّ فَقُلْتُ ۱۱۰۴ إِلٰى أَيْنَ قَالَ إِلَى النَّارِ وَاللهِ قُلْتُ مَا شَأْنُهُمْ قَالَ إِنَّهُمُ ارْتَدُّوْا بَعْدَكَ عَلٰى أَدْبَارِهِمُ الْقَهْقَرٰى ثُمَّ إِذَا زُمْرَةٌ حَتّٰى إِذَا عَرَفْتُهُمْ خَرَجَ رَجُلٌ مِنْ بَيْنِي وَبَيْنِهِمْ قَالَ هَلُمَّ قُلْتُ إِلٰى أَيْنَ قَالَ إِلَى النَّارِ وَاللهِ قُلْتُ مَا شَأْنُهُمْ قَالَ إِنَّهُمُ ارْتَدُّوْا عَلٰى أَدْبَارِهِمْ فَلَا أُرَاهُ يَخْلُصُ مِنْهُمْ إِلَّا مِثْلُ هَمَلِ النَّعَمِ بخاری مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جس حالت مین کہ مین سوتا تھا یکایک گروہ سامنے آیا یہانتک کہ مینے اونکو پہچانا میرے اور اونکے درمیان سے ایک مرد نکلا اوسنے اونسے کہا کہ آؤ سو مینے کہا کہ انکو کدھر لیجاتا ہی اوسنے کہا خدا کی قسم دوزخ کی طرف مینے کہا کہ کیا حال ہی انکا یعنی انسے کیا قصور ہوا اوس مرد نے کہا یہ لوگ پلٹ گئے تھے تیرے بعد اپنی پشتون کی طرف الٹے یعنی اسلام چھوڑ کر مرتد ہوگئے تھے پھر یکایک دوسرا گروہ ظاہر ہوا یہانتک کہ مینے اونکو پہچانا میرے اور اونکے درمیان سے ایک مرد نکلا اونسے کہا کہ آؤ مینے کہا کہ کدھر اوسنے کہا خدا کی قسم دوزخ کی طرف مینے کہا کیا حال ہی انکا انسے کون قصور ہوا اوسنے کہا مقرر یے لوگ پلٹ گئے تھے تیرے بعد اپنی پشتون کی طرف سو مین گمان نہین کرتا کہ اونمین سے کوئی بچے مگر جیسے بہکے چھوٹے ہوئے اونٹ بے والی وارث کے کمتر بچتے ہین ف یعنی اون لوگون سے نجات والے لوگ بہت کمتر ہین جنھون نے مرتد ہونے کے بعد پھر توبہ کی حضرت کے انتقال ہونے کے بعد عرب کے چند ہزار نومسلم مرتد ہوگئے تھے زکوۃ کے منکر تھے صدیق اکبر نے اپنی خلافت مین اونکو قتل کیا اونھین لوگونکا انجام خدا نے حضرت کو خواب مین دکھلایا بعضے جو بدمذہب اس حدیث کا مطلب اوسکے سبب سے یون اولٹا بیان کرتے ہین کہ مراد ان مرتدون سے معاذاللہ حضرت کے اصحاب ہین سو سراسر حق پوشی کرتے ہین انکی وہی مثل ہی کہ کسی نے کسی جھوٹے سے پوچھا کہ دو او ردو کی ہوتے ہین اوسنے کہا کہ چار روٹی حضرت کے اصحاب کی بزرگی قرآن او حدیث مین مجمل او مفصل ہزار ... تمام صاف ظاہر ہی یہ گمان باطل اونکی جناب مین کوئی دیندار عاقل نکریگا اسواسطے کہ صحاب تو قاتل تھے مرتدین کی یہ تہمت تو اونکی طرف کسی طرح ممکن نہین خدا کی مار اون سیہ لون پر جو دیدہ و دانستہ حق پوشی کرتے ہین ق أَبُوْ سَعِيْدٍ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُ النَّاسَ يُعْرَضُوْنَ ۱۱۰۵

عَلَيَّ وَعَلَيْهِمْ قُمُصٌ مِنْهَا مَا يَبْلُغُ الثُّدِيَّ وَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ دُوْنَ ذٰلِكَ وَعُرِضَ عَلَيَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَعَلَيْهِ قَمِيْصٌ يَجُرُّهُ قَالُوْا فَمَا اَوَّلْتَ ذٰلِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الدِّيْنَ بخاری اور مسلم مین ابو سعید سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جس حالت مین کہ مین سوتا تھا دیکھا مینے لوگون کو کہ میرے سامنے کیے گئے اور اونپر کرتے ہین اونمین سے بعضا کرتا تو چھاتی تک پونہچا ہی اور بعضا اسکے نیچے اور عمر بن خطاب میرے سامنے کیا گیا اور اوسپر کرتا تھا کہ وہ اوسکو زمین پر گھسیٹتا جاتا تھا یعنی بہت لنبا تھا اصحاب نے کہا سو آپ نے اسکی کیا تعبیر کہی یا رسول اللہ حضرت نے فرمایا کہ دین **ف** دین اور کرتے مین مناسبت ہی کہ جیسے کرتا بدن کو چھپاتا ہی سردی گرمی سے بچاتا ہی ویسے دین بھی روح اور دل کو محفوظ رکھتا ہی اور کفر اور گناہ سے بچاتا ہی اس حدیث سے ثابت ہوا کہ عمر فاروق رض کا دین نہایت کامل تھا اور حد سے زیادہ تھا

١١٠٦ **خ** اَبُوْ هُرَيْرَةَ بَيْنَا اَنَا نَائِمٌ رَاَيْتُنِيْ عَلٰى قَلِيْبٍ عَلَيْهَا دَلْوٌ فَنَزَعْتُ مِنْهَا مَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ اَخَذَهَا ابْنُ اَبِيْ قُحَافَةَ فَنَزَعَ بِهَا ذَنُوْبًا اَوْ ذَنُوْبَيْنِ وَفِيْ نَزْعِهٖ ضَعْفٌ وَاللّٰهُ يَغْفِرُ لَهٗ ثُمَّ اسْتَحَالَتْ غَرْبًا فَاَخَذَهَا ابْنُ الْخَطَّابِ فَلَمْ اَرَ عَبْقَرِيًّا مِنَ النَّاسِ يَنْزِعُ نَزْعَ عُمَرَ حَتّٰى ضَرَبَ النَّاسُ بِعَطَنٍ بخاری مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جس حالت مین کہ مین سوتا تھا کہ مینے اپنے تئین دیکھا ایک کنوئین پر کہ اوسپر ڈول پڑا ہی سو مینے اوس ڈول سے پانی کھینچا جتنا خدا نے چاہا پھر اوسکو ابن ابی قحافہ یعنی صدیق اکبر نے لیا سو اوس سے ایک یا دو ڈول نکالے اور اوسکے کھینچنے مین کچھ سستی اور آہستگی تھی اور خدا اوسکو معاف کریگا پھر وہ ڈول بڑا ہو گیا پھر اوسکو عمر بن خطاب نے لیا سو مینے تو آدمیون سے ایسا عجیب جوان زبردست کسیکو نہین دیکھا جو عمر کی طرح پانی کھینچتا ہو یہان تک اوسنے پانی کثرت سے نکالا کہ لوگون نے اپنے اونٹون کو پانی سے آسودہ کرکے اونکی نشستگاہ پر بٹھلایا **ف** عرب مین اونٹونکی کثرت ہی اور معمول ہی کہ پانی پلانے کے وقت اونٹون کو کنوئین پر لاتے ہین پھر سبکو خوب پانی پلا کر علیحدہ مکان پر بٹھاتے ہین سو ڈول کھینچنے سے مراد دین کی سرداری ہی اس حدیث مین ترقی اسلام اور صدیق اور فاروق کی خلافت کا اشارہ ہی یعنی آنحضرت کے بعد صدیق رض خلیفہ ہونگے اور ایک دو ڈول آہستگی سے نکالینگے یعنی خلافت کی مدت کم ہوگی اونکے وقت مین اسلام عالم مین نہین پھیلیگا چنانچہ صدیق رض کل دو برس خلیفہ رہے اس مدت مین مسیلمہ کذاب مرتدون کو مارکے عرب کا اسلام مضبوط کرکے شام کا کچھ ملک فتح کیا تھا کہ اونکا انتقال ہوا پھر عمر فاروق رض خلیفہ ہوے دس برس خلیفہ رہے اونکے وقت مین عالم مین خوب اسلام ظاہر ہو گیا ملک شام اور مصر اور ایران اور عراق اور اکثر روم فتح ہوا چار ہزار بڑے بڑے شہر مع پرگنات فتح ہوے اور چار ہزار جامع مسجد طیار ہوئین اور چار ہزار بتخانے توڑے گئے اور بیشمار خزانے مسلمانون مین تقسیم ہوے لوگ آسودہ اور غنی ہو گئے جو حضرت کے بعد ہونا تھا سو حق نے حضرت کو خواب مین دکھلا دیا

١١٠٧ **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ بَيْنَا اَنَا نَائِمٌ رَاَيْتُنِيْ فِي الْجَنَّةِ فَاِذَا امْرَاَةٌ تَتَوَضَّاُ اِلٰى جَانِبِ قَصْرٍ فَقُلْتُ لِمَنْ هٰذَا الْقَصْرُ قَالُوْا لِعُمَرَ فَذَكَرْتُ غَيْرَتَهٗ فَوَلَّيْتُ مُدْبِرًا بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جس حالت مین کہ مین سوتا تھا مینے اپنے تئین بہشت کے اندر دیکھا تو یکایک وہان ایک عورت ہی کہ ایک محل کی طرف وضو کرتی ہی سو مینے کہا یہ کسکا محل ہی فرشتون نے کہا کہ عمر رض کا محل ہی سو مجکو عمر رض کی غیرت یاد پڑی سو مین پلٹ آیا پشت دیکر یعنی مرد کو اوسکی عورت پاس جھنکا دیکھ جانے سے غیرت اور جوش آتا ہی اسواسطے مین اوس عورت پاس نہین گیا **ف** بخاری مین پوری روایت یون ہی کہ عمر فاروق رض نے جب حضرت سے یہ سنا تو رونے لگے اور عرض کی کہ یا حضرت کیا آپ ہی پر مجکو غیرت آتی یعنی یہ بات مجسے ممکن نہ تھی اس حدیث مین عمر فاروق رض کو بہشت کی بشارت ہی اور وہ عورت وضو کرنے والی حور تھی

١١٠٨ **خ** اَبُوْ هُرَيْرَةَ بَيْنَا اَيُّوْبُ يَغْتَسِلُ عُرْيَانًا خَرَّ عَلَيْهِ رِجْلُ جَرَادٍ مِنْ ذَهَبٍ فَجَعَلَ اَيُّوْبُ يَحْتَثِيْ فِيْ ثَوْبِهٖ فَنَادَاهُ رَبُّهٗ يَا اَيُّوْبُ اَلَمْ اَكُنْ اَغْنَيْتُكَ عَمَّا تَرٰى قَالَ بَلٰى وَعِزَّتِكَ

وَلٰكِنْ لَا غِنٰى لِيْ عَنْ بَرَكَتِكَ بخاری مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جس حالت مین حضرت ایوب برہنہ نہاتے تھے تو اون پر سونے کی ٹڈیون کا جھنڈ گر پڑا تو حضرت ایوب لپ بھر بھر کے اپنے کپڑے مین سمیٹنے لگے سو اون سے انکے رب نے کہا کہ اے ایوب کیا مین نے تجکو مالدار اور اوس سے جسکو تو دیکھتا ہی بے پرواہ نہین کر دیا یعنی تو محتاج نہین کیون اسکو سمیٹتا ہی حضرت ایوبؑ نے کہا کہ کیون نہین مجکو تیری عزت کی قسم ہی کہ مجکو تو مال کی تو کچھ پروا نہین لیکن تیری برکت اور عنایت کی ہوئی چیز سے مجکو بے پروائی نہین **ف** یعنی اس مال کا لینا محتاجی کے سبب نہین ہی بلکہ تیری عطا سمجھکر لیتا ہون کہ غلام مالک کی عنایت کی ہوئی چیز سے کسی حالت مین بے پروا نہین ہو سکتا کہ اوسکو سرور مالک کی مہربانی پر ہی مال پر نہین اس حدیث سے معلوم ہوا کہ برہنہ غسل کرنا درست ہی اور مالدار کو اگر بے طمع اور بے تلاش مال ملے تو اوسکو عنایت خدا کی سمجھکر لینا توکل کے مخالف نہین

۱۱۰۹ **ھم** اَبُوْ هُرَيْرَةَ بَيْنَا رَجُلٌ بِفَلَاةٍ مِّنَ الْاَرْضِ فَسَمِعَ صَوْتًا فِيْ سَحَابَةٍ اِسْقِ حَدِيْقَةَ فُلَانٍ فَتَنَحّٰى ذٰلِكَ السَّحَابُ فَاَفْرَغَ مَاءَهٗ فِيْ حَرَّةٍ فَاِذَا شَرْجَةٌ مِّنْ تِلْكَ الشِّرَاجِ قَدِ اسْتَوْعَبَتْ ذٰلِكَ الْمَاءَ كُلَّهٗ فَتَتَبَّعَ الْمَاءَ فَاِذَا رَجُلٌ قَائِمٌ فِيْ حَدِيْقَتِهٖ يُحَوِّلُ الْمَاءَ بِمِسْحَاتِهٖ فَقَالَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ مَا اسْمُكَ قَالَ فُلَانٌ لِلْاِسْمِ الَّذِيْ سَمِعَ فِي السَّحَابَةِ فَقَالَ لَهٗ يَا عَبْدَ اللّٰهِ لِمَ تَسْاَلُنِيْ عَنِ اسْمِيْ فَقَالَ اِنِّيْ سَمِعْتُ صَوْتًا فِي السَّحَابِ الَّذِيْ هٰذَا مَاؤُهٗ يَقُوْلُ اسْقِ حَدِيْقَةَ فُلَانٍ لِاسْمِكَ فَمَا تَصْنَعُ فِيْهَا قَالَ اَمَّا اِذْ قُلْتَ هٰذَا فَاِنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى مَا يَخْرُجُ مِنْهَا فَاَتَصَدَّقُ بِثُلُثِهٖ وَاٰكُلُ اَنَا وَعِيَالِيْ ثُلُثًا وَاَرُدُّ فِيْهَا ثُلُثَهٗ مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جس حالت مین کہ ایک مرد تھا ایک بیابان مین کسی زمین سے سو اوسنے ایک آواز سنی بدلی مین کہ فلانے شخص کے باغ کو سینچ دے سو ایک طرف وہ بادل جھک پڑا پھر اپنا پانی ایک پتھریلی زمین مین اونڈیل دیا تو ایک جھیل وہان کی جھیلون سے اوس پانی سے لبالب ہوگئی سو وہ شخص بہتے پانی کے پیچھے پیچھے گیا تو ناگاہ ایک مرد کو دیکھا کہ اپنے باغ مین کھڑا پانی کو اپنے پھاوڑے سے ادھر اودھر کرتا ہی سو اوسنے باغ والے مرد سے کہا اے خدا کے بندے تیرا کیا نام ہی اوسنے کہا فلانا نام ہی وہی نام جو بدلی مین سنا تھا سو باغ والے نے اوس سے کہا کہ اے خدا کے بندے تو نے مجھسے میرا نام کیون پوچھا سو اوسنے کہا مینے اوس بدلی مین آواز سنی جسکا یہ پانی ہی کوئی کہتا ہی کہ سینچ دے فلانے کے باغ کو تیرا نام لیکر سو تو اس باغ مین اس خدا کے احسان کی کس طرح شکر گزاری کریگا باغ والے نے کہا جبکہ تو نے یہ کہا تو اب مین البتہ دیکھتا ہونگا اوسکو جو اس باغ سے پیدا ہوگا سو اوسکی ایک تہائی تو خیرات کرونگا اور ایک تہائی میرے لوگ اور مین کھاؤنگا اور ایک تہائی اسی باغ کی مرمت مین پلٹ کر خرچ کرونگا **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ منافع سے تہائی مال خدا کی راہ مین خرچ کرنا مستحب ہی اور معلوم ہوا کہ فرشتے مینہہ کو بموجب حکم آلہی کے برساتے ہین اور حکم نام اور نشان کے ساتھ ہوتا ہی کہ فلانے ملک فلانی جگہہ فلانے کھیت اور باغ مین پانی برساؤ اسی طرح سب دنیا کے کام حسب الحکم فرشتے کرتے ہین تو مسلمان کو لازم ہی کہ جو نعمت اوسکو ملے خواہ جان کی خواہ مال کی تو اپنے رب کی شکر گزاری کرے اوسکو اتفاقی نجانے اپنے حق مین داد آلہی سمجھے

۱۱۱۰ **ق** مَالِكُ بْنُ صَعْصَعَةَ بَيْنَمَا اَنَا فِي الْحَطِيْمِ وَرُبَّمَا قَالَ فِي الْحِجْرِ مُضْطَجِعًا اِذْ اَتَانِيْ اٰتٍ فَقَدَّ قَالَ وَسَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ فَشَقَّ مَا بَيْنَ هٰذِهٖ اِلٰى هٰذِهٖ فَاسْتَخْرَجَ قَلْبِيْ ثُمَّ اُتِيْتُ بِطَسْتٍ مِّنْ ذَهَبٍ مَّمْلُوَّةٍ اِيْمَانًا فَغُسِلَ قَلْبِيْ ثُمَّ حُشِيَ ثُمَّ اُعِيْدَ ثُمَّ اُتِيْتُ بِدَابَّةٍ دُوْنَ الْبَغْلِ وَفَوْقَ الْحِمَارِ اَبْيَضَ يَضَعُ خَطْوَهٗ عِنْدَ اَقْصٰى طَرْفِهٖ فَحُمِلْتُ عَلَيْهِ فَانْطَلَقَ بِيْ جِبْرَئِيْلُ حَتّٰى اَتَى السَّمَاءَ الدُّنْيَا فَاسْتَفْتَحَ قِيْلَ مَنْ هٰذَا

قال جبريل قيل ومن معك قال محمد قيل وقد أرسل إليه قال نعم قال مرحبا به فنعم
المجيء جاء ففتح فلما خلصت فإذا فيها آدم فقال هذا أبوك آدم فسلم عليه فسلمت عليه فرد
السلام ثم قال مرحبا بالابن الصالح والنبي الصالح ثم صعد بي حتى أتى السماء الثانية فاستفتح
قيل من هذا قال جبريل قيل ومن معك قال محمد قيل وقد أرسل إليه قال نعم قيل مرحبا به
فنعم المجيء جاء ففتح فلما خلصت إذا يحيى وعيسى وهما ابنا خالة قال هذا يحيى وعيسى فسلم
عليهما فسلمت فردا ثم قالا مرحبا بالأخ الصالح والنبي الصالح ثم صعد بي إلى السماء الثالثة
فاستفتح قيل من هذا قال جبريل قيل ومن معك قال محمد قيل وقد أرسل إليه قال
نعم قيل مرحبا به فنعم المجيء جاء ففتح فلما خلصت إذا يوسف قال هذا يوسف فسلم عليه
فسلمت عليه فرد علي ثم قال مرحبا بالأخ الصالح والنبي الصالح ثم صعد بي حتى أتى السماء
الرابعة فاستفتح قيل من هذا قال جبريل قيل ومن معك قال محمد قيل وقد أرسل إليه
قال نعم قيل مرحبا به فنعم المجيء جاء ففتح فلما خلصت فإذا إدريس قال هذا إدريس فسلم عليه
فسلمت عليه فرد ثم قال مرحبا بالأخ الصالح والنبي الصالح ثم صعد بي حتى أتى السماء
الخامسة فاستفتح قيل من هذا قال جبريل قيل ومن معك قال محمد قيل وقد أرسل
إليه قال نعم قيل مرحبا به فنعم المجيء جاء فلما خلصت فإذا هارون قال هذا هارون فسلم
عليه فسلمت عليه فرد ثم قال مرحبا بالأخ الصالح والنبي الصالح ثم صعد بي حتى أتى السماء
السادسة فاستفتح قيل من هذا قال جبريل قيل ومن معك قال محمد قيل وقد أرسل
إليه قال نعم قيل مرحبا به فنعم المجيء جاء فلما خلصت فإذا موسى قال هذا موسى فسلم عليه
فسلمت عليه فرد ثم قال مرحبا بالأخ الصالح والنبي الصالح فلما تجاوزت بكى فقيل له ما يبكيك
قال أبكي لأن غلاما بعث بعدي يدخل الجنة من أمته أكثر ممن يدخلها من أمتي ثم صعد بي
إلى السماء السابعة فاستفتح جبريل قيل من هذا قال جبريل قيل ومن معك قال محمد قيل
وقد بعث إليه قال نعم قيل مرحبا به فنعم المجيء جاء فلما خلصت فإذا إبراهيم قال هذا أبوك
إبراهيم فسلم عليه فسلمت عليه فرد السلام علي ثم قال مرحبا بالابن الصالح والنبي الصالح
ثم رفعت إلي سدرة المنتهى فإذا نبقها مثل قلال هجر وإذا ورقها مثل آذان الفيلة قال
هذه سدرة المنتهى وإذا أربعة أنهار نهران ظاهران ونهران باطنان فقلت ما هذان
يا جبريل قال أما الباطنان فنهران في الجنة وأما الظاهران فالنيل والفرات ثم رفع
لي البيت المعمور ثم أتيت بإناء من خمر وإناء من لبن وإناء من عسل فأخذت اللبن فقال
هي الفطرة أنت عليها وأمتك ثم فرضت علي الصلوة خمسين صلوة كل يوم فرجعت فمررت

عَلٰی مُوْسٰی فَقَالَ بِمَا اُمِرْتَ قُلْتُ اُمِرْتُ بِخَمْسِیْنَ صَلٰوۃً کُلَّ یَوْمٍ قَالَ اِنَّ اُمَّتَکَ
لَا تَسْتَطِیْعُ خَمْسِیْنَ صَلٰوۃً کُلَّ یَوْمٍ وَاِنِّیْ وَاللّٰہِ قَدْ جَرَّبْتُ النَّاسَ قَبْلَکَ وَعَالَجْتُ بَنِیْ اِسْرَآئِیْلَ
اَشَدَّ الْمُعَالَجَۃِ فَارْجِعْ اِلٰی رَبِّکَ فَاسْئَلْہُ التَّخْفِیْفَ لِاُمَّتِکَ فَرَجَعْتُ فَوَضَعَ عَنِّیْ عَشْرًا فَرَجَعْتُ اِلٰی
مُوْسٰی فَقَالَ مِثْلَہٗ فَرَجَعْتُ فَوَضَعَ عَنِّیْ عَشْرًا فَرَجَعْتُ اِلٰی مُوْسٰی فَقَالَ مِثْلَہٗ فَرَجَعْتُ فَوَضَعَ عَنِّیْ
عَشْرًا فَرَجَعْتُ اِلٰی مُوْسٰی فَقَالَ مِثْلَہٗ فَرَجَعْتُ فَاُمِرْتُ بِعَشْرِ صَلَوَاتٍ کُلَّ یَوْمٍ فَرَجَعْتُ اِلٰی مُوْسٰی
فَقَالَ مِثْلَہٗ فَرَجَعْتُ فَاُمِرْتُ بِخَمْسِ صَلَوَاتٍ کُلَّ یَوْمٍ فَرَجَعْتُ اِلٰی مُوْسٰی فَقَالَ بِمَا اُمِرْتَ فَقُلْتُ
اُمِرْتُ بِخَمْسِ صَلَوَاتٍ کُلَّ یَوْمٍ قَالَ اِنَّ اُمَّتَکَ لَا تَسْتَطِیْعُ خَمْسَ صَلَوَاتٍ کُلَّ یَوْمٍ وَاِنِّیْ قَدْ جَرَّبْتُ النَّاسَ
قَبْلَکَ وَعَالَجْتُ بَنِیْ اِسْرَآئِیْلَ اَشَدَّ الْمُعَالَجَۃِ فَارْجِعْ اِلٰی رَبِّکَ فَاسْئَلْہُ التَّخْفِیْفَ لِاُمَّتِکَ قَالَ سَاَلْتُ رَبِّیْ
حَتّٰی اسْتَحْیَیْتُ وَلٰکِنْ اَرْضٰی وَاُسَلِّمُ فَلَمَّا جَاوَزْتُ نَادٰی مُنَادٍ اَمْضَیْتُ فَرِیْضَتِیْ وَخَفَّفْتُ عَنْ عِبَادِیْ
حَدِیْثُ الْمِعْرَاجِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ لٰکِنِّیْ تَتَبَّعْتُ فِیْہِ سِیَاقَ الْبُخَارِیِّ بخاری اور مسلم مین مالک بن صعصعہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ جس حالت مین کہ مین حطیم مین اور کبھی حضرت نے یون فرمایا کہ مین حجر مین لیٹا تھا کہ ناگاہ ایک آنے والا آیا یعنی جبرئیل سو اوسنے پھاڑا راوی نے کہا کہ مینے
حضرت سے سنا فرماتے تھے سو اوسنے پھیرا درمیان مین یہان سے یہان تک یعنی سینے کے نیچے سے ناف تک پھر میرا دل نکالا پھر میرے آگے سونے کا طشت
ایمان سے بھرا ہوا لایا گیا سو میرا دل دھویا گیا بعد اسکے پھر وہین رکھا گیا پھر میرے آگے ایک جانور کیا گیا یعنی براق کہ خچر سے نیچا اور گدھے سے اونچا تھا
نظر پر اپنا قدم ڈالتا تھا سو وسپر مین سوار کیا گیا پھر تو لیچلا مجکو جبرئیل یہانتک کہ پہلے آسمان پر پہنچا تو جبرئیل نے چاہا کہ آسمان کا دروازہ کھلے چوکیدار
فرشتون نے کہا کہ یہ کون ہی جبرئیل نے کہا کہ مین جبرئیل ہون کہا کون تیرے ساتھ ہی جبرئیل نے کہا محمد ہی کہا کیا بلایا گیا ہی جبرئیل نے کہا ہان کہا خوب ہی آیا
سو کیا اچھا آنا آیا تو دروازہ کھولا گیا سو مین جب داخل ہوا تو ناگاہ دیکھتا کیا ہون کہ وہان حضرت آدم ہین سو جبرئیل نے کہا کہ یہ تیرا باپ آدم ہی سو
اوسکو سلام کر تو مینے اوسکو سلام کیا اوسنے سلام کا جواب دیا پھر کہا کیا اچھا نیک بیٹا اور نیک پیغمبر آیا پھر جبرئیل مجکو لے چڑھا یہان تک کہ
دوسرے آسمان کو پہنچا سو چاہا کہ دروازہ کھلے چوکیدار فرشتون نے کہا یہ کون ہی جبرئیل نے کہا مین جبرئیل ہون کہا اور تیرے ساتھ کون ہی
جبرئیل نے کہا محمد ہی کہا کیا بلایا گیا ہی جبرئیل نے کہا ہان کہا خوب ہی آیا سو کیا اچھی آمد آیا پھر دروازہ کھولا گیا سو مین جب داخل ہوا تو
یکایک وہان یحیی اور عیسی کو دیکھا اور وے دونون خالاتی بھائی ہین جبرئیل نے کہا یے یحیی اور عیسی ہین سو اونکو سلام کر تو مینے اونکو سلام
کیا سو اونھون نے سلام کا جواب دیا پھر دونون نے کہا کیا اچھا نیک بھائی اور نیک پیغمبر آیا پھر جبرئیل مجکو تیسرے آسمان تک لے چڑھا سو
چاہا کہ دروازہ کھلے چوکیدار فرشتون نے کہا یہ کون ہی جبرئیل نے کہا کہ مین جبرئیل ہون کہا اور تیرے ساتھ کون ہی جبرئیل نے کہا محمد ہی
کہا کیا بلایا گیا ہی جبرئیل نے کہا کہ ہان کہا خوب ہی آیا سو کیا اچھی آمد آیا پھر دروازہ کھولا گیا سو جب مین داخل ہوا تو ناگاہ وہان یوسف تھے
جبرئیل نے کہا یہ یوسف ہی سو اوسکو سلام کر تو مینے اوسکو سلام کیا تو اوسنے مجکو سلام کا جواب دیا پھر کہا کیا اچھا نیک بھائی اور نیک پیغمبر
آیا پھر جبرئیل مجکو لے چڑھا یہان تک کہ چوتھے آسمان کو پہنچا سو چاہا کہ دروازہ کھلے چوکیدارون نے کہا یہ کون ہی جبرئیل نے کہا مین ہون
جبرئیل کہا اور تیرے ساتھ کون ہی جبرئیل نے کہا محمد ہی کہا کیا بلایا گیا ہی جبرئیل نے کہا ہان کہا خوب ہی آیا سو کیا اچھی آمد آیا سو جب
مین داخل ہوا تو ناگاہ وہان ادریس تھے جبرئیل نے کہا یہ ادریس ہی سو اوسکو سلام کر تو مینے اوسکو سلام کیا اوسنے جواب دیا پھر کہا کیا خوب

معراج

نیک بھائی اور نیک پیغمبر آیا پھر مجکو جبرئیل لے چڑھا یہان تک کہ پانچوین آسمان کو پونہچا سو چاہا کہ دروازہ کھلے چوکیداروں نے کہا یہ کون ہی جبرئیل نے
کہا مین ہون جبرئیل کہا اور تیرے ساتھ کون ہی جبرئیل نے کہا محمد ہی کہا کیا بلایا گیا ہی جبرئیل نے کہا ہان کہا خوب ہی آیا سو کیا اچھی آمد آیا سو
جب مین داخل ہوا تو ناگاہ وہان ہارون تھے جبرئیل نے کہا یہ ہارون ہی سو اوسکو سلام کر تو مینے اوسکو سلام کیا اوسنے جواب دیا پھر کہا کیا اچھا
نیک بھائی اور نیک پیغمبر آیا پھر مجکو جبرئیل لے چڑھا یہان تک کہ چھٹے آسمان کو پونہچا سو چاہا کہ دروازہ کھلے چوکیداروں نے کہا یہ کون ہی
جبرئیل نے کہا مین ہون جبرئیل کہا اور تیرے ساتھ کون ہی جبرئیل نے کہا محمد ہی کہا کیا بلایا گیا ہی جبرئیل نے کہا ہان کہا خوب ہی آیا سو کیا
اچھی آمد آیا سو جب مین داخل ہوا تو ناگاہ وہان موسیٰ تھے جبرئیل نے کہا یہ موسیٰ ہی سو اوسکو سلام کر تو مینے اوسکو سلام کیا سو اوسنے جواب دیا
پھر کہا کیا اچھا نیک بھائی اور نیک پیغمبر آیا پھر جب مین وہان سے ہٹا تو موسیٰ رو یا کسینے کہا اے موسیٰ تیرے رونے کا کیا سبب ہی موسیٰ نے کہا مین
روتا ہون اسواسطے کہ ایک لڑکا میرے بعد پیغمبر ہوا اوسکی امت کے لوگ میری امت سے زیادہ بہشت مین جاوینگے پھر جبرئیل مجکو لے چڑھا ساتوین
آسمان تک جبرئیل نے چاہا کہ دروازہ کھلے چوکیداروں نے کہا یہ کون ہی جبرئیل نے کہا مین ہون جبرئیل کہا اور تیرے ساتھ کون ہی جبرئیل نے
کہا محمد ہی کہا کیا بلایا گیا ہی جبرئیل نے کہا ہان کہا خوب ہی آیا سو کیا اچھی آمد آیا سو جب مین وہان داخل ہوا تو ناگاہ وہان ابراہیم تھے جبرئیل
نے کہا یہ تیرا باپ ابراہیم ہی سو اوسکو سلام کر تو مینے اوسکو سلام کیا سو اوسنے سلام کا جواب دیا پھر کہا کیا اچھا نیک بیٹا اور نیک پیغمبر آیا
پھر وہان سے سدرۃ المنتہیٰ یعنی پرلے سرے کا بیری کا درخت بلند نمود ہوا تو ناگاہ اوسکے بیر جیسے ہجر کے مٹکے اور اوسکے پتے جیسے ہاتھیون
کے کان جبرئیل نے کہا یہی سدرۃ المنتہیٰ ہی اور ناگاہ وہان چار نہرین تھین دو نہرین کھلی اور دو چھپی تو مینے کہا اے جبرئیل یہ کیا ہین
جبرئیل نے کہا چھپی ہوئی دو نہرین تو بہشت کی نہرین ہین اور کھلی نہرین تو نیل اور فرات ہین پھر مجکو بیت المعمور نمود ہوا یعنی فرشتون کا
کعبہ جو ہمیشہ فرشتون سے بھرا رہتا ہی پھر ایک برتن شراب سے بھرا اور ایک دودھ سے اور ایک شہد سے میرے سامنے کیا گیا تو مینے دودھ کو لیا سو جبرئیل نے
کہا یہ دودھ پیدایشی دین اسلام کی صورت ہی جسپر تو اور تیری امت ہی پھر میرے اوپر نماز فرض ہوئی ہر ایک دن مین پچاس وقت کی
پھر مین وہان سے پلٹ آیا سو موسیٰ کے پاس ہو کر نکلا تو موسیٰ نے کہا کیا تجکو حکم ہوا سو مینے کہا مجکو ہر روز پچاس نماز کا حکم ہوا موسیٰ نے کہا مقرر تیری
امت سے ہر روز پچاس وقت کی نماز نہو سکے گی اور البتہ خدا کی قسم مین آزما چکا ہون لوگون کو تجسے پہلے اور مین علاج کر چکا ہون قوم بنی اسرائیل کا
نہایت تدبیر سے سو پلٹ جا اپنے رب پاس اور اوس سے آسانی مانگ اپنی امت کے واسطے تو مین پھرا سو خدا نے میرے اوپر سے دس وقت کی نماز اوتار ڈالی سو مین
موسیٰ پاس پھر آیا تو موسیٰ نے اوسی طرح یعنی اول بار کی طرح چالیس نماز سے بھی کم کرانے کو کہا پھر مین خدا کی طرف پلٹ گیا تو خدا نے میرے اوپر سے اور دس
نمازین اوتارین پھر مین موسیٰ پاس آیا پھر موسیٰ نے اوسی طرح کہا پھر مین لوٹ گیا پھر میرے اوپر سے خدا نے دس نماز کو اوتارا پھر مین موسیٰ پاس گیا پھر موسیٰ نے
اوسی طرح کہا پھر مین پلٹ گیا سو مجکو ہر روز دس نماز کا حکم ہوا پھر مین موسیٰ پاس گیا پھر موسیٰ نے اوسی طرح کہا پھر مین پلٹ گیا تو مجکو ہر روز پانچ
نمازون کا حکم ہوا سو مین موسیٰ پاس پھر آیا تو موسیٰ نے کہا کیا تجکو حکم ہوا سو مینے کہا مجکو ہر روز پانچ نمازون کا حکم ہوا تو موسیٰ نے کہا مقرر
تیری امت سے ہر روز پانچ نمازین بھی نہو سکینگی اور البتہ مین لوگون کو تجسے پہلے آزما چکا ہون اور بنی اسرائیل کی علاج کر چکا ہون نہایت
تدبیر سے سو پھر جا اپنے رب پاس اور اپنی امت کے لیے آسانی مانگ حضرت نے فرمایا کہ سوال کرتا گیا مین اپنے رب سے یہان تک کہ مین شرما گیا
یعنی اب عرض نہین کر سکتا ولیکن اب تو راضی ہون مان لیتا ہون پھر جب مین موسیٰ کے پاس سے بڑھا تو پکارنے والے نے پکارا کہ مین نے جاری
کیا اور مضبوط کر لیا اپنی فرض نماز کو اور بوجھ اوتار ڈالا اپنے بندون سے اس کتاب کے مصنف نے کہا کہ معراج کی حدیث متفق علیہ ہی

یعنی بخاری اور مسلم دونون مین آئی ہی لیکن جیسے ہمین بخاری کی روایت کی پیروی کی ہی **ف** حطیم اور حجر اوس مکان کا نام ہی کعبے حضرت ابراہیم نے کعبہ بنایا تھا تو کعبے مین داخل تھا جب قریش نے حضرت کی نبوت سے پہلے کعبہ بنایا تو اوس جیگہ مکان کو کعبے سے اوتر کی طرف علٰحدہ کر دیا کعبے کا نا بدان اوسی طرف ہی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت معراج کے وقت حطیم مین تھے اور بخاری مسلم کی دوسری روایت یون ہی کہ اوس وقت حضرت اپنے گھر مین تھے تو مطلب یہ کہ اول حضرت گھر مین تھے پھر جبرئیل حضرت کو حطیم مین لیگئے پھر وہان سے معراج کو چلے تو کبھی حضرت نے گھر کا ذکر کیا اور کبھی حطیم کا دونون درست ہین اور بعضی روایت مین ام ہانی کا گھر مذکور ام ہانی علی مرتضی کی بہن کا نام ہی حضرت کا اور اونکا ملا ہوا گویا ایک ہی گھر تھا اور حجر عرب مین ایک مکان ہی وہان کے شگفتے بڑے بڑے ہوتے ہین اور حضرت کا دو بار سینہ چیر کے دل صاف ہوا ایک بار تو لڑکپن مین تاکہ کھیل کود کی ہوس نہو دوسری بار معراج کے وقت تا جوانی کی ہوس نرہے اور دل مین ایسی کامل صفائی ہو کہ دربار الٰہی کی لیاقت اعلی رتبے کی حاصل ہوئے اور حضرت موسی کا رونا معاذ اللہ حسد کے سبب نتھا اسواسطے کہ پیغمبر لوگ حسد وغیرہ سے پاک ہین بلکہ اونکو اپنی امت پر افسوس آیا کہ مین مدت تک اون مین سمجھاتا رہا اور بہت معجزات دکھلائے پر لوگ ایمان کم لائے تو بہشت مین بھی کم جاوینگے اور محمد کی تھوڑی عمر مین بیشمار لوگ ایمان لائے اور قیامت تک لاتے جاوینگے تو بہشت مین میری امت سے زیادہ تر داخل ہونگے اور اگر معاذ اللہ حسد ہوتا تو بار بار حضرت سے کہکر پچاس نماز کو پانچ نماز تک کا ہیکو کم کرواتے اور حضرت موسی نے ہمارے حضرت کو لڑکا حقارت سے نہین کہا بلکہ بڑی عمر والے جوان کو لڑکا کہتے ہین بلکہ اسمین حضرت کی گویا تعریف کی کہ باوجود کم عمری کے ایسا بلند مرتبہ حاصل کیا کہ سب پیغمبرون سے افضل ہوگئے اور یہ جو فرمایا کہ نیل اور فرات سدرۃ المنتہی کے نیچے سے نکلتی ہین یعنی اگر اوس عالم کے پانی کو اس عالم کے پانی سے تشبیہ دیجیے تو نیل اور فرات اون نہرون کا نمونہ ہین یا حقیقت مین نیل اور فرات کی مدد اونھین نہرون سے ہوتی ہو گو ہمکو نظر آوے واللہ اعلم اور صحیح مسلم کی روایت مین یون ہی کہ اول حضرت مکے سے مسجد اقصی یعنی بیت المقدس مین گئے وہان دو رکعت نماز پڑھکے آسمان پر چڑھے اور بیت المعمور مین جو ساتوین آسمان پر ہی ستر ہزار ہر روز فرشتے عبادت کو جاتے ہین پھر کبھی دوبارہ نہین پلٹ آتے ہین اور بیت المعمور ہر چند ساتوین آسمان پر ہی لیکن ہر ایک آسمان مین اوسی کی سیدھ پر اوسی طرح کا عبادت خانہ ہی اور کعبہ بھی اوسکے نیچے ہی بالفرض اگر وہان سے پتھر گرے تو کعبے کی چھت پر پڑے صحیح مسلم مین روایت ہی کہ جب حضرت پانچ وقت کی نماز پر راضی ہوگئے تو حکم ہوا کہ ایک نماز کا ثواب دس نماز کے ثواب کے برابر ملیگا تو پانچ کی پچاس ہوگئین امت کی تخفیف بھی ہوئی اور تقدیر الٰہی کے خلاف بھی نہوا **ف** معراج مکے مین ہجرت سے اول ایک برس ہوئی اور اسمین اختلاف ہی کہ معراج بدن سے ہوئی یا روح سے سوتے ہوئی یا جاگتے صحیح مذہب اہل سنت کا یہی ہی کہ بیداری مین روح اور بدن دونون سے ہوئی چنانچہ صحیح حدیثون سے صاف یہی ثابت ہوتا ہی اور اگر خواب مین معراج ہوتی تو عمدہ کمالات اور معجزات مین داخل ہوتی اور کفار قریش زیادہ انکار بھی نکرتے اور بیت المقدس کی حضرت سے سب نشانیان نپوچھتے اور حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت کی روح کو معراج ہوئی جسم مکے مین رہا تو خطابی نے کہا کہ حضرت کو دو معراجین ہوئین ایک معراج روحی دوسری معراج جسمی اور اسمین اختلاف ہی کہ معراج مین حضرت نے خدا کو دیکھا تھا یا نہین حضرت عایشہ اور ابو ہریرہ اور عبداللہ بن مسعود رضہ سے مشہور روایت یون ہی کہ نہین دیکھا اور یہی مذہب ہی اکثر محدثین اور متکلمین اور فقہا کا اور عبداللہ بن عباس سے ایک روایت یون ہی کہ آنکھ سے دیکھا اور عطا سے یون روایت ہی کہ دل سے دیکھا واللہ اعلم جو مکے سے بیت المقدس تک جانے کا انکار کرے وہ کافر ہی اسواسطے کہ قرآن مین اوسکا صاف بیان ہی اور بیت المقدس سے آسمانون کے چڑھنے کا انکار کرے تو بدعتی ہی **ق**

ابن عمر بينما ثلاثة نفر يتمشون اخذهم المطر فاووا الى غار في جبل فانحطت على فم غارهم صخرة من
الجبل فاطبقت عليهم فقال بعضهم لبعض انظروا اعمالا عملتموها صالحة لله فادعوا الله بها لعله
يفرجها عنكم فقال احدهم اللهم انه كان لي والدان شيخان كبيران وامرأتي ولي صبية صغار
ارعى عليهم المواشي فاذا ارحت عليهم حلبت فبدأت بوالدي فسقيتهما قبل بني وانه نأى
بي ذات يوم الشجر فلم آت حتى امسيت فوجدتهما قد ناما فحلبت كما كنت احلب فجئت بالحلاب
فقمت عند رؤسهما اكره ان اوقظهما من نومهما واكره ان اسقي الصبية قبلهما والصبية
يتضاغون عند قدمي فلم يزل ذلك دأبي ودأبهم حتى طلع الفجر فان كنت تعلم اني فعلت
ذلك ابتغاء وجهك فافرج لنا منها فرجة نرى منها السماء ففرج الله منها فرجة فراوا منها السماء
وقال الآخر اللهم انه كانت لي ابنة عم احببتها كاشد ما يحب الرجال النساء فطلبت اليها نفسها
فابت حتى اتيها بمائة دينار فسعيت حتى جمعت مائة دينار فجئتها بها فلما وقعت بين رجليها
قالت يا عبد الله اتق الله ولا تفتح الخاتم الا بحقه فقمت عنها فان كنت تعلم اني فعلت ذلك ابتغاء
وجهك فافرج لنا منها فرجة ففرج الله لهم وقال الآخر اللهم اني كنت استأجرت اجيرا
بفرق ارز فلما قضى عمله قال اعطني حقي فعرضت عليه حقه فتركه ورغب عنه فلم ازل ازرعه
حتى جمعت منه بقرا ورعاءها فجاءني فقال اتق الله ولا تظلمني حقي قلت اذهب الى تلك البقر
ورعائها فخذها فقال اتق الله ولا تستهزئ بي فقلت اني لا استهزئ بك خذ تلك البقر
ورعاءها فاخذه فذهب به فان كنت تعلم اني فعلت ذلك ابتغاء وجهك فافرج ما بقي ففرج الله
ما بقي. بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا جس حالت مین کہ تین آدمی چلے جاتے تھے کہ اونکو مینہہ نے لیا تو وے
پہاڑ کے ایک غار مین گھس گئے تو اوس پہاڑ کا ایک پتھر اونکے غار کے مونہہ پر ڈھلک پڑا سو اونکو اوسنے بند کر لیا تو بعضے نے بعضے سے کہا دیکھو تو
اپنے نیک کامون کو جو خدا کے واسطے کیے ہون سو دعا مانگو اونکے وسیلے سے شاید کہ خدا اس پتھر کو تمھارے اوپر سے کھول دیوے تو اونمین سے ایک نے
کہا کہ الٰہی ماجرا تو یہ ہی کہ میرے ماباپ بڈھے تھے بڑی عمر والے اور میری جورو اور میرے چھوٹے چھوٹے لڑکے تھے کہ مین اونکے واسطے بھیڑ بکریان چرایا
کرتا تھا پھر جب مین شام کے قریب چرا لاتا تھا تو اونکا دودھ دوہتا تھا سو اول اپنے ماباپ سے شروع کرتا تھا تو اونکو اپنے لڑکون سے پہلے پلاتا تھا
اور البتہ ایکدن مجکو درخت نے دور ڈالا یعنی چارا بہت دور ملا سو مین گھر مین نہ آیا یہانتک کہ مجکو شام ہوگئی تو مینے ماباپ کو سوتا پایا پھر مینے
دودھ دوہا جس طرح دوہا کرتا تھا تو مین دودھ لایا سو مین ماباپ کے سرہانے کھڑا ہوا مجکو برا لگا کہ مین اونکو نیند سے جگاؤن اور برا لگا کہ
اون سے پہلے لڑکون کو پلاؤن اور لڑکے بھوکھ کے مارے شور کرتے تھے میرے دونون پیرون کے پاس سو اسی طرح برابر میرا اور اونکا حال رہا
صبح تک یعنی مین اونکے انتظار مین دودھ لیے رات بھر کھڑا رہا اور لڑکے روتے چلاتے رہے نہ مینے پیا نہ لڑکون کو پلایا سو الٰہی اگر تو جانتا ہے
کہ ایسی محنت اور مشقت تیری رضامندی کے واسطے مینے کی تھی تو اس پتھر سے ایک روزن کھول دے کہ ہم اوس سے آسمان کو دیکھین سو
خدا نے اوس سے ایک روزن کھول دیا تو اوس سے اونھون نے آسمان کو دیکھا اور دوسرے نے کہا الٰہی البتہ ماجرا یہ ہی کہ میرے ایک چچا کی

بیٹی تھی کہ مین اوسکو چاہتا تھا جیسے نہایت محبت مرد عورتون سے رکھتے ہین یعنی مین اوسکا کمال عاشق تھا سو اوسکی طرف مائل ہوکر
مینے اوسکی ذات کو چاہا یعنی حرام کاری کا ارادہ کیا سو اوسنے نمانا یہان تک کہ سو اشرفیان مین اوسکو دون یعنی سو اشرفیون پر
راضی ہوئی سو مینے محنت اور کوشش یہان تک کی کہ سو اشرفیان جمع کین پھر مین اونکو اوسکے پاس لایا پھر جب مین اوسکے دونون پیرون
کے اندر واقع ہوا اوسنے کہا اے خدا کے بندے ڈر خدا سے اور مہر کو نہ توڑ مگر جس طرح کہ اوسکا حق ہے یعنی بدون نکاح شرعی کے ازالہ
بکارت نکر تو مین اوٹھ کھڑا ہوا اوسکے اوپر سے سو الٰہی اگر تو جانتا ہو کہ یہ مدت کی دلی آرزو تیری رضامندی کے واسطے ترک کی ہو
تو کھول دے ہمارے واسطے اس پتھر سے ایک وزن تو خدا نے اونکے واسطے کھول دیا اور تیسرے آدمی نے کہا کہ الٰہی مینے ایک مزدور ٹھہرایا تھا
اوس مے تین بھر مزدوری پر جسمین سولہ رطل چاول سماتے ہین تو جب وہ اپنا کام کر چکا اوسنے کہا میرا حق دے سو اوسکا حق مینے اوسکے آگے
کیا سو اوسکو چھوڑ گیا اور اوسکی طرف سے مونھہ موڑا تو ہمیشہ مین اوسکو بوتا رہا یہان تک کہ برکت ہوئی اوس مال سے گائے بیل اور
غلام اونکے چرانے والے جمع ہو گئے پھر وہ مزدور میرے پاس آیا سو کہنے لگا کہ خدا سے ڈر اور میرا حق لیکر مجھپر ظلم نکر مینے کہا جا ان گائے بیلون اور
اونکے چرانے والون کی طرف سو اونکو لے تو اوسنے کہا خدا سے ڈر مجھسے مسخراپن نکر سو مینے کہا مین تجھسے ٹھٹھا نہین کرتا لے ان گائے
بیلون اور اونکے چرانے والون کو یعنی یہ سچ مچ تیرا ہی مال ہے سو اوسنے لیا اور اپنا سب مال لیکر چلا گیا سو الٰہی اگر تو جانتا ہو کہ مینے یہ
امانت داری تیری رضامندی کے واسطے کی تھی تو کھول دے جتنا باقی رہا ہے سو خدا نے باقی رہے پتھر کو کھول دیا **ف** اس حدیث مین
بہت کام کام کے فائدے ہین اول یہ کہ سخت مصیبت اور نہایت بلا مین جسکی کوئی تدبیر نہو سکے تو اپنے خالص اعمال کو خلاصی کا
وسیلہ پکڑے حق تعالیٰ اوسکو نجات دیگا دوسرے یہ کہ ماباپ کا حق اپنی جان اور جورو اور لڑکون کے حق پر مقدم ہے اور عمدہ نیکیون مین
داخل ہے تیسرے یہ کہ قادر ہوکر گناہ سے بچنا اور صرف خدا کے خوف سے شہوت کو دبانا اور خواہش نفسانی کو مٹانا بڑے کمال کی بات ہے
اور خدا کو نہایت پسند ہے چوتھے یہ کہ حق والون کا حق ادا کرنا رضائے الٰہی کا عمدہ وسیلہ ہے پانچوین یہ کہ جو مالک کے بدون اجازت اوسکا
ناج بووے تو اوسکے حاصلات کا مالک ہی مالک ہے **ق** ابو ہریرۃ بینما رجل یسوق بقرۃ قد حمل علیھا ۱۱۱۲
التفتت الیہ البقرۃ فقالت انی لم اخلق لھذا ولکنی انما خلقت للحرث فقال الناس سبحان
اللہ بقرۃ تکلم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فانی اومن بہ انا وابو بکر وعمر وبینما راع
فی غنمہ عدا علیہ الذئب فاخذ منھا شاۃ فطلبہ الراعی حتی استنقذھا منہ فالتفت الیہ الذئب
فقال لہ من لھا یوم السبع یوم لیس لھا راع غیری فقال الناس سبحان اللہ ذئب یتکلم فقال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فانی اومن بہ انا وابو بکر وعمر وما ھما ثم بخاری ومسلم ابو ہریرۃ سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جس حالت مین کہ ایک مرد بیل کو ہانکتا تھا اوسپر بوجھ لادے ہوئے بیل نے اوسکی طرف دیکھا سو کہا کہ مین
بوجھ لادنے کے واسطے نہین پیدا ہوا ہون مین تو کھیت کیواسطے پیدا ہوا ہون تو لوگون نے تعجب سے کہا سبحان اللہ بیل بھی بولتا ہے تو حضرت نے فرمایا
کہ بیشبہہ مین اس بات کو سچ جانتا ہون اور ابوبکرؓ اور عمرؓ سچ جانتے ہین اور جس حالت مین کہ کوئی چرانے والا اپنی بھیڑ بکریون مین تھا تو اوسپر
ایک بھیڑیا دوڑا تو اونمین سے ایک بکری لے گیا تو اوسکے تلاش مین وہ چرانے والا یہان تک کہ اوسکو بھیڑیے سے چھڑا لایا تو بھیڑیے نے
اوسکی طرف دیکھا سو کہا کون بھیڑ بکری کو قیامت مین بچاویگا جس دن اوسکا کوئی چرانے والا میرے سوا نہوگا تو لوگون نے تعجب سے کہا

سبحان اللہ بھیڑیا بھی کلام کرتا ہی تو حضرت نے فرمایا میں اس بات کو مقرر مانتا ہوں اور ابو بکرؓ اور عمرؓ بھی مانتے ہیں اور حال آنکہ ابو بکرؓ اور عمرؓ
وہاں نہ تھے **ف** یہ قول راوی کا ہی یعنی ابو بکر اور عمر وہاں نہ تھے یعنی جس وقت حضرت نے یہ حدیث فرمائی تھی یا ابو بکرؓ اور عمرؓ اوس مجلس مین
نہین تھے یا کہ یہ قول حضرت کا ہی یعنی باوجودیکہ بیل اور بھیڑیے کے وقت کلام دونوں شخص موجود نہ تھے مگر اونکو اسکا یقین ہی یعنی بیل اور بھیڑیے
کو کلام کی طاقت دینا خدا کی قدرت سے کچھ عجب نہیں اس حدیث سے صدیق اور فاروق کی بڑی فضیلت ایمانی ثابت ہوئی کہ حضرت نے اپنے
ایمان کے ساتھ اونکے ایمان کو ملایا بعد اسکے اصحاب حاضرین نے کہا کہ ہم بھی ایمان لائے جس کا حضرت ایمان لائے

۱۱۱۳ **ق** ابو ھریرۃ بینما رجل یمشی بطریق فوجد غصن شوک علی الطریق فاخرہ فشکر اللہ لہ فغفر لہ بخاری اور مسلم مین
ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جس حالت مین کہ ایک مرد چلا جاتا تھا راہ مین سو اوسنے کانٹے کی شاخ راہ پر پائی پھر راہ سے اوسنے اوسکو
علیحدہ کر دیا تو خدا نے اوسکی قدر دانی کی سو اوسکو بخش دیا **ف** معلوم ہوا کہ بندگان خدا کو راحت رسانی خدا کو نہایت پسند ہی اور
ثابت ہوا کہ ادنی نیک کام بھی اگر خالص نیت سے ہو تو کاہے مغفرت کا سبب ہی

۱۱۱۴ **ق** ابو ھریرۃ بینما رجل یمشی فی حلۃ تعجبہ نفسہ مرجل جمتہ اذ خسف اللہ بہ فھو یتجلجل الی یوم القیامۃ بخاری و مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ جس حالت مین کہ ایک مرد نے بالونکو کنگھی کیے ہوے پوشاک پہنے اپنے بدن کی سجاوٹ دیکھ دیکھ پھولتا ہوا چلا جاتا ہی
کہ ناگاہ خدا نے اوسکو زمین مین دھنسا دیا سو وہ قیامت تک زمین کے اندر لڑکھڑاتا دھنستا چلا جاتا ہی **ف** ہرچند ستھری پوشاک
پہننا بالون مین کنگھی کرنا درست ہی بلکہ سنت ہی لیکن اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب آدمی کو اپنی آرایش سے گھمنڈ ہوا اور اوسنے آپ کو دور کھینچا
تو مقرر غضب الہی مین گرفتار ہوا خواہ دنیا مین جیسا کہ اس شخص پر گذرا خواہ آخرت مین اسی واسطے اکثر اہل تقوی نے عمدہ لباس نہیں پہنا اور
اپنی اولاد کی بھی عادت نہ ڈالنے دی کیونکہ اب وہ زمانہ نہیں کہ آدمی عمدہ پوشاک پہنے اور بالون مین کنگھی کیا کرے اور تبختر نہ کرے پہلین جانا کہ اگلی حدیث سے
معلوم ہوا کہ وہ شخص صرف راہ کے کانٹے پھینکنے سے بخشا گیا اور یہ شخص فقط اکڑ کر چلنے اور گھمنڈ کرنے سے زمین مین دھنسایا گیا تو اونسے خوب ایک عمدہ قاعدہ ہاتھ لگا
کہ نیک کام اگرچہ کمتر ہو پر اوسکے ثواب سے ناامید نہ ہونا چاہیے اور بد کام اگرچہ ظاہر مین خفیف معلوم ہوتا ہو پر اوسکے وبال سے نڈر نہ ہونا چاہیے

فصل

اس فصل مین وہ حدیثیں ہیں جنکے شروع مین لعن کی لفظ ہی

۱۱۱۵ **ق** جابر لعن اللہ الذی وسمہ قالہ لما رای حمارا قد وسم فی وجھہ بخاری اور مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا لعنت کرے اوسکو جسنے اس گدھے کو
داغا یہ حضرت نے فرمایا جب کہ منہ داغے ہوے گدھے کو دیکھا **ف** جانور کا منہ داغنا حرام ہی سب علما کے نزدیک منہ کے سوا اور
بدن بیماری کے واسطے داغنا درست ہی

۱۱۱۶ **ق** ابو ھریرۃ لعن اللہ السارق یسرق البیضۃ فتقطع یدہ و یسرق الحبل فتقطع یدہ بخاری و مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا لعنت کرے چور کو کہ انڈا چراتا ہی
تو اوسکا ہاتھ کاٹا جاتا ہی اور رسی چراتا ہی تو اوسکا ہاتھ کاٹا جاتا ہی **ف** چور کے ہاتھ کاٹنے مین نصاب شرط ہی امام اعظم کے نزدیک
دس درہم چوری کی نصاب ہی اور امام شافعی کے نزدیک ربع دینار یعنی ایک ماشا اور ایک رتی سونے کے برابر ہی تو مطلب اس حدیث کا
یہ کہ لوہے یا چاندی کا انڈا مراد ہی جسکی قیمت دس درہم ہو اور رسی مراد ہی جسکی دس درہم قیمت ہو جیسے جہاز کی رسی کہ بہت قیمتی
ہوتی ہی یا یہ مراد ہی کہ جب آدمی کو انڈے اور رسی کی چوری کی عادت پڑی تو کبھی قیمتی چیز بھی چرا دیگا تو بیشبہ اوسکا ہاتھ بھی کاٹا جاویگا
یا کہ یہ حکم ابتداے اسلام مین تھا اب منسوخ ہی

۱۱۱۷ **ق** ابن عمر لعن اللہ الواصلۃ والمستوصلۃ والواشمۃ والمستوشمۃ

بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا لعنت کرے خدا اوس عورت پر جو دوسری عورت کے بال مین بال کو جوڑے اور اوس عورت پر جو اپنے بالون سے اور بال جوڑاوے اور اوس عورت پر جو دوسری عورت کا بدن گودے اور نیل بھرے اور اوس عورت پر جو اپنا بدن گدا وے **ف** بال مین بال جوڑنا اور بدن گودنا حرام ہی اسواسطے کہ اسمین تغییر خلقت الٰہی ہی اور تزویر اور بناوٹ بھی ہی کہ آدمی دھوکا کھاوے

1118 **ق** عَائِشَةُ لَعَنَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى اِتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا لعنت کرے یہود اور نصاری پر کہ اون لوگون نے اپنے پیغمبرون کی قبرون کو مسجد بنایا **ف** بخاری اور مسلم مین روایت ہی کہ حضرت نے مرض الموت مین یہ حدیث فرمائی حضرت ڈرے کہ مبادا کہین میری امت بھی یہود اور نصاری کی طرح میری قبر کو سجدہ ٹھہراوے اور جندب رضہ سے روایت ہی کہ مینے پانچ روز حضرت کے انتقال سے پہلے حضرت سے سنا کہ فرماتے تھے کہ اگلی امتون نے اپنے پیغمبرون اور اولیا کی قبرون کو سجدہ گاہ بنایا تم خبردار ہو قبرون کو سجدہ گاہ نہ بنایو مین تمکو منع کیے دیتا ہون یہود اور نصاری پیغمبرون اور نیکون کی قبرون پر سجدین بنا کر عبادت کرتے تھے اور قبرون کی طرف سجدہ کرتے تو صاف شرک تھا اسواسطے حضرت نے تاکید سے منع کیا معلوم ہوا کہ جو بات سجدہ اور کعبے کو خاص ہی وہ قبر پر نہ چاہیے خواہ پیغمبر کی قبر ہو خواہ اولیا کی اسیواسطے قبرون کو سجدہ کرنا اور اونکے گرد گھومنا درست نہین اسواسطے کہ طواف کعبے کو مخصوص ہی اور اسیواسطے قبرستان مین نماز پڑھنا منع ہی ہندوستان مین اولیا کی قبرون پر اکثر شرک کے کام ہوتے ہین اور جس سے حضرت نے انتقال کے وقت کمال تاکید سے منع کیا تھا یہود و نصاری سے بھی زیادہ اب لوگ کرتے ہین خدا مسلمانون کو توفیق دے کہ اپنے پیغمبر کی حدیث سمجھین اور ان کامون سے کنارہ کرین آمین

1119 **م** اِبْنُ عُمَرَ لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ مَثَّلَ بِالْحَيَوَانِ مسلم مین عبد اللہ بن عمر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا خدا لعنت کرے اوسپر جو جانور کے ہاتھ پانون اور ناک کان کاٹے **ف** اسواسطے منع فرمایا کہ اسمین ناحق رنج رسانی اور تغییر خلق الٰہی ہی

1120 **م** عَلِيٌّ لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ لَعَنَ وَالِدَيْهِ وَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ ذَبَحَ لِغَيْرِ اللّٰهِ وَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ اٰوٰى مُحْدِثًا وَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ غَيَّرَ مَنَارَ الْاَرْضِ مسلم مین علی مرتضی رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا لعنت کرے اوسپر جو اپنے ماباپ پر لعنت کرے اور خدا لعنت کرے اوسپر جو خدا کے سوا کسی اور کے واسطے جانور ذبح کرے اور خدا لعنت کرے اوسپر جو بدعت نکالنے والے کو پناہ دے اور اپنے مکان مین رکھے اور خدا لعنت کرے اوسپر جو زمین کے حدود اور نشانیان مٹاوے **ف** ماباپ کو لعنت کہنا اور گالی دینا دو صورت سے ہوتا ہی ایک خود کہے یا غیر سے کہلاوے اسطرح کہ جب اسنے دوسرے کے ماباپ کو گالی دی تو وہ اسکے ماباپ کو گالی دیگا تو حقیقت مین یہی سبب ٹھہرا اور غیر خدا کے واسطے جانور ذبح کرنا کئی صورت سے ہوتا ہی ایک صورت تو یہ کہ خدا کا نام ذبح کے وقت نہ لیا جاوے جیسے سادھو کرتے ہین اوسکو جھٹکا کہتے ہین دوسری صورت یہ کہ قبر پر یا توپ پر یا نشان پر یا عمارت پر یا دیو بھوت کے واسطے ذبح کرین تیسری یہ کہ ہرچند ذبح کے وقت تو خدا کا نام لین لیکن تعظیم اور تقرب اور منت اور نیاز غیر خدا کی کرین جیسے سید احمد کبیر کی گاے اور شیخ سدو کا بکرا ان تینون صورتون مین جانور تو مردار ہی اور کرنے والے پر بموجب اس حدیث کے لعنت ہی اسواسطے کہ یہ ذبح خدا کے واسطے نہین اور یہ جو بعضے لوگ بات بناتے ہین کہ سید احمد کبیر کی گاے اور شیخ سدو کے بکرے پر ذبح کے وقت خدا کا نام لیا جاتا ہی اور خونریزی خدا ہی کے واسطے ہی صرف گوشت سے غرض ہی تو بیشبہہ حلال ہی اوسکا جواب یہ ہی کہ جب غیر خدا کی منت مانی اور نیت بگڑی تو صرف زبانی خدا کے نام لینے سے کیا ہوتا ہی اور یہ غلط بات ہی کہ خونریزی خدا کے واسطے ہی صرف گوشت سے غرض ہی اسواسطے کہ جب اونکے منت ماننے والون سے کہیے کہ تم

اس گلے بکری کو نہ ذبح کرو اوسکے عوض و ناچوگنا جسے گوشت لو اور فاتحہ کرو تو ہرگز ہرگز نمانینگے اور اس صورت مین اپنی نذر اور منت کا ادا ہونا ہرگز نہ سمجھینگے تو صاف معلوم ہوا کہ اونکو خونریزی بھی غیر خدا کے واسطے منظور ہی صرف گوشت ہی سے غرض نہین انصاف کی راہ سے بدلیل قرآن اور حدیث اسکے حرام ہونے مین کچھ شبہہ نہین اور کج بحثی کی علاج تو ہمارے پاس نہین فتاوی درالمختار اور اشباہ و نظائر مین موجود ہی کہ جو جانور کہ سردار کے داخل ہوتے ذبح ہو وہ حرام ہی اگرچہ ذبح کے وقت خدا ہی کا نام اوسپر لیا جاوے تو اگر صرف ذبح کے وقت خدا کے نام سے جاندار حلال ہوتا تو فقہ مین اسکو کیون حرام لکھتے اللہ فہم درست کی توفیق دیوے اور کج فہمی سے بچاوے آمین اس حدیث مین جو بدعت والے کی حمایت کرنے والے پر لعنت فرمائی سو اسواسطے کہ بدعت دین مین اوس نئے کام کا نام ہی جسکی شرع مین کچھ اصل نہو تو حقیقت مین بدعت اور سنت اور شریعت مین ایسی نسبت ہی جیسے نور اور ظلمت مین تو جسنے بدعت نکالنے والے یا بدعت پر چلنے والے کی تعظیم و حمایت کی اوسنے حقیقت مین سنت اور شریعت کو مٹایا ہو اسواسطے لعنت کا طوق اوسکے گلے مین آیا اور زمین کی نشانیان جیسے راہ کے منارے اور دیہات کے ڈانڈون پر درخت اور ٹیلے یا باغون کی کھائی خندق یا گھرون کی دیوارین انکا مٹانا اور گرانا موجب لعنت کا فرمایا اسواسطے کہ اسمین قضیہ اور فساد ہوگا کہ ایک کی زمین دوسرے سے مل جاویگی اور راہ کا حساب معلوم ہوگا **ف** لعنت کرنا دو قسم ہی لعنت ذاتی اور لعنت وصفی اہل سنت کے مذہب مین لعنت ذاتی یعنی نام لیکر لعنت کرنا سوا اوس کافر کے جسکا کفر یقینی دلیل سے ثابت ہو درست نہین جیسے شیطان اور فرعون و ابوجہل کہ انکا کفر بلاشبہہ ثابت ہی تو انکا نام لیکر لعنت کرنا درست ہی لیکن ہر دم اسکا وظیفہ سا کرنا کچھ کام کی بات نہین اسواسطے کہ لعنت کے معنی خدا کی رحمت سے دور کرنا ہین اور سوائے کافر کے رحمت الٰہی سے کوئی ہمیشہ دور نرہیگا کہ مسلمان فاسق کے حق مین بعد سزا یا بدون سزا بخشش کی امید ہی اور لعنت وصفی یعنی بغیر نام لیے فاسق پر لعنت درست ہی جیسے کہ اس فصل کی حدیثون مین چور اور ماباپ کے گالی دینے والے پر لعنت فرمائی اسی طرح ظالم اور کاذب وغیرہ پر بھی درست ہی

1121 **فصل** اس فصل مین وہ حدیثین ہین جنکے سرے پر لَو کی لفظ ہی **ق** اَبُوْهُرَيْرَةَ لَوْ اٰمَنَ بِيْ عَشْرَةٌ مِّنَ الْيَهُوْدِ لَاٰمَنَ بِيَ الْيَهُوْدُ وَيُرْوٰى لَوْ بَايَعَنِيْ عَشْرَةٌ مِّنَ الْيَهُوْدِ لَمْ يَبْقَ عَلٰى ظَهْرِهَا يَهُوْدِيٌّ اِلَّا اَسْلَمَ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر دس یہودی میرا ایمان لاوین تو سب کے سب میرا ایمان لاوین اور دوسری روایت یون ہی کہ اگر دس یہودی میری بیعت کرین تو نے مسلمان ہوئے کوئی یہودی زمین پر نہ باقی رہے **ف** یعنی اگر مدینے کے یہودیون سے دس بڑے بڑے سردار حضرت کا ایمان لاتے تو سب لاتے یعنی یہودی لوگ دین مین غور اور بوجھ نہین رکھتے اپنی قوم اور سردارون کے تابع ہین اونکا بھیڑون کا سا خواص ہی کہ جدھر ایک جھنڈ چلا اوسی طرف سب بھیڑین چلتی ہین

1122 **ق** اِبْنُ عَبَّاسٍ لَوْ اَنَّ اَحَدَهُمْ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّاْتِيَ اَهْلَهٗ وَقَالَ بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا فَاِنَّهٗ اِنْ يُّقَدَّرْ بَيْنَهُمَا وَلَدٌ فِيْ ذٰلِكَ لَمْ يَضُرَّهُ الشَّيْطَانُ اَبَدًا بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عباس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر مسلمانون مین سے کوئی جب اپنی جورو سے صحبت کا ارادہ کرے اور یہ دعا پڑھے کہ بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا یعنی شروع اللہ کے نام سے الٰہی بچا رکھ ہمکو شیطان سے اور بچا شیطان سے ہماری اولاد کو سو البتہ اگر جورو خاوند کے درمیان اوس صحبت مین کوئی لڑکا قسمت مین ہوگا تو اوسکو شیطان ہرگز ضرر نہ پونہچا سکیگا **ف** معلوم ہوا کہ صحبت اسی غرض اولاد کی سے کھے صرف آبریزی او شہوت رانی ہی منظور نہو اور سنت ہی کہ اس دعا کو اوس وقت پڑھ لیا کرے کہ اگر اولاد ہو

۱۱۲۳
تا بابرکت ہو خ ابو ہریرہ لَوْ اَنَّ الْاَنْصَارَ سَلَكُوْا وَادِيًا اَوْ شِعْبًا لَسَلَكْتُ وَادِيَ الْاَنْصَارِ بخاری مین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر انصار چلتے پہاڑ کے نیچے کی راہ یا اوپر کی تو مین انصار کی راہ پر چلتا ف دین مین امت پر نبی کی اطاعت
واجب ہی نبی پر امت کی اطاعت نہین تو اس حدیث مین اگر ظاہری راہ مراد ہی تو مطلب صاف ہی کہ دین کی بات نہین اور اگر راہ سے عقل کا طریقہ مراد ہی
تو مطلب ہی کہ دنیا کی کامون مین اور مباحات مین حضرت کو انصاریون کی خاطرداری منظور ہی یہ حدیث انصار کی بزرگی پر صاف دلیل ہی

۱۱۲۴
ق ابو ہریرہ لَوْ اَنَّ رَجُلًا اِطَّلَعَ اِلَيْكَ بِغَيْرِ اِذْنٍ فَخَذَفْتَهُ بِحَصَاةٍ فَفَقَأْتَ عَيْنَهُ مَا كَانَ
عَلَيْكَ جُنَاحٌ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر کوئی مرد جھانکے تیرے گھر مین بدون تیری اجازت پھر تو
اوسکو کنکری سے مارے سو توا اوسکی آنکھ پھوڑ دے تو تجھپر گناہ نہوگا ف اس حدیث کا مطلب آگے ہو چکا

۱۱۲۵
م ابو ایوب لَوْ اَنَّكُمْ لَمْ تَكُنْ لَكُمْ ذُنُوْبٌ يَغْفِرُهَا اللّٰهُ لَكُمْ لَجَاءَ اللّٰهُ بِقَوْمٍ لَهُمْ ذُنُوْبٌ فَيَغْفِرُهَا لَهُمْ مسلم مین ابو ایوب رضی اللہ عنہ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تمہارے گناہ نہوتے جنکو خدا بخشتا تو البتہ خدا اوس قوم کو لاتا جسکے گناہ ہوتے پھر اونکی مغفرت کرتا ف
اس حدیث سے حضرت نے اپنے اصحاب کو دلاسا دیا اسواسطے کہ اکثر اصحاب کو خوف الٰہی بہت غالب تھا بعضون نے گوشت کھانا چھوڑ دیا تھا
بعضون کا قصد تھا کہ دنیا چھوڑ پہاڑ پر بیٹھ رہین اور شب و روز عبادت کرین بعضون کا یہ ارادہ تھا کہ آلۂ تناسل کو کاٹ ڈالین تا کہ حرام کاری
مین نہ گرفتار ہون یعنی جیسے اوسکی صفت منتقم ہی کہ گناہ پر پکڑتا ہی اور سزا دیتا ہی ویسی اوسکی غفاری بھی صفت ہی کہ گناہون کو معاف بھی
کرتا ہی یعنی مسلمان گنہگار جیسے اپنے گناہون سے ڈرے ویسے ہی اوسکے رحم اور کرم پر بھی نظر رکھے ناامید نہو جاوے کیونکہ ناامیدی
کفر ہی اور اس حدیث کا وہ مطلب نہین کہ خدا کو غفار جان کر گناہون پر کمر باندھے اور اوسکی قہاری کو بالکل بھول جاوے کہ یہ صاف کفر ہی

۱۱۲۶
ق اُمُّ حَبِيْبَةَ بِنْتُ اَبِيْ سُفْيَانَ لَوْ اَنَّهَا لَمْ تَكُنْ رَبِيْبَتِيْ فِيْ حَجْرِيْ مَا حَلَّتْ لِيْ اِنَّهَا ابْنَةُ اَخِيْ
مِنَ الرَّضَاعَةِ اَرْضَعَتْنِيْ وَاَبَاهَا ثُوَيْبَةُ فَلَا تَعْرِضْنَ عَلَيَّ بَنَاتِكُنَّ وَلَا اَخَوَاتِكُنَّ يَعْنِيْ دُرَّةَ
بِنْتَ اَبِيْ سَلَمَةَ قَالَهُ لَمَّا لَمَّا عَرَضَتْ عَلَيْهِ اُخْتَهَا عَزَّةَ بخاری اور مسلم مین حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا ابی سفیان کی
بیٹی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا البتہ اگر دُرّہ میری بی بی کی لڑکی میری گود کی پالی نہوتی تو بھی میرے واسطے حلال نہوتی مقرر دُرّہ
تو میری دودھ شریکی بھائی کی بیٹی ہی مجکو اور اوسکے باپ کو ابو لہب کی لونڈی ثُوَیبہ نے دودھ پلایا ہی سوا ی میری بیبیو اپنی لڑکیون اور
اپنی بہنون کے نکاح کرنے کو میرے ساتھ نکہا کرو یہ حضرت نے حضرت ام حبیبہ سے کہا جبکہ اونھون نے اپنی بہن عزہ کے نکاح کو حضرت سے کہا تھا
ف حضرت ام حبیبہ نے حضرت سے کہا کہ یا حضرت میری بہن جسکا عزہ نام ہی آپ نکاح کیجیے حضرت نے نمانا اسواسطے کہ جورو کی
حیات مین سالی سے نکاح کرنا درست نہین پھر حضرت ام حبیبہ نے کہا کہ یا حضرت مینے سنا ہی کہ ابو سلمہ کی بیٹی سے جسکا دُرّہ نام ہی آپ
نکاح کیا چاہتے ہین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی یہ غلط بات ہی کہ اول تو دُرّہ میری ربیبہ ہی یعنی ام سلمہ کی لڑکی ہی اور دوسرے دودھ کے
رشتے سے میری بھتیجی ہی نکاح کی کون صورت ہی

۱۱۲۷
م ابو برزہ الاسلمی لَوْ اَهْلَ عُمَانَ اَتَيْتَ مَا سَبُّوْكَ وَلَا ضَرَبُوْكَ
قَالَهُ لِرَجُلٍ بَعَثَهُ اِلٰى حَيٍّ مِنْ اَحْيَاءِ الْعَرَبِ فَسَبُّوْهُ وَضَرَبُوْهُ مسلم مین ابو برزہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ اگر تو عمان کے لوگون پاس جاتا تو تجکو نہ گالی دیتے نہ مارتے یہ حضرت نے اوس مرد سے فرمایا جسکو عرب کے کسی گروہ پاس بھیجا تھا سو اون
لوگون نے اوسکو گالی دی اور مارا تھا ف عمان شام کے ملک یا یمن کے ملک مین ایک شہر کا نام ہی وہان کے لوگون کی خوش خلقی اور

۱۱۲۸ ق اِبْنُ عُمَرَ لَوْ تَرَكَتْهُ بَيَّنَ يَعْنِيْ اُمَّ ابْنِ صَيَّادٍ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر ابن صیاد کی ماں اوسکو چھوڑتی تو اپنا حال ظاہر کرتا ف ابن صیاد کا حال کئی بار ہو چکا کہ مدینے مین یہودی کا ایک لڑکا تھا جنون سے راہ رکھتا تھا آیندہ باتین کچھ بیان کرتا تھا سو ایک وزباغ مین کپڑا اوڑھے لیٹا غن غن کچھ کرتا تھا حضرت اودھر سے نکلے درخت کی آڑمین ہو کر چاہا کہ اوسکی آواز سنین اوسکی مانے کہا ای ابن صیاد دیکھ محمد آئے سو وہ چپ ہا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اگر اوسکی ما نہ روکتی تو کچھ اوسکا حال معلوم ہوتا کہ کیا کہتا تھا معلوم ہوا کہ اہل حق کو اہل باطل کا حال مخفی ہو کر دریافت کرنا درست ہی تاکہ انکے بطلان سے لوگون کو خبردار کردین

۱۱۲۹ ق جَابِرٌ لَوْ تَرَكْتِيْهَا مَا زَالَ قَائِمًا قَالَهُ لِاُمِّ مَالِكٍ حِيْنَ عَصَرَتِ الْعُكَّةَ الَّتِيْ كَانَتْ تُهْدِيْ فِيْهَا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بخاری اور مسلم مین جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تو گھی کی مشک چھوڑتی تو ہمیشہ اوسمین گھی بنا رہتا یہ حضرت نے ام مالک سے کہا جبکہ اوسنے اوس مشک سے گھی نچوڑ لیا جسمین حضرت کو بھیجا کرتی تھی ف ام مالک مدینے مین ایک بی بی تھین اونسے روایت ہی کہ میرے پاس ایک مشک گھی تھا مین اوسکا گھی ہمیشہ حضرت کو بھیجا کرتی تھی کبھی اوسکا گھی کم نہوتا تھا ایک وزمینے اوسکا گھی نچوڑا تو گھی بالکل چک گیا مینے یہ حال حضرت سے کہا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی تو اوسکو اگر نہ نچوڑتی تو کبھی گھی سے خالی نہوتی یہ معجزہ تھا حضرت کا

۱۱۳۰ ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا اَعْلَمُ لَبَكَيْتُمْ كَثِيْرًا وَلَضَحِكْتُمْ قَلِيْلًا بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تم جانو جو مین جانتا ہون تو البتہ رویا کرو بہت اور ہنسو تھوڑا ف یعنی موت کی سختیان اور قبر کے رنگ برنگ عذاب اور قیامت کی مصیبتین اور دوزخ کی آفتین اگر تم جانو کمال یقین سے جیسا کہ مین جانتا ہون تو خواب اور خور بھول جاؤ خوشی پر غم غالب ہو جاوے غفلت کا سبب کہ جو جین سے رہتے ہو

۱۱۳۱ ق عَلِيٌّ لَوْ دَخَلْتُمُوْهَا لَمْ تَزَالُوْا فِيْهَا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ يَعْنِي النَّارَ الَّتِيْ اَوْقَدَهَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ حُذَافَةَ السَّهْمِيُّ اَمِيْرٌ مِّنْ اُمَرَائِهٖ بخاری اور مسلم مین علی مرتضی رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تم اوسمین گھستے تو ہمیشہ قیامت تک اوسمین پڑے رہتے یعنی اوس آگ مین جسکو عبداللہ بن حذافہ سہمی نے جلایا تھا جو ایک سردار تھا حضرت کے سردارون سے ف عبداللہ بن حذافہ کو حضرت نے ایک لشکر کا سردار بنا کر کہین جہاد کو بھیجا اور لشکر سے فرمایا کہ جو تمھارا سردار کہے اوسکی اطاعت کیجیو تو ایک وز عبداللہ اپنے لشکر سے غصے مین آئے اور بہت سی آگ روشن کی اور لشکر سے کہا کہ اس آگ مین گھس جاؤ اس واسطے کہ حضرت نے میری اطاعت تمپر واجب کردی ہی لشکر نے کہا کہ ہمنے حضرت کا کلمہ دوزخ کی آگ کے خوف سے کہا ہی سو ہم آگ مین کیونکر گھسین جب یہ قصہ حضرت نے سنا تب حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سردار کی اطاعت اور ماں باپ کی اطاعت اور استاد یا پیر کی اطاعت خلاف شرع کام مین ہرگز درست نہین چنانچہ دوسری حدیث مین صاف آیا ہی کہ کسی مخلوق کی اطاعت خدا کے گناہ مین درست نہین فرمانبرداری تو نیک کام مین چاہیے

در معصیت اطاعت کسی نباید کرد

۱۱۳۲ خ اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَوْ دُعِيْتُ اِلٰى كُرَاعٍ لَاَجَبْتُ وَلَوْ اُهْدِيَ اِلَيَّ ذِرَاعٌ اَوْ كُرَاعٌ لَقَبِلْتُ بخاری مین ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر مین دعوت مین بکری کے دست یا پاچے کیطرف بلایا جاؤن تو البتہ قبول کرون اور اگر بکری کا ہاتھ یا پانوں کا مجکو تحفہ دیا جاے تو قبول کرون ف یعنی دعوت اور تحفے مین تھوڑے بہت اور اچھے برے کا خیال نچاہیے مسلمان کی خاطرداری ضرور ہی

۱۱۳۳ م اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَوْ دَنَا مِنِّيْ لَاخْتَطَفَتْهُ الْمَلٰٓئِكَةُ عُضْوًا عُضْوًا يَعْنِيْ اَبَا جَهْلٍ مسلم مین ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر ابوجہل میرے پاس جاتا تو اوسکے جوڑ جوڑ کو فرشتے اُچک لیجاتے ف ابوجہل نے ایکبار کافرون سے پوچھا کہ تمھارے

ہوسے محمد اپنا مونہہ خاک پر ملتا ہی یعنی سجدہ کرتا ہی کافرون نے کہا کہ ہان ابو جہل نے کہا لات اور عزی کی قسم کہ اگر مین اوسکو اس حالت مین
دیکھون تو اپنے پانون سے اوسکی گردن کچل ڈالون سو ایک دن حضرت نماز پڑھتے تھے کہ وہ ناپاک اوسی قصد پر چلا جب حضرت کے پاس گیا
تو اولٹے قدمون خوف کے مارے بھاگا لوگون نے کہا تو کیون اسطرح بھاگا اوسنے کہا کہ مجکو اپنے اور محمد کے درمیان آگ سے بھری ہوئی خندق
نظر پڑی اور اوسکے گرد اور اندر نہایت آگ اور بہت پر معلوم ہوئے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اگر میرے قریب وہ مردود جاتا تو فرشتے
اوسکو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالتے یہ حدیث صحیح ہی هـ أَبُو مُوسَى لَوْ رَأَيْتَنِي وَأَنَا أَسْتَمِعُ لِقِرَاءَتِكَ الْبَارِحَةَ قَالَهُ لَهُ ۱۱۳۴
مسلم مین ابو موسی رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تو مجکو دیکھتا جس وقت کہ مین رات کو بیٹھا قرآن پڑھنا سنتا تھا تو تجکو بھلا معلوم
ہوتا اور تو زیادہ خوش آواز سے پڑھتا یہ حضرت نے ابو موسی سے فرمایا **ف** ابو موسی نہایت خوش آواز تھے رات کو قرآن پڑھتے تھے
کہ حضرت اودھر گذرے تو کھڑے ہو کر سنا ایسی کو یہ حدیث ابو موسی سے فرمائی **خ** ابْنُ عَبَّاسٍ لَوْ سَأَلْتَنِي هَذِهِ الْقِطْعَةَ مَا ۱۱۳۵
أَعْطَيْتُكَهَا وَلَنْ تَعْدُوَ أَمْرَ اللهِ فِيكَ وَلَئِنْ أَدْبَرْتَ لَيَعْقِرَنَّكَ اللهُ وَإِنِّي لَأَرَاكَ الَّذِي أُرِيتُ فِيكَ
مَا أُرِيتُ وَهَذَا ثَابِتٌ يُجِيبُكَ عَنِّي قَالَهُ لِمُسَيْلِمَةَ وَثَابِتٌ هُوَ ثَابِتُ بْنُ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ بخاری مین عبد اللہ
بن عباس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے مسیلمہ کذاب سے فرمایا کہ اگر تو مجسے اس کھجور کی چھڑی کا ٹکڑا مانگیگا تو اتنا بھی تجکو نہ دونگا اور خدا کے قصد کو جو
تیرے حق مین ٹھہر چکا ہی تو اوسکو ہرگز نہ ہٹا سکیگا یعنی تجکو ہلاک کریگا اور دونون جہان مین فضیحت کریگا اور اگر تو اسلام سے پھرا تو البتہ
خدا تیرے کونچے کاٹے گا اور مقرر مین تجکو وہی جانتا ہون جو مجکو خواب مین دکھلایا گیا جو کہ دکھلایا گیا اور یہ ثابت تجکو میری طرف سے جواب دیگا
مراد ثابت سے وہ ثابت ہی جو قیس بن شماس کا بیٹا ہی **ف** عبد اللہ بن عباس رض سے روایت ہی کہ مسیلمہ کذاب حضرت کی حیات مین ملک
یمامہ سے بہت اپنی قوم کا ہجوم لیکر مدینے مین آیا اور حضرت کو پیغام دیا کہ اگر محمد اپنی موت کے بعد پیغمبری کا عہدہ مجکو دین تا کہ مین ملک کا
مالک ہون تو مین اسلام قبول کرون ورنہ تابعدار ہون تو حضرت اوسکے پاس تشریف لیگئے حضرت کے ہاتھ مین کھجور کی چھڑی تھی اوسکے سر پر
کھڑے ہو کر یہ حدیث فرمائی یعنی مین تیرا حال خواب مین دیکھ چکا ہون کہ تو پیغمبری کا دعوی کریگا تو خدا تجکو غارت بھی کریگا اور مسیلمہ کذاب نے قرآن
کے مقابلے مین کچھ خرافات اور واہیات کی تک بندی کی تھی سو فرمایا کہ وہ خرافات میرے سننے کے لائق نہین اوسکی جوابدہی کو میری
طرف سے ثابت بن قیس کفایت کرتا ہی ثابت بن قیس انصاری تھے بڑے گویا حضرت کے خطیب چنانچہ ثابت نے اوسکے خرافات کو
ایسا پچھاڑا کہ کچھ ثابت نرکھا بعد اوسکے مسیلمہ کذاب اپنے ملک کو پلٹ گیا اور وہان حضرت کی پیغمبری مین شرکت کا دعوی کیا حضرت کو
خط لکھا کہ ہم نبوت مین تمہارے شریک ہوئے سب ملک کی زمین آدھی تمہاری آدھی ہماری حضرت نے جواب لکھا کہ زمین تو حقیقت مین خدا
کی ہی اپنے بندون سے جسکو چاہے اوسکو دے اور آخرت تو خاص پرہیزگارون کے لیے ہی بعد حضرت کے انتقال کے مسیلمہ نے شرکت کا دعوی
چھوڑ کر کل نبوت کا دعوی شروع کیا ہزارون لوگ اوسکے فرمانبردار ہو گئے تھے صدیق اکبر رض نے اپنی خلافت مین خوب فوج کشی کرکے اوسکو مارا
اور اوسکے لوگون کو مٹایا اگر صدیق اکبر رض اوسکو نہ مارتے تو اب تک اوسکے لوگ اوسی کا کلمہ پڑھتے جاتے بڑا دین مین فساد پڑتا جیسے شیعہ سنی
مین بحث رہتی ہی ایسے کے مذہب والون سے بھی رہتی اسی مقام سے اگر آدمی غور کرے تو صدیق اکبر رض کی فضیلت کو سمجھ جاوے کہ دین مین ایسے
ایسے عمدہ کام اون سے ہوئے **خ** ابْنُ عَبَّاسٍ لَوْ فَعَلَهُ لَأَخَذَتْهُ الْمَلَائِكَةُ يَعْنِي أَبَا جَهْلٍ لَمَّا قَالَ إِنْ رَأَيْتُ مُحَمَّدًا ۱۱۳۶
يُصَلِّي عِنْدَ الْكَعْبَةِ لَأَطَأَنَّ عَلَى رَقَبَتِهِ بخاری مین عبد اللہ بن عباس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ

قصہ مسیلمہ کذاب

اگر وہ بے ادبی کرتا تو اوسکو فرشتے پکڑ لیتے یعنی ابو جہل کو جب کہ اوسنے کہا تھا کہ اگر مینے محمد کو کعبے پاس نماز پڑھتے دیکھا تو اوسکی گردن

۱۱۳۷ کچل ڈالونگا **ف** اسکا قصہ تیسری حدیث مین مفصل ہو چکا **ق** جابر لَوْ قَدْ جَاءَ مَالُ الْبَحْرَيْنِ قَدْ اَعْطَيْتُكَ

هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا **قاله** لہ بخاری اور مسلم مین جابر بن عبد اللہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر بحرین سے مال آویگا

تو مین تجکو دونگا اس طرح اور اس طرح اور اس طرح یعنی انجلی بھر بھر کے تین بار دونگا یہ حضرت نے جابر سے کہا تھا **ف** جابر نے

روایت ہی کہ مجسے حضرت نے یہ وعدہ کیا تھا حضرت کی زندگی مین بحرین کے ملک سے مال نہ آیا جب حضرت کا انتقال ہوا اور صدیق اکبر خلیفہ

ہوئے تو اوس ملک سے مال آیا صدیق اکبر نے کہا کہ جسکا حضرت پر قرض ہو یا جس سے حضرت نے کچھ دینے کا وعدہ کیا ہو وہ ظاہر کرے

تب مینے یہ حدیث بیان کی صدیق اکبر نے کہا مجسے کہ اپنا انجلا بھر اور گن مینے اون درہمون سے اپنے دونون ہاتھ بھر کے گنا تو پانچ سو

درم تھے صدیق اکبر نے کہا کہ ہزار درم اور گن لے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو مالک وعدہ کرے تو اوسکا نائب اوس وعدے کو

۱۱۳۸ پورا کرے **م** اَبُوْهُرَيْرَةَ لَوْ قُلْتُ نَعَمْ لَوَجَبَتْ وَلَمَا اسْتَطَعْتُمْ **قاله** حِيْنَ قِيْلَ اَكُلَّ عَامٍ يَعْنِي

وُجُوْبَ الْحَجَّةِ مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر مین ہان کہتا تو تمپر ہر سال حج واجب ہو جاتا اور ہرگز تم سے نہو سکتا

یہ حضرت نے فرمایا جب لوگون نے کہا تھا کہ کیا ہر سال حج فرض ہی **ف** حضرت نے حجۃ الوداع مین فرمایا کہ ای لوگو خدا نے تمپر حج فرض کیا سو تم

حج کرو اقرع بن حابس نے پوچھا کہ یا حضرت کیا ہر سال حج فرض ہی تین بار پوچھا حضرت نے شفقت کے سبب سے جواب دیا بعد اسکے یہ حدیث فرمائی

۱۱۳۹ یعنی بے تامل اوسنے فائدہ نہ سوال کیا کرو اگر ہر سال فرض ہوتا تو حضرت خود صاف بیان کرتے **ق** عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ لَوْ قُلْتَهَا

وَاَنْتَ تَمْلِكُ اَمْرَكَ اَفْلَحْتَ كُلَّ الْفَلَاحِ **قاله** لِاَسِيْرٍ مِنْ بَنِيْ عُقَيْلٍ اَصَابُوْا مَعَهَا الْعَضْبَاءَ

فَاَوْثَقُوْهُ فَقَالَ اِنِّيْ مُسْلِمٌ بخاری اور مسلم مین عمران بن حصین سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تو اوسکو کہتا یعنی اسلام ظاہر کرتا

اوس حالت مین کہ تو اپنا اختیار رکھتا تھا تو نہایت چھٹکارا پاتا یہ حضرت نے قوم بنی عقیل کے قیدی کو فرمایا جسکے پاس اصحاب نے وہ

اونٹنی پائی جسکا نام عضبا تھا پھر اصحاب نے اوسکو باندھا تو اوسنے کہا کہ مین تو مسلمان ہون **ف** مصابیح مین عمران بن

حصین سے روایت ہی کہ قوم ثقیف قوم بنی عقیل سے ہم قسم تھی سو ثقیف کی قوم نے حضرت کے دو صحابہ پکڑ رکھے حضرت کے اصحاب بنی عقیل

کے ایک شخص کو پکڑ لائے اوس شخص نے حضرت سے کہا کہ مجکو کیون پکڑا ہی حضرت نے فرمایا کہ تو اپنے ہمقسم لوگون کے بدلے گرفتار ہوا ہی جب حضرت

وہان سے ہٹے تو اوسنے کہا ای محمد مین تو مسلمان ہون تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اگر حالت اختیار مین قبل قید ہونے سے تو اسلام ظاہر کرتا تو

۱۱۴۰ تیرے حق مین بہت بھلا ہوتا اب چھوٹ نہین سکتا پھر حضرت نے اوسکو بدلا دیکر اپنے دونون اصحاب قوم ثقیف کی قید سے چھڑا لیے **خ** اَبُوْهُرَيْرَةَ

لَوْ كَانَ الْاِيْمَانُ مُعَلَّقًا بِالثُّرَيَّا لَنَالَهُ اَبْنَاءُ فَارِسَ وَيُرْوٰى لَوْ كَانَ الْاِيْمَانُ عِنْدَ الثُّرَيَّا لَنَالَهُ رِجَالٌ

اَوْ رَجُلٌ مِنْ هٰؤُلَاءِ بخاری مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر ایمان پروین پر لٹکا ہوتا تو بھی فارسیون کی اولاد

اوسکو پا جاتی اور دوسری روایت یون ہی کہ اگر ایمان پروین پاس ہوتا تو بھی ان فارسیون سے ایک مرد یا بہت مرد پا لیتے **ف** مصابیح

مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ ہم حضرت پاس بیٹھے تھے کہ سورہ جمعہ کی یہ آیت اوتری وَاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ یعنی پاک ہی

وہ خدا جسنے پیغمبر بھیجا عرب کی طرف اور اور دن کی طرف جو ابھی عرب کو نہین ملے ایک مرد نے تین بار پوچھا کہ وے لوگ کون ہین جو

عرب کے سوا ہین تو حضرت نے سلمان فارسی پر ہاتھ رکھا اور یہ حدیث فرمائی ثریا اور پروین اون چند ستارون کا نام ہی جو نہایت متصل ہین

جیسے گلدستہ سو فرمایا کہ اگر ایمان نہایت دور ہوتا جہاں نظر نہین کام کرتی ہی تو بھی فارسیونکو نصیب ہوتا اس حدیث مین فارسیون کی
باریک بینی اور استعداد ایمانی بیان فرمائی سو حقیقت مین ملک فارس مین بڑے بڑے کمال والے ظاہر باطن کے عالم پیدا ہوئے جیسے امام اعظم رح
اور انکے شاگرد اور عمدہ محدث جیسے امام بخاری اور مسلم پیدا ہوئے علماء دین نے فرمایا ہی کہ اگر امام اعظم نہوتے تو دین کا بھید لوگون کو سمجھنا مشکل ہوتا
عبد اللہ تستری نے کہا اگر بنی اسرائیل مین ابو حنیفہ کے برابر کوئی عالم ہوتا تو وے لوگ گمراہ نہوتے خ جُبَيْرُ بْنُ مُطْعِمٍ لَوْ كَانَ الْمُطْعِمُ ۱۱۴۱
بْنُ عَدِيٍّ حَيًّا ثُمَّ كَلَّمَنِيْ فِيْ هٰؤُلَاءِ النَّتْنٰى لَتَرَكْتُهُمْ يَعْنِيْ أُسَارٰى بَدْرٍ بخاری مین جبیر بن مطعم سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر مطعم بن عدی زندہ ہوتا اور ان ناپاک گندون کے حق مین سفارش کرتا تو مین اونکو چھوڑ دیتا یہ حضرت نے جنگ بدر کے قیدیون
کی طرف اشارہ کیا ف مطعم بن عدی مکے مین ایک کافر تھا حضرت پر اوسنے احسان کیا تھا سو فرمایا کہ اگر وہ زندہ ہوتا اور ان قیدیون
کی سفارش کرتا تو مین اونکو چھوڑتا معلوم ہوا کہ کافر کے احسان کے بدلے بھی احسان کرنا چاہیے م أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ لَوْ كَانَ ذٰلِكَ ۱۱۴۲
ضَارًّا ضَرَّ فَارِسَ وَالرُّوْمَ يَعْنِي الْعَزْلَ عَنِ الْمَرْأَةِ مسلم مین اسامہ بن زید سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر یہ ضرر کرتا
تو فارسیون اور رومیون کو بھی ضرر کرتا یعنی دودھ پلانے والی عورت سے صحبت کرنا ف ایک شخص نے کہا کہ مین اپنی عورت سے صحبت کرکے
باہر انزال کرتا ہون حضرت نے فرمایا تو کس واسطے یہ کرتا ہی اوسنے کہا کہ میری عورت لڑکے کو دودھ پلاتی ہی مین ڈرتا ہون کہ لڑکے کو حمل ہونے سے
کچھ ضرر نہووے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اگر اسمین کچھ ضرر ہوتا تو فارسیون اور رومیون کی اولاد کو ضرر کرتا حالانکہ وے لوگ دودھ پلانے
والی عورتون سے صحبت کرتے ہین اور حمل بھی رہتا ہی اور کچھ اونکی اولاد کو ضرر نہین ہوتا معلوم ہوا کہ امور دنیاوی مین تجربہ حجت ہی
ق أَنَسٌ لَوْ كَانَ لِابْنِ اٰدَمَ وَادِيَانِ مِنْ مَالٍ لَابْتَغٰى إِلَيْهِمَا ثَالِثًا وَلَا يَمْلَأُ جَوْفَ ابْنِ اٰدَمَ إِلَّا التُّرَابُ ۱۱۴۳
وَيَتُوْبُ اللّٰهُ عَلٰى مَنْ تَابَ بخاری اور مسلم مین انس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر آدمی پاس دو جنگل بھر مال ہوتا تو اونکے
ساتھ اور تیسرے جنگل کو بھی تلاش کرتا اور آدمی کا پیٹ سوائے خاک کے نہین بھرتا اور خدا اوسی پر رحمت سے متوجہ ہوتا ہی جو حرص و لالچ سے
توبہ کرتا ہی ف یعنی آدمی کی حرص اگرچہ بہت مالدار ہو زندگی مین کسی طرح نہین بجھتی اور زیادہ طلبی کبھی کم نہین ہوتی اسکا پیٹ قبر
کی خاک بغیر کوئی چیز نہین بھر سکتی پھر کم حرصی اور قناعت کی تعریف فرمائی شعر تنگ چشم مرد دنیا دار را * یا قناعت پر کند یا خاک گور *
بعضی روایت مین آیا ہی کہ یہ حدیث قرآن کی آیت تھی آخر کو منسوخ ہو گئی خ أَبُوْ هُرَيْرَةَ لَوْ كَانَ لِيْ مِثْلُ أُحُدٍ ۱۱۴۴
ذَهَبًا لَسَرَّنِيْ أَنْ لَا يَمُرَّ عَلَيَّ ثَلٰثُ لَيَالٍ وَعِنْدِيْ مِنْهُ شَيْءٌ إِلَّا شَيْءٌ أُرْصِدُهُ لِدَيْنٍ بخاری مین ابو ہریرہ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر میرے پاس احد کے پہاڑ برابر سونا ہوتا تو مجھکو یہی بھلا معلوم ہوتا کہ میرے پاس مین تین رات نگذرین اور کچھ اوسمین سے
میرے پاس باقی رہتا مگر اوس قدر جو قرض ادا کرنے کے واسطے رکھون ف حدیث مین سخاوت اور ترک دنیا کی فضیلت ہی اور اشارہ ہی
کہ قرض ادا کرنے کی فکر اور کوشش واجب ہی م جَابِرٌ لَوْ لَمْ تَكِلْهُ لَأَكَلْتُمْ مِنْهُ وَلَقَامَ لَكُمْ ق لَهٗ لِرَجُلٍ جَاءَهٗ ۱۱۴۵
يَسْتَطْعِمُهٗ فَأَطْعَمَهٗ شَطْرَ وَسْقِ شَعِيْرٍ فَمَا زَالَ الرَّجُلُ يَأْكُلُ مِنْهُ وَامْرَأَتُهٗ وَضَيْفُهُمَا حَتّٰى كَالَهٗ مسلم مین
جابر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تو اناج کو پیمانے سے نہ ناپتا تو تمہارا تمام گھر کھاتا اور وہ اناج بنا رہتا یہ حضرت نے اوس مرد کو کہا جو حضرت سے
اناج مانگتا آیا تھا سو اوسکو حضرت نے تیس صاع یعنی قریب دو من کے جو دیے سو اوسمین وہ مرد اور اوسکی جورو اور اونکے مہمان ہمیشہ مدت تک کھاتے رہے
یہان تلک کہ اونسے اناج کو ناپا تو چک گیا ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اناج کو تولنے ناپنے سے برکت کم ہو جاتی ہی اور اول باب مین

اس مضمون کی حدیث ہی کہ اناج کے تولنے ناپنے مین برکت ہی تو مطابقت دونون حدیثون مین یہ ہی کہ بیچنے کے وقت تو تولنا ضرور ہی تاکہ کمی زیادتی نہو اور اپنے گھر کے خرچ یا خیرات کیواسطے تولنا نچاہئے کہ اسمین بے برکتی ہی اسواسطے کہ اونکا تول خرچ کرنیوالے کی نظر مین رہیگا اور جتنا اناج پڑا ہی

۱۱۴۶ ابن عباس لو یعطی الناس بدعواهم لادعی ناس دماء رجال واموالهم ولکن الیمین علی المدعی علیه مسلم مین عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اگر ہر دعوے کرنے والے کو صرف دعوے پر لوگون کو دلایا جاوے تو مقرر بعضے لوگ مردون کے خونون اور مالون کا ناحق دعوی کرین لیکن مدعا علیہ پر تو قسم ہی **ف** یعنی اگر شرع مین مدعی سے گواہ طلب نہوتے صرف دعوی کرنے پر مقدمہ فیصل ہوتا تو بہت سے لوگ لوگون کے ناحق خون کرا ڈالتے اور مال ہضم کرتے اسیواسطے شرع مین قاعدہ مقرر ہوا کہ جب مدعی دعوی کرے اور معتبر گواہ لاوے تو جیتے اور اگر او سکے گواہ نہون تو مدعا علیہ قسم کھاوے کہ مدعی جھوٹا ہی تو مدعی ہارے اور اگر گواہ نہون اور مدعا علیہ قسم سے انکار کرے تو مدعا علیہ سے مدعی جیتے چنانچہ یہ تفصیل اور احادیث مین موجود ہی

۱۱۴۷ **ق** ابو هریرة لو یعلم الکافر بکل الذی عند الله من الرحمة لم ییأس من الجنة ولو یعلم المؤمن بکل الذی عند الله من العذاب لم یأمن من النار بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ اگر کافر خدا کی سب رحمت کو جانے تو باوجود کفر کے بہشت سے ہرگز نا امید نہو اور اگر ایماندار خدا کے سب عذاب کو جانے تو دوزخ سے ہرگز نڈر نہووے **ف** شعر گر درد مہ یک سلامی کرم * عزازیل گوید نصیبی برم * در ان دم کہ از فعل پرسند و قول * الوالعزم را تن بلرزد ز ہول * رحمت و عذاب خدا کی دونون مین اور خدا کی صفت کی انتہا نہین جیسے اوسکی ذات کامل ہی ویسی اوسکی صفت

۱۱۴۸ **ق** ابو جهیم عبد الله بن الحارث لو یعلم المار بین یدی المصلی ماذا علیه لکان ان یقف اربعین خیرا له من ان یمر بین یدیه بخاری اور مسلم مین ابوجہیمؓ سے روایت ہی جنکا نام عبداللہ بن حارث ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اگر نمازی کے آگے کا چلنے والا جانتا کہ اوسپر کتنا عذاب ہوگا تو مقرر اوسکو وہان کا کھڑا ہو رہنا چالیس برس یا چالیس مہینے یا چالیس گھڑی اوسکے آگے چلنے سے بہتر معلوم ہوتا **ف** اس حدیث مین اونے صاف روایت نہین کی کہ چالیس برس حضرتؐ نے فرمائے یا چالیس مہینے یا چالیس دن یا گھڑی لیکن امام طحاوی نے جو بڑے محدث ہین کہا ہی کہ چالیس برس مراد ہین مہینے یا دن مراد نہین واللہ اعلم نمازی کے آگے چلنا اوسوقت مین گناہ ہی جب اوسکے آگے کچھ آڑ نہو اور اگر آڑ ہو تو درست ہی گناہ نہین

۱۱۴۹ **ق** ابو هریرة لو یعلم المؤمن ما عند الله من العقوبة ما طمع بجنته احد ولو یعلم الکافر ما عند الله من الرحمة ما قنط من جنته احد بخاری و مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اگر ایماندار جانتا جتنا کہ خدا کے پاس عذاب ہی تو اسکی بہشت کی کوئی طمع نکرتا اور اگر کافر جانتا جتنی کہ خدا کے پاس رحمت ہی تو اوسکی بہشت سے کوئی نا امید نہوتا

۱۱۵۰ **ف** ابو هریرة لو یعلم الناس ما فی النداء والصف الاول ثم لم یجدوا الا ان یستهموا علیه لاستهموا ولو یعلمون ما فی التهجیر لاستبقوا الیه ولو یعلمون ما فی العتمة والصبح لاتوهما ولو حبوا بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اگر لوگ جانین جتنا ثواب کہ اذان دینے اور جماعت کی اول صف مین ہی پھر اوسکا فیصلہ ہونیکا کوئی طریق نپاوین سوائے قرعہ ڈالنے کے تو البتہ قرعہ ہی ڈالین اور اگر جانین کہ کیا ثواب ہی ظہر کے اول وقت نماز پڑھنے مین تو جماعت کے واسطے مسجد مین حاضر ہونے کی نہایت جلدی کرین اور اگر جانین کہ کتنا

ثواب ہی عشا اور فجر کی جماعت کا تو آوین گھسٹتے **ف** یعنی اگر اذان اور اول صف کا ثواب معلوم ہو جاوے تو لوگون مین جھگڑا پڑے
ہر ایک شخص یہی چاہے کہ مین ہی اذان دون اور مین ہی صف اول مین داخل ہون پھر یہ جانین کہ یہ جھگڑا بدون قرعہ کے فیصل نہوگا تو ضرور
قرعہ ڈالین جسکا نام نکلے وہ اذان کہے اور صف مین داخل ہو اور اگر جماعت فجر اور عشا کا ثواب معلوم ہو اور مسجد مین بسبب ضعف اور
ناتوانی کے پانون سے نہ آسکین تو لڑکون کی طرح گھسٹتے ہوئے آوین حدیث مین اذان اور صف اول اور ظہر کے اول وقت اور حضور جماعت
فجر اور عشا کی فضیلت کا بیان ہی لیکن دوسری حدیث مین آیا ہی کہ گرمی مین ظہر کی نماز ٹھنڈے وقت مستحب ہی تا کہ لوگون کو تکلیف نہو اور
جماعت پوری ہو

۱۱۵۱ **خ** اِبْنُ عُمَرَ لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي الْوَحْدَةِ مَا سَارَ رَاكِبٌ وَحْدَهُ بِلَيْلٍ اَبَدًا بخاری مین عبد اللہ بن
عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر لوگ جانین جو کہ تنہائی مین ضرر ہی تو رات کو کوئی سوار تنہا کبھی نچلے **ف** معلوم ہوا کہ رات کو تنہا سفر
کرنا درست نہین اسواسطے کہ اسمین دینی اور دنیاوی دونون نقصان ہین دینی نقصان تو یہ کہ نماز جماعت سے محروم رہا اور دنیاوی یہ کہ تنہائی مین رات کو وحشت اور
وہم اور ضرر راہزن اور شیر وغیرہ کا اکثر ہوتا ہی اور جب رات مین سوار کو سفر کرنا منع ہوا تو پیادے کو زیادہ تر نادرست ہی مثل مشہور ہی کہ الرفیق ثم الطریق

فصل اس فصل مین وہ حدیثین ہین جنکے سر پر لولا کی لفظ ہی

۱۱۵۲ **ق** اِبْنُ عَبَّاسٍ لَوْ لَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰی اُمَّتِيْ لَاَمَرْتُهُمْ اَنْ يُّصَلُّوْهَا كَذٰلِكَ يَعْنِيْ صَلٰوةَ الْعِشَاءِ ... اللّٰهُ حِيْنَ اَخَّرَهَا بخاری اور مسلم مین عبد اللہ
بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر مین اپنی امت پر مشکل اور دشوار نجانتا تو مین انکو واجب کر کے حکم کرتا کہ عشا کی نماز اسی طرح
پڑھا کرین ایکبار حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زیادہ رات گئے عشا کی نماز پڑھی تب حدیث فرمائی **ف** معلوم ہوا کہ عشا کی نماز مین تاخیر مستحب ہی
یعنی تہائی رات سے آدھی رات تک بعد آدھی رات کے مکروہ وقت ہی

۱۱۵۳ **م** اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَوْ لَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰی اُمَّتِيْ لَاَمَرْتُهُمْ
بِالسِّوَاكِ مسلم مین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر مین اپنی امت پر مشکل نجانتا تو مین انکو واجب کر کے مسواک کا حکم کرتا یعنی
پنجگانہ نماز مین **ف** مسواک کرنا سنت ہی بالاتفاق خصوصاً نماز کے وقت اور امام شافعی کے نزدیک فجر اور ظہر کو زیادہ تاکید ہی
مسواک سے بو دفع ہوتی ہی وضو اور قرات قرآن اور نیند اور سکوت اور بھوکھ کے وقت زیادہ تر مستحب ہی مسواک کڑوی لکڑی کی چاہیے
پیلو کی مسواک سب سے بہتر چھوٹی انگلی برابر موٹی اور بالشت برابر لمبی

۱۱۵۴ **خ** اَنَسٌ لَوْ لَا الْهِجْرَةُ لَكُنْتُ امْرَأً مِّنَ الْاَنْصَارِ
بخاری مین انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر ہجرت نہوتی تو انصاریون مین سے مین ایک مرد ہوتا **ف** یعنی انصاری اصحاب
مجکو ایسے پسند خاطر ہین کہ اگر ہجرت کی صفت مجھمین موجود نہوتی تو مین اپنی ذات کو انصاریون مین شمار کرتا

۱۱۵۵ **م** اَنَسٌ لَوْ لَا
اَنْ لَا تَدَافَنُوْا لَدَعَوْتُ اللّٰهَ اَنْ يُّسْمِعَكُمْ مِّنْ عَذَابِ الْقَبْرِ مسلم مین انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر
مجکو اسکا خوف نہوتا کہ تم عذاب قبر سنکر مردون کا دفن کرنا چھوڑ دوگے تو خدا سے دعا کرتا کہ تمکو عذاب قبر کا سنا دیتا **ف** یعنی اگر
تم عذاب قبر کا سنو تو اتنے بدحواس ہو جاؤ کہ دفن کرنا اپنے مُردون کا بھول جاؤ معلوم ہوا کہ مردہ قبر مین عذاب کے وقت چلاتا ہی پر آدمی اور جن
اسواسطے نہین سنتے کہ انکی زندگی نہ دشوار ہو جاوے

۱۱۵۶ **م** اِبْنُ عَبَّاسٍ لَوْ لَا اَنَّا مُحْرِمُوْنَ لَقَبِلْنَاهُ مِنْكَ **قَالَهُ**
لِلصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ لَمَّا اَهْدٰی اِلَيْهِ حِمَارَ وَحْشٍ مسلم مین عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر ہم احرام
باندھے نہوتے تو ہم تمسے قبول کرتے یہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سعد بن جثامہ سے فرمایا جب کہ اسنے گورخر کو شکار کر کے حضرت کو تحفہ دیا تھا **ف**
یعنی محرم کو زندہ شکار کا لینا درست نہین اسواسطے ہم قبول نہین کرتے معلوم ہوا کہ عذر دینی سے دعوت کا قبول نکرنا اور تحفہ پھیر دینا

1157 درست ہی **ق** اَنَسٌ لَو لَا اَنَّ مَعِيَ الْهَدْيَ لَاَحْلَلْتُ بخاری اور مسلم مین انس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر میرے
ساتھ قربانی نہوتی تو البتہ مین عمرہ کرکے حج کا احرام اوتار ڈالتا **ف** کفار کے نزدیک حج کے موسم مین عمرہ کرنا نہایت بدتھا
تو اس رسم کے دور کرنے کے واسطے جب حضرت حجۃ الوداع مین نیت حج کے مین داخل ہوئے تو اصحاب سے فرمایا کہ جسکے ساتھ قربانی نہو وہ
عمرہ کرکے احرام اوتار ڈالے پھر حج کے وقت حج کا احرام کرے اور خود حضرت نے احرام نہ اوتارا تھا بعضے صحاب کو احرام اوتارنے مین حضرت کو
1158 احرام باندھے دیکھکر تامل ہوا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی مین قربانی کے سبب سے ناچار ہوگیا نہین تو مین بھی احرام اوتار ڈالتا **ق** اَنَسٌ
لَو لَا اَنِّي اَخَافُ اَنْ تَكُوْنَ مِنَ الصَّدَقَةِ لَاَكَلْتُهَا بخاری اور مسلم مین انس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر مجکو اسکا
خوف نہوتا کہ شاید یہ کھجور زکوۃ کی ہو تو مین اوسکو کھا جاتا **ف** حضرت نے ایک کھجور راہ مین پڑی دیکھی تب یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ
1159 حقیر چیز اگر راہ مین پڑی پاوے جسکے گرجانے سے مالک کو کچھ غم نہو تو اوسکا لینا اور کھانا درست ہی **ق** اَبُو هُرَيْرَةَ لَو لَا
اَنْ يَّشُقَّ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ مَا تَخَلَّفْتُ عَنْ سَرِيَّةٍ وَّلٰكِنْ لَّا اَجِدُ حَمُوْلَةً وَّلَا اَجِدُ مَا اَحْمِلُهُمْ عَلَيْهِ وَ
يَشُقُّ عَلَيَّ اَنْ يَّتَخَلَّفُوْا عَنِّي بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر مسلمانون پر رنج نہوتا تو مین کسی لشکر کا
ساتھ نچھوڑتا ولیکن مین بار برداری اور سواری نہین پاتا اور میرے پاس وہ چیز نہین جس پر سب اصحاب کو سوار کرون اور مجھ پر رنج ہوتا ہی کہ مسلمان
مجھسے چھوٹ رہین **ف** سریہ اوس لشکر کو کہتے ہین جو نو سپاہیون سے زیادہ ہون اور حضرت اونکے ساتھ نہ تشریف لیگئے ہون یعنی
حضرت کی کمال دلی خواہش تھی کہ ہر ایک لڑائی مین شریک ہون لیکن ابتدائے اسلام مین بسبب بے اسبابی او قلت سواری کے سب اصحاب ساتھ نجا سکتے تھے
اس سبب سے حضرت بھی رک جاتے تھے اور حضرت کو بدون صحاب کے جانا اسواسطے پسند نہ آتا تھا کہ پیچھے والے جہاد کے ثواب سے محروم رہتے اس حدیث
1160 مین جہاد کی فضیلت اور رفیقون کی رعایت رکھنے کا بیان ہی **ق** اَبُو هُرَيْرَةَ لَو لَا بَنُوْ اِسْرَائِيْلَ لَمْ يَخْنَزِ اللَّحْمُ وَ
لَو لَا حَوَّاءُ لَمْ تَخُنْ اُنْثٰى زَوْجَهَا بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر بنی اسرائیل کی قوم نہوتی تو گوشت
نہ سڑتا اور اگر حوا نہوتی تو کوئی عورت اپنے خاوند سے خیانت اور بدخواہی نکرتی **ف** حضرت موسی کے ساتھ بنی اسرائیل کو من اور
سلوی اوترتا تھا اور حکم خدا یہ تھا کہ باسی نرکھا کرو ہر روز تمکو تازی شیرینی اور تازہ چڑیون کا گوشت ملا کریگا بنی اسرائیل نے حرص
کے سبب سے گوشت کو باسی رکھا اور کہا کہ اگر کل نملے تو کام آوے سو وہ سڑ گیا یعنی گوشت سڑتا ہی رکھچھوڑنے سے اور اول باسی رکھنے کی
رسم بنی اسرائیل سے نکلی تو اگر بنی اسرائیل یہ رسم نکالتے تو کوئی باسی نرکھتا تو کیونکر گوشت سڑتا اور حضرت حوا نے حضرت آدم
سے یہ خیانت کی کہ حضرت آدم کو دل سے چاہتی تھین اور ظاہر مین حضرت آدم سے کہتی تھین کہ مین تمکو نہین چاہتی یا کہ یون خیانت کی کہ حضرت آدم
1161 کو شیطان کے ورغلانے سے حضرت حوا ہی نے گیہون کھلایا یعنی عورتون مین خیانت کی خو اول حضرت حوا سے شروع ہوئی **ح** اِبْنُ عُمَرَ
لَو لَمْ تُذْنِبُوْا لَجَاءَ اللّٰهُ بِقَوْمٍ يُّذْنِبُوْنَ فَيَغْفِرُ لَهُمْ وَيُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ مسلم مین عبداللہ بن عمر رضہ سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ اگر تم گناہ نکرتے تو خدا اور قوم کو لاتا کہ وے گناہ کرتے پھر اونکو خدا بخشتا اور اونکو بہشت مین لیجاتا **ف**
اس حدیث کا مضمون دو بار ہو چکا مطلب یہ کہ اسمین دلاسا ہی اہل خوف و گنہگاران تائب کو اور اشارہ ہی کہ گناہ حکمت الہی کے مخالف
نہین تا کہ اوسکی رحمت و غفاری کی صفت ظاہر ہو اور یہ مطلب نہین کہ آدمی اپنے گناہون سے بالکل نڈر ہو جاوے کہ یہ تو صاف کفر ہی
1162 **فصل** اس فصل مین وے حدیثین ہین جنکے سرے پر لَیْتَ اور اِنْ کی لفظ ہی **ح** اُمُّ الْحُصَيْنِ الْاَحْمَسِيَّةُ اِنْ اُمِّرَ

عَلَیْکُمْ عَبْدٌ حَبَشِیٌّ مُجَدَّعٌ فَاسْمَعُوْا وَاَطِیْعُوْا مَا قَادَکُمْ بِکِتَابِ اللّٰہِ مسلم مین ام الحصین سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ اگر تمپر کیسا ہو حبشی غلام حاکم کیا جاوے تو بھی تم اوسکی اطاعت اور فرمانبرداری کیجیو جب تک تمکو قرآن پر چلاوے **ف**
یعنی اگرچہ حاکم نہایت حقیر اور نالائق ہو تو بھی احکام شرعی مین اوسکی اطاعت واجب ہی اس حاکم سے مراد وہ حاکم ہین جو خلیفہ کی طرف
سے حاکم ہوئے ہون اسواسطے کہ بادشاہ اور خلیفہ غلام نہین ہو سکتا یا غلام سے مراد آزاد غلام ہو

۱۱۶۳ **حم** جابرٌ اِنْ بِعْتَ مِنْ اَخِیْکَ
ثَمَرًا فَاَصَابَتْہُ جَائِحَۃٌ فَلَا یَحِلُّ لَکَ اَنْ تَاْخُذَ مِنْہُ شَیْئًا بِمَ تَاْخُذُ مَالَ اَخِیْکَ بِغَیْرِ حَقٍّ
مسلم مین جابر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تو نے اپنے بھائی مسلمان سے کوئی پھل بیچا پھر اوسکو کوئی آفت لگ گئی تو تجکو حلال نہین اوسکی
قیمت سے کچھ کس چیز کے بدلے لینے مسلمان بھائی کا مال ناحق لیگا **ف** امام احمد کا یہی مذہب ہی کہ جب لگنے درخت پر میوہ لگا بیچا
پھر کسی آفت سے میوہ برباد گیا تو مالک کچھ بھی قیمت مول لینے والے سے نلیوے اور امام مالک کے نزدیک تہائی قیمت کم کر دیوے اور امام اعظم
اور امام شافعی کے نزدیک اگر مالک نے سپرد کر دیا ہو تو قیمت لینا درست ہی لیکن کچھ قیمت معاف کرنا مستحب ہی اور اگر سپرد کرنے سے
پہلے میوہ برباد ہوا ہو تو کسی امام کے نزدیک قیمت لینا درست نہین

۱۱۶۴ **خ** ابْنُ عُمَرَ اِنْ تَطْعَنُوْا فِیْ اِمَارَتِہٖ فَقَدْ کُنْتُمْ
تَطْعَنُوْنَ فِیْ اِمَارَۃِ اَبِیْہِ مِنْ قَبْلُ وَاَیْمُ اللّٰہِ اِنْ کَانَ لَخَلِیْقًا لِلْاِمَارَۃِ وَاِنْ کَانَ لَمِنْ اَحَبِّ النَّاسِ
اِلَیَّ وَاِنَّ ھٰذَا لَمِنْ اَحَبِّ النَّاسِ بَعْدَہٗ یَعْنِیْ اُسَامَۃَ بْنَ زَیْدٍ بخاری مین عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا اگر
تم اب طعنہ دیتے ہو اسامہ بن زید کی سرداری مین سو البتہ تم تو اوسکے باپ کی یعنی زید کی سرداری مین بھی طعنہ دیتے تھے اور قسم خدا کی زید سرداری کے
لائق تھا اور تھا سب لوگون سے وہ مجکو زیادہ پیارا تھا اور البتہ یہ اسامہ اوسکے بعد سب لوگون سے میرے نزدیک زیادہ تر پیارا ہی **ف** زید حضرت کے
آزاد غلام تھے اونکو حضرت نے لشکر کا سردار کر کے شام مین بھیجا تھا جب وہ وہان شہید ہوئے تب حضرت نے اونکے بیٹے اسامہ کو سردار لشکر کیا
کہ اپنے باپ کا بدلا لیوے اور اوسکو تسکین حاصل ہو تو بعضے لوگون نے اونکی سرداری مین کچھ تامل کیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے اسامہ
اور اونکے باپ زید کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی کہ حضرت کے محبوبون مین داخل ہوئے

۱۱۶۵ **خ** ابْنُ عُمَرَ اِنْ دُعِیْتُمْ اِلٰی کُرَاعٍ فَاَجِیْبُوْا
بخاری مین عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تم دعوت مین صرف بکری کے پانون کی نلی کی طرف بلائے جاؤ تو بھی قبول کرو **ف**
یعنی دعوت قبول کرنا واجب ہی اگرچہ نہایت حقیر اور ناچیز کھانا ہووے

۱۱۶۶ **خ** اَلْبَرَاۗءُ بْنُ عَازِبٍ اِنْ رَاَیْتُمُوْنَا تَخْطَفُنَا الطَّیْرُ فَلَا
تَبْرَحُوْا مَکَانَکُمْ حَتّٰی اُرْسِلَ اِلَیْکُمْ وَاِنْ رَاَیْتُمُوْنَا وَطِئْنَاھُمْ فَلَا تَبْرَحُوْا حَتّٰی اُرْسِلَ اِلَیْکُمْ
قَالَہٗ یَوْمَ اُحُدٍ لِعَبْدِ اللّٰہِ بْنِ جُبَیْرٍ وَّاَصْحَابِہٖ وَکَانُوْا خَمْسِیْنَ رَجُلًا بخاری مین براء بن عازب رض سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تم ہمکو دیکھو کہ چڑیان ہمکو اچک لیگئین تو بھی تم اپنے مکان سے نہ ہٹیو جبتک کہ مین تمکو نہ بلا بھیجون اور اگر تم ہمکو دیکھو کہ
ہمنے اون کافرون کو اپنے قدمون سے کچل ڈالا تو بھی تم اپنے مکان سے نہٹیو جبتک کہ مین تمکو نہ بلا بھیجون یعنی خواہ ہماری شکست ہو خواہ فتح تم
اپنے مکان سے بدون بلائے نہٹیو یہ حضرت نے جنگ احد کے دن عبد اللہ بن جبیر اور اونکے ساتھیون سے جو پچاس جوان تھے فرمایا **ف**
جنگ احد مین حضرت نے کافرون کا سامنا کیا اور احد کے پہاڑ کو پشت پر دیا اور پہاڑ کے ناکے پر پچاس تیر انداز جنکے سردار عبد اللہ بن جبیر تھے
متعین کرکے اون سے یہ حدیث فرمائی اول جب مسلمانون نے حملہ کیا کافرون کی شکست ہوئی لوٹ شروع ہو گئی جو ناکے پر تیر انداز تھے کافرون کی
شکست دیکھ کے وہ بھی لوٹنے لگے سردار کا کہنا نمانا جب ناکا خالی ہو گیا کافر ادھر سے مسلمانون پر ٹوٹ پڑے بسبب شامت نافرمانی کے

۱۱۶۷ اسلام کی شکست ہوئی **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ وَ زَيْدُ بْنُ خَالِدٍ الْجُهَنِيُّ اِنْ زَنَتْ فَاجْلِدُوْهَا ثُمَّ اِنْ زَنَتْ فَاجْلِدُوْهَا ثُمَّ اِنْ زَنَتْ فَاجْلِدُوْهَا ثُمَّ بِيْعُوْهَا وَلَوْ بِضَفِيْرٍ يَعْنِي الْاَمَةَ غَيْرَ الْمُحْصَنَةِ بخاری و مسلم مین ابوہریرہ اور زید بن خالد سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر بے خاوند والی لونڈی حرام کاری کرے تو اوسکو کوڑے مار پھر اگر حرام کرے تو اوسکو کوڑے مار پھر اگر حرام کرے تو بھی کوڑے مار پھر چوتھی بار اوسکو بیچ ڈالو بالون کی رسی ہی کے ساتھ سہی **ف** یعنی تین بار اگر لونڈی حرام کرے تو اوسکو سزا دیوے چوتھی بار اوسکو بیچ ڈالے اگرچہ کمتر قیمت پاوے جیسے بالون کی رسی ہندوستان مین کیا بد رسم ہوگئی ہی کہ لونڈیان حرام کرتی ہین اور لڑکے جنتی ہین ذرا غیرت مالک کچھ خیال نہین کرتے اپنے اوپر وبال لیتے ہین اونکا نکاح کر دیتے ہین نہ اونکو بیچ ڈالتے ہین اسکی جوابدہی اور عذاب قیامت مین مالکون کی گردن پر ہوگا

۱۱۶۸ **ق** اِبْنُ عَبَّاسٍ اِنْ شِئْتِ صَبَرْتِ وَلَكِ الْجَنَّةُ وَاِنْ شِئْتِ دَعَوْتُ اللّٰهَ اَنْ يُعَافِيَكِ **قَالَهُ** لِامْرَأَةٍ كَانَتْ تُصْرَعُ بخاری و مسلم مین عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تو چاہے تو صبر کر اور تجھکو بہشت ملیگی اور اگر تو چاہے تو مین دعا کرون اللہ تجھکو چنگا کر دیوے یہ حضرت نے اوس عورت سے فرمایا جو مرگی کی بیماری سے گر پڑتی تھی **ف** عطا سے روایت ہی کہ عبداللہ بن عباس نے کہا کہ دیکھو یہ سیاہ عورت بہشتی ہی حضرت سے اوسنے کہا تھا کہ یا حضرت دعا کیجیے کہ میری مرگی دور ہووے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی پھر اس عورت نے کہا کہ مینے بیماری قبول کی اور صبر اختیار کیا لیکن یہ دعا کیجیے کہ مرگی کے وقت میرا بدن نہ کھل جایا کرے حضرت نے دعا کی چنانچہ اوسکا بدن اوس حالت مین ہرگز نہ کھلتا تھا معلوم ہوا کہ بیماری اور مصیبت مین صبر کرنے کا بدلا بہشت ہی

۱۱۶۹ **ق** عَائِشَةُ اِنْ شِئْتَ فَصُمْ وَاِنْ شِئْتَ فَاَفْطِرْ **قَالَهُ** لِحَمْزَةَ بْنِ عَمْرٍو الْاَسْلَمِيِّ وَسَاَلَهُ عَنِ الصِّيَامِ فِي السَّفَرِ وَكَانَ يَسْرُدُ الصَّوْمَ بخاری و مسلم مین حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تیرا جی چاہے تو روزہ رکھ اور اگر تو چاہے تو روزہ نہ رکھ یہ حضرت نے حمزہ بن عمرو اسلمی سے فرمایا اوسنے سفر مین روزہ رکھنے کا مسلہ پوچھا تھا اور اوسکی عادت تھی کہ برابر روزے رکھتا رہتا تھا **ف** معلوم ہوا کہ سفر مین روزہ رکھنا اور نہ رکھنا دونون درست ہی

۱۱۷۰ **خ** اِبْنُ عُمَرَ اِنْ قُتِلَ زَيْدٌ فَجَعْفَرٌ وَاِنْ قُتِلَ جَعْفَرٌ فَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَوَاحَةَ **قَالَهُ** حِيْنَ اَمَّرَ فِي غَزْوَةِ مُؤْتَةَ زَيْدَ بْنَ حَارِثَةَ بخاری مین عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر زید مارا جاوے تو جعفر طیار سردار ہی اور اگر جعفر بھی مارا جاوے تو عبداللہ بن رواحہ سردار ہی یہ حضرت نے فرمایا جب کہ جنگ موتہ مین زید بن حارثہ کو سردار کیا تھا **ف** حضرت کے ایلچی کو حاکم شام نے مار ڈالا تھا اسواسطے حضرت نے آٹھوین سال ہجرت کے موتہ پر جو ولایت شام کا ایک شہر ہی ہزار آدمی کا لشکر بھیجا اونکا سردار زید بن حارثہ کو کیا پھر یہ حدیث فرمائی چنانچہ تینون سردار شہید ہوگئے پھر مسلمانون نے مشورہ کر کے خالد بن ولید کو سردار بنایا سو خدا نے اونکی تدبیر سے فتح نصیب کی معلوم ہوا کہ ایک لشکر کے کئی سردار رجعت بہ جعت مقرر کرنا درست ہی جس طرح بالفعل انگریزون مین معمول ہی کہ اسمین اگر اول سردار مارا جاوے تو فوج نہین بگڑتی کہ دوسرا قائم مقام ہوجاتا ہی اور معلوم ہوا کہ اجماع مسلمین حجت ہی جسکو مسلمان اپنا سردار بناوین وہ خدا اور رسول کو پسند ہی جیسا کہ صحابہ نے خالد کو سردار مقرر کیا اور حضرت نے اوسکو پسند کیا اور اوسپر کچھ انکار نکیا اسی طرح صدیق اکبرؓ کی خلافت صحابہ کی صلاح اور مشورے سے ہوئی تو صاف معلوم ہوا کہ مرضی خدا اور رسول کے موافق یہ کام ہوا علاوہ اسکے بہت احادیث مین صدیق اکبرؓ کی خلافت کا اشارہ اور صراحت بھی موجود ہی تو گویا اجماع اور حدیث ملکر نور علی نور ہوگئی

۱۱۷۱ **ق** جَابِرٌ اِنْ كَانَ عِنْدَكَ مَاءٌ بَاتَ فِي شَنَّةٍ وَاِلَّا كَرَعْنَا بخاری و مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تیرے پاس رات بسا پانی مشک مین ہو تو سب سے بہتر اور نہین تو ہم مونہہ لگا کر نہر سے پانی پی لیوین **ف**

فضیلت صبر

حضرت ایک انصاری صحابی کے باغ مین تشریف لیگئے وہ اپنے باغ کو سینچتا تھا حضرت نے یہ حدیث فرمائی سو اوس انصاری نے سرد پانی مین دودھ ملاکر
حضرت کو پلایا معلوم ہوا کہ پانی وغیرہ کا سوال کرنا منع نہین اور ثابت ہوا کہ باسی پانی حضرت کو نہایت پسند تھا اور عاجزی کی راہ سے
۱۱۷۲ جاری پانی کو مونہہ لگا کر پینا سنت ہی **ق** جَابِرٌ اِنْ كَانَ فِيْ شَيْءٍ مِّنْ اَدْوِيَتِكُمْ خَيْرٌ فَفِيْ شُرْطَةِ مِحْجَمٍ اَوْ شَرْبَةٍ
مِّنْ عَسَلٍ اَوْ لَذْعَةٍ بِنَارٍ بخاری اور مسلم مین جابر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تمہاری دواؤن مین سے کسی دوا مین بہتری اور شفا
ہی تو سینگی کے پچھنون مین اور شہد کے پینے مین اور آگ سے داغنے مین بھی شفا ہی **ف** اسواسطے کہ اگر خونی بیماری ہی تو اوسکا علاج
پچھنے لگانا ہی اور اگر سواد کی کثرت ہی تو شہد سے اسہال کرنا چاہیے اور اگر مادہ جلد کے نیچے جم گیا ہی تو داغنا اوسکی تدبیر ہی اس حدیث مین
تمام فن طب کی علاج کا مجمل قاعدہ فرمایا عبد اللہ بن عمر رض سے ابن ماجہ مین روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہار منہ پچھنے لگانا بہتر ہی اور پچھنے لگانے
سے یعنی پس سر عقل اور حافظہ زیادہ ہوتا ہی اور خون نکالنا دوشنبے اور سہ شنبے اور پنجشنبے کو بہتر ہی اور ہفتے اور یکشنبے اور چہارشنبے اور
جمعے مین منع ہی لیکن بخاری مین حدیث ہی کہ حضرت نے داغنے سے منع کیا اور مسلم مین روایت ہی کہ جنگ خندق مین سعد بن معاذ کے ہاتھ مین
ہفت اندام رگ پر تیر لگا تو خون نہ بند ہوتا تھا حضرت نے اوس رگ کو اپنے ہاتھ سے داغا اور حضرت کے اصحاب مین بھی داغنے کا معمول تھا تو علماے
حدیث نے کہا ہی کہ جب تک اور علاج ممکن ہو تو داغنا درست نہین کہ اسمین تکلیف اور خطرہ ہی اور جسوقت کہ بیماری نہایت سخت ہو اور سواے
۱۱۷۳ داغنے کے کوئی علاج کارگر نہوتا ہو اوس وقت مین داغنا درست ہی **م** جَابِرٌ اِنْ كِدْتُّمْ اٰنِفًا لَتَفْعَلُوْنَ فِعْلَ فَارِسَ
وَالرُّوْمِ يَقُوْمُوْنَ عَلٰى مُلُوْكِهِمْ وَهُمْ قُعُوْدٌ فَلَا تَفْعَلُوْا ائْتَمُّوْا بِاَئِمَّتِكُمْ اِنْ صَلّٰى قَائِمًا فَصَلُّوْا قِيَامًا
وَاِنْ صَلّٰى قَاعِدًا فَصَلُّوْا قُعُوْدًا **قَالَهٗ** حِيْنَ صَلّٰى قَاعِدًا وَالنَّاسُ خَلْفَهٗ قِيَامٌ فَاَشَارَ اِلَيْهِمْ فَقَعَدُوْا فَلَمَّا
سَلَّمَ قَالَ مسلم مین جابر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ حال یون تھا کہ تم ابھی قریب تھے کہ فارسیون اور رومیون کا سا کام کرتے
وے لوگ اپنے بادشاہون پاس کھڑے رہتے ہین اور اونکے بادشاہ بیٹھے رہتے ہین سو ایسا نکیا کرو فرمانبرداری کیا کرو اپنے امامون کی
اگر امام کھڑے ہوکر نماز پڑھے تو تم بھی کھڑے نماز پڑھو اور اگر وہ بیٹھے نماز پڑھے تو تم بھی بیٹھے نماز پڑھو یہ حضرت نے فرمایا جب کہ بیماری کے
سبب سے بیٹھے نماز پڑھی اور صحابہ پیچھے کھڑے تھے پھر حضرت نے اونکو بیٹھ جانے کا اشارہ کیا تو وے بیٹھ گئے جب حضرت نے سلام پھیرا تو یہ
حدیث فرمائی **ف** بعضون کے نزدیک اس حدیث پر عمل ہی اور اکثر امامون کے نزدیک یہ حدیث منسوخ ہی اسواسطے کہ حضرت نے
مرض الموت مین بیٹھکر امامت کی اور صحابہ نے پیچھے کھڑے ہوکر نماز پڑھی معلوم ہوا کہ نماز مین اشارہ کرنا نماز کو نہین توڑتا اور معلوم ہوا
کہ سردار کے روبرو دست بستہ کھڑے ہونا جیسا کہ معمول ہی درست نہین لیکن محافظت کے واسطے کھڑے ہونا اور بڑے ادب لوگون کے
۱۱۷۴ بتانے کے واسطے درست ہی **م** مُعَيْقِيْبُ بْنُ اَبِيْ فَاطِمَةَ اِنْ كُنْتَ لَا بُدَّ فَاعِلًا فَوَاحِدَةً مسلم مین معیقیب بن
ابی فاطمہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تو ضرور ہی کرنے والا ہو تو ایکبار کر **ف** ایک شخص نماز مین سجدہ کرنے کے وقت
سجدہ گاہ سے پتھریان ہٹانے لگا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اول تو یہ کام نماز مین بہتر نہین اور اگر تجھکو نہایت ہی ضرورت ہو
۱۱۷۵ تو ایکبار کا مضایقہ نہین ہی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کمتر کام اگرچہ نماز کے مخالف ہو تو نماز کو نہین توڑتا **خ** جُبَيْرُ بْنُ مُطْعِمٍ
اِنْ لَّمْ تَجِدِيْنِيْ فَاْتِيْ اَبَا بَكْرٍ **قَالَهٗ** لِامْرَاَةٍ اَمَرَهَا اَنْ تَرْجِعَ اِلَيْهِ فَقَالَتْ اَرَاَيْتَ
اِنْ جِئْتُ وَلَمْ اَجِدْكَ بخاری مین جبیر بن مطعم رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تو مجھکو نپاوے تو ابوبکر رض پاس آئیو یہ حضرت نے

اوس عورت سے کہا جسے فرمایا تھا کہ ہمارے پاس دوسری بار پھر آنا تب اوسنے کہا کہ بھلا بتلائیے تو کہ اگر مین آؤن اور حضرت کو نپاؤن
ف یعنی اگر مین آؤن اور حضرت کو نپاؤن یعنی اگر حضرت کا انتقال ہوگیا ہو تو کیا کرون حضرت نے فرمایا کہ ابی بکر کے پاس آنا جو مین
۱۱۷۶ کرتا ہون سو وہ کریگا علمانے کہا ہی کہ اس حدیث مین صدیق اکبر کی خلافت کا صاف اشارہ ہی ق عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ اِنْ نَزَلْتُمْ
بِقَوْمٍ فَاَمَرُوْا لَكُمْ بِمَا يَنْبَغِي لِلضَّيْفِ فَاقْبَلُوْا فَاِنْ لَمْ يَفْعَلُوْا فَخُذُوْا مِنْهُمْ حَقَّ الضَّيْفِ الَّذِي يَنْبَغِي
لَهُمْ بخاری اور مسلم مین عقبہ بن عامر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تم اوترو کسی قوم مین پھر وے تمہارے واسطے سامان
کردین جیساکہ مہمان کے واسطے چاہیے تو تم قبول کرو اور اگر وے نکرین تو تم اونسے مہمانی کا حق جیساکہ اونکو چاہیے لیلو ف بعضے کا قول ہے
حضرت نے صلح کی تھی تو اوس صلح مین یہ قول قرار بھی ہوا تھا کہ اگر مسلمان تمہارے ملک مین آوین جاوین تو اونکی ضیافت اور مہمانداری کیجیو تو اس
حدیث مین وہی لوگ مراد ہین اور یہ مطلب نہین کہ مسافر بجبر اور زبردستی مسلمانون سے اپنی مہمانی مانگے ہان یہ البتہ ہی کہ مہمانداری کرنا مستحب ہی
۱۱۷۷ ھ اَنَسٌ اِنْ يَعِشْ هٰذَا الْغُلَامُ فَعَسٰى اَنْ لَا يُدْرِكَهُ الْهَرَمُ حَتّٰى تَقُوْمَ السَّاعَةُ مسلم مین انس رض سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ اگر یہ لڑکا زندہ رہا تو اسکو بڑھاپا نہ آنے پاویگا کہ تمہاری قیامت قائم ہوجاویگی یعنی تمہاری موت کی ساعت آپہونچے گی
ف جنگلی لوگون نے حضرت سے پوچھا کہ قیامت کب آویگی اوس قوم مین ایک چھوٹا لڑکا تھا اوسکی طرف اشارہ کرکے یہ حدیث فرمائی یعنی
یہ لڑکا بڈھا نہونے پاویگا کہ تم سب مرجاؤگے تو تمہارے حق مین گویا قیامت آگئی مثل مشہور ہی کہ اگر اپنی جان نہین تو گویا سارا جہان نہین ان لوگون نے
حقیقی قیامت کا سوال کیا حضرت نے مجازی قیامت کا جواب دیا اسواسطے کہ اگر فرماتے کہ مین قیامت کا وقت نہین جانتا تو جنگلی جاہل بد اعتقاد
۱۱۷۸ ہوجاتے کہ کیسا پیغمبر ہی کہ قیامت کو نہین جانتا ہی ق عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اِنْ يَكُنْ هُوَ فَلَنْ تُسَلَّطَ عَلَيْهِ وَاِنْ لَمْ يَكُنْ هُوَ فَلَا خَيْرَ
فِي قَتْلِهِ یعنی ابن صَيَّادٍ بخاری اور مسلم مین عمر فاروق رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر ابن صیاد حقیقت مین دجال ہی تو تجکو اوسپر قابو نملیگا
اور اگر ابن صیاد دجال نہین تو اوسکے قتل کرنے مین تجکو کچھ بہتری نہین ف ابن صیاد مدینے مین یہودی کا لڑکا تھا عجیب غریب اوسکے
حالات تھے لڑکون مین کھیلتا تھا کہ حضرت وہان ہوکر نکلے سب لڑکے بھاگ گئے وہ نہ بھاگا حضرت نے اوس سے فرمایا کہ تو میری پیغمبری کی گواہی دیتا ہی
اوسنے کہا ہان اور تم میری پیغمبری کے گواہ ہو بعضے صحاب کو گمان تھا کہ شاید یہی دجال ہی اسواسطے عمر فاروق رض نے حضرت سے کہا کہ اگر حکم ہو تو مین
اسکی گردن کاٹون تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اگر یہی حقیقت مین دجال ہی تو اسکو نہ مار سکیگا اسواسطے کہ دجال کی موت حضرت عیسی کے
۱۱۷۹ ہاتھ سے مقدر ہی اور اگر یہ دجال نہین ہی تو اوس بیچارے کے مارنے مین کیا فائدہ ہی ھ ابْنُ عَبَّاسٍ لَئِنْ بَقِيْتُ اِلٰى قَابِلٍ
لَاَصُوْمَنَّ التَّاسِعَ مسلم مین عبداللہ بن عباس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر مین اگلے سال تک زندہ رہا تو نوین تاریخ کا بھی
ضرور روزہ رکھونگا ف حضرت شروع مین عاشورے کا یعنی محرم کی دسوین تاریخ کا روزہ رکھتے تھے جب مدینے مین رمضان کے روزے
فرض ہوئے تو اوسکی فرضیت منسوخ ہوگئی مستحب جانکر رکھتے تھے صحابہ نے کہا کہ یہود بھی اس دن کا روزہ رکھتے ہین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی
یعنی اگر مین زندہ رہا تو اگلے محرم مین نوین اور دسوین دو تاریخ کا روزہ رکھونگا تاکہ یہود کی مشابہت نہو پھر اوسی سال قبل محرم کے حضرت کا
۱۱۸۰ انتقال ہوا اسی حدیث سے بعضے علمانے کہا ہی کہ نفل کا ایک روزہ رکھنا مکروہ ہی ھ اَنَسٌ لَئِنْ صَدَقَ لَيَدْخُلَنَّ الْجَنَّةَ قَالَهُ
لِضِمَامِ بْنِ ثَعْلَبَةَ مسلم مین انس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر سچا ہی تو مقرر بہشت مین جاویگا یہ حضرت نے ضمام بن ثعلبہ کے حق مین
فرمایا ف صحابہ بیٹھے تھے کہ ایک شخص آیا ضمام بن ثعلبہ اوسکا نام تھا اوسنے اسلام کے فرض حکم پوچھے حضرت نے اوسکو پانچون وقت کی

فرض نماز اور رمضان کے روزے اور حج اور زکوٰۃ بتلائے تو اوسنے کہا اوس خدا کی قسم جسنے تجھکو سچا پیغمبر کیا کہ مین اسمین نہ زیادتی کرونگا نہ کمی جب وہ گیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی ضمام کے کلام کا یہ مطلب نہیں کہ سوا فرض کے مین سنت اور نفل نہ کرونگا بلکہ یہ مطلب کہ فرض چیزون مین کچھ زیادتی اپنی طرف سے نہ کرونگا اور دوسری وجہ یہ ہی کہ وہ شخص اپنی قوم کی طرف سے ایلچی ہو کر آیا تھا تو مطلب کہ اپنی قوم کو ان پیغام رسانی مین میری طرف سے کچھ کمی زیادتی نہوگی جیسا کہ حضرت سے سنا ہی ویسا ہی اون سے کہونگا

١١٨١ ھ ابو ھریرۃ لَئِنْ کُنْتَ کَمَا قُلْتَ فَکَاَنَّمَا تُسِفُّهُمُ الْمَلَّ وَلَا یَزَالُ مَعَكَ مِنَ اللهِ ظَهِیْرٌ عَلَیْهِمْ مَا دُمْتَ عَلٰی ذٰلِكَ قَالَهٗ لِرَجُلٍ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللهِ اِنَّ لِیْ قَرَابَةً اَصِلُهُمْ وَیَقْطَعُوْنَنِیْ وَاُحْسِنُ اِلَیْهِمْ وَیُسِیْئُوْنَ اِلَیَّ وَاَحْلُمُ عَنْهُمْ وَیَجْهَلُوْنَ عَلَیَّ مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر حقیقت مین تو ایسا ہی ہی جیسا کہ تونے کہا تو گویا تو اونکے مونہہ پر جلتی راکھ ڈالتا ہی اور ہمیشہ خدا کی طرف سے تیرے ساتھ ایک مددگار فرشتہ رہیگا کہ تجھکو اونپر غالب رکھیگا جب تک کہ تو اس حالت پر رہیگا یہ حضرت نے اوس مرد سے کہا جسنے یون کہا تھا کہ یا رسول اللہ میرے رشتہ دار ہین کہ مین تو اون سے سلوک کرتا ہون اور وے مجھسے برادری کا حق کاٹتے ہین اور مین اونسے احسان کرتا ہون اور وے مجھسے برائی کرتے ہین اور مین اون سے غمخوری کرتا ہون اور وے مجھسے جہالت کرتے ہین گالیان دیتے ہین **ف** یعنی اگر حقیقت حال یون ہی ہی تو وے لوگ تیرے ساتھ بدسلوکی کرنے سے دوزخ مین پڑینگے کہ باوجود تیرے احسانات اور غمخوری کے کچھ برادری کا حق نہین ادا کرتے اور اس سے خاطر جمع رکھہ کہ تو اس غمخواری اور احسان سے اونکے سامنے دنیا مین کبھی ذلیل اور بے عزت نہوگا اسواسطے کہ خدا کی طرف سے تیری مددگاری کو فرشتہ مقرر رہیگا بشرطیکہ تو اسی حالت پر قائم رہے اس حدیث سے برادر پروری اور غمخوری کی نہایت خوبی ثابت ہوئی

فصل اس فصل مین وے حدیثین ہین جنکے سر پر خیر کی لفظ ہی

١١٨٢ **ق** حَکِیْمُ بْنُ حِزَامٍ خَیْرُ الصَّدَقَةِ مَا کَانَ عَنْ ظَهْرِ غِنًی بخاری اور مسلم مین حکیم بن حزام رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بہتر خیرات جو مالدار سے ہو **ف** یعنی قرضدار یا محتاج کو خیرات کرنا منع نہین و سکو واجب ہی کہ اول قرض ادا کرے اور اپنے اہل و عیال کی خبرگیری کرے کیا اونکا حق فقیرون کے حق پر مقدم ہی خیرات کرنا تو مالدار کو چاہیے جسکا مال حاجت شرعی سے زیادہ ہو

١١٨٣ **ق** اِبْنُ مَسْعُوْدٍ خَیْرُ النَّاسِ قَرْنِیْ ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَهُمْ ثُمَّ یَجِیْءُ قَوْمٌ تَسْبِقُ شَهَادَةُ اَحَدِهِمْ یَمِیْنَهٗ وَیَمِیْنُهٗ شَهَادَتَهٗ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن مسعود رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا سب لوگون سے بہتر میرے زمانے کے لوگ ہین یعنی اصحاب پھر وے لوگ بہتر ہین جو صحابہ سے ملے ہوئے ہین اور اونکے شاگرد اور صحبت دیدہ ہین یعنی تابعین پھر وے لوگ بہتر ہین جو تابعین سے ملے ہوئے اور اونکے ہم صحبت ہین یعنی تبع تابعین پھر ان تین زمانے کے بعد وے لوگ آوینگے جنکی گواہی قسم پر شتابی کرے گی اور قسم گواہی پر شتابی کرے گی یعنی دروغ فاش ہوگا بے صلی اور بے دیانتی کے سبب سے ناحق بیفائدہ قسمین کھاوینگے اور بے حاجت گواہی دینگے **ف** جلال الدین سیوطی نے بخاری کی شرح مین کہا ہی کہ قرن ایک زمانے کے ہم عصر اور ہم وضع لوگونکا نام ہی بعضے کہتے ہین کہ ساٹھہ برس کا قرن ہوتا ہی اور بعضون کے نزدیک سو برس کا لیکن صحیح بات تو یہ ہی کہ قرن کی مدت کچھہ مقرر نہین ہی حضرت اور صحابہ کا زمانہ ابتدائے نبوت سے اخیر صحابی کی موت تک ایک سو بیس برس کا تھا اور تابعین کا زمانہ ایک سو ستر مین آخر ہوا اور تبع تابعین کا زمانہ دو سو بیس ہجری تک تمام ہو چکا سو اسی وقت مین نہایت بدعتین ظاہر ہوئین اور فرقہ معتزلہ نے زبان درازی شروع کی اور حکمت کا علم یونانی زبان سے عربی مین ترجمہ ہوا اوسکو دریافت کر کے کچے مسلمانون کے عقیدے بگڑ گئے اور علما اہل سنت پر بادشاہون کی زیادتیان شروع ہوئین غرض کہ اسلام مین بڑی مصیبت پڑی اور دین و دولت پلٹ گیا اور ہمیشہ

دین مین نئی ہوتی گئی اب تک سو جیسا کہ حضرت نے فرمایا تھا ویسا ہی ہوا **ف** اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ حضرت کے بعد
حضرت کی صحبت کی برکت سے تین زمانون تک خیریت غالب رہیگی بعد اوسکے شر غالب ہوگا اور خیریت کم ہو جاوےگی اور یہ مطلب نہین کہ بالکل
خیریت نرہیگی اسواسطے کہ امت محمدی قیامت تک سب کے سب بالکل کبھی نہ گمراہ ہو جاوینگے بلکہ ہر زمانے مین کچھ اہل حق قائم رہینگے اگرچہ
اہل باطل بکثرت ہون اسیواسطے اہل سنت کا یہ قاعدہ ہی کہ جو قول اور فعل صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین کے زمانے مین بے رد اونکے تکرار رائج تھا وہ حق ہی
اوسکو قبول کیا چاہیے اور جو قول اور فعل اون تین زمانون مین نہ دفعۃ رائج تھا وہی بدعت ہی اوسکو ہرگز نہ قبول کیا چاہیے کہ اوسمین صریح
دین کی بربادی ہی اگر عاقل آدمی اس قاعدہ کو خوب سمجھے تو جتنی بدعتین کہ جہان مین ہو چکین ہین اور ہونگی بخوبی اونکی برائی اور گمراہی بوجھ جاوے

۱۱۸۴ **م** ابو ہریرۃ خیر امتی القرن الذی بعثت فیہ ثم الذین یلونہم قال ابو ہریرۃ واللہ اعلم
اذکر الثالث ام لا ثم یخلف قوم یحبون السمانۃ یشہدون قبل ان یستشہدوا مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا سب میری امت سے بہتر وہ زمانہ ہی جسمین مین پیغمبر ہوا یعنی اصحاب کا زمانہ پھر اصحاب کے بعد وے لوگ بہتر ہین جو
اون سے ملے ہوے اور اونکی صحبت والے ہین یعنی تابعین ابو ہریرہ رض نے کہا کہ خدا ہی خوب جانتا ہی کہ حضرت نے تیسرے زمانے کو بہتر کہا یا نہین حضرت نے فرمایا
پھر وے لوگ باقی رہ جاوینگے جو فربہی اور موٹاپے کو دوست رکھینگے گواہی دینگے بدون گواہی مانگے **ف** یعنی اونکو خوف خدا اور
خوف قیامت نرہیگا جو ایمان اور نیک عمل سے روح کی صفائی کرین بلکہ آخرت کو بھول کے دنیا کی ریاست اور سامان کو کمال جانینگے
ریاضت اور محنت چھوڑ کر بدن کی آرایش اور تازگی مین مشغول ہو کر بندہ شکم ہو جاوینگے جیسا کہ اس زمانے کا حال ہی اور جھوٹھ بولنے کی کچھ
پروا نکرینگے ناحق گواہی دینے کو طیار ہونگے بدون خواہش مدعی اور حاکم کے گواہی پر مستعد ہونگے اس حدیث کا اور پہلی حدیث کا ایک سا مطلب ہی
خلاصہ مطلب کہ جب زمانہ بگڑا اور شر غالب ہوا تو کسی کے قول و فعل کا اعتبار نرہا تو دینداروں کو لازم ہی کہ سوا صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین
کے کسیکی رسم اور راہ کو قبول نکرین امام اعظم اور امام مالک اور امام شافعی اور امام احمد بن حنبل تابعین اور تبع تابعین کے زمانے مین تھے دین کا بوجھنا
اونکی محنتون کے سبب سے مسلمانون کو آسان ہوگیا اسواسطے کہ وے خیر القرون مین داخل تھے اسیواسطے اہل سنت نے دین کے سمجھنے مین اونکو اپنا
پیشوا بنایا

۱۱۸۵ **ق** انس خیر دور الانصار بنو النجار ثم بنو عبد الاشہل ثم بنو الحارث بن الخزرج
ثم بنو ساعدۃ وفی کل دور الانصار خیر بخاری اور مسلم مین انس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سب انصار کے محلون سے
نجار کی اولاد کا محلہ بہتر اونکے بعد عبد الاشہل کی اولاد بہتر اونکے بعد حارث بن خزرج کی اولاد بہتر اونکے بعد ساعدہ کی اولاد بہتر اور انصار کے
سب محلون مین خیر اور خوبی ہی **ف** مدینے مین انصار ہی صحابہ کے بہت محلے اور احاطے تھے حضرت کی مدد سب نے کی اسواسطے سب کی مجمل
تعریف کی مگر جن لوگون سے زیادہ تر جان نثاری ہوئی اونکے علحدہ علحدہ نام لیکر خوبی بیان کی

۱۱۸۶ **م** ابو ہریرۃ خیر صفوف الرجال
اولہا و شرہا آخرہا و خیر صفوف النساء آخرہا و شرہا اولہا مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ مردون کی صفونمین پہلی صف بہتر ہی اور بری صف پچھلی صف ہی اور عورتون کی صفون مین بہتر پچھلی صف ہی اور بری پہلی
صف ہی **ف** حضرت کے وقت مین مرد اور عورتین جماعت کی نماز مین شریک ہوتے تھے اول مردون کی صفین ہوتی تھین بعد اوسکے
عورتون کی سو فرمایا کہ مردون کی صفون مین اول صف بہتر اسواسطے کہ وے جلدی حاضر ہوئے امام سے قریب عورتون سے نہایت دور رہے اور پچھلی
صف کو برا فرمایا اسواسطے کہ وے دیر کر نماز مین آئے امام سے دور پڑے عورتون سے قریب ہوئے حالانکہ مرد عورت سے متصل ہونے مین فساد کا

خوف ہی اور عورتون کی صفون مین پہلی صف کو برا فرمایا اور پچھلی کی تعریف کی اسواسطے کہ پہلی صف مردون سے قریب ہی اور پچھلی ان سے دور نہین اسیسے پچھلی صف مردون کی صف سے دور ہی اور اوسمین پردہ پوشی نہایت ہی معلوم ہوا کہ عورت مرد کو نظر روکنا لازم ہی اور دونکا ایک مقام پر متصل ہونا نہ چاہیے

1187 خ جَابِرٌ خَيْرُكُمْ اَحْسَنُكُمْ قَضَاءً بخاری مین جابر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم لوگون مین بہتر آدمی وہ ہی جو قرض ادا کرنے مین بہتر ہو **ف** جابر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے ایک شخص سے نوجوان کم عمر اونٹ قرض لیا جب بیت المال مین زکوۃ کے اونٹ آئے حضرت نے جابر رض سے فرمایا کہ اوسکا قرض ادا کر جابر نے کہا کہ یا حضرت اوسکا اونٹ کم عمر کم قیمت تھا اور یہ اونٹ قیمتی ہین حضرت نے فرمایا کہ قیمتی ہی اونٹ اوسکو دیکھر یہ حدیث فرمائی یعنی کشادہ چشمی سے قرض ادا کرنے مین مستحب ہی اور اس طرح کے قرض مین زیادہ دینا سود مین داخل نہین اسواسطے کہ سود مین زیادہ لینا شرط کر لیتے ہین اور یہان شرط نتھا حضرت نے اپنی طرف سے احسان کیا علاوہ اسکے بیاج وزن اور پیمانے والی چیزون مین ہوتا ہی جاندار مین کمی بیشی بیاج نہین

1188 خ عُثْمَانُ وَعَلِيٌّ خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَهٗ بخاری مین حضرت عثمان رض اور علی مرتضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا تم لوگون مین وہ بہتر ہی جو خود قرآن کو سیکھے اور غیرون کو سکھلاوے **ف** خواہ روان پڑھے اور قرات کے قاعدے سیکھے اور سکھلاوے خواہ قرآن کے معانی اور مطالب اور احکام خود بوجھے اور لوگون کو بتاوے لیکن ہان یہ البتہ ہی کہ مطلب کی بوجھ صرف لفظ سے زیادہ تر افضل ہی کہ غرض از تنزیل قرآن تہذیب نفوس ست نہ محض ترتیل حروف

1189 **ق** ابُوْهُرَيْرَةَ خَيْرُ نِسَاءٍ رَكِبْنَ الْاِبِلَ نِسَاءُ قُرَيْشٍ اَحْنَاهُ عَلٰى وَلَدٍ فِيْ صِغَرِهٖ وَاَرْعَاهُ عَلٰى زَوْجٍ فِيْ ذَاتِ يَدِهٖ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو عورتین کہ اونٹ کی سواری کرتی ہین اون مین قریش کی عورتین بہتر ہین یعنی سب عرب کی عورتون مین قوم قریش کی عورتین بہتر ہین نہایت مہربان چھوٹے لڑکون پر اور بڑی نگہبان اپنے خاوند کے مال کی **ف** ام ہانی علی مرتضی کی بہن بیوہ ہوگئی تھین حضرت نے چاہا کہ اون سے نکاح کرین ام ہانی نے کہا کہ یا حضرت تمام خلق سے آپ میرے نزدیک زیادہ پیارے ہین میرے لڑکے نہایت چھوٹے چھوٹے ہین مین نہین چاہتی کہ آپکے بستر پر سوؤن اور وہ روئین اور چلاوین اور مین بڈھی بھی ہوگئی ہون یعنی ان عذرون سے مین نکاح نہین کرسکتی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور تمام قریش کی عورتون کی تعریف کی اور ام ہانی کا عذر پسند کیا معلوم ہوا کہ عورت مین یہ بڑی خوبی ہی کہ دردوالی ہو اور لڑکون کو اچھی طرح پالے اور اپنے خاوند کے مال کو ضائع نہونے دے

1190 **ق** عَلِيٌّ خَيْرُ نِسَائِهَا مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ وَخَيْرُ نِسَائِهَا خَدِيْجَةُ بخاری اور مسلم مین علی مرتضی رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اپنے زمانے مین مریم عمران کی بیٹی سب عورتون سے افضل اور اپنے زمانے مین یعنی امت محمدی مین خدیجہ سب عورتون سے افضل ہی

1191 **م** اَبُوْهُرَيْرَةَ خَيْرُ يَوْمٍ طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ يَوْمُ الْجُمُعَةِ فِيْهِ خُلِقَ اٰدَمُ وَفِيْهِ اُدْخِلَ الْجَنَّةَ وَفِيْهِ اُخْرِجَ مِنْهَا وَلَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ اِلَّا فِيْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ مسلم مین ابوہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا افضل دن جنپر آفتاب نکلا جمعہ کا دن ہی اوسی دن آدم پیدا ہوئے اور اوسی دن بہشت مین داخل کیے گئے اور اوسی دن بہشت سے نکالے گئے اور قیامت قائم ہوگی جمعے کے دن **ف** چھ دن مین تمام عالم پیدا ہوا یکشنبے سے پیدایش شروع ہوئی جمعہ پر ختم ہوئی تو یہود یہ سمجھے کہ ہفتے کو چونکہ عالم کی پیدایش سے فراغت پائی تو ہمکو لازم ہی کہ سنیچر کا کام چھوڑکے اوس دن عبادت کرین اور نصاری یہ سمجھے کہ ابتدائے پیدایش عالم کی یکشنبے سے ہوئی اور انکے گمان فاسد مین حضرت عیسی مقتول اور مصلوب ہوکر تین دن کے بعد اسی دن زندہ ہوئے تو یہی بڑا دن ٹھہرا اور اسلام مین جمعہ بڑا دن ہی اسواسطے کہ حضرت آدم کی پیدایش اور بہشت مین داخل ہونا اور بہشت سے نکلنا اسی دن ہوا اور قیامت بھی اسی دن ہوگی تو انسان کی

جنس کو صرف جمعے کے دن سے نہایت خصوصیت ہی تو لازم ہی کہ اسی دن دنیا کا کام چھوڑ کر سب انسان عبادت کے واسطے جمع ہووین ہر چند بظاہر بہشت سے نکلنا انسان کے حق مین احسان نہین لیکن حقیقت مین بڑا احسان ہی اسواسطے کہ حضرت آدم کے آنے سے عالم مین بڑی بڑی برکتین ہوئین انبیا اور اولیا اور ایماندار لوگ پیدا ہوئے اور زمین آدم کی اولاد سے قیامت تک آباد اور گلزار ہوگئی

۱۱۹۲ ه عَوْفُ بْنُ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيُّ خِيَارُ أَئِمَّتِكُمُ الَّذِينَ تُحِبُّونَهُمْ وَيُحِبُّونَكُمْ وَتُصَلُّونَ عَلَيْهِمْ وَيُصَلُّونَ عَلَيْكُمْ وَشِرَارُ أَئِمَّتِكُمُ الَّذِينَ تُبْغِضُونَهُمْ وَيُبْغِضُونَكُمْ وَتَلْعَنُونَهُمْ وَيَلْعَنُونَكُمْ مسلم مین عوف بن مالک سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا بہتر تمھارے سردار اور حاکم وے ہین جنکو تم چاہو اور وے تمکو چاہین تم اونکو نیک دعا دو اور وے تمکو نیک دعا دیوین اور برے سردار وے ہین جن سے تم بغض رکھو اور وے تمسے بغض رکھین تم اونکو بد دعا دو وے تمکو بد دعا دیوین ف جب حاکم اور رعیت مین محبت ہوئی تو انتظام بخوبی ہوگا اسواسطے اونکی تعریف کی اور جب حاکم اور رعیت مین بغض اور نفرت ہوئی تو انجام کار بے انتظامی ہوگی اسواسطے اونکی مذمت کی اس حدیث مین حاکمون کو نصیحت ہی کہ انصاف کرین اور ظلم سے دور رہین اسواسطے کہ حقیقت مین انصاف اور عدالت حاکم کی محبت کا سبب ہی اور ظلم اور غفلت بغض کا سبب ہی

فصل اس فصل مین وے حدیثین ہین جنکے سر پر افعل التفضیل کا صیغہ ہی

۱۱۹۳ خ ابْنُ عَبَّاسٍ أَبْغَضُ النَّاسِ إِلَى اللهِ ثَلٰثَةٌ مُلْحِدٌ فِي الْحَرَمِ وَمُبْتَغٍ فِي الْإِسْلَامِ سُنَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ وَمُطَّلِبُ دَمِ امْرِئٍ بِغَيْرِ حَقٍّ لِيُهْرِيقَ دَمَهُ بخاری مین عبداللہ بن عباس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا سب لوگون سے زیادہ تر دشمن خدا کے نزدیک تین شخص ہین ایک تو حرم کی زمین مین کجروی یعنی ٹیڑھی راہ چلنے والا دوسرا دین اسلام مین کفر کی رسم و راہ طلب کرنے والا تیسرا ناحق کسی شخص کے خون کا چاہنے والا صرف آدمی کی خونریزی کے واسطے ف حرم مین کجروی کرنا یعنی وے کام کرنا جو وہان حرام ہین جیسے قتل اور لڑائی اور شکار کرنا یا کجروی سے سب گناہ مراد ہون چنانچہ عبداللہ بن عباس کا یہی مذہب ہی کہ جیسے عبادت کا حرم مین دونا ثواب ہی ویسے ہی گناہ کا بھی وہان دونا عذاب ہی اسواسطے کہ حضور مین بے ادبی زیادہ تر بری ہی اسیواسطے ابن عباس نے مکے کی سکونت ترک کر کے طائف مین رہنا اختیار کیا تھا اور کفر کی رسمین جیسے نوحہ کرنا سر پیٹنا مردے پر کپڑے پھاڑنا جانورون سے شگون لینا لوگون کے نسب مین طعنہ کرنا اپنے نسب اور خاندان پر گھمنڈ کرنا مینہہ کو ستارون کی تاثیر سے جاننا اور بے سبب ناحق خونریزی کی برائی تو صاف ظاہر ہی تفصیل کی کچھ حاجت نہین

۱۱۹۴ ه أَبُو هُرَيْرَةَ أَثْقَلُ صَلٰوةٍ عَلَى الْمُنَافِقِينَ صَلٰوةُ الْعِشَاءِ وَصَلٰوةُ الْفَجْرِ وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِيهِمَا لَأَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا مسلم مین ابوہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ منافقون پر بہت بھاری نماز عشا کی اور فجر کی نماز ہی اور اگر وے لوگ جانین جو کہ ان مین ثواب ہی تو مقرر اونکے واسطے آوین گھسلتے ہی سہی ف عشا کے وقت نیند کا غلبہ یا قصہ کہانی یا ناچ رنگ کا دیکھنا میسر ہوتا ہی اور فجر کو نیند کی لذت چھوڑنا کچے ظاہری مسلمانون پر نہایت سخت معلوم ہوتا ہی اسواسطے ان دونون وقتون کی نماز اون سے نہین ہوسکتی معلوم ہوا کہ جو عشا اور صبح کی نماز مین کاہلی کرے اور دل چراوے اوسمین نفاق کی علامت موجود ہی لازم ہی کہ اپنے دل کو سمجھاوے اور توبہ کرے

۱۱۹۵ ق أَبُو هُرَيْرَةَ وَعَائِشَةُ أَحَبُّ الْأَعْمَالِ إِلَى اللهِ أَدْوَمُهَا وَإِنْ قَلَّ بخاری و مسلم مین ابوہریرہ اور حضرت عائشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا کے نزدیک سب عملون سے بہت پیارا وہ عمل ہی جو مدام ہوتا رہے اگرچہ تھوڑا ہی ہو ف مدامی عمل خدا کو اسواسطے پسند ہی کہ اسکا کرنے والا ہمیشہ ہی غافل نہین کہ کبھی کرے اور کبھی نہین اور دوسرا سبب ہی کہ ہمیشہ عمل کرنے سے اوس عمل کی برکت سے دل رنگین ہو جاتا ہی روز بروز اوسکو قرب اور صفائی حاصل ہوتی جاتی ہی اور

گاہ گاہ کرنے مین اوسکا اثر دل مین نہین جمتا جیسے بجلی کے چمکنے سے اوسی دم تو روشنی ہو پھر آخر کو تاریکی ہی اسی واسطے طریقت والے درویشون نے فرمایا ہو کہ جب آدمی کوئی نفل عبادت یا وظیفہ شروع کرے تو اوسکو مدام کرتا ہے تاکہ اوسکا فیض اور برکت کم ہو

1196 ﻫ اَبُوْھُرَیْرَۃَ اَحَبُّ الْبِلَادِ اِلَی اللّٰہِ مَسَاجِدُھَا وَاَبْغَضُ الْبِلَادِ اِلَی اللّٰہِ اَسْوَاقُھَا مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ شہرون کے مکانات مین خدا کے نزدیک مسجدین دوست ترین او شہرون کے مکانات مین خدا کے نزدیک دشمن تر بازارین ہین **ف** مسجدین اسواسطے زیادہ تر پسند مین کہ وے عبادت گاہ ہین اونمین خدا یاد آتا ہی اور بازارین اس واسطے ناپسند ہوئین کہ اونمین دنیا یاد آتی ہی بلکہ اکثر لوگ خرید فروخت کی مشغولی سے عصر کی نماز قضا کر ڈالتے ہین یا تنگ وقت پڑھتے ہین

1197 **خ** عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عَمْرٍو اَحَبُّ الصِّیَامِ اِلَی اللّٰہِ صِیَامُ دَاوٗدَ کَانَ یَصُوْمُ یَوْمًا وَّیُفْطِرُ یَوْمًا وَاَحَبُّ الصَّلٰوۃِ اِلَی اللّٰہِ صَلٰوۃُ دَاوٗدَ کَانَ یَنَامُ نِصْفَ اللَّیْلِ وَیَقُوْمُ ثُلُثَہٗ وَیَنَامُ سُدُسَہٗ بخاری مین عبداللہ بن عمرو سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا نہایت پیارا روزہ خدا کے نزدیک داود علیہ السلام کا روزہ ہی کہ ایک دن روزہ رکھتے تھے اور ایکدن نرکھتے تھے اور نہایت پیاری نماز خدا کے نزدیک داود علیہ السلام کی نماز ہی کہ آدھی رات تک تو وے سوتے تھے اور تہائی رات وے تہجد کی نماز پڑھتے تھے اور جب چھٹا حصہ رات کا باقی رہتا تھا تو پھر سو رہتے تھے **ف** ایکدن روزہ رکھنا اور ایک دن نرکھنا اسواسطے پسند ہوا کہ برابر متصل رکھنے سے آدمی کو عادت ہو جاتی ہی روزے کی کیفیت باقی نہین رہتی اور تہجد کی نماز تہائی رات مین اسواسطے پسند ہوئی کہ اسمین جسم کا حق اور خدا کا حق دونون بخوبی ادا ہوتا ہی نہ رات بھر کا سونا بہتر کہ سراسر غفلت ہی نہ جاگنا بہتر کہ سراسر مشقت اور جانکاہی ہی اور آخر کو بسبب بیماری اور نقاہت کے بالکل تہجد نہین ہو سکتی معلوم ہوا کہ پیغمبرون کا طریقہ طریق اعتدال ہی نہ تو عبادت مین زیادتی نہ نہایت کمی اور یہی راہ خدا کو پسند ہی کہ اسکا نباہ ہمیشہ ہو سکتا ہی اور معلوم ہوا کہ بعد تہجد کے سو رہنا مستحب ہی تاکہ فجر کی نماز بخوبی ادا ہو اور رات کے جاگنے کی مشقت سو رہنے سے دور ہو جاوے

1198 ﻫ سَمُرَۃُ بْنُ جُنْدُبٍ اَحَبُّ الْکَلَامِ اِلَی اللّٰہِ اَرْبَعٌ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ لَا یَضُرُّکَ بِاَیِّھِنَّ بَدَاْتَ مسلم مین سمرہ بن جندب سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا نہایت پسند کلام خدا کے نزدیک چار ہین اول سبحان اللہ دوسرے الحمد للہ تیسرے لا الہ الا اللہ چوتھے اللہ اکبر تجکو کچھ ضرر نہین ان چارون مین کر کے وقت جس سے تو چاہے ابتدا کرے **ف** یعنی چاہے اول سبحان اللہ پڑھے یا الحمد للہ یا لا الہ الا اللہ یا اللہ اکبر سب درست ہی

1199 **ق** عُقْبَۃُ بْنُ عَامِرٍ اَحَقُّ الشُّرُوْطِ اَنْ تُوْفُوْا بِھَا مَا اسْتَحْلَلْتُمْ بِہِ الْفُرُوْجَ بخاری و مسلم مین عقبہ بن عامر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سب شرطون مین جنکا تمکو پورا کرنا چاہیے اوس شرط کا زیادہ تر پورا کرنا لازم ہی جسکے سبب سے تمنے عورتون کی شرمگاہین حلال کرین **ف** جو شرطین و قول و قرار نکاح مین واجب الادا ہین سو اونمین سے اول تو مہر ہی دوسرے نان نفقہ تیسرے حسن سلوک دستور کے موافق عورت کا مہر فرض ہی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اوسکا ادا کرنا سب سے مقدم ہی اور جو مہر ادا کرنے کا قصد نرکھے وہ گنہگار ہی اور بعض شرطین نکاح مین واجب الادا نہین جیسے خاوند کا جورو کے گھر مین رہنا جورو کو اپنے گھر نہ بلانا یا جورو کی زندگی مین دوسرا نکاح نہ کرنا یا پہلی جورو کو طلاق دینا

1200 **ق** اَبُوْھُرَیْرَۃَ اَخْوَفُ وَفِیْ رِوَایَۃٍ اِنَّ اَخْوَفَ مَا اَخَافُ عَلَیْکُمْ مَا یُخْرِجُ اللّٰہُ لَکُمْ مِّنْ زَھْرَۃِ الدُّنْیَا قَالُوْا وَمَا زَھْرَۃُ الدُّنْیَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ بَرَکَاتُ الْاَرْضِ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَھَلْ یَاْتِی الْخَیْرُ بِالشَّرِّ قَالَ لَا یَاْتِی الْخَیْرُ اِلَّا بِالْخَیْرِ لَا یَاْتِیْ

أَلْخَيْرُ إِلَّا بِالْخَيْرِ لَا يَأْتِي الْخَيْرُ إِلَّا بِالْخَيْرِ إِنَّ كُلَّ مَا يُنْبِتُ الرَّبِيعُ يَقْتُلُ أَوْ يُلِمُّ وَإِيمُودِي
يَقْتُلُ حَبَطًا أَوْ يُلِمُّ إِلَّا آكِلَةَ الْخَضِرِ فَإِنَّهَا تَأْكُلُ حَتَّى إِذَا امْتَدَّتْ خَاصِرَتَاهَا اسْتَقْبَلَتِ الشَّمْسَ
ثُمَّ اجْتَرَّتْ وَبَالَتْ وَثَلَطَتْ ثُمَّ عَادَتْ فَأَكَلَتْ إِنَّ هٰذَا الْمَالَ خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ فَمَنْ أَخَذَهُ بِحَقِّهِ
وَوَضَعَهُ فِي حَقِّهِ فَنِعْمَ الْمَعُونَةُ هُوَ وَمَنْ أَخَذَهُ بِغَيْرِ حَقِّهِ كَانَ كَالَّذِي يَأْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ بخاری اور مسلم
مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ زیادہ تر جسکا مجکو تم پر ڈر لگا ہی وہ چیز ہی جو کہ خدا تمھارے واسطے نکالیگا دنیا کی
زینت اور آرایش سے اصحاب نے کہا کہ یا رسول اللہ دنیا کی آرایش سے کون چیز مراد ہی حضرت نے فرمایا کہ زمین کی برکات جیسے اناج و نبات
اور فرش اور چاندی سونے کی کہان اصحاب نے کہا یا رسول اللہ کیا نیک چیز بھی بدی لاویگی یعنی جب زمین کی پیدا ہوئی چیز کو برکت اور
خیر فرمایا تو بھلا خیر سے شر کیونکر ہوگا حضرت نے فرمایا سچ ہی کہ خیر سے خیر ہی ہوتی ہی خیر سے خیر ہی ہوتی ہی خیر سے خیر ہی ہوتی ہی البتہ ہر ایک
گھاس جسکو بہار کی فصل اوگاتی ہی جانور کو ہلاک کر ڈالتی ہی یا ہلاک کے قریب کر دیتی ہی یعنی اگر بہت زیادہ کہاوے اور دوسری روایت مین یون ہی
کہ ہر ایک جانور کو ہلاک کرتا ہی پیٹ پھلا کر یا قریب ہلاکت کے کر دیتا ہی یا اوس جانور سبزہ کہانے والے کو ہلاکت نہین کہ وہ کہایا کیا یہان تک کہ
جب اوسکی دونون کوکھین تن گئین یعنی جبکہ آسودہ ہوا تو آفتاب کے سامنے جا پڑا پھر اوسنے جگالی کی اور پیشاب کیا اور لید کی پھر
چراگاہ مین پلٹ گیا سو اوسنے کہانا شروع کیا بیشک یہ مال دنیا کا ہرا بھرا اور شیرین ہی سو جسنے اوسکو بچالیا اور بجا صرف کیا یعنی
حلال وجہ سے کمایا اور شرع کے موافق موقع پر خرچ کیا تو یہ مال دین کی اچھی مددگاری ہی اور جسنے اس مال کو ناحق لیا یعنی طمع سے اور حرام
وجہ سے جمع کیا تو اوس مالدار کا حال اوس بیمار کا سا حال ہی کہ جوع کلبی کی بیماری سے کہاتا جاتا ہی اور کبھی آسودہ نہین ہوتا **ف**
اس حدیث مین حضرت نے ایک مثال حریص اور بخیل مالدار کی اور دوسری مثل سخی مالدار کی فرمائی سو جس مالدار نے مال کو جمع کر رکھا اور حقدارون کا
حق ادا نکیا اوسکا حال اوس جانور کا سا حال ہی جسنے گھاس کہائی پھر پیٹ پھول کے گرگری کی بیماری سے مر گیا تو گھاس نے اوسکے
حق مین کچھ فائدہ نکیا بلکہ ناحق جان گئی اور جس مالدار نے خود کہایا اور اپنی حاجت سے زیادہ مال کو خیرات کیا تو اوسکا حال ایسے اوس
جانور کا حال ہی جسنے گھاس کو چرا پھر آسودہ ہو کر آفتاب کے سامنے جگالی سے ہضم کر کے پیشاب و لید سے فضلہ دور کیا ایسے جانور
کو ہرگز ہلاکت مین اور گرگری کا کچھ ڈر نہین سو جس مالدار نے اپنی ضرورت کے بعد جناب الٰہی کی طرف توجہ کی اور اوسکو آفتاب رحمت کا
سامنا ہوا تو زائد از حاجت مال کو مثل پیشاب اور لید کے علحدہ کرنے مین اپنی صحت جانتا ہی اور مصارف خیر مین صرف کر کے اپنے
رب کی شکرگزاری کرتا ہی **ق** عَائِشَةُ أَسْرَعُكُنَّ لَحَاقًا بِي أَطْوَلُكُنَّ يَدًا بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رضی سے روایت ہی کہ ١٢٠١
حضرت نے اپنی بیبیون سے فرمایا کہ تم مین سے میرے ساتھ جلد ملنے والی وہ بی بی ہی جسکا ہاتھ زیادہ تر لنبا ہی یعنی میری موت کے بعد وہ بی بی پہلے
مریگی جو سخی ہی **ف** حضرت عائشہ سے روایت ہی کہ جب حضرت نے یہ حدیث فرمائی تو ظاہری ہاتھ سمجھکر سب بیبیون نے اپنے ہاتھ ناپے
حضرت سودہ کا ہاتھ سب سے زیادہ لنبا ٹھہرا جب حضرت کے انتقال کے بعد زینب بنت جحش کا انتقال ہوا تو معلوم ہوا کہ لنبے ہاتھ سے سخاوت
مراد ہی اور زینب سب بیبیون مین زیادہ تر سخی تھین اس حدیث مین معجزہ ہی کہ آیندہ کی بات فرمائی پھر ویسا ہی ہوا **ق** أَبُو هُرَيْرَةَ ١٢٠٢
أَشْعَرُ كَلِمَةٍ تَكَلَّمَتْ بِهَا الْعَرَبُ كَلِمَةُ لَبِيدٍ أَلَا كُلُّ شَيْءٍ مَا خَلَا اللّٰهَ بَاطِلٌ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضی سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سب سے عمدہ مضمون قصیدہ جسکو عرب نے کہا لبید شاعر کا قصیدہ ہی جسکا ترجمہ یہ مصرع ہی کہ سوا اللہ کا نام سچا

سب جھوٹا ہی یعنی سوائے خدا کے ہر چیز مٹنے والی ہی **ف** زمانہ جاہلیت مین لبید نام ایک شاعر عرب مین تھا اوسکا کہا یہ مصرع چونکہ حق تھا اور موافق قرآن کے مضمون کے تھا اسواسطے اوسکی تعریف فرمائی معلوم ہوا کہ جس شعر کا مضمون حق ہو اور حکمت اور نصیحت پر مشتمل ہو اوسکا پڑھنا شرع مین منع نہین بلکہ پسندیدہ ہی جیسے گلستان اور بوستان اور مولوی روم کی مثنوی یا حدیقہ حکیم سنائی کا

۱۲۰۳ **ھ** ابو ہریرۃ اَصْدَقُکُمْ رُؤْیَا اَصْدَقُکُمْ حَدِیْثًا مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم لوگون مین بہت سچے خواب والا نہایت سچ بولنے والا ہی **ف** یعنی جسکی بات سچی اوسکی خواب بھی سچی اسواسطے کہ جھوٹھ بولنے سے آئینۂ دل تیرہ اور زنگ آلودہ ہوجاتا ہی تو خواب مین عالم مثال کی عکس ٹھیک ٹھیک نہین پڑتی اسی واسطے فاسق کی خواب اکثر پریشان ہوتی ہین

۱۲۰۴ **ھ** ابو ہریرۃ اَغْیَظُ رَجُلٍ عَلَی اللّٰہِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَاَخْبَثُہٗ رَجُلٌ کَانَ یُسَمّٰی مَلِکَ الْاَمْلَاکِ لَا مَلِکَ اِلَّا اللّٰہُ مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہایت غصہ کا امر خدا کے نزدیک قیامت کے دن اور نہایت ذلیل اور پلید وہ مرد ہی جسکا شاہنشاہ اور مہاراج نام رکھا جاوے حقیقت مین کوئی بادشاہ جہان کا مالک نہین سوائے خدا کے **ف** ایران کے بادشاہون کو شاہنشاہ کہتے تھے جسکا ترجمہ عربی مین ملک الاملاک اور ہندی مین مہاراج ہی چونکہ اسمین کھلا شرک تھا اور صاف بے ادبی تھی اسواسطے حضرت نے منع کیا ناچار بندے کو کب مناسب ہی کہ چھوٹا مونھہ بڑا بول بولے اسی طرح جو اسم کہ خدا کو خاص ہی غیر خدا کو درست نہین جیسے رحمن اور قدوس

۱۲۰۵ **ھ** جابر اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ طُوْلُ الْقُنُوْتِ مسلم مین جابر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ افضل نماز وہ ہی جسکا قیام دراز ہو **ف** زیادہ قیام سے نماز اسواسطے افضل ہوئی کہ جتنا قیام زیادہ اوتنی قرآن کی قراءت زیادہ علما نے کہا ہی کہ دن کو رکوع اور سجود کی کثرت بہتر ہی اور تہجد کی نماز مین طول قیام افضل ہی

۱۲۰۶ **ھ** ثوبان اَفْضَلُ دِیْنَارٍ یُّنْفِقُہُ الرَّجُلُ دِیْنَارٌ یُّنْفِقُہٗ عَلٰی عِیَالِہٖ وَدِیْنَارٌ یُّنْفِقُہٗ عَلٰی دَآبَّتِہٖ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَدِیْنَارٌ یُّنْفِقُہٗ عَلٰی اَصْحَابِہٖ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ مسلم مین ثوبان رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بہتر دینار جسکو مرد خرچ کرے وہ دینار ہی جسکو اپنے جورو لڑکون پر خرچ کرتا ہی اور وہ دینار افضل ہی جسکو جہاد مین اپنی سواری پر خرچ کرتا ہی اور وہ دینار بہتر ہی جسکو جہاد مین اپنے ساتھیون پر یعنی نوکر چاکر یا اور غازیون پر خرچ کرتا ہی **ف** جورو لڑکون پر مال خرچ کرنا اسواسطے افضل ہوا کہ فرض ہی اور اپنے گھوڑے پر خرچ کرنا اسواسطے بہتر ہوا کہ مملوک ہی خصوصا راہ خدا مین زیادہ تر پرورش کے لائق ہوا اور غازیون پر صرف کرنا دین کی امداد ہی اور احسان ہی معلوم ہوا کہ فقیرون کے دینے سے اپنے جورو لڑکون کا دینا مقدم اور افضل ہی اسواسطے کہ فرض ہی اور خیرات نفل ہی اور حال آنکہ فرض ادا کرنا نفل سے افضل ہی

۱۲۰۷ **ھ** ابو ہریرۃ اَفْضَلُ الصِّیَامِ بَعْدَ رَمَضَانَ شَہْرُ اللّٰہِ الْمُحَرَّمُ وَاَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ بَعْدَ الْفَرِیْضَۃِ صَلٰوۃُ اللَّیْلِ مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ افضل روزہ بعد رمضان کے محرم خدا کے مہینے کا روزہ ہی اور افضل نماز بعد فرض پنجگانہ کے رات کی نماز ہی یعنی تہجد کی نماز **ف** محرم کا روزہ بسبب یوم عاشورے کے افضل ہوا اور تہجد کی نماز اسواسطے افضل ہوئی کہ اوسمین محنت اور مشقت نفس پر بہت ہی اور اوسوقت اکثر حضور دل سے نماز ہوتی ہی اور ریا کا اوسمین دخل نہین ہی

۱۲۰۹ **ھ** ابو ہریرۃ اَقْرَبُ مَا یَکُوْنُ الْعَبْدُ مِنْ رَّبِّہٖ وَھُوَ سَاجِدٌ فَاَکْثِرُوا الدُّعَآءَ مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بندہ نہایت نزدیک رہتا ہی سجدے کی حالت مین سو سجدے مین بہت دعا کیا کرو **ف** سجدے مین کمال تعظیم کا ہی اور بندگی کی نہایت عاجزی ہی کہ انسان اپنے اشرف الاعضا کو خاک پر اپنے مالک کے واسطے رکھتا اس سبب سے اوسکا اوس حالت مین نہایت

۱۲۰۹ قرب الٰہی حاصل ہوتا ہے اور کمال رحمت الٰہی اوسپر متوجہ ہوتی ہے تو ایسے وقت مین دعا مانگنا غنیمت جانے **ق** أُمُّ حَرَامٍ بِنْتُ مِلْحَانَ أَوَّلُ جَيْشٍ مِنْ أُمَّتِي يَغْزُونَ الْبَحْرَ قَدْ أَوْجَبُوا بخاری اور مسلم مین ام حرام ملحان کی بیٹی سے روایت ہے

۱۲۱۰ کہ حضرت نے فرمایا کہ اول لشکر میری امت سے جو سمندر مین جہاز پر چڑھ کر کافرون سے لڑے گا اون پر بہشت واجب ہوا **ق** أُمُّ حَرَامٍ بِنْتُ مِلْحَانَ أَوَّلُ جَيْشٍ مِنْ أُمَّتِي يَغْزُونَ مَدِينَةَ قَيْصَرَ مَغْفُورٌ لَهُمْ بخاری اور مسلم مین ام حرام ملحان کی بیٹی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ پہلا لشکر میری امت کا جو روم کے بادشاہ کے شہر یعنی قسطنطنیہ سے لڑیگا سو بخشا گیا **ف** ام حرام سے روایت ہے کہ ایک روز حضرت ہمارے گھر مین سوئے اور ہنستے ہوئے جاگے مینے پوچھا کہ یا حضرت آپ اس خوشی کا کیا سبب ہے تب حضرت نے فرمایا کہ مینے خواب مین دیکھا کہ میری امت کے لوگ جہاز پر سوار جہاد کرتے ہین جیسے بادشاہ اپنے تختون پر بیٹھے ہوئے ہین جو لشکر کہ اول سمندر مین جہاد کریگا اونکو بہشت واجب ہوا مینے کہا یا حضرت دعا کیجیے کہ مین اون غازیون مین شریک ہون حضرت نے فرمایا کہ تو اونہین داخل ہے چنانچہ ام حرام اپنے خاوند یعنی عبادہ بن صامت کے ساتھ معاویہ کی حکومت مین شام کے ملک سے سمندر مین جہاز پر سوار ہوکر روم کے جہاد مین شریک ہوئین پھر جہاز سے اوتر کر گھوڑے سے گر کے شہید ہوئین ام حرام سے روایت ہے کہ حضرت اوسی دن دوسری بار سوئے پھر ہنستے ہوئے جاگے مینے پوچھا کہ یا حضرت خوشی کا کیا سبب ہے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی جو لشکر کہ قسطنطنیہ سے لڑیگا اوسکے گناہ معاف ہوگئے مینے کہا کہ یا حضرت مین بھی اون غازیون مین ہونگی حضرت نے فرمایا کہ تو اونمین نہین تو اول قسم کے غازیون مین ہے یہ حدیث معجزہ ہے کہ حضرت نے جیسے

۱۲۱۱ آیندہ بات کی خبر دی ویسی ہی ہوئی **ھ** ابْنُ مَسْعُودٍ أَوَّلُ مَا يُقْضَى بَيْنَ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي الدِّمَاءِ مسلم مین عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ لوگون مین اول فیصلہ قیامت کے دن خونون مین ہوگا **ف** مقصود اصلی دنیا مین انسان کی حیات ہے اور قتل خون اوسکے مخالف ہے اور سب گناہ بعد شرک اور کفر کے اوس سے نیچے ہین تو اول خونریزی کا فیصلہ مقدم ہوا حدیث مین اشارہ ہے کہ قتل کو آسان نہ سمجھنا چاہیے خدا کے نزدیک ایسا سخت گناہ ہے کہ قیامت مین اول اوسی کا فیصلہ ہوگا

۱۲۱۲ **خ** ابْنُ عَبَّاسٍ أَهْوَنُ النَّاسِ عَذَابًا أَبُو طَالِبٍ وَهُوَ مُنْتَعِلٌ بِنَعْلَيْنِ يَغْلِي مِنْهُمَا دِمَاغُهُ بخاری مین عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ سب آدمیون مین نہایت ہلکا عذاب والا ابو طالب ہے اوسکے پانون مین دو آگ کی جوتیان ہین جن سے اوسکا دماغ اوبلتا ہے **ف** ابو طالب نے کلمہ نہ پڑھا اسواسطے دوزخ نصیب ہوا اور حضرت سے نہایت سلوک کرتے تھے سو اسواسطے سب دوزخیون سے اوسپر عذاب ہلکا ہے معاذ اللہ جب ہلکے عذاب کا یہ حال ہے کہ جیسے دماغ مثل ہانڈی کے جوش مارتا ہے تو سخت عذاب کو خیال کیا چاہیے کہ کیسا ہوگا

۱۲۱۳ **فصل** اس فصل مین وہ حدیثین ہین جنکے سرے پر کل کا لفظ ہے **ق** أَبُو هُرَيْرَةَ كُلُّ ابْنِ آدَمَ تَأْكُلُهُ الْأَرْضُ إِلَّا عَجْبَ الذَّنَبِ مِنْهُ خُلِقَ وَفِيهِ يُرَكَّبُ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تمام آدمی کے بدن کو زمین کھا جاتی ہے سوا دُھندی کی ہڈی کے اوسی سے آدمی پہلے بنایا گیا اور اوسی مین جوڑا جاویگا **ف** عجب الذنب وس ہڈی کو کہتے ہین جہان سے جانور کی دم جمتی ہے آدمی کے بدن مین اوسکو دُھندی کہتے ہین سو فرمایا کہ آدمی کا بدن تمام مٹی مین گل جاتا ہے مگر دُھندی نہین گلتی آدمی کی پیدایش پیٹ مین اول وہین سے شروع ہوتی اور قیامت مین بھی اوسی سے ترکیب شروع ہوگی سب بدن کی خاک وہان متصل ہوکر جیسا بدن تھا ویسا طیار ہو جاویگا یہ جو فرمایا کہ دُھندی نہین گلتی

۱۲۱۴ یا تو سب گلتی ہوگی یا اوسکے باریک باریک اجزا اصلی نہ گلتے ہونگے اگرچہ غیر اصلی اجزا گل جاوین **ھ** أَبُو هُرَيْرَةَ كُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ حَرَامٌ دَمُهُ وَعِرْضُهُ وَمَالُهُ مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ سب چیز مسلمان کی مسلمان پر حرام ہے

اوسکا خون اور اوسکی عزت آبرو اور اوسکا مال **ف** حضرت نے حجۃ الوداع مین جہان ہزارون مسلمان جمع تھے یہ حدیث فرمائی
اور فساد اور ظلم کی جڑ کاٹی ہی اسواسطے کہ اکثر عالم مین فساد انھین تینون کامون مین ہوتا ہی چنانچہ جب مسلمان کا ناحق خون کرنا حرام ہوا تو
خون کا جھوٹھا دعوی کرنا اور اوسکی ناحق گواہی دینا بھی حرام ٹھہرا اور جب مسلمان کی آبروریزی منع ہوئی تو اوسکو ذلیل کرنا مسخراپن کرنا اوسکی
جورو بیٹی سے حرام کاری اوسکی چغلی کھانا غیبت کرنا بھی حرام ہوا اور جب اوسکا مال لینا درست نہوا تو قطاع الطریقی چوری دغابازی
ڈانڈ رشوت قماربازی خرچی بھی حرام ہو گئی اسواسطے کہ ان کامون سے اوسکا مال ناحق برباد ہوتا ہی محافظت نوع انسانی شریعت
کی عمدہ غرض ہی سو اوسکا بیان اس حدیث مین خوبی سے سمجھا دیا **ق** اَبُوْهُرَيْرَةَ كُلُّ اُمَّتِيْ مُعَافًى اِلَّا الْمُجَاهِرُوْنَ وَاِنَّ ۱۲۱۵
مِنَ الْاِجْهَارِ اَنْ يَّعْمَلَ الْعَبْدُ بِاللَّيْلِ عَمَلًا ثُمَّ يُصْبِحُ قَدْ سَتَرَهٗ رَبُّهٗ فَيَقُوْلُ يَا فُلَانُ عَمِلْتُ الْبَارِحَةَ كَذَا وَكَذَا
وَقَدْ بَاتَ يَسْتُرُهٗ رَبُّهٗ وَيُصْبِحُ يَكْشِفُ سِتْرَ اللّٰهِ عَنْهُ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ
میری امت کے گناہ معاف ہونگے مگر اونکے گناہ نہین معاف ہونگے جو اپنے پوشیدہ گناہون کو ظاہر کرتے ہین اور البتہ یہ بات بھی اظہار مین
داخل ہی کہ بندہ رات کو کوئی برا کام کرے پھر اوسکو صبح اس حالت مین ہو کہ اوسکے رب نے اوس گناہ کو چھپا ڈالا ہو سو وہ شخص غیرون کے
کہ او میان فلانے مینے رات کو ایسا ایسا کام کیا رات کو اوسکے رب نے گناہ پر پردہ ڈالا اور وہ صبح کو خدا کے پردے کو کھولتا ہی **ف**
پوشیدہ گناہ کو لوگون سے ظاہر کرنا ایسا سخت گناہ کبیرہ ہی کہ معاف نہوگا اسواسطے کہ اسمین گناہ پر جرأت اور بے پروائی ثابت ہوتی ہی اور
صاف ظاہر ہوتا ہی کہ ظاہر کرنے والا خدا سے نہین ڈرتا اور یہ جو بعضے نادان کہتے ہین کہ صاحب جسکا خدا سے پردہ نہین اوسکا آدمی سے پردہ کرنا
کیا ضرور سو غلط سمجھے ہین کہ اگر وہ شرماتا اور ظاہر نکرتا تو البتہ خدا اوسکی پردہ پوشی کرتا اور جب کہ اوسنے بیحیا بنکر خود اپنا پردہ فاش کیا
تو مغفرت اور پردہ پوشی کے لائق نرہا اور حدیث مین آیا ہی کہ پوشیدہ گناہ کی پوشیدہ توبہ کرے اور ظاہر گناہ کی ظاہر ہو کر توبہ کرے
تاکہ نیک لوگ خوش ہو کر اوسکی توبہ کے گواہ ہون یا اور گنہگار اوسکو دیکھکر توبہ پر مستعد ہون **خ** اَبُوْهُرَيْرَةَ كُلُّ اُمَّتِيْ ۱۲۱۶
يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ اِلَّا مَنْ اَبٰى قِيْلَ وَمَنْ يَّاْبٰى قَالَ مَنْ اَطَاعَنِيْ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ عَصَانِيْ فَقَدْ اَبٰى
بخاری مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سب میری امت بہشت مین داخل ہوگی مگر جسنے کہ نمانا اور انکار کیا لوگون نے کہا کہ انکار کرنے والا
کون ہی حضرت نے فرمایا کہ جسنے میری اطاعت کی اور میری سنت پر چلا وہ بہشت مین داخل ہوگا اور جسنے میری نافرمانی کی یا بدعت نکالی یا شریعت
سے راضی نہوا اوسنے نمانا اور وہی منکر ہوا **ف** اس حدیث مین اتباع سنت کی فضیلت ہی اور بدعت اور احکام شرعی سے ناراضی ہونے پر
انکار ہی **ق** اَبُوْهُرَيْرَةَ كُلُّ سُلَامٰى مِنَ النَّاسِ عَلَيْهِ صَدَقَةٌ كُلَّ يَوْمٍ تَطْلُعُ فِيْهِ الشَّمْسُ ۱۲۱۷
تَعْدِلُ بَيْنَ الْاِثْنَيْنِ صَدَقَةٌ وَتُعِيْنُ الرَّجُلَ فِيْ دَابَّتِهٖ فَتَحْمِلُهٗ عَلَيْهَا اَوْ تَرْفَعُ لَهٗ عَلَيْهَا مَتَاعَهٗ
صَدَقَةٌ وَالْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ صَدَقَةٌ وَبِكُلِّ خُطْوَةٍ تَمْشِيْهَا اِلَى الصَّلٰوةِ صَدَقَةٌ وَتُمِيْطُ الْاَذٰى
عَنِ الطَّرِيْقِ صَدَقَةٌ بخاری و مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہر روز جسمین آفتاب نکلے آدمیون کی ہر ایک ہڈی اور
ہر ایک جوڑ جوڑ پر صدقہ ہی انصاف کرنا دو شخصون مین خیرات ہی مدد کرنا مرد کی اوسکی سواری مین سو اوسکو سواری پر چڑھا دینا اوسکا اسباب
اوسکے جانور پر اوٹھا کر لاد دینا خیرات ہی اور نیک بات سے کسیکا دل خوش کر دینا یا لا الہ الا اللہ پڑھنا بھی خیرات ہی اور ہر ایک ڈگ
جو نماز کے واسطے چلے خیرات ہی اور تکلیف والی چیز جیسے کانٹا اور ہڈی اور پتھر کو راستے دور کرنا خیرات ہی **ف** یعنی ہر روز ہر آدمی کو

خیرات کرنا لازم ہی اسواسطے کہ ہر روز زندگی دینا اور چنگا رکھنا خدا کا تازہ احسان ہی تو بندون کو اوسکی شکرگزاری بھی ضرور ہی پھر
فرمایا کہ شکرگزاری اور خیرات صرف مال ہی پر موقوف نہین جو تمپر ہر روز مشکل پڑے بلکہ انصاف اور عدل کرنا یا تھکے ماندے کو اوسکی سواری پر
سوار کرا دینا اوسکا اسباب لاد دینا نماز کے واسطے مسجد مین حاضر ہونا راہ سے موذیات کا دور کرنا یہ سب کام خیرات اور صدقات مین داخل
ہین نہین ہے جو سائے آوے اوسکو کرے اور اپنے بدن کی صحت اور قوت کی شکرگزاری خدا کی رضامندی کے واسطے بجا لاوے

١٢١٨ ق ابو موسے كُلُّ شَرَابٍ اَسْكَرَ فَهُوَ حَرَامٌ بخاری اور مسلم مین ابو موسی رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا جو پینے کی چیز نشہ لاوے اور مست کرے وہ حرام ہی
ف اسمین بنگ اور بوزہ اور شراب و تاڑی سب داخل مین انکا قلیل اور کثیر اکثر اماموں کے نزدیک برابر ہی باقی تحقیق آگے آویگی

١٢١٩ ق ابن عمر كُلُّ شَيْءٍ بِقَدَرٍ حَتَّى الْعَجْزُ وَالْكَيْسُ اَوِ الْكَيْسُ وَالْعَجْزُ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمر رض سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ ہر ایک چیز خدا کی تقدیر سے ہی یہانتک کہ حمق اور عقلمندی بھی تقدیر سے ہی راوی کو شک ہی کہ حضرت نے اول عجز کا لفظ فرمایا یا کیس کا
ف یعنی جب ہر چیز تقدیر سے ٹھہری تو نادانی اور ہوشیاری بھی تقدیر سے ہی تو دانا کو لازم ہی کہ اپنی دانائی پر گھمنڈ نکرے اپنی تدبیر
اور کرتب کا اوسمین دخل نسمجھے اور نادان پر نہ ہنسے بلکہ خدا کا شکر کرے کہ اوسکو ہوشیار کیا دیوانہ باولا نہین کر ڈالا

١٢٢٠ ق ابن عمر كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم
لوگون مین ہر ایک شخص حاکم ہی اور ہر ایک اپنی رعیت اور زیردست سے پوچھا جاویگا ف پوری اس حدیث کی یون روایت ہی کہ بادشاہ
سب ملک پر حاکم ہی تو اپنی تمام رعیت سے پوچھا جاویگا کہ انصاف کیا یا ظلم اور مرد اپنے گھر اور جورو پر حاکم ہی تو وہ بھی پوچھا جاویگا کہ اوسنے
نیک کام سکھلایا اور گناہ سے روکا یا نہین اور جورو اپنے خاوند کے مال اور گھر کی حاکم ہی تو وہ بھی پوچھی جاویگی کہ اوسنے اوسکی خیرخواہی او
مال کی حفاظت کی یا نہین اسی طرح غلام اور نوکر بھی پوچھا جاویگا کہ اوسنے اپنے میان اور آقا کی خیرخواہی اور اوسکے مال کی حفاظت کی
یا نہین غرضکہ ہر شخص اپنے زیردست اور اپنی قابو والی چیز سے قیامت مین پوچھا جاویگا کہ تونے باوجود قدرت اور قابو کے اوسکا حق کیون نادا کیا
اس طرح کا سوال صرف بادشاہ ہی پر موقوف نہین

١٢٢١ م جابر كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ اِنَّ عَلَى اللّٰهِ عَهْدًا لِمَنْ شَرِبَ الْمُسْكِرَ اَنْ يَسْقِيَهٗ مِنْ طِيْنَةِ الْخَبَالِ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا طِيْنَةُ الْخَبَالِ قَالَ عَرَقُ اَهْلِ النَّارِ
اَوْ عُصَارَةُ اَهْلِ النَّارِ مسلم مین جابر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو نشے والی چیز ہی وہ حرام ہی بیشک خدا پر اسکا عہد ہی
کہ جو نشے دار چیز پیے گا اوسکو فساد کی مٹی پلاویگا اصحاب نے کہا یا رسول اللہ فساد کی مٹی سے کیا مراد ہی حضرت نے فرمایا کہ دوزخیون کا
پسینا یا دوزخیون کا نچوڑ یعنی پیپ ف مسلم کی صحیح مین روایت ہی کہ یمن کا ایک شخص حضرت پاس آیا اوسنے کہا کہ ہمارے
ملک مین جوار کی شراب لوگ پیتے ہین اوسکو مزر کہتے ہین حضرت نے فرمایا کیا اوسمین نشہ ہوتا ہی اوسنے کہا کہ ہان تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی

١٢٢٢ ق ابن عمر كُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ وَمَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِي الدُّنْيَا فَمَاتَ وَهُوَ يُدْمِنُهَا
لَمْ يَتُبْ لَمْ يَشْرَبْهَا فِي الْاٰخِرَةِ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہر ایک نشے دار چیز
شراب ہی اور سب نشے والی چیزین حرام ہین اور جسنے شراب پی دنیا مین پھر وہ شراب کو سدا پیتا بدون توبہ کیے مرگیا تو وہ آخرت
مین بہشت کا شراب نپیےگا ف اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ جو چیز مست کرے اور نشہ لاوے وہ شراب ہی اور حرام ہی
خواہ انگور سے بنا ہو خواہ کھجور خواہ منقی یا شہد یا گیہون یا جوار یا باجرا یا جو سے یا درخت کا عرق ہو جیسے تاڑی اور سیندھی

یا کوئی گھاس ہو جیسے بھنگ وغیرہ قلیل اور کثیر اسکا سب حرام ہی اور یہی مذہب ہی امام مالک اور امام شافعی اور امام احمد اور امام محمد اور محدثین کا ہرچند امام اعظم کے نزدیک نجس حرام شراب وہی ہی جو شیرۂ انگور سے بنے اور جوش مار کے گاڑھی ہو کر جھاگ لاوے اور چیزین اسکے سوا بدون نشے کے حرام نہین لیکن اکثر محتاط محققین کے نزدیک امام محمد کے قول پر فتوی ہی چنانچہ نہایہ اور زیلعی اور عینی اور فتاوی عالمگیری اور الدر المختار اور اشباہ و نظائر مین کو ہی چنانچہ مولانا عبد العلی لکھنوی نے تاڑی و زنان پان کی حرمت مین جواب استفتا مین اس مطلب کو خوب بیان کیا ہی اور پچاس ساٹھ علما حنفی اور شافعی نے اوسپر دستخط کیے ہین جو چاہے اوسکو دیکھے

۱۲۲۳ **ق** اِبْنُ عَبَّاسٍ كُلُّ مُصَوِّرٍ فِي النَّارِ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عباس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہر ایک تصویر بنانے والا دوزخ مین ہی **ف** یعنی جاندار کی صورت بنانا حرام ہی

۱۲۲۴ **ق** جَابِرٌ كُلُّ مَعْرُوفٍ صَدَقَةٌ بخاری اور مسلم مین جابر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہر ایک بھلی بات بھلا کام صدقہ ہی **ف** یعنی اوسمین خیرات کے برابر ثواب ہی

فصل اس فصل مین وے حدیثین ہین جنکے سر پر قد ہی

۱۲۲۵ **ق** أُمُّ هَانِئٍ بِنْتُ أَبِي طَالِبٍ قَدْ أَجَرْنَا مَنْ أَجَرْتِ وَأَمَّنَّا مَنْ أَمَّنْتِ **قَالَهُ** لَهَا يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ بخاری اور مسلم مین ام ہانی رضی ابو طالب کی بیٹی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمنے پناہ دی جسکو تو نے پناہ دی اور ہمنے امن دیا جسکو تو نے امن دیا یہ حضرت نے ام ہانی سے فرمایا جس دن مکہ فتح ہوا **ف** ام ہانی نے اپنے خاوند کے رشتہ دار کو پناہ دی تھی علی مرتضی نے اوسکے قتل کا ارادہ کیا ام ہانی نے اپنے بھائی کا شکوہ حضرت سے عرض کیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی

۱۲۲۶ **ق** جَابِرٌ قَدْ أَخَذْتُ جَمَلَكَ بِأَرْبَعَةِ دَنَانِيرَ وَلَكَ ظَهْرُهُ إِلَى الْمَدِينَةِ **قَالَهُ** لَهُ بخاری اور مسلم مین جابر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمنے تیرا اونٹ چار دینار کو لیا اور تجکو مدینے تک اوسکی سواری کی اجازت ہی یہ حضرت نے جابر رضی سے فرمایا **ف** جابر رضی سے روایت ہی کہ مین سفر مین حضرت کے ساتھ تھا میرا اونٹ نہایت تھک گیا تھا مین سبکے پیچھے پڑا رہتا تھا ایکبار حضرت میرے پاس ہو کر نکلے سو میرے اونٹ کو ایک کوڑا مارا پھر وہ اونٹ خوب تیز رفتار ہو گیا کہ کبھی ویسا تیز قدم نتھا پھر حضرت نے فرمایا کہ اس اونٹ کو ہمارے ہاتھ بیچ ڈال مینے اوسکو بیچا لیکن مدینے تک کی سواری شرط کر لی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی پھر جب مدینے مین پونہچے تو مین حضرت کے پاس اوس اونٹ کو لیگیا حضرت نے چار دینار اور پانچ جو کے برابر سونا قیمت سے زیادہ دیا اور فرمایا کہ قیمت اور اونٹ دونون تجکو دیے **ف** جب چیز بیچی تو بائع کو اوسمین کچھ شرط کر لینا درست نہین لیکن جابر نے جو سواری کی شرط کی تھی سو حقیقت مین شرط نتھی بلکہ حضرت کی طرف سے احسان تھا سواری کی اجازت بطور عاریت تھی یا کہ یہ بات حضرت کو خاص تھی اور ظاہرا حضرت کو جابر پر احسان کرنا منظور تھا سول لینا ہی غرض تھا

۱۲۲۷ **م** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو قَدْ أَفْلَحَ مَنْ أَسْلَمَ وَرُزِقَ كَفَافًا وَقَنَّعَهُ اللّٰهُ بِمَا آتَاهُ مسلم مین عبد اللہ بن عمرو رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مراد کو پونہچا جو مسلمان ہوا اور اوسکو بقدر ضرورت روزی ملی اور خدا نے جتنا اوسکو دیا اوسپر قناعت نصیب کی **ف** قناعت والے ایمان دار کو اسواسطے کامیاب فرمایا کہ ایمان کے سبب سے اوسکی آخرت سنوری اور قوت ضروری سے دنیا کی تکلیف بھی نہوئی تو گویا دونون جہان سے برخوردار رہا اور اگر ایمان ہوا اور قناعت نہوئی تو ایمان کی خوبی اور لطف مطلق ظاہر نہین ہوا طمع آدمی کو نظرون مین ذلیل اور حقیر کر دیتی ہی **شعر** ای قناعت توانگرم گردان ＋ کہ ورای تو ہیچ نعمت نیست ＋ لیکن اہل و عیال کی ضروریات کو طلب کرنا قناعت کے مخالف نہین بلکہ طمع زائد از حاجت چیز کی تلاش کا نام ہی

۱۲۲۸ **خ** اِبْنُ عُمَرَ

قَدْ بَلَغَنِي أَنَّكُمْ قُلْتُمْ فِي أُسَامَةَ وَإِنَّهُ أَحَبُّ النَّاسِ إِلَيَّ بخاری مین عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ مجکو یہ خبر پہنچی ہی کہ مقرر تمنے اسامہ کے حق مین کچھ کہا ہی اور البتہ اسامہ میرے نزدیک سب آدمیون سے زیادہ پیارا ہی **ف** اسامہ کو حضرت نے
آخر عمر مین ایک لشکر کا سردار کیا بعضے لوگون نے کہا کہ نوجوان کو بوڑے بڑے اصحاب پر سردار کرنے مین کیا حکمت ہی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی

۱۲۲۹ م أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَدْ جَمَعَ اللهُ لَكَ ذٰلِكَ كُلَّهُ **قاله** لِرَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ قِيلَ لَهُ لَوِ اشْتَرَيْتَ حِمَارًا
تَرْكَبُهُ فِي الظَّلْمَاءِ وَفِي الرَّمْضَاءِ وَكَانَ لَا تُخْطِئُهُ صَلٰوةٌ مَعَ بُعْدِهِ مِنَ الْمَسْجِدِ فَقَالَ مَا يَسُرُّنِي
أَنَّ مَنْزِلِي إِلَى جَنْبِ الْمَسْجِدِ إِنِّي أُرِيدُ أَنْ يُكْتَبَ لِي مَمْشَايَ إِلَى الْمَسْجِدِ وَرُجُوعِي إِذَا رَجَعْتُ إِلَى أَهْلِي
مسلم مین ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ جمع کر رکھا ہی خدا نے تیرے واسطے یہ سب کچھ حضرت نے اوس انصاری مرد کو فرمایا جس سے
لوگون نے کہا کہ اگر تو سواری مول لے اور تاریکی اور گرمی کے وقت نماز کے واسطے اوسپر سوار ہوا کرے تو مناسب ہی اور اوس مرد کا حال
یہ تہا کہ کوئی جماعت کی نماز اوس سے نہ چھوٹتی تہی باوجودیکہ وہ حضرت کی مسجد سے بہت دور رہتا تہا تو اوسنے جواب دیا کہ مجکو اس بات کی
خوشی نہین کہ میرا گھر مسجد کے متصل ہو اسواسطے کہ مین یہ چاہتا ہون کہ مسجد کی طرف میرا آنا لکھا جاوے اور جب مسجد سے اپنے گھر جاؤن تو پلٹنے کا
بھی ثواب لکھا جاوے **ف** معلوم ہوا کہ مسجد کی آمد و رفت دونون مین ثواب ہی جتنا گھر دور اوتنے قدم زیادہ تو اوتنا ثواب بھی
زیادہ ہوتا ہی

۱۲۳۰ م ابْنِ مَسْعُودٍ قَدْ سَأَلْتِ اللهَ لِآجَالٍ مَضْرُوبَةٍ وَأَيَّامٍ مَعْدُودَةٍ وَأَرْزَاقٍ مَقْسُومَةٍ لَنْ
يُعَجِّلَ شَيْئًا قَبْلَ حِلِّهِ وَلَنْ يُؤَخِّرَ شَيْئًا عَنْ حِلِّهِ وَلَوْ كُنْتِ سَأَلْتِ اللهَ أَنْ يُعِيذَكِ مِنْ عَذَابٍ
فِي النَّارِ أَوْ عَذَابٍ فِي الْقَبْرِ كَانَ خَيْرًا أَوْ أَفْضَلَ **قاله** لِأُمِّ حَبِيبَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا لَمَّا سَمِعَهَا
تَدْعُو وَتَقُولُ اللّٰهُمَّ مَتِّعْنِي بِزَوْجِي رَسُولِ اللهِ وَبِأَبِي أَبِي سُفْيَانَ وَبِأَخِي مُعَاوِيَةَ مسلم مین عبد اللہ
بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تو نے خدا سے مانگا ٹہری ہوئی مدتون اور گنے ہوئے دنون اور بانٹی ہوئی روزیون کو خدا ہرگز نہ جلدی
لاویگا کسی چیز کو اوسکے ٹہرے ہوئے وقت سے پہلے اور نہ ہر کسی چیز کو اوسکے وقت معین سے تاخیر کریگا اور اگر تو خدا سے یہ بات مانگتی کہ تجکو دوزخ
کے عذاب سے یا قبر کے عذاب سے بچاوے تو بہتر اور افضل ہوتا یہ حضرت نے حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا جبکہ اونکو یون دعا کرتے سنا کہ الٰہی مجکو
برخوردار رکھہ میرے خاوند کی طرف سے جو خدا کا رسول ہی اور باپ ابو سفیان کی طرف سے اور بہائی معاویہ کی طرف سے **ف** یعنی موت
اور زندگی اور رزق ہر ایک شخص کا خدا کے نزدیک خاص خاص مدت مین مقرر ہو چکا ہی وقت معین سے تقدیم یا تاخیر ممکن نہین تو اسکے دعا کرنے کی
کچھ حاجت نہین کہ خود بخود ہوگا اگرچہ یہ سوال حرام نہین لیکن ایماندار کو بہتر ہی کہ آخرت کے عذاب سے پناہ مانگے جسکے واسطے خدا رسول کا حکم ہی
اور بندگی کی علامت ہی

۱۲۳۱ ق أَبُو هُرَيْرَةَ قَدْ عَجِبَ اللهُ مِنْ صَنِيعِكُمَا بِضَيْفِكُمَا اللَّيْلَةَ يَعْنِي رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ وَامْرَأَتَهُ
بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا کو بہت بھلا معلوم ہوا اور نہایت راضی ہوا آج کی رات تمہارے کام سے
جو تم دونون نے اپنے مہمان سے کیا **ف** حضرت کے پاس ایک محتاج نہایت بھوکھا آیا حضرت نے فرمایا کہ کوئی اسکی مہمانی کرے ابو طلحہ انصاری
اوسکو اپنے گھر لیگئے جورو سے پوچھا کہ کچھ کھانا ہی اوسنے کہا کچھ نہین ہی مگر لڑکون کا کھانا رکھا ہی ابو طلحہ نے کہا کہ لڑکون کو بہلا کر سلا دے
اور حضرت کے مہمان کی توقیر کر سو لڑکون کو سلا کر مہمان کے آگے کھانا رکھا اور بی بی نے چراغ دیکھنے کے بہانے سے اوٹھ کر چراغ کو گل کر دیا
تاکہ مہمان جانے کہ گھر والے بھی میرے ساتھ کھاتے ہین تنہا کھانے سے نہ شرماوے چنانچہ وہ مہمان خوب کھانا کھا کر آسودہ ہو گیا اور گھر والے

بیان فضل ایثار و فضل اصحاب

بھوکے سورہے حضرت کو وحی سے یہ حال معلوم ہوا تب حضرت نے ابوطلحہ اور اونکی بی بی سے یہ حدیث فرمائی سبحان اللہ حضرت کے صحابہ کیا
حضرت پر فدا تھے اور کیا خالص ایماندار تھے کہ محتاجی کی حالت میں اپنی جان پر اور محتاجون کو مقدم رکھتے تھے چنانچہ اس مضمونکو حق تعالی نے
قرآن مین فرمایا ہی وَيُؤْثِرُونَ عَلَىٰ أَنفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ یعنی پیغمبر کے اصحاب اپنی جانون پر غیرون کو
مقدم رکھتے ہین اگرچہ اونکو تنگی اور حاجت ہو بھلا ایسے کامل لوگون سے کیا ممکن ہی کہ اہل بیت کا حق چھین لیوین اور ناحق صدیق اکبر سے
بیعت کرین حق تعالی بدگمانی سے پناہ مین رکھے ١٢٣٢ **خ** ابو هريرة قد كان قبلكم من بني اسرائيل رجال يكلمون
من غير ان يكونوا انبياء فان يكن في امتي احد فعمر بخاری مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا تمسے
پہلے بنی اسرائیل مین ایسے مرد ہوتے تھے جنسے کلام ہوتا تھا یعنی خدا کی طرف سے اونکے دل مین الہام ہوتا تھا یا فرشتے کلام کرتے تھے
حال انکہ وے پیغمبر نہوتے تھے سو ویسا مرد اگر میری امت مین کوئی ہوگا تو عمر فاروق رضی ہوگا **ف** بیشک حضرت کی امت سب امتون سے افضل ہی
تو جب اگلی امتون مین صاحب الہام اور کلام لوگ ہوئے تو حضرت کی امت مین بطریق اولی ہوا چاہیں اس حدیث سے بڑی عمدہ فضیلت فاروق اعظم کی ثابت ہوئی

فصل اس فصل مین وہ حدیثین ہین جنکے سر پر لقد ہے ١٢٣٣ **م** ابو هريرة لقد احتظرت بحظار شديد من النار
قاله لامرأة قالت ادع الله لي فلقد دفنت ثلثة مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ تو نے تو اپنے
گرد بڑا مضبوط گھیر بنایا دوزخ کے بچاؤ کا یہ حضرت نے اوس عورت سے فرمایا جسنے کہا تھا کہ یا حضرت میرے واسطے دعا کیجیے سو البتہ مین تو تین لڑکے
گاڑ چکی ہون **ف** یعنی جسکے تین چھوٹے لڑکے مرے اور اوسنے اونکی آتش فراق مین صبر کیا وہ آتش دوزخ سے پناہ مین ہوگیا عورت
جو بچی تھی کہ بد قسمتی سے اوسکی اولاد مرگئی اسواسطے اوسنے حضرت سے دعا کو کہا سو حضرت نے اوسکی تسکین کردی کہ تو رنج نکر کہ اونکے سبب سے تو بلاے
عظیم سے بچیگی ١٢٣٤ **خ** عمر لقد انزلت علي الليلة سورة لهي احب الي مما طلعت عليه الشمس ثم قرأ
انا فتحنا لك فتحا مبينا بخاری مین عمر فاروق رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ آج کی رات مجھپر ایسی سورت اوتری کہ میرے
نزدیک تمام دنیا سے بہتر ہی پھر حضرت نے انا فتحنا کی سورت پڑھی **ف** جب حضرت نے حدیبیہ مین بظاہر دبکر صلح کی تو اکثر اصحاب کو قلق تھا
عمر فاروق رضی کو سب سے زیادہ اسکا رنج تھا تو اسواسطے اوس سفر سے پلٹتے ہوئے رات کو حضرت نے عمر فاروق سے یہ حدیث فرمائی کہ فتح کی بشارت سنکر اونکا
غم دور ہوجاے ١٢٣٥ **ق** ابو هريرة لقد اهلكتم او قطعتم ظهر الرجل يعني المطري في المدحة بخاری اور
مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ تمنے تو ہلاک کر ڈالا یا یون فرمایا کہ تمنے تو اوس مرد کی پیٹھ کاٹ ڈالی یہ اوس شخص سے
فرمایا جسنے دوسرے شخص کی بیحد تعریف کی **ف** حضرت نے ایک شخص کو سنا کہ دوسرے شخص کی تعریف اور توصیف بڑھ بڑھ کے
کرتا ہی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی مبالغہ رو برو تعریف کرنا نہایت بری بات ہی کہ آدمی اپنی تعریف سنکر گھمنڈ مین آتا ہی اور آپ کو بہتر
سمجھکے تحصیل کمالات سے محروم رہتا ہی ١٢٣٦ **م** عمران بن حصين لقد تابت توبة لو قسمت بين سبعين من
اهل المدينة لوسعتهم وهل وجدت افضل من ان جادت بنفسها لله **قاله** للجهنية
التي اقرت بالحبل من الزنى مسلم مین عمران بن حصین رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ اوس عورت نے تو ایسی توبہ کی ہی کہ اگر
اوسکی توبہ مدینے والے ستر گنہگارون مین بانٹی جاوے تو مقرر اونکو بھی کفایت کرے اور بھلا اوسنے راہ خدا مین اپنی جان نثار کی سے
بھی کسیکو افضل پایا یہ حضرت نے اوس عورت کے حق مین فرمایا جو جہنیہ کی قوم سے تھی جسنے حرام کاری کے حمل کا اقرار کیا تھا **ف**

المطری: حد سے زیادہ تعریف کیا ہوا

حضرت کے روبرو ایک حاملہ عورت آئی کہ اوسنے کہا یا حضرت مینے حرام کاری کا گناہ کیا مجکو سزا دیجیے اور حد ماریے حضرت نے اوسکے والی سے
فرمایا کہ اسکو اچھی طرح رکھ جب کہ یہ جنے تو میرے پاس اسکو لانا پھر جب اوسکے لڑکا پیدا ہوا تو وہ حضرت کے پاس لیکر اوسکو لایا حضرت نے اوسکے
کپڑے اوسکے بدن پر مضبوط بندھائے تاکہ بدن نکھل جاوے پھر وہ پتھروں سے ماری گئی حضرت نے اوسکے جنازے کی نماز پڑھی تو عمر فاروق
رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یا رسول اللہ آپنے اوسپر نماز پڑھی حالانکہ اوسنے حرام کاری کی تھی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اوسکی حرام کاری
کسیکو نہ معلوم تھی اوسنے خود خوف خدا سے اقرار کیا اور حد کے واسطے اپنی جان دی اوسکی توبہ ایسی خالص ہے کہ ستر گناہگاروں کی مغفرت
کے واسطے کفایت کرتی ہے اس حدیث سے معلوم ہوا اگر حرام سے حمل ہو تو بدون بچہ پیدا ہوئے اوسپر حد نہ مارنا چاہیے کہ معصوم بچہ ضائع نہو سبحان اللہ
حضرت کے وقت کی کیا برکت تھی کہ اگر کسی سے گناہ بھی ہوجاتا تھا تو عذاب آخرت کا اتنا اوسکو ڈر ہوتا تھا کہ اپنی جان دینا اوسکو آسان معلوم
ہوتا تھا ایمان اسکا نام ہے

۱۲۲۷ خ ابو ھریرۃ لقد تحجرت واسعا قالہ لاعرابی قال اللھم ارحمنی ومحمدا ولا ترحم معنا احدا بخاری مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ تونے تو تنگ پکڑا کشادہ رحمت والے کو یہ حضرت نے اوس جنگلی آدمی سے فرمایا جسنے یون دعا مانگی کہ الٰہی مجھپر رحم کر اور محمد پر اور ہمارے ساتھ کسی اور پر رحم نکر ف یعنی رحمت الٰہی مین بڑی وسعت ہے سارے جہان کے گنہگاروں کو کفایت کرتی ہے تو کیون تنگ حوصلہ ہوتا ہے

بخاری فصل دوم در ادعیہ

۱۲۲۸ م انس لقد رأیت اثنی عشر ملکا یبتدرونھا ایھم یرفعھا قالہ لرجل جاء وقد حفزہ النفس فقال اللہ اکبر الحمد للہ کثیرا طیبا مبارکا فیہ وقیل الرجل ھو رفاعۃ بن رافع الانصاری مسلم مین انس رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مینے دیکھا بارہ فرشتونکو کہ اوسکی طرف جھپٹتے تھے کہ اونمین کون سا فرشتہ اوسکو اوٹھا لیجاوے یہ حضرت نے اوس مرد سے فرمایا جو ہانپتا آیا پھر اوسنے کہا اللہ اکبر الحمد للہ کثیرا طیبا مبارکا فیہ بعضون نے کہا کہ وہ مرد رفاعہ بن رافع الانصاری ہے ف حضرت نماز مین تھے کہ رفاعہ انصاری جماعت کے واسطے دوڑتے ہوئے آئے اور نماز مین یہ کلمات پڑھے حضرت نے بعد نماز کے پوچھا کہ کلام کسنے پڑھا اصحاب نے رفاعہ کی طرف اشارہ کیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ ذکر الٰہی کے واسطے فرشتے مقرر ہین کہ آسمان پر اوسکو اوٹھا لیجاتے ہین

۱۲۲۹ م ابو ھریرۃ لقد رأیت رجلا یتقلب فی الجنۃ فی شجرۃ قطعھا من ظھر الطریق کانت تؤذی الناس مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مینے تو دیکھا ایک مرد کو کہ بہشت مین چلتا پھرتا تھا بسبب ثواب اوس درخت کے جسکو اوسنے راہ سے کاٹ ڈالا تھا اوس درخت سے لوگون کو تکلیف تھی ف معلوم ہوا کہ خلق کی راحت رسانی بہشت مین پہونچاتی ہے

۱۲۴۰ م ابو ھریرۃ لقد رأیتنی فی الحجر وقریش تسألنی عن مسرای فسألتنی عن اشیاء من بیت المقدس لم اثبتھا وکربت کربۃ ما کربت مثلھا قط فرفعہ اللہ لی انظر الیہ ما یسألوننی عن شیء الا انبأتھم بہ وقد رأیتنی فی جماعۃ من الانبیاء فاذا موسی قائم یصلی فاذا رجل جعد ضرب کانہ من رجال شنوءۃ واذا عیسی بن مریم قائم یصلی اقرب الناس بہ شبھا عروۃ بن مسعود الثقفی واذا ابراھیم قائم یصلی اشبہ الناس بہ صاحبکم یعنی نفسہ فحانت الصلوۃ فاممتھم فلما فرغت من الصلوۃ قال قائل یا محمد ھذا مالک صاحب النار فسلم علیہ فالتفت الیہ فبدأنی بالسلام مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مین تو حطیم مین تھا اور قریش

مجھسے شب معراج کا حال پوچھتے تھے سو قریش نے بیت المقدس کی وے چیزین او رنشانیان پوچھین جو مجکو خوب یاد نتھین اور مجکو رنج ہوا کہ ویسا رنج کبھی نہوا تھا سو خدا نے اوس مکان کی صورت اوٹھا کر میرے سامنے کردی کہ مین اوسکو دیکھتا جاتا تھا جو نشانی وے مجھسے پوچھتے تھے مین اونکو بتلاتا تھا اوسی کو دیکھکر اور شب معراج مین مینے اپنے تئین پیغمبرون کے گروہ مین دیکھا سو موسی تو کھڑا نماز پڑھتا تھا سو وہ تو ایک مرد تھا گھنگرالے بال والا دبلا وہ ایسا تھا جیسے قوم شنوءہ کے لوگ اور ناگاہ عیسی بن مریم کو دیکھا کہ کھڑا نماز پڑھتا ہی اوس سے زیادہ تر مشابہت مین قریب تر عروہ بن مسعود ثقفی ہی اور ناگاہ ابراہیم کو دیکھا کہ کھڑا نماز پڑھتا ہی سب لوگون مین سے زیادہ تر اوسکے ساتھ مشابہ تمہارا صاحب ہی صاحب سے اپنی ذات مراد رکھی پھر نماز کا وقت آیا تو مینے اون پیغمبرون کی امامت کی پھر مین جب نماز سے فارغ ہوا کسی کہنے والے نے کہا اے محمد یہ مالک ہی دوزخ کا داروغہ سو تو اوسکو سلام کر تو مین اوسکی طرف متوجہ ہوا سو اوسی نے مجکو پہلے سلام کیا **ف** جس رات حضرت کو معراج ہوئی اوسکی صبح کو حضرت نے اسکا حال کعبے مین حطیم کے اندر لوگون سے بیان کیا کفار قریش کو نہایت تعجب ہوا اکثر قریش بیت المقدس کو دیکھ آئے تھے اون لوگون نے وہان کی نشانیان حضرت سے پوچھین حضرت کو یاد نتھین خدا نے اوسکی صورت سامنے کردی سو حضرت نے ٹھیک ٹھیک وہان کے پتے بتلائے کافر شرمندہ ہوکر رہگئے معراج کے قصے مین روایت ہی کہ حضرت نے جبریل سے کہا کہ اگر مین معراج کا قصہ کسی سے کہون تو کون مجکو سچا جانیگا جبریل نے کہا ابی بکر صدیق تیری تصدیق کریگا جب کافرون نے حضرت سے معراج کا حال سنا تو چڑانے کے واسطے ابی بکر صدیق سے کہا ابی بکر صدیق نے کہا کہ کچھ تعجب نہین کہ جو خدا کہ ایک دم مین جبریل کو عرش سے زمین پر بھیجتا ہی وہ قادر ہی کہ اسی طرح حضرت کو بھی زمین سے آسمان پر لیجاوے اوسی دن سے ابی بکر کا صدیق لقب ہوگیا شنوءہ یمن مین ایک قوم کا نام ہی اوسکے لوگ گھنگرالے بال والے اور دبلے ہوتے ہین اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عالم ارواح مین پیغمبر لوگ نماز پڑھتے ہین ہرچند اوس عالم مین عبادت فرض نہین **ق** اَلْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ وَمَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ لَقَدْ رَاٰى هٰذَا ذُعْرًا يَعْنِيْ اَحَدُ الرَّجُلَيْنِ الَّذَيْنِ رَجَعَا بِاَبِيْ بَصِيْرٍ مِّنَ الْمَدِيْنَةِ بخاری اور مسلم مین مسور بن مخرمہ اور مروان بن حکم سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر اس شخص نے خوف دیکھا اون دو مردون سے ایک مرد مراد ہی جو ابی بصیر کو مدینے سے پلٹا لیگئے تھے **ف** حدیبیہ کے سال حضرت سے اور کفار قریش سے چند شرطون پر عہد ہوا تھا اونمین سے ایک یہ بھی شرط تھی کہ اگر قریش سے کوئی مسلمان ہوکر حضرت پاس آوے تو حضرت اوسکو پکڑ دین اور اگر حضرت کا کوئی مسلمان قریش پاس بھاگ جاوے تو قریش اوسکو نہ دیوین حضرت نے اس شرط کو مانا تھا عمر فاروق کو اسکا نہایت رنج تھا حضرت نے فرمایا کہ جو اونمین سے مسلمان ہوکر آویگا خدا اوسکے بچاؤ کی کوئی راہ نکالیگا اور جو کوئی ہمارے پاس سے کافرون مین ملیگا خوب ہوا کہ خدا نے اوس ناپاک کو دفع کیا جب حضرت مدینے مین تشریف لائے تو قوم قریش سے ابی بصیر مسلمان ہوکر حضرت پاس مدینے مین آئے قریش نے دو آدمی حضرت پاس بھیجے حضرت نے بموجب عہد کے ابی بصیر کو اونکے ساتھ کردیا جب مدینے سے چھ کوس پر پہونچے تو ناشتے کا ارادہ کیا ابی بصیر نے ایک آدمی سے کہا کہ تیری تلوار نہایت عمدہ معلوم ہوتی ہی اوسنے کہا ہان بہت عمدہ ہی ابی بصیر نے دیکھنے کے بہانے سے تلوار مانگکر اوسکو مار ڈالا دوسرا آدمی بھاگ کر کانپتا ہوا حضرت پاس آیا تب حضرت نے اوسکو دیکھکر یہ حدیث فرمائی پھر حضرت نے اوس سے حال پوچھا اوسنے بیان کیا بعد اوسکے ابی بصیر آئے حضرت نے فرمایا کہ ابی بصیر لڑائی کی آگ بھڑکانے والا ہی ابی بصیر نے جانا کہ حضرت مجکو پھر حوالہ کردینگے تو مدینے سے نکلکر سمندر کے کنارے پر جا ٹھہرے پھر جو شخص کہ کفار قریش سے مسلمان ہوکر آتا تھا وہ ابی بصیر کے پاس رہتا تھا جب مسلمانون کی بہت بھیڑ ہوگئی تو کفار قریش کے قافلے جو ملک شام سے آتے جاتے تھے اونھون نے مارنا شروع کیے قریش

بیان کیفیت معراج

۲۴۱

نہایت عاجز ہوئے پھر حضرت کو پیغام دیا کہ اوس شرط سے ہم باز آئے مسلمانون کو اپنے پاس بلا لیجیے اور راہ زنی سے منع کیجیے سو جیسا کہ حضرت نے فرمایا تھا ویسا ہی خدا نے مسلمانون کو سلامت بچایا

١٢٤٢ م ثوبان لَقَدْ سَاَلَنِي هٰذَا عَنِ الَّذِي سَاَلَنِي عَنْهُ وَمَالِي عِلْمٌ بِشَيْءٍ مِّنْهُ حَتّٰى اَتَانِيَ اللّٰهُ بِهٖ **قَالَهُ** حِيْنَ سَاَلَهٗ حِبْرٌ مِّنْ اَحْبَارِ الْيَهُوْدِ عَنْ اَوَّلِ طَعَامِ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَعَنِ الشَّبَهِ مسلم مین ثوبان رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مجھسے اسنے پوچھا جو کہ پوچھا اوس کو حال آنکہ مجکو اوسکا کچھ بھی علم نتھا یہان تک کہ خدا نے مجکو اوسکا علم دیا یہ حضرت نے اوس وقت فرمایا جبکہ علماے یہود سے ایک عالم نے حضرت سے پوچھا کہ پہلا کھانا بہشتیون کا کون ہوگا اور کیا سبب ہی کہ لڑکا کبھی باپ سے مشابہ ہوتا ہی اور کبھی ما سے **ف** مصابیح مین روایت ہی کہ جب حضرت مدینے مین آئے تو عبداللہ بن سلام نے کہ یہود مین بڑے عالم تھے حضرت سے کہا کہ مین تین باتین پوچھتا ہون کہ اونکو سوا پیغمبر کے کوئی نہین جانتا بتلائیے تو کہ قیامت کی نشانیون سے پہلی نشانی کون ہی اور بہشتیونکو پہلا کھانا کون ملیگا اور کیا سبب ہی کہ لڑکا کبھی باپ کی صورت پر ہوتا ہی اور کبھی ما کی صورت پر تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی پھر جواب دیا کہ قیامت کی اول نشانی آگ ہی جو لوگون کو پورب سے پچھم کی طرف ہانک لیجاویگی اور بہشتی لوگ اول کھانا مچھلی کی کلیجی کا نکلا ہوا گوشت کھاوینگے اور اگر مرد کی منی نے سبقت کی تو لڑکا باپ کی صورت پر ہوتا ہی اور اگر عورت کی منی نے سبقت کی تو ما کی صورت پر ہوتا ہی پھر عبداللہ بن سلام نے کہا کہ مین گواہی دیتا ہون کہ سوا خدا کے کوئی معبود برحق نہین اور آپ خدا کے سچے رسول مین

١٢٤٣ خ ابو هريرة لَقَدْ ظَنَنْتُ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ اَنْ لَّا يَسْاَلَنِي عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ اَحَدٌ اَوَّلُ مِنْكَ لِمَا رَاَيْتُ مِنْ حِرْصِكَ عَلَى الْحَدِيْثِ اَسْعَدُ النَّاسِ بِشَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مَنْ قَالَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ خَالِصًا مِّنْ قِبَلِ نَفْسِهٖ بخاری مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مین جان چکا تھا اے ابوہریرہ کہ مجھسے اس بات کو تجھسے پہلے کوئی نہ پوچھیگا اس واسطے کہ مین دیکھ چکا تیری حرص کو بات کے دریافت کرنے پر بڑا اسعاد تمند لوگونمین میری شفاعت کے واسطے قیامت کے دن وہ شخص ہوگا جسنے لا الٰہ الا اللہ کو اپنے دل سے خالص ہو کر کہا **ف** ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ مینے حضرت سے پوچھا کہ یا حضرت بڑا اسعاد تمند آپ کی شفاعت کا قیامت کے دن کون ہی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ابوہریرہ حضرت کی حدیث کے بڑے شوقین اور نہایت کھوجی تھے اسی سبب سے ہزارون حدیث کی اونسے روایت ہی سب احادیث شفاعت کی اگر غور کیجیے تو معلوم ہوتا ہی کہ حضرت کی سفارش چھ طرح ہوگی اول شفاعت تو حشر کے وقت ہوگی یعنی جب لوگ قبرون سے اوٹھینگے حساب کے پہلے میدان مین کھڑے کھڑے گرمی کی شدت سے گھبرا وینگے اور سب پیغمبر جواب دینگے تو اوس وقت حضرت بخشا وینگے اور حساب کتاب کرواکے اوس مصیبت سے نجات دلاوینگے اسکا نام شفاعت کبری ہی یہ شفاعت حضرت کو مخصوص ہی دوسرے کا اسمین دخل نہین دوسری شفاعت اوس وقت ہوگی کہ کچھ لوگ جہنم کی طرف روانہ کیے جاوینگے اور حضرت اونکی شفاعت کر کے راہ سے پھرواوینگے اور تیسری شفاعت سے لوگ جہنم کے کنارے تک پہونچ کر نجات پاوینگے اور چوتھی شفاعت سے جو لوگ کہ دوزخ مین پڑ چکے مین نکل جاوینگے جنکے بدن سوا سجدہ گاہ کے جل بھن گئے اور پانچوین شفاعت سے بہشتی لوگون کے اور زیادہ تر درجے بلند ہونگے اور چھٹی شفاعت سے اون کافرون کو جنھون نے حضرت سے احسان کیا تھا کچھ عذاب مین تخفیف ہوگی واللہ اعلم

١٢٤٤ خ عايشة لَقَدْ عُذْتِ بِعَظِيْمٍ اِلْحَقِي بِاَهْلِكِ **قَالَهُ** لِابْنَةِ الْجَوْنِ وَاسْمُهَا اَسْمَاءُ بِنْتُ النُّعْمَانِ بْنِ اَبِي الْجَوْنِ بْنِ الْحَارِثِ بخاری مین حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا البتہ تونے تو بڑے مالک کی پناہ مانگی جا اپنے لوگونمین مل یہ حضرت نے جون کی بیٹی سے کہا اور اوسکا نام اسما تھا نعمان بن ابی الجون بن حارث کی بیٹی **ف** حضرت نے جب اسما بنت نعمان سے نکاح کیا حضرت کی بعضی بیبیونکو رشک ہوا اوس سے

یون کہا کہ تجکو غیرت اور شرم نہین آتی کہ تو نے ایسے شخص سے نکاح کیا جسنے تیرے باپ اور بھائی کو مارا اور بعضی روایت مین یون ہی
کہ کسی بی بی نے اوسکو یون سکھلایا کہ جب حضرت تیرے پاس آوین تو یون کہنا کہ مین خدا کی پناہ چاہتی ہون تسے تو حضرت تجکو بہت پیار
کرینگے پھر جب حضرت اوسکے پاس تشریف لائے اوسنے اسی طرح خدا کی پناہ مانگی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور فرمایا کہ تو اپنے گھر جا یہ
اشارہ کیا طلاق کا م جُوَیْرِیَۃُ بِنْتُ الْحَارِثِ لَقَدْ قُلْتُ بَعْدَكِ اَرْبَعَ كَلِمَاتٍ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ لَوْ وُزِنَتْ **1245**
بِمَا قُلْتِ مُنْذُ الْيَوْمِ لَوَزَنَتْهُنَّ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ عَدَدَ خَلْقِهٖ وَرِضٰى نَفْسِهٖ وَزِنَةَ عَرْشِهٖ
وَمِدَادَ كَلِمَاتِهٖ مسلم مین جویریہ بنت الحارث سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر مینے تیرے بعد چار بول تین بار کہے اگر اونکو
تو اپنے تیرے کہے ساتھہ تو وہی اونسے بھاری پڑین وے چار بول یے ہین سبحان اللہ وبحمدہ عدد خلقہ ورضی نفسہ وزنۃ عرشہ ومداد
کلماتہ یعنی مین خدا کی پاکی بولتا ہون خوبیون کے ساتھہ اوسکی مخلوقات کے شمار کے برابر اور بقدر اوسکی رضامندی اور خوشی کے اور اوسکے
عرش کی تول کے برابر اور اوسکے کلمات کی سیاہی کے برابر ف حضرت جویریہ کے پاس سے حضرت صبح کے وقت تشریف لیگئے
اور وے بیٹھی ہوئی اپنی جانماز پر ذکر الٰہی کرتی تھین پھر حضرت گھر مین دن چڑھے تشریف لائے اونکو جانماز پر بیٹھا ذکر مین مشغول پایا پوچھا
کہ کیا اب تک اوسی طرح ذکر کررہی ہی اونہون نے کہا کہ ہان تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی ف یعنی مینے تیرے پاس سے جانے کے بعد
چار لفظین تین بار کہین جنکا ثواب اس تمام تیرے وظیفے سے زیادہ ہی اس حدیث مین اس ذکر کی فضیلت فرمائی کہ پڑھنے مین ہلکی اور ثواب
مین بھاری **1246** خ خَبَّابُ بْنُ الْاَرَتِّ لَقَدْ كَانَ مَنْ قَبْلَكُمْ لَيُمْشَطُ بِمِشَاطِ الْحَدِيْدِ مَادُوْنَ عِظَامِهٖ
مِنْ لَحْمٍ اَوْ عَصَبٍ مَا يَصْرِفُهٗ ذٰلِكَ عَنْ دِيْنِهٖ وَيُوْضَعُ الْمِنْشَارُ عَلٰى مَفْرِقِ رَاْسِهٖ فَيُشَقُّ بِاثْنَيْنِ
مَا يَصْرِفُهٗ ذٰلِكَ عَنْ دِيْنِهٖ وَلَيُتِمَّنَّ اللّٰهُ هٰذَا الْاَمْرَ حَتّٰى يَسِيْرَ الرَّاكِبُ مِنْ صَنْعَاءَ اِلٰى حَضْرَمَوْتَ
مَا يَخَافُ اِلَّا اللّٰهَ وَالذِّئْبَ عَلٰى غَنَمِهٖ وَلٰكِنَّكُمْ تَسْتَعْجِلُوْنَ بخاری مین خباب بن ارت رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ البتہ تمسے آگے وے لوگ تھے کہ اونکے گوشت ہڈی یا پٹھے تک لوہے کی کنگھی سے نوچے جاتے تھے ایسی سختی بھی اوسکو اپنے دین سے
نہ پھیرتی تھی اور اوسکے سر پر آرہ رکھا جاتا تھا سو اوسکا بدن چیر کے دو ٹکڑے کردیا جاتا تھا ایسی مصیبت بھی اوسکو اپنے دین سے
نہ پھیرتی تھی اور مقرر خدا اپنے اس دین کو پورا اور کامل کریگا یہان تک سوار چلیگا شہر صنعا سے حضرموت کے شہر تک سوائے خدا کے کسی سے
نہ ڈریگا اور نہ خوف کریگا اپنی بکری پر مگر بھیڑیے سے ولیکن تم تو جلدی کرتے ہو ف خباب سے روایت ہی کہ ہمنے مکے مین
مشرکین سے بہت تکلیف پائی حضرت سے ہمنے یہ حال بیان کیا اور حضرت کعبے کے سائے مین چادر کو تکیہ دیے بیٹھے تھے ہمنے کہا کہ آپ ہمارے
واسطے دعا نہین کرتے کہ خدا اس کفار کے غلبے سے نجات دے حضرت اوٹھہ بیٹھے اور چہرۂ مبارک سرخ ہوگیا یعنی ہماری بےصبری سے غضب آیا
پھر یہ حدیث فرمائی یعنی کیون بےصبری اور جلدی کرتے ہو تمسے اگلے دیندارون پر تو ایسی ایسی مصیبتین گذرین کہ اونکے گوشت نوچے گئے
اور چیر ڈالے گئے تسپر تو ایسی سختی کبھی نہین ہوئی باقی دین کا غلبہ سو خدا اپنے موافق وعدے کے کریگا ملک مین ایسا امن ہوگا دور تک اکیلا
سوار بےخوف چلا جاویگا یا خدا کا خوف ہوگا یا بکری پر بھیڑیے کا چنانچہ یہ وعدہ فاروق اعظم کی خلافت مین پورا ہوا اس حدیث مین
ارشاد ہی کہ دیندار کو لازم ہی کہ تکلیف اور مشقت سے نہ گھبرائے صبر کرے دین پر مضبوط بنا رہے آخر ش اوسکو مخلصی ہوگی خ عَائِشَۃُ **1247**
لَقَدْ لَقِيْتُ مِنْ قَوْمِكِ وَكَانَ اَشَدَّ مَا لَقِيْتُ مِنْهُمْ يَوْمَ الْعَقَبَةِ اِذْ عَرَضْتُ نَفْسِيْ عَلٰى ابْنِ عَبْدِ يَالِيْلَ

بْنِ عَبْدِ كُلَالٍ فَلَمْ يُجِبْنِي إِلَى مَا أَرَدْتُ فَانْطَلَقْتُ وَأَنَا مَهْمُومٌ عَلَى وَجْهِي فَلَمْ أَسْتَفِقْ إِلَّا
وَأَنَا بِقَرْنِ الثَّعَالِبِ فَرَفَعْتُ رَأْسِي فَإِذَا أَنَا بِسَحَابَةٍ قَدْ أَظَلَّتْنِي فَنَظَرْتُ فَإِذَا فِيهَا جِبْرَئِيلُ
فَنَادَانِي فَقَالَ إِنَّ اللّٰهَ قَدْ سَمِعَ قَوْلَ قَوْمِكَ لَكَ وَمَا رَدُّوا عَلَيْكَ وَقَدْ بَعَثَ إِلَيْكَ مَلَكَ الْجِبَالِ
لِتَأْمُرَهُ بِمَا شِئْتَ فِيهِمْ فَنَادَانِي مَلَكُ الْجِبَالِ فَسَلَّمَ عَلَيَّ ثُمَّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ اللّٰهَ قَدْ سَمِعَ قَوْلَ
قَوْمِكَ وَأَنَا مَلَكُ الْجِبَالِ وَقَدْ بَعَثَنِي إِلَيْكَ رَبُّكَ لِتَأْمُرَنِي بِأَمْرِكَ فِيمَا شِئْتَ إِنْ شِئْتَ
أَنْ أُطْبِقَ عَلَيْهِمُ الْأَخْشَبَيْنِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلْ أَرْجُوْ أَنْ يُخْرِجَ اللّٰهُ
مِنْ أَصْلَابِهِمْ مَنْ يَعْبُدُ اللّٰهَ وَحْدَهُ لَا يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا **قَالَهُ** لَهَا حِيْنَ قَالَتْ هَلْ أَتَى عَلَيْكَ
يَوْمٌ كَانَ أَشَدَّ مِنْ يَوْمِ أُحُدٍ بخاری مین حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر مینے تیری قوم سے یعنی
قریش سے تکلیف پائی اور نہایت سخت تکلیف مینے اونسے اوس دن پائی جب پہاڑ کی گھاٹی مین انصاریون نے مجھسے بیعت کی
جسدم کہ مینے آپکو ابن عبد یالیل بن عبد کلال کے سامنے کیا سو مینے جو چاہا اوسنے میرا کہنا نمانا یعنی اسلام قبول نکیا سو مینے رنجیدہ
ہوکر اپنی راہ لی تو مین ہوش مین نآیا مگر اوس مکان مین جیسے ہواس درست ہوئے جسکا نام قرن الثعالب ہی سو مینے اپنا سر اوٹھایا تو
ناگاہ مینے بدلی دیکھی کہ اوسنے مجھپر سایہ کرلیا سو مینے دیکھا تو اوسمین جبرئیل ہی سو اوسنے مجکو پکارا اور کہا کہ البتہ خدا نے سنا تیری
قوم کا قول جو تیرے حق مین کہا اور جو تیری بات کو رد کیا اور البتہ خدا نے تیرے پاس پہاڑونکا داروغہ فرشتہ بھیجا تاکہ تو اوس
فرشتے سے حکم کرے جو تیرا اون کافرون کے حق مین جی چاہے پھر مجکو پہاڑون کے داروغہ فرشتے نے پکارا سو مجکو سلام کیا پھر کہا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم
مقرر خدا نے سنا جو تیری قوم نے تیرے حق مین کہا اور مین فرشتہ ہون پہاڑونکا داروغہ اور مجکو خدا نے تیرے پاس بھیجا ہی تاکہ تو مجھپر حکم کرے
جو تیرا جی چاہے اگر تو چاہے تو کافرون پر دبادون اون دونون پہاڑونکو جنکے درمیان مکہ ہی تو حضرت نے فرمایا کہ نہین بلکہ مین امیدوار ہون
کہ خدا ان کافرون کی پیٹھہ سے وہ اولاد نکالے جو صرف خدا کی عبادت کرین اور اوسکے ساتھہ کسی چیز کا ساجھا نہ لگاوین یہ حضرت نے
حضرت عایشہ رضہ سے کہا جب کہ حضرت عایشہ رضہ نے پوچھا کہ یا حضرت بھلا آپ پر جنگ اُحد کے دن سے بھی کوئی دن سخت تر گذرا **ف** جبکہ
ابوطالب اور حضرت خدیجہ رضہ کا انتقال ہوا تو ظاہر مین حضرت کا کوئی غمخوار اور حمایتی نرہا کفار قریش نے حضرت کی تکلیف رسانی پر زیادہ تر
کمر باندھی تو حضرت طائف مین تشریف لیگئے جو مکے سے دو منزل ہی وہان کے رئیسون سے یعنی ابن عبد یالیل اور مسعود اور حبیب سے
مدد چاہی اور اونکو اسلام کی دعوت کی اون کمبختون نے کچھہ حضرت کی بات نہ سنی بلکہ لڑکون اور شہدون کو ہشکار دیا اونھون نے
بہت بے ادبی حضرت سے کی گالیان دین اور پتھرون سے حضرت کی ایڑیان زخمی کر ڈالین پھر حضرت غمگین وہانسے پھرے جب قرن الثعالب مین
پہونچے وہان ٹھہرے اور یون دعا کی کہ الٰہی مین اپنی ضعیفی اور عاجزی اور اپنی ناچاری اور لوگون کے نزدیک اپنی بے قدری کا تیرے آگے گلہ کرتا ہون
تب حضرت جبرئیل اور پہاڑونکا داروغہ فرشتہ حاضر ہوا لیکن حضرت نے اون کافرون کی ہلاکی نچاہی سبحان اللہ کیا بیقیاس حضرت مین صبر تھا
کہ باوجود ایسی ایسی تکلیفات کے اپنا کرم نچھوڑا الرسول خیر خواہ دشمنان کا عقدہ حضرت سے حل ہوا جو حضرت کا ایسا صبر اور کرم دریافت کریے
سو وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ کا مطلب بخوبی بوجھے اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ سَيِّدِ
الصَّابِرِيْنَ وَإِمَامِ الْكَاظِمِيْنَ م ابْنِ مَسْعُوْدٍ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ آمُرَ رَجُلًا يُصَلِّيْ بِالنَّاسِ ثُمَّ أُحَرِّقَ

ف بیان صبر آنحضرت بر ایذای کفار و عفو دشمنان باوجود اجازت الٰہی

۱۲۴۸

عَلٰى رِجَالٍ يَتَخَلَّفُوْنَ عَنِ الْجُمُعَةِ بُيُوْتَهُمْ مسلم مین عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا البتہ مینے ارادہ کیا کہ
حکم کرون کسی مرد کو کہ لوگون کو جماعت کی نماز پڑھاوے پھر مین اون مردون کے گھر جلادون جو جمعے کی نماز مین نہین آتے **ف** اس حدیث سے
بکمال تاکید نماز جمعے کا فرض ہونا ثابت ہوا اسی واسطے فقہ مین لکھا ہی کہ جو تین بار جمعے کی نماز ترک کرے اوسکی عدالت ساقط ہی گواہی کے
لائق نہین اور معلوم ہوا کہ امام کو جائز ہی کہ اپنا کسیکو خلیفہ کرے نماز کی امامت مین اور خود کسی اور ضروری کام مین مشغول ہوا اور معلوم
ہوا کہ جمعہ فرض عین ہی کہ ہر شخص پر فرض ہی فرض بالکفایہ نہین کہ بعضون کے پڑھنے سے نہ پڑھنے والون کا گناہ دور ہوا اور معلوم ہوا کہ
تعزیر مین مال کا تلف کرنا بھی درست ہی **۱۲۴۹** **خ** عَائِشَةُ لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اُرْسِلَ اِلٰى اَبِيْ بَكْرٍ وَّ ابْنِهٖ وَاَعْهَدَ
اَنْ يَّقُوْلَ الْقَائِلُوْنَ اَوْ يَتَمَنَّى الْمُتَمَنُّوْنَ ثُمَّ قُلْتُ يَاْبَى اللّٰهُ وَيَدْفَعُ الْمُؤْمِنُوْنَ اَوْ يَدْفَعُ اللّٰهُ
وَيَاْبَى الْمُؤْمِنُوْنَ بخاری مین حضرت عایشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مینے ارادہ کیا کہ مین کسیکو ابی بکر اور اوسکے
بیٹے عبد الرحمن پاس بھیجون اور اوسکو اپنا خلیفہ اور ولی عہد کرون مبادا کہ کہنے والے کوئی اور بات کہین یا آرزو کرنے والے خلافت
کی آرزو کرین پھر مینے کہا کہ ابی بکر کے سوا کے خدا کسیکی خلافت نمانیگا اور مومنین بھی دفع کرینگے یا کہ یون فرمایا کہ دفع کریگا خدا اور نمانینگے
مومنین **ف** اور مسلم مین حضرت عایشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے مرض الموت مین مجھسے فرمایا کہ بلالا میرے پاس اپنے باپ اور بھائی کو
تا کہ مین اوسکو اپنی خلافت لکھ دون مین ڈرتا ہون کہ کوئی آرزو کرنے والا آرزو کرے اور کہنے والا کہے کہ مین لائق تر ہون خلافت کا مگر خدا
اور مومنین نمانینگے سوائے ابی بکر کے دوسرے کی خلافت کو ان دونون حدیثون سے صاف معلوم ہوا کہ حضرت کو صدیق اکبر کی خلافت بدل منظور
تھی اور چاہا کہ اپنے روبرو اونکو خلیفہ کر جاوین اور خلافت نامہ اونکو لکھ دیوین لیکن تقدیر اور اجماع پر کفایت کی یعنی حضرت کو معلوم تھا
کہ سوا ابی بکر کے کسیکی خلافت خدا کو منظور نہین اور اجماع بھی سوائے صدیق کے کسی پر نہ واقع ہوگا تو اس سبب سے اونکو اپنا ولیعہد کرنا حضرت
نے ضرور نجانا اس حدیث سے نہایت بڑی فضیلت صدیق اکبر کی اور خلافت کی حقیقت ثابت ہوئی اور یہ حدیث معجزہ ہی کہ آپنے جو کی خبر
جیسی دی تھی ویسی ہوئی **۱۲۵۰** **م** اَبُو الدَّرْدَاءِ لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اَلْعَنَهٗ لَعْنًا يَدْخُلُ مَعَهٗ قَبْرَهٗ كَيْفَ يُوَرِّثُهٗ
وَهُوَ لَا يَحِلُّ لَهٗ كَيْفَ يَسْتَخْدِمُهٗ وَهُوَ لَا يَحِلُّ لَهٗ مسلم مین ابو درداء رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مینے ارادہ
کیا کہ پیٹ پھولی لونڈی کے صحبت کرنے والے پر ایسی لعنت کرون کہ اوسکے ساتھ اوسکی قبر مین گھس جاوے کیونکر اوس لڑکے کا مال وارث کریگا
اور حال آنکہ وہ اوسکو حلال نہین کیونکر اوس لڑکے کو اپنا خدمتگار بناویگا حال آنکہ وہ اوسکو حلال نہین **ف** اس حدیث کا سبب یہ ہی
کہ لوٹ مین ایک لونڈی آئی تھی اوسکا پیٹ پھولا تھا حضرت نے پوچھا کہ یہ کسکی لونڈی ہی لوگون نے کہا کہ فلانے شخص کی ہی حضرت نے پوچھا کہ اسکا
مالک اس سے صحبت بھی کرتا ہی لوگون نے کہا کہ ہان تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اسکا تو پیٹ پھولا ہی اور لڑکا پیدا ہوا سو اگر مالک نے
اوسکو اپنا بیٹا بنایا اور شاید اوسکو اول خاوند کا حمل ہو تو اوسنے کافر کے بیٹے کو اپنا وارث ٹھہرایا اور حال آنکہ کافر اور مسلمان مین
وراثت نہین اور اگر مالک نے اوسکو اپنا بیٹا نکہا اور شاید یہ نطفہ مالک ہی کا ہو تو اوسکو غلام بنانا اور اوس سے غلام کی طرح خدمت لینا
کیونکر درست ہوگا خلاصہ یہ ہی کہ نسب کا خلط کرنا درست نہین اسیواسطے اجنبی عورت سے خواہ لونڈی ہو خواہ طلاقی بدون حیض ہوئے
یا بدون لڑکا پیدا ہوئے صحبت کرنا نہین درست تا کہ نطفے مین شبہہ پڑے **۱۲۵۱** **م** جُدَامَةُ بِنْتُ وَهْبٍ لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اَنْهٰى
عَنِ الْغِيْلَةِ حَتّٰى ذَكَرْتُ اَنَّ الرُّوْمَ وَفَارِسَ يَصْنَعُوْنَ ذٰلِكَ فَلَا يَضُرُّ اَوْلَادَهُمْ مسلم مین جدامہ بنت

وہب رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مینے ارادہ کیا کہ دودھ پلانے والی عورت کی صحبت سے منع کرون یہان تک کہ مجکو یاد آیا کہ روم اور
ایران کے لوگ ایسا کرتے ہین سو اونکی اولاد کو کچھ ضرر نہین کرتا ہی ف عرب لوگ دودھ پلانے والی عورت سے صحبت کرنا بد جانتے تھے اور اطبا بھی خیال
ضرر اوسکے منع کرتے ہین اسیواسطے حضرت نے بھی منع کرنیکا ارادہ کیا تھا پھر جب دیکھا کہ ایران و روم مین یہ معمول ہی اور اولاد کو کچھ ضرر نہین ہوتا
تو تجربے سے معلوم ہوا کہ یہ بات واجب الامتناع نہین صرف ایک ضعیف احتمال پر کیون جوان مرد تکلیف اوٹھاوین مبادا کہ حرام کاری مین گرفتار ہون

الباب السابع

۱۲۵۲ ساتوین باب مین چند فصلین ہین اور کئی طرح کی حدیثین ہین اول قسم مین وہ حدیثین ہین جنکے سرے پر الف لام ہی خ سُلَیمَانُ
بن صُرَدٍ اَلاٰنَ نَغزُوهُم وَلَا یَغزُونَنَا نَحنُ نَسِیرُ اِلَیهِم قَالَهُ حِینَ اَجلَی الاَحزَابُ عَنهُ
بخاری مین سلیمان بن صرد رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا اب تو ہمین اونسے لڑینگے اور وے ہمسے نلڑینگے ہمین اونپر چڑھ جاوینگے یہ حضرت نے
اوس وقت فرمایا جب کفار کے گروہونکو ہٹایا ف جنگ خندق و جنگ احزاب کا قصہ تیسرے باب مین گذرا چنانچہ اسی طرح ہوا کہ

۱۲۵۳ پھر کفار کو بعد جنگ خندق کے حضرت سے حوصلہ لڑائی کا نرہا پھر حضرت ہی آٹھوین سال مکے پر چڑھ گئے اور اوسکو فتح کیا ق عَائِشَةُ
اَلاَروَاحُ جُنُودٌ مُجَنَّدَةٌ فَمَا تَعَارَفَ مِنهَا ائتَلَفَ وَمَا تَنَاکَرَ مِنهَا اختَلَفَ بخاری اور مسلم مین حضرت
عایشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ روحون کے لشکرون مین جھنڈ کے جھنڈ سو جو اونمین سے ازل مین آشنا اور واقف تھا وہ اس
عالم مین ملاپی اور الفت والا ہوا اور جو اونمین سے وہان آشنا اور بے پہچان تھا وہ یہان بھی جدا اور بیگانہ ہا ف یعنی روز ازل
مین تعالے نے روحون کو قسم قسم کا پیدا کیا اور طرح طرح کی اونمین استعدادین رکھین سو جن روحون مین اوس عالم مین مناسبت تھی وے
اس عالم مین باہم شیر و شکر ہوگئے اور جو وہان بے میل تھے وے یہان بھی پھوٹے پھٹکے رہے کبوتر با کبوتر زاغ با زاغ ہا اور یہی سبب ہی
کہ ولی سے شیطان اور شیطان سے ولی پیدا ہوتا ہی شعر حسن ز بصرہ بلال از حبش صہیب از روم ز خاک مکہ ابوجہل این چہ بوالعجبی ست

۱۲۵۴ ص اَبُو مُوسٰی وَاُبَیُّ بنُ کَعبٍ اَلاِستِیذَانُ ثَلٰثٌ فَاِن اُذِنَ لَکَ وَاِلَّا فَارجِع مسلم مین ابو موسی اور ابی بن
کعب رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ گھر والے سے اجازت مانگنا تین بار ہی سو اگر تجکو اجازت ملے تو گھر مین جا اور نہین تو پلٹ جا ف جب کسیکے
مکان مین جانیکا ارادہ کرے تو السلام علیکم کرکے تین بار اجازت مانگے اگر اجازت ہو تو اوس مکان مین جاوے اور نہین تو پلٹ آوے

۱۲۵۵ اجازت مانگنے کا فائدہ یہ ہی کہ آدمی اپنے گھر مین ننگا کھلا بے تکلف ہوتا ہی تو بے اطلاع گھس جانے سے شرماویگا م جَابِرٌ اَلاِستِجمَارُ
تَوٌّ وَرَمیُ الجِمَارِ تَوٌّ وَالسَّعیُ بَینَ الصَّفَا وَالمَروَةِ تَوٌّ وَالطَّوَافُ تَوٌّ وَاِذَا استَجمَرَ اَحَدُکُم فَلیَستَجمِر
بِتَوٍّ مسلم مین جابر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ڈھیلے لینا استنجے کے واسطے طاق چاہیے یعنی تین ہون یا زیادہ اور کنکریان
مارنا طاق ہی یعنی حج مین اور دوڑنا صفا اور مروہ کے درمیان طاق ہی اور طواف یعنی کعبے کے گرد گھومنا طاق ہی یعنی سات بار اور جب
کوئی تم مین سے استنجے کے واسطے ڈھیلے لیوے تو طاق ڈھیلے لیوے یعنی تین یا پانچ یا سات ف ڈھیلے لینے کو دوبار فرمایا کمال تاکید کے

۱۲۵۶ واسطے کہ بدون طہارت کے کوئی عبادت درست نہین صفا اور مروہ مکے مین دو پہاڑ کا نام ہی ق عُمَرُ بنُ الخَطَّابِ اَلاِسلَامُ
اَن تَشهَدَ اَن لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللّٰهِ وَتُقِیمَ الصَّلٰوةَ وَتُؤتِیَ الزَّکٰوةَ وَتَصُومَ
رَمَضَانَ وَتَحُجَّ البَیتَ اِنِ استَطَعتَ اِلَیهِ سَبِیلًا قَالَهُ لِجِبرَئِیلَ حِینَ جَاءَهُ عَلٰی صُورَةِ

رَجُلٍ فَقَالَ صَدَقْتَ قَالَ فَاَخْبِرْنِيْ عَنِ الْاِيْمَانِ قَالَ اَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَتُؤْمِنَ بِالْقَدْرِ خَيْرِهٖ وَشَرِّهٖ قَالَ صَدَقْتَ قَالَ فَاَخْبِرْنِيْ عَنِ الْاِحْسَانِ قَالَ اَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ كَاَنَّكَ تَرَاهُ فَاِنْ لَّمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَاِنَّهٗ يَرَاكَ قَالَ فَاَخْبِرْنِيْ عَنِ السَّاعَةِ قَالَ مَا الْمَسْئُوْلُ عَنْهَا بِاَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ قَالَ فَاَخْبِرْنِيْ عَنْ اَمَارَاتِهَا قَالَ اَنْ تَلِدَ الْاَمَةُ رَبَّتَهَا وَاَنْ تَرَى الْحُفَاةَ الْعُرَاةَ الْعَالَةَ رِعَاءَ الشَّآءِ يَتَطَاوَلُوْنَ فِي الْبُنْيَانِ بخاری اور مسلم مین عمر فاروق رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اسلام یہ ہی کہ تو اسکی گواہی دے کہ سواے خدا کے کوئی بندگی کے لائق نہین او محمد خدا کا رسول ہی اور یہ کہ نماز کو تو ٹھیک پڑھے اور زکوۃ دیوے اور رمضان کا روزہ رکھے اور خانہ خدا کا حج کرے اگر تجکو اوسکی راہ کی طاقت ہو یعنی بشرط خرچ اور سواری کے یہ حضرت نے جبرئیل کو کہا جب کہ جبرئیل حضرت کے پاس مرد کی صورت پر آئے تھے سو اونھون نے کہا کہ تمنے سچ کہا جبرئیل نے کہا تو مجکو ایمان کی حقیقت بتلایئے حضرت نے فرمایا ایمان یہ ہی کہ تو دل سے مانے اللہ کو اور اوسکے فرشتون کو اور اوسکی کتابون کو اور اوسکے پیغمبرون کو اور پچھلے دن کو یعنی قیامت کو اور تقدیر کو مانے بھلی یا بری جبرئیل نے کہا تمنے سچ کہا جبرئیل نے کہا تو احسان اور اخلاص کی حقیقت فرمایئے حضرت نے فرمایا کہ احسان یہ ہی کہ تو اللہ کی ایسی طرح عبادت کرے جیسے کہ اوسکو دیکھ رہا ہو سو اگر اسطرح کا دیکھنا تجسے نہو سکے تو یون جان کہ وہی تجکو دیکھتا ہی جبرئیل نے کہا تو اب قیامت کا حال فرمایئے کہ کب ہوگی حضرت نے فرمایا کہ جواب دینے والا پوچھنے والے سے اسکو کچھ زیادہ تر نہین جانتا یعنی قیامت کی ناواقفی مین تم اور مین دونون برابر ہون جبرئیل نے کہا تو اوسکے پتے ہی بتلایئے حضرت نے کہا کہ قیامت کی نشانی یہ ہی کہ لونڈی اپنے مالک اور مربی کو جنے یعنی مالکون کے نطفے سے لونڈیان جنین تو اونکی اولاد بھی اپنے باپ کی طرح لونڈیون کی مربی ٹھہری خلاصہ مطلب یہ کہ قیامت کے قریب کنیزک زادون کی کثرت ہوگی اور دوسری نشانی قیامت کی یہ ہی کہ تو دیکھے ننگے پانون ننگے بدن محتاج بکریان چرانے والون کو کہ بڑائیان لینگے عمارت مین یعنی کمینے اور بےحقیقت لوگ دولتمند ہونگے بڑی بڑی عمارتین بناکر فخر کرینگے **ف** پوری روایت اس حدیث کی یون ہی کہ عمر فاروق رض نے کہا کہ ہم حضرت پاس بیٹھے تھے کہ ایک مرد نمود ہوا نہایت سفید کپڑے اور کمال سیاہ بال والا کہ اوسپر کچھ سفر کا اثر نہ معلوم ہوتا تھا اور ہم مین سے کوئی اوسکو نہ پہچانتا تھا سو چلا آیا یہان تک کہ حضرت کے پاس بیٹھا زانو کو حضرت کے زانو سے لاکر اور اپنی دونون ہتھیلیان حضرت کے زانو پر رکھیں اور کہا کہ ای محمد مجکو اسلام کی حقیقت بتلا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی عمر فاروق رض نے کہا کہ پھر وہ مرد چلا گیا اور مین دیر تک حیرت مین چپکا رہا پھر حضرت نے فرمایا کہ ای عمر تو جانتا ہی کہ یہ پوچھنے والا کون تھا مینے کہا کہ خدا اور اوسکا رسول ہی زیادہ تر دانا ہی حضرت نے فرمایا کہ یہ جبرئیل تھا تمھارے پاس آیا تھا تمکو دین سکھلانے کو **ف** اس حدیث کو حدیث جبرئیل کہتے ہین اسواسطے کہ سائل جبرئیل تھے اور ام الاحادیث اور ام الجوامع بھی اسکا نام ہی یعنی سب حدیثون کی یہ حدیث جڑ ہی اسواسطے کہ جو مطلب اور احادیث مین ہین وہ سب اس حدیث مین مجمل موجود ہین جیسے سورہ فاتحہ کو ام الکتاب کہتے ہین کہ سب قرآن کے مطالب شامل ہی حضرت جبرئیل نے چار چیزین حضرت سے پوچھین اول اسلام کی حقیقت دوسرے ایمان تیسرے احسان چوتھے قیامت سو فرمایا کہ اسلام کی حقیقت پانچ رکن ہین توحید اور رسالت کی گواہی اور نماز اور زکوۃ اور رمضان کے روزے اور حج معلوم ہوا کہ اسلام ظاہری اعمال کا نام ہی اور ایمان تصدیق قلبی ہی اور اعتقاد دلی کو فرمایا یعنی خدا کا یون اعتقاد کرے کہ وہ سب عیب اور نقصان سے پاک ہی اور سب خوبیون سے موصوف ہی اور فرشتون کا یون اعتقاد کرے کہ وے نوری مخلوق خدا کے بندے ہین رنگ برنگ صورت بدلنے پر قادر ہین بموجب

حکم سے سارے عالم کا انتظام کرتے ہین گناہون سے پاک ہین نہ مرد ہین نہ عورت اور کتابون کا یون اعتقاد کرے کہ خدا کا قدیمی کلام ہی جو
اونہین ہی سو سچ ہی کہتے ہین کہ خدا کی ایک سو چار کتابین ہین دس حضرت آدم پر اوتری اور پچاس حضرت شیث پر اور تیس حضرت
ادریس پر اور دس حضرت ابراہیم پر باقی چار کتابین تو تمام عالم مین مشہور ہین توریت اور انجیل اور زبور اور قرآن لیکن قرآن سب سے
افضل ہی قرآن کے سوا اب کسی کتاب پر عمل کرنا درست نہین اسواسطے کہ اونپر اول تو اعتماد نہین اور دوسرے یہ کہ وے منسوخ ہین
اور تیسرے یہ کہ جو اگلی کتابون مین مطالب تھے سو سب قرآن مین موجود ہین تو ہوتے قرآن کے دوسری آسمانی کتاب کی کچھ حاجت نہین اور پیغمبرونکا
یون اعتقاد کرے کہ وے سب سے افضل اور پاک لوگ ہین خدا نے اونکو اپنی کمال رحمت سے آدمیون کی طرف بھیجا تا کہ اونکو نیک راہ بتلاوین
اور راہ نکالین اور دنیا سنوارین اور اونکو قسم قسم کے معجزات دیے کہ اونکی راستی مین کوئی عاقل آدمی شک نہ لاوے وے سب گناہون سے
پاک ہین صغیرہ ہون یا کبیرہ نبوت سے پہلے بھی اور بعد بھی اور یہی مذہب ٹھیک ہی اور حضرت آدم کا گیہون کھانا بقصد نہ تھا بھول چوک
تھی اسی طرح اور پیغمبرون کو بھی قیاس کیا چاہیے اور سب پیغمبرون سے ہمارے حضرت افضل ہین جو کمالات ظاہری و باطنی کہ انسان مین
ممکن تھے سب تمام ہمارے حضرت پر ختم ہوگئے اسی واسطے ہمارے حضرت کے بعد کسی پیغمبر کے آنے کی حاجت نرہی خلافت اور امامت کا اعتقاد
نبوت کے اعتقاد مین داخل ہی ایمان کا یہ جدا رکن نہین جیسا کہ شیعہ کہتے ہین اور پچھلے دن کا یون اعتقاد کرے کہ بعد موت کے قیامت تک
دوزخ اور بہشت کے داخل ہونے تک جو حضرت نے فرمایا ہی سو درست ہی یعنی عذاب قبر اور قیامت کی نشانیان اور صور کا پھکنا اور مردونکا
جینا اور حساب کتاب اور عمل کا بدلا اور ترازو عمل تولنے کی اور پل صراط اور حوض کوثر اور دوزخ اور بہشت یہ سب چیزین حق ہین انمین
کچھ شک نہین اور تقدیر کا یون اعتقاد کرے کہ جو عالم مین ہوا اور ہوتا ہی اور ہوگا بھلا یا برا سو سب تقدیر سے ہی بدون
اوسکی خواہش بن پتی ہلے نہ کوئی بوند ٹپکے لیکن باوجود اسکے آدمی کو کچھ اتنا اختیار دیا ہی کہ اوسکے سبب سے انسان تعریف یا مذمت
ثواب یا عذاب کے لائق ہوتا ہی تقدیر کا اعتقاد اسی طرح مجمل چاہیے زیادہ اسمین غور اور گفتگو کرنا بدعت اور گمراہی ہی اسواسطے کہ
عقل ہماری مین اتنی کہان طاقت ہی کہ کارخانے خدائی کے بھید سمجھے اسی واسطے حضرت نے تقدیر کی بحث اور تکرار سے منع فرمایا
یہ ایمان مفصل کی حضرت نے حقیقت بیان کی اور ایمان مجمل کی یہ حقیقت ہی کہ یون اعتقاد کرے کہ جو حضرت نے فرمایا اور بتلایا سو ٹھیک
اور درست ہی نجات کے واسطے اتنا بھی کفایت ہی پھر حضرت نے احسان یعنی اخلاص کے دو درجے فرمائے اعلی درجہ تو یہ ہی کہ عبادت مین
ایسا حضور ہو کہ گویا خدا کو دیکھتا ہی اسکو مشاہدہ کہتے ہین اور ادنی درجہ یہ ہی کہ یہ تصور کرے کہ خدا مجھکو دیکھتا ہی اسکو مراقبہ کہتے ہین
اس تصور مین بھی کمال تعظیم اور نہایت ادب اور حیا اور شوق اور حضوری حاصل ہوگی ممکن نہین کہ اس تصور مین آدمی ادب چھوڑے
یا ادھر اودھر التفات کرے جیسے بادشاہ اگر کسیکو دیکھتا ہو تو کیا ممکن ہی کہ وہ ہاتھ پانون ہلاوے یا نظر کو اوٹھاوے سے معلوم ہوا کہ
تصوف اور درویشی احسان کا نام ہی ظاہری اعمال کو اسلام کہتے ہین اور باطنی اعتقاد کو ایمان کہتے ہین اور حضوری اور اخلاص کو
احسان کہتے ہین اور دین اور شریعت اسلام اور ایمان اور احسان کے مجموعے کا نام ہی اور گاہے اسلام اور ایمان کو ایک کہتے ہین اسواسطے
کہ اسلام بدون ایمان کے درست نہین اور ایمان بدون اسلام کے کامل نہین اور بعضے لوگ احکام ظاہری کو شریعت اور تصفیہ باطن کو طریقت
اور مشاہدے اور مراقبے کو حقیقت کہتے ہین معلوم کیا چاہیے کہ دین کی بنیاد فقہ اور کلام اور تصوف پر ہی سو اس حدیث مین حضرت نے
تینون کا تمام بیان فرمادیا اسلام اشارہ ہی فقہ کا جسمین اعتقاد کا بیان ہی اور احسان اشارہ ہی تصوف کا جسمین حق الیقین اور مشاہدہ

اور مراقبہ مذکور ہی معلوم ہوا کہ دین مین کامل وہی ہی جو فقہ اور کلام اور تصوف کا جامع ہو اور جسمین ان تینون مین سے بعض ہو اور بعض نہو
وہ ناقص اور کچا ہی اسواسطے کہ درویش بے فقہ کے شیطان ہی کہ احکام الٰہی سے غافل ہی حرام اور حلال کو نہ سمجھا اور فقیہ بے درویشی کے
زاہد خشک اور قالب بے روح ہی اسواسطے کہ عمل بدون نیت خالص اور بے شوق اور حضور دل کے ناتمام ہی یہی راہ مستقیم ہی اور باقی
گمراہی

١٢٥٧ **ق** عَمْ اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ وَاِنَّمَا لِكُلِّ امْرِئٍ مَّا نَوٰى فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهٗ اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ فَهِجْرَتُهٗ
اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهٗ اِلٰى دُنْيَا يُصِيْبُهَا اَوِ امْرَاَةٍ يَّتَزَوَّجُهَا فَهِجْرَتُهٗ اِلٰى مَا هَاجَرَ
اِلَيْهِ بخاری اور مسلم مین عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ عملون کا اعتبار نیتون سے ہی اور ہر ایک مرد کے واسطے وہی ہی
جو اوسنے نیت کی یعنی کوئی عمل بدون نیت کے ٹھیک اور ثواب کے لائق نہین سو جسکی ہجرت اللہ اور رسول کے واسطے ہوئی تو اوسکی ہجرت
خدا اور رسول کے واسطے ہو چکی یعنی اسکا ثواب پاویگا اور جسکی ہجرت دنیا کے واسطے ہوئی کہ اوسکو پاوے یا کسی عورت کے واسطے کہ
اوس سے نکاح کرے تو اوسکی ہجرت اوسیکی طرف ہوئی جسکے واسطے اوسنے ہجرت کی یعنی دنیا اور عورت **ف** بعضی روایت مین
یون آیا کہ ایک شخص نے ایک عورت کے واسطے جسکا نام ام قیس نام تھا مدینے کی طرف ہجرت کی لوگون نے یہ حال حضرت سے کہا تب حضرت نے یہ حدیث
فرمائی یعنی ایسی ہجرت کا کچھ ثواب نہین کہ نیت خالص نہین نیت ارادہ اور قصد دلی کا نام ہی زبان سے کہنے کی کچھ حاجت نہین اگر مثلاً
نماز کی نیت دل مین کی زبان سے نہ نکلے یا زبان سے خلاف اوسکے نکلے تو کچھ مضایقہ نہین بکار کے زبان سے نماز مین نیت کرنا تو ہرگز درست
نہین لیکن اسمین اختلاف ہی کہ زبان سے بھی کہنا درست ہی یا نہین اہل فقہ اسکو مستحب کہتے ہین تاکہ دل اور زبان موافق ہوجاوین اور اہل
حدیث کے نزدیک زبان سے نہ کہے سو اسواسطے کہ حضرت سے ثابت نہین ہر چند ہجرت دین مین نہایت عمدہ عبادت ہی لیکن بدون خالص نیت کے
اوسکی بھی کچھ حقیقت نہین اسی طرح علم اور درویشی اور ہر قسم کی عبادت کو قیاس کیا چاہیے اگر محض خدا کے واسطے ہی تو سبحان اللہ
اور نہین تو اوسکو قالب بے روح سمجھا چاہیے اور جب نیت پر مدار ٹھہرا تو خوش نیتی سے مباحات مین بھی ثواب ہوتا ہی جیسے کھانا اس نیت سے
کہ عبادت کی قوت حاصل ہو اور کپڑا پہننا تاکہ نماز درست ہو اپنی جورو سے صحبت کرنا تاکہ نیک اولاد ہو اور حرام کاری سے بچے بلکہ اگر ایک عمل
مین کئی طرح نیت کرے تو ہر ایک نیت کا علیحدہ ثواب پاوے مثلاً مسجد مین بیٹھنا ایک عمل ہی لیکن اسمین کئی طرح کی نیت ہوسکتی ہی ایک تو
یہ کہ دوسری نماز کی انتظار کرنا دوسرے یہ کہ آنکھ اور کان کو گناہون سے روکنا تیسرے اعتکاف کرنا چوتھے حضرت پر درود اور سلام کرنا پانچوین
علم سیکھنا یا غیر کو سکھلانا نیک بات بتلانا برے کام سے روکنا غرض کہ یہ حدیث اخلاص عمل اور درستی نیت مین اصل ہی اور بدنیتی اور
ریاکاری کی بیخ کن ہی اسی واسطے محدثین کا معمول ہی کہ حدیث کی کتابون مین اول یہی حدیث لکھتے ہین تاکہ حدیث پڑھنے والون کی سر
سے نیت درست ہوجاوے خدا ہی کے واسطے علم حدیث پڑھین دنیا کا کسی طرح لگاؤ نرکھین امام شافعی سے روایت ہی کہ اس حدیث کو دین
مین تہائی جگہہ دخل ہی مراد اکثر ہی یعنی ہر جگہہ اسکا دخل ہی عبادات مین اور معاملات مین اور عادات مین سب علماے حدیث اس حدیث کی صحت پر
متفق ہین اور بعضے اسکو متواتر کہتے ہین واللہ اعلم

١٢٥٨ **م** اَبُوْ اَيُّوْبَ اَلْاَنْصَارُ وَمُزَيْنَةُ وَجُهَيْنَةُ وَغِفَارٌ وَّاَشْجَعُ وَمَنْ
كَانَ مِنْ بَنِيْ عَبْدِ اللّٰهِ مَوَالِيَّ دُوْنَ النَّاسِ وَاللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ مَوْلَاهُمْ مسلم مین ابو ایوب سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا قوم انصار اور قوم مزینہ اور قوم جہینہ اور قوم غفار اور قوم اشجع اور جو عبد اللہ کی اولاد ہی میرے دوستدار ہین نہ اور لوگ اور
خدا اور خدا کا رسول انکے دوست اور حمایتی ہین **ف** حدیث مین ان چند قومون کی فضیلت کا بیان ہی کہ ایمان کی سچی ہین اور

۱۲۵۹ محبت کی پوری ہے **ق** اَبُوهُرَيْرَةَ اَلْاِيْمَانُ بِضْعٌ وَّسَبْعُوْنَ شُعْبَةً وَّالْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِّنَ الْاِيْمَانِ رِوَايَةُ الْبُخَارِيِّ وَسَبْعُوْنَ وَرِوَايَةُ مُسْلِمٍ سَبْعُوْنَ اَوْ سِتُّوْنَ عَلَى الشَّكِّ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ایمان کی ستر اور کئی شاخین ہین اور حیا ایک شاخ ہے ایمان کی بخاری کی روایت مین ستر ہین اور مسلم کی روایت مین شک ہے راوی کو کہ حضرتؐ نے ستر شاخین فرمائی یا ساٹھ **ف** یعنی ایمان بمنزلہ درخت کے ہے اور جتنی نیکیان اور خوبیان ہین جیسے علم او صبر او شجاعت او سخاوت او زہد او قناعت و شوق او عبادت سو وے اوسکی شاخین ہین اور حیا اونمین بڑی عمدہ شاخ ہے اسواسطے کہ شرع مین حیا اوس حالت کو کہتے ہین جو گناہ سے روکے اور اگر تقصیر ہو جاوے تو بیقرار کر دیوے یہ جو فرمایا کہ ایمان کی ستر شاخین ہین یا ساٹھ سو کثرت مراد ہے اسواسطے کہ نیکیون کی کچھ حد نہین سوا خدا اور رسول کے اونکو کوئی نہین گھیر سکتا جیسے ایمان تمام نیکیون اور خوبیون کی جڑ ہے ویسے ہی کفر سب گناہون اور برائیون کی جڑ ہے سو اگر کافر مین کوئی نیک بات ہو تو آخرت مین اوسکے کچھ کام نہ آویگی اسواسطے کہ شاخ بدون جڑ کے سرسبز نہین رہ سکتی آخر کو خشک ہو جاتی ہے

۱۲۶۰ **م** اَبُوْهُرَيْرَةَ اَلْاِيْمَانُ يَمَانٍ وَّالْحِكْمَةُ يَمَانِيَةٌ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ عمدہ ایمان یمن کا ہے اور حکمت بھی یمنی ہے **ف** جب یمن کے لوگ حضرت پاس آئے اور ایمان لائے تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی اور فرمایا کہ یمن کے لوگ نہایت نرم دل ہوتے ہین حکمت اوس علم کو کہتے ہین جس سے دین اور دنیا آراستہ ہو جاوے اس حدیث مین بڑی فضیلت ہے اہل یمن کی سچ فرمایا حضرتؐ نے یمن مین ہمیشہ بڑے بڑے عالم اور درویش ہوتے رہے اور اب بھی موجود ہین

۱۲۶۱ **ق** اِبْنُ عَبَّاسٍ اَلْاَيِّمُ اَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَّلِيِّهَا وَالْبِكْرُ تُسْتَأْذَنُ فِيْ نَفْسِهَا وَاِذْنُهَا صُمَاتُهَا بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ بیوہ عورت تو اپنی جان کی خود مختار ہے بنسبت اپنے والی کے یعنی والی کا اوسپر جبر نہین پہونچتا نکاح مین اور کنواری عورت سے نکاح کی اجازت مانگنا چاہیے اور اوسکا چپ رہنا ہی اوسکی اجازت ہے

۱۲۶۲ **ق** اَنَسٌ اَلْاَيْمَنُوْنَ اَلْاَيْمَنُوْنَ اَلْاَيْمَنُوْنَ بخاری اور مسلم مین انسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ داہنی طرف کے لوگ مقدم ہین داہنی طرف کے لوگ مقدم ہین داہنی طرف کے لوگ مقدم ہین **ف** مصابیح مین انسؓ سے روایت ہے کہ مین بکری کے دودھ کی لسی بنا لایا حضرتؐ نے اوسکو پیا اور آپکے بائین طرف صدیق اکبر تھے اور داہنی طرف ایک جنگلی گنوار بیٹھا تھا عمر فاروقؓ نے کہا یا رسول اللہ اپنا جوٹھا تبرک صدیق اکبر کو دیجیے حضرت نے اوس گنوار کو دیا پھر یہ حدیث فرمائی یعنی داہنی طرف والا بائین طرف والے پر مقدم ہے کہ اول اوسکو دیجیے اگرچہ بائین طرف کا داہنی طرف والے سے افضل ہو

۱۲۶۳ **ق** اَلنَّوَّاسُ بْنُ سِمْعَانَ اَلْبِرُّ حُسْنُ الْخُلُقِ بخاری اور مسلم مین نواس بن سمعانؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خوے نیک عمدہ خوبی ہے

۱۲۶۴ **ق** اَنَسٌ اَلْبَرَكَةُ فِيْ نَوَاصِي الْخَيْلِ بخاری اور مسلم مین انسؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ برکت گھوڑون کی چوٹیون مین ہے **ف** اسواسطے کہ گھوڑے جہاد مین عمدہ سبب ہین قوت اسلام اور غنیمت حاصل ہونے کے

۱۲۶۵ **ق** اَنَسٌ اَلْبُزَاقُ فِي الْمَسْجِدِ خَطِيْئَةٌ وَّكَفَّارَتُهَا دَفْنُهَا بخاری اور مسلم مین انسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مسجد مین تھوکنا گناہ ہے اور اوسکو مٹی سے دبا دینا اوس گناہ کا اوتار ہے **ف** اور اگر مسجد سنگین ہو یا اوسمین گچ لگی ہو تھوک کو پونچھ ڈالنا چاہیے

۱۲۶۶ **ق** حَكِيْمُ بْنُ حِزَامٍ اَلْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَالَمْ يَتَفَرَّقَا اَوْ قَالَ حَتّٰى يَتَفَرَّقَا فَاِنْ صَدَقَا وَبَيَّنَا بُوْرِكَ لَهُمَا فِيْ بَيْعِهِمَا وَاِنْ كَتَمَا وَكَذَبَا مُحِقَتْ بَرَكَةُ بَيْعِهِمَا بخاری اور مسلم مین حکیم بن حزامؓ سے روایت ہے

کہ حضرت نے فرمایا کہ بیچنے والا اور مول لینے والا مختار ہین جب تک کہ دونون جدا نہین ہوئے یا یون فرمایا کہ اونکو اختیار ہی یہان تک کہ
جدا ہوئے پھر اگر سچ بولا اور دونون نے عیب ظاہر کردیا یعنی بائع نے عیب اپنی چیز کا اور مشتری نے عیب قیمت کا بتلا دیا تو اونکو اوس
خرید فروخت مین برکت ہوگی اور اگر جھوٹھ بولے اور عیب چھپایا تو اونکی خرید فروخت کی برکت مٹ گئی **ف** یعنی جب تک
بائع اور مشتری اوسی جگہ بیٹھے رہے جہان چیز بکے تو دونون کو اختیار ہی چاہے بائع اپنی چیز کو نہ بیچے اور مشتری نہ مول لیوے اور جب کہ
کوئی دونون مین سے اوٹھا اور مجلس بدلی تو اب کسیکو اختیار نہ رہا بیع تمام ہوگئی اور یہی مذہب ہی امام شافعی کا اور امام محمد کا اور
امام اعظم کے نزدیک جب کہ ایجاب اور قبول دونون طرف سے ہوا تو بیع تمام ہوگئی کسی کا اختیار باقی نہ رہا تو اس حدیث مین امام شافعی کے
نزدیک مجلس کی جدائی مراد ہی اور امام اعظم کے نزدیک قول کی جدائی مراد ہی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خرید فروخت کی برکت سچ بولنے
اور اپنی چیز کے نقصان ظاہر کردینے پر موقوف ہی یہی سبب ہی کہ اب سوداگرون اور دکانداروں کے مال مین برکت نہین ہی کہ جھوٹھ اور
دغابازی بہت رائج ہوگئی **خ** ابْنِ عَبَّاسٍ اَلْبَيِّنَةَ اَوْ حَدًّا فِي ظَهْرِكَ قَالَهُ لِهِلَالِ بْنِ اُمَيَّةَ لَمَّا قَذَفَ
امْرَاَتَهُ بِشَرِيْكِ بْنِ سَحْمَاءَ بخاری مین عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ گواہ لانا چاہیے یا کہ حد ماری جاویگی
تیری پیٹھ مین یہ حضرت نے ہلال ابن امیہ سے کہا جب کہ اوسنے عورت کو شریک بن سحما سے عیب لگایا **ف** مشکوۃ مین عبداللہ بن عباسؓ سے
روایت ہی کہ ہلال بن امیہ نے حضرت کے روبرو اپنی جورو کو حرام کاری کا شریک بن سحما سے عیب لگایا حضرت نے فرمایا کہ یا گواہ ہون اس
بات کو ثابت کر یا تیری پیٹھ پر مار پڑیگی ہلال نے کہا یا رسول اللہ جب کوئی اپنی عورت سے حرام کرتے دیکھے تو بھلا اوس وقت گواہ
ڈھونڈھتا پھرے حضرت پھر یہی فرمایا یعنی حکم شرع یون ہی حجت بیفائدہ ہی تو ہلال نے کہا مین قسم کھاتا ہون اوسکی جسنے تجکو
سچا پیغمبر کیا ہی کہ مین اپنے دعوے مین سچا ہون سو البتہ خدا آیتین اوتاریگا جس سے میری پیٹھ مار سے بچیگی سو جبرئیل اوترے اور
اس مضمون کی آیتین سورہ نور مین اوترین کہ جو لوگ عیب لگادین اپنی جوروونکو اور شاہد نہون اونکے پاس سوائے اپنی جان کے تو ایسون
کی گواہی یہ کہ چار گواہی دیوین اللہ کے نام کی کہ بیشک مین سچا ہون اور پانچوین بار یون کہے کہ خدا کی لعنت اوس شخص پر اگر وہ
جھوٹھا ہو اور عورت سے ٹلتی ہی مار یون کہ گواہی دے چار گواہی اللہ کے نام کی کہ مقرر وہ مرد جھوٹھا اور پانچوین بار یون کہے کہ اللہ کا غضب
ہو اوس عورت پر اگر مرد سچا ہو پھر ہلال آیا اور اوسنے بموجب حکم کے گواہی دی اور حضرت فرماتے جاتے تھے کہ بلاشک خدا کو معلوم ہی کہ تم دو سے
ایک شخص جھوٹھا ہی تم دونون مین کوئی تو بہ بھی کرنیوالا ہی پھر ہلال کی عورت کھڑی ہوئی اوسنے اوسی طرح چار بار گواہی دی جب
پانچوین بار کی نوبت ہوئی تو لوگون نے اوسکو روکا اور کہا کہ خدا کی مار لگ جاویگی یعنی اسکو آسان نجان اگر تو جھوٹھی ہو تو مت کہہ
سو وہ عورت تھم گئی اور ہٹی یہان تک کہ ہم سمجھے کہ شاید یہ پلٹ جاویگی یعنی اپنے عیب کا اقرار کریگی پھر اوسنے کہا کہ
مین اپنی قوم کو ہمیشہ کو فضیحت نکرونگی سو اوسنے پانچوین گواہی بھی دی حضرت نے فرمایا کہ دیکھتے رہو اس عورت کو اگر اسکا لڑکا
سیاہ آنکھ والا اور موٹے سرین والا اور موٹی پنڈلیون کا پیدا ہو تو وہ حقیقت مین شریک بن سحما کا نطفہ ہی سو اوسکا لڑکا اسی طرح کا
پیدا ہوا تو حضرت نے فرمایا کہ اگر قرآن کا حکم پیشتر نہ اوتر چکا ہوتا تو مین اوس عورت کو حد مارتا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قاضی کو
چاہیے کہ ظاہر پر حکم کرے اگرچہ وہان برخلاف اوسکے قرینہ موجود ہو **ق** اَبُوْهُرَيْرَةَ اَلتَّثَاؤُبُ مِنَ الشَّيْطَانِ
فَاِذَا تَثَاءَبَ اَحَدُكُمْ فَلْيَكْظِمْ مَا اسْتَطَاعَ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جمہائی شیطان کی

بیان مذہب امام ابوحنیفہ اور شافعی کا بیع مین

۱۲۶۷

قصۂ لعان ہلال ابن امیہ

۱۲۶۸

۱۲۶۹ اثر سے ہو سو جو کوئی تم مین سے جمھائی لیوے تو چاہیے کہ اوسکو دبا ڈالے جتنا کہ اوس سے ہو سکے ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَلتَّصْفِيْقُ
لِلنِّسَاءِ وَالتَّسْبِيْحُ لِلرِّجَالِ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ دستک عورتون کو چاہیے اور سبحان اللہ
۱۲۷۰ کہنا مردون کو چاہیے ف یعنی اگر امام نماز مین چوکے تو عورت دستک دیکر اوسکو خبردار کر دے اور مرد سبحان اللہ کہکے ق سَعْدُ بْنُ
اَبِيْ وَقَّاصٍ اَلثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَثِيْرٌ اَوْ كَبِيْرٌ قَالَهُ لَهُ حِيْنَ قَالَ فِيْ مَرَضِهِ اَفَاَتَصَدَّقُ بِثُلُثَيْ مَالِيْ
قَالَ لَا قَالَ فَالشَّطْرُ قَالَ لَا قَالَ فَالثُّلُثُ قَالَ الْحَدِيْثَ. بخاری و مسلم مین سعد بن ابی وقاص رضی سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ تہائی مال مین وصیت کر اور تہائی تو بہت ہی یا یون فرمایا کہ بڑی ہی یہ حضرت نے سعد رضی سے فرمایا جب کہ اوسنے کہا اپنی بیماری مین کہ مین اپنے
مال کی دو تہائی خیرات کرون حضرت نے فرمایا کہ نہین سعد نے کہا تو آدھا مال خیرات کرون حضرت نے فرمایا کہ نہین سعد نے کہا تو تہائی مال خیرات کرون تب حضرت نے
یہ حدیث فرمائی ف حجۃ الوداع مین سعد بیمار ہو گئے صرف اونکی وارث ایک لڑکی تھی تب اونھون نے اپنے مال کو خیرات کرنا چاہا باقی قصہ
۱۲۷۱ آگے مفصل ہو چکا ہی معلوم ہوا کہ تہائی سے زیادہ وصیت نہین درست ہی خ اَبُوْ رَافِعٍ مَوْلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَلْجَارُ اَحَقُّ بِصَقَبِهٖ بخاری مین ابو رافع رضی سے جو آزاد غلام حضرت کے تھے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمسایہ
زیادہ تر حقدار ہی اپنے لگے ہوئے مکان کا ف یعنی جب جگہہ بکے تو ہمسایے کے ہوتے اجنبی آدمی اوسکو نہین مول لے سکتا اسکو
۱۲۷۲ حق شفعہ کہتے ہین م اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَلْجَرَسُ مَزَامِيْرُ الشَّيْطَانِ مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ گھنٹا
اور گھونگھرو شیطان کا باجا ہی ف گھنٹا اونٹ وغیرہ کی گردن مین اسواسطے منع ہوا کہ دشمن آواز سے خبردار ہو جاتا ہی
۱۲۷۳ اور عورت کے گھونگھرو اور پازیب اور چھڑے بھی اسی مین داخل ہین کہ اوسکی آواز سے مردون کی نظر عورت پر پڑتی ہی خ اِبْنُ مَسْعُوْدٍ اَلْجَنَّةُ
اَقْرَبُ اِلٰى اَحَدِكُمْ مِنْ شِرَاكِ نَعْلِهٖ وَالنَّارُ مِثْلُ ذٰلِكَ بخاری مین عبد اللہ بن مسعود رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم لوگون مین سے
ہر ایک کے ساتھ بہشت قریب ہی اوسکی جوتی کے تسمے سے بھی زیادہ تر اور دوزخ بھی اسی طرح ف یعنی بہشت اور دوزخ آدمی سے نہایت
۱۲۷۴ متصل ہی دور نہ سمجھو اگر ایمان ہی اور نیک عمل ہین تو بہشت متصل ہی اور اگر کفر اور گناہ ہین تو دوزخ قریب ہی ق جَابِرٌ اَلْحَرْبُ
خُدْعَةٌ بخاری اور مسلم مین جابر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ لڑائی داؤ گھات کا نام ہی ف یعنی لڑائی صرف شمشیر زنی پر
موقوف نہین فریب اور تدبیر بھی ضرور چاہیے شعر کار ہا راست کند عاقل کامل بسخن + کہ بصد لشکر جرار میسر نشود + لیکن بعد عہد و پیمان کے
۱۲۷۵ فریب درست نہین خ اَبُوْ سَعِيْدِ بْنُ الْمُعَلّٰى اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ هِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِيْ وَالْقُرْاٰنُ الْعَظِيْمُ الَّذِيْ
اُوْتِيْتُهٗ بخاری مین ابو سعید بن معلی رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الحمد للہ رب العالمین کا نام سبع المثانی اور قرآن عظیم ہی جو مجکو ملی
ف قرآن مین اللہ نے حضرت کو اپنا احسان جتایا کہ ہمنے تجکو سبع المثانی اور قرآن عظیم دیا سو حضرت نے فرمایا کہ سبع المثانی اور قرآن
عظیم سے مراد سورہ فاتحہ ہی اوسکو سبع المثانی اسواسطے کہا کہ اوسمین سات آیتین ہین اور کسی نماز مین سورہ فاتحہ دو بار سے کم نہین پڑھی جاتی
اور اوسکا نزول بھی دوبار ہوا مکے مین بھی اور مدینے مین اور قرآن عظیم فاتحہ کو اسواسطے فرمایا کہ جو مطلب قرآن مین مفصل ہین سو تمام اس سورت مین
۱۲۷۶ مجمل موجود ہین ق عَائِشَةُ اَلْحُمّٰى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تپ
دوزخ کی غت گرمی سے ہی ف پوری روایت یون ہی کہ اوسکو پانی سے سرد کرو یعنی تپ کی علاج غسل ہی سرد پانی سے لیکن یہ علاج اوس
تپ کو خاص ہی جو دھوپ سے یا گرم غذا اور دوا سے پیدا ہوئی ہو اور یہ نہین کہ ہر ایک تپ کا یہی علاج ہی اسواسطے کہ عرب کا ملک گرم ہی

اکثر اسی قسم کی وہان تپ ہوتی ہی غضب مین اسکو حمی یومی کہتے ہین ق انس و عمران بن حصین اَلْحَيَاءُ خَيْرٌ كُلُّهٗ ١٢٧٧
بخاری اور مسلم مین انس و عمران بن حصین رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ حیا سب کی سب بہتر ہی خ عمران بن حصین اَلْحَيَاءُ ١٢٧٨
لَا يَأْتِي اِلَّا بِخَيْرٍ بخاری اور مسلم مین عمران بن حصین رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ حیا سوا خوبی کے کچھ نہین لاتی ف
یعنی حیاے شرعی کا ہر حال مین نیک ہی ثمرہ ہوتا ہی ق ابن عمر اَلْحَيَاءُ مِنَ الْاِيْمَانِ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر رضہ سے ١٢٧٩
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ حیا ایمان سے ہی ف یعنی شرم ایمان کی عمدہ شاخ ہی کہ اوسکے سبب سے آدمی برے کامون سے بچتا ہی جتنی
شرم زیادہ اوتنا ایمان زیادہ اور جتنی شرم کم اوتنا ایمان کم ھ ابو موسی اَلْخَازِنُ الْاَمِيْنُ الَّذِي يُعْطِي مَا اُمِرَ بِهٖ ١٢٨٠
طَيِّبَةً بِهٖ نَفْسُهٗ اَحَدُ الْمُتَصَدِّقِيْنَ مسلم مین ابو موسی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ امانت دار خزانچی اور داروغہ جو دیوے
مالک کے حکم کے موافق اپنا دل کھولکر خیرات کرنے والون سے ایک وہ بھی ہی ف یعنی جو دینے کا ثواب ہی اوسمین داروغہ اور خزان سامان بھی
شریک ہی بشرطیکہ خوشی سے دیوے اور جو داروغہ دیتے ہوئے کڑھتا ہی وہ ثواب سے بے نصیب ہی اسواسطے کہ مالک تو دلاتا ہی اور اوس ناپاک کا
ناحق پیٹ پھولتا ہی اوسکے برابر دوسرا بخیل نہین ھ ابو ہریرہ اَلْخَمْرُ مِنْ هَاتَيْنِ الشَّجَرَتَيْنِ النَّخْلَةِ وَالْعِنَبَةِ وَ ١٢٨١
فِي رِوَايَةٍ الْكَرْمَةِ وَالنَّخْلَةِ وَفِي رِوَايَةٍ الْكَرْمِ مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ شراب ان دو درختون سے ہی کھجور سے
اور انگور سے اور دوسری روایت مین بجاے نخلہ اور عنبہ کے کرمہ اور نخلہ آیا ہی اور ایک روایت کرم کی لفظ ہی مطلب سب لفظون کا ایک ہی ہی ف
یعنی عرب کی شراب اکثر کھجور اور انگور ہی سے ہوتی تھی اور یہ مطلب نہین کہ شراب انھین دو درختون سے ہوتی ہی سواے انکے اور کسی کی شراب حرام نہین
ق ابن عمر اَلْخَيْرُ مَعْقُوْدٌ فِي نَوَاصِي الْخَيْلِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر رضہ سے روایت ہی کہ ١٢٨٢
حضرت نے فرمایا کہ خیر گھوڑون کی چوٹیون مین وابستہ ہی قیامت کے دن تک ف یعنی ثواب عظیم اور ملک کی فتح جہاد پر موقوف ہی
اور گھوڑے جہاد کا عمدہ سبب ہین تو حقیقت مین خیر اور کشایش کے گھوڑے ہی سبب ٹھہرے اس حدیث مین اشارہ ہی کہ پایندار جہاد
کی نیت پر گھوڑون کی پرورش سے غافل نہون ق ابو ہریرہ اَلْخَيْلُ لِثَلٰثَةٍ لِرَجُلٍ اَجْرٌ وَلِرَجُلٍ سِتْرٌ وَعَلٰى ١٢٨٣
رَجُلٍ وِزْرٌ فَاَمَّا الَّذِي لَهٗ اَجْرٌ فَرَجُلٌ رَبَطَهَا فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ فَاَطَالَ لَهَا فِي مَرْجٍ اَوْ رَوْضَةٍ فَمَا اَصَابَتْ
فِي طِيَلِهَا ذٰلِكَ مِنَ الْمَرْجِ اَوِ الرَّوْضَةِ كَانَتْ لَهٗ حَسَنَاتٍ وَلَوْ اَنَّهٗ انْقَطَعَ طِيَلُهَا فَاسْتَنَّتْ
شَرَفًا اَوْ شَرَفَيْنِ كَانَتْ لَهٗ اٰثَارُهَا وَاَرْوَاثُهَا حَسَنَاتٍ وَلَوْ اَنَّهَا مَرَّتْ بِنَهْرٍ فَشَرِبَتْ مِنْهُ وَ
لَمْ يُرِدْ اَنْ يَّسْقِيَهَا كَانَ ذٰلِكَ حَسَنَاتٍ لَهٗ فَهِيَ لِذٰلِكَ الرَّجُلِ اَجْرٌ وَّرَجُلٌ رَبَطَهَا تَغَنِّيًا وَّتَعَفُّفًا
ثُمَّ لَمْ يَنْسَ حَقَّ اللّٰهِ فِي رِقَابِهَا وَلَا ظُهُوْرِهَا فَهِيَ لِذٰلِكَ سِتْرٌ وَّرَجُلٌ رَبَطَهَا فَخْرًا وَّرِيَاءً وَّنِوَاءً
لِاَهْلِ الْاِسْلَامِ فَهِيَ عَلٰى ذٰلِكَ وِزْرٌ بخاری و مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ گھوڑے تین آدمیون کے
واسطے ہین ایک مرد کے واسطے تو ثواب ہین اور دوسرے مرد کے واسطے پردہ ہین اور تیسرے مرد پر وبال ہین تو جسکو ثواب ہی سو وہ مرد
ہی جسنے گھوڑون کو خدا کی راہ مین یعنی جہاد کے واسطے باندھ رکھا پھر اونکو لمبی رسی مین باندھا کسی چراگاہ یا باغ کے چمن مین سو وے
جو اوس رسی کے اندر چراگاہ یا چمن مین جہان تک کہ پہونچے اور جتنی گھاس کہ چری تو اوس مرد کے واسطے اتنے حسنات ہونگے اور اگر گھوڑون کی
رسی ٹوٹ گئی پھر کود گیا ایکبار یا دو بار زقند مارتے گئے تو اوس مرد کے واسطے اونکی ٹاپون کی مٹی اور اونکی لید حسنات ہونگی اور اگر وے کسی دریا پر

گذرتے سوا اوسمین سے پانی پیا اگرچہ مالک نے اونکے پلانے کا نہ قصد کیا ہو تو بھی اوسکے واسطے حسنات ہونگے تو ایسے گھوڑے اس مرد کے واسطے ثواب کا سبب ہین اور جس مرد نے کہ گھوڑون کو باندھا اس نیت سے کہ اونکی سوداگری سے فائدہ اوٹھاوے اور بیگانی سواری کے مانگنے سے بچے پھر وہ خدا کا حق جو گھوڑون کی گردنون او پیٹھون مین ہی نہ بھولا یعنی اونکی زکوۃ ادا کی اور ضعیفونکو اونکی سواری سے نہ روکا تو ایسے گھوڑے اس مرد کے واسطے پردہ ہین یعنی باعزت رہا ذلت سے بچا اور جس مرد نے کہ گھوڑون کو باندھا اترانے اور نمود کے لیے اور اہل اسلام کی بدخواہی اور عداوت کے واسطے یعنی کفر کی کمک کو تو ایسے گھوڑے اس مرد پر وبال ہین ف یعنی گھوڑے پالنا تین طرح ہی عمدہ قسم تو یہ کہ جہاد کے واسطے پالے کہ اوسکا ثواب بیشمار ہی دوسری قسم یہ کہ اپنی سواری اور سوداگری کے واسطے پالے تو اوسمین دنیا کا فائدہ ہی اور دین کا کچھ نقصان نہین تیسری قسم یہ کہ کافرون کی مدد کے واسطے پالے اور نمود کرے اور بڑائیان مارے تو یہ سراسر وبال اور عذاب ہی

١٢٨٤ ح حُذَيْفَةُ بْنُ الْيَمَانِ اَلدَّجَّالُ اَعْوَرُ الْعَيْنِ الْيُسْرٰى جُفَالُ الشَّعْرِ مَعَهٗ جَنَّةٌ وَّنَارٌ فَنَارُهٗ جَنَّةٌ وَّجَنَّتُهٗ نَارٌ مسلم مین حذیفہ بن یمان سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ دجال بائین آنکھ کا کانا ہی گھنے بالون والا اوسکے ساتھ باغ اور آگ ہی سو حقیقت مین اوسکی آگ تو باغ ہی اور اوسکا باغ آگ ہی یعنی اوسکا نظر بندی کا کارخانہ ہی

١٢٨٥ ح ابْنُ عُمَرَ اَلدُّنْيَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّةُ الْكَافِرِ مسلم مین عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ دنیا ایماندار کا قیدخانہ ہی اور کافر کی بہشت ہی ف دنیا ایماندار کا قیدخانہ ہی کئی طرح سے اول تو یہ کہ اگرچہ مومن بادشاہ ہو لیکن دنیا فنا اور تشویش سے خالی نہین دوسرے یہ کہ گناہ مین گرفتار ہوجانیکا ڈر اور خاتمے کا کھٹکا اور عذاب قبر اور قیامت کے حساب کتاب کا خوف ایماندار کو ہر دم سامنے موجود ہی تو اوسکو زندگی کا لطف کہان تیسرے یہ کہ ادنی ایماندار کا مکان بہشت مین تمام دنیا کا دہ چند ہوگا تو اوسکے بہ نسبت دنیا قیدخانہ ہی اور کافر کے حق مین دنیا اسواسطے بہشت ٹھہری کہ اوسکو آخرت کا ایمان نہین وہ جانور کی طرح نے قید رہتا ہی بلاخوف عیش کرتا ہی جس طرح دنیا کو پاتا ہی جمع کرتا ہی علاوہ اسکے اصلی مکان کافر کا دوزخ ہی تو اوسکی مصیبت اور عذاب کے روبرو دنیا کی زندگی اگرچہ کمال تکلیف سے گذرتی ہو بہشت کے برابر ہی

١٢٨٦ ح عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو اَلدُّنْيَا مَتَاعٌ وَّخَيْرُ مَتَاعِ الدُّنْيَا الْمَرْاَةُ الصَّالِحَةُ وروایة القضاعی وَخَيْرُ مَتَاعِهَا مسلم مین عبد اللہ بن عمروؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ دنیا برخورداری اور برتنے کی چیز ہی اور بہتر دنیا کی پونجی نیکبخت عورت ہی اور قضاعی کی روایت مین بجاے خیر متاع الدنیا کے خیر متاعہا ہی مطلب دونون عبارت کا ایک ہی ف نیکبخت عورت اسواسطے بہتر ٹھہری کہ خدا رسول کا حکم مانتی ہی کہ اپنے خاوند کی تابعدار رہتی ہی اوسکے خلاف مرضی نہین کرتی گھر کو سنبھالتی ہی اپنے آرام پر خاوند کے آرام کو مقدم رکھتی ہی تو مرد کی زندگانی بخوبی بسر ہوتی ہی شعر زن خوب خوش سیرت پارسا ۔ کند مرد درویش را پادشا ۔ اور اگر خدانخواستہ عورت نیکبخت نہوئی تو مرد کی زندگی تلخ ہو گئی شعر زن بد در سراے مرد نکو ۔ ہمدرین عالمست دوزخ او ۔

١٢٨٧ ح تَمِيْمُ الدَّارِيُّ اَلدِّيْنُ النَّصِيْحَةُ اَلدِّيْنُ النَّصِيْحَةُ اَلدِّيْنُ النَّصِيْحَةُ قَالُوْا لِمَنْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِكِتَابِهٖ وَلِاَئِمَّةِ الْمُسْلِمِيْنَ وَعَامَّتِهِمْ مسلم مین تمیم داریؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ دین خلوص اور خیرخواہی کا نام ہی دین خیرخواہی کا نام ہی دین خیرخواہی کا نام ہی اصحاب نے کہا یا رسول اللہ کسکی خیرخواہی کا نام دین ہی حضرت نے فرمایا کہ اللہ کی خیرخواہی اور اوسکے رسول کی اور اوسکی کتاب کی اور مسلمین کے حاکمون کی اور تمام مسلمانون کی ف اللہ کی خیرخواہی یہ کہ اوسکا ایمان لاوے اوسکے دین مین کجروی نکرے عمل کو ریا سے خالص کرے

اوسکے حکمون کو بجا لاوے اوسکی نافرمانی سے بچے اور رسول کی خیرخواہی یہ کہ اوسکی تصدیق کرے اوسکی سنت کی پیروی چلے اور بدعت سے بچے اور قرآن کی خیرخواہی یہ کہ اوسکے حروف کو حتی الامکان بخوبی ادا کرے کمال تعظیم سے پڑھے اوسکے مطالب کو غور کرے محکم پر عمل کرے متشابہ کا ایمان لاوے اور اوسپر اعتراض کرنے والونکے اعتراض کو دفع کرے اور مسلمین کے حاکمون کی یعنی امامون کی خیرخواہی یہ کہ شرع کے موافق اونکی اطاعت کرے اونکی مخالفت سے بچے اور مسلمانون کی خیرخواہی یہ کہ مقدور بھر اونکو فائدہ پونہچاوے اونکو رنج نہ دے نیک کام سکھلاوے بد کام سے منع کرے اور اونکے واسطے وہ چاہے جو اپنے واسطے چاہتا ہی

۱۲۸۸ **م** اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَلذَّهَبُ بِالذَّهَبِ وَزْنًا بِوَزْنٍ مِّثْلًا بِمِثْلٍ وَّالْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ وَزْنًا بِوَزْنٍ مِّثْلًا بِمِثْلٍ فَمَنْ زَادَ وَاسْتَزَادَ فَهُوَ رِبًا مسلم مین ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا سونا بکے سونے سے تولن برابر برابر جتنا ایک اوتنا دوسرا اور چاندی بکے چاندی سے تول مین برابر برابر جتنی ایک اوتنی دوسری سو جسنے زیادہ دیا یا کہ زیادہ مانگا تو وہ بیاج ہی

۱۲۸۹ **ق** عُمَرُ اَلذَّهَبُ بِالْوَرِقِ رِبًا اِلَّا هَآءَ وَهَآءَ وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ رِبًا اِلَّا هَآءَ وَهَآءَ وَالشَّعِيْرُ بِالشَّعِيْرِ رِبًا اِلَّا هَآءَ وَهَآءَ وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ رِبًا اِلَّا هَآءَ وَهَآءَ وَفِيْ رِوَايَةٍ اَلْوَرِقُ بِالْوَرِقِ رِبًا اِلَّا هَآءَ وَهَآءَ وَالذَّهَبُ بِالذَّهَبِ رِبًا اِلَّا هَآءَ وَهَآءَ بخاری اور مسلم مین عمر فاروق رضؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا سونا بدلنا چاندی سے بیاج ہی مگر دست بدست اور گیہون بدلنا گیہون سے بیاج ہی مگر دست بدست اور جو بدلنا جو سے بیاج ہی مگر دست بدست بیاج نہین اور کھجور بدلنا کھجور سے بیاج ہی مگر دست بدست نہین اور ایک روایت یون ہی کہ چاندی بدلنا چاندی سے بیاج ہی مگر دست بدست اور سونا بدلنا سونے سے بیاج ہی مگر دست بدست نہین **ف** یعنی چاندی اور سونے مین اور تلنے والی چیزون کے بدلنے اور بیچنے مین دو صورتین ہین ایک صورت تو یہ کہ ایک ہی جنس کا بدلنا جیسے چاندی کو چاندی سے یا جو کو جو سے تو اوسمین شرط یہ ہی کہ اوسی وقت دست بدست بدلے وعدہ نہو اور تول مین دونون برابر ہون اگر تول مین کمی بیشی ہوئی یا ایک چیز موجود ہوئی اور دوسری غائب تو بھی بیاج ہی اور دوسری صورت یہ کہ دو جنس کا بدلنا جیسے چاندی کا بدلنا سونے سے یا گیہون کا بدلنا جو سے تو اسمین شرط یہ ہی کہ دست بدست ہو اسمین کمی بیشی بیاج نہین مثلاً ایک سیر گیہون کا دو سیر جو سے بدلنا درست ہی اور اگر دست بدست نہو گیہون تو آج دیوے اور جو کل لیوے تو یہ بیاج ہی ہرگز درست نہین

۱۲۹۰ **خ** اَنَسٌ اَلرُّؤْيَا الْحَسَنَةُ مِنَ الرَّجُلِ الصَّالِحِ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّةٍ وَّاَرْبَعِيْنَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّةِ بخاری مین انس رضؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ٹھیک خواب نیک مرد کی ایک حصہ ہی نبوت کے چھیالیس حصون سے **ف** یعنی جیسے پیغمبر کے علم مین قیاس اور سوچ کو دخل نہین ویسی ہی ٹھیک خواب مین غور اور فکر کا دخل نہین صرف خدا ہی کی طرف سے ہوتی ہی تو نیک مرد کی خواب درست از قسم علم نبوت ہوئی اور چھیالیسوین حصے ہونے کی وجہ سابق مین گذری

۱۲۹۱ **خ** اَبُوْ سَعِيْدٍ اَلرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّةٍ وَّاَرْبَعِيْنَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّةِ بخاری مین ابو سعید رضؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ٹھیک اور درست خواب ایک حصہ ہی پیغمبری کا چھیالیس حصون سے

۱۲۹۲ **ق** اَبُوْ قَتَادَةَ الْحَارِثُ بْنُ رِبْعِيٍّ اَلرُّؤْيَا مِنَ اللّٰهِ وَالْحُلْمُ مِنَ الشَّيْطَانِ بخاری اور مسلم مین ابو قتادہ رضؓ سے جنکا حارث نام ہی روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ٹھیک اور اچھی خواب خدا کی طرف سے ہی اور پریشان خواب شیطان کی طرف سے **ف** خواب تین قسم ہی ایک تو خواب نیک جس سے دین کی قوت ہو خدا پر اعتماد بڑھے گناہون سے بچے اور دوسری قسم خواب پریشان ہی جس سے وہم اور رنج بڑھے یا خدا سے بدگمانی ہو تیسری قسم یہ کہ آدمی کو اپنے خیالات نظر پڑین یا غذا کے بخارات سے کوئی شکل کی صورت بندھے تو اول قسم یعنی نیک خواب کو خدا کی طرف سے فرمایا اور دوسری قسم کی خواب کو شیطان کی طرف سے فرمایا اور تیسری قسم کو بیان نفرمایا کہ خود ظاہر تھی کچھ اوسکے بیان کی حاجت نہین

۱۲۹۳ **ق** عَائِشَةُ اَلرُّ‌حْم

مُعَلَّقَةٌ بِالعَرْشِ تَقُوْلُ مَنْ وَصَلَنِيْ وَصَلَهُ اللّٰهُ وَمَنْ قَطَعَنِيْ قَطَعَهُ اللّٰهُ بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ناتا رشتہ عرش مین لٹکا ہی کہتا ہی کہ جسنے مجکو جوڑا خدا اوس سے جوڑے اور جسنے مجکو کاٹا خدا نے اوسکو کاٹا **ف** یعنی برادری کا حق نہایت مقدم ہی جسنے اوسکو ادا کیا تو اوسپر خدا کا رحم ہی اور جسنے اوسکو نباہا وہ خدا کی رحمت سے دور پڑا

١٢٩٤ **ح** اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَلرَّهْنُ يُرْكَبُ بِنَفَقَتِهٖ وَيُشْرَبُ لَبَنُ الدَّرِّ اِذَا كَانَ مَرْهُوْنًا وَعَلَى الَّذِيْ يَرْكَبُ وَيَشْرَبُ النَّفَقَةُ بخاری مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ گروی جانور کی سواری کیجیے اوسکے دانے گھاس کے بدلے اور دودھار جانور کا دودھ پیجیے جب کہ گروی ہو اور جو سواری کرے اور دودھ پیے اوسپر خرچ ہی **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ گروی جانور کی سواری کرنا اور اوسکا دودھ پینا دانے گھاس کے بدلے مرتہن کو درست ہی اور یہی مذہب ہی امام احمد کا لیکن اونکے نزدیک رہن کا نفع لینا بقدر خرچ کے چاہیے خرچ سے زیادہ نہین درست اور امام شافعی کے نزدیک منافع کا حق مالک کو ہی اور اوسی پر خرچ لازم ہی اور امام اعظم کے نزدیک جیسے وہ چیز گروی ویسے ہی اوسکا نفع بھی یعنی مرتہن اگر منافع کو لیوے تو اپنے اصل قرض مین وضع کرتا جاوے اور خرچ اوسکا مالک پر لازم ہی

١٢٩٥ **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَلسَّاعِيْ عَلَى الْاَرْمَلَةِ وَالْمِسْكِيْنِ كَالْمُجَاهِدِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ وَاَحْسِبُهٗ قَالَ كَالْقَائِمِ لَا يَفْتُرُ وَكَالصَّائِمِ لَا يُفْطِرُ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو بیوہ عورت اور محتاج آدمی کی حاجت روائی مین کوشش کرتا ہی وہ ثواب مین اوسکے برابر ہی جو خدا کی راہ مین جہاد کرتا ہی ابو ہریرہؓ نے کہا مجکو گمان پڑتا ہی کہ حضرتؐ نے یہ بھی فرمایا وہ کوشش کرنے والا ثواب مین ایسا ہی جیسے تہجد کی نماز پڑھنے والا جسکی کبھی نماز نہ چھوٹے اور جیسے روزہ رکھنے والا جسکا کبھی روزہ نہ ٹوٹے **ف** یعنی جو زکوۃ کا مال بیوہ عورت اور محتاج کے واسطے جمع کر رکھے یا خود اپنی کمائی سے اونکی خبرگیری کرے اور اونکا کام کاج کر دے اوسکو غازی اور ہمیشہ تہجد پڑھنے والے اور مدامی روزہ دار کے برابر ثواب ہی اس حدیث سے محتاجون کی حاجت روائی کی عمدہ فضیلت ثابت ہوئی

١٢٩٦ **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَلسَّفَرُ قِطْعَةٌ مِّنَ الْعَذَابِ يَمْنَعُ اَحَدَكُمْ نَوْمَهٗ وَطَعَامَهٗ وَشَرَابَهٗ فَاِذَا قَضٰى اَحَدُكُمْ نَهْمَتَهٗ مِنْ وَّجْهِهٖ فَلْيُعَجِّلْ اِلٰى اَهْلِهٖ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ سفر عذاب کا ٹکڑا ہی کہ باز رکھتا ہی تمکو نیند سے اور کھانے پینے سے پھر جب کوئی اوس طرف سے کہ جدھر گیا ہی اپنے کام سے فراغت پاوے تو چاہیے کہ شتابی سے اپنے گھر والون پاس آوے **ف** معلوم ہوا کہ بے ضرورت سفر کرنا مکروہ ہی کہ اوسمین بہت تکلیف ہی اور جب کسی ضرورت کو آدمی سفر کرے تو بعد فراغت کے وہان ٹھہرے کہ اسمین گھر کی بے بندوبستی ہی اس حدیث مین وطن مین رہنے کی ترغیب ہی تا کہ جمعہ اور جماعت نہ فوت ہو اور جورو لڑکون کے حق نہ تلف ہون

١٢٩٧ **ق** اِبْنُ عُمَرَ اَلشُّؤْمُ فِی الْمَرْاَةِ وَالْفَرَسِ وَالدَّارِ بخاری و مسلم مین عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نحوست و نامبارکی عورت مین ہی اور گھوڑے اور گھر مین **ف** اس حدیث سے ویسی نحوست مراد نہین جیسا جاہلون کا اعتقاد ہی بلکہ یہ حدیث بطریق فرض کے ہی یعنی اگر نحوست کسی چیز مین ممکن ہوتی تو ان چیزون مین ہوتی چنانچہ یہی مطلب دوسری حدیث مین موجود ہی جسکی سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہی عورت مین نامبارکی یہ کہ بد مزاج ہو اور گھوڑے کی نامبارکی یہ کہ شریر اور بد ذات ہو اور گھر کی نامبارکی یہ کہ تنگ ہو اور اوسکا ہمسایہ برا ہو

١٢٩٨ **ح** اَنَسٌ اَلشُّرْبُ فِیْ ثَلٰثَةِ اَنْفَاسٍ اَمْرَاُ وَاَشْفٰى وَاَبْرَاُ مسلم مین انسؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تین دم مین پانی پینا بہت خوب ہی جلد ہضم ہوتا ہی یعنی گرانی نہین کرتا

مسلم عن انس قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتنفس فی الشراب ثلاثا ویقول انہ اروی وابرأ وامرأ

اور پیاس کی بیماری کو خوب شفا دیتا ہی **ف** اس حدیث مین پانی پینے کا ادب فرمایا اور تین دم مین پینے کی حکمت بتلائی یعنی اس سے پانی خوب ہضم ہوتا ہی اور تھوڑے پانی سے پیاس بجھتی ہی

۱۲۹۹ **خ** اِبْنُ عَبَّاسٍ اَلشِّفَاءُ فِي ثَلٰثَةٍ فِي شَرْطَةِ مِحْجَمٍ اَوْ شَرْبَةِ عَسَلٍ اَوْ كَيَّةٍ بِنَارٍ وَاَنَا اَنْهٰى اُمَّتِيْ عَنِ الْكَيِّ بخاری مین عبد اللہ بن عباس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ شفا بیماری سے تین چیزین مین ہی سینگی کے کھینچنے مین اور شہد کے پینے مین اور آگ کے داغنے مین اور مین منع کرتا ہون اپنی امت کو داغنے سے **ف** اس حدیث کی شرح چھٹے باب مین ہو چکی ہر چند اس حدیث مین داغنے سے منع فرمایا لیکن داغنا بھی حضرت سے ثابت ہوا ہی تو مطلب یہ کہ اگر اور دوا سے صحت ہوگی تو داغنے سے دور رہے اور نہین تو درست ہی

۱۳۰۰ **خ** جَابِرٌ اَلشُّفْعَةُ فِيْمَا لَمْ يُقْسَمْ فَاِذَا وَقَعَتِ الْحُدُوْدُ وَصُرِفَتِ الطُّرُقُ فَلَا شُفْعَةَ بخاری مین جابر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ حق شفعہ اوسمین ہی جسمین تقسیم نہین ہوئی اور جب بانٹ ہو کر حدین پڑ گئین اور راہین جدا ہو گئین تو شفعہ نرہا **ف** شفعہ دو قسم ہی شفعہ شرکت کا جیسے ایک گھر کے دو شریک ہون اور اونمین سے ایک شریک اپنا حصہ بیچے سوا اوسکو سوا دوسرے شریک کے اور شخص نہین لے سکتا اور دوسرا شفعہ ہمسایگی کا یعنی اگر کوئی گھر بکے تو اوسکے لینے مین اوسکے ہمسایے مقدم ہین امام شافعی کے نزدیک شرکت مین تو شفعہ ہی اور ہمسایگی مین شفعہ نہین اور یہی حدیث اونکی دلیل ہی کہ جب تقسیم ہوئی اور دروازہ گھر کا علحدہ ہوا اور راہ اوسکی جدا ٹھہری تو شفعہ نرہا اور امام اعظم کے نزدیک شفعہ دونون صورت مین ہی شرکت مین بھی اور ہمسایگی مین بھی تو اس حدیث کا یہ مطلب کہ تقسیم ہونے سے شفعہ شرکت کا جاتا رہا اور یہ مطلب نہین کہ ہمسایگی کا بھی شفعہ باقی نرہا

۱۳۰۱ **خ** اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَلشَّمْسُ وَالْقَمَرُ مُكَوَّرَانِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بخاری مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سورج اور چاند کی روشنی لپیٹ ڈالی جاویگی قیامت کے دن یعنی بے رونق اور بے نور ہو جاوینگے **ف** جب قیامت ہوئی تو یہ عالم فنا ہوا روشنی کی کچھ حاجت نرہی اور دوسری وجہ یہ ہی کہ تا اونکے پوجنے والے شرمندہ ہون اونکا زوال اور نقصان دیکھکر

۱۳۰۲ **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَلشُّوْنِيْزُ فِيْهِ دَوَاءٌ مِّنْ كُلِّ دَاءٍ اِلَّا السَّامَ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سوا موت کے کلونجی مین ہر بیماری کی دوا ہی **ف** طب کا قاعدہ یہ ہی کہ دوا بالضد چاہیے یعنی گرم بیماری کی سرد دوا اور سردی کی گرم تو حدیث کا مطلب یہ کہ ہر ایک سرد بیماری کی کلونجی دوا ہی اس واسطے کہ گرم خشک ہی یا یہ کہ بالخاصیت گرم اور سرد دونون قسم کی بیماریون کو فائدہ کرتی ہو اس واسطے کہ علم طب مین ثابت ہی کہ بہت گرم چیزین گرم بیماریون کو فائدہ کرتی ہین اور سرد چیزین سردی کو دور کرتی ہین چنانچہ کاسنی جگر کی بیماری کو گرم ہو یا سرد مفید ہی حال آنکہ کاسنی سرد ہی اور اسی طرح خوب کلان تپ کو مفید ہی گرمی سے ہو یا سردی سے حال آنکہ اوسکا مزاج گرم ہی جالینوس نے اپنی کتاب مین اور بوعلی سینا نے قانون مین لکھا ہی کہ شونیز یعنی کلونجی گرم خشک ہی بلغم کو کاٹتی ہی اور ریح اور نفخ کو دور کرتی ہی اور مسون اور ثیلیون اور سفید داغ کو فائدہ کرتی ہی اور سرکے کے ساتھ ثیلیون کو مفید ہی اور بلغمی ورم اور سخت ورم کو پکاتی ہی اور سرکے کے ساتھ بلغمی زخم اور خارش کو نفع کرتی ہی اور اگر اوسکو بھون کے پوٹلی باندھ کر سونگھے تو زکام کو فائدہ کرے اور اگر ماتھے پر لگائے تو سرد سر کے درد کو دور کرے اور اگر سرکے کے ساتھ اوسکا کلی کرے تو دانت کا درد دور ہو اور اگر زیت سوسن کے تیل کے ساتھ گھس کے اوسکو ناک مین ڈالے تو ابتدا نزول یعنی موتیا بند کو دور کرے اور پیٹ کے کیڑے اس سے مر جاتے ہین اور اگر چند روز اوسکو استعمال کرے تو حیض بند جاری ہووے اور شہد اور گرم پانی کے ساتھ مثانے اور گردے کی پتھری کو گلاوے اور بلغمی اور سوداوی تپ کو دور کرے اور اوسکے دھوئین سے کیڑے مکوڑے

بھاگ جاتے ہین معلوم ہوا کہ شونیز مین بڑے بڑے فائدے ہین یہان تک تو طبیبون کی عقل پہونچی باقی اسکے فائدے خدا ہی کو خوب معلوم ہین

۱۳۰۳ اسواسطے حضرت نے اسکی تعریف فرمائی ق ابُوهُرَيْرَةَ اَلشُّهَدَاءُ خَمْسَةٌ اَلْمَطْعُوْنُ وَالْمَبْطُوْنُ وَالْغَرِقُ وَصَاحِبُ الْهَدْمِ وَالشَّهِيْدُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ شہید پانچ قسم ہین ایک تو وہ جو دُبا مرجاوے اور دوسرا وہ جو پیٹ کی بیماری سے مرے یعنی دست آوین اور تیسرا جو ڈوب جاوے اور چوتھا جسپر دیوار گر پڑے اور پانچوین راہ خدا کا شہید یعنی جو جہاد مین شہید ہو ف یعنی اونکو بھی کچھ شہادت کا مرتبہ نصیب ہوگا اگرچہ اعلیٰ قسم کا وہی شہید ہی جو جہاد مین مارا جاوے

۱۳۰۴ م سَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ اَلشَّهْرُ هٰكَذَا وَهٰكَذَا ثُمَّ نَقَصَ فِي الثَّالِثَةِ اِصْبَعًا مسلم مین سعد بن ابی وقاص رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مہینا ایسا اور ایسا پھر حضرت نے تیسری بار ایک انگلی کم کردی ف صحیح بخاری مین عبداللہ بن عمر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہم بن پڑھی امت ہین نہ لکھا جانین نہ حساب جانین مہینا ایسا اور ایسا اور ایسا اور تیسری بار حضرت نے انگوٹھا بند کرلیا پھر فرمایا کہ مہینا ایسا اور ایسا اور ایسا یعنی پورے تیس یعنی کبھی مہینا انتیس دن کا ہوتا ہی اور کبھی تیس دن کا ہوتا ہی ف حضرت نے دونون ہاتھ کی دس انگلیان اوٹھا کر تین بار اشارہ کرکے فرمایا کہ مہینا کبھی انتیس دن کا ہوتا ہی اور کبھی تیس دن کا مسلم کی روایت مین انتیس ہین اور بخاری کی روایت مین انتیس بھی ہین اور تیس بھی ہین شاید بعضے لوگون نے کہا کہ رمضان کے مہینے کا روزہ ہمپر فرض ہوا اور کبھی رمضان کا مہینا انتیس دن کا ہوتا ہی تو چاہیے کہ پورے مہینے کا تمام ثواب نہو تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی

۱۳۰۵ اور کمال تصریح سے اشارہ کرکے فرمایا کہ دونون صورت مین ثواب برابر ہی خواہ تیس دن کا مہینا ہو اور خواہ انتیس دن کا ہو م ابُوهُرَيْرَةَ اَلشَّيْخُ شَابٌّ فِيْ حُبِّ اثْنَيْنِ فِيْ حُبِّ طُوْلِ الْحَيٰوةِ وَكَثْرَةِ الْمَالِ مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بڈھا جوان ہی دو چیزون کی محبت مین بڑی عمر ہونے کی محبت مین اور مال زیادہ ہونے کی محبت مین ف یعنی پیری مین عمر درازی کی محبت اور کثرت مال کی محبت نہایت بڑھجاتی ہی مصرع مرد چون پیر شود حرص جوان میگردد ۔ عمر درازی کی محبت اسواسطے زیادہ ہوتی ہی کہ دنیا چھوڑنے کو جی نہین چاہتا اور نیک عمل نہونے سے موت اور قبر اور قیامت سے جی گھبراتا ہی اور کثرت مال کی محبت اسواسطے ہوتی ہی کہ پیری اور اولاد کے کام آوے اور مجکو خود پیری مین محتاجی نہو اس حدیث مین مذمت ہی طول عمر اور کثرت مال کے حرص کی

۱۳۰۶ ق اَنَسٌ اَلصَّبْرُ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْاُوْلٰى بخاری اور مسلم مین انس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ صبر کا ثواب اول صدمے کے نزدیک ہی ف ایک عورت قبر پر روتی تھی حضرت اودھر نکلے اوس عورت سے فرمایا کہ خدا سے ڈر اور صبر کر اوسنے کہا میرے پاس سے ٹل جا تجھپر وہ مصیبت نہین پڑی جو مجھپر پڑی لیکن وہ عورت حضرت کو نہین پہچانتی تھی کسی نے اوس سے کہا یہ تو حضرت تھے تب تو وہ گھبرائی اور پچتائی پھر حضرت پاس آئی اور کہنے لگی کہ یا حضرت مین نے آپ کو نہین پہچانا تھا یعنی اب مین آپ کا حکم مانتی ہون اور صبر کرتی ہون تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی ابتدائے مصیبت صبر کا وقت ہی اور اوسی صبر کا شرع مین ثواب اور اعتبار ہی اسواسطے کہ جب مصیبت کو بہت مدت گذرے تو آدمی کو خود بخود صبر آجاتا ہی ایمان دار ہو یا کافر تو اوس صبر کا کچھ اعتبار نہین

۱۳۰۷ م ابُوهُرَيْرَةَ اَلصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ وَالْجُمُعَةُ اِلَى الْجُمُعَةِ وَرَمَضَانُ اِلٰى رَمَضَانَ مُكَفِّرَاتٌ مَّا بَيْنَهُنَّ اِذَا اجْتُنِبَتِ الْكَبَائِرُ مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ پانچون نمازین اور ایک جمعہ دوسرے جمعے تک اور ایک رمضان دوسرے رمضان تک درمیان کے گناہون کا اوتارا ہین جب کہ کبیرہ گناہون سے بچے ف معلوم ہوا کہ نیکیان صغیرہ گناہون کو دور کرتی ہین اور کبیرہ گناہ توبہ سے

معاف ہوتے ہین اور جس گناہ مین حق العبد ہو یعنی آدمی کی تقصیر کی ہو تو اوسکے معاف کرنے پر اوسکی بخشش موقوف ہی

١٣٠٨ ق أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ اَلصَّلٰوةُ اَمَامَكَ بخاری اور مسلم مین اسامہ بن زید سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نماز تیرے آگے ہی ف پوری روایت اسامہ سے یون ہی کہ حضرت حج مین عرفات سے چلے راہ مین حضرت نے پیشاب کیا پھر وضو کیا مینے کہا کہ مغرب کا وقت آگیا ہی نماز پڑھ لیجیے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی یہان نہین آگے چل کے نماز پڑھینگے پھر جب وہان پونہچے جسکا مزدلفہ نام ہی تو اوترے پھر وضو کیا اور مغرب کی نماز پڑھی پھر اوسکے ساتھ عشا کی نماز پڑھی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ باوضو رہنا مستحب ہی اگرچہ اوس وقت نماز نہ پڑھے اور معلوم ہوا کہ مزدلفہ مین مغرب اور عشا کو ملاکر پڑھے اور یہی مذہب ہی سب اماموں کا

١٣٠٩ ق أَبُو هُرَيْرَةَ اَلصِّيَامُ جُنَّةٌ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ روزہ ڈھال ہی یعنی گناہون سے پناہ ہی ف روزہ دار کا جب پیٹ خالی رہا تو اکثر گناہون سے بچتا ہی اور جب گناہون سے بچا تو دوزخ سے بچا

١٣١٠ ق أَبُو شُرَيْحٍ الْعَدَوِيُّ اَلضِّيَافَةُ ثَلٰثَةُ اَيَّامٍ وَجَائِزَتُهُ يَوْمٌ وَّلَيْلَةٌ وَلَا يَحِلُّ لِرَجُلٍ مُّسْلِمٍ اَنْ يُّقِيْمَ عِنْدَ اَخِيْهِ حَتّٰى يُؤْثِمَهُ زَادَ مُسْلِمٌ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ يُؤْثِمُهُ قَالَ يُقِيْمُ عِنْدَهُ وَلَا شَيْءَ لَهُ يَقْرِيْهِ بِهٖ بخاری اور مسلم مین ابوشریح رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ضیافت کی حد تین دن ہین اور اوسکا تکلف ایک رات اور ایک دن ہی اور مسلمان مرد کو حلال نہین کہ ٹھہر رہے اپنے بھائی پاس یہان تک کہ اوسکو گناہ مین ڈالے مسلم مین اتنی روایت اور زیادہ ہی کہ لوگون نے کہا کہ یا رسول اللہ وہ کیونکر اوسکو گناہ مین ڈالیگا حضرت نے فرمایا کہ مہمان تو اوسکے پاس ٹھہر رہا اور اوسکے کچھ نہ ہو جس سے وہ اوسکی ضیافت کرے ف یعنی جب صاحب خانہ محتاج ہوا اور مہمان تین دن سے زیادہ رہا تو اوسکو گویا گنہگار کیا اس واسطے کہ صاحب خانہ تنگ ہوکر مہمان کی غیبت کریگا کہ عجب بے حیا آدمی ہی کہ جاتا نہین مین کہان سے اسکو کھلاؤن یا کہین سے حرام مال لیکر اوسکی ضیافت کریگا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ضیافت کا حق تین دن تک ہی سو ایک دن تو مقدور بھر عمدہ کھانا تکلف سے کرے اور دو دن جو موجود ہو اوسکو حاضر کرے اور مہمان کو درست نہین کہ تین دن سے زیادہ رہے اور اگر صاحب خانہ خوشی سے رکھے تو مضایقہ نہین

١٣١١ خ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ اَلطَّاعُوْنُ رِجْزٌ اُرْسِلَ عَلٰى طَائِفَةٍ مِّنْ بَنِيْٓ اِسْرَآئِيْلَ بخاری مین اسامہ بن زید رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ وبا عذاب تھا کہ بنی اسرائیل کے ایک گروہ پر بھیجا گیا

١٣١٢ ق اَنَسٌ اَلطَّاعُوْنُ شَهَادَةٌ لِّكُلِّ مُسْلِمٍ بخاری اور مسلم مین انس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ وبا شہادت ہی ہر مسلمان کی ف یعنی جس شہر مین وبا پڑے اور وہان کے لوگ وہین ٹھہرے رہین اور مر جاوین تو وے شہید ہین اس واسطے کہ وے لوگ مثل غازیون کے موت سے نہ ڈرے اور ثابت رہے اور ہر چند وبا بنی اسرائیل کی قوم پر عذاب تھی لیکن امت محمدی مین شہادت کا سبب ہی

١٣١٣ م مَعْمَرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اَلطَّعَامُ بِالطَّعَامِ مِثْلًا بِمِثْلٍ مسلم مین معمر بن عبد اللہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ گیہون کا بدلنا گیہون سے برابر چاہیے یعنی اگر وزن مین کم یا زیادہ ہونگے تو بیاج ہی

١٣١٤ م اَبُوْ مَالِكٍ الْاَشْعَرِيُّ اَلطُّهُوْرُ شَطْرُ الْاِيْمَانِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ تَمْلَاُ الْمِيْزَانَ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ تَمْلَاٰنِ اَوْ تَمْلَاُ مَا بَيْنَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ وَالصَّلٰوةُ نُوْرٌ وَّالصَّدَقَةُ بُرْهَانٌ وَّالصَّبْرُ ضِيَاءٌ وَّالْقُرْاٰنُ حُجَّةٌ لَّكَ اَوْ عَلَيْكَ كُلُّ النَّاسِ يَغْدُوْ فَبَائِعٌ نَّفْسَهٗ فَمُعْتِقُهَا اَوْ مُوْبِقُهَا مسلم مین ابو مالک اشعری رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ طہارت آدھا ایمان ہی اور الحمد للہ کہنے کا ثواب اعمال کی ترازو کو بھر دیتا ہی اور سبحان اللہ اور الحمد للہ دونون کا ثواب یا ہر ایک کا

بیان ضیافت

[illegible]

ثواب آسمان اور زمین کے درمیان کو بھر دیتا ہی اور نماز نور ہی اور صدقہ یعنی خیرات کرنا ایمان کی دلیل ہی اور صبر کرنا یعنی مصیبت اور تکلیف مین دین پر ثابت رہنا روشنی ہی اور قرآن تیرے فائدے کی دلیل ہی اگر اوسپر عمل کیا یا تجھپر الزام کی حجت ہی اگر اوسپر عمل نکیا ہر ایک آدمی صبح کرتا ہی سو اپنی جان کو بیچتا ہی یعنی صبح ہوتے ہر شخص کام مین مشغول ہوتا ہی سو یا اپنی جان کو دوزخ سے آزاد کرتا ہی اگر نیک عمل کیا یا اوسکو ہلاک کرتا ہی اگر بدعمل کیا **ف** طہارت کو آدھا ایمان اسواسطے فرمایا کہ ظاہر باطن کی صفائی کا نام ایمان ہی سو ظاہر بدن کی طہارت یعنی غسل اور وضو نصف ایمان ہوئی اور باطن دل کی صفائی یعنی صحیح عقیدے اور نیک اخلاق نصف باقی ٹھہرے اور نماز کو اسواسطے نور فرمایا کہ نماز اکثر بیحیائی اور برے کام سے جو دل کی سیاہی کا سبب ہین روکتی ہی یا نماز کے سبب سے قبر مین نور ہوگا اور قیامت کی ظلمت مین نماز کی روشنی سے نمازی بہشت تک پہنچیگا اور خیرات کو ایمان کی دلیل اسواسطے فرمایا کہ جب آدمی نے اپنا مال خدا کی راہ مین دیا تو معلوم ہوا کہ اسکو خدا کا اور آخرت کا ایمان ہی اور نہین تو اپنی محبوب چیز کو کیون خرچ کرتا اور صبر کو روشنی اسواسطے فرمایا کہ جب آدمی نے مصیبت مین جزع فزع نکی اور تکلیف سے نہ گھبرایا تو شیطان اور نفس کی ظلمت دور ہوئی اور جب ظلمت گئی

۱۳۱۵ تو روشنی ہوئی **ق** ابن عمر اَلظُّلْمُ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ظلم اور ستم سیاہیان ہونگی قیامت کے دن **ف** یعنی قیامت مین ظلم کے سبب سے ظالم کے آگے اندھیرے پر

۱۳۱۶ اندھیرا ہوگا **ق** ابن عباس اَلْعَائِدُ فِي هِبَتِهٖ كَالْكَلْبِ يَعُوْدُ فِي قَيْئِهٖ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عباس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا اپنی دی چیز کا پھیر لینے والا کتے کے مثل ہی جو اپنی قے کو پھر نگل جاتا ہی **ف** امام شافعی کے نزدیک دی

۱۳۱۷ چیز کو پھیر لینا موجب شریعت کے درست نہین اور امام اعظم کے نزدیک مکروہ ہی **م** معقل بن يسار اَلْعِبَادَةُ فِي الْهَرْجِ كَهِجْرَةٍ اِلَيَّ مسلم مین معقل بن یسار رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بندگی کرنا کشت و خون کے زمانے مین ایسا ہی جیسے میری طرف ہجرت کرنا **ف** یعنی جب کشت و خون عالم مین رائج ہوا اور زمانے مین فساد پھیلا تو اوس وقت کی عبادت کا ثواب حضرت والی

۱۳۱۸ ہجرت کے ثواب کے برابر ہی اسواسطے کہ ایسے سخت وقت مین دین پر ثابت رہنا نہایت مشکل کام ہی **ق** ابوهريرة اَلْعَجْمَاءُ جُبَارٌ وَّالْبِئْرُ جُبَارٌ وَّالْمَعْدِنُ جُبَارٌ وَّفِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جانور کے مارنے کا بدلا نہین اور کنوان کھودنے مین اگر مزدور مر جاوے تو بدلا نہین اور اگر کھان کھودنے مین مزدور مرے تو بدلا نہین اور کافرون کے گڑے خزانے مین پانچوان حصہ ہی بیت المال کا **ف** یعنی اگر کسی کا جانور بلا تعدی مالک کے کسیکو مار ڈالے یا زخمی کرے تو اوسکے مالک پر ڈانڈ نہین اور اگر مزدور کنوان کھودے یا کھان کھودنے مین اگر کنوان یا کھان چھت پڑا اور مزدور دبکے مر جاوے تو کھدانے والے پر کچھ عوض اور ڈانڈ نچاہیے

۱۳۱۹ **ق** ابوهريرة اَلْعُمْرَةُ اِلَى الْعُمْرَةِ كَفَّارَةٌ لِّمَا بَيْنَهُمَا وَالْحَجُّ الْمَبْرُوْرُ لَيْسَ لَهٗ جَزَاءٌ اِلَّا الْجَنَّةُ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا ایک عمرہ دوسرے عمرے تک اوتاری درمیان کے گناہونکا اور پاک حج کا تو سوا بہشت کے کوئی بدلا نہین **ف** پاک حج وہ ہی جسمین گناہ اور فسق اور لڑائی جھگڑا نہو یعنی مقبول حج گناہون کو اس طرح کھو دیتا ہی

جزای حج مبرور بہشت ہست

۱۳۲۰ کہ آدمی بہشتی ہو جاتا ہی **ق** ابوهريرة اَلْعُمْرٰى جَائِزَةٌ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ عمر بھر کو چیز دینا درست ہی **ف** یعنی اگر کوئی اپنا گھر یا باغ کسی کو دیوے اس طرح سے کہ یہ مینے تجکو تیری عمر تک دیا تو درست ہی اگر اوسکا قبضہ ہوا تو وہ مالک ہو گیا اور بعد اوسکے مر جانے کے اوسکے وارث مالک ہونگے جیسے ہبہ مین اور یہی مذہب ہی امام اعظم کا

١٣٢١ ق جابر العمرى لمن وهبت له بخارى اور مسلم مين جابر رض سے روايت ہى كہ حضرت نے فرمايا كہ عمر بھر كى چيز دى ہوئى كا وہى مالك ہى جسكو چيز دى ف يعنى عمرى مثل ہبہ كے سبب ہى ملك كا

١٣٢٢ ق ابو سعيد الغسل يوم الجمعة واجب على كل محتلم وان يستن وان يمس طيبا ان وجد بخارى اور مسلم مين ابو سعيد رض سے روايت ہى كہ حضرت نے فرمايا كہ جمعے كے دن غسل كرنا ہر ايك بالغ جوان پر واجب ہى اور مسواك كرنا اور خوشبو لگانا اگر ميسر ہو ف بعضے بموجب اس حديث كے كہتے ہين كہ جمعے كا غسل واجب ہى ليكن اكثر اماموں كے نزديك غسل واجب نہين سنت اور مستحب ہى اگر بموجب ظاہر اس حديث كے غسل كو واجب كہيے تو مسواك اور خوشبو لگانے كو بھى واجب كہيے حال آنكہ مسواك اور خوشبو سبكے نزديك واجب نہين تو مطلب حديث كا يہ كہ غسل واجب ہى يعنى ثابت ہى اور نہايت بہتر ہى

١٣٢٣ ق ابو ھريرة الفخر والخيلاء في الفدادين من اهل الوبر والسكينة في اهل الغنم بخارى اور مسلم مين ابو ہريرہ رض سے روايت ہى كہ حضرت نے فرمايا كہ بڑائى مارنا اور اترانا شور كرنے والون مين ہى جو اونٹ والے ہين اور نرمى بھيڑ بكرى والون مين ف عرب مين حضرت كے وقت مين دو گروہ تھے سو اونكى عادت بتلائى كہ اونٹ والے بد مزاج ہين اور بكريان چرانے والے غريب ہين يہ صحبت كى تاثير ہى كہ اونٹ اكثر شرير ہوتا ہى اور بكرى غريب اسى واسطے ابتدا مين ہر ايك پيغمبر نے بكريان چرانے كى عادت كى

١٣٢٤ ق ابو ھريرة الفطرة خمس الختان والاستحداد وقص الشارب وتقليم الاظفار ونتف الاباط بخارى اور مسلم مين ابو ہريرہ رض سے روايت ہى كہ حضرت نے فرمايا كہ آدمى كى پيدايشى چيزين پانچ ہين اول ختنہ كرنا دوسرے ناف كے نيچے مونڈنا تيسرے مونچھين كترنا چوتھے ناخن كاٹنا پانچوين بغلون كے بال اوكھاڑنا ف يعنى ہر ايك انسان جسمين كچھ آدميت ہى وہ ان پانچون چيزون كو ايسا پسند كرتا ہى گويا كہ يہ پيدايشى بات ہى تعليم كى اسمين كچھ حاجت نہين اسواسطے كہ اول تو اسمين پاكى اور ستھرائى ہى اور دوسرے فائدہ بھى ہى ختنے مين يہ فائدہ ہى كہ ميل نہين جمتا پيشاب كا قطرہ نہين رہتا اور جماع مين زيادہ لذت ہوتى ہى اور ناف كے نيچے كے بال مونڈنے مين يہ فائدہ كہ ميل دور ہوتا ہى اور شہوت كى قوت زيادہ ہوتى ہى اور مونچھون كے كترانے مين يہ فائدہ كہ مجوسى اور ہندو كى مشابہت نہو اور كھانے پينے مين كچھ اٹك نرہے اور ناخن كاٹنے مين يہ فائدہ كہ ميل اور نجاست نہ جمے اور بغل كے بال دور كرنے مين يہ فائدہ كہ ميل نرہے اور وہان كى گندگى دور ہوتى رہے ہر چند سنت يہ ہى كہ ناف كے نيچے كے بال استرے سے مونڈے ليكن نورہ لگانا بھى درست ہى اور جسكو بال اوكھيڑنے كى عادت ہو تو بھى درست ہى اور بغل كے بال مونڈنا بھى درست ہى اور دوسرى حديث مين پيدايشى چيزين دس فرمائين پانچ تو يہى جو اس حديث مين ہين اور باقى پانچ يہ اول سر پر مانگ نكالنا جسكے سر پر بال ہون دوسرى كلى كرنا تيسرى ناك صاف كرنا چوتھى مسواك كرنا پانچوين پانى سے استنجا كرنا كبھى حضرت نے پانچ كو ذكر كيا اور كبھى دس كو جيسى ضرورت ديكھى ويسا ہى فرمايا

١٣٢٥ خ عبد الله بن عمرو الكبائر الاشراك بالله وعقوق الوالدين وقتل النفس واليمين الغموس بخارى مين عبد الله بن عمرو رض سے روايت ہى كہ حضرت نے فرمايا كہ كبيرہ گناہ يہ ہين خدا كے ساتھ شرك كرنا ماں باپ كو رنج دينا نافرمانى كرنا اور ناحق خون كرنا اور جھوٹى قسم كھانا ف يعنى نہايت كبيرہ گناہ چار ہين اور دوسرى حديث مين سات فرمائے مناسب وقت كے جيسا بہتر جانا ويسا فرمايا كبيرہ گناہ وہ ہى جسكے كرنے والے پر قرآن يا حديث مين وعيد شديد ہو اور سخت سزا كا وعدہ ہو قوت القلوب مين ابو طالب مكى نے كبيرہ گناہ سترہ لكھے ہين سو چار گناہ تو دل سے متعلق ہين اول شرك دوسرے معصيت پر اصرار تيسرے نااميدى خدا كى رحمت سے چوتھے نڈر ہونا خدا كے غضب سے اور چار گناہ

زبان سے متعلق ہیں اول جھوٹی گواہی دینا دوسرے پاک آدمی کو حرام کاری کی تہمت لگانا تیسرے جھوٹی قسم کھانا چوتھے جادو کرنا اور تین گناہ پیٹ سے متعلق ہین اول شراب پینا دوسرے یتیم کا ناحق مال کھانا تیسرے سود اور بیاج کھانا اور دو گناہ شرمگاہ سے متعلق ہین اول زناکاری دوسرے اغلام کرنا یعنی بچہ بازی اور دو گناہ ہاتھ سے متعلق ہین اول ناحق خون دوسرے چوری اور ایک گناہ تمام بدن سے یعنی ماں باپ کو رنج دینا مسلمان کو لازم ہی کہ ان گناہوں سے نہایت ڈرتا رہے جیسے کہ زہر سے ڈرتا ہی اسواسطے کہ زہر سے دنیا کی زندگی مین خلل ہی جسکا انجام فنا ہی اور کبیرہ گناہ سے آخرت بگڑتی ہی جسکو کبھی فنا نہین اور صغیرہ گناہ پر اصرار نکرے اس واسطے

۱۳۲۶ کہ جب صغیرہ گناہ پر اصرار کیا تو وہ کبیرہ گناہ ہوجاتا ہی ھ ابو ذر اَلْکَلْبُ الْاَسْوَدُ شَیْطَانٌ مسلم مین ابو ذر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کالا کتا شیطان ہی یعنی موذی ہی ف کالے کتے کو اسواسطے شیطان فرمایا کہ نہایت بدذات ہوتا ہی اور شکاری

۱۳۲۷ نہین ہوتا تعلیم نہین قبول کرتا اور اکثر سویا کرتا ہی اسی واسطے اسکا قتل کرنا درست ہی ق ابو ہریرۃ اَلْکَلِمَۃُ الطَّیِّبَۃُ صَدَقَۃٌ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اچھی بات بھی صدقہ ہی یعنی خیرات مین داخل ہی ف یعنی اگر کوئی سوال کرے اور کچھ موجود نہو تو اوسکو دعا دیوے کہ خدا تمکو اور کہین سے دلا دے یہ بھی خیرات مین داخل ہی یا اچھی بات سے

۱۳۲۸ مراد یہ کہ مسلمان کے دل کو کسی بات سے خوش کرے بشرطیکہ خلاف شرع نہو ق سعید بن زید اَلْکَمْأَۃُ مِنَ الْمَنِّ وَمَاؤُھَا شِفَآءٌ لِّلْعَیْنِ بخاری اور مسلم مین سعید بن زید سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کھنبی از قسم من ہی اور اوسکا پانی آنکھ کی شفا ہی ف یعنی جس طرح حضرت موسی کے وقت مین من اور سلوی بنی اسرائیل کو بے رنج اور تلاش ملتا تھا ویسی کھنبی بھی بدون جوتے بوئے زمین سے جمتی ہی پھر اوسکا فائدہ فرمایا کہ اوسکا پانی آنکھ کی دھند کاٹتا ہی چنانچہ یہی فائدہ بوعلی سینا نے

۱۳۲۹ قانون مین لکھا ہی خ ابو ہریرۃ اَلَّذِیْ یَخْنُقُ نَفْسَہٗ یَخْنُقُھَا فِی النَّارِ وَالَّذِیْ یَطْعَنُھَا یَطْعَنُھَا فِی النَّارِ بخاری مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو شخص اپنی جان کو گلا گھونٹ کے مارے وہ آپ کو دوزخ مین گھونٹا کریگا اور جو آپ کو تلوار یا چھری بھونک کے مارے وہ دوزخ مین آپ کو بھونکا کریگا ف یعنی جو جس طرح آپ کو حرام موت مارے گا وہ

۱۳۳۰ اوسی طرح کی دوزخ مین سزا پایا کریگا جیسے غیر کو ناحق مارنا حرام ہی ویسے ہی اپنی جان بھی مارنا حرام ہی م انس اَلْمُؤَذِّنُوْنَ اَطْوَلُ النَّاسِ اَعْنَاقًا یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ مسلم مین انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اذان دینے والے قیامت کے دن سب لوگوں سے گردن بلند ہونگے ف بلند گردن ہونگے یعنی رحمت الٰہی کے زیادہ تر امیدوار ہونگے اسواسطے کہ منتظر اور امیدوار اپنی مراد کے واسطے گردن بڑھائے تاکا کرتا ہی یا یہ مطلب کہ قیامت مین پسینا لوگوں کے لبوں تک پہونچیگا لیکن اذان دینے والون

۱۳۳۱ کو بسبب گردن بلندی کے کچھ رنج نہوگا یا یہ مطلب کہ گردن بلند ہونگے یعنی سب لوگوں مین باعزت اور نمودار ہونگے م ابو ہریرۃ اَلْمُؤْمِنُ اَخُو الْمُؤْمِنِ مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ایماندار بھائی ہی ایماندار کا ف یعنی جب مسلمان دوسرے

۱۳۳۲ مسلمان کا دینی بھائی ٹھہرا تو اوسکی محبت اور خیرخواہی واجب ہی جیسے بھائی کو بھائی سے ہوتی ہی م ابو ہریرۃ اَلْمُؤْمِنُ الْقَوِیُّ خَیْرٌ وَّاَحَبُّ اِلَی اللّٰہِ مِنَ الْمُؤْمِنِ الضَّعِیْفِ وَفِیْ کُلٍّ خَیْرٌ اِحْرِصْ عَلٰی مَا یَنْفَعُکَ وَاسْتَعِنْ بِاللّٰہِ وَلَا تَعْجِزْ وَاِنْ اَصَابَکَ شَیْءٌ فَلَا تَقُلْ لَوْ اَنِّیْ فَعَلْتُ کَانَ کَذَا وَکَذَا وَلٰکِنْ قُلْ قَدَّرَ اللّٰہُ وَمَا شَآءَ فَعَلَ فَاِنَّ لَوْ تَفْتَحُ عَمَلَ الشَّیْطَانِ مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ زور آور ایماندار بہتر اور پیارا بہت ہی خدا کے نزدیک

جیسے قوی اور سست ایماندار ہیں اور ہر ایک ایماندار میں خواہ مضبوط ہو خواہ سست بہتری ہی حرص کر تو ان کاموں پر جو تجھے کام آویں اور خدا سے
مدد مانگ اور نہ تھک اور اگر تجھکو کوئی رنج اور مصیبت پہنچے تو یوں مت کہہ کہ اگر میں فلانا کام کرتا تو ایسا ایسا ہوتا ولیکن یوں کہہ
کہ یہ خدا نے ٹھہرایا تھا اور اوسنے جو چاہا سو کیا اسواسطے کہ اگر کہنا شیطانی کام کا دروازہ کھولتا ہی **ف** مضبوط ایماندار خدا کو
اسواسطے زیادہ پیارا ہوا کہ وہ اپنے کامل یقین کے سبب سے دین کے کام پر نہایت مستعد رہتا ہی جہاد کرتا ہی نیک کام بتلانے اور برے کام کے
روکنے میں کسی سے نہیں ڈرتا اور عبادت پر مستعد رہتا ہی کسی رنج اور تکلیف سے دین کے کام میں سست نہیں ہوتا بخلاف سست ایماندار کے
کہ اوس سے دین کا کام خوبی نہیں ہو سکتا پھر فرمایا کہ ہر چند مضبوط مسلمان سست سے بہتر ہی لیکن خیریت دونوں میں ہی اسواسطے کہ ایمان
دونوں میں موجود ہی گو اوسکا ایمان قوی ہی اور اسکا ضعیف پھر حضرت نے عالی ہمتی پر چونپ دلائی اور سستی دور ہونیکی علاج فرمائی
یعنی ایماندار کو مناسب ہی کہ اپنے فائدے کے کاموں پر سرگرم ہو جاوے اور اوسکے سر انجام کی خدا سے مدد چاہے دینی کام میں سست ہو کر
نہ تھک سے کہ خالی ہاتھ رہ جاویگا اسواسطے کہ دنیا و دین کی محرومی کا اصل سبب سستی اور کاہلی ہی اور چونکہ آدمی رنج اور مصیبت سے
خالی نہیں رہ سکتا سو اوسکی بھی علاج فرمائی یعنی تکلیف میں یوں نہ کہے کہ اگر میں فلانا کام کرتا تو ایسا ہوتا یعنی رنج نہوتا یا اگر فلانا شخص جہاد
میں نہ جاتا تو زندہ رہتا بلکہ اسکو تقدیر پر حوالہ کرے تا کہ حسرت سے بچے اسواسطے کہ تقدیر کے مقابلے میں اگر بولنا شیطانی کام ہی کہ آدمی تقدیر
کو بھول کر اسباب ظاہری پر بھروسا کرتا ہی اور ناحق پچتا کر غم پر غم اوٹھاتا ہی **ق** ۱۳۳۳ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَلْمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ كَالْبُنْيَانِ
يَشُدُّ بَعْضُهٗ بَعْضًا بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ایک ایماندار دوسرے ایماندار کے حق میں ایسا ہی جیسے عمارت
کی بنیاد کہ اوسکا ایک دوسرے کو مضبوط کیے رہتا ہی **ف** یعنی جیسے عمارت میں مضبوطی ایک اینٹ کی دوسری اینٹ سے ہوتی ہی اوسی
طرح ایک ایماندار کو لازم ہی کہ دوسرے ایماندار کا مددگار رہے خلاصہ مطلب کہ ایمان کی ترقی اور خوبی اتفاق پر موقوف ہی **ق** ۱۳۳۴ جَابِرٌ
وَابْنُ عُمَرَ اَلْمُؤْمِنُ يَاْكُلُ فِيْ مِعًى وَّاحِدٍ وَّالْكَافِرُ يَاْكُلُ فِيْ سَبْعَةِ اَمْعَاءٍ بخاری اور مسلم میں جابر اور عبد اللہ
بن عمر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ایماندار ایک انتڑی میں کھاتا ہی اور کافر سات انتڑیوں میں کھاتا ہی **ف** ایکا کافر کی ضیافت
ہوئی جب اوسنے سات بکریوں کا دودھ پیا تب اوسکا پیٹ بھرا دوسرے دن وہ مسلمان ہوا تو ایک بکری کے دودھ سے آسودہ ہو گیا تب حضرت نے
یہ حدیث فرمائی یعنی کم خوری اور قناعت ایمان کا مقتضا ہی تا کہ عبادت میں سستی نہ آوے اور زیادہ خوری اور حرص کافر کی شان ہی
کہ جانور کی طرح اوسکی کبھی حرص نہیں کم ہوتی **ص** ۱۳۳۵ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَلْمُؤْمِنُ يَغَارُ وَاللّٰهُ اَشَدُّ غَيْرًا مسلم میں ابو ہریرہ رضی سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ایماندار غیرت دار ہوتا ہی اور خدا زیادہ تر غیرت دار ہی **ف** باقی روایت یوں ہی کہ اسی واسطے خدا نے
ظاہر باطن کی بے حیائیوں سے منع کیا یعنی بد کاموں پر دلیر ہونا ایمان کا مقتضا ہی نہ بے غیرتی ایمان کی شان نہیں **ق** ۱۳۳۶ عَائِشَةُ
اَلْمَاهِرُ بِالْقُرْاٰنِ مَعَ السَّفَرَةِ الْكِرَامِ الْبَرَرَةِ وَالَّذِيْ يَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ وَيَتَتَعْتَعُ فِيْهِ وَهُوَ عَلَيْهِ شَاقٌّ
لَهٗ اَجْرَانِ بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قرآن کا خوب واقف پاک لکھنے والے فرشتوں کے ساتھ ہی
اور جو کہ قرآن پڑھتا ہی اور اوسکی زبان اوسمیں اٹکتی ہی اور قرآن پڑھنا نہایت مشکل ہی اوسکو دو ثواب ہیں یعنی ایک ثواب پڑھنے کا اور دوسرا
ثواب رنج کشی کا **ف** یعنی جو قرآن کے معانی سے خوب واقف ہی اور اوسکو بے تکلف پڑھتا ہی اوسکا مرتبہ نہایت عمدہ ہی کہ وہ ثواب میں
اون فرشتوں کے ساتھ ہی جو قرآن کو لوح محفوظ سے نقل کرتے ہیں اور جسکی زبان نہیں پلٹتی باوجود محنت کے اوس سے حروف نہیں ادا ہوتے

تو کیا رحمت ہی خدا کی کہ اوسکے واسطے دو ثواب مقرر کیے مطلب یہ کہ قرآن سے کسی طرح غفلت نچاہیے اگر خوب واقف ہی تو سبحان اللہ کہ
۱۳۳۷ فرشتون مین شمار ہوا اور اگر خوب زبان نہین چلتی تو بھی دوہرا ثواب موجود ہی ق اَسْمَاءُ بِنْتُ اَبِيْ بَكْرٍ اَلْمُتَشَبِّعُ بِمَا لَمْ يُعْطَ
كَلَابِسِ ثَوْبَيْ زُوْرٍ بخاری اور مسلم مین اسماء بنت ابی بکر صدیق رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ ملی چیز سے آپ کو
آسودہ دکھلانے والا ایسا ہی جیسے مکر کا جوڑا پہننے والا ف ایک عورت نے کہا کہ یا حضرت میری ایک سوت ہی تو مجھپر اس بات مین کچھ گناہ
تو نہین کہ مین اپنے خاوند کی طرف سے اوس چیز کا دینا ظاہر کرون جو حقیقت مین نہین دی تاکہ سوت جلے اور جھنجھلاوے تب حضرت نے یہ حدیث
۱۳۳۸ فرمائی یعنی ایسا مکاری اور خلاف نمائی ہی ہرگز درست نہین کہ ظاہر مین کچھ اور باطن مین کچھ ق عَلِيٌّ اَلْمَدِيْنَةُ حَرَامٌ
مَّا بَيْنَ عَيْرٍ اِلٰى ثَوْرٍ فَمَنْ اَحْدَثَ فِيْهَا حَدَثًا اَوْ اٰوٰى مُحْدِثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالنَّاسِ
اَجْمَعِيْنَ لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ صَرْفًا وَّلَا عَدْلًا ذِمَّةُ الْمُسْلِمِيْنَ وَاحِدَةٌ يَّسْعٰى بِهَا اَدْنَاهُمْ فَمَنْ
اَخْفَرَ مُسْلِمًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ صَرْفًا
وَّلَا عَدْلًا وَمَنْ وَّالٰى قَوْمًا بِغَيْرِ اِذْنِ مَوَالِيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ وَّمَنِ ادَّعٰى اِلٰى غَيْرِ اَبِيْهِ اَوِ انْتَمٰى اِلٰى
غَيْرِ مَوَالِيْهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ صَرْفًا
وَّلَا عَدْلًا بخاری اور مسلم مین علی مرتضی رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مدینہ حرام ہی ان دو پہاڑون کے درمیان مین کہ
ایک پہاڑ کو عیر کہتے ہین اور دوسرے کو ثور سو جو اوسمین کوئی بدعت نکالے یا بدعت نکالنے والے کو جگہہ دیوے تو اوسپر خدا کی اور فرشتون کی
اور سب آدمیون کی لعنت ہی خدا نہ قبول کریگا اوسسے قیامت کے دن نہ نفل عبادت کو نہ فرض کو امان مسلمانون کی ایک سی ہی ادنی مسلمان
بھی امان مین کوشش کرے سو جو شخص کہ مسلمان کی امان کو توڑے سو اوسپر خدا کی اور فرشتون کی اور سب آدمیون کی لعنت ہی نہ قبول
کریگا خدا اوسسے قیامت کے دن نہ نفل نہ فرض اور جو کسی قوم سے دوستی کرے بے اجازت اپنے اگلے مددگارون اور سردارون کے اور دوسری
روایت مین یون ہی اور جو رشتہ لگاوے اپنے باپ کے سوا غیر سے یا اپنے مالکون کو چھوڑ کے غیر والے سے نسبت کرے تو اوسپر خدا کی اور فرشتون
کی اور سب آدمیون کی لعنت ہی نہ قبول کریگا خدا اوسسے قیامت کے دن نفل اور نہ فرض ف یعنی جیسے مکے کی حرم مین زیادتی
اور بے ادبی درست نہین ویسے ہی مدینے کی حرم مین بھی اور اگر لشکر اسلام سے ادنی مسلمان کسی کافر کو پناہ دیوے تو سب مسلمانون پر
اوسکی رعایت واجب ہوگئی جو اوسکی امان کو توڑے اوسپر لعنت ہی اور جب ایک قوم سے دوستی کی اور آپسمین ایک دوسرے کی مددگاری
کا عہد کیا تو اونکی بدون اجازت کے اور قوم سے راہ و رسم کرنا اور مددگاری کا قول قرار کرنا درست نہین کہ شاید اونکو رنج ہو اور عداوت
۱۳۳۹ پیدا ہو ح سَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ اَلْمَدِيْنَةُ خَيْرٌ لَّهُمْ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ لَا يَدَعُهَا اَحَدٌ رَّغْبَةً عَنْهَا
اِلَّا اَبْدَلَ اللّٰهُ فِيْهَا مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِّنْهُ وَلَا يَثْبُتُ اَحَدٌ عَلٰى لَاْوَائِهَا وَجَهْدِهَا اِلَّا كُنْتُ لَهٗ شَفِيْعًا
اَوْ شَهِيْدًا يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ مسلم مین سعد بن ابی وقاص رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مدینہ اونکے واسطے بہتر ہی اگر اونکو بوجھہ
ہو نہ چھوڑ جاویگا کوئی مدینے کو برا جان کر مگر کہ دیگا خدا اوسکے عوض اوس سے بہتر کو اوسمین لاویگا اور نہ ثابت رہیگا کوئی مدینے کی
کڑی بھوک پر اور اوسکی تکلیف پر مگر کہ مین اوسکا شفیع یا اوسکے ایمان کا گواہ ہونگا قیامت کے دن ف پوری حدیث
یون ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ یمن کا ملک فتح ہوگا بعضے لوگ مدینے سے نکل کر وہان جا رہینگے پھر یہ حدیث فرمائی اور اشارہ کیا کہ مدینے والونکو

مدینہ چھوڑنا بہتر نہیں اور اگر کوئی وہان سے نکل جاویگا تو مدینے کا کچھ نقصان نہیں اوس سے افضل لوگون کو خدا وہان لاویگا پھر فرمایا
کہ جو مدینے مین تکلیف اور رنج سہیگا اوسکا شفیع اور گواہ مین ہونگا اس حدیث سے مدینے کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی اور وہان کے رہنے
۱۳۴۰ والون کو عمدہ بشارت ہی خ اَنَسٌ اَلْمَدِیْنَۃُ یَأْتِیْھَا الدَّجَّالُ فَیَجِدُ الْمَلٰٓئِکَۃَ یَحْرُسُوْنَھَا فَلَا یَقْرَبُھَا
الدَّجَّالُ وَلَا الطَّاعُوْنُ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ بخاری مین انس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مدینے مین دجال آویگا تو فرشتون
۱۳۴۱ کو پاویگا کہ اوسکی چوکیداری کرتے ہین سو اوسکے نزدیک آویگا اور انشاء اللہ وہان طاعون بھی نہ آویگی ق اِبْنُ مَسْعُوْدٍ اَلْمَرْءُ
مَعَ مَنْ اَحَبَّ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن مسعود رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مرد اوسی کے ساتھ ہی جس سے کہ محبت رکھتا ہی ف
ایک شخص نے پوچھا کہ یا حضرت قیامت کب ہوگی حضرت نے فرمایا کہ قیامت کے واسطے تو نے کیا سامان کیا ہی اوسنے کہا یا رسول اللہ قیامت
کے واسطے نماز اور روزے کی زیادتی کا سامان تو میرے پاس نہین لیکن مین اللہ اور اوسکے رسول کی محبت رکھتا ہون تب حضرت نے یہ حدیث
۱۳۴۲ فرمائی یعنی اللہ و رسول کی محبت عمدہ سامان ہی یہ حدیث بشارت ہی اہل محبت کو م اَنَسٌ وَاَبُوْ ھُرَیْرَۃَ اَلْمُسْتَبَّانِ
مَا قَالَا فَعَلَی الْبَادِیْ حَتّٰی یَعْتَدِیَ الْمَظْلُوْمُ مسلم مین انس اور ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ دونون گالی
دینے والون نے جو کہا سو اوسکا گناہ اوسی پر ہی جسنے پہلے گالی دی جب تک کہ مظلوم زیادتی نہ کرے ف یعنی اگر دو شخص آپسمین
ایک دوسرے کو گالی دیوے تو دونون طرف کی گالیون کا گناہ اوسی پر ہی جسنے اول گالی دینا شروع کیا اسواسطے کہ اوسی نے اول اونکا لی
اور اگر مظلوم نے جواب مین زیادتی کی ایک گالی کے بدلے دو گالیان دین تو دونون گناہ مین شریک ہوئے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ گالی کا جواب دینا
۱۳۴۳ درست ہی بشرطیکہ حد سے نہ بڑھے لیکن غم خوری جواب دینے سے نہایت افضل ہی ق اِبْنُ عُمَرَ اَلْمُسْلِمُ اَخُو الْمُسْلِمِ
لَا یَظْلِمُہٗ وَلَا یُسْلِمُہٗ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مسلمان بھائی ہی مسلمان کا نہ
اوسپر ظلم کرتا ہی نہ اوسکو بلا کی مین ڈالتا ہی ف یعنی جب ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ٹھہرا تو اوسپر ظلم کرنا یا اوسکو
۱۳۴۴ بلا مین پڑا رہنے دینا اوسکی حمایت اور مدد نکرنا کسی طرح مناسب نہین ق اَلْبَرَآءُ بْنُ عَازِبٍ اَلْمُسْلِمُ اِذَا سُئِلَ
فِی الْقَبْرِ یَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ فَذٰلِکَ قَوْلُہٗ یُثَبِّتُ اللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ
الثَّابِتِ بخاری اور مسلم مین برا بن عازب رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا مسلمان سے جب کہ قبر مین سوال ہوتا ہی تو وہ یہ گواہی دیتا ہی کہ سوا
خدا کے کوئی پوجنے کے لائق نہین اور محمد خدا کا رسول ہی سو یہی مطلب ہی خدا کے قول کا جو قرآن مین ہی کہ ایمان والون کو خدا ثابت بات
ثابت رکھتا ہی ف یعنی جو یہ قرآن مین فرمایا ہی کہ ایمان دارونکو ثابت بات پر خدا ثابت رکھتا ہی تو مراد ثابت بات سے توحید
۱۳۴۵ اور رسالت کی گواہی ہی معلوم ہوا کہ قبر کا سوال جواب قرآن اور حدیث دونون سے ثابت ہی ق عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عَمْرٍو اَلْمُسْلِمُ
مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِہٖ وَیَدِہٖ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمرو رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کامل مسلمان وہ ہی
کہ جسکی زبان ہاتھ سے مسلمان بچین ف یعنی زبان سے نہ غیبت کرے نہ گالی دے اور نہ ہاتھ سے کسیکو ناحق مارے نہ چراوے
۱۳۴۶ ق عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عَمْرٍو اَلْمُھَاجِرُ مَنْ ھَجَرَ مَا نَھَی اللّٰہُ عَنْہُ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہی کہ حضرت
نے فرمایا کہ افضل ہجرت کرنے والا وہ ہی جو اوسکو چھوڑے جس سے خدا نے منع کیا ف ہجرت اوسکو کہتے ہین کہ مسلمان کفر کا ملک
چھوڑکر اسلام کے ملک مین جا رہے سو فرمایا کہ عمدہ ہجرت وہ ہی جو گناہ سے ہجرت کرے وطن چھوڑنا ظاہری ہجرت ہی اور گناہ چھوڑنا

۱۳۴۷ یعنی ہجرت ہی ق عُمَرُ اَلْمَیِّتُ یُعَذَّبُ فِی قَبْرِہٖ بِمَا نِیحَ عَلَیْہِ وَفِی رِوَایَۃٍ مَا نِیحَ عَلَیْہِ بخاری اور مسلم مین عمر فاروق رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مردے پر عذاب ہوتا ہی قبر مین نوحہ کرنے سے ف نوحے سے میت پر عذاب اوس صورت مین ہی کہ وہ اپنے اوپر نوحہ کرنے کی وصیت کر جاوے یا کہ اوسکے خاندان مین نوحہ گری ہوتی ہو اور وہ باوجود قدرت کے منع نکرے

۱۳۴۸ م جَابِرٌ اَلنَّاسُ تَبَعٌ لِقُرَیْشٍ فِی الْخَیْرِ وَالشَّرِّ مسلم مین جابر رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ عرب کے لوگ نیکی اور بدی مین قریش کے تابع ہین ف یعنی قریش کی قوم عرب مین سردار ہی اگر قریش نیک ہوئے تو اور لوگ بھی نیک ہونگے اور اگر قریش بگڑے تو سب بگڑے اسواسطے کہ معمول ہی کہ عمدہ خاندان کے طریق کو لوگ سند پکڑتے ہین

۱۳۴۹ ق اَبُوْ هُرَیْرَۃَ اَلنَّاسُ تَبَعٌ لِقُرَیْشٍ فِی هٰذَا الشَّاْنِ مُسْلِمُهُمْ تَبَعٌ لِمُسْلِمِهِمْ وَكَافِرُهُمْ تَبَعٌ لِكَافِرِهِمْ اَلنَّاسُ مَعَادِنُ خِیَارُهُمْ فِی الْجَاهِلِیَّۃِ خِیَارُهُمْ فِی الْاِسْلَامِ اِذَا فَقِهُوْا تَجِدُوْنَ مِنْ خَیْرِ النَّاسِ اَشَدَّ النَّاسِ كَرَاهِیَۃً لِهٰذَا الشَّاْنِ حَتّٰی یَقَعَ فِیْهِ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا عرب کے لوگ اس سرداری مین قریش کے تابعدار ہین مسلمان ان کا قریش کے مسلمان کا تابع ہی اور کافر ان کا قریش کے کافر کا تابع ہی آدمیون کا حال کھانون کا سا حال ہی جو اون لوگون مین کفر کی حالت مین افضل تھے وہی لوگ اسلام مین بھی افضل ہین جس وقت کہ دین مین ہوشیار ہوجاوین اور احکام شرعی کو خوب سمجھین آدمیون مین بہتر اوسکو پاؤگے جو بہت نفرت رکھتا ہوگا اس اسلام سے یا اس خلافت سے جب تک کہ اوس مین نہ آجاوے ف یعنی قریش مین ہمیشہ سرداری قائم رہی کفر مین بھی اور اسلام مین بھی پھر قریش کے افضل ہونے کا قاعدہ کلیہ فرمایا مثال کے طور پر کہ جیسی کھانین مختلف ہوتی ہین کہ بعضی کھان سونے کی اور بعضی لوہے کی ویسے ہی آدمی بھی مختلف ہین کہ بعضے خاندان عمدہ ہین شجاعت سخاوت ریاست غیرت ہمت اونمین پیدایشی ہوتی ہی جیسے کہ قریش کا خاندان اور بعضے خاندان ایسے نہین ہوتے جیسے اور عرب پھر فرمایا کہ جو کفر مین بہتر خاندان تھا وہی اسلام مین بھی بہتر ہی بشرطیکہ علم اور عمل کو حاصل کیا ہو اسواسطے کہ شرافت ذاتی اور دینداری ملکر نور علی نور ہوگئی معلوم ہوا کہ شرافت ذاتی بدون دینداری کے خدا کے نزدیک کچھ حقیقت نہین اور یہ جو فرمایا بہت بہتر وہی ہی جو نہایت نفرت رکھتا ہو اسکے دو مطلب آئے ایک یہ جو حالت کفر مین اسلام سے بہت نفرت رکھتا ہو اسلام کے بعد وہی افضل ہی جیسے عمر فاروق رضؓ اور خالد اور عکرمہ رضؓ اسواسطے کہ جو کفر مین بہت مضبوط ہوتا ہی وہ اسلام مین بھی خوب مضبوط ہوتا ہی مضبوط لوگ جدھر آتے ہین خوب ہی آتے ہین اور دوسرا مطلب کہ جو خلافت اور امامت سے قبل سردار ہونے کے نفرت رکھتا ہو وہی افضل ہی اسواسطے کہ اوسکو سرداری کی طمع نہین اور جب کہ اوسکو سردار بنایا تو خوب جان فشانی کرتا ہی

۱۳۵۰ ق اِبْنُ عُمَرَ اَلنَّاسُ كَاِبِلٍ مِائَۃٍ لَا تَجِدُ فِیْهَا رَاحِلَۃً وَاحِدَۃً بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ آدمیون کی مثال جیسے سو اونٹ کہ اون مین نپاوے تو ایک بھی چالاک سواری کے لائق ف یعنی جیسے سو اونٹ مین بھی ایک عمدہ تیز رفتار نہین نکلتا ویسے ہی سو آدمیون مین ایک بھی کامل آدمی صحبت کے لائق نہین ملتا مطلب کہ ناقص لوگ کثرت سے ہین اور کامل کمیاب

۱۳۵۱ م اَبُوْ مُوْسٰی اَلنُّجُوْمُ اَمَنَۃٌ لِلسَّمَآءِ فَاِذَا ذَهَبَتِ النُّجُوْمُ اَتَی السَّمَآءَ مَا تُوْعَدُ وَاَنَا اَمَنَۃٌ لِاَصْحَابِیْ فَاِذَا ذَهَبْتُ اَتٰی اَصْحَابِیْ مَا یُوْعَدُوْنَ وَاَصْحَابِیْ اَمَنَۃٌ لِاُمَّتِیْ فَاِذَا ذَهَبَ اَصْحَابِیْ اَتٰی اُمَّتِیْ مَا یُوْعَدُوْنَ مسلم مین ابو موسی رضؓ سے روایت ہی کہ

حضرت نے فرمایا کہ تارے پناہ ہین آسمان کے پھر جب جاتے رہینگے تارے تو آجاویگا آسمان پر جسکا وعدہ ہوا یعنی ٹوٹ پھوٹ جاویگا
اور مین پناہ ہون اپنے اصحاب کی پھر جب مین جاتا رہونگا تو آوے گا میرے اصحاب پر جسکا اونکو وعدہ ہوا یعنی اختلاف پڑے گا اور
میرے اصحاب پناہ ہین میری امت کے پھر جب میرے اصحاب جاتے رہینگے تو آویگا میری امت پر جسکا اونکو وعدہ ہے یعنی فساد اور بدعت
عالم مین ظاہر ہوگی ف حضرت کی زندگی مین اختلاف کا نام نتھا جو شبہہ ہوتا حضرت سے حل ہوجاتا حضرت کے بعد اصحاب مین
اختلاف ہوا اول خلافت مین بعد اوسکے بعضے مسائل مین اور جب تک اصحاب کا زمانہ رہا تو اونکی برکت سے فساد دینی اور بدعت کا
رواج ممکن نتھا بعد اصحاب کے فساد شروع ہوا اور چند مدت کے بعد عالم گیر ہوگیا یہ حدیث معجزہ ہے کہ جیسے آیندہ بات کی خبر دی ویسا ہی ہوا

۱۳۵۲ ق ابن عمر الوتر ركعة من آخر الليل بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ وتر کی
نماز ایک رکعت ہے پچھلی رات سے ف امام شافعی کے نزدیک وتر کی ایک ہی رکعت ہے اور یہی حدیث اونکی دلیل ہے اور امام اعظم
کے نزدیک وتر کی تین رکعتین ہین چنانچہ ترمذی مین حدیث ہے علی مرتضی سے کہ حضرت وتر کی تین رکعتین پڑھتے تھے
ترمذی نے کہا کہ اسی طرح کی روایت ہے عمران بن حصین اور عایشہ اور عبداللہ بن عباس اور ابو ایوب سے اور جامع الاصول مین بخاری
اور مسلم کی حضرت عایشہ سے روایت ہے کہ حضرت بعد تہجد کے تین رکعت وتر کی پڑھتے تھے اور عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ وتر کی
تین رکعتین ہین جیسے مغرب کی تین رکعتین ہین وہ رات کی وتر ہے اور مغرب دن کی وتر مستحب وقت وتر کا آخر شب ہے جسکو اپنے جاگنے پر
اعتماد ہو

۱۳۵۳ ق عایشة الولاء لمن اعتق بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ آزادی کرنے کا
حق اوسی کا ہے جسنے آزاد کیا ف یعنی جسنے لونڈی یا غلام کو آزاد کیا اگر غلام کچھ چھوڑ کر مرجاوے تو اوسکا وارث آزاد کرنے
والا ہے

۱۳۵۴ ق ابو هريرة الولد للفراش وللعاهر الحجر بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
کہ لڑکا فرش والے کا ہے اور زنا کرنے والے کو پتھر ف یعنی لڑکے کا مالک وہی ہے جسکے نیچے اوس لڑکے کی ماں ہے خواہ نکاح سے
خواہ ملکیت سے اور اگر حرام کار دعوی کرے کہ لڑکا میرے نطفہ سے ہے تو اوسکی قسمت مین پتھر ہے یعنی وہ مالک نہین اور اگر حرامکار
بیاہا ہو تو اوسکو سنگسار کرنا چاہیے

۱۳۵۵ ق ابو هريرة اليمين الكاذبة منفقة للسلعة ممحقة للكسب
بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جھوٹی قسم کالا اور جنس کے رواج کا سبب ہے اور کسب کے نقصان کا سبب ہے
ف یعنی تجارت مین جھوٹی قسم کھانے سے سوداگر کو یہ احتمال ہوتا ہے کہ میری بکری خوب ہوگی حالانکہ جھوٹی قسم سے اوسکی سوداگری
مین ٹوٹا پڑتا ہے کہ خدا اوسکی برکت کو دور کرتا ہے اور لوگ بھی اوسکو جھوٹا جان کر اوس سے خرید فروخت کم کرتے ہین معلوم ہوا کہ سوداگری
اور بیوپار کی برکت راستی مین ہے

۱۳۵۶ خ ابن عباس اليمين على المدعى عليه بخاری مین عبداللہ بن عباس سے روایت ہے
حضرت نے فرمایا کہ قسم مدعا علیہ پر چاہیے ف مدعا علیہ پر قسم اوس صورت مین ہے جب کہ مدعی کو گواہ نملین

۱۳۵۷ م ابو هريرة اليمين على نية المستحلف مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قسم کا اعتبار قسم لینے والے کی نیت پر ہے ف
یعنی قاضی نے جس مطلب کی قسم لی وہی معتبر ہے پھر اگر قسم کھانے والا کہے کہ مینے قاضی کی نیت پر قسم نہین کھائی مینے دلمین کچھ اور ارادہ
کر لیا تھا تو اوسکے اس قول کا کچھ اعتبار نہین لیکن اگر قسم لینے والا ظالم ہو تو اوسوقت قسم کھانے والے کی نیت کا البتہ اعتبار ہے

۱۳۵۸ فصل اس فصل مین وہ حدیثین ہین جن کے سرے پر ایما کی لفظ ہے م ابو هريرة ايما امرأة اصابت

بُخُورًا فَلَا تَشْهَدْ مَعَنَا الْعِشَاءَ الْآخِرَةَ مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو عورت خوشبو لگائے ہو وہ ہمارے ساتھ اخیر عشا کی نماز مین نہ حاضر ہو **ف** حضرتؐ نے اسواسطے منع کیا کہ تاریکی کے وقت مین خوشبو سونگھ کے جوان مردون کو بدخیال نہ آوے معلوم ہوا کہ خوشبو لگا کر رات مین عورت کا نکلنا درست نہین

۱۳۵۹ **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَيُّمَا امْرِئٍ مُسْلِمٍ اَعْتَقَ امْرَأً مُسْلِمًا اِسْتَنْقَذَهُ اللّٰهُ بِكُلِّ عُضْوٍ مِنْهُ عُضْوًا مِنْهُ مِنَ النَّارِ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ جو مرد مسلمان آزاد کرے مسلمان مرد کو چھڑاویگا اللہ اوسکے ہر ایک جوڑ کے بدلے اوسکا ہر ایک جوڑ دوزخ سے

۱۳۶۰ **م** جَرِيْرٌ اَيُّمَا عَبْدٍ اَبَقَ فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ الذِّمَّةُ وَيُرْوٰى اَبَقَ مِنْ مَوَالِيْهِ فَقَدْ كَفَرَ حَتّٰى يَرْجِعَ اِلَيْهِمْ مسلم مین جریرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو غلام بھاگا تو البتہ اوس سے اوتر گئی اسلام کی پناہ اور ایک روایت مین یون ہی کہ جو غلام بھاگا اپنے مالکون سے سو البتہ کافر ہو گیا جب تک کہ اونمین نہ پلٹ آوے **ف** اگر غلام بھاگنے کو حلال جانکر بھاگا تو سچ مچ کافر ہو گیا اور اگر حلال نہین جانا تو کافر نہین ہوا اوسنے کفران نعمت کیا

۱۳۶۱ **م** اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَيُّمَا قَرْيَةٍ اَتَيْتُمُوْهَا وَاَقَمْتُمْ فِيْهَا فَسَهْمُكُمْ فِيْهَا وَاَيُّمَا قَرْيَةٍ عَصَتِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ فَاِنَّ خُمُسَهَا لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهِ ثُمَّ هِيَ لَكُمْ مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جس بستی مین تم آئے اور وہان ٹھہرے تو تمھارا حصہ اوسی مین ہی اور جس بستی والون نے خدا اور اوسکے رسول کی نافرمانی کی یعنی لڑائی کی تو البتہ اوسکا پانچوان حصہ اللہ اور رسول کا ہی پھر اوس بستی کے باقی چار حصے تمھارے ہین **ف** اس حدیث مین بیان ہی فی اور غنیمت کا یعنی جو ملک بدون جنگ کا فرونے خالی کر دیا یا صلح سے قابو مین آیا وہ سب کا سب مال ہی بیت المال کا اسکو فی کہتے ہین اسمین غازیون کا حصہ مقرر نہین لیکن اگر غازی وہان جا کر ٹھہرین تو بطور عطا کے حصہ پاوینگے اسواسطے کہ مصارف بیت المال مین غازی بھی داخل ہین اور جو ملک جنگ سے فتح ہوا اوسمین پانچوان حصہ بیت المال کا اور باقی چار حصے غازیون کے اسکو غنیمت کہتے ہین

۱۳۶۲ **خ** عُمَرُ اَيُّمَا مُسْلِمٍ شَهِدَ لَهُ اَرْبَعَةٌ بِخَيْرٍ اَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ قَالَ فَقُلْنَا وَاثْنَانِ قَالَ وَاثْنَانِ قَالَ ثُمَّ لَمْ نَسْاَلْهُ عَنِ الْوَاحِدِ بخاری مین عمر فاروقؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جس مسلمان کی چار مسلمان نیکی کی گواہی دین خدا اوسکو بہشت مین داخل کریگا عمر فاروقؓ نے کہا پھر ہمنے کہا اور دو آدمی کی گواہی بھی بہشت مین لیجاتی ہی حضرتؐ نے فرمایا اور دو کی گواہی بھی بہشت مین لیجاتی ہی عمر فاروقؓ نے کہا پھر ہمنے ایک شخص کی گواہی کا حال نہ پوچھا **ف** معلوم ہوا کہ خالص مسلمانون کی گواہی نجات کا سبب ہی

فصل اس فصل مین وہ حدیثین ہین جنکے سرے پر اَیُّکُمْ ہی

۱۳۶۳ **خ** اِبْنُ مَسْعُوْدٍ اَيُّكُمْ مَالُ وَارِثِهِ اَحَبُّ اِلَيْهِ مِنْ مَالِهِ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا مِنَّا اَحَدٌ اِلَّا مَالُهُ اَحَبُّ اِلَيْهِ مِنْ مَالِ وَارِثِهِ قَالَ فَاِنَّ مَالَهُ مَا قَدَّمَ وَمَالُ وَارِثِهِ مَا اَخَّرَ بخاری مین عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کون تم مین ایسا ہی جسکے نزدیک اپنے وارث کا مال اپنے مال سے زیادہ تر پیارا ہو صحابہ نے کہا یا رسول اللہ کوئی ہم مین ایسا نہین اوسکے نزدیک اپنے مال سے وارث کا مال زیادہ پیارا ہو حضرتؐ نے فرمایا سو البتہ اوسکا مال تو وہی ہی جو اوسنے آگے بھیجا یعنی خدا کی راہ مین خرچ کیا اور اوسکے وارث کا مال وہ ہی جسکو چھوڑ گیا **ف** اپنا مال وہی ہی جو اپنے کام آوے اور کام وہی مال آویگا جو خدا کی راہ مین خرچ ہوا اور جو کہ خرچ نہین کرتے اور اپنا مال جان کے بند کر رکھتے ہین وے نادان ہین کہ اوسکو اوسکے وارث اوڑا وینگے اسکے کچھ کام نہ آیا

۱۳۶۴ م عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ اَيُّكُمْ يُحِبُّ اَنْ يَغْدُوَ كُلَّ يَوْمٍ اِلَى بُطْحَانَ اَوْ اِلَى الْعَقِيْقِ فَيَأْتِيَ مِنْهُ بِنَاقَتَيْنِ كَوْمَاوَيْنِ
فِيْ غَيْرِ اِثْمٍ وَّلَا قَطِيْعَةِ رَحِمٍ فَقُلْنَا كُلُّنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ يُحِبُّ ذٰلِكَ قَالَ اَفَلَا يَغْدُوْ اَحَدُكُمْ
اِلَى الْمَسْجِدِ فَيُعَلِّمُ اَوْ يَقْرَأُ اٰيَتَيْنِ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ نَاقَتَيْنِ وَ ثَلٰثٌ خَيْرٌ مِّنْ ثَلٰثٍ
وَّاَرْبَعٌ خَيْرٌ مِّنْ اَرْبَعٍ وَّمِنْ اَعْدَادِهِنَّ مِنَ الْاِبِلِ مسلم مین عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کون
تم مین ایسا ہی کہ چاہے کہ ہر ایک دن صبح کو بطحان یا عقیق کی طرف جاوے پھر وہان سے دو اونٹنیان بڑے کوہان والیان لاوے بغیر گناہ
اور بے قطع برادری کے یعنی نہ چوری اور غصب کیا ہو نہ کسی برادر کا حق کاٹا ہو تو ہمنے کہا کہ ہم سب لوگ یا رسول اللہ اس بات کو
چاہتے ہین حضرت نے فرمایا تو پھر کیون نہین تم مین سے ہر ایک مسجد کو جاتا ہی کہ غیر کو سکھلاوے یا خود دو آیتین قرآن کی پڑھے یہ اوسکے
حق مین بہتر ہی دو اونٹنیون سے اور تین آیتین بہتر ہین تین اونٹنیون سے اور چار آیتین بہتر ہین چار اونٹنیون سے اور اسطرح آیتون کا
شمار اونٹنیون کے شمار سے بہتر ہی یعنی پانچ افضل ہین پانچ سے اور چھ افضل ہین چھ سے **ف** بطحان اور عقیق مدینے سے
دو کوس پر دو مکان ہین وہان بازار لگتے تھے عمدہ مال عرب کے نزدیک اونٹ ہین اسواسطے اوسکو خاص کر ذکر کیا خلاصہ مطلب
یہ کہ قرآن کے پڑھنے اور پڑھانے کا ثواب دنیا کے تمام نفیس مال سے بہتر ہی اسواسطے کہ آخرت کا ثواب باقی ہی اور دنیا
کا فانی

۱۳۶۵ م جَابِرٍ اَيُّكُمْ يُحِبُّ اَنَّ هٰذَا لَهٗ بِدِرْهَمٍ يَعْنِيْ جَدْيًا اَسَكَّ مَيِّتًا فَتَنَاوَلَهٗ فَاَخَذَ بِاُذُنِهٖ فَقَالُوْا
مَا نُحِبُّ اَنَّهٗ لَنَا بِشَيْءٍ وَّمَا نَصْنَعُ بِهٖ قَالَ تُحِبُّوْنَ اَنَّهٗ لَكُمْ قَالُوْا وَاللّٰهِ لَوْ كَانَ حَيًّا كَانَ عَيْبًا فِيْهِ
اَنَّهٗ اَسَكُّ فَكَيْفَ وَهُوَ مَيِّتٌ فَقَالَ فَوَاللّٰهِ لَلدُّنْيَا اَهْوَنُ عَلَى اللّٰهِ مِنْ هٰذَا عَلَيْكُمْ مسلم مین جابرؓ
سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا تم مین سے کون چاہتا ہی کہ یہ بھیڑ کا بچہ مردہ چھوٹے کان والا اوسکو ایک درم کے بدلے
ملے پھر اوسکا حضرت نے کان پکڑا تو ہمنے کہا کہ ہم نہین چاہتے کہ یہ ہمکو کوئی چیز دیکر ملے اور ہم کیا کرینگے اسکو حضرت نے فرمایا کیا
چاہتے ہو کہ یہ تمکو ملے اصحاب نے کہا خدا کی قسم اگر زندہ ہوتا تو اسمین عیب تھا کہ اسکے کان نہایت چھوٹے ہین اب تو بھلا کیونکر چاہینگے جو
کہ اوسمین جان نہین پھر حضرت نے فرمایا خدا کی قسم کہ البتہ دنیا خدا کے نزدیک اس سے زیادہ تر ذلیل اور خوار ہی **ف** یعنی اگر تم
مردار سے پرہیز کرتے ہو تو دنیا سے زیادہ تر کنارہ کرو اسواسطے کہ دنیا خدا کے نزدیک مردار سے بھی زیادہ تر ذلیل اور ناپاک ہی

۱۳۶۶ م اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَيُّكُمْ يَذْكُرُ حِيْنَ طَلَعَ الْقَمَرُ وَهُوَ مِثْلُ شِقِّ جَفْنَةٍ **قَالَهٗ** لَمَّا تَذَاكَرُوا لَيْلَةَ
الْقَدْرِ عِنْدَهٗ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم مین کسکو یاد ہی وہ وقت جب کہ چاند نکلا تھا
جیسے ٹھیکری کا کنارہ یہ حضرت نے اوسوقت فرمایا جب کہ اصحاب آپس مین حضرت کے پاس شب قدر کا ذکر کرتے تھے کہ کب ہوئی **ف**
یعنی شب قدر آخر مہینے مین تھی جب کہ چاند باریک ہوگیا تھا غالب کہ ستائیسوین رات مراد ہی چنانچہ اور حدیثون مین صاف مذکور ہی

۱۳۶۷ **فصل** اس فصل مین وہ حدیثین ہین جنکے سرے پر اَیُّ ہی خ اَنَسٌ اَيُّ رَجُلٍ عَبْدُ اللّٰهِ فِيْكُمْ يَعْنِيْ
عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَلَامٍ **قَالَهٗ** لِلْيَهُوْدِ بَعْدَ اِسْلَامِهٖ فَقَالُوْا اَخْيَرُنَا وَابْنُ خَيْرِنَا وَسَيِّدُنَا وَابْنُ
سَيِّدِنَا قَالَ اَرَاَيْتُمْ اِنْ اَسْلَمَ عَبْدُ اللّٰهِ قَالُوْا اَعَاذَهُ اللّٰهُ مِنْ ذٰلِكَ فَخَرَجَ عَبْدُ اللّٰهِ فَقَالَ اَشْهَدُ
اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ فَقَالُوْا اَشَرُّنَا وَابْنُ شَرِّنَا وَانْتَقَصُوْهُ

فَقَالَ هٰذَا الَّذِي كُنْتُ اَخَافُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بخاری مین انس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیسا شخص ہی تم مین عبداللہ بن سلام یہ حضرت نے مدینے کے یہودیون سے کہا عبداللہ بن سلام کے مسلمان ہونے کے بعد تو یہودنے کہا وہ ہمارا افضل اور افضل کا بیٹا اور ہمارا سردار ہی اور ہمارے سردار کا بیٹا حضرت نے فرمایا کہ بھلا بتلاؤ تو کہ اگر عبداللہ مسلمان ہو جاوے یہود نے کہا کہ خدا اوسکو اسلام سے پناہ مین رکھے پھر تو عبداللہ بن سلام اندر سے نکل آئے اور کہا کہ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ تو یہودنے کہا کہ یہ شخص ہم مین نہایت برا ہی اور برے کا بیٹا اور اونکو نہایت گھٹایا تو عبداللہ بن سلام نے کہا اسی بات سے مین ڈرتا تھا یا رسول اللہ

ف عبداللہ بن سلام مدینے کے یہودیون کے بڑے عالم تھے جب وے مسلمان ہوئے تو حضرت سے کہا کہ یا رسول اللہ قوم یہود بڑے مفتری ہین میرے اسلام کے ظاہر ہونے کے قبل میرا حال اونسے دریافت کیجیے تو سچ بتلاوینگے اور اگر وے جانینگے کہ مین مسلمان ہوا ہون تو مجھپر بہتان باندھینگے بعد اسکے عبداللہ اندر مکان مین پوشیدہ ہو کر بیٹھ رہے اور حضرت نے یہود کو بلا کر عبداللہ کا حال پوچھا اول اونھون نے اونکی تعریف کی جب معلوم ہوا کہ وے مسلمان ہوے تو اوسی وقت بدل گئے یہی معمول ہی اہل باطل کا کہ اپنے موافق کی تعریف کرتے ہین اور جب کہ اوسنے راہ حق اختیار کی تو فورا اوسپر طعن اور تشنیع کرنے لگتے ہین

١٣٦٨ ھ اِبْنُ عَبَّاسٍ اَيُّ وَادٍ هٰذَا قَالُوْا وَادِي الْاَزْرَقِ قَالَ كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى مُوْسٰى هَابِطًا مِّنَ الثَّنِيَّةِ وَلَهٗ جُؤَارٌ اِلَى اللّٰهِ بِالتَّلْبِيَةِ ثُمَّ اَتٰى عَلٰى ثَنِيَّةِ هَرْشٰى فَقَالَ اَيُّ ثَنِيَّةٍ هٰذِهٖ قَالُوْا ثَنِيَّةُ هَرْشٰى قَالَ كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى يُوْنُسَ بْنِ مَتّٰى عَلٰى نَاقَةٍ حَمْرَاءَ جَعْدَةٍ عَلَيْهِ جُبَّةٌ مِّنْ صُوْفٍ خِطَامُ نَاقَتِهٖ خُلْبَةٌ وَّهُوَ يُلَبِّيْ مسلم مین عبداللہ بن عباس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ یہ کون نالا ہی اصحاب نے کہا یہ ازرق نالا ہی حضرت نے فرمایا گویا کہ مین دیکھتا ہون موسی کو کہ اوترا ہی ٹیلے سے اور اوسکی بلند آواز ہی خدا کی طرف اس طرح سے کہ اللھم لبیک یعنی ای میرے رب مین تیرے حضور مین حاضر ہون پھر حضرت آئے ہرشی ٹیلے پر سو فرمایا کہ یہ کون ٹیلا ہی اصحاب نے کہا کہ یہ ہرشی ٹیلا ہی حضرت نے فرمایا گویا مین دیکھتا ہون یونس بن متی کو سرخ اونٹنی گنجان اون والی پر یونس پر پشمینے کا جبہ ہی اوسکی اونٹنی کی نکیل کھجور کی چھال کی ہی اور وہ بھی اللھم لبیک کہہ رہا ہی ف یہ حضرت نے حجۃ الوداع کے سال مکے اور مدینے کی راہ مین فرمایا حضرت نے یہ حال خواب مین دیکھایا اونکی روحونکو دیکھا

١٣٦٩ **فصل** اس فصل مین وے حدیثین ہین جنکے سرے پر استفہام کا ہمزہ ہی ق مَالِكُ بْنُ بُحَيْنَةَ اَلصُّبْحَ اَرْبَعًا اَلصُّبْحَ اَرْبَعًا بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن مالک رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا صبح کی تو چار رکعتین پڑھتا ہی کیا صبح کی تو چار رکعتین پڑھتا ہی ف صحیح مسلم مین عبداللہ بن مالک رضہ سے روایت ہی کہ نماز فجر کی اقامت ہوئی تو حضرت نے ایک مرد کو دیکھا کہ نماز پڑھتا ہی اور موذن اقامت کہتا ہی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی جب فجر کی جماعت ہوتی ہو تو سنت صف مین پڑھنا نچاہیے اس حدیث کا راوی عبداللہ بن مالک ہی اور مالک کی طرف نسبت اس حدیث کی غلطی ہی

١٣٧٠ م اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَتَدْرُوْنَ مَا الْغِيْبَةُ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ ذِكْرُكَ اَخَاكَ بِمَا يَكْرَهُ قِيْلَ اَفَرَاَيْتَ اِنْ كَانَ فِيْ اَخِيْ مَا اَقُوْلُ قَالَ اِنْ كَانَ فِيْهِ مَا تَقُوْلُ فَقَدِ اغْتَبْتَهٗ وَاِنْ لَّمْ يَكُنْ فِيْهِ مَا تَقُوْلُ فَقَدْ بَهَتَّهٗ مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تمکو کیا معلوم ہی کہ غیبت کیا چیز ہی اصحاب نے کہا خدا اور اوسکا رسول زیادہ تر دانا ہی حضرت نے فرمایا کہ تو اپنے بھائی مسلمان کا وہ ذکر کرے جو اوسکو برا لگے اسیکا نام غیبت ہی لوگون نے

کہا بھلا فرمایئے تو کہ اگر میرے بھائی مین سچ مچ وہی بات ہو جو مینے کہی حضرتؐ نے فرمایا کہ اگر تیرے بھائی مین فی الحقیقت وہی ہو جو تونے کہا تبھی تو تو نے اوسکی غیبت کی اور اگر اوسمین وہ بات نہین جو تو نے کہی پھر تو تو نے اوسپر بہتان باندھا **ف** یعنی سچ ہی بات کا نام تو غیبت ہی اور اگر جھوٹھی بات ہی تو اوسکا نام بہتان ہی خلاصہ مطلب یہ کہ جس چیز کو آدمی سنکر برا مانے وہی غیبت ہی خواہ اوسکے نسب کا نقصان ہو خواہ بدن کا خواہ اوسکے قول اور فعل کا خواہ اوسکے دین کا خواہ اوسکی غیبت زبان سے کرے خواہ اشارے سے کہ یہ سب حرام ہی لیکن ظالم کی غیبت حاکم کے روبرو اور فاسق کی جو بے پردہ گناہ کرتا ہی اور ناقص لقب جو مشہور ہو جیسا اندھا بہرا چپرا تو درست ہی

۱۳۷۱ **ھ** اَبُوْھُرَیْرَةَ اَتَدْرُوْنَ مَا ھٰذَا قُلْنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ ھٰذَا حَجَرٌ رُمِيَ بِهٖ فِي النَّارِ مُنْذُ سَبْعِيْنَ خَرِيْفًا فَهُوَ يَهْوِيْ فِي النَّارِ الْاٰنَ حِيْنَ انْتَهٰى اِلٰى قَعْرِهَا **قَالَهٗ** لَمَّا سَمِعَ وَجْبَةً مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ بھلا تم جانتے ہو کہ یہ کیا تھا ہمنے کہا اللہ اور اوسکا رسول زیادہ تر دانا ہی حضرتؐ نے فرمایا کہ یہ پتھر تھا کہ دوزخ مین ستر برس سے پھینکا گیا تھا سو دوزخ مین ابتک اوترا جاتا تھا یہان تک کہ اوسکی تہ مین پہونچ گیا یہ حضرتؐ نے اوسوقت فرمایا جب ایک دھماکا سنا **ف** ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ ہم اصحاب حضرت کی خدمت مین حاضر تھے کہ ہمنے ایک ایسی آواز سنی جیسے کوئی چیز اوپر سے نیچے کو گرتی ہی تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ دوزخ کی چوٹی سے تہ تک ستر برس کی راہ ہی

۱۳۷۲ **ھ** اَبُوْھُرَیْرَةَ اَتَدْرُوْنَ مَنِ الْمُفْلِسُ قَالُوا الْمُفْلِسُ فِيْنَا مَنْ لَّا دِرْهَمَ لَهٗ وَلَا مَتَاعَ قَالَ اِنَّ الْمُفْلِسَ مِنْ اُمَّتِيْ مَنْ يَّاْتِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بِصَلٰوةٍ وَّصِيَامٍ وَّزَكٰوةٍ وَّيَاْتِيْ قَدْ شَتَمَ هٰذَا وَقَذَفَ هٰذَا وَاَكَلَ مَالَ هٰذَا وَسَفَكَ دَمَ هٰذَا وَضَرَبَ هٰذَا فَيُعْطٰى هٰذَا مِنْ حَسَنَاتِهٖ وَهٰذَا مِنْ حَسَنَاتِهٖ فَاِنْ فَنِيَتْ حَسَنَاتُهٗ قَبْلَ اَنْ يُّقْضٰى مَا عَلَيْهِ اُخِذَ مِنْ خَطَايَاهُمْ فَطُرِحَتْ عَلَيْهِ ثُمَّ يُطْرَحُ فِي النَّارِ مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کیا تم جانتے ہو کہ مفلس کون ہی اصحاب نے کہا کہ ہم مین مفلس وہ ہی کہ جسکے پاس نہ درم ہو نہ اسباب حضرتؐ نے فرمایا کہ البتہ میری امت سے حقیقت مین مفلس وہ ہی جو قیامت کے دن آوے نماز اور روزہ اور زکوٰۃ لیکر اور حال آنکہ اوسکو گالی دی اور اوسکو حرام کاری کا عیب لگایا اور اسکا مال کھا گیا اور اسکی خونریزی کی اور اوسکو مارا سو اوسکی نیکیون سے اس مظلوم کو دلایا جاویگا اور اوس دوسرے مظلوم کو دلایا جاویگا سو اگر قصور ادا ہونے کے قبل اوسکی نیکیان ہو چکینگی تو اون مظلومون کے گناہ لیے جاوینگے سو اوس ظالم پر ڈالے جاوینگے پھر وہ دوزخ مین ڈالا جاویگا **ف** معلوم ہوا کہ مسلمان کی عبادت اور نیکیان حق العباد کے بدلے جاوینگی اور اگر نیکیان کم ہوئین اور لوگون کے حق زیادہ تو اونکے گناہ ظالم کی گردن پر ڈالے جاوینگے تو جب نیکیان چھن گئین اور لوگون کے گناہ گردن پر پڑے تو حقیقت مین یہی شخص آخرت کا مفلس ٹھہرا اگرچہ دنیا مین نہایت مالدار ہو اس حدیث مین اشارہ ہی کہ مسلمان حق العباد اور مظالم سے ڈرتا رہے اپنے حسنات اور کثرت عبادت پر نہ بھولے

۱۳۷۳ **خ** عُمَرُ اَتَدْرِيْ مَنِ السَّائِلُ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ فَاِنَّهٗ جِبْرَئِيْلُ اَتَاكُمْ لِيُعَلِّمَكُمْ دِيْنَكُمْ بخاری مین عمر فاروقؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اے عمر تو کیا جانتا ہی کہ یہ پوچھنے والا کون ہی مینے کہا اللہ اور اوسکا رسول زیادہ تر دانا ہی حضرتؐ نے فرمایا کہ یہ جبرئیل تھا تمھارے پاس آیا کہ تمکو تمھارا دین سکھلادے **ف** اس حدیث کا پورا قصہ اسی باب کی

۱۳۷۴ اور حدیث جبریل مین فصل ہو چکا **ق** ابن مسعود اترضون ان تکونوا ربع اهل الجنة قلنا نعم
قال اترضون ان تکونوا ثلث اهل الجنة قلنا نعم قال والذي نفس محمد بيده اني
لارجو ان تکونوا نصف اهل الجنة وذلك ان الجنة لا يدخلها الا نفس مسلمة وما
انتم في اهل الشرك الا كالشعرة البيضاء في جلد الثور الاسود او كالشعرة السوداء في
جلد الثور الاحمر بخاری اور مسلم مین عبد الله بن مسعودؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ بھلا تم اس بات سے راضی ہو
کہ تم بہشت کے لوگون مین چوتھائی ہو ہمنے کہا ہان حضرتؐ نے فرمایا کہ بھلا تم اس بات سے راضی ہو کہ تم بہشتیون کے تہائی ہو ہمنے
کہا ہان حضرتؐ نے فرمایا کہ قسم ہی اوس ذات پاک کی جسکے قابو مین محمدؐ کی جان ہی کہ مقرر مین امید رکھتا ہون کہ تم بہشتیون مین
آدھے ہوگے اور اوسکا سبب یہ ہی کہ بہشت مین سواے مسلمان جان کے کوئی نہ داخل ہوگا اور نہین ہو تم اہل شرک مین مگر جیسے
ایک سفید بال کالے بیل کی کھال مین یا جیسے ایک سیاہ بال لال بیل کی کھال مین **ف** یعنی آدھی بہشت مین امت محمدی
ہوگی اور نصف باقی مین اور پیغمبرون کی امتین ہونگی اول حضرتؐ نے چوتھائی فرمایا پھر تہائی پھر آدھا اسواسطے کہ لوگ شکر الٰہی
۱۳۷۵ کرین اور دمبدم خوشی مین ترقی ہو **ق** عمر اترون هذه المرأة طارحة ولدها في النار قلنا لا والله
فقال الله ارحم بعباده من هذه المرأة بولدها **قاله** حين رأى امرأة
من السبي تسعى اذا وجدت صبيا في السبي اخذته فالزقته ببطنها فارضعته بخاری
اور مسلم مین عمر فاروقؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کیا تم جانتے ہو کہ یہ عورت پھینکنے والی ہی اپنے لڑکے کو آگ مین ہمنے کہا
قسم ہی خدا کی یہ ہرگز نہ پھینکے گی تو حضرتؐ نے فرمایا کہ البتہ خدا کا رحم اپنے بندون پر بہت زیادہ ہی اس عورت کے رحم سے اپنے
بیٹے پر یہ حضرتؐ نے اوس وقت فرمایا جب ایک قیدی عورت کو دیکھا کہ دوڑی جاتی تھی جب اوسنے قیدیون مین اپنے بچے کو پایا پھر اوسکو
اپنے پیٹ سے چمٹا لیا پھر اوسکو دودھ پلانے لگی **ف** اس حدیث مین بیان ہی وسعت رحمت الٰہی کا اس حدیث
۱۳۷۶ سے ارحم الراحمین کا مطلب حل ہوتا ہی **ھ** ابو هريرة اتريدون ان تقولوا كما قال اهل الكتاب
من قبلكم سمعنا وعصينا بل قولوا سمعنا واطعنا غفرانك ربنا واليك المصير **قاله**
لما نزلت لله ما في السموات وما في الارض وان تبدوا ما في انفسكم او تخفوه يحاسبكم
به الله فقالوا كلفنا من الاعمال ما نطيق الصلوة والصيام والجهاد والصدقة وقد انزلت
عليك هذه الاية ولا نطيقها مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کیا تم وہ کہا چاہتے ہو
جیسا تمسے پہلے کتاب والون نے کہا کہ ہمنے حکم خدا کا سنا اور نہ مانا بلکہ تم یون کہو کہ الٰہی ہمنے تیرا حکم سنا اور مان لیا اے رب
ہمارے تیری بخشش کو ہم چاہتے ہین اور تیری ہی طرف ہمارا ٹھکانا ہی یہ حضرتؐ نے اوس وقت فرمایا جب کہ سورۂ بقر کے اخیر مین
یہ آیت اوتری کہ خدا ہی کا ہی جو کہ آسمانون اور زمین مین ہی اور اگر ظاہر کرو جو تمہارے دلون مین ہی یا اوسکو چھپاؤ اوسکا
حساب خدا تمسے کریگا تو اصحاب نے کہا کہ ہمکو اول اون کامون کا حکم ہوا جنکو ہم کرسکتے ہین مثل نماز اور روزے اور جہاد اور
خیرات کے اور البتہ ہمپر یہ آیت اوتری اور یہ ہمارے قابو مین نہین **ف** یعنی خیالات اور وسواس سے دل کو روکنا ہمارے

اختیار مین نہین اگر اسکا بھی حساب ہوا تو ہمارا کہین ٹھکانا نہین حضرت نے فرمایا کہ تم اہل کتاب کی طرح حکم عدولی نکرو یعنی بندے کو لائق نہین
کہ اپنے مالک کے حکم مین تکرار کرے بلکہ تم یہ حکم بھی مان لو لیکن خدا سے مغفرت مانگو کہ تم پر آسانی کرے پھر اصحاب نے حضرت کے بموجب ارشاد
کے عمل کیا اور حکم مانا تو یہ آیت اوتری کہ حق تعالی کسی جان کو تکلیف نہین دیتا مگر اوسی قدر جتنا اوسکو اختیار ہے یعنی ایسے خیالات اور
خطرات پر پکڑ نہین تفسیر مدارک مین لکھا ہے کہ سب علما کا یہی مذہب ہے کہ خطرات پر مواخذہ نہین لیکن عزم پر مواخذہ ہے عزم اوس
ارادے کو کہتے ہین جو دل مین جم گیا ہو اور ٹھن چکا ہو خ أُمُّ سَلَمَةَ أَتُرِيدِينَ أَنْ تُدْخِلِي الشَّيْطَانَ بَيْتًا أَخْرَجَهُ ۱۳۷۷
اللّٰهُ مِنْهُ قَالَهُ لِامْرَأَةٍ جَاءَتْ تُسْعِدُ أُمَّ سَلَمَةَ عَلَى الْبُكَاءِ عَلَى أَبِي سَلَمَةَ بخاری مین حضرت ام سلمہ رض سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تو چاہتی ہے کہ شیطان کو اوس گھر مین داخل کرے جس سے خدا نے اوسکو نکالا ہے حضرت نے اوس عورت سے فرمایا
جو ابی سلمہ کی موت پر ام سلمہ کو رولانے آئی ف حضرت ام سلمہ کے اول خاوند کا نام ابی سلمہ تھا جب وہ مر گئے تب کوئی عورت اونکو رولانے
آئی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی ایمان کی برکت سے شیطان اس گھر سے دور ہوا ہے اب رونے اور پیٹنے سے شیطان کو پھر اس گھر مین
نہ داخل کر اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ رونے پیٹنے کے واسطے محفل کرنا شیطانی کام ہے مصیبت مین صبر چاہیے نہ کہ ہائے ہائے مچانی ق
عَائِشَةَ أَتُرِيدِينَ أَنْ تَرْجِعِي إِلَى رِفَاعَةَ لَا حَتَّى تَذُوقِي عُسَيْلَتَهُ وَيَذُوقَ عُسَيْلَتَكِ قَالَهُ لِامْرَأَةِ ۱۳۷۸
رِفَاعَةَ الْقُرَظِيِّ وَقَدْ طَلَّقَهَا ثَلَاثًا بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تو چاہتی ہے کہ
رفاعہ کے نکاح مین پھر پلٹ جاوے یہ نہین درست ہے جب تک کہ تو اوس دوسرے خاوند کا شہد نچکھے اور وہ تیرا شہد نچکھے یعنی بدون
صحبت کے اول خاوند سے نکاح نہین درست ہے یہ حضرت نے رفاعہ کی عورت سے فرمایا اور رفاعہ نے اوسکو تین بار طلاق دی تھی ف
رفاعہ کی عورت حضرت پاس آئی اور کہنے لگی کہ یا حضرت میرے خاوند نے مجکو تین طلاق دیے سو مین نے عبد الرحمن بن زبیر سے نکاح کیا
تو مین نے اوسکو ایسا پایا جیسے کپڑے کا کھونٹ یعنی نامرد ہے تو حضرت مسکرائے اور یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ تین طلاق کے بعد
اول خاوند سے نکاح نہین درست جب تک کہ دوسرا خاوند اوس عورت سے صحبت نکر چکے اور یہی مذہب ہے سب اماموں کا
ق الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ أَتَعْجَبُونَ مِنْ لِينِ هٰذِهٖ لَمَنَادِيلُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنْهَا ۱۳۷۹
وَأَلْيَنُ بخاری اور مسلم مین براء بن عازب رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تم تعجب کرتے ہو اس ریشمی قبا کی نرمی سے البتہ
بہشت مین سعد بن معاذ کے رومال اس سے عمدہ اور نرم تر ہین ف ایک نصرانی بادشاہ نے حضرت کو ریشمی قبا تحفہ بھیجی صحابہ نے
اوسکی عمدگی اور نرمی دیکھکر تعجب کیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی دنیا کا نفیس اسباب اس لائق نہین کہ اوسکی خواہش کیجیے
آخرت کی عمدگی طلب کرو اسواسطے کہ جب بہشت کا رومال دنیا کی قبا سے عمدہ ٹھہرا تو وہان کی قبا کو خدا ہی جانے کہ کیسی عمدہ ہوگی
ق أَبُو بَكْرَةَ أَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ أَسْلَمُ وَغِفَارُ وَمُزَيْنَةُ وَجُهَيْنَةُ خَيْرًا مِنْ بَنِي تَمِيمٍ وَبَنِي عَامِرٍ ۱۳۸۰
وَأَسَدٍ وَغَطَفَانَ أَخَابُوا وَخَسِرُوا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّهُمْ لَأَخْيَرُ مِنْهُمْ قَالَهُ
لِلْأَقْرَعِ بْنِ حَابِسٍ حِينَ قَالَ إِنَّمَا بَايَعَكَ سُرَّاقُ الْحَجِيجِ مِنْ أَسْلَمَ وَغِفَارَ وَمُزَيْنَةَ
وَجُهَيْنَةَ بخاری اور مسلم مین ابو بکرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بھلا بتلا تو اگر قوم اسلم اور قوم غفار
اور قوم مزینہ اور قوم جہینہ بہتر ہون بنی تمیم کی قوم سے اور بنی عامر اور اسد اور غطفان کی قوم سے تو کیا اونکو نقصان اور

توتا پڑے اقرع نے کہا کہ ہان حضرتؐ نے فرمایا تو قسم ہی اوس ذات پاک کی جسکے قابو مین میری جان ہی کہ وی قوم یعنی اسلم وغیرہ
بہتر ہین ان قومون سے یعنی بنی تمیم وغیرہ سے یہ حضرتؐ نے اقرع بن حابس سے فرمایا جب کہ اوسنے حضرتؐ سے یون کہا تھا
کہ تجھسے تو حاجیون کے چوٹون نے بیعت کی ہی یعنی اسلم او غفار اور مزینہ اور جہینہ نے ف اسلم اور غفار اور مزینہ اور جہینہ
کی قوم مکے کی راہ مین رہتی تھی عرب مین کم ذات تھی اور کفر کی حالت مین حاجیون کو لوٹ لیتی تھی اور بنی تمیم اور بنی عامر اور اسد
اور غطفان کی قوم عمدہ لوگ تھے سو اول اسلم وغیرہ مسلمان ہوے تو اقرع بن حابس کہ بنی تمیم کا سردار تھا مسلمان ہونے کے وقت
حضرتؐ پر اپنے مسلمان ہونے کا احسان جتانے لگا اور قوم اسلم کی حقارت شروع کی تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی خدا کے نزدیک وہی بہتر ہی
جو دین پر چلے اگرچہ ذات کا کمینہ ہو سرداری اور شرافت ذاتی بدون دینداری کے کچھ حقیقت نہین شعر بندۂ عشق شدی ترک نسب
کن جامی * کہ درین راہ فلان ابن فلان چیزی نیست

١٣٨١ ق انسؓ أَرَأَيْتَ إِنْ مَنَعَ اللّٰهُ الثَّمَرَةَ بِمَ يَسْتَحِلُّ مَالَ أَخِيهِ
بخاری اور مسلم مین انسؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا بھلا بتلاؤ تو کہ اگر خدا روک لے پھل کو تو کس طرح اپنے بھائی مسلمان کے
مال کو حلال کریگا ف اس حدیث کا قصہ چھٹے باب مین ہو چکا کہ حضرتؐ نے کچے پھل کے بیچنے سے منع کیا یعنی قبل پختگی کے
اگر جھڑ جاوے تو مشتری سے قیمت لینا کیونکر حلال ہوگا

١٣٨٢ خ أَبُو أُمَامَةَ أَرَأَيْتَ حِينَ خَرَجْتَ مِنْ بَيْتِكَ أَلَيْسَ قَدْ تَوَضَّأْتَ فَأَحْسَنْتَ الْوُضُوءَ قَالَ بَلٰى يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ ثُمَّ شَهِدْتَ الصَّلٰوةَ مَعَنَا قَالَ نَعَمْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ فَإِنَّ اللّٰهَ قَدْ غَفَرَ لَكَ حَدَّكَ أَوْ ذَنْبَكَ
بخاری مین ابو امامہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ
بھلا بتلا تو جب کہ تو اپنے گھر سے نکلا تھا کیا تو نے اچھی طرح وضو نہین کیا تھا اوسنے کہا درست ہی یا رسول اللہ حضرتؐ نے فرمایا پھر تو
ہمارے ساتھ نماز مین حاضر ہوا اوسنے کہا ہان یا رسول اللہ حضرتؐ نے فرمایا سو تحقیق خدا نے تیری حد بخشی یا یون فرمایا کہ تیرا گناہ بخشا
ف ایک شخص نے کہا کہ یا رسول اللہ مینے گناہ حد مارنے کے لائق کیا مجھپر حد مارئیے حضرتؐ نے نہ پوچھا کہ کون گناہ ہی پھر حضرتؐ
نماز مین مشغول ہوے وہ شخص بھی نماز مین شریک ہوا بعد فراغت کے پھر اوس شخص نے کہا کہ مجھپر حد مارئیے تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی
شاید کہ اوسکا گناہ صغیرہ تھا جیسے بوسہ یا مساس چنانچہ بعضی روایت مین صاف آیا ہی اسی واسطے حضرتؐ نے اوسکی مغفرت
جماعت پڑھنے سے فرمائی اسواسطے کہ صغیرہ گناہ عبادات سے معاف ہو جاتے ہین اور حضرتؐ نے اسواسطے اوس سے نہ پوچھا
کہ بدکام کا تفحص بہتر نہین اور اگر وہ اپنے گناہ کو کھول کر بتلاتا اور وہ لائق حد کے ہوتا تو حضرتؐ ضرور اوسپر حد مارتے

١٣٨٣ ق ابْنُ عُمَرَ أَرَأَيْتَكُمْ لَيْلَتَكُمْ هٰذِهِ فَإِنَّ رَأْسَ مِائَةِ سَنَةٍ مِنْهَا لَا يَبْقٰى مِمَّنْ هُوَ عَلٰى ظَهْرِ الْأَرْضِ أَحَدٌ
بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ بھلا تم بتلاؤ تو اپنے اس رات کے حال کو سو البتہ
حال تو یون ہی کہ اس رات سے سو برس کے سرے تک جو آدمی زمین پر ہی کوئی نہ باقی رہیگا ف عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہی
کہ حضرتؐ نے آخر عمر مین ہمکو عشا کی نماز پڑھائی پھر یہ حدیث فرمائی یعنی سو برس سے زیادہ اسوقت مین کسی کی عمر نہوگی مطلب حدیث کا
یہ ہی کہ جب عمر ایسی کم ٹھہری تو دنیا کا لالچ کرنا بیفائدہ ہی اور دوسرا فائدہ اس بیان کا یہ ہی کہ حضرتؐ نے جانا تھا کہ میرے بعد بعضے
جھوٹھے لوگ میری صحبت کا دعوی کرینگے جیسے کہ ہندوستان مین کئی سو برس کے بعد بابا رتن حضرتؐ کی صحبت کا دعوی کرتا تھا
سو اس حدیث سے اوسکا دعوی غلط ہو گیا اسواسطے کہ حضرتؐ کے قرن کے لوگ سو برس کے اندر ہو چکے

١٣٨٤ ق ابْنُ عَبَّاسٍ أَرَأَيْتَ

لَوْ كَانَ عَلٰى اُمِّكِ دَيْنٌ تَقْضِيْنَهٗ اَكَانَ يُؤَدّٰى عَنْهَا قَالَتْ نَعَمْ قَالَ فَصُوْمِيْ عَنْ اُمِّكِ بخاری اور مسلم مین
عبد اللہ بن عباس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ بھلا بتلا تو اگر تیری مان پر قرض ہوتا تو اوسکو تو ادا کرتی بھلا اوسکے اوپر سے
ادا ہوتا اوس عورت نے کہا کہ ہان ادا ہوتا حضرت صلعم نے فرمایا تو روزہ بھی رکھ اپنی مان کی طرف سے ف ایک عورت نے حضرت سے کہا کہ
یا رسول اللہ میری مان مر گئی اور اوسپر فرض روزے تھے اگر مین روزے رکھون تو اوسکی طرف سے ادا ہونگے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور سمجھا دیا
کہ جس طرح بندے کا قرض ادا ہو جاتا ہی وارث کے ادا کرنے سے ویسے ہی خدا کا بھی قرض ادا ہوتا ہی اور یہی مذہب ہی اسحٰق کا اور باقی
امام کہتے ہین کہ روزہ رکھنے سے مراد یہ کہ ہر روزے کے بدلے ایک مسکین کو کھانا کھلاوے چنانچہ دوسری حدیث مین صاف آیا ہی کہ جو
مر جاوے اور اوسپر روزے ہون تو اوسکا وارث اوسکی طرف سے مسکین کو کھلاوے اور دوسری وجہ یہ ہی کہ زندگی مین کسیکے بدلے روزہ رکھنا
تو درست نہین ہی طرح بعد موت کے بھی ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَرَاَيْتُمْ لَوْ اَنَّ نَهْرًا بِبَابِ اَحَدِكُمْ يَغْتَسِلُ مِنْهُ كُلَّ　۱۳۸۵
يَوْمٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ هَلْ يَبْقٰى مِنْ دَرَنِهٖ شَيْءٌ قَالُوْا لَا يَبْقٰى مِنْ دَرَنِهٖ شَيْءٌ قَالَ فَذٰلِكَ مَثَلُ الصَّلَوَاتِ
الْخَمْسِ يَمْحُو اللّٰهُ بِهِنَّ الْخَطَايَا بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بتاؤ تو کہ اگر تم مین کسیکے دروازے
پر ندی ہو کہ وہ اوسمین سے ہر روز پانچ بار نہاوے گیا اوسکا کچھ میل باقی رہیگا اصحاب نے کہا کہ کچھ اوسکے میل سے نہ باقی رہیگا حضرت نے فرمایا
کہ یہی حال ہی پانچ نمازون کا اونکے سبب سے حق تعالی گناہون کو مٹا دیتا ہی ف یعنی جیسے ہر روز پانچ وقت نہانے سے بدن پر
میل نہین رہتا اوسی طرح پنجگانہ نماز سے گناہ نہین رہتے لیکن صرف پانی ڈالنے سے میل نہین چھوٹتا بدن کا ملنا اور مانجنا بھی شرط ہی
اسی طرح نماز مین بھی حضوری دل اور اپنے رب کے روبرو گڑگڑانا ضرور چاہیے تاکہ گناہون کا میل دل سے چھوٹ جاوے ق جَابِرٌ　۱۳۸۶
اَرَكَعْتَ رَكْعَتَيْنِ قَالَ لَا قَالَ قُمْ فَارْكَعْهُمَا وَيُرْوٰى قُمْ فَارْكَعْ رَكْعَتَيْنِ وَتَجَوَّزْ فِيْهِمَا قَالَهٗ لِسُلَيْكٍ
الْغَطَفَانِيِّ حِيْنَ جَآءَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَهُوَ قَاعِدٌ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَعَدَ سُلَيْكٌ قَبْلَ اَنْ يُّصَلِّيَ بخاری
اور مسلم مین جابر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تو دو رکعتین پڑھ چکا ہی یعنی تحیۃ المسجد کی اوسنے کہا کہ نہین حضرت
نے فرمایا کہ اوٹھ اور اونکو پڑھ لے اور دوسری روایت یون ہی کہ اوٹھ اور دو رکعتین پڑھ اور اونمین اختصار کر یعنی ہلکی پڑھ
یہ حضرت نے سلیک غطفانی سے فرمایا جبکہ وہ جمعے کے دن آیا اور حضرت منبر پر بیٹھے تھے تو سلیک بیٹھ گیا بدون تحیۃ المسجد
پڑھے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خطبے کے وقت بھی تحیۃ المسجد پڑھنا درست ہی اور یہی مذہب ہی امام شافعی کا اور امام اعظم
کے نزدیک خطبے کے وقت تحیۃ المسجد نہین درست اسواسطے کہ دوسری حدیث مین آیا ہی کہ جب امام خطبہ پڑھنے کو نکلا تو نماز
اور کلام نہین چاہیے ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَصَدَقَ ذُو الْيَدَيْنِ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کیا　۱۳۸۷
ذو الیدین سچ کہتا ہی ف مصابیح مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے عصر کی نماز پڑھائی اور دو ہی رکعت کے بعد سلام
پھیر کے اوٹھ کھڑے ہوے جماعت مین صدیق اور فاروق بھی تھے مگر رعب سے کلام نہ کر سکے جماعت مین ایک شخص تھا خرباق نام اوسکا
لقب ذو الیدین تھا اسواسطے کہ اوسکے ہاتھ لنبے تھے اوسنے کہا یا رسول اللہ کیا نماز کم ہوگئی یا آپ بھول گئے حضرت نے
فرمایا یہ کچھ بھی نہین یعنی نہ نماز کم ہوئی نہ مین بھولا ہون اوسنے کہا کچھ تو ضرور ہوا ہی یا نماز کم ہوئی یا آپ بھولے ہین تب
حضرت نے اصحاب کی طرف متوجہ ہو کر یہ حدیث فرمائی یعنی ذو الیدین کیا سچ کہتا ہی اصحاب نے کہا کہ ہان پھر حضرت نے آگے بڑھ کے

فضیلت پنجگانہ و دور شدن گناہان ازین نماز

صدیث ذو الیدین در بیان سہو اکثر در نماز

اور دو رکعت نماز پڑھی اور سجدہ سہو کا کیا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بھول چوک پیغمبرون کو بھی ہوتی ہی اور اگر امام کو شک پڑے
تو مقتدیون کے قول پر عمل کرے اور کلام قلیل نماز کو نہین باطل کرتا لیکن امام اعظم کے نزدیک ہر طرح کا کلام نماز کو باطل کرتا ہی
امام طحاوی نے کہا ہی کہ اوس وقت تک نماز مین کلام کرنا حرام نہین تھا پھر کلام کرنا نماز مین منسوخ ہو گیا عینی نے شرح ہدایہ مین لکھا ہی
کہ اول اسلام مین کلام کرنا نماز مین درست تھا چنانچہ زید بن ارقم کی حدیث سے ثابت ہی پھر جب کلام کرنا منع ہوا تو حضرتؐ نے فرمایا
کہ جب امام چوکے تو مقتدی سبحان اللہ کہکر امام کو آگاہ کرے سو اگر یہ حدیث نسخ کلام کے بعد کی ہوتی تو ذو الیدین تسبیح سے
حضرتؐ کو آگاہ کرتے کلام نکرتے اور جب کہ کلام کیا تو صاف معلوم ہوا کہ یہ قصہ اوس وقت کا ہی جب کہ کلام کرنا درست تھا تو
۱۳۸۸ ثابت ہوا کہ یہ حدیث منسوخ ہی واللہ اعلم **ق** كَعْبُ بْنُ عُجْرَةَ اَيُؤْذِيكَ هَوَامُّ رَأْسِكَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَاحْلِقْ
وَصُمْ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ اَوْ اَطْعِمْ سِتَّةَ مَسَاكِيْنَ اَوِ انْسُكْ نَسِيْكَةً لَا اَدْرِيْ بِاَيِّ ذٰلِكَ بَدَاَ قَالَهٗ
لَهٗ زَمَنَ الْحُدَيْبِيَةِ بخاری اور مسلم مین کعب بن عُجرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کیا تجکو تکلیف دیتے ہین تیرے
سر کے کیڑے مینے کہا ہان حضرتؐ نے فرمایا تو بالون کو منڈا ڈال اور تین روزے رکھ یا چھ محتاجون کو کھانا کھلا یا ایک قربانی
ذبح کر راوی کہتا ہی کہ مین نہین جانتا کہ ان تین چیزون سے کون چیز اول حضرتؐ نے فرمائی یہ حضرتؐ نے کعب بن عجرہ سے
فرمایا جنگ حدیبیہ کے زمانے مین **ف** معلوم ہوا کہ جب مُحرِم کو سر کی جون تکلیف دیوین تو بالون کو منڈوے اور یہ کفارہ
۱۳۸۹ دیوے باقی قصہ حدیث کا ہو چکا ہی **م** اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اِذَا رَجَعَ اِلٰى اَهْلِهٖ اَنْ يَّجِدَ فِيْهِ ثَلٰثَ
خَلِفَاتٍ عِظَامٍ سِمَانٍ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ فَثَلٰثُ اٰيَاتٍ يَّقْرَأُ بِهِنَّ اَحَدُكُمْ فِيْ صَلٰوتِهٖ خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ
ثَلٰثِ خَلِفَاتٍ عِظَامٍ سِمَانٍ مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تم مین سے کوئی چاہتا ہی کہ جب اپنے گھر لوٹ جاوے
تو تین گابھن اونٹنیان بڑی قدوالین موٹی تین گھر مین پاوے ہمنے کہا ہان حضرتؐ نے فرمایا تو جو کوئی تین آیتین اپنی نماز مین پڑھے اوسکے
۱۳۹۰ حق مین بہتر ہین گابھن اونٹنیون بڑی قدوالی موٹیون سے **خ** اَبُوْ سَعِيْدٍ اَيَعْجِزُ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّقْرَأَ بِثُلُثِ الْقُرْاٰنِ
فِيْ لَيْلَةٍ بخاری مین ابو سعیدؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کیا ہر ایک تم سے عاجز ہی اس سے کہ تہائی قرآن ہر ایک رات پڑھے
اصحابؓ نے کہا یا رسول اللہ تہائی قرآن ہر رات کو پڑھنا کس سے ہو سکے حضرتؐ نے فرمایا کہ قل ہو اللہ قرآن کی تہائی ہی یعنی **ف**
۱۳۹۱ اسکا ثواب تہائی قرآن کے برابر ہی **م** سَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ اَيَعْجِزُ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّكْسِبَ فِيْ كُلِّ يَوْمٍ اَلْفَ حَسَنَةٍ
فَسَاَلَهٗ سَائِلٌ مِّنْ جُلَسَائِهٖ كَيْفَ يَكْسِبُ اَحَدُنَا اَلْفَ حَسَنَةٍ قَالَ يُسَبِّحُ مِائَةَ تَسْبِيْحَةٍ
فَيُكْتَبُ لَهٗ اَلْفُ حَسَنَةٍ اَوْ يُحَطُّ عَنْهُ اَلْفُ خَطِيْئَةٍ وَّ يُرْوٰى وَيُحَطُّ مسلم مین سعد بن ابی وقاصؓ سے
روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کیا ہر ایک تم مین سے عاجز ہی اس سے کہ ہر روز ہزار نیکیان حاصل کرے پھر حضرتؐ کے پاس بیٹھنے والون
مین سے ایک شخص نے پوچھا کہ کیونکر ہو سکے کہ کوئی ہم مین سے ہزار نیکیان حاصل کرے حضرتؐ نے فرمایا کہ سو بار سبحان اللہ کہے تو اوسکے واسطے
ہزار نیکیان لکھی جاوین یعنی اگر وہ نیک ہی یا ہزار گناہ اس سے گرائے جاوین یعنی اگر وہ گنہگار ہی **ف** سو بار سبحان اللہ
پڑھنے سے ہزار نیکیان اسواسطے ہوتین کہ خدا نے ایک نیکی کا دس گنا ثواب مقرر کیا ہی تو سو کا دہ چند ہزار ہوا
۱۳۹۲ **فصل** اس فصل مین وہ حدیثین ہین جنکے سر پر الا ہی **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَلَا اُحَدِّثُكُمْ حَدِيْثًا عَنِ الدَّجَّالِ

بیان ثواب صد بار سبحان اللہ گفتن

مَا حَدَّثَ بِهٖ نَبِيٌّ قَوْمَهٗ اِنَّهٗ اَعْوَرُ وَاِنَّهٗ يَجِيْءُ بِمِثَالِ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ فَالَّتِيْ يَقُوْلُ اِنَّهَا الْجَنَّةُ هِيَ النَّارُ وَاِنِّيْ اُنْذِرُكُمْ كَمَا اَنْذَرَ بِهٖ نُوْحٌ قَوْمَهٗ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ہان مین تمکو دجال کی وہ بات بتلاتا ہون جو کسی پیغمبر نے اپنی قوم سے نہین بتلائی وہ بات یہ ہی کہ دجال کانا ہی اور وہ باغ اور آگ کی صورت اپنے ساتھ لاویگا تو جسکو وہ باغ کہیگا وہ حقیقت مین آگ ہی اور مین تمکو ڈراتا ہون جیسا نوح نے اپنی قوم کو ڈرایا

۱۳۹۳ م اَبُوْ ذَرٍّ اَلَا اُخْبِرُكَ بِاَحَبِّ الْكَلَامِ اِلَى اللّٰهِ اِنَّ اَحَبَّ الْكَلَامِ اِلَى اللّٰهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ قَالَهٗ لَهٗ مسلم مین ابوذر رضؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ہان مین تجکو بتلاتا ہون خدا کے بہت پیارے کلام کو مقرر بہت پیارا کلام خدا کے نزدیک سبحان اللہ وبحمدہ ہی حضرتؐ نے ابوذر سے فرمایا

۱۳۹۴ ق عَلِيٌّ اَلَا اُخْبِرُكِ بِمَا هُوَ خَيْرٌ لَكِ مِنْهُ تُسَبِّحِيْنَ اللّٰهَ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ وَتَحْمَدِيْنَ اللّٰهَ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ وَتُكَبِّرِيْنَ اللّٰهَ اَرْبَعًا وَّثَلٰثِيْنَ قَالَهٗ لِفَاطِمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا حِيْنَ سَاَلَتْهُ خَادِمًا بخاری اور مسلم مین علی مرتضی رضؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ہان مین تجکو بتلاؤن جو تیرے لیے خدمتگار سے بہتر ہی سبحان اللہ پڑھ تینتیس ۳۳ بار اور الحمد للہ پڑھ تینتیس بار اور اللہ اکبر پڑھ چونتیس ۳۴ بار یہ حضرتؐ نے حضرت فاطمہ رضؓ سے فرمایا جبکہ اونھون نے لونڈی خدمتگار مانگی تھی ف پوری روایت یون ہی کہ حضرت فاطمہ رضؓ حضرتؐ کے پاس گئین چکی پیسنے کی تکلیف بیان کرنے کو اور لونڈی مانگنے کو اونکو خبر معلوم ہوئی تھی کہ حضرتؐ پاس لونڈی غلام آئے ہین اوسوقت حضرتؐ سے ملاقات نہوئی حضرت عایشہ رضؓ سے یہ پیغام کہہ آئین جب حضرتؐ تشریف لائے تب حضرت عایشہ رضؓ نے یہ پیغام پونہچایا اوسی وقت حضرتؐ اونکے گھر تشریف لیگئے تو علی مرتضی اور حضرت فاطمہ رضؓ بستر پر لیٹے تھے حضرتؐ کو دیکھکر اوٹھنے کا ارادہ کیا حضرتؐ نے فرمایا کہ تم دونون لیٹے رہو پھر حضرت سرھانے کی طرف دونون کے درمیان بیٹھے تو یہ حدیث فرمائی کہ سوتے وقت پڑھا کرین باوجود مقدور کے حضرتؐ نے حضرت فاطمہ کو لونڈی نہ دی اور یہ ذکر الٰہی سکھلائے اسواسطے کہ فقر اور ترک دنیا کی تعلیم منظور تھی اس ذکر کی یہ تاثیر ہی کہ جو شخص کسی کام مین تھک جاتا ہو اور سوتے وقت اس نیت سے پڑھے تو اوسکی ماندگی نرہے

۱۳۹۵ م سَلَمَةُ بْنُ الْاَكْوَعِ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِاَشَدِّ حَرًّا مِّنْهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ هٰذَيْنِكَ الرَّجُلَيْنِ الرَّاكِبَيْنِ الْمُقَفِّيَيْنِ مسلم مین سلمہ بن اکوع رضؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ہان مین تمکو بتلاؤن جنمین قیامت کے دن اس تپ والے سے زیادہ تر گرمی اور سوزش ہو یہ دونون سوار مرد ہین جو پیٹھ پھیر کے چلے یہ حضرتؐ نے اشارہ دو منافقون کی طرف کیا ف مسلم مین سلمہ رضؓ سے روایت ہی کہ ہم حضرتؐ کے ساتھ ایک بیمار کو پوچھنے گئے اوسکو تپ تھی مینے اوسکے بدن پر ہاتھ رکھا اور کہا کہ واللہ مینے آج تک ایسی تپ جلتی کبھی نہین دیکھی تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی آخرت کی سختی کے روبرو دنیا کی سختی کچھ حقیقت نہین

۱۳۹۶ ق حَارِثَةُ بْنُ وَهْبٍ الْخُزَاعِيُّ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِاَهْلِ الْجَنَّةِ كُلُّ ضَعِيْفٍ مُّتَضَعَّفٍ لَوْ يُقْسِمُ عَلَى اللّٰهِ لَاَبَرَّهٗ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِاَهْلِ النَّارِ كُلُّ عُتُلٍّ جَوَّاظٍ مُّسْتَكْبِرٍ بخاری اور مسلم مین حارثہ بن وہب رضؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ہان مین تمکو بہشتی لوگ بتلاؤن جو بیچارہ غریب ہی لوگون کی نظرون مین حقیر اگر وہ خدا کے بھروسے پر قسم کھا بیٹھے تو خدا اوسکی قسم کو سچا کر دیوے ہان مین تمکو بتلاؤن دوزخی لوگ جو اجڈ موٹا حرام خور گھمنڈ والا ہی ف یعنی بہشت غریب بے زور مسلمانون کا مقام ہی اور دوزخ بدخلق شکم پرور غرور والون کا مکان ہی جو بہشت کا طالب اور دوزخ سے ڈرتا ہو وہ غریبی اختیار کرے ظالم نہ بنے

١٣٩٧ اور جو بہشت کی پروانہ رکھے اور دوزخ سے نڈرے وہ جو چاہے سو کرے **م** زَيْدُ بْنُ خَالِدٍ الْجُهَنِيُّ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ
الشُّهَدَآءِ الَّذِي يَأْتِي بِشَهَادَتِهٖ قَبْلَ اَنْ يُسْأَلَهَا مسلم مین زید بن خالدؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ہان مین
بتلاؤن بہتر گواہ کو بہتر گواہ وہ ہی جو گواہی پوچھنے سے پہلے گواہی دیوے **ف** بے گواہی مانگے گواہی دینا اوس صورت
مین فضل ہی جب اوسکے سوا اور کوئی گواہ نہو اور بدون اسکی گواہی کے کسیکا حق تلف ہوتا ہو اسواسطے کہ بے ضرورت حالات
مین قبل طلب کے گواہی دینا دینداری کی بات نہین چنانچہ اونکی مذمت مین اور حدیث مین آیا ہی کہ میرے بعد وی لوگ پیدا ہونگے
١٣٩٨ جو بے مانگے گواہی دینے کو تیار ہونگے **ق** اَبُوْ وَاقِدٍ اللَّيْثِيُّ اَلَا اُخْبِرُكُمْ عَنِ النَّفَرِ الثَّلٰثَةِ اَمَّا اَحَدُهُمْ فَاَوٰى
اِلَى اللّٰهِ فَاٰوَاهُ اللّٰهُ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَاسْتَحْيَا فَاسْتَحْيَا اللّٰهُ مِنْهُ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَاَعْرَضَ فَاَعْرَضَ اللّٰهُ عَنْهُ
بخاری اور مسلم مین ابو واقدؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ہان مین خبر دیتا ہون تینون شخص کی سو اونمین ایک نے تو خدا کی طرف
رجوع کی تو خدا نے اوسکو جگہہ دی اور دوسرا تو شرمایا تو خدا بھی اوس سے شرمایا یعنی اوسکو اپنے غضب سے بچایا اور تیسرے نے تو موہنہ
موڑا تو خدا نے بھی اوس سے اعراض کیا **ف** بخاری مین ابو واقدؓ سے پوری روایت یون ہی کہ حضرتؐ مسجد مین بیٹھے تھے اور حضرتؐ
کے پاس لوگ تھے کہ تین آدمی سامنے آئے سو اونمین سے ایک تو پلٹ گیا اور دو آگے آئے سو اون دومین سے ایک نے حلقے مین مکان خالی پایا
سو وہان بیٹھ گیا اور دوسرا سب سے پیچھے بیٹھا جب حضرتؐ نے کلام سے فراغت پائی تب یہ حدیث فرمائی یعنی جو اندر مجلس مین بیٹھا
حکم خدا دریافت کرنے کو سو خدا نے اوسکی کوشش قبول کی اور دوسرا اندر آنے سے شرمایا تو خدا نے اوسکو عذاب سے بچایا اسواسطے کہ وہ ہر چند
حضرتؐ سے دور پڑا لیکن مجلس مین شریک رہا اور تیسرے نے جب اپنے لائق جگہہ نہ دیکھی تو غرور کے سبب سے چلا گیا اسواسطے غضب الٰہی مین گرفتار ہوا
معلوم ہوا کہ علم اور وعظ کی مجلس مین قریب ہونا نہایت افضل ہی اور دور بیٹھنا ہر چند جائز ہی لیکن ثواب مین کمتر ہی اور وہان سے
١٣٩٩ جا کر چلے آنا گناہ ہی **م** اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَلَا اَدُلُّكُمْ عَلٰى مَا يَمْحُو اللّٰهُ بِهِ الْخَطَايَا وَيَرْفَعُ بِهِ الدَّرَجَاتِ قَالُوْا بَلٰى
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ فِي الْمَكَارِهِ وَكَثْرَةُ الْخُطٰى اِلَى الْمَسَاجِدِ وَانْتِظَارُ الصَّلٰوةِ
بَعْدَ الصَّلٰوةِ فَذٰلِكُمُ الرِّبَاطُ مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا ہان مین بتلاتا ہون تمکو وہ چیز جسکے
سبب سے خدا گناہون کو مٹاوے اور درجے بلند کرے صحابہ نے کہا ہان یا رسول اللہ یہ تو ضرور بتلائیے حضرتؐ نے فرمایا کہ پورا
وضو کرنا سخت وقتون مین اور کثرت آمد و رفت مسجدون کی اور انتظار کرنا دوسرے وقت کی نماز کا ایک وقت کی نماز کے بعد سو حقیقت مین
یہی عمدہ رباط ہی **ف** رباط اوسکو کہتے ہین کہ دار الاسلام کی حد پر چھاونی ہو اور گھوڑے باندھے جاوین تاکہ کافرون کا
لشکر نہ آنے پاوے سو فرمایا کہ یہ تین عمل باطن کی چھاونی ہین کہ شیطان کے لشکر کو روکتے ہین سخت وقتون مین پورا وضو کرنا یعنی
نہایت سردی مین یا بیماری مین اچھی طرح تین بار اعضا کو دھونا یا گران قیمت پانی مول لیکر وضو کرنا کثرت آمد و رفت مسجد مین یعنی
١٤٠٠ پنجگانہ نماز کے واسطے آنا جانا اور نماز کا انتظار کرنا یعنی مسجد مین مثلاً عصر پڑھکے مغرب کے واسطے بیٹھنا **ق** عَائِشَةُ اَلَا اَسْتَحْيِي
مِمَّنْ تَسْتَحْيِي مِنْهُ الْمَلٰٓئِكَةُ يَعْنِي عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا
ہان مین شرماتا جس سے فرشتے شرماتے ہین یعنی عثمان بن عفانؓ سے **ف** دوسرے باب مین اسکا قصہ ہو چکا کہ حضرتؐ پنڈلی کھولے
صدیقؓ اور فاروقؓ کے روبرو بیٹھے تھے اور جب حضرت عثمانؓ آئے تو حضرتؐ نے پنڈلی پر کپڑا ڈال لیا حضرتؐ سے اسکا سبب پوچھا

تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے حضرت عثمانؓ کی بڑی فضیلت ایمانی ثابت ہوئی اسواسطے کہ جتنی شرم زیادہ اوتنا ایمان زیادہ

۱۴۰۱ خ ابو بکرۃ اَلَا اُنَبِّئُكُمْ بِاَكْبَرِ الْكَبَائِرِ قُلْنَا بَلٰی يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ الْاِشْرَاكُ بِاللهِ وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ وَكَانَ مُتَّكِئًا فَجَلَسَ فَقَالَ اَلَا وَقَوْلُ الزُّوْرِ وَشَهَادَةُ الزُّوْرِ اَلَا وَقَوْلُ الزُّوْرِ وَشَهَادَةُ الزُّوْرِ اَلَا وَقَوْلُ الزُّوْرِ وَشَهَادَةُ الزُّوْرِ فَمَا زَالَ يَقُولُهَا حَتّٰى قُلْتُ لَا يَسْكُتُ بخاری مین ابو بکرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ہان مین تمکو بتلاتا ہون کبیرہ گناہون مین جو بہت بڑے ہین ہمنے کہا ہان یا رسول اللہ بتلایئے حضرتؐ نے فرمایا کہ خدا کا شریک مقرر کرنا اور مان باپ کی نافرمانی اور ایذا رسانی اور حضرتؐ تکیہ دیے بیٹھے تھے سو اوٹھ بیٹھے پھر فرمایا خبردار ہو اور جھوٹی بات اور جھوٹی گواہی خبردار ہو اور جھوٹی بات اور جھوٹی گواہی خبردار ہو اور جھوٹی بات اور جھوٹی گواہی پھر حضرتؐ ہمیشہ اسکو کہتے رہے یہان تک کہ مینے کہا کہ حضرتؐ نہین چپ ہونگے

۱۴۰۲ م ابن مسعودؓ اَلَا اُنَبِّئُكُمْ مَا الْعَضْهُ هِيَ النَّمِيمَةُ الْقَالَةُ بَيْنَ النَّاسِ مسلم مین عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا ہان مین بتلاتا ہون تمکو کہ بہتان کیا چیز ہی وہ چغلی ہی جو کثرت گفتگو سے لوگون مین فساد ڈالے

۱۴۰۳ ق عمرو بن العاص اَلَا اِنَّ اٰلَ اَبِي فُلَانٍ لَيْسُوا لِي بِاَوْلِيَاءَ اِنَّمَا وَلِيِّيَ اللهُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِينَ وَزَادَ الْبُخَارِيُّ وَلٰكِنْ لَهُمْ رَحِمٌ اَبُلُّهَا بِبَلَالِهَا بخاری اور مسلم مین عمرو بن عاصؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خبردار ہو کہ ابی فلان کی اولاد میری دوست اور مددگار نہین میرا تو مددگار خدا ہی اور مسلمانون مین جو نیک ہی اور بخاری مین اتنی روایت زیادہ کی ہی مگر اونکو میرے ساتھ قرابت ہی مین اوسکو تر و تازہ کرتا رہونگا یعنی برادری کا حق ادا کرونگا ف حضرتؐ نے کسی شخص کو مجمل ذکر کیا کہ فلانے کی اولاد ہماری دوست نہین واللہ اعلم وہ کون شخص تھا اوسکو معین کرنا کہ اوسکا فلانا نام ہی ہمپر کچھ ضرور نہین ہرچند بعضے کہتے ہین کہ حکم بن العاص مراد ہی اسکو خدا ہی پر حوالہ کرنا بہتر ہی اور صالح المؤمنین سے بعضے کہتے ہین کہ صدیقؓ اور فاروقؓ یا علی مرتضیٰؓ مراد ہین واللہ اعلم

۱۴۰۴ ق ابو مسعود عُقْبَةُ بْنُ عَمْرٍو الْاَنْصَارِيُّ اَلَا اِنَّ الْاِيمَانَ هٰهُنَا وَاِنَّ الْقَسْوَةَ وَغِلَظَ الْقُلُوبِ فِي الْفَدَّادِينَ عِنْدَ اُصُولِ اَذْنَابِ الْاِبِلِ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنَا الشَّيْطَانِ فِي رَبِيعَةَ وَمُضَرَ بخاری اور مسلم مین ابو مسعودؓ سے جنکا عقبہ بن عمرو نام ہی روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خبردار ہو کہ البتہ ایمان تو ادھر ہی اور مقرر کڑاپن اور دلون کی سختی اون لوگون مین ہی جو چلایا کرتے ہین اونٹون کی پوچھون کے جڑ پاس جدھر سے شیطان کے دو سینگ نکلتے ہین یعنی قوم ربیعہ اور مضر مین ف اول حضرتؐ نے یمن کی طرف اشارہ کرکے اونکی تعریف کی اسواسطے کہ وہان کے لوگ بہت جلد ایمان لائے اور پورب کی طرف اشارہ کیا اور اونکی مذمت کی یعنی قوم ربیعہ اور مضر جنکے پاس اونٹ بہت تھے اسواسطے کہ وے اسلام کے بہت مخالف رہے شیطان کے دو سینگ سے مراد سورج ہی اسواسطے کہ جب آفتاب نکلتا ہی تو شیطان اپنے دونون سینگ اوسمین لگا دیتا ہی کہ کافرون کا سجدہ اوسی کی طرف واقع ہو

۱۴۰۵ م عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ اَلَا اِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْيُ اَلَا اِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْيُ اَلَا اِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْيُ قَالَهُ عَلَى الْمِنْبَرِ لَمَّا قَرَاَ وَاَعِدُّوا لَهُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ مِنْ قُوَّةٍ مسلم مین عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خبردار ہو کہ البتہ قوت سے مراد تیر اندازی ہی یہ حضرتؐ نے تین بار منبر پر فرمایا جب کہ یہ آیت پڑھی کہ کافرون کے لیے قوت طیار کرو جتنا تمسے ہو سکے ف قرآن مین قوت کی لفظ مجمل تھی حضرتؐ نے اوسکی تفسیر کی یعنی قوت سے مراد جسکا خدا

تمکو حکم کرتا ہی تیر اندازی ہی تیر اندازی کا اسواسطے حکم ہوا کہ دور کا ہتھیار ہی بان اور بندوق اور توپ بھی تیر اندازی مین داخل ہی اسواسطے کہ تیر کی طرح اونکو بھی مارتے دور سے

۱۴۰۶ ق اَلْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ اِلَّا اَنَّ بَنِي هِشَامِ بْنِ الْمُغِيْرَةِ اسْتَاْذَنُوْنِيْ اَنْ يُّنْكِحُوْا اِبْنَتَهُمْ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ فَلَا اٰذَنُ لَهُمْ ثُمَّ لَا اٰذَنُ لَهُمْ ثُمَّ لَا اٰذَنُ لَهُمْ اِلَّا اَنْ يُّحِبَّ ابْنُ اَبِيْ طَالِبٍ اَنْ يُّطَلِّقَ ابْنَتِيْ وَيَنْكِحَ ابْنَتَهُمْ فَاِنَّمَا ابْنَتِيْ بَضْعَةٌ مِّنِّيْ يُرِيْبُنِيْ مَا رَابَهَا وَيُؤْذِيْنِيْ مَا اٰذَاهَا بخاری اور مسلم مین مسور بن مخرمہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خبردار ہو کہ بنی ہشام بن مغیرہ کی اولاد مجسے اسکی اجازت مانگتے ہین کہ اپنی بیٹی کو علی بن ابی طالب سے نکاح کر دیوین سو مین اونکو اجازت نہین دیتا پھر بھی مین اونکو اجازت نہین دیتا پھر بھی مین اونکو اجازت نہین دیتا مگر یہ کہ ابی طالب کا بیٹا یہ چاہے کہ میری بیٹی کو طلاق دیوے اور اونکی بیٹی سے نکاح کر لیوے سو میری بیٹی تو میرے بدن کا ایک ٹکڑا ہی مجکو بھی وہی چیز رنج دیتی ہی جو اوسکو رنج دیتی ہی اور مجکو تکلیف دیتی ہی جو اوسکو تکلیف دیتی ہی ف علی مرتضی نے ابو جہل بن ہشام کی بیٹی سے نکاح کا ارادہ کیا فاطمہ زہرا نے حضرت سے شکایت کی کہ یا رسول اللہ لوگون کو یہ گمان ہی کہ حضرت اپنی بیٹیون کے واسطے غصہ نہین کرتے اور علی مرتضی ابو جہل کی بیٹی سے نکاح کرتے ہین تب حضرت اوٹھے اور خطبہ پڑھا اور یہ حدیث فرمائی پھر علی مرتضی نے اوسکا نکاح موقوف کر دیا اگر کوئی کہے کہ شرع مین تو چار نکاح مرد کو درست ہین پھر حضرت نے کیون منع کیا اوسکا جواب یہ ہی کہ حضرت صاحب شریعت تھے حضرت کو اختیار تھا کہ اسکو منع کرین اسواسطے کہ حضرت کے خلاف مرضی کرنا شرع مین درست نہین اور دوسری وجہ یہ ہی کہ جیسے بی بی کے ہوتے لونڈی سے نکاح نہین اوسی طرح حبیب اسکی بیٹی کے ہوتے عدو اسکی بیٹی سے نکاح جائز نہوا

۱۴۰۷ ق فَاطِمَةُ اَلَا تَرْضَيْنَ اَنْ تَكُوْنِيْ سَيِّدَةَ نِسَاءِ الْعَالَمِيْنَ اَوْ سَيِّدَةَ نِسَاءِ هٰذِهِ الْاُمَّةِ قَالَهُ لَهَا بخاری اور مسلم مین فاطمہ زہرا رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کیا تو راضی اس سے نہین ہوتی کہ تو مسلمانون کی عورتون کی سردار بنے یا یون فرمایا اس امت کی عورتون کی سردار ہووے یہ حضرت نے فاطمہ زہرا سے فرمایا ف مصابیح مین حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہی کہ ہم حضرت کی بیبیان حضرت کے پاس بیٹھی تھین کہ فاطمہ زہرا آئین حضرت نے فرمایا اے میری بیٹی مرحبا پھر حضرت نے اونکو بٹھلایا اور اونسے سرگوشی یعنی کان مین بات کی تو فاطمہ نہایت رونے لگین جب حضرت نے اونکو غمگین دیکھا تو دوسری بار سرگوشی کی پھر تو وہ ہنسنے لگین مینے پوچھا کہ حضرت نے تمسے کیا سرگوشی کی فاطمہ زہرا نے کہا کہ حضرت کا بھید تو مین نہین ظاہر کر سکتی پھر جب حضرت کا انتقال ہوا تو مینے فاطمہ زہرا رضہ سے کہا کہ میرا حق جو تمپر ہی اوسکی مین تمکو قسم دیتی ہون کہ اوس سرگوشی کا حال مجسے بتلاؤ فاطمہ زہرا نے کہا ہان اب تو کچھ مضایقہ نہین اول بار جو حضرت نے مجسے سرگوشی کی تھی تو یہ فرمایا تھا کہ ہر سال مجسے جبرئیل ایکبار قرآن کا دور کرتے تھے اور اب کی سال دو بار دور کیا سو مجکو معلوم ہوتا ہی کہ میری موت قریب ہی اسواسطے مین رونے لگی تھی پھر دوسری بار حضرت نے میرے کان مین کہا کہ میرے بعد میرے اہل بیت سے تو ہی پہلے مریگی خدا سے ڈرتی رہیو اور صبر کیجیو مین تیرا بہتر پیشوا ہون اور کیا تو اس سے راضی نہین ہوتی کہ بہشتی عورتون کی سردار ہووے یا یون فرمایا کہ مسلمانون کی عورتون کی سردار ہووے اس حدیث سے بڑی عمدہ فضیلت فاطمہ زہرا کی ثابت ہوئی

فضیلت فاطمہ زہرا علیہا السلام

۱۴۰۸ ق اِبْنُ عُمَرَ اَلَا تَسْمَعُوْنَ اَنَّ اللّٰهَ لَا يُعَذِّبُ بِدَمْعِ الْعَيْنِ وَلَا بِحُزْنِ الْقَلْبِ وَلٰكِنْ يُّعَذِّبُ بِهٰذَا اَوْ يَرْحَمُ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تم نہین سنتے ہو کہ البتہ خدا آنکھ کے آنسو سے اور دل کے غم سے عذاب نہین کرتا لیکن عذاب تو اسکے سبب سے یعنی زبان سے کرتا ہی یا رحم کرتا ہی ف مصابیح مین عبد اللہ بن عمر رضہ سے روایت ہی کہ سعد بن عبادہ بیمار تھے

حضرتؐ اونکی عیادت کو گئے اور حضرتؐ کے ساتھ عبد الرحمن بن عوف اور سعد بن ابی وقاص اور عبد اللہ بن مسعود تھے حضرتؐ جب
وہان پہونچے تو دیکھا کہ سعد بن عبادہ غش مین بیہوش پڑے ہین پوچھا کہ کیا یہ مرگیا لوگون نے کہا کہ غش مین ہی تو حضرتؐ روئے
اور لوگ بھی حضرتؐ کا رونا دیکھکر روئے پھر حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی دل مین غم کرنا اور صرف آنسو سے رونا درست ہی اور زبان
سے نوحہ کرنا اور واویلا کہنا غضب الہی کا سبب ہی اور اگر زبان سے انا للہ وانا الیہ راجعون کہے تو رحمت الہی کا سبب ہی

۱۴۰۹ خ ابو ھریرۃ الا تعجبون کیف یصرف اللہ عنی شتم قریش و لعنھم یشتمون مذمما و یلعنون مذمما و انا محمد بخاری مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کیا تمکو تعجب نہین آتا کہ کیونکر حق تعالی میری
طرف سے قریش کی گالی اور لعنت کو پھیرتا ہی دی گالی دیتے ہین مذمم کو اور لعنت کرتے ہین مذمم کو اور مین تو محمد ہون **ف** محمد کے معنی
سراہا نہایت تعریف والا اور مذمم کے معنی اوتارا برائی والا سو قریش عداوت کے سبب سے حضرتؐ کو محمد نکہتے تھے مذمم کہتے تھے اور بدگوئی کرتے تھے
سو حضرتؐ نے اصحاب کو یہ احسان الہی جتایا کہ دیکھو کس تدبیر سے خدا نے مجکو اونکی بدگوئی سے بچایا کہ وی تو مذمم کو بد کہتے ہین تو مجکو کیا
میرا نام تو حقیقت مین محمد ہی

۱۴۱۰ م حذیفۃ بن الیمان الا رجل یاتینا بخبر القوم جعلہ اللہ معی یوم القیمۃ قالھا ثلثا لیلۃ الاحزاب مسلم مین حذیفہ بن یمان رضؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کیا ایسا کوئی مرد نہین جو
ہمکو قوم کفار کی خبر لادیوے خدا اوسکو قیامت مین میرے ساتھ کرے یہ حضرتؐ نے تین بار جنگ احزاب کی رات مین فرمایا
ف جنگ احزاب یعنی جنگ خندق مین قریش وغیرہ کفار نے ہجوم کرکے مدینہ گھیر اتھا سو ایک رات نہایت سرد ہوا چلی شدت
سردی سے کسیکو ہلنے کی طاقت نہ تھی اوس وقت حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی کہ کوئی کافرون کی خبر لاوے تو یہ عالی درجہ پاوے حذیفہ
سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے تین بار یہ فرمایا لیکن کسیکو جراُت نہوئی پھر حضرتؐ نے مجسے فرمایا کہ ای حذیفہ تو اوٹھ اور اونکی خبر لا تو مجکو
اب کچھ عذر نرہا اسواسطے کہ میرا نام لیا نخواہ مجکو جانا پڑا اور حضرتؐ نے فرمایا کہ چپکے خبر لا وہان کسیکو نچھیڑ تو جب مین حضرتؐ کے
پاس سے چلا تو مجکو ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے کہ مین حمام مین ہون جب مین وہان پونہچا تو مینے ابو سفیان کو دیکھا کہ آگ سے
اپنی پیٹھ سینکتا ہی مینے چاہا کہ ایک تیر اوسکو مارون لیکن حضرتؐ کی بات یاد کرکے مین رک رہا پھر مین پلٹ آیا اور حضرتؐ کو
اونکی خبر پونہچائی تو حضرتؐ نے اپنا کملی جسپر نماز پڑھتے تھے مجکو اوڑھایا مین گرمی پاکر صبح تک سو گیا جب صبح ہوئی تو حضرتؐ
نے فرمایا کہ اوٹھ ای بڑے سونے والے اس حدیث سے حذیفہ کی عمدہ فضیلت ثابت ہوئی

۱۴۱۱ م جابر الا لا یبیتن رجل عند امراۃ ثیب الا ان یکون ناکحا او ذا محرم مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خبردار
ہو کہ مرد رات کو اوس عورت پاس نرہے جو کواری نہین مگر یہ کہ اوسکا خاوند ہو یا رشتے دار محرم ہو **ف** بیگانی عورت پاس مرد
کو رہنا اور خلوت کرنا حرام ہی خواہ رات ہو خواہ دن کواری عورت ہو یا بیاہی یا بیوہ لیکن اس حدیث مین کواری عورت
پاس رہنے سے صاف منع نہین فرمایا اسواسطے کہ اکثر عادت یون ہی کہ کواری پاس اجنبی مرد نہین رہتا

۱۴۱۲ خ ابن عمر الا من کان حالفا فلا یحلف الا باللہ بخاری مین عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خبردار ہو کہ جو قسم کھایا چاہے
تو سوائے خدا کے کسیکی قسم نکھاوے **ف** حالت کفر مین عادت تھی کہ بتون کی اور اپنے باپ دادون کی قسم کھاتے تھے
سو اوسکو منع فرمایا اسواسطے کہ قسم اوسکے نام کی چاہیے جو سبکا مالک ہو مخلوق کی قسم کھانا درست نہین

۱۴۱۳ م جندب بن

عَبِيدِ اللّٰهِ اَلَا وَاِنَّ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ كَانُوْا يَتَّخِذُوْنَ قُبُوْرَ اَنْبِيَآئِهِمْ وَصَالِحِيْهِمْ مَسَاجِدَ اَلَا فَلَا تَتَّخِذُوا الْقُبُوْرَ مَسَاجِدَ اِنِّيْ اَنْهَاكُمْ عَنْ ذٰلِكَ مسلم مین جندب بن عبد اللہ رضؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خبردار ہو کہ جو لوگ تمسے پہلے تھے تو وی اپنے پیغمبرون اور اولیا کی قبرون کو مسجدین بناتے تھے خبردار ہو جاؤ سو تم قبرون کو مسجدین بناؤ مین تمکو اس سے منع کرتا ہون **ف** قبرستان مین نماز پڑھنا اسواسطے منع ہی کہ اہمین شبہ پڑتا ہی کہ غیر خدا کی عبادت ہوتی ہی بلکہ اول شرک عالم مین اسی طرح رائج ہوا اسواسطے حضرتؐ نے بتاکید تمام اسکو منع کیا معلوم ہوا کہ قبرون کو سجدہ کرنا حرام ہی اور اگر عبادت کی نیت ہی تو صاف کفر ہی

بیان وکر سجدہ قبور

فصل اس فصل مین وی حدیثین ہین جنکے سرے پر امر ہی **ق** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو اَلَمْ اُخْبَرْ اَنَّكَ تَصُوْمُ وَلَا تُفْطِرُ وَتُصَلِّي اللَّيْلَ فَلَا تَفْعَلْ فَاِنَّ لِعَيْنَيْكَ حَظًّا وَّلِنَفْسِكَ حَظًّا وَّلِاَهْلِكَ حَظًّا فَصُمْ وَاَفْطِرْ وَصَلِّ وَنَمْ وَصُمْ مِنْ كُلِّ عَشَرَةِ اَيَّامٍ يَوْمًا وَّلَكَ اَجْرُ تِسْعَةٍ وَّيُرْوٰى فَاِنَّكَ اِذَا فَعَلْتَ ذٰلِكَ هَجَمَتْ عَيْنَاكَ وَنَفِهَتْ نَفْسُكَ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمرو رضؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے مجھسے فرمایا کیا مجکو خبر نہین ہوئی کہ تو روزہ رکھا کرتا ہی اور افطار نہین کرتا اور رات بھر نماز پڑھا کرتا ہی سو ایسا نکیا کر اسواسطے کہ تیری دونون آنکھون کا حصہ ہی یعنی حق ہی اور تیری جان کا حصہ ہی اور تیری جورو کا حصہ ہی سو روزہ رکھ اور کبھی نرکھ اور رات کو نماز پڑھ اور سویا بھی کر اور روزہ رکھا کر ہر ایک دس روز مین ایک دن کا اور تجکو اوس دن کے سوا نو دن کا ثواب ملیگا اور دوسری روایت یون ہی کہ البتہ جو تو یون ہین کریگا تو دونون تیری آنکھین ناتوانی سے اندر گھس جاوینگی اور ضعیف ہو جاویگی تیری جان **ف** عبد اللہ بن عمرو رضؓ اس حدیث کے راوی نہایت عابد مرد تھے اونھون نے نکاح کیا تھا شب و روز عبادت مین مشغول رہتے جورو سے خبر نہوتے ایک روز عمرو بن عاص عبد اللہ کے باپ گھر مین آئے تو بہو کو دیکھا کہ پرانے میلے کپڑے پہنے ہی اسکا سبب پوچھا اوس عورت نے کہا کہ میرا خاوند مجھسے خبر نہین ہوتا شب و روز عبادت مین مشغول رہتا ہی تو اونکے باپ نے عبد اللہ کی شکایت حضرتؐ سے کی تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی تو ایسی عبادت کرتا ہی کہ اپنی جان اور اپنی جورو کا حق ضائع کرتا ہی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عبادت مین اعتدال اور توسط خدا کو پسند ہی نہ اتنی افراط جسکے اور حقوق ضائع ہون نہ اتنی تفریط اچھی کہ جانور کی طرح جماع اور خواب و خور مین مشغول ہو کر عبادت سے غافل رہے

۱۴۱۴

م عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ اَلَمْ تَرَ اٰيَاتٍ اُنْزِلَتْ هٰذِهِ اللَّيْلَةَ لَمْ يُرَ مِثْلُهُنَّ قَطُّ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ مسلم مین عقبہ بن عامر رضؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کیا تو نے نہین دیکھا ان آیتون کو جو اس رات کو اوترین اونکے برابر کسی نے کبھی نہین دیکھین یعنی قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس **ف** لبید بن عاصم یہودی نے حضرتؐ پر جادو کیا تھا بال مین گیارہ گرہین دی تھین جب قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس کی گیارہ آیتین اوترین تو گیارہ گرہین کھل گئین حضرتؐ کو صحت حاصل ہوئی یہ جو فرمایا کہ انکے برابر کوئی آیت نہین یعنی دفع سحر اور حفظ بلیات کے واسطے یے دونون سورتین بے نظیر ہین

۱۴۱۵

م اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَلَمْ تَرَوُا الْاِنْسَانَ اِذَا مَاتَ شَخَصَ بَصَرُهٗ قَالُوْا بَلٰى قَالَ فَذٰلِكَ حِيْنَ يَتْبَعُ بَصَرُهٗ نَفْسَهٗ مسلم مین ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا تم کیا نہین دیکھتے ہو آدمی کو جب مرجاتا ہی تو اوسکی آنکھ اوپر کی طرف کھلی رہجاتی ہی لوگون نے کہا کیون نہین حضرتؐ نے فرمایا سو وہ اوسوقت ہوتا ہی جب کہ اوسکی بینائی جان کی پیروی کرتی ہی **ف** یعنی جان کے ساتھ بینائی بھی نکل جاتی ہی یہ سبب ہی آنکھ کے کھلے رہنے کا **ق** عَائِشَةُ اَلَمْ تَرَيْ اَنَّ قَوْمَكِ حِيْنَ

۱۴۱۶

۱۴۱۷

بَنَوُا الْكَعْبَةَ اقْتَصَرُوْا عَنْ قَوَاعِدِ اِبْرَاهِيْمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَا تَرُدُّهَا عَلٰى قَوَاعِدِ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ
لَوْلَا حِدْثَانُ قَوْمِكِ بِالْكُفْرِ لَفَعَلْتُ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رضؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے مجھسے فرمایا کہ
تونے نہین دیکھا کہ تیری قوم یعنی قریش نے جب کہ کعبہ بنایا تو اونھون نے ابراہیم کی بنیادون سے کم کردیا تو مینے کہا یا رسول اللہ
آپ اوسکو پھر کے بنائیے ابراہیم کی بنیاد پر حضرتؐ نے فرمایا کہ اگر تیری قوم کے کفر کا زمانہ قریب نہوتا تو مین یون ہی کرتا **ف**
کفر کے زمانے مین کفار قریش نے کعبہ بنایا تھا تو خرچ کی کمی سے حضرت ابراہیم کی قدیم بنیاد سے شمال کی طرف جدھر حطیم ہی
سات ہاتھ کم کردیا حضرتؐ نے اوسکو دوبارہ اسواسطے نہ بنایا کہ قریش نومسلم تھے اونکو رنج ہوتا کہ پیغمبر نے ہماری بنائی
عمارت کو مٹایا شاید اسلام سے پھر جاتے **ق** اَبُوْ بَكْرٍ اَلَمْ يَأْنِ لِلرَّحِيْلِ **قَالَهُ** لَهٗ بَعْدَ خُرُوْجِهٖ اِلَى الْمَدِيْنَةِ ١٤١٨
بخاری اور مسلم مین ابوبکر صدیق رضؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کیا ابھی کوچ کا وقت نہین آیا یہ حضرتؐ نے صدیق اکبر
رضؓ سے کہا اپنے نکلنے کے بعد مدینے کی طرف **ف** حضرتؐ نے جب مکے سے ہجرت کا ارادہ کیا تو تین دن غار مین پوشیدہ رہے
چوتھی شب مدینے کی طرف روانہ ہوے تمام رات چلے جب دن چڑھا اور گرمی ہوئی تو حضرتؐ کو صدیق نے ایک پتھر کے
سایے تلے سلایا جب حضرت جاگے تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ سفر مین رفیق سے صلاح مشورہ ضرور چاہیے

فصل اس فصل مین وہی حدیثین ہین جنکے سرے پر اَفَلَا ہی **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَفَلَا اُعَلِّمُكُمْ شَيْئًا تُدْرِكُوْنَ ١٤١٩
بِهٖ مَنْ سَبَقَكُمْ وَتَسْبِقُوْنَ بِهٖ مَنْ بَعْدَكُمْ وَلَا يَكُوْنُ اَحَدٌ اَفْضَلَ مِنْكُمْ اِلَّا مَنْ صَنَعَ مِثْلَ مَا صَنَعْتُمْ
قَالُوْا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ تُسَبِّحُوْنَ وَتُكَبِّرُوْنَ وَتَحْمَدُوْنَ دُبُرَ كُلِّ صَلٰوةٍ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ مَرَّةً
بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کیا مین تمکو وہ چیز نہ بتلاؤن جس سے تم اپنی اگلی استون کے مرتبے پاجاؤ
اور اپنے پچھلے لوگون سے بڑھ جاؤ اور نہو کوئی تمسے بہتر مگر وہی شخص جو کرے جیسا تمنے کیا اصحاب نے کہا ہان
یا رسول اللہ ایسی چیز ضرور بتلائیے حضرتؐ نے فرمایا کہ سبحان اللہ کہو اور الحمد للہ کہو اور اللہ اکبر کہو ہر ایک نماز کے پیچھے
تینتیس تینتیس بار **ف** محتاج اصحاب نے حضرتؐ سے کہا کہ یا حضرت جو ہم عبادت کرتے ہین مالدار لوگ بھی وہی کرتے ہین لیکن
وہ ہمسے بڑھ گئے زکوۃ اور خیرات دیتے ہین اور یہ ہمسے نہین ہوسکتا تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی **ق** عَائِشَةُ اَفَلَا ١٤٢٠
اَكُوْنُ عَبْدًا شَكُوْرًا **قَالَهُ** حِيْنَ قِيْلَ لَهٗ اَتَكَلَّفُ هٰذَا وَقَدْ غُفِرَ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ
بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رضؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کیا مین شکرگزار بندہ نہ بنون یہ حضرتؐ نے فرمایا جب کہ حضرتؐ سے لوگون
نے کہا آپ کیون اتنی تکلیف اوٹھاتے ہین اور حال تو یہ ہی کہ البتہ آپ کی تو اگلی پچھلی بھول چوک سب معاف ہوگئی ہی **ف** حضرتؐ
شب خیزی اور تہجد کی نماز اتنی کثرت سے کرتے تھے کہ آپ کے قدم ورم کر گئے تب اصحاب نے عرض کی کہ آپ کس واسطے اتنی مشقت اور تکلیف
اوٹھاتے ہین آپ کی بھول چوک کی مغفرت کا خدا نے قرآن مین وعدہ کیا ہی تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی یہ میری عبادت گناہ ہی بخشانے
کے واسطے نہین ہی اپنے رب کے احسان کا شکر ادا کرتا ہون کہ میری مغفرت کا وعدہ کیا مجھکو افضل الانبیا کیا بندگی کی مجھکو
توفیق دی معلوم ہوا کہ بندہ کسی طرح خدا کی بندگی سے بے حاجت نہین ہوسکتا اگر مغفرت ہوئی تو اوسکی شکرگزاری واجب ہی لوگ
یہ جو بعضے جاہل فقیر کہتے ہین کہ جب آدمی کامل ہوگیا اور خدا رسیدہ ہوا تو اوسکو عبادت کی کچھ حاجت نہین آنحضرتؐ سے صحابہ معلوم

کہ یہ نہایت غلط بات ہی اسواسطے کہ حضرتؐ سے زیادہ خدا رسیدہ کون ہی جسکو عبادت کی حاجت نہو ۱۴۲۱ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ اَبِي طَالِبٍ اَفَلَا تَتَّقِي اللّٰهَ فِي هٰذِهِ الْبَهِيمَةِ الَّتِي مَلَّكَكَ اللّٰهُ اِيَّاهَا فَاِنَّهُ يَشْكُو اِلَيَّ اَنَّكَ تُجِيعُهُ وَتُدْئِبُهُ **قَالَهُ** لِرَجُلٍ مِنَ الْاَنْصَارِ حِيْنَ دَخَلَ حَائِطَهُ فَاِذَا فِيهِ جَمَلٌ فَلَمَّا رَاٰهُ جَرْجَرَ وَذَرَفَتْ عَيْنَاهُ مسلم مین عبداللہ بن جعفر بن ابی طالب رضہ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا تو کیا خدا سے نہین ڈرتا اس جانور یعنی اونٹ کے مقدمے مین جسکو خدا نے تیری ملکیت مین دیا ہی سو البتہ وہ اونٹ تو مجھسے گلہ کرتا ہی کہ تو اوسکو بھوکھا رکھتا ہی اور ہمیشہ اوس سے محنت لیتا یہ حضرتؐ نے ایک انصاری مرد سے کہا جب حضرتؐ اوسکے احاطے والے باغ مین گئے تو وہان ایک اونٹ تھا جب وس اونٹ نے حضرتؐ کو دیکھا تو اوسنے آواز کی اور اوسکی دونون آنکھون سے آنسو بہے **ف** جب اونٹ رویا تو حضرتؐ نے مہر سے اوسپر ہاتھ پھیرا اور پوچھا کہ یہ کسکا اونٹ ہی تب انصاری نے کہا کہ میرا ہی تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یہ حدیث معجزہ ہی کہ جانور بھی حضرت کو پہچانتے تھے

۱۴۲۲ معلوم ہوا کہ بے زبان جانورون پر بھی شفقت اور رحم کرنا واجب ہی جو رحم نکرے وہ گنہگار ہی عذاب کے لائق **ق** اَنَسٌ اَفَلَا تَخْرُجُوْنَ مَعَ رَاعِيْنَا فِي اِبِلِهٖ فَتُصِيْبُوْنَ مِنْ اَبْوَالِهَا وَاَلْبَانِهَا **قَالَهُ** لِنَفَرٍ مِنْ عُكْلٍ اَوْ عُرَيْنَةَ بخاری اور مسلم مین انس رضہ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کیا تم باہر نہین نکلتے ہمارے چرانے والے کے ساتھ اوسکے اونٹون مین تو پاؤ اونکے پیشاب اور دودھ کو یہ حضرتؐ نے قوم عکل یا قوم عرینہ کے چند لوگون سے فرمایا **ف** آٹھ آدمی اوس قوم کے مدینے مین بیمار ہوئے اونکو جلندر تھا حضرتؐ کے اونٹ چرائی پر مدینے سے باہر تھے اونکو وہان چرانے والے کے ساتھ بھیجا جب وے اونٹون کا پیشاب اور دودھ پیکر چنگے ہوئے تو چرانے والے کو مار کے اونٹون کو لیچلے پھر حضرتؐ پاس پکڑے آئے حضرتؐ نے اونکے ہاتھ پانون کٹوائے اور آنکھون مین سلائیان پھروائین اور اونکو میدان مین ڈال دیا کہ پیاس کے مارے مر گئے

۱۴۲۳ **فصل** اس فصل مین وہ حدیثین ہین جنکے سرے پر ہمزہ اور واو ہی **ق** اَلَيْسَ الَّذِي اَمْشَاهُ عَلٰى رِجْلَيْهِ فِي الدُّنْيَا قَادِرًا عَلٰى اَنْ يُمْشِيَهُ عَلٰى وَجْهِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بخاری اور مسلم مین انس رضہ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا جسنے اوسکو دنیا مین اوسکے دونون پانون پر چلایا کیا وہ قادر نہین اسپر کہ قیامت کے دن اوسکو اوسکے مونہہ کے بل چلاوے **ف** ایک شخص نے حضرتؐ سے پوچھا کہ قرآن مین خدا فرماتا ہی کہ قیامت مین کافر مونہہ کے بل چلینگے یہ کس طرح سے ہوسکیگا تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی جسنے پانون مین چلنے کی طاقت دی مونہہ مین بھی دے سکتا ہی یعنی خدا کے آگے سب مشکل چیزین آسان ہین

۱۴۲۴ **ق** اَنَسٌ اَلَيْسَ يَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّي رَسُوْلُ اللّٰهِ يَعْنِي مَالِكَ بْنَ الدُّخْشُمِ قَالُوْا اِنَّهٗ يَقُوْلُ ذٰلِكَ وَمَا هُوَ فِي قَلْبِهٖ قَالَ لَا يَشْهَدُ اَحَدٌ اَنَّهٗ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّي رَسُوْلُ اللّٰهِ فَيَدْخُلَ النَّارَ اَوْ تَطْعَمَهٗ بخاری اور مسلم مین انس رضہ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کیا وہ اسکی گواہی نہین دیتا کہ سوائے خدا کے کوئی معبود برحق نہین اور اسکی کہ مین خدا کا رسول ہون مراد اس سے مالک بن دخشم ہی اصحاب نے کہا وہ تو یہ کہتا ہی لیکن اوسکے دل مین اسکا اعتقاد نہین یعنی منافق ہی حضرتؐ نے فرمایا کہ کوئی ایسا نہین جو لا اله الا الله محمد رسول الله کی گواہی دیوے پھر دوزخ مین پیٹھے یا یون فرمایا کہ اوسکو دوزخ کھاوے **ف** حضرتؐ کے اصحاب منافقون کا ذکر کرتے تھے مگر زیادہ تر نفاق کی نسبت مالک بن دخشم کی طرف کی تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی جسنے توحید اور رسالت کی گواہی دی وہ بہشتی مسلمان ہی اور اگر اوسکے دل مین اسکا اعتقاد نہوگا تو خدا اوسکو سمجھ لیگا ہمکو اوسکی تفتیش کچھ ضرور نہین ہمکو ظاہر کا حکم ہی

۱۴۲۵ **م** اَبُوْ ذَرٍّ اَوَلَيْسَ قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لَكُمْ مَا تَصَدَّقُوْنَ اِنَّ بِكُلِّ تَسْبِيْحَةٍ

صَدَقَةٌ وَّبِكُلِّ تَكْبِيْرَةٍ صَدَقَةً وَّبِكُلِّ تَحْمِيْدَةٍ صَدَقَةٌ وَّبِكُلِّ تَهْلِيْلَةٍ صَدَقَةٌ وَّاَمْرٌ بِمَعْرُوْفٍ
صَدَقَةٌ وَّنَهْيٌ عَنْ مُنْكَرٍ صَدَقَةٌ وَّفِيْ بُضْعِ اَحَدِكُمْ صَدَقَةٌ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيَأْتِيْ اَحَدُنَا شَهْوَتَهٗ وَ
يَكُوْنُ لَهٗ فِيْهَا اَجْرٌ قَالَ اَرَاَيْتُمْ لَوْ وَضَعَهَا فِيْ حَرَامٍ لَكَانَ عَلَيْهِ فِيْهَا وِزْرٌ فَكَذٰلِكَ اِذَا وَضَعَهَا
فِي الْحَلَالِ كَانَ لَهٗ اَجْرٌ **وقال له** لِنَاسٍ مِّنْ اَصْحَابِهٖ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ذَهَبَ اَهْلُ الدُّثُوْرِ
بِالْاُجُوْرِ يُصَلُّوْنَ كَمَا نُصَلِّيْ وَيَصُوْمُوْنَ كَمَا نَصُوْمُ وَيَتَصَدَّقُوْنَ بِفُضُوْلِ اَمْوَالِهِمْ مسلم مین ابوذر
رضہ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ کیا خدا نے تمکو وہ نہین دیا جسکا تم صدقہ دو البتہ ہر ایکبار سبحان اللہ کہنا صدقہ ہی
اور ہر ایکبار اللہ اکبر کہنا صدقہ ہی اور ہر ایکبار الحمد للہ کہنا صدقہ ہی اور ہر ایکبار لا الٰہ الا اللہ کہنا صدقہ ہی اور نیک بات
بتلانا صدقہ ہی اور برے کام سے روکنا صدقہ ہی اور تمھارے جماع کرنے مین صدقہ ہی اصحاب نے کہا یا رسول اللہ کیا ہم مین
سے کوئی تو اپنی شہوت کا کام کرے اور اوسمین بھی اوسکو ثواب ہوگا یعنی اپنی لذت مین ثواب ہونے کی کیا وجہ ثواب تو
عبادت مین ہوتا ہی حضرت صلعم نے فرمایا بھلا بتلاؤ تو کہ اگر اپنی شہوت کو حرام مین رکھے یعنی زنا کرے تو البتہ اوسپر عذاب ہوگا
تو اسی طرح جب اوس شہوت کو حلال مین رکھا تو اوسکو ثواب ہوگا یعنی ثواب شہوت پر نہین بلکہ خدا کی اطاعت پر ہی کہ اوسنے اپنی
شہوت کو حرام سے روکا حلال مین صرف کیا یہ حضرت صلعم نے اپنے چند اصحاب سے کہا جنھون نے کہا تھا کہ یا رسول اللہ مالدار لوگ تو ثواب لیگئے
وی نماز پڑھتے ہین جیسے ہم پڑھتے ہین اور روزہ رکھتے ہین جیسے ہم رکھتے ہین اور اپنی حاجت سے زیادہ مالون کو صدقہ دیتے خدا کی راہ مین
خرچ کرتے ہین **ف** یعنی صدقے اور خیرات کا ثواب صرف مال ہی پر موقوف نہین کہ تمکو افسوس آوے بلکہ ہر ایک نیک عمل مین خیرات کا
ثواب حاصل ہی یہان تک کہ جماع مین بھی ثواب ہی جماع مین ثواب اوسی وقت ہی جب نیت بخیر کرے یعنی حکم خدا جان کے کرے نیک اولاد
کی اوس سے امید رکھے **ھ** اَبُوْ سَعِيْدٍ اَوَكُلَّمَا انْطَلَقْنَا غُزَاةً فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ تَخَلَّفَ رَجُلٌ فِيْ عِيَالِنَا لَهٗ نَبِيْبٌ   ۱۴۲۶
كَنَبِيْبِ التَّيْسِ عَلَيَّ اَنْ لَّا اُوْتٰى بِرَجُلٍ فَعَلَ ذٰلِكَ اِلَّا نَكَّلْتُ بِهٖ مسلم مین ابو سعید رضہ سے روایت ہی کہ حضرت
نے فرمایا کہ کیا ہم جب جاوین خدا کی راہ مین غازی ہوکر تو رہ جایا کریگا کوئی مرد ہم مسلمانون کے جورولڑکون مین اوسکی آواز ہی
جیسے بکرے کی آواز جماع کے وقت مجھپر یہ بات لازم ہوئی کہ جو مرد ایسا میرے پاس لایا جاویگا جسنے یہ کیا تو مین اسکے سبب سے
ضرور اوسپر عذاب کرونگا اور ایسی سزا دونگا کہ لوگون مین عبرت ہو جاوے **ف** بعضے لوگ جماع کے شوق سے جورو کی محبت سے
حضرت کے ساتھ جہاد مین نہ شریک ہوئے تھے تب حضرت صلعم نے یہ حدیث فرمائی اور بعضی روایت مین یون آیا ہی کہ جب ماعز نے زنا کا
اقرار کیا حضرت صلعم نے اوسکی سنگساری کا حکم کیا پھر خطبے مین یہ حدیث فرمائی یعنی جہاد مین نہ جانا اور گھر رہنے کا یہی انجام ہی کہ
لوگ زنا مین گرفتار ہوتے ہین اور یہ جو فرمایا کہ اوسکی آواز جیسے بکرے کی تو حقارت کے واسطے اور اسواسطے کہ بکرا اکثر جماع
مین مشغول رہتا ہی **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَوَلِكُلِّكُمْ ثَوْبَانِ **وقال له** لِسَائِلٍ سَاَلَهٗ عَنِ الصَّلٰوةِ فِيْ ثَوْبٍ   ۱۴۲۷
وَّاحِدٍ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ کیا تم لوگون مین ہر ایک کے پاس دو دو کپڑے ہین
یہ حضرت صلعم نے اوس شخص سے کہا جسنے ایک کپڑے مین نماز پڑھنے کو پوچھا **ف** یعنی اگر ایک کپڑے مین نماز درست نہو تو بڑی خرابی
مین اکثر لوگون کی نماز نہو کس واسطے کہ تم عرب لوگون مین ہر ایک کے پاس تو دو دو کپڑے نہین ہوتے **م** عَائِشَةُ اَوَمَا شَعَرْتِ   ۱۴۲۸

اِنِّیْ اَمَرْتُ النَّاسَ بِاَمْرٍ فَاِذَا هُمْ يَتَرَدَّدُوْنَ ق وَلَوْ اَنِّیْ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ اَمْرِیْ مَا اسْتَدْبَرْتُ مَا سُقْتُ الْهَدْیَ
مَعِیْ حَتّٰی اَشْتَرِيَهٗ ثُمَّ اُحِلُّ كَمَا حَلُّوْا مسلم مین حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تو نے نجانا کہ مینے لوگون کو
ایک کام کا حکم کیا سو وی تو تردد کرتے ہین یعنی اوسپر عمل نہین کرتے یہان تک تو صرف مسلم کی روایت ہی اگلی روایت بخاری اور مسلم
دونون کی ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر مین اپنا حال آگے سے جانتا جو پیچھے جانا تو قربانی کو اپنے ساتھ نہ ہانک لاتا یہان تک کہ مکے
مین مول لیتا تو مین بھی احرام اوتارتا جیسا لوگون نے اوتارا ف حضرت نے حجۃ الوداع مین حج کی نیت سے احرام باندھا اور قربانی ساتھ
جب مکے مین پہونچے تو حکم کیا کہ جسکے ساتھ قربانی نہو وہ اپنا احرام اوتارے حج کے موسم مین پھر احرام باندھے تو صحابہ کو احرام اوتارنے مین تردد تھا اسواسطے
کہ حضرت نے احرام نہ اوتارا تھا سو فرمایا کہ مین قربانی ساتھ لانے سے ناچار ہو گیا اگر مین یہ حال جانتا تو مکے مین قربانی خرید کرتا جیسے کہ تم نے احرام اوتارا مین بھی اوتارتا

۱۴۲۹ **فصل** اس فصل مین وی حدیثین ہین جنکے سرے پر اما ہی ق جَابِرٌ اَمَا اِنَّكَ قَادِمٌ فَاِذَا قَدِمْتَ فَالْكَيْسَ الْكَيْسَ
قال له بخاری اور مسلم مین جابر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا خبردار ہو جا کہ البتہ تو اپنے گھر مین آنے والا ہی تو جب تو اپنے
گھر مین آیو تو ہوشیاری کیجیو ہوشیاری کیجیو حضرت نے جابر سے فرمایا ف جابر رضہ سے روایت ہی کہ مین تازہ نکاح کرکے جہاد
مین حضرت کے ساتھ گیا تھا جب ہم وہان سے پھرے اور مدینے کے قریب پہونچے تو حضرت نے پوچھا کہ کیا تو نے نکاح کیا ہی مینے کہا ہان تب
حضرت نے یہ حدیث فرمائی کہ ہوشیاری کیجیو یعنی جماع کر لڑکے حاصل کرنے کے واسطے ہی فقط آب ریزی منظور نرکھنا اور تو سفر سے آتا ہی

۱۴۳۰ کہ اسسے جلدی نکر تا کہ ناتوانی ہوگی اور اگر عورت کو حیض ہے سکے دنون تو صبر کر تا کہ وہ پاک ہو جاوے شتابی نکیجیو ق مَيْمُوْنَةُ بِنْتُ الْحَارِثِ
اَمَا اِنَّكِ لَوْ اَعْطَيْتِهَا اَخْوَالَكِ كَانَ اَعْظَمَ لِاَجْرِكِ قال لها لما اعتقت وليدة بخاری اور مسلم مین
حضرت میمونہ بنت حارث سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خبردار ہو اگر اوس لونڈی کو اپنے ماموون کو دیتی تو تیرا ثواب
اسمین بہت بڑا ہوتا یہ حضرت نے حضرت میمونہ سے فرمایا جب کہ اونھون نے ایک لونڈی آزاد کی ف حضرت میمونہ حضرت
کی بی بی تھین اونھون نے ایک لونڈی بدون حضرت کے پوچھے آزاد کی رات کو یہ حال حضرت سے کہا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی

۱۴۳۱ معلوم ہوا کہ صلہ رحم کا ثواب یعنی برادر پروری کا آزاد کرنے سے زیادہ تر ہی ما ابو قتادة اَمَا اِنَّهٗ لَيْسَ فِی النَّوْمِ تَفْرِيْطٌ
اِنَّمَا التَّفْرِيْطُ عَلٰی مَنْ لَّمْ يُصَلِّ الصَّلٰوةَ حَتّٰی يَجِيْءَ وَقْتُ الصَّلٰوةِ الْاُخْرٰی فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ فَلْيُصَلِّهَا حِيْنَ
يَنْتَبِهُ لَهَا فَاِذَا كَانَ الْغَدُ فَلْيُصَلِّهَا عِنْدَ وَقْتِهَا قال له غداة ليلة التعريس بعد ما صلى الفجر
مسلم مین ابو قتادہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خبردار ہو کہ ماجرا تو یون ہی کہ نیند مین کچھ تقصیر نہین تقصیر تو اوس شخص پر ہی
جو نماز نہ پڑھے یہان تک کہ دوسری نماز کا وقت آجاوے سو جو شخص کہ ایسا کرے یعنی سونے سے اوسکی نماز قضا ہو جاوے
تو قضا کی نماز پڑھے جس وقت کہ اوس سے آگاہ ہو پھر جب کل ہو تو کل کی نماز وقت پر پڑھے یعنی یون نکرے کہ اسوقت آج کی قضا پڑھے
کل کی ادا نماز بھی اوسی وقت پڑھے اس خیال سے کہ آج سے شاید وقت بدل گیا یہ حضرت نے لیلۃ التعریس کی صبح کو کہا نماز فجر کی قضا
پڑھنے کے بعد ف حضرت جہاد سے پھرے اور رات بھر چلے تھوڑی رات رہے سو گئے اور چند اصحاب کو چوکیدار مقرر کیا کہ نماز کے وقت
جگا دیوین ایسا اتفاق ہوا کہ سب سو گئے نماز فجر کی قضا ہو گئی دن چڑھے اول حضرت جاگے وہان سے آگے بڑھ کے قضا کی نماز پڑھی اصحاب

۱۴۳۲ نے کہا کہ اس ہماری تقصیر کا کیا کفارہ ہی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی ق ابن عباس اَمَا اِنَّهُمَا بَعْدَ مَا بَانَ وَمَا بَعْدَ بَانَ

فِي كَبِيْرٍ اَمَّا اَحَدُهُمَا فَكَانَ يَمْشِيْ بِالنَّمِيْمَةِ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَكَانَ لَا يَسْتَتِرُ مِنْ بَوْلِهٖ وَيُرْوٰى لَا يَسْتَنْزِهُ
بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عباس رضی سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ خبردار ہو کہ مقبران دونون پر عذاب ہوتا ہی اور انپر کسی
مشکل کام مین عذاب نہین ہوتا اون دو سے ایک تو چغلی کے واسطے آمد رفت کیا کرتا تھا اور دوسرا اپنے پیشاب سے کنارہ نکرتا تھا
اور دوسری روایت یون ہو کہ پیشاب سے طہارت نکرتا تھا ف حضرت دو قبرون پر گذرے اور ایک ٹہنی کھجور کی چیر دونون
قبرون پر گاڑدی اور فرمایا کہ جب تک تر رہین گی تو خدا کی تسبیح کرینگی اوسکی برکت سے انکے عذاب مین تخفیف ہوگی پھر یہ حدیث
فرمائی یعنی چغل خوری سے بچنا اور پیشاب آہستہ کرنا یا طہارت کرنا ایسے کام نہین جو آدمی پر مشکل ہون دوسری حدیث مین
آیا ہو کہ اکثر قبر کا عذاب پیشاب کی نجاست سے ہوتا ہو م اَبُوْ سَعِيْدٍ اَمَا اِنِّيْ لَمْ اَسْتَحْلِفْكُمْ تُهْمَةً لَّكُمْ وَلٰكِنَّهٗ
اَتَانِيْ جِبْرَئِيْلُ فَاَخْبَرَنِيْ اَنَّ اللّٰهَ يُبَاهِيْ بِكُمُ الْمَلٰٓئِكَةَ قَالَهٗ حِيْنَ خَرَجَ عَلٰى حَلْقَةٍ مِّنْ اَصْحَابِهٖ
فَقَالَ مَا اَجْلَسَكُمْ قَالُوْا اَجْلَسَنَا نَذْكُرُ اللّٰهَ وَنَحْمَدُهٗ عَلٰى مَا هَدَانَا لِلْاِسْلَامِ وَمَنَّ بِهٖ عَلَيْنَا
قَالَ آللّٰهِ مَا اَجْلَسَكُمْ اِلَّا ذَاكَ قَالُوْا آللّٰهِ مَا اَجْلَسَنَا اِلَّا ذَاكَ مسلم مین ابو سعید رضی سے روایت ہو کہ
حضرت نے فرمایا خبردار ہو کہ مینے تمسے بدگمان ہو کر تمکو قسم نہین دلائی لیکن میرے پاس جبرئیل آیا اوسنے مجکو خبر دی کہ البتہ
خدا تمھارے سبب سے فرشتون سے فخر کرتا ہی یہ حضرت نے اوسوقت فرمایا جب کہ حضرت اپنے اصحاب کی محفل پر گذرے تو فرمایا
کہ کس چیز نے تمکو بٹھلایا اصحاب نے کہا ہم بیٹھے خدا کی یاد کرتے ہین اور اوسکی تعریف کرتے ہین کہ اوسنے ہمکو اسلام کی راہ
بتلائی اور اوسکے سبب سے ہمپر احسان کیا حضرت نے فرمایا تمکو خدا کی قسم ہو تمکو اسکے سوا اور کسی کام نے تو نہین بٹھلایا
اصحاب رضی نے کہا خدا کی قسم ہمکو سوا یاد الٰہی کے اور کسی کام نے نہین بٹھلایا ف معمول ہو کہ کمال خوشی مین کبھی اپنے دوستون سے
یقینی بات کو قسم دلا کر پوچھتے ہین تاکہ دوبارہ تازہ خوشی حاصل ہو اسی قسم کی حضرت نے اصحاب کو قسم دلائی پھر لطف
شفقت سے فرما بھی دیا کہ میرا قسم دلانا بدگمانی کے سبب سے نہین کہ اصحاب کو رنج نہو اور یہ جو فرمایا کہ ذاکرون پر فرشتون پر
خدا فخر کرتا ہی یعنی اونکی خوبی اور کثرت ثواب بیان کرتا ہو کہ باوجودیکہ بنی آدم شہوت اور غضب کے جال مین گرفتار ہین پھر بھی
میری یاد سے غافل نہین ہوتے اس حدیث سے ذکر کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی ق سَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ اَمَا تَرْضٰى
اَنْ تَكُوْنَ مِنِّيْ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُّوْسٰى غَيْرَ اَنَّهٗ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ قَالَهٗ لِعَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ
عِنْدَ خُرُوْجِهٖ اِلٰى غَزْوَةِ تَبُوْكَ بخاری اور مسلم مین سعد بن ابی وقاص رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تو اس سے
راضی نہین کہ تو ہووے میرے نزدیک بمنزلے ہارون کے موسی کے نزدیک مگر فرق اتنا ہی کہ میرے بعد کوئی پیغمبر نہین حضرت نے
علی مرتضی رضی سے فرمایا جنگ تبوک کے چلتے وقت ف منافقون نے طعنہ دیا تھا کہ علی کو حضرت اپنے ساتھ نہین لیے جاتے ذلیل
جانکے اونکو گھر مین چھوڑے جاتے ہین تب حضرت نے علی مرتضی کے دلاسے کے واسطے یہ حدیث فرمائی باقی بیان اس حدیث کا پانچوین باب
مین مفصل ہو چکا م عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّ الْاِسْلَامَ يَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهٗ وَاَنَّ الْهِجْرَةَ تَهْدِمُ
مَا كَانَ قَبْلَهَا وَاَنَّ الْحَجَّ يَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهٗ قَالَهٗ لَهٗ حِيْنَ قَبَضَ يَدَهٗ عَنِ الْبَيْعَةِ فَقَالَ
مَا لَكَ يَا عَمْرُو قَالَ اَرَدْتُ اَنْ اَشْتَرِطَ قَالَ تَشْتَرِطُ مَاذَا قَالَ اَنْ يُّغْفَرَ لِيْ مسلم مین

عمرو بن عاص رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تو نہین جانتا کہ بیشک اسلام اگلے گناہون کو ڈھادیتا ہی اور ہجرت اگلے
گناہون کو ڈھادیتی ہی اور حج اگلے گناہون کو ڈھاتا ہی یہ حضرت نے عمرو بن عاص رضی سے کہا جب کہ اونسے بیعت کرنے سے اپنا
ہاتھ کھینچ لیا تو حضرت نے فرمایا کہ ای عمرو تجکو کیا ہوا جو تونے بیعت کی عمرو نے کہا کہ مین چاہتا ہون کہ شرط کرون حضرت نے فرمایا کون سی
شرط کریگا اونسے کہا اپنی مغفرت کی شرط **ف** جب کافر مسلمان ہوا تو اوسکے سب گناہ خواہ ظلم خواہ کبیرہ خواہ صغیرہ معاف
ہوجاتے ہین اسلام کی برکت سے کسی چیز کا مواخذہ باقی نہین لیکن ہجرت اور حج سے صغیرہ گناہ معاف ہوتے ہین کبیرہ گناہ نہین معاف ہوتے
مگر بطریق خرق عادت ہرچند اس حدیث مین کچھ کبیرہ اور صغیرہ کی قید نہین لیکن شریعت کا قاعدہ یہی ہی کہ سولے اسلام کے اور عبادات سے
صرف صغیرہ معاف ہوتے ہین لیکن جلال الدین سیوطی نے بخاری کی شرح مین لکھا ہی کہ بعضی روایت مین آیا ہی کہ حج سے صغیرہ و کبیرہ

١٤٣٦ سب معاف ہوجاتے ہین و اللہ اعلم **م** اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَمَا لَوْ قُلْتَ حِيْنَ اَمْسَيْتَ اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ
مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ لَمْ تَضُرُّكَ **قَالَهُ** لِرَجُلٍ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا لَقِيْتُ مِنْ عَقْرَبٍ لَدَغَتْنِي الْبَارِحَةَ
مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا خبردار ہو کہ اگر تو شام کے وقت یون کہتا کہ اعوذ بکلمات اللہ التامات
من شر ما خلق یعنی مین پناہ مانگتا ہون خدا کے پورے تاثیر والے کلامون کے سبب تمام مخلوقات کے ضرر سے تو تجکو ضرر نکرتے
یہ حضرت نے اوس مرد سے کہا جسنے کہا تھا یا رسول اللہ کیا ہی تکلیف مجکو بچھو سے ہوئی کہ اوسنے مجکو رات کو کاٹا **ف**

١٤٣٧ معلوم ہوا کہ اس دعا مین دفع موذیات کی تاثیر ہی **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَمَا وَاَبِيْكَ لَتُنَبَّأَنَّهُ اَنْ تَصَدَّقَ وَاَنْتَ صَحِيْحٌ
شَحِيْحٌ تَخْشَى الْفَقْرَ وَتَأْمُلُ الْغِنٰى زَادَ مُسْلِمٌ وَتَأْمُلُ الْبَقَاءَ ثُمَّ اتَّفَقَا وَلَا تُمْهِلْ حَتّٰى اِذَا بَلَغَتِ
الْحُلْقُوْمَ قُلْتَ لِفُلَانٍ كَذَا وَلِفُلَانٍ كَذَا وَقَدْ كَانَ لِفُلَانٍ تَفَرَّدَ مُسْلِمٌ بِقَوْلِهٖ اَمَا وَ
اَبِيْكَ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خبردار ہو تیرے باپ کی قسم ہی کہ البتہ تجکو اپنے سوال کی
خبر معلوم ہوجاویگی بہتر صدقہ یہ ہی کہ تو خیرات کرے جس حالت مین کہ تو تندرست اور بخیل ہو محتاجی سے ڈرتا ہو اور مالداری
کی امید رکھتا ہو مسلم مین اتنی روایت زیادہ کی کہ تجکو زندگی کی امید ہو پھر بخاری اور مسلم دونون نے اس روایت مین اتفاق کیا
اور خیرات کرنے مین دیر مت کر یہان تک کہ مرنے لگے اور روح حلق مین پہنچے اوس وقت تو یون کہے کہ فلانے کو اتنا اور فلانے
کو اتنا اور وہ تو فلانے وارث کا ہوچکا صرف مسلم مین اما و ابیک کی روایت ہی **ف** ایک مرد نے حضرت سے پوچھا کہ مین اپنے مال کو
کیونکر صدقہ کرون اور کون سی خیرات افضل ہی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی خیرات کرنا صحت کی حالت مین افضل ہی کہ مال دینے کو
جی نچاہے زندگی کی امید ہو اور یہ نہین کہ جب جان نکلنے لگے تو وصیت شروع کی کہ فلانے کو اتنا مال دینا اور فلانے کو اتنا اسواسطے

١٤٣ کہ اگر اوس وقت نہ کسیکو دیگا تو بھی مال اسکے ہاتھ سے گیا اور غیرون کو ملا یعنی وارثون کو **ق** اَلْمُسَيَّبُ بْنُ حَزْنٍ
اَمَا وَاللّٰهِ لَاَسْتَغْفِرَنَّ لَكَ مَا لَمْ اُنْهَ عَنْكَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اِلٰى قَوْلِهٖ
اَصْحَابُ الْجَحِيْمِ **قَالَهُ** لِاَبِيْ طَالِبٍ عِنْدَ وَفَاتِهٖ بخاری اور مسلم مین مسیب بن حزن رضی سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا خبردار ہو کہ خدا کی قسم مین تیرے واسطے مانگے جاؤنگا جب تک مجکو تیری بخشش مانگنے سے روک نہو گی پھر خدا نے آیت
اتاری کہ پیغمبر اور ایماندارون کو لائق نہین کہ مشرکون کے واسطے دعا کرین مغفرت کی اگرچہ اونکے قرابتی ہون حالانکہ اونپر ظاہر ہوچکا ہی

کہ مشرک دوزخی لوگ ہین یہ حضرتؐ نے ابی طالب کے مرتے وقت فرمایا **ف** ابوطالب کے مرتے وقت حضرتؐ نے کہا کہ اے چچا لا الہ الا اللہ
کہہ لے تو مین خدا سے تیری مغفرت کے واسطے حجت کرونگا ابوجہل نے کہا کہ اے ابوطالب اپنے باپ دادے کا دین مت چھوڑنا پیر تک حضرت کلمہ کہنے کو
فرماتے رہے اور ابوجہل وغیرہ ورغلاتے رہے آخر کو ابوطالب نے کہا کہ مین عبدالمطلب کے دین پر مرتا ہون تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی پھر حضرت
کو طلب مغفرت بھی منع ہوئی ابوطالب حضرتؐ کے چچا حضرتؐ پر نہایت فدا ہوتے تھے اسواسطے حضرتؐ کو اونکی مغفرت کی بہت آرزو تھی

۱۲۳۹ **ق** اَبُو هُرَيْرَةَ اَمَا يَخْشٰى اَحَدُكُمْ اِذَا رَفَعَ رَأْسَهٗ قَبْلَ الْاِمَامِ اَنْ يُّحَوِّلَ اللّٰهُ رَأْسَهٗ رَأْسَ حِمَارٍ اَوْ يَجْعَلَ اللّٰهُ صُوْرَتَهٗ صُوْرَةَ حِمَارٍ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کیا تم مین کوئی ڈرتا نہین
جب کہ امام سے پہلے اپنا سر اوٹھاتا ہی کہ خدا اوسکے سر کو گدھے کے سر سے بدل ڈالے یا خدا اوسکی صورت کو گدھے کی صورت کر ڈالے
ف یعنی جو سجدے سے اپنے امام کے قبل سر اوٹھاوے وہ نادان ہی حقیقت مین گدھا ہی اور ظاہر مین آدمی کہ اپنے امام کی اطاعت
نہین کرتا یا یہ مطلب کہ ایسے مرد کی سزا آخرت مین ایسی ہوگی خلاصہ مطلب کہ مقتدی جلدی نکرے اوسپر امام کی اطاعت اجب ہی

۱۲۴۰ **فصل** اس فصل مین وہ حدیثین ہین جنکے سرے پر مثل ہی **ق** اَبُو هُرَيْرَةَ مَثَلُ الْبَخِيْلِ وَالْمُتَصَدِّقِ مَثَلُ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا جُبَّتَانِ اَوْ جُنَّتَانِ مِنْ حَدِيْدٍ اِذَا هَمَّ الْمُتَصَدِّقُ بِصَدَقَةٍ اِتَّسَعَتْ عَلَيْهِ حَتّٰى تُعَفِّيَ اَثَرَهٗ وَاِذَا هَمَّ الْبَخِيْلُ بِصَدَقَةٍ تَقَلَّصَتْ عَنْهُ وَانْضَمَّتْ يَدَاهُ اِلٰى تَرَاقِيْهِ وَانْقَبَضَتْ كُلُّ حَلْقَةٍ اِلٰى صَاحِبَتِهَا فَيَجْتَهِدُ اَنْ يُّوَسِّعَهَا فَلَا يَسْتَطِيْعُ وَيُرْوٰى فَلَا تَتَّسِعُ بخاری اور مسلم
مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ بخیل اور خیرات کرنے والے کی کہاوت جیسے دو مردون کی کہاوت جنپر دو
کرتے یا دو زرہین ہون لوہے کی جب کہ ارادہ کرتا ہی خیرات کرنے والا خیرات کا تو اوسپر زرہ کشادہ ہو کر لنبی ہو جاتی ہی
یہانتک کہ اوسکے نقش قدم پر گھسٹتی جاتی ہی اور جب بخیل خیرات کا ارادہ کرتا ہی تو اوسکی زرہ سمٹ جاتی ہی اور اوسکے دونون
ہاتھ گردن تک کھچ جاتے ہین اور ہر ایک حلقہ زرہ کا دوسرے حلقے سے بھڑ جاتا ہی تو وہ کوشش کرتا ہی کہ زرہ کشادہ ہو سو نہین کرسکتا
اور دوسری روایت یون ہی کہ زرہ نہین کشادہ ہوتی **ف** یعنی سخی جب خیرات کا ارادہ کرتا ہی تو اوسکا سینہ کشادہ ہو جاتا
ہاتھ دل کی اطاعت کرتے ہین دینے کے وقت خوب پھیلتے ہین بخلاف بخیل کے کہ خیرات کرتے اوسکا دل تنگی کرتا ہی تو دینے کو ہاتھ
نہین پھیلتے گویا کہ سینے اوسکے ہاتھ پکڑ لیے خلاصہ مطلب یہ کہ سخی کمال خوشی سے خیرات کرتا ہی اور بخیل کی خیرات کرتے جان نکلتی
اور روح قبض ہوتی ہی

۱۲۴۱ **م** اَبُو مُوْسٰى مَثَلُ الْبَيْتِ الَّذِيْ يُذْكَرُ اللّٰهُ فِيْهِ وَالْبَيْتِ الَّذِيْ لَا يُذْكَرُ اللّٰهُ فِيْهِ مَثَلُ الْحَيِّ وَالْمَيِّتِ مسلم مین ابوموسیٰؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اوس گھر کی مثل جسمین خدا کا ذکر ہوتا ہی
اور اوس گھر کی جسمین خدا کی یاد نہین ہوتی جیسے زندے اور مردے کی مثل یعنی جس گھر مین خدا کی یاد ہوتی ہی وہ بابرکت اور بارونق ہی
اور جسمین خدا کی یاد نہین وہ بے برکت ہی

۱۲۴۲ **م** جَابِرٌ مَثَلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ كَمَثَلِ نَهْرٍ جَارٍ غَمْرٍ عَلٰى بَابِ اَحَدِكُمْ يَغْتَسِلُ مِنْهُ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ پانچون نمازون کی مثل جیسے
جاری دریا گہرے کی مثل کہ کسیکے دروازے پر ہووے اور پانچ بار ہر روز اوسمین نہا دے یعنی ایسا شخص گناہون سے
پاک رہیگا جیسے پانچ وقت کا نہلانے والا میل سے صاف رہتا ہی

۱۲۴۳ **خ** اَلنُّعْمَانُ بْنُ بَشِيْرٍ مَثَلُ الْقَائِمِ فِيْ حُدُوْدِ اللّٰهِ

والواقع فيها كمثل قوم استهموا على سفينة فاصاب بعضهم اعلاها وبعضهم اسفلها فكان الذين في اسفلها اذا استقوا من الماء مروا على من فوقهم فقالوا لو انا خرقنا في نصيبنا خرقا ولم نؤذ من فوقنا فان تركوهم وما ارادوا هلكوا جميعا وان اخذوا على ايديهم نجوا ونجوا جميعا ۔ بخاری مین نعمان بن بشیرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اوسکی مثل جو خدا کی حدون پر کھڑا ہی یعنی گناہ نہین کرتا اور جو اون حدون مین گر پڑا یعنی گناہون مین ڈوبا اوس قوم کی مثل ہی جنھون نے قرعہ ڈال کے جہاز مین اپنا اپنا مکان ٹھہرایا سو بعضون نے اوسکا اوپر کا مکان پایا اور بعضون نے تلے کا مکان پایا سو جو لوگ تلے رہے جب اونھون نے پانی چاہا تو اپنے اوپر والون پر گذرے تو تلے والون نے کہا کہ اگر ہم اپنے حصے کے مکان کو پانی کے واسطے توڑ پھاڑ لیوین اور اپنے اوپر والون کو آمد و رفت کی تکلیف سے بچاوین تو اچھی بات ہی سو اگر اوپر والون نے تلے والون کو اونکی خواہش پر چھوڑا یعنی توڑنے سے منع نکیا تو اوپر اور تلے کے سب ہلاک ہوئے یعنی ڈوبے اور اگر اونکے ہاتھ پکڑ لیے تو اوپر والے خود بھی بچے اور تلے والے بھی سب بچے **ف** یعنی جو لوگ کہ ایک شہر یا ایک گھر مین رہتے ہون بعضے اونمین سے گناہون سے اور خلاف شرع کامون سے بچتے ہون اور بعضے بدکامون مین مشغول ہون اور متقی لوگ باوجود قدرت کے گنہگارون کو بدکامون سے نہ روکین تو آخرت کے عذاب مین دونون شریک ہین اور اگر دنیا مین عذاب آویگا تو سب برباد ہونگے خواہ متقی لوگ بدکامون سے راضی ہون یا ناراض جیسے کہ کشتی اگرچہ اکثر مضبوط ہو لیکن ایک سوراخ سے ڈوبتی ہی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نہی عن المنکر یعنی خلاف شرع کام سے لوگون کو روکنا واجب ہی اسواسطے کہ برے کام جب کثرت سے ہوئے تو اونمین سبکی بربادی ہی

۱۴۴۴

ق ابن عمر مثل القرآن مثل الابل المعقلة ان عقلها صاحبها امسكها وان تركها ذهبت ۔ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ قرآن کی مثل بندھے اونٹ کی سی مثل ہی کہ اگر اوسکے مالک نے باندھے رکھا تو اوسکو اپنے قابو مین بند رکھا اور اگر اوسکو رسی سے چھوڑا تو جاتا رہا **ف** یعنی حافظ قرآن کو لازم ہی کہ ہمیشہ دور کرتا رہے نہین تو بھول جاویگا

۱۴۴۵

ق ابو موسی مثل المؤمن الذي يقرأ القرآن مثل الاترجة ريحها طيب وطعمها طيب ومثل المؤمن الذي لا يقرأ القرآن مثل التمرة لا ريح لها وطعمها حلو ومثل المنافق الذي يقرأ القرآن مثل الريحانة ريحها طيب وطعمها مر ومثل المنافق الذي لا يقرأ القرآن كمثل الحنظلة ليس لها ريح وطعمها مر ۔ بخاری اور مسلم مین ابو موسیٰؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اوس ایماندار کی مثل جو قرآن پڑھا کرتا ہی ترنج یعنی میٹھے نیبو کی مثل ہی کہ اوسکی بو بھی اچھی اور اوسکا مزہ بھی اچھا اور اوس ایماندار کی مثل جو قرآن نہین پڑھا کرتا چھوہارے کی سی مثل ہی کہ اوسمین بو نہین اور اوسکا مزہ میٹھا ہی اور اوس منافق کی مثل جو قرآن پڑھا کرتا ہی دونا مروے کی سی مثل ہی کہ اوسکی بو اچھی اور اوسکا مزہ کڑوا اور اوس منافق کی مثل جو قرآن نہین پڑھا کرتا اندرائن کے پھل کی سی مثل ہی کہ اوسمین بو نہین اور مزہ اوسکا کڑوا **ف** یعنی مومن قرآن خوان مین دو صفتین ہین ایک باطنی یعنی اعتقاد دلی اوسکو میٹھا مزہ فرمایا اور دوسری ظاہری جسکا اثر لوگون کو پہونچتا ہی اوسکو خوشبو کے ساتھہ مثال دی یعنی مومن قرآن خوان کا ظاہر اور باطن دونون بہتر ہی اور جو مومن کہ قرآن خوان نہین اوسکا باطن ایمان کے سبب سے اچھا مگر ایمان کا ظاہری اثر نہین اور منافق قرآن خوان مین ظاہری اثر ہی مگر باطنی نہین کہ اوسکا اعتقاد درست نہین اور جو منافق قرآن خوان نہین نہ اوسکا ظاہر اچھا نہ باطن

۱۴۴۶

ق جابر مثل المؤمن مثل السنبلة تميل احيانا وتقوم

مَرَّةً وَتَعْدِلُهَا اُخْرٰى وَمَثَلُ الْكَافِرِ مَثَلُ الْاَرْزَةِ لَا تَزَالُ قَائِمَةً حَتّٰى تَنْقَعِرَ بخاری اور مسلم مین جابر رضہ سے روایت ہی
کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ مومن کی مثل بالی کی سی مثل ہی کہ اوسکو ہوا ہلاتی ہی تو کبھی لوٹتی ہی اور کبھی گرتی اور کافر کی مثل صنوبر کی مثل ہی کہ ہمیشہ
کھڑا رہتا ہی یہان تک کہ جڑ سے اوکھڑ جاوی ف صنوبر کا درخت سخت ہوتا ہی ہوا سے کم جھکتا ہی اور اگر سخت ہوا چلے تو تو جڑ سے
اوکھڑ جاتا ہی جیسے تاڑ اور کھجور کا درخت خلاصہ مطلب یہ کہ مومن ہمیشہ بلا اور مصیبت مین گرفتار رہتا ہی تو اوسکے گناہون مین تخفیف
ہوجاتی ہی اور کافر کو مصیبت کم ہوتی ہی اور اگر ہوئی تو ثواب سے محروم ہی یعنی مومن کو لازم ہی کہ رنج اور مصیبت سے نہ گھبراوے اوسکو خدا کا
۱۲۴۷ احسان سمجھے اور اپنے گناہون کا کفارہ بوجھے ص النُّعْمَانُ بْنُ بَشِيْرٍ مَثَلُ الْمُؤْمِنِيْنَ فِيْ تَوَادِّهِمْ وَتَرَاحُمِهِمْ كَمَثَلِ
الْجَسَدِ اِذَا اشْتَكٰى بَعْضُهٗ تَدَاعٰى سَائِرُهٗ بِالسَّهَرِ وَالْحُمّٰى مسلم مین نعمان بن بشیر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ ایماندارون
کی مثل اپنی آپس کی محبت اور ترحم مین تن کی سی مثل ہی جب کہ بعض تن بیمار اور بیکل ہوا تو باقی عضو بدن کے بیخوابی اور تپ مین شریک
ہوجاتے ہین ف یعنی اگر آنکھ مین درد ہو تو تمام بدن کو بیکلی ہوتی ہی اسی طرح ایماندارون کی آپس کی محبت کا حال ہی کہ
اگر ایک ایماندار کو رنج اور تکلیف ہو تو سب اوسمین شریک ہین یعنی مقتضا کمال ایمان کا یہ ہی کہ ایسی محبت آپسمین حاصل کرین اور
۱۲۴۸ جسکو غیر کا رنج دیکھکر رنج نہو اور باوجود قدرت کے اوسکو بلا سے نچھوڑاوے اوسکے ایمان مین نقصان ہی ص ابْنُ عُمَرَ مَثَلُ الْمُنَافِقِ
كَمَثَلِ الشَّاةِ الْعَائِرَةِ بَيْنَ الْغَنَمَيْنِ تَعِيْرُ اِلٰى هٰذِهٖ مَرَّةً وَاِلٰى هٰذِهٖ مَرَّةً مسلم مین عبد اللہ بن عمر رضہ سے
روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ منافق کی مثل اوس بکری کی سی مثل ہی جو ماری ماری پھرتی ہو دو گلون کے درمیان یعنی دو ریوڑ کے
درمیان مین کبھی اس ریوڑ مین جھک پڑتی ہو اور کبھی اوسمین ف یعنی منافق شک اور شبہے مین گرفتار ہی کبھی ایمان کی بات
۱۲۴۹ سنکر ایمان کی طرف جھکتا ہی اور کبھی کفر کی بات سنکر کفر کی طرف جھکتا ہی وہ کمبخت نہ ادھر کا نہ ادھر کا ص جَابِرٌ مَثَلِيْ وَمَثَلُكُمْ
كَمَثَلِ رَجُلٍ اَوْقَدَ نَارًا فَجَعَلَ الْجَنَادِبُ وَالْفَرَاشُ يَقَعْنَ فِيْهِ وَهُوَ يَذُبُّهُنَّ عَنْهَا وَاَنَا اٰخِذٌ بِحُجَزِكُمْ
عَنِ النَّارِ وَاَنْتُمْ تَفَلَّتُوْنَ مِنْ يَدَيَّ مسلم مین جابر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ میری مثل اور تمھاری مثل
اوس مرد کی سی مثل ہی جسنے آگ جلائی تو اوسمین ٹڈے اور پتنگے گرنے لگے اور وہ آگ سے ہانکتا جاتا ہی اور مین پکڑنے والا ہون
تمھاری کمرگاہ کو دوزخ سے اور تم چھڑائے بھاگتے ہو میرے ہاتھ سے ف یعنی تم شہوات اور گناہون مین ایسے گرتے ہو
جیسے کیڑے آگ مین گرتے ہین اور مین ہزار ہزار حکمت سے تمکو گناہون سے روکتا ہون جیسے کوئی کسیکا پٹکا پکڑکے روکتا ہو
۱۲۵۰ لیکن تم نہین رکتے اس حدیث سے حضرت کی کمال شفقت اپنی اس گنہگار امت پر ثابت ہوتی ہی ق جَابِرٌ مَثَلِيْ وَمَثَلُ
الْاَنْبِيَاءِ كَرَجُلٍ بَنٰى دَارًا فَاَكْمَلَهَا وَاَحْسَنَهَا اِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ فَجَعَلَ النَّاسُ يَدْخُلُوْنَهَا وَيَتَعَجَّبُوْنَ
وَيَقُوْلُوْنَ لَوْلَا مَوْضِعُ اللَّبِنَةِ زَادَ مُسْلِمٌ فَاَنَا مَوْضِعُ اللَّبِنَةِ جِئْتُ خَتَمْتُ الْاَنْبِيَاءَ بخاری اور مسلم
مین جابر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ میری مثل اور پیغمبرون کی مثل اوس مرد کی سی مثل ہی جسنے ایک گھر بنایا تو اوسکو پورا
بنایا اور ستھرا تیار کیا مگر ایک اینٹ کا مکان رہنے دیا اور لوگ اوس گھر مین آنے لگے اور تعجب کرنے لگے اور کہنے لگے اس اینٹ کا
مکان کیون نہ تیار ہوا مسلم نے اتنی روایت اور زیادہ کی ہی سو مین اوس اینٹ کا مکان ہون مین اس طرح آیا کہ مینے پیغمبرون کو ختم کیا
ف یعنی نبوت کا محل بدون خاتم النبیین کے ناتمام تھا جب حضرت تشریف لائے تو محل پورا ہوگیا جتنے عمدہ کمالات بشر مین ممکن تھے

وہ حضرت پر ختم ہو گئے اسی واسطے ہمارے حضرت خاتم النبیین ہوئے کوئی کمال باقی نہین رہا جو کوئی پیغمبر حضرت کے بعد آکر اوسکا جلوہ گر ہوتا

۱۴۵۱ **فصل** اس فصل مین وہ حدیثین ہین جنکے سرے پر ایاکم اور ایاک ہی **ق** اَبُو سَعِیْدٍ اِیَّاکُمْ وَالْجُلُوْسَ فِی الطُّرُقَاتِ فَقَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا لَنَا مِنْ مَجَالِسِنَا بُدٌّ نَتَحَدَّثُ فِیْھَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاِذَا اَبَیْتُمْ اِلَّا الْمَجْلِسَ فَاَعْطُوا الطَّرِیْقَ حَقَّہٗ قَالُوْا وَمَا حَقُّ الطَّرِیْقِ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ غَضُّ الْبَصَرِ وَکَفُّ الْاَذٰی وَرَدُّ السَّلَامِ وَالْاَمْرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّھْیُ عَنِ الْمُنْکَرِ بخاری اور مسلم مین ابو سعید رضہ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ بچو راہون کے بیٹھنے سے تو اصحاب نے کہا یا رسول اللہ ہمکو تو راہون کے بیٹھنے سے کوئی چارہ نہین کہ ہم وہان آپسمین بات چیت کیتے ہین سو حضرت صلعم نے فرمایا تو اگر تم وہان کی بغیر نشست کیے نہین مانتے تو راہ کا حق ادا کرو اصحاب نے کہا راہ کا کیا حق ہی یا رسول اللہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ اجنبی عورت اور لوگون کے عیبون سے آنکھ کو نیچے جھکانا اور لوگون کی تکلیف دینے والی چیز کو دور کرنا یعنی اینٹ پتھر اور کانٹا ہٹانا اور سلام کا جواب دینا اور نیک بات سکھلانا اور بد کام سے روکنا **ف** یعنی اول تو راہ مین بیٹھنا بہتر نہین اور اگر کچھ ضرورت ہو تو راہ کا حق ادا کرے

حقوق راہ

۱۴۵۲ **ق** عُقْبَۃُ بْنُ عَامِرٍ اِیَّاکُمْ وَالدُّخُوْلَ عَلَی النِّسَآءِ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَفَرَاَیْتَ الْحَمْوَ فَقَالَ الْحَمْوُ الْمَوْتُ بخاری اور مسلم مین عقبہ بن عامر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ بچو عورتون پاس جانے سے تو ایک انصاری مرد نے پوچھا یا رسول اللہ بھلا خاوند کے رشتے دارون کا حال تو بتلائیے کہ یہ لوگ بھی عورت پاس جاوین یا نجاوین حضرت صلعم نے فرمایا کہ خاوند کے رشتے دارون کا عورت پاس جانا موت ہی یعنی ہلاکی اور فساد کا سبب ہی **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خاوند کے رشتے دارون کو جیسے دیور جیٹھ کو خلوت مین عورت پاس جانا یا بدون شرعی پردے کے عورت کا سامنے آنا درست نہین

۱۴۵۳ **خ** اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ اِیَّاکُمْ وَالظَّنَّ فَاِنَّ الظَّنَّ اَکْذَبُ الْحَدِیْثِ بخاری مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ بچو بدگمانی سے اسواسطے کہ بدگمانی بڑی جھوٹھی بات ہی **ف** یعنی بے تحقیق صرف اپنے گمان پر کسی مسلمان سے بدظن ہونا نہایت بے اصل بات ہی

۱۴۵۴ **ق** اَنَسٌ اِیَّاکُمْ وَدَعْوَۃَ الْمَظْلُوْمِ وَاِنْ کَانَ کَافِرًا بخاری اور مسلم مین انس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ بچو مظلوم کی بددعا سے اگرچہ مظلوم کافر ہو **ف** یعنی کسی مسلمان او کافر کو ناحق ستاو کہ مظلوم کی دعا تیر بہدف ہی

۱۴۵۵ **م** اَبُوْ قَتَادَۃَ اِیَّاکُمْ وَکَثْرَۃَ الْحَلْفِ فِی الْبَیْعِ فَاِنَّہٗ یُنَفِّقُ ثُمَّ یَمْحَقُ مسلم مین ابو قتادہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ بچو زیادہ قسم کھانے سے بیچنے مین اسواسطے کہ قسم مکری کو رواج دیتی ہی پھر برکت کو گھٹاتی ہی **ف** یعنی بیچنے والا بار بار جھوٹھی قسم اس طرح کھاوے کہ واللہ یہ چیز اتنے کی ہی اور فلانا شخص اتنی قیمت مجکو دیتا تھا مینے نہ مانا سو فرمایا کہ اسمین ہر چند آدمی دھوکھا کھاتا ہی اور چیز بک جاتی ہی لیکن اوس مال مین برکت نہین رہتی

۱۴۵۶ **ق** اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ اِیَّاکُمْ وَالْوِصَالَ **خ** اِیَّاکُمْ وَالْوِصَالَ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ بچو پے در پے اور طے کے روزون سے صرف بخاری کی روایت مین یہ لفظ مکرر ہی یعنی دو بار حضرت صلعم نے فرمایا کہ بچو طے کے روزون سے بچو طے کے روزون سے **ف** وصال اور طے کا روزہ اوسکو کہتے ہین کہ دو روز یا زیادہ برابر روزہ رکھے اور بیچ مین کچھ نکھاوے سو معلوم ہوا کہ طے کا روزہ مکروہ ہی اور اگر طاقت نہو تو حرام ہی

۱۴۵۷ **م** اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ اِیَّاکَ وَالْحَلُوْبَ **قالہ** لِاَبِی الْھَیْثَمِ بْنِ التَّیِّھَانِ مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ بچ دودھ والے جانور کے ذبح کرنے سے

حضرتؐ نے ابو الہیثم بن تیہان سے فرمایا **ف** ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ ایک روز گھر سے نکلے تو صدیق اکبر اور فاروق اعظم کو دیکھا
فرمایا کہ تم کس واسطے گھر سے نکلے ہو اونھون نے کہا کہ بھوکھ کے سبب سے حضرتؐ نے فرمایا کہ قسم خدا کی مین بھی اسی واسطے نکلا ہون پھر حضرتؐ اور
اصحاب ابو الہیثم انصاری کے گھر گئے وہ گھر مین نتھے اونکی جورو نے حضرتؐ کو کمال خوشی اور نہایت تعظیم سے لیا پھر ابو الہیثم آئے تو حضرتؐ اور
اصحاب کو دیکھکر کہا الحمد للہ کہ آج کے دن مجھ سے برابر کسیکے گھر ایسے بزرگ مہمان نہیں پھر وہ ایک ٹوکری مین تر اور خشک اور گدر کھجور لائے
حضرتؐ نے فرمایا کہ کھاؤ پھر ابو الہیثم نے چاہا کہ دودھار بکری کو ذبح کرین تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی جب حضرت اور اصحاب آسودہ ہوے
تو صدیقؓ اور فاروقؓ سے کہا کہ خدا کی قسم کہ تمسے اس نعمت کا سوال ہوگا کہ تم گھر سے بھوکھے نکلے تھے سو خدا نے تمکو ایسی نعمت کھلائی
معلوم ہوا کہ گرسنگی کی حالت مین بے تکلف دوست کے گھر جانا اور وہان کھانا درست ہے یہ سوال مین داخل نہیں حضرتؐ نے جو دودھار جانور کے ذبح سے
منع کیا تو دنیاوی مصلحت سے فرمایا کہ جسکا فائدہ سردست موجود ہو اوسکا ذبح کرنا مناسب نہیں اور یہ مطلب نہیں کہ اسکا ذبح کرنا شرع مین حرام ہے

۱۴۵۸ **فصل** اس فصل مین وہ حدیثین ہین جنکے سرے پر انا ہے **ق** اَلْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ اَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبَ اَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ
اَللّٰهُمَّ نَزِّلْ نَصْرَكَ **قَالَهُ** يَوْمَ حُنَيْنٍ بخاری اور مسلم مین براء بن عازبؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مین پیغمبر ہون
اسمین کچھ جھوٹھ نہیں مین عبد المطلب کا بیٹا ہون الہی اپنی مدد اوتار یہ حضرتؐ نے جنگ حنین کے دن فرمایا **ف** کسی شخص نے براء
بن عازب اس حدیث کے راوی سے پوچھا کہ تم اصحاب لوگ جنگ حنین مین کیا بھاگ گئے تھے تب اونھون نے کہا کہ واللہ حضرتؐ نے تو ہرگز پیٹھ
نہیں پھیری البتہ لشکر کے اگلے لوگون کے قدم اوٹھ گئے تھے اور حضرتؐ سفید خچر پر سوار تھے پھر جب کافرون نے حضرتؐ کو نرغہ کر لیا تب حضرتؐ سواری
سے نیچے اوترے اور کافرون پر حملہ کرکے یہ حدیث فرمائی حضرتؐ نے اس کلام مین باپ دادا کے نام سے فخر نہیں کیا بلکہ اپنی نبوت کی حقیقت ثابت کی
اسواسطے کہ کافرون نے اہل کتاب سے سُنا تھا کہ عبد المطلب کی اولاد مین ایک پیغمبر پیدا ہوگا جو ملک گیری کریگا

۱۴۵۹ **م** اَنَسٌ اَنَا اَوَّلُ شَفِيعٍ فِي الْجَنَّةِ لَمْ يُصَدَّقْ نَبِيٌّ مِنَ الْاَنْبِيَاءِ مَا صُدِّقْتُ وَاِنَّ مِنَ الْاَنْبِيَاءِ نَبِيًّا مَا يُصَدِّقُهُ مِنْ اُمَّتِهِ
اِلَّا رَجُلٌ وَاحِدٌ مسلم مین انسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ بہشت مین اول سفارش کرنے والا مین ہون پیغمبرون مین کسی پیغمبر کی
تصدیق نہیں ہوئی جتنی میری تصدیق ہوئی اور البتہ پیغمبرون مین بعضا ایسا بھی پیغمبر ہے جسکی ایک مرد کے سوا اوسکی امت مین کوئی تصدیق
نکریگا **ف** یعنی جتنی کثرت سے میری امت مسلمان ہے اتنی کسی پیغمبر کی نہیں اسواسطے اول مین ہی سفارش کرونگا بہشت مین سفارش
ترقی درجات کی ہوگی

۱۴۶۰ **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَنَا اَوْلَى النَّاسِ بِابْنِ مَرْيَمَ الْاَنْبِيَاءُ اَوْلَادُ عَلَّاتٍ وَلَيْسَ بَيْنِي وَ
بَيْنَهُ نَبِيٌّ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مین اور لوگون کی بہ نسبت قریب تر ہون عیسی بن مریم سے
پیغمبر سوتیلے بھائی ہین اور میرے اور اوسکے درمیان کوئی نبی نہیں **ف** سب پیغمبرون کا دین ایک ہے یعنی توحید اور عبادات اور شرعیتین
مختلف ہین تو گویا پیغمبر سوتیلے بھائی ٹھہرے باپ تو سبکا ایک اور مائین کئی خلاصہ مطلب حدیث کا یہ کہ جب سب پیغمبر نبوت مین برابر ٹھہرے
تو عیسی کو خاص کرکے خدا کا بیٹا کہنا محض بیجا بات ہے اور یہ جو فرمایا کہ مین عیسیٰ سے قریب تر ہون میرے اور اوسکے درمیان کوئی پیغمبر نہیں یعنی
یہود عیسی کی پیغمبری کے منکر تھے حضرتؐ اونکی حقیقت کے گواہ ہوئے چنانچہ عیسیؑ نے یوحنا کی انجیل مین ہمارے حضرتؐ کی بشارت مین کہا ہے
کہ میرے بعد فارقلیطا آویگا میری حقیقت کا گواہ ہوگا

۱۴۶۱ **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَنَا اَوْلَى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ فَمَنْ
تُوُفِّيَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ فَتَرَكَ دَيْنًا فَعَلَيَّ قَضَاؤُهُ وَمَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِوَرَثَتِهِ بخاری اور مسلم

مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ مین قریب تر مسلمانون سے ہون اونکی ذاتون سے زیادہ سو جو کوئی مسلمانون مین سے مرے اور اپنے اوپر قرض چھوڑ جاوے تو اوسکا ادا کرنا مجھپر لازم ہی اور جو مال چھوڑے تو اوسکے وارثون کا حق ہی **ف** ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم کا ابتدائے اسلام مین یہ معمول تھا کہ جب کوئی جنازہ آتا تو حضرت صلعم پوچھتے کہ اسنے اپنے قرض ادا ہونے کا کچھ مال چھوڑا ہی سو اگر معلوم ہوتا کہ قرض ادا ہونے کا ٹھکانا ہی تو حضرت صلعم اوسکے جنازے کی نماز پڑھتے اور اگر قرض ادا ہونے کی کوئی صورت نہوتی تو خود نماز نہ پڑھتے اور مسلمانون سے نماز پڑھنے کو فرماتے پھر جب اسلام کی فتح ہوئی اور بیت المال مین مال جمع ہوا تب حضرت صلعم نے یہ حدیث فرمائی قرضدار پر حضرت صلعم شاید اسواسطے نماز نہ پڑھتے تھے کہ لوگ قرض سے ڈرین اور جو کہ قرضدار ہون وے قرض ادا کرنے مین غفلت نکرین

1462 ص ابوهريرة أنا سيد ولد آدم يوم القيمة وأول من ينشق عنه القبر وأول مشفع مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ مین آدم کی اولاد کا سردار ہون قیامت کے دن اور قبر پھٹنے والون مین پہلا مین ہون اور مقبول الشفاعۃ پہلا مین ہون **ف** یعنی حشر مین قبرین پھٹ کر مردے زندہ ہوکے نکلینگے سو اول میری قبر پھٹیگی اور اول میری شفاعت قبول ہوگی بعد اوسکے اور پیغمبرون کی یوحنا کی انجیل مین عیسیٰ نے ہمارے حضرت صلعم کی سرداری کی یون گواہی دی ہی کہ اب مین زیادہ گفتگو تمسے نہین کرتا اسواسطے کہ اس جہان کا سردار آتا ہی یعنی میرے بعد خاتم الانبیا آتا ہی وہ تمکو سب کچھ تعلیم کریگا میری تعلیم کی اب حاجت نہین اور یہجو فرمایا کہ مین قیامت مین بنی آدم کا سردار ہون سو ہر چند حضرت صلعم دنیا اور آخرت دونون عالم مین بنی آدم کے سردار اور افضل البشر ہین لیکن دنیا مین کافرون کو اوسکا یقین نہین اور قیامت مین جب کہ تمام خلق مصیبت مین گرفتار ہوگی اور پیغمبر بھی خوف الٰہی سے شفاعت نکرسکینگے اوس وقت ہمارے حضرت صلعم کی شفاعت قبول ہوگی تو ہر ایک مسلم اور کافر پر حضرت صلعم کی سرداری اور افضلیت صاف ظاہر ہوجاوگی

1463 ص جابر أنا شهيد على هؤلاء يوم القيمة يعني قتلى أحد مسلم مین جابر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ مین انپر گواہ ہونگا قیامت کے دن یعنی جنگ احد کے شہیدون پر **ف** جنگ احد مین ستر اصحاب شہید ہوئے حضرت صلعم دو دو لاشون کو ایک ایک قبر مین دفن کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ جو زیادہ قرآن خوان ہوا اوسکو قبلے کی طرف مقدم کرو پھر یہ حدیث فرمائی یعنی مین انکی خالص شہادت کا گواہ ہون

1464 **ق** جرير أنا فرطكم على الحوض بخاری اور مسلم مین جریر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ مین تمہارا پیشوا اور پیشرو ہون حوض کوثر پر

1465 ص ابوموسى أنا محمد وأحمد والمقفي والحاشر ونبي التوبة ونبي الرحمة وفي أطراف أبي مسعود ونبي الرحمة ونبي الملحمة ولم يذكر ونبي التوبة مسلم مین ابوموسیٰ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ مین محمد ہون اور احمد ہون اور مقفی ہون اور حاشر ہون اور نبی التوبہ ہون اور نبی الرحمۃ ہون اور اطراف ابی مسعود مین یون روایت ہی کہ نبی الرحمۃ اور نبی الملحمۃ ہون اور اوسمین نبی التوبہ کی ذکر نہین **ف** حضرت صلعم نے اس حدیث مین اپنے نام اور اپنے صفات ذکر کیے محمد کے معنی بہت سراہا اور احمد کے معنی سب مخلوقات سے زیادہ تر تعریف کے لائق اور مقفی کے معنی سب پیغمبرون کے بعد آنے والا اور حاشر یعنی سبکا حشر آپکے قدم پر ہوگا اور نبی التوبہ یعنی ایسا پیغمبر کہ اوسکے ہاتھ پر بیشمار لوگون نے توبہ کی اور اوسکی امت کی توبہ مقبول ہی اور نبی الرحمۃ یعنی ایسا پیغمبر جسکی شرع کے احکام مین کچھ سختی اور تنگی نہین سراسر رحمت ہی اور نبی الملحمۃ یعنی جنگ کا پیغمبر کہ تلوار سے دین کو عالم مین پھیلاوے اطراف ابو مسعود ایک کتاب کا نام ہی جسکو ابراہیم بن محمد دمشقی نے کہ حدیث کے بڑے حافظ تھے تصنیف کیا نصاریٰ ہند مین مسلمانون پر اعتراض کرتے ہین

ف ذکر بعض مدائح آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم در انجیل

ف جواب اعتراض نصاریٰ بر جہاد و اثبات نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کہ تمھارے پیغمبر نے تلوار کے زور سے اسلام کو پھیلایا اور آدمیون کو قتل کیا حالانکہ خونریزی درست نہین کسی پیغمبر نے خونریزی
نہین کی تو اوسکا جواب یہ ہی کہ باتفاق عقلا ظلم اور کفر نہایت بد چیز ہی اور عدل اور ایمان عمدہ چیز ہی پھر جب ظالم اور کافر اپنے ظلم اور کفر کو
نچھوڑے اور حق بات کو کسی طرح نہ سمجھے تو اوسکا قتل کرنا عقل کے نزدیک معیوب نہین تاکہ اور لوگ اوسکی صحبت سے نہ خراب ہون
چنانچہ اگر آدمی کا ہاتھ سڑ جاوے تو اوسکا کاٹ ڈالنا بہتر ہی تاکہ باقی اعضا سڑنے سے بچین علاوہ اسکے توریت اور زبور کو نصاری
حق جانتے ہین حالانکہ توریت مین جہاد کا صاف حکم موجود ہی حضرت موسیٰ اور حضرت یوشعؑ اور حضرت داودؑ کا جہاد عالم مین مشہور ہی
جسکو شک ہو توریت مین دیکھ لے بلکہ زبور کی ۴۵ فصل مین ہمارے حضرت کی بشارت مین داود علیہ السلام نے یون فرمایا کہ اے پہلوان
تو جاہ و جلال سے اپنی تلوار حمائل کرکے ران پر لٹکا عدالت پر سوار ہو تیرا دست راست تجھے ہیبت ناک کام دکھلائیگا اور زبور کی
۷۲ فصل مین حضرتؐ کے حق مین خدا یون فرماتا ہی کہ وہ میرے بندون مین صداقت سے حکم کریگا محتاجون کو بچاویگا ظالمون کو ٹکڑے ٹکڑے
کریگا جبتک آفتاب باقی رہیگا اوسکا دین اور رسالت اور اوسکا نام باقی رہیگا فقط ان دونون لیلون سے صاف معلوم ہوا کہ جہاد کرنا عمدہ کام ہی
خدا کو پسند ہی اگرچہ نصاری کو ناپسند ہو اور یہ جو نصاری کہتے ہین کہ یے دونون بشارتین عیسیٰ کے حق مین ہین سو صاف غلط ہی اسواسطے کہ عیسیٰؑ نے
کب تلوار پکڑی اور کس کافر کو مارا او نپر پہلوان اور مجاہد صادق نہین آتا بلکہ یے دونون بشارتین ہمارے حضرتؐ کی نبوت پر صاف دلیل ہین

ق سہل بن سعد انا و کافل الیتیم کھاتین فی الجنۃ و اشار بالسبابۃ والوسطی مسلم مین سہل بن سعد ۱۴۶۶
سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مین اور یتیم کا متعہم کار اور پرورش کرنے والا بہشت مین ایسے ہین جیسے یے دونون انگلیان اور
حضرتؐ نے اشارہ کیا کلمے کی انگلی اور بیچ کی انگلی کی طرف **ف** یعنی یتیم کے پرورش کرنے والے اور اوسکے مال کی حفاظت
کرنے والے کا بہشت مین اتنا درجہ بلند ہی کہ میرے درجے سے ایسا اتصال ہی جیسے آپسمین ان دو انگلیون کو

فصل اس فصل مین وہ حدیثین ہین جنکے سرے پر اسم فعل ہی **ق** عایشۃ دونکم یا بنی ارفدۃ **وقالہ** ۱۴۶۷
یوم عید للسودان و کانوا یلعبون بالدرق والحراب بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رضؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے
فرمایا لو اپنی ڈھال اور برچھیون کو اے ارفدہ کی اولاد یہ حضرتؐ نے عید کے دن حبشیون سے کہا اور وے کھیل رہے تھے ڈھال اور برچھیون سے
ف ارفدہ حبش کے جد کا نام ہی جسکی وے سب اولاد ہین روایت ہی کہ عید کے دن حضرت عایشہ رضؓ کے گھر مین حضرتؐ تھے اور حبشی مسجد کے
صحن مین ڈھال اور برچھیون سے کثرت کرتے تھے تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی حضرتؐ نے اس کھیل کو اسواسطے دیکھا کہ یہ جہاد کا وسیلہ ہی جیسے
بھری گدکے کی کثرت خصوصاً ایسے مباحات کا عید کے دن کچھ مضایقہ نہین کہ مزید سرور کا سبب ہی **ق** عایشۃ علی رسلک ۱۴۶۸
فانی ارجوا ان یؤذن لی **وقالہ** لابی بکر قبل الھجرۃ بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رضؓ سے روایت ہی کہ
حضرتؐ نے فرمایا کہ جلدی نکر ٹھہر جا اسواسطے کہ مین امید رکھتا ہون کہ مجکو بھی ہجرت کی اجازت ہوا چاہتی ہی یہ حضرتؐ نے ابی بکر صدیق سے
کہا ہجرت سے پہلے **ف** حضرتؐ سے پہلے سب اصحاب مدینے کی طرف ہجرت کر گئے صدیق اکبر نے بھی حضرتؐ سے ہجرت کی اجازت مانگی تب
حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی پھر صدیق اکبر حضرتؐ کے ساتھ کے لیے منتظر رہے جب حضرتؐ کو ہجرت کی اجازت ہوئی تو حضرتؐ کے ہمراہ مدینے مین
آئے اس حدیث سے نہایت فضیلت صدیق اکبر کی ثابت ہوئی کہ حضرتؐ نے اپنی رفاقت کے واسطے سوا صدیق کے کسیکو نہ ٹھہرایا
ق صفیۃ بنت حیی علی رسلکما انھا صفیۃ بنت حیی بخاری اور مسلم مین حضرت صفیہ بنت حیی رضؓ سے روایت ہی ۱۴۶۹

کہ حضرتؐ نے دو انصاری مردسے کہا کہ جلدی نکرو ٹھہر جاؤ البتہ یہ عورت تو صفیہ بنت حیی ہی **ف** صحیح بخاری مین پوری روایت
یون ہی کہ حضرت صفیہ حضرت کی بی بی مسجد مین حضرتؐ کی ملاقات کو آئین اور حضرتؐ رمضان مین اعتکاف بیٹھے تھے حضرتؐ سے بات چیت
کرتی رہین بات زیادہ گئی حضرتؐ اونکو پونہچانے چلے راہ مین دو انصاری مرد ملے تب حضرتؐ نے اونسے یہ حدیث فرمائی یعنی یہ میری بی بی ہی
اور کوئی اجنبی عورت نہین بدگمان مت ہونا انصاریون نے کہا کہ سبحان اللہ یا رسول اللہ آپ کی ذات مین بدگمانی کا کیا دخل ہی حضرتؐ نے
فرمایا کہ انسان کے بدن مین شیطان اس طرح پھرتا ہی جیسے خون مین ڈر کہ تمھارے دل مین کچھ بدگمانی ڈالے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آدمی تہمت
کے مکانون سے بچے اور اگر ایسے مقام مین مبتلا ہو تو اپنی صفائی لوگون مین ظاہر کر دیوے تا کہ لوگ بدگمانی مین گرفتار نہون **ق**

1470 اَبُوْمُوْسٰی عَلٰی رِسْلِکُمْ اُعْلِمُکُمْ وَاَبْشِرُوْا اَنَّ مِنْ نِّعْمَةِ اللّٰهِ عَلَیْکُمْ اَنَّهٗ لَیْسَ اَحَدٌ مِّنَ النَّاسِ یُصَلِّیْ
هٰذِهِ السَّاعَةَ غَیْرُکُمْ اَوْ قَالَ مَا صَلّٰی هٰذِهِ السَّاعَةَ اَحَدٌ غَیْرُکُمْ **قَالَهٗ** حِیْنَ اَعْتَمَ بِالصَّلٰوةِ
بخاری اور مسلم مین ابو موسیٰؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جلدی نکرو ٹھہرو مین تمکو سکھلاتا ہون اور خوشخبری سناتا ہون کہ البتہ
خدا کا تمپر احسان ہی کہ تمھارے سوا کوئی ایسا آدمی نہین جسنے اس گھڑی نماز پڑھی ہو یا یون حضرتؐ نے فرمایا کہ تمھارے سوا اس گھڑی مین
کسینے نماز نہین پڑھی یہ حضرتؐ نے اوسوقت فرمایا جب زیادہ رات گئے عشا کی نماز پڑھی **ف** ایکبار حضرتؐ نے آدھی رات گئے
نماز پڑھی اور یہ حدیث فرمائی یعنی خدا کا تمپر احسان ہی کہ اسوقت کی عبادت تمھارے ہی واسطے خاص کی اور آدمی عبادت مین اوسوقت
تمھارے شریک نہین

1471 **ھ** اَبُوْهُرَیْرَةَ عَلَیْكَ السَّمْعَ وَالطَّاعَةَ فِیْ عُسْرِكَ وَیُسْرِكَ وَمَنْشَطِكَ وَمَکْرَهِكَ
وَاَثَرَةٍ عَلَیْكَ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اپنے اوپر لازم جان امام کی بات سننا اور اطاعت کرنا
اپنی سختی اور آسانی مین اور اپنی خوشی اور ناخوشی مین اور اپنے اوپر غیر کی تقدیم مین **ف** یعنی حاکم جو حکم کرے اوسکی اطاعت اچھی
خواہ وہ کام تجھپر سخت ہو یا آسان تو خوش ہو یا ناخوش اور اوس حال مین بھی کہ حاکم تیرے اوپر غیر کو بدون اوسکی حقیت کے مقدم کرے
غیر کو دیوے تجکو نہ دیوے لیکن گناہ مین اطاعت حاکم کی نہین

1472 **ھ** ثَوْبَانُ عَلَیْكَ بِکَثْرَةِ السُّجُوْدِ فَاِنَّكَ لَنْ تَسْجُدَ
لِلّٰهِ سَجْدَةً اِلَّا رَفَعَكَ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَةً وَّحَطَّ عَنْكَ بِهَا خَطِیْئَةً **قَالَهٗ** لَهٗ مسلم مین ثوبانؓ سے
روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا اپنے اوپر لازم جان سجدون کی کثرت اس واسطے کہ کبھی تو ایسا سجدہ نکریگا کہ خدا اوسکے سبب سے
تیرا درجہ نہ بلند کرے اور اوسکے سبب سے تیرا گناہ نہ گھٹاوے یہ حضرتؐ نے ثوبان سے فرمایا **ف** ثوبان حضرتؐ کے چیلے تھے انھون نے
حضرتؐ سے پوچھا یا حضرتؐ مجکو وہ کام بتلائیے جو مجکو بہشت مین لیجاوے تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی

1473 **ھ** جَابِرٌ عَلَیْکُمْ بِالْاَسْوَدِ
الْبَهِیْمِ ذِی الطُّفْیَتَیْنِ فَاِنَّهٗ شَیْطَانٌ یَّعْنِی الْکَلْبَ مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اپنے اوپر
لازم جانو کالے بھجنگ کتے کا قتل کرنا جسکی آنکھون پر دو سفید داغ ہون کہ وہ شیطان ہی یعنی موذی ہی **ف** مصابیح مین جابرؓ سے
روایت ہی کہ اول حضرتؐ نے کتون کے قتل کا حکم کیا یہان تک کہ ایک عورت جنگل سے آئی تھی اوسکے ساتھ ایک کتا تھا وہ بھی قتل ہوا
پھر حضرتؐ نے کتون کا مارنا منع کیا اور یہ حدیث فرمائی **ق**

1474 جَابِرٌ عَلَیْکُمْ بِالْاَسْوَدِ مِنْهُ فَاِنَّهٗ اَطْیَبُ قَالَ جَابِرٌ فَقُلْتُ
اَکُنْتَ تَرْعَی الْغَنَمَ قَالَ نَعَمْ وَهَلْ مِنْ نَّبِیٍّ اِلَّا رَعَاهَا بخاری اور مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے
فرمایا کہ اپنے اوپر لازم جانو کالا پیلو کا پھل کہ وہ بہتر اور خوشبودار ہی جابرؓ نے کہا پھر مینے حضرتؐ سے کہا کہ کیا آپ بھی بکریان چراتے تھے

حضرتؐ نے فرمایا کہ ہان اور کوئی بھی ایسا پیغمبر ہی جسنے بکریان نہین چرائین **ف** جابرؓ سے روایت ہی کہ ہم حضرتؐ کے ساتھ ایک منزل مین اوترے اور ہم وہان پیلو کے پھل چُن چُن کر کھاتے تھے تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی پکّے پھل کھاؤ اور پیغمبرون نے بکریان اول اسواسطے چرائیان تو امت کا انتظام کر سکین

1475 **م** اَبُوهُرَيْرَةَ عَلَيْكُمْ مِنَ الْاَعْمَالِ بِمَا تُطِيقُوْنَ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَمَلُّ حَتّٰى تَمَلُّوْا مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا اپنے اوپر ویسے عمل لازم کرو جو تم کر سکو اسواسطے کہ خدا کو ملال اور ماندگی نہین ہوتی یہان تک کہ تم تھک جاؤ **ف** حضرت عایشہؓ سے بخاری مین روایت ہی کہ ہمارے یہان ایک عورت آئی اوسنے ایک رسّی لٹکائی تھی رات بھر نسوتی تھی جب نیند کا غلبہ ہوتا تو اوسکو پکڑ لیتی حضرتؐ گھر مین آئے تو رسّی کا حال پوچھا تو مینے اوس عورت کا حال بتلایا تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی نفل عبادت جبھی تک بہتر ہی کہ خوشی سے ادا ہو اوسمین جی لگے کہ خدا ثواب اور رحمت کو نہین کاٹتا جب تک تمکو ملال اور ماندگی عبادت مین نہو

1476 **خ** عَايِشَةُ مَهْلًا يَا عَايِشَةُ عَلَيْكِ بِالرِّفْقِ وَاِيَّاكِ وَالْعُنْفَ وَالْفُحْشَ بخاری مین حضرت عایشہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا ای عایشہ اپنے اوپر نرمی اختیار کر اور بچ سختی اور بدگوئی سے **ف** اس حدیث کا قصہ دوسرے باب مین گذرا کہ یہودیون نے حضرتؐ کو کوسا تھا حضرت عایشہؓ نے بھی عوض مین سخت کہا تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی

فصل اس فصل مین وہی حدیثین ہین جنکے سرے پر لام ہی

1477 **ق** جَابِرٌ لَكَ الثَّمَنُ وَلَكَ الْجَمَلُ لَكَ الثَّمَنُ وَلَكَ الْجَمَلُ **قاله** لَهٗ بخاری اور مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تیری ہی قیمت ہی اور تیرا ہی اونٹ ہی تیری ہی قیمت ہی اور تیرا ہی اونٹ ہی یہ حضرتؐ نے جابرؓ سے کہا **ف** حضرتؐ نے جابرؓ سے اونٹ مول لیا تھا پھر اوکو قیمت اور اونٹ دونون بخشے پھر یہ حدیث فرمائی

1478 **م** اَبُوْمَسْعُوْدٍ عُقْبَةُ بْنُ عَمْرٍو الْاَنْصَارِيُّ لَكَ بِهَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ سَبْعُمِائَةِ نَاقَةٍ كُلُّهَا مَخْطُوْمَةٌ **قاله** لِرَجُلٍ جَاءَ بِنَاقَةٍ مَخْطُوْمَةٍ فَقَالَ هٰذِهٖ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مسلم مین ابومسعودؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تجکو اس اونٹنی کے عوض سات سو اونٹنی نکیل والیان قیامت مین ملینگی یہ حضرتؐ نے اوس مرد سے کہا جو ایک نکیل والی اونٹنی لایا پھر اوسنے کہا کہ یہ راہ خدا مین نذر ہی

1479 **م** جَابِرٌ لِكُلِّ دَاءٍ دَوَاءٌ فَاِذَا اُصِيْبَ دَوَاءُ الدَّاءِ بَرَأَ بِاِذْنِ اللّٰهِ مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ہر بیماری کی ایک دوا ہی پھر جب دوا بیماری کو پہونچے تو خدا کے حکم سے صحت حاصل ہوتی ہی **ف** یعنی حقیقت مین ہر ایک بیماری کی دوا علم الٰہی مین ٹھہر چکی ہی گو اطبا کو یہ معلوم ہی پھر فرمایا کہ باوجودیکہ ہر بیماری کی دوا ہی لیکن وہ دوا اپنی تاثیر مین مستقل نہین حکیم مطلق کے حکم کی محتاج ہی یہی سبب ہی کہ سو بار آزمائی دوا بعضی جگہہ مطلق نہین اثر کرتی

1480 **ق** اِبْنُ مَسْعُوْدٍ وَّاَنَسٌ لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ بِقَدْرِ غَدْرَتِهٖ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن مسعود اور انس رضؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا ہر ایک عہد شکن قول توڑنے والیکا ایک جھنڈا ہوگا قیامت کے دن بقدر اوسکی عہد شکنی کے **ف** جھنڈے سے مطلب یہ کہ فضیحت ہو قیامت مین

1481 **ق** اَبُوْهُرَيْرَةَ لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ يَدْعُوْهَا فَاُرِيْدُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ اَنْ اَخْتَبِيَ دَعْوَتِيْ شَفَاعَةً لِاُمَّتِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ہر ایک پیغمبر کی ایک مقبول دعا ہوتی ہی کہ اوسکو وہ مانگتا ہی اور مین چاہتا ہون انشاء اللہ کہ چھپا رکھون اپنی مقبول دعا کو اپنی امت کی شفاعت کے لیے قیامت کے دن **ف** ہر چند پیغمبرون کی

بہت دعائین مقبول ہوتی ہین لیکن اونکے نزدیک یقینی مقبول دعا ایک ہی ہوتی ہی اور باقی مین امید ہوتی ہی یقین نہین حضرت صلعم نے
فرمایا کہ مینے اپنی یقینی مقبول دعا کو اپنی امت کے واسطے رکھ چھوڑا کہ قیامت کے کٹھن مین انکے کام آوے اس حدیث سے حضرت کی بیحد
شفقت اپنی امت پر ظاہر ہوتی **شعر** ای مسلمانون کرو شکر خدا تمنے پایا مصطفی سا پیشوا دیکھو کیا تمپر تھا رحم مصطفا
ہول محشر کا بھی سامان کر گیا تمکو اب لازم ہی اوسکی پیروی دور کردو بدعتون کی گمرہی

١٤٨٢ **خ** مَعْنُ بْنُ يَزِيدَ لَكَ مَا نَوَيْتَ يَا يَزِيدُ وَلَكَ مَا أَخَذْتَ يَا مَعْنُ بخاری مین معن بن یزید رضہ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا تجکو ہو چکا جو تونے
نیت کی ای یزید اور تیرا ہو چکا جو تونے پایا ای معن **ف** یزید نے زکوۃ کا مال اپنے وکیل کو دیا کہ کسی محتاج کو دیوے وکیل نے
نادانستہ یزید کے بیٹے معن کو تاریکی مین دیا جب یزید کو یہ حال معلوم ہوا تب اپنے بیٹے کو حضرت پاس لیگیا اور یہ حال کہا
تب حضرت صلعم نے یہ حدیث فرمائی یعنی تیرے اوپر سے زکوۃ ادا ہو گئی اور اوسکو لینا درست ہوا نادانستگی کے سبب سے اور یہی مذہب ہی
امام اعظم اور امام محمد کا کہ اگر تاریکی مین باپ بیٹے کو زکوۃ دیوے نادانستگی سے تو زکوۃ ادا ہو جاتی ہی دوبارہ زکوۃ دینا ضرور نہین

١٤٨٣ **خ** عَائِشَةُ لَكُنَّ أَفْضَلُ الْجِهَادِ حَجٌّ مَبْرُورٌ بخاری مین حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ تمکو فضل
جہاد مقبول حج ہی **ف** بخاری مین روایت ہی کہ حضرت عایشہ رضہ نے حضرت صلعم سے کہا کہ یا رسول اللہ ہم جہاد کو افضل عبادت دیکھتے ہین
اگر فرمائیے تو ہم بھی جہاد کرین تب حضرت صلعم نے یہ حدیث فرمائی یعنی عورتون پر جہاد فرض نہین اونکے حق مین مقبول حج جہاد کے برابر ہی مقبول
حج وہ ہی جسمین گناہ نہین

١٤٨٤ **ق** أَبُو هُرَيْرَةَ لِلْعَبْدِ الْمَمْلُوكِ الْمُصْلِحِ أَجْرَانِ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے
فرمایا کہ غلام نیکوکار کو دو ثواب ہین **ف** یعنی ایک ثواب خدا کی عبادت کا اور دوسرا ثواب مالک کی اطاعت کا

١٤٨٥ **م** أَبُو هُرَيْرَةَ لِلْمَمْلُوكِ طَعَامُهُ وَكِسْوَتُهُ وَلَا يُكَلَّفُ مِنَ الْعَمَلِ إِلَّا مَا يُطِيقُ مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا
غلام کا کھانا اور کپڑا میان پر واجب ہی اور اوس سے کام نکروائے مگر جتنی اوسکو طاقت ہو

١٤٨٦ **ق** جُبَيْرُ بْنُ مُطْعِمٍ لِي خَمْسَةُ أَسْمَاءٍ أَنَا مُحَمَّدٌ وَأَحْمَدُ وَأَنَا الْمَاحِي الَّذِي يَمْحُو اللّٰهُ بِيَ الْكُفْرَ وَأَنَا الْحَاشِرُ الَّذِي
يُحْشَرُ النَّاسُ عَلَى قَدَمِي وَأَنَا الْعَاقِبُ بخاری اور مسلم مین جبیر بن مطعم رضہ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ میرے پانچ نام ہین مین محمد ہون اور احمد ہون
اور مین ماحی ہون کہ خدا میرے سبب سے کفر کو مٹاتا ہی اور مین حاشر ہون کہ میرے قدم پر لوگون کا حشر ہوگا اور مین عاقب ہون یعنی پچھلا پیغمبر ہون ٥

فصل اس فصل مین وہ حدیثین ہین جنکے سرے پر لم پایا گیا ہی

١٤٨٧ **خ** أَبُو هُرَيْرَةَ لَمْ يَبْقَ مِنَ النُّبُوَّةِ إِلَّا الْمُبَشِّرَاتُ
قَالُوا وَمَا الْمُبَشِّرَاتُ قَالَ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ بخاری مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ نہ باقی رہی پیغمبری سے
سوائے بشارت دینے والی چیزون کے اصحاب نے کہا بشارت دینے والی چیزین کون ہین حضرت صلعم نے فرمایا کہ ٹھیک خواب **ف** نبوت کا کام
غیب سے آگاہی سو فرمایا کہ غیب سے علم آنے کا سوائے سچے خواب کے اب کوئی طریقہ نرہا اسواسطے کہ نبوت ختم ہو گئی

١٤٨٨ **ق** أَبُو هُرَيْرَةَ لَمْ يَتَكَلَّمْ فِي الْمَهْدِ إِلَّا ثَلَاثَةٌ عِيسَى بْنُ مَرْيَمَ وَصَاحِبُ جُرَيْجٍ وَبَيْنَا صَبِيٌّ يَرْضَعُ بخاری اور مسلم مین
ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ لڑکا جھولے اور گود مین بولا سوائے تین لڑکون کے ایک عیسی بن مریم دوسرے جریج والا لڑکا اور تیسرے
لڑکا اوس حالت مین کہ دودھ پیتا جاتا تھا **ف** یعنی شیر خوارگی کی حالت مین ان تین کے سوا کوئی بچہ نہین بولا حضرت عیسی کا بولنا
تو قرآن مین مذکور ہی کہ حضرت مریم کی پاکدامنی اونکے کلام سے ثابت ہوئی اور جریج والے لڑکے کا قصہ یہ ہی کہ بنی اسرائیل مین جریج ایک

عابد مرد تھا عبادت خانے مین نماز پڑھتا تھا کہ اوسکی مان وہان آئی اوسنے جریج کو پکارا جریج نماز کے سبب سے نہ بولا نماز مین مشغول رہا اوسکی مان پلٹ گئی دوسرے دن پھر اوسکی مان اوسکے پاس آئی تو بھی وہ نماز مین تھا اوسکے پکارنے سے نہ بولا تو اوسکی مان نے یون بددعا کی کہ الٰہی یہ نہ مرے جب تک حرام کار کسبیون کا مونہہ نہ دیکھ لیوے بنی اسرائیل مین جریج کی عبادت کا بہت چرچا ہوا ایک حرام کار رنڈی تھی جسکا حسن مشہور تھا اوسنے کہا کہ دیکھو مین جریج کو ڈگاتی ہون اور اوسکا تقوی طہارت سب کھوتی ہون سو وہ عورت بدکار اوسکے روبرو گئی اوسنے اوسکی طرف کچھ دھیان بھی نکیا تو وہ ایک چرانے والے پاس گئی جو جریج کے عبادتخانے پاس چرایا کرتا تھا سو اوسنے اوس سے بدکاری کی جب لڑکا پیدا ہوا تو اوس بدکار عورت نے کہا کہ یہ جریج کا لڑکا ہی پھر تو سب بنی اسرائیل جریج سے بد اعتقاد ہو گئے اوسکو عبادتخانے سے نکال لائے اور عبادتخانہ گرا دیا اور اوسپر مار پڑنے لگی جریج نے کہا تمکو کیا ہوا جو مجکو مارتے ہو لوگون نے کہا تو نے اس کسبی سے بدکاری کی ہی تیرا لڑکا جنی ہی جریج نے کہا وہ لڑکا کہان ہی تو لوگ اوسکو سامنے لائے جریج نے کہا اب مجکو چھوڑو نماز پڑھنے دو پھر وہ نماز پڑھکے لڑکے کے پاس آیا اور اوسکے پیٹ مین اونگلی گڑا کر کہا کہ ای لڑکے بول کہ تیرا باپ کون ہی لڑکا بولا کہ میرا باپ فلانا چرانے والا ہی پھر تو سب لوگ جریج کو چومنے چاٹنے لگے اور کہا کہ ہم تیرا عبادتخانہ سونے کا بنا دین جریج نے کہا کہ کچھ اسکی حاجت نہین جیسا مٹی کا تھا ویسا ہی بنا دو سو اوسی طرح بنا دیا اور شیرخوار لڑکے کا قصہ مجمل یہ ہی کہ اوسکی مان نے گھوڑے پر سوار ایک مرد کو دیکھا تو کہا کہ الٰہی میرے لڑکے کو ایسا کر یا اوس لڑکے نے دودھ پینا چھوڑ دیا اور کہا الٰہی مجکو ایسا نکر یا پھر اوسکی مان نے ایک عورت کو دیکھا کہ اوسکو چوری اور حرام کاری کی علت مین مارتے تھے اوسنے کہا کہ الٰہی میرے لڑکے کو ایسا کریا لڑکے نے دودھ پینا چھوڑ کے کہا کہ الٰہی مجکو ایسا ہی کریا پھر لڑکے نے کہا کہ وہ سوار ظالم تھا اور یہ عورت محض بے قصور ہی اسواسطے یعنے تیرے خلاف دعا کی

۱۴۸۹ **ق** اَبُوْهُرَيْرَةَ لَمْ يَكْذِبْ اِبْرَاهِيْمُ النَّبِيُّ قَطُّ اِلَّا ثَلٰثَ كَذَبَاتٍ ثِنْتَيْنِ فِيْ ذَاتِ اللّٰهِ قَوْلُهٗ اِنِّيْ سَقِيْمٌ وَّقَوْلُهٗ بَلْ فَعَلَهٗ كَبِيْرُهُمْ هٰذَا وَوَاحِدَةٌ فِيْ شَاْنِ سَارَةَ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ابراہیم پیغمبر کبھی ایسی بات نہین بولے جو حقیقت مین سچی ہو اور ظاہر مین جھوٹھ ہو سوا تین بار کے دو باتین خدا کے مقدمے مین ایک اونکا یہ قول کہ مین بیمار ہون اور دوسرا یہ قول بلکہ انکے اس بڑے نے کیا اور ایک بات سارہ کے حق مین **ف** حضرت ابراہیم کی قوم ستارہ پرست اور بت پرست تھی سو اونکی عید کا جب دن آیا تو اونھون نے چاہا کہ حضرت ابراہیم کو لیجاوین حضرت ابراہیمؑ نے بموجب اونکے اعتقاد کے اپنے بچانے کا حیلہ اوٹھایا ستارون کو دیکھکر فرمایا کہ مین بیمار ہون یعنی بموجب تمھارے اعتقاد کے گردش آسمانی اسکو چاہتی ہی کہ مین بیمار ہونگا یا دلی رنج کو بیماری کہا اور جب اونکا قوم عید مین شہر کے باہر گیا تو بتخانے مین جاکر سب بتون کو توڑا اور ہتوڑا بڑے بت کے کندھے پر رکھدیا جب قوم نے پوچھا کہ بتون کو کسنے توڑا تو حضرت ابراہیمؑ نے کہا اس بڑے بت نے توڑا جو کندھے پر ہتوڑا رکھے ہی تو وہ شرمندہ ہوئے اپنی بت پرستی کی حماقت پر وہی لوگ بڑے بت کی نہایت تعظیم اور عبادت کرتے تھے اسی سبب سے حضرت ابراہیمؑ نے بت شکنی کی تو گویا وہی بت توڑنے کا سبب ہوا اسواسطے حضرت ابراہیمؑ نے اوسکی طرف توڑنے کی نسبت کی اور جب حضرت ابراہیمؑ ملک عراق سے ہجرت کرکے شام کے ملک مین گئے تو وہان کے بادشاہ کا معمول تھا کہ خوبصورت عورت کو چھین لیتا اور اوسکے خاوند کو مار ڈالتا اور اگر بھائی ہوتا تو اوسکو نمارتا تو حضرت ابراہیمؑ نے اپنی بی بی سارہ کو جو نہایت خوبصورت تھین فرمایا کہ اگر بادشاہ تجکو ملے اور مجکو پوچھے تو یون کہیو کہ یہ شخص میرا بھائی ہی یعنی دینی بھائی ہی تو تینون باتین حقیقت مین

بیچ نعمین و رظاہر مین جھوٹھہ م ابن عباس لم یکن لھم یومئذ حب ولو کان لھم لدعا لھم فیہ یعنی لاھل مکۃ حین دعا لھم ابراھیم علیہ السلام مسلم مین ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا تھا اون پاس اون دنون مین اناج اور اگر ہوتا اونکے پاس تو دعا کرتے اونکے لیے اوسمین یعنی مکے کے لوگون کے لیے جس وقت دعا کی اونکے لیے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے **ف** تیسیر الوصول مین لکھا ہی کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضرت اسمعیل علیہ السلام کی بی بی سے اونکی گذران کا حال پوچھا اونھون نے کہا اچھی طرح ہم فراغت سے رہتے ہین اور اللہ کا شکر کیا پھر فرمایا تمھارا کھانا کیا ہی کہا گوشت فرمایا تمھارا پینا کیا ہی کہا پانی آپنے یہ سنکے دعا کی ای اللہ برکت دے اونکے لیے گوشت اور پانی مین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اون دنون مین اون پاس اناج نتھا اگر ہوتا تو اوسمین بھی دعا کرتے

۱۴۹۰ **ق** ابوھریرۃ لن یدخل احد منکم عملہ الجنۃ قالوا ولا انت یارسول اللہ قال ولا انا الا ان یتغمدنی اللہ منہ بفضل ورحمۃ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کسیکو بہشت مین اوسکا عمل نہین داخل کرنے کا اصحاب نے کہا اور نہ آپکو بھی یا رسول اللہ حضرت صلعم نے فرمایا اور مجکو بھی بہشت مین میرا عمل نلیجاویگا مگر یہ کہ خدا مجکو اپنے فضل اور رحمت مین ڈھانک لیوے **ف** یعنی بدون رحمت اور فضل الٰہی کے صرف نیک عمل ہی نجات کے واسطے کافی نہین حقیقت مین نجات کا سبب خدا کا فضل ہی اور عمل اوسکا اثر اور نشان ہی

۱۴۹۱ **فصل** اس فصل مین وہی حدیثین ہین جنکے سرے پر لمّا ہی م انس لما صور اللہ ادم فی الجنۃ ترکہ ما شاء ان یترکہ فجعل ابلیس یطیف بہ وینظر الیہ فلما راٰہ اجوف عرف انہ خلق لا یتمالک مسلم مین انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ جب پتلا بنایا خدا نے آدم کا بہشت مین تو اوسکو پڑا رہنے دیا جتنی مدت اوسکا پڑا رکھنا چاہا تو شیطان نے اوسکے گرد گھومنا اور اوسکی طرف دیکھنا شروع کیا پھر جب اوسکو خالی پیٹ دیکھا تو پہچان گیا کہ یہ ایسا مخلوق ہی کہ تھم نسکیگا یعنی بھوکھہ مین بیقرار ہوجایا کریگا اپنے اختیار مین نرہیگا **ف** بعضی روایت مین آیا ہی کہ آدم کا پتلا دنیا مین بنا اور اس حدیث سے معلوم ہوتا ہی کہ بہشت مین بنا تو مطلب یہ کہ خمیرہ آدم کا دنیا مین تیار ہوا اور پتلا بہشت مین اور بعضے کہتے ہین کہ روح بہشت مین داخل ہوئی اور پتلا دنیا مین بنا مکے اور طائف کے درمیان ایک باغ مین چالیس برس پڑا رہا اس حدیث مین جنت سے مراد وہی باغ ہی فرشتون کو معلوم نتھا کہ اسکا نام کیا ہی اور اسکے پیدا کرنے سے کیا غرض ہی سبکو ایک حیرت تھی جب شیطان نے پتلے کو خوب سا دیکھا بھالا تو خالی پیٹ ہونے سے دریافت کیا کہ بھوکھہ مین اسکو اپنی جان پر قابو نرہیگا اور یون بولا کہ اگر خدا اسکو مجھپر تفضیل دی تو مین اسکی تابعداری نکرونگا اور اگر مجکو اسپر اختیار دیا تو اسکو ہلاک ہی کرڈالونگا

۱۴۹۲ **ق** جابر لما کذبنی قریش قمت فی الحجر فجلی اللہ لی بیت المقدس فطفقت اخبرھم عن اٰیاتہ وانا انظر الیہ بخاری اور مسلم مین جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ جب مجکو معراج کے مقدمے مین قریش نے جھٹلایا تو مین حطیم مین کھڑا ہوا سو خدا نے بیت المقدس کو میرے لیے ظاہر کیا تو مینے اونکو اوسکے پتے اور نشانیون سے خبر دینا شروع کیا اور مین اوسکی طرف نظر کرتا جاتا تھا

۱۴۹۳ **فصل** اس فصل مین وہی حدیثین ہین جنکے سرے پر امّا ہی **ق** فاطمۃ بنت قیس اما ابوجھم فلا یضع عصاہ عن عاتقہ واما معاویۃ فصعلوک لا مال لہ انکحی اسامۃ **قالہ** لھا لما طلقھا زوجھا ابوعمرو بن حفص البتۃ فخطبھا ابوجھم ومعاویۃ بن ابی سفیان

بخاری اور مسلم مین فاطمہ بنت قیس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ ابو جہم تو اپنی لاٹھی کندھے سے نہین اوتارتا یعنی بہت مارا کرتا ہی اور معاویہ تو مفلس قلاچ ہی کہ اوسکے پاس کچھ مال نہین تو اسامہ سے نکاح کر یہ حضرت صلعم نے فاطمہ بنت قیس سے کہا جب کہ اوسکے خاوند ابو عمرو بن حفص نے اوسکو تین بار طلاق دی تو ابو جہم اور معاویہ بن سفیان نے اوسکو نکاح کا پیغام دیا **ف** فاطمہ بنت قیس نے حضرت صلعم سے صلاح پوچھی کہ مین ابو جہم سے نکاح کرون یا معاویہ سے تب حضرت صلعم نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ صلاح دینے مین کسیکا عیب بیان کرنا درست ہی کہ صلاح پوچھنے والا دھوکھا نکھاوے یہ غیبت مین داخل نہین **ق** اَلْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ وَمَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ اَمَّا الْاِسْلَامُ فَاَقْبَلُ وَاَمَّا الْمَالُ فَلَسْتُ مِنْهُ فِيْ شَيْءٍ **قَالَهُ** لِلْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ حِيْنَ اَسْلَمَ بخاری اور مسلم مین مسور بن مخرمہ اور مروان بن حکم سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ اسلام تو مین قبول کرتا ہون اور مال کا حال تو یہ ہی کہ مجکو اوس سے کچھ مطلب نہین یہ حضرت صلعم نے مغیرہ بن شعبہ سے کہا جب کہ وہ مسلمان ہوئے **ف** کفر کی حالت مین مغیرہ کافرون کے قافلے کے رفیق ہوئے پھر اونکو دھوکھا دیکر مار ڈالا اور اونکا مال لیکر حضرت صلعم پاس مسلمان ہونے کو آئے تب حضرت صلعم نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ کافر سے بھی دغا کرنا درست نہین ہر چند کہ کافرون کا مال مباح ہی مگر اوسی شرط سے کہ غلبہ ہو اور عہد شکنی نہو اور جب کافر کی رفاقت اور نوکری اختیار کی یا اوسکی امان مین رہے تو اوسکا مال چورانا اور دغا دینا ہرگز درست نہین **ق** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ اَمَّا الطُّرُقُ الَّتِيْ رَاَيْتَ عَنْ يَسَارِكَ فَهِيَ طُرُقُ اَصْحَابِ الشِّمَالِ وَاَمَّا الطُّرُقُ الَّتِيْ رَاَيْتَ عَنْ يَمِيْنِكَ فَهِيَ طُرُقُ اَصْحَابِ الْيَمِيْنِ وَاَمَّا الْجَبَلُ فَهُوَ مَنْزِلُ الشُّهَدَاءِ وَلَنْ تَنَالَهُ وَاَمَّا الْعَمُوْدُ فَهُوَ عَمُوْدُ الْاِسْلَامِ وَاَمَّا الْعُرْوَةُ فَهِيَ عُرْوَةُ الْاِسْلَامِ وَلَنْ تَزَالَ مُسْتَمْسِكًا بِهَا حَتّٰى تَمُوْتَ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن سلام رضہ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ وہ راہین جو تو نے اپنے بائین دیکھین سو وہی کافرون کی راہین تھین جنکے نامۂ اعمال بائین ہاتھ ہونگے اور وہ راہین جو تو نے اپنے داہنے دیکھین سو وہی نیکون کی راہین تھین جنکے داہنے ہاتھ مین نامۂ اعمال ہونگے اور پہاڑ کا تو یہ حال ہی کہ وہ شہیدون کا مقام ہی اور تجکو نہین ملنے کا یعنی تیری قسمت مین شہادت نہین اور ستون تو وہ اسلام کا ستون ہی اور وہ رسّی تو اسلام کی رسّی ہی تو اوسکو ہمیشہ پکڑے رہیگا مرتے دم تک **ف** عبداللہ بن سلام رضہ سے روایت ہی کہ مینے خواب مین دیکھا کہ ایک مرد نے مجھسے کہا اوٹھ سو اوسنے میرا ہاتھ پکڑ لیا مین اوسکے ساتھ چلا تو مینے اپنے بائین طرف کئی راہین دیکھین مینے اونمین چلنے کا ارادہ کیا اوسنے کہا انمین مت چل کہ یہ کافرون کی راہین ہین پھر مینے داہنی طرف راہین دیکھین تو اوس مرد نے کہا ادھر چل مین ادھر چلا تو ایک پہاڑ مینے دیکھا اوسنے کہا اسپر چڑھ سو مینے کئی بار اوسپر چڑھنے کا ارادہ کیا ہر بار مین کھسک پڑتا تھا پھر مین اوسکے ساتھ آگے چلا تو مینے ایک ستون دیکھا جسکا سرا آسمان سے لگا تھا اور اوسکے سرے پر ایک رسّی تھی بطور دستگی کے اوس مرد نے کہا اس ستون پر چڑھ مینے کہا کیونکر مین اسپر چڑھ سکونگا کہ اسکا سرا تو آسمان سے لگا ہی تو اوسنے مجکو چڑھا دیا مینے سرے کی رسّی پکڑ لی صبح تک وہ رسّی میرے ہاتھ مین ہی رہی پھر مینے یہ خواب حضرت صلعم سے کہا تب حضرت صلعم نے یہ حدیث فرمائی **ق** يَعْلَى بْنُ اُمَيَّةَ اَمَّا الطِّيْبُ الَّذِيْ بِكَ فَاغْسِلْهُ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ وَاَمَّا الْجُبَّةُ فَانْزِعْهَا ثُمَّ اصْنَعْ فِيْ عُمْرَتِكَ مَا تَصْنَعُ فِيْ حَجِّكَ **قَالَهُ** لِرَجُلٍ جَاءَهُ بِالْجِعِرَّانَةِ قَدْ اَهَلَّ بِالْعُمْرَةِ وَهُوَ مُصَفِّرٌ لِحْيَتَهُ وَرَاْسَهُ وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ فَقَالَ اِنِّيْ اَحْرَمْتُ بِعُمْرَةٍ وَاَنَا كَمَا تَرٰى بخاری اور مسلم مین یعلی

۱۴۹۴

۱۴۹۵

۱۴۹۶

بن امیہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو خوشبو تیرے لگی ہی اوسکو تو دھو ڈال تین بار اور جُبّے کو تو نکال ڈال پھر کر اپنے عمرے مین جو تو اپنے حج مین کرتا ہی یہ حضرتؐ نے اوس مرد سے فرمایا جو حضرت پاس جعرانہ کے مقام مین آیا اور اوسنے عمرہ کرنے کی نیت کی تھی اور اوسکی ڈاڑھی اور سر کے بال خوشبو سے زرد تھے اور اوسپر جُبّہ تھا سو اوسنے کہا کہ مینے عمرے کا احرام باندھا ہی تو ایسا ہون جیسا آپ دیکھتے ہین یعنی اس حالت سے عمرہ کرنا درست ہی یا نہین **ف** راوی سے روایت ہی کہ مینے عمر فاروقؓ سے کہا کہ مجکو کمال آرزو ہی کہ مین حضرت کی صورت وحی اوترنے کے وقت دیکھون جب حضرتؐ جعرانہ کی منزل مین جو مکّے کے پاس ہی اوترے تو ایک شخص خوشبو لگائے جُبّہ پہنے حضرتؐ پاس آیا اوسنے پوچھا کہ یا حضرتؐ اوس شخص کے حق مین آپ کیا فرماتے ہین جسنے عمرے کی نیت کی ہو اور خوشبو لگائے جُبّہ پہنے ہو تو حضرتؐ نے ایک ساعت اوسکو دیکھا پھر حضرتؐ پر وحی اوترنا شروع ہوا عمر فاروقؓ نے میری طرف اشارہ کیا یعنی اب دیکھ حضرتؐ کی صورت کو سو مینے حضرتؐ کو دیکھا تو وحی کی شدت سے حضرتؐ کا چہرہ نہایت سرخ ہو گیا تھا جب وحی اوتر چکی تب حضرتؐ نے فرمایا کہ وہ شخص کہان ہی جسنے مجھسے عمرے کا حال پوچھا تھا تو لوگ اوسکو بلا لاے تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ جب عمرے اور حج کی نیت کرے تو خوشبو لگانا اور سیا کپڑا پہننا درست نہین

۱۴۹۷ **ق** جُبَيْرُ بْنُ مُطْعِمٍ اَمَّا اَنَا فَاَفِيْضُ عَلٰى رَاْسِيْ ثَلٰثَ اَكُفٍّ وَقَالَ الْبُخَارِيُّ ثَلٰثًا وَاَشَارَ بِيَدَيْهِ كِلْتَيْهِمَا قَالَهٗ حِيْنَ تَمَارَوْا فِي الْغُسْلِ عِنْدَهٗ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ اَمَّا اَنَا فَاِنِّيْ اَغْسِلُ رَاْسِيْ بِكَذَا وَكَذَا بخاری اور مسلم مین جبیر بن مطعمؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مین تو پانی ڈالتا ہون اپنے سر پر تین لپ اور بخاری نے کہا تین بار اور حضرتؐ نے اپنے دونون ہاتھون سے اشارہ کیا یعنی سر پر پانی ڈالنے کا یہ حضرتؐ نے اوسوقت فرمایا جب کہ اصحاب نے حضرتؐ کے پاس غسل مین شک اور تردد کیا سو بعض قوم نے کہا مین تو اپنے سر کو فلانی فلانی چیز سے دھوتا ہون **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ غسل مین تین بار پانی ڈالنا سنت ہی عرب مین اکثر تغار سے غسل کرتے تھے ہواسطے حضرتؐ نے لپ کو ذکر کیا

۱۴۹۸ **ق** عَائِشَةُ اَمَّا اَنَا فَقَدْ عَافَانِيَ اللّٰهُ وَكَرِهْتُ اَنْ اُثِيْرَ عَلَى النَّاسِ شَرًّا بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مجکو تو خدا نے چنگا کر دیا اور مجکو برا لگا کہ لوگون پر فساد اوٹھاؤن **ف** لبید بن عصم یہودی نے حضرتؐ پر جادو کیا تھا چنانچہ اوسکا قصہ پانچوین باب مین مفصل ہو چکا جب اوسکا جادو کرنا ثابت ہوا تو حضرت عائشہؓ نے حضرتؐ سے کہا کہ یا رسول اللہ آپ اوس جادوگر کو سزا دیجیے تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی ہر چند جادوگر کی سزا قتل ہی لیکن حضرتؐ خود صاحب حق تھے کہ حضرتؐ کا قصور اوسنے کیا تھا سو حضرتؐ نے دفع شر کی مصلحت سے اور اپنے فرط کرمت بدلا نلیا

۱۴۹۹ **ق** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ اَمَّا اَوَّلُ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ فَنَارٌ تَحْشُرُ النَّاسَ مِنَ الْمَشْرِقِ اِلَى الْمَغْرِبِ وَاَمَّا اَوَّلُ طَعَامٍ يَاْكُلُهٗ اَهْلُ الْجَنَّةِ فَزِيَادَةُ كَبِدِ حُوْتٍ وَاِذَا سَبَقَ مَاءُ الرَّجُلِ مَاءَ الْمَرْاَةِ نَزَعَ الْوَلَدَ وَاِذَا سَبَقَ مَاءُ الْمَرْاَةِ نَزَعَتْ اَجَابَهٗ بِهَا حِيْنَ سَاَلَهٗ عَنْهَا قَبْلَ اِسْلَامِهٖ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن سلامؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ قیامت کی نشانیون سے پہلی نشانی تو یہ ہی کہ آگ لوگون کو پورب سے پچھم کی طرف ہانک لیجاویگی اور پہلا کھانا تو جسکو بہشتی کھاوینگے سو مچھلی کی کلیجی کی بڑھی نوک ہوگی اور جب کہ مرد کی منی نے عورت کی منی پر سبقت اور غلبہ کیا تو مرد نے لڑکے کو اپنی صورت پر کھینچا اور جب عورت کی منی نے مرد کی منی پر سبقت اور غلبہ کیا تو عورت نے لڑکے کو اپنی صورت پر کھینچا ان باتون کا حضرتؐ نے عبد اللہ بن سلام کو اوسوقت جواب دیا جب اونھون نے مسلمان ہونے سے پہلے ان تینون باتون کو پوچھا **ف** عبد اللہ بن سلام مدینے مین یہودیون کے بڑے عالم تھے جب حضرتؐ مدینے مین تشریف لائے تو عبد اللہ بن

سلام نے کہا کہ مین حضرتؐ سے وہ سوال کرتا ہون جنکا جواب سوا پیغمبر کے اور کوئی نہین دے سکتا سو فرمائیے تو کہ قیامت کی پہلی نشانی کون ہی اور بہشتی لوگ پہلا کھانا کیا کھاوینگے اور لڑکا جو مان یا باپ سے مشابہ ہوتا ہی اسکا کیا سبب ہی تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی پھر عبداللہ بن سلام مسلمان ہوئے

۱۵۰۰ ﻫ اَبُوْ سَعِيْدٍ اَمَّا اَهْلُ النَّارِ الَّذِيْنَ هُمْ اَهْلُهَا فَاِنَّهُمْ لَا يَمُوْتُوْنَ فِيْهَا وَلَا يَحْيَوْنَ وَلٰكِنْ نَاسٌ اَصَابَتْهُمُ النَّارُ بِذُنُوْبِهِمْ اَوْ قَالَ بِخَطَايَاهُمْ فَاَمَاتَتْهُمْ اِمَاتَةً حَتّٰى اِذَا كَانُوْا فَحْمًا اُذِنَ بِالشَّفَاعَةِ فَجِيْءَ بِهِمْ ضَبَائِرَ ضَبَائِرَ فَبُثُّوْا عَلٰى اَنْهَارِ الْجَنَّةِ ثُمَّ قِيْلَ يَا اَهْلَ الْجَنَّةِ اَفِيْضُوْا عَلَيْهِمْ فَيَنْبُتُوْنَ نَبَاتَ الْحِبَّةِ تَكُوْنُ فِيْ حَمِيْلِ السَّيْلِ مسلم مین ابو سعیدؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ دوزخی لوگ جو حقیقت مین دوزخ کے لائق ہین سو وی تو اوسمین نہ مرینگے نہ جیینگے ولیکن کچھ لوگ ہونگے کہ اونکو دوزخ کی آگ لگیگی اونکے گناہون کے سبب سے یا یون فرمایا کہ اونکی خطاؤن کے سبب سے سو آگ نے اونکو بے دم کر دیا یہان تک کہ جب وی جل کے کوئلا ہو جاوینگے تو شفاعت کا حکم ہوگا سو وی لائے جاوینگے جھنڈ کے جھنڈ تو بہشت کی نہرون پر بکھیرے جاوینگے پھر حکم ہوگا ای بہشتیو انپر پانی ڈالو تو وی جم اوٹھینگے جیسے جنگلی خودرو دانہ جمتا ہی بہاؤ کے کوڑے کرکٹ مین **ف** یعنی کافر جو دوزخ کے لیے بنے ہین اونکو موت ہوگی کہ عذاب سے خلاصی پاوین نہ زندگی ایسی ہی جسمین چین ہو مگر گنہگار مسلمان دوزخ مین پڑ کے چند مدت مردہ ہو جاوینگے یعنی شدت عذاب سے بیہوش ہو جاوینگے گویا مر گئے پھر سزا کے بعد بہشت مین داخل ہونگے

۱۵۰۱ ﻫ زَيْدُ بْنُ اَرْقَمَ اَمَّا بَعْدُ اَلَا اَيُّهَا النَّاسُ فَاِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ يُوْشِكُ اَنْ يَّاْتِيَنِيْ رَسُوْلُ رَبِّيْ فَاُجِيْبَ وَاَنَا تَارِكٌ فِيْكُمُ الثَّقَلَيْنِ اَوَّلُهُمَا كِتَابُ اللّٰهِ فِيْهِ النُّوْرُ وَالْهُدٰى فَخُذُوْا بِكِتَابِ اللّٰهِ وَاسْتَمْسِكُوْا بِهٖ وَاَهْلُ بَيْتِيْ اُذَكِّرُكُمُ اللّٰهَ فِيْ اَهْلِ بَيْتِيْ اُذَكِّرُكُمُ اللّٰهَ فِيْ اَهْلِ بَيْتِيْ اُذَكِّرُكُمُ اللّٰهَ فِيْ اَهْلِ بَيْتِيْ وَفِيْ رِوَايَةٍ كِتَابُ اللّٰهِ فِيْهِ الْهُدٰى وَالنُّوْرُ مَنِ اسْتَمْسَكَ بِهٖ وَاَخَذَ بِهٖ كَانَ عَلَى الْهُدٰى وَمَنْ اَخْطَاَهُ ضَلَّ وَفِيْ رِوَايَةٍ هُوَ حَبْلُ اللّٰهِ مَنِ اتَّبَعَهٗ كَانَ عَلَى الْهُدٰى وَمَنْ تَرَكَهٗ كَانَ عَلٰى ضَلَالَةٍ مسلم مین زید بن ارقمؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ حمد اور صلوۃ کے بعد اس بات کا دریافت کرنا ضرور ہی کہ خبردار ہو جاؤ ای لوگو کہ مین آدمی ہون عنقریب ہی کہ میرے پاس میرے رب کا پیغام لانے والا آوے تو مین اوسکا کہنا مانون یعنی ملک الموت آوے اور میرا انتقال ہو اور مین تم مین دو بڑی بھاری عمدہ چیزین چھوڑے جاتا ہون اون دو مین اول تو خدا کی کتاب ہی جسمین نور اور ہدایت ہی سو خدا کی کتاب کو لو اور خوب اوسکو چمٹ جاؤ یعنی اوسپر عمل کرو اور دوسری بزرگ چیز میرے اہل بیت یعنی گھر والے ہین مین تمکو خدا یاد دلاتا ہون اپنے اہل بیت کے مقدمے مین مین تمکو خدا یاد دلاتا ہون اپنے اہل بیت کے مقدمے مین مین تمکو خدا یاد دلاتا ہون اپنے اہل بیت کے مقدمے مین اور ایک یون روایت ہی کہ خدا کی کتاب مین ہدایت اور نور ہی جو اوسکو چمٹ گیا اور جسنے اوسکو لیا وہ ہدایت پر ہوا اور جسنے اوسکو چھوڑا وہ گمراہ ہوا اور دوسری روایت مین یون ہی کہ قرآن خدا کی رسی ہی یعنی اوسکے ملنے کا وسیلہ ہی جسنے اوسکی پیروی کی وہ راہ پر ہوا اور جسنے اوسکو چھوڑا وہ راہ کو بھولا **ف** روایت ہی کہ ہجری نوین سال جب حضرتؐ حجۃ الوداع کر کے پھرے اور مکے مدینے کے درمیان اوس مقام پر پونہچے جسکا غدیر خم نام ہی تو حضرتؐ نے خطبہ پڑھا خدا کا حمد کیا اور نصیحت کی اور یہ حدیث فرمائی تمام عرب کے گروہ حجۃ الوداع مین حضرتؐ کے ساتھ تھے اور غدیر خم تک

حضرتؐ کے ساتھ آئے یہان سے ہر ایک کی راہین مٹین تھین وہان حضرتؐ نے سب عرب کو قرآن اور اہل بیت کی تعظیم چاہی اسواسطے کہ حضرتؐ کو
معلوم تھا کہ امت مین اختلاف پڑیگا قرآن کے مضمون سے لوگ غفلت کرینگے اور اہل بیت کی تعظیم اور محبت مین بعضے لوگ قصور کرینگے
بلکہ محبت کہان عداوت پر کمر باندھینگے جیسے خارجی اور ناصبی سو فرمایا کہ میری موت قریب ہی مین ہمیشہ زندہ نہین رہ سکتا کہ مجھسے
ہر چیز دریافت کرتے رہو میرے بعد ہدایت کی صورت یہی ہی کہ قرآن پر عمل کیجیو کہ اوسمین سراسر نور اور ہدایت ہی ہر ایک چیز مجمل
اور مفصل اوسمین موجود ہی اور اہل بیت کی تعظیم اور محبت کرنا کہ وہی قرآن کی تفسیر ہین اہل بیت کہتے ہین گھر والون کو سو حضرتؐ کی
بیبیان اور حضرتؐ کی اولاد سب اہل بیت مین داخل ہین ہندوستان مین بھی بی بی کو گھر کے لوگ بولتے ہین بی بی کو اہل بیت مین داخل نا
یا تو جہالت ہی یا تعصّب بارے الحمد للہ کہ اس حدیث پر پورا عمل اہل سنت کو نصیب ہوا اسواسطے کہ انکا عقیدہ اور عمل قرآن کے
موافق ہی قرآن کے ہوتے کسی چیز پر عمل نہین کرتے اور تمام اہل بیت کی محبت اور تعظیم واجب جانتے ہین بخلاف خارجیون اور ناصبیون
کے کہ اکثر اہل بیت سے عداوت وہی لوگ رکھتے ہین اور شیعہ کا تو عجب حال ہی کہ ہر چند آپ کو اہل بیت کا دوست کہتے ہین لیکن حضرتؐ کی
بیبیون کو اہل بیت مین نہین داخل کرتے صرف حضرت فاطمہ کی اولاد کو اہل بیت مین گنتے ہین سو اونمین بھی بہت اما مزادون کو برا کہتے ہین
تو حقیقت مین وہ سب اہل بیت کے دوست نٹھہرے ایسی آدھی محبت کا دین مین کچھ اعتبار نہین جیسے قرآن کی بعضی سورت کو ماننا اور
بعضی سورت کا انکار کرنا درست نہین اور قرآن کو تو شیعہ نے صاف جواب دیا ہی کہتے ہین کہ سوائے امامون کے قرآن کا مطلب کوئی
نہین سمجھتا تو گویا اونکے نزدیک قرآن مجید توریت اور انجیل کی طرح منسوخ العمل ہی تو صاف ظاہر ہوا کہ اہل سنت کے سوائے
حدیث پر عمل کسیکو نصیب نہین ف

١٥٠٢ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ وَمَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ اِخْوَانَكُمْ قَدْ جَآؤُنَا تَآئِبِيْنَ وَاِنِّيْ قَدْ رَاَيْتُ اَنْ اَرُدَّ اِلَيْهِمْ سَبْيَهُمْ فَمَنْ اَحَبَّ مِنْكُمْ اَنْ يُّطَيِّبَ ذٰلِكَ فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ اَحَبَّ مِنْكُمْ اَنْ يَّكُوْنَ عَلٰى حَظِّهٖ حَتّٰى نُعْطِيَهٗ اِيَّاهُ مِنْ اَوَّلِ مَا يُفِيْٓءُ اللّٰهُ عَلَيْنَا فَلْيَفْعَلْ يَعْنِيْ وَفْدَ هَوَازِنَ بخاری اور مسلم مین مسور بن مخرمہؓ اور مروان بن حکم سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ
بعد حمد اور صلوٰۃ کے بات تو یہ ہی کہ تمہارے بھائی آئے توبہ کرکے یعنی مسلمان ہوے ہین اور البتہ مینے یہ ٹھہرایا ہی کہ انکے جورو لڑکے
جو قیدی ہین اونکو پھیر دون سو جس شخص کو تم مین یہ بات اچھی لگے تو چاہیے کہ اوسپر عمل کرے یعنی اپنے حصّے کے قیدی بے عوض
پھیر دیوے اور جو شخص تم مین چاہے کہ اپنے حصے پر بنا رہے تو اوسکو ہم بدلا دیوین اوس مال سے جو ہمکو اول خدا عنایت کرے تو چاہیے کہ
اوسپر عمل کرے یعنی بطور قرض دیوے حضرتؐ کو مراد ہوازن کا گروہ ہی ف جنگ حنین مین ہوازن کی قوم حضرتؐ سے لڑی اونکی شکست ہوئی
انکے جورو لڑکے اور مال اصحاب مین تقسیم ہوگیا جب وہی لوگ مسلمان ہوئے اور اپنے جورو لڑکے حضرتؐ سے مانگنے لگے تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی
یعنی جو اپنا حصہ خوشی سے دیدے تو بہتر ہی اور اگر کسیکو دینا منظور ہو تو ہمکو بطور قرض دیوے ہم اوسکو اور جگہہ سے بدلا دیوینگے آخر
سب صحابہ نے اپنے حصے خوشی سے بلا عوض دیے معلوم ہوا کہ امام کو غنیمت کے مال سے قرض لینا درست ہی

١٥٠٣ ہ جَرِيْرٌ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ فِيْ كِتَابِهٖ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْرًا وَّنِسَآءً وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا ○ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ

اللّٰهَ خَبِيْرٌ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ○ تَصَدَّقَ رَجُلٌ مِّنْ دِيْنَارِهٖ مِنْ دِرْهَمِهٖ مِنْ ثَوْبِهٖ مِنْ صَاعِ بُرِّهٖ مِنْ صَاعِ تَمْرِهٖ حَتّٰى قَالَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ مسلم مین جریرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ بعد حمد اور صلوۃ کے بات تو یہ ہی کہ مقرر خدا نے اپنی کتاب مین یہ آیتین اوتاری ہین کہ ای لوگو ڈرو اپنے رب سے جسنے تمکو ایک ذات سے بنایا اور اوسی سے اوسکی جورو پیدا کی یعنی آدم کی پسلی سے حوا بنائی اور اون دونون سے بہت مرد اور عورتین بکھیرین اور ڈرو خدا سے جسکے نام کے وسیلے سے آپسمین سوال کرتے ہو اور ڈرو قرابت کی بدسلوکی سے البتہ خدا تمپر نگہبان ہی یعنی تمھارا حال جانتا ہی ای ایماندارو ڈرو خدا سے اور چاہیے کہ ہرایک جان غور کرے کہ اوسنے اپنے واسطے کل کا یعنی قیامت کا کیا سامان کیا اور ڈرو خدا سے مقرر البتہ خدا خبردار ہی جو تم کرتے ہو حضرتؐ نے فرمایا چاہیے کہ خیرات کرے ہرایک مرد اپنے دینار سے اور اپنے درم سے اور اپنے کپڑے سے گیہون کے صاع سے چھوہارے کے صاع سے یہانتک حضرتؐ نے فرمایا کہ آدھی کھجور ہی سہی **ف** جریرؓ سے روایت ہی کہ ہم حضرتؐ پاس بیٹھے تھے کہ مُضر کا قوم ننگا نہایت محتاج آیا حضرتؐ کو اونکا حال دیکھکر نہایت درد آیا بلالؓ سے فرمایا کہ اذان دے جب لوگ جمع ہوے تب حضرتؐ نے خطبہ پڑھکے یہ حدیث فرمائی یعنی تم سب آدم کی اولاد ہو تو یہ لوگ بھی تمھارے بھائی ٹھہرے تو انپر احسان کرنا واجب ہوا کہ قیامت مین یہ خیرات تمھاری نجات کا سامان ہوگی ہر شخص اپنے مقدور کے موافق خیرات کرے اول ایک انصاری مرد اشرفیون کا ایک توڑا لایا اور دوسری روایت یون ہی کہ عمر فاروقؓ مٹھی بھر اول درمین لائے پھر تو تار لگا سب لوگ ہرایک چیز لائے حضرتؐ نہایت خوش ہوے اور فرمایا کہ جو شخص نیک راہ نکالیگا تو اوس راہ پر چلنے والون کا سبکا ثواب اوسکو ملیگا اور جو بد راہ نکالیگا تو سبکا عذاب اوسپر پڑیگا **م** جَابِرٌ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ خَيْرَ الْحَدِيْثِ كِتَابُ اللّٰهِ وَخَيْرَ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ وَّشَرَّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا وَكُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ حمد اور صلوۃ کے بعد بات تو یہ ہی کہ بہتر کلام خدا کی کتاب ہی اور بہتر طریقہ محمدؐ کا طریقہ ہی اور نہایت بُرے کام جو دین مین نئے نکالے گئے اور ہر بدعت گمراہی ہی **ف** یعنی میرے بعد قرآن اور میری سنت پر چلیو اسواسطے کہ قرآن سے بہتر کوئی کلام نہین اور میرے طریق سے بہتر کسیکا طریق نہین کہ تم میری راہ چھوڑکے اور کوئی راہ اختیار کرو پھر دین مین نئے کامون سے روکا اور ہرایک بدعت کی گمراہی بیان کی بدعت اوسکا نام ہی جسکی شرع مین کچھ اصل نہو

۱۵۰۴

خ اِبْنُ عَبَّاسٍ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ هٰذَا الْحَيَّ مِنَ الْاَنْصَارِ يَقِلُّوْنَ وَيَكْثُرُ النَّاسُ فَمَنْ وَّلِيَ شَيْئًا مِّنْ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ فَاسْتَطَاعَ اَنْ يَّضُرَّ فِيْهِ اَحَدًا اَوْ يَنْفَعَ فِيْهِ اَحَدًا فَلْيَقْبَلْ مِنْ مُّحْسِنِهِمْ وَيَتَجَاوَزْ عَنْ مُّسِيْئِهِمْ بخاری مین عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا بعد حمد اور صلوۃ کے بات تو یہ ہی کہ البتہ یہ انصار کا قبیلہ روز بروز گھٹتا جاویگا انصار کے سواے اور لوگ بڑھتے جاوینگے سو جو شخص کہ حاکم ہوے محمدؐ کی امت سے کسی چیز کا پھر اوسکو اپنی حکومت مین اتنی طاقت ہو کہ کسیکا ضرر کرسکے یا کسیکو فائدہ پونہچا سکے تو چاہیے کہ انصار کے نیکون کی نیکی قبول کرے اور انکے بدکارون سے درگذرے **ف** حضرتؐ کو معلوم ہوا تھا کہ بنی امیہ کی سلطنت مین انصاریون پر زیادتی ہوگی اسواسطے یہ حدیث انصار کی سفارش مین فرمائی یعنی امت محمدی کے حاکم کو لازم ہی کہ انکے نیکون کی تعظیم اور توقیر کرے اور انکے بدکارون سے چشم پوشی کرے یعنی اگر کوئی حرکت تعزیر کے لائق کرین تو حاکم اوسکو ٹال جاوے اور یہ مطلب نہین کہ اگرچہ انصار حد مارنے کا گناہ کرین تو اونپر حد نہ مارے اسواسطے کہ حدود مین سفارش نہین اور اوسمین حاکم کو کچھ اختیار نہین حضرتؐ نے خود فرمایا ہی کہ اگر فاطمہؓ بنت محمدؐ چوری کرے تو اوسکا ہاتھ کاٹون

۱۵۰۵

۱۵۰۶ خ عَمْرُو بْنُ تَغْلِبَ أَمَّا بَعْدُ فَوَاللّٰهِ إِنِّي لَأُعْطِي الرَّجُلَ وَأَدَعُ الرَّجُلَ وَالَّذِي أَدَعُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ الَّذِي أُعْطِي وَلٰكِنِّي أُعْطِي أَقْوَامًا لِمَا أَرٰى فِي قُلُوبِهِمْ مِنَ الْجَزَعِ وَالْهَلَعِ وَأَكِلُ أَقْوَامًا إِلٰى مَا جَعَلَ اللّٰهُ فِي قُلُوبِهِمْ مِنَ الْغِنٰى وَالْخَيْرِ فِيهِمْ عَمْرُو بْنُ تَغْلِبَ بخاری مین عمرو بن تغلب رضہ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ حمد اور صلوۃ کے بعد بات تو یہ ہی کہ خدا کی قسم کہ مین دیتا ہون ایک مرد کو اور چھوڑتا ہون دوسرے مرد کو سو جسکو مین چھوڑتا ہون وہ میرے نزدیک زیادہ پیارا ہی اوس سے جسکو مین دیتا ہون ولیکن مین تو چند قومون کو دیتا ہون اسواسطے کہ مین اونکے دلون مین بے صبری اور حرص دیکھتا ہون اور بعضی قومون کو اسپر چھوڑتا ہون کہ خدا نے اونکے دلون مین بے پرواہی اور خیر ڈالی ہی اونھین مین عمرو بن تغلب بھی ہی ف حضرت صلعم کے پاس کچھ مال آیا حضرت صلعم نے بعضون کو دیا اور بعضون کو نہ دیا پھر حضرت صلعم کو معلوم ہوا کہ جنکو مال نہین دیا وی رنجیدہ ہین تب حضرت صلعم نے یہ حدیث فرمائی یعنی میرے دینے کو محبت اور نہ دینے کو رنج کا سبب نہ سمجھو بلکہ بالعکس معاملہ ہی کہ بے صبرے لالچی لوگون کو دیتا ہون اور قناعت والون کو قناعت پر چھوڑتا ہون

۱۵۰۷ ق عَائِشَةُ أَمَّا بَعْدُ يَا عَائِشَةُ فَإِنَّهُ بَلَغَنِي عَنْكِ كَذَا وَكَذَا فَإِنْ كُنْتِ بَرِيئَةً فَسَيُبَرِّئُكِ اللّٰهُ وَإِنْ كُنْتِ أَلْمَمْتِ بِذَنْبٍ فَاسْتَغْفِرِي اللّٰهَ وَتُوبِي إِلَيْهِ فَإِنَّ الْعَبْدَ إِذَا اعْتَرَفَ بِذَنْبِهِ ثُمَّ تَابَ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ حمد اور صلوۃ کے بعد بات تو یہ ہی کہ ای عایشہ مجکو تیری ایسی ایسی بات پونہچی سو اگر تو گناہ سے پاک ہوگی تو خدا تیری پاکی بیان کریگا اور اگر تو گناہ سے آلودہ ہوئی ہو تو مغفرت مانگ خدا سے اور اوسکی طرف توبہ کر اسواسطے کہ بندے نے جب اپنے گناہ کا اقرار کیا پھر توبہ کی تو خدا اوسکی توبہ قبول کرتا ہی اوسپر رحمت متوجہ ہوتا ہی ف جب حضرت عایشہ رضہ پر تہمت ہوئی تب حضرت صلعم نے یہ حدیث فرمائی باقی اسکا پورا قصہ پانچوین باب مین ہوچکا

۱۵۰۸ خ أَبُو الدَّرْدَاءِ أَمَّا صَاحِبُكُمْ فَقَدْ غَامَرَ يَعْنِي أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بخاری مین ابودردا رضہ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ تمھارے صاحب نے تو مقرر اپنی جان کو شدت مین ڈالا ہی صاحب سے مراد صدیق اکبر ہین ف اسکا پورا قصہ ہوچکا کہ صدیق اور فاروق سے کسی بات مین رنج ہوگیا تھا صدیق اس اونھالے رنج مین حضرت صلعم پاس آئے تب حضرت صلعم نے یہ حدیث فرمائی پھر فاروق بھی آئے اور صفائی ہوگئی

۱۵۰۹ ق كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ أَمَّا هٰذَا فَقَدْ صَدَقَ فَقُمْ حَتّٰى يَقْضِيَ اللّٰهُ فِيكَ قَالَهُ لَهُ بخاری اور مسلم مین کعب بن مالک رضہ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ اسنے تو البتہ سچ کہا سو تو اوٹھ یہان تک کہ خدا تیرے حق مین کچھ حکم کرے یہ حضرت صلعم نے کعب بن مالک سے فرمایا ف روایت ہی کہ کعب جنگ تبوک مین حضرت صلعم کے ساتھ نگئے تھے جب حضرت صلعم وہان سے پلٹ آئے تو نجانے والون سے سبب پوچھا منافقون نے جھوٹھی قسمین کھاکر حضرت صلعم کو راضی کرلیا جب کعب سے پوچھا تو یہ سچے مسلمان تھے انھون نے کہا کہ یا حضرت صلعم مینے سواری خرید کی تھی اور سامان سفر کا درست کیا تھا آج چلتا ہون کل چلتا ہون یہی کہتے کہتے مین رہ گیا مجکو حقیقت مین کوئی مانع نتھا تب حضرت صلعم نے یہ حدیث فرمائی اور کعب کے سچ کو خدا پر سپرد کیا اور فرمایا کہ کوئی کعب سے بات چیت نکرے حق تعالی نے اونکی راستی کی برکت سے پچاس دن کے بعد اونکی توبہ قبول کی اور آیت اوتاری اور جھوٹھے منافقون کی فضیحتی مین اور آیتین اوترین معلوم ہوا کہ راستی کا انجام نیک ہی اگرچہ اول بظاہر شیخی مین خلل پڑے

الباب الثامن

آٹھوین باب مین کئی فصلین ہین **فصل** اس فصل مین وی حدیثین ہین جنکے سرے پر عدد ہی یعنی شمار کی لفظین ہین

١٥١٠ م المقداد احدی سوآتك یا مقداد وقاله لما ضحك المقداد الی ان وقع الی الارض بشربه حصة النبی صلی الله علیه وسلم من اللبن وحلبه الاعنز الثلث مرة ثانیة مسلم مین مقداد سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای مقداد تیری بدخوؤن سے ایک بدخو یہ بھی ہی حضرت نے اوسوقت فرمایا کہ جب مقداد یہان تک ہنسے کہ زمین پر گر پڑے حضرت کے دودھ کا حصہ پی جانے کے سبب سے اور دوسری بار تینون بکریون کے دوہنے کی جہت سے ف اس حدیث کا قصہ پانچوین باب مین مفصل گذرا ما نزع الله الرحمة کے بیان مین

١٥١١ م ابوهريرة اثنتان في الناس هما بهم كفر الطعن في النسب والنياحة على الميت مسلم مین ابوہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ دو خوئین لوگون مین ایسی ہین جو اونکے حق مین کفر ہین ایک تو نسب مین عیب لگانا دوسرے مردے پر نوحہ کرنا ف یعنی یہ کفر کی رسمین ہین اور اگر انکو حلال جانکر کرے تو صاف کفر ہی

١٥١٢ ق ابوموسى جنتان من فضة آنيتهما وما فيهما وجنتان من ذهب آنيتهما وما فيهما وما بين القوم وبين ان ينظروا الى ربهم الا رداء الكبرياء على وجهه في جنة عدن بخاری اور مسلم مین ابوموسی رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ چاندی کی دو بہشتین ہین اونکے برتن اور جو چیز اونمین ہی سب چاندی کی ہی اور سونے کی دو بہشتین ہین اونکے برتن اور جو چیز اونمین ہی سب سونے کی ہی اور اوس قوم کے درمیان اور اپنے رب کے دیکھنے کے درمیان کوئی چیز حائل نہین سوائے ایک جلال کی چادر کے کہ اوسکی ذات پاک پر ہی عدن کی بہشت مین ف اس حدیث مین ولمن خاف مقام ربه جنتان ومن دونهما جنتان کا بیان ہی

١٥١٣ م ابوهريرة صنفان من اهل النار لم ارهما قوم معهم سياط كاذناب البقر يضربون بها الناس ونساء كاسيات عاريات مميلات مائلات رؤسهن كاسنمة البخت المائلة لا يدخلن الجنة ولا يجدن ريحها وان ريحها لتوجد من مسيرة كذا وكذا مسلم مین ابوہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ دو قسم کے دوزخی لوگ ہین کہ اونکو مینے نہین دیکھا ایک قوم تو وہی ہین کہ اونکے ساتھ کوڑے رہینگے جیسے بیلون کی دمین کہ اونسے لوگون کو مارینگے اور دوسری قسم وہی عورتین ہین جو کپڑے پہنے ہین اور ننگی ہین مردون کو اپنی طرف جھکاتی ہین آپ مردون کی طرف جھکتی ہین سر اونکے جیسے اونٹون کے کوہان ہی عورتین بہشت مین نجاوینگی اور اوسکی خوشبو نپاوینگی اور البتہ اوسکی خوشبو ملتی ہی اتنی اور اتنی دور سے یعنی بہت دور سے ف یعنی حضرت کے وقت مین ایسے لوگ نتھے اول قسم سے چوبدار اور کوڑے والے مراد ہین جو مظلوم کو بادشاہ اور حاکم پاس نہین جانے دیتے بلکہ مارتے ہین اور دوسری قسم سے مراد بدکار عورتین ہین اور یہ جو فرمایا کہ کپڑے پہنے ہین اور ننگی ہین یعنی اونکا ایسا لباس ہی جس سے بدن نظر آتا ہی جیسے مہین دوپٹے اور جالی کی کرتیان اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ ایسا لباس حرام ہی اسواسطے کہ لباس سے غرض یہ ہی کہ بدن چھپے پھر جب بدن ہی کھلا رہا تو لباس سے کیا فائدہ ہوا

١٥١٤ ق ابوهريرة كلمتان خفيفتان على اللسان ثقيلتان في الميزان حبيبتان الى الرحمن سبحان الله وبحمده سبحان الله العظيم بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ دو بول ہین زبان پر ہلکے تول مین بھاری خدا کے نزدیک پیارے ایک تو سبحان الله وبحمده دوسرے سبحان الله العظیم

١٥١٥ خ ابن عباس نعمتان مغبون فيهما كثير من الناس الصحة والفراغ بخاری مین عبدالله بن عباس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ دو نعمتین ہین جنمین اکثر لوگون کو

زیان اور نقصان ہوتا ہی ایک تو تندرستی دوسرے روزی سے خاطر جمعی **ف** یعنی صحت اور فراغت ایسی عمدہ نعمت ہی کہ آدمی جو عبادات اور دینی کام کرے سو کر سکتا ہی لیکن اکثر لوگ اس نعمت کی قدر نہین جانتے دنیاوی نکمے کامون مین غفلت اور واہیات مین اس نعمت کو برباد کر کے دین سے مفلس رہ جاتے ہین

۱۵۱۶ **م** اَبُوْ هُرَيْرَةَ ثَلٰثٌ اِذَا خَرَجْنَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا اِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ اَوْ كَسَبَتْ فِيْ اِيْمَانِهَا خَيْرًا طُلُوْعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَالدَّجَّالُ وَدَابَّةُ الْاَرْضِ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تین نشانیان ہین کہ جب وے نکلین تو اوس جان کو ایمان لانا نہ فائدہ کریگا جو اون نشانیون سے پہلے نہ ایمان لایا ہو یا اپنے ایمان مین کچھ بہتری کی ہو یعنی ایمان کو نفاق سے خالص کیا ہو ایک نشانی تو سورج کا پچھم سے نکلنا دوسری نشانی دجال تیسری نشانی زمین کا جانور **ف** یعنی جب یہ نشانیان ظاہر ہوئین تو قیامت نمود ہو گئی ایمان بالغیب باقی نرہا اسواسطے اوس وقت کا ایمان لانا کچھ فائدہ نکریگا

۱۵۱۷ **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ ثَلٰثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ رَجُلٌ عَلٰى فَضْلِ مَاءٍ بِالْفَلَاةِ يَمْنَعُهُ مِنِ ابْنِ السَّبِيْلِ وَرَجُلٌ بَايَعَ رَجُلًا بِسِلْعَةٍ بَعْدَ الْعَصْرِ فَحَلَفَ لَهُ بِاللّٰهِ لَاَخَذَهَا بِكَذَا وَكَذَا فَصَدَّقَهُ وَهُوَ عَلٰى غَيْرِ ذٰلِكَ وَرَجُلٌ بَايَعَ اِمَامًا لَا يُبَايِعُهُ اِلَّا لِدُنْيَا فَاِنْ اَعْطَاهُ مِنْهَا وَفٰى وَاِنْ لَمْ يُعْطِهِ مِنْهَا لَمْ يَفِ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تین شخص ہین جنسے خدا قیامت مین نہ بولیگا اور اونکو نہ دیکھیگا اور نہ اونکو گناہ سے پاک کریگا اور اونکے لیے عذاب دردناک ہی ایک تو وہ مرد جو بیابان مین حاجت سے زیادہ پانی پر ہووے اور مسافر کو اوس پانی سے روکے اور دوسرا مرد وہ ہی جسنے کسی مرد سے ایک جنس کو بیچا عصر کے بعد پھر اوس سے خدا کی قسم کھائی کہ مینے اوس جنس کو اتنی اور اتنی قیمت کو مول لیا سو اوسنے اوسکو سچا جانا اور حال آنکہ اوسنے اتنی قیمت کو نلیا تھا یعنی اوسنے جھوٹھی قسم کھائی اور تیسرا مرد وہ ہی جسنے ایک امام سے بیعت کی اور اوسنے بیعت نہین کی مگر دنیا ہی کے واسطے سو اگر امام نے دنیا سے اوسکو کچھ دیا تو اوسنے عہد پورا کیا اور اگر اوسنے دنیا سے کچھ ندیا تو اوسنے عہد نہ پورا کیا **ف** بائع کو جھوٹھی قسم کھانا ہر وقت گناہ ہی لیکن عصر کے بعد زیادہ تر گناہ ہی کہ اوس وقت مین فرشتے حاضر ہوتے ہین

۱۵۱۸ **م** اَبُوْ هُرَيْرَةَ ثَلٰثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ وَلَا يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ شَيْخٌ زَانٍ وَمَلِكٌ كَذَّابٌ وَعَائِلٌ مُسْتَكْبِرٌ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تین شخص ہین جنسے خدا کلام نکریگا قیامت کے دن اور نہ اونکو گناہون سے پاک کریگا اور نہ اونکی طرف رحمت کی نظر سے دیکھیگا اور اونکو سخت مار ہوگی ایک بڈھا حرام کار دوسرا جھوٹھا بادشاہ تیسرا مغرور محتاج جو روٹی کے والا یعنی غرور سے نہ بیت المال سے اپنا حق لیوے نہ نوکری اور کسب سے اپنے لوگون کی خبرگیری کرے **ف** ہرچند حرامکاری اور جھوٹھ اور غرور سب کے حق مین برا ہی لیکن ان تین شخص کے حق مین نہایت بے موقع ہی کہ باوجود پیری کے حرامکاری سراسر شقاوت ہی اور باوجود بادشاہی بعد سرداری کے جھوٹھ بولنا بیفائدہ ہی اور باوجود محتاجی کے گھمنڈ کرنا نہایت نامناسب ہی

۱۵۱۹ **م** اَبُوْ ذَرٍّ ثَلٰثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ قَالَ فَقَرَاَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ قَالَ اَبُوْ ذَرٍّ خَابُوْا وَخَسِرُوْا مَنْ هُمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الْمُسْبِلُ وَالْمَنَّانُ وَالْمُنَفِّقُ سِلْعَتَهُ بِالْحَلِفِ الْكَاذِبِ مسلم مین

ابو ذر رض سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ تین شخص ہین جنسے خدا کلام نکریگا قیامت کے دن اور اونکی طرف بنظر رحمت نہ دیکھیگا اور
اونکو گناہون سے پاک نکریگا اور اونکو عذاب درد ناک ہی ابو ذر نے کہا پھر حضرت نے اسکو تین بار پڑھا ابو ذر نے کہا کہ برباد ہو گئے وے لوگ
اور اونکو ٹوٹا پڑا کون ہین وے لوگ یا رسول اللہ حضرت صلعم نے فرمایا ایک ازار کا لٹکانے والا یعنی جسکا پائجامہ یا ازار ٹخنے سے نیچے رہے
دوسرا خیرات کرنے والا جو احسان جتاوے تیسرا اپنے والا جو اپنی چیز کی گرم بازاری کرے جھوٹھی قسم کھا کر ق

١٥٢٠ اَبُو مُوسٰی ثَلٰثَۃٌ لَھُمْ اَجْرَانِ رَجُلٌ مِّنْ اَھْلِ الْکِتَابِ اٰمَنَ بِنَبِیِّہٖ وَاٰمَنَ بِمُحَمَّدٍ وَّالْعَبْدُ الْمَمْلُوْکُ اِذَا اَدّٰی حَقَّ اللّٰہِ وَحَقَّ مَوَالِیْہِ وَرَجُلٌ کَانَتْ عِنْدَہٗ اَمَۃٌ یَطَؤُھَا فَاَدَّبَھَا فَاَحْسَنَ تَاْدِیْبَھَا وَعَلَّمَھَا فَاَحْسَنَ تَعْلِیْمَھَا ثُمَّ اَعْتَقَھَا فَتَزَوَّجَھَا فَلَہٗ اَجْرَانِ بخاری اور مسلم مین ابو موسی رض سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ تین شخص ہین جنکو دوہرا ثواب ہی ایک مرد تو اہل کتاب سے یعنی یہودی اور نصرانی جو ایمان لایا اپنے پیغمبر کا اور ایمان لایا محمد کا دوسرا وہ مملوک جسنے خدا کا حق اور اپنے مالکون کا حق ادا کیا تیسرا وہ مرد جسکے پاس ایک لونڈی تھی جس سے صحبت کرتا تھا پھر اوسنے اوسکو ادب کھلایا سو بہت اچھی طرح اوسکو ادب سکھلایا اور اوسکو شرع کے حکم بتلائے سو اوسکی اچھی طرح تعلیم کی پھر اوسکو آزاد کیا بعد اوسکے اوس سے نکاح کر لیا تو اوسکے واسطے دو ثواب ہین یعنی ایک ثواب تعلیم اور آزادی کا دوسرا ثواب نکاح کر لینے کا م

١٥٢١ اَبُو قَتَادَۃَ ثَلٰثَۃٌ مِّنْ کُلِّ شَھْرٍ وَّرَمَضَانُ اِلٰی رَمَضَانَ فَھٰذَا صِیَامُ الدَّھْرِ کُلِّہٖ صِیَامُ یَوْمِ عَرَفَۃَ اَحْتَسِبُ عَلَی اللّٰہِ اَنْ یُّکَفِّرَ السَّنَۃَ الَّتِیْ قَبْلَہٗ وَالسَّنَۃَ الَّتِیْ بَعْدَہٗ وَصِیَامُ یَوْمِ عَاشُوْرَآءَ اَحْتَسِبُ عَلَی اللّٰہِ اَنْ یُّکَفِّرَ السَّنَۃَ الَّتِیْ قَبْلَہٗ مسلم مین ابو قتادہ رض سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ تین روزے ہر ایک مہینے سے اور رمضان کا روزہ دوسرے رمضان تک سو یہ تمام سال کا روزہ ہی عرفہ کے دن کا روزہ مین امید رکھتا ہون خدا سے یہ کہ گناہ مٹاویگا ایک برس پہلے کا اور ایک برس پچھلے کا اور محرم کی دسوین تاریخ کا روزہ مین خدا سے امید رکھتا ہون کہ پہلے برس کا گناہ مٹاویگا ف مصابیح مین ابو قتادہ رض سے روایت ہی کہ عمر فاروق رض نے کہا یا رسول اللہ سال بھر کا روزہ رکھنا کیسا ہی حضرت صلعم نے فرمایا کہ سال بھر کا روزہ رکھنے والا نہ روزہ دار ہی نہ بے روزہ یعنی درست نہین پھر یہ حدیث فرمائی یعنی جسکو سال بھر روزہ رکھنے کا شوق ہو سو رمضان کا اور ہر مہینے مین تین دن روزہ رکھے اوسکو سال بھر کے روزے کا ثواب ملیگا م

١٥٢٢ اُمُّ سَلَمَۃَ ثَلٰثٌ لِّلثَّیِّبِ وَسَبْعٌ لِّلْبِکْرِ مسلم مین حضرت ام سلمہ رض سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ تین راتین بیوہ عورت کو اور سات راتین کواری عورت کو ف یعنی اگر بیوہ عورت سے نکاح کرے تو تین راتین برابر اوسکے پاس رہے اور کواری پاس سات راتین رہے اور یہی مذہب ہی امام شافعی کا ق

١٥٢٣ اَنَسٌ ثَلٰثٌ مَّنْ کُنَّ فِیْہِ وَجَدَ حَلَاوَۃَ الْاِیْمَانِ مَنْ کَانَ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِمَّا سِوَاھُمَا وَاَنْ یُّحِبَّ الْمَرْءَ لَا یُحِبُّہٗ اِلَّا لِلّٰہِ وَاَنْ یَّکْرَہَ اَنْ یَّعُوْدَ فِی الْکُفْرِ بَعْدَ اَنْ اَنْقَذَہُ اللّٰہُ مِنْہُ کَمَا یَکْرَہُ اَنْ یُّقْذَفَ فِی النَّارِ بخاری اور مسلم مین انس رض سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ تین خصلتین ہین کہ جسمین وے ہونگی وہ ایمان کی شیرینی کا مزہ پاویگا ایک وہ شخص جسکے نزدیک اللہ اور اوسکا رسول تمام عالم سے زیادہ تر محبوب ہو دوسرے یہ کہ محبت کرے مرد سے اس طرح کہ نچاہتا ہو اوسکو مگر خدا ہی کے واسطے یعنی محبت مین دنیا کا کچھ لگاؤ نہین تیسرے یہ کہ برا جانے کفر مین پھر پلٹ جانے کو بعد اسکے کہ خدا نے اوسکو کفر سے نکالا جیسے اوسکو برا لگتا ہی آگ مین ڈالا جانا یعنی کفر سے ایسا ڈرے جیسے

ف حلاوت ایمان دریافت کرنے والا وہ ہی جو بیان ہوا مقتضی اور محبت

آگ سے ڈرتا ہے **ف** تمام عالم سے خدا اور رسول کو زیادہ چاہنے کا یہ پتا ہے کہ خدا اور رسول کی رضامندی کو سبکی رضامندی پر مقدم رکھے خلاف شرع کام مین کسیکی رعایت نکرے خواہ پیر ہو خواہ آقا

۱۵۲۴ **م** اَبُوْ مَالِكٍ الْاَشْعَرِيُّ اَرْبَعٌ فِيْ اُمَّتِيْ مِنْ اَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ لَا يَتْرُكُوْنَهُنَّ اَلْفَخْرُ بِالْاَحْسَابِ وَالطَّعْنُ فِي الْاَنْسَابِ وَالْاِسْتِسْقَاءُ بِالنُّجُوْمِ وَالنِّيَاحَةُ مسلم مین ابو مالک سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ چار خصلتین میری امت مین زمانہ کفر کی رسمین ہین جنکو نچھوڑینگے ایک تو بڑائی مارنا اپنے خاندانون پر دوسری عیب لگانا لوگون کے نسب مین تیسری مینھہ کو چاہنا ستارون سے یعنی نحست کی تاثیر سے مینھہ کو سمجھنا چوتھے نوحہ کرنا **ف** فی الحقیقت یہ کفر کی رسمین اس امت مین جاری ہین تمام عوام اعتقاد نجوم اور نوحہ گری مین گرفتار ہین اور خاندان پر فخر کرنا اور غیرون کے نسب مین طعنہ کرنا اکثر خواص مین بھی موجود ہے العیاذ باللہ

بیان چار رسوم جاہلیت در این امت

۱۵۲۵ **ق** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو اَرْبَعٌ مَنْ كُنَّ فِيْهِ كَانَ مُنَافِقًا خَالِصًا وَمَنْ كَانَتْ فِيْهِ خَصْلَةٌ مِّنْهُنَّ كَانَتْ فِيْهِ خَصْلَةٌ مِّنَ النِّفَاقِ حَتّٰى يَدَعَهَا اِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ وَاِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَاِذَا عَاهَدَ غَدَرَ وَاِذَا خَاصَمَ فَجَرَ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا چار چیزین ہین کہ جسمین وے چارون ہونگی وہ نرا منافق ہے اور جسمین ایک خصلت ہوگی اون چارون سے تو اوسمین ایک ہی نفاق کی خو ہے یہانتک کہ اوسکو چھوڑ دیوے ایک تو یہ کہ جب اوسکے پاس امانت رکھے تو اوسمین خیانت کرے دوسری یہ کہ جب بات کہے تو جھوٹھ بولے تیسری یہ کہ جب قول اور قرار کرے تو اوسکے خلاف کرے چوتھی یہ کہ جب گفتگو اور جھگڑا کرے تو ناحق پر چلے اور بہتان باندھے **ف** منافق دو قسم ہین ایک یہ کہ دل مین کفر ہو صرف زبان سے اسلام کا اقرار کرے حضرت کے وقت مین جو منافق تھے اسی طرح کے تھے دوسرے یہ کہ دل مین کفر نہین بلکہ اسلام ہے لیکن سست اعتقاد اور فسق و فجور مین گرفتار سو اس حدیث مین دوسری قسم کا نفاق مراد ہے یعنی ایمان کے لائق تو یہ تھا کہ آدمی ان بد کامون سے بچتا پھر جب ان کامون مین گرفتار رہا تو اسلام کا لطف اسمین کچھ ظاہر نہوا اسواسطے اوسکو منافق فرمایا

علامات نفاق و تقسیم منافقین

۱۵۲۶ **ق** طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ خَمْسُ صَلَوَاتٍ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ **قَالَهُ** لِرَجُلٍ سَاَلَهُ عَنِ الْاِسْلَامِ فَقَالَ هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهُنَّ فَقَالَ لَا اِلَّا اَنْ تَطَوَّعَ قَالَ وَصِيَامُ شَهْرِ رَمَضَانَ فَقَالَ هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهُ فَقَالَ لَا اِلَّا اَنْ تَطَوَّعَ وَذَكَرَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الزَّكٰوةَ فَقَالَ هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهَا فَقَالَ لَا اِلَّا اَنْ تَطَوَّعَ فَاَدْبَرَ الرَّجُلُ وَهُوَ يَقُوْلُ وَاللّٰهِ لَا اَزِيْدُ عَلٰى هٰذَا وَلَا اَنْقُصُ مِنْهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْلَحَ اِنْ صَدَقَ وَيُرْوٰى اَفْلَحَ وَاَبِيْهِ اِنْ صَدَقَ اَوْ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَاَبِيْهِ اِنْ صَدَقَ بخاری اور مسلم مین طلحہ بن عبید اللہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ پانچ نمازین ہین ایک رات اور دن مین یہ حضرت نے اوس مرد سے کہا جسنے حضرت سے اسلام کے ارکان پوچھے پھر اوس مرد نے کہا کیا میرے اوپر ان پانچ کے سوا اور بھی نماز ہے تو حضرت نے فرمایا کہ نہین مگر اس طرح کہ تو نفل نماز پڑھے تو درست ہے حضرت نے فرمایا اور رمضان کے مہینے کے روزے پھر اوسنے کہا کیا میرے اوپر اسکے سوا بھی روزہ ہے تو حضرت نے فرمایا کہ نہین مگر یہ کہ تو نفل روزہ رکھے اور حضرت نے اوس سے زکوۃ کا ذکر کیا تو اوسنے کہا کیا مجھپر زکوۃ کے سوا بھی دینا فرض ہے حضرت نے فرمایا کہ نہین مگر یون کہ تو بطور نفل دیوے پھر پلٹ چلا وہ مرد اور وہ کہتا جاتا تھا کہ قسم خدا کی کہ اسپر نہ بڑھاونگا اور نہ اسمین سے کچھ گھٹاونگا تو حضرت نے فرمایا کہ مراد کو پہونچا اگر یہ سچا ہے اور دوسری روایت یون ہے کہ مراد کو پہونچا

اوسکے باپ کی قسم اگر وہ سچا ہی یا یون فرمایا کہ بہشت مین داخل ہوا اوسکے باپ کی قسم اگر وہ سچا ہی **ف** حضرت نے حج کا ذکر نہین کیا اسواسطے کہ اوسکا سوال سب اسلام کے ارکان سے نتھا اور یہ جو اوسنے کہا کہ مین نہ بڑھاؤنگا نہ گھٹاؤنگا یعنی اِن فرض چیزون مین اپنی طرف سے زیادتی کمی نکرونگا اور یہ مطلب نہین کہ فرض کے سولے سنت نفل نہ ادا کرونگا اور حضرت نے جو اوسکے باپ کی قسم کھائی تو عرب کی عادت کے موافق حضرت کی زبان سے نکل گئی تعظیم منظور نتھی یا غیر خدا کی قسم اسکے بعد منع ہوئی **ق**

۱۵۲۷ عَایِشَةُ خَمْسٌ مِّنَ الدَّوَآبِّ کُلُّهُنَّ فَاسِقٌ یُّقْتَلْنَ فِی الْحَرَمِ الْغُرَابُ وَالْحِدَاۃُ وَالْعَقْرَبُ وَالْفَارَۃُ وَالْکَلْبُ الْعَقُوْرُ بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ پانچ جانور ہین وے سب موذی اور بذات ہین مار ڈالے جاوین حرم مین ایک تو کوّا دوسرے چیل تیسرے بچھو چوتھے چوہا پانچوین کتا کاٹنے والا **ف** جب مکے مین اونکا مار ڈالنا درست ہوا تو اور جگہہ بطریق اولی اونکو قتل کرنا درست ہی **ق**

۱۵۲۸ اَبُوْهُرَیْرَۃَ سَبْعَةٌ یُّظِلُّهُمُ اللّٰهُ فِیْ ظِلِّهٖ یَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّهٗ اِمَامٌ عَادِلٌ وَّشَابٌّ نَشَاَ فِیْ عِبَادَۃِ اللّٰهِ وَرَجُلٌ قَلْبُهٗ مُعَلَّقٌ فِی الْمَسَاجِدِ وَرَجُلَانِ تَحَابَّا فِی اللّٰهِ اجْتَمَعَا عَلَیْهِ وَتَفَرَّقَا عَلَیْهِ وَرَجُلٌ دَعَتْهُ امْرَاَۃٌ ذَاتُ مَنْصَبٍ وَّجَمَالٍ فَقَالَ اِنِّیْ اَخَافُ اللّٰهَ وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَۃٍ فَاَخْفَاهَا حَتّٰی لَا تَعْلَمَ شِمَالُهٗ مَا تُنْفِقُ یَمِیْنُهٗ وَرَجُلٌ ذَکَرَ اللّٰهَ خَالِیًا فَفَاضَتْ عَیْنَاهُ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سات شخص ہین جنکو خدا اپنے سایے مین رکھیگا جس دن اوسکے سایے کے سولے کہین سایہ نہوگا یعنی قیامت مین ایک تو منصف سردار دوسرا وہ جوان جو اُمنگ جوانی سے خدا کی بندگی مین مشغول ہوا تیسرا وہ مرد جسکا دل مسجدون مین لگا رہتا ہی یعنی بار بار جماعت کے واسطے مسجد مین جاتا ہی اور مسجد کے بناؤ چناؤ مین لگا رہتا ہی چوتھے وے دو مرد جو خدا ہی کے واسطے آپسمین محبت رکھتے ہین ملتے ہین تو اسی پر اور جدا ہوتے ہین تو اسی پر پانچوان وہ مرد جسکو مالدار باعزت خوبصورت عورت نے بلایا یعنی بدکاری کے واسطے سو اسنے کہا کہ مین خدا سے ڈرتا ہون چھٹا وہ مرد جسنے خیرات کی تو اوسکو چھپایا یہان تک کہ نہین جانتا اوسکا بایان ہاتھ کہ کیا خرچ کیا اوسکے داہنے ہاتھ نے ساتوان وہ مرد جسنے خدا کو یاد کیا خالی مکان مین پھر جاری ہوگئین اوسکی دونون آنکھین یعنی خوف الٰہی سے رویا

۱۵۲۹ عَایِشَةُ عَشْرٌ مِّنَ الْفِطْرَۃِ قَصُّ الشَّارِبِ وَاِعْفَآءُ اللِّحْیَۃِ وَالسِّوَاکُ وَاسْتِنْشَاقُ الْمَآءِ وَقَصُّ الْاَظْفَارِ وَغَسْلُ الْبَرَاجِمِ وَنَتْفُ الْاِبِطِ وَحَلْقُ الْعَانَۃِ وَانْتِقَاصُ الْمَآءِ قَالَ الرَّاوِیْ وَنَسِیْتُ الْعَاشِرَۃَ اِلَّا اَنْ تَکُوْنَ الْمَضْمَضَۃَ مسلم مین حضرت عایشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ دس چیزین پیدایشی سنت ہین ایک تو خوب موچھ کترانا دوسرے داڑھی چھوڑنا بقدر قبضہ تیسرے مسواک کرنا چوتھے پانی سے ناک صاف کرنا پانچوین ناخن کاٹنا چھٹے اونگلیون کے جوڑون کو دھونا تاکہ میل نہ جمے ساتوین بغل کے بال اوکھاڑنا آٹھوین زیر ناف کے بال مونڈنا نوین پیشاب کے بعد پانی سے استنجا کرنا راوی نے کہا کہ مین دسوین چیز بھول گیا مگر یہ کہ کلی ہو یعنی خوب یاد نہین لیکن قرینے سے معلوم ہوتا ہی کہ دسوین چیز شاید کلی کرنا مراد ہو

۱۵۳۰ **خ** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو اَرْبَعُوْنَ خَصْلَۃً اَعْلَاهَا مَنِیْحَۃُ الْعَنْزِ مَا مِنْ عَامِلٍ یَّعْمَلُ بِخَصْلَۃٍ مِّنْهَا رَجَآءَ ثَوَابِهَا وَتَصْدِیْقَ مَوْعُوْدِهَا اِلَّا اَدْخَلَهُ اللّٰهُ بِهَا الْجَنَّۃَ بخاری مین عبداللہ بن عمرو رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ چالیس خصلتین ہین اون سب سے اعلی اور عمدہ غیر کو بکری عاریت دینا ہی کہ اوسکا دودھ پیوے

نہین کوئی ایسا عامل جو عمل کرے ایک خصلت پر اون چالیس خصلتون سے ثواب کی امید پر اور اوسکے وعدے کو سچا جان کر مگر کہ خدا اوسکو بہشت مین داخل کریگا **ف** اس حدیث مین اون چالیس خصلتون کو مفصل نہین ذکر فرمایا شاید کہ احسان کے اقسام مراد ہین یعنی خلق کیطرح طرح کی فائدہ رسانی

۱۵۳۱ **فصل** اس فصل مین وہ حدیثین ہین جنکے سرے پر قسم ہی بلفظ والذی ہ ابو ہریرۃ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَا يَسْمَعُ بِيْ اَحَدٌ مِّنْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ يَهُوْدِيٌّ وَّلَا نَصْرَانِيٌّ وَّلَا يُؤْمِنُ بِالَّذِيْٓ اُرْسِلْتُ بِهٖٓ اِلَّا كَانَ مِنْ اَصْحَابِ النَّارِ مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا قسم ہی اوسکی جسکے قابو مین محمد کی جان ہی کہ نہ سنے گا مجھکو کوئی اس امت سے یہودی ہو خواہ نصرانی اور ایمان نہ لاوے اوسکا جسکے واسطے مین بھیجا گیا یعنی شریعت کا مگر کہ وہ ایمان نلانیوالا دوزخیون سے ہوگا **ف** امت دو قسم ہی ایک امت دعوت یعنی جنکو اسلام کی طرف بُلایا اسمین کافر اور مسلمان سب داخل ہین دوسری امت اجابت یعنی جو لوگ ایمان لائے اسمین صرف مسلمان داخل ہین امت سے مراد اس حدیث مین امت دعوت ہی **ف** یہودی اور نصرانی کو اسواسطے خاص کرکے ذکر کیا کہ باوجود اہل کتاب ہونیکے جب انپر بھی حضرت کا ایمان لانا فرض ہوا تو غیر اہل کتاب کو بطریق اولی ایمان لانا فرض ہوگا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جہان حضرت کی اور اسلام اور دین کی خبر نہ پونہچی ہو تو وہ لوگ معذور ہین اون سے صرف خدا کی توحید کا سوال ہوگا رسالت کا سوال نہوگا

۱۵۳۲ ہ ابو ہریرۃ وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَيَاْتِيَنَّ عَلٰٓى اَحَدِكُمْ يَوْمٌ وَّلَا يَرَانِيْ ثُمَّ لَاَنْ يَّرَانِيْ اَحَبُّ اِلَيْهِ مِنْ اَهْلِهٖ وَمَالِهٖ مَعَهُمْ مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ قسم ہی اوسکی جسکے قابو مین محمد کی جان ہی کہ تم مین سے کسی پر البتہ ایک دن آویگا اور مجھکو نہ دیکھیگا پھر تو مقرر میرا دیکھنا اوسکے نزدیک دوست تر ہوگا اوسکے گھر والون اور مال سے باوجود مال اور گھر والون کے **ف** اس حدیث مین حضرت صلعم نے اپنی موت کا اشارہ فرمایا کہ اصحاب حضرت صلعم کی صحبت کو غنیمت جانین حضرت صلعم کے صرف دیدار کی یہ تاثیر تھی کہ دمبدم یقین کامل ہوتا تھا آداب اور نیک اخلاق حاصل ہوتے تھے اسواسطے اصحاب کو اپنے اہل و عیال اور مال سے حضرت کی صحبت زیادہ تر محبوب تھی بلکہ اب بھی عشاق محمدیونکا یہ حال ہی کہ خواب مین حضرت صلعم کے دیدار میسر آنے پر تمام عالم کو قربان کرتے ہین

۱۵۳۳ ہ حنظلۃ الاُسَیدیؓ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖٓ اِنْ لَّوْ تَدُوْمُوْنَ عَلٰى مَا تَكُوْنُوْنَ عِنْدِيْ وَفِي الذِّكْرِ لَصَافَحَتْكُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ عَلٰى فُرُشِكُمْ وَفِيْ طُرُقِكُمْ وَلٰكِنْ يَا حَنْظَلَةُ سَاعَةً وَّسَاعَةً ثَلٰثَ مَرَّاتٍ مسلم مین حنظلہ رض سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ قسم ہی اوسکی جسکے قابو مین میری جان ہی کہ اگر تم سدا اپنے رہو اوسی حال پر جس طرح میرے پاس رہتے ہو اور یاد الٰہی مین ہو تو البتہ تمسے فرشتے مصافحہ کرین تمھارے فرشون پر اور تمھاری راہون مین لیکن ای حنظلہ ایک ساعت دنیا کا کاروبار اور دوسری ساعت یاد پروردگار **ف** مصابیح مین حنظلہ رض سے روایت ہی کہ مین اور صدیق اکبر رض حضرت صلعم کے پاس گئے مینے کہا یا رسول اللہ حنظلہ تو منافق ہوگیا حضرت صلعم نے فرمایا کیونکر ہی مینے کہا کہ ہم لوگ حضرت صلعم کی خدمت مین رہتے ہین آپ ہمکو دوزخ اور بہشت کو یاد دلاتے ہین گویا ہم آنکھ سے دیکھتے ہین پھر جب ہم حضرت صلعم کے پاس سے جاتے ہین اور جورو لڑکون اور کسب و کار مین مشغول ہوتے ہین تو اکثر باتین بھول جاتے ہین تب حضرت صلعم نے یہ حدیث فرمائی یعنی اگر حضور ہر دم بنا رہے تو آدمی سے بالکل اس عالم کا کاروبار معطل ہو جاوے فرشتون کا عالم نظر پڑا ہو اسواسطے وہ حال ہر دم نہین رہتا اسکو نفاق نجاننا چاہیے کہ غفلت کا آنا حکمت سے خالی نہین **شعر** غفلت جہان اگر نبودے ازعمرے بسر نبودے

۱۵۳۴ **ق** انسؓ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖٓ اِنَّكُمْ لَاَحَبُّ النَّاسِ اِلَيَّ مَرَّتَيْنِ يَعْنِي الْاَنْصَارَ بخاری

اور مسلم مین انس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ قسم ہی اوسکی جسکے قابو مین میری جان ہی کہ البتہ تم لوگ یعنی انصار میرے نزدیک سب لوگون سے زیادہ تر پیارے ہو حضرت صلعم نے دوبار اسکو فرمایا

١٥٣٥ خ اَبُوْ سَعِيْدٍ وَّ قَتَادَةُ بْنُ النُّعْمَانِ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اِنَّهَا لَتَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ يَعْنِيْ سُوْرَةَ الْاِخْلَاصِ. بخاری مین ابو سعید اور قتادہ بن نعمان رضہ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ قسم ہی اوسکی جسکے قابو مین میری جان ہی کہ البتہ قل ہو اللہ احد برابر ہی قرآن کی تہائی کے

١٥٣٦ م اَبُوْ ذَرٍّ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَاٰنِيَتُهٗ اَكْثَرُ مِنْ عَدَدِ نُجُوْمِ السَّمَاءِ وَكَوَاكِبِهَا اَلَا فِي اللَّيْلَةِ الْمُظْلِمَةِ الْمُصْحِيَةِ اٰنِيَةُ الْجَنَّةِ مَنْ شَرِبَ مِنْهَا لَمْ يَظْمَاْ اٰخِرَ مَا عَلَيْهِ يَشْخَبُ فِيْهِ مِيْزَابَانِ مِنَ الْجَنَّةِ مَنْ شَرِبَ مِنْهُ لَمْ يَظْمَاْ عَرْضُهٗ مِثْلُ طُوْلِهٖ مَا بَيْنَ عَمَّانَ اِلٰى اَيْلَةَ مَاؤُهٗ اَشَدُّ بَيَاضًا مِّنَ اللَّبَنِ وَاَحْلٰى مِنَ الْعَسَلِ قَالَهٗ لَهٗ حِيْنَ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا اٰنِيَةُ الْحَوْضِ مسلم مین ابو ذر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اوسکی قسم جسکے قابو مین میری جان ہی البتہ حوض کوثر کے برتن زیادہ ترہین آسمان کے چھوٹے بڑے ستارون کی گنتی سے برتنون کی کثرت جان رکھہ جیسے ستارون کی کثرت ہوتی ہی اندھیری بے بدلی والی رات مین بہشت کے برتن جو اوس سے پیے پیاسا نرہے آخر زمانے تک یعنی ہمیشہ چھلکا رہے اوس حوض مین بہشت کے دو پرنالے بہتے ہین جو اوس سے پیے پیاسا نرہے اوسکا چوڑاؤ لنباؤ کے برابر ہی جتنا فرق ہی عمان سے ایلہ تک پانی اوسکا زیادہ تر سفید دودھ سے اور شیرین تر شہد سے یہ حضرت صلعم نے ابو ذر رضہ سے فرمایا جب کہ ابو ذر نے کہا یارسول اللہ حوض کوثر کے برتن کتنے ہین ف عمان اور ایلہ شہر ہین شام مین

١٥٣٧ ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَاَذُوْدَنَّ رِجَالًا عَنْ حَوْضِيْ كَمَا تُذَادُ الْغَرِيْبَةُ مِنَ الْاِبِلِ عَنِ الْحَوْضِ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا اوسکی قسم جسکے قابو مین میری جان ہی کہ البتہ مین ہانکونگا کچھہ مردون کو اپنے حوض کوثر سے جیسے حوض پر سے غیر کے اونٹ ہانکے جاتے ہین ف یعنی کفار اور منافقین اور مرتد حوض کوثر سے ہٹائے جاوینگے

١٥٣٨ م اَبُوْ هُرَيْرَةَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَا تَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ حَتّٰى تُؤْمِنُوْا وَلَا تُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى تَحَابُّوْا اَوَلَا اَدُلُّكُمْ عَلٰى شَيْءٍ اِذَا فَعَلْتُمُوْهُ تَحَابَبْتُمْ اَفْشُوا السَّلَامَ بَيْنَكُمْ مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا اوسکی قسم جسکے قابو مین میری جان ہی کہ بہشت مین نجاؤگے جب تک ایمان نلاؤگے اور پورے ایماندار نہوگے جب تک آپسمین محبت نہ پیدا کروگے کیا مین تمکو نہ بتلادون وہ چیز کہ جب اوسکو کروتو آپسمین دوستدار بن جاؤ سلام علیک کرنا رائج کرو اپنے مسلمان لوگون مین ف یعنی بہشت کا ملنا ایمان پر موقوف ہی اور ایمان محبت پر موقوف تو معلوم ہوا کہ بہشت محبت پر موقوف ہی پھر حضرت صلعم نے محبت حاصل کرنے کا آسان طریقہ بتلایا یعنی السلام علیک کرنا سلام سے اسواسطے محبت حاصل ہوتی ہی کہ دعائے خیر ہی یعنی خدا تجکو ہر بلا سے سلامت رکھے اور معمول ہی کہ آدمی اپنے خیر خواہ دعا مانگنے والے کو اپنا دوست جانتا ہی تو آپ بھی اوس سے محبت کرتا ہی ہر چند سخاوت اور احسان بھی محبت کا سبب ہی لیکن احسان اور سخاوت تمام عالم کے مسلمانون سے نہین ہوسکتی اور سلام آسان بات ہی کہ ہر ایک کو ہوسکتا ہی اسواسطے حضرت صلعم نے اسی کو خاص کرکے بتلایا لیکن افسوس عجب اولٹا زمانہ ہوگیا ہی کہ جہالت اور غرور کے سبب سے اب بعضے لوگ سلام علیک کرنے سے ناخوش ہوتے ہین اور عداوت پر کمر باندھتے ہین محبت اور خیر خواہی کی چیزاون اولٹون کے نزدیک عداوت کا سبب ہوگئی

١٥٣٩ خ اَبُوْ هُرَيْرَةَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى اَكُوْنَ اَحَبَّ اِلَيْهِ

مِنْ وَّلَدِهٖ وَوَالِدِهٖ بخاری مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا اوسکی قسم جسکے قابو مین میری جان ہی کہ تم مین سے کوئی پورا ایماندار نہین ہونے کا جبتک کہ مین اوسکے نزدیک اوسکے بیٹے اور اوسکے باپ سے زیادہ تر پیارا نہو جاؤن **ف** یعنی جب میری رضامندی کو باپ اور بیٹے کی رضامندی پر مقدم رکھے تب پورا ایماندار بنے

۱۵۴۰ **م** اَنَسٌ وَّالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَا يُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتّٰى يُحِبَّ لِجَارِهٖ اَوْ لِاَخِيْهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهٖ مسلم مین انسؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا اوسکی قسم جسکے قابو مین میری جان ہی کہ پورا ایماندار بندہ نہوگا یہانتک کہ محبت کرے اپنے ہمسائے سے یا یون فرمایا کہ اپنے بھائی مسلمان سے دوستی رکھے جیسے اپنی جان سے دوستی رکھتا ہی

۱۵۴۱ **م** اَبُوْهُرَيْرَةَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَتُسْئَلُنَّ عَنْ هٰذَا النَّعِيْمِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَخْرَجَكُمْ مِّنْ بُيُوْتِكُمُ الْجُوْعُ ثُمَّ لَمْ تَرْجِعُوْا حَتّٰى اَصَابَكُمْ هٰذَا النَّعِيْمُ **قَالَهٗ** لِاَبِيْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اوسکی قسم جسکے قابو مین میری جان ہی کہ مقرر تم پوچھے جاؤگے اس نعمت سے قیامت کے دن نکالا تھا تمکو تمھارے گھرون سے بھوکھ نے پھر تم نہ پھرے یہانتک کہ تمکو یہ نعمت ملی یہ حضرتؐ نے ابی بکر صدیقؓ اور عمر فاروقؓ سے فرمایا **ف** اسکا پورا قصہ ساتوین باب مین گذرا کہ حضرت اور صدیق اور عمر فاروقؓ بھوکھ کے سبب سے ایک انصاری کے گھر گئے دعوت سے کھانے سے جب خوب آسودہ ہوے تب یہ حدیث فرمائی یعنی یون سوال ہوگا کہ نعمت کو طاعت الٰہی مین [illegible] کیا [illegible]

۱۵۴۲ **م** اَنَسٌ وَّالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَتَضْرِبُوْنَهٗ اِذَا صَدَقَكُمْ وَلَتَتْرُكُوْنَهٗ اِذَا كَذَبَكُمْ يَعْنِيْ غُلَامًا اَسْوَدَ لِبَنِي الْحَجَّاجِ كَانَ عَلٰى رَوَايَا قُرَيْشٍ يَوْمَ بَدْرٍ مسلم مین انسؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا قسم اوسکی جسکے قابو مین میری جان ہی کہ تم اوسکو مارتے ہو جب وہ تمسے سچ کہتا ہی اور اوسکو چھوڑتے ہو جب تمسے جھوٹھ بولتا ہی مراد بنی حجاج کا وہ سیاہ لڑکا ہی جو جنگ بدر کے دن قریش کے آبکش اونٹون پر تھا **ف** جنگ بدر مین جب حضرتؐ کا لشکر اوترا تو حضرتؐ کے اصحاب ایک سیاہ رنگ لڑکے کو جو قریش کے آبکش اونٹون مین تھا پکڑ لائے اور پوچھا کہ ابو سفیان اور اوسکے لوگ کہان ہین اوسنے کہا کہ مین اونکو نہین جانتا لیکن ابوجہل وغیرہ تو فلانے مقام پر ہین تو اصحاب اوسکو مارنے لگے اوسنے مار کے ڈر سے کہا کہ ابو سفیان وغیرہ بھی ہین تو اصحاب نے اوسکا مارنا چھوڑا پھر دوسری بار اوس سے پوچھا اوسنے کہا کہ مجکو ابو سفیان کی خبر نہین لیکن ابوجہل وغیرہ تو موجود ہین اصحاب نے اوسکو پھر مارا اور حضرتؐ نماز پڑھتے تھے جب حضرتؐ نے یہ حال دیکھا تب [illegible] یث فرمائی

۱۵۴۳ **ق** اَبُوْهُرَيْرَةَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَيُوْشِكَنَّ اَنْ يَّنْزِلَ فِيْكُمُ ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا مُّقْسِطًا فَيَكْسِرُ الصَّلِيْبَ وَيَقْتُلُ الْخِنْزِيْرَ وَيَضَعُ الْجِزْيَةَ وَيَفِيْضُ الْمَالُ حَتّٰى لَا يَقْبَلَهٗ اَحَدٌ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا قسم اوسکی جسکے قابو مین میری جان ہی کہ البتہ عنقریب ہی کہ اوتریگا تم مین اے مسلمانون عیسیٰؑ مریم کا بیٹا حاکم عادل ہوکر سو توڑیگا چلیپا کو اور قتل کریگا خوک کو اور گرا دیگا جزیے کو اور کثرت سے پھیل پڑیگا مال یہانتک کہ کوئی اوسکو قبول نکریگا **ف** قیامت کے قریب امام مہدی کے وقت مین حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نزول کرینگے اور نصرانی دین کو مٹا دینگے محمدی دین پر عمل کرینگے چلیپا سولی کی صورت کو کہتے ہین جیسے یہ شکل ہی ✝ نصاری اس شکل کی بڑی تعظیم کرتے ہین اسواسطے کہ اونکے گمان مین حضرت عیسیٰؑ سولی پر مارے گئے اور ہرچند ابھی نصاری سے جزیہ لینا درست ہی لیکن حضرت عیسیٰؑ اپنے وقت مین نصاری سے جزیہ نہ قبول کرینگے اگر دین ایمان نہ لاوینگے تو اونکو قتل کرینگے

۱۵۴۴ **ق** سَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ وَّ اَبُوْهُرَيْرَةَ

وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهٖ مَا لَقِيَكَ الشَّيْطَانُ سَالِكًا فَجًّا قَطُّ اِلَّا سَلَكَ فَجًّا غَيْرَ فَجِّكَ هٰذِهٖ رِوَايَةُ سَعْدٍ وَفِي رِوَايَةِ اَبِي هُرَيْرَةَ قَطُّ سَالِكًا فَجًّا **قَالَهٗ** لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بخاری اور مسلم میں سعد بن ابی وقاص اور ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا قسم اوسکی جسکے قابو مین میری جان ہی کہ نہین ملتا تجھسے شیطان کسی راہ مین چلتا ہوا ہرگز مگر چل کھڑا ہوتا ہی اوس راہ مین جو تیری راہ کے سوائے ہی یہ روایت سعد کی ہی اور ابو ہریرہ کی روایت مین قطّ کی لفظ سالکا فجا کی لفظ پر مقدم ہی لیکن مطلب مین کچھ فرق نہین یہ حدیث حضرت صلعم نے عمر فاروق رضہ کے حق مین فرمائی **ف** مصابیح مین روایت ہی کہ عمر فاروق رضہ نے حضرت صلعم کی خدمت مین حاضر ہونے کی اجازت مانگی اور حضرت صلعم کے پاس قریش کی عورتین چلا چلا کر باتین کر رہین تھین جب عمر فاروق رضہ کے آنے کی خبر ہوئی تو سب پردے مین ہو گئین جب عمر فاروق رضہ اندر آئے تو حضرت صلعم کو ہنستا پایا سو کہا کہ خدا آپ کو خوش رکھے یا رسول اللہ کیا سبب ہی آپ کی ہنسی کا حضرت صلعم نے فرمایا کہ مجکو عورتون سے تعجب آیا کہ میرے پاس باتین کرتی تھین جب تمہاری آواز سنی تو سب پردے مین ہو گئین عمر فاروق رضہ نے عورتون سے کہا ای دشمن اپنی جانون کی تم مجھسے ڈرتی ہو اور رسول اللہ سے نہین ڈرتین تو عورتون نے کہا کہ ہان ہم تمسے ڈرتے ہین کہ تم کڑے مزاج کے ہو تب حضرت صلعم نے یہ حدیث فرمائی یعنی تیرے کڑے پن او ضبط سے شیطانی کام تیرے گرد پھٹک نہین سکتے حرام کامون کا کیا ذکر ہی کہ تیرے روبرو مباح کام کرنے سے بھی لوگ ڈرتے ہین عمر فاروق کو حضرت صلعم کے وقت مین محتسبی کی خدمت تھی اسواسطے اونسے لوگ ڈرتے تھے دستور ہی کہ جو جیسے کوتوال سے ڈرتے ہین ویسے بادشاہ سے نہین ڈرتے اتنی بات سے کوئی شخص کوتوال کو بادشاہ سے فضل نہین جانتا اسی طرح اس حدیث سے عمر فاروق رضہ کی فضیلت حضرت صلعم پر ثابت نہین ہو سکتی

١٥٤٥ **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهٖ مَا مِنْ رَجُلٍ يَدْعُوْ امْرَأَتَهٗ اِلٰى فِرَاشِهٖ فَتَاْبٰى عَلَيْهِ اِلَّا كَانَ الَّذِي فِي السَّمَاءِ سَاخِطًا عَلَيْهَا حَتّٰى يَرْضٰى عَنْهَا بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا قسم اوسکی جسکے قابو مین میری جان ہی کہ کوئی مرد ایسا نہین جو بلاوے اپنی جورو کو لیٹنے کے واسطے پھر وہ انکار کرے مگر کہ اوسپر غصے رہیگا آسمان والا یہان تک کہ وہ مرد اوس سے راضی ہووے **ف** یعنی عورت کو خاوند سے اس کام مین انکار کرنا درست نہین کہ اس سے خدا ناخوش ہوتا ہی

فصل اس فصل مین وہ حدیثین ہین جنکے سرے پر قسم ہی بلفظ واللہ

١٥٤٦ **خ** اَبُوْ هُرَيْرَةَ وَاللّٰهِ اِنِّي لَاَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ فِي الْيَوْمِ اَكْثَرَ مِنْ سَبْعِيْنَ مَرَّةً بخاری مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ قسم خدا کی کہ مین مقرر استغفار کیا کرتا ہون خدا سے اور توبہ کرتا ہون دن بھر مین ستر بار سے زیادہ **ف** دوسری روایت مین استغفار کو سو بار فرمایا ہی اس حدیث مین استغفار اور توبہ کرنے کی ترغیب فرمائی یعنی جب پیغمبر معصوم ستر بار یا زیادہ استغفار کرے تو اور گنہگار لوگون کو بطریق اولی استغفار اور توبہ کرنا لازم ہی

١٥٤٧ **ق** اَلْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ وَمَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ وَاللّٰهِ اِنِّي لَرَسُوْلُ اللّٰهِ وَاِنْ كَذَّبْتُمُوْنِي اُكْتُبْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ **قَالَهٗ** زَمَنَ الْحُدَيْبِيَةِ بخاری اور مسلم مین مسور بن مخرمہ اور مروان بن حکم سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ قسم خدا کی مین مقرر خدا کا رسول ہون اگرچہ تم مجکو جھٹلاتے ہو لکھ دے محمد بن عبد اللہ یہ حضرت صلعم نے صلح حدیبیہ کے وقت فرمایا **ف** چھٹے سال ہجری حضرت صلعم عمرہ کرنے کو چلے جب مکے کے قریب حدیبیہ کی منزل پر پہونچے تو کفار قریش نے حضرت کو روکا اور اس بات پر صلح ہوئی کہ اب اگلے سال بے عمرہ کیے حضرت پلٹ جاوین اگلے برس عمرہ کرنے کو تشریف لاوین حضرت صلعم نے صلحنامہ لکھوایا کہ یہ صلحنامہ ہی جسپر محمد رسول اللہ نے صلح کی کافرون نے کہا کہ ہم محمد رسول اللہ نہ لکھنے دینگے بلکہ محمد بن عبد اللہ

لکھو اگر ہم تمکو رسول اللہ جانتے تو تمسے کیون لڑتے اور کعبے جانے سے تمکو کیون روکتے تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی اور محمد رسول اللہ کی لفظ کو

۱۵۴۸ کاٹ کر محمد بن عبداللہ لکھا **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ وَاللهِ لَأَنْ يَلَجَّ اَحَدُكُمْ بِيَمِيْنِهٖ فِيْ اَهْلِهٖ آثَمُ لَهٗ عِنْدَ اللهِ مِنْ اَنْ يُعْطِيَ كَفَّارَتَهُ الَّتِيْ فَرَضَ اللهُ عَلَيْهِ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ قسم خدا کی مقرر تم مین سے کسیکا ثابت رہنا اپنی قسم پر جو اپنے گھر والون کے حق مین کھائی ہو زیادہ تر گناہ ہی اوسکے لیے خدا کے نزدیک قسم کے کفارہ دینے سے جو خدا نے اوسپر فرض کیا ہی **ف** یعنی ہر چند قسم کا نباہ کرنا بہتر ہی لیکن جسمین اپنے گھر والون کو ضرر پہونچے تو قسم کا توڑنا اور کفارہ دینا افضل ہی کہ آزردن دل دوستان جہل ست و کفارت یمین سہل

۱۵۴۹ **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ وَاَبُوْ شُرَيْحٍ الْخُزَاعِيُّ وَاللهِ لَا يُؤْمِنُ وَاللهِ لَا يُؤْمِنُ وَاللهِ لَا يُؤْمِنُ قِيْلَ مَنْ يَا رَسُوْلَ اللهِ قَالَ الَّذِيْ لَا يَأْمَنُ جَارُهٗ بَوَائِقَهٗ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ اور ابو شریحؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا قسم خدا کی وہ ایمان نہین رکھتا قسم خدا کی وہ ایمان نہین رکھتا قسم خدا کی وہ ایمان نہین رکھتا لوگون نے کہا کون شخص ہی یا رسول اللہ جو ایمان نہین رکھتا حضرتؐ نے فرمایا وہ شخص مراد ہی جسکے ہمسایے لوگ رنج رسانی اور تکلیف سے بے ڈر نہین **ف** معلوم ہوا کہ سلوک کرنا ہمسایے سے فرض ہی اور اوسکو رنج دینا حرام ہی

۱۵۵۰ **ق** اَلْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ وَاللهِ لَوْلَا اللهُ مَا اهْتَدَيْنَا وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّيْنَا فَاَنْزِلَنْ سَكِيْنَةً عَلَيْنَا وَثَبِّتِ الْاَقْدَامَ اِنْ لَاقَيْنَا وَالْمُشْرِكُوْنَ قَدْ بَغَوْا عَلَيْنَا اِذَا اَرَادُوْا فِتْنَةً اَبَيْنَا بخاری اور مسلم مین براء بن عازبؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا قسم خدا کی اگر نہوتی خدا کی رحمت تو ہم دین کی راہ نپاتے اور نہ صدقہ دیتے نہ نماز پڑھتے سو اوتار دے تسکین کو ہمپر اور قدمون کو جمادے اگر کفار سے ہم ملین یعنی لڑائی کے وقت قدم نہ ہٹے اور مشرکون نے البتہ ہمپر زیادتی کی ہی جب وے فتنے فساد کا ارادہ کرتے ہین ہم اونکی بات کو نہین مانتے **ف** سال چہارم مین کافرون نے حضرتؐ پر ہجوم کیا حضرتؐ نے پناہ کے واسطے مدینے کے گرد خندق کھدائی حضرتؐ خندق سے مٹی نکالتے جاتے تھے اور یہ حدیث فرماتے تھے

فصل

۱۵۵۱ **فصل** اس فصل مین وے حدیثین ہین جنکے سرے پر سین ہی **م** عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ سَتُفْتَحُ عَلَيْكُمْ اَرَضُوْنَ وَيَكْفِيْكُمُ اللهُ فَلَا يَعْجِزْ اَحَدُكُمْ اَنْ يَلْهُوَ بِاَسْهُمِهٖ مسلم مین عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ عنقریب تمپر فتح ہونگے ملک اور خدا تمھاری کفایت کریگا سو نہ تھکا دے تمکو مال اوسکے حصون کی غفلت **ف** یعنی روم اور ایران اور توران فتح ہوگا اور مجاہدون کے حصے مین بہت مال آویگا سو فرمایا کہ کہین ایسا نہو کہ تم مال کی کثرت مین جہاد کرنے سے غافل ہو جاو اس حدیث مین خبر ہی اون فتحون کی جو حضرتؐ کے بعد ہوئین اور اشارہ ہی جہاد کی ترغیب کا

[illegible]

۱۵۵۲ **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ سَتَكُوْنُ فِتْنَةٌ اَلْقَاعِدُ فِيْهَا خَيْرٌ مِّنَ الْقَائِمِ وَالْقَائِمُ فِيْهَا خَيْرٌ مِّنَ الْمَاشِيْ وَالْمَاشِيْ خَيْرٌ مِّنَ السَّاعِيْ مَنْ تَشَرَّفَ لَهَا تَسْتَشْرِفْهُ وَمَنْ وَجَدَ مَلْجَأً اَوْ مَعَاذًا فَلْيَعُذْ بِهٖ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ عنقریب فساد ہوگا جسمین بیٹھا شخص بہتر ہوگا کھڑے سے اور اوسمین کھڑا بہتر ہی چلنے والے سے اور چلنے والا بہتر دوڑنے والے سے جو اوسکو جھانکیگا تو اوسکو وہ کھینچ لیگا اور جو کوئی پناہ کا مقام یا بچاؤ کی جگہہ پاوے تو چاہیے کہ اوس پناہ مین آجاوے **ف** اس حدیث مین اشارہ ہی اون فسادون کا جو حضرتؐ کے بعد ظاہر ہوے جیسے حضرت عثمانؓ کی شہادت یعنی اوس فساد مین اگر [illegible] بقدر نہین تو کم کوشش کرنے والا اوسمین بہتر ہوگا زیادہ کوشش کرنے والے سے اسی واسطے اکثر اصحاب نے فتنے او

۱۵۵۳ فساد مین گوشہ گیری اختیار کی تھی **ق** اَبُو حُمَيدٍ السَّاعِدِيُّ سَتَهُبُّ اللَّيْلَةَ رِيحٌ شَدِيدَةٌ فَلَا يَقُمْ فِيهَا أَحَدٌ فَمَنْ كَانَ لَهُ بَعِيرٌ فَلْيَشُدَّ عِقَالَهُ **قَالَهُ** بِتَبُوكَ بخاری اور مسلم مین ابو حُمید ساعدی رضؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ آج کی رات عنقریب ہی کہ ایک سخت آندھی چلے گی تو اوسمین نہ کوئی کھڑا رہے سو جسکے پاس اونٹ ہو تو چاہیے کہ اوسکا زانو بند مضبوط باندھے یہ حضرتؐ نے تبوک مین فرمایا **ف** نوین سال ہجری ملک شام مین حضرتؐ جنگ تبوک مین گئے سو وہان ایک رات یہ حدیث فرمائی چنانچہ نہایت سخت آندھی اوسی رات چلی ایک شخص کھڑا تھا اوسکو آندھی نے اوڑا کر طی کے پہاڑ پر ڈالا اور تبوک سے کئی دنون کی راہ ہی

۱۵۵۴ **ق** عَلِيٌّ سَيَخْرُجُ قَوْمٌ فِي آخِرِ الزَّمَانِ حُدَثَاءُ الْأَسْنَانِ سُفَهَاءُ الْأَحْلَامِ يَقُولُونَ مِنْ خَيْرِ قَوْلِ الْبَرِيَّةِ يَقْرَؤُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ إِيمَانُهُمْ حَنَاجِرَهُمْ يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ فَأَيْنَمَا لَقِيتُمُوهُمْ فَاقْتُلُوهُمْ فَإِنَّ فِي قَتْلِهِمْ أَجْرًا لِمَنْ قَتَلَهُمْ عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بخاری اور مسلم مین علی مرتضی رضؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا عنقریب ایک قوم پیدا ہوگی آخر زمانے مین کم عمر ناقص عقل کلام کرینگے بہتر لوگون کا سا کلام پڑھینگے قرآن کو ایمان نہ اوتریگا اونکے نرخرون کے نیچے یعنی ایمان کا کچھ اثر نہوگا نکل جاوینگے دین سے جیسے تیر نکل جاتا ہی شکاری جانور سے سو جہان کہین تم اونسے ملو تو اونکو قتل کرو سو البتہ اونکے قتل کرنے مین قتل کرنے والون کو ثواب ہی قیامت مین خدا کے نزدیک **ف** اس قوم سے خارجی لوگ مراد ہین جنکو علی مرتضی نے قتل کیا

۱۵۵۵ **م** اَبُوهُرَيْرَةَ سَيَكُونُ فِي آخِرِ أُمَّتِي أُنَاسٌ يُحَدِّثُونَكُمْ بِمَا لَمْ تَسْمَعُوا أَنْتُمْ وَلَا آبَاؤُكُمْ فَإِيَّاكُمْ وَإِيَّاهُمْ مسلم مین ابو ہریرہ رضؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا عنقریب میری پچھلی امت مین کچھ لوگ ہونگے جو حدیثین ظاہر کرینگے اور وہ باتین تمسے کہینگے جو نہ تمنے اور تمہارے باپ دادون نے نہین سنین سو دور بھاگو تم اون سے **ف** اس حدیث مین اہل بدعت کا ذکر ہی جو اسلام کے مخالف نئے کامون کو رائج کرتے ہین برخلاف اجماع مسلمین کے خواہ جھوٹھی حدیث بنا کر خواہ اولیاء اللہ کی طرف نسبت کر کے خواہ امامون کی طرف اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ بے تحقیق کسی بات کو نماننا چاہیے کہ اسمین دین بگڑتا ہی اور اسی سبب سے ہزارون بدعتین عالم گیر ہو گئین +

۱۵۵۶ **فصل فی المضارع** اس فصل مین وہ حدیثین ہین جنکے سرے پر مضارع کا صیغہ ہی **م** اَنَسٌ آتِي بَابَ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَأَسْتَفْتِحُ فَيَقُولُ الْخَازِنُ مَنْ أَنْتَ فَأَقُولُ مُحَمَّدٌ فَيَقُولُ بِكَ أُمِرْتُ لَا أَفْتَحُ لِأَحَدٍ قَبْلَكَ مسلم مین انس رضؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مین آؤنگا بہشت کے دروازے پر قیامت کے دن سو مین دروازہ کھلواؤنگا تو کہیگا چوکیدار تو کون ہی سو مین کہونگا کہ مین محمد ہون تو چوکیدار کہیگا تجھی کا مجکو حکم ہی کہ نہ کھولون کسیکے واسطے تجسے پہلے

۱۵۵۷ **ق** اِبْنُ عَبَّاسٍ آمُرُكُمْ بِأَرْبَعٍ وَأَنْهَاكُمْ عَنْ أَرْبَعٍ الْإِيمَانُ بِاللّٰهِ شَهَادَةُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ وَإِقَامُ الصَّلٰوةِ وَإِيتَاءُ الزَّكٰوةِ وَأَنْ تُؤَدُّوا خُمُسَ مَا غَنِمْتُمْ وَأَنْهَاكُمْ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالنَّقِيرِ وَالْمُقَيَّرِ **قَالَهُ** لِوَفْدِ عَبْدِ الْقَيْسِ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عباس رضؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مین تمکو حکم کرتا ہون چار چیز کا اور منع کرتا ہون چار چیز سے پہلا حکم اللہ کا ایمان لانا یعنی اسطرح گواہی دینا کہ کوئی لائق بندگی کے نہین خدا کے سوائے اور محمد رسول ہی اللہ کا اور دوسرا حکم نماز کا قائم کرنا اور تیسرا حکم

زکوٰۃ کا دینا اور چوتھا حکم یہ کہ جو غنیمت کا مال پاؤ پانچوان حصہ اوسکا ادا کرو اور منع کرتا ہون تمکو کدو سے اور سبز گھڑے سے اور نقیر اور مقیر سے یہ حضرت صلعم نے عبد القیس کے گروہ سے فرمایا **ف** اوس وقت مین شراب کے چار طرح کے برتن رائج تھے ایک تو کدو اور تونبا دوسرے سبز گھڑا جیسے سبز مرتبان تیسرے نقیر یعنی کھجور کی لکڑی کا کریدا برتن چوتھے مقیر یعنی روغن دار برتن جسمین روغن قیر ملا ہو جب شراب حرام ہوئی تو حضرت صلعم نے اوسکے برتنون کا بھی استعمال کرنا منع کیا تاکہ شراب نوشی نیا د پڑے جب کہ شراب کی عادت چھٹ گئی تو آخر کو ان برتنون کے استعمال کی اجازت دی چنانچہ اور حدیث مین یہ آیا ہی

1558 **ه** ابْنُ عَبَّاسٍ اَبْكِي لِلَّذِي عَرَضَ عَلَيَّ اَصْحَابُكَ مِنْ اَخْذِهِمِ الْفِدَاءَ لَقَدْ عُرِضَ عَلَيَّ عَذَابُهُمْ اَدْنٰى مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ **قَالَهُ** لِعُمَرَ بَعْدَ يَوْمِ بَدْرٍ مسلم مین عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ مین روتا ہون اوس سبب سے جو میرے آگے لائے تیرے ساتھی اپنے فدیہ لینے سے میرے سامنے ہوا تھا اونکا عذاب اس درخت سے قریب تر یہ حضرت صلعم نے عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے جنگ بدر کے بعد فرمایا **ف** جنگ بدر مین ستر کافر قریش کے گرفتار ہوئے حضرت صلعم نے اصحاب سے اونکے مقدمے مین صلاح پوچھی صدیق اکبر نے کہا یا رسول اللہ یہ لوگ تیری قوم ہین انکو چھوڑ دیجیے شاید کہ مسلمان ہون یا انسے مسلمان اولاد پیدا ہو اور انسے فدیہ لیجیے چھوٹنے کے عوض یہ لوگ دیوین تاکہ حضرت صلعم کے اصحاب سامان کرکے قوت پکڑین اور فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یا حضرت ان لوگون نے آپکو جھٹلایا اور آپکو وطن سے نکالا آپ ان سبکی گردن مارئیے جب اکثر اصحاب کی صلاح حضرت صلعم نے فدیہ لینے پر دیکھی تو حضرت صلعم نے فدیہ لیکر اونکو چھوڑ دیا پھر اس مضمون کی آیت اوتری کہ پیغمبر کو فدیہ لینا لائق نتھا تو حضرت صلعم اور ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ ایک درخت کے قریب رونے لگے فاروق اعظم نے کہا کہ یا حضرت آپ کیون روتے ہین مجکو بھی بتلائیے تاکہ مین بھی روؤن تب حضرت صلعم نے یہ حدیث فرمائی اور ایک روایت مین یون آیا ہی کہ اگر عذاب آتا تو سوائے عمر کے کوئی سلامت نرہتا اسواسطے کہ مال لینے کی اونکی مرضی نتھی اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ جس مقدمہ مین وحی نہوتی تھی تو حضرت صلعم اوسمین اجتہاد کرتے تھے اگر اوسمین کچھ چوک ہو جاتی تھی تو حق تعالی جلد خبردار کر دیتا تھا

1559 **ق** اِبْنُ عُمَرَ اَرٰى رُؤْيَاكُمْ قَدْ تَوَاطَأَتْ فِي السَّبْعِ الْاَوَاخِرِ فَمَنْ كَانَ مُتَحَرِّيْهَا فَلْيَتَحَرَّهَا فِي السَّبْعِ الْاَوَاخِرِ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ مین دیکھتا ہون تمہارے خوابون کو کہ موافق پڑگئے پچھلی سات راتون مین سو جو شب قدر کا تلاش کرنے والا ہو سو پچھلی سات راتون مین تلاش کرے **ف** شب قدر کو حضرت صلعم کے اصحاب نے خواب مین دیکھا کسینے تیئیسوین کسینے پچیسوین تب حضرت صلعم نے یہ حدیث فرمائی یعنی رمضان کی پچھلی طاق راتون مین شب قدر ضرور ہی جسکو شوق ہو تلاش کرے یعنی سب طاق راتون مین بیدار رہے اور عبادت کرے انھین آخر کوئی تو ہوگی

(حاشیہ: یعنی لیلة القدر ۱۲)

1560 **خ م** اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَرَاكُمْ يَا بَنِي حَارِثَةَ قَدْ خَرَجْتُمْ مِنَ الْحَرَمِ ثُمَّ الْتَفَتَ فَقَالَ بَلْ اَنْتُمْ فِيْهِ وَخَرَّجَ مُسْلِمٌ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ اثْنَا عَشَرَ مِيْلًا حَوْلَ الْمَدِيْنَةِ حِمًى بخاری مین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ دیکھتا ہون تمکو اے حارثہ کی اولاد کہ تم نکل گئے حرم سے یعنی مدینے کی حرم سے پھر حضرت صلعم نے اونکی طرف التفات کیا اور فرمایا بلکہ تم اوسی حرم مین ہو اور مسلم نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ البتہ حضرت صلعم نے ٹھہرایا بارہ کوس کا رمنہ مدینے کے گرد

1561 **م** اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّي رَسُوْلُ اللّٰهِ لَا يَلْقَى اللّٰهَ بِهِمَا عَبْدٌ غَيْرُ شَاكٍّ فِيْهِمَا اِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ مسلم مین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم

فرمایا کہ گواہی دیتا ہون کہ سوا ے خدا کے کوئی بندگی کے لائق نہین اور مقرر مین خدا کا رسول ہون نہ ملیگا خدا کو کوئی بندہ اس کلمے
کے ساتھہ نہ شک لانے والا ان دونون مین مگر کہ داخل ہو گا بہشت مین **ف** یعنی جو کلمہ شہادت پڑھے اور توحید اور رسالت
١٥٦٢ مین اوسکو کچھ شک نہو سو وہ بہشت مین داخل ہو گا اگرچہ بقدر گناہ کے سزا پاوے **خ** اَنَسٌ اُوْصِيْكُمْ بِالْاَنْصَارِ فَاِنَّهُمْ
كَرِشِيْ وَعَيْبَتِيْ وَقَدْ قَضَوُا الَّذِيْ عَلَيْهِمْ وَبَقِيَ الَّذِيْ لَهُمْ فَاقْبَلُوْا مِنْ مُحْسِنِهِمْ وَتَجَاوَزُوْا عَنْ
مُسِيْئِهِمْ بخاری مین انس رض سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ مین تمکو وصیت کرتا ہون انصار کے مقدمے مین
اسواسطے کہ وہی میرے خاص لوگ اور میرے رازدار ہین اور البتہ وہی ادا کر چکے جو اونپر فرض تھا یعنی دین کی مدد اور باقی رہا ہی
اونکا حق یعنی ثواب اور احسان سو قبول کرو اونکے نیکوکار سے اور ٹال جاؤ لونکے بدکار سے **ف** یعنی سوا ے حدود کے اونکی
١٥٦٣ خطاؤن کو نہ پکڑو **ھ** عَائِشَةُ تَأْخُذُ اِحْدٰكُنَّ مَاۤءَهَا وَسِدْرَتَهَا فَتَطَهَّرُ فَتُحْسِنُ الطُّهُوْرَ ثُمَّ تَصُبُّ
عَلٰى رَأْسِهَا فَتَدْلُكُهُ دَلْكًا شَدِيْدًا حَتّٰى تَبْلُغَ شُؤُوْنَ رَأْسِهَا ثُمَّ تَصُبُّ عَلَيْهَا الْمَاۤءَ ثُمَّ تَأْخُذُ
فِرْصَةً مُمَسَّكَةً فَتَطَهَّرُ بِهَا **قَالَهٗ** لِاَسْمَاۤءَ بِنْتِ شَكَلٍ حِيْنَ سَاَلَتْهُ عَنْ غُسْلِ الْمَحِيْضِ
مسلم مین حضرت عایشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ لیوے تم مین سے کوئی عورت اپنے پانی اور بیر کی پتی کو یعنی بیر کی پتی پانی
مین جوش کر کے طہارت کرے سو اچھی طرح سے طہارت کرے پھر پانی ڈالے اپنے سر پر پھر خوب ملے یہان تک کہ اپنے سر کی چوٹی پر پہونچے
یعنی سر کو نیچے سے اوپر تک خوب ملے پھر اپنے بدن پر پانی ڈالے پھر ایک چیتھڑا مشک آلودہ لیوے سو اوس سے پاکی حاصل کرے یعنی اندر رکھے تاکہ
بدبو دفع ہو اور رحم نطفہ قبول کرے یہ حضرت صلعم نے اسماء بنت شکل سے فرمایا جب کہ اوسنے حیض کے غسل کی کیفیت پوچھی **ف** بیر کی
١٥٦٤ پتی کو پانی مین جوش کرنے سے یہ فائدہ کہ میل خوب چھوٹ جاوے **ق** جَابِرٌ تَبْكِيْهِ اَوْ لَا تَبْكِيْهِ مَا زَالَتِ الْمَلٰۤئِكَةُ تُظِلُّهٗ بِاَجْنِحَتِهَا
حَتّٰى رَفَعْتُمُوْهُ يَعْنِيْ عَبْدَ اللّٰهِ اَبَا جَابِرٍ بخاری اور مسلم مین جابر رض سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا تو اوسکو روے یا مت رو
ہمیشہ اوسپر فرشتے اپنے پرون کا سایہ کیے رہے یہان تک کہ تمنے اوسکی لاش کو اوٹھایا مراد عبد اللہ ہین جابر کے باپ **ف** جابر کے
باپ عبد اللہ جنگ احد مین شہید ہوئے کافرون نے اونکے ناک اور کان اور ہاتھ کاٹ ڈالے تھے اونکی لاش حضرت صلعم کے سامنے کپڑے سے
چھپی رکھی تھی جابر نے کپڑا اوٹھا کر دیکھنے کا ارادہ کیا اونکو لوگون نے منع کیا اتنے مین عبد اللہ کی بہن روتی چلاتی آئی تب حضرت صلعم نے
اوس عورت سے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ شہید پر جتنی مصیبت اور ظاہر کی ذلت گذرے اوتنی ہی اوسکی خدا کے نزدیک عزت
١٥٦٥ بڑھتی ہی **ھ** اَبُوْ هُرَيْرَةَ تَبْلُغُ الْحِلْيَةُ مِنَ الْمُؤْمِنِ حَيْثُ يَبْلُغُ الْوَضُوْۤءُ مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا
پہونچیگا مومن کا زیور جہان تک پہونچتا ہی وضو کا پانی **ف** یعنی جہان تک وضو کا پانی لگتا ہی وہان تک قیامت مین آفتاب کی سی روشنی ہوگی
١٥٦٦ **ھ** اَبُوْ هُرَيْرَةَ تَبْلُغُ الْمَسَاكِنُ اِهَابَ اَوْ يَهَابَ مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ پہونچ جاوینگے گھر اہاب تک
١٥٦٧ یا یون فرمایا کہ یہاب تک **ف** اہاب ایک مقام کا نام ہی مدینے کے پاس یعنی مدینے کی آبادی وہان تک ہو جاوے گی **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ تَجِدُوْنَ
مِنْ شَرِّ النَّاسِ ذَا الْوَجْهَيْنِ الَّذِيْ يَاْتِيْ هٰۤؤُلَاۤءِ بِوَجْهٍ وَهٰۤؤُلَاۤءِ بِوَجْهٍ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت
صلعم نے فرمایا کہ تم پاؤگے بدترین مردم دوزخی آدمی کو جو آوے ان لوگون پاس ایک مونہہ لیکر اور جاوے اون لوگون پاس دوسرا مونہہ لیکر **ف**
مراد منافق ہی جو مسلمانون مین مسلمان بنے اور کافرون مین کافر اسی طرح وہ شخص بھی جو شیعون مین شیعہ بنے اور سنیون مین تقیہ کرکے

۱۵۶۸ سُنّی بنے اور اسی طرح وہ شخص بھی جو دو دشمنوں سے ملے اسکے آگے اسکی سی کہے اوسکے آگے اوسکی سی ق فَاطِمَةُ بِنْتُ قَيْسٍ
تَدْرُوْنَ لِمَ جَمَعْتُكُمْ قَالُوا اللهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ اِنِّيْ وَاللهِ مَا جَمَعْتُكُمْ لِرَغْبَةٍ وَّلَا لِرَهْبَةٍ وَّلٰكِنْ
جَمَعْتُكُمْ لِاَنَّ تَمِيْمَا الدَّارِيَّ كَانَ رَجُلًا نَّصْرَانِيًّا فَجَاءَ فَبَايَعَ وَاَسْلَمَ وَحَدَّثَنِيْ حَدِيْثًا وَّافَقَ الَّذِيْ
كُنْتُ اُحَدِّثُكُمْ عَنِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ حَدَّثَنِيْ اَنَّهٗ رَكِبَ فِيْ سَفِيْنَةٍ بَحْرِيَّةٍ مَّعَ ثَلٰثِيْنَ رَجُلًا مِّنْ
لَخْمٍ وَّجُذَامٍ فَلَعِبَ بِهِمُ الْمَوْجُ شَهْرًا فِي الْبَحْرِ ثُمَّ اَرْفَؤُا اِلٰى جَزِيْرَةٍ فِي الْبَحْرِ حَتّٰى مَغْرِبِ
الشَّمْسِ فَجَلَسُوْا فِيْ اَقْرُبِ السَّفِيْنَةِ فَدَخَلُوا الْجَزِيْرَةَ فَلَقِيَتْهُمْ دَابَّةٌ اَهْلَبُ كَثِيْرُ الشَّعْرِ
لَا يَدْرُوْنَ مَا قُبُلُهٗ مِنْ دُبُرِهٖ مِنْ كَثْرَةِ الشَّعْرِ فَقَالُوْا وَيْلَكِ مَا اَنْتِ قَالَتْ اَنَا الْجَسَّاسَةُ
قَالُوْا وَمَا الْجَسَّاسَةُ قَالَتْ اَيُّهَا الْقَوْمُ انْطَلِقُوْا اِلٰى هٰذَا الرَّجُلِ فِي الدَّيْرِ فَاِنَّهٗ اِلٰى خَبَرِكُمْ
بِالْاَشْوَاقِ قَالُوْا لَمَّا سَمَّتْ لَنَا رَجُلًا فَرِقْنَا مِنْهَا اَنْ تَكُوْنَ شَيْطَانَةً قَالَ فَانْطَلَقْنَا سِرَاعًا
حَتّٰى دَخَلْنَا الدَّيْرَ فَاِذَا فِيْهِ اَعْظَمُ اِنْسَانٍ رَّاَيْنَاهُ قَطُّ خَلْقًا وَّاَشَدُّهٗ وَثَاقًا مَّجْمُوْعَةٌ يَّدَاهُ
اِلٰى عُنُقِهٖ مَا بَيْنَ رُكْبَتَيْهِ اِلٰى كَعْبَيْهِ بِالْحَدِيْدِ قُلْنَا وَيْلَكَ مَا اَنْتَ قَالَ قَدْ قَدَرْتُمْ عَلٰى خَبَرِيْ
فَاَخْبِرُوْنِيْ مَا اَنْتُمْ قَالُوْا نَحْنُ اُنَاسٌ مِّنَ الْعَرَبِ رَكِبْنَا فِيْ سَفِيْنَةٍ بَحْرِيَّةٍ فَصَادَفْنَا الْبَحْرَ حِيْنَ
اغْتَلَمَ فَلَعِبَ بِنَا الْمَوْجُ شَهْرًا ثُمَّ اَرْفَانَا اِلٰى جَزِيْرَتِكَ هٰذِهٖ فَجَلَسْنَا فِيْ اَقْرُبِهَا فَدَخَلْنَا الْجَزِيْرَةَ
فَلَقِيَتْنَا دَابَّةٌ اَهْلَبُ كَثِيْرُ الشَّعْرِ لَا نَدْرِيْ مَا قُبُلُهٗ مِنْ دُبُرِهٖ مِنْ كَثْرَةِ الشَّعْرِ فَقُلْنَا وَيْلَكِ
مَا اَنْتِ فَقَالَتْ اَنَا الْجَسَّاسَةُ قُلْنَا وَمَا الْجَسَّاسَةُ قَالَتِ اعْمِدُوْا اِلٰى هٰذَا الرَّجُلِ فِي الدَّيْرِ
فَاِنَّهٗ اِلٰى خَبَرِكُمْ بِالْاَشْوَاقِ فَاَقْبَلْنَا اِلَيْكَ سِرَاعًا وَّفَزِعْنَا مِنْهَا وَلَمْ نَاْمَنْ اَنْ تَكُوْنَ شَيْطَانَةً
فَقَالَ اَخْبِرُوْنِيْ عَنْ نَخْلِ بَيْسَانَ قُلْنَا عَنْ اَيِّ شَاْنِهَا تَسْتَخْبِرُ قَالَ اَسْاَلُكُمْ عَنْ نَخْلِهَا هَلْ يُثْمِرُ
قُلْنَا لَهٗ نَعَمْ قَالَ اَمَا اِنَّهَا تُوْشِكُ اَلَّا تُثْمِرَ قَالَ اَخْبِرُوْنِيْ عَنْ بُحَيْرَةِ طَبَرِيَّةَ قُلْنَا عَنْ اَيِّ شَاْنِهَا
تَسْتَخْبِرُ قَالَ هَلْ فِيْهَا مَاءٌ قَالُوْا هِيَ كَثِيْرَةُ الْمَاءِ قَالَ اِنَّ مَاءَهَا يُوْشِكُ اَنْ يَّذْهَبَ قَالَ اَخْبِرُوْنِيْ
عَنْ عَيْنِ زُغَرَ قَالُوْا عَنْ اَيِّ شَاْنِهَا تَسْتَخْبِرُ قَالَ هَلْ فِي الْعَيْنِ مَاءٌ وَّهَلْ يَزْرَعُ اَهْلُهَا بِمَاءِ
الْعَيْنِ قُلْنَا لَهٗ نَعَمْ هِيَ كَثِيْرَةُ الْمَاءِ وَاَهْلُهَا يَزْرَعُوْنَ مِنْ مَّائِهَا قَالَ اَخْبِرُوْنِيْ عَنْ نَّبِيِّ
الْاُمِّيِّيْنَ مَا فَعَلَ قَالُوْا قَدْ خَرَجَ مِنْ مَّكَّةَ وَنَزَلَ يَثْرِبَ قَالَ اَقَاتَلَهُ الْعَرَبُ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ
كَيْفَ صَنَعَ بِهِمْ فَاَخْبَرْنَاهُ اَنَّهٗ قَدْ ظَهَرَ عَلٰى مَنْ يَّلِيْهِ مِنَ الْعَرَبِ فَاَطَاعُوْهُ قَالَ لَهُمْ قَدْ
كَانَ ذٰلِكَ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ اَمَا اِنَّ ذَاكَ خَيْرٌ لَّهُمْ اَنْ يُّطِيْعُوْهُ وَاِنِّيْ مُخْبِرُكُمْ عَنِّيْ اِنِّيْ اَنَا الْمَسِيْحُ
وَاِنِّيْ اُوْشِكُ اَنْ يُّؤْذَنَ لِيْ فِي الْخُرُوْجِ فَاَخْرُجَ فَاَسِيْرَ فِي الْاَرْضِ فَلَا اَدَعَ قَرْيَةً اِلَّا هَبَطْتُهَا
فِي الْاَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً غَيْرَ مَكَّةَ وَطَيْبَةَ هُمَا مُحَرَّمَتَانِ عَلَيَّ كِلْتَاهُمَا كُلَّمَا اَرَدْتُّ اَنْ اَدْخُلَ
وَاحِدَةً مِّنْهُمَا اسْتَقْبَلَنِيْ مَلَكٌ بِيَدِهِ السَّيْفُ صَلْتًا يَصُدُّنِيْ عَنْهَا وَاِنَّ عَلٰى كُلِّ نَقْبٍ

مِنْهَا مَلَائِكَةٌ يَحْرُسُونَهَا فَطَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِخْصَرَتِهٖ فِي الْمِنْبَرِ هٰذِهٖ طَيْبَةُ
هٰذِهٖ طَيْبَةُ هٰذِهٖ طَيْبَةُ اَلَا هَلْ كُنْتُ حَدَّثْتُكُمْ ذٰلِكَ فَقَالَ النَّاسُ نَعَمْ فَاِنَّهٗ اَعْجَبَنِيْ حَدِيْثُ تَمِيْمٍ
اَنَّهٗ وَافَقَ الَّذِيْ كُنْتُ اُحَدِّثُكُمْ عَنْهُ وَعَنِ الْمَدِيْنَةِ وَمَكَّةَ اَلَا اِنَّهٗ فِيْ بَحْرِ الشَّامِ اَوْ بَحْرِ الْيَمَنِ
لَا بَلْ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ مَا هُوَ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ مَا هُوَ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ مَا هُوَ وَاَوْمَأَ بِيَدِهٖ
اِلَى الْمَشْرِقِ بخاری اور مسلم مین فاطمہ بنت قیس رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت صؐ نے فرمایا کہ جانتے ہو کہ مینے تمکو کسواسطے جمع کیا ہی اصحاب نے
کہا اللہ اور اوسکا رسول زیادہ تر دانا ہی حضرت صؐ نے فرمایا البتہ قسم خدا کی نہین مینے جمع کیا خوشی سنانے انکو نہ ڈر سنانے کو ولیکن مینے
جمع کیا تمکو ہواسطے کہ تمیم داری ایک نصرانی مرد تھا سو آیا پھر اوسنے بیعت کی اور مسلمان ہوا اور مجھسے ایسی بات کہی جو موافق پڑی اوس
بات کے جو مین تمسے کہا کرتا تھا مسیح دجال کی خبر سے اوسنے مجھسے یون بات کہی کہ وہ شخص یعنی تمیم سوار ہوا سمندر کے جہاز مین
تیس آدمیون کے ساتھ جو لخم اور جذام کی قوم سے تھے سو اونسے ایک مہینا بھر لہر کھیلا کی سمندر مین یعنی شدت موج سے جہاز
تباہ رہا پھر وے لوگ جا لگے سمندر مین ایک ٹاپو کی طرف سورج ڈوبتے پھر وے جہاز سے پلوار یعنی چھوٹی کشتی مین بیٹھے سو ٹاپو مین داخل ہوئے
تو ملا اونکو ایک جانور بھاری دم بہت بالون والا کہ اوسکا آگا پیچھا دریافت نہوتا تھا بالون کے ہجوم سے تو لوگون نے کہا ای کمبخت
تو کیا چیز ہی اوسنے کہا مین جاسوس ہون لوگون نے کہا جاسوس کیا اوسنے کہا ای لوگو اس مرد پاس چلو جو دیر مین ہی اسواسطے کہ وہ
تمھاری خبر کا بہت مشتاق ہی تمیم نے کہا جب اوسنے مرد کا نام لیا تو ہم اوس جانور سے ڈرے کہ کہین شیطان نہو تمیم نے کہا پھر
ہم چلے دوڑتے یہان تک کہ دیر مین داخل ہوئے تو دیکھا ایک اوسمین بڑا قد اور آدمی نمود ہوا کہ ہمنے ویسا مخلوق اور ویسا سخت جکڑا ہوا
کبھی نہین دیکھا جکڑے ہوئے ہین اوسکے دونون ہاتھ گردن کے ساتھ درمیان دونون زانو کے دونون ٹخنون تک لوہے سے ہمنے کہا
ای کمبخت تو کیا چیز ہی اوسنے کہا تم تو قابو پا گئے میری خبر پر یعنی میرا حال معلوم ہو جاویگا اب تم مجکو بتلاؤ کہ تم کون ہو لوگون نے کہا
کہ ہم لوگ عرب ہین سوار ہوئے تھے سمندر کے جہاز مین تو ہمنے پایا سمندر کو جب کہ وہ جوش مین تھا سو کھیلا کی لہر ہمسے ایک مہینا بھر
پھر ہم آلگے تیرے اس ٹاپو سے پھر ہم بیٹھے چھوٹی کشتی مین پھر داخل ہوئے ٹاپو مین سو ملا ہمکو ایک بھاری دم کا جانور بہت بالون والا
ہم نجانتے تھے اوسکا آگا پیچھا بالون کی کثرت سے ہمنے اوس سے کہا ای کمبخت تو کیا چیز ہی سو اوسنے کہا مین جاسوس ہون ہمنے کہا
جاسوس کیا اوسنے کہا چلو اس مرد پاس جو دیر مین ہی کہ البتہ وہ تمھاری خبر کا مشتاق ہی سو ہم تیری طرف دوڑتے آئے اور ہم اوس سے ڈرے
کہ کہین بھوت پریت نہو پھر اوس مرد نے کہا کہ مجکو خبر دو بیسان کے نخلستان سے ہمنے کہا کہ کون سا اوسکا حال تو پوچھتا ہی اوسنے کہا کہ
مین اوسکے نخلستان سے پوچھتا ہون کہ پھلتا ہی ہمنے اوس سے کہا کہ ہان پھلتا ہی اوسنے کہا خبردار ہو کہ مقرر عنقریب ہی کہ وہ نہ پھلیگا
اوسنے کہا کہ بتلاؤ مجکو طبرستان کے دریا سے ہمنے کہا کون سا حال اوس دریا کا تو پوچھتا ہی اوسنے کہا کہ کیا اوسمین پانی ہی لوگون
نے کہا اوسمین بہت پانی ہی اوسنے کہا البتہ اوسکا پانی عنقریب جاتا رہیگا اوسنے کہا خبر دو مجکو زغر کے چشمے سے لوگون نے کہا کون سا
حال اوس چشمے کا پوچھتا ہی اوسنے کہا اوس چشمے مین کیا پانی ہی اور وہان کے لوگ اوس چشمے کے پانی سے کیا کھیتی کرتے ہین ہمنے اوس سے
کہا ہان اوسمین بہت پانی ہی اور وہان کے لوگ کھیتی کرتے ہین اوسکے پانی سے ہی اوسنے کہا مجکو خبر دو عرب کے پیغمبر کی اوسنے کیا کیا لوگون نے کہا وہ مکہ سے نکلے
اور اوترے مدینہ مین اوسنے کہا کیا اوس سے عرب لڑے ہمنے کہا کہ ہان اوسنے کہا کیونکر اوسنے انکے ساتھ کیا ہمنے اسکو خبر دی کہ وہ غالب ہوگئے اپنے گرد پیش کے

عرب پر سو اونھون نے اوسکی اطاعت کی اوسنے اونسے کہا کہ مقرر یہ بات کیا ہو چکی ہمنے کہا ہان اوسنے کہا خبردار ہو کر البتہ یہ بات اونکے
حق مین بہتر ہو کہ اوسکے تابعدار ہون اور البتہ مین تمکو اپنی خبر بتلاتا ہون کہ مین مسیح ہون یعنی دجال تمام زمین کا پھرنے والا اور البتہ عنقریب
ہو کہ مجکو اجازت ہو نکلنے کی سو مین نکلونگا تو سیر کرونگا سو نچھوڑونگا کسی گانون کو مگر کہ مین اوسمین اوترونگا چالیس رات کے اندر سوا مکے اور
مدینے کے کہ اونکا جانا مجھپر حرام ہی یعنی منع ہی جب کہ مین چاہونگا کہ اون دو بستیون سے کسی مین داخل ہون تو میرے آگے بڑھ آویگا ایک فرشتہ
اور اوسکے ہاتھ مین ننگی تلوار ہوگی کہ مجکو اوسکے جانے سے روکیگا اور البتہ اوسکے ہر ایک ناکے پر فرشتے ہونگے کہ اوسکی چوکیداری کرینگے
پھر حضرتؐ نے اپنے پشت خار سے منبر پر ٹکور اد یا اور فرمایا کہ یہی مدینہ ہی یہی مدینہ ہی خبردار رہو بھلا مین تمکو اس حال کی خبر دے چکا ہون تو صحابہ
نے کہا کہ ہان حضرتؐ نے فرمایا کہ مجکو اچھی لگی تمیم کی بات کہ موافق پڑی اوس چیز کے جو مین تمکو دجال اور مدینے اور مکے کے حال سے خبر دیا کرتا تھا
خبردار ہو کہ البتہ دجال دریاے شام یا دریاے یمن مین ہی نہین بلکہ وہ پورب کی طرف ہی وہ پورب کی طرف ہی وہ پورب کی طرف ہی اور حضرتؐ نے
اشارہ کیا پورب کی طرف **ف** اول حضرتؐ نے دجال کا مقام دریاے شام یا دریاے یمن مین فرمایا پھر شاید اوسی وقت وحی سے معلوم ہوا
کہ مشرق کی طرف ہی اسی واسطے تین بار اس مضمون کو تاکید سے فرمایا چنانچہ اسکے آگے گیارھوین حدیث مین صاف حضرتؐ نے فرمایا ہی کہ دجال
مشرق سے آویگا بیسان اور زُغر دو شہر ہین شام کے ملک مین اور طبرستان شلم کے پاس ہی معلوم ہوا کہ دجال موجود ہی بالفعل اور قیدی ہی

۱۵۶۹ قیامت کے قریب باذن خدا نکلیگا اور عیسی مسیح کے ہاتھ سے مارا جاویگا **م** اَنَسٌ تَدْمَعُ الْعَيْنُ وَيَحْزَنُ الْقَلْبُ وَلَا نَقُولُ
اِلَّا مَا يَرْضٰى رَبُّنَا وَاللّٰهِ يَا اِبْرٰهِيْمُ اِنَّا بِكَ لَمَحْزُوْنُوْنَ مسلم مین انس رض سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا آنسو بہاتی ہی
آنکھ اور غم کرتا ہی دل اور نہین کہتے ہم مگر وہی جو ہمارے رب کو پسند آوے یعنی اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ کہتے ہین قسم خدا کی ای ابراہیم ہم تیری
جدائی سے غمناک ہین **ف** مشکوۃ مین انس رض سے روایت ہی کہ حضرت ابراہیم یعنی حضرتؐ کے فرزند کا جب دم نکلنے لگا تو حضرتؐ کی دونون
آنکھون سے آنسو نکلے تو عبدالرحمن بن عوف نے حضرتؐ سے عرض کی کہ یا حضرتؐ آپ اور روتے ہین حضرتؐ نے فرمایا کہ ای عبدالرحمن یہ رونا
رحمت کی نشانی ہی پھر حضرت دوسری بار آنسو بھر لائے پھر یہ حدیث فرمائی یعنی آنکھ سے آنسو نکلنا اور دل کا غم کرنا صبر کے مخالف نہین
بلکہ یہ رحمت اور نرم دلی کی نشانی ہی نوحہ گری اور شکوہ کرنا البتہ صبر کے مخالف ہی اور حرام ہی **ق**

۱۵۷۰ اِبْنُ عُمَرَ تُطْعِمُ الطَّعَامَ
وَتَقْرَأُ السَّلَامَ عَلٰى مَنْ عَرَفْتَ وَمَنْ لَمْ تَعْرِفْ **قَالَہٗ** لِرَجُلٍ قَالَ اَيُّ الْاِسْلَامِ خَيْرٌ بخاری اور مسلم
مین عبداللہ بن عمر رض سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تو کھانا کھلاوے اور سلام کرے اوسکو جسکو تو پہچانے اور جسکو نہ پہچانے
یہ حضرتؐ نے اوس مرد سے کہا جسنے حضرتؐ سے کہا کہ یا حضرتؐ اسلام کی کون عمدہ خصلت ہی **ف** معلوم ہوا کہ احسان کرنا خواہ مال سے
خواہ زبان سے خلاصہ اسلام ہی اور معلوم ہوا کہ مسلمان سے سلام کرنے مین آشنائی ضرور نہین مسلمان سے خواہ آشنا ہو خواہ اجنبی سلام کرنا فضل ہی

۱۵۷۱ کہ حق ہی اسلام کا اور محبت کا سبب ہی **م** نَافِعُ بْنُ عُتْبَةَ تَغْزُوْنَ جَزِيْرَةَ الْعَرَبِ فَيَفْتَحُهَا اللّٰهُ ثُمَّ تَغْزُوْنَ
فَارِسَ فَيَفْتَحُهَا اللّٰهُ ثُمَّ تَغْزُوْنَ الرُّوْمَ فَيَفْتَحُهَا اللّٰهُ ثُمَّ تَغْزُوْنَ الدَّجَّالَ فَيَفْتَحُهُ اللّٰهُ مسلم مین نافع بن عتبہ رض
سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تم لڑوگے عرب کے ٹاپو سے سو خدا اوسکو فتح کریگا پھر تم لڑوگے ایران والون سے سو خدا اوسکو فتح کریگا پھر تم
لڑوگے روم سے سو خدا اوسکو فتح کریگا پھر تم لڑوگے دجال سے سو خدا اوسپر فتح دیگا **ف** جیسی حضرتؐ نے خبر دی ویسا ہی ہوا اول
عرب فتح ہوا اوسکے بعد ایران اوسکے بعد روم اور دجال پر فتح امام مہدی علیہ السلام کے وقت مین ہوگی یہ عمدہ معجزہ ہی کہ آیندہ خبر مطابق پڑی

۱۵۷۲ خ ام سلمۃ تَقْتُلُ عَمَّارًا الْفِئَةُ الْبَاغِيَةُ بخاری مین حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ عمار کو باغی گروہ قتل کریگا **ف** جنگ خندق مین حضرتؐ نے عمار بن یاسر کا سر سہلا کر یہ حدیث فرمائی جب کہ علی مرتضیٰ اور معاویہ بن ابی سفیان مین جنگ صفین ہوئی تب عمار شہید ہوئے عمار علی مرتضیٰ کے لشکر مین تھے اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ معاویہ کا لشکر باغی تھا اور اوس وقت مین امامت کا حق علی مرتضیٰ کی ذات پاک پر منحصر تھا

۱۵۷۳ م ابو هريرة تَقُومُ السَّاعَةُ وَالرَّجُلُ يَحْلُبُ اللِّقْحَةَ فَمَا يَصِلُ الْإِنَاءُ إِلَى فِيهِ حَتَّى تَقُومَ وَالرَّجُلَانِ يَتَبَايَعَانِ الثَّوْبَ فَمَا يَتَبَايَعَانِهِ حَتَّى تَقُومَ وَالرَّجُلُ يَلُوطُ حَوْضَهُ فَمَا يَصْدُرُ حَتَّى تَقُومَ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ قیامت قائم ہوجاویگی اور حال آنکہ مرد اونٹنی دوہتا ہوگا سو نہ پونہچا ہوگا برتن اوسکے مونہہ تک کہ قیامت آجاویگی اور دو مرد خرید فروخت کرتے ہونگے کپڑے کی سو ہوز خرید و فروخت نکر چکے ہونگے کہ قیامت آجاویگی اور کوئی مرد اپنا حوض درست کر رہا ہوگا سو اوسکو درست کرکے نہ پھرا ہوگا کہ قیامت آجاویگی **ف** اس حدیث مین امت کو قیامت سے آگاہ کر دیا کہ اوس سے غافل نرہین ہو واسطے کہ قیامت ہونے کی کوئی تاریخ مقرر نہین لوگ اپنے دنیا کے کامون مین مشغول ہونگے کہ اچانک قیامت آجاویگی انجیل مین عیسیٰ علیہ السلام نے بھی اسی حدیث کے مطابق فرمایا ہی کہ قیامت ناگہان آجاویگی جب کہ لوگ اپنے کاروبار مین مشغول ہونگے

۱۵۷۴ م المستورد تَقُومُ السَّاعَةُ وَالرُّومُ أَكْثَرُ النَّاسِ مسلم مین مستوردؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ قیامت قائم ہوگی اوس حال مین کہ رومی لوگ یعنی نصاری سب لوگون سے بہت ہونگے **ف** اس حدیث مین اشارہ ہی کہ قیامت کے قریب نصاری اکثر زمین کے حاکم ہوجاوینگے

۱۵۷۵ م ابو هريرة تَقِيءُ الْأَرْضُ أَفْلَاذَ كَبِدِهَا أَمْثَالَ الْأُسْطُوَانِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ فَيَجِيءُ الْقَاتِلُ فَيَقُولُ فِي هَذَا قَتَلْتُ وَيَجِيءُ الْقَاطِعُ فَيَقُولُ فِي هَذَا قَطَعْتُ رَحِمِي وَيَجِيءُ السَّارِقُ فَيَقُولُ فِي هَذَا قُطِعَتْ يَدِي ثُمَّ يَدَعُونَهُ فَلَا يَأْخُذُونَ مِنْهُ شَيْئًا مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اُگل دیویگی زمین اپنے جگر کے ٹکڑے ستونون کے برابر سونے اور چاندی کے یعنی زمین کے اندر کے خزانے اور چاندی سونے کی کھانین قیامت مین زمین پر ظاہر ہوجاوینگی تو آویگا قاتل سو کہیگا کہ اسی کی محبت مین مینے فلانے کو قتل کیا اور آویگا برادری کا حق کاٹنے والا سو کہیگا کہ اسی کی محبت مین مینے برادری کا حق کاٹا اور آویگا چور لانے والا سو کہیگا کہ اسی کی محبت مین میرا ہاتھ کاٹا گیا پھر اوس مال کو چھوڑ دینگے سو نہ لیوینگے اوس مین سے کچھ بھی **ف** یہ قیامت کے قریب ہوگا خوف قیامت سے فرصت کہان جو آدمی مال کو لیوے

۱۵۷۶ ق ابو سعيد تَكُونُ الْأَرْضُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ خُبْزَةً وَاحِدَةً يَتَكَفَّؤُهَا الْجَبَّارُ بِيَدِهِ كَمَا يَتَكَفَّأُ أَحَدُكُمْ خُبْزَتَهُ فِي السَّفَرِ نُزُلًا لِأَهْلِ الْجَنَّةِ بخاری اور مسلم مین ابو سعیدؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ہوجاویگی زمین قیامت کے دن ایک روٹی اوسکو اولٹے پلٹے گا خدا اپنے دست قدرت سے بہشتیون کی مہمانی کے واسطے جیسے ہر ایک آدمی اولٹتا پلٹتا ہی اپنی روٹی کو سفر کی حالت مین **ف** یعنی زمین کی صورت ارضی منقلب ہوکر غذائی صورت ہوجاویگی بہشتیون کے واسطے اور یہ امر خدا کی قدرت سے کچھ بعید نہین ہو واسطے کہ اب بھی زمین سے عجیب و غریب مزے دار میوے نکلتے ہین اگر تمام زمین کو شیرین میوہ کر ڈالے تو کون تعجب ہی

۱۵۷۷ ق ابو هريرة نَنْزِلُ غَدًا إِنْ شَاءَ اللَّهُ بِخَيْفِ بَنِي كِنَانَةَ حَيْثُ تَقَاسَمُوا عَلَى الْكُفْرِ يَعْنِي الْمُحَصَّبَ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اوتر ینگے کل انشاء اللہ

بنی کنانہ کے ٹیلے پر جہان کفار قریش وغیرہ آپس مین متسم ہوتے تھے کفر پر یعنی اوس مکان مین جسکا محصّب نام ہی ف قبل ہجرت کے
جب حضرتؐ مکے مین تھے تو قریش اور بنی کنانہ نے محصب مین اس بات پر باہم قسم کی تھی کہ بنی ہاشم اور بنی مطلب سے شادی بیاہ نکرین
اور اونسے کسی چیز کی خرید فروخت نکرین یہان تک کہ وے تنگ ہوکر حضرتؐ کو اونکے حوالے کردیوین چنانچہ تین برس حضرتؐ اور حضرتؐ کی برادری کے
لوگ خواہ مسلمان خواہ کافر ایک مکان مین گھرے رہے آگ اور پانی تک وے لوگ نہ دیتے تھے کھانے کا تو کیا ذکر ہی آخر کو خدا نے اون مین پھوٹ
ڈالی اور کفار اپنے عہد اور پیمان سے باز آئے بعد اوسکے حضرتؐ نے ہجرت کی مدینے کی طرف آٹھوین سال مکہ فتح ہوا نوین سال حضرتؐ
حجۃ الوداع کے واسطے تشریف لائے جب مکے کے قریب پونہچے تو اُسامہ نے پوچھا کہ یا حضرتؐ کل کہان مکے مین اوتریگا تب حضرتؐ نے
یہ حدیث فرمائی اوس مکان مین اوترنے کا یہ فائدہ کہ تا خدا کا احسان یاد پڑے کہ جہان کفر پر کافرون نے کمر باندھی تھی وہین مسلمانون
کو خدا نے کیسا غالب کیا اور تا کہ کافر شرمندہ ہون ق اَبُوْهُرَيْرَةَ يَأْتِي الشَّيْطَانُ اَحَدَكُمْ فَيَقُوْلُ مَنْ خَلَقَ كَذَا ۱۵۷۸
مَنْ خَلَقَ كَذَا حَتّٰى يَقُوْلَ مَنْ خَلَقَ رَبَّكَ فَاِذَا بَلَغَهٗ فَلْيَسْتَعِذْ بِاللّٰهِ وَلْيَنْتَهِ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے
روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ آتا ہی شیطان تم مین سے کسی پاس سو کہتا ہی کسنے ایسا پیدا کیا کسنے ویسا بنایا یہان تک کہ کہتا ہی کہ
کسنے پیدا کیا تیرے رب کو پھر جب شیطان یہان تک اوسکو پونہچاوے تو اوسکو چاہیے کہ خدا سے پناہ مانگے اور رکے ف
یعنی جب اوسکو ایسا خیال فاسد آوے تو خدا کی طرف رجوع کرے اور اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑھے اور اس خیال سے دل کو ہٹاوے
اسواسطے کہ ذکر خدا شیطان کے وسواس کو دفع کر ڈالتی ہی جیسے آفتاب کی روشنی سے ظلمت اور تاریکی دور ہو جاتی ہی م اَبُوْهُرَيْرَةَ ۱۵۷۹
يَأْتِي الْمَسِيْحُ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ وَهِمَّتُهُ الْمَدِيْنَةُ حَتّٰى يَنْزِلَ دُبُرَ اُحُدٍ ثُمَّ تَصْرِفُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَجْهَهٗ
قِبَلَ الشَّامِ وَهُنَالِكَ يَهْلِكُ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ آویگا دجال پورب کی طرف سے اور قصد
اوسکا ہوگا مدینے کا یہان تک کہ کوہ اُحد کے پیچھے اوتریگا پھر فرشتے اوسکا مونہہ پھیر دیوینگے شام کی طرف اور وہین جاکر ہلاک ہو جاویگا
م اَبُوْهُرَيْرَةَ يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَدْعُو الرَّجُلُ ابْنَ عَمِّهٖ وَقَرِيْبَهٗ هَلُمَّ اِلَى الرَّخَاءِ هَلُمَّ ۱۵۸۰
اِلَى الرَّخَاءِ وَالْمَدِيْنَةُ خَيْرٌ لَّهُمْ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَا يَخْرُجُ مِنْهُمْ اَحَدٌ رَغْبَةً
عَنْهَا اِلَّا اَخْلَفَ اللّٰهُ فِيْهَا خَيْرًا مِّنْهُ اَلَا اِنَّ الْمَدِيْنَةَ كَالْكِيْرِ تُخْرِجُ الْخَبِيْثَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ
حَتّٰى تَنْفِيَ الْمَدِيْنَةُ شِرَارَهَا كَمَا يَنْفِي الْكِيْرُ خَبَثَ الْحَدِيْدِ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا
کہ آویگا لوگون پر ایسا وقت کہ بلاویگا مرد اپنے چچا کے بیٹے کو اور اپنے رشتہ دار کو کہ آؤ عیش و آرام کی طرف آؤ کشایش و نرمی کی طرف
وہاں آنکو مدینے کا رہنا بہتر ہی اونکے واسطے اگر وے ہون بوجھنے والے اوسکی قسم جسکے قابو مین میری جان ہی کہ نہ نکلیگا مدینے والا کوئی
مدینے سے بیزار ہوکر مگر کہ خدا اوسکے عوض اوس سے بہتر کو مدینے مین بدل لاویگا خبردار ہو کہ مقرر مدینہ لوہار کی بھٹی کی طرح ہی کہ نکال
ڈالتا ہی پلید کو نہ قائم ہوگی قیامت یہان تک کہ دور کر ڈالیگا مدینہ اپنے بدلوگون کو جیسے دور کر ڈالتی ہی بھٹی لوہے کی میل کو
ف یعنی شام اور عراق کے ملک میں آسایش رزق کے واسطے مدینے کے بعضے لوگ اپنے گھربار کو لیجاوینگے حالانکہ اونکے حق مین
یہ بہتر نہین کہ حضرتؐ کی ہمسایگی چھوڑ دین دنیا کے واسطے ق اَبُوْ سَعِيْدٍ يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَغْزُوْ فِئَامٌ ۱۵۸۱
مِّنَ النَّاسِ فَيُقَالُ لَهُمْ هَلْ فِيْكُمْ مَّنْ رَاٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ فَيَقُوْلُوْنَ نَعَمْ فَيُفْتَحُ لَهُمْ ثُمَّ يَغْزُوْ فِئَامٌ

مِّنَ النَّاسِ فَيُقَالُ لَهُمْ هَلْ فِيْكُمْ مَّنْ رَّاٰى مَنْ صَحِبَ رَسُوْلَ اللّٰهِ فَيَقُوْلُوْنَ نَعَمْ فَيُفْتَحُ لَهُمْ ثُمَّ يَغْزُوْ فِئَامٌ مِّنَ النَّاسِ فَيُقَالُ هَلْ فِيْكُمْ مَّنْ رَّاٰى مَنْ صَحِبَ مَنْ صَحِبَ رَسُوْلَ اللّٰهِ فَيَقُوْلُوْنَ نَعَمْ فَيُفْتَحُ لَهُمْ بخاری اور مسلم میں ابو سعید رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ آویگا لوگون پر ایسا وقت کہ جہاد کرینگے آدمیون کے جھنڈ تو اونسے پوچھینگے کہ کوئی تم مین وہ شخص ہی جسنے رسول اللہ کو دیکھا ہو تو لوگ کہینگے کہ ہان تو فتح ہو جاویگی اونکی پھر جہاد کرینگے لوگون کے گروہ تو اونسے پوچھینگے کہ کوئی ہی تم مین سے جسنے دیکھا ہو رسول اللہ کے صحبت والے کو یعنی تابعین تو لوگ کہینگے کہ ہان تو اونکی فتح ہو جاویگی پھر جہاد کرینگے آدمیون کے لشکر تو اونسے پوچھا جاویگا کہ ہی کوئی تم مین وہ شخص جسنے اصحاب کے اصحاب کی صحبت کی ہو یعنی تبع تابعین تو لوگ کہینگے کہ ہان تو اونکی فتح ہو جاویگی **ف** اس حدیث سے بڑی فضیلت اصحاب اور تابعین اور تبع تابعین کی ثابت ہوئی کہ اونکی برکت سے فتح نصیب ہوگی **م** عُمَرُ يَأْتِيْ عَلَيْكُمْ اُوَيْسُ بْنُ عَامِرٍ مَّعَ اَمْدَادِ اَهْلِ الْيَمَنِ مِنْ مُّرَادٍ ثُمَّ مِنْ قَرَنٍ كَانَ بِهٖ بَرَصٌ فَبَرَأَ مِنْهُ اِلَّا مَوْضِعَ دِرْهَمٍ لَّهٗ وَالِدَةٌ هُوَ بِهَا بَرٌّ لَّوْ اَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَاَبَرَّهٗ فَاِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ يَّسْتَغْفِرَ لَكَ فَافْعَلْ مسلم مین عمر فاروق رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ آویگا تمھارے پاس اویس بن عامر یمن والے گروہون کے ساتھ مراد کی قوم سے اور منجملہ مراد کے قرن کے گروہ سے اوسکو سفید داغ کی بیماری تھی سو وہ اوس بیماری سے چنگا ہو گیا مگر درم کے برابر ایک داغ بنا ہی اوسکی ایک مان ہی کہ اوسکا وہ بڑا خدمتگذار اور نیکوکار ہی اگر وہ کسی چیز کی خدا کے بھروسے پر قسم کھاوے تو خدا اوسکو سچا کر دیوے سو اے عمر اگر یہ تجھسے ہو سکے کہ وہ تیرے واسطے مغفرت مانگے تو کیجیو **ف** اس حدیث مین اویس قرنی کی بڑی عمدہ فضیلت ثابت ہوئی اویس قرنی تابعین مین ہین صحابی نہین ہر چند حضرت صلعم کے وقت مین موجود تھے لیکن مان کی خدمت سے فرصت نہ پائی کہ حضرت صلعم کے حضور مین حاضر ہوتے ایک سال وفات مین عمر فاروق حج کو گئے وہان یمن کے لوگون سے پوچھا کہ اویس قرنی بھی تمھارے ساتھ ہین ایک پیر مرد نے کہا کہ اویس قرنی تو کوئی نامی باعزت آدمی ہم لوگون مین نہین ہی لیکن میرا ایک بھائی ہی اوسکا نام بھی اویس ہی مگر وہ شخص تو نہایت ذلیل اور خستہ خراب ہی ہمارے اونٹ چرایا کرتا ہی عمر فاروق رضؓ نے کہا کہ تو ہمکو اونسے ملا دیگا اوسنے کہا ہان چلو کہ عرفات کے پہلو کے جنگل مین اونٹ چراتا ہوگا چنانچہ عمر فاروق اور علی مرتضیٰ رضؓ اوسکے ساتھ روانہ ہوئے دیکھا کہ اویس قرنی جنگل مین نماز مین مشغول ہین اور گرد اونٹ چرتے ہین عمر فاروق رضؓ نے اونکو سلام کیا اونھون نے جواب دیا عمر فاروق رضؓ نے نام پوچھا اویس قرنی نے کہا کہ میرا نام عبد اللہ ہی عمر فاروق رضؓ نے کہا کہ جو لوگ آسمان اور زمین مین ہین سب تو عبد اللہ ہین اپنا وہ نام بتلاؤ جو تمھاری مان نے رکھا ہی اویس قرنی نے کہا کہ نام پوچھنے سے تمکو کیا غرض ہی عمر فاروق رضؓ نے کہا کہ حضرت صلعم نے ہمکو تمھارا پتا بتلایا ہی سو ہمنے تمکو پہچانا تب کہا کہ ہان اویس قرنی میرا نام ہی پھر عمر فاروق رضؓ نے اپنی مغفرت کی دعا کے واسطے کہا اویس قرنی نے جواب دیا کہ کبھی مینے اپنی جان کی یا خاص کرکے کسی اور شخص کے واسطے دعا نہین کی لیکن علی العموم تمام مومنین اور مومنات کے واسطے دعا کیا کرتا ہون اب خدا نے تمھارے روبرو مجکو مشہور کر دیا اور پہچنوا دیا بھلا اب تم بتلاؤ کہ تم دونون آدمیون کا کیا نام ہی علی مرتضیٰ رضؓ نے کہا کہ یہ امیر المومنین عمر رضؓ ہی اور مین علی بن ابی طالب ہون تب اویس قرنی تعظیم کے واسطے سنبھل بیٹھے پھر یون کہا کہ ای امیر المومنین ای علی بن ابی طالب السلام علیکم و رحمۃ اللہ خدا اس امت کی طرف سے تمکو نیک بدلا دیوے پھر عمر فاروق رضؓ نے کچھ لباس اور خوراک دینے کا ارادہ کیا اویس قرنی نے نہ قبول کیا اور کہا مینے سنا ہی کہ دوزخ مین بڑے بڑے غار ہین اونکو سوائے دبلے اور بھوکے لوگون کے نہ کوئی پھاند سکیگا سو مین نہین چاہتا کہ میرا پیٹ آسودہ رہے بعد اوسکے عمر فاروق رضؓ اور علی مرتضیٰ رضؓ اونسے رخصت ہوکے

۱۵۸۲

ف اس حدیث سے اویس قرنی کی عمر فاروق اور علی مرتضیٰ پر فضیلت نہین ثابت ہوسکتی اسواسطے کہ تابعی اصحاب سے افضل
نہین ہوسکتا اور صرف دعا کروانے سے فضیلت ثابت نہین ہوتی اسواسطے کہ خود حضرت نے اپنے واسطے بعضے لوگون سے دعا کروائی ہی
بلکہ پانچون وقت کی اذان مین تمام امت سے اپنے مقام محمود کے حاصل ہونے کے واسطے دعا کرنے کو فرمایا ہی

۱۵۸۳ م جَابِرٌ يَاْكُلُ اَهْلُ الْجَنَّةِ فِيهَا وَيَشْرَبُوْنَ وَلَا يَتَغَوَّطُوْنَ وَلَا يَمْتَخِطُوْنَ وَلَا يَبُوْلُوْنَ وَلٰكِنْ طَعَامُهُمْ ذٰلِكَ جُشَاءٌ وَّرَشْحٌ كَرَشْحِ الْمِسْكِ يُلْهَمُوْنَ التَّسْبِيْحَ وَالْحَمْدَ كَمَا يُلْهَمُوْنَ النَّفَسَ مسلم مین جابر رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے
فرمایا کہ کھایا کرینگے بہشتی لوگ بہشت مین اور پیا کرینگے نہ جلے ضرور جاوینگے نہ رینٹ جھاڑینگے اور نہ پیشاب کرینگے لیکن اونکا یہ کھانا
ڈکار ہوجاویگا جیسے مشک کی تراوت اونکو الہام ہوا کریگی تسبیح اور خدا کی ستایش جیسا اونکو سانس کا الہام ہوتا ہی ف یعنی
بہشت عالم پاک ہی وہان کے کھانے کا فضلہ اس عالم کی طرح پر نہین بلکہ وہان کا فضلہ ڈکار اور خوشبودار پسینا ہوکر نکل جایا کریگا
اور جیسے اس عالم کی زندگی ہوا کھینچنے اور سانس لینے پر موقوف ہی اسی طرح اوس عالم پاک میں سبحان اللہ اور الحمد للہ کہنا دم لینے
قائم مقام ہوکر روح کا راحت افزا ہوگا

۱۵۸۴ م اَبُوْ مَسْعُوْدٍ عُقْبَةُ بْنُ عَمْرٍو الْاَنْصَارِيُّ يَؤُمُّ الْقَوْمَ اَقْرَؤُهُمْ لِكِتَابِ اللّٰهِ فَاِنْ كَانُوْا فِي الْقِرَاءَةِ سَوَاءً فَاَعْلَمُهُمْ بِالسُّنَّةِ فَاِنْ كَانُوْا فِي السُّنَّةِ سَوَاءً فَاَقْدَمُهُمْ هِجْرَةً فَاِنْ كَانُوْا فِي الْهِجْرَةِ سَوَاءً فَاَقْدَمُهُمْ سِنًّا وَّلَا يَؤُمَّنَّ الرَّجُلُ الرَّجُلَ فِيْ سُلْطَانِهٖ وَلَا يَقْعُدْ فِيْ بَيْتِهٖ عَلٰى تَكْرِمَتِهٖ اِلَّا بِاِذْنِهٖ مسلم مین ابو مسعود انصاری رضؓ سے جنکا عقبہ بن عمرو نام ہی روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ
امامت کرے قوم کی جو اونمین قرآن کا بڑا قاری ہو سو اگر وے لوگ قراءت مین برابر ہون تو جو بڑا عالم حدیث اور فقہ کا ہو سو امامت کرے
اور اگر حدیث اور فقہ مین بھی سب برابر ہون تو امامت کرے جسنے اونمین سے اول ہجرت کی ہو سو اگر ہجرت مین سب برابر ہون تو اونمین
بڑی عمر والا امامت کرے اور نہ امامت کرے ایک مرد دوسرے مرد کی حکومت کے مقام مین اور نہ بیٹھے اوسکے گھر مین اوسکی مسند پر بدون
اوسکی اجازت کے ف فقہ مین لکھا ہی کہ امامت مین افضل عالم ہی اوسکے بعد قاری اوسکے بعد متقی اوسکے بعد بڑی عمر والا اور
اس حدیث مین قاری کو عالم پر فضل فرمایا اسواسطے کہ حضرت صلعم کے وقت مین جو قاری ہوتا تھا سو عالم بھی ہوتا تھا اور پچھلے زمانے
مین اکثر لوگ قاری ہوتے ہین اور عالم نہین ہوتے اسواسطے فقہ مین عالم کو قاری پر مقدم رکھا اور ہجرت کا ثواب اصحاب پر ختم ہوا
اسواسطے فقہ مین پرہیزگاری کو ہجرت کے قائم مقام کیا

۱۵۸۵ م اَنَسٌ يَبْقٰى مِنَ الْجَنَّةِ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَّبْقٰى ثُمَّ يُنْشِئُ اللّٰهُ لَهَا خَلْقًا مِّمَّا يَشَاءُ مسلم مین انس رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ باقی رہیگا بعضا مکان بہشت کا جس مدت تک کہ
خدا اوسکے باقی رہنے کو چاہیگا پھر خدا اوسکے واسطے ایک خلق کو پیدا کریگا جس قسم سے کہ چاہیگا ف یعنی بہشت ایسا وسیع
مقام ہی کہ باوجود بہشتیون کے داخل ہونے کے کچھہ مکان خالی رہجاویگا پھر چند مدت کے بعد خدا اوسکو بھی کسی مخلوق سے آباد کریگا

۱۵۸۶ م اَنَسٌ يَتْبَعُ الدَّجَّالَ مِنْ يَهُوْدِ اَصْبَهَانَ سَبْعُوْنَ اَلْفًا عَلَيْهِمُ الطَّيَالِسَةُ مسلم مین انس رضؓ سے
روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ دجال کے تابع ہونگے اصفہان کے ستر ہزار یہودی اونپر سیاہ چادرین ہونگی

۱۵۸۷ ق اَنَسٌ يَتْبَعُ الْمَيِّتَ ثَلٰثَةٌ اَهْلُهٗ وَمَالُهٗ وَعَمَلُهٗ فَيَرْجِعُ اثْنَانِ وَيَبْقٰى وَاحِدٌ يَرْجِعُ اَهْلُهٗ وَمَالُهٗ وَيَبْقٰى عَمَلُهٗ
بخاری اور مسلم مین انس رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ پیچھے لگی جاتی ہین مردے کے تین چیزین اوسکے قرابتی لوگ اور مال اور عمل

سو دو تو پلٹ آتی ہین اور ایک رہجاتی ہی قرابتی لوگ اور مال تو پلٹ آتے ہین اور اوسکا عمل اوسکے ساتھ رہجاتا ہی **ف** اس حدیث کا مطلب اس مثال سے خوب واضح ہوتا ہی کہ مثلاً ایک شخص کے تین دوست ہین اونمین سے ایک تو سب سے زیادہ پیارا معتمد دوست جسکے واسطے یہ شخص شب و روز جان نثار رہا کرتا تھا اور دوسرا دوست اوس سے کم مگر تیسرے سے زیادہ تر محبوب اور تیسرا دوست دونون سے کمتر سو جب اس شخص کی حاکم نے بنظر قہر طلبی کی تو یہ اول اپنے بڑے معتمد دوست پاس گیا کہ میری اس مصیبت مین ساتھ دیوے سو وہ اپنے گھر سے بھی باہر نہ نکلا اور اوسنے صاف جواب دیا تب یہ لاچار ہوکر دوسرے متوسط دوست پاس گیا اوسنے کہا کہ چل مین تیرے ساتھ حاکم کے دروازے تک چلتا ہون مگر اندر نجاؤنگا پھر تیسرے دوست پاس گیا جس سے گاہ گاہ ملاقات ہوتی تھی اوسنے کہا خاطر جمع رکھ مین تیرے ساتھ چلونگا اور تجکو آفت سے بچاؤنگا سو آدمی کا سب سے بڑا محبوب مال ہی کہ مرنے کے بعد گھر مین رہجاتا ہی اور متوسط دوست قرابتی لوگ ہین جو قبر تک مردے کو پونہچا دیتے ہین اور کمتر دوست اعمال ہین جو میت کے ساتھ قبر مین جاتے ہین اور اوسکو عذاب الٰہی سے بچاتے ہین سبحان اللہ عجب حیرت کا مقام ہی کہ جانی دوست تو وقت پڑے پر آنکھ چراوین اور صورت آشنا مصیبت مین کام آوین آدمی کیسا نادان ہی کہ دوست اور دشمن کو نہین پہچانتا اور انجام کار سے غافل ہوکر بیوفا اور بے مروتون کے پیچھے اپنی عمر عزیز کو تباہ کرتا ہی

نظم مال و اولاد تری قبر مین جانے کے نہین تجکو دوزخ کی مصیبت سے چھڑانے کے نہین جز عمل گور مین کوئی بھی ترا یار نہین کیا قیامت ہی کہ تو اوس سے خبردار نہین

۱۵۸۸ **ق** ابو ھریرۃ یترکون المدینۃ علے خیر ما کانت لا یغشاھا الا العوافی واخر من یحشر راعیان من مزینۃ یریدان المدینۃ ینعقان بغنمھما فیجدانھا وحوشا حتی اذا بلغا ثنیۃ الوداع خرا علی وجوھھما بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ چھوڑ جاوینگے مدینے کو اچھی حالت پر مگر وہان بجز وحشی جانور اور چڑیان اور کبھی مجتمع ہونے والون مین دو بکریان چرانے والے ہونگے مزینہ کی قوم سے وہ ارادہ کرینگے مدینے کا کہ آواز دیکر وہان کی بکریان ہانک لیجاوین سو وے مدینے مین وحشی جانورون کو پاوینگے یہان تک کہ جب ثنیۃ الوداع پاس پونہچینگے تو وے دونون مونہہ کے بھل گر پڑینگے یعنی مرجاوینگے **ف** اس حدیث مین خبر ہی کہ قیامت کے قریب مدینہ اوجاڑ ہوجاویگا ثنیۃ الوداع ایک ٹیلے کا نام ہی مدینے کے پاس

۱۵۸۹ **ق** ابو ھریرۃ یتعاقبون فیکم ملائکۃ باللیل وملائکۃ بالنھار ویجتمعون فی صلوۃ العصر وصلوۃ الفجر ثم یعرج الذین باتوا فیکم فیسألھم وھو اعلم بکم کیف ترکتم عبادی فیقولون ترکناھم وھم یصلون واتیناھم وھم یصلون بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تم مین آگے پیچھے آیا جایا کرتے ہین فرشتے ہر ایک رات اور دن مین اور مجتمع ہوتے ہین عصر کی نماز اور فجر کی نماز مین پھر آسمان پر چڑھ جاتے ہین وے فرشتے جو رات کو تمھارے درمیان رہے ہین تو خدا اونسے پوچھتا ہی حالانکہ وہ تمھارا احوال اونسے زیادہ تر جانتا ہی کہ کس حال مین تمنے میرے بندون کو چھوڑا تو فرشتے کہتے ہین کہ ہم اونکو چھوڑ آئے نماز پڑھتے اور جاتے وقت پایا اونکو ہمنے نماز پڑھتے **ف** معلوم ہوا کہ ہر شب و روز اخبار نویس فرشتون کی دوبار بدلی ہوتی ہی اور بندون کا حال دو وقت دربار الٰہی مین عرض ہوتا ہی سبحان اللہ اگر حاکم کا ہرکارہ کسی شخص پر متعین ہو تو اوسکے خوف سے کوئی کام خلاف مرضی حاکم کے نہین کرسکتا اور یہان احکم الحاکمین کے ہرکارون کا آدمی کو کچھ خیال نہین آتا ضعف ایمان کا سبب ہی جو غفلت اور چین مین عمر گذرتی ہی **شعر** گر روز برار خدا بترسیدے ہمچنان کز ملک بودے

۱۵۹۰ **ق** ابو ھریرۃ یتقارب الزمان وینقص العلم ویلقی الشح وتظھر الفتن ویکثر الھرج قالوا

يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّمَا هُوَ قَالَ الْقَتْلُ الْقَتْلُ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ قریب ہو جاویگا زمانہ
اور کم ہو جاویگا علم اور لوگون پر بخیلی ڈالی جاویگی یعنی زکوۃ اور خیرات کی رسم جاتی رہیگی اور عالم مین فساد ظاہر ہونگے اور کثرت سے ہرج ہوگا اصحاب نے
کہا کہ یا رسول اللہ ہرج کیا چیز ہی حضرتؐ نے فرمایا کہ قتل قتل یعنی خونریزی کثرت سے ہوگی **ف** قیامت کی نشانیان اس حدیث مین ارشاد فرمائین
اور یہ جو فرمایا کہ زمانہ قریب ہو جاویگا یعنی قیامت کا زمانہ متصل ہو جاویگا یا یہ مطلب کہ رات اور دن چھوٹے چھوٹے معلوم ہونگے **ق** اَنَسٌ

١٥٩١

يَجْمَعُ اللّٰهُ النَّاسَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيَهْتَمُّوْنَ لِذٰلِكَ فَيَقُوْلُوْنَ لَوِ اسْتَشْفَعْنَا عَلٰى رَبِّنَا حَتّٰى يُرِيْحَنَا مِنْ مَكَانِنَا هٰذَا
فَيَأْتُوْنَ اٰدَمَ فَيَقُوْلُوْنَ اَنْتَ اٰدَمُ اَبُو الْخَلْقِ خَلَقَكَ اللّٰهُ بِيَدِهٖ وَنَفَخَ فِيْكَ مِنْ رُّوْحِهٖ وَاَمَرَ الْمَلٰٓئِكَةَ فَسَجَدُوْا
لَكَ اِشْفَعْ لَنَا عِنْدَ رَبِّكَ حَتّٰى يُرِيْحَنَا مِنْ مَكَانِنَا فَيَقُوْلُ لَسْتُ هُنَاكُمْ فَيَذْكُرُ خَطِيْئَتَهُ الَّتِيْ اَصَابَ
فَيَسْتَحْيِيْ رَبَّهٗ مِنْهَا وَلٰكِنِ ائْتُوْا نُوْحًا اَوَّلَ رَسُوْلٍ بَعَثَهُ اللّٰهُ فَيَأْتُوْنَ نُوْحًا فَيَقُوْلُ لَسْتُ هُنَاكُمْ فَيَذْكُرُ
خَطِيْئَتَهُ الَّتِيْ اَصَابَ فَيَسْتَحْيِيْ رَبَّهٗ مِنْهَا وَلٰكِنِ ائْتُوْا اِبْرَاهِيْمَ الَّذِي اتَّخَذَهُ اللّٰهُ خَلِيْلًا فَيَأْتُوْنَ
اِبْرَاهِيْمَ فَيَقُوْلُ لَسْتُ هُنَاكُمْ وَيَذْكُرُ خَطِيْئَتَهُ الَّتِيْ اَصَابَ فَيَسْتَحْيِيْ رَبَّهٗ مِنْهَا وَلٰكِنِ ائْتُوْا مُوْسَى الَّذِيْ
كَلَّمَهُ اللّٰهُ وَاَعْطَاهُ التَّوْرٰىةَ فَيَأْتُوْنَ مُوْسٰى فَيَقُوْلُ لَسْتُ هُنَاكُمْ وَيَذْكُرُ خَطِيْئَتَهُ الَّتِيْ اَصَابَ فَيَسْتَحْيِيْ
رَبَّهٗ مِنْهَا وَلٰكِنِ ائْتُوْا عِيْسٰى رُوْحَ اللّٰهِ وَكَلِمَتَهٗ فَيَأْتُوْنَ عِيْسٰى رُوْحَ اللّٰهِ وَكَلِمَتَهٗ فَيَقُوْلُ لَسْتُ هُنَاكُمْ
وَلٰكِنِ ائْتُوْا مُحَمَّدًا عَبْدًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَمَا تَاَخَّرَ فَيَأْتُوْنِيْ فَاَسْتَأْذِنُ عَلٰى رَبِّيْ فَيُؤْذَنُ
لِيْ فَاِذَا اَنَا رَاَيْتُهٗ وَقَعْتُ سَاجِدًا فَيَدَعُنِيْ مَا شَآءَ اللّٰهُ اَنْ يَّدَعَنِيْ فَيُقَالُ يَا مُحَمَّدُ اِرْفَعْ رَاْسَكَ قُلْ
يُسْمَعْ سَلْ تُعْطَ اِشْفَعْ تُشَفَّعْ فَاَرْفَعُ رَاْسِيْ فَاَحْمَدُ رَبِّيْ بِتَحْمِيْدٍ يُعَلِّمُنِيْهِ رَبِّيْ ثُمَّ اَشْفَعُ فَيَحُدُّ لِيْ حَدًّا
فَاُخْرِجُهُمْ مِّنَ النَّارِ وَاُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ ثُمَّ اَعُوْدُ فَاَقَعُ سَاجِدًا فَيَدَعُنِيْ مَا شَآءَ اللّٰهُ اَنْ يَّدَعَنِيْ ثُمَّ يُقَالُ
لِيْ اِرْفَعْ رَاْسَكَ يَا مُحَمَّدُ وَقُلْ يُسْمَعْ وَسَلْ تُعْطَهْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ فَاَرْفَعُ رَاْسِيْ فَاَحْمَدُ رَبِّيْ بِتَحْمِيْدٍ يُعَلِّمُنِيْهِ رَبِّيْ
ثُمَّ اَشْفَعُ فَيَحُدُّ لِيْ حَدًّا فَاُخْرِجُهُمْ مِّنَ النَّارِ وَاُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ قَالَ فَلَا اَدْرِيْ فِي الثَّالِثَةِ اَوْ فِي الرَّابِعَةِ قَالَ
فَاَقُوْلُ يَا رَبِّ مَا بَقِيَ فِي النَّارِ اِلَّا مَنْ حَبَسَهُ الْقُرْاٰنُ وَفِيْ رِوَايَةٍ ثُمَّ اٰتِيْهِ الرَّابِعَةَ اَوْ اَعُوْدُ الرَّابِعَةَ وَذَكَرَ
مُوْسَى الَّذِيْ تَقَدَّمَ هُوَ فِيْ بَعْضِ رِوَايَاتِ الْبُخَارِيِّ بخاری اور مسلم مین انسؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خدا جمع کریگا
لوگون کو قیامت کے دن سو غمناک ہونگے اس حشر کی مصیبت سے تو کہینگے کہ اگر ہم سفارش کرواوین اپنے رب کے پاس تاکہ ہم اس مکان سے
راحت پاوین تو خوب بات ہی سو آدم کے پاس آوینگے تو یون کہینگے کہ تم آدم ہو سب آدمیون کے باپ تجکو بنایا خدا نے اپنے دست قدرت سے
اور تجھ مین اپنی روح پھونکی اور حکم کیا فرشتون کو سو اونھون نے تجکو سجدہ کیا ہماری سفارش کیجیے اپنے رب کے پاس تاکہ ہمکو راحت دیوے
اس مکان کی تکلیف سے تو آدم کہیگا کہ مین اس مقام کے لائق نہین ہون یاد کریگا اپنی اوس خطا کو جو اوس سے ہوئی سو شرماویگا اپنے رب سے اوس
خطا کے سبب سے ولیکن تم جاؤ نوح کے پاس کہ وہ پہلا رسول ہی کہ خدا نے اوسکو بھیجا سو وے لوگ نوح علیہ السلام پاس آوینگے تو وہ کہیگا کہ مین اس
مقام کے لائق نہین ہون یاد کریگا اپنی خطا کو جو اوس سے ہوئی تو شرماویگا اپنے رب سے اوسکے سبب سے ولیکن تم جاؤ ابراہیم پاس جسکو خدا نے اپنا دوست بنایا
سو وے لوگ ابراہیم پاس آوینگے تو ابراہیم کہینگے کہ مین اس مقام کے لائق نہین اور یاد کرینگے اپنی خطا کو جو اونسے ہوئی تو شرماوینگے اپنے رب سے

اوسکے سبب سے ولیکن تم جاؤ موسی پاس جس سے خدا نے بلا واسطہ کلام کیا اور اوسکو توریت دی سو وی لوگ موسی پاس آوینگے تو وہی کہیگا
مین اس مقام کے لائق نہین اور یاد کریگا اپنی خطا کو جو اوس سے ہوئی سو شرماویگا اپنے رب سے اوسکے سبب سے ولیکن تم جاؤ عیسی روح اللہ پاس
جو خدا کے کلام سے پیدا ہوا یعنی صرف بلفظ کن موجود ہوا کوئی اوسکا باپ نتھا سو وی لوگ عیسی روح اللہ پاس آوینگے تو عیسی کہیگا
کہ مین اس مقام کے لائق نہین ولیکن تم جاؤ محمدؐ کے پاس جو خدا کا خاص بندہ ہی مقرر اوسکی اگلی پچھلی بھول چوک سب معاف ہو گئی سو وی سب
لوگ میرے پاس آوینگے سو مین اپنے رب سے اجازت مانگونگا تو مجھکو اجازت ملیگی سو مین جسوقت اوسکو دیکھونگا تو سجدے مین گر پڑونگا سو مجھکو
خدا سجدے مین رہنے دیگا جتنا کہ وہ چاہیگا پھر حکم ہوگا ای محمدؐ اپنا سر اوٹھا کے کہہ سنا جاویگا مانگ تجکو دیا جاویگا سفارش کر تیری سفارش
قبول ہوگی تو مین اپنا سر اوٹھاؤنگا تو مین تعریف کرونگا اپنے رب کی ویسی تعریف کہ میرا رب مجکو سکھلاویگا پھر مین سفارش کرونگا
سو میرے واسطے ایک انداز اور مقدار ٹھہرائی جاویگی یعنی اتنے لوگون کی مغفرت ہوئی تو مین اوتنے لوگون کو دوزخ سے نکالونگا
اور بہشت مین داخل کرونگا پھر مین پلٹ آونگا اور سجدے مین گرونگا سو مجکو خدا اسی سجدہ مین رہنے دیگا جتنا کہ چاہیگا پھر حکم ہوگا مجکو کہ اپنا سر
اوٹھا لے ای محمدؐ اور بول تیرا کہا سنا جاویگا اور مانگ تجکو دیا جاویگا اور سفارش کر تیری سفارش مقبول ہوگی تو مین اپنا سر اوٹھاؤنگا
سو تعریف شروع کرونگا جیسی تعریف کہ مجکو میرا رب سکھلاویگا پھر مین سفارش کرونگا سو میرے واسطے ایک حد مقرر کی جاویگی تو مین اوتنے
لوگون کو دوزخ سے نکالونگا اور بہشت مین داخل کرونگا راوی کہتا ہی کہ مین نہین جانتا کہ تیسری بار یا چوتھی بار مین حضرتؐ نے فرمایا کہ پھر
مین کہونگا ای میرے رب اب تو دوزخ مین کوئی باقی نہین رہا مگر وہی شخص جسکو قرآن نے بند کیا یعنی جسکی مغفرت کا قرآن مین حکم نہین
یعنی مشرکین اور کافرین اور ایک روایت مین یون ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا پھر مین چوتھی بار اپنے رب پاس آونگا یا یون فرمایا کہ چوتھی بار پھرونگا
اور موسی کا ذکر جو آگے ہو چکا سو بخاری کی بعضی روایات مین ہی **ف** معلوم ہوا کہ حشر مین سب پیغمبر جواب دینگے اور اپنی اپنی بھول
چوک یاد کرکے شرماوینگے آخر کو ہمارے حضرتؐ دستگیر خلائق ہونگے اور ہم گنہگارون کو اوس قہر کے مقام سے بچاوینگے اوس وقت شوکت
محمدی تمام عالم پر ظاہر ہوگی اسی مقام کو مقام محمود اور شفاعت کبری کہتے ہین ہمارے حضرتؐ کو خاص ہی دوسرے پیغمبر کو اسمین کچھہ دخل نہین
ہمارے حضرتؐ سے اسواسطے شفاعت نہ شروع ہوئی تاکہ تمام خلق کو پیغمبرون کی زبان سے ثابت ہو جاوے کہ سوائے حضرتؐ کے کسیکو ایسا
رتبہ نہین ہرچند انبیا اور اولیا اور علما کی بھی شفاعت ثابت ہی لیکن وہ شفاعت جزئی ہی شفاعت کلی نہین اول اس میدان مین سوائے
ہمارے حضرتؐ کے کوئی قدم نرکھہ سکیگا پھر جب شفاعت کا دروازہ کھلا اور قہر ایزدی بسبب ملاحظہ محمدی کے فرو ہوا تو اور پیغمبر اور امام بھی بقدر
اپنے اپنے مرتبہ کے شفاعت پر مستعد ہونگے **شعر** اوس ماہرو کا سب سے نرالا ہی طور ہی + دلبر بھی ہین پر مراد لبر کچھہ اور ہی + اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی
عَبْدِكَ وَحَبِيْبِكَ سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ وَشَفِيْعِ الْمُذْنِبِيْنَ **م** أَبُوْ مُوْسٰى يَجِيْءُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ نَاسٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ
بِذُنُوْبٍ أَمْثَالِ الْجِبَالِ يَغْفِرُهَا اللّٰهُ لَهُمْ وَيَضَعُهَا عَلَى الْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰى فِيْمَا أَحْسِبُ قَالَ أَبُوْ رَوْحٍ
لَا أَدْرِيْ مِمَّنِ الشَّكُّ ترجمہ مسلم مین ابو موسی رضؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ لاوینگے کچھہ مسلمان لوگ اپنے گناہ پہاڑون کے
برابر خدا اون گناہون کو اونسے معاف کر دیگا اور اون گناہون کو یہود اور نصاری پر رکھہ دیویگا راوی کہتا ہی کہ میری دانست مین
یون ہی ابو روح نے کہا کہ مین نہین جانتا کہ یہ شک کسکی طرف سے ہی یعنی ابو موسی کو شک ہوئی اس حدیث کی یاد مین یا کسی اور کو
ف اس حدیث مین وہی مسلمان مراد ہین جنکو یہود اور نصاری سے سخت تکلیفات پہونچے اور اونھون نے صبر کیا واللہ اعلم

۱۵۹۴

۱۵۹۳ ق ابن عباس يَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا يَحْرُمُ مِنَ النَّسَبِ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عباس رضہ سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ نکاح حرام ہوجاتا ہی دودھ پینے سے جو نکاح کہ حرام ہی رشتہ داری سے ف یعنی جیسے سگی مان اور بہن اور خالہ اور عمہ سے
۱۵۹۴ نکاح نہین درست ویسے ہی دودھ کے رشتے سے نکاح نہین درست باقی تفصیل فقہ مین دیکھنا چاہیے ق ابو ہریرۃ یُخَرِّبُ
الْكَعْبَةَ ذُو السُّوَيْقَتَيْنِ مِنَ الْحَبَشَةِ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ڈھاویگا کعبے کو ایک
حبشی چھوٹی پتلی پنڈلیون والا ف قیامت کے قریب جب کہ عابد بندے زمین پر نہ رہینگے تو لیسے ناپاک ضعیف الخلقت کے ہاتھ سے کعبہ شریف
۱۵۹۵ خراب ہوگا اسکی حکمت خدا ہی خوب جانتا ہی کہ کیا ہی خ جابر يَخْرُجُ قَوْمٌ مِّنَ النَّارِ بِالشَّفَاعَةِ بخاری مین جابر رضہ سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ نکلیگی ایک قوم دوزخ سے شفاعت کے سبب سے ف مراد اس قوم سے گنہگار مسلمان ہین جو گناہون کے سبب سے
۱۵۹۶ دوزخ مین پڑینگے پھر ایمان کے سبب سے بواسطے انبیا اور شہدا اور علما کی شفاعت کے آخر کو بہشت مین داخل ہونگے ق انس
يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَكَانَ فِي قَلْبِهٖ مِنَ الْخَيْرِ مَا يَزِنُ شَعِيرَةً ثُمَّ يَخْرُجُ
مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَكَانَ فِي قَلْبِهٖ مِنَ الْخَيْرِ مَا يَزِنُ بُرَّةً ثُمَّ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ
قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَكَانَ فِي قَلْبِهٖ مِنَ الْخَيْرِ مَا يَزِنُ ذَرَّةً زَادَ الْبُخَارِيُّ فِي رِوَايَةِ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ
مِّنْ إِيْمَانٍ مَكَانَ خَيْرٍ بخاری اور مسلم مین انس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نکلیگا دوزخ سے جسنے لا الہ الا اللہ کہا
اور ہوگی اوسکے دل مین ایک جو کے برابر نیکی پھر نکلیگا دوزخ سے جسنے لا الہ الا اللہ کہا اور ہوگی اوسکے دل مین ایک گیہون کے برابر نیکی پھر
نکلیگا دوزخ سے جسنے لا الہ الا اللہ کہا اور ہوگی اوسکے دل مین ایک ذرہ برابر نیکی بخاری نے قتادہ کی روایت مین انس سے بجائے نیکی کے
ایمان کی لفظ روایت کی ہی یعنی جسنے لا الہ الا اللہ کہا اور اوسکے دل مین ایک جو کے برابر یا گیہون کے برابر یا ذرہ بھی ایمان ہوگا وہ دوزخ سے
آخر کو نجات پاویگا ف نیکی سے مراد صفات حمیدہ ہین جیسے للہ محبت اور للہ بغض اور ذکر الٰہی کی محبت اور علم کی محبت اور شہید ہونے
۱۵۹۷ کی اور برادری کی اور ترک حسد اور ترک غرور وغیر ذلک خ ابو سعید يَخْلُصُ الْمُؤْمِنُوْنَ مِنَ النَّارِ فَيُحْبَسُوْنَ عَلٰى قَنْطَرَةٍ
بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ فَيُقْتَصُّ لِبَعْضِهِمْ مِنْ بَعْضٍ مَظَالِمُ كَانَتْ بَيْنَهُمْ فِي الدُّنْيَا حَتّٰى إِذَا هُذِّبُوْا وَنُقُّوْا أُذِنَ لَهُمْ
فِي دُخُوْلِ الْجَنَّةِ فَوَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَأَحَدُهُمْ أَهْدٰى بِمَنْزِلِهٖ فِي الْجَنَّةِ مِنْهُ بِمَنْزِلِهٖ كَانَ
فِي الدُّنْيَا بخاری مین ابو سعید رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خلاصی پاوینگے ایماندار دوزخ سے تو پھر روکے جاوینگے اوس
پل پر جو دوزخ اور بہشت کے درمیان ہی تو وہان بدلا لیا جاویگا بعضون کا بعض سے اون حق تلفی اور ظلمون کا جو اونکے درمیان دنیا
مین ہوئی تھی یہان تک کہ جب وے پاک صاف ہوجاوینگے تو اونکو حکم ہوگا بہشت مین داخل ہونے کا سو اوسکی قسم جسکے قابو مین محمد کی
جان ہی کہ اونمین سے ہر ایک شخص اپنے بہشت کے مکان کو اپنے دنیا کے مقام سے زیادہ تر واقف اور شناسا ہوگا ف اس حدیث مین
وے ایماندار مراد ہین جو دوزخ پر ہو کر نکلے مگر دوزخ مین نہین پڑے اور حق العباد کے سبب سے درمیان مین رو گئے پھر جب عذاب اور عتاب سے
۱۵۹۸ حق تلفی اور ظلمون کا بدلا پاوینگے اور حقدار راضی ہونگے تب وے بہشت مین داخل ہونگے م ابو ہریرۃ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ أَقْوَامٌ أَفْئِدَتُهُمْ
مِثْلُ أَفْئِدَةِ الطَّيْرِ مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ داخل ہونگے بہشت مین وے لوگ جنکے دل چڑیون کے
سے دل ہین ف مراد خوفناک نرم دل لوگ ہین جو خدا سے ڈرتے ہین جیسے چڑیان آدمیون سے ڈرتی رہتی ہین کہ صرف آواز

۱۵۹۹ اور ہاتھ کے اشارے سے بھاگ جاتی ہین ق اَبُوْهُرَيْرَةَ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ اُمَّتِيْ زُمْرَةٌ هُمْ سَبْعُوْنَ اَلْفًا
تُضِيْئُ وُجُوْهُهُمْ اِضَاءَةَ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ داخل ہوگا
بہشت مین میری امت سے ایک گروہ کہ وی ستر ہزار ہونگے روشن ہونگے اونکے موںہ جیسے چاند روشن ہوتا ہی چودھوین رات کو ھ
۱۶۰۰ اَبُوْهُرَيْرَةَ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ اُمَّتِيْ سَبْعُوْنَ اَلْفًا زُمْرَةٌ وَّاحِدَةٌ مِّنْهُمْ عَلٰى صُوْرَةِ الْقَمَرِ مسلم نے ابوہریرہ رضہ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ داخل ہونگے بہشت مین میری امت سے ستر ہزار وی ایک ہی گروہ ہین میری امت سے چاند کی صورت پر
ف متقی اور متوکل لوگ مراد ہین جو ہر حال مین خدا پر نظر رکھتے ہین اسباب ظاہری کے گرفتار نہین چنانچہ اور حدیث مین یہ مضمون
۱۶۰۱ صاف آیا ہی ق اِبْنُ عُمَرَ يُدْخِلُ اللّٰهُ اَهْلَ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ وَاَهْلَ النَّارِ النَّارَ ثُمَّ يَقُوْمُ مُؤَذِّنٌ بَيْنَهُمْ
فَيَقُوْلُ يَا اَهْلَ الْجَنَّةِ لَا مَوْتَ وَيَا اَهْلَ النَّارِ لَا مَوْتَ كُلٌّ خَالِدٌ فِيْمَا هُوَ فِيْهِ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ داخل کریگا خدا بہشتیون کو بہشت مین اور دوزخیون کو دوزخ مین پھر اوٹھیگا ایک پکارنے والا اونکے درمیان مین پھر پکاریگا
ای بہشتیو اب تمکو موت نہین اور ای دوزخیو اب تمکو موت نہین ہر ایک شخص ہمیشہ رہنے والا ہی جس مکان مین کہ ہی ف اس حدیث سے
معلوم ہوا کہ بہشتیون اور دوزخیون کی کبھی فنا نہین جہان ہی ہاسو رہا لیکن یہ آواز بعد مسلمان گنہگارون کے دوزخ سے نکلنے کے ہوگی
۱۶۰۲ تاکہ بہشتی بے کھٹکے چین مین رہین اور دوزخی اپنی آس توڑین الہی تیرے غضب سے پناہ ھ اَبُوْهُرَيْرَةَ يَدْخُلُ مِنْ اُمَّتِي الْجَنَّةَ
سَبْعُوْنَ اَلْفًا بِغَيْرِ حِسَابٍ مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ داخل ہونگے بہشت مین میری امت سے ستر ہزار بدون
۱۶۰۳ حساب کے ف یعنی اونکے نامہ اعمال صرف اونکو دکھلائے جاوینگے زیادہ گفت و شنید نہوگی خ اِبْنُ عَبَّاسٍ يَرْحَمُ اللّٰهُ
اُمَّ اِسْمٰعِيْلَ لَوْ تَرَكَتْ زَمْزَمَ اَوْ قَالَ لَوْ لَمْ تَغْرِفْ مِنْ زَمْزَمَ لَكَانَتْ زَمْزَمُ عَيْنًا مَّعِيْنًا بخاری مین عبداللہ
بن عباس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا رحم کرے اسمٰعیل کی مان پر یعنی ہاجر پر اگر چھوڑتی زمزم کو یا یون فرمایا کہ اگر نہ چلو بھرتی
زمزم سے تو زمزم ایک جاری چشمہ ہو جاتا ف حضرت ابراہیم علیہ السلام حضرت ہاجر اور حضرت اسمٰعیل کو خدا کی مرضی سے
کعبے پاس چھوڑ گئے وہان کچھ آبادی تھی نہ دانہ پانی حضرت جبرئیل نے وہان مین پر اپنا پر مارا زمزم کا پانی زمین سے پھوٹ نکلا
حضرت ہاجر نے اوس پانی کے گرد پتھرون کی مینڈ بنائی تاکہ پانی نہ بہ جاوے اور چلو بھر بھر لینا شروع کیا سو حضرت نے فرمایا کہ اگر اسمٰعیل
۱۶۰۴ کی مان اوسکو نہ روکتین تو زمزم ایک دریا ہو جاتا اسواسطے کہ خزانہ غیبی سے جاری ہوا تھا ق اِبْنُ مَسْعُوْدٍ يَرْحَمُ اللّٰهُ مُوْسٰى
لَقَدْ اُوْذِيَ بِاَكْثَرَ مِنْ هٰذَا فَصَبَرَ قَالَهٗ حِيْنَ سَمِعَ رَجُلًا قَالَ يَوْمَ حُنَيْنٍ وَّاللّٰهِ اِنَّ هٰذِهٖ لَقِسْمَةٌ
مَّا عُدِلَ فِيْهَا وَلَا اُرِيْدَ بِهَا وَجْهُ اللّٰهِ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن مسعود رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا رحمت کیجے
موسی پر البتہ وہ تو اس سے بھی زیادہ ترا ایذا دیا گیا تھا پر اوسنے صبر کیا یہ حضرت نے اوسوقت فرمایا جب ایک مرد کو سنا کہ جنگ حنین کے دن کہتا تھا
کہ قسم خدا کی اس تقسیم مین کچھ انصاف نہوا اور نہ اس سے کچھ خدا کی رضامندی مقصود ہوئی ف جنگ حنین مین بہت مال غنیمت مین
آیا تھا حضرت نے مکے کے نومسلمون کو بہت سا مال دیا تاکہ دنیا لیکر ایمان کی قدر سمجھین تو ایک مرد بے دین نے جسکا ذی الخویصرہ لقب تھا
حضرت پر طعن کی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی حضرت موسی پر تہمت ہوئی تھی کہ اونھون نے اپنے بھائی ہارون کو مار ڈالا زخمی کرکے سو خدا نے فرشتون کو
حکم کیا کہ ہارون کی لاش کو اونکو دکھلا دوین آخر کو بے زخم لاش دیکھکر وی ناپاک شرمندہ ہوے خدا لعنت کرے بدگمانون پر نہ پیغمبرون کو

۱۶۰۵ تہمت سے بچو تے ہین اونکے آل اور اصحاب کو ق عَایِشَۃُ یَرْحَمُہُ اللّٰہُ لَقَدْ اَذْکَرَنِیْ کَذَا وَکَذَا اٰیَۃً کُنْتُ اُنْسِیْتُہَا
وَیُرْوٰی اَسْقَطْتُہَا مِنْ سُوْرَۃِ کَذَا وَکَذَا قَالَہٗ حِیْنَ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ یَزِیْدَ الْخَطْمِیَّ الْاَنْصَارِیَّ یَقْرَأُ
مِنَ اللَّیْلِ بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت ص نے فرمایا کہ خدا اوسپر رحمت کرے البتہ اوسنے تو مجکو فلانی اور فلانی
آیت یاد دلادی جو مجسے بھلائی گئی تھی اور دوسری روایت یون ہی کہ جس آیت کو مینے فلانی اور فلانی سورت سے نسیان کے
سبب ساقط کر ڈالا تھا یہ حضرت ص نے اوسوقت فرمایا جب کہ عبد اللہ بن یزید انصاری کو سنا کہ وہ رات کو قرآن پڑھتا تھا ق

۱۶۰۶ اَبُوْ ہُرَیْرَۃَ یُسَلِّمُ الرَّاکِبُ عَلَی الْمَاشِیْ وَالْمَاشِیْ عَلَی الْقَاعِدِ وَالْقَلِیْلُ عَلَی الْکَثِیْرِ بخاری اور مسلم
مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت ص نے فرمایا کہ سلام کرے سوار پیادے کو اور چلنے والا بیٹھے شخص کو اور تھوڑی جماعت بڑی جماعت

۱۶۰۷ کو ق اَبُوْ ذَرٍّ یُصْبِحُ عَلٰی کُلِّ سُلَامٰی مِنْ اَحَدِکُمْ صَدَقَۃٌ فَکُلُّ تَسْبِیْحَۃٍ صَدَقَۃٌ وَّکُلُّ تَحْمِیْدَۃٍ صَدَقَۃٌ
وَّکُلُّ تَہْلِیْلَۃٍ صَدَقَۃٌ وَّکُلُّ تَکْبِیْرَۃٍ صَدَقَۃٌ وَّاَمْرٌ بِالْمَعْرُوْفِ صَدَقَۃٌ وَّنَہْیٌ عَنِ الْمُنْکَرِ صَدَقَۃٌ
وَّیُجْزِیْ مِنْ ذٰلِکَ رَکْعَتَانِ یَرْکَعُہُمَا مِنَ الضُّحٰی مسلم مین ابوذر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت ص نے فرمایا کہ تم مین سے ہر ایک
آدمی کی ہڈی ہڈی پر ہر صبح کو صدقہ اور خیرات واجب ہی سو ہر بار سبحان اللہ کہنا صدقہ ہی اور ہر بار الحمد للہ کہنا صدقہ ہی اور ہر بار لا الہ الا اللہ کہنا
صدقہ ہی اور لوگون کو نیک بات بتلانا صدقہ ہی اور خلاف شرع کام سے روکنا صدقہ ہی اور ان سب کے عوض دو رکعتین پہر دن چڑھے کی
کفایت کرتی ہین ف یعنی صحیح سالم رکھنا ہر روز خدا کی تازہ نعمت ہی تو آدمی پر اوسکی شکر گزاری بھی ضرور ہی پھر فرمایا کہ خیرات کرنا
صرف مال ہی خرچ کرنے مین منحصر نہین بلکہ ذکر الٰہی کا بھی ثواب خیرات کے برابر ہی اور چاشت کی دو رکعتین تو اس شکر گزاری مین کفایت کرتی ہین

۱۶۰۸ خ اَبُوْ ہُرَیْرَۃَ یُصَلُّوْنَ لَکُمْ فَاِنْ اَصَابُوْا فَلَکُمْ وَاِنْ اَخْطَؤُا فَلَکُمْ وَعَلَیْہِمْ بخاری مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی
کہ حضرت ص نے فرمایا کہ تمہارے امام تمہارے واسطے نماز پڑھتے ہین سو اگر انہون نے ٹھیک نماز پڑھی تو تمکو نماز کا پورا ثواب ملا اور اگر
اونھون نے کچھ خطا کی تو تمکو اقتدا کا ثواب ہی اور اونپر بے اتفاقی کا عذاب ہی ف یعنی جماعت کا ترک کرنا کسی طرح نہین درست
اسواسطے کہ اگر امام نے نماز کے سب شرائط اور ارکان ادا کیے تو تمہاری نماز پوری ہو گئی اور اگر اونھون نے نماز کی کسی شرط اور رکن کو ترک کیا
تو تمکو ثواب ہی اسواسطے کہ تمکو اوسکی خبر نہین مگر اونپر عذاب ہی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر امام ناپاک یا بے وضو نماز پڑھاوے اور مقتدیون کو

۱۶۰۹ اسکی خبر نہو تو اونکی نماز ہو گئی لیکن امام پر اوسکا وبال پڑیگا ق اِبْنُ عُمَرَ یَطْوِی اللّٰہُ السَّمٰوٰتِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ ثُمَّ یَاْخُذُہُنَّ
بِیَدِہِ الْیُمْنٰی ثُمَّ یَقُوْلُ اَنَا الْمَلِکُ اَیْنَ الْجَبَّارُوْنَ اَیْنَ الْمُتَکَبِّرُوْنَ ثُمَّ یَطْوِی الْاَرَضِیْنَ بِشِمَالِہٖ ثُمَّ
یَقُوْلُ اَنَا الْمَلِکُ اَیْنَ الْجَبَّارُوْنَ اَیْنَ الْمُتَکَبِّرُوْنَ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت ص نے
فرمایا کہ خدا لپیٹ ڈالیگا آسمانون کو قیامت کے دن پھر اونکو اپنے داہنے ہاتھ مین لیویگا پھر فرماویگا مین ہون بادشاہ حقیقی کدھر گئے
بادشاہان گردن کش کہان ہین گھمنڈ کرنے والے پھر زمینون کو لپیٹ کر اپنے بائین ہاتھ مین لیویگا پھر فرماویگا کہ مین ہون بادشاہ کدھر
بادشاہان گردن کش کہان ہین گھمنڈ کرنے والے ف حق تعالی داہنے اور بائین ہاتھ سے پاک ہی یہ اوسکی قدرت کی تمثیل ہی اس حدیث
مین اشارہ ہی کہ سردار اور بادشاہون کو غرور کرنا لازم نہین کیا گھمنڈ کرے وہ بیچارہ جسکو اپنے مرنے جینے مین اختیار نہین تکبر اور گھمنڈ

۱۶۱۰ خدا ہی کی شان ہی ق اَبُوْ ہُرَیْرَۃَ یَعْرَقُ النَّاسُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ حَتّٰی یَذْہَبَ عَرَقُہُمْ فِی الْاَرْضِ سَبْعِیْنَ

ذِرَاعًا وَّیُلْجِمُهُمْ حَتّٰی یَبْلُغَ اٰذَانَهُمْ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ پسینا نکلیگا لوگون کے
قیامت کے دن یہان تک کہ اونکا پسینا زمین مین ستر گز گھس جاویگا اور لوگون کے مونہہ مین داخل ہوگا یہان تک کہ اونکے کانون تک پہونچیگا
ف آفتاب قیامت مین بہت پاس آجاویگا کو س بھر اوسکی گرمی کی شدت سے بقدر اعمال کے بعضون کے ٹخنے تک اور بعضون کے گھٹنون تک
اور بعضون کے مونہہ تک پسینا پونہچیگا ق عِمْرَانُ بْنُ حُصَیْنٍ یَعَضُّ اَحَدُکُمْ یَدَ اَخِیْهِ کَمَا یَعَضُّ الْفَحْلُ لَا دِیَةَ   ۱۶۱۱
لَکَ بخاری اور مسلم مین عمران بن حصین رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم مین سے کوئی چبالیتا ہی اپنے بھائی کا ہاتھ جیسے اونٹ چبالیتا ہی
تجکو خون بہانہ ملیگا ف ایک شخص نے دوسرے شخص کا ہاتھ کاٹ کھایا اوسنے اپنا ہاتھ اوسکے مونہہ سے کھینچ لیا تو کاٹنے والے کا دانت
گر پڑا اوسنے اپنے دانت گرنیکی حضرت سے فریاد کی اور خون بہا چاہا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی حضرت نے اوسکو الزام دیا کہ ایک تو اوسکا ہاتھ چبا ڈالا
اونٹ کی طرح پھر اوس سے خون بہا چاہتا ہی اوسنے اپنے بچاؤ کے واسطے اپنا ہاتھ کھینچا اگر تیرا دانت گر پڑا تو وہ کیا کرے اور یہی مذہب ہی سب
اماموں کا کہ ایسی صورت مین کچھ بدلا نہین ق اَبُوْهُرَیْرَةَ یَعْمِدُ اَحَدُکُمْ اِلٰی جَمْرَةٍ مِّنْ نَّارٍ فَیَجْعَلُهَا فِیْ یَدِهٖ قَالَہٗ   ۱۶۱۲
حِیْنَ رَاٰی خَاتَمًا مِّنْ ذَهَبٍ فِیْ یَدِ رَجُلٍ فَنَزَعَهٗ فَطَرَحَهٗ فَقِیْلَ لِلرَّجُلِ بَعْدَ مَا ذَهَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خُذْ خَاتَمَکَ انْتَفِعْ بِهٖ فَقَالَ لَا وَاللّٰهِ لَا اٰخُذُ اَبَدًا وَّقَدْ طَرَحَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تمسے کوئی ارادہ کرتا ہی آگ کی چنگاری کا پھر اوسکو اپنے
ہاتھ مین رکھتا ہی یہ حضرت نے اوسوقت فرمایا جب کہ سونے کی انگوٹھی ایک مرد کے ہاتھ مین دیکھی پھر حضرت نے اوسکو اوتار لیا
اور اوسکو پھینکدیا جب حضرت تشریف لیگئے تو لوگون نے کہا کہ اپنی انگوٹھی لے اور اوسکو بیچ کے اپنا کام چلا تو اوسنے کہا خدا کی قسم
مین اوسکو کبھی نہ لونگا اور حال آنکہ حضرت نے اوسکو پھینکدیا ہی ف معلوم ہوا کہ سونا پہننا مرد کو حرام ہی اور ثابت ہوا کہ حاکم
اور جسکو قدرت ہو وہ خلاف شرع کام کو اپنے ہاتھ سے مٹا ڈالے ق عَائِشَةُ یَغْزُوْ جَیْشٌ الْکَعْبَةَ فَاِذَا کَانُوْا بِبَیْدَاءَ   ۱۶۱۳
مِنَ الْاَرْضِ یُخْسَفُ بِاَوَّلِهِمْ وَاٰخِرِهِمْ وَیُبْعَثُوْنَ عَلٰی نِیَّاتِهِمْ بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رض سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ لڑنے آویگا ایک لشکر کعبے سے سو وہ جب کہ زمین کے میدان مین ہونگے تو خدا اونکے اگلے پچھلون کو زمین مین
دھسادیگا اور قیامت مین اوٹھینگے اپنی اپنی نیت پر ف حضرت نے خبر دی کہ آخر زمانے مین ایک لشکر کا یہ حال ہوگا
حضرت عایشہ رض نے پوچھا کہ یا حضرت لشکر مین تو بازاری لوگ بھی ہونگے اونکا کیا قصور جو وے بھی عذاب مین شریک ہونگے تب حضرت نے
یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ بدون کے ساتھ مین نیکون پر بھی دنیاوی عذاب ہوتا ہی لیکن آخرت مین جیسی نیت ہوگی ویسا عوض ملیگا
خ اَبُوْهُرَیْرَةَ یَقْبِضُ اللّٰهُ الْاَرْضَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَیَطْوِی السَّمَآءَ بِیَمِیْنِهٖ ثُمَّ یَقُوْلُ اَنَا الْمَلِکُ اَیْنَ   ۱۶۱۴
مُلُوْکُ الْاَرْضِ بخاری مین ابوہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قبضے مین کر لیگا خدا زمین کو قیامت کے دن اور لپیٹ لیگا آسمان کو
اپنے داہنے ہاتھ مین پھر کہیگا مین بادشاہ ہون کہان ہین زمین کے بادشاہ م اَبُوْهُرَیْرَةَ یَقْطَعُ الصَّلٰوةَ الْکَلْبُ وَالْمَرْاَةُ   ۱۶۱۵
وَالْحِمَارُ وَیَقِیْ مِنْ ذٰلِکَ مِثْلُ مُؤْخِرَةِ الرَّحْلِ مسلم مین ابوہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قطع کرتے ہین نماز کو کتا اور
عورت اور گدھا اور بچاتی ہی اس سے کجاوے کی پچھلی لکڑی کے برابر ف یعنی اگر نماز کے سامنے کتا اور عورت اور گدھا آجاوے تو
نماز جاتی رہتی ہی اور اگر ہاتھ بھر لکڑی آگے کھڑی ہو تو اونکے آگے آنے سے نماز مین کچھ خلل نہین پڑتا علما کہتے ہین کہ یہ حدیث منسوخ ہی

اسواسطے کہ اور حدیث مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نماز پڑھتے تھے اور مین حضرتؐ کے آگے چارپائی پر لیٹی رہتی تھی تو معلوم ہوا

۱۶۱۶ کہ عورت کے آگے ہونے سے نماز نہین جاتی ﻫ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ الشِّخِّيْرِ يَقُوْلُ ابْنُ اٰدَمَ مَالِيْ مَالِيْ وَهَلْ لَكَ مِنْ مَالِكَ

اِلَّا مَا اَكَلْتَ فَاَفْنَيْتَ اَوْ لَبِسْتَ فَاَبْلَيْتَ اَوْ تَصَدَّقْتَ فَاَمْضَيْتَ مسلم مین عبد اللہ بن شخیرؓ سے روایت ہی کہ

حضرتؐ نے فرمایا کہ آدمی کہتا ہی یہ میرا مال ہی یہ میرا مال ہی اور تجکو اپنے مال سے کیا فائدہ مگر جتنا کہ تو نے کھایا سو مٹایا یا کہ تو نے پہنا

سو گلایا یا کہ تو نے راہ خدا مین خیرات کیا سو بچایا یعنی آخرت کا ذخیرہ کیا وہی کام آویگا **ف** یعنی تیرا مال حقیقت مین وہی ہی جو تیرے

کام آوے خواہ دنیا مین خواہ آخرت مین مگر جو مال دنیا کے کھانے پہننے مین خرچ ہوا وہ تو فنا ہوا صرف خیرات کو بقا ہی جو آخرت مین

۱۶۱۷ کام آویگا تو عاقل کو لازم ہی کہ خیرات کو مقدم جانے دنیا مین مال جمع کرنے کی نیت نہ رکھے کہ اوسکو غیر اوڑا لیتے ہین ﻫ اَبُوْ هُرَيْرَةَ

يَقُوْلُ الْعَبْدُ مَالِيْ مَالِيْ وَاِنَّمَا لَهٗ مِنْ مَالِهٖ ثَلٰثٌ مَا اَكَلَ فَاَفْنٰى اَوْ لَبِسَ فَاَبْلٰى اَوْ اَعْطٰى فَاقْتَنٰى

وَمَا سِوٰى ذٰلِكَ فَهُوَ ذَاهِبٌ وَتَارِكُهٗ لِلنَّاسِ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ بندہ کہتا ہی

کہ یہ میرا مال ہی یہ میرا مال ہی اور اوسکو تو اپنے مال مین تین ہی فائدے ہین جو کھایا سو مٹایا یا کہ پہنا سو گلایا یا کہ راہ خدا مین دیا

سو آخرت کا ذخیرہ کیا اور اوسکے سوا ے تو وہ جانے والا ہی اور لوگون کے واسطے چھوڑنے والا ہی یعنی باقی رہے مال سے

۱۶۱۸ اوسکو کچھ فائدہ نہین ﻫ اَبُوْ ذَرٍّ يَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا اَوْ اَزِيْدُ

وَمَنْ جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ فَجَزَآءُ سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا اَوْ اَغْفِرُ وَمَنْ تَقَرَّبَ مِنِّيْ شِبْرًا تَقَرَّبْتُ

مِنْهُ ذِرَاعًا وَمَنْ تَقَرَّبَ مِنِّيْ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ بَاعًا وَمَنْ اَتَانِيْ يَمْشِيْ اَتَيْتُهٗ هَرْوَلَةً وَمَنْ

لَقِيَنِيْ بِقُرَابِ الْاَرْضِ خَطِيْئَةً لَا يُشْرِكُ بِيْ شَيْئًا لَقِيْتُهٗ بِمِثْلِهَا مَغْفِرَةً مسلم مین ابوذرؓ سے

روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اللہ عزوجل فرماتا ہی کہ جو ایک نیکی لاویگا تو اوسکو اوسکا دس گنا ثواب ہی یا چاہون تو اوس سے بھی بڑھاؤن

اور جو ایک بدی لاویگا تو بدی کا بدلا ایک ہی بدی ہی اوسی کے برابر یا چاہون تو بے بدلا لیے بخش دون اور جو مجھسے نزدیکی

چاہیگا ایک بالشت برابر تو مین اوسکا قرب ہاتھ بھر چاہونگا اور جو میرا قرب ہاتھ برابر چاہیگا تو مین اوس سے دو ہاتھ کے

لنباؤ برابر قریب ہو جاؤنگا اور جو میرے پاس قدم بقدم چلتا آویگا تو اوسکی طرف مین جھپٹتا آؤنگا اور جو مجھسے ملیگا تمام زمین کے

برابر گناہ لیکر بشرطیکہ اوسنے میرے ساتھ کسی چیز کا شرک نہ لگایا ہو تو مین اوس سے ملونگا اوسکے گناہ کے برابر مغفرت اور

۱۶۱۹ بخشش لیکر **ف** اس حدیث مین کمال رحمت کا بیان ہی جسکا کچھ بیان نہین ہو سکتا **ق** اَبُوْ سَعِيْدٍ يَقُوْلُ اللّٰهُ يَا اٰدَمُ

فَيَقُوْلُ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ فِيْ يَدَيْكَ فَيَقُوْلُ اَخْرِجْ بَعْثَ النَّارِ قَالَ وَمَا بَعْثُ النَّارِ

قَالَ مِنْ كُلِّ اَلْفٍ تِسْعَ مِائَةٍ وَّتِسْعَةً وَّتِسْعِيْنَ قَالَ فَذَالِكَ حِيْنَ يَشِيْبُ الصَّغِيْرُ وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ

حَمْلٍ حَمْلَهَا وَتَرَى النَّاسَ سُكٰرٰى وَمَا هُمْ بِسُكٰرٰى وَلٰكِنَّ عَذَابَ اللّٰهِ شَدِيْدٌ ○ قَالَ فَاشْتَدَّ

ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّنَا ذٰلِكَ الرَّجُلُ فَقَالَ اَبْشِرُوْا فَاِنَّ مِنْ يَّاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ اَلْفًا

وَّمِنْكُمْ رَجُلٌ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اِنِّيْ لَاَرْجُوْ اَنْ تَكُوْنُوْا رُبُعَ اَهْلِ الْجَنَّةِ قَالَ فَحَمِدْنَا اللّٰهَ

وَكَبَّرْنَا ثُمَّ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اِنِّيْ لَاَرْجُوْ اَنْ تَكُوْنُوْا ثُلُثَ اَهْلِ الْجَنَّةِ قَالَ فَحَمِدْنَا اللّٰهَ

ف انفع مال آن است ذخیرہ آخرت

ف بیان وسعت رحمت الٰہی

وَكَبَّرْنَا ثُمَّ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهٖ اِنِّي لَاَرْجُوْ اَنْ تَكُوْنُوْا شَطْرَ اَهْلِ الْجَنَّةِ اِنَّ مَثَلَكُمْ فِي الْاُمَمِ كَمَثَلِ الشَّعْرَةِ الْبَيْضَاءِ فِي جِلْدِ الثَّوْرِ الْاَسْوَدِ اَوْ كَالرَّقْمَةِ فِي ذِرَاعِ الْحِمَارِ بخاری اور مسلم مین ابو سعید رضی سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ خدا فرماویگا ای آدم تو وہ کہیگا حاضر ہون تیری خدمت اور اطاعت مین اور سب بہتری تیرے ہی ہاتھون مین ہی سو خدا فرماویگا کہ نکال دوزخ کا حصہ یعنی جو دوزخ مین ڈلے جاوینگے اونکو جدا کر آدم کہینگے الٰہی کسقدر ہی دوزخ کا حصہ خدا فرماویگا کہ ہر ایک ہزار سے نوسو اور ننانوے ۹۹۹ یعنی ہزار آدمی مین ایک بہشتی اور باقی دوزخی حضرت صلعم نے فرمایا سو یہ اوسوقت ہوگا جب کہ بڈھا ہو جاویگا لڑکا اور ہر ایک پیٹ والی اپنے پیٹ کا بچہ گرا دیویگی اور تو دیکھے گا لوگون کو بیہوش اور دیوانے اور حال آنکہ وہ دیوانے نہین ہین ولیکن خدا کا عذاب سخت ہوگا راوی نے کہا سو یہ بات اصحاب پر نہایت سخت گذری تو اصحاب نے کہا یا رسول اللہ ہم مین سے ایسا بہشتی مرد کون ہوگا یعنی جب ہزار مین ایک ہی شخص بہشتی ٹھہرا تو ہمکو نجات پانے کی کیا امید باقی رہی حضرت صلعم نے فرمایا کہ تم خاطر جمع رکھو خوش ہو اسواسطے کہ یاجوج اور ماجوج سے ہزار دوزخی ہونگے اور تم مین سے ایک مرد بہشتی ہوگا یعنی دوزخ کے بھرنے کے واسطے یاجوج ماجوج کیا کم ہین جو تم گھبراتے ہو پھر حضرت صلعم نے فرمایا کہ اوسکی قسم جسکے قابو مین میری جان ہی کہ البتہ مین اسکی امید رکھتا ہون کہ تم لوگ بہشتیون کے چوتھائی ہوگے راوی نے کہا تو ہم اصحاب نے الحمد للہ اور اللہ اکبر کہا پھر حضرت صلعم نے فرمایا اوسکی قسم جسکے قابو مین میری جان ہی کہ البتہ مین اسکی امید رکھتا ہون کہ تم بہشتیون کے تہائی ہوگے راوی نے کہا تو ہمنے الحمد للہ اور اللہ اکبر کہا پھر حضرت صلعم نے فرمایا کہ اوسکی قسم جسکے قابو مین میری جان ہی کہ تم آدھے ہوگے تمام اہل بہشت کے البتہ تمہاری مثل اور امتون مین جیسے سفید بال کی مثل سیاہ بیل کی کھال مین یا کہ جیسے داغ کی مثل گدھے کے ہاتھ مین **ف** یعنی امت محمدی بہ نسبت اگلی امتون کے نہایت کم ہی دوزخ کے واسطے یاجوج ماجوج اور اگلی امتون کے کافر کچھ کم نہین معلوم ہوا کہ آدھی بہشت مین یہ امت مرحومہ ہوگی اور آدھی مین اور پیغمبرون کی امتین ہونگی اتنا کرم اس امت پر محض اس نبی کریم کی بدولت ہی اللّٰہم صلّ وسلّم علیہ اس حدیث کا اول مضمون جگر ٹکڑے کرتا ہی اور پچھلا مضمون تعلیمین بجاتا ہی ایمان کے دو پر ہین خوف اور رجا نرا خوف ہی ہنر کہ رحمت سے نا امید کر ڈالے بے غم امید ہی رکھنا چاہیے کہ خلاف شرع اور بے قید بنا ڈالے

1620 **ق** ابْنِ عُمَرَ يَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِيْنَ حَتّٰى يَغِيْبَ اَحَدُهُمْ فِي رَشْحِهٖ اِلٰى اَنْصَافِ اُذُنَيْهِ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر رضی سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ کھڑے ہونگے لوگ رب العالمین کے واسطے یہان تک کہ ڈوب جاویگا بعضا آدمی اپنے پسینے مین اپنے آدھے کانون تک

1621 **ق** جَابِرُ بْنُ سَمُرَةَ يَكُوْنُ بَعْدِيْ اِثْنَا عَشَرَ اَمِيْرًا قَالَ جَابِرٌ فَقَالَ كَلِمَةً لَمْ اَسْمَعْهَا فَقَالَ اَبِيْ اِنَّهٗ قَالَ كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ بخاری اور مسلم مین جابر بن سمرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ ہونگے میرے بعد بارہ [12] سردار پھر حضرت صلعم نے کوئی لفظ کہی کہ مینے نہ سنی تو میرے باپ یعنی سمرہ نے کہا کہ حضرت صلعم نے یہ لفظ فرمائی کہ وے سب سردار قریش کی قوم سے ہونگے **ف** ہر چند حضرت صلعم کے بعد بہت سردار ہوے لیکن مراد یہ ہی کہ بارہ سردار نہایت دیندار ہونگے سنت محمدی پر چلینگے چنانچہ حضرت کے چارون خلیفے اور امام حسن اور عمر بن عبد العزیز اور امام مہدی باقی تفصیل خدا ہی کو خوب معلوم ہی اور یہ جو شیعہ کہتے ہین کہ بارہ امام مراد ہین سو بے دلیل بات ہی اسواسطے کہ امیر سردار حاکم کو کہتے ہین سو سوائے علی مرتضیٰ اور امام حسن کے کسی امام کو ملک کی حکومت حاصل نہین ہوئی کمال اور بزرگی اور چیز ہی لیکن یہان حکومت کا بیان ہی

1622 **ھ** ابْنُ عُمَرَ يَكُوْنُ كَنْزُ اَحَدِكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ شُجَاعًا اَقْرَعَ

مسلم مین عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تم مین سے ہر ایک شخص کا مال اور خزانہ قیامت کے دن گنجا اژدہا ہوجاوگا

۱۶۲۳ ف وہ مال مراد ہی جسکی زکوۃ نہین ادا ہوئی ھ جابرؓ یکون فی اٰخر امتی خلیفۃ یحثی المال حثیا لا یعدہ عدا مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ہوگا میری امت مین ایک خلیفہ جو مال کو لپ لپ بھر کے دیویگا اوسکو نہ گنیگا شمار کر کے ف اس حدیث مین فتح اسلام اور کثرت مال کی خبر ہی یا کہ عمر فاروقؓ مراد ہین کہ جب ایران کا خزانہ آیا تو اونھون نے ہاتھون سے لپ بھر بھر بیشمار بانٹا یا کہ امام مہدیؑ مراد ہون واللہ اعلم

۱۶۲۴ ق عبد اللہ بن سلام یموت عبد اللہ بن سلام وھو اٰخذ بالعروۃ الوثقی بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن سلامؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مریگا عبد اللہ بن سلام اس حالت پر کہ اسلام کی مضبوط رسی پکڑے ہوگا ف یعنی مسلمان مریگا یہ حضرتؐ نے عبد اللہ بن سلام کے خواب کی تعبیر کہی باقی خواب کا قصہ آگے ہوچکا

۱۶۲۵ م ابو ھریرۃ ینادی مناد ان لکم ان تصحوا فلا تسقموا ابدا وان لکم ان تحیوا فلا تموتوا ابدا وان لکم ان تشبوا فلا تھرموا ابدا وان لکم ان تنعموا فلا تبتئسوا ابدا فذلک قولہ ونودوا ان تلکم الجنۃ اورثتموھا بما کنتم تعملون ○ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ پکاریگا پکارنے والا کہ مقرر تمھارے واسطے یہ ٹھہر چکا کہ تم چنگے رہوگے سو کبھی نہ بیمار پڑوگے اور مقرر تم زندہ رہوگے سو کبھی نہ مروگے اور مقرر تم جوان بنے رہوگے سو کبھی بڈھے نہوگے اور مقرر تم عیش اور چین مین رہوگے سو کبھی تمکو غم اور محتاجی نہوگی سو یہی مطلب ہی اس خدا کے قول کا کہ اہل بہشت پکارے جاوینگے کہ یہ تمھاری بہشت ہی جسکے تم وارث ہوئے اس سبب سے کہ تم نیک کام کیا کیے ف فرشتہ بہشت مین یہ پکار بہشتیون کو سنادیگا کہ بے دغدغہ ہوجاوین

۱۶۲۶ ق حذیفۃ ینام الرجل النومۃ فتقبض الامانۃ من قلبہ فیظل اثرھا مثل الوکت ثم ینام النومۃ فتقبض الامانۃ من قلبہ فیظل اثرھا مثل المجل کجمر دحرجتہ علی رجلک فنفط فتراہ منتبرا ولیس فیہ شیء فیصبح الناس یتبایعون لا یکاد احد یؤدی الامانۃ حتی یقال ان فی بنی فلان رجلا امینا حتی یقال للرجل ما اجلدہ ما اظرفہ ما اعقلہ وما فی قلبہ مثقال حبۃ من خردل من ایمان بخاری اور مسلم مین حذیفہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ سوویگا مرد ایک نیند سو اوٹھالی جاویگی امانت اور دیانت اوسکے دل سے تو ہوجاویگا اوسکا نشان جیسے آنکھ کا آبلہ یعنی مدھم داغ پھر سوویگا ایک نیند تو اوٹھالی جاویگی امانت اور دیانت اوسکے دل سے تو ہوجاویگا اوسکا نشان آبلے کی طرح جیسے تو چنگاری کو اپنے پیر پر ڈھلکاوے سو اوسپر آبلہ پڑجاوے سو وہ تجکو پھولا دکھائی پڑیگا حالانکہ اوسمین کچھ نہین پھر لوگ خرید فروخت کرینگے پر نہین لگتا کہ کوئی بھی امانت کو ادا کرے یہان تک کہ کہا جاویگا کہ فلانے کی اولاد مین ایک امانتدار مرد ہی یہان تک نوبت پہونچیگی کہ کہا جاویگا آدمی کے حق مین کہ فلانا شخص کیا خوب دلاور ہی کیا لطیف و ظریف ہی کیا خوب عقلمند ہی اور حالانکہ اوسکے دل مین رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان نہین یعنی امانتداری نہین ف خلاصہ مطلب حدیث کا یہ ہی کہ امانتداری دمبدم کم ہوتی جاویگی آخر کو چیل ہوجاویگا کہ نامی اور مشہور لوگ جنکی لوگ تعریفین کرینگے اونکی بھی نیت بدل جاویگی کچھ امانتداری اونکے دل مین نرہیگی حذیفہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ سے مینے دو باتین سنین سو ایک تو مین دیکھ چکا اور دوسری بات کا منتظر ہون پہلی بات تو یہ ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ امانتداری مردون کے دلون کے اندر اوتری سو اونھون نے قرآن اور حدیث سے علم سیکھا یعنی ظاہر اور باطن سے امانتدار اور دیندار ہوگئے اور دوسری

١٦٢٧ بات حضرتؐ نے ہمسے امانت کے جاتے رہنے کی کہی پھر یہ حدیث فرمائی **ق** اَبُو هُرَيْرَةَ يَنْزِلُ رَبُّنَا كُلَّ لَيْلَةٍ اِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا حِيْنَ يَبْقَى ثُلُثُ اللَّيْلِ الْاٰخِرِ يَقُوْلُ مَنْ يَّدْعُوْنِيْ فَاَسْتَجِيْبَ لَهٗ مَنْ يَّسْاَلُنِيْ فَاُعْطِيَهٗ مَنْ يَّسْتَغْفِرُنِيْ فَاَغْفِرَ لَهٗ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اوترتا ہی ہمارا رب ہررات کو پہلے آسمان تک جب پچھلی تہائی رات باقی رہتی ہی تو فرماتا ہی کہ کون مجھسے دعا مانگتا ہی تا کہ مین اوسکی دعا قبول کرون کون مجھسے سوال کرتا ہی تا کہ مین اوسکو دون کون مجھسے گناہ بخشواتا ہی کہ مین اوسکے گناہ بخشون **ف** خدا کے نزول سے مراد اوسکی رحمت کا نزول ہی اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ یہ وقت نہایت مقبول ہی اوس وقت کی دعا مستجاب ہی پر افسوس کہ ایسا عمدہ وقت خواب غفلت مین کٹتا ہی

شعر ہر شبی از بہر توای بوالفضول سیکند از اوج جباری نزول تو زجای خود چو مرد بی ادب برنگیری گام نی روز و نہ شب

١٦٢٨ **ق** اَبُو هُرَيْرَةَ يُوْشِكُ الْفُرَاتُ اَنْ يَّحْسِرَ عَنْ كَنْزٍ مِّنْ ذَهَبٍ فَمَنْ حَضَرَهٗ فَلَا يَاْخُذْ مِنْهُ شَيْئًا بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ عنقریب دریاے فرات سونے کے گنج سے کھل جاویگا سو جو وہان حاضر ہو سو اوسمین سے کچھ نہ لیوے **ف** یعنی قیامت کے قریب سونے کا خزانہ دریاے فرات سے ظاہر ہوگا اوسکے لینے سے اوسواسطے منع فرمایا کہ وہ قیامت کی نشانی ہی اوسوقت مین مسلمان کو اپنی عاقبت کی فکر لازم ہی دنیا لیکر کیا کریگا

١٦٢٩ **ه** اَبُو هُرَيْرَةَ يُوْشِكُ اِنْ طَالَتْ بِكَ مُدَّةٌ اَنْ تَرٰى قَوْمًا فِيْ اَيْدِيْهِمْ مِّثْلُ اَذْنَابِ الْبَقَرِ يَغْدُوْنَ فِيْ غَضَبِ اللّٰهِ وَيَرُوْحُوْنَ فِيْ سَخَطِ اللّٰهِ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ عنقریب ہی اگر تیری عمر کی مدت نے طول کی تو دیکھیگا ایک قوم کو کہ اونکے ہاتھون مین کوڑے ہونگے جیسے بیلون کی دم صبح کرینگے خدا کے غضب مین اور شام کرینگے خدا کے قہر مین **ف** مراد کوڑے والے اور چوبدار ہین جو حاکم پاس مظلوم کو نہین جانے دیتے اور مارتے ہین

١٦٣٠ **خ** اَبُو سَعِيْدٍ يُوْشِكُ اَنْ يَّكُوْنَ خَيْرَ مَالِ الْمُسْلِمِ غَنَمٌ يَّتْبَعُ بِهَا شَعَفَ الْجِبَالِ وَمَوَاقِعَ الْقَطْرِ يَفِرُّ بِدِيْنِهٖ مِنَ الْفِتَنِ بخاری مین ابوسعیدؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ یہ عنقریب ہی کہ مسلمان کا بہتر مال بکریان ہونگی جنکے پیچھے پھریگا چرانے کو پہاڑون کی چوٹیون پر اور پانی برسنے کے مقامون پر اپنا دین لیکر بھاگیگا فسادون کے سبب سے **ف** یعنی فسادون کے وقت مین گوشہ گیری بہتر ہی کہ لوگون کے ملنے سے ایسے وقت مین ایمان سلامت نہین رہتا تو بکریان چرانا بہتر ہی

١٦٣١ **ق** اَنَسٌ يَهْرَمُ ابْنُ اٰدَمَ وَتَشِبُّ مِنْهُ اثْنَتَانِ الْحِرْصُ عَلَى الْمَالِ وَالْحِرْصُ عَلَى الْعُمُرِ بخاری اور مسلم مین انسؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ بڈھا ہوتا ہی آدمی اور جوان ہوتی ہین اوسمین دو خصلتین ایک تو مال پر حرص دوسرے عمر پر حرص **ف** یعنی پیری کی حالت مین مال اور زندگی کی نہایت حرص بڑھجاتی ہی

١٦٣٢ **ق** اَبُو هُرَيْرَةَ يُهْلِكُ النَّاسَ هٰذَا الْحَيُّ مِنْ قُرَيْشٍ قَالُوْا فَمَا تَاْمُرُنَا قَالَ لَوْ اَنَّ النَّاسَ اعْتَزَلُوْهُمْ قَالَ اَبُو هُرَيْرَةَ لَوْ شِئْتُ اَنْ اُسَمِّيَهُمْ بَنِيْ فُلَانٍ وَبَنِيْ فُلَانٍ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ہلاک کریگا لوگون کو یہ قریش کا قوم اصحاب نے کہا پھر ہمکو کیا ارشاد ہوتا ہی حضرتؐ نے فرمایا کہ اگر لوگ اونسے گوشہ گیری کرین تو بہتر ہی ابوہریرہؓ نے کہا کہ اگر مین چاہون تو اونکے نام لے دون کہ وہ لوگ فلانے کی اولاد اور فلانے کی اولاد ہین **ف** اس حدیث مین حکومت بنی اُمیّہ کے فسادون کی خبر ہی چنانچہ امام حسینؓ کی شہادت کے بعد سیکڑون اصحابؓ مدینے مین یزید کے لشکر نے شہید کیے

١٦٣٣ **ق** اِبْنُ عُمَرَ يُهِلُّ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ وَيُهِلُّ

اَهْلُ الشَّامِ مِنَ الْجُحْفَةِ وَيُهِلُّ اَهْلُ نَجْدٍ مِّنْ قَرْنٍ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ احرام باندھین مدینے والے ذی الحلیفہ سے اور شام والے جحفہ سے اور نجد والے قرن سے **ف** یعنی جب حج اور عمرے کی نیت سے ان تینون مقام پر پہونچے تو وہان سے احرام باندھے

1634 **فَصْلٌ فِيْ مَا لَمْ يُسَمَّ فَاعِلُهٗ** اس فصل مین وہ حدیثین ہین جنکے سر پر مضارع مجہول ہی **ق** اِبْنُ عُمَرَ اُرَانِيْ فِي الْمَنَامِ اَتَسَوَّكُ بِسِوَاكٍ فَجَاءَنِيْ رَجُلَانِ اَحَدُهُمَا اَكْبَرُ مِنَ الْاٰخَرِ فَنَاوَلْتُهُ الْاَصْغَرَ مِنْهُمَا فَقِيْلَ لِيْ كَبِّرْ فَدَفَعْتُهٗ اِلَى الْاَكْبَرِ مِنْهُمَا بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا مجکو خواب مین معلوم ہوا کہ مین ایک سواک کرتا ہون پھر دو شخص آئے ایک اون مین دوسرے سے بڑا ہی سو مینے وہ مسواک چھوٹے کو دی تو مجھے

1635 کہا گیا کہ بڑے کو دے تو مینے وہ مسواک بڑے کو دی **ف** اس حدیث سے بڑی عمر والے کی تعظیم اور تقدیم ثابت ہوئی **ق** اِبْنُ عُمَرَ اُرَانِيْ لَيْلَةً عِنْدَ الْكَعْبَةِ فَرَاَيْتُ رَجُلًا اٰدَمَ كَاَحْسَنِ مَا اَنْتَ رَاءٍ مِّنْ اُدْمِ الرِّجَالِ لَهٗ لِمَّةٌ كَاَحْسَنِ مَا اَنْتَ رَاءٍ مِّنَ اللِّمَمِ قَدْ رَجَّلَهَا فَهِيَ تَقْطُرُ مَاءً اُمُتَّكِئًا عَلٰى رَجُلَيْنِ اَوْ عَلٰى عَوَاتِقِ رَجُلَيْنِ يَطُوْفُ بِالْبَيْتِ فَسَاَلْتُ مَنْ هٰذَا فَقِيْلَ هٰذَا الْمَسِيْحُ بْنُ مَرْيَمَ ثُمَّ اِذَا اَنَا بِرَجُلٍ جَعْدٍ قَطَطٍ اَعْوَرِ الْعَيْنِ الْيُمْنٰى كَاَنَّهَا عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ فَسَاَلْتُ مَنْ هٰذَا فَقِيْلَ هٰذَا الْمَسِيْحُ الدَّجَّالُ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مجکو خواب مین ایک رات معلوم ہوا کہ کعبے کے پاس ہون تو مینے ایک مرد دیکھا گیہوان رنگ جیسے کہ تو نے بہت اچھے گیہوان رنگ مرد دیکھے ہون اوسکے کندھون تک بال ہین جیسے کہ تو نے بہت اچھے کندھون تک بال دیکھے ہون سوا وس مرد نے اون بالون مین کنگھی کی ہی تو اونسے پانی ٹپکتا ہی دو مردون پر تکیہ دیے یا یون فرمایا کہ دو مردون کے کندھون پر تکیہ دیے وہی شخص بیت اللہ کا طواف کرتا ہی سو مینے پوچھا کہ یہ کون شخص ہی تو کسی نے کہا کہ یہ مسیح ہی مریم کا بیٹا پھر مینے یکایک ایک اور مرد دیکھا نہایت گھنگرالے بال والا داہنی آنکھ کا کانا اوسکی کانی آنکھ جیسے پھولا انگور سو مینے پوچھا کہ یہ کون شخص ہی کسی نے کہا یہ مسیح دجال ہی **ف** حضرت عیسیٰ کا لقب اسواسطے مسیح ہوا کہ اونھون نے گھر نہین بنایا اکثر جنگل مین پھرا کرتے تھے اور اونکے ہاتھ لگانے سے بیمار چنگے ہوتے تھے اور دجال کا لقب اسواسطے مسیح ہوا کہ وہ چالیس دن مین تمام عالم کو پھر ڈالیگا عیسیٰ علیہ السلام اور دجال قیامت کے قریب آوینگے حضرتؐ نے اون دونون مسیحون کی نشانیان بتا دین کہ مسلمان پہچان لیوین

1636 دھوکھا نکھاوین **م** اَلْمِقْدَادُ تُدْنَى الشَّمْسُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مِنَ الْخَلْقِ حَتّٰى تَكُوْنَ مِنْهُمْ كَمِقْدَارِ مِيْلٍ فَيَكُوْنُ النَّاسُ عَلٰى قَدْرِ اَعْمَالِهِمْ فِي الْعَرَقِ فَمِنْهُمْ مَّنْ يَّكُوْنُ اِلٰى كَعْبَيْهِ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّكُوْنُ اِلٰى رُكْبَتَيْهِ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّكُوْنُ اِلٰى حَقْوَيْهِ وَمِنْهُمْ مَّنْ يُّلْجِمُهُ الْعَرَقُ اِلْجَامًا مسلم مین مقدادؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ متصل کیا جاویگا آفتاب قیامت کے دن خلق سے یہان تک کہ اونسے میل برابر ہو جاویگا تو لوگ بقدر اپنے اعمال کے پسینے مین ہونگے سو اونمین سے بعضا شخص ایسا ہوگا کہ اوسکے دونون ٹخنون تک پسینا ہوگا اور اونمین سے بعضے کے دونون گھٹنون تک ہوگا اور اونمین سے بعضے کی کمر تک ہوگا اور اونمین سے بعضے لوگون کو پسینا لگام دیویگا یعنی منہ مین گھس جاویگا **ف**

1637 میل سے مراد یا کوس ہی یا سرمہ لگانے کی سلائی **م** حُذَيْفَةُ تُعْرَضُ الْفِتَنُ عَلَى الْقُلُوْبِ كَالْحَصِيْرِ عُوْدًا عُوْدًا فَاَيُّ قَلْبٍ اُشْرِبَهَا نُكِتَ فِيْهِ نُكْتَةٌ سَوْدَاءُ وَاَيُّ قَلْبٍ اَنْكَرَهَا نُكِتَ فِيْهِ نُكْتَةٌ بَيْضَاءُ حَتّٰى

يَصِيرَ عَلٰى قَلْبَيْنِ اَبْيَضُ مِثْلُ الصَّفَا فَلَا تَضُرُّهُ فِتْنَةٌ مَّا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ وَالْاٰخَرُ اَسْوَدُ مُرْبَادًّا كَالْكُوْزِ مُجَخِّيًا لَا يَعْرِفُ مَعْرُوْفًا وَلَا يُنْكِرُ مُنْكَرًا اِلَّا مَا اُشْرِبَ مِنْ هَوَاهُ اَلْحَدِيْثُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَالسِّيَاقُ لِمُسْلِمٍ مسلم مین حذیفہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ سامنے آتے ہین فتنے اون پر جیسے چٹائی بنانے کے وقت ایک ایک لکڑی پی در پی سامنے آتی ہی سو جو دل کہ اون فتنون کو پلایا گیا تو اوسمین ایک سیاہ نکتہ ڈالا گیا اور جس دل نے اون فتنون کی انکار کی تو اوسمین ایک سفید نکتہ ڈالا جاتا ہی تو دو قسم کے دل ہوگئے ایک تو سفید ہو گیا جیسے سنگ مرمر سو اوسکو کسی طرح کا فتنہ ضرر نہین کرتا جب تک آسمان اور زمین قائم ہین اور دوسرا دل کالا خاکستری رنگ ہی جیسے اوندھا کوزہ نہ نیکی کو پہچانے نہ بدی سے انکار کرے سوا اپنی خواہش نفسانی کے وہ کچھ نہین جانتا یہ حدیث متفق علیہ ہی یعنی بخاری اور مسلم دونون مین موجود ہی لیکن یہ خاص روایت مسلم کی ہی **ف** یعنی فاسد اعتقاد اور باطل خطرات کا دلون پر ہجوم رہتا ہی سو جس دل مین اوسکا اثر ہوا ہیات جم گیا سو سیاہ ہوگیا اوسکو نیک بد کی تمیز نہین رہتی جیسے اوندھے برتن مین پانی نہین ٹھہرتا اور جس دل نے اونکا کچھ اثر نہ سمجھا اور آپکو خطرات ردیہ سے بچایا وہ دل روشن ہو جاتا ہی اوسکو نیک بد کی تمیز ہوتی ہی وہ گناہ سے بچتا رہتا ہی

۱۶۳۸

وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ تُفْتَحُ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَيَوْمَ الْخَمِيْسِ فَيُغْفَرُ لِكُلِّ عَبْدٍ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا اِلَّا رَجُلًا كَانَتْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ اَخِيْهِ شَحْنَاءُ فَيُقَالُ اَنْظِرُوْا هٰذَيْنِ حَتّٰى يَصْطَلِحَا مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کھولے جاتے ہین بہشت کے دروازے دوشنبے اور پنجشنبے کے دن تو گناہ معاف ہوتے ہین ہر ایک بندے کے جو خدا کے ساتھ شرک نہین کرتا مگر اوسکے گناہ نہین معاف ہوتے جسکے درمیان اور اوسکے مسلمان بھائی کے درمیان عداوت اور کینہ ہوتا ہی سو حکم ہوتا ہی کہ مہلت دو ان دونون کو یہان تک کہ آپسمین صلح کر لیوین **ف** معلوم ہوا کہ بغض اور کینہ مسلمان سے رکھنا ایسا سخت گناہ ہی کہ مغفرت کو روکتا ہی تین دن سے زیادہ مسلمان سے رنج رکھنا ہرگز درست نہین **ق**

۱۶۳۹

سُفْيَانُ بْنُ اَبِيْ زُهَيْرٍ الْاَزْدِيُّ تُفْتَحُ الْيَمَنُ فَيَاْتِيْ قَوْمٌ يَبُسُّوْنَ فَيَتَحَمَّلُوْنَ بِاَهْلِيْهِمْ وَمَنْ اَطَاعَهُمْ وَالْمَدِيْنَةُ خَيْرٌ لَّهُمْ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ وَتُفْتَحُ الشَّامُ فَيَاْتِيْ قَوْمٌ يَبُسُّوْنَ فَيَتَحَمَّلُوْنَ بِاَهْلِيْهِمْ وَمَنْ اَطَاعَهُمْ وَالْمَدِيْنَةُ خَيْرٌ لَّهُمْ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ وَتُفْتَحُ الْعِرَاقُ فَيَاْتِيْ قَوْمٌ يَبُسُّوْنَ فَيَتَحَمَّلُوْنَ بِاَهْلِيْهِمْ وَمَنْ اَطَاعَهُمْ وَالْمَدِيْنَةُ خَيْرٌ لَّهُمْ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ بخاری اور مسلم مین سفیان بن ابی زہیرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ فتح ہوگا یمن کا ملک تو آوینگے ایک قوم جلدی کرتے سو اوٹھا لیجاوینگے اپنے گھر والون کو اور جو اونکی اطاعت کریگا اور حال آنکہ مدینے کا رہنا اونکے حق مین بہتر ہی اگر اونکو کچھ دانست ہوتی اور فتح ہوگا شام کا ملک تو آوینگے قوم جلدی کرتے سو اوٹھا لیجاوینگے اپنے گھر والون کو اور جو اونکی اطاعت کریگا اور حال آنکہ مدینے کا رہنا اونکے حق مین بہتر ہی اگر اونکو کچھ دانست ہوتی اور فتح ہوگا عراق کا ملک تو آوینگے لوگ جلدی کرتے سو اوٹھا لیجاوینگے اپنے گھر والون کو اور جو اونکی اطاعت کریگا اور حال آنکہ مدینے کا رہنا اونکے حق مین بہتر ہی اگر اونکو کچھ دانست ہوتی **ف** یعنی بعد فتح اسلام کے لوگ مدینے کا رہنا چھوڑ کے یمن اور شام اور عراق مین مع اپنے گھر بار کے جا بسینگے حال آنکہ حضرتؐ کا جوار چھوڑنا اور مدینے کی برکات سے محروم رہنا اونکے حق مین بہتر نہین **ق**

۱۶۴۰

اَبُوْ هُرَيْرَةَ تُنْكَحُ الْمَرْاَةُ لِاَرْبَعٍ لِمَالِهَا وَلِحَسَبِهَا

وَلِجَمَالِهَا وَلِدِيْنِهَا فَاظْفَرْ بِذَاتِ الدِّيْنِ تَرِبَتْ يَدَاكَ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا
کہ نکاح کیا جاتا ہی عورت کا چار سبب سے اوسکے مال کے سبب سے اور اوسکے حسب نسب کے سبب سے اور اوسکی خوبصورتی کے سبب سے
اور اوسکی دینداری کے سبب سے سو تو دیندار عورت کو طلب کر تیرے ہاتھون مین خاک اگر تو نے دیندار کو چھوڑا **ف** یعنی بہتوں کو
کہ عورت کے نکاح کی رغبت انھین چار چیزون کے سبب سے ہوتی ہی سو فرمایا کہ تو دیندار نیکبخت عورت کو سب پر مقدم رکھ کہ زندگی
آرام سے بسر ہوگی اور مال اور حسب نسب اور خوبصورتی پر نظر نکر کہ اکثر دھوکھا ہوتا ہی اور اوسکی بدخوئی کے سبب سے زندگی
تلخ ہو جاتی ہی اور اگر دینداری کے ساتھ مال اور نسب اور جمال بھی ہو تو سبحان اللہ نورٌ علیٰ نور **ق** اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ يُؤْتٰى

١٦٤١ بِالرَّجُلِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيُلْقٰى فِي النَّارِ فَتَنْدَلِقُ اَقْتَابُ بَطْنِهٖ فَيَدُوْرُ بِهَا كَمَا يَدُوْرُ الْحِمَارُ بِالرَّحٰى
فَيَجْتَمِعُ اِلَيْهِ اَهْلُ النَّارِ فَيَقُوْلُوْنَ يَا فُلَانُ مَا لَكَ اَلَمْ تَكُنْ تَاْمُرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهٰى عَنِ الْمُنْكَرِ
فَيَقُوْلُ بَلٰى كُنْتُ اٰمُرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَلَا اٰتِيْهِ وَاَنْهٰى عَنِ الْمُنْكَرِ وَاٰتِيْهِ بخاری اور مسلم مین اسامہ بن زید رضہ
سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ لایا جاویگا مرد قیامت کے دن سو ڈالا جاویگا دوزخ مین سو اوسکے پیٹ سے انتڑیان نکل پڑینگی سو
اونکو لیے گھومتا پھریگا جیسے گدھا چکی کے گرد گھومتا ہی تو جمع ہونگے اوسکی طرف دوزخی لوگ سو کہینگے ای فلانے تجکو کیا ہوا کیا تو
نیک باتین نہ بتلاتا تھا اور بد کامون سے نہ منع کرتا تھا تو وہ کہیگا کیون نہین مین نیک کام لوگون کو بتلاتا تھا اور خود اوسکو نکرتا تھا
اور بد کام سے منع کرتا تھا لیکن خود کرتا تھا **ف** اس حدیث مین غضب بے عمل کی سزا مذکور ہی **ھ** اَنَسٌ يُؤْتٰى بِاَنْعَمِ

١٦٤٢ اَهْلِ الدُّنْيَا مِنْ اَهْلِ النَّارِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيُصْبَغُ فِي النَّارِ صَبْغَةً ثُمَّ يُقَالُ يَا ابْنَ اٰدَمَ هَلْ رَاَيْتَ
خَيْرًا قَطُّ هَلْ مَرَّ بِكَ نَعِيْمٌ قَطُّ فَيَقُوْلُ لَا وَاللّٰهِ يَا رَبِّ وَيُؤْتٰى بِاَشَدِّ النَّاسِ بُؤْسًا فِي الدُّنْيَا مِنْ
اَهْلِ الْجَنَّةِ فَيُقَالُ لَهٗ يَا ابْنَ اٰدَمَ هَلْ رَاَيْتَ بُؤْسًا قَطُّ هَلْ مَرَّ بِكَ شِدَّةٌ قَطُّ فَيَقُوْلُ لَا وَاللّٰهِ
مَا مَرَّ بِيْ بُؤْسٌ قَطُّ وَلَا رَاَيْتُ شِدَّةً قَطُّ مسلم مین انس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ لایا جاویگا قیامت کے
دن اہل دوزخ سے جو دنیا دارون مین آسودہ تر اور خوش عیش تر تھا سو دوزخ مین ایکبار غوطہ دیا جاویگا پھر اوس سے پوچھا جاویگا
کہ ای آدم کے بیٹے کیا تو نے کبھی آرام دنیا مین دیکھا تھا کیا تجپر کبھی چین بھی گذرا تھا تو وہ کہیگا قسم خدا کی کبھی نہین ای میرے رب
اور اہل جنت سے لایا جاویگا جو دنیا مین سب لوگون سے سخت تر تکلیف مین رہا تو اوس سے پوچھا جاویگا ای آدم کے بیٹے تو نے کبھی تکلیف بھی
دیکھی ہی کیا تجپر کبھی شدت اور رنج بھی گذرا تھا تو وہ کہیگا خدا کی قسم مجپر تو کبھی تکلیف نہین گذری اور مینے تو کبھی شدت
اور سختی نہین دیکھی **ف** یعنی دوزخ کی شدت کے روبرو دنیا کی آرام بالکل بھول جاویگی اگرچہ دنیا مین اوسنے سلطنت
کی ہو اور بہشت کے چین و آرام کے روبرو دنیا کی تکلیف ہرگز نہ یاد پڑیگی اگرچہ تمام عمر بیماری اور فاقہ کشی مین گذری ہو **م**

١٦٤٣ اِبْنُ مَسْعُوْدٍ يُؤْتٰى بِجَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ لَهَا سَبْعُوْنَ اَلْفَ زِمَامٍ مَعَ كُلِّ زِمَامٍ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَكٍ يَجُرُّوْنَهَا
مسلم مین عبد اللہ بن مسعود رضہ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ لائی جاویگی دوزخ اوسدن یعنی قیامت کو اوسکی ستر ہزار باگھین ہونگی
ہر باگ کے ساتھ ستر ہزار فرشتے اوسکو کھینچینگے **ف** اس حساب سے سب فرشتے دوزخ کے کھینچنے والے نو سے کرور اور
پچاس لاکھ ہوئے باقی کارخانجات کے فرشتون کا شمار بشر کے شمار سے باہر ہی وَمَا يَعْلَمُ جُنُوْدَ رَبِّكَ اِلَّا هُوَ **م** جَابِرٌ يُبْعَثُ

١٦٤٤

كُلُّ عَبْدٍ عَلٰى مَا مَاتَ عَلَيْهِ مسلم مین جابر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا حشر مین اوٹھایا جاویگا ہر ایک بندہ جس حالت پر کہ مر گیا ف یعنی کفر یا ایمان پر اخلاص یا نفاق پر

١٦٤٥ ق اَنَسٌ يُجَاءُ بِالْكَافِرِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيُقَالُ لَهٗ اَرَاَيْتَ لَوْ كَانَ لَكَ مِلْءُ الْاَرْضِ ذَهَبًا اَكُنْتَ تَفْتَدِيْ بِهٖ فَيَقُوْلُ نَعَمْ فَيُقَالُ لَهٗ اِنَّكَ كُنْتَ سُئِلْتَ مَا هُوَ اَيْسَرُ مِنْ ذٰلِكَ بخاری اور مسلم مین انس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ لایا جاویگا کافر قیامت کے دن تو اوس سے کہا جاویگا بھلا بتلا تو کہ اگر تیری ملکیت مین زمین کے برابر سونا ہوتا کیا تو عذاب کے عوض دیتا تو وہ کہیگا کہ ہان تو اوس سے کہا جاوے تجھسے تو اس سے بھی آسان مانگا گیا تھا ف یعنی دنیا مین تجھسے تو صرف ایمان کی خواہش اور شرک نکرنے کی فرمایش تھی تجھسے اتنا بھی نہو سکا آج دنیا بھر سونا دینے کو طیار ہی

١٦٤٦ ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ يُحْشَرُ النَّاسُ عَلٰى ثَلٰثِ طَرَائِقَ رَاغِبِيْنَ وَرَاهِبِيْنَ وَاثْنَانِ عَلٰى بَعِيْرٍ وَّثَلٰثَةٌ عَلٰى بَعِيْرٍ وَّاَرْبَعَةٌ عَلٰى بَعِيْرٍ وَّعَشَرَةٌ عَلٰى بَعِيْرٍ وَّتَحْشُرُ بَقِيَّتَهُمُ النَّارُ تَقِيْلُ مَعَهُمْ حَيْثُ قَالُوْا وَتَبِيْتُ مَعَهُمْ حَيْثُ بَاتُوْا وَتُصْبِحُ مَعَهُمْ حَيْثُ اَصْبَحُوْا وَتُمْسِيْ مَعَهُمْ حَيْثُ اَمْسَوْا بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ حشر ہوگا لوگون کا تین طریق پر ایک قسم امیدوار لوگ ہونگے یعنی حساب اور ثواب کے امیدوار اپنے نیک اعمال کے سبب سے دوسری قسم خوفناک لوگ یعنی مسلمان تقصیر وار دو شخص ایک اونٹ پر اور تین اور چار ایک اونٹ پر اور دس ایک اونٹ پر اور باقی ماندون کو آگ ہانک لیچلیگی یعنی یہ تیسری قسم کے لوگ ہین وہ پھر کو آگ اونکے ساتھ ٹھہر جاویگی جہان وہ ٹھہرینگے اور رات بسر کریگی اونکے ساتھ جہان وہ رات بسر کرینگے اور صبح کریگی اونکے ساتھ جہان وہ صبح کرینگے او شام کریگی اونکے ساتھ جہان وہ شام کرینگے ف یہ حشر قیامت سے پہلے ہوگا کہ تمام ملکون کے زندے لوگون کو شام کے ملک مین آگ ہانک لاویگی لیکن مسلمان سوار ہونگے اور کافر پیادہ پا اور قیامت کا حشر قبرون سے ہوگا

١٦٤٧ ق سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى اَرْضٍ بَيْضَاءَ عَفْرَاءَ كَقُرْصَةِ النَّقِيِّ لَيْسَ فِيْهَا عَلَمٌ لِاَحَدٍ وَقِيْلَ لَيْسَ فِيْهَا عَلَمٌ مِّنْ حَدِيْثِ سَهْلٍ اَوْ غَيْرِهٖ بخاری اور مسلم مین سہل بن سعد رضہ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ حشر ہوگا لوگون کا قیامت کے دن سفید زمین پر جو سرخی مارتی ہوگی جیسے میدے کی روٹی اوسمین کسیکا نشان باقی رہیگا یعنی کوئی مکان اور مینار نرہیگا چٹیل میدان ہو جاویگا اور بعضون نے کہا ہی کہ نشان نرہنے کا مضمون حضرت صلعم کی حدیث مین نہین بلکہ سہل بن سعد کا یہ قول ہی اونکے سوا یا کسی اور شخص کا

١٦٤٨ م اَنَسٌ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ اَرْبَعَةٌ فَيُعْرَضُوْنَ عَلَى اللّٰهِ فَيَلْتَفِتُ اَحَدُهُمْ فَيَقُوْلُ اَيْ رَبِّ اِذْ اَخْرَجْتَنِيْ مِنْهَا فَلَا تُعِدْنِيْ فِيْهَا فَيُنْجِيْهِ اللّٰهُ مِنْهَا مسلم مین انس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ نکالے جاوینگے دوزخ سے چار شخص تو سامنے لائے جاوینگے خدا کے سو اونمین سے ایک شخص منہ پھیر کے کہیگا ای میرے رب جب کہ تونے مجکو دوزخ سے نکالا تو اب مجکو اوسمین پھر نڈالیو تو خدا اوسکو نجات دیگا

١٦٤٩ خ اَبُوْ سَعِيْدٍ يُدْعٰى نُوْحٌ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيَقُوْلُ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ يَا رَبِّ فَيَقُوْلُ هَلْ بَلَّغْتَ فَيَقُوْلُ نَعَمْ فَيُقَالُ لِاُمَّتِهٖ هَلْ بَلَّغَكُمْ فَيَقُوْلُوْنَ مَا اَتَانَا مِنْ نَّذِيْرٍ فَيَقُوْلُ مَنْ يَّشْهَدُ لَكَ فَيَقُوْلُ مُحَمَّدٌ وَّاُمَّتُهٗ فَتَشْهَدُوْنَ اَنَّهٗ قَدْ بَلَّغَ فَذٰلِكَ قَوْلُهٗ وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا بخاری مین ابوسعید رضہ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ بلایا جاویگا نوح قیامت کے دن تو کہیگا ای میرے رب مین حاضر ہون

تیری خدمت اور اطاعت مین تو خدا فرماویگا کہ کیا تونے اپنی امت کو پیغام پونہچایا تھا یعنی عذاب سے ڈرایا تھا تو نوح کہیگا کہ
ہان مینے پیغام سنا دیا ہی تو اوسکی امت سے کہا جاویگا کہ کیا نوح نے تمکو پیغام پونہچایا تھا تو اوسکی امت کے لوگ کہینگے کہ ہمارے پاس
تو کوئی ڈرانے والا نہین آیا تو خدا نوح سے فرماویگا کہ تیرے دعوے کا کون گواہ ہی جو تیری گواہی دے تو نوح کہیگا کہ محمد اور اوسکی امت
میرے گواہ ہین سو تم لوگ گواہی دوگے کہ مقرر نوح نے انکو پیغام پونہچایا تھا سو یہی مطلب ہی خدا کے اس قول کا اور اسی طرح ہمنے
بنایا تمکو عادل اور فضل امت تا کہ تم گواہ ہو لوگون پر اور رسول تمپر گواہ ہووے **ف** اس حدیث اور اس آیت سے امت محمدی کی فضیلت
سب امتون پر خوب ثابت ہوئی اسواسطے کہ گواہی کی لیاقت ہر ایک شخص کو نہین ہوتی گواہی کے واسطے عدالت اور صداقت شرط ہی
بعضی روایت مین آیا ہی کہ نوح کی اُمت کہیگی کہ امت محمدی ہمارے وقت مین کہان موجود تھی بن دیکھے انکی گواہی کیونکر سند ہوگی تو امت
محمدی جواب دیگی کہ ہر چند ہم تمہارے وقت مین نتھے لیکن ہمکو یہ حال قرآن شریف سے معلوم ہوا ہی خدا کے کلام سے زیادہ کسیکے

۱۶۵۰ کلام کی سند نہین **ق** اَبُو هُرَيْرَةَ يُسْتَجَابُ لِاَحَدِكُمْ مَا لَمْ يَعْجَلْ يَقُوْلُ قَدْ دَعَوْتُ رَبِّيْ فَلَمْ يَسْتَجِبْ لِيْ
بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم مین سے ہر ایک آدمی کی دعا اوسوقت تک مقبول ہوگی جب تک کہ
وہ اسطرح سے جلدی نکرے کہ مینے اپنے رب سے دعا کی تھی سو ابتک میری دعا قبول نکی **ف** دعا مین اس طرح شتابی کرنا بہی
بے ادبی ہی کہ اوسکا ثمرہ محرومی ہی آدمی کو خدائی کارخانے کا بھید کیا معلوم ہی جو جلدی کرتا ہی خدا ہی خوب جانتا ہی کہ جلد دعا قبول ہونے
مین کیا حکمت ہی اور حدیث مین آیا ہی کہ مسلمان کی دعا نامقبول نہین ہوتی خواہ دنیا مین اوسکا اثر ظاہر ہوتا ہی خواہ آخرت مین
بہت چیزون کی تمنا آدمی دنیا مین کرتا ہی حالانکہ اوسکے حق مین بہتر نہین اسواسطے حق تعالی اوسکے عوض آخرت مین ثواب دیگا

۱۶۵۱ اسواسطے کہ اپنے دروازے سے کریم کسی کو محروم نہین پھیرتا **م** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو يُغْفَرُ لِلشَّهِيْدِ كُلُّ ذَنْبٍ اِلَّا الدَّيْنَ
مسلم مین عبد اللہ بن عمرو رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ شہید کے سب گناہ معاف ہوجاتے ہین سوائے قرض کے **ف** یعنی قرض کا مواخذہ شہید پر
بھی باقی رہتا ہی اس حدیث مین اشارہ ہی کہ قرض ادا کرنے مین سستی نکرے علمانے کہا ہی کہ قرض سے مراد جمیع حقوق العباد ہین یعنی شہید سے
خدا کے گناہ سب معاف ہوجاتے ہین مگر بندونکے گناہ کا مواخذہ رہتا ہی **خ** اَبُو هُرَيْرَةَ يُقَالُ لِاَهْلِ الْجَنَّةِ خُلُوْدٌ وَّلَا مَوْتَ وَ ۱۶۵۲
لِاَهْلِ النَّارِ يَا اَهْلَ النَّارِ خُلُوْدٌ وَّلَا مَوْتَ بخاری مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بہشت والون سے کہا جاویگا کہ تمکو ہمیشگی ہی
اور کبھی موت نہین اور دوزخ والون سے کہا جاویگا کہ اے دوزخیو تمکو ہمیشگی ہی اور کبھی تمکو موت نہین **ف** معلوم ہوا کہ بہشت اور دوزخ کو فنا نہین

اَلْبَابُ التَّاسِعُ

۱۶۵۳ نوین باب مین پانچ فصلین مین پہلی فصل مین وہ حدیثین ہین جنکے سرے پر فعل ماضی ہی **خ** عُمَرُ اَتَانِي اللَّيْلَةَ اٰتٍ مِّنْ رَّبِّيْ
فَقَالَ صَلِّ فِيْ هٰذَا الْوَادِي الْمُبَارَكِ وَقُلْ عُمْرَةٌ فِيْ حَجَّةٍ بخاری مین عمر فاروق رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ آیا
میرے پاس ایک آنیوالا میرے رب کی طرف سے سوار نے کہا کہ نماز پڑھ اس مبارک نالے مین اور کہہ عمرہ داخل ہوا حج مین **ف** نوین سال
حضرت حج کو چلے مدینے سے جب اس نالے مین پونہچے جسکا عقیق نام ہی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی حج اور عمرہ ساتھی ایک احرام سے ادا کر
اسکو قران کہتے ہین یہ حدیث امام اعظم کی دلیل ہی کہ قران افضل ہی تمتع اور تمتع سے تمتع یہ کہ عمرہ کرکے احرام اوتارے پھر حج کے موسم مین
۱۶۵۴ دوسرا احرام باندہے جاوے **ق** اَبُوْ ذَرٍّ اَتَانِيْ جِبْرِيْلُ فَبَشَّرَنِيْ اَنَّهٗ مَنْ مَاتَ مِنْ اُمَّتِكَ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ

شیئاً ادخل الجنۃ قلت وان زنی وان سرق قال وان زنی وان سرق بخاری اور مسلم مین ابوذر رضی سے روایت
کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ میرے پاس جبرئیل آیا سو اوسنے مجکو بشارت دی کہ جو مرگیا میری امت سے اس حالت پر کہ شرک نکرتا ہو اللہ کے ساتھ کسی چیز کو تو
وہ بہشت مین داخل ہوگا ابوذر نے کہا مینے کہا کہ اگرچہ وہ زنا کرے اور چوری کرے تو بھی بہشت مین داخل ہوگا حضرت نے فرمایا کہ ہان اگرچہ
وہ زنا اور چوری کرے **ف** یعنی ایمان بہشت مین انجام کو لیجاویگا اگرچہ گناہون کے سبب سے سزا پاوے یا بدون سزا مغفرت
۱۶۵۵ ہوجاوے **ق** ابوھریرۃ احتج ادم وموسی فقال موسی یا ادم انت ابونا خیبتنا واخرجتنا من الجنۃ
فقال لہ ادم انت موسی اصطفاک اللہ بکلامہ وخط لک التوریۃ بیدہ اتلومنی علی امر قدرہ اللہ
علی قبل ان یخلقنی باربعین سنۃ فحج ادم موسی بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ بحث کی آدم اور موسی نے سو کہا موسی نے اے آدم تو ہمارا باپ ہی تو نے ہمکو بے نصیب کیا اور ہمکو تو نے بہشت سے نکالا یعنی اگر تم گیہون
نہ کھاتے تو بہشت سے تم اور تمھارے فرزند نکالے جاتے تو آدم ع نے موسی ع سے کہا کہ تو موسی ہی کہ تجکو خدا نے اپنے کلام سے برگزیدہ کیا اور تجکو
توریت اپنے دست قدرت سے لکھ دی کیا مجکو ملامت کرتا ہی اور الزام دیتا ہی اوس کام پر جو خدا نے میری تقدیر مین لکھا تھا چالیس برس میرے پیدا کرنے
سے پہلے تو جیت گئے آدم موسی سے **ف** پوری روایت مصابیح مین یون ہی کہ گفتگو کی آدم اور موسی نے اپنے رب کے پاس
تو غالب ہوئے آدم موسی پر کہا موسی نے تو ہی آدم ہی کہ تجکو خدا نے اپنے دست قدرت سے بنایا اور اپنی روح تجھمین پھونکی تھی اور فرشتون
سے تجکو سجدہ کرایا اور تجکو اپنی بہشت مین رکھا پھر تو نے اپنے گناہ سے لوگون کو زمین پر گرایا تو آدم نے کہا تو ہی موسی ہی کہ تجکو خدا نے اپنی پیغمبری
اور اپنے کلام سے برگزیدہ کیا اور تجکو توریت دی جسمین ہر چیز کا مفصل بیان ہی اور تجکو مناجات کے واسطے اپنے نزدیک کر لیا سو بتلا تو کہ
خدا نے توریت کو میرے پیدا کرنے سے پہلے کے برس آگے لکھا تھا موسی نے کہا چالیس برس آدم نے کہا کیا تو نے یہ مطلب بھی دیکھا کہ آدم نے
نافرمانی کی موسی نے کہا کہ ہان آدم نے کہا پھر کیون مجکو تو ملامت کرتا ہی اوس کام کے کرنے پر جو میری تقدیر مین چالیس برس میری پیدایش
سے آگے لکھ چکا تھا حضرت نے فرمایا سو جیت گیا آدم موسی سے **ف** یہ گفتگو حضرت موسی ع کے انتقال کے بعد عالم ارواح مین ہوئی اور
جب تک حضرت آدم اس عالم مین زندہ رہے قصور کو اپنی طرف نسبت کرتے رہے اس حدیث سے یہ نہین ثابت ہوتا کہ آدمی اپنے گناہون کو
تقدیر کی طرف حوالہ کرکے آپ کو بیقصور سمجھے اسواسطے کہ عالم اجسام کا قیاس عالم ارواح پر صحیح نہین شیطان نے اپنا گناہ اس عالم
مین تقدیر کی طرف نسبت کیا اور آپ کو بیقصور جانا اسی سبب سے ملعون اور مردود ہوا اور حضرت آدم نے قصور کو اپنی طرف نسبت کیا
اسی سبب سے مقبول اور محبوب ہوئے آدمیت اور بندگی ادب کا نام ہی اور بے ادبی شیطانی کام ہی **شعر** بندگی نبود بجز عجز و ادب
بے ادب محروم شد از فضل رب
۱۶۵۶ **م** ابن عباس احسنتم واجملتم کذا فاصنعوا قالہ لبنی عبد المطلب
حین سقوہ النبیذ علی زمزم مسلم مین عبد اللہ بن عباس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم نے یہ بہت اچھا کیا
اور نہایت خوب کیا سو کیا کرو حضرت نے عبد المطلب کی اولاد سے یہ فرمایا جب کہ اونھون نے حضرت کو زمزم پر کھجور کو پانی مین گھول کے
پلایا **ف** روایت ہی عبد اللہ بن عباس رضی سے کہ حضرت حجۃ الوداع مین زمزم پاس اونٹ پر سوار آئے اور حضرت کے پیچھے اسامہ بن زید
سوار تھے حضرت نے پانی مانگا تب حضرت کو کھجور کا بھیگا ہوا پانی پلایا حضرت نے خود پیا اور باقی اسامہ کو دیا پھر حضرت نے یہ تعریف
۱۶۵۷ فرمائی معلوم ہوا کہ نیک کام کی تعریف کرنا اور اوسپر ترغیب دلانا مستحب ہی **ق** ابو ھریرۃ اختتن ابراہیم النبی

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْقَدُوْمِ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اپنا ختنہ کیا ابراہیم
صلی اللہ علیہ وسلم نے قدوم مین **ف** قدوم ایک مکان کا نام ہی شام کے ملک مین اور یہ جو مشہور ہی کہ حضرت ابراہیم نے اپنا ختنہ
بسولے سے کیا سو غلط ہی قدوم سے مراد بسولا نہین بلکہ مکان مراد ہی روایت ہی کہ حضرت ابراہیم نے ننانوے برس کی عمر مین اپنا
ختنہ کیا تھا اور یہ سنت اول اونھین سے جاری ہوئی توریت کی کتاب الخلقة مین ۱۷ فصل کے اندر مرقوم ہی کہ خدا نے ابراہیم علیہ السلام
سے فرمایا کہ میرے عہد کو تو یاد رکھ اور تیری نسل یاد رکھے ہمیشہ قیامت تک یعنی ہر مرد کا ختنہ ہوا کرے یہی نشان ہی میرے عہد کا
تمہارے بدنون مین عہد دائمی ابدی جو ختنہ نکریگا وہ قوم ابراہیمی سے جدا ہو گیا اوسنے خدا کا عہد توڑا فقط بارے الحمد للہ کہ اہل اسلام
اس عہد پر قائم ہین اور نصاریٰ نے ختنہ کرنا بالکل موقوف کر دیا حالانکہ توریت کو حق جانتے ہین اور منسوخ ہونے کے قائل نہین چنانچہ
متی کی انجیل مین عیسیٰ علیہ السلام نے صاف فرمایا ہی کہ مین توریت کے احکام منسوخ کرنے نہین آیا بلکہ خود عیسیٰ علیہ السلام کا بھی ختنہ
ہوا تھا تو موجب حکم توریت کے صاف ثابت ہوا کہ نصاریٰ قوم ابراہیمی سے بالکل جدا ہو گئے اونھون نے دائمی عہد خدا کا توڑ ڈالا

بیان الزام نصاری بسبب ترک ختنہ

۱۶۵۸ **خ** اَنَسٌ اَخَذَ الرَّايَةَ زَيْدٌ فَاُصِيْبَ ثُمَّ اَخَذَهَا جَعْفَرٌ فَاُصِيْبَ ثُمَّ اَخَذَهَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَوَاحَةَ
فَاُصِيْبَ ثُمَّ اَخَذَهَا خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ مِنْ غَيْرِ اِمْرَةٍ فَفُتِحَ لَهٗ بخاری مین انسؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا
کہ لیا علم کو زید نے سو وہ شہید ہو گیا پھر علم لیا جعفر نے سو وہ بھی شہید ہوا پھر علم لیا عبداللہ بن رواحہ نے سو وہ بھی شہید ہوا پھر علم لیا
خالد بن ولید نے بدون سرداری کے سو خدا نے اوسکو فتح نصیب کی **ف** حضرتؐ نے جنگ موتہ مین لشکر بھیجا اوسکے تین سردار
مقرر کیے اور فرمایا کہ اگر زید شہید ہو تو جعفر طیار سردار ہی اور اگر جعفر بھی شہید ہو تو عبداللہ بن رواحہ سردار ہی چنانچہ جب جنگ ہوئی تو
یے تینون سردار شہید ہو گئے پھر اصحاب نے صلاح مشورہ کر کے خالد بن ولید کو اپنا سردار بنایا تو فتح ہوئی حضرتؐ کو وہان کی خبر اوسی دن
بطریق وحی کے معلوم ہوئی مدینے مین لوگون سے فرمائی پھر اوسی کے موافق خبر بھی آئی اور یہ جو فرمایا کہ خالد نے بے سرداری فتح کی یعنی حضرتؐ نے
اونکو سردار نہین بنایا تھا بلکہ اصحاب نے اونکو بنایا تھا معلوم ہوا کہ اجماع اصحاب حجت ہی صدیق اکبر کی بھی خلافت اصحاب کے اجماع سے ہوئی
تو بیشک درست ہوئی

بیان غزوۂ موتہ و شہادت زید و جعفر و عبداللہ و اتفاق اصحاب

۱۶۵۹ **ق** اَبُوْهُرَيْرَةَ اَذْنَبَ عَبْدٌ ذَنْبًا فَقَالَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ ذَنْبِيْ فَقَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى
اَذْنَبَ عَبْدِيْ ذَنْبًا عَلِمَ اَنَّ لَهٗ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَاْخُذُ بِالذَّنْبِ ثُمَّ عَادَ فَاَذْنَبَ فَقَالَ اَيْ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ
ذَنْبِيْ فَقَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى عَبْدِيْ اَذْنَبَ ذَنْبًا فَعَلِمَ اَنَّ لَهٗ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَاْخُذُ بِالذَّنْبِ ثُمَّ عَادَ
فَاَذْنَبَ فَقَالَ اَيْ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ ذَنْبِيْ فَقَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اَذْنَبَ عَبْدِيْ ذَنْبًا فَعَلِمَ اَنَّ لَهٗ رَبًّا يَغْفِرُ
الذَّنْبَ وَيَاْخُذُ بِالذَّنْبِ اِعْمَلْ مَا شِئْتَ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكَ قَالَ عَبْدُ الْاَعْلٰى اَحَدُ رُوَاةِ هٰذَا الْحَدِيْثِ
لَا اَدْرِيْ اَقَالَ فِي الثَّالِثَةِ اَوِ الرَّابِعَةِ اِعْمَلْ مَا شِئْتَ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا
کہ گناہ کیا کسی بندے نے کوئی گناہ کیون نہو پھر اوسنے کہا کہ الٰہی میرے گناہ کو معاف کر دے تو حق تعالیٰ فرماتا ہی کہ میرے بندے نے گناہ کیا اور اوسنے
جانا کہ اوسکا ایسا رب ہی کہ گناہ کو معاف کرتا ہی اور گناہ کو پکڑتا ہی پھر اوسنے توبہ توڑی سو گناہ کیا تو اوسنے کہا ای میرے رب میرا گناہ
معاف کر تو حق تعالیٰ فرماتا ہی کہ میرے بندے نے گناہ کیا سو اوسنے جانا کہ اوسکا رب ہی کہ گناہ کو معاف کرتا ہی اور گناہ کو پکڑتا ہی پھر اوسنے
توبہ توڑی سو اوسنے گناہ کیا تو اوسنے کہا کہ ای میرے رب میرا گناہ بخش دے سو حق تعالیٰ فرماتا ہی گناہ کیا میرے بندے نے تو اوسنے جانا کہ اوسکا

ایک رب ہی کہ گناہ بخشتا ہی اور گناہ کو پکڑتا ہی کر جو تیرا جی چاہے سو مقرر مینے تجکو بخشا عبدالاعلی اس حدیث کے ایک راوی نے کہا
کہ مین نہین جانتا کہ حضرتؐ نے تیسری بار یا چوتھی بار فرمایا کہ کر جو تیرا جی چاہے **ف** یعنی جو بار بار گناہ کر کے آدمی توبہ کریگا اوسکی
توبہ مقبول ہوگی آدمی کا قصور اگر کیجیے تو دو تین بار مین تنگ ہو جاتا ہی بیان کریمی کی شان ہی تنگی کا کیا امکان ہی **نظم**
بازآ باز آ ہر انچہ ہستی باز آ   گر کافر و رند و بت پرستی باز آ   این درگہ ما درگہ نومیدی نیست   صد بار اگر توبہ شکستی باز آ
لیکن شرط یہ ہی کہ توبہ کے وقت ندامت ہو اور اوس گناہ کے کرنے کا قصد نہو اور اگر اوس گناہ کرنے کا قصد دل مین موجود ہو تو صرف زبان سے
توبہ کرنا گویا مسخراپن کرنا ہی اور یہ جو فرمایا کہ تو کر جو تیرا جی چاہے یعنی جس گناہ کے بعد توبہ بھی ہو تو ایسا گناہ مغفرت کو نہین روکتا اور یہ مطلب
نہین کہ توبہ کے بعد آدمی بےقید ہو جاوے جو جی چاہے سو کرے

1660 **م** عَمْرُو بْنُ عَبَسَةَ أَرْسَلَنِي بِصِلَةِ الْأَرْحَامِ وَكَسْرِ الْأَوْثَانِ
وَأَنْ نُوَحِّدَ اللّٰهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا **قَالَهُ** لَهُ حِينَ سَأَلَهُ بِأَيِّ شَيْءٍ أَرْسَلَكَ يَعْنِي اللّٰهُ مسلم مین عمرو
بن عبسہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خدا نے مجکو بھیجا ہی برادر پروری بجالانے کو اور بتون کے توڑنے کو اور اسواسطے کہ ہم سب لوگ
خدا کو اکیلا مالک جانین اور اوسکے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ سمجھین حضرتؐ نے عمرو بن عبسہ سے فرمایا جب کہ اونسے پوچھا حضرتؐ سے کہ خدا نے
تمکو کس کام کے واسطے بھیجا ہی **ف** ابتداء اسلام مین جب کہ اسلام بہت ضعیف تھا یہ شخص یعنی عمرو بن عبسہ مکے مین آیا حضرتؐ
سے اونسے پوچھا کہ تم کون ہو حضرتؐ نے فرمایا مین پیغمبر ہون اونسے کہا پیغمبر کیا حضرتؐ نے فرمایا خدا نے مجکو بھیجا ہی اونسے کہا کس واسطے
بھیجا ہی تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی پھر اونسے کہا کسنے تمہارا ساتھ دیا ہی حضرتؐ نے فرمایا ایک آزاد اور ایک غلام یعنی ابوبکر صدیقؓ
اور بلالؓ نے پھر اونسے کہا مین بھی تمہارا ساتھ دیتا ہون حضرتؐ نے فرمایا ابھی تو میرا ساتھ نہ دے سکیگا تو نہین دیکھتا میری ناتوانی اور
کافرون کا غلبہ اب تو اپنے گھر پلٹ جا جب تو ہماری فتح سنیو تو آئیو

1661 **ق** حَكِيمُ بْنُ حِزَامٍ أَسْلَمْتَ عَلٰى مَا سَلَفَ لَكَ
مِنْ خَيْرٍ **قَالَهُ** لَهُ بخاری اور مسلم مین حکیم بن حزامؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تو مسلمان ہوا اوس نیکی پر جو تجھسے
آگے ہوئی **ف** حکیم بن حزامؓ سے روایت ہی کہ مینے مسلمان ہونے کے وقت عرض کی کہ یا رسول اللہ حالت کفر مین جو مینے نیکیان
کی ہین جیسے برادر پروری اور گردن آزاد کرنا سو اوسکا بھی ثواب مجکو ملیگا تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی اسلام کی برکت سے اگلی نیکی کا
ثواب ضائع نہوگا

1662 **ق** الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ أَشْبَهْتَ خَلْقِي وَخُلُقِي **قَالَهُ** لِجَعْفَرِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ بخاری اور مسلم
مین براء بن عازبؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تو میری صورت اور سیرت مین مشابہ ہی یہ حضرتؐ نے جعفر بن ابی طالب سے فرمایا
ف اس حدیث سے بڑی فضیلت جعفر طیارؓ کی ثابت ہوئی حضرتؐ کے ظاہر اور باطن کے ساتھ مشابہت ہونا نہایت عمدہ کمال ہی

1663 **ق** أَبُو هُرَيْرَةَ اِشْتَدَّ غَضَبُ اللّٰهِ عَلٰى قَوْمٍ فَعَلُوْا بِنَبِيِّهِ يُشِيْرُ إِلٰى رَبَاعِيَتِهِ اِشْتَدَّ غَضَبُ اللّٰهِ عَلٰى
رَجُلٍ يَقْتُلُهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ سخت غضب ہوا
خدا کا اوس قوم پر جنھون نے خدا کے پیغمبر سے ایسا کیا حضرت اشارہ کرتے تھے اپنے دندان مبارک کے شہید ہونے پر نہایت غضب ہی
خدا کا اوس مرد پر جسکو رسول اللہ قتل کرے راہ خدا مین **ف** جنگ احد مین کافرون نے پتھر مارے حضرتؐ کا دانت شہید ہوا اور
چہرہ شریف پر کھرونچا لگا اور اونٹھ پر زخم آیا علی مرتضیٰؓ پانی سے حضرتؐ کا خون دھوتے تھے تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی اوسی
لڑائی مین حضرتؐ نے ابی بن خلف کو برچھی سے زخمی کیا چنانچہ وہ ملعون مکے مین جاکر اوسی زخم کے صدمے سے مرگیا

1664 **ق** أَبُو هُرَيْرَةَ

اِشْتَرٰى رَجُلٌ مِّنْ رَّجُلٍ عَقَارًا لَّهٗ فَوَجَدَ الرَّجُلُ الَّذِي اشْتَرَى الْعَقَارَ فِي عَقَارِهٖ جَرَّةً فِيْهَا ذَهَبٌ فَقَالَ لَهُ الَّذِي اشْتَرَى الْعَقَارَ خُذْ ذَهَبَكَ مِنِّي اِنَّمَا اشْتَرَيْتُ مِنْكَ الْاَرْضَ وَلَمْ اَبْتَعْ مِنْكَ الذَّهَبَ فَقَالَ لِلَّذِي اشْتَرَى الْاَرْضَ اِنَّمَا بِعْتُكَ الْاَرْضَ وَمَا فِيْهَا فَتَحَاكَمَا اِلٰى رَجُلٍ فَقَالَ الَّذِي تَحَاكَمَا اِلَيْهِ اَلَكُمَا وَلَدٌ فَقَالَ اَحَدُهُمَا لِي غُلَامٌ وَّقَالَ الْاٰخَرُ لِي جَارِيَةٌ فَقَالَ اَنْكِحَا الْغُلَامَ الْجَارِيَةَ وَاَنْفِقَا عَلٰى اَنْفُسِكُمَا مِنْهُ وَتَصَدَّقَا بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مول لی ایک مرد نے دوسرے مرد کی زمین تو زمین کے مول لینے والے نے اوسکی زمین مین ایک گھڑا پایا جسمین سونا تھا تو بیچنے والے سے زمین کے مول لینے والے نے کہا کہ اپنا سونا مجسے لے مینے تجسے زمین مول لی تھی اور تجسے مینے سونا نہین مول لیا تو بیچنے والے نے زمین کے مول لینے والے سے کہا کہ مینے تو تجسے زمین اور جو اوسکے اندر تھا سب بیچ ڈالا یعنی وہ تیرا حق ہے میرا حق نہین سو دی دونون اپنا جھگڑا فیصل کروانے گئے ایک اور مرد کے پاس تو جسکے پاس فیصل کروانے کو گئے اوسنے کہا کہ تم دونون کے اولاد بھی ہے تو ایک نے کہا کہ میرے ایک لڑکا ہے دوسرے نے کہا کہ میرے ایک لڑکی ہے تو اوسنے کہا تم دونون اوس لڑکے کا لڑکی کے ساتھہ نکاح کردو اور اوس مال کو اون دونون پر خرچ کرو اور اونپر خیرات کرو **ف** اس حدیث مین خوش نیتی اور دیانت داری کا بیان ہے اور حاکم نے جب کہ اونکو خوش نیت دیکھا تو اونمین رشتہ داری مناسب جانی اور اوس مال کے خرچ کرنے کا کیا خوب طریقہ نکالا

1665 قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اَصَبْتَ بَعْضًا وَّاَخْطَأْتَ بَعْضًا قَالَهٗ لِاَبِي بَكْرٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تو نے بعضی جگہہ ٹھیک تعبیر کہی اور بعضے مقام پر تو چوک گیا یہ حضرتؐ نے ابی بکرؓ سے فرمایا **ف** ایک شخص حضرتؐ کے پاس آیا اوسنے کہا یا رسول اللہ مینے خواب مین دیکھا کہ بدلی سے گھی اور شہد ٹپکتا ہے تو لوگ اوسکو اپنے اونجلون مین بھرتے ہین بعضا زیادہ لیتا ہے اور بعضا کم اور مینے آسمان سے ایک رسی لٹکی دیکھی سو حضرتؐ اوسکو پکڑ کے چڑھ گئے پھر حضرتؐ کے بعد ایک اور مرد اوسکو پکڑ کے چڑھ گیا پھر ایک اور مرد چڑھ گیا پھر ایک اور مرد نے اوسکو پکڑا سو وہ رسی ٹوٹ گئی پھر جوڑی گئی سو وہ بھی چڑھ گیا تو صدیق اکبرؓ نے کہا کہ میرے ماں باپ حضرتؐ پر قربان اگر اجازت ہو تو مین اس خواب کی تعبیر کہون حضرتؐ نے فرمایا تو کہہ اسکی تعبیر کہہ صدیق اکبرؓ نے کہا وہ بدلی تو اسلام کی بدلی ہے اور گھی اور شہد جو ٹپکتا ہے سو قرآن ہے اور اوسکی شیرینی اور جو لوگ اونجلون مین لیتے ہین سو قرآن خوان ہین کسیکو بہت قرآن یاد ہے اور کسیکو کم اور وہ رسی جو آسمان سے لٹکتی ہے سو وہ دین حق ہے جسپر تو قائم ہے سو خدا آپکو اوسی کے سبب سے اپنی طرف چڑھا لیگا پھر آپکے بعد آپ کا خلیفہ اوسی طرح چڑھ جاویگا پھر دوسرا خلیفہ چڑھ جاویگا پھر تیسرا خلیفہ چڑھنے کا ارادہ کریگا تو کچھہ خلل پڑ جاویگا آخر کو وہ خلل مٹ جاویگا سو وہ بھی چڑھ جاویگا حضرتؐ اب فرمائیے کہ مینے ٹھیک تعبیر کہی یا مین چوک گیا تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی **ف** بعضے علما نے کہا کہ ہر چند تعبیر سب ٹھیک تھی لیکن خطا یہ ہوئی کہ حضرتؐ سے تعبیر کی اجازت مانگی اگر صدیق اکبرؓ صبر کرتے اور حضرتؐ خود تعبیر کہتے تو خوب ہوتا اور بعضے علما کہتے ہین کہ بعضی عبارت کی تعبیر مین خطا ہوئی شہد کی تعبیر تو قرآن کی خوب ہوئی لیکن گھی کی تعبیر حدیث کو کہنا تھا واللہ اعلم

[illegible] اَضَلَّ اللّٰهُ عَنِ الْجُمُعَةِ مَنْ كَانَ قَبْلَنَا فَكَانَ لِلْيَهُوْدِ يَوْمُ السَّبْتِ وَكَانَ لِلنَّصَارٰى يَوْمُ الْاَحَدِ [illegible] فَهَدَانَا اللّٰهُ لِيَوْمِ الْجُمُعَةِ فَجَعَلَ الْجُمُعَةَ وَالسَّبْتَ وَالْاَحَدَ وَكَذٰلِكَ هُمْ تَبَعٌ لَّنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ [illegible] الدُّنْيَا وَالْاَوَّلُوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ الْمَقْضِيُّ لَهُمْ وَيُرْوٰى بَيْنَهُمْ قَبْلَ الْخَلَائِقِ

مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ بہکا دیا خدا نے جمعے سے اونکو جو ہمسے پہلے تھے تو یہودیون کے واسطے ہفتے کا دن ہوا اور نصاری کے واسطے یکشنبے کا دن ہوا پھر خدا ہمکو لایا سو خدا نے ہمارے واسطے جمعے کا دن بتلایا سو خدا نے جمعہ اور ہفتہ اور یکشنبہ بنایا یعنی جمعے کو مقدم کیا ہفتے اور یکشنبے پر اور اسی طرح وی لوگ ہمارے پیس رو ہونگے قیامت کے دن ہم دنیا مین تو پچھلے ہین اور قیامت مین پہلے ہین جنکا اول فیصلہ ہوگا سب خلق سے پہلے اور ایک روایت یون ہی کہ ہم اون لوگون ہین مقدم ہین جنکا فیصلہ سب خلق سے اول ہوگا **ف** انسان کے واسطے خدا کے نزدیک جمعے کا دن تعظیم اور عبادت کے لائق نہایت مناسب تھا اسواسطے کہ حضرت آدم اسی دن پیدا ہوئے اور قیامت بھی اسی دن ہوگی تو انسان سے اسی دن کو خوب مناسبت ٹھہری لیکن یہود اور نصاری کی فہم میں یہ بات آئی یہود نے ہفتے کی تعظیم کی اس خیال سے کہ خدا نے اسی دن پیدایش سے فراغت کی اور نصاری نے یکشنبے کی تعظیم کی اس تصور سے کہ عیسی علیہ السلام اونکے گمان مین سولی پانے کے بعد قبر سے اسی دن نکلے اور آسمان پر گئے حضرتؐ نے فرمایا کہ جیسے ہمارا دن اونکے دن پر دنیا مین مقدم ہی اسی طرح قیامت مین امت محمدی اون پر مقدم ہوگی کہ اول یہی امت حساب کتاب سے فراغت پاجاویگی چنانچہ اسکے مطابق متی کی انجیل باب ۲۰ مین امت محمدی کی صفت موجود ہی کہ پچھلی امت اگلی ہوجاویگی اور اگلی امتین پچھلی ہوجاوینگی **ق** جَابِرٌ **م** اَنَسٌ اِهْتَزَّ عَرْشُ الرَّحْمٰنِ لِمَوْتِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ بخاری اور مسلم مین جابرؓ سے اور مسلم مین انسؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جنبش کی خدا کے عرش نے سعد بن معاذ کی موت سے **ف** سعد بن معاذ مدینے کے سردار تھے جنگ احد مین شہید ہوئے اونکی فضیلت مین حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی عرش کو جنبش سعد کی روح کے سبب سے ہوئی اسواسطے کہ کاملین کی روحین موت کے بعد عرش کے نیچے جاکر ٹھہرتی ہین **ق** اَنَسٌ بَارَكَ اللّٰهُ فِيْ لَيْلَتِكُمَا دَعَا بِهٖ لِاَبِيْ طَلْحَةَ وَاُمِّ سُلَيْمٍ بخاری اور مسلم مین انسؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خدا برکت دے تم دونون کی رات مین یہ دعا حضرتؐ نے ابو طلحہ اور ام سلیم کے حق مین کی **ف** ام سلیم ابو طلحہ کی بی بی کا نام تھا سو ابو طلحہ کا لڑکا مر گیا تھا ابو طلحہ گھر مین نتھے جب ابو طلحہ گھر مین آئے تو ام سلیم نے لڑکے کے مرنے کی خبر نکی ابو طلحہ کے آگے کھانا رکھا اونھون نے بخوبی کھانا کھایا اور پانی پیا پھر صحبت کی فجر کے قریب ام سلیم نے کہا اے ابو طلحہ اگر ایک قوم دوسری قوم سے کوئی چیز عاریت مانگین پھر وے لوگ اگر اپنی چیز طلب کرین تو دیوین یا نہ دیوین ابو طلحہ نے کہا کہ بیگانی چیز دینے مین کچھ عذر نچاہیے تب ام سلیم نے کہا تمھارا بیٹا مر گیا صبر کرو تاکہ ثواب پاؤ ابو طلحہ نے یہ قصہ حضرتؐ سے کہا تب حضرتؐ نے اونکے حق مین یہ دعا کی یعنی خدا تمکو اولاد دے بعضی روایت مین آیا ہی کہ اوسی رات ام سلیم کو حمل رہا پھر لڑکا پیدا ہوا حضرتؐ نے اوسکا عبد اللہ نام رکھا حضرتؐ کو ام سلیم کی مضبوطی اور ایسے غم مین خاوند کی آرام رسانی پسند آئی **ف** اَبُوْ هُرَيْرَةَ تَحَاجَّتْ وَيُرْوٰى اِحْتَجَّتِ النَّارُ وَالْجَنَّةُ فَقَالَتْ هٰذِهٖ يَدْخُلُنِي الْجَبَّارُوْنَ وَالْمُتَكَبِّرُوْنَ وَقَالَتْ هٰذِهٖ يَدْخُلُنِي الضُّعَفَاءُ وَالْمَسَاكِيْنُ فَقَالَ اللّٰهُ لِهٰذِهٖ اَنْتِ عَذَابِيْ اُعَذِّبُ بِكِ مَنْ اَشَاءُ وَقَالَ لِهٰذِهٖ اَنْتِ رَحْمَتِيْ اَرْحَمُ بِكِ مَنْ اَشَاءُ وَلِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِّنْكُمَا مِلْؤُهَا بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا آپس مین حجت کی دوزخ اور بہشت نے تو دوزخ نے کہا کہ مجھ مین گردن کش اور مغرور لوگ داخل ہونگے اور بہشت نے کہا کہ مجھ مین غریب اور مسکین لوگ داخل ہونگے تو حق تعالی نے دوزخ سے فرمایا تو میرا عذاب ہی تیرے سبب سے عذاب دونگا جسکو چاہونگا اور بہشت سے فرمایا کہ تو میری رحمت ہی رحم کرونگا تیرے سبب سے جسپر کہ چاہونگا اور تم دونون مین ہر ایک کے واسطے بھرتی ہی **ف** دوزخ اور بہشت مین فضیلت کی بحث ہوئی دوزخ نے آپ کو بہشت سے افضل جانا اس دلیل سے کہ خدا کے

۱۶۶۷

۱۶۶۸

۱۶۶۹

[illegible]

تا فرمانوں کو وہی سزا دیویگا اور بہشت نے آپ کو فضل سمجھا اس دلیل سے کہ خدا کے مطیع اور تابعداروں کو وہی ثواب و جزا دیویگا حق تعالی نے فیصلہ کر دیا کہ تم دونوں برابر ہو دوزخ مظہر قہر آلہی ہی اور بہشت مظہر رحمت آلہی ہی

1670 **ه** ابْنُ مَسْعُودٍ تَرِبَتْ يَدَاكَ أَتَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللّٰهِ **قاله** لِابْنِ صَيَّادٍ مسلم مین عبداللہ بن مسعود رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تیرے ہاتھ خاک مین ملین کیا تو اسکی گواہی دیتا ہی کہ مین خدا کا رسول ہون یہ حضرت نے ابن صیاد سے فرمایا **ف** اسکا قصہ ہو چکا کہ ابن صیاد مدینے مین یہودی کا لڑکا تھا جنون سے اوسکو کچھ حال معلوم ہو جاتا تھا جب حضرت نے اوس سے یہ حدیث فرمائی اوسنے کہا کہ ہان مین جانتا ہون کہ تم عرب کے رسول ہو

1671 **خ** أَبُو هُرَيْرَةَ تَعِسَ عَبْدُ الدِّيْنَارِ وَعَبْدُ الدِّرْهَمِ وَعَبْدُ الْخَمِيْصَةِ إِنْ أُعْطِيَ رَضِيَ وَإِنْ لَّمْ يُعْطَ سَخِطَ تَعِسَ وَانْتَكَسَ وَإِذَا شِيْكَ فَلَا انْتُقِشَ طُوْبٰى لِعَبْدٍ آخِذٍ بِعِنَانِ فَرَسِهٖ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ أَشْعَثَ رَأْسُهٗ مُغْبَرَّةٍ قَدَمَاهُ إِنْ كَانَ فِي الْحِرَاسَةِ كَانَ فِي الْحِرَاسَةِ وَإِنْ كَانَ فِي السَّاقَةِ كَانَ فِي السَّاقَةِ إِنِ اسْتَأْذَنَ لَمْ يُؤْذَنْ لَهٗ وَإِنْ شَفَعَ لَمْ يُشَفَّعْ بخاری مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مونہہ کے بل گر پڑا اشرفی کا بندہ اور روپے کا بندہ اور سیاہ کمل دھاری دار کا بندہ اگر اوسکو دیجیے تو راضی ہے اور اگر نہ دیجیے تو ناخوش ہو اوندھا گرا اور اولٹا ہو گیا اور اگر اوسکے کانٹا چبھے تو نہ نکال سکے خوشی ہو جیو اوس بندے کو جو اپنے گھوڑے کی باگ راہ خدا مین تھامے ہی اوسکے سر کے بال بکھرے اور اوسکے دونون قدم گرد مین بھرے اگر اوسکو چوکیداری مین رکھیے تو چوکیداری مین ہے اور اگر اوسکو لشکر کے پیچھے حفاظت کے واسطے مقرر کیجیے تو وہین ہے اگر وہ سردار پاس آنے کی اجازت مانگے تو اوسکو اجازت نہ ملے اور اگر کسیکی سفارش کرے تو نہ قبول ہو **ف** اس حدیث مین لالچی کی نہایت مذمت اور گمنام غازی کی کمال فضیلت کا بیان ہی لالچی کو بندۂ دینار اور بندۂ درہم اور بندۂ پوشاک اسواسطے فرمایا کہ لالچ کے سبب سے اوس سے دینداری اور خدا کی بندگی نہین ہو سکتی شب و روز اوسکی عمر دنیا حاصل کرنے مین بسر ہوتی ہی تو حقیقت مین وہ خدا کا بندہ نرہا دنیا کا بندہ ہو گیا عرب لوگ سیاہ کمل دھاری دار کو بہت پسند کرتے تھے اسواسطے حضرت نے اوسکو ذکر کیا لیکن مراد ہر قسم کا عمدہ لباس ہی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ دینداری کے ساتھ گمنامی اور لوگون مین بے قدری خدا کو نہایت پسند ہی

1672 **خ** أَبُو هُرَيْرَةَ تَكَفَّلَ اللّٰهُ لِمَنْ جَاهَدَ فِيْ سَبِيْلِهٖ لَا يُخْرِجُهٗ مِنْ بَيْتِهٖ إِلَّا الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِهٖ وَتَصْدِيْقُ كَلِمَاتِهٖ أَنْ يُّدْخِلَهُ الْجَنَّةَ أَوْ يَرُدَّهٗ إِلٰى مَسْكَنِهٖ بِمَا نَالَ مِنْ أَجْرٍ أَوْ غَنِيْمَةٍ بخاری مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ضامن ہو گیا ہی خدا اوسکا جسنے اوسکی راہ مین جہاد کیا نہ نکالا ہو اوسکو اپنے گھر سے مگر راہ خدا مین جہاد کی نیت نے اور آیات اور احادیث کی تصدیق نے خدا اس بات کا ضامن ہوا ہی کہ یا اوسکو بہشت مین داخل کریگا یا اوسکو اوسکے وطن مین ثواب یا مال غنیمت کے ساتھ پھر لاویگا **ف** یعنی خالص نیت والے غازی کا خدا ضامن ہی کہ اگر وہ شہید ہو تو بہشت مین گیا اور اگر زندہ رہا تو ثواب یا غنیمت کا مال لے کر اپنے گھر مین آیا دونون صورت مین اوسکا بھلا ہی

1673 **ق** أَبُو هُرَيْرَةَ جَاءَ مَلَكُ الْمَوْتِ إِلٰى مُوْسٰى فَقَالَ لَهٗ أَجِبْ رَبَّكَ فَلَطَمَ مُوْسٰى عَيْنَ مَلَكِ الْمَوْتِ فَفَقَأَهَا فَرَجَعَ الْمَلَكُ إِلَى اللّٰهِ فَقَالَ إِنَّكَ أَرْسَلْتَنِيْ إِلٰى عَبْدٍ لَّكَ لَا يُرِيْدُ الْمَوْتَ وَقَدْ فَقَأَ عَيْنِيْ فَرَدَّ اللّٰهُ إِلَيْهِ عَيْنَهٗ وَقَالَ ارْجِعْ إِلٰى عَبْدِيْ فَقُلِ الْحَيٰوةَ تُرِيْدُ فَإِنْ كُنْتَ تُرِيْدُ الْحَيٰوةَ فَضَعْ يَدَكَ عَلٰى مَتْنِ ثَوْرٍ فَمَا وَارَتْ يَدُكَ مِنْ شَعْرَةٍ فَإِنَّكَ تَعِيْشُ بِهَا سَنَةً قَالَ ثُمَّ مَهْ قَالَ ثُمَّ الْمَوْتُ قَالَ فَالْآنَ مِنْ قَرِيْبٍ رَبِّ أَدْنِنِيْ

مِنَ الْاَرْضِ الْمُقَدَّسَةِ رَمْيَةً بِحَجَرٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهِ لَوْ اَنِّيْ عِنْدَهٗ لَاَرَيْتُكُمْ قَبْرَهٗ
اِلٰى جَنْبِ الطَّرِيْقِ عِنْدَ الْكَثِيْبِ الْاَحْمَرِ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ملک الموت موسیٰؑ پاس
آیا تو اوسنے کہا اپنے رب کا حکم مان یعنی موت قبول کر تو موسیٰؑ نے ملک الموت کی آنکھ پر طمانچہ مارا تو اوس آنکھ کو پھوڑ ڈالا تو فرشتہ خدا کی طرف پلٹ گیا
سو اوسنے کہا الٰہی تو نے مجکو اپنے ایسے بندے پاس بھیجا جو موت کو نہین چاہتا اور اوسنے تو میری آنکھ پھوڑ ڈالی سو خدا نے اوسکی آنکھ بنا دی
اور فرمایا کہ پلٹ جا میرے بندے کے پاس اور یہ کہہ کہ تو زندگی چاہتا ہی اگر تو زندگی چاہتا ہو تو اپنا ہاتھ بیل کی پیٹھ پر رکھ سو جس قدر
تیرا ہاتھ بالون کو ڈھک لیگا تو جی بال ہونگے اوتنے برس تو زندہ رہیگا موسیٰ نے کہا پھر کیا ہوگا فرشتے نے کہا پھر آخر کو موت ہی موسیٰ نے کہا
اگر یہی حال ہی تو ابھی سہی ای میرے رب مجکو قریب کر دے پاک زمین سے یعنی بیت المقدس سے پتھر پھینک مارنے کی مسافت کے برابر پیغمبر خدا
نے فرمایا خدا کی قسم اگر مین اوس مکان پاس ہوتا تو تمکو دکھلا دیتا موسیٰؑ کی قبر جو راہ سے کنارے کی طرف ہی سرخ ٹیلے کے پاس **ف** اس
حدیث مین بے دین لوگ طعنہ کرتے ہین کہ فرشتے کی آنکھ پھوڑنا آدمی سے نہین ہو سکتا اور ملک الموت تو بموجب حکم الٰہی کے آیا تھا موسیٰ
نے کیون مارا اطاعت کیون نہ کی تو معلوم ہوا کہ موسیٰ کو دنیا کی زیست بہت پیاری تھی اوسکا جواب یہ ہی کہ فرشتہ آدمی کی صورت پر آیا تھا
تو آدمی کے خواص اوسپر ظاہر ہوا چاہین تو اس صورت سے آنکھ کا صدمے سے پھوٹنا کچھ تعجب نہین اور حضرت موسیٰؑ نے ملک الموت کو
نہ پہچانا تھا بلکہ جانا تھا کہ یہ کوئی آدمی ہی روح نکالنے کا جھوٹھا دعوی کرتا ہی کیونکہ روح نکالنا سوا لے فرشتے کے آدمی کا کام نہین
اسواسطے اوسکو اپنے پاس سے ڈھکیلا اتفاقاً آنکھ پر ہاتھ پڑ گیا آنکھ پھوٹ گئی اور یہ گمان غلط ہی کہ حضرت موسیٰ کو زندگی بہت پیاری تھی
۱۶۷۴ اسواسطے کہ دوسری بار زیادتی عمر کا خدا نے پیغام دیا او حضرت موسیٰ نے نہ قبول کیا **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ جَعَلَ اللّٰهُ الرَّحْمَةَ
مِائَةَ جُزْءٍ فَاَمْسَكَ عِنْدَهٗ تِسْعَةً وَّتِسْعِيْنَ وَاَنْزَلَ فِي الْاَرْضِ جُزْءًا وَّاحِدًا فَمِنْ ذٰلِكَ الْجُزْءِ يَتَرَاحَمُ
الْخَلَائِقُ حَتّٰى تَرْفَعَ الدَّابَّةُ حَافِرَهَا عَنْ وَّلَدِهَا خَشْيَةَ اَنْ تُصِيْبَهٗ بخاری او مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی
کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خدا نے رحمت کے سو حصے کیے سو اپنے پاس ننانوے حصے رکھے اور ایک حصہ زمین مین اوتارا سو اوسی ایک
حصے کے سبب سے مخلوقات آپس مین رحمت کرتے ہین اور ایک دوسرے پر ترس کھاتے ہین یہان تک کہ جانور اپنا کھر اوٹھا لیتا ہی اپنے
بچے پر سے اس خوف سے کہ کہین اوسکے نہ لگ جاوے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ رحمت الٰہی بندون پر بیحساب ہی اسی سبب سے
کافرون کو جلد نہین پکڑتا اور آخرت مین ہمارے حضرت کی شفاعت سے ہم گنہگارون کی مغفرت ہوگی بلکہ حضرتؐ کو جو اپنی امت پر بیحد رحمت ہی
۱۶۷۵ سو بھی حقیقت مین ارحم الراحمین کی رحمت کا اثر ہی **خ** اَبُوْ هُرَيْرَةَ جَفَّ الْقَلَمُ بِمَا اَنْتَ لَاقٍ وَّتَمَامُهٗ فَاخْتَصِ
عَلٰى ذٰلِكَ اَوْ ذَرْ بخاری مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خشک ہو چکا قلم اوسپر جسکا تو ملنے والا ہی اور اس حدیث
کی تمامی یہ ہی سو خصی ہو اس بات پر یا چھوڑ دے خصی ہونے کو **ف** ابوہریرہ نے کہا کہ یا حضرت مین جوان ہون اور مجرد اگر اجازت ہو
تو فوطے کاٹ کر خصی ہو جاؤن تاکہ زنا اور حرام سے بچون تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی جو تیری قسمت مین ہونا ہی سو قلم تقدیر
۱۶۷۶ اوسکو لکھ چکا یہ تیرا خیال بیفائدہ ہی تقدیر کے آگے کچھ تدبیر نہین چلتی **م** اَبُوْ قَتَادَةَ حَفِظَكَ اللّٰهُ بِمَا حَفِظْتَ بِهٖ نَبِيَّهٗ
قَالَهٗ لَهٗ سَحَرَ لَيْلَةِ التَّعْرِيْسِ حِيْنَ دَعَمَهٗ ثَالِثَةً مسلم مین ابوقتادہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا
کہ خدا تیری محافظت کرے اوسکے بدلے کہ تو نے خدا کے پیغمبر کی محافظت کی یہ حضرتؐ نے ابوقتادہ سے فرمایا لیلۃ التعریس کی صبح کو جب

ابوقتادہ نے تیسری بار حضرتؐ کو ٹیک دیکر سنبھالا **ف** حضرتؐ نے خیبر کو فتح کرکے رات کو کوچ کیا صبح کے قریب حضرتؐ پر نیند کا غلبہ ہوا حضرتؐ سوار تھے نیند کے سبب سے جھک جھک جاتے تھے اور ابوقتادہ انصاری حضرتؐ کو تھام لیتے تھے تیسری بار حضرتؐ کو معلوم ہوا کہ ابوقتادہ تھامتے آتے ہیں تب حضرتؐ نے اونکے حق میں یہ دعا کی

١٦٧٧ **ق** اَبُوْهُرَيْرَةَ خَلَقَ اللّٰهُ اٰدَمَ وَطُوْلُهٗ سِتُّوْنَ ذِرَاعًا ثُمَّ قَالَ اذْهَبْ فَسَلِّمْ عَلٰى اُولٰٓئِكَ مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ فَاسْتَمِعْ مَا يُحَيُّوْنَكَ فَاِنَّهَا تَحِيَّتُكَ وَتَحِيَّةُ ذُرِّيَّتِكَ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَقَالُوا السَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَزَادُوْهُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَكُلُّ مَنْ يَّدْخُلُ الْجَنَّةَ عَلٰى صُوْرَةِ اٰدَمَ وَقَالَ فَلَمْ يَزَلِ الْخَلْقُ يَنْقُصُ حَتَّى الْاٰنَ بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ پیدا کیا خدا نے آدم کو اور اوسکا قد ساٹھ ہاتھ کا تھا پھر خدا نے کہا آدم سے کہ جا سو ان فرشتون کو سلام کر پھر سن کہ تجکو سلام کا کیا جواب دیتے ہیں سو وہی سلام اور جواب تیرا اور تیری اولاد کا ہی تو آدم نے فرشتون سے کہا کہ السلام علیکم سو فرشتون نے کہا السلام علیک ورحمۃ اللہ یعنی فرشتون نے آدم کے سلام کے جواب میں رحمۃ اللہ کی لفظ زیادہ کی سو جو بہشت میں داخل ہوگا آدم کی صورت پر ہوگا یعنی ساٹھ ہاتھ کا قد ہوگا حضرتؐ نے فرمایا سو ہمیشہ لوگون کے قد گھٹتے گئے اب تک **ف** حضرت آدم سے جتنا زمانہ بعید ہوتا گیا آدمیون کے قد بھی گھٹتے گئے بہشت میں سب برابر ہو جاوینگے ہرچند ساٹھ ہاتھ کا قد اسوقت میں خوشنما نہیں معلوم ہوتا اسواسطے کہ ہمارے قد چھوٹے ہیں لیکن بہشت میں خوشنما معلوم ہوگا اسواسطے کہ سب برابر ہو جاوینگے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ السلام علیک کرنا اور جواب میں وعلیک السلام ورحمۃ اللہ کہنا حضرت آدم کی سنت ہی جو سلام علیک چھوڑ کے بندگی یا مجرا یا آداب یا کورنش کرے وہ حقیقت میں ناخلف ہی کہ اوسنے اپنے قدیمی خاندان کی راہ چھوڑی بلکہ جسنے آدم کا طریقہ چھوڑا سو آدمی نہیں

١٦٧٨ **م** اَبُوْهُرَيْرَةَ خَلَقَ اللّٰهُ التُّرْبَةَ يَوْمَ السَّبْتِ وَخَلَقَ فِيْهَا الْجِبَالَ يَوْمَ الْاَحَدِ وَخَلَقَ الشَّجَرَ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَخَلَقَ الْمَكْرُوْهَ يَوْمَ الثُّلَاثَاءِ وَخَلَقَ النُّوْرَ يَوْمَ الْاَرْبِعَاءِ وَبَثَّ فِيْهَا الدَّوَابَّ يَوْمَ الْخَمِيْسِ وَخَلَقَ اٰدَمَ بَعْدَ الْعَصْرِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ فِيْ اٰخِرِ الْخَلْقِ فِيْ اٰخِرِ سَاعَةٍ مِّنَ النَّهَارِ فِيْمَا بَيْنَ الْعَصْرِ اِلَى اللَّيْلِ مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خدا نے پیدا کیا زمین کو ہفتے کے دن اور پیدا کیا اوسمین پہاڑون کو یکشنبے کے دن اور پیدا کیا درختون کو دوشنبے کے دن اور پیدا کیا رنج او مصیبت کو سہ شنبے کے دن اور پیدا کیا روشنی کو چہارشنبے کے دن اور زمین پر جانور پھیلائے پنجشنبے کے دن اور آدم کو پیدا کیا عصر کے بعد جمعے کے دن پچھلی پیدائش میں دن کی پچھلی ساعت میں مابین عصر کے رات تک **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ انسان اشرف المخلوقات ہی اسواسطے کہ سب مخلوقات کے بعد پیدا ہوا دستور ہی کہ اول خیمہ اور فرش اور نوکر چاکر حاضر ہو لیتے ہین پیچھے بادشاہ کی سواری آتی ہی اور جمعے کی پچھلی ساعت جسمین حضرت آدم پیدا ہوے خدا کو ایسی محبوب ہی کہ اسوقت جو دعا کرے سو مقبول ہوتی ہی چنانچہ یہ مضمون اور احادیث میں ثابت ہی

١٦٧٩ **م** اَلْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ ذَاقَ طَعْمَ الْاِيْمَانِ مَنْ رَّضِيَ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ رَّسُوْلًا مسلم میں عباس بن عبد المطلبؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اوسنے ایمان کا مزہ چکھا جو راضی ہوگیا خدا کی خدائی پر اور اسلام کے دین پر اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پیغمبری پر **ف** خدا کی خدائی پر راضی ہونیکی یہ نشانی ہی کہ اوسکی قضا اور قدر پر راضی رہے رنج اور تکلیف او مصیبت میں اوسکا گلہ شکوہ نکرے اور دین اسلام پر راضی ہونے کی یہ علامت ہی کہ اسلام کے احکام پر مضبوط ہو جاوے کفر کی رسومات کے گرد نہ پھٹکے او حضرتؐ کی پیغمبری پر راضی ہونیکی یہ پہچان ہی کہ حضرتؐ کی سنت پر چلے اور بدعت سے عداوت رکھے

السلام علیکم کہنا سنت آدم علیہ السلام

فضیلت رضا بقضا ربانی

١٦٨٠ اور جسکو یہ بات حاصل نہین اوسکو ایمان کے مزے سے خبر نہین **خ** اَنَسٌ ذَهَبَ الْمُفْطِرُوْنَ الْيَوْمَ بِالْاَجْرِ بخاری مین انس رضہ سے
روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ آج روزہ کھولنے والے ثواب کو لیگئے **ف** مصابیح مین انس رضہ سے روایت ہی کہ ہم حضرت صلعم کے ساتھ سفر
مین تھے سو بعضے اصحاب روزہ دار تھے اور بعضے بے روزہ تھے موسم تھا گرمی کا جب منزل پر پونہچے تو روزہ دار لوگ گر پڑے اور بے روزہ
لوگون نے خیمے قائم کیے اور اونٹون کو پانی پلایا تب حضرت صلعم نے یہ حدیث فرمائی یعنی خدمت کا ثواب آج صرف بے روزہ دارون کو نصیب ہوا

١٦٨١ **ق** اَبُوْهُرَيْرَةَ رَاٰى عِيْسَى بْنُ مَرْيَمَ رَجُلًا يَّسْرِقُ فَقَالَ لَهٗ اَسَرَقْتَ فَقَالَ كَلَّا وَالَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ
فَقَالَ عِيْسٰى اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَكَذَّبْتُ عَيْنِيْ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ دیکھا عیسی بن مریم نے
ایک مرد کو چوری کرتے تو اوس سے کہا کیا تو نے چوری کی سو اوسنے کہا نہین صاحب مین قسم کھاتا ہون اوسکی جسکے سوا کوئی معبود نہین تو عیسی نے
کہا کہ مین اسکا ایمان لایا اور اپنی آنکھ کو مینے جھوٹھا جانا **ف** یعنی تو واقعی ایماندار چوری نہین کرتا میری آنکھ نے خطا کی سبحان اللہ
حسن ظن کے یہ معنی ہین ایک وہ لوگ ہین جو بدون دیکھے تہمت لگاتے ہین اور غل مچاتے ہین اور ایک یہ پاک لوگ ہین کہ آنکھ سے دیکھکر بھی
بدگمان نہین ہوتے جب اوسنے خدا کی قسم کھا کر چوری کی انکار کی تو حضرت عیسی علیہ السلام یہ سمجھے ہونگے کہ شاید اس مال مین اسکا کچھ حق ہوگا
یا کہ بطور خوش طبعی کے اسنے لیا ہی آخر کو یہ مال مالک کو دیوگا یا بہ نیت قرض لیا ہوگا قرض کو ادا کریگا غرض کہ حسن ظن کے واسطے بہت احتمالات

١٦٨٢ ممکن ہین اور اسی طرح بدگمانی کے واسطے بھی مسلمان کو یہی مناسب ہی کہ حسن ظن کیا کرے اور بدگمانی سے بچے **م** اَبُوْهُرَيْرَةَ رَغِمَ
اَنْفُهٗ ثُمَّ رَغِمَ اَنْفُهٗ ثُمَّ رَغِمَ اَنْفُهٗ مَنْ اَدْرَكَ اَبَوَيْهِ عِنْدَ الْكِبَرِ اَحَدَهُمَا اَوْ كِلَيْهِمَا فَلَمْ يَدْخُلِ الْجَنَّةَ
مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ خاک مین ملا پھر خاک مین ملا پھر خاک مین ملا جسنے اپنے ماں باپ کو ضعیفی اور
بڑھاپے مین پایا ایک کو یا دونون کو سو بہشت مین نہ داخل ہوا **ف** یعنی وہ شخص بڑا بدنصیب ہی جو ضعیف ماں باپ کی خدمت کرکے
بہشت نہ حاصل کرے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ماں باپ کی خدمت بہشت کا عمدہ وسیلہ ہی اور اونکو تکلیف دینا اور بے خدمتی دوزخ کا

١٦٨٣ سبب ہی **خ** اَبُوْبَكْرَةَ زَادَكَ اللّٰهُ حِرْصًا وَّلَا تَعُدْ قَالَهٗ لَهٗ بخاری مین ابوبکرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ خدا
تیری حرص کو زیادہ کرے اور یہ کام پھر نکرنا یہ حضرت صلعم نے ابوبکرہ سے فرمایا **ف** حضرت رکوع مین تھے ابوبکرہ اس خیال سے کہ رکوع کا
ثواب نہ جاتا رہے جلدی سے صف کے پیچھے نیت کرکے رکوع مین شریک ہوگئے جب حضرت صلعم کو یہ حال معلوم ہوا تب حضرت صلعم نے یہ حدیث فرمائی یعنی
عبادت کی حرص عمدہ بات ہی خدا زیادہ کرے لیکن پھر ایسی جلدی نکرنا کہ صف مین ملنا افضل ہی اور صف کے پیچھے کھڑے ہونا مکروہ ہی اور یہی
مذہب ہی امام اعظم اور امام شافعی اور امام مالک کا کہ صف کے پیچھے نماز پڑھنا مکروہ ہی لیکن نماز نہین باطل ہوتی اور اگر نماز باطل ہوتی تو حضرت

١٦٨۴ پھر پڑھنے کو فرماتے **ھ** اَبُوْهُرَيْرَةَ سَمِعْتُمْ بِمَدِيْنَةٍ جَانِبٌ مِّنْهَا فِي الْبَرِّ وَجَانِبٌ مِّنْهَا فِي الْبَحْرِ قَالُوْا نَعَمْ يَا رَسُوْلَ
اللّٰهِ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَغْزُوَهَا سَبْعُوْنَ اَلْفًا مِّنْ بَنِيْ اِسْحٰقَ فَاِذَا جَاؤُهَا نَزَلُوْا فَلَمْ يُقَاتِلُوْا بِسِلَاحٍ
وَلَمْ يَرْمُوْا بِسَهْمٍ قَالُوْا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ فَيَسْقُطُ اَحَدُ جَانِبَيْهَا الَّذِيْ فِي الْبَحْرِ ثُمَّ يَقُوْلُوْنَ الثَّانِيَةَ
لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ فَيَسْقُطُ جَانِبُهَا الْاٰخَرُ ثُمَّ يَقُوْلُوْنَ الثَّالِثَةَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ فَيُفَرَّجُ
لَهُمْ فَيَدْخُلُوْنَهَا فَيَغْنَمُوْنَ فَبَيْنَمَا هُمْ يَقْتَسِمُوْنَ الْمَغَانِمَ اِذْ جَاءَهُمُ الصَّرِيْخُ فَقَالَ اِنَّ الدَّجَّالَ
قَدْ خَرَجَ فَيَتْرُكُوْنَ كُلَّ شَيْءٍ وَّيَرْجِعُوْنَ مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا تمنے سنا ہی

ایسا شہر جسکے ایک جانب خشکی ہی اور ایک جانب سمندر ہی اصحاب نے کہا ہان یا رسول اللہ ہمنے سنا ہی یعنی قسطنطینیہ ہی حضرت نے فرمایا کہ قیامت نہ قائم ہوگی یہان تک کہ لڑینگے اوس شہر سے ستر ہزار حضرت اسحق کی اولاد سو جب اوس شہر کے پاس آوینگے تو اوتر پڑینگے سو ہتھیار سے نہ لڑینگے اور نہ تیر مارینگے لآ الٰہ الا اللہ واللہ اکبر کہینگے تو اوسکی ایک طرف جو دریا مین ہی گر پڑیگی پھر دوسری بار لآ الٰہ الا اللہ واللہ اکبر کہینگے تو اوسکی دوسری طرف گر پڑیگی پھر تیسری بار لآ الٰہ الا اللہ واللہ اکبر کہینگے تو ہر طرف سے کھل جاویگا سو اوس شہر مین گھس پڑینگے تو لوٹینگے سو جب کہ لوٹ کے مالون کو بانٹ رہے ہونگے کہ اچانک ایک چیخنے والا آویگا سو کہیگا کہ البتہ دجال تو نکلا سو وے لوگ ہر چیز کو چھوڑ دیوینگے اور دجال کی طرف پلٹ کھڑے ہونگے **ف** اس حدیث مین قسطنطنیہ کے فتح کی خبر ہی کہ قیامت کے قریب امام مہدی ع کے وقت مین ہوگی اس حدیث سے معلوم ہوتا ہی کہ بدون ہتھیار چلے صرف کلمے کی برکت سے فتح ہوگی اور تیسرے باب مین حدیث گذری کہ ہتھیار بھی وہان چلیگا تو مطلب یہ کہ اول کچھ ہتھیار چلیگا لیکن آخر کو فتح کلمے کی برکت سے ہوگی

۱۶۸۵ **ق** عَلِيٌّ شَغَلُوْنَا عَنِ الصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى صَلٰوةِ الْعَصْرِ مَلَأَ اللّٰهُ قُبُوْرَهُمْ وَبُيُوْتَهُمْ نَارًا **قَالَهٗ** يَوْمَ الْخَنْدَقِ بخاری اور مسلم مین علی مرتضیٰ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمکو باز رکھا بیچوالی نماز سے یعنی عصر کی نماز سے خدا اونکی قبرون اور گھرون کو آگ سے بھرے یہ حضرت نے جنگ خندق کے دن فرمایا **ف** جنگ خندق مین کافرون نے نہایت ہجوم کیا بڑی دھوم کی لڑائی ہوئی حضرت نے فرصت نپائی عصر کی نماز قضا ہوگئی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صلوٰۃ وسطیٰ جسکی محافظت کی قرآن شریف مین بڑی تاکید ہی عصر کی نماز ہی اسواسطے کہ وہ فجر اور ظہر اور مغرب اور عشا کے بیچ مین پڑی ہی

۱۶۸۶ **خ** اَبُوْ سَعِيْدٍ صَدَقَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ زَوْجُكِ وَوَلَدُكِ اَحَقُّ مَنْ تَصَدَّقْتِ بِهٖ عَلَيْهِمْ بخاری مین ابو سعید رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سچا ہی عبد اللہ بن مسعود تیرا خاوند اور تیرا بیٹا زیادہ تر حقدار ہی اور محتاجون سے جنپر تو خیرات کرے **ف** زینب عبد اللہ بن مسعود کی بی بی نے حضرت سے کہا کہ یا حضرت آج آپ نے خیرات کرنے کو فرمایا سو مینے چاہا کہ اپنا زیور محتاجون کو خیرات کردون سو عبد اللہ بن مسعود یون کہتا ہی کہ مین اور میرا بیٹا اور محتاجون سے زیادہ تر حقدار ہون تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر جورو مالدار ہو اور خاوند محتاج ہو تو خاوند ہی کو خیرات دینا افضل ہی

۱۶۸۷ **ق** اَبُوْ سَعِيْدٍ صَدَقَ اللّٰهُ وَكَذَبَ بَطْنُ اَخِيْكَ بخاری اور مسلم مین ابو سعید رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا نے سچ فرمایا ہی تیرے بھائی کا پیٹ جھوٹھا ہی **ف** ایک شخص حضرت کے پاس آیا اور اسنے کہا کہ میرے بھائی کا پیٹ چلتا ہی حضرت نے فرمایا اوسکو شہد پلا اوسنے شہد پلایا پیٹ نہ بند ہوا پھر اوسنے اسہال کا شکوہ کیا حضرت نے پھر شہد پلانے کو فرمایا اسی طرح تین بار فرمایا چوتھی بار اوسنے کہا کہ یا حضرت شہد سے تو اور زیادہ دست آتے ہین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور چوتھی بار بھی شہد پلانے کو فرمایا چنانچہ چوتھی بار پیٹ بند ہوگیا یہ جو فرمایا کہ خدا سچا ہی یعنی خدا نے جو قرآن مین خبر دی ہی کہ شہد مین صحت اور شفا ہی سو سچ ہی یا اوس شخص کی شفا شہد سے حضرت کو وحی سے معلوم ہوئی ہوگی اس شخص کا اسہال مواد کی کثرت سے ہوگا اسواسطے حضرت نے شہد تجویز کیا تاکہ مواد کو نکال دیوے جب مواد نکل گیا تو پیٹ بند ہوگیا اس حکمت کو اوسکا بھائی نہ جانتا تھا دست آنے سے گھبراتا تھا

۱۶۸۸ **ق** عَائِشَةُ صَدَقَتَا اِنَّهُمْ يُعَذَّبُوْنَ عَذَابًا تَسْمَعُهُ الْبَهَائِمُ كُلُّهَا يَعْنِيْ عَجُوْزَيْنِ مِنْ عُجُزِ يَهُوْدِ الْمَدِيْنَةِ دَخَلَتَا عَلٰى عَائِشَةَ فَقَالَتَا اِنَّ اَهْلَ الْقُبُوْرِ يُعَذَّبُوْنَ فِيْ قُبُوْرِهِمْ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ دونون عورتون نے سچ کہا کہ مقرر مُردون پر ایسی مار پڑتی ہی کہ اوسکو سب جانور سنتے ہین یہود مدینے والون کی

ف حضرت عایشہ سے روایت ہی کہ میرے پاس یہود کی دو بڈھیاں آئیں اونھون نے مجکو عذاب قبر کی خبر دی مینے اونکی بات نمانی جب وے چلی گئین تب مینے یہاں حضرت سے کہا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور حضرت ایسی کوئی نماز نہ پڑھتے تھے کہ جسمین عذاب قبر سے پناہ نمانگتے ہون دو بڈھیان مراد ہین جو حضرت عایشہ پاس آئین سو اونھون نے کہا کہ قبر والون کو اونکی قبرون مین عذاب ہوتا ہی

١٦٨٩ خ ابو ہریرہ عَجِبَ اللّٰهُ مِنْ قَوْمٍ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ فِي السَّلَاسِلِ بخاری مین ابو ہریرہ رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ عجب معاملہ کیا خدا نے اون لوگون سے جو بہشت کو جاوینگے زنجیرون مین ف یعنی اکثر کافر بندی مین گرفتار ہوتے ہین پھر اسلام کی ہدایت پاکر بہشت مین داخل ہونگے اور بعضے کہتے ہین کشش الٰہی کی زنجیر مراد ہی یعنی جسکو خدا نے اپنی طرف کھینچ لیا بہشت مین داخل ہوا

١٦٩٠ ق الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ عَمِلَ هٰذَا يَسِيْرًا وَّيُرْوٰى قَلِيْلًا وَّاُجِرَ كَثِيْرًا قَالَهُ فِيْ رَجُلٍ مِّنْ بَنِي النَّبِيْتِ قَالَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّكَ عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ثُمَّ تَقَدَّمَ فَقَاتَلَ حَتّٰى قُتِلَ بخاری اور مسلم مین براء بن عازب رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اسنے آسان عمل کیا اور دوسری روایت یون ہی کہ اسنے تھوڑا عمل کیا اور بہت ثواب پایا یہ حضرت نے اوس مرد کے حق مین فرمایا جو بنی نبیت کی قوم سے تھا اوسنے کہا کہ مین گواہی دیتا ہون کہ سواے خدا کے کوئی لائق عبادت کے نہین پھر آگے بڑھ گیا اور لڑنے لگا یہان تک کہ مارا گیا ف بنی نبیت نصاری کی ایک قوم ہی اوس قوم کا ایک آدمی حضرت پاس آیا اوسنے کہا کہ مین اول کافرون سے لڑون پھر مسلمان ہون یا جو حکم ہو حضرت نے فرمایا بلکہ اول مسلمان ہولے پھر قتال کر سو وہ شخص مسلمان ہوکر لڑنے لگا آخر کو شہید ہوا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی بعد اسلام کے نماز روزہ حج زکوۃ کچھ نہین کیا صرف گھڑی بھر کے جہاد سے بہشت مین داخل ہوا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اسلام سب عبادتون پر مقدم ہی بدون اسلام کے کوئی عبادت اور نیکی قبول نہین

١٦٩١ خ اَنَسٌ غَارَتْ اُمُّكُمْ بخاری مین انس رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ رشک کیا یعنی جلن کی تمہاری مان نے ف حضرت اپنی کسی بی بی کے گھر مین تھے دوسری بی بی نے ایک پیالے مین کھانا بھیجا گھر والی بی بی نے اپنا ہاتھ مارا پیالہ گر پڑا اور ٹوٹ گیا حضرت اوس کھانے کو پیالے مین سمیٹ کر رکھتے جاتے تھے اور یہ حدیث فرماتے تھے پھر حضرت نے اوسکے عوض مین دوسرا ثابت پیالہ دیا بعضی روایت مین آیا ہی کہ حضرت عایشہ رضؓ کے گھر مین حضرت تھے اور حضرت زینب نے حضرت کو کھانا بھیجا رشک کرنا عورتون مین پیدایشی چیز ہی خصوصاً سوتون مین شرع مین اسپر پکڑ نہین اسی واسطے حضرت نے بھی اونپر کچھ غصہ نکیا

١٦٩٢ ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ غَزَا نَبِيٌّ مِّنَ الْاَنْبِيَاءِ فَقَالَ لِقَوْمِهٖ لَا يَتْبَعْنِيْ رَجُلٌ قَدْ مَلَكَ بُضْعَ امْرَاَةٍ وَّهُوَ يُرِيْدُ اَنْ يَّبْنِيَ بِهَا وَلَمَّا يَبْنِ بِهَا وَلَا اٰخَرُ قَدْ بَنٰى بُنْيَانًا وَّلَمَّا يَرْفَعْ سَقْفَهَا وَلَا اٰخَرُ قَدِ اشْتَرٰى غَنَمًا اَوْ خَلِفَاتٍ وَّيَنْتَظِرُ وِلَادَهَا فَغَزَا فَاَتَى الْقَرْيَةَ حِيْنَ صَلٰوةِ الْعَصْرِ اَوْ قَرِيْبًا مِّنْ ذٰلِكَ فَقَالَ لِلشَّمْسِ اَنْتِ مَاْمُوْرَةٌ وَّاَنَا مَاْمُوْرٌ اَللّٰهُمَّ احْبِسْهَا عَلَيَّ شَيْئًا فَحُبِسَتْ عَلَيْهِ حَتّٰى فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ قَالَ فَجَمَعُوْا مَا غَنِمُوْا فَاَقْبَلَتِ النَّارُ لِتَاْكُلَهٗ فَاَبَتْ اَنْ تَطْعَمَهٗ فَقَالَ فِيْكُمْ غُلُوْلٌ فَلْيُبَايِعْنِيْ مِنْ كُلِّ قَبِيْلَةٍ رَجُلٌ فَبَايَعُوْهُ فَلَصِقَتْ يَدُ رَجُلٍ بِيَدِهٖ فَقَالَ فِيْكُمُ الْغُلُوْلُ فَلْتُبَايِعْنِيْ قَبِيْلَتُكَ فَبَايَعَتْهُ فَلَصِقَتْ يَدُهٗ بِيَدِ رَجُلَيْنِ اَوْ ثَلٰثَةٍ فَقَالَ فِيْكُمُ الْغُلُوْلُ اَنْتُمْ غَلَلْتُمْ فَاَخْرَجُوْا لَهٗ مِثْلَ رَاْسِ بَقَرَةٍ مِّنْ ذَهَبٍ فَوَضَعُوْهُ فِي الْمَالِ وَهُوَ بِالصَّعِيْدِ فَاَقْبَلَتِ النَّارُ فَاَكَلَتْهُ فَلَمْ تَحِلَّ الْغَنَائِمُ لِاَحَدٍ مِّنْ قَبْلِنَا ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ رَاٰى ضَعْفَنَا وَعَجْزَنَا فَطَيَّبَهَا لَنَا بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضؓ سے روایت ہی کہ

حضرتؐ نے فرمایا کہ جہاد کیا پیغمبرون مین سے ایک پیغمبر نے تو اپنے لوگون سے کہا کہ میرے ساتھ وہ مرد نہ چلے جسنے نکاح کیا اور وہ چاہتا ہو
کہ اپنی عورت سے صحبت کرے اور ہنوز اوسنے صحبت نہین کی ہو اور نہ دوسرا شخص میرے ساتھ چلے جسنے مکان بنایا ہو اور ہنوز اوسکی چھت
نہ بلند کی ہو اور نہ وہ شخص میرے ساتھ چلے جسنے بکریان اور گابھن اونٹنیان مول لی ہون اور وہ اونکے جننے کا امیدوار ہو پھر وہ
پیغمبر جہاد کو چلا تو عصر کے وقت یا قریب عصر کے اوس گانون مین پونہچا تو پیغمبر نے سورج سے کہا تو بھی حکم بردار ہی اور مین بھی حکم بردار ہون
الٰہی سورج کو میرے اوپر تھوڑا سا روک رکھ تو سورج ڈوبنے سے رُک گیا یہان تک کہ لڑائی فتح ہو گئی حضرتؐ نے فرمایا تو لوگون نے جمع کی
جو غنیمت پائی تھی پھر آگ متوجہ ہوئی کہ غنیمت کے مال کو جلاوے تو اوسنے نہ جلایا تو پیغمبر نے کہا کہ تم لوگون مین چوری ہی تو چاہیے کہ مجھسے
بیعت کرے ہر گروہ کا ایک ایک آدمی سو اون لوگون نے بیعت کی تو چمٹ گیا ایک مرد کا ہاتھ پیغمبر کے ہاتھ سے پیغمبر نے کہا کہ تمھارے گروہ مین
چوری ہی تو چاہیے کہ تیرا تمام گروہ مجھسے بیعت کرے سو اوس گروہ نے بیعت کی تو پیغمبر کا ہاتھ دو مرد یا تین مردون کے ہاتھ سے چمٹ گیا سو پیغمبر نے کہا
تم لوگون مین چوری ہی تمنے چرایا ہی سو اونھون نے بیل کے سر کے برابر سونا نکالا تو اوسکو غنیمت کے مال مین رکھا اور وہ مال زمین پر رکھا تھا تو آگ
متوجہ ہوئی اور اوسکو جلا گئی سو غنیمت کسیکو ہمسے پہلے حلال نتھی اور ہمکو اسواسطے حلال ہوئی کہ خدا نے ہماری ضعیفی اور عاجزی دیکھی تو غنیمت
کو ہمارے واسطے پاک اور حلال کر دیا **ف** یہ پیغمبر حضرت یوشعؑ بن نونؑ تھے حضرت موسیٰؑ کے خلیفہ شام کے ملک مین اریحا شہر مین لڑائی ہوئی
تھی جمعے کے دن تھی اونکی دعا سے آفتاب کو لڑائی کے فتح ہونے تک روک رکھا تھا حضرت یوشعؑ نے نئی شادی والے کو اور تازہ مکان
بنانے والے کو اور بیلنے والے جانورون کے مالکون کو اسواسطے ساتھ نہ لیا کہ اونکا دل لگا رہیگا تو اونسے جہاد بخوبی نہو سکیگا معلوم ہوا کہ جہاد کرنا
فارغ البال ہے تعلق لوگون سے خوب ہو سکتا ہی اگلی امتون مین معمول تھا کہ قربانی اور غنیمت کے مال کو آسمانی آگ جلا دیتی تھی اور یہی نشانی
تھی قبول ہونیکی غنیمت کا مال لینا اونکو حلال نتھا امت محمدی کو حلال ہو گیا **م** جَابِرٌ قَاتَلَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ اتَّخَذُوْا قُبُوْرَ ١٩٩٣
اَنْبِيَآئِهِمْ مَسَاجِدَ مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خدا لعنت کرے یہود کو اونھون نے پیغمبرون کی قبرون کو
مسجدگاہ بنایا **خ** اِبْنُ عَبَّاسٍ قَاتَلَهُمُ اللّٰهُ اَمَا وَاللّٰهِ قَدْ عَلِمُوْا اَنَّهُمَا لَمْ يَسْتَقْسِمَا بِهَا قَطُّ بخاری مین عبد اللہ بن عباسؓ ١٩٩٤
سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خدا لعنت کرے مشرکین مکہ پر خبردار ہو خدا کی قسم البتہ اونکو معلوم تھا کہ مقرر ابراہیمؑ اور اسمٰعیلؑ نے
کبھی تیرون سے فال نہین لی **ف** مشرکین مکہ پاس تین تیر تھے ایک پر لکھا تھا کہ خدا نے اجازت دی دوسرے پر لکھا تھا کہ خدا نے
منع کیا تیسرا تیر خالی تھا سو جب اونکو کوئی کام درپیش ہوتا جیسے سفر یا نکاح تو اون تیرون سے فال لیتے اگر اجازت کا تیر اول ہاتھ مین آتا
تو وہ کام کرتے اور اگر منع کا تیر نکلتا تو اوس کام سے باز رہتے اور اگر خالی تیر نکلتا تو چند روز ٹھہر جاتے پھر اسی طرح فال دیکھتے جب مکہ
فتح ہوا تو حضرتؐ نے دیکھا کہ حضرت ابراہیمؑ اور حضرت اسمٰعیلؑ کی دو تصویرین ہین اور اونکے ہاتھ مین بھی فال کے تیر ہین تب حضرتؐ نے
یہ حدیث فرمائی یعنی باوجود کہ مشرکین کو خوب معلوم ہی کہ وے بزرگ یہ کام ہرگز نکرتے تھے لیکن پھر بھی یے لوگ اپنے کفر اور افترا سے نہ باز آئے
اسی طرح اس امت کے جاہل لوگ علی مرتضیٰ کی تصویر بدون ڈاڑھی کی بناتے ہین اور امام قاسم کی ساچق اور غوث الاعظم کی مہندی
نکالتے ہین حالانکہ انکو خوب معلوم ہی کہ یہ صریح افترا ہی وے بزرگان خرافات سے پاک تھے **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ قَالَ رَجُلٌ لَاَتَصَدَّقَنَّ
اللَّيْلَةَ بِصَدَقَةٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهِ فَوَضَعَهَا فِيْ يَدِ زَانِيَةٍ فَاَصْبَحُوْا يَتَحَدَّثُوْنَ تُصُدِّقَ اللَّيْلَةَ عَلٰى زَانِيَةٍ
فَقَالَ اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلٰى زَانِيَةٍ لَاَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهِ فَوَضَعَهَا فِيْ يَدِ غَنِيٍّ

فَاَصْبَحُوْا يَتَحَدَّثُوْنَ تُصُدِّقَ عَلٰى غَنِيٍّ فَقَالَ اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلٰى غَنِيٍّ لَاَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهٖ فَوَضَعَهَا فِيْ يَدِ سَارِقٍ فَاَصْبَحُوْا يَتَحَدَّثُوْنَ تُصُدِّقَ عَلٰى سَارِقٍ فَقَالَ اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلٰى زَانِيَةٍ وَعَلٰى غَنِيٍّ وَعَلٰى سَارِقٍ فَاُتِيَ فَقِيْلَ لَهٗ اَمَّا صَدَقَتُكَ فَقَدْ قُبِلَتْ اَمَّا الزَّانِيَةُ فَلَعَلَّهَا تَسْتَعِفُّ بِهَا عَنْ زِنَاهَا وَلَعَلَّ الْغَنِيَّ يَعْتَبِرُ فَيُنْفِقُ مِمَّا اَعْطَاهُ اللّٰهُ وَلَعَلَّ السَّارِقَ يَسْتَعِفُّ بِهَا عَنْ سَرِقَتِهٖ

بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ ایک مرد نے کہا کہ مین مقرر آج کی رات خیرات دونگا سو اپنی خیرات لیکر نکلا تو اوسکو حرامکار عورت کے ہاتھہ مین رکھہ آیا تو فجر کو لوگ گفتگو کرنے لگے کہ رات کو حرامکار عورت کو خیرات ملی سو اوس مرد نے کہا الٰہی تیرا شکر ہی حرامکار کی خیرات پر مقرر اب اور خیرات کرونگا سو وہ اپنی خیرات لیکر نکلا سو اوسکو مالدار کے ہاتھہ مین رکھہ آیا تو فجر کو لوگ باتین کرنے لگے کہ مالدار کو صدقہ ملا سو اوس مرد نے کہا الٰہی تیرا شکر ہی مالدار کی خیرات پر مقرر اب اور صدقہ دونگا سو اپنا صدقہ لیکر نکلا تو اوسکو چور کے ہاتھہ مین رکھہ آیا تو فجر کو لوگ ذکر کرنے لگے کہ چور کو صدقہ ملا تو اوس مرد نے کہا کہ الٰہی تیرا شکر ہی حرامکار اور مالدار اور چور کی خیرات پر تو اوس سے خواب مین کہا گیا کہ تیری خیرات تو قبول ہوگئی حرامکار کی خیرات تو اسواسطے قبول ہوئی کہ شاید وہ خیرات کا مال پاکر اپنی حرامکاری سے باز رہے اور شاید کہ مالدار سوچے اور شرماوے سو وہ بھی خیرات کرے اوس مال سے جو خدا نے دیا ہی اور شاید کہ چور اوسکے سبب سے چوری سے باز رہے **ف** معلوم ہوا کہ خیرات اور صدقے کا ثواب کسی طرح ضائع نہین ہوتا اگرچہ ناواقفی سے بے موقع خرچ ہو نیت خالص چاہیے

١٦٩٦

ق اَبُوْهُرَيْرَةَ قَالَ رَجُلٌ لَمْ يَعْمَلْ حَسَنَةً قَطُّ لِاَهْلِهٖ اِذَا مَاتَ فَحَرِّقُوْهُ ثُمَّ اذْرُوْا نِصْفَهٗ فِي الْبَرِّ وَنِصْفَهٗ فِي الْبَحْرِ فَوَاللّٰهِ لَئِنْ قَدَرَ اللّٰهُ عَلَيْهِ لَيُعَذِّبَنَّهٗ عَذَابًا لَا يُعَذِّبُهٗ اَحَدًا مِّنَ الْعَالَمِيْنَ فَلَمَّا مَاتَ الرَّجُلُ فَعَلُوْا مَا اَمَرَهُمْ فَاَمَرَ اللّٰهُ الْبَرَّ فَجَمَعَ مَا فِيْهِ وَاَمَرَ الْبَحْرَ فَجَمَعَ مَا فِيْهِ ثُمَّ قَالَ لِمَ فَعَلْتَ هٰذَا قَالَ مِنْ خَشْيَتِكَ يَا رَبِّ وَاَنْتَ اَعْلَمُ فَغَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ. بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ ایک مرد نے کبھی کوئی نیک کام نکیا تھا اپنے لوگون سے کہا کہ جب یہ شخص مرجاوے تو اوسکو جلادالیو پھر اوسکی آدھی راکھہ جنگل مین بکھیر دیو اور آدھی دریا مین سو قسم خدا کی اگر خدا نے اوسکو تنگ کیا اور عذاب مقدر کیا تو البتہ اوسپر ایسی مار ماریگا کہ تمام عالم مین کسی پر ویسا عذاب نہوگا پھر جب وہ مرد مرگیا تو اوسکے لوگون نے وہی کیا جو اوسنے اونسے کہا تھا سو خدا نے خشک جنگل سے حکم کیا تو جتنی اوسمین خاک تھی اوسنے جمع کردی اور دریا سے حکم کیا اوسنے بھی جمع کردی پھر خدا نے اوس شخص سے فرمایا کہ تو نے یہ کام کیون کیا تھا اوسنے کہا اے رب تیرے خوف سے اور تو زیادہ تر دانا ہی سو خدا نے اوسکو بخش دیا **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خوف الٰہی اور اپنے قصور کا اقرار مغفرت کا سبب ہی

١٦٩٧

ق اَبُوْهُرَيْرَةَ قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوٗدَ لَاَطُوْفَنَّ اللَّيْلَةَ بِمِائَةِ امْرَاَةٍ تَلِدُ كُلُّ امْرَاَةٍ مِّنْهُنَّ غُلَامًا يُقَاتِلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَقَالَ لَهُ الْمَلَكُ قُلْ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ فَلَمْ يَقُلْ وَنَسِيَ فَاَطَافَ بِهِنَّ وَلَمْ تَلِدْ مِنْهُنَّ اِلَّا امْرَاَةٌ نِصْفَ اِنْسَانٍ لَوْ قَالَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ لَمْ يَحْنَثْ وَكَانَ اَرْجٰى لِحَاجَتِهٖ وَيُرْوٰى بِتِسْعِيْنَ وَيُرْوٰى سَبْعِيْنَ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ سلیمان بن داؤد علیہ السلام نے کہا کہ آج کی رات سو ١٠٠ عورتون پر گھومونگا یعنی ہونسے صحبت کرونگا کہ اونمین سے ہر ایک عورت لڑکا جنیگی جو راہ خدا مین جہاد کریگا تو فرشتے نے اوس سے کہا کہ کہہ لے کہ اگر اللہ چاہیگا سو انشاءاللہ نہ کہا اور کہنا بھول گیا پھر اون سو ١٠٠ عورتون پر گھوما سو اونمین سے

کوئی بھی جنی مگر ایک عورت آدھا آدمی جنی اگر سلیمان انشاء اللہ کہتا تو اوسکی بات پوری ہوتی اور اپنے مطلب کا امیدوار رہتا اور ایک
روایت مین سو عورت کے بدلے نوے عورت کا ذکر ہی اور دوسری روایت مین ستر **ف** جب لوگون نے جہاد مین سستی کی تب حضرت سلیمان عم
نے کثرت اولاد کی آرزو کی کہ جہاد مین غیرون کی حاجت نرہے مگر انشاء اللہ کہنا بھول گئے مراد نہ پوری ہوئی معلوم ہوا کہ جب کسی کام کا
ارادہ کرے تو انشاء اللہ ضرور کہہ لیوے اسواسطے کہ بدون خدا کی مدد کے آدمی سے کوئی کام نہین ہو سکتا پیغمبر ہو یا ولی حکیم ہو یا بادشاہ

۱۶۹۸ **ق** اَبُوْ بَرْزَةَ قَتَلَ سَبْعَةً ثُمَّ قَتَلُوْهُ هٰذَا مِنِّيْ وَاَنَا مِنْهُ هٰذَا مِنِّيْ وَاَنَا مِنْهُ يَعْنِيْ جُلَيْبِيْبًا بخاری اور مسلم
مین ابو برزہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جلیبیب نے قتل کیا سات کافرون کو پھر کافرون نے اوسکو قتل کیا یہ میرا ہی مین اسکا یہ میرا ہی مین اسکا **ف**
جلیبیب ایک صحابی کا نام تھا حضرت نے کسی لڑائی مین دیکھا کہ کافرون کی سات لاشون کے پاس اونکی لاش پڑی ہی تب حضرت نے اونکی فضیلت مین
یہ حدیث فرمائی پھر حضرت نے کمال مہربانی سے اونکے سر کو اپنی گود مین رکھا بعد اوسکے قبر مین دفن کیا

۱۶۹۹ **ق** اَبُوْهُرَيْرَةَ قَرَصَتْ نَمْلَةٌ نَبِيًّا مِّنَ الْاَنْبِيَاءِ فَاَمَرَ بِقَرْيَةِ النَّمْلِ فَاُحْرِقَتْ فَاَوْحَى اللّٰهُ اِلَيْهِ اَنْ قَرَصَتْكَ نَمْلَةٌ اَحْرَقْتَ اُمَّةً مِّنَ الْاُمَمِ
تُسَبِّحُ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا ایک چیونٹی نے کسی پیغمبر کو کاٹا تو اونسنے حکم کیا سو چیونٹیون کا مکان جلا دیا گیا
تو خدا نے اون پیغمبر سے فرمایا کہ تجکو ایک چیونٹی نے کاٹا تو نے مخلوقات کے ایک گروہ کو جلا دیا جو تسبیح کرتا تھا **ف** حضرت موسیٰ عم نے جناب الٰہی
مین عرض کی کہ الٰہی تو گنہگارون کی بستیون کو ہلاک کرتا ہی حالانکہ اونمین نیک لوگ بھی ہوتے ہین خدا نے حضرت موسیٰ عم کی تفہیم چاہی حضرت موسیٰ عم
کو گرمی بہت معلوم ہوئی ایک درخت کے سایے مین جا کر لیٹے وہان ایک چیونٹی نے اونکو کاٹا حضرت موسیٰ عم نے چیونٹیون کا مکان جلوا دیا تب خدا نے
فرمایا کہ تو نے ایک چیونٹی کے قصور مین سب چیونٹیون کو جو یاد خدا کرتی تھین کیون جلوا دیا

۱۷۰۰ **خ** عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ كَانَ اللّٰهُ وَلَمْ يَكُنْ شَيْءٌ غَيْرُهُ وَكَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ وَكَتَبَ فِي الذِّكْرِ كُلَّ شَيْءٍ ثُمَّ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بخاری مین عمران بن حصین رضہ سے
روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ خدا ہی تھا اور اوسکے سوا کوئی چیز نتھی اور اوسکا عرش پانی پر تھا اور خدا نے لکھا لوح محفوظ مین ہر چیز کو بعد اوسکے
آسمانون اور زمین کو پیدا کیا **ف** عمران بن حصین رضہ سے روایت ہی کہ مین حضرت کے پاس تھا اتنے مین یمن کے لوگ آئے سوال کرنے
کہا کہ یا حضرت ہم دین کو پوچھنے آئے ہین اور ہم یہ بات پوچھتے ہین کہ اس عالم سے پہلے کیا تھا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اتنے مین
کسی نے مجھسے کہا کہ تیرا اونٹ چھوٹ گیا مین اونٹ کے پیچھے گیا وہ مجلس ہو گئی اگر مین وہین رہتا تو اس سے زیادہ تر حال معلوم ہوتا اس
حدیث سے معلوم ہوا کہ ایک وقت ایسا تھا کہ سوائے ذات پاک کے کوئی چیز نتھی نہ عرش نہ پانی نہ لوح محفوظ نہ آسمان نہ زمین بعد اوسکے
خدا نے عرش کو پانی پر رکھا اور لوح محفوظ مین جو جو کہ اس عالم مین کرنا منظور تھا سو لکھا اوسکے بعد آسمان اور زمین کو بنایا اس حدیث سے
صاف معلوم ہوا کہ یہ جو یونانی حکیم کہتے ہین کہ آسمان اور زمین قدیم ہین سو غلط بات ہی آدمی کی عقل ناقص اسکو نہین سمجھ سکتی نبی معصوم کے
فرمانے پر اعتقاد کرنا چاہیے

۱۷۰۱ **ق** اَبُوْهُرَيْرَةَ كَانَتِ امْرَاَتَانِ مَعَهُمَا ابْنَاهُمَا جَاءَ الذِّئْبُ فَذَهَبَ بِابْنِ اِحْدٰهُمَا فَقَالَتْ لِصَاحِبَتِهَا اِنَّمَا ذَهَبَ بِابْنِكِ وَقَالَتِ الْاُخْرٰى اِنَّمَا ذَهَبَ بِابْنِكِ فَتَحَاكَمَتَا اِلٰى دَاوٗدَ فَقَضٰى بِهٖ
لِلْكُبْرٰى فَخَرَجَتَا عَلٰى سُلَيْمٰنَ بْنِ دَاوٗدَ فَاَخْبَرَتَاهُ فَقَالَ ائْتُوْنِيْ بِالسِّكِّيْنِ اَشُقُّهُ بَيْنَهُمَا فَقَالَتِ الصُّغْرٰى
لَا تَفْعَلْ رَحِمَكَ اللّٰهُ هُوَ ابْنُهَا فَقَضٰى بِهٖ لِلصُّغْرٰى بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ
دو عورتین تھین اونکے ساتھ اونکے دو بیٹے تھے بھیڑیا آیا سو ایک عورت کے بیٹے کو لیگیا تو وہ عورت اپنی ساتھی عورت سے

کہنے لگی کہ تیرے ہی بیٹے کو بھیڑیا لیگیا اور دوسری عورت نے کہا کہ تیرے ہی بیٹے کو بھیڑیا لیگیا سو وی دونون داؤد کے پاس قصہ فیصل کروانے کو آئین سو اونھون نے وہ لڑکا بڑی عورت کو دلوایا سو وی دونون نکلین سلیمان بن داؤد پاس آئین اور اونسے یہ حال کہا تو سلیمان نے کہا کہ چھری مجکو دو تا کہ مین اس لڑکے کو آدھا آدھا کاٹ کر ان دونون عورتون کو دون تو چھوٹی عورت نے کہا خدا تجھپر رحم کرے یہ نہ کر وہ لڑکا اوس بڑی عورت کا ہی یعنی اب مین دعوی نہین کرتی دوسری کو دیجیے تو سلیمان نے وہ لڑکا چھوٹی عورت کو دلایا **ف** حضرت سلیمان نے چھوٹی عورت کے اسواسطے دلایا کہ اوسکو درد آیا اوسنے لڑکے کا کاٹنا گوارا نکیا تو معلوم ہوا کہ وہ لڑکا اوسی کا تھا اور اگر بڑی عورت کا لڑکا ہوتا تو وہ اوسکے کاٹنے پر راضی نہوتی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب گواہ نہون تو حاکم کو لازم ہی کہ قرائن اور قیاس پر عمل کرے

۱۷۰۲ **م** اَبُوْ سَعِيْدٍ كَانَتِ امْرَأَةٌ مِّنْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ قَصِيْرَةٌ تَمْشِيْ مَعَ امْرَأَتَيْنِ طَوِيْلَتَيْنِ فَاتَّخَذَتْ رِجْلَيْنِ مِنْ خَشَبٍ وَّخَاتَمًا مِّنْ ذَهَبٍ مُّطْبَقًا ثُمَّ حَشَتْهُ مِسْكًا وَّهُوَ اَطْيَبُ الطِّيْبِ فَمَرَّتْ بَيْنَ الْمَرْأَتَيْنِ فَلَمْ يَعْرِفُوْهَا فَقَالَتْ بِيَدِهَا هٰكَذَا وَنَفَضَ شُعْبَةُ يَدَهٗ مسلم مین ابو سعید رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت ؐ نے فرمایا کہ بنی اسرائیل کی قوم مین ایک ٹھگنی عورت تھی چلا کرتی تھی دو لنبی عورتون کے ساتھ سو اوسنے لکڑی کی دو کھڑاؤن بناکر پہنی اور سونے کی خول دار انگوٹھی بنائی پھر اوسکو مشک سے بھرا اور وہ تو بڑی عمدہ خوشبو ہی سو چلی دو عورتون کے درمیان تو لوگون نے اوسکو نہ پہچانا سو اوسنے اپنے ہاتھ سے یون اشارہ کیا اس حدیث کے ایک راوی نے جسکا شعبہ نام ہی اوسنے اپنا ہاتھ جھاڑا یعنی اوس عورت کے اشارہ کرنے کی مثال دی **ف** عورت نے کھڑاؤن اسواسطے پہنی تا کہ لنبی معلوم ہو اور مشک کو اسواسطے لوگون کی طرف جھاڑا تا کہ خوشبو سے لوگ اوسکی طرف متوجہ ہون اس حدیث مین اشارہ ہی کہ جب باطن خراب ہو تو ظاہری بناوٹ کچھ حقیقت نہین

۱۷۰۳ **خ** اَبُوْ هُرَيْرَةَ كَانَتْ بَنُوْ اِسْرَائِيْلَ تَسُوْسُهُمُ الْاَنْبِيَاءُ كُلَّمَا هَلَكَ نَبِيٌّ خَلَفَهٗ نَبِيٌّ وَّاِنَّهٗ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ وَسَيَكُوْنُ خُلَفَاءُ فَيَكْثُرُوْنَ قَالُوْا فَمَا تَأْمُرُنَا قَالَ فُوْا بَيْعَةَ الْاَوَّلِ فَالْاَوَّلِ اَعْطُوْهُمْ حَقَّهُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ سَائِلُهُمْ عَمَّا اسْتَرْعَاهُمْ بخاری مین ابو ہریرہ رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت ؐ نے فرمایا کہ تھے بنی اسرائیل کہ اونمین حکومت اور ریاست کرتے تھے پیغمبر جب کہ ایک پیغمبر وفات پاتا تھا دوسرا پیغمبر اوسکے مقام پر قائم ہوتا تھا اور میرے بعد تو کوئی پیغمبر نہین اور عنقریب خلیفے اور بادشاہ ہونگے تو بہت ہونگے اصحاب نے کہا سو ہمکو آپ کیا حکم کرتے ہین حضرت ؐ نے فرمایا کہ قول پورا کرو اول حاکم سے پھر دوسرے سے اونکا حق ادا کرو سو مقرر خدا اونسے پوچھنے والا ہی اونکی رعیت کے حال سے **ف** یعنی انتظام اور اصلاح عالم بدون حاکم کے نہین ہو سکتی اگلی امتون مین تو پیغمبرون سے انتظام ہوتا تھا اس امت مین خلیفون سے ہوگا اسواسطے اونکی اطاعت سب مسلمانون پر واجب ہوئی اگر حاکم کچھ رعیت کے حق مین قصور کریگا تو اوس سے خدا سمجھ لیگا

۱۷۰۴ **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ كَانَتْ بَنُوْ اِسْرَائِيْلَ يَغْتَسِلُوْنَ عُرَاةً يَّنْظُرُ بَعْضُهُمْ اِلٰى سَوْأَةِ بَعْضٍ وَّكَانَ مُوْسٰى يَغْتَسِلُ وَحْدَهٗ فَقَالُوْا وَاللّٰهِ مَا يَمْنَعُ مُوْسٰى اَنْ يَّغْتَسِلَ مَعَنَا اِلَّا اَنَّهٗ اٰدَرُ قَالَ فَذَهَبَ مَرَّةً يَّغْتَسِلُ فَوَضَعَ ثَوْبَهٗ عَلٰى حَجَرٍ فَفَرَّ الْحَجَرُ بِثَوْبِهٖ قَالَ فَجَمَحَ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ بِاَثَرِهٖ يَقُوْلُ ثَوْبِيْ حَجَرُ ثَوْبِيْ حَجَرُ حَتّٰى نَظَرَتْ بَنُوْ اِسْرَائِيْلَ اِلٰى سَوْأَةِ مُوْسٰى فَقَالُوْا وَاللّٰهِ مَا بِمُوْسٰى مِنْ بَأْسٍ فَقَامَ الْحَجَرُ حَتّٰى نُظِرَ اِلَيْهِ قَالَ فَاَخَذَ ثَوْبَهٗ فَطَفِقَ بِالْحَجَرِ ضَرْبًا بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت ؐ نے فرمایا کہ تھے بنی اسرائیل کہ ننگے نہلاتے تھے ایک دوسرے کی شرمگاہ کو دیکھتا تھا اور موسی تنہا نہاتے تھے تو بنی اسرائیل نے کہا کہ موسی ہمارے ساتھ اسواسطے نہین نہاتا ہی اوسکو باد خایہ کی بیماری ہی حضرت ؐ نے فرمایا تو موسی ایکبار نہانے کو گئے تو اپنے کپڑے پتھر پر رکھے تو لے بھاگا پتھر اونکے کپڑے کو تو موسی علیہ السلام اوسکے

پیچھے دوڑے کہتے ہوئے میرے کپڑے چھوڑ اے پتھر میرے کپڑے چھوڑ اے پتھر یہانتک کہ بنی اسرائیل نے موسیٰ کی ستر گاہ کو دیکھ لیا تو کہنے لگے کہ موسیٰ کو کوئی عیب اور بیماری نہین پھر پتھر کھڑا ہو گیا یہانتک کہ موسیٰ کی طرف خوب نظر کر چکے حضرت نے فرمایا پھر موسیٰ نے اپنا کپڑا لیا پھر پتھر کو مارنے لگے

ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو اہل حق پر تہمت باندھتا ہے خدا اوسکو شرمندہ کرتا ہی اور معلوم ہوا کہ ننگے نہانا علیحدہ درست ہی

ق ابو ہریرۃ کان جریج رجلًا عابدًا فاتخذ صومعۃً وکان فیہا فاتتہ امّہ وھو یصلی فقالت یا جریج فقال یا ربّ امّي وصلاتي فاقبل علی صلاتہ فانصرفت فلما کان من الغد اتتہ وھو یصلي فقالت یا جریج فقال یا ربّ امّي وصلاتي فاقبل علی صلوتہ فانصرفت فلما کان من الغد اتتہ فقالت یا جریج فقال یا ربّ امّي وصلاتي فاقبل علی صلوتہ فقالت اللّھم لا تمتہ حتّی ینظر الی وجوہ المومسات فتذاکر بنو اسرائیل جریجًا وعبادتہ وکانت امرأۃ بغيّ یتمثّل بحسنہا فقالت ان شئتم لافتننّہ لکم قال فتعرّضت لہ فلم یلتفت الیہا فاتت راعیًا کان یأوي الی صومعتہ فامکنتہ من نفسہا فوقع علیہا فحملت فلما ولدت قالت ھو من جریج فاتوہ فاستنزلوہ وھدموا صومعتہ وجعلوا یضربونہ فقال ما شأنکم فقالوا زنیت بھذہ البغيّ فولدت منک فقال این الصبيّ فجاؤا بہ فقال دعوني حتّی اصلّي فصلّی فلما انصرف اتی بالصبيّ فطعن في بطنہ وقال یا غلام من ابوک قال فلان الرّاعي قال فاقبلوا علی جریج یقبّلونہ ویتمسّحون بہ وقالوا نبني لک صومعتک من ذھبٍ قال لا اعیدوھا من طینٍ کما کانت ففعلوا وبینا صبيّ یرضع من امّہ فمرّ رجل راکب علی دابّۃ فارھۃٍ وشارۃٍ حسنۃٍ فقالت امّہ اللّھم اجعل ابني مثل ھذا فترک الثدي واقبل الیہ فنظر الیہ فقال اللّھم لا تجعلني مثلہ ثم اقبل علی ثدیہ فجعل یرتضع قال فکانّي انظر الی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم وھو یحکي ارتضاعہ باصبعہ السبّابۃ في فمہ فجعل یمصّھا قال ومرّوا بجاریۃٍ وھم یضربونہا ویقولون زنیت سرقت وھي تقول حسبي اللّٰہ ونعم الوکیل فقالت امّہ اللّھم لا تجعل ابني مثلہا فترک الرضاع ونظر الیہا فقال اللّھم اجعلني مثلہا فھناک تراجعا الحدیث فقالت امّہ حلقی مرّ رجل حسن الھیئۃ فقلت اللّھم اجعل ابني مثلہ فقلت اللّھم لا تجعلني مثلہ ومرّوا بھذہ الامۃ وھم یضربونہا ویقولون زنیت سرقت فقلت اللّھم لا تجعل ابني مثلہا فقلت اللّھم اجعلني مثلہا قال انّ ذالک الرجل کان جبّارًا فقلت اللّھم لا تجعلني مثلہ وانّ ھذہ یقولون لہا زنیت ولم تزن وسرقت ولم تسرق فقلت اللّھم اجعلني مثلہا۔ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے

کہ حضرت نے فرمایا کہ جریج ایک عابد مرد تھا سو اوسنے ایک عبادت خانہ بنایا اوسی مین رہتا تھا سو اوسکے پاس اوسکی مان آئی اور وہ نماز پڑھ رہا تھا سو اوسکی مان نے پکارا کہ ای جریج تو اوسنے کہا کہ ای رب میری مان پکارتی ہی اور مین نماز مین ہون سو وہ اپنی نماز ہی مین متوجہ رہا تو اوسکی مان پھر گئی جب دوسرا دن ہوا تو اوسکی مان پاس اوسکے آئی اور وہ نماز مین تھا سو اوسنے پکارا کہ ای جریج تو اوسنے کہا

ای رب میری مان پکارتی ہی اور مین نماز مین ہون سو وہ نماز ہی مین متوجہ رہا تو اوسکی مان پلٹ آئی جب تیسرا دن ہوا تو اوسکے پاس پھر آئی سو
اوسنے پکارا کہ ای جریج تو اوسنے کہا کہ ای رب میری مان پکارتی ہی اور مین نماز مین ہون سو وہ اپنی نماز ہی مین متوجہ رہا تو اوسکی مان نے
یون کہا کہ الٰہی اوسکو مت ماریو جب تک کہ بدکار عورتون کا مونہہ نہ دیکھ لیوے سو بنی اسرائیل جریج کے اور اوسکی عبادت کے
آپس مین ذکر کرنے لگے اور ایک بدکار عورت تھی جسکی خوبصورتی ضرب المثل تھی سو اوسنے بنی اسرائیل سے کہا کہ اگر تم چاہو تو مین
جریج کو بلا مین تمھاری خاطر سے گرفتار کر دون سو وہ عورت اوسکے سامنے آئی تو جریج نے اوسکی طرف کچھ التفات نکیا تو وہ چرانیوالے
پاس آئی اور وہ اوسکے عبادت خانے پاس ٹھہرتا تھا سو اوس عورت نے اوسکو اپنی ذات پر قادر کیا سو اوسنے اوس سے صحبت کی تو اوسکے
پیٹ رہ گیا سو وہ جب جنی تو اوس عورت نے کہا کہ یہ لڑکا جریج کا ہی تو لوگ اوسکے پاس آئے اور اوسکو اوسکے عبادتخانے سے
اوتارا اور اوسکا عبادتخانہ ڈھا دیا اور اوسکو مارنے لگے سو جریج نے کہا کہ کیا حال ہی تمھارا یعنی کیون مجھے مارتے ہو سو اونھون نے
کہا کہ تو نے اس بدکار سے زنا کیا سو وہ تیرے نطفے سے لڑکا جنی ہی تو اوسنے کہا وہ لڑکا کہان ہی سو اوسکو وے لے آئے تو جریج نے کہا
مجھے چھوڑ دو تا کہ مین نماز پڑھ لون پھر جب وہ نماز پڑھ چکا وہی لڑکا سامنے لایا گیا سو جریج نے اوسکے پیٹ مین ٹھوکا دیا اور کہا
ای لڑکے تیرا کون باپ ہی لڑکے نے کہا کہ فلانا چرانے والا میرا باپ ہی حضرتؐ نے فرمایا پھر تو لوگ جریج پر جھکے تو اوسکو چومنے چاٹنے لگے
اور کہا کہ ہم تیرے واسطے تیرا عبادتخانہ سونے سے بناوینگے جریج نے کہا کہ نہین اوسی طرح کا مٹی سے بنا دو جیسے آگے تھا سو
اونھون نے بنا دیا اور کسی زمانے مین ایک لڑکا اپنی مان کا دودھ پیتا تھا تو ایک مرد نکلا عمدہ سواری پر ستھری پوشاک والا سو اوسکی
مان نے کہا کہ الٰہی میرے بیٹے کو اس مرد کے برابر کر دیجیو تو لڑکے نے چھاتی چھوڑ دی اور اوس مرد کی طرف متوجہ ہوا سو اوسکو دیکھا
تو یون کہا کہ الٰہی مجکو ایسا نکیجیو پھر اپنی مان کی چھاتی پر جھکا سو دودھ پینے لگا ابوہریرہؓ نے کہا کہ گویا مین حضرتؐ کو دیکھ رہا ہون اور
حضرتؐ اوس لڑکے کے دودھ پینے کی نقل کرتے تھے اس طرح پر کہ کلمے کی اونگلی اپنے مونہہ مین ڈال کے چوستے تھے حضرتؐ نے فرمایا اور لوگ
ایک لونڈی کو لیکر نکلے اور اوسکو مارتے تھے اور کہتے تھے تو نے حرام کیا تو نے چوری کی اور وہ کہتی تھی کہ مجکو اللہ کفایت کرتا ہی اور وہی اچھا
وکیل ہی تو اوس لڑکے کی مان نے کہا الٰہی میرے بیٹے کو اس لونڈی کے برابر نکیجیو سو اوس لڑکے نے دودھ پینا چھوڑا اور اوس لونڈی کی
طرف دیکھا تو کہا الٰہی مجکو ایسا ہی کیجیو تو اوسی جگہہ مان اور بیٹے مین گفتگو ہوئی تو اوسکی سرمونڈی مان نے کہا کہ اچھی صورت کا ایک مرد نکلا
سو مینے کہا کہ الٰہی میرے بیٹے کو ایسا کر دے سو تو نے کہا کہ الٰہی مجکو ایسا نکرنا اور لوگ ایک لونڈی کو لیکر نکلے اور وے اوسکو مارتے تھے اور
کہتے تھے تو نے حرام کیا چوری کی تو مینے کہا کہ الٰہی میرے بیٹے کو ایسا نکیجیو سو تو نے کہا کہ الٰہی مجکو ایسا ہی کیجیو لڑکے نے کہا کہ وہ مرد
ظالم تھا سو مینے کہا کہ الٰہی مجکو ویسا نکرنا اور البتہ اس لونڈی کو کہتے ہین کہ تو نے حرام کیا اور حال آنکہ اوسنے حرام نہین کیا اور کہتے ہین
کہ تو نے چوری کی اور حال آنکہ اوسنے چوری نہین کی تو اسواسطے مینے کہا کہ الٰہی مجکو ایسا ہی کرنا **ف** ابوہریرہؓ سے روایت ہی
کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ سوائے تین لڑکون کے کوئی لڑکا گود مین نہین بولا ایک عیسیٰ بن مریم پھر یہ حدیث فرمائی اور دو لڑکون کا ذکر فرمایا
تو تینون لڑکون کا بولنا ثابت ہوا **ق** سَلَمَةُ بْنُ الْاَكْوَعِ كَانَ خَيْرَ فُرْسَانِنَا الْيَوْمَ اَبُوْ قَتَادَةَ وَخَيْرَ رَجَّالَتِنَا ۱۷۰۶
سَلَمَةُ **وَقَالَهُ** مُنْصَرَفَهُ مِنْ ذِيْ قَرَدٍ بخاری اور مسلم مین سلمہؓ بن اکوع سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ہمارے
سوارون مین بہتر سوار آج ابو قتادہ ہی اور ہمارے پیادون مین [illegible] سلمہ ہی یہ حضرتؐ نے ذی قرد سے پلٹتے ہوئے فرمایا **ف**

ذی قرد ایک چشمہ ہی یاگانون کا نام ہی ابو قتادہ اور سلمہ انصاری صحابی ہین حضرت صلعم نے اونکی سپہ گری اور اوستادی کی تعریف فرمائی

١٧ **ق** اَبُو هُرَيْرَةَ كَانَ رَجُلٌ يُدَايِنُ النَّاسَ فَكَانَ يَقُوْلُ لِفَتَاهُ اِذَا اَتَيْتَ مُعْسِرًا فَتَجَاوَزْ عَنْهُ لَعَلَّ اللّٰهَ يَتَجَاوَزُ عَنَّا قَالَ فَلَقِيَ اللّٰهَ فَتَجَاوَزَ عَنْهُ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ ایک مرد تھا کہ لوگون کو قرض دیا کرتا تھا تو اپنے غلام سے یون کہا کرتا تھا کہ جب تو محتاج پاس جاتا تو اوس سے درگذر کرنا یعنی سختی سے تقاضا نکرنا شاید کہ خدا ہمسے بھی درگذر کرے حضرت صلعم نے فرمایا پھر وہ مرد خدا سے ملا تو خدا نے اوس سے درگذر کی **ف** یعنی بعد موت کے اوپر عذاب نکیا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو خلقت کو تنگ نہین کرتا خدا اوسکو نہین تنگ کرتا

١٧٠ **م** اَبُو هُرَيْرَةَ كَانَ زَكَرِيَّا نَجَّارًا مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ زکریا بڑھی کا کام کرتے تھے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کسب اور پیشہ کرنا کچھ عیب کی بات نہین بلکہ پیشہ وری مرد کے حق مین ہنر ہی تاکہ اپنے اہل و عیال کی خبر گیری کرے اور سوال کی ذلت سے بچے

١٧٠ **ق** عَائِشَةُ كَانَ عَذَابًا يَبْعَثُهُ اللّٰهُ عَلٰى مَنْ يَّشَاءُ مِنْ عِبَادِهٖ فَجَعَلَهُ اللّٰهُ رَحْمَةً لِّلْمُؤْمِنِيْنَ مَا مِنْ عَبْدٍ يَكُوْنُ فِيْ بَلْدَةٍ يَكُوْنُ فِيْهِ وَيَمْكُثُ فِيْهِ لَا يَخْرُجُ مِنَ الْبَلْدَةِ صَابِرًا مُحْتَسِبًا يَعْلَمُ اَنَّهٗ لَا يُصِيْبُهٗ اِلَّا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ اِلَّا كَانَ لَهٗ مِثْلُ اَجْرِ شَهِيْدٍ **قَالَهٗ** لِعَائِشَةَ حِيْنَ سَاَلَتْهُ عَنِ الطَّاعُوْنِ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ وبا عذاب تھا کہ خدا اوسکو بھیجتا تھا جسپر کہ چاہتا تھا اپنے بندون سے سو خدا نے اوس وباکو ایمان دارون کے واسطے رحمت کر ڈالا جو بندہ کہ کسی شہر مین ہو اور اوسمین وبا پڑی ہو اور وہ وہین ٹھہرا رہے نہ نکلے شہر سے مضبوط رہے ثواب کی امید رکھے جانتا ہو کہ وبا کا صدمہ بدون تقدیر الٰہی کے اوسکو نہ پہنچیگا تو اوسکو شہید کے برابر ثواب ملیگا حضرت صلعم نے یہ حدیث حضرت عائشہ رض سے فرمائی جب کہ اونھون نے حضرت صلعم سے وبا کا حال پوچھا **ف** یعنی اگلی امت پر وبا عذاب تھی اور امت محمدی پر رحمت ہی جو کوئی وبا مین صبر کرے شہر سے نہ نکلے تقدیر کا اعتقاد رکھے اور وبا کے صدمے سے وہ مرجاوے تو وہ شخص شہید ون مین لکھا جاویگا جس شہر مین وبا پڑے وہان کے لوگون کو وہان سے نکلنا درست نہین اور غیر شہر والون کو اوس شہر مین آنا نچاہیے

١٧١ **ق** جُنْدُبُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ كَانَ فِيْمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ رَجُلٌ بِهٖ جُرْحٌ فَجَزِعَ فَاَخَذَ سِكِّيْنًا فَحَزَّ بِهَا يَدَهٗ فَمَا رَقَاَ الدَّمُ حَتّٰى مَاتَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى بَادَرَنِيْ عَبْدِيْ بِنَفْسِهٖ فَحَرَّمْتُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ بخاری و مسلم مین جندب بن عبداللہ رض سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ تمسے اگلی امت مین ایک مرد تھا اوسکے ایک زخم تھا سو وہ نہ سہ سکا تو اوسنے چھری کو لیا اور اوس سے اپنا ہاتھ کاٹ ڈالا تو خون نہ بند ہوا یہان تک کہ مرگیا حق تعالی نے فرمایا کہ میرے بندے نے اپنی جان دینے مین مجھسے جلدی کی سو مینے اوسپر بہشت حرام کی

١٧١ **ق** اَبُوْ سَعِيْدٍ كَانَ فِيْ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ رَجُلٌ قَتَلَ تِسْعَةً وَّتِسْعِيْنَ نَفْسًا فَسَاَلَ عَنْ اَعْلَمِ اَهْلِ الْاَرْضِ فَدُلَّ عَلٰى رَاهِبٍ فَاَتَاهُ فَقَالَ اِنَّهٗ قَتَلَ تِسْعَةً وَّتِسْعِيْنَ نَفْسًا فَهَلْ لَهٗ مِنْ تَوْبَةٍ فَقَالَ لَا فَقَتَلَهٗ فَكَمَّلَ بِهٖ مِائَةً ثُمَّ سَاَلَ عَنْ اَعْلَمِ اَهْلِ الْاَرْضِ فَدُلَّ عَلٰى رَجُلٍ عَالِمٍ فَقَالَ اِنَّهٗ قَتَلَ مِائَةَ نَفْسٍ فَهَلْ لَهٗ مِنْ تَوْبَةٍ فَقَالَ نَعَمْ وَمَنْ يَّحُوْلُ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ التَّوْبَةِ اِنْطَلِقْ اِلٰى اَرْضِ كَذَا وَكَذَا فَاِنَّ بِهَا اُنَاسًا يَعْبُدُوْنَ اللّٰهَ فَاعْبُدِ اللّٰهَ مَعَهُمْ وَلَا تَرْجِعْ اِلٰى اَرْضِكَ فَاِنَّهَا اَرْضُ سَوْءٍ فَانْطَلَقَ حَتّٰى اِذَا نَصَفَ الطَّرِيْقَ اَتَاهُ الْمَوْتُ فَاخْتَصَمَتْ فِيْهِ مَلٰٓئِكَةُ الرَّحْمَةِ

وَمَلٰٓئِكَةُ الْعَذَابِ فَقَالَتْ مَلٰٓئِكَةُ الرَّحْمَةِ جَاءَ تَائِبًا مُقْبِلًا بِقَلْبِهٖ اِلَى اللّٰهِ وَقَالَتْ مَلٰٓئِكَةُ الْعَذَابِ اِنَّهٗ لَمْ يَعْمَلْ خَيْرًا قَطُّ فَاَتَاهُمْ مَلَكٌ فِيْ صُوْرَةِ اٰدَمِيٍّ فَجَعَلُوْهُ بَيْنَهُمْ فَقَالَ قِيْسُوْا مَا بَيْنَ الْاَرْضَيْنِ فَاِلٰٓى اَيَّتِهِمَا كَانَ اَدْنٰى فَهُوَ لَهٗ فَقَاسُوْا فَوَجَدُوْهُ اَدْنٰى اِلَى الْاَرْضِ الَّتِيْٓ اَرَادَ فَقَبَضَتْهُ مَلٰٓئِكَةُ الرَّحْمَةِ وَفِيْ رِوَايَةٍ فَاَوْحَى اللّٰهُ اِلٰى هٰذِهٖٓ اَنْ تَبَاعَدِيْ وَاِلٰى هٰذِهٖٓ اَنْ تَقَرَّبِيْ وَقَالَ الْبُخَارِيُّ فَنَاءَ بِصَدْرِهٖ نَحْوَهَا بخاری اور مسلم مین ابو سعید رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تھے اگلی امت مین ایک مرد تھا کہ اوسنے ننانوے ۹۹ جان کو قتل کیا تھا تو اوسنے لوگون سے پوچھا کہ روے زمین پر بہت بڑا عالم کون ہی سو اوسکو درویش بتلایا گیا یعنی لوگون نے کہا کہ فلانا درویش بڑا عالم ہی تو اوسکے پاس گیا سو اوسنے کہا کہ اوس شخص نے ننانوے ۹۹ جان کو قتل کیا ہی کیا اوسکی توبہ قبول ہوگی تو اوس درویش نے کہا کہ تیری توبہ مقبول نہین تو اوسنے اوس درویش کو قتل کیا سو اوسنے اوسکو قتل کرکے سو کو پورا کیا پھر اوس شخص نے لوگون سے پوچھا کہ جہان مین بڑا عالم کون ہی تو اوسکو ایک عالم مرد بتایا گیا یعنی لوگون نے کہا کہ فلانا مرد بڑا عالم ہی سو اوسنے کہا کہ اوس شخص نے سو جان کو مارا ہی سو کیا اوسکی توبہ مقبول ہو سکتی ہی تو اوس عالم نے کہا کہ ہان اور کون شخص گنہگار اور توبہ کے درمیان حائل ہو سکتا ہی یعنی توبہ کا کوئی مانع نہین تو فلانی فلانی زمین کی طرف جا مقرر وہان چند لوگ ہین کہ خدا کی عبادت کرتے ہین سو تو بھی خدا کی عبادت کر اونکے ساتھ اور نہ پلٹیو اپنی زمین کی طرف اسواسطے کہ وہ بری زمین ہی سو وہ شخص اوس طرف کو چلا یہان تک کہ جب آدھی راہ چل گیا تو اوسکو موت نے لیا تو جھگڑنے لگے اوسمین رحمت کے فرشتے اور عذاب کے فرشتے سو رحمت کے فرشتے کہنے لگے کہ یہ شخص توبہ کرکے آیا ہی اپنے دل سے خدا کی طرف متوجہ ہوکر اور عذاب کے فرشتون نے کہا کہ اسنے کبھی ایک نیک کام بھی نہین کیا تو اونکے پاس ایک فرشتہ آدمی کی صورت پر آیا تو فرشتون نے اوسکو اپنے درمیان پنچ مقرر کیا تو اوسنے کہا کہ دونون زمینون کی مسافت کو ناپو سو یہ شخص جس زمین کی طرف زیادہ تر نزدیک ہو سو اوسی کے لائق ہی تو فرشتون نے ناپا تو اوسکو اوسی زمین کی طرف نزدیک تر پایا جدھر کا اوسنے ارادہ کیا تھا تو اوسکو رحمت کے فرشتون نے لیا اور دوسری روایت یون ہی کہ خدا نے گناہ کی زمین کی طرف حکم بھیجا کہ تو دور ہو جا اور عبادت کی زمین کو حکم ہوا کہ تو قریب ہو جا اور بخاری نے روایت کی ہی کہ وہ شخص اپنی چھاتی کے بھل توبہ کی زمین کی طرف جھکا یعنی مرنے کے وقت دونون زمین کے بیچ مین برابر تھا چھاتی سے ہمک کر اودھر قریب ہو گیا **ف** اس حدیث سے کئی عمدہ فائدے ثابت ہوئے ایک یہ کہ گناہ کبیرہ سے توبہ کرنا مقبول ہی دوسرے یہ کہ جہان گناہ کیا ہو اوس سے ہجرت کرنا مستحب ہی تاکہ بد یارون کی صحبت پھر اوسکو بلا مین نہ ڈالے تیسرے یہ کہ فرشتون کو علم غیب نہین اگر اونکو علم غیب ہوتا تو عذاب کے فرشتے نہ بحث کرتے چوتھے یہ کہ مدعی اور مدعا علیہ کو پنچایت کرنا درست ہی پانچوین یہ کہ رحمت الہی کی کچھ حد نہین ادھر بندے نے خالص دل سے توبہ کی اودھر دریاے رحمت اور مغفرت جوش مین آیا

١٧١٢ **ﻫ** صُهَيْبٌ كَانَ مَلِكٌ فِيْمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ وَكَانَ لَهٗ سَاحِرٌ فَلَمَّا كَبِرَ قَالَ لِلْمَلِكِ اِنِّيْ قَدْ كَبِرْتُ فَابْعَثْ اِلَيَّ غُلَامًا اُعَلِّمْهُ السِّحْرَ فَبَعَثَ اِلَيْهِ غُلَامًا يُعَلِّمُهٗ فَكَانَ فِيْ طَرِيْقِهٖٓ اِذَا سَلَكَ رَاهِبٌ فَقَعَدَ اِلَيْهِ وَسَمِعَ كَلَامَهٗ فَاَعْجَبَهٗ فَكَانَ اِذَا اَتَى السَّاحِرَ مَرَّ بِالرَّاهِبِ وَقَعَدَ اِلَيْهِ فَاِذَا اَتَى السَّاحِرَ ضَرَبَهٗ فَشَكٰى ذٰلِكَ اِلَى الرَّاهِبِ فَقَالَ اِذَا خَشِيْتَ السَّاحِرَ فَقُلْ حَبَسَنِيْٓ اَهْلِيْ وَاِذَا خَشِيْتَ اَهْلَكَ فَقُلْ حَبَسَنِيَ السَّاحِرُ فَبَيْنَمَا هُوَ كَذٰلِكَ اِذْ اَتٰى عَلٰى دَآبَّةٍ عَظِيْمَةٍ قَدْ حَبَسَتِ النَّاسَ فَقَالَ الْيَوْمَ اَعْلَمُ السَّاحِرُ اَفْضَلُ اَمِ الرَّاهِبُ

أفضل فأخذ حجراً أو قال اللهم إن كان أمر الراهب أحب إليك من أمر الساحر فاقتل هذه الدابة
حتى يمضي الناس فرماها فقتلها ومضى الناس فأتى الراهب فأخبره فقال له الراهب أي بني
أنت اليوم أفضل مني قد بلغ من أمرك ما أرى وإنك ستبتلى فإن ابتليت فلا تدل علي وكان
الغلام يبرئ الأكمه والأبرص ويداوي الناس سائر الأدواء فسمع جليس للملك كان قد عمي
فأتاه بهدايا كثيرة فقال ما ههنا لك أجمع إن أنت شفيتني قال إني لا أشفي أحداً إنما يشفي الله فإن
آمنت بالله دعوت الله فشفاك فآمن بالله فشفاه الله فأتى الملك فجلس إليه كما كان يجلس فقال له
الملك من رد عليك بصرك قال ربي قال ولك رب غيري قال ربي وربك الله فأخذه فلم يزل
يعذبه حتى دل على الغلام فجيء بالغلام فقال له الملك أي بني قد بلغ من سحرك ما تبرئ الأكمه
والأبرص وتفعل وتفعل قال فقال إني لا أشفي أحداً إنما يشفي الله فأخذه فلم يزل يعذبه حتى دل على الراهب
فجيء بالراهب فقيل له ارجع عن دينك فأبى فدعا بالمنشار فوضع المنشار في مفرق رأسه فشقه
به حتى وقع شقاه ثم جيء بالغلام فقيل ارجع عن دينك فأبى فدفعه إلى نفر من أصحابه فقال
اذهبوا به إلى جبل كذا وكذا فاصعدوا به الجبل فإذا بلغتم ذروته فإن رجع عن دينه وإلا
فاطرحوه فذهبوا به فصعدوا به الجبل فقال اللهم اكفنيهم بما شئت فرجف بهم الجبل فسقطوا
وجاء يمشي إلى الملك فقال له الملك ما فعل أصحابك قال كفانيهم الله فدفعه إلى نفر من أصحابه
فقال اذهبوا به فاحملوه في قرقور فتوسطوا به البحر فإن رجع عن دينه وإلا فاقذفوه
فذهبوا به فقال اللهم اكفنيهم بما شئت فانكفأت بهم السفينة فغرقوا وجاء يمشي إلى
الملك فقال له الملك ما فعل أصحابك قال كفانيهم الله فقال للملك إنك لست بقاتلي حتى
تفعل ما آمرك به قال وما هو قال تجمع الناس في صعيد واحد وتصلبني على جذع ثم خذ سهماً
من كنانتي ثم ضع السهم في كبد القوس ثم قل بسم الله رب الغلام ثم ارمني فإنك إن فعلت ذلك قتلتني
فجمع الناس في صعيد واحد وصلبه على جذع ثم أخذ سهماً من كنانته ثم وضع السهم
في كبد القوس ثم قال بسم الله رب الغلام ثم رماه فوقع السهم في صدغه فوضع يده
في صدغه في موضع السهم فمات فقال الناس آمنا برب الغلام آمنا برب الغلام آمنا برب
الغلام فأتي الملك فقيل له أرأيت ما كنت تحذر قد والله نزل بك حذرك قد آمن الناس فأمر
بالأخدود بأفواه السكك فخدت وأضرم النيران وقال من لم يرجع عن دينه فأقحموه فيها أو
قيل له اقتحم ففعلوا حتى جاءت امرأة ومعها صبي لها فتقاعست أن تقع فيها فقال لها الغلام
يا أمه اصبري فإنك على الحق۔ مسلم نے صہیب سے روایت کی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم سے آگے ایک بادشاہ تھا اور اوسکا
ایک جادوگر تھا سو جب وہ بڈھا ہوگیا اوسنے بادشاہ سے کہا کہ مین بڈھا ہوگیا ہون سو میرے پاس ایک لڑکا بھیج کہ اوسکو مین جادو سکھلاؤں

تو بادشاہ نے اوسکے پاس ایک لڑکا بھیجا کہ اوسکو وہ جادو سکھلاتا تھا تو اوس لڑکے کی آمد رفت کی راہ مین حضرت عیسی عم کے دین کا ایک
درویش تھا تو وہ لڑکا اوسکے پاس بیٹھتا اور اوسکا کلام سنتا سو اوسکو بھلا معلوم ہوتا سو جب جادوگر پاس جاتا تو درویش کی طرف
ہوکر نکلتا اور اوسکے پاس بیٹھتا پھر جب جادوگر پاس جاتا تو جادوگر اوسکو مارتا سو لڑکے نے جادوگر کے مارنے کا درویش سے گلہ کیا
تو درویش نے کہا کہ جب تجے جادوگر سے خوف کھاوے تو کہا کر کہ میرے گھر والون نے مجکو روکا تھا اور جب تو اپنے گھر والون سے ڈرے تو کہا کر کہ
جادوگر نے مجکو روکا سو اسی حال مین وہ رہا کرتا تھا کہ ناگاہ وہ ایک بڑے قد اور جانور پر گذرا کہ اوسنے لوگون کو آمد رفت سے روکا تھا سو لڑکے نے
کہا کہ آج مین دریافت کرتا ہون کہ جادوگر افضل ہی یا درویش افضل ہی سو اوسنے ایک پتھر لیا اور کہا الٰہی اگر درویش کا طریقہ تیرے نزدیک پسندیدہ تر ہو
جادوگر کے طریقے سے تو اس جانور کو قتل کر تاکہ لوگ چلین پھرین پھر اوسکو مارا سو اوسکو قتل کیا اور لوگ چلنے پھرنے لگے پھر وہ لڑکا درویش
پاس آیا اور اوسکو یہ حال بتلایا تو درویش نے اوس سے کہا ای بیٹا تو مجسے افضل ہی مقرر تیرا مرتبہ یہان تک پونہچا کہ مجکو نظر پڑا اور مقرر عنقریب
تو آزمایا جاویگا سو اگر تو آزمایا جاوے تو مجکو نہ بتلائیو اور اوس لڑکے کا یہ حال تھا کہ اندھے اور کوڑھی کو چنگا کرتا تھا اور لوگون کے
علاج کرتا تھا ہر قسم کی بیماری سے تو یہ حال بادشاہ کے ایک مصاحب نے سنا اور وہ اندھا ہو گیا تھا تو اوسکے پاس بہت سے تحفے لایا اور کہا کہ
جو مال کہ یہان ہی وہ سب تیرے واسطے ہی اگر تو مجکو چنگا کر دیوے لڑکے نے کہا کہ مین کسیکو چنگا نہین کرتا چنگا کرنا تو خدا ہی کا کام ہی سو اگر تو خدا
کا ایمان لاوے تو مین خدا سے دعا کرون تو وہ تجکو چنگا کر دیویگا سو وہ مصاحب خدا کا ایمان لایا تو خدا نے اوسکو چنگا کر دیا پھر وہ مصاحب بادشاہ
پاس گیا اور اوسکے پاس بیٹھا جیسا کہ بیٹھا کرتا تھا تو اوس سے بادشاہ نے کہا کہ کسنے تیری آنکھ روشن کر دی مصاحب نے کہا کہ میرے مالک نے
بادشاہ نے کہا میرے سوا بھی کوئی تیرا مالک ہی مصاحب نے کہا میرا مالک اور تیرا مالک خدا ہی سو بادشاہ نے اوسکو پکڑا سو ہمیشہ اوسکو مارا کرتا تھا
یہان تک کہ اوسنے لڑکے کو بتلا دیا سو وہ لڑکا بلایا گیا تو بادشاہ نے اوس سے کہا ای بیٹا تیرے جادو کا یہ مرتبہ پونہچا کہ تو اندھے اور کوڑھی کو
چنگا کرنے لگا اور تو ایسا کرتا ہی اور ویسا کرتا ہی حضرت نے فرمایا سو اوس لڑکے نے کہا کہ مین کسیکو چنگا نہین کرتا چنگا تو خدا ہی کرتا ہی سو بادشاہ
نے اوس لڑکے کو پکڑا اور ہمیشہ اوسکو مارا کرتا تھا یہان تک کہ اوسنے درویش کو بتلا دیا سو وہ درویش پکڑ آیا اور اوس سے کہا گیا کہ تو پلٹ جا اپنے
دین سے سو اوسنے انکار کی سو بادشاہ نے ایک آرہ منگوایا اور درویش کی چاند پر رکھا اور اوسکو چیر ڈالا یہان تک کہ دو ٹکڑے ہو کر گر پڑا
پھر بادشاہ کا مصاحب بلایا گیا اور اوس سے کہا کہ اپنے دین سے پھر جا سو اوسنے نمانا سو اوسکی چاند پر آرہ رکھا اور اوسکو چیر ڈالا یہان تک
کہ دو ٹکڑے ہو کر گر پڑا پھر وہ لڑکا بلایا گیا تو اوس سے کہا کہ اپنے دین سے پلٹ جا سو اوسنے نمانا سو بادشاہ نے اوسکو اپنے چند مصاحبون کو
دیا اور کہا کہ اسکو فلانے فلانے پہاڑ کی طرف لیجاؤ اور اسکو پہاڑ پر چڑھاؤ پھر جب تم پہاڑ کی چوٹی پر پونہچو سو اگر یہ لڑکا اپنے دین سے پھر جاوے
تو بہتر ہی اور نہین تو اوسکو ڈھکیل دو سو وی اوسکو لیگئے اور پہاڑ پر اوسکو چڑھایا تو لڑکے نے کہا کہ الٰہی مجکو انکے شر سے بچا جس طرح سے
کہ تو چاہے سو پہاڑ نے اونکو خوب ہلایا اور وی لوگ گر پڑے اور وہ لڑکا بادشاہ پاس چلا آیا سو بادشاہ نے اوس سے کہا کہ کیا حال ہوا تیرے
ساتھیون کا اوسنے کہا خدا نے مجکو انکے شر سے بچایا سو بادشاہ نے اوسکو اپنے اور چند مصاحبون کے حوالے کیا اور کہا اسکو لیجاؤ اور اسکو
ناؤ پر چڑھاؤ اور اسکو دریا کے اندر لیجاؤ سو اگر یہ اپنے دین سے پھر جاوے تو خوب ہی اور نہین تو اسکو دریا مین ڈال دو سو وی لوگ اوسکو لیگئے
پھر لڑکے نے کہا کہ الٰہی مجکو انکے شر سے بچا جس طرح سے کہ تو چاہے سو اونکو لیکر ناؤ اوندھی ہو گئی تو وی لوگ ڈوب گئے اور وہ لڑکا بادشاہ
پاس چلا آیا تو بادشاہ نے اوس سے کہا کہ تیرے ساتھیون کا کیا حال ہوا اوسنے کہا خدا نے مجکو اونکے شر سے بچایا پھر لڑکے نے بادشاہ سے کہا

تو مجکو نہ مار سکیگا یہان تک کہ تو وہ کام کرے جو مین تجکو بتلاؤن بادشاہ نے کہا وہ کیا چیز ہی اوسنے کہا کہ تو سب لوگون کو ایک میدان مین
جمع کر اور ایک کھنبے پر مجکو سولی دے پھر میرے ترکش سے ایک تیر لے پھر تیر کو کمان کے اندر رکھ پھر کہہ کہ خدا کے نام سے جو اس لڑکے کا مالک ہی
مارتا ہون پھر مجکو تیر مار سو اگر تو یہ کام کریگا تو مجکو قتل کر سکیگا سو بادشاہ نے سب لوگون کو ایک میدان مین جمع کیا اور اوس لڑکے کو ایک کھنبے پر
سولی دیا پھر اوسنے اوسکی ترکش سے تیر لیا پھر تیر کو کمان کے اندر رکھا پھر کہا خدا کے نام سے جو اس لڑکے کا مالک ہی مین مارتا ہون پھر اوسکو تیر مارا سو
اوسکی کنپٹی پر تیر لگا سو لڑکے نے اپنا ہاتھ اپنی کنپٹی پر تیر کے مقام پر رکھا سو مر گیا تو لوگون نے کہا کہ ہم لڑکے کے مالک کا ایمان لائے ہم لڑکے کے رب کا
ایمان لائے ہم لڑکے کے مالک کا ایمان لائے پھر خواب مین بادشاہ سے کسینے کہا کہ تو نے دیکھا جسکا تجکو ڈر تھا خدا کی قسم تجھپر تیرا ڈر پڑا اور تیرا ڈر پڑا البتہ لوگ تو
ایمان لاچکے سو بادشاہ نے خندق کھودنے کا راہون کے ناکون پر حکم دیا سو خندق کھودی گئی اور اوسنے اونکا اندر خوب آگ بھڑکائی اور کہا کہ جو شخص اپنے
دین سے نہ پھرے سو اوسکو خندق مین ڈھکیل دو یا کہ یون کہا جاوے کہ اسمین گر پڑ سو لوگون نے ویسا ہی کیا یہان تک کہ ایک عورت آئی اور اوسکے ساتھ
اوسکا ایک لڑکا تھا سو وہ عورت پیچھے ہٹی تا کہ خندق مین نگرے تو لڑکے نے اوس سے کہا ای مان تو صبر کر اسواسطے کہ تو حق پر ہی **ف** اس حدیث مین
اہل حق اور اہل باطل اور صبر کی فضیلت اور ہدایت الٰہی کا بیان ہی چنانچہ اس قصے کو حق تعالی نے سورۂ وَالسَّمَاءِ ذَاتِ الْبُرُوجِ مین مجمل بیان فرمایا ہی

۱۷۱۳ حضرت نے اوسکو مفصل بیان کیا **م** مُعَاوِيَةُ بْنُ الْحَكَمِ السُّلَمِيُّ كَانَ نَبِيٌّ مِّنَ الْأَنْبِيَاءِ يَخُطُّ فَمَنْ وَّافَقَ خَطَّهُ فَذَاكَ
مسلم مین معاویہ بن حکم سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ پیغمبرون مین ایک پیغمبر تھے کہ لکیرین بناتے تھے سو جسکی لکیر اونکی لکیر سے موافق پڑے سو وہی ٹھیک ہی
ف معاویہ بن حکم سے روایت ہی کہ مینے حضرت سے پوچھا کہ ہم کفر کی حالت مین علم غیب بتانے والون پاس جاتے تھے حضرت نے فرمایا کہ اب اونکے پاس
مت جایا کرو پھر مینے کہا کہ بعضے لوگ لکیرین کھینچ کے کچھ حال بتلاتے ہین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی عبد اللہ بن عباس سے روایت ہی کہ کفار عرب کا دستور تھا کہ
جب کچھ کام کرنا منظور ہوتا تو جلد جلد بہت لکیرین بیشمار کھینچتے پھر دو دو لکیرین ملا کر کاٹتے جاتے آخر کو اگر دو لکیرین رہ جاتین تو اوس کام کو نیک جانتے
اور اگر ایک لکیر رہتی تو اوسکو بد جانتے علما حدیث نے کہا ہی کہ اس حدیث سے ثابت ہوا کہ خط کشی درست نہین ہی اسواسطے کہ خط کشی اوس پیغمبر کا معجزہ تھا اور
موافق اور لوگون سے ہونا محال ہی بعضے نادان اس حدیث کو علم رمل کی دلیل جانتے ہین سو غلط بات ہی اسواسطے کہ اوس پیغمبر کی خط کشی بالیقین معلوم نہین
ہو سکتی ہی کہ اس خط اور اوس خط کی موافقت اور عدم موافقت معلوم ہو اور بہت آیات اور احادیث سے ثابت ہی کہ آیندہ کی بات بالیقین کوئی نہین جان سکتا

ف [illegible]

۱۷۱۴ اور اوسکے دریافت کا کوئی قاعدہ معتبر نہین فرمایا تو صاف معلوم ہوا کہ علم رمل اور جفر اور نجوم شرع مین ہرگز درست نہین **م** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو
كَتَبَ اللّٰهُ مَقَادِيرَ الْخَلَائِقِ قَبْلَ أَنْ يَّخْلُقَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضَ بِخَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ قَالَ وَعَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ
مسلم مین عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ حق تعالی نے مخلوقات کی تقدیرین اور اندازے لکھے آسمانون اور زمین کے پیدا کرنے سے
پچاس ہزار برس آگے فرمایا کہ عرش خدا کا پانی پر تھا **ف** جو کچھ خدا کو کرنا منظور تھا اوسکو اول لوح محفوظ مین لکھا پھر اوسکے موافق عالم کو بنایا

۱۷۱۵ او معلوم ہوا کہ پانی کا وجود آسمان زمین سے مقدم ہی **م** جابرٌ كَذَبْتَ لَا يَدْخُلُهَا فَإِنَّهُ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا وَّالْحُدَيْبِيَةَ **وَقَالَهُ**
لِعَبْدٍ لِحَاطِبِ بْنِ أَبِي بَلْتَعَةَ جَاءَ يَشْكُو حَاطِبًا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَيَدْخُلَنَّ حَاطِبٌ النَّارَ مسلم مین جابر رض سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تو جھوٹھا ہی حاطب دوزخ مین نجاویگا اسواسطے کہ وہ جنگ بدر اور حدیبیہ مین حاضر تھا یہ حضرت نے حاطب بن ابی بلتعہ کے غلام
کو فرمایا وہ غلام حضرت کے پاس حاطب کا شکوہ کرتا آیا سو اوسنے کہا کہ یا رسول اللہ مقرر حاطب تو دوزخ مین جاویگا **ف** اس حدیث سے صاف ثابت ہوا کہ
حضرت کے اصحاب جنگ بدر اور جنگ حدیبیہ مین موجود تھے اونپر دوزخ حرام ہی وہ ضرور بہشتی ہین جنگ بدر مین تین سو تیرہ ۳۱۳ اصحاب تھے اور جنگ حدیبیہ مین

١٧١٦ پندرہوان تھے حم عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ كَذَبَ سَعْدٌ وَلٰكِنْ هٰذَا يَوْمٌ يُعَظِّمُ اللّٰهُ فِيْهِ الْكَعْبَةَ وَيَوْمٌ تُكْسٰى فِيْهِ الْكَعْبَةُ يَعْنِيْ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ لَمَّا قَالَ لِاَبِيْ سُفْيَانَ اَلْيَوْمَ يَوْمُ الْمَلْحَمَةِ اَلْيَوْمَ تُسْتَحَلُّ الْكَعْبَةُ فَاَخْبَرَ اَبُوْ سُفْيَانَ بِذٰلِكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذَا وَقَعَ مُرْسَلًا وَهُوَ مِنْ حَدِيْثِ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بخاری مین عروہ بن زبیرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ غلط کہا سعد نے ولیکن یہ دن تو وہ ہی جسمین خدا کعبے کی تعظیم کروایگا اور اس دن مین کعبے پر غلاف چڑھایا جاویگا یعنی سعد بن عبادہ نے ابوسفیان سے کہا کہ آج قتل کا دن ہی آج کعبے مین لڑنا حلال ہوگا سو ابوسفیان نے یہ خبر حضرتؐ سے کی یہ حدیث مرسل ہی یعنی تابعی نے صحابی کا نام روایت مین نہین ذکر کیا اور اس حدیث کی سند حضرت عایشہؓ سے ہوی حضرتؐ سے روایت کرتی ہین **ف** بخاری مین پورا قصہ یون ہی کہ جب حضرتؐ نے فتح مکے کے واسطے مدینے سے کوچ کیا تو یہ خبر قریش کو پہونچی تو ابوسفیان اور حکیم اور بدیل حضرتؐ کی خبر دریافت کرنے کو نکلے حضرتؐ کے چوکیدار انکو پکڑ لیگئے ابوسفیان مسلمان ہو اجب حضرتؐ نے کوچ کیا تو عباس سے فرمایا کہ تم ابوسفیان کو ایک جگہ لیکر کھڑے ہو تاکہ وہ مسلمانون کی فوج دیکھے تو عباس اوسکو لیکر کھڑے ہوئے اور حضرتؐ کا لشکر نکلنے لگا ابوسفیان ہر ایک گروہ کا نام پوچھتا جاتا تھا عباسؓ بتلاتے جاتے تھے ابوسفیان کہتا تھا مجکو ان لوگون سے کیا کام جب ایک بڑا جھنڈا آیا ابوسفیان نے پوچھا یہ کون لوگ ہین عباس نے کہا یہ انصاری لوگ ہین اونکے سردار اور علمدار سعد بن عبادہ تھے سعد نے ابوسفیان سے کہا کہ آج خوب خونریزی کا دن ہی آج کعبے مین لڑنا حلال ہوگا پھر حضرتؐ کا جھنڈا آیا اور حضرتؐ کا علم زبیر کے پاس تھا ابوسفیان نے حضرتؐ سے کہا کہ آپ نے سعد کا قول نہین سنا حضرتؐ نے فرمایا کیا اوسنے کہا ابوسفیان نے وہ قول بیان کیا تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی اور نو مسلم لوگون کو دلاسا دیا

١٧١٧ **ق** سَلَمَةُ بْنُ الْاَكْوَعِ كَذَبَ مَنْ قَالَهٗ اِنَّ لَهٗ لَاَجْرَيْنِ وَجَمَعَ بَيْنَ اِصْبَعَيْهِ اِنَّهٗ لَجَاهِدٌ مُجَاهِدٌ قَلَّ عَرَبِيٌّ مَشٰى بِهَا مِثْلَهٗ يَعْنِيْ عَامِرَ بْنَ الْاَكْوَعِ اَخَا سَلَمَةَ وَقَدْ اَصَابَ رُكْبَتَهٗ ذُبَابُ سَيْفِهٖ فَمَاتَ مِنْهُ بخاری اور مسلم مین سلمہ بن اکوعؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ غلط کہا جسنے وہ قول کہا مقرر اوسکے واسطے تو دو ثواب ہین اور حضرتؐ نے اپنی دو اونگلیون کو ملایا مقرر وہ غازی تھا اور محنت کش عرب کا آدمی کمتر اوسکے برابر لڑائی مین چلا پھر حضرتؐ نے یہ حدیث عامر بن اکوع سلمہ کے بھائی کے حق مین فرمائی اور اونکی تلوار کا پیپلا اونکے زانو پر لگ گیا تھا سو وہ اوسی صدمے سے مرگئے **ف** جنگ خیبر مین عامر نے کسی کافر پر تلوار ماری سو اوس تلوار کا پیپلا اونھین کے زانو پر پڑا اوسی صدمے سے وہ مرگئے بعضے لوگون نے کہا کہ عامر حرام موت اپنے ہاتھ سے مرے اونکو جہاد کا ثواب نملیگا حضرتؐ نے یہ کلام سنا تب یہ حدیث فرمائی عامر کو دو ثواب فرمائے یعنی ایک جہاد کا ثواب دوسرے زخم کی تکلیف کا ثواب اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بیقصد اپنے ہاتھ سے اپنے بدن پر زخم لگجاوے اور اوس سے آدمی مرجاوے تو اوسکی موت حرام نہین

١٧١٨ **م** اَبُوْ هُرَيْرَةَ كَفٰى بِالْمَرْءِ كَذِبًا اَنْ يُّحَدِّثَ بِكُلِّ مَا سَمِعَ وَرِوَايَةُ الْقُضَاعِيِّ اِثْمًا مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مرد کو اتنا جھوٹھ کفایت کرتا ہی کہ جو سنے اوسکو ذکر کرے اور قضاعی کی روایت مین یون ہی کہ آدمی کو اتنا گناہ کفایت کرتا ہی کہ جو سنے اوسکو بیان کرے **ف** یعنی اکثر اخبار اور حکایات جھوٹھ سے خالی نہین ہوتے تو اگر ہر بات کو بیان کرنے لگا تو یہ شخص بھی مقرر دروغگو ٹھہرا یعنی دروغ کا مددگار ہوا اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ جب تک بات کو خوب تحقیق کر لیوے ہرگز زبان پر نلاوے

١٧١٩ **ق** اَبُوْ مُوْسٰى كَمَلَ مِنَ الرِّجَالِ كَثِيْرٌ وَلَمْ يَكْمُلْ مِنَ النِّسَاءِ غَيْرُ مَرْيَمَ بِنْتِ عِمْرَانَ وَاٰسِيَةَ امْرَاَةِ فِرْعَوْنَ بخاری اور مسلم مین ابوموسیؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مردون سے بہت لوگ کمال کو پہونچے

تو مجکو نہ مار سکیگا یہانتک کہ تو وہ کام کرے جو مین تجکو بتلاؤن بادشاہ نے کہا وہ کیا چیز ہی اوسنے کہا کہ تو سب لوگون کو ایک میدان مین
جمع کر اور ایک کھنبے پر مجکو سولی دے پھر میرے ترکش سے ایک تیر لے پھر تیر کو کمان کے اندر رکھ پھر کہہ کہ خدا کے نام سے جو اس لڑکے کا مالک ہی
مارتا ہون پھر مجکو تیر مار سو اگر تو یہ کام کریگا تو مجکو قتل کر سکیگا سو بادشاہ نے سب لوگون کو ایک میدان مین جمع کیا اور اوس لڑکے کو ایک کھنبے پر
سولی دیا پھر اوسنے اوسکی ترکش سے تیر لیا پھر تیر کو کمان کے اندر رکھا پھر کہا خدا کے نام سے جو اس لڑکے کا مالک ہی مین مارتا ہون پھر اوسکو تیر مارا سو
اوسکی کنپٹی پر تیر لگا سو لڑکے نے اپنا ہاتھ اپنی کنپٹی پر تیر کے مقام پر رکھا سو مر گیا تو لوگون نے کہا کہ ہم لڑکے کے مالک کا ایمان لالے ہم لڑکے کے رب کا
ایمان لائے ہم لڑکے کے مالک کا ایمان لائے پھر خواب مین بادشاہ سے کسی نے کہا کہ تو نے دیکھا جسکا تجکو ڈر تہا خدا کی قسم مقرر تجہپر تیرا ڈر اور تیرا ڈر گر پڑا البتہ لوگ تو
ایمان لا چکے سو بادشاہ نے خندق کھودنے کا راہون کے ناکون پر حکم دیا سو خندق کھودی گئی اور اوسنے اونکے اندر خوب آگ بھڑکائی اور کہا کہ جو شخص اپنے
دین سے نہ پھرے سو اوسکو خندق مین ڈہکیل دو یا کہ یون کہا جلاوے کہ اسمین گر پڑ سو لوگون نے ویسا ہی کیا یہانتک کہ ایک عورت آئی اور اوسکے ساتھ
اوسکا ایک لڑکا تہا سو وہ عورت پیچھے ہٹی تا کہ خندق مین نگرے تو لڑکے نے اوس سے کہا اے مان تو صبر کر اسواسطے کہ تو حق پر ہی **ف** اس حدیث مین
اہل حق اور اہل باطل اور صبر کی فضیلت اور ہدایت الہی کا بیان ہی چنانچہ اس قصے کو حق تعالی نے سورۂ وَالسَّمَاءِ ذَاتِ الْبُرُوْجِ مین مجمل بیان فرمایا ہی

۱۷۱۳ حضرت نے اوسکو مفصل بیان کیا **م** مُعَاوِيَةُ بْنُ الْحَكَمِ السُّلَمِيُّ كَانَ نَبِيٌّ مِّنَ الْاَنْبِيَاءِ يَخُطُّ فَمَنْ وَّافَقَ خَطَّهٗ فَذَاكَ
مسلم مین معاویہ بن حکم سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ پیغمبرون مین ایک پیغمبر تہے کہ لکیرین بناتے تہے سو جسکی لکیر اونکی لکیر سے موافق پڑے وہی ٹہیک ہی
ف معاویہ بن حکم سے روایت ہی کہ مینے حضرت سے پوچھا کہ ہم کفر کی حالت مین علم غیب بتانے والون پاس جاتے تہے حضرت نے فرمایا کہ اب اونکے پاس
مت جایا کرو پھر مینے کہا کہ بعضے لوگ لکیرین کھینچتے ہین کچھ حال بتلاتے مین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی عبد اللہ بن عباس سے روایت ہی کہ کفار عرب کا دستور تہا کہ
جب کچھ کام کرنا منظور ہوتا تو جلد جلد بے لکیرین بیشمار کھینچتے پھر دو دو لکیرین مٹا کر کاٹتے جاتے آخر کو اگر دو لکیرین رہ جاتین تو اوس کام کو نیک جانتے
اور اگر ایک لکیر رہتی تو اوسکو بد جانتے علمائے حدیث نے کہا ہی کہ اس حدیث سے ثابت ہوا کہ خط کشی درست نہین اسواسطے کہ خط کشی اوس پیغمبر کا معجزہ تہا اوسکے
موافق اور لوگون سے ہونا محال ہی بعضے نادان اس حدیث کو علم رمل کی دلیل جانتے ہین سو غلط بات ہی اسواسطے کہ اوس پیغمبر کی خط کشی بالیقین معلوم نہین
ہو سکتی تاکہ اس خط اور اوس خط کی موافقت اور عدم موافقت معلوم ہو اور بہت آیات اور احادیث سے ثابت ہی کہ آیندہ کی بات بالیقین کوئی نہین جان سکتا

۱۷۱۴ اور اوسکے دریافت کا کوئی قاعدہ مقرر نہین فرمایا تو صاف معلوم ہوا کہ علم رمل و جفر اور نجوم شرع مین ہرگز درست نہین **م** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو
كَتَبَ اللّٰهُ مَقَادِيْرَ الْخَلَائِقِ قَبْلَ اَنْ يَّخْلُقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِخَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ قَالَ وَعَرْشُهٗ عَلَى الْمَاءِ
مسلم مین عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ حق تعالی نے مخلوقات کی تقدیرین اور اندازے لکھے آسمانون اور زمین کے پیدا کرنے سے
پچاس ہزار برس آگے فرمایا کہ عرش خدا کا پانی پر تہا **ف** جو کچھ خدا کو کرنا منظور تہا اوسکو اول لوح محفوظ مین لکھا پھر اوسکے موافق عالم کو بنایا

۱۷۱۵ اور معلوم ہوا کہ پانی کا وجود آسمان زمین سے مقدم ہی **م** جَابِرٌ كَذَبْتَ لَا يَدْخُلُهَا فَاِنَّهٗ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا وَّالْحُدَيْبِيَةَ **وَقَالَ**
لِعَبْدٍ لِحَاطِبِ بْنِ اَبِيْ بَلْتَعَةَ جَاءَ يَشْكُوْ حَاطِبًا فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَيَدْخُلَنَّ حَاطِبٌ النَّارَ مسلم مین جابر سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تو جہوٹہا ہی حاطب دوزخ مین نجاویگا اسواسطے کہ وہ جنگ بدر اور حدیبیہ مین حاضر تہا یہ حضرت نے حاطب بن ابی بلتعہ کے غلام
کو فرمایا وہ غلام حضرت کے پاس حاطب کا شکوہ کرتا آیا سو اوسنے کہا کہ یا رسول اللہ مقرر حاطب تو دوزخ مین جاویگا **ف** اس حدیث سے صاف ثابت ہوا کہ
حضرت کے اصحاب جنگ بدر اور جنگ حدیبیہ مین موجود تہے اونپر دوزخ حرام ہی وے قطعی بہشتی ہین جنگ بدر مین تین سو تیرہ ۳۱۳ اصحاب تہے اور جنگ حدیبیہ مین

ف بیان علم جفر اور علم رمل میں

١٧١٦ پندرہ سو تھے ح عُرْوَۃُ بْنُ الزُّبَیْرِ كَذَبَ سَعْدٌ وَلٰكِنْ هٰذَا يَوْمٌ يُعَظِّمُ اللّٰهُ فِيْهِ الْكَعْبَةَ وَيَوْمٌ تُكْسٰى فِيْهِ الْكَعْبَةُ
يَعْنِيْ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ لَمَّا قَالَ لِاَبِيْ سُفْيَانَ الْيَوْمَ يَوْمُ الْمَلْحَمَةِ الْيَوْمَ تُسْتَحَلُّ الْكَعْبَةُ فَاَخْبَرَ اَبُوْ سُفْيَانَ
بِذٰلِكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذَا وَقَعَ مُرْسَلًا وَهُوَ مِنْ حَدِيْثِ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بخاری مین عروہ بن زبیرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ غلط کہا سعد نے ولیکن یہ دن تو وہ ہی جسمین خدا
کعبے کی تعظیم کرویگا اور اس دن مین کعبے پر غلاف چڑھایا جاویگا یعنی سعد بن عبادہ نے ابو سفیان سے کہا کہ آج قتل کا دن ہی آج
کعبے مین لڑنا حلال ہوگا سو ابو سفیان نے یہ خبر حضرتؐ سے کی یہ حدیث مرسل ہی یعنی تابعی نے صحابی کا نام روایت مین نہین ذکر کیا
اور اس حدیث کی سند حضرت عایشہؓ سے ہوی حضرتؐ سے روایت کرتین ہین **ف** بخاری مین پورا قصہ یون ہی کہ جب حضرتؐ نے
فتح مکے کے واسطے مدینے سے کوچ کیا تو یہ خبر قریش کو پہونچی تو ابو سفیان اور حکیم اور بُدَیل حضرتؐ کی خبر دریافت کرنے کو نکلے حضرتؐ کے چوکی والے
انکو پکڑ لیگئے ابو سفیان مسلمان ہو اجب حضرتؐ نے کوچ کیا تو عباسؓ سے فرمایا کہ تم ابو سفیان کو ایک جگہ لیکر کھڑے ہو تاکہ وہ مسلمانون کی فوج
دیکھے تو عباس اوسکو لیکر کھڑے ہوئے اور حضرتؐ کا لشکر نکلنے لگا ابو سفیان ہر ایک گروہ کا نام پوچھتا جاتا تھا عباسؓ بتلاتے جاتے تھے
ابو سفیان کہتا تھا مجکو ان لوگون سے کیا کام جب ایک بڑا جھنڈا آیا ابو سفیان نے پوچھا یہ کون لوگ ہین عباسؓ نے کہا یہ انصاری لوگ ہین اونکے
سردار اور علمدار سعد بن عبادہ تھے سعد نے ابو سفیان سے کہا کہ آج خوب خونریزی کا دن ہی آج کعبے مین لڑنا حلال ہوگا پھر حضرتؐ کا جھنڈا آیا
اور حضرتؐ کا علم زُبیر کے پاس تھا ابو سفیان نے حضرتؐ سے کہا کہ آپنے سعد کا قول نہین سنا حضرتؐ نے فرمایا کیا اونسے کہا ابو سفیان نے
١٧١٧ وہ قول بیان کیا تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی اور نو مسلم لوگون کو دلاسا دیا **ق** سَلَمَةُ بْنُ الْاَكْوَعِ كَذَبَ مَنْ قَالَهٗ اِنَّ لَهٗ
لَاَجْرَيْنِ وَجَمَعَ بَيْنَ اِصْبَعَيْهِ اِنَّهٗ لَجَاهِدٌ مُجَاهِدٌ قَلَّ عَرَبِيٌّ مَشٰى بِهَا مِثْلَهٗ يَعْنِيْ عَامِرَ بْنَ الْاَكْوَعِ اَخَا سَلَمَةَ وَ
قَدْ اَصَابَ رُكْبَتَهٗ ذُبَابُ سَيْفِهٖ فَمَاتَ مِنْهُ بخاری او رمسلم مین سلمہ بن اکوعؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ غلط کہا
جسنے وہ قول کہا مقرر اوسکے واسطے تو دو ثواب ہین اور حضرتؐ نے اپنی دو اونگلیون کو ملایا مقرر وہ غازی تھا اور محنت کش عرب کا آدمی
کمتر اوسکے برابر لڑائی مین چلا پھر حضرتؐ نے یہ حدیث عامر بن اکوع سلمہ کے بھائی کے حق مین فرمائی اور اونکی تلوار کا پھیلا اونکے زانو پر لگ گیا تھا
سو وہ اوسی صدمے سے مرگئے **ف** جنگ خیبر مین عامر نے کسی کافر پر تلوار ماری سو اوس تلوار کا پھیلا اونھین کے زانو پر پڑا اوسی
صدمے سے وہ مرگئے بعضے لوگون نے کہا کہ عامر حرام موت اپنے ہاتھ سے مرے اونکو جہاد کا ثواب نملیگا جب حضرتؐ نے یہ کلام سنا تب یہ حدیث فرمائی
عامر کو دو ثواب فرمائے یعنی ایک جہاد کا ثواب دوسرے زخم کی تکلیف کا ثواب اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بیقصد اپنے ہاتھ سے اپنے بدن پر زخم لگجاے
١٧١٨ اور اوس سے آدمی مرجاوے تو اوسکی موت حرام نہین **ھ** اَبُوْ هُرَيْرَةَ كَفٰى بِالْمَرْءِ كَذِبًا اَنْ يُّحَدِّثَ بِكُلِّ مَا سَمِعَ وَرِوَايَةُ
الْقُضَاعِيِّ اِثْمًا مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مرد کو اتنا جھوٹھ کفایت کرتا ہی کہ جو سنے اوسکو ذکر کرے اور
قضاعی کی روایت مین یون ہی کہ آدمی کو اتنا گناہ کفایت کرتا ہی کہ جو سنے اوسکو بیان کرے **ف** یعنی اکثر اخبار اور حکایات جھوٹھ سے
خالی نہین ہوتے تو اگر ہر بات کو بیان کرنے لگا تو یہ شخص بھی مقرر دروغگو ٹھہرا یعنی دروغ کا مددگار ہوا اس حدیث سے صاف معلوم ہوا
١٧١٩ کہ جب تک بات کو خوب تحقیق کرلیوے ہرگز زبان پر نلاوے **ق** اَبُوْ مُوْسٰى كَمَلَ مِنَ الرِّجَالِ كَثِيْرٌ وَّلَمْ يَكْمُلْ مِنَ النِّسَاءِ غَيْرُ
مَرْيَمَ بِنْتِ عِمْرَانَ وَاٰسِيَةَ امْرَاَةِ فِرْعَوْنَ بخاری اور مسلم مین ابوموسیٰؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مردون سے بہت لوگ کامل ہوئے ہین

حضرت نے فرمایا کہ اسکو مار ڈالو پھر لوگ مارنے کو دوڑے سانپ اپنے بل میں گھس گیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اس سے معلوم ہوا کہ سانپ کا مارنا درست ہے

۱۷۲۵ **فصل فیما لم یسم فاعلہ** اس فصل میں وہ مسئلے ہیں جنکے سر پر فعل مجہول ہے **ق** عائشہ اریتک فی المنام ثلث لیال جاءنی بک الملک فی سرقۃ من حریر فیقول ھذہ امرأتک فاکشف عن وجھک فاذا انت ھی فاقول ان یک من عند اللہ یمضہ بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ مجھکو تو خواب میں دکھلائی گئی تین رات مجھکو میرے پاس فرشتہ لے آتا تھا ریشمی ٹکڑے میں یون کہتا تھا کہ یہ تیری عورت ہے پھر تیرا چہرا کھولا تو کیا دیکھتا ہون کہ وہ صورت تیری ہی ہے تو مین کہتا تھا کہ اگر یہ خواب خدا کی طرف سے ہے تو خدا یون ہی کریگا یعنی تو میرے نکاح میں آویگی

ف یہ جو حضرت نے فرمایا کہ اگر یہ خواب خدا کی طرف سے ہے یعنی اس خواب کی اگر کوئی اور تعبیر نہوئی تو مقرر نکاح ہوگا اسواسطے کہ پیغمبر کے خواب میں کچھ شک اور تردد نہیں ہوتا

۱۷۲۶ **م** ابوھریرۃ اریت لیلۃ القدر ثم ایقظنی بعض اھلی فنسیتھا وبروی فنسیتھا فالتمسوھا فی العشر الغوابر مسلم میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شب قدر مجھکو خواب میں معلوم ہوئی پھر میرے بعضے اہل بیت نے مجھکو جگا دیا تو مین اوسکو بھلا یا گیا اور دوسری روایت یون ہے کہ مین شب قدر کو بھول گیا تو اوسکو رمضان کی اخیر دس راتون مین تلاش کرو

ف یعنی طاق راتون میں

۱۷۲۷ **ق** جابر اعطیت خمسا لم یعطھن احد من الانبیاء قبلی نصرت بالرعب مسیرۃ شھر وجعلت لی الارض مسجدا وطھورا فایما رجل من امتی ادرکتہ الصلوۃ فلیصل واحلت لی الغنائم ولم تحل لاحد قبلی واعطیت الشفاعۃ وکان النبی یبعث الی قومہ خاصۃ وبعثت الی الناس عامۃ بخاری اور مسلم میں جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مجھکو پانچ نعمتیں ملین کہ مجھ سے پہلے کسی پیغمبر کو نہیں ملین مجھکو فتح نصیب ہوئی دھاک سے مہینا بھر کی راہ تک اور ساری زمین میرے واسطے سجدہ گاہ اور پاک کرنے والی مقرر ہوئی یعنی ہر جگہہ نماز اور تیمم درست ہے سو جس مرد کو میری امت سے جہان نماز کا وقت ملے وہان نماز پڑھ لیوے اور حلال ہوئے میرے واسطے غنیمت کے مال اور مجھ سے پہلے کسیکو حلال نتھے اور مجھکو شفاعت کا رتبہ عنایت ہوا اور پیغمبر فقط اپنی قوم پر بھیجا جاتا تھا اور مین تمام عالم کے لوگون پر بھیجا گیا **ف** یعنی ان پانچ چیزون سے حضرت سب پیغمبرون سے افضل ہوئے حضرت کا رعب یہ تھا کہ بادشاہ روم خوف کھاتا تھا یہود نصاریٰ کو سوائے عبادتخانے کے اور جگہہ نماز پڑھنا درست نتھا اور تیمم کا حکم نتھا امت محمدی کو تمام زمین پر نماز اور تیمم کا حکم ہوا اور غنیمت کا مال بھی اسی امت کو درست ہوا اور قیامت مین اول حضرت کے سوائے کوئی پیغمبر شفاعت نکر سکیگا اور ہفت اقلیم کی نبوت کا رتبہ کسیکو حاصل نہین بجز حضرت کے

۱۷۲۸ **ق** ابن عباس امرت ان اسجد علی سبعۃ اعظم علی الجبھۃ والیدین والرکبتین واطراف القدمین ولا نکفت الثیاب ولا الشعر بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھکو حکم ہوا ہے سجدہ کرنے کا سات ہڈیون پر ماتھے پر اور دونون ہاتھون پر اور دونون گھٹنون پر اور دونون قدمون کے سرے پر اور یہ حکم ہوا ہے کہ نماز مین کپڑے اور بالون کو نہ سمیٹون

ف نماز مین بالون کا جوڑا باندھنا اور کپڑے کو خاک سے بچانا مکروہ ہے

۱۷۲۹ **ق** ابوبکر وعمر وجابر امرت ان اقاتل الناس حتی یقولوا لا الہ الا اللہ فمن قال لا الہ الا اللہ عصم منی مالہ ونفسہ الا بحقہ وحسابہ علی اللہ بخاری اور مسلم مین ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور عمر فاروق رضی اللہ عنہ اور جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مجھکو لوگون سے لڑنے کا حکم ہوا یہانتک کہ وہ لا الہ الا اللہ کہین سو جسنے کہ لا الہ الا اللہ کہا اوسنے اپنا مال اور جان بچایا مگر دین کے حق تلفی کا بدلا ہے اور اوسکا حساب خدا کے

ذمے پر ہی ف یعنی جب آدمی مسلمان ہوا اور کلمہ پڑھا تو اوسکا جان اور مال لینا حرام ہی لیکن اگر ناحق خون کریگا تو مارا جاویگا یا مال چھینا
ہوگا تو اوس سے مال لایا جاویگا اور اگر وہ خوف سے ظاہر مین مسلمان ہوا اور دل مین کافر رہا تو اوس سے خدا حساب کریگا دلون کے حال
۱۷۳۰ دریافت کرنے کا حاکم اور قاضی کو حکم نہین ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ اُمِرْتُ بِقَرْيَةٍ تَاْكُلُ الْقُرٰى يَقُوْلُوْنَ يَثْرِبُ وَهِيَ
الْمَدِيْنَةُ تَنْفِي النَّاسَ كَمَا يَنْفِي الْكِيْرُ خَبَثَ الْحَدِيْدِ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا مجھکو
اوس بستی مین رہنے کا حکم ہوا جو سب بستیون کو کھا دیگی یعنی فتح اسلام ہوگی سب شہر مدینے کے تابع ہونگے لوگ اوسکو یثرب کہتے ہین اور اوسکا
عمدہ نام تو مدینہ ہی برے لوگون کو مدینہ نکال دیتا ہی جیسے بھٹی لوہے کا میل نکال ڈالتی ہی ف مدینے کا نام اول یثرب تھا حضرت صلعم نے نام بدل ڈالا
۱۷۳۱ ق اَنَسٌ وَسَهْلُ بْنُ سَعْدٍ السَّاعِدِيُّ بُعِثْتُ اَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ يَعْنِيْ اِصْبَعَيْهِ السَّبَّابَةَ وَالْوُسْطٰى بخاری
اور مسلم مین انس اور سہل بن سعد رض سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ مین اور قیامت متصل ہوا جیسے یے دونو حضرت صلعم نے اپنی دونون انگلیون
کی طرف اشارہ کیا یعنی کلمے کی انگلی اور بیچ کی انگلی ف حضرت خاتم النبیین ہین حضرت صلعم کے بعد کوئی پیغمبر نہوین قیامت تک حضرت صلعم
۱۷۳۲ کا دین قائم رہیگا تو حضرت صلعم مین اور قیامت مین کوئی حائل نتھا ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ بُعِثْتُ مِنْ خَيْرِ قُرُوْنِ بَنِيْ اٰدَمَ قَرْنًا
فَقَرْنًا حَتّٰى كُنْتُ مِنَ الْقَرْنِ الَّذِيْ كُنْتُ مِنْهُ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ مین پیدا ہوا
بنی آدم کے عمدہ زمانے والون سے ایک زمانے والون کے بعد دوسرے زمانے والون سے یہان تک کہ مین اون زمانے والون سے ہوا جنسے ہوا ف
۱۷۳۳ یعنی حضرت آدم کے زمانے سے حضرت صلعم کے زمانے تک حضرت صلعم کے باپ دادا اشراف اور عمدہ خاندان تھے اور یہ مطلب نہین کہ سب مسلمان تھے م جَابِرٌ بُعِثَتْ
هٰذِهِ الرِّيْحُ لِمَوْتِ مُنَافِقٍ مسلم مین جابر رض سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ یہ آندھی چلائی گئی منافق کے مرنے سے ف مصابیح مین
جابر رض سے روایت ہی کہ حضرت صلعم سفر گئے تھے جب مدینے کے قریب پونہچے تو آندھی چلی تب حضرت صلعم نے یہ حدیث فرمائی جب مدینے مین آئے تو معلوم ہوا کہ ایک
۱۷۳۴ بڑا منافق مر گیا یہ حدیث معجزہ ہی کہ آیندہ کی خبر دی ق اِبْنُ عُمَرَ بُنِيَ الْاِسْلَامُ عَلٰى خَمْسٍ عَلٰى اَنْ يُّوَحَّدَ اللّٰهُ وَاِقَامِ
الصَّلٰوةِ وَاِيْتَاءِ الزَّكٰوةِ وَصِيَامِ رَمَضَانَ وَالْحَجِّ فَقَالَ رَجُلٌ لِابْنِ عُمَرَ اَلْحَجِّ وَصِيَامِ رَمَضَانَ قَالَ
لَا صِيَامِ رَمَضَانَ وَالْحَجِّ هٰكَذَا سَمِعْتُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَيُرْوٰى شَهَادَةِ اَنْ لَّا اِلٰهَ
اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَاءِ الزَّكٰوةِ وَحَجِّ الْبَيْتِ وَصَوْمِ رَمَضَانَ
بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ اسلام کی بنیاد پانچ چیزپر ہی خدا کو ایک جاننے پر اور نماز قائم کرنے
اور زکوۃ دینے پر اور رمضان کے روزے پر اور حج پر سو ایک مرد نے عبد اللہ بن عمر رض سے کہا حج اور رمضان کے روزے پر عبد اللہ نے کہا
نہین رمضان کے روزے اور حج پر یون ہی مین نے حضرت صلعم سے سنا ہی یعنی اول روزہ بعد اوسکے حج اور دوسری روایت یون ہی کہ اسلام کی بنیاد
پانچ چیزپر ہی اسکی گواہی کہ سواے خدا کے کوئی معبود برحق نہین اور محمد اوسکا بندہ اور اوسکا رسول ہی اور نماز کا قائم کرنا اور زکوۃ دینا اور
۱۷۳۵ بیت اللہ کا حج کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ حُجِبَتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ وَحُجِبَتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ
وَفِيْ رِوَايَةٍ الْقُضَاعِيِّ حُفَّتْ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ روکی گئی اور توپی گئی بہشت مشقت
اور تکلیفات سے اور دوزخ خواہش نفسانی اور لذات سے ف یعنی بہشت بدون عبادت اور پرہیزگاری کے میسر نہین اور عبادت اور
۱۷۳۶ تقوی مشقت اور تکلیف سے خالی نہین اور معصیت اور دنیا کے چین کا دوزخ انجام ہی ق عَائِشَةُ حُرِّمَتِ التِّجَارَةُ فِي الْخَمْرِ

بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ شراب کا بیچنا حرام ہوا **ف** شراب کی خرید فروخت مسلمان کو ہرگز درست نہین

۱۷۳۷ **خ** اَبُوْ هُرَيْرَةَ حُرِّمَ مَا بَيْنَ لَابَتَيِ الْمَدِيْنَةِ عَلٰى لِسَانِيْ بخاری مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ حرام ہو گیا میری زبان پر مدینے کے دو سنگستان کے اندر **ف** بعضے علما کے نزدیک جیسے مکہ حرم ہی ویسے ہی مدینہ یہ حدیث اونکی دلیل ہی

۱۷۳۸ **م** اَبُوْ مَسْعُوْدٍ عُقْبَةُ بْنُ عَمْرٍو الْاَنْصَارِيُّ حُوْسِبَ رَجُلٌ مِّمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَلَمْ يُوْجَدْ لَهٗ مِنَ الْخَيْرِ شَيْءٌ اِلَّا اَنَّهٗ كَانَ يُخَالِطُ النَّاسَ وَكَانَ مُوْسِرًا فَكَانَ يَاْمُرُ غِلْمَانَهٗ اَنْ يَّتَجَاوَزُوْا عَنِ الْمُعْسِرِ قَالَ اللّٰهُ نَحْنُ اَحَقُّ بِذٰلِكَ مِنْهُ فَتَجَاوَزُوْا عَنْهُ مسلم مین ابو مسعود رضہ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ تمسے اگلی امت مین سے ایک مرد کا حساب ہوا تو اوسکی نیکی کچھ بھی نپائی مگر وہ لوگون سے ملا جلا کرتا تھا اور مالدار تھا اور اپنے غلامون سے حکم کرتا تھا کہ محتاج سے قرض مانگنے مین سختی نکرین خدا نے فرمایا کہ ہم اوسکی نسبت زیادہ تر کرم اور احسان کے سزاوار ہین ای فرشتو اوس سے درگذر کرو

۱۷۳۹ **خ** اَبُوْ هُرَيْرَةَ خُفِّفَ عَلٰى دَاوٗدَ الْقُرْاٰنُ فَكَانَ يَاْمُرُ بِدَوَابِّهٖ فَتُسْرَجُ فَيَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ قَبْلَ اَنْ تُسْرَجَ دَوَابُّهٗ وَلَا يَاْكُلُ اِلَّا مِنْ عَمَلِ يَدِهٖ بخاری مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ ہلکا اور سہج ہو گیا تھا داود پر قرآن سو وی اپنی سواریون کے کسنے کا حکم کرتے تھے تو قرآن کو زین کسنے سے پہلے پڑھ چکتے تھے اور نہ کھاتے تھے مگر اپنے ہاتھ کے کسب سے **ف** قرآن سے مراد زبور ہی ایسی جلدی زبور کا تمام کرنا حضرت داود کا معجزہ تھا اور باوجود کہ بادشاہ تھے لیکن اپنے کسب اور محنت سے کھاتے تھے

۱۷۴۰ **م** عَايِشَةُ خُلِقَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ مِنْ نُّوْرٍ وَّخُلِقَ الْجَانُّ مِنْ مَّارِجٍ مِّنْ نَّارٍ وَّخُلِقَ اٰدَمُ مِمَّا وُصِفَ لَكُمْ مسلم مین حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ پیدا کیے گئے فرشتے نور سے اور جن آگ کی لو سے اور آدم پیدا ہوئے اوس سے جسکا تمسے قرآن مین بیان ہوا یعنی مٹی سے

۱۷۴۱ **خ** اَنَسٌ دُفِعْتُ اِلَى السِّدْرَةِ فَاِذَا اَرْبَعَةُ اَنْهَارٍ نَهْرَانِ ظَاهِرَانِ وَنَهْرَانِ بَاطِنَانِ فَاَمَّا الظَّاهِرَانِ فَالنِّيْلُ وَالْفُرَاتُ وَاَمَّا الْبَاطِنَانِ فَنَهْرَانِ فِي الْجَنَّةِ وَاُتِيْتُ بِثَلٰثَةِ اَقْدَاحٍ قَدَحٌ فِيْهِ لَبَنٌ وَقَدَحٌ فِيْهِ عَسَلٌ وَّقَدَحٌ فِيْهِ خَمْرٌ فَاَخَذْتُ الَّذِيْ فِيْهِ اللَّبَنُ فَقِيْلَ لِيْ اَصَبْتَ الْفِطْرَةَ بخاری مین انس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ مین سدرة المنتهی کی طرف گیا تو وہان چار نہرین ہین دو نہرین ظاہر اور دو باطن ظاہر نہرین تو نیل اور فرات اور باطن نہرین بہشت مین جاری ہین اور میرے سامنے تین پیالے آئے ایک پیالے مین دودھ اور ایک پیالے مین شہد اور ایک پیالے مین شراب تو مینے دودھ کا پیالہ لیا تو مجکو حکم ہوا کہ تونے پیدایشی دین پایا **ف** معراج کی حدیث مین اسکا مفصل بیان ہو چکا

۱۷۴۲ **م** اَبُوْ هُرَيْرَةَ عُذِّبَتِ امْرَاَةٌ فِيْ هِرَّةٍ رَبَطَتْهَا لَمْ تُطْعِمْهَا وَلَمْ تَسْقِهَا وَلَمْ تَتْرُكْهَا تَاْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْاَرْضِ مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ عذاب ہوا ایک عورت پر بلی کے مقدمے مین اوسنے بلی کو باندھ رکھا تھا نہ اوسکو کھلایا نہ پلایا اور نہ اوسکو چھوڑا کہ زمین کے جانور کھاتی

۱۷۴۳ **م** اَبُوْ ذَرٍّ عُرِضَتْ عَلَيَّ اَعْمَالُ اُمَّتِيْ حَسَنُهَا وَسَيِّئُهَا فَوَجَدْتُ فِيْ مَحَاسِنِ اَعْمَالِهَا الْاَذٰى يُمَاطُ عَنِ الطَّرِيْقِ وَوَجَدْتُّ فِيْ مَسَاوِيْ اَعْمَالِهَا النُّخَاعَةَ تَكُوْنُ فِي الْمَسْجِدِ لَا تُدْفَنُ مسلم مین ابوذر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ میری امت کے اعمال میرے سامنے لائے گئے نیک بھی اور بد بھی تو مینے امت کے نیک اعمال مین پایا تکلیف کی چیز کو جو راہ سے علیحدہ ڈالی جاوے اور امت کے بد اعمال مین مینے پایا کھکھار کو جو مسجد مین ہو اور زمین مین نہ دابی جاوے **ف** راہ مین تکلیف کی چیز جیسے کانٹا اور پتھر

۱۷۴۴ **ق** اِبْنُ عَبَّاسٍ عُرِضَتْ عَلَيَّ الْاُمَمُ فَاَخَذَ النَّبِيُّ يَمُرُّ مَعَهُ الْاُمَّةُ وَالنَّبِيُّ يَمُرُّ مَعَهُ النَّفَرُ وَالنَّبِيُّ

يَمُرُّ مَعَهُ الْعَشَرَةُ وَالنَّبِيُّ يَمُرُّ مَعَهُ الْخَمْسَةُ وَالنَّبِيُّ يَمُرُّ وَحْدَهُ فَنَظَرْتُ فَإِذَا سَوَادٌ كَثِيرٌ فَقُلْتُ
يَا جِبْرَئِيلُ هٰؤُلَاءِ أُمَّتِي قَالَ لَا وَلٰكِنِ انْظُرْ إِلَى الْأُفُقِ فَنَظَرْتُ فَإِذَا سَوَادٌ كَثِيرٌ قَالَ هٰؤُلَاءِ أُمَّتُكَ وَ
هٰؤُلَاءِ سَبْعُونَ أَلْفًا قُدَّامَهُمْ لَا حِسَابَ عَلَيْهِمْ وَلَا عَذَابَ قُلْتُ وَلِمَ قَالَ كَانُوا لَا يَكْتَوُونَ وَلَا
يَسْتَرْقُونَ وَلَا يَتَطَيَّرُونَ وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ الْحَدِيثُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَالسِّيَاقُ لِلْبُخَارِيِّ بخاری اور مسلم
مین عبد اللہ بن عباس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ میرے سامنے کی گئین اگلی امتین تو ایک پیغمبر چلا اور اوسکے ساتھ ایک گروہ تھا
اور بعضا پیغمبر چلا اور اوسکے ساتھ بارہ تیرہ لوگ تھے اور بعضا پیغمبر چلا اور اوسکے ساتھ دس آدمی تھے اور بعضا پیغمبر چلا اور اوسکے ساتھ
پانچ آدمی تھے اور بعضا پیغمبر اکیلا ہی چلا پھر مینے دیکھا تو ایک بڑی جماعت ہی سو مینے کہا ای جبرئیل یے لوگ میری امت ہین جبرئیل ع نے
کہا نہین ولیکن تو آسمان کے کنارے کی طرف دیکھ سو مینے دیکھا تو بڑا جھنڈ ہی جبرئیل نے کہا کہ یے لوگ تیری امت ہین اور یے ستر ہزار جو آگے
ہین نہ اونپر حساب ہی اور نہ عذاب مینے کہا اسکا کیا سبب ہی جبرئیل ع نے کہا نہ بیماری مین بدن داغتے تھے نہ جھاڑ پھونک کرتے تھے اور نہ شگون
لیتے تھے اور اپنے رب پر توکل اور بھروسا کرتے تھے یہ حدیث بخاری اور مسلم دونون مین ہی لیکن یہ خاص روایت بخاری کی ہی **ف**
جتنے لوگ جس پیغمبر کا ایمان لائے ہونگے وہی قیامت مین اوسکے ساتھ ہونگے اور بعضے پیغمبر کا کوئی ایمان نہ لایا ہوگا اوسکے ساتھ کوئی نہوگا
معلوم ہوا کہ ہمارے حضرت ص کی امت سب سے زیادہ ہوگی ترک دوا توکل نہین اسواسطے کہ حضرت نے اکثر دوا کی ہی بلکہ داغ اور جھاڑ پھونک اور شگون لینا
توکل کے مخالف ہی لیکن جب کوئی علاج داغنے کے سوا باقی نرہے تو اوسوقت مین داغنا بھی درست ہی

۱۷۴۵ **م** جَابِرٌ عُرِضَ عَلَيَّ الْأَنْبِيَاءُ
فَإِذَا مُوسٰى ضَرْبٌ مِّنَ الرِّجَالِ كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالِ شَنُوءَةَ وَرَأَيْتُ عِيسَى بْنَ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَإِذَا أَقْرَبُ
مَنْ رَأَيْتُ بِهِ شَبَهًا عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُودٍ وَرَأَيْتُ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَإِذَا أَقْرَبُ مَنْ رَأَيْتُ بِهِ شَبَهًا
صَاحِبُكُمْ يَعْنِي نَفْسَهُ وَرَأَيْتُ جِبْرَئِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَإِذَا أَقْرَبُ مَنْ رَأَيْتُ بِهِ شَبَهًا دِحْيَةُ بْنُ خَلِيفَةَ
مسلم مین جابر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ میرے سامنے کیے گئے پیغمبر سو موسیٰ ع تو دبلا پتلا مرد جیسے قوم شنوأہ کے مرد اور دیکھا
مینے عیسی بن مریم علیہ السلام کو تو میرے دیکھے لوگون مین عیسی سے زیادہ تر مشابہ عروہ بن مسعود ہی اور مینے ابراہیم علیہ السلام کو دیکھا تو
میرے دیکھے لوگون مین ابراہیم ع سے زیادہ تر مشابہ تمہارا صاحب ہی یعنی خود حضرت ص اور مینے جبرئیل علیہ السلام کو دیکھا تو میرے دیکھے
لوگون مین جبرئیل سے زیادہ تر مشابہ دحیہ بن خلیفہ ہی

۱۷۴۶ **م** أَبُو هُرَيْرَةَ فُضِّلْتُ عَلَى الْأَنْبِيَاءِ بِسِتَّةٍ أُعْطِيتُ جَوَامِعَ الْكَلِمِ
وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ وَأُحِلَّتْ لِيَ الْغَنَائِمُ وَجُعِلَتْ لِيَ الْأَرْضُ طَهُورًا وَّمَسْجِدًا وَّأُرْسِلْتُ إِلَى
الْخَلْقِ كَافَّةً وَّخُتِمَ بِيَ النَّبِيُّونَ مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مجکو فضیلت حاصل ہوئی اور پیغمبرون پر
چھ چیزون کے سبب سے مجکو جوامع الکلم عطا ہوئی اور مجکو رعب سے فتح ملی اور میرے واسطے غنیمت کے مال حلال ہوئے اور میرے واسطے
تمام زمین پاک کرنے والی اور سجدہ گاہ مقرر ہوئی اور مین تمام عالم کا پیغمبر ہوا اور مین خاتم النبیین ہوا **ف** جوامع الکلم اوسکو کہتے ہین
جسمین تھوڑے لفظ اور مطلب بہت ہون جوامع الکلم سے مراد قرآن اور احادیث ہین جنکے معانی اور مطالب کی کچھ حد نہین جتنا غور کیجیے
اوتنے مطالب نکلتے ہین باقی مفصل مضمون اس حدیث کا بارھوین حدیث مین گذرا لیکن اسمین چھ چیز کو فرمایا اور اوسمین پانچ چیز سو اسکا سبب
یہ ہی کہ اول حضرت کو پانچ چیز کا حال معلوم ہوا پھر چھٹی چیز بھی عنایت ہوئی **ف**

۱۷۴۷ أَبُو هُرَيْرَةَ فُقِدَتْ أُمَّةٌ مِّنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ

لَا يُدْرٰى مَا فَعَلَتْ وَاِنِّيْ لَا اَرَاهَا اِلَّا الْفَارَ اِذَا وُضِعَ لَهَا اَلْبَانُ الْاِبِلِ لَمْ تَشْرَبْ وَاِذَا وُضِعَ لَهَا اَلْبَانُ الشَّاءِ شَرِبَتْ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ بنی اسرائیل کا ایک گروہ مسخ ہوگیا نہین معلوم کون صورت ہوگئی اور مقرر سولے چوہے کے کوئی میرے خیال مین نہین آتا جب چوہے کے آگے اونٹ کا دودھ رکھیے تو نہ پیے اور جب اوسکے آگے بکریون کا دودھ رکھیے تو پیجاوے **ف** یعنی بنی اسرائیل اونٹ کا دودھ نہ پیتے تھے تو اوس قرینے سے فرمایا کہ وہ لوگ چوہے کی صورت مسخ ہوگئے اسواسطے کہ چوہا بھی اونٹ کا دودھ نہین پیتا

1748 **ق** اَبُوْهُرَيْرَةَ قِيْلَ لِبَنِيْ اِسْرَائِيْلَ اُدْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَّقُوْلُوْا حِطَّةٌ نَّغْفِرْ لَكُمْ فَبَدَّلُوْا فَدَخَلُوا الْبَابَ يَزْحَفُوْنَ عَلٰى اَسْتَاهِهِمْ وَقَالُوْا حَبَّةٌ فِيْ شَعْرَةٍ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ بنی اسرائیل کو حکم ہوا کہ پیٹھو دروازے مین سجدہ کرتے اور کہو مغفرت ہم چاہتے ہین تاکہ ہم تمکو بخشین سو اونھون نے حکم بدل ڈالا تو دروازے مین داخل ہوئے چوترون کو گھسلتے اور کہا دانہ بال مین بہتر ہی **ف** بیت المقدس یا اریحا کے دروازے مین داخل ہونے کا حکم ہوا تھا سو وے لوگ ایسے بے ادب تھے کہ مسخراپن کرنے لگے سجدے کے بدلے چوترون سے گھسلے اور مغفرت کے بدلے اناج مانگنے لگے اسواسطے غضب الٰہی مین گرفتار ہوئے

1749 **ق** اِبْنُ عَبَّاسٍ نُصِرْتُ بِالصَّبَا وَاُهْلِكَتْ عَادٌ بِالدَّبُوْرِ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عباس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ مجکو فتح نصیب ہوئی پورب کی ہوا سے اور ہلاک ہوئی عاد کی قوم پچھم کی ہوا سے

1750 **م** اَنَسٌ وُلِدَ لِيَ اللَّيْلَةَ غُلَامٌ فَسَمَّيْتُهُ بِاسْمِ اَبِيْ اِبْرَاهِيْمَ مسلم مین انس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ رات کو میرا لڑکا پیدا ہوا تو مینے اوسکا نام اپنے باپ ابراہیم کے نام پر رکھا **ف** ہجری آٹھوین سال ماریہ قبطیہ سے صاحبزادہ پیدا ہوا حضرت صلعم نے اونکا ابراہیم نام رکھا سترہ مہینے کے بعد اونکا انتقال ہوا

فَصْلٌ فِي الْحِكَايَةِ عَنْ نَفْسِ الْمُتَكَلِّمِ

اس فصل مین وے حدیثین ہین جنکے سرے پر ماضی متکلم کی لفظ ہی

1751 **ق** اَنَسٌ اَتَيْتُ عَلٰى نَهَرٍ حَافَتَاهُ قِبَابُ اللُّؤْلُؤِ الْمُجَوَّفِ فَقُلْتُ مَا هٰذَا يَا جِبْرَئِيْلُ قَالَ الْكَوْثَرُ بخاری اور مسلم مین انس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ مین ایک نہر پر گیا اوسکے دونون کنارون پر پولے موتیون کے خیمے ہین تو مینے جبرئیل سے کہا کہ یہ کیا ہی جبرئیل نے کہا کہ یہ حوض کوثر ہی

1752 **م** اَبُوْهُرَيْرَةَ اِسْتَاْذَنْتُ رَبِّيْ اَنْ اَسْتَغْفِرَ لِاُمِّيْ فَلَمْ يَاْذَنْ لِيْ وَاسْتَاْذَنْتُهُ اَنْ اَزُوْرَ قَبْرَهَا فَاَذِنَ لِيْ مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ مینے اپنے رب سے اجازت مانگی کہ اپنی مان کی مغفرت مانگون سو مجکو اجازت ندی اور مینے اجازت مانگی کہ اوسکی قبر کی زیارت کرون سو مجکو زیارت کی اجازت دی **ف** حضرت صلعم نے جب اپنی مان کی قبر کی زیارت کی تو حضرت صلعم روئے اور ساتھ والے روئے اور فرمایا کہ زیارت کیا کرو قبرون کی کہ اس سے موت یاد پڑتی ہی اگر کوئی کہے کہ قرآن مین مشرکون کے واسطے مغفرت مانگنا منع ہی پھر حضرت صلعم نے اپنی مان کی مغفرت مانگنے کا کیون ارادہ کیا اوسکا جواب یہ ہی کہ حضرت صلعم کو اپنے خصوصیت کی امید ہوگی یعنی ہر چند اورون کو مشرکون کے واسطے مغفرت مانگنا درست نہین مگر شاید مجکو درست ہو علی الخصوص کہ حضرت صلعم کے سبب سے ابو طالب کے عذاب مین تخفیف ہوئی تھی یا یہ کہ یہ اجازت مانگنا منع ہونے سے قبل ہوا ہو

1753 **ق** اِبْنُ عَبَّاسٍ اِطَّلَعْتُ فِي الْجَنَّةِ فَرَاَيْتُ اَكْثَرَ اَهْلِهَا الْفُقَرَاءَ وَاطَّلَعْتُ فِي النَّارِ فَرَاَيْتُ اَكْثَرَ اَهْلِهَا النِّسَاءَ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عباس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ مین بہشت مین جھانکا تو مینے اوسکے اکثر لوگ محتاج دیکھے اور مین دوزخ مین جھانکا تو اوسکے اکثر لوگ عورتین دیکھین **ف** محتاج ایماندار اکثر تکلیفات مین رہتے ہین تو صبر کرتے ہین اس سبب سے بہشت پاتے ہین اور عورتین اکثر بدخو اور بد اعتقاد ہوتی ہین اس سبب سے دوزخی ہوتی ہین

1754 **خ** اَنَسٌ اَكْثَرْتُ عَلَيْكُمْ فِي السِّوَاكِ بخاری مین انس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ مینے تمسے مسواک

۱۷۵۵ کرنے کی خوبی بار ہا کہی **ف** غرض یہ کہ سواک مین غفلت اور سستی نکرو سواک کی عادت ڈالو **ق** جابرٌ جاوَرْتُ بِحِرَاءٍ شَهْرًا
فَلَمَّا قَضَيْتُ جِوَارِي نَزَلْتُ فَاسْتَبْطَنْتُ بَطْنَ الْوَادِي فَنُودِيتُ فَنَظَرْتُ اَمَامِي وَخَلْفِي وَعَنْ يَمِينِي
وَعَنْ شِمَالِي فَلَمْ اَرَ اَحَدًا ثُمَّ نُودِيتُ فَنَظَرْتُ فَلَمْ اَرَ اَحَدًا ثُمَّ نُودِيتُ فَرَفَعْتُ رَأْسِي فَاِذَا هُوَ عَلَى
الْعَرْشِ فِي الْهَوَاءِ يَعْنِي جِبْرَئِيلَ فَاَخَذَتْنِي رَجْفَةٌ شَدِيدَةٌ فَاَتَيْتُ خَدِيجَةَ فَقُلْتُ دَثِّرُونِي فَدَثَّرُونِي
فَصَبُّوا عَلَيَّ مَاءً فَاَنْزَلَ اللّٰهُ يَا اَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَاَنْذِرْ بخاری اور مسلم مین جابر رض سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ حرا کے
پہاڑ مین مینے ایک مہینے کا اعتکاف کیا جب مین اپنا اعتکاف پورا کر چکا تو مین نالے کے اندر اوترا تو مجکو کسی نے پکارا تو مینے اپنے آگے
اور پیچھے داہنے اور بائین دیکھا تو مینے کسیکو نہ پایا پھر مجکو کسی نے پکارا تو مین دیکھنے لگا سو مینے کسیکو نہ دیکھا پھر مجکو کسی نے پکارا تو مینے اپنا
سر اوٹھایا تو وہی فرشتہ یعنی جبرئیل ہوا مین تخت پر بیٹھا ہی سو مجکو سخت کپکپی نے لیا تو مین خدیجہ پاس آیا سو مینے کہا مجکو اوڑھاؤ تو اونھو نے
مجکو اوڑھایا اور مجپر پانی چھڑکا پھر خدا نے سورہ مدثر اوتارا یعنی ای جھرمٹ مارنے والے اوٹھ اور لوگون کو عذاب آلہی سے خوف دلا **ف**
۱۷۵۶ حضرت پر اول اقرأ کی سورت اوتری پھر تین برس وحی بند رہی اوسکے بعد سورہ مدثر اوترا **ق** اَلْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ خَبَاْتُ
هٰذَا لَكَ خَبَاْتُ هٰذَا لَكَ **قَالَهُ** لِاَبِيهِ مَخْرَمَةَ يَعْنِي قَبَاءً مِّنْ دِيبَاجٍ مُّزَرَّرًا بِالذَّهَبِ بخاری اور
مسلم مین مسور بن مخرمہ رض سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ یہ قبا مینے تیرے واسطے چھپا رکھی یہ قبا مینے تیرے واسطے چھپا رکھی یہ حضرت نے
مسور کے باپ مخرمہ سے فرمایا مراد ریشمی قبا ہی جسمین سونے کا تکمہ لگا تھا **ف** جب حضرت صلعم نے یہ حدیث فرمائی اور قبا دی اوس وقت تک ریشمی
۱۷۵۷ کپڑا حرام نہوا تھا یا اسواسطے دیا ہو کہ اسکو بیچ لیوین **م** اَنَسٌ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَسَمِعْتُ خَشْفَةً قُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالُوا
هٰذِهِ الْغُمَيْصَاءُ بِنْتُ مِلْحَانَ اُمُّ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ مسلم مین انس رض سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ مین بہشت مین داخل ہوا
۱۷۵۸ تو مینے جوتی کی چپ چپی سنی مینے پوچھا یہ کون ہی فرشتون نے کہا کہ غمیصا ہی ملحان کی بیٹی انس بن مالک کی ماں **خ** سَمُرَةُ رَاَيْتُ اللَّيْلَةَ
رَجُلَيْنِ اَتَيَانِي فَصَعِدَا بِي الشَّجَرَةَ فَاَدْخَلَانِي دَارًا هِيَ اَحْسَنُ وَاَفْضَلُ لَمْ اَرَ قَطُّ اَحْسَنَ مِنْهَا قَالَا
اَمَّا هٰذِهِ الدَّارُ فَدَارُ الشُّهَدَاءِ بخاری مین سمرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ مینے آج کی رات دو مردون کو دیکھا سو وے
مجکو ایک درخت پر چڑھا لیگئے پھر مجکو اونھونے ایک گھر مین داخل کیا کہ بہت اچھا اور بہتر تھا مینے اوس سے بہتر کبھی نہین دیکھا اون دونون مردون نے
۱۷۵۹ کہا کہ یہ گھر تو شہیدون کا گھر ہی **ف** یہ حضرت صلعم نے خواب مین دیکھا **خ** اِبْنُ عُمَرَ رَاَيْتُ امْرَاَةً سَوْدَاءَ ثَائِرَةَ الرَّأْسِ
خَرَجَتْ مِنَ الْمَدِينَةِ حَتّٰى نَزَلَتْ مَهْيَعَةَ فَتَاَوَّلْتُهَا اَنَّ وَبَاءَ الْمَدِينَةِ نُقِلَ اِلٰى مَهْيَعَةَ بخاری مین عبداللہ
بن عمر رض سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ مینے خواب مین دیکھا کہ ایک سیاہ عورت جسکے سر کے بال پریشان تھے مدینے سے نکلی یہان تک کہ مہیعہ مین جا کے
اوتری سو مینے اوسکی یہ تعبیر کہی کہ مدینے کی وبا مہیعہ مین ڈالی گئی **ف** مہیعہ جحفہ کا نام جو مدینے سے چھہ کوس ہی وہان یہود رہتے تھے مدینے
۱۷۶۰ مین اکثر وبا رہتی تھی جب سے کہ حضرت صلعم نے دعا کی اور یہ خواب دیکھا تو وہان سے وبا جاتی رہی اور جحفہ مین جا پڑی **خ** عَائِشَةُ رَاَيْتُ جَهَنَّمَ
يَحْطِمُ بَعْضُهَا بَعْضًا وَرَاَيْتُ عَمْرًا يَجُرُّ قُصْبَهُ وَهُوَ اَوَّلُ مَنْ سَيَّبَ السَّوَائِبَ بخاری مین حضرت عائشہ رض سے
روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ مینے دوزخ کو دیکھا کہ اوسکا بعضا ٹکڑا بعضے ٹکڑے کو کچلے ڈالتا تھا اور مینے عمرو کو دیکھا کہ اپنی انتڑیان گھسیٹے
پھرتا تھا اور اوسی نے اول سانڈ چھوڑنے کی رسم نکالی **ف** عمرو بن عامر حضرت صلعم سے تین سو برس آگے تھا بتون کے نام پر سانڈ چھوڑنے کی اوسی نے

رسم نکالی تھی اسواسطے ایسے سخت عذاب مین گرفتار ہوا ۔ ۱۷۶۱ م اَنَسٌ رَأَيْتُ ذَاتَ لَيْلَةٍ فِيمَا يَرَى النَّائِمُ كَأَنَّا فِي
دَارِ عُقْبَةَ بْنِ رَافِعٍ فَأُتِينَا بِرُطَبٍ مِّنْ رُطَبِ ابْنِ طَابٍ فَأَوَّلْتُ الرِّفْعَةَ لَنَا فِي الدُّنْيَا وَالْعَاقِبَةَ فِي
الْآخِرَةِ وَأَنَّ دِيْنَنَا قَدْ طَابَ مسلم مین انس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ مینے ایک رات کو دیکھا جس حالت مین کہ سوتا آدمی
دیکھتا ہی کہ جیسے ہم عقبہ بن رافع کے گھر مین ہین ہمارے آگے تر چھوہارے لائے گئے اوس قسم کے جس قسم کا ابن طاب نام ہی تو مینے اسکی تعبیر کی کہ
رفعت یعنی ہمکو بلندی ہی دنیا مین اور نیک انجام ہی آخرت مین اور البتہ ہمارا دین بہتر اور عمدہ ہی ف حضرت صلعم نے یہ تعبیر لفظون سے
نکالی رفعت رافع سے اور عاقبت عقبہ سے اور بہتری طاب سے معلوم ہوا کہ تعبیر کا یہ بھی ایک طریقہ ہی کہ صرف لفظون سے بطور فال کے
مطلب سمجھے ۔ ۱۷۶۲ ق اَبُو هُرَيْرَةَ رَأَيْتُ عَمْرَو بْنَ عَامِرٍ الْخُزَاعِيَّ يَجُرُّ قُصْبَهُ فِي النَّارِ كَانَ أَوَّلَ مَنْ سَيَّبَ السَّوَائِبَ
بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ مینے عمرو بن عامر خزاعی کو دیکھا کہ اپنی انتڑیان گھسیٹتا پھرتا ہی دوزخ مین
اوسی نے سانڈون کا چھوڑنا اول نکالا تھا ۔ ۱۷۶۳ ق اَبُو مُوسَى رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ أَنِّي أُهَاجِرُ مِنْ مَكَّةَ إِلَى أَرْضٍ بِهَا
نَخْلٌ فَذَهَبَ وَهْلِي إِلَى أَنَّهَا الْيَمَامَةُ أَوْ هَجَرُ فَإِذَا هِيَ الْمَدِينَةُ يَثْرِبُ وَرَأَيْتُ فِي رُؤْيَايَ هٰذِهِ
أَنِّي هَزَزْتُ سَيْفًا فَانْقَطَعَ صَدْرُهُ فَإِذَا هُوَ مَا أُصِيبَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ أُحُدٍ ثُمَّ هَزَزْتُهُ أُخْرَى
فَعَادَ أَحْسَنَ مَا كَانَ فَإِذَا هُوَ مَا جَاءَ اللّٰهُ بِهِ مِنَ الْفَتْحِ وَاجْتِمَاعِ الْمُؤْمِنِينَ أَسْنَدَهُ مُسْلِمٌ وَعَلَّقَهُ الْبُخَارِيُّ
بخاری اور مسلم مین ابو موسی رضہ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ مینے خواب مین دیکھا کہ مین ہجرت کرتا ہون مکے سے اوس زمین کی طرف
جہان کھجور کے درخت ہین تو میرا گمان یمامہ اور ہجر کی طرف گیا سو حقیقت مین ہجرت کا مقام تو مدینہ نکلا جسکا یثرب بھی نام ہی اور مینے
اپنے اسی خواب مین دیکھا کہ مینے تلوار کو ہلایا تو وہ اوپر سے ٹوٹ گئی تو اوسکا انجام مسلمانون کی شہادت ہوئی جنگ احد مین پھر مینے
تلوار کو دوسری بار ہلایا تو ویسی ہی ثابت ہوگئی آگے سے اچھی تو اوسکا انجام یہ تھا کہ خدا نے فتح نصیب کی اور مسلمانون کی جماعت قائم ہوئی
یعنی جنگ احد کے بعد خیبر اور مکہ فتح ہوا اور اسلام کے لشکر نے زور پکڑا اس حدیث کی مسلم نے پوری سند بیان کی اور بخاری نے
سند حذف کی ف یمامہ اور ہجر عرب مین دو ملک ہین وہان کھجور کے درخت بہت ہین اس حدیث سے معلوم ہوا کہ پیغمبرون کے
خواب سچ ہوتے ہین لیکن تعبیر مین کبھی چوک پڑ جاتی ہی ہجرت کا مقام تو حقیقت مین مدینہ تھا لیکن حضرت کا خیال اور طرف گیا اسی طرح
اولیا کی خواب اور کشف اکثر حق ہوتا ہی لیکن تعین مین بھول چوک ہو جاتی ہی ۔ ۱۷۶۴ خ اِبْنُ عُمَرَ رَأَيْتُ عِيسَى وَمُوسَى وَإِبْرَاهِيمَ
فَأَمَّا عِيسَى فَأَحْمَرُ جَعْدٌ عَرِيضُ الصَّدْرِ وَأَمَّا مُوسَى فَآدَمُ جَسِيمٌ سَبْطٌ كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالِ الزُّطِّ بخاری مین
عبداللہ بن عمر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ مینے عیسیٰ اور موسیٰ اور ابراہیم کو دیکھا سو عیسی تو سرخ رنگ گھونگرالے بال والا
سینہ کشادہ ہی اور موسی تو گندم گون اور جسیم سیدھے بال والا جیسے زط کی قوم کے مرد ف حضرت صلعم نے ان بزرگون کو معراج
مین دیکھا یا خواب مین ۔ ۱۷۶۵ ق جَابِرٌ رَأَيْتُنِي دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَإِذَا بِالرُّمَيْصَاءِ امْرَأَةِ أَبِي طَلْحَةَ وَسَمِعْتُ خَشْفَةً
فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا فَقَالَ هٰذَا بِلَالٌ وَرَأَيْتُ قَصْرًا بِفِنَائِهِ جَارِيَةٌ فَقُلْتُ لِمَنْ هٰذَا فَقَالُوا لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ
فَأَرَدْتُ أَنْ أَدْخُلَهُ فَأَنْظُرَ إِلَيْهِ فَذَكَرْتُ غَيْرَتَكَ فَوَلَّيْتُ مُدْبِرًا فَبَكَى عُمَرُ وَقَالَ أَعَلَيْكَ
أَغَارُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ بخاری اور مسلم مین جابر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ مینے اپنے تئین دیکھا کہ مین بہشت مین

داخل ہوا تو ناگاہ وہان رُمَیصا ابو طلحہ کی جورو نظر پڑی اور مینے جوتی کی چپ سنی تو مینے کہا یہ کون ہی تو فرشتے نے کہا کہ یہ بلال ہی
اور ایک مینے محل دیکھا کہ اوسکے صحن مین ایک عورت ہی تو مینے کہا کہ کیسکا محل ہی فرشتون نے کہا یہ محل عمر بن خطاب کا ہی سو مینے
چاہا کہ اوسکے اندر جاؤن تو اوسکو دیکھون پھر مجکو تیرا رشک یاد پڑا اے عمر سو مین پھر آیا بہشت دیکر تو عمر فاروق رض روئے اور عرض کی کہ
یا رسول اللہ مین کیا آپ پر رشک کرتا **ف** اس حدیث مین اُمّ سُلیم جنکا رُمَیصا اور غُمَیصا لقب ہی اور بلال اور عمر فاروق رض کو
بہشت کی بشارت ہی **م** سَعْدُ بْنُ اَبِي وَقَّاصٍ سَاَلْتُ رَبِّي ثَلٰثًا فَاَعْطَانِي اثْنَتَيْنِ وَمَنَعَنِي وَاحِدَةً سَاَلْتُ 1766
رَبِّي اَلَّا يُهْلِكَ اُمَّتِي بِالسَّنَةِ فَاَعْطَانِيهَا وَسَاَلْتُهُ اَلَّا يُهْلِكَ اُمَّتِي بِالْغَرَقِ فَاَعْطَانِيهَا وَسَاَلْتُهُ
اَلَّا يَجْعَلَ بَاْسَهُمْ بَيْنَهُمْ فَمَنَعَنِيهَا مسلم مین سعد بن ابی وقاص رض سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ مینے اپنے رب سے تین چیز کا
سوال کیا سو دو سوال تو میرے قبول ہوئے اور ایک سے مجکو منع کیا ایک سوال تو مینے اپنے رب سے یہ کیا کہ میری امت کو قحط سے نہ ہلاک کرے سو اوسکو
قبول کیا اور دوسرا سوال مینے یہ کیا کہ میری امت کو نہ ڈبا دیوے سو اوسکو بھی قبول کیا اور تیسرا سوال مینے یہ کیا کہ امتکے آپسمین لڑائی
اور خونریزی نہ ڈالے سو اسکے سوال سے مجکو منع کیا **ف** قحط اور غرق امت محمدی مین ایسا نہوا ہی اور نہوگا کہ تمام امت یکبارگی
ہلاک ہو جاوے جیسے اگلی امتین ہلاک ہوگئین لیکن جنگ اور قتال مقدمین ہی ہمیشہ رہا ہی اور رہیگا **م** اِبْنُ عُمَرَ عَجِبْتُ لَهَا 1767
فُتِحَتْ لَهَا اَبْوَابُ السَّمَاءِ يَعْنِي قَوْلَ رَجُلٍ دَخَلَ مَعَهُمْ فِي الصَّلٰوةِ فَقَالَ اللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيرًا وَّالْحَمْدُ لِلّٰهِ
كَثِيرًا وَّسُبْحَانَ اللّٰهِ بُكْرَةً وَّاَصِيلًا قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَمَا تَرَكْتُهُنَّ مُنْذُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقُولُ ذٰلِكَ مسلم مین عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ مجکو اس سے تعجب آیا کہ اوسکے واسطے آسمان
کے دروازے کھولے گئے اوس مرد کا قول مراد ہی جو صحابہ کے ساتھ نماز مین داخل ہوا پھر بولا کہ اللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيرًا وَّالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيرًا وَّسُبْحَانَ اللّٰهِ
بُكْرَةً وَّاَصِيلًا کہا ابن عمر نے کہ مینے ان کلمات کو کبھی نہین چھوڑا جب سے کہ مینے حضرت صلعم کو یہ کہتے سنا **ف** یعنی یہ کلام خدا کو ایسا
پسند آیا جسکے واسطے آسمان کے دروازے کھولے گئے **ق** سَعْدُ بْنُ اَبِي وَقَّاصٍ عَجِبْتُ مِنْ هٰؤُلَاءِ اللَّاتِي كُنَّ عِنْدِي 1768
فَلَمَّا سَمِعْنَ صَوْتَكَ ابْتَدَرْنَ الْحِجَابَ **قَالَهُ** لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بخاری اور مسلم مین سعد بن ابی وقاص رض
سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ مجکو تعجب آیا ان عورتون سے جو میرے پاس تھین سو اونھون نے جب تیری آواز سنی تو پردے مین
ہوگئین حضرت صلعم نے عمر فاروق رض سے فرمایا **ف** اسکا مفصل قصہ آٹھوین باب مین گذرا کہ چند عورتین حضرت صلعم کے پاس باتین کر رہین تھین
جب عمر فاروق رض آئے تو انکے خوف سے چھپ گئین تب حضرت صلعم نے یہ حدیث فرمائی **ق** اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ قُمْتُ عَلٰى بَابِ الْجَنَّةِ فَكَانَ عَامَّةُ 1769
مَنْ دَخَلَهَا الْمَسَاكِينَ وَاَصْحَابُ الْجَدِّ مَحْبُوسُونَ غَيْرَ اَنَّ اَصْحَابَ النَّارِ قَدْ اُمِرَ بِهِمْ اِلَى النَّارِ وَقُمْتُ عَلٰى
بَابِ النَّارِ فَاِذَا عَامَّةُ مَنْ دَخَلَهَا النِّسَاءُ بخاری اور مسلم مین اسامہ بن زید رض سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ مین کھڑا ہوا بہشت کے
دروازے پر سو اوسکے اکثر داخل ہونے والے محتاج لوگ تھے اور دولتمند عیش والے بہشت کے داخل ہونے سے روکے گئے ہین مگر دوزخ کے
لوگون کو دوزخ کی طرف جانے کا حکم ہوا اور مین دوزخ کے دروازے پر کھڑا ہوا تو اکثر اوسکی داخل ہونے والی عورتین تھین **ف**
دولتمند اگرچہ ایماندار ہون لیکن محتاجون کے بعد بہشت مین داخل ہونگے حساب کے واسطے بہشت کے دروازے پر روکے جاوینگے
ق عَائِشَةُ كُنْتُ لَكِ كَاَبِي زَرْعٍ لِاُمِّ زَرْعٍ **قَالَهُ** لَهَا وَخَبَرُ اَبِي زَرْعٍ مَا حَكَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا 1770

فقالت جلس احدى عشرة امرأة فتعاهدن وتعاقدن ان لا يكتمن من اخبار ازواجهن شيئا
قالت الاولى زوجي لحم جمل غث على رأس جبل لا سهل فيرتقى ولا سمين فينتقل قالت الثانية
زوجي لا ابث خبره اني اخاف ان لا اذره ان اذكره اذكر عجره وبجره قالت الثالثة زوجي العشنق
ان انطق اطلق وان اسكت اعلق قالت الرابعة زوجي كليل تهامة لا حر ولا قر ولا مخافة
ولا سامة قالت الخامسة زوجي ان دخل فهد وان خرج اسد ولا يسأل عما عهد قالت السادسة
زوجي ان اكل لف وان شرب اشتف وان اضطجع التف ولا يولج الكف ليعلم البث قالت
السابعة زوجي عياياء او غياياء طباقاء كل داء له داء شجك او فلك او جمع كلا لك قالت الثامنة
زوجي المس مس ارنب والريح ريح زرنب قالت التاسعة زوجي رفيع العماد طويل النجاد عظيم
الرماد قريب البيت من الناد قالت العاشرة زوجي مالك وما مالك مالك خير من ذلك
له ابل كثيرات المبارك قليلات المسارح اذا سمعن صوت المزهر ايقن انهن هوالك
قالت الحادية عشرة زوجي ابو زرع فما ابو زرع اناس من حلي اذني وملأ من شحم عضدي
وبجحني فبجحت الى نفسي وجدني في اهل غنيمة بشق فجعلني في اهل صهيل واطيط ودائس
ومنق فعنده اقول فلا اقبح وارقد فاتصبح واشرب فاتقنح ويروى اتقمح ام ابي زرع فما
ام ابي زرع عكومها رداح وبيتها فساح ابن ابي زرع فما ابن ابي زرع مضجعه كمسل شطبة
وتشبعه ذراع الجفرة بنت ابي زرع فما بنت ابي زرع طوع ابيها وطوع امها وملء كسائها
وغيظ جارتها جارية ابي زرع فما جارية ابي زرع لا تبث حديثنا تبثيثا ولا تنقث ميرتنا
تنقيثا ولا تملأ بيتنا تعشيشا خرج ابو زرع والاوطاب تمخض فلقي امرأة معها ولدان لها
كالفهدين يلعبان من تحت خصرها برمانتين فطلقني ونكحها فنكحت بعده رجلا سريا ركب
شريا واخذ خطيا واراح علي نعما ثريا واعطاني من كل رائحة زوجا وقال كلي ام زرع وميري
اهلك قالت فلو جمعت كل شيء اعطانيه ما بلغ اصغر آنية ابي زرع بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رضہ سے
روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ مین تیرے حق مین ایسا ہون جیسے ابو زرع تھا ام زرع کے حق مین یہ حضرت صلعم نے حضرت عایشہ رضہ سے فرمایا
اور حکایت ابو زرع کی حضرت عایشہ رض کی روایت سے یون ہی کہ گیارہ عورتین بیٹھین سو اونھونے آپسمین اسکا قول قرار کیا اپنے خاوندون
کی خبرین کچھ بھی نہ چھپاوین پہلی عورت نے کہا کہ میرا خاوند جیسے دبلا گوشت اونٹ کا پہاڑ پر نہ زمین برابر ہی کہ چڑھ جاوے نہ موٹا گوشت ہی
کہ اوسکو لے آئے یعنی نالائق اور بے حقیقت ہی دوسری عورت نے کہا کہ مین اپنے خاوند کی خبر نہ ظاہر کرونگی مین ڈرتی ہون خبر کے چھوٹ رہنے سے
یعنی بڑا قصہ ہی مجسے بیان نہو سکیگا اگر بیان کرون تو اوسکے ظاہر باطن کے سب عیب بیان کرون تیسری عورت نے کہا کہ میرا خاوند لنبا
دبلا ہی اگر بولون تو طلاق پاؤن اور اگر چپ رہون تو ادھر ڈالی جاؤن نہ روٹی دیوے نہ کپڑا چوتھی عورت نے کہا کہ میرا خاوند جیسے تہامہ کے
ملک کی رات نہ گرمی نہ سردی نہ خوف نہ اوداسی تھا عرب مین ایک زمین کا نام ہی جسمین مکہ ہی وہان کی رات مشہور تھی اچھی ین رہنے سے کہا

کہ میرا خاوند اگر گھر مین آئے تو چیتے کی طرح سو رہے اور اگر باہر نکلے تو شیر بنجاوے اور نہ پوچھے عہد شکنی سے یعنی حلیم اور کریم ہی عہد شکنی کا مواخذہ نہین کرتا چھٹی عورت نے کہا کہ میرا خاوند اگر کھاوے تو سب سمیٹ جائے اور اگر پیے تو بالکل پی جاوے اور اگر لیٹے تو اپنا بدن لپیٹ ڈالے اور نہ میرے غلاف کے اندر ہاتھ ڈالے کہ میرے دکھ درد کو جانے یعنی بیل کی طرح سوا کھانے اور پینے اور سونے کے کچھ خبر نہین ہوتی عورت کی بات نہین پوچھتا ساتوین عورت نے کہا کہ میرا خاوند نامرد ہی یا شریر نہایت احمق ہی کہ کلام نہین کر جانتا سب جہان بھر کے عیب اوسمین موجود ہین ایسا ظالم ہی کہ تیرا سر پھوڑے یا ہاتھ توڑے یا سر اور ہاتھ دونون مرکھا آٹھوین عورت نے کہا کہ میرا خاوند چھونے مین نرم جیسے خرگوش اور اوسکی خوشبو جیسے زرنب کی خوشبو زرنب ایک خوشبودار گھاس کا نام ہی یعنی میرا خاوند ظاہر کا بھی اچھا باطن کا بھی اچھا نوین عورت نے کہا کہ میرا خاوند اونچے محلون والا لنبے پرتلے والا یعنی قد آور بڑی راکھ والا یعنی سخی ہی اوسکا باورچیخانہ ہمیشہ گرم رہتا ہی تو راکھ بہت نکلتی ہی اوسکا گھر نزدیک ہی مجلس اور مسافرخانے سے یعنی سردار اور سخی ہی اوسکا لنگر جاری ہی دسوین عورت نے کہا کہ میرے خاوند کا نام مالک ہی اور کیا خوب مالک ہی مالک فضل ہی میری اس تعریف سے اوسکے اونٹون کے بہت شترخانے ہین اور کمتر چراگاہین ہین یعنی ضیافت مین اوسکے یہان اونٹ بہت ذبح ہوا کرتے ہین اس سبب سے شترخانون سے جنگل مین کم چرنے جاتے ہین جبکہ اونٹ باجے کی آواز سنتے ہین اپنے ذبح ہونے کا یقین کر لیتے ہین ضیافت مین آگ اور باجے کا معمول تھا اس سبب سے باجے کی آواز سنکے اونٹون کو اپنے ذبح ہونے کا یقین ہوجاتا تھا گیارھوین عورت نے کہا کہ میرے خاوند کا نام ابوزرع ہی سو واہ کیا خوب ابوزرع ہی اوسنے زیور سے میرے دونون کان جھلائے اور چربی سے میرے دونون بازو بھرے یعنی مجکو موٹا کیا اور مجکو بہت خوش کیا سو میری جان بہت چین مین ہی مجکو اوسنے بھیڑ بکری والون مین پایا جو پہاڑ کے کنارے رہتے تھے سو اوسنے مجکو گھوڑے اور اونٹ اور کھیت اور خرمن کا مالک کر دیا یعنی مین نہایت ذلیل اور محتاج تھی اوسنے مجکو باعزت اور مالدار کر دیا سو اوسکے پاس مین بات کرتی ہون تو مجکو بد نہین کہتا اور سوتی ہون تو فجر کر دیتی ہون یعنی کچھ کام نہین کرنا پڑتا اور پیتی ہون تو سیراب ہو جاتی ہون ماں ابوزرع کی سو کیا خوب ہی ماں ابوزرع کی اوسکی بڑی بڑی گٹھریان اور کشادہ گھر بیٹا ابوزرع کا سو کیا خوب ہی بیٹا ابوزرع کا اوسکی خوابگاہ جیسے تلوار کا میان یعنی نازنین بدن ہی اوسکو آسودہ کر دیتا ہی حلوان کا ہاتھ یعنی کم خور ہی بیٹی ابوزرع کی سو کیا خوب ہی بیٹی ابوزرع کی اپنے ماں باپ کی تابعدار اپنے لباس کی بھرنے والی یعنی جسیم ہی اور اپنی سوت کی رشک یعنی اپنے خاوند کی پیاری ہی اسواسطے اوسکی سوت اوس سے جلتی ہی لونڈی ابوزرع کی کیا خوب ہی لونڈی ابوزرع کی ہماری بات مشہور نہین کرتی ظاہر کر کے اور ہمارا کھانا نہین لیجاتی اوٹھا کر اور ہمارا گھر آلودہ نہین رکھتی کوڑے سے ابوزرع باہر نکلا جبکہ مشکون مین دودھ متھا جاتا تھا گھی نکالنے کے واسطے سو وہ ملا ایک عورت سے جسکے ساتھ اوسکے دو لڑکے تھے جیسے دو چیتے اوسکی گود مین دو انارون سے کھیلتے تھے سو ابوزرع نے مجکو طلاق دیا اور اوس عورت سے نکاح کیا پھر مینے اوسکے بعد ایک سردار مرد سے نکاح کیا عمدہ گھوڑے کا سوار اور نیزہ باز اوسنے مجکو چوپائے جانور بہت دیے اور اوسنے مجکو ہر ایک مواشی سے جوڑا جوڑا دیا اور اوسنے مجسے کہا کہ کھا ای ام زرع اور کھلا اپنے لوگون کو ام زرع نے کہا سو اگر مین جمع کرون جو دوسرے خاوند نے دیا تو ابوزرع کے چھوٹے برتن کے برابر بھی نہ پہونچے یعنی دوسرے خاوند کا احسان پہلے خاوند کے احسان سے نہایت کمتر ہی **ف** جب حضرت عایشہ رضی اللہ عنہا نے گیارہ عورتون کا قصہ حضرت کے روبرو کہا تب حضرت نے فرمایا کہ ای عایشہ مین بھی تیرا ایسا محسن ہون جیسے ابوزرع ام زرع کا محسن تھا

۱۷۷۱ **ق** ابو موسی لَسْتُ اَنَا حَمَلْتُكُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ حَمَلَكُمْ **وَقَالَهٗ** لِنَفَرٍ مِّنَ الْاَشْعَرِيِّيْنَ بخاری اور مسلم مین ابو موسی رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مینے تمکو سواری نہین دی لیکن تمکو خدا نے سواری دی

یہ حضرت ؐ نے قوم اشعریون کے چند لوگون سے فرمایا **ف** ابو موسی اشعری سے روایت ہی کہ ہم لوگون نے جہاد کے واسطے سواری مانگی
حضرت ؐ نے فرمایا کہ واللہ مین تمکو سواری نہ دونگا اور میرے پاس سواری بھی نہین بعد چند روز کے حضرت ؐ کے پاس اونٹ غنیمت مین آئے
حضرت ؐ نے پانچ اونٹ ہمکو بلا کر دیے ہماری قوم کے بعضے لوگون نے عرض کی کہ یا حضرت آپنے ہماری سواری نہ دینے کی قسم کھائی تھی شاید آپ
بھول گئے جو ہمکو سواری عنایت ہوئی حضرت ؐ نے فرمایا کہ اگر مین کسی چیز پر قسم کھاتا ہون پھر جو اوسکے خلاف کو بہتر جانتا ہون تو کفارہ دیکر
قسم توڑ ڈالتا ہون چلو مینے تمکو سواری نہین دی خدا نے تمکو سواری دی **ق** اِبْنُ عُمَرَ لَسْتُ بِاٰكِلِهٖ وَلَا مُحَرِّمِهٖ يَعْنِي الضَّبَّ ۱۷۷۲
بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر رضی سے روایت ہی کہ حضرت ؐ نے فرمایا کہ مین سوسمار کا کھانے والا نہین اور نہ اوسکا حرام کرنے والا
ف پختہ سوسمار یعنی گوہ حضرت ؐ کے سامنے آئی حضرت ؐ نے اوسکو نہ کھایا لوگون نے پوچھا کہ کیا یہ حرام ہی جو حضرت ؐ نہین کھاتے
تب حضرت ؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی ہر چند یہ حرام نہین لیکن ہماری طبیعت کو پسند نہین امام اعظم کے نزدیک گوہ حلال نہین مکروہ ہی
امام شافعی کے نزدیک حلال ہی **م** اَنَسٌ مَرَرْتُ عَلٰى مُوْسٰى لَيْلَةَ اُسْرِيَ بِيْ عِنْدَ الْكَثِيْبِ الْاَحْمَرِ وَهُوَ قَائِمٌ ۱۷۷۳
يُصَلِّيْ فِيْ قَبْرِهٖ مسلم مین انس رضی سے روایت ہی کہ حضرت ؐ نے فرمایا کہ مین موسیٰ کے پاس سرخ ٹیلے کے نزدیک ہو کر نکلا جس رات کہ مجھکو
معراج ہوئی اور موسی اپنی قبر مین نماز پڑھ رہے تھے **ف** سرخ ٹیلا بیت المقدس سے ایک منزل ہی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ پیغمبر
اپنی قبر مین زندہ ہین جیسے شہید **ھ** بُرَيْدَةُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوْهَا وَنَهَيْتُكُمْ عَنْ لُحُوْمِ الْاَضَاحِيِّ ۱۷۷۴
فَوْقَ ثَلٰثٍ فَاَمْسِكُوْا مَا بَدَا لَكُمْ وَنَهَيْتُكُمْ عَنِ النَّبِيْذِ اِلَّا فِيْ سِقَاءٍ فَاشْرَبُوْا فِي الْاَسْقِيَةِ كُلِّهَا وَ
لَا تَشْرَبُوْا مُسْكِرًا مسلم مین بریدہ سے روایت ہی کہ حضرت ؐ نے فرمایا کہ مینے تمکو منع کیا تھا قبرون کی زیارت سے
سو اب زیارت کیا کرو اور منع کیا تھا مینے تمکو تین روز سے زیادہ قربانی کے گوشت رکھنے کو سو اب رکھو جتنا تمھارا جی چاہے اور منع کیا تھا
مینے تمکو چھوہارے کے شیرہ پینے سے مگر چمڑے کے برتن مین سو اب سب برتنون مین پیو اور مت پیو نشے والی چیز کو **ف** ابتدائے اسلام
مین لوگ بت پرستی چھوڑ کے مسلمان ہوئے تھے اسواسطے حضرت ؐ نے زیارت قبور سے منع کیا کہ مبادا شرک مین پھر گرفتار ہو جاوین جب لوگون
کے دلون مین اسلام اور توحید کا عقیدہ مضبوط ہو گیا تو اجازت دی اور بعضی حدیث مین زیارت قبور کا فائدہ بتلایا کہ اوس سے دنیا سرد ہوتی ہی
موت اور آخرت یاد پڑتی ہی حضرت ؐ نے یہ فائدہ اسواسطے بتلا دیا کہ تا لوگ اہل قبور سے اپنی حاجت روائی نہ چاہین اور شرک مین گرفتار نہون
اور جب شراب حرام ہوئی تو شراب کے برتنون کا استعمال کرنا بھی منع ہوا تا کہ شراب نہ یاد پڑے جبکہ اوسکی برائی دلون مین بیٹھ گئی اور عادت
بالکل چھوٹ گئی تو اون برتنون کے استعمال کی اجازت دی **ھ** اَبُوْ هُرَيْرَةَ وَدِدْتُّ اَنَّا قَدْ رَاَيْنَا اِخْوَانَنَا قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ۱۷۷۵
لَسْنَا اِخْوَانَكَ قَالَ اَنْتُمْ اَصْحَابِيْ وَاِخْوَانُنَا الَّذِيْنَ لَمْ يَاْتُوْا بَعْدُ فَقَالُوْا كَيْفَ تَعْرِفُ مَنْ لَمْ يَاْتِ بَعْدُ مِنْ
اُمَّتِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ اَرَاَيْتَ لَوْ اَنَّ رَجُلًا لَهٗ خَيْلٌ غُرٌّ مُحَجَّلَةٌ بَيْنَ ظَهْرَيْ خَيْلٍ دُهْمٍ بُهْمٍ اَلَا يَعْرِفُ
خَيْلَهٗ قَالُوْا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَاِنَّهُمْ يَاْتُوْنَ غُرًّا مُحَجَّلِيْنَ مِنَ الْوُضُوْءِ وَاَنَا فَرَطُهُمْ عَلَى الْحَوْضِ مسلم مین ابو ہریرہ سے
روایت ہی کہ حضرت ؐ نے فرمایا کہ ہمکو یہ تمنا ہی کہ ہم اپنے بھائیون کو دیکھتے اصحاب نے کہا یا رسول اللہ کیا ہم آپکے بھائی نہین حضرت ؐ نے فرمایا کہ تم میرے
اصحاب ہو یعنی ہم صحبت اور رفیق ہو تمھارے برابر کون ہو سکتا ہی اور ہمارے بھائی وہ لوگ ہین جو ابھی نہین آئے یعنی اس زمانے مین پیدا نہین
ہوئے اصحاب نے کہا کہ آپ یا رسول اللہ قیامت مین شفاعت کے واسطے کیونکر پہچانینگے اون لوگون کو جو [illegible] حضرت ؐ نے فرمایا کہ

بھلا بتلاؤ تو کہ اگر ایک مرد کے کئی بیچ کلیان گھوڑے ہون یکرنگ مشکی گھوڑون کے اندر کیا وہ اپنے گھوڑون کو نہ پہچان لیویگا اصحاب نے کہا یا رسول اللہ کیون نہ پہچانیگا حضرتؐ نے فرمایا تو وے لوگ بھی قیامت میں آوینگے مونہہ اور ہاتھ پانون روشن کر کے وضو کے اثر سے اور مین حوض کوثر پر اونکا پیشوا ہون سامان تیار کرنے والا **ف** اس حدیث مین حضرتؐ نے اپنے محرومان دیدار کو اپنا اشتیاق اظہار کر کے دلاسا دیا اور حوض کوثر کا وعدہ کیا مسلمانون کو اس سے زیادہ تر کون فخر ہوگا کہ حضرتؐ نے اونکو اپنا بھائی فرمایا مصرع معشوق کہ عشاق نوازست ہمین ست

۱۷۷۶ **فصل هل** اس فصل مین دو حدیثین ہین جنکے سرے پر ہل ہے **ق** جَرِيرٌ هَلْ أَنْتَ مُرِيحِي مِنْ ذِي الْخَلَصَةِ أَيِ الْكَعْبَةِ الْيَمَانِيَةِ الشَّامِيَّةِ بخاری اور مسلم مین جریرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ بھلا تو مجکو راحت دینے والا ہے ذی الخلصہ کے ڈھانے سے یعنی یمن کے کعبے سے **ف** جریر سے روایت ہے کہ یمن مین ایک بتخانہ تھا ذی الخلصہ اوسکو کہتے تھے حضرتؐ نے مجکو اوسکے ڈھانے کا حکم دیا اور یہ حدیث فرمائی مین ڈیڑھ سو سوار سے وہان گیا اور اوسکو ڈھایا اور اوسکے پاس جن کافرون کو پایا مارا پھر آکر اسکی حضرتؐ سے خبر کی حضرتؐ نے ہمارے واسطے دعاے خیر کی

۱۷۷۷ **ق** أَنَسٌ هَلْ تَدْرُونَ مِمَّا أَضْحَكُ قُلْنَا اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ مِنْ مُخَاطَبَةِ الْعَبْدِ رَبَّهُ قَالَ يَا رَبِّ أَلَمْ تُجِرْنِي مِنَ الظُّلْمِ قَالَ يَقُولُ بَلَى قَالَ فَيَقُولُ فَإِنِّي لَا أُجِيزُ عَلَى نَفْسِي إِلَّا شَاهِدًا مِنِّي فَيَقُولُ كَفَى بِنَفْسِكَ الْيَوْمَ عَلَيْكَ شَهِيدًا وَبِالْكِرَامِ الْكَاتِبِينَ عَلَيْكَ شُهُودًا قَالَ فَيُخْتَمُ عَلَى فِيهِ فَيُقَالُ لِأَرْكَانِهِ انْطِقِي قَالَ فَتَنْطِقُ بِأَعْمَالِهِ ثُمَّ يُخَلَّى بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْكَلَامِ فَيَقُولُ بُعْدًا لَكُنَّ وَسُحْقًا فَعَنْكُنَّ كُنْتُ أُنَاضِلُ مسلم مین انسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تم جانتے ہو کہ مین کس واسطے ہنستا ہون ہمنے کہا کہ اللہ اور اوسکا رسول ہی خوب جانتا ہے حضرتؐ نے فرمایا کہ بندے کی گفتگو سے جو اپنے رب سے کریگا مجکو ہنسی آتی ہے بندہ کہیگا کہ اے میرے رب کیا تو مجکو پناہ نہیں دے چکا ہے ظلم سے یعنی تو نے وعدہ کیا ہے کہ ظلم نکرونگا حضرتؐ نے فرمایا خدا جواب دیگا کہ ہان ظلم نہین کرتے حضرتؐ نے فرمایا پھر بندہ کہیگا کہ مین اجازت نہین دیتا [illegible] کہ اپنی ذات کے گواہ سے یعنی مجہپر اوسوقت الزام ثابت ہوگا کہ جب میری ذات مین کوئی قصور کی دلیل ظاہر ہو اور گواہی [illegible] اعتماد نہین تو حق تعالی فرماویگا کہ تیری ذات ہی تجھپر گواہ ہونے مین کفایت کرتی ہے اور تجھپر کرام کاتبین [illegible] فرمایا پھر مہر ہوگی اوسکے مونہہ پر پھر حکم ہوگا اوسکے ہاتھ پانون سے کہ بولو حضرتؐ نے فرمایا تو اوسکے [illegible] کی اجازت ہوگی تو بندہ اپنے ہاتھ پانون سے کہیگا کہ تم پر خدا کی مار پڑے مین تو تمہارے ہی طرف جھگڑتا [illegible] منظور تھا سو تم آپ ہی گناہ کا اقرار کر کے دوزخ مین گرتے ہو

۱۷۷۸ **ق** أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ هَلْ تَرَكَ لَنَا عَقِيلٌ مِنْ مَنْزِلٍ بخاری اور مسلم مین اسامہ بن زیدؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کیا ہمارے واسطے عقیل نے گھر چھوڑا [illegible] اسامہ [illegible] کہ جب حضرتؐ حجۃ الوداع مین مکے کے قریب پہونچے تو مینے عرض کی کہ اپنے مکانات مین [illegible] حضرت [illegible] جعفر طیارؓ کے تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی ابو طالب کے چار بیٹے تھے عقیل اور طالب اور جعفر طیار اور علیؓ [illegible] تو علیؓ یعنی اور جعفر طیار نے حضرتؐ کا ساتھ دیا اسواسطے [illegible] اور عقیل اسوقت [illegible] سبب سے [illegible] گئے اور اپنے باپ کے وارث ہوئے اور مکانات بیچ ڈالا [illegible]

۱۷۷۹ [illegible] تَرَوْنَ قِبْلَتِي هٰهُنَا وَاللّٰهِ مَا يَخْفَى عَلَيَّ رُكُوعُكُمْ [illegible] [illegible] مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کیا تم دیکھتے ہو کہ میرا سامنا ادھر ہی [illegible]

مجھپر تمہارا رکوع اور خشوع چھپا نہین رہتا اور مقرر مین تمکو دیکھتا ہون اپنے پس پشت سے **ف** جماعت مین بعضے نو مسلم ادب سے نماز نہ پڑھتے رکوع اور سجود اور صف مین برابر کھڑے ہونے سے غفلت کرتے تب حضرت صلعم نے یہ حدیث فرمائی تاکہ اس حرکت سے باز رہین اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت جیسے سامنے سے دیکھتے تھے ویسے ہی پس پشت سے یہ معجزہ تھا حضرت کا

۱۷۸۰ **ق** أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ هَلْ تَرَوْنَ مَا أَرَى قَالُوا لَا قَالَ فَإِنِّي لَأَرَى مَوَاقِعَ الْفِتَنِ خِلَالَ بُيُوتِكُمْ كَمَوَاقِعِ الْقَطْرِ **قَالَهُ** لَمَّا أَشْرَفَ عَلَى أُطُمٍ مِنْ آطَامِ الْمَدِينَةِ بخاری اور مسلم مین اسامہ بن زید رض سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ کیا تم دیکھتے ہو جو مین دیکھتا ہون لوگون نے کہا کہ نہین حضرت صلعم نے فرمایا کہ مین دیکھتا ہون تمہارے گھرون کے اندر فتنہ فساد کے مقامات کو جیسے مینھہ گرنے کے مقامات معلوم ہوتے ہین یہ حضرت صلعم نے اوسوقت فرمایا جب کہ مدینے کے کسی قلعے سے جھانکتا تھا **ف** اس حدیث مین اون فسادون کی خبر ہی جو مدینے مین حضرت صلعم کے بعد ہوئے جیسے حضرت عثمان کی شہادت اور یزید کے وقت کا قتال

۱۷۸۱ **خ** أَبُو هُرَيْرَةَ هَلْ تَسْتَطِيعُ إِذَا خَرَجَ الْمُجَاهِدُ أَنْ تَدْخُلَ مَسْجِدَكَ فَتَقُومَ وَلَا تَفْتُرَ وَتَصُومَ وَلَا تُفْطِرَ **قَالَهُ** لِرَجُلٍ قَالَ لَهُ دُلَّنِي عَلَى عَمَلٍ يَعْدِلُ الْجِهَادَ بخاری مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تجھسے ہو سکتا ہی جب غازی جہاد کو نکلے کہ تو اپنی مسجد مین داخل ہو سو نماز مین کھڑا رہے اور کسی دم نماز نچھوڑے اور روزہ رکھے اور کبھی نتوڑے یہ حضرت صلعم نے اوس مرد سے فرمایا جسنے حضرت سے کہا کہ مجکو وہ عمل بتلا جو جہاد کے برابر ہو **ف** یعنی اگر تو ہر وقت شب و روز نماز پڑھا کرے اور ہمیشہ بلاناغہ روزہ رکھا کرے تو البتہ جہاد کے برابر ثواب پاوے لیکن آدمی سے یہ نہین ہو سکتا تو جہاد کے برابر کوئی عبادت نہین ممکن

۱۷۸۲ **م** أَبُو هُرَيْرَةَ هَلْ تَسْمَعُ النِّدَاءَ بِالصَّلٰوةِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَأَجِبْ **قَالَهُ** لِرَجُلٍ أَعْمَى حِينَ قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ لَيْسَ لِي قَائِدٌ يَقُودُنِي إِلَى الْمَسْجِدِ وَسَأَلَهُ أَنْ يُرَخِّصَ لَهُ فَيُصَلِّيَ فِي بَيْتِهِ فَرَخَّصَ لَهُ فَلَمَّا وَلَّى دَعَاهُ فَقَالَ مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ کیا تو نماز کی اذان سنتا ہی سائل نے کہا کہ ہان حضرت صلعم نے فرمایا تو مسجد مین حاضر ہوا کر یہ حضرت صلعم نے اندھے مرد سے کہا جب کہ اوسنے کہا یا رسول اللہ میرے پاس کوئی لانے والا آدمی نہین جو مجکو مسجد مین لے آوے اور اوسنے چاہا کہ حضرت صلعم اوسکو اجازت دین تو اپنے گھر مین نماز پڑھ لیا کرے تو حضرت صلعم نے اوسکو اجازت دی جب وہ پھر چلا تو حضرت صلعم نے اوسکو بلایا پھر یہ حدیث فرمائی **ف** اس حدیث سے معلوم ہوتا ہی کہ جماعت واجب ہی جب اندھے کو باوجود عذر کے ترک جماعت کی اجازت نہوئی تو صحیح سالم کو کیونکر ہوگی امام اعظم کے نزدیک جماعت سنت مؤکدہ ہی یعنی واجب کے قریب ہی اور امام شافعی کے نزدیک فرض کفایہ ہی

۱۷۸۳ **ق** أَبُو هُرَيْرَةَ وَأَبُو سَعِيدٍ هَلْ تُضَارُّونَ فِي الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ قَالُوا لَا يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ فَهَلْ تُضَارُّونَ فِي الشَّمْسِ لَيْسَ دُونَهَا سَحَابٌ قَالُوا لَا قَالَ فَإِنَّكُمْ تَرَوْنَهُ كَذٰلِكَ يَجْمَعُ اللهُ النَّاسَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيَقُولُ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ شَيْئًا فَلْيَتَّبِعْهُ فَيَتَّبِعُ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ الشَّمْسَ الشَّمْسَ وَيَتَّبِعُ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ الْقَمَرَ الْقَمَرَ وَيَتَّبِعُ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ الطَّوَاغِيتَ الطَّوَاغِيتَ وَتَبْقٰى هٰذِهِ الْأُمَّةُ فِيهَا مُنَافِقُوهَا فَيَأْتِيهِمُ اللهُ فِي صُورَةٍ غَيْرِ صُورَتِهِ الَّتِي يَعْرِفُونَ فَيَقُولُ أَنَا رَبُّكُمْ فَيَقُولُونَ نَعُوذُ بِاللهِ مِنْكَ هٰذَا مَكَانُنَا حَتّٰى يَأْتِيَنَا رَبُّنَا فَإِذَا جَاءَنَا رَبُّنَا عَرَفْنَاهُ فَيَأْتِيهِمُ اللهُ فِي صُورَتِهِ الَّتِي يَعْرِفُونَ فَيَقُولُ أَنَا رَبُّكُمْ فَيَقُولُونَ أَنْتَ رَبُّنَا فَيَتَّبِعُونَهُ وَيُضْرَبُ الصِّرَاطُ بَيْنَ ظَهْرَيْ جَهَنَّمَ فَأَكُونُ أَنَا وَأُمَّتِي أَوَّلَ مَنْ يُجِيزُ وَلَا يَتَكَلَّمُ يَوْمَئِذٍ إِلَّا الرُّسُلُ وَدَعْوَى الرُّسُلِ يَوْمَئِذٍ اللّٰهُمَّ سَلِّمْ سَلِّمْ وَفِي جَهَنَّمَ كَلَالِيبُ مِثْلُ شَوْكِ السَّعْدَانِ

هَلْ تُرَآءُوْنَ فِيْ رُؤْيَةِ الْقَمَرِ ... هَلْ تَرَوْنَ شَوْكَ السَّعْدَانِ قَالُوْا نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللهِ قَالَ فَاِنَّهَا مِثْلُ شَوْكِ السَّعْدَانِ غَيْرَ اَنَّهٗ لَا يَعْلَمُ مَا قَدْرُ عِظَمِهَا اِلَّا اللهُ تَخْطَفُ النَّاسَ بِاَعْمَالِهِمْ فَمِنْهُمُ الْمُؤْبَقُ بِعَمَلِهٖ وَمِنْهُمُ الْمُخَرْدَلُ حَتّٰى يُنْجٰى حَتّٰى اِذَا فَرَغَ اللهُ مِنَ الْقَضَاءِ بَيْنَ الْعِبَادِ وَاَرَادَ اَنْ يُّخْرِجَ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ اَرَادَ مِنْ اَهْلِ النَّارِ اَمَرَ الْمَلٰٓئِكَةَ اَنْ يُّخْرِجُوْا مِنَ النَّارِ مَنْ كَانَ لَا يُشْرِكُ بِاللهِ شَيْئًا مِمَّنْ اَرَادَ اللهُ اَنْ يَّرْحَمَهٗ مِمَّنْ يَّقُوْلُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ فَيَعْرِفُوْنَهُمْ فِي النَّارِ يَعْرِفُوْنَهُمْ بِاَثَرِ السُّجُوْدِ تَاْكُلُ النَّارُ مِنِ ابْنِ اٰدَمَ اِلَّا اَثَرَ السُّجُوْدِ حَرَّمَ اللهُ عَلَى النَّارِ اَنْ تَاْكُلَ اَثَرَ السُّجُوْدِ فَيُخْرَجُوْنَ مِنَ النَّارِ قَدِ امْتَحَشُوْا فَيُصَبُّ عَلَيْهِمْ مَّآءُ الْحَيٰوةِ فَيَنْبُتُوْنَ مِنْهُ كَمَا تَنْبُتُ الْحِبَّةُ فِيْ حَمِيْلِ السَّيْلِ ثُمَّ يَفْرُغُ اللهُ مِنَ الْقَضَاءِ بَيْنَ الْعِبَادِ وَيَبْقٰى رَجُلٌ مُّقْبِلٌ بِوَجْهِهٖ عَلَى النَّارِ وَهُوَ اٰخِرُ اَهْلِ الْجَنَّةِ دُخُوْلًا الْجَنَّةَ فَيَقُوْلُ اَيْ رَبِّ اصْرِفْ وَجْهِيْ عَنِ النَّارِ فَاِنَّهٗ قَدْ قَشَبَنِيْ رِيْحُهَا وَاَحْرَقَنِيْ ذَكَاؤُهَا فَيَدْعُو اللهَ مَا شَآءَ اللهُ اَنْ يَّدْعُوَ ثُمَّ يَقُوْلُ اللهُ هَلْ عَسَيْتَ اِنْ فَعَلْتُ ذٰلِكَ بِكَ اَنْ تَسْاَلَ غَيْرَهٗ فَيَقُوْلُ لَا اَسْاَلُكَ غَيْرَهٗ فَيُعْطِيْ رَبَّهٗ مِنْ عُهُوْدٍ وَّمَوَاثِيْقَ مَا شَآءَ اللهُ فَيَصْرِفُ اللهُ وَجْهَهٗ عَنِ النَّارِ فَاِذَا اَقْبَلَ عَلَى الْجَنَّةِ وَرَاٰهَا سَكَتَ مَا شَآءَ اللهُ اَنْ يَّسْكُتَ ثُمَّ يَقُوْلُ يَا رَبِّ قَدِّمْنِيْ اِلٰى بَابِ الْجَنَّةِ فَيَقُوْلُ اللهُ لَهٗ اَلَيْسَ قَدْ اَعْطَيْتَ عُهُوْدَكَ وَمَوَاثِيْقَكَ لَا تَسْاَلُنِيْ غَيْرَ الَّذِيْ اَعْطَيْتُكَ وَيْلَكَ يَا ابْنَ اٰدَمَ مَآ اَغْدَرَكَ فَيَقُوْلُ اَيْ رَبِّ يَدْعُو اللهَ حَتّٰى يَقُوْلَ لَهٗ فَهَلْ عَسَيْتَ اِنْ اَعْطَيْتُكَ ذٰلِكَ اَنْ تَسْاَلَ غَيْرَهٗ فَيَقُوْلُ لَا وَعِزَّتِكَ فَيُعْطِيْ رَبَّهٗ مَا شَآءَ اللهُ مِنْ عُهُوْدٍ وَّمَوَاثِيْقَ فَيُقَدِّمُهٗ اِلٰى بَابِ الْجَنَّةِ فَاِذَا قَامَ عَلٰى بَابِ الْجَنَّةِ انْفَهَقَتْ لَهُ الْجَنَّةُ فَرَاٰى مَا فِيْهَا مِنَ الْخَيْرَةِ وَالسُّرُوْرِ فَيَسْكُتُ مَا شَآءَ اللهُ اَنْ يَّسْكُتَ ثُمَّ يَقُوْلُ اَيْ رَبِّ اَدْخِلْنِي الْجَنَّةَ فَيَقُوْلُ اللهُ لَهٗ اَلَيْسَ قَدْ اَعْطَيْتَ عُهُوْدَكَ وَمَوَاثِيْقَكَ اَنْ لَّا تَسْاَلَ غَيْرَ مَآ اُعْطِيْتَ وَيْلَكَ يَا ابْنَ اٰدَمَ مَآ اَغْدَرَكَ فَيَقُوْلُ اَيْ رَبِّ لَآ اَكُوْنَنَّ اَشْقٰى خَلْقِكَ فَلَا يَزَالُ يَدْعُو اللهَ حَتّٰى يَضْحَكَ اللهُ مِنْهُ فَاِذَا ضَحِكَ اللهُ مِنْهُ قَالَ ادْخُلِ الْجَنَّةَ فَاِذَا دَخَلَهَا قَالَ اللهُ تَمَنَّهْ فَيَسْاَلُ رَبَّهٗ وَيَتَمَنّٰى حَتّٰى اَنَّ اللهَ لَيُذَكِّرُهٗ فَيَقُوْلُ مِنْ كَذَا وَكَذَا حَتّٰى اِذَا انْقَطَعَتْ بِهِ الْاَمَانِيُّ قَالَ اللهُ لَكَ ذٰلِكَ وَمِثْلُهٗ مَعَهٗ بخاری اور

مسلم میں ابوہریرہ رض اور ابوسعید رض سے روایت ہے کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ کیا تمکو شک پڑتی ہے چودھویں رات کے چاند دیکھنے میں صحابہ نے کہا کہ نہیں یا رسول اللہ فرمایا بھلا تمکو کچھ تردد اور اختلاف اور ازدحام ہوتا ہے سورج کے دیکھنے میں جس وقت کہ آسمان صاف ہو اور بدلی نہو اصحاب نے کہا کہ نہیں فرمایا سو مقرر تم اُسکو بھی اسی طرح دیکھوگے حق تعالیٰ لوگوں کو قیامت کے دن جمع کریگا تو فرماویگا کہ جو جس چیز کی بندگی کرتا تھا وہ اسکا ساتھ دے یعنی اپنے معبود کے ساتھ دوزخ میں جاوے سو جو شخص کہ آفتاب کو پوجتا ہوگا تو آفتاب کے ساتھ جاویگا اور جو چاند کو پوجتا ہوگا سو چاند کا ساتھ دیویگا اور جو بتوں اور دیو بھوت کو پوجتا ہوگا وہ انکے ساتھ جاویگا اور یہ امت محمدی باقی رہجاویگی اور اسمیں منافق لوگ بھی ہونگے تو حق تعالیٰ مسلمانوں پر ظاہر ہوگا اوس صفت میں جو انکے اعتقاد کے مخالف ہے سو فرماویگا کہ میں تمہارا رب ہوں تو مسلمان کہینگے کہ نعوذ باللہ خدا کو تجھسے پناہ چاہتے ہیں ہم اس مکان میں منتظر ہیں یہاں تک کہ ہمارا رب ہمپر ظاہر ہو سو جب کہ ظاہر ہوگا ہم اپنے رب کو پہچان جاوینگے پھر حق تعالیٰ اوس صفت میں

ظاہر ہوگا جو اونکے اعتقاد کے موافق ہی سو فرماویگا کہ مین تمہارا رب ہون تو مسلمان کہینگے ہان تو ہمارا رب ہی سو اوسکا اتباع کرینگے اور
دوزخ کی پشت پر پل صراط رکھا جاویگا تو مین اور میری امت سب سے پہلے عبور کرینگے اور سوای پیغمبرون کے اوس دن کوئی نہ بول سکیگا اور پیغمبرون کا
قول اوس دن یہ ہوگا کہ الٰہی پناہ پناہ اور دوزخ مین آنکڑے ہین جیسے سعدان کے کانٹے سعدان ایک جھاڑ کا نام ہی اوسکے کانٹے سر کج
ہوتے ہین حضرت صلعم نے فرمایا کیا تمنے سعدان کے کانٹے دیکھے ہین اصحاب نے کہا ہان یا رسول اللہ حضرت صلعم نے فرمایا تو وی دوزخ کے آنکڑے بھی
سعدان کے کانٹون کی طرح ہین مگر یہ کہ سوای خدا کے کوئی نہین جانتا کہ کتنے کتنے بڑے ہین فرشتے اون آنکڑون سے لوگون کو دوزخ کے اندر
پل صراط سے کھینچ لیوینگے اونکے بداعمال کے سبب سے سو بعضا آدمی تو اپنے عمل سے ہلاک ہو جاویگا اور بعضا اَدھ مُوا نجات پاوینگے
یہان تک کہ جب حق تعالی بندون کے فیصلے سے فراغت کریگا اور چاہیگا کہ نکالے دوزخ والون مین سے اپنی رحمت سے جسکو کہ چاہے تو فرشتون کو
حکم کریگا کہ دوزخ سے اوسکو نکالین جسنے خدا کے ساتھ کچھ شرک نہ کیا ہو جسپر خدا نے رحمت کا ارادہ کیا ہو جو کہ لا الٰہ الا اللہ کہتا ہو تو فرشتے اونکو
دوزخ مین پہچان لیوینگے اونکو سجدے کے نشان سے پہچانینگے آگ آدمی کو جلا ڈالیگی مگر سجدے کے نشان کو خدا نے دوزخ پر سجدے کا مکان جلانا
حرام کیا ہی تو دوزخ سے نکالے جاوینگے جلے بھنے پھر اونپر آب حیات چھڑکا جاویگا تو اوس سے وی جم اوٹھینگے جیسے پانی کے بہاو کے کوڑے مین خود رو
دانہ جم اوٹھتا ہی پھر حق تعالی بندون کا فیصلہ کر چکیگا اور ایک مرد باقی رہجاویگا دوزخ کا سامنا کیے ہوئے اور وہ اہل بہشت مین سب سے
پیچھے بہشت مین داخل ہوگا تو وہ کہیگا ای میرے رب میرا مونہہ دوزخ کی طرف سے پھیر دے کہ اوسکی بدبو نے مجکو تنگ کر دیا اور اوسکی لپٹ نے مجکو
جلا ڈالا سو خدا سے دعا کیا کریگا جہان تک کہ خدا اوسکا دعا کرنا چاہیگا پھر حق تعالی فرماویگا کہ اگر مین یہ تیرا سوال پورا کرون تو اسکے سوای
تو کچھ اور بھی سوال کریگا سو وہ شخص کہیگا مین اسکے سوای کچھ نہ مانگونگا سو اپنے رب سے نہ مانگنے کے قول قرار کریگا جس طرح کہ خدا چاہیگا تو
خدا اوسکے مونہہ کو دوزخ کی طرف سے پھیریگا سو جب کہ بہشت کا سامنا کریگا اور اوسکو دیکھیگا جتنا کہ خدا چاہیگا پھر کہیگا ای میرے رب مجکو
آگے بڑھا دے بہشت کے دروازے تک تو حق تعالی اوس سے فرماویگا کہ کیا تو قول قرار نہین کر چکا ہی پہلے سوال کے سوای مجسے اور سوال نکریگا تیرا برا ہو
ای آدمی تو کیا ہی دغاباز ہی تو وہ مرد کہیگا ای میرے رب اور خدا سے دعا مانگیگا یہان تک کہ حق تعالی اوس سے فرماویگا اگر مین تیرا یہ مطلب پورا کر دون تو
اوسکے سوای تو اور کچھ بھی مانگیگا تو وہ کہیگا تیری عزت کی قسم ہی کہ نہ مانگونگا سو اپنے رب سے نمانگنے کے قول قرار کریگا تو خدا اوسکو بہشت کے
دروازے پر کر دیگا سو جب بہشت کے دروازے پر کھڑا ہوگا تو تمام بہشت اوسپر نمود ہو جاویگی سو اسکو نظر آویگا جو کچھ اوسمین نعمت اور فرحت سے ہی
تو چپ رہیگا جتنا کہ خدا چاہیگا پھر کہیگا ای میرے رب اب مجکو بہشت مین داخل کر تو حق تعالی اوس سے فرماویگا کہ کیا تو قول قرار نہین کر چکا ہی کہ اب مین
نہ مانگونگا تیرا برا ہو ای آدمی کیا ہی تو دغاباز ہی تو وہ کہیگا ای میرے رب مین تیری خلق مین بدبخت بے نصیب نہین ہونے کا سو ہمیشہ دعا کیا کریگا یہان تک
کہ خدا اوس سے راضی ہو جاویگا سو جب کہ خدا راضی ہوگا تو فرماویگا کہ جا بہشت مین سو جب وہ بہشت مین جاویگا تو حق تعالی اوس سے فرماویگا
کہ کسی چیز کی آرزو کر تو وہ مانگیگا اپنے رب سے اور تمنا ظاہر کریگا یہان تک اوسپر کرم ہوگا کہ حق تعالی اوسکو یاد دلاویگا تو کہیگا کہ فلانی چیز
اور فلانی چیز مانگ یہان تک کہ جب اوسکی سب ہوس اور خواہشین ہو چکینگی حق تعالی فرماویگا تیرے یے سب سوال پورے ہوئے اور اوسکے
ساتھ اوتنا اور بھی **ف** اس حدیث سے بتفصیل تمام رویت الٰہی قیامت مین ثابت ہوئی اور یہی مذہب ہی اہل سنت وجماعت کا
جن لوگون کی قسمت مین نعمت دیدار نہین وی اسکی انکار کرتے ہین لیکن یہ اعتقاد ضرور کرنا چاہیے کہ حق تعالی شکل اور جسم سے پاک ہی اور اوسکے
دیدار کی کیفیت ہمکو نہین معلوم جس طرح کہ حق سبحانہ ہمکو دیکھتا ہی اور جہت کا مقید نہین اوسی طرح اپنے بے جہت دکھلانے پر بھی قادر ہی

۱۷۸۴

ہر چند آدمی کی عقل یہان حیران ہی لیکن اوسکی قدرت سے سب آسان ہی ہم ابو ہریرۃ هل تضارّون في رؤية الشمس في الظهيرة ليست في سحابة قالوا لا قال فهل تضارّون في رؤية القمر ليلة البدر ليس في سحابة قالوا لا قال فوالذي نفسي بيده لا تضارّون في رؤية ربكم الا كما تضارّون في رؤية احدهما فيلقى العبد فيقول اي فل الم اكرمك واسوّدك وازوّجك واسخّر لك الخيل والابل واذرك ترأس وتربع فيقول بلى قال فيقول افظننت انك ملاقيّ فيقول لا فيقول فاني قد انساك كما نسيتني ثم يلقى الثاني فيقول اي فل الم اكرمك واسوّدك وازوّجك واسخّر لك الخيل والابل واذرك ترأس وتربع فيقول بلى اي رب فيقول افظننت انك ملاقيّ فيقول لا فيقول فاني انساك كما نسيتني ثم يلقى الثالث فيقول له مثل ذلك فيقول يا رب امنت بك وبكتابك وبرسلك وصليت وصمت وتصدقت ويثني بخير ما استطاع فيقول ههنا اذن قال ثم يقال الان نبعث شاهدنا عليك ويتفكر في نفسه من ذا الذي يشهد عليّ فيختم على فيه ويقال لفخذه انطقي فتنطق فخذه ولحمه وعظامه بعمله وذلك ليعذر من نفسه وذلك المنافق وذلك الذي يسخط الله عليه مسلم

> تربع رئیس فلان ۱۲

ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ کیا تمکو شک پڑتا ہی آفتاب کے دیکھنے مین ٹھیک دوپہر کو جب کہ بدلی نہو صحابہ نے کہا کہ نہین حضرت صلعم نے فرمایا سو کیا تمکو تردد ہوتا ہی چاند کے دیکھنے مین چودھوین رات کو جب کہ بدلی نہو صحابہ نے کہا کہ نہین فرمایا حضرت صلعم نے سو قسم ہی اوسکی جسکے قبضے مین میری جان ہی کہ تمکو اپنے رب کے دیدار مین شبہہ اور اختلاف نہوگا مگر جیسے سورج یا چاند کے دیکھنے مین یعنی جیسے چاند سورج کی رویت مین اشتباہ نہین ویسے ہی خدا کی رویت مین اشتباہ نہوگا پھر حق تعالی حساب کریگا بندے سے سو کہیگا کہ ای فلانے بندے بھلا مینے تجکو کیا افضل المخلوقات نہین کیا اور تجکو سردار نہین بنایا اور تجکو تیرا جوڑا نہین دیا اور گھوڑون اور اونٹون کو تیرا تابع نہین کیا اور تجکو چھوڑا کہ تو اپنی قوم کی ریاست کرتا تھا اور چوتھ لیتا تھا تو بندہ کہیگا کہ سچ ہی حضرت صلعم نے فرمایا تو حق تعالی فرمائیگا بھلا تجکو معلوم تھا کہ تو مجھسے ملیگا سو بندہ کہیگا کہ نہین تو حق تعالی فرمائیگا کہ اب ہم بھی تجکو بھولتے ہین جیسے تو ہمکو بھولا پھر خدا دوسرے بندے سے حساب کریگا تو کہیگا کہ ای فلانے بھلا مینے تجکو کیا افضل المخلوقات نہین کیا اور تجکو سردار نہین بنایا اور تجکو تیرا جوڑا نہین دیا اور گھوڑون اور اونٹون کو تیرا تابع نہین کیا اور تجکو چھوڑا کہ تو اپنی قوم کی ریاست کرتا تھا اور چوتھ لیتا تھا تو بندہ کہیگا کہ سچ ہی ای میرے رب پھر خدا فرمائیگا بھلا تجکو معلوم تھا کہ تو مجھسے ملیگا تو بندہ کہیگا کہ نہین پھر خدا فرمائیگا سو مقرر مین تجکو اب بھلاتا ہون جیسے تو مجکو بھولا پھر تیسرے بندے سے حساب کریگا تو اوس سے بھی اسی طرح کہیگا سو بندہ کہیگا ای رب کہ مین تیرا ایمان لایا اور تیری کتاب کا اور تیرے پیغمبرون کا اور مینے نماز پڑھی اور روزہ رکھا اور زکوۃ او صدقہ دیا اسی طرح اور نیک اعمال کو اپنی طرف نسبت کریگا جتنا کہ اوس سے ہو سکیگا تو حق تعالی فرماویگا دیکھ یہین تیرا جھوٹھ ظاہر ہوا جاتا ہی حضرت صلعم نے فرمایا پھر حکم ہوگا کہ اب ہم تیرے اوپر گواہ کھڑا کرتے ہین بندہ اپنے جی مین سوچیگا کہ کون مجھپر گواہی دیگا پھر اوسکے مونہہ پر مہر ہوگی اور حکم ہوگا اوسکی ران سے کہ بول تو اوسکی ران اور اوسکا گوشت اور اوسکی ہڈیان اوسکے عمل بولینگی اور یہ گواہی اسواسطے ہوگی تاکہ اوسکا عذر باقی نرہے اوسی کی ذات کی گواہی سے اور یہ شخص منافق یعنی جھوٹھا مسلمان ہوگا اور اسی پر خدا زیادہ تر غضب کریگا **ف** اس حدیث مین اول دیدار خدا کا ذکر کیا پھر دو کافرون کا جو قیامت کے حساب کتاب کے منکر ہین

١٧٨٥

پھر منافق کا جو زبان سے اسلام کا اقرار کرے اور دل سے انکار یا شک کرے ق أَبُو بَرْزَةَ هَلْ تَفْقِدُونَ مِنْ أَحَدٍ
قَالُوا نَعَمْ فُلَانًا وَفُلَانًا وَفُلَانًا أَرْبَعَةً ثُمَّ قَالَ وَهَلْ تَفْقِدُونَ مِنْ أَحَدٍ قَالُوا نَعَمْ فُلَانًا
وَفُلَانًا وَفُلَانًا ثُمَّ قَالَ وَهَلْ تَفْقِدُونَ مِنْ أَحَدٍ قَالُوا لَا قَالَ لٰكِنِّي أَفْقِدُ جُلَيْبِيبًا فَاطْلُبُوهُ
بخاری اور مسلم میں ابو برزہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تم کسیکو تلاش کرتے ہو صحابے کہا کہ ہاں ہم فلانے اور فلانے اور فلانے اور فلانے
شخصوں کو تلاش کرتے ہیں پھر حضرت نے فرمایا کہ کیا تم کسیکو تلاش کرتے ہو صحابے کہا کہ ہاں ہم فلانے اور فلانے اور فلانے کو تلاش کرتے ہیں
پھر حضرت نے فرمایا کہ کیا تم کسی اور کو بھی تلاش کرتے ہو صحابے کہا کہ انکے سوا ہم کسیکو تلاش نہیں کرتے حضرت نے فرمایا لیکن میں تو جلیبیب کو
تلاش کرتا ہوں سو تم بھی اوسکو تلاش کرو ف کسی جنگ میں لڑائی کے بعد صحاب اپنے عزیز اور دوستوں کی لاشیں تلاش کرتے تھے تب
حضرت نے یہ حدیث فرمائی پھر جب جلیبیب کی لاش ملی تو حضرت نے اوسکا سر اپنے زانو پر رکھا اور فرمایا کہ یہ میرا ہے میں اسکا

١٧٨٦

خ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ
هَلْ تُنْصَرُونَ وَتُرْزَقُونَ إِلَّا بِضُعَفَائِكُمْ بخاری میں سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تمکو فتح اور روزی
نہیں ملتی مگر اپنے ناچار اور غریبوں کے سبب سے ف یعنی اپنی قوت اور تدبیر پر گھمنڈ کرو تمکو فتح اور روزی غریبوں ہی کی برکت سے
ملتی ہے تو اونکی خدمت اور خاطرداری اپنے حق میں غنیمت سمجھو اونکو ناچیز اور ذلیل مت جانو

١٧٨٧

ق سَمُرَةُ بْنُ جُنْدُبٍ هَلْ رَأَى
مِنْكُمْ أَحَدٌ رُؤْيَا قُلْنَا لَا قَالَ لٰكِنِّي رَأَيْتُ اللَّيْلَةَ رَجُلَيْنِ أَتَيَانِي فَأَخَذَا بِيَدِي فَأَخْرَجَانِي إِلَى الْأَرْضِ
مُقَدَّسَةٍ فَإِذَا رَجُلٌ جَالِسٌ وَرَجُلٌ قَائِمٌ بِيَدِهِ كَلُّوبٌ مِنْ حَدِيدٍ يُدْخِلُهُ فِي شِدْقِهِ حَتَّى يَبْلُغَ قَفَاهُ
ثُمَّ يَفْعَلُ بِشِدْقِهِ الْآخَرِ مِثْلَ ذٰلِكَ وَيَلْتَئِمُ شِدْقُهُ فَيَعُودُ فَيَصْنَعُ مِثْلَهُ فَقُلْتُ مَا هٰذَا قَالَا انْطَلِقْ
فَانْطَلَقْنَا حَتَّى أَتَيْنَا عَلَى رَجُلٍ مُضْطَجِعٍ عَلَى قَفَاهُ وَرَجُلٌ قَائِمٌ عَلَى رَأْسِهِ بِفِهْرٍ أَوْ صَخْرَةٍ فَيَشْدَخُ
بِهِ رَأْسَهُ فَإِذَا ضَرَبَهُ تَدَهْدَهَ الْحَجَرُ فَانْطَلَقَ إِلَيْهِ لِيَأْخُذَهُ فَلَا يَرْجِعُ إِلَى هٰذَا حَتَّى يَلْتَئِمَ رَأْسُهُ
وَعَادَ رَأْسُهُ كَمَا هُوَ فَعَادَ إِلَيْهِ فَضَرَبَهُ فَقُلْتُ مَا هٰذَا قَالَا انْطَلِقْ فَانْطَلَقْنَا إِلَى نَقْبٍ مِثْلِ التَّنُّورِ
أَعْلَاهُ ضَيِّقٌ وَأَسْفَلُهُ وَاسِعٌ يَتَوَقَّدُ تَحْتَهُ نَارٌ فَإِذَا أُوقِدَتِ ارْتَفَعُوا حَتَّى كَادُوا يَخْرُجُونَ فَإِذَا
أُخْمِدَتْ رَجَعُوا فِيهَا وَفِيهَا رِجَالٌ وَنِسَاءٌ عُرَاةٌ فَقُلْتُ مَا هٰذَا قَالَا انْطَلِقْ فَانْطَلَقْنَا حَتَّى
أَتَيْنَا عَلَى نَهَرٍ مِنْ دَمٍ فِيهِ رَجُلٌ قَائِمٌ وَعَلَى شَطِّ النَّهَرِ رَجُلٌ بَيْنَ يَدَيْهِ حِجَارَةٌ فَأَقْبَلَ الرَّجُلُ
الَّذِي فِي النَّهَرِ فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَخْرُجَ رَمَى الرَّجُلُ بِحَجَرٍ فِي فِيهِ فَرَدَّهُ حَيْثُ كَانَ فَجَعَلَ كُلَّمَا جَاءَ
لِيَخْرُجَ رَمَى فِي فِيهِ بِحَجَرٍ فَيَرْجِعُ كَمَا كَانَ فَقُلْتُ مَا هٰذَا قَالَا انْطَلِقْ فَانْطَلَقْنَا حَتَّى انْتَهَيْنَا إِلَى
رَوْضَةٍ خَضْرَاءَ فِيهَا شَجَرَةٌ عَظِيمَةٌ وَفِي أَصْلِهَا شَيْخٌ وَصِبْيَانٌ وَإِذَا رَجُلٌ قَرِيبٌ مِنَ الشَّجَرَةِ بَيْنَ يَدَيْهِ
نَارٌ يُوقِدُهَا فَصَعِدَا بِي الشَّجَرَةَ فَأَدْخَلَانِي دَارًا لَمْ أَرَ قَطُّ أَحْسَنَ وَأَفْضَلَ مِنْهَا فِيهَا رِجَالٌ
شُيُوخٌ وَشَبَابٌ وَنِسَاءٌ وَصِبْيَانٌ ثُمَّ أَخْرَجَانِي مِنْهَا فَصَعِدَا بِي الشَّجَرَةَ فَأَدْخَلَانِي دَارًا هِيَ
أَحْسَنُ وَأَفْضَلُ لَمْ أَرَ قَطُّ أَحْسَنَ وَأَفْضَلَ مِنْهَا فِيهَا شُيُوخٌ وَشَبَابٌ فَقُلْتُ لَهُمَا إِنَّكُمَا قَدْ طَوَّفْتُمَانِي اللَّيْلَةَ
فَأَخْبِرَانِي عَمَّا رَأَيْتُ قَالَا نَعَمْ أَمَّا الرَّجُلُ الَّذِي رَأَيْتَهُ يُشَقُّ شِدْقُهُ فَكَذَّابٌ يُحَدِّثُ بِالْكِذْبَةِ فَتُحْمَلُ عَنْهُ حَتَّى

تَبلُغُ الاٰفَاقَ فَيُصْنَعُ بِهٖ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَالَّذِي رَاَيْتَهٗ يُشْدَخُ رَاْسُهٗ فَرَجُلٌ عَلَّمَهُ اللّٰهُ الْقُرْاٰنَ فَنَامَ
عَنْهُ بِاللَّيْلِ وَلَمْ يَعْمَلْ فِيْهِ بِالنَّهَارِ يُفْعَلُ بِهٖ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَالَّذِي رَاَيْتَهٗ فِي النَّقْبِ هُمُ الزُّنَاةُ وَالَّذِي
رَاَيْتَهٗ فِي النَّهْرِ اٰكِلُ الرِّبٰوا وَالشَّيْخُ الَّذِي رَاَيْتَ فِي اَصْلِ الشَّجَرَةِ اِبْرَاهِيْمُ وَالصِّبْيَانُ حَوْلَهٗ فَاَوْلَادُ النَّاسِ
وَالَّذِي يُوْقِدُ النَّارَ مَالِكٌ خَازِنُ النَّارِ وَالدَّارُ الْاُوْلٰى الَّتِي دَخَلْتَ دَارُ عَامَّةِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَاَمَّا هٰذِهِ الدَّارُ
فَدَارُ الشُّهَدَاءِ وَاَنَا جِبْرَئِيْلُ وَهٰذَا مِيْكَائِيْلُ فَارْفَعْ رَاْسَكَ فَرَفَعْتُ رَاْسِي فَاِذَا فَوْقِي مِثْلُ السَّحَابِ
وَيُرْوٰى مِثْلُ الرَّبَابَةِ الْبَيْضَاءِ قَالَا ذَاكَ مَنْزِلُكَ فَقُلْتُ دَعَانِي اَدْخُلْ مَنْزِلِي قَالَا اِنَّهٗ بَقِيَ لَكَ عُمُرٌ
لَمْ تَسْتَكْمِلْهُ فَلَوِ اسْتَكْمَلْتَهٗ اَتَيْتَ مَنْزِلَكَ بخاری اور مسلم مین سمرہ بن جندب رضسے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا
کیا تم مین سے کسینے خواب دیکھا ہی ہمنے کہا کہ نہین حضرتؐ نے فرمایا مگر مینے تو آج کی رات خواب مین دیکھا دو مردون کو کہ میرے پاس آئے
سو اونھون نے میرے دونون ہاتھ پکڑے سو مجکو پاک زمین کی طرف لیگئے تو وہان ایک مرد تو بیٹھا ہی اور ایک مرد کھڑا ہی اوسکے ہاتھ مین لوہے کا
آنکڑا ہی اوسکو بیٹھے مرد کے گل پھڑے مین ڈالتا ہی کہ اوسکی گدی تک پہونچ جاتا ہی پھر اوسکے دوسرے گل پھڑے سے اسی طرح کرتا ہی یعنی
جب تک دوسرے گل پھڑے کو چیرتا ہی پہلا گل پھڑا اچھا ہو جاتا ہی پھر دوبارہ اسی طرح کرتا ہی تو مینے کہا کہ یہ کیا ہی اون دونون مردونے کہا آگے چل سو ہم
آگے چلے یہان تک کہ چت لیٹے مرد پاس آئے اور ایک مرد اوسکے سر پر پتھر لیے کھڑا ہی سو اوس سے اوسکے سر کو کچلتا ہی تو اوسکو جب مارتا ہی پتھر
ڈھلک جاتا ہی تو اوسکی طرف وہ چلا جاتا ہی کہ لے آوے سو یہان تک پلٹ کر نہین پہونچتا ہی کہ اوسکا سر جڑ جاتا ہی اور درست ہو جاتا ہی جیسا
کہ تھا سو وہ مرد اوسکی طرف پلٹ آتا ہی اور مارتا ہی سو مینے کہا کہ یہ کیا ہی اونھونے کہا کہ آگے چل سو ہم چلے تو ایک گڑھے پر جو مثل تنور تھا پہونچے
اوسکا مونہہ تنگ اور اندر کشادہ ہی اور اوسکے نیچے آگ جل رہی ہی سو جب کہ آگ بھڑکتی تھی اوسکے اندر کے لوگ اونچے ہو لیتے تھے یہانتک
کہ قریب تھا کہ نکل پڑین پھر جب بجھتی تھی تو اوسکے اندر ہو جاتے تھے اور اوسمین ننگے مرد اور عورتین تھین سو مینے کہا کہ یہ کیا ہی اونھون نے کہا کہ آگے چل
تو ہم چلے یہان تک کہ خون کی نہر پر پہونچے اوسمین ایک مرد کھڑا ہی اور نہر کے کنارے پر ایک مرد ہی اوسکے دونون ہاتھون مین پتھر ہین سو وہ مرد سامنے
چلا جو نہر مین تھا سو جب کہ اوسنے چاہا کہ نکلے کنارے والے مرد نے اوسکے مونہہ مین پتھر مارا سو اوسکو ہٹا دیا جہان کہ وہ تھا سو جب وہ نکلنے لگتا تھا
اوسکے مونہہ مین پتھر مارتا تھا سو وہ پلٹ جاتا تھا اپنے مقام پر سو مینے کہا کہ یہ کیا ہی اونھون نے کہا کہ آگے چل تو ہم چلے یہانتک کہ
ایک سبز باغ تک پہونچے اوسمین ایک بڑا درخت تھا اور اوسکی جڑ مین ایک پیر مرد اور لڑکے ہین اور درخت کے قریب ایک مرد ہی اوسکے
آگے آگ ہی وہ اوسکو بھڑکا رہا ہی سو میرے ساتھی دونون مرد مجکو اوس درخت پر چڑھا لیگئے اور ایک گھر مین مجکو داخل کیا کہ مینے کبھی اوس سے
بہتر اور افضل گھر نہین دیکھا اوسمین مرد ہین بڈھے اور جوان اور عورتین اور لڑکے پھر مجکو اونھونے اوس سے نکالا تو درخت پر مجکو
چڑھا لیگئے سو ایک گھر مین مجکو داخل کیا کہ نہایت بہتر اور افضل تھا مینے کبھی اوس سے بہتر اور افضل نہین دیکھا اوسمین بڈھے اور جوان ہین
سو مینے اونسے کہا کہ تم دونون نے مجکو رات بھر گھمایا تو اب بتلاؤ مجکو جو کہ مینے دیکھا ہی اونھونے کہا کہ ہان ہم بتلاتے ہین آوس مرد کو
جو تونے دیکھا تھا جسکے گل پھڑے چیرے جاتے تھے سو جھوٹھا آدمی تھا کہ جھوٹھی باتین بنا کر لوگون سے کہتا تھا لوگ اوس سے سیکھ کر اور ونسے
نقل کرتے تھے یہان تک کہ سارے جہان مین جھوٹھ مشہور ہو جاتا تھا تو اوس پر یہ عذاب ہوا کریگا روز قیامت تک اور جسکو تونے دیکھا تھا
کہ اوسکا سر کچلا جاتا تھا سو وہ مرد ہی جسکو خدا نے قرآن سکھلایا سو قرآن سے غافل ہو کر رات کو سو رہا یعنی تہجد مین قرآن نہ پڑھا اور دن کو

اوسپر عمل کیا یہی عذاب اوسپر ہوا کریگا روز قیامت تک اور جنکو تونے گڑھے مین دیکھا وے حرامکار لوگ ہین اور جسکو تونے نہر مین دیکھا
وہ سود خور ہی اور جس بڈھے مرد کو کہ تونے درخت کی جڑ پاس دیکھا وے ابراہیم علیہ السلام ہین اور یہ جو لڑکے کہ اونکے گرد ہین سو لوگون کی
اولاد ہین اور جو کہ آگ بھڑکاتا ہی سو مالک ہی دوزخ کا داروغہ اور پہلا گھر جسمین تو داخل ہوا تھا وہ عوام ایماندارون کا مقام ہی اور
یہ گھر تو شہیدون کا گھر ہی اور مین جبرئیل ہون اور یہ میکائیل ہی اب اپنے سر کو تو اوٹھا سو مینے اپنے سر کو اوٹھایا تو کیا دیکھتا ہون
کہ میری اوپر بدلی ہی اور دوسری روایت یون ہی کہ میرے اوپر تہ بتہ سفید بدلی کی طرح کوئی چیز ہی اونھون نے کہا کہ یہ تیرا مقام ہی تو مینے
کہا مجھے چھوڑ دو کہ مین اپنے مکان مین جاؤن اونھون نے کہا کہ ابھی تیری عمر باقی ہی کہ تو نے ابھی اوسکو پورا نہین کیا سو جب تو عمر کو
پورا کر چکیگا تو اپنے مکان مین آویگا **ف** اس حدیث مین جھوٹھ اور قرآن کی غافلی اور سود خوری کی سزا کا بیان ہی حفظ قرآن کا
یہ حق ہی کہ اوسکو ادب سے تلاوت کیا کرے خصوصا رات کو تہجد مین اور اوسکے احکام پر عمل کرے اور معلوم ہوا کہ مسلمانون کے لڑکے بعد
مرنے کے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو سپرد ہوتے ہین اور ثابت ہوا کہ حضرتؐ کے سوائے شہیدون کا رتبہ اور مسلمانون سے نہایت افضل ہی

۱۶۸۸ **خ** انسؓ هَلْ فِيكُمْ مِنْ أَحَدٍ لَمْ يُقَارِفِ اللَّيْلَةَ يَعْنِي الذَّنْبَ فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ أَنَا قَالَ فَانْزِلْ فِي قَبْرِهَا يَعْنِي قَبْرَ
بِنْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بخاری مین انسؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کوئی تم مین ایسا شخص ہی جسنے آج رات کو صحبت داری
نکی ہو سو ابو طلحہ نے کہا کہ مین ہون حضرتؐ نے فرمایا تو اسکی قبر مین اوتر یعنی حضرتؐ کی بیٹی کی قبر مین **ف** انسؓ سے روایت ہی کہ ہم حضرتؐ کی بیٹی کے جنازے
حاضر ہوئے اور حضرتؐ قبر پر بیٹھے تھے اور آنسو جاری تھے تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یہ جو حضرتؐ نے فرمایا کہ جسنے رات کو حرکت نکی ہو یعنی عورت سے صحبت نکی ہو
معلوم ہوا کہ قبر مین داخل ہونا اوسکا افضل ہی جسنے اوس رات کو صحبت نکی ہو

۱۶۸۹ **ق** سہل بن سعدؓ هَلْ مَعَكَ شَيْءٌ مِنَ الْقُرْآنِ
قَالَهُ لِرَجُلٍ أَرَادَ أَنْ يَتَزَوَّجَ الْمَرْأَةَ الَّتِي عَرَضَتْ نَفْسَهَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
بخاری اور مسلم مین سہل بن سعدؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کیا تجکو کچھ قرآن یاد ہی حضرتؐ نے اوس مرد سے فرمایا جسنے اوس عورت سے نکاح کا
ارادہ کیا تھا جسنے چاہا تھا کہ حضرتؐ کے پاس رہے **ف** اسکا قصہ مفصل ہو چکا کہ حضرتؐ نے اوس عورت کو نہ قبول کیا پھر اوسکا نکاح دوسرے
شخص سے کر دیا اور مہر یہ مقرر کیا کہ مرد عورت کو قرآن سکھلا دیوے

۱۶۹ **م** الشَّرِيدُ بْنُ سُوَيْدٍ الثَّقَفِيُّ هَلْ مَعَكَ مِنْ شِعْرِ أُمَيَّةَ
بْنِ أَبِي الصَّلْتِ **قَالَهُ** لَهُ مسلم مین شرید بن سویدؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کیا تجکو کچھ امیہ بن صلت کی شعر یاد ہی حضرتؐ نے
شرید بن سوید سے فرمایا **ف** مصابیح مین شرید سے روایت ہی کہ مین ایک روز حضرتؐ کے پیچھے سوار تھا حضرتؐ نے فرمایا کہ تجکو امیہ کا شعر یاد ہی
مینے کہا کہ ہان یاد ہی مینے ایک شعر پڑھا حضرتؐ نے فرمایا اور پڑھ مینے دوسری شعر پڑھی فرمایا اور پڑھ مینے تیسری پڑھی اسی طرح سو شعرین
پڑھین معلوم کیا چاہیے کہ امیہ زمانہ کفر مین ایک شاعر تھا اوسکے شعرین حمد الٰہی اور مذمت دنیا کا مضمون تھا اسواسطے حضرتؐ نے
اونکو سنا پھر فرمایا کہ اوسکی زبان ایمان لائی اور دل کافر رہا یعنی زبان سے مضمون تو اچھے نکلے لیکن دل سے کفر اور حب دنیا نہ گئی اور یہی حال ہی
اکثر شاعرون کا کہ اشعار مین بعضے مضمون تو نہایت خوب اور راست زبان سے نکلتے ہین لیکن دل سیاہ شعر گو زبان تیری در افشان ہی دلی
ہاے پر دل کی سیاہی گئی

۱۶۹۱ **م** ابو ہریرہؓ هَلْ نَظَرْتَ إِلَيْهَا فَإِنَّ فِي عُيُونِ الْأَنْصَارِ شَيْئًا **قَالَهُ** لِرَجُلٍ أَخْبَرَهُ
أَنَّهُ تَزَوَّجَ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ قَدْ نَظَرْتُ إِلَيْهَا قَالَ عَلَى كَمْ تَزَوَّجْتَهَا قَالَ عَلَى أَرْبَعِ أَوَاقٍ
فَقَالَ لَهُ عَلَى أَرْبَعِ أَوَاقٍ كَأَنَّمَا تَنْحِتُونَ الْفِضَّةَ مِنْ عُرْضِ هَذَا الْجَبَلِ مَا عِنْدَنَا مَا نُعْطِيكَ وَلَكِنْ

عسٰی ان نبعثک فی بعث تصیب منہ قال فبعث بعثًا الی بنی عبس وبعث ذالک الرجل فیہم
مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ کیا تو نے اوسکو دیکھ لیا ہی اسواسطے کہ انصار کی آنکھون مین کچھ ہی یعنی چھوٹی یا کرنجی آنکھ ہوتی ہی
یہ حضرت صلعم نے اوس مرد کو کہا جسنے حضرت کو خبر دی کہ مینے ایک انصاری عورت سے نکاح کیا تو اوسنے کہا مین اوس عورت کو دیکھ چکا ہون حضرت صلعم نے
فرمایا کہ کتنے مہر پر تو نے اوس سے نکاح کیا اوسنے کہا ایک سو ساٹھ درم پر تو حضرت صلعم نے فرمایا کہ ایک سو ساٹھ درم پر مہر باندھا گویا کہ تم لوگ اس پہاڑ
کی طرف سے چاندی کھود لیتے ہو ہمارے پاس تو نہین جو ہم تجکو دیوین لیکن عنقریب ہی کہ تجکو ہم کسی ورثہ مین بھیجینگے وہان تجکو فائدہ ہوگا راوی نے کہا
پھر حضرت صلعم نے بنی عبس کی قوم پر دوڑ بھیجی اور اوس مرد کو اوسمین بھیجا **ف** معلوم ہوا کہ جس عورت سے نکاح کا ارادہ کرے اوسکو دیکھ لیوے تاکہ
آخر کو افسوس نکرنی پڑے اور طلاق کی نوبت نہ پونہچے اور اسی سبب سے نقصان بیان کر دینا بھی درست ہی اور معلوم ہوا کہ آدمی اپنے مقدور سے
زیادہ مہر نہ باندھے اسی واسطے حضرت صلعم نے اوس پر عتاب کیا لیکن از راہ کرم پھر اوسکا نباہ کر دیا **ق** ابن عمر ھل وجدتم ما وعد

١٧٩٢

ربکم حقا ثم قال انہم الان یسمعون ما اقول **قالہ** لما وقف علی قلیب بدر بخاری
اور مسلم مین عبداللہ بن عمر رضی سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ بھلا تمنے سچ پایا جو تمسے تمہارے رب نے وعدہ کیا پھر حضرت صلعم نے فرمایا کہ
وے لوگ ابھی سنتے ہین جو مین کہتا ہون یہ حضرت صلعم نے اوس وقت فرمایا جب کہ بدر کے کوئین پر کھڑے ہوئے **ف** جب جنگ بدر مین اسلام کی
فتح ہوئی تو ستر کافر گرفتار ہوئے اور ستر مارے گئے حضرت صلعم نے اونکی لاشون کو کوئین مین ڈلوا دیا پھر یہ حدیث فرمائی +

١٧٩٣

فصل فی فعل الامر

اس فصل مین وے حدیثین ہین جنکے سرے پر فعل امر کا ہی **خ** ابو سعید ائتموا بی
ولیأتم بکم من بعدکم بخاری مین ابو سعید رضہ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ تم میری اقتدا کرو اور چاہیے کہ تمہاری اقتدا کرین
جو تمہارے بعد ہین **ف** بعضے اصحاب صف سے پیچھے کھڑے تھے حضرت نے فرمایا کہ آگے بڑھو پھر یہ حدیث فرمائی یعنی اول صف کے لوگ
نماز مین میری پیروی کرین اور دوسری صف والے پہلی صف والون کی اقتدا کرین اسی طرح سے آخر تک حضرت کا معمول تھا کہ ہوشیار اور دانا

١٧٩٤

اصحاب صف اول مین کھڑا کرتے تھے تاکہ حضرت سے آداب نماز کے سیکھین اور غیرون کو سکھاوین **ق** علیؓ ائتوا روضۃ خاخ فان بہا
ظعینۃ معہا کتاب فخذوہ منہا **قالہ** لعلی والزبیر والمقداد ویروی انطلقوا حتی تأتوا
روضۃ خاخ **قالہ** لعلی وابی مرثد الغنوی والزبیر بخاری اور مسلم مین علی مرتضی رضہ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا
کہ جاؤ شفتالو کے باغ مین سو البتہ وہان ایک عورت شتر سوار ہی اوسکے پاس خط ہی سو اوس سے اوس خط کو لے لو یہ حضرت صلعم نے علی مرتضی اور زبیر
او مقداد رضہ سے فرمایا اور دوسری روایت یون ہی کہ حضرت صلعم نے علی مرتضی اور ابو مرثد اور زبیر رضہ سے فرمایا چلو یہان تک کہ شفتالو کے باغ مین جاؤ
ف یہ عورت جاسوسی کا خط مدینے سے مکے لیے جاتی تھی حضرت کو وحی سے معلوم ہوا اسواسطے اصحاب کو بھیجکر خط چھنوا لیا باقی قصہ

١٧٩٥

مفصل ہو چکا **ق** ابن عباس ائتونی بکتاب اکتب لکم کتابا لا تضلوا بعدہ ابدا **قالہ** فی مرضہ
بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عباس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ میرے پاس کاغذ لاؤ کہ مین تمہارے واسطے نوشتہ لکھ دون تاکہ اوس تحریر
کے بعد تم کبھی بھٹکو یہ حضرت صلعم نے اپنے مرض الموت مین فرمایا **ف** بخاری مین عبداللہ بن عباس رضہ سے روایت ہی کہ پنجشنبے کے دن حضرت کی بیماری
سخت ہوئی اور درد غالب ہوا تو حضرت صلعم نے فرمایا لاؤ مین تمکو کاغذ لکھ دون کہ اوسکے بعد تم ہرگز مختلف اور حیران نہو تو اصحاب نے کاغذ لانے
مین اختلاف کی پھر اصحاب نے کہا کہ حضرت کا کیا حال ہی درد سے زبان کیا بے قابو ہو گئی ہی اسکو حضرت سے تحقیق کرو پھر حضرت سے اس بات کو

تحقیق کرنے لگے تو حضرتؐ نے فرمایا اب مجکو نہ چھیڑو جسمین اب مین مشغول ہون اوس سے بہتر ہی جسکو تم پوچھتے ہو اور حضرتؐ نے اونکو تین چیز کی وصیت کی ایک تو یہ کہ مشرکین کو عرب کے ٹاپو سے نکال دیجیو اور دوسری یہ کہ ایلچیون سے سلوک کرنا جیسے مین کرتا تھا راوی نے کہا تیسری چیز مجکو یاد نہین رہی بعضے علما نے کہا ہی کہ تیسری بات یہ تھی کہ اسامہ کا لشکر تیار کرکے شام مین بھیجو اور بخاری مین ابن عباسؓ سے دوسری روایت یون ہی کہ جب حضرتؐ نے کاغذ مانگا تو بعضے اصحاب نے کہا کہ حضرتؐ پر درد کی شدت ہی اور تمھارے پاس قرآن موجود ہی ہمکو خدا کی کتاب کفایت کرتی ہی یعنی لکھنا چندان ضرور نہین اور بعضون نے کہا کہ کاغذ لاؤ **ف** شیعہ اس مقام مین عمر فاروقؓ پر طعن کرتے ہین کہ اونھون نے کاغذ حضرتؐ کو نہ لکھنے دیا نافرمانی کی اور کہا کہ ہمکو قرآن کفایت کرتا ہی اوسکا یہ جواب ہی کہ تمھارے فہم کا قصور ہی عمر فاروقؓ پر کوئی طعن کا مقام نہین اسواسطے کہ اوسوقت حضرتؐ کی کوٹھری مین اکثر اصحابؓ جود تھے علی مرتضیٰؓ بھی اونمین شامل تھے اور حضرتؐ نے سب حاضرین سے کاغذ مانگا تھا اگر عمرؓ کاغذ نہ لائے تھے تو علیؓ کا ہاتھ کسنے پکڑا تھا حضرتؐ کے یہان سوائے قرآن کے اور کسی چیز کے لکھنے کا دستور تھا اور قرآن سب پورا ہو چکا تھا اسواسطے اصحاب کو تامل ہوا تھا اور بعد گفتگو کے حضرتؐ سے پوچھا تھا لیکن حضرتؐ نے نہ فرمایا اس سے صاف معلوم ہوتا ہی کہ کوئی امر واجب نہ تھا اگر واجب ہوتا تو حضرتؐ سکوت نہ کرتے اسواسطے کہ تبلیغ احکام کی حضرتؐ پر واجب تھی علاوہ اسکے حضرتؐ بعد اس گفتگو کے پانچ دن زندہ رہے اگر لکھنا واجب ہوتا تو دوسرے وقت اسکو ضرور لکھوا دیتے بلکہ صاف معلوم ہوتا ہی کہ جن تین چیزون کی حضرتؐ نے وصیت کی اونھین کو لکھواتے اور یہ جو عمر فاروقؓ نے کہا کہ ہمکو قرآن کفایت کرتا ہی اوسکا یہ مطلب نہین کہ سوائے قرآن کے حضرتؐ کی حدیث کی بھی حاجت نہین بلکہ اوسکا یہ مطلب ہی کہ سب کے بعد قرآن مین اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ کی آیت اوتری یعنی تمھارے دین کو پورا کر چکا یعنی اب کوئی تازہ حکم دین کا باقی نہین رہا قرآن اور حدیث مین دین کی تفصیل ہو چکی ہو اسواسطے عمر فاروقؓ نے حضرتؐ کو عین شدت بیماری مین لکھوانے کی تکلیف دینا مناسب نہ دیکھا اسکو نافرمانی نہین کہتے بلکہ یہ عین محبت اور خیر خواہی ہی اسواسطے کہ دستور ہی کہ بیماری مین اپنے بزرگ اور عزیز کو مشقت سے بچاتے ہین چنانچہ اگر اوستاد بیمار ہو اور شاگرد کو سبق پڑھانے کے واسطے بلاوے تو شاگرد بخیال اوسکی تکلیف کے سبق سے انکار کرتا ہی یہ نافرمانی نہین ہی سراسر محبت اور دل سوزی ہی **شعر** چشم بد اندیش کہ برکندہ باد ٭ عیب نماید ہنرش در نظر ٭

1796 **ق** عَائِشَةُ ائْذَنُوْا لَهُ فَلَبِئْسَ ابْنُ الْعَشِيْرَةِ اَوْ بِئْسَ رَجُلُ الْعَشِيْرَةِ وَيُرْوٰى بِئْسَ اَخُ الْقَوْمِ وَابْنُ الْعَشِيْرَةِ يَعْنِيْ رَجُلًا اِسْتَاْذَنَ عَلَيْهِ بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہؓ سے روایت ہی کہ ایک مرد نے حضرتؐ پاس آنے کی اجازت مانگی حضرتؐ نے فرمایا اوسکو آنے دو سو برا بیٹا ہی اپنی قوم کا یعنی اپنی قوم مین برا آدمی ہی یا یون فرمایا کہ اپنی قوم مین برا مرد ہی اور دوسری روایت یون ہی کہ اپنی قوم کا برا بھائی اور برا بیٹا ہی **ف** حضرت عایشہؓ سے پوری روایت یون ہی کہ ایک شخص نے خدمت مین حاضر ہونی کی اجازت مانگی حضرتؐ نے اوسکو اجازت دی اور فرمایا کہ برا آدمی ہی جب وہ حضرت پاس بیٹھا تو حضرتؐ نے اوس سے خوش خلقی کی اور کشادہ پیشانی سے کلام کیا مینے کہا کہ یا حضرتؐ آپنے تو اوسکو برا کہا تھا پھر جب وہ آیا تب حضرتؐ نے اوس سے اخلاق کئے تو حضرتؐ نے فرمایا کہ ای عایشہ مجکو تو نے بدخلق اور فحش گو کب پایا تھا بدترین خلق سے خدا کے نزدیک وہ شخص ہی قیامت کے دن جسکی لوگ تعظیم تواضع کرین اوسکی بدی اور فحش گوئی کے ڈر سے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بدذات آدمی کی عزت اور توقیر کرنا اپنی حفظ آبرو کے واسطے درست ہی اور فاسق کی جو بے پردہ فسق کرتا ہو غیبت کرنا درست ہی تاکہ اور لوگ اوسکا حال سنکر عبرت پکڑین

1797 **ق** عَائِشَةُ ائْذَنِيْ لَهُ فَاِنَّهُ عَمُّكِ تَرِبَتْ يَمِيْنُكِ يَعْنِيْ اَفْلَحَ اَخَا اَبِي الْقُعَيْسِ بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہؓ سے روایت ہی کہ افلح ابو قعیس کے بھائی کے حق مین حضرتؐ نے مجسے فرمایا کہ اوسکو آنے دے اسواسطے

کہ وہ تیرا شیر نوشی کے رشتے سے چچا ہی تیرا داہنا ہاتھ خاک آلودہ ہوا اگر تو حکم نہ مانے **ف** حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہی کہ مینے ابو قعیس کی جورو کا دودھ پیا تھا جب عورتون کو پردے کا حکم ہوا تو افلح ابو قعیس کا بھائی میرے دروازے آیا اور اوسنے گھر مین آنیکی اجازت مانگی مینے کہا واللہ مین اوسکو اجازت نہ دونگی جبتک کہ حضرت صلعم نہ اجازت دینگے اسواسطے کہ مجکو ابو قعیس نے دودھ نہین پلایا بلکہ اوسکی جورو نے پلایا جب حضرت صلعم گھر مین تشریف لائے تب مینے یہ حال حضرت سے عرض کیا اوسوقت حضرت صلعم نے یہ حدیث فرمائی اہی وہ اسواسطے حضرت عائشہ رضہ فرماتی تھین کہ جو نسب سے حرام ہی وہ شیر خوارگی سے بھی حرام ہی معلوم ہوا کہ دایہ کے خاوند اور اوسکے بھائی اور دایہ کی اولاد سے عورت کو پردہ کرنا ضرور نہین کیونکہ وی محرم ہوگئے

۱۷۹۸ **ق** اَبُو هُرَيْرَةَ اِبْدَءْ بِمَنْ تَعُوْلُ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ اول اپنے اہل و عیال سے دینا شروع کر **ف** یعنی اہل و عیال کا دینا فرض ہی اور غیرون کا دینا نفل اور فرض نفل سے مقدم ہی چنانچہ اگلی حدیث مین اسکی تفصیل موجود ہی

۱۷۹۹ **م** جَابِرٌ اِبْدَأْ بِنَفْسِكَ فَتَصَدَّقْ عَلَيْهَا فَاِنْ فَضَلَ شَيْءٌ فَلِاَهْلِكَ فَاِنْ فَضَلَ عَنْ اَهْلِكَ شَيْءٌ فَلِذِي قَرَابَتِكَ فَاِنْ فَضَلَ عَنْ ذِي قَرَابَتِكَ شَيْءٌ فَهٰكَذَا وَهٰكَذَا **قَالَهُ** لِاَبِي مَذْكُوْرٍ الْاَنْصَارِيِّ حِيْنَ اَعْتَقَ غُلَامًا لَهُ عَنْ دُبُرٍ يُقَالُ لَهُ يَعْقُوْبُ مسلم مین جابر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ اول اپنی ذات سے شروع کر سو اوسپر خرچ کر پھر اگر کچھ بچے تو اپنے اہل و عیال کو دے پھر اگر تیرے اہل و عیال سے بچے تو اپنے رشتے دارون کو دے سو اگر تیرے رشتے دارون سے بھی بچے تو اس طرح اور اس طرح یعنی داہنے اور بائین ہر ایک محتاج کو دے یہ حضرت صلعم نے ابو مذکور انصاری سے فرمایا جبکہ اوسنے اپنے یعقوب غلام کو آزاد کیا اپنے مرنے کے بعد یعنی اوسنے یون کہا تھا کہ جب مین مرجاؤن تو میرا غلام آزاد ہی ایسے غلام کو مدبر کہتے ہین **ف** مصابیح مین جابر رضہ سے روایت ہی کہ ایک انصاری نے اپنے غلام کو مدبر کیا اور اوسکے پاس اوس غلام کے سوا کچھ مال نہ تھا جب حضرت صلعم کو یہ خبر پہونچی تو حضرت صلعم نے اوسکا آزاد کرنا نہ درست رکھا اور فرمایا کہ اسکو کون مول لیتا ہی ایک شخص نے آٹھسو درم کو مول لیا پھر حضرت صلعم نے وی درم اوس انصاری کو دئین اور یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ محتاج کی خیرات کرنے سے اپنے اہل و عیال کا دینا مقدم ہی اول خویش بعدہ درویش

۱۸۰۰ **ق** اُمُّ عَطِيَّةَ اِبْدَأْنَ بِمَيَامِنِهَا وَمَوَاضِعِ الْوُضُوْءِ مِنْهَا **قَالَهُ** لِلنِّسَاءِ اللَّاتِي غَسَلْنَ ابْنَتَهُ وَهِيَ زَيْنَبُ زَوْجَةُ اَبِي الْعَاصِ بْنِ الرَّبِيْعِ وَكَانَتْ اَكْبَرَ بَنَاتِهِ بخاری اور مسلم مین ام عطیہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ اوسکی داہنی طرفون سے اور وضو کے مقامون سے غسل دینا شروع کرو یہ حضرت صلعم نے اون عورتون سے فرمایا جو حضرت صلعم کی بیٹی کو غسل میت دیتی تھین اونکا نام زینب تھا ابو العاص بن ربیع کی بی بی حضرت کی بیٹیون مین یہی سب سے بڑی تھین **ف** معلوم ہوا کہ میت کا داہنی طرف سے غسل شروع کرنا سنت ہی اور داہنی طرف مین وضو کے مقامون کو یعنی مونہہ اور ہاتھ کو مقدم کرے

۱۸۰۱ **ق** اَبُو ذَرٍّ اَبْرِدْ اَبْرِدْ اَوْ قَالَ انْتَظِرِ انْتَظِرْ **قَالَهُ** لِلْمُؤَذِّنِ بِالظُّهْرِ بخاری اور مسلم مین ابو ذر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ ٹھنڈھا ہونے دے ٹھنڈھا ہونے دے یا کیون فرمایا کہ انتظار کر انتظار کر یہ حضرت صلعم نے ظہر کی اذان دینے والے سے فرمایا **ف** یعنی گرمی کے موسم مین ٹھنڈھے وقت اذان دینا اور نماز پڑھنا مستحب ہی

۱۸۰۲ **خ** اَبُو هُرَيْرَةَ اَبْرِدُوْا بِالصَّلٰوةِ فَاِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ بخاری مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ ٹھنڈھے وقت نماز پڑھا کرو اسواسطے کہ گرمی کی شدت دوزخ کے جوش سے ہی **ف** یعنی گرمی کے موسم مین ظہر کی نماز مین تاخیر مستحب ہی تاکہ جماعت زیادہ ہو اور یہ دونون حدیثین امام اعظم کے مذہب کی کامل دلیلین ہین

۱۸۰۳ **ق** كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ اَبْشِرْ بِخَيْرِ يَوْمٍ مَرَّ عَلَيْكَ مُنْذُ وَلَدَتْكَ اُمُّكَ **قَالَهُ** لَهُ بخاری اور مسلم مین کعب بن مالک رضہ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا

کہ خوش ہوا افضل دن سے جو تجھپر گذرا جبسے کہ تجھکو تیری ماں نے جنا یہ حضرتؐ نے کعب سے فرمایا **ف** کعب جنگ تبوک مین حضرتؐ کے ساتھ
نہ گئے تھے خدا اور رسول کا اونپر پچاس دن عتاب رہا جب اونکی توبہ قبول ہوئی تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ مسلمان کے حق مین بہتر دن

۱۸۰۴ وہی ہے جس دن اوس سے خدا راضی ہو **ق** عَمْرُو بْنُ عَوْفٍ اَبْشِرُوْا وَاَمِّلُوْا مَا يَسُرُّكُمْ فَوَاللّٰهِ مَا الْفَقْرَ اَخْشٰى عَلَيْكُمْ وَ
لٰكِنِّيْ اَخْشٰى عَلَيْكُمْ اَنْ تُبْسَطَ الدُّنْيَا عَلَيْكُمْ كَمَا بُسِطَتْ عَلٰى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَتَنَافَسُوْهَا كَمَا تَنَافَسُوْهَا
وَتُهْلِكَكُمْ كَمَا اَهْلَكَتْهُمْ وَيُرْوٰى وَتُلْهِيَكُمْ كَمَا اَلْهَتْهُمْ بخاری اور مسلم مین عمرو بن عوفؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا
کہ خوش ہو اور امید رکھو اوسکی جو تمکو خوش کرے یعنی فتح اسلام کی سو قسم خدا کی مجکو محتاجی کا تمپر ڈر نہین ولیکن مین تمپر خوف کھاتا ہون دنیا
کی کشایش اور بہتایت سے جیسے اگلی امتون پر کشایش ہوئی سو تم دنیا مین حرص اور حسد کرو جیسے اونھون نے کیا اور تمکو دنیا ہلاک کرے
جیسے اونکو ہلاک کیا اور دوسری روایت یہ ہے کہ دنیا تمکو غفلت مین ڈالے جیسا اونکو غفلت مین ڈالا **ف** بحرین کے ملک سے حضرتؐ کے پاس
مال آیا اوسکو سنکے انصار لوگ صبح کی نماز پڑھکے حضرتؐ کے سامنے ہوئے حضرتؐ مسکرائے اور فرمایا شاید کہ تم مال کی خبر سنکے آئے ہو انصار نے

۱۸۰۵ کہا ہان تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی اور فتح اسلام اور کثرت مال کی بشارت دی پھر کثرت مال کا فساد ارشاد فرمایا **ق** عَائِشَةُ اَبْشِرِيْ يَا عَائِشَةُ
اَمَّا اللّٰهُ فَقَدْ بَرَّاَكِ بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خوش ہو اے عایشہ خدا نے تو تیری پاکدامنی

۱۸۰۶ بیان کردی **ف** جب کہ حضرت عایشہ پر تہمت ہوئی اور اونکی پاکدامنی مین قرآن اوترا تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی **خ** اَبُوْ هُرَيْرَةَ
اِبْغِنِيْ اَحْجَارًا اَسْتَنْفِضْ بِهَا وَلَا تَاْتِنِيْ بِعَظْمٍ وَّلَا رَوْثٍ بخاری مین ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تلاش کر لا
میرے واسطے پتھر کہ مین اوس سے استنجا کرون اور نہ لانا میرے پاس ہڈی اور گوبر کو **ف** معلوم ہوا کہ ڈھیلے سے پاک کرنا پاخانے کے بعد

۱۸۰۷ سنت ہے اور ہڈی اور گوبر سے استنجا کرنا درست نہین اور اسی طرح کوئلے سے **سم** اَنَسٌ اَبْصِرُوْهَا فَاِنْ جَاءَتْ بِهٖ اَبْيَضَ سَبِطًا
قَضِيْءَ الْعَيْنَيْنِ فَهُوَ لِهِلَالِ بْنِ اُمَيَّةَ وَاِنْ جَاءَتْ بِهٖ اَكْحَلَ جَعْدًا اَحْمَشَ السَّاقَيْنِ فَهُوَ لِشَرِيْكِ
بْنِ سَحْمَاءَ مسلم مین انسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ دیکھتے رہو اوس عورت کو کہ اگر وہ جنے سفید رنگ لڑکا سیدھے بال معیوب
آنکھون والا تو وہ ہلال بن امیہ کا لڑکا ہے اور اگر وہ عورت جنے سیاہ چشم لڑکا گھنگرالے بال پتلی پنڈلیون والا تو وہ لڑکا شریک بن سحما کا ہے
ف ہلال بن امیہؓ نے اپنی جورو کو شریک بن سحما سے عیب لگایا چنانچہ حضرتؐ نے اون دونون مین جدائی کروادی اوسکی جورو حاملہ تھی
اسواسطے حضرتؐ نے اصحاب سے یہ حدیث فرمائی جب اوسکے لڑکا پیدا ہوا تو حضرتؐ کو خبر ہوئی کہ شریک بن سحما سے مشابہ ہے حضرتؐ نے
فرمایا کہ اگر قرآن کا حکم اوسپر جاری نہوگیا ہوتا تو مین اوس عورت پر کچھ حکم کرتا یعنی سزا دیتا اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ مشابہت بھی حجت ہے
اور یہی مذہب ہے امام شافعیؒ کا لیکن امام اعظمؒ کے نزدیک قیافہ اور مشابہت حجت نہین اور حضرتؐ کو یہ حال وحی سے معلوم ہوا ہوگا

۱۸۰۸ **خ** اُمُّ خَالِدٍ بِنْتُ سَعِيْدِ بْنِ الْعَاصِ وَقِيْلَ بِنْتُ خَالِدِ بْنِ سَعِيْدٍ اَبْلِيْ وَاَخْلِقِيْ ثُمَّ اَبْلِيْ وَاَخْلِقِيْ ثُمَّ
اَبْلِيْ وَاَخْلِقِيْ بخاری مین ام خالد سعید بن عاص یا خالد بن سعید کی بیٹیؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خدا کرے تو پہن پھاڑے پھر
خدا کرے تو پہن پھاڑے پھر خدا کرے تو پہن پھاڑے **ف** ام خالد سے روایت ہے کہ حضرتؐ کے پاس بہت کپڑے آئے اونمین ایک چھوٹی
سیاہ لوئی تھی حضرتؐ نے فرمایا تم جانتے ہو کہ یہ مین کسکو پہناؤنگا اصحاب چپ رہے پھر حضرتؐ نے مجکو بلا کر اپنے ہاتھ سے پہنائی پھر یہ دعا دی

۱۸۰۹ **ه** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ اِتَّقُوا الشُّحَّ فَاِنَّ الشُّحَّ اَهْلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ مسلم مین عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ بخیلی سے

اسواسطے کہ بخیلی نے تمسے اگلے لوگون کو ہلاک کیا **ف** جب آدمی پر بخل غالب ہوا تو زکوۃ بھی نہ دے سکیگا تو فرض کو ترک کیا اسواسطے لائق

۱۸۱۰ عذاب کے ہوا **ق** عَائِشَةَ اِتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رضؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ

۱۸۱۱ بچو دوزخ سے چھوہرکی پھانک ہی دیکر سہی **ف** یعنی کمتر خیرات بھی دوزخ سے بچاتی ہی **ھ** اَبُو هُرَيْرَةَ اِتَّقُوا اللَّاعِنَيْنِ

قَالُوْا وَمَا اللَّاعِنَانِ قَالَ الَّذِيْ يَتَخَلّٰى فِيْ طَرِيْقِ النَّاسِ اَوْ فِيْ ظِلِّهِمْ مسلم مین ابو ہریرہ رضؓ سے روایت ہی کہ

حضرتؐ نے فرمایا کہ بچو دو لعنت کروانے والے کامون سے اصحاب نے کہا کہ وہ کام لعنت کروانے والے کون ہین حضرتؐ نے فرمایا جو آدمی کہ

لوگون کی راہ مین جا ضرور پھرے یا اونکے سایے کے مقام مین **ف** راہ اور سایہ دار درخت کے نیچے جا ضرور پھرنا رنج رسانی کا سبب ہی

۱۸۱۲ اسواسطے کہ لوگ اوسپر لعنت کرتے ہین اور بد کہتے ہین **خ** اَنَسٌ اَتِمُّوا الرُّكُوْعَ وَالسُّجُوْدَ فَوَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اِنِّيْ

لَاَرَاكُمْ مِنْ بَعْدِ ظَهْرِيْ اِذَا مَا رَكَعْتُمْ وَاِذَا مَا سَجَدْتُّمْ بخاری مین انس رضؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ پورا رکوع

اور سجدہ کیا کرو سو قسم ہی اوس ذات پاک کی جسکے قابو مین میری جان ہی کہ البتہ مین اپنے پس پشت سے دیکھتا ہون تمکو جب کہ رکوع کرتے ہو

۱۸۱۳ اور سجدہ کرتے ہو **ف** بعضے وہان کے لوگ تو ملکر رکوع اور سجدے مین جلدی کرتے تھے تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی **خ** اَنَسٌ اُثْبُتْ

اُحُدُ فَاِنَّمَا عَلَيْكَ نَبِيٌّ وَصِدِّيْقٌ وَشَهِيْدَانِ وَيُرْوٰى فَمَا عَلَيْكَ اِلَّا نَبِيٌّ اَوْ صِدِّيْقٌ اَوْ شَهِيْدٌ

وَكَانَ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَاَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ بخاری مین انس رضؓ

سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تھم جا اے احد تجھپر تو پیغمبر ہی اور صدیق اور دو شہید اور دوسری روایت مین یون ہی تجھپر تو سوا پیغمبر

یا صدیق یا شہید کے کوئی نہین اور احد کے پہاڑ پر حضرتؐ تھے اور ابو بکر صدیق رضؓ اور عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم **ف** حضرتؐ ان اصحاب

کے ساتھ احد کے پہاڑ پر تھے سو وہ اسکو جنبش ہوئی تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی چنانچہ پہاڑ تھم گیا یہ معجزہ ہی کہ جیسا حضرتؐ نے فرمایا ویسا ہی ہوا

کہ حضرت عمر رضؓ اور حضرت عثمان رضؓ شہید ہوئے چنانچہ مشہور ہی جنبش پہاڑ کی از راہ فخر تھی کہ ایسے بزرگوارون نے اوسکو مشرف کیا

۱۸۱۴ **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَجِبْ عَنِّيْ اَللّٰهُمَّ اَيِّدْهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ **قَالَهٗ** لِحَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضؓ

سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جواب دے میری طرف سے الٰہی اوسکی جبرئیل سے مدد کر یہ حضرتؐ نے حسان بن ثابت سے فرمایا **ف**

۱۸۱۵ کفار قریش نے حضرتؐ کی ہجو کی تھی تب حضرتؐ نے اسکا جواب حسان سے دلوایا **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِجْتَنِبُوا السَّبْعَ الْمُوْبِقَاتِ

قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا هُنَّ قَالَ الشِّرْكُ بِاللّٰهِ وَالسِّحْرُ وَقَتْلُ النَّفْسِ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَاَكْلُ الرِّبٰوا

وَاَكْلُ مَالِ الْيَتِيْمِ وَالتَّوَلِّيْ يَوْمَ الزَّحْفِ وَقَذْفُ الْمُحْصَنَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ الْغَافِلَاتِ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضؓ سے

روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ بچو سات کبیرہ گناہون سے جو ایمان کو ہلاک کر ڈالتے ہین اصحاب نے کہا کہ یا رسول اللہ وہ کون گناہ ہین فرمایا کہ خدا کے

ساتھ شرک کرنا اور جادو اور اوس جان کو مارنا جسکا مارنا خدا نے حرام کیا ہی لیکن حق پر مارنا درست ہی اور بیاج کھانا اور یتیم کا یعنی بے باپ

کے لڑکے کا مال کھانا اور لڑائی کے دن کافرون کے سامنے سے بھاگنا اور خاوند والی ایماندار عورتون کو جو بدکاری سے واقف نہین اونکو

عیب لگانا **ف** ہر چند اس حدیث مین گناہ کبیرہ سات ہی فرمائے لیکن اور حدیثون مین زیادہ بھی ثابت ہین اوس وقت اتنے ہی گناہون

۱۸۱۶ کا ذکر کرنا مصلحت ہوگا **ق** اِبْنُ عُمَرَ اِجْعَلُوْا اٰخِرَ صَلَاتِكُمْ بِاللَّيْلِ وِتْرًا بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر رضؓ سے روایت ہی

کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اپنی رات کی نماز مین پچھلی نماز وتر کو کرو **ف** یعنی تہجد کے بعد وتر چاہیے اور جو شخص کہ کبھی رات کو

ذکر گناہان کبیرہ

اوٹھتا ہوا اور کبھی سو جاتا ہو اوسکو لازم ہی کہ وتر کو عشا کے وقت پڑھ لیا کرے لیکن حضرتؐ کے فعل سے ثابت ہی کہ وتر کے بعد دو رکعت

1817 بیٹھکر پڑھتے تھے ق ابْنُ عُمَرَ اَجِيبُوا هٰذِهِ الدَّعْوَةَ اِذَا دُعِيتُمْ لَهَا بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہی

1818 کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اس دعوت کو قبول کیا کرو جب کہ اوسکے واسطے بلائے جاؤ ف یعنی شادی کا کھانا قبول کرنا ضروری ہی خ عُرْوَةُ

بْنُ الزُّبَيْرِ اِحْبِسْ اَبَا سُفْيَانَ عِنْدَ حَطْمِ الْجَبَلِ حَتّٰى يَنْظُرَ اِلَى الْمُسْلِمِيْنَ قَالَهُ لِلْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ

يَوْمَ الْفَتْحِ كَذَا وَقَعَ مُرْسَلًا وَّهُوَ مِنْ حَدِيْثِ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بخاری مین عروہ

بن زبیرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ روک رکھ ابو سفیان کو پہاڑ کے نکڑ پاس یا گھوڑون کے ازدحام پاس تاکہ مسلمانون کے لشکر کو دیکھے

یہ حضرتؐ نے عباس بن عبد المطلب سے فرمایا فتح مکے کے دن یہ روایت تو اسی طرح مُرسَل ہی یعنی عروہ تابعی نے بدون صحابی کے نام سے حدیث

1819 روایت کی لیکن حقیقت مین یہ روایت حضرت عایشہؓ سے ہی ف باقی قصہ اس حدیث کا اسی باب مین ہو چکا م اَلْمِقْدَادُ اُحْثُوا فِي

وُجُوْهِ الْمَدَّاحِيْنَ التُّرَابَ مسلم مین مقدادؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تعریف کرنے والون کے مونہون مین خاک جھونکا یعنی کچھ نہ

ف یعنی مدح اور تعریف اکثر مبالغہ اور جھوٹھ سے خالی نہین ہوتی تو اونکو کچھ مت دو تاکہ دوبارہ جھوٹھ بولنے کا قصد نکرین اور تاکہ تم اپنی مدح

سنکر مغرور نہو اگر کوئی کہے کہ حضرتؐ نے اپنے مداحون کو انعام دیا ہی اوسکا جواب یہ ہی کہ حضرتؐ کی جو مدح تھی سو سب سچ تھی اور اوسمین ثواب تھا

بخلاف اورون کی مدح کے کہ ہرگز مبالغے سے خالی نہین اس حدیث مین اوس مداح کی مذمت ہی جسنے مداحی کو اپنی روزی کا پیشہ مقرر کیا

اور اگر کوئی شخص کسی دیندار شخص کی سچی مدح بے طمع دنیا کے کرے تو درست ہی تاکہ اور لوگ ممدوح کے نیک عمل مین اقتدا کرین غرض کہ وہی مدح

1820 درست نہین جسمین طمع دنیا ہو یا جھوٹھ م اَبُوْهُرَيْرَةَ اِحْشِدُوْا فَاِنِّيْ سَاَقْرَاُ عَلَيْكُمْ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ فَحَشَدَ مَنْ حَشَدَ

ثُمَّ خَرَجَ فَقَرَاَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تم لوگ یکجا ہو کہ مین اب قرآن کی تہائی

1821 پڑھونگا سو جمع ہوئے جسکو جمع ہونا تھا پھر حضرتؐ گھر سے نکلے پھر قل ہو اللہ احد پڑھا م اَبُوْقَتَادَةَ اِحْفَظْ عَلَيْكَ مِيْضَاتَكَ

فَسَيَكُوْنُ لَهَا نَبَاٌ قَالَهُ لَهٗ سَحَرَ لَيْلَةِ التَّعْرِيْسِ مسلم مین ابو قتادہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے مجھسے فرمایا کہ تھامے رہ

اپنے وضو کے برتن کو اسکا کچھ حال ظاہر ہونا ہی یہ حضرتؐ نے اوس رات کی صبح کے وقت فرمایا جس رات کے پچھلے وقت مقام ہوا تھا ف

صبح کو حضرتؐ نے یہ فرمایا اور اورون کو پیاس غالب ہوئی اور پانی نتھا اوسی برتن سے پانی اوبلنے لگا اور ابو قتادہ پلانے لگے یہان تک کہ تمام

1822 لشکر آسودہ ہو گیا اس حدیث سے دو معجزے ثابت ہوئے ایک تو پانی کا جوش کرنا دوسرے آیندہ کی خبر دینا خ جَابِرٌ اَخْبِرْ ذٰلِكَ ابْنَ الْخَطَّابِ

قَالَهُ لِجَابِرٍ لَمَّا اَخْبَرَهٗ بِقَضَاءِ دَيْنِهٖ بخاری مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اسکی خبر دے خطاب کے بیٹے یعنی

عمر فاروقؓ کو یہ حضرتؐ نے جابر سے فرمایا جب کہ جابر نے اپنے قرض ادا ہو جانے کی حضرتؐ کو خبر دی ف جابر کے باپ جنگ احد مین شہید ہوئے

اوپر بہت قرض تھا جتنا خرما اونکے باغ مین ہوا اونھین چاہا کہ قرض خواہون کو دین قرض بہت تھا اور خرما کم اونھون نے نہ قبول کیا جابر نے حضرتؐ سے

سفارش کروائی قرض خواہ یہودی تھے اونھون نے نمانا حضرتؐ نے جابر سے فرمایا کہ تو ہر قسم کے خرمون کے علیحدہ علیحدہ ڈھیر کر جب جابر نے ڈھیر لگائے تو

حضرتؐ ایک بڑے ڈھیر کے گرد گھومے اور اوسکے اوپر جا کر بیٹھے پھر جابر سے فرمایا کہ قرض خواہون کو تول تول کے دینا شروع کر جابر نے دینا شروع کیا

یہان تک کہ سب قرض ادا ہو گیا جابرؓ سے روایت ہی کہ باوجودیکہ سب قرض ادا ہوا لیکن وہ ڈھیر سب اوسی طرح پر تھا کچھ کمی اوسمین نہوئی جابر نے کہا یا حضرتؐ

سب قرض ادا ہو چکا تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی عمر فاروقؓ کو اس حال کی خبر کر دے اسواسطے کہ عمر فاروقؓ کو جابر کے قرض ادا ہونے کی بڑی فکر تھی

۱۸۲۳ جب جابر نے عمر فاروق رض کو خبر دی اونھون نے کہا کہ جب حضرت صلعم تشریف لیگئے تھے اوسی وقت مین جان گیا تھا کہ اب ضرور برکت ہوگی **ق** عَائِشَةُ
اُدْعِيْ لِيْ اَبَا بَكْرٍ اَبَاكِ وَاَخَاكِ حَتّٰى اَكْتُبَ كِتَابًا فَاِنِّيْ اَخَافُ اَنْ يَّتَمَنّٰى مُتَمَنٍّ وَّيَقُوْلَ قَائِلٌ اَنَا اَوْلٰى وَ
يَاْبَى اللّٰهُ وَالْمُؤْمِنُوْنَ اِلَّا اَبَا بَكْرٍ بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رض سے روایت ہے کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ بلالا میرے پاس اپنے باپ ابوبکر اور اپنے
بھائی کو تاکہ مین اونکو نوشتہ لکھدون یعنی خلافت نامہ اسواسطے کہ مین خوف کرتا ہون کہ آرزو کرے کوئی آرزو کرنے والا اور کہے کوئی کہنے والا
کہ مین لائق تر ہون خلافت کا اور نہ مانیگا خدا اور مسلمان لوگ مگر ابوبکر کو **ف** اول حضرت صلعم نے چاہا تھا کہ صدیق اکبر کو خلافت نامہ لکھدین تاکہ
دوسرے کو دعوی نرہے پھر تقدیر اور اجماع مومنین پر چھوڑا یعنی تقدیر مین تو یہی ہے کہ صدیق اکبر رض خلیفہ ہونگے اور اجماع مومنین بھی اونھین کی
۱۸۲۴ خلافت پر ہوگا پھر لکھنا کیا ضرور ہے اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ سوا صدیق اکبر کے کسیکی خلافت حضرت صلعم کو منظور نتھی **ق** عَائِشَةُ
اُذْكُرُوْا اَنْتُمُ اسْمَ اللّٰهِ وَكُلُوْا بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رض سے روایت ہے کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ تم ذکر کرلیا کرو خدا کے نام کو اور
کھایا کرو **ف** حضرت عایشہ رض نے کہا کہ یا رسول اللہ چند قوم ہین کہ تازہ ایمان لائے ہین ہمارے پاس گوشت لاتے ہین ہم نہین جانتے کہ
ذبح کے وقت خدا کا نام لیتے ہین یا نہین تب حضرت صلعم نے یہ حدیث فرمائی یعنی اہل اسلام پر خیر گمان کیا چاہیے وے لوگ خدا کے نام کو ذبح کے وقت نہ ترک
کرتے ہونگے تم اپنے رفع شبہہ کے واسطے خدا کا نام لے لیا کرو اور یہ مطلب نہین کہ اگرچہ اونھون نے ذبح کے وقت خدا کا نام نہ لیا ہو تو بھی تمھاری
۱۸۲۵ بسم اللہ کہنے سے پاک ہوجاویگا اسواسطے کہ بسم اللہ کہنا ذبح کے وقت شرط ہے **ق** اَنَسٌ اُذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ وَلْيَاْكُلْ كُلُّ رَجُلٍ مِّمَّا
يَلِيْهِ بخاری اور مسلم مین انس رض سے روایت ہے کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ کھانے کے وقت بسم اللہ کہا کرو اور چاہیے کہ ہر شخص اپنی قریب طرف سے
۱۸۲۶ کھایا کرے **ف** یعنی رکابی کے بیچ سے نکھاوے اور نہ دوسری طرف سے بلکہ اپنی طرف سے **ق** عَائِشَةُ اِذْهَبْ فَاحْثُ فِيْ اَفْوَاهِهِنَّ
مِنَ التُّرَابِ يَعْنِيْ نِسْوَةَ جَعْفَرِ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ حِيْنَ اَكْثَرْنَ الْبُكَاءَ عَلَيْهِ **قَالَهُ** لِرَجُلٍ قَالَ لَقَدْ غَلَبْنَنَا
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رض سے روایت ہے کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ جا اور انکے مونہہ مین خاک جھونک دے یعنی جعفر بن ابی طالب
کی عورتون کے جبکہ اونھون نے بکثرت زور زور سے جعفر پر رونا شروع کیا یہ حضرت صلعم نے اوس مرد سے فرمایا جسنے کہا تھا یا رسول اللہ عورتین ہمپر غالب
ہوگئین یعنی کہنا نہین مانتین اور رونے سے باز نہین رہتی ہین **ف** جعفر طیار کو حضرت صلعم نے لڑائی پر بھیجا تھا جب اونکی شہادت کی
خبر آئی تو حضرت کو بہت غم ہوا اور جعفر کے گھر کی عورتین نوحہ کرکے رونے لگین ایک شخص نے حضرت صلعم کو اس حال کی خبر دی حضرت صلعم نے فرمایا کہ
اونکو جاکر باز رکھ اوسنے جاکر منع کیا عورتون نے نمانا اوسنے پھر حضرت صلعم سے عرض کی کہ نہین مانتی ہین حضرت صلعم نے فرمایا پھر جا اور منع کر اسی طرح
تین بار حضرت صلعم نے اوسکو بھیجا اوسنے کہا کہ یا حضرت عورتین نہین مانتی ہین اور ہمپر غلبہ کرتی ہین تب حضرت صلعم نے یہ حدیث فرمائی اور عورتون پر
۱۸۲۷ غصہ کیا اس حدیث سے نوحہ گری اور چلاکر رونے کی حرمت بتاکید تمام ثابت ہوئی **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِذْهَبْ فَاَطْعِمْهُ اَهْلَكَ يَعْنِيْ
عَرَقًا فِيْهِ تَمْرٌ **قَالَهُ** لِلَّذِيْ اَصَابَ اَهْلَهٗ فِيْ رَمَضَانَ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت صلعم نے فرمایا
کہ جا اور اپنے گھر والون کو کھلا یعنی اون کھجورون کو جو ٹوکرے مین تھین یہ حضرت صلعم نے اوس مرد سے فرمایا جسنے اپنی جورو سے رمضان مین
صحبت کی تھی **ف** ایک مرد آیا اوسنے کہا کہ یا حضرت مین ہلاک ہوا حضرت صلعم نے فرمایا کیا ہوا اوسنے کہا کہ مینے رمضان مین اپنی عورت سے
صحبت کی اور مین روزہ دار تھا حضرت صلعم نے فرمایا غلام آزاد کر اوسنے کہا مجکو مقدور نہین حضرت صلعم نے فرمایا تو دو مہینے برابر روزے رکھ اوسنے کہا
مجکو طاقت نہین حضرت صلعم نے فرمایا تو ساٹھ محتاجون کو کھانا دے اوسنے کہا کہ مجکو مقدور نہین حضرت صلعم نے فرمایا تو بیٹھ جا پھر تھوڑی دیر کے بعد

حرمت نوحہ گری

حضرت کے پاس بڑا ٹوکرا بھر کے کھجورین آئین حضرت نے اوس سے فرمایا کہ اسکو لیجا اور محتاجون کو دے اوسنے کہا کہ یا حضرت مدینے مین مجھسے زیادہ
کوئی محتاج نہین حضرت نے تبسم کیا پھر یہ حدیث فرمائی کفارہ غیر کو دینا چاہیے خود کھانا درست نہین اسواسطے بعضے علما نے کہا ہی کہ یہ حدیث
منسوخ ہی اور بعضون نے کہا کہ اوسی شخص کو یہ حکم خاص ہی اور بعضون نے کہا کہ حضرت نے اوسکی محتاجی دیکھکر اوسکو بطور قرض دیا تھا یعنی جب کہ مقدور ہو
تو کفارہ ادا کرنا چاہیے ق سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ اِذْهَبْ فَقَدْ مَلَّكْتُكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْاٰنِ بخاری اور مسلم مین سہل بن سعد رض سے ۱۸۲۸
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جا مینے تجکو اوس عورت کا مالک کر دیا قرآن یاد کروانے کے بدلے پر ف یعنی عورت کو قرآن یاد کروا دینا ہی اوسکا
مہر ہی باقی قصہ مفصل ہو چکا ق عَائِشَةُ اِذْهَبُوْا بِخَمِيْصَتِيْ هٰذِهٖ اِلٰى اَبِيْ جَهْمٍ وَّاْتُوْنِيْ بِاَنْبِجَانِيَّةِ اَبِيْ جَهْمٍ فَاِنَّهَا اَلْهَتْنِيْ ۱۸۲۹
اٰنِفًا عَنْ صَلَاتِيْ بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ میری اس سیاہ لوئی دھاری دار کو ابو جہم پاس لیجاو
اور میرے پاس ابو جہم کی موٹی کملی لے آو اسواسطے کہ اوسنے مجکو ابھی نماز مین غافل کر دیا ف ابو جہم نے باریک سیاہ کملی جو چھینٹی
جسکے دونون کنارون پر دھاریان تھین حضرت کو تحفہ بھیجی حضرت نے اوسکو اوڑھ کے نماز پڑھی پھر نماز کے بعد یہ حدیث فرمائی یعنی
اسکی عمدگی اور نقش کاری نے خشوع اور خضوع مین خلل ڈالا اسواسطے حضرت نے اوسکو پھیر دیا اور اوسکے عوض موٹی کملی منگوائی تاکہ
اونکی خاطر شکنی نہو معلوم ہوا کہ جو لباس کہ نماز مین خلل ڈالے اور دھیان بٹاوے اوسکا پہننا مکروہ ہی اور اسی طرح مسجد اور جانماز کی
نقش کاری مکروہ ہی کہ مقرر دھیان بٹتا ہی ق عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ اِذْهَبِيْ فَاَطْعِمِيْ هٰذَا عِيَالَكِ وَاعْلَمِيْ اَنَّا ۱۸۳۰
لَمْ نَرْزَأْ مِنْ مَّائِكِ زَادَ الْبُخَارِيُّ شَيْئًا وَّلٰكِنَّ اللّٰهَ اَسْقَانَا ق اَلَهٗ صَحَاءَ لَيْلَةِ التَّعْرِيْسِ لِذَاتِ الْمَزَادَتَيْنِ
بخاری اور مسلم مین عمران بن حصین رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جا اور اس طعام کو اپنے گھر والون کو کھلا اور دریافت کر لے کہ
ہمنے تیرا پانی کچھ بھی نہین کم کیا و لیکن خدا نے ہمکو پانی پلایا یہ حضرت نے لیلۃ التعریس کے پہر دن چڑھے دو پکھال والی عورت سے فرمایا
ف حضرت کسی سفر مین تھے گرمی کی شدت ہوئی اور پیاس لوگون پر غالب ہوئی پانی کہین نتھا اصحاب نے یہ حال حضرت سے کہا
حضرت نے دو شخص کو پانی تلاش کرنے کے واسطے بھیجا اونھون نے دیکھا کہ ایک عورت شتر سوار پانی کی دو پکھالین لائے چلی جاتی ہی اوسکو
حضرت پاس لے آئے حضرت نے پکھال سے پانی لیکر لوگون کو پلانا شروع کیا یہان تک کہ لوگ آسودہ ہو گئے اور وہی پکھالین اوسی طرح پانی سے
لبریز تھین پھر حضرت نے فرمایا کہ اس عورت کو کچھ دو کسینے کھجور کسینے آٹا کسینے ستو اوسکو دیے تب حضرت نے اوس عورت سے یہ حدیث فرمائی م اَلْمِسْوَرُ ۱۸۳۱
بْنُ مَخْرَمَةَ اِرْجِعْ اِلٰى ثَوْبِكَ فَخُذْهُ وَلَا تَمْشُوْا عُرَاةً ق اَلَهٗ مسلم مین مسور بن مخرمہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
پلٹ جا اپنے کپڑے کی طرف سو اوسکو لے اور نہ چلا کرو ننگے یہ حضرت نے مسور سے فرمایا ف مسور سے روایت ہی کہ مین بھاری پتھر اوٹھائے
لیے جاتا تھا میرا تہمد کھل پڑا مین اوسکو نہ باندہ سکا اور برہنہ اوسکو لیے گیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے ثابت ہوا کہ ستر عورت فرض ہی
م عُمَرُ اِرْجِعْ فَاَحْسِنْ وُضُوْءَكَ ق اَلَهٗ لِرَجُلٍ تَوَضَّاَ فَتَرَكَ مَوْضِعَ ظُفْرٍ عَلٰى قَدَمِهٖ فَرَجَعَ فَتَوَضَّاَ ثُمَّ صَلّٰى ۱۸۳۲
مسلم مین عمر فاروق رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ پلٹ جا سو اچھی طرح سے اپنا وضو کر یہ حضرت نے اوس مرد کو کہا جسنے وضو کیا
اور ایک ناخن برابر اپنے قدم کو خشک چھوڑا پھر وہ شخص پلٹا سو اوسنے وضو کیا پھر نماز پڑھی ف معلوم ہوا کہ اعضاے وضو کی اندک خشکی بھی
وضو کو باطل کرتی ہی ق اِبْنُ عَبَّاسٍ اِرْجِعْ فَحُجَّ مَعَ امْرَاَتِكَ ق اَلَهٗ لِرَجُلٍ قَالَ اِنِّيْ كُتِبْتُ وَيُرْوٰى اُكْتُتِبْتُ ۱۸۳۳
فِيْ غَزْوَةِ كَذَا وَكَذَا وَامْرَاَتِيْ حَاجَّةٌ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عباس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ پلٹ جا

اور اپنی جورو کے ساتھ حج کر حضرتؐ نے اوس مرد سے کہا جسنے کہا تھا کہ یا حضرتؐ میرا نام فلانی اور فلانی لڑائی مین لکھا گیا اور میری جورو
حج کو جاتی ہے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عورت کو بدون اپنے خاوند یا محرم کے حج کرنا درست نہین

۱۸۳۴ ق ابو ھریرۃ ارجع فصل فانک لم تصل بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ پلٹ جا پھر نماز پڑھ اسواسطے کہ تیری نماز نہین ہوئی
ف حضرتؐ مسجد مین تھے ایک شخص نماز پڑھ کے چلا حضرتؐ کو سلام کیا حضرتؐ نے سلام کا جواب دیا اور فرمایا کہ تو اپنی نماز پھر پڑھ تیری نماز
نہین ہوئی اوس شخص نے پھر جلدی جلدی نماز پڑھی اور سلام کر کے چلا حضرتؐ نے فرمایا پھر نماز پڑھ تیری نماز نہین ہوئی اسی طرح تین بار اوسنے نماز پڑھی
پھر اوسنے کہا خدا کی قسم مجکو اس سے زیادہ بہتر نہین پڑھ آتی تب حضرتؐ نے فرمایا کہ جب نماز کے واسطے کھڑا ہوا کر تو اللہ اکبر کہا کر پھر پڑھا کر جو کچھ کہ تجکو
قرآن سے یاد ہو پھر رکوع کیا کر آرام اور تسکین سے پھر سر کو اوٹھایا کر یہان تک کہ خوب سیدھا کھڑا ہو جاوے پھر سجدہ کیا کر اطمینان سے پھر سر اوٹھایا کر
اطمینان سے پھر بیٹھا کر پھر اسی طرح ہر رکعت مین کیا کر اس حدیث سے معلوم ہوا کہ تعدیل ارکان نماز مین واجب ہے نہایت جلدی کرنے سے یا نماز
باطل ہوتی ہے یا مکروہ

۱۸۳۵ ق عایشۃ ارضعیہ تحرمی علیہ ویذھب الذی فی نفس ابی حذیفۃ قالہ لسھلۃ
بنت سھیل بن عمرو حین قالت یا رسول اللہ انی اری فی وجہ ابی حذیفۃ من دخول سالم فقال
ارضعیہ قالت وکیف ارضعہ وھو رجل کبیر فتبسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وقال
قد علمت انہ رجل کبیر بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تو اپنا دودھ پلادے سالم کو تا کہ تو اوسپر
حرام اور ناجائز ہو جاوے اور وہ کھٹکا بھی جاتا رہے گا جو ابو حذیفہ کے جی مین آتا ہے یہ حضرتؐ نے سہلہ سہیل بن عمرو کی بیٹی سے فرمایا جب کہ
اوسنے کہا کہ یا رسول اللہ مین ابو حذیفہ کے مونہہ پر کچھ کراہت سی دیکھتی ہون سالم کے اندر آنے سے تب حضرتؐ نے فرمایا تو اوسکو اپنا دودھ پلادے
اوسنے کہا اور کیونکر اوسکو پلاؤن اور حال آنکہ وہ بڑا مرد ہے یعنی اپنی چھاتی سے جوان مرد کو کیونکر پلاؤن تو حضرتؐ نے تبسم کیا اور فرمایا البتہ مینے
جانا کہ وہ جوان مرد ہے یعنی چھاتی سے پلانا ضرور نہین جو تجکو حیرانی ہے کسی برتن مین کر کے پلادے ف ابو حذیفہ کا سالم آزاد غلام تھا اوسکو
اوسکے اندر جانے سے گمان بد آتا تھا اسواسطے حضرتؐ نے یہ تدبیر بتلائی شیرخوارگی سے حرمت طفلی مین ثابت ہوتی ہے جوانی مین نہین چنانچہ اور
احادیث مین ظاہر ہے تو اس حدیث کا حکم سالم کو خاص ہے یا کہ یہ حکم منسوخ ہے

۱۸۳۶ ھ ابو ھریرۃ ارکب ایھا الشیخ فان اللہ غنی
عنک وعن نذرک مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ سوار ہو لے اے بڈھے اسواسطے کہ خدا تجسے اور تیری نذر سے
بے پروا ہے ف حضرتؐ نے ایک بڈھے کو دیکھا کہ پیدل جاتا ہے اور دونون طرف اوسکے دونون بیٹے اوسکو تھامے جاتے ہین حضرتؐ نے پوچھا اسکا
کیا سبب ہے لوگون نے کہا کہ اسنے پیادہ چلنے کی بیت اللہ تک نذر کی ہے تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی کیون اپنے تئین مصیبت مین ڈالتا ہے خدا کو اسکی
کچھ پروا نہین معلوم ہوا کہ جب طاقت نہو تو نذر کا ادا کرنا واجب نہین

۱۸۳۷ م جابر ارکبھا بالمعروف اذا الجئت الیھا حتی تجد ظھرا
یعنی البدنۃ قالہ حین سئل عن رکوب الھدی مسلم مین جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ سوار ہولے قربانی کے
اونٹ پر دستور سے یعنی حاجت سے زیادہ اوسکو تکلیف مت دے سوار ہونا اوسوقت درست ہے جبکہ تو مضطر ہو اوسکی طرف یہان تک کہ
تجکو دوسری سواری ملے حضرتؐ نے اوسوقت فرمایا جب کہ کسی نے بیت اللہ جانے والی قربانی کا مسئلہ پوچھا

۱۸۳۸ ق ام سلمۃ استرقوا لھا
فان بھا النظرۃ قالہ حین رای جاریۃ فی بیت ام سلمۃ فی وجھھا سفعۃ بخاری اور مسلم مین
حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اسکے واسطے جھاڑ پھونک کرواؤ کہ اسکو نظر لگی ہے حضرتؐ نے اوسوقت فرمایا جبکہ حضرت ام سلمہ

کے گھر مین ایک لڑکی کے مونھہ پر زردی دیکھی ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نظر کی تاثیر درست ہی اور قرآن اور اسمائے الٰہی سے جھاڑ پھونک کرنا جائز ہی لیکن جسمین شرک کا مضمون ہو یا اوسکے معنی غیر معلوم ہون تو ہرگز درست نہین

۱۸۳۹ م جَابِرٌ اِسْتَكْثِرُوْا مِنَ النِّعَالِ فَاِنَّ الرَّجُلَ لَا يَزَالُ رَاكِبًا مَّا انْتَعَلَ مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جوتیان پہننے کی زیادہ تر عادت کرو اسواسطے کہ آدمی جب تک جوتیان پہنے رہتا ہی سوار بنا رہتا ہی ف عرب مین دہات کے لوگون کو جوتا پہننے کی کم عادت تھی اسواسطے حضرتؐ نے اونکو تعلیم کی خصوصًا اونکو جہاد اور سفر اکثر رہتا تھا تو اس سبب سے زیادہ تر حاجت تھی کہ جوتا پہن کے آدمی سوار کی طرح چلنے پھرنے مین مضبوط ہو جاتا ہی

۱۸۴۰ ق اَبُوْهُرَيْرَةَ اِسْتَوْصُوْا بِالنِّسَاءِ فَاِنَّ الْمَرْاَةَ خُلِقَتْ مِنْ ضِلَعٍ وَّاِنَّ اَعْوَجَ مَا فِي الضِّلَعِ اَعْلَاهُ فَاِنْ ذَهَبْتَ تُقِيْمُهٗ كَسَرْتَهٗ وَاِنْ تَرَكْتَهٗ لَمْ يَزَلْ اَعْوَجَ فَاسْتَوْصُوْا بِالنِّسَاءِ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ میری وصیت قبول کرو عورتون کے مقدمے مین اسواسطے کہ عورت پیدا ہوئی ہی پسلی سے اور مقرر پسلی مین زیادہ ترکجی اوپر کی طرف مین ہی سو اگر تو اوسکا سیدھا کرنا چاہیگا تو توڑ دیگا اور اگر اوسکو چھوڑ دیگا تو ہمیشہ کجی رہیگی سو میری نصیحت مانو عورتون کے مقدمے مین ف حضرت حوا حضرت آدم کی پسلی سے پیدا ہوئین تو عورت کی اصل پسلی ٹھہری اور پسلی کا بالکل سیدھا ہونا ممکن نہین تو عورت کا بھی بالکل آراستہ ہونا اور اوسکی سب عادتین ٹھیک ہونا محال ہی اسواسطے حضرتؐ نے اونکے حق مین اپنی امت کو وصیت کی کہ مرد عاقل کو لازم ہی کہ عورت سے اپنا مطلب نکالے اور اوسکی بدمزاجی پر صبر کرے اور ٹال جایا کرے حکمت کی چال چلے نہ اوس سے بالکل غافل ہو جاوے کہ ناہموار بنی رہے نہ ہر بات مین مواخذہ کرے کہ زندگی تلخ ہو اور آخر کو طلاق کی نوبت پہنچے خلاصہ یہ کہ مقدمات خانہ داری مین عورت کی رعایت رکھے لیکن شرک اور کفر اور ترک فرائض اور کبیرہ گناہون مین اوسکی رعایت ہرگز نہ چاہیے

۱۸۴۱ ق اَبُوْهُرَيْرَةَ اَسْرِعُوْا بِالْجَنَازَةِ فَاِنْ كَانَتْ صَالِحَةً قَرَّبْتُمُوْهَا اِلَى الْخَيْرِ وَاِنْ كَانَتْ غَيْرَ ذٰلِكَ كَانَ شَرًّا تَضَعُوْنَهٗ عَنْ رِقَابِكُمْ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جلد لیجایا کرو جنازے کو سو ہو اسواسطے کہ اگر مردہ نیک ہی تو اوسکو تمنے بہتری سے نزدیک کر دیا یعنی قبر مین جاکر ثواب پاویگا اور اگر نیک نہین تو تمنے اپنی گردن سے شر کو اوتارا ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کفن اور دفن مین جلدی کرنا مستحب ہی

۱۸۴۲ ق اَلزُّبَيْرُ اِسْقِ يَا زُبَيْرُ ثُمَّ اَرْسِلِ الْمَاءَ اِلٰى جَارِكَ بخاری اور مسلم مین زبیرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اے زبیر تو اپنے کھیت کو سینچ لے پھر چھوڑ دے پانی کو اپنے ہمسایے کی طرف ف خلاصہ یہ کہ جسکا کھیت پانی کے قریب ہو وہ پہلے اپنا کھیت سینچ لے اوسکے بعد جو اوسکے پاس ہو وہ سینچے

۱۸۴۳ م اَبُوْهُرَيْرَةَ اُسْكُنْ حِرَاءُ فَمَا عَلَيْكَ اِلَّا نَبِيٌّ اَوْ صِدِّيْقٌ اَوْ شَهِيْدٌ وَّعَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَاَبُوْبَكْرٍ وَّعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَطَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ وَسَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ وَّيُرْوٰى اُحُدٌ وَعَلَيْهِ اَبُوْبَكْرٍ وَّعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ وَّطَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ٹھہر جا اے حرا سو تجھپر تو سوائے نبی اور صدیق اور شہید کے کوئی نہین اور اوس پہاڑ یعنی حرا پر حضرتؐ تھے اور ابوبکر اور عمر اور عثمان اور طلحہ اور زبیر اور سعد بن ابی وقاصؓ تھے اور دوسری روایت یون ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تھم جا اور اوسپر ابوبکر اور عمر اور عثمان اور علی اور طلحہ اور زبیرؓ تھے ف ابوبکر کا صدیق ہونا عالم پر ظاہر ہی باقی بزرگوار شہید ہین سوائے سعد بن ابی وقاص کے کہ وہ اسہال کی بیماری سے مرے تو وہ بھی شہیدون مین داخل ہوئے چنانچہ حدیث مین آیا ہی کہ جو اسہال سے مرے وہ بھی شہید ہی

۱۸۴۴ م اَبُوْهُرَيْرَةَ اِسْمَعُوْا اِلٰى مَا يَقُوْلُ سَيِّدُكُمْ اِنَّهٗ لَغَيُوْرٌ وَّاَنَا اَغْيَرُ مِنْهُ وَاللّٰهُ اَغْيَرُ مِنِّيْ يَعْنِيْ بِسَيِّدِكُمْ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ

سنو اپنے سردار کے قول کو مقرر وہ غیرت دار ہی اور مین اوس سے زیادہ تر غیرت دار ہون اور خدا مجھسے بھی زیادہ تر غیرت دار ہی سردار سے مراد سعد
بن عبادہ ہی **ف** سعد بن عبادہ انصاریون کے سردار تھے اونھون نے حضرت سے کہا یا رسول اللہ اگر مین اپنی جورو کے پاس اجنبی مرد کو پاؤن تو اوسکو
چھوڑ کے چار گواہ تلاش کر لاؤن حضرت نے فرمایا کہ ہان یعنی زنا کا دعوی اوسی وقت ثابت ہوگا جب چار گواہ ہون سعد نے کہا کیونکر ہو قسم کھاتا ہون
اوس ذات پاک کی جسنے تجکو دین حق پر بھیجا کہ اگر اوس حالت مین مین ہون تو تلوار ہی مارون تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی یہ قول غیرت کے سبب سے ہی
اور غیرت خدا اور رسول کو پسند ہی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بدکاری کے وقت قتل کرنے سے عند اللہ گناہ نہین لیکن اگر گواہ نہونگے تو حاکم قصاص لیگا

۱۸۴۵ **قَالَ** لِسَلَمَةَ بْنِ يَزِيدَ الْجُعْفِيِّ اسْمَعُوا وَاَطِيعُوا فَاِنَّمَا عَلَيْهِمْ مَا حُمِّلُوا وَعَلَيْكُمْ مَا حُمِّلْتُمْ **م** وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ
مسلم مین وائل بن حجر رض سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ کہنا سنو اور اطاعت کرو اپنے بادشاہون کی اسواسطے کہ اونپر فرض ہی جسکا بوجھ
اونپر ہی اور تمپر فرض ہی جسکا تمپر بوجھ ہی یہ حضرت صلعم نے سلمہ بن یزید سے فرمایا **ف** سلمہ نے کہا کہ یا حضرت اگر ہمارے ایسے سردار ہون
کہ ہمسے اپنی اطاعت لیوین اور ہمارا حق نہ دیوین تو اوس وقت مین ہم کیا کرین تب حضرت صلعم نے یہ حدیث فرمائی یعنی اگرچہ وہ ظلم کرین تو بھی
۱۸۴۶ تمپر اطاعت واجب ہی اگر وہ عدالت نہ کرینگے تو خدا اونسے سمجھ لیگا **ق** اُمُّ الْحُصَيْنِ اِسْمَعُوا وَاَطِيعُوا وَاِنِ اسْتُعْمِلَ
عَلَيْكُمْ عَبْدٌ حَبَشِيٌّ كَاَنَّ رَأْسَهُ زَبِيبَةٌ بخاری اور مسلم مین ام الحصین رض سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ کہنا مانو
اور اطاعت کرو اگرچہ حبشی غلام تمپر سردار ہووے گویا کہ اوسکا سر سیاہ منقی ہی **ف** غلام حبشی کا خلیفہ اور بادشاہ ہونا درست نہین
تو اس حدیث مین ریاست جزئی مراد ہی یعنی اگر حبشی تمھارا جمعدار یا صوبہ دار ہو تو اوسکی بھی اطاعت ضرور ہی اگرچہ بد ظاہر اور کم لیاقت
۱۸۴۷ اسواسطے کہ اوسکی اطاعت در حقیقت خلیفہ کی اطاعت ہی جسنے اوسکو سردار بنایا **ق** عَائِشَةُ اِشْتَرِيهَا فَاَعْتِقِيهَا فَاِنَّمَا
الْوَلَاءُ لِمَنْ اَعْتَقَ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ تو اوس لونڈی کو مول لے پھر
اوسکو آزاد کر دے اسواسطے کہ آزاد لونڈی غلام کے مال کا وہی وارث ہوتا ہی جو آزاد کرے **ف** ایک لونڈی کو حضرت عائشہ رض نے
چاہا کہ مول لیوین اور آزاد کرین اوسکے مالکون نے کہا کہ ہم اس شرط پر بیچتے ہین کہ اسکی وراثت کا حق ہمکو ملے تب حضرت صلعم نے یہ حدیث
۱۸۴۸ فرمائی یعنی وراثت کا حق آزاد کرنے والے کو چاہیے اوسکے مالک ناحق شرط کرتے ہین **ق** اَبُو مُوسٰی اِشْرَبَا مِنْهُ وَاَفْرِغَا
عَلٰى وُجُوهِكُمَا وَنُحُورِكُمَا وَاَبْشِرَا يَعْنِي مِمَّا اجْتَمَعَ مِنْ وَضُوئِهِ بَعْدَ مَا مَجَّ فِيهِ **قَالَ** لِاَبِي مُوسٰى
وَبِلَالٍ بخاری اور مسلم مین ابو موسی رض سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ تم دونون اس پانی کو پیو اور اپنے مونہہ اور سینون پر ڈالو
اور خوش ہو یعنی اوس پیالے کا پانی جسمین حضرت صلعم نے ہاتھ دھوئے اور کُلّی ڈالی تھی یہ حضرت صلعم نے ابو موسی اور بلال رض سے فرمایا **ف**
۱۸۴۹ حضرت صلعم کے لعاب سے پانی متبرک ہو گیا زہے قسمت ابو موسی اور بلال کی جنکے پیٹ مین گیا **خ** اَبُو مُوسٰی اِشْفَعُوا تُؤْجَرُوا بخاری مین
ابو موسی رض سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ سفارش کیا کرو لوگون کی ثواب پاؤگے **ف** یعنی سعی سفارش سے اہل حاجت کا کام
۱۸۵۰ نکالدینا ثواب کا موجب ہی **ق** ابْنُ عُمَرَ وَابْنُ مَسْعُودٍ اِشْهَدُوا اِشْهَدُوا وَيُرْوٰى اللّٰهُمَّ اشْهَدْ **قَالَهُ**
عِنْدَ انْشِقَاقِ الْقَمَرِ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر اور عبد اللہ بن مسعود رض سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا لوگون سے کہ گواہ رہنا گواہ رہنا
اور دوسری روایت یون ہی کہ الٰہی تو گواہ رہیو یہ حضرت صلعم نے چاند کے پھٹنے کے وقت فرمایا **ف** عبد اللہ بن مسعود رض سے روایت ہی کہ ہم منیٰ
مین تھے جب کہ چاند دو ٹکڑے ہو گیا ایک ٹکڑا حرا پہاڑ پر تھا اور دوسرا پہاڑ کے نیچے تب حضرت صلعم نے ہمسے فرمایا کہ دیکھو اور شاہد رہو اور

بخاری مین انس رضہ سے روایت ہی کہ کفار مکہ نے حضرت سے معجزہ مانگا تو حضرت نے اونکو شق قمر دکھلایا قاضی عیاض کی شفا مین ابن مسعود سے
روایت ہی کہ کفار قریش نے کہا کہ ہمپر محمد نے جادو کیا جو ہمکو چاند دو ٹکڑے دکھلائی دیتا ہی ایک شخص نے کہا کہ اگر تمکو سحر کیا ہی تو سارے جہان کو
تو نہین سحر کیا ہوگا پھر ہر طرف کے مسافرون سے دریافت کیا سب نے گواہی دی اور ابو جہل نے ہر طرف آدمی تحقیق کے واسطے بھیجے سو ہر طرف سے
یہی ثابت ہوا تو قریش نے کہا یہ سحر مستمر ہی شق قمر کی حدیث نہایت مشہور ہی بہت صحابہ سے اسکی روایت ثابت ہی چنانچہ عبد اللہ بن مسعود سے
اور عبد اللہ بن عمر اور علی مرتضی اور حذیفہ اور عبد اللہ بن عباس اور انس اور جبیر بن مطعم وغیرہ سے حدیث کی کتابون مین بکثرت روایت ہی
اور قرآن مین بھی اسکی خبر ہی چنانچہ سورہ قمر مین حق تعالی نے فرمایا اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ ۝ وَاِنْ يَّرَوْا اٰيَةً يُّعْرِضُوْا
وَيَقُوْلُوْا سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ ۝ یعنی پاس آلگی قیامت اور دو ٹکڑے ہوگیا چاند اور اگر دیکھین کفار مکہ معجزہ تو ٹال جاوین اور کہین
یہ مضبوط دائمی جادو ہی حق تعالی نے شق القمر کی خبر بلفظ ماضی دی یعنی یہ امر ہو چکا اگر آیندہ حال کی خبر ہوتی تو کفار اسکو جادو نکہتے چنانچہ جمہور
مفسرین کا اسپر اتفاق ہی بعضے جاہل بے دین اور نصاری اعتراض کرتے ہین کہ اگر شق القمر ہوا ہوتا تو اکثر اہل زمین پر مخفی نرہتا اسواسطے کہ آسمانی
حال سبکے پیش نظر ہوجاتا ہی اور نقل عجائبات انسان کی جبلی چیز ہی اوسکا جواب یہ ہی کہ اہل رصد سے یہ بھی منقول نہین کہ اوس رات کو سب لوگ تامل دیکھتے رہے
اور کسینے نہ دیکھا اور اگر یہ امر منقول بھی ہوتا تو بھی معتبر نہوتا اسواسطے کہ تمام زمین پر قمر کا حال یکسان نہین بعضے ملک مین قبل طلوع ہوتا ہی اور
بعضے ملک مین گھڑی کے بعد اسواسطے کہ سطح زمین برابر نہین بلکہ کرہ کی شکل ہی یعنی گول صورت ہی سب روے زمین پر ایک وقت مین طلوع غروب نہین
ہوسکے اور یہ بھی ہوتا ہی کہ بعضے وقت بعضے ملک مین ابر اور پہاڑ حائل ہوجاتا ہی اسی وجہ سے کسوف اور خسوف مختلف محسوس ہوتے ہین کسی
ملک مین کسوف جزئی معلوم ہوتا ہی کسی ملک مین کلی اور کہین مطلق نہین پھر جب قمر اور اہل زمین کا یہ حال ہوا تو اگر اونپر شق القمر مخفی رہا ہو تو کچھ
تعجب نہین حالانکہ کسوف اور خسوف مقرری چیزین ہین اور اہل ہیأت اور اہل نجوم کے نزدیک اونکے وقت ٹھہرے ہوئے ہین بخلاف شق القمر کے کہ اوسکا
وقت کوئی قاعدے سے معین نتھا جسکے لوگ منتظر رہتے اور دیکھا کرتے اور چونکہ شق القمر خارق عادات اور نرالا امر تھا کہ کبھی کسینے دیکھا نہ سنا اگر اوس رات
کو کسی ملک مین کسی شخص نے اتفاقا دیکھا بھی ہوگا تو اپنی غلط الحس اور خطائے بصری سمجھکر اوسکے کہنے اور لکھنے کو نامناسب سمجھا ہوگا علاوہ اسکے شق القمر
رات کو واقع ہوا تھا اور تھوڑی دیر رہا تھا اور رات سونے اور آرام کا وقت ہی اکثر لوگ مکانون کے اندر رہتے ہین ایسے وقت مین آسمانی حال قلیل المکث سے
غافل رہنا کچھ بعید نہین اور اکثر یہ ہوتا ہی کہ معتمد لوگ عجائب آسمانی ہو بعضے وقت دیکھتے ہین جیسے ظہور انوار اور شہاب ثاقب غیرہ کائنات الجو اور
حالانکہ اکثر عالم اونسے غافل رہتے ہین غرض کہ شق القمر ہمارے حضرت کا معجزہ عظیم الشان ہی قرآن اور حدیث اور اون لوگون کی روایت سے جو اوس وقت
مین حاضر تھے اور بچشم خود دیکھ چکے تھے بتواتر ثابت ہی عاقل کو ہرگز محل شک اور تردد نہین بعضے خام حکیم کہتے ہین کہ چاند کا دو ٹکڑے ہونا ہماری عقل مین
نہین آتا اوسکا جواب یہ ہی کہ تم کیا اور تمہاری عقل کیا مصرع آیا تو چہ مرغی وکدامت پر و بال ست ✝ تمام انبیا کے معجزات کا یہی حال ہی کہ عقل ناقص سے
باہر ہین عصا کا اژدہا ہوجانا مردے کا زندہ ہونا پہاڑ سے اونٹنی کا نکلنا کب تمہاری عقل خام مین آتا ہی جو شق القمر مین متردد ہو بلکہ حقیقت مین معجزہ
اوسی کا نام ہی جہان عقل حیران ہی مولانا رفیع الدین دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے شق القمر اور دفع شبہات منکرین مین عجیب رسالہ لکھا ہی جسکو اس سے
زیادہ تحقیق کا شوق ہو وہ اوسکو تلاش کرکے دیکھے خ الْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ وَمَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ اَشِيْرُوْا اَيُّهَا النَّاسُ
عَلَيَّ اَتَرَوْنَ اَنْ اَمِيْلَ اِلٰى عِيَالِهِمْ وَذَرَارِيِّ هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَصُدُّوْنَا عَنِ الْبَيْتِ فَاِنْ يَّاْتُوْنَا
كَانَ اللّٰهُ قَدْ قَطَعَ عُنُقًا مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ وَاِلَّا تَرَكْنَاهُمْ مَّحْرُوْبِيْنَ بخاری مین مسور بن مخرمہ رضہ سے اور

۱۸۵۱

مروان بن حکم سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مجکو صلاح دو ای لوگو بھلا تم یہ بتلاتے ہو کہ مین اونکے اہل و عیال کی طرف جھک پڑون اور ان لوگون کے لڑکے بالون کو گرفتار کرون جو کہ ہمکو خانہ خدا سے روکتے ہین پھر اگر وہ ہمسے لڑنے آوینگے تو حق تعالی نے مشرکین کی جماعت کو توڑ دیا اور نہین تو ہم اونکو مفلس کرکے چھوڑ دینگے یعنی دونون صورت مین اونکا نقصان ہی **ف** حضرت جنگ حدیبیہ مین پندرہ سو آدمی سے احرام باندھکے عمرہ کرنے چلے اور جاسوس خبر کے واسطے بھیجے جاسوسونے حضرت کو خبر دی کہ کفار قریش نے بڑا جماؤ کیا ہی حضرت سے لڑینگے اور حضرت کو خانہ خدا مین عمرہ کرنے نہ جانے دینگے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور اصحاب سے مشورہ پوچھا ابو بکر صدیق رض نے کہا کہ یا رسول اللہ آپ تو بیت اللہ کا قصد کرکے نکلے ہین لڑنے کا حضرت کو قصد نتھا سو آپ بیت اللہ کی طرف چلیے اگر کفار ہمکو روکینگے تو ہم اونکو مارینگے حضرت نے فرمایا تو بسم اللہ چلو

۱۸۵۲ چنانچہ کافرون نے حضرت کو روکا حضرت اونسے صلح کرکے پلٹ آئے دوسرے سال عمرہ قضا کیا **م** اَنَسٌ اِصْنَعُوا كُلَّ شَيْءٍ اِلَّا النِّكَاحَ يَعْنِي بِالْحَائِضِ مسلم مین انس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے حیض والی عورت کے حق مین فرمایا کہ صحبت کے سوا سب کچھ کرو **ف** یعنی حیض کی حالت مین صحبت حرام ہی بوسہ اور ساتھ سونا درست ہی

۱۸۵۳ **ق** اَنَسٌ اِعْتَدِلُوا فِي سُجُوْدِكُمْ وَلَا يَبْسُطَنَّ اَحَدُكُمْ ذِرَاعَيْهِ اِنْبِسَاطَ الْكَلْبِ بخاری اور مسلم مین انس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ درست اور ٹھیک ہوجایا کرو اپنے سجدے مین اور تم مین سے کوئی اپنے دونون ہاتھون کو نہ بچھایا کرے کتے کی طرح **ف** سجدے مین کہنیون کو زمین سے اور پیٹ کو رانون سے ملانا مکروہ ہی علحدہ رکھے

۱۸۵۴ **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَعْتِقِيْهَا فَاِنَّهَا مِنْ وُلْدِ اِسْمٰعِيْلَ **قَالَهُ** لِعَائِشَةَ فِي سَبِيَّةٍ مِّنْ بَنِيْ تَمِيْمٍ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای عائشہ اوس لونڈی کو آزاد کرے اسواسطے کہ وہ حضرت اسمٰعیل کی اولاد سے ہی یہ حضرت نے قوم بنی تمیم کی قیدی عورت کے حق مین فرمایا

۱۸۵۵ **خ** عَوْفُ بْنُ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيُّ اُعْدُدْ سِتًّا بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ مَوْتِيْ ثُمَّ فَتْحُ بَيْتِ الْمَقْدِسِ ثُمَّ مُوْتَانٌ يَّاْخُذُ فِيْكُمْ كَقُعَاصِ الْغَنَمِ ثُمَّ اسْتِفَاضَةُ الْمَالِ حَتّٰى يُعْطَى الرَّجُلُ مِائَةَ دِيْنَارٍ فَيَظَلُّ سَاخِطًا ثُمَّ فِتْنَةٌ لَا يَبْقٰى بَيْتٌ مِّنَ الْعَرَبِ اِلَّا دَخَلَتْهُ ثُمَّ هُدْنَةٌ تَكُوْنُ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ بَنِي الْاَصْفَرِ فَيَغْدِرُوْنَ فَيَاْتُوْنَكُمْ تَحْتَ ثَمَانِيْنَ غَايَةً تَحْتَ كُلِّ غَايَةٍ اِثْنَا عَشَرَ اَلْفًا بخاری مین عوف بن مالک رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا گن رکھ چھ چیزون کو قیامت سے پہلے اول تو میری موت پھر بیت المقدس کا فتح ہونا پھر تم مین مری کا پڑنا جیسے بھیڑ بکری مین مری پڑتی ہی پھر مال کی ریل پیل ہوگی یہان تک کہ ایک مرد کو سو اشرفیان دی جاوینگی پھر بھی وہ ناخوش رہیگا یعنی کم سمجھکر پھر فساد ہوگا کہ عرب کا کوئی گھر نرہیگا جسمین وہ داخل نہوگا پھر تمھارے اور روم والون کے درمیان صلح کا ہونا سو وہ دغا کرینگے تو وہ تم سے لڑنے آوینگے اسّی علم کے نیچے ہر علم کے نیچے بارہ ہزار آدمی ہونگا یعنی نو لاکھ ساٹھ ہزار کا لشکر ہوگا **ف** عمر فاروق رض کی خلافت مین بیت المقدس فتح ہوا اور وبا شام مین پڑی کہ ستر ہزار آدمی تین دن مین مر گئے اور مال کی کثرت حضرت عثمان رض کی خلافت مین ہوئی اور زیادہ تر امام مہدی کے وقت مین ہوگی اور عرب مین فساد حضرت عثمان کی شہادت سے شروع ہوا اور رومیون سے یعنی نصاری سے صلح اور جنگ قیامت کے قریب ہوگی یہ حدیث معجزہ ہی کہ جیسا حضرت نے فرمایا تھا ویسا ہی ہوا

۱۸۵۶ **ق** اَلنُّعْمَانُ بْنُ بَشِيْرٍ اِعْدِلُوْا فِيْ اَوْلَادِكُمْ وَفِيْ رِوَايَةٍ اَلَا فَلْتُسَوُّوْا بَيْنَ اَبْنَائِكُمْ بخاری اور مسلم مین نعمان بن بشیر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ برابری کیا کرو اپنی اولاد مین اور اقلیشی کی روایت یون ہی کہ برابری کرو اپنے لڑکون مین **ف** یعنی برابر سب کو دیا کرو بعضون کو زیادہ اور بعضون کو کم دینا شفقت پدری کے مناسب نہین

۱۸۵۷ **م** عَوْفُ بْنُ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيُّ اِعْرِضُوْا عَلَيَّ رُقَاكُمْ لَا بَاْسَ بِالرُّقٰى مَالَمْ يَكُنْ فِيْهِ شِرْكٌ مسلم مین عوف

[illegible]

بن مالک رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم اپنے منتر میرے آگے ظاہر کرو کچھ مضایقہ نہیں منتر مین جب تک کہ اوسمین شرک کا مضمون نہو
ف مالک نے کہا ہمنے حضرت سے عرض کی کہ ہم زمانہ کفر مین جھاڑ پھونک کیا کرتے تھے ابکیا حکم ہوتا ہی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہو
کہ ہندی منتر اکثر حرام ہین بلکہ صاف کفر ہین کہ اونمین شرک کا مضمون ہوتا ہی جیسے کالوا بیر اور لونا چماری اور ہا تھ دیو اور بہومان کی دہائی
ہوتی ہی اور اسی طرح وہ منتر بھی حرام ہین جنکے معانی نہ معلوم ہون کہ شاید اونمین بھی شرک ہو

۱۸۵۸ ق زَيْدُ بْنُ خَالِدٍ اِعْرِفْ عِفَاصَهَا وَوِكَاءَهَا ثُمَّ عَرِّفْهَا سَنَةً فَاِنْ لَمْ تُعْرَفْ فَاسْتَنْفِقْهَا وَلْتَكُنْ وَدِيعَةً عِنْدَكَ فَاِنْ جَاءَ طَالِبُهَا يَوْمًا مِّنَ الدَّهْرِ فَاَدِّهَا اِلَيْهِ يَعْنِي لُقَطَةَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ بخاری اور مسلم مین زید بن خالد رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے
افتادہ سونے اور چاندی کے مقدمے مین فرمایا کہ اوسکی تھیلی اور باندھنے کے تاگے کو مشہور کر پھر اوسکو ایک برس شہرت دے سو اگر کوئی اوسکو
نہ پہچانے تو اپنے خرچ مین لا اور چاہیے کہ وہ مال تیرے پاس امانت کے طور پر رہے سو اگر عمر بھر مین کبھی کسی دن اوسکا مالک طلب کرتا آوے تو
اوسکو دے ف یعنی جو شخص روپیہ یا اشرفی پاوے تو اوسکی تھیلی اور تاگے کو پہچنوایا کرے اگر مالک ملے تو اوسکو حوالے کرے اور نہین تو
سال بھر کے بعد اپنے خرچ مین لاوے لیکن اوسکو قرض جانے جب مالک مانگے تو دیوے

۱۸۵۹ م اَبُوْ بَرْزَةَ الْاَسْلَمِيُّ اِعْزِلِ الْاَذٰى عَنْ طَرِيْقِ الْمُسْلِمِيْنَ قَالَهُ حِيْنَ قَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ عَلِّمْنِيْ شَيْئًا اَنْتَفِعُ بِهٖ مسلم مین ابو برزہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ تکلیف دینے والی چیز کو مسلمانون کی راہ سے ہٹا دیا کر یہ حضرت نے ابو برزہ سے فرمایا جب کہ اوسنے کہا کہ یا حضرت مجکو کچھ ایسا بتلائیے جس سے
مجکو فایدہ ہو ف یعنی کانٹا اور پتھر اور نجاست راہ سے دور کر دیا کر تاکہ مسلمانون کو آرام ہو تجکو ثواب ہوگا معلوم ہوا کہ نفع رسانی مسلمین
نجات کا عمدہ وسیلہ ہی

۱۸۶۰ م جَابِرٌ اِعْزِلْ عَنْهَا اِنْ شِئْتَ فَاِنَّهٗ سَيَأْتِيْهَا مَا قُدِّرَ لَهَا مسلم مین جابر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ اگر تیرا جی چاہے تو انزال کے وقت اپنی لونڈی سے علیحدہ ہو جایا کر سو بات تو یہ ہی کہ جو اوسکے مقدر مین ہی سو ہونا ہی یعنی اگر اوس سے
اولاد ہونی ہی تو ضرور ہوگی یہ تدبیر کچھ کام نہ آویگی ف ایک شخص نے عرض کی کہ میرے پاس ایک لونڈی ہی مین نہین چاہتا کہ اوس سے
اولاد ہو اگر اجازت ہو تو انزال کے وقت اوس سے علحدہ ہو جایا کرون تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی بعد اوسکے وہ شخص پھر آیا اور اوسنے کہا کہ
یا حضرت اوسکو تو حمل رہ گیا حضرت نے فرمایا مینے تو یہ بھی کہدیا تھا

۱۸۶۱ خ جُبَيْرُ بْنُ مُطْعِمٍ اَعْطُوْنِيْ رِدَائِيْ فَلَوْ كَانَ لِيْ عَدَدُ هٰذِهِ الْعِضَاهِ نَعَمًا لَقَسَمْتُهٗ بَيْنَكُمْ ثُمَّ لَا تَجِدُوْنِيْ بَخِيْلًا وَّلَا كَذَّابًا وَّلَا جَبَانًا قَالَهٗ مَقْفَلَهٗ مِنْ حُنَيْنٍ
بخاری مین جبیر بن مطعم رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا مجکو میری چادر دو سو اگر میرے پاس اس جنگل کے درختون کے شمار برابر اونٹ
ہوتے تو سب مین تمکو بانٹ دیتا پھر تم مجکو بخیل اور جھوٹھا اور نامرد نپاتے یہ حضرت نے حنین سے پلٹتے فرمایا ف حنین کی لڑائی مین ہزارون
اونٹ اور گھوڑے اور بھیڑ بکریان حضرت کو ملین حضرت نے سب تقسیم کر دین جب حضرت وہان سے پلٹے تو راہ مین گنوار لوگ حضرت کو لپٹے اور مانگنے لگے
یہان تک کہ حضرت کی چادر اوتار لی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے کمال سخاوت اور نہایت حلم حضرت کا ثابت ہوا کہ سوای
نبی کے بشر سے ممکن نہین

۱۸۶۲ م عُقْبَةُ بْنُ عَمْرٍو الْاَنْصَارِيُّ اِعْلَمْ اَبَا مَسْعُوْدٍ اِعْلَمْ اَبَا مَسْعُوْدٍ اِعْلَمْ اَبَا مَسْعُوْدٍ اَنَّ اللّٰهَ اَقْدَرُ عَلَيْكَ مِنْكَ عَلٰى هٰذَا الْغُلَامِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هُوَ حُرٌّ لِّوَجْهِ اللّٰهِ فَقَالَ لَوْ لَمْ تَفْعَلْ لَلَفَحَتْكَ النَّارُ اَوْ لَمَسَّتْكَ النَّارُ مسلم مین عقبہ بن عمرو رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے مجھسے فرمایا کہ ای ابو مسعود دریافت کر ای ابو مسعود
دریافت کر ای ابو مسعود دریافت کر کہ جتنا تو اپنے اس غلام پر قادر ہی اوس سے زیادہ تر خدا تجھپر قادر ہی تو مینے کہا یا رسول اللہ یہ غلام آزاد ہی

رضاے الٰہی کے واسطے تو حضرتؐ نے فرمایا کہ اگر تو آزاد نکرتا تو مقرر تجکو دوزخ کی آگ جلاتی ف ابو مسعود رضہ سے روایت ہی کہ مین اپنے
غلام کو کوڑے مارتا تھا مینے اپنے پیچھے سے آواز سنی کہ کوئی کہتا ہی ای ابو مسعود دریافت کر مینے غصے کے سبب سے خیال نکیا پھر حضرتؐ نے
قریب آکے فرمایا کہ ای ابو مسعود دریافت کر تو کیا دیکھتا ہون کہ حضرتؐ ہین مینے اپنے ہاتھ سے کوڑا ڈال دیا تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی
یعنی تو بھی خدا کا گنہگار غلام ہی اور خدا کو عذاب کرنے کی تجسے زیادہ قدرت ہی اس حدیث مین ارشاد ہی کہ لونڈی غلام کو حد سے زیادہ

۱۸۶۳ نمارے کہ اوسکا انجام دوزخ ہی ق ابو ہریرۃ اِعْلَمُوْا اَنَّ الْاَرْضَ لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهٖ وَاِنِّیْ اُرِیْدُ اَنْ اُجْلِیَکُمْ فَمَنْ وَجَدَ
مِنْکُمْ بِمَالِهٖ شَیْئًا فَلْیَبِعْهُ وَاِلَّا فَاعْلَمُوْا اَنَّمَا الْاَرْضُ لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهٖ قالہ للیهود بخاری اور مسلم مین
ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے یہود سے فرمایا کہ جان لو کہ تمھاری زمین اللہ اور اوسکے رسول کی ہی اور مین چاہتا ہون کہ تمکو وطن سے
نکالون سو جو شخص کہ تم لوگون مین سے اپنا مال پاوے سو چاہیے کہ بیچ ڈالے اور نہین تو جان رکھو کہ زمین تو خدا اور اوسکے رسول کی ہی ف یہود بنی نضیر
مدینے کے قریب بستے تھے اونھون نے حضرتؐ سے دغا کا ارادہ کیا حضرتؐ نے اونکو چند روز تک گھیرا پھر یہ حدیث فرمائی یعنی اوٹھانے کا اسباب
اوٹھا لیجاؤ زمین اور باغات کے تم مالک نہین ہے چنانچہ وی لوگ شام کے ملک مین نکل گئے اور اونکے مکانات اور باغات حضرتؐ کے تصرف مین آئے

۱۸۶۴ خ ابن عباس اِعْمَلُوْا فَاِنَّکُمْ عَلٰی عَمَلٍ صَالِحٍ لَوْلَا اَنْ تُغْلَبُوْا لَنَزَلْتُ حَتّٰی اَضَعَ الْحَبْلَ عَلٰی هٰذِهٖ یعنی عاتقه
بخاری مین عبداللہ بن عباس رضہ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کیے جاؤ اسواسطے کہ تم نیک عمل پر ہو اگر تمھارے مغلوب ہونے کا
ڈر نہوتا تو مین بھی اوترتا یہان تک کہ رسّی کو اپنے کندھے پر رکھتا ف حضرت عباس زمزم کی سبیل پر حاجیون کو پانی پلاتے تھے
حضرتؐ نے اسکی تعریف کی اور فرمایا کہ پانی نکالنے مین مین بھی تمھارا شریک ہوتا لیکن مجکو یہ ڈر ہی کہ اگر مین یہ کام کرونگا تو مجکو دیکھکر سب

۱۸۶۵ لوگ اسپر ہجوم کرینگے پھر تمکو پانی پلانا مشکل پڑیگا م سعد بن ابی وقاص اِعْمَلُوْا فَکُلٌّ مُیَسَّرٌ لِمَا خُلِقَ لَهٗ مسلم مین
سعد بن ابی وقاص رضہ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا عمل کیے جاؤ کہ ہر ایک شخص پر وہی آسان معلوم ہوگا جسکے واسطے وہ پیدا ہوا
ف اصحاب نے کہا کہ یا حضرتؐ جب ہر چیز مقدر ٹھہری تو عمل اور عبادت کیا ضرور تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی عمل کو تقدیر کے

۱۸۶۶ مخالف نہ سمجھو بلکہ تمھارا یہ نیک عمل بھی اثر ہی تقدیر کا خ اَنَس اَعِیْدُوْا سَمْنَکُمْ فِیْ سِقَائِهٖ وَتَمْرَکُمْ فِیْ وِعَائِهٖ فَاِنِّیْ صَائِمٌ
قالہ حِیْنَ دَخَلَ عَلٰی اُمِّ سُلَیْمٍ فَاَتَتْهُ بِسَمْنٍ وَتَمْرٍ بخاری مین انس رضہ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ پھر ڈال دو
اپنے گھی کو اوسکے برتن مین اور خرما کو اوسکے برتن مین اسواسطے کہ مین روزہ دار ہون یہ حضرتؐ نے فرمایا اوس وقت جب ام سلیم کے گھر مین گئے
تو وی حضرتؐ کے آگے خرما اور گھی لائین ف معلوم ہوا کہ نفل روزہ دار کو دعوت مین روزہ افطار کرنا ضرور نہین لیکن اگر افطار کرے

۱۸۶۷ تو درست ہی پر اوسکی قضا لازم ہی ق جابر اِغْتَسِلِیْ وَاسْتَثْفِرِیْ بِثَوْبٍ وَاَحْرِمِیْ قالہ لاسماء بنت عمیس
حِیْنَ وَلَدَتْ مُحَمَّدَ بْنَ اَبِیْ بَکْرٍ فِیْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ بِذِی الْحُلَیْفَةِ بخاری اور مسلم مین جابر رضہ سے روایت ہی کہ
حضرتؐ نے فرمایا کہ غسل کر اور کپڑے کا لنگوٹ باندھ اور احرام کر یہ حضرتؐ نے اسماء بنت عمیس سے فرمایا جب کہ وی محمد بن ابی بکر کو
جنی حجۃ الوداع مین ذوالحلیفہ کی منزل پر ف معلوم ہوا کہ نفاس اور حیض مین احرام باندھنا درست ہی اور وقوف عرفہ بھی

۱۸۶۸ جائز ہی لیکن بیت اللہ کا طواف بدون پاک ہوئے جائز نہین م بُرَیْدَةُ بْنُ الْحُصَیْبِ اُغْزُوْا بِسْمِ اللّٰهِ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ
قَاتِلُوْا مَنْ کَفَرَ بِاللّٰهِ اُغْزُوْا وَلَا تَغُلُّوْا وَلَا تَغْدِرُوْا وَلَا تُمَثِّلُوْا وَلَا تَقْتُلُوْا وَلِیْدًا وَاِذَا لَقِیْتَ

عَدُوَّكَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ فَادْعُهُمْ اِلٰى ثَلٰثِ خِصَالٍ اَوْ خِلَالٍ فَاَيَّتُهُنَّ مَا اَجَابُوْكَ فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَكُفَّ عَنْهُمْ ثُمَّ ادْعُهُمْ اِلَى الْاِسْلَامِ فَاِنْ اَجَابُوْكَ فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَكُفَّ عَنْهُمْ ثُمَّ ادْعُهُمْ اِلَى التَّحَوُّلِ مِنْ دَارِهِمْ اِلٰى دَارِ الْمُهَاجِرِيْنَ وَاَخْبِرْهُمْ اَنَّهُمْ اِنْ فَعَلُوْا ذٰلِكَ فَلَهُمْ مَا لِلْمُهَاجِرِيْنَ وَعَلَيْهِمْ مَا عَلَى الْمُهَاجِرِيْنَ فَاِنْ اَبَوْا اَنْ يَّتَحَوَّلُوْا مِنْهَا فَاَخْبِرْهُمْ اَنَّهُمْ يَكُوْنُوْنَ كَاَعْرَابِ الْمُسْلِمِيْنَ يَجْرِيْ عَلَيْهِمْ حُكْمُ اللّٰهِ الَّذِيْ يَجْرِيْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَلَا يَكُوْنُ لَهُمْ فِي الْغَنِيْمَةِ وَالْفَيْءِ شَيْءٌ اِلَّا اَنْ يُّجَاهِدُوْا مَعَ الْمُسْلِمِيْنَ فَاِنْ هُمْ اَبَوْا فَسَلْهُمُ الْجِزْيَةَ فَاِنْ هُمْ اَجَابُوْكَ فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَكُفَّ عَنْهُمْ فَاِنْ هُمْ اَبَوْا فَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ وَقَاتِلْهُمْ وَاِذَا حَاصَرْتَ اَهْلَ حِصْنٍ فَاَرَادُوْكَ اَنْ تَجْعَلَ لَهُمْ ذِمَّةَ اللّٰهِ وَذِمَّةَ نَبِيِّهٖ فَلَا تَجْعَلْ لَهُمْ ذِمَّةَ اللّٰهِ وَذِمَّةَ نَبِيِّهٖ وَلٰكِنِ اجْعَلْ لَهُمْ ذِمَّتَكَ وَذِمَّةَ اَصْحَابِكَ فَاِنَّكُمْ اَنْ تُخْفِرُوْا ذِمَمَكُمْ وَذِمَّةَ اَصْحَابِكُمْ اَهْوَنُ مِنْ اَنْ تُخْفِرُوْا ذِمَّةَ اللّٰهِ وَذِمَّةَ رَسُوْلِهٖ وَاِذَا حَاصَرْتَ اَهْلَ حِصْنٍ فَاَرَادُوْكَ اَنْ تُنْزِلَهُمْ عَلٰى حُكْمِ اللّٰهِ فَلَا تُنْزِلْهُمْ عَلٰى حُكْمِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ اَنْزِلْهُمْ عَلٰى حُكْمِكَ فَاِنَّكَ لَا تَدْرِيْ اَتُصِيْبُ حُكْمَ اللّٰهِ فِيْهِمْ اَوْ لَا مسلم مین بریدہ بن حصیب رض سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ بسم اللہ اٹھو خدا کی راہ مین اور مارو جو خدا کو نہ مانے لڑو تو غنیمت مین چوری نکیجیو اور عہد نہ توڑیو اور ناک کان نہ کاٹیو اور لڑکے کو نہ ماریو اور جب کہ تو اپنے مشرک دشمن سے ملے تو اونسے تین چیز کی درخواست کر سو اونمین سے جس بات کو مانین تو اونسے قبول کر اور اونکے قتال سے باز رہ ایک تو یہ کہ اونسے اسلام کی درخواست کر اگر وی مانین تو اونسے قبول کر اور اونکے قتال سے باز رہ پھر اونسے درخواست کر کہ اپنے وطن کو چھوڑ کر مہاجرین کے مقام مین یعنی مدینے مین آرہین اور اونسے خبر کر دے کہ اگر وی یہ کام کرینگے تو اونکو ملیگا جو مہاجرین کو ملتا ہی یعنی ثواب اور غنیمت اور اونپر واجب ہوگا جو مہاجرین پر واجب ہی یعنی جہاد سو اگر وی لوگ ایمان لاکر وطن چھوڑنا قبول نکرین تو اونسے خبر کر دے کہ وی جنگلی مسلمانون کی طرح ہونگے اونپر حکم خدا جاری ہوگا جیسے مومنین پر جاری ہوتا ہی اور اونکو غنیمت اور صلح کے مال سے کچھ حصہ نہ ملیگا مگر اوسی صورت مین کہ مسلمانون کے ساتھ ہو کر جہاد کرین سو اگر وی لوگ مسلمان ہونے سے انکار کرین تو اونسے جزیہ مانگ سو اگر وی مانین تو اونسے قبول کر اور اونکے قتال سے باز رہ اور اگر وی جزیہ دینا بھی نہ قبول کرین تو خدا سے مدد مانگ اور اونکو قتل کر اور جب کہ تو قلعہ والون کو گھیرے اور وی تجھسے چاہین کہ تو اونسے خدا کا اور اوسکے رسول کا عہد کرے تو اونسے خدا کا اور خدا کے رسول کا عہد نکر ولیکن اونسے اپنا قول اور اپنے ساتھی لشکر والون کا قول قرار کر اسواسطے کہ اگر تمسے اپنی اور اپنے ساتھیون کی عہد شکنی ہوجاوے تو خدا اور خدا کے رسول کی عہد شکنی سے گناہ مین کمتر اور آسان تر ہی اور جب کہ تو کسی قلعے والون کو گھیرے سو وی تجھسے چاہین کہ تو اونکو خدا کے حکم پر اوتارے تو اونکو خدا کے حکم پر نہ اوتار لیکن تو اپنے حکم پر اوتار اسواسطے کہ تو نہین جانتا کہ اونکے مقدمے مین تو خدا کی مرضی جان سکیگا یا نہین **ف** حضرت صلعم کا دستور تھا کہ جب لشکر کو کہین روانہ کرتے تو اوسکے سردار سے یہ حدیث فرماتے اور جہاد کے احکام تعلیم کرتے ہرچند عہد شکنی بہرصورت سے درست نہین لیکن اپنی عہد شکنی کا گناہ خدا کی عہد شکنی سے کمتر ہی اسواسطے حضرت نے خدا کی طرف سے عہد کرنا منع کیا اور صلح کرنا بھی اپنی مرضی پر رکھا اسواسطے کہ خدا کی مرضی نہین معلوم ہو سکتی

ق اُمُّ عَطِيَّةَ وَاسْمُهَا نُسَيْبَةُ بِنْتُ كَعْبٍ اِغْسِلْنَهَا ثَلٰثًا اَوْ خَمْسًا اَوْ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ اِنْ رَاَيْتُنَّ

ذٰلِكَ وَاجْعَلْنَ فِي الْاٰخِرَةِ كَافُوْرًا اَوْ شَيْئًا مِّنْ كَافُوْرٍ فَاِذَا فَرَغْتُنَّ فَاٰذِنَّنِي بخاری اور مسلم مین ام عطیہ رضہ سے جسکا نسیبہ بنت کعب نام ہی روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اسکو غسل دو تین بار یا پانچ بار یا اس سے بھی زیادہ اگر تم اسکو بہتر دیکھو اور اخیر غسل مین کافور ڈالو یا حضرتؐ نے یون فرمایا کہ تھوڑا سا کافور ڈالو پھر جب تم غسل دینے سے فراغت پاؤ تو مجکو خبر کرو **ف** حضرتؐ کی بیٹی کا انتقال ہوا تھا عورتین اونکو غسل دیتی تھین تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ غسل تین بار پر موقوف نہین جہان تک کہ طہارت اور صفائی حاصل ہو غسل دینا درست ہی اور اخیر غسل مین کافور ڈالنا سنت ہی

۱۸۷۰ **ق** اِبْنُ عَبَّاسٍ اِغْسِلُوْهُ بِمَاءٍ وَّسِدْرٍ وَّكَفِّنُوْهُ فِي ثَوْبَيْنِ وَلَا تُحَنِّطُوْهُ وَلَا تُخَمِّرُوْا رَأْسَهٗ فَاِنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مُلَبِّيًا بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عباس سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ غسل دو اوسکو پانی اور بیر کے پتون سے اور اوسکو دو کپڑون مین کفن دو اور اوسکے خوشبو نہ لگاؤ اور اوسکے سر کو نہ اوڑھاؤ اسواسطے کہ خدا اوسکو قیامت مین اوٹھاویگا لبیک لبیک پکارتے ہوئے **ف** ایک مرد حضرتؐ کے ساتھ حج مین تھا احرام باندھے مرگیا تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی امام شافعی کے نزدیک محرم اگر مرجاوے تو اوسکے خوشبو لگانا اور اوسکا سر چھپانا درست نہین اور یہی حدیث اونکی دلیل ہی لیکن امام اعظم اور امام مالک کے نزدیک محرم اور غیر محرم سب برابر ہین

۱۸۷۱ **خ** اِبْنُ عَبَّاسٍ اِقْبَلِ الْحَدِيْقَةَ وَطَلِّقْهَا تَطْلِيْقَةً **قَالَهٗ** لِثَابِتِ بْنِ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ بخاری مین عبداللہ بن عباس رضہ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ قبول کرلے باغ کو اور اوسکو چھوڑ دے طلاق دے کر یہ حضرتؐ نے ثابت بن قیس بن شماس سے فرمایا **ف** ثابت بن قیس کی جورو نے کہا کہ یا حضرتؐ مین ثابت کی دینداری اور خوش خلقی کی بدگوئی نہین کرتی لیکن مین اسلام مین خاوند کو تکلیف دینا برا جانتی ہون یعنی میرے اور اوسکے موافقت نہین ہوسکتی حضرتؐ نے فرمایا کہ جو باغ اوسنے تیرے مہر مین دیا ہی اوسکو پھیر دیگی اوسنے کہا ہان تب حضرتؐ نے ثابت بن قیس سے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خلع درست ہی یعنی عورت سے طلاق دینے کے عوض مین مال لینا

۱۸۷۲ **م** اِبْنُ عُمَرَ اُقْتُلُوا الْحَيَّاتِ وَالْكِلَابَ وَاقْتُلُوْا ذَا الطُّفْيَتَيْنِ وَالْاَبْتَرَ فَاِنَّهُمَا يَلْتَمِسَانِ الْبَصَرَ وَيَسْتَسْقِطَانِ الْحَبَالٰى مسلم مین عبداللہ بن عمر رضہ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مار ڈالو سانپون کو اور کتون کو اور مار ڈالو دو لکیر والے سانپ کو اور دم بریدہ سانپ کو کہ وی دونون آنکھ پھوڑ ڈالتے ہین اور حاملہ عورتون کے پیٹ گرا دیتے ہین **ف** یعنی اون دونون سانپون مین یہ خاصیت ہی کہ جب اونکی آنکھ آدمی کی آنکھ پر پڑے اور مقابل ہو تو آنکھ کی روشنی جاتی رہے اور حمل ساقط ہوجاوے تو ایسے موذی کو مارنا چاہیے

۱۸۷۳ **ق** اِبْنُ مَسْعُوْدٍ اِقْرَأْ عَلَيَّ الْقُرْاٰنَ **قَالَهٗ** لَهٗ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَقْرَأُ عَلَيْكَ وَعَلَيْكَ اُنْزِلَ قَالَ اِنِّيْ اُحِبُّ اَنْ اَسْمَعَهٗ مِنْ غَيْرِيْ فَقَرَأْتُ النِّسَاءَ حَتّٰى اِذَا بَلَغْتُ فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ بِشَهِيْدٍ وَّجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰؤُلَاءِ شَهِيْدًا ۝ رَفَعْتُ رَأْسِيْ اَوْ غَمَزَنِيْ رَجُلٌ اِلٰى جَنْبِيْ فَرَفَعْتُ رَأْسِيْ فَرَاَيْتُ دُمُوْعَهٗ تَسِيْلُ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن مسعود رضہ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے مجھسے فرمایا کہ میرے آگے قرآن پڑھ مینے کہا کہ یا رسول اللہ مین آپ کے آگے قرآن پڑھون اور حال آنکہ قرآن آپ پر اوترا ہی حضرتؐ نے فرمایا کہ مجکو یہ بھلا معلوم ہوتا ہی کہ قرآن کو غیر آدمی سے سنون تو مینے سورہ نسا پڑھا یہان تک کہ مین جب اس آیت پر پونہچا کہ کیا حال ہوگا اوس وقت جبکہ ہم ہر امت کے گواہ یعنی پیغمبر کو لاوینگے اور تجکو اس امت پر گواہ لاوینگے تو مینے اپنا سر اوٹھایا یا یون کہا کہ ایک مرد نے میرے پہلو مین ہاتھ لگایا تو مینے سر اوٹھایا سو مینے دیکھا کہ حضرتؐ کے آنسو جاری ہین **ف** حضرت اس آیت سے قیامت کی شدت یاد کرکے روئے اور مزید شفقت سے اپنی امت پر روئے کہ انکے افعال کا مین کیا بیان کرونگا اس حدیث سے معلوم ہوا

۱۸۷۴ کہ غیر سے قرآن سُننا اور مطلب کو غور کر کے رونا مستحب ہی اور ثابت ہوا کہ اپنے پڑھنے سے غیر کے سُننے مین تاثیر زیادہ ہوتی ہی م اَبُو اُمَامَۃَ
اِقْرَؤُا الْقُرْاٰنَ فَاِنَّہٗ یَاْتِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ شَفِیْعًا لِاَصْحَابِہٖ اِقْرَؤُا الزَّہْرَاوَیْنِ الْبَقَرَۃَ وَسُوْرَۃَ اٰلِ عِمْرَانَ
فَاِنَّہُمَا یَاْتِیَانِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ کَاَنَّہُمَا غَمَامَتَانِ اَوْ غَیَایَتَانِ اَوْ کَاَنَّہُمَا فِرْقَانِ مِنْ طَیْرٍ صَوَافَّ تُحَاجَّانِ
عَنْ اَصْحَابِہِمَا اِقْرَؤُا سُوْرَۃَ الْبَقَرَۃِ فَاِنَّ اَخْذَہَا بَرَکَۃٌ وَّتَرْکَہَا حَسْرَۃٌ وَّلَا یَسْتَطِیْعُہَا الْبَطَلَۃُ مسلم مین
ابو امامہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ پڑھو قرآن کو کہ یہ بخشاویگا اپنے پڑھنے والون کو قیامت کے دن پڑھو نورانی دو سورتون
کو یعنی سورہ بقرہ اور سورہ آل عمران کو وی دونون سورتین قیامت مین آوینگی جیسے دو ابر یا جیسے دو سایبان یا جیسے دو قطارین صف بستہ
چڑیون کی عذاب کو ہٹاوینگی اپنے پڑھنے والون سے پڑھا کرو سورہ بقرہ کو اسواسطے کہ اوسکا لینا برکت ہی اور اوسکا چھوڑنا پچھتانا ہی
۱۸۷۵ اور اوسپر قابو نہین چلتا جادوگرون کا یعنی اسکی برکت سے جادو نہین اثر کرتا ق جُنْدُبُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ اِقْرَؤُا الْقُرْاٰنَ
مَا ائْتَلَفَتْ قُلُوْبُکُمْ فَاِذَا اخْتَلَفْتُمْ فَقُوْمُوْا عَنْہُ بخاری اور مسلم مین جندب بن عبد اللہ رضہ سے روایت ہی کہ
حضرت صلعم نے فرمایا کہ پڑھو قرآن کو جب تک تمھارے دل زبان سے موافقت کرین اور جب تمھارے دل اور زبان مین اختلاف پڑے
تو اوس سے اوٹھ کھڑے ہو ف یعنی قرارت قرآن حضور دل سے چاہیے اور جب دل پریشان ہو تو صرف زبان سے پڑھنا بے لطف ہی
۱۸۷۶ بلکہ عجب نہین کہ کثرت خیالات سے کچھ کا کچھ پڑھجاوے ھ اَبُوْ ہُرَیْرَۃَ اَقِیْمُوا الصَّفَّ فِی الصَّلٰوۃِ فَاِنَّ اِقَامَۃَ الصَّفِّ مِنْ
حُسْنِ الصَّلٰوۃِ مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ سیدھا کرو صف کو نماز مین اسواسطے کہ سیدھا کرنا صف کا
۱۸۷۷ نماز کی خوبصورتی ہی ف راستی صف کی یہ کہ برابر لوگ کھڑے ہون اور درمیان مین فرق نہو خ حُذَیْفَۃُ اُکْتُبُوْا لِیْ مَنْ یَّلْفِظُ
بِالْاِسْلَامِ وَیُرْوٰی اَحْصُوْا لِیْ کَمْ یَلْفِظُ الْاِسْلَامَ فَکَانُوْا خَمْسَ مِائَۃٍ وَّیُرْوٰی مَا بَیْنَ سِتِّ مِائَۃٍ اِلٰی
سَبْعِ مِائَۃٍ وَّیُرْوٰی اَلْفًا وَّخَمْسَ مِائَۃٍ بخاری مین حذیفہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ لکھ لاؤ میرے واسطے اونکو
جو اسلام کا کلمہ پڑھتے ہون اور دوسری روایت یون ہی کہ شمار کرو کتنے لوگ اسلام کا کلمہ کہتے ہین تو پانچ سو تھے اور ایک روایت یون ہی
۱۸۷۸ کہ چھ سو اور سات سو کے اندر تھے اور ایک روایت یون ہی کہ پندرہ سو تھے ق اَنَسٌ اِلْتَمِسْ لَنَا غُلَامًا مِّنْ غِلْمَانِکُمْ یَخْدُمُنِیْ
قَالَہٗ لِاَبِیْ طَلْحَۃَ بخاری اور مسلم مین انس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا تلاش کر لا ایک لڑکے کو اپنے لڑکون مین سے
تاکہ میری خدمت کیا کرے یہ حضرت صلعم نے ابو طلحہ سے فرمایا ف مکّے سے مدینے مین آکر یا خیبر کے جانے کے وقت یہ حدیث فرمائی
۱۸۷۹ ف اِبْنُ عَبَّاسٍ اَلْحِقُوا الْفَرَائِضَ بِاَہْلِہَا فَمَا بَقِیَ فَہُوَ لِاَوْلٰی رَجُلٍ ذَکَرٍ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عباس رضہ سے
روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ ملاؤ فرائض کو فرائض والون سے پھر جو مال باقی رہے سو قریب تر رشتہ دار مرد کا ہی ف فرائض مقرری
حصون کو کہتے ہین جو قرآن مین مفصل مذکور ہین جیسے آدھا حصہ لڑکی کا اور چھٹا حصہ مان کا او آٹھواں حصہ جورو کا سو فرمایا کہ میت کے
مال سے اول فرائض والون کو دیجیو اور اونکو دیکر اگر کچھ مال باقی رہے اوسکو عصبہ پاویگا چنانچہ اسکی تفصیل علم فرائض مین موجود ہی
۱۸۸۰ خ مَیْمُوْنَۃُ اَلْقُوْہَا وَمَا حَوْلَہَا وَکُلُوْا سَمْنَکُمْ بخاری مین حضرت میمونہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا
کہ نکال کے پھینک دو چوہے کو اور اوسکے پاس کے گھی کو اور اپنے باقی گھی کو کھاؤ ف چوہا گھی مین گر پڑا اور مر گیا حضرت صلعم
سے مسئلہ پوچھا تب حضرت صلعم نے یہ حدیث فرمائی یہ اوس صورت مین ہی کہ گھی جما ہو اور اگر گھی پتلا اور پگھلا ہو تو تمام گھی

۱۸۸۱ ناپاک ہوگیا **ق** کَعْبُ بْنُ مَالِكٍ اَمْسِكْ عَلَيْكَ بَعْضَ مَالِكَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ **قَالَهُ** لَهُ. بخاری اور مسلم مین کعب بن مالک رضہ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ رکھ لے اپنے تھوڑے مال کو یہ تیرے حق مین بہتر ہو یہ حضرت صلعم نے کعب سے فرمایا **ف** کعب رضہ جنگ تبوک مین حضرت کے ساتھ نگئے تھے خدا اور رسول کا اونپر بسبب اس کے نہایت عتاب رہا جب اونکی توبہ قبول ہوئی تو

۱۸۸۲ خوشی کے مارے اونھون نے چاہا کہ اپنا تمام مال خیرات کرین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی **خ** اَنَسٌ اَمِيطِي عَنَّا قِرَامَكِ فَاِنَّهُ لَا تَزَالُ تَصَاوِيرُهُ تَعْرِضُ فِي صَلَاتِي بخاری مین انس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ دور کر اپنے نقشدار پردے کو ہمارے آگے سے اسواسطے کہ اوسکی تصویرین ہمیشہ میرے سامنے آیا کرتی ہین نماز مین **ف** حضرت عایشہ رضہ نے رنگین پردہ جسمین تصویرین تھین گھر مین لٹکایا تھا تب حضرت صلعم نے یہ حدیث فرمائی

۱۸۸۳ **م** اِبْنُ عَبَّاسٍ اِنْحَرْهَا ثُمَّ اصْبُغْ نَعْلَيْهَا فِي دَمِهَا ثُمَّ اجْعَلْهُ عَلَى صَفْحَتِهَا وَلَا تَأْكُلْ مِنْهَا اَنْتَ وَلَا اَحَدٌ مِنْ اَهْلِ رُفْقَتِكَ يَعْنِي مَا اَبْدَعَ مِنَ الْبُدْنِ مسلم مین عبد اللہ بن عباس رضہ سے روایت ہی کہ جو قربانی کا اونٹ راہ مین تھک جاوے اور بیت اللہ تک نہ جا سکے اوسکے حق مین حضرت صلعم نے فرمایا کہ اوسکو ذبح کر پھر اوسکے خون مین جوتیون کو رنگ پھر اوسکو اونٹ کے کوہان پر رکھ دے اور تو اوسکا گوشت مت کھا اور نہ کوئی تیرے ساتھیون سے کھاوے **ف** حضرت جب حج کو چلے سو اونٹ قربانی کے ایک شخص کو حوالے کیے کہ ہانکے چلے اوسنے کہا کہ یا حضرت صلعم اگر کوئی اونٹ راہ مین ماندہ ہو جاوے اور نچل سکے تو مین کیا کرون تب حضرت صلعم نے یہ حدیث فرمائی یہ تدبیر حضرت صلعم نے اسواسطے بتلائی کہ مالدار لوگ اوسکو قربانی جان کے نکھاوین اور محتاج لوگ کھاوین

۱۸۸۴ **م** جَابِرٌ اِنْزِعُوا بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَلَوْلَا اَنْ يَغْلِبَكُمُ النَّاسُ عَلَى سِقَايَتِكُمْ لَنَزَعْتُ مَعَكُمْ مسلم مین جابر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ پانی کھینچو اے عبد المطلب کی اولاد سو اگر مجکو یہ خوف نہوتا کہ لوگ تمھاری آبکشی پر غلبہ و ہجوم کرینگے تو مین بھی تمھارے ساتھ پانی نکالتا **ف** یہ حضرت صلعم نے زمزم کی سبیل پر حضرت عباس رضہ سے فرمایا

۱۸۸۵ **خ** اَنَسٌ اُنْصُرْ اَخَاكَ ظَالِمًا اَوْ مَظْلُومًا فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَنْصُرُهُ اِذَا كَانَ مَظْلُومًا اَفَرَاَيْتَ اِنْ كَانَ ظَالِمًا كَيْفَ اَنْصُرُهُ قَالَ تَحْجُزُهُ اَوْ تَمْنَعُهُ مِنَ الظُّلْمِ فَاِنَّ ذٰلِكَ نَصْرُهُ بخاری مین انس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ مدد کر اپنے بھائی مسلمان کی ظالم ہو یا مظلوم تو ایک مرد نے کہا یا رسول اللہ اوسکی مدد کرونگا جب کہ وہ مظلوم ہوگا بھلا یہ تو بتلائیے کہ اگر وہ ظالم ہو تو کیونکر اوسکی مدد کرون حضرت صلعم نے فرمایا کہ اوسکو ظلم سے روک دے یہی اوسکی مددگاری ہی

۱۸۸۶ **م** حُذَيْفَةُ اِنْصَرِفَا نَفِي لَهُمْ بِعَهْدِهِمْ وَنَسْتَعِينُ اللّٰهَ عَلَيْهِمْ **قَالَهُ** لَهُ وَلِاَبِيهِ مسلم مین حذیفہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ تم دونون پلٹ جاؤ ہم اون کافرون سے قول کو پورا کرینگے اور اونپر فتح پانے کی خدا سے مدد مانگینگے یہ حضرت صلعم نے حذیفہ اور اونکے باپ سے فرمایا **ف** حذیفہ رضہ سے روایت ہی کہ کفار قریش کو حضرت صلعم سے دس برس کی صلح ہوئی تھی اوسی مدت مین مین اور میرا باپ مکے سے مدینے کو چلا کافرون نے ہمکو پکڑا اور پوچھا کہ تم کہان جاتے ہو ہمنے کہا کہ ہم مدینے جاتے ہین کافرون نے کہا کہ تم ہماری صلح کو توڑا چاہتے ہو تم ہمسے خدا کا قول کرو کہ مدینے جا کر پلٹ آوینگے اور پیغمبر کے ساتھ ہو کر نہ لڑینگے ہمنے اونسے اسی طرح عہد کیا اور حضرت صلعم سے اسکی خبر کی تب حضرت صلعم نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ قول پورا کرنا ضروری ہی اگرچہ کافرون سے کیا ہو

۱۸۸۷ **ق** اَبُو هُرَيْرَةَ اُنْظُرُوا اِلَى مَنْ هُوَ اَسْفَلَ مِنْكُمْ وَلَا تَنْظُرُوا اِلَى مَنْ هُوَ فَوْقَكُمْ فَاِنَّهُ اَجْدَرُ اَنْ لَا تَزْدَرُوا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ

حضرت نے فرمایا کہ نظر کیا کرو اونکو جو تمسے کمتر ہین اور نہ دیکھا کرو اونکو جو تمسے اونچے ہین اسواسطے کہ یہ تمہارے حق مین بہتر ہی کہ نہ حقیر جانوگے خدا کی نعمت کو جو تمپر ہی **ف** یعنی جو لوگ تمسے مال اور صورت اور تندرستی اور ریاست مین کمتر ہوں اونکو خیال کیا کرو تا کہ خدا کا شکر تمہارے دل سے نکلے اور جو لوگ دنیا مین تمسے افضل ہوں اونکو دیکھا کرو نہین تو ناشکری زبان سے نکلیگی اور ناحق رنج ہوگا

۱۸۸۸ **ق** سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ اُنْفُذْ عَلٰی رِسْلِكَ حَتّٰی تَنْزِلَ بِسَاحَتِهِمْ ثُمَّ ادْعُهُمْ اِلَى الْاِسْلَامِ وَاَخْبِرْهُمْ بِمَا يَجِبُ عَلَيْهِمْ مِّنْ حَقِّ اللّٰهِ فِيْهِ بخاری اور مسلم مین سہل بن سعد رضسے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ چلا جا اپنے طور پر یہان تک کہ جب تو اونکے ڈاندے پر پہونچے پھر اونسے اسلام درخواست کر اور بتلا اونکو جو اونپر خدا کا حق واجب ہی دین اسلام مین یعنی کلمہ اور شریعت کے احکام **ف** جب حضرت نے علی مرتضی کو فتح خیبر کے واسطے بھیجا تب یہ حدیث فرمائی

۱۸۸۹ **ق** عُمَرُ اَوْفِ بِنَذْرِكَ **قَالَهٗ** لَهٗ حِيْنَ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ كُنْتُ نَذَرْتُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ اَنْ اَعْتَكِفَ لَيْلَةً وَفِيْ رِوَايَةٍ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ بخاری اور مسلم مین عمر فاروق رضسے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اپنی نذر کو پورا کر حضرت نے عمر فاروق رضسے فرمایا جب کہ اونھون نے کہا کہ یا رسول اللہ مینے کفر مین نذر مانی تھی کہ مین ایک رات اعتکاف کرونگا اور دوسری روایت مین ہی کہ مسجد الحرام یعنی بیت اللہ مین اعتکاف کرونگا **ف** معلوم ہوا کہ حالت کفر کی نذر کو ادا کرنا واجب ہی بشرطیکہ خلاف شرع نہو

۱۸۹۰ **ق** اَنَسٌ اَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ بخاری اور مسلم مین انس رضسے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ شادی کا کھانا کر ایک ہی بکری کا سہی **ف** عبد الرحمن بن عوف رضکے زردی لگی تھی حضرت نے پوچھا کہ یہ کیا ہی اونھون نے کہا کہ مینے نکاح کیا ہی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اگر میسر نہو تو ایک ہی بکری مین ولیمہ ہوسکتا ہی

۱۸۹۱ **م** عَائِشَةُ اُهْجُوْا قُرَيْشًا فَاِنَّهٗ اَشَدُّ عَلَيْهَا مِنْ رَشْقِ النَّبْلِ مسلم مین حضرت عایشہ رضسے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کفار قریش کی ہجو کرو اسواسطے کہ قریش پر ہجو تیر مارنے سے بھی سخت تر ہی **ف** یہ حضرت نے شاعر اصحاب سے فرمایا جیسے حسان اور عبد اللہ بن رواحہ

۱۸۹۲ **ق** اَلْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ اُهْجُهُمْ اَوْهَاجِهِمْ وَجِبْرَئِيْلُ مَعَكَ **قَالَهٗ** لِحَسَّانِ بْنِ ثَابِتٍ بخاری اور مسلم مین براء بن عازب رضسے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہجو کر کفار قریش کی اور جبرئیل تیرے ساتھ ہی یعنی اوسکی طرف سے مضمون کا فیضان ہوگا یہ حضرت نے حسان بن ثابت سے فرمایا

۱۸۹۳ **م** اِبْنُ عُمَرَ بَادِرُوا الصُّبْحَ بِالْوِتْرِ مسلم مین عبد اللہ بن عمر رضسے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ فجر سے آگے وتر پڑھ لیا کرو **ف** یعنی صبح صادق سے پہلے اور جب صبح نمود ہوئی تو وتر کا وقت نرہا لیکن قضا پڑھنا درست ہی

۱۸۹۴ **م** اَبُوْ هُرَيْرَةَ بَادِرُوْا بِالْاَعْمَالِ فِتَنًا كَقِطَعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ يُصْبِحُ الرَّجُلُ مُؤْمِنًا وَيُمْسِيْ كَافِرًا اَوْ يُمْسِيْ مُؤْمِنًا وَيُصْبِحُ كَافِرًا يَبِيْعُ دِيْنَهٗ بِعَرَضٍ مِّنَ الدُّنْيَا مسلم مین ابو ہریرہ رضسے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نیک اعمال کو شتابی کرلو فسادون سے پہلے ایسے فساد ہونگے جیسے اندھیری رات کی خبر تاریکی یعنی اندھا دھند زمانہ ہوجاویگا حق باطل کی تمیز رہیگی صبح کے وقت مرد مسلمان ہوگا اور شام کو کافر ہوجاویگا اور شام کو مومن ہوگا اور صبح کے وقت کافر ہوجاویگا اپنے دین کو بیچیگا دنیا کے مال سے **ف** اس حدیث مین ان فسادون کی خبر ہی جو یزید اور سلطنت مروانیہ مین واقع ہوئے اس حدیث مین ارشاد ہی کہ فرصت کو آدمی غنیمت جانے اور پریشانی سے پہلے جو نیک عمل ہوسکین کرلیوے

۱۸۹۵ **م** اَبُوْ هُرَيْرَةَ بَادِرُوْا الْعَمَلَ سِتًّا اَلدَّجَّالَ وَالدُّخَانَ وَدَابَّةَ الْاَرْضِ وَطُلُوْعَ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَاَمْرَ الْعَامَّةِ وَخُوَيْصَّةَ اَحَدِكُمْ مسلم مین ابو ہریرہ رضسے

روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جلدی کرو نیک عمل کو چھ چیز سے پہلے ایک دجال دوسرے دھوان تیسرے زمین کا جانور چوتھے آفتاب
کا پچھم سے نکلنا پانچوین قیامت جو سارے عالم کو گھیر لیگی چھٹے اپنی موت جو اپنی ذات کو خاص ہی ف یعنی آثار قیامت کو اور اپنی موت سے
پہلے جو کرنا ہو سو کر لو قیامت سے پہلے سارے عالم مین دھوان ظاہر ہوگا اور زمین سے ایک عجیب شکل کا جانور نکلیگا ه ابو ذر بَشِّرِ الْكَانِزِيْنَ
بِكَيٍّ فِي ظُهُوْرِهِمْ يَخْرُجُ مِنْ جُنُوْبِهِمْ وَبِكَيٍّ مِنْ قِبَلِ أَقْفَائِهِمْ يَخْرُجُ مِنْ جِبَاهِهِمْ ق وَيُرْوَى بَشِّرِ
الْكَانِزِيْنَ بِرَضْفٍ يُحْمَى عَلَيْهِ فِي نَارِ جَهَنَّمَ فَيُوْضَعُ عَلَى حَلَمَةِ ثَدْيِ أَحَدِهِمْ حَتَّى يَخْرُجَ مِنْ نُغْضِ
كَتِفِهِ وَيُوْضَعُ عَلَى نُغْضِ كَتِفِهِ حَتَّى يَخْرُجَ مِنْ حَلَمَةِ ثَدْيَيْهِ يَتَزَلْزَلُ مسلم مین ابو ذرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے
فرمایا کہ بشارت دے مال جمع کر رکھنے والون کو داغنے کی اونکی پیٹھون مین داغا جاویگا پسلیون سے نکلیگا اور اونکی گدیون کی
طرف سے داغا جاویگا اونکے ماتھون سے نکلیگا بخاری اور مسلم مین دوسری روایت یون ہی کہ بشارت دے مال جمع کر رکھنے والون کو
گرم پتھر سے جو دوزخ کی آگ مین گرم کیا جاویگا پھر مالدار کی چھاتی کی نوک پر رکھا جاویگا یہان تک کہ مونڈھے کی اوپر والی ہڈی
سے نکل جاویگا اور مالدار کے مونڈھے کی اوپر والی ہڈی پر رکھا جاویگا یہان تک کہ اوسکی دونون چھاتیون کی نوک سے
نکل جاویگا او بخیل تھرتھراویگا ف یہ عذاب مالدار بخیل زکوۃ نہ دینے والے پر ہوگا خ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو بَلِّغُوْا عَنِّيْ
وَلَوْ آيَةً وَحَدِّثُوْا عَنْ بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ وَلَا حَرَجَ بخاری مین عبد اللہ بن عمروؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا
پہونچاؤ لوگون کو میری طرف سے اگرچہ ایک ہی آیت ہو اور بنی اسرائیل سے باتین سنکر نقل کرو اسمین کچھ مضایقہ نہین ف
یعنی لوگون کو شریعت محمدی سکھلانا واجب ہی اگر کچھ نہ یاد ہو تو ایک قرآن کی آیت ہی تعلیم کرے ابتداے اسلام مین بنی اسرائیل
کی کتابون کے دیکھنے سے حضرتؐ نے منع کیا تھا اسواسطے کہ اونکی روایات پر اعتماد نہین مبادا اونسے مسلمون کے اعتقاد بگڑ جاوین پھر جب
دلون مین اسلام کا عقیدہ مضبوط ہوگیا اور دین حق پر یقین کامل حاصل ہوچکا تو بنی اسرائیل کی روایات نقل کرنے کی اجازت دی
گویا حق بات کی اور تایید ہوئی لیکن یہ بات ضرور ہی کہ جو روایات بنی اسرائیل کے عقائد اسلام کے مخالف ہون اونکو خرافات جاننا چاہیے
م ابْنُ عُمَرَ تَحَرَّوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ مسلم مین عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا تلاش کرو
شب قدر کو پچھلی سات راتون مین ف یعنی رمضان کے عشرۂ اخیرہ مین م عَائِشَةُ تَحَرَّوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ
مِنْ رَمَضَانَ مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تلاش کرو شب قدر کو رمضان کی پچھلی دس راتون مین
ف یعنی طاق راتون مین م ابْنُ عُمَرَ تَحَيَّنُوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ أَوْ قَالَ فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ
مسلم مین عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ طلب کرو شب قدر کو پچھلی دس راتون مین یا یون فرمایا کہ پچھلی
سات راتون مین ق ابْنُ مَسْعُوْدٍ تَسَحَّرُوْا فَإِنَّ فِي السُّحُوْرِ بَرَكَةً بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن مسعودؓ سے
روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ سحری کھایا کرو اسواسطے کہ سحر کھانے مین برکت ہی یعنی ثواب و قوت صوم ق حَارِثَةُ
بْنُ وَهْبٍ الْخُزَاعِيُّ تَصَدَّقُوْا فَيُوْشِكُ الرَّجُلُ يَمْشِيْ بِصَدَقَتِهِ فَيَقُوْلُ الَّذِيْ أُعْطِيَهَا لَوْ جِئْتَنَا بِهَا
بِالْأَمْسِ قَبِلْتُهَا فَأَمَّا الْآنَ فَلَا حَاجَةَ لِيْ بِهَا فَلَا يَجِدُ مَنْ يَقْبَلُهَا بخاری اور مسلم مین حارثہ بن وہبؓ سے
روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ صدقہ دو اور خیرات کرو قریب ہی کہ مرد اپنا صدقہ لیجاویگا تو فقیر کہیگا کہ اگر تو اسکو کل لاتا تو مین

اسکو قبول کرتا اور اب تو مجکو اوسکی حاجت نہین تو نپاویگا کسیکو جو صدقہ قبول کیے **ف** امام مہدی کے وقت مین مال کی کثرت
ہوگی سب لوگ مالدار ہوجاوینگے کوئی محتاج نہ ملیگا جو صدقہ لے سو فرمایا کہ اس وقت کو غنیمت جانو جو دینا ہو سو محتاجون کو دو

1903 **ق** ابو موسیٰ تَعَاهَدُوا هٰذَا الْقُرْاٰنَ فَوَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَهُوَ اَشَدُّ تَفَلُّتًا مِّنَ الْاِبِلِ فِيْ
عُقُلِهَا بخاری اور مسلم مین ابوموسیٰ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمیشہ پڑھا کرو اس قرآن کو سو قسم ہی اوسکی جسکے قابو مین
محمد کی جان ہی کہ البتہ قرآن یاد چھوٹ بھاگنے والا ہی اون اونٹون سے جو اپنی رسیون مین بندھے نہین **ف** اونٹ جہان اپنی
رسی سے چھوٹا بھاگا اسی طرح جب حافظ قرآن نے دور چھوڑا بھولا اسواسطے حضرت نے تاکید فرمائی کہ ہمیشہ دور چلا جاوے تاکہ قابو مین رہے

1904 **ق** ابو ہریرۃ تَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ جَهْدِ الْبَلَاۗءِ وَدَرَكِ الشَّقَاۗءِ وَسُوْۗءِ الْقَضَاۗءِ وَشَمَاتَةِ الْاَعْدَاۗءِ بخاری و مسلم
مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا کی پناہ مانگو بلا کی مشقت سے اور بدبختی کے ملنے سے اور تقدیر کی برائی سے

1905 اور دشمنون کی خوشنودی سے **ف** بلا کی مشقت یہ کہ مال تھوڑا ہو اور اولاد بہت **م** ابو موسیٰ تُوْبُوْا اِلَى اللّٰهِ فَاِنِّيْ اَتُوْبُ
اِلَى اللّٰهِ فِي الْيَوْمِ مِائَةَ مَرَّةٍ مسلم مین ابوموسیٰ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ توبہ کیا کرو خدا کی جناب مین اسواسطے کہ
مین خدا کی جناب مین توبہ کرتا ہون ہر روز سو بار **ف** یعنی جب پیغمبر معصوم ہر روز سو بار توبہ کرے تو اورون کو زیادہ تر توبہ کرنا

1906 لازم ہی **ق** ابن عمر تَوَضَّأْ وَاغْسِلْ ذَكَرَكَ ثُمَّ نَمْ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ وضو کر اور اپنے آلت کو دھو ڈال پھر سو رہا کر **ف** عمر فاروق رضہ نے کہا کہ رات کو غسل کی حاجت ہو تو کیا کرے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی

1907 یعنی اگر اوسوقت غسل نہو سکے تو نجاست کو دھو کر وضو کرکے سو رہے تاکہ روح کو صفائی حاصل ہوجاوے **م** ابو ہریرۃ وعائشۃ
تَوَضَّؤُوْا مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ مسلم مین ابوہریرہ اور حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ وضو کرو آگ کی پکی
چیز سے **ف** یہ حدیث منسوخ ہی اول یہی حکم تھا اب یہ حکم نہین اسواسطے کہ عبداللہ بن عباس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے بکری کا

1908 پختہ گوشت کھایا اور پہلے وضو سے نماز پڑھی بعد کھانے کے وضو نکیا **م** ابو ہریرۃ جُزُّوا الشَّوَارِبَ وَاَعْفُوا اللِّحٰى
مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خوب کترا او مونچھون کو اور رکھو داڑھیون کو **ف** مونچھ کترانا اور داڑھی رکھنا

1909 واجب ہی اور مونچھ نکترانا اور داڑھی مونڈانا یا نہایت کترانا کبیرہ گناہ ہی مسلمانون کو خدا توفیق اور غیرت دے **خ** ابن عباس حُجِّيْ
عَنْهَا اَرَاَيْتِ لَوْ كَانَ عَلٰى اُمِّكِ دَيْنٌ اَكُنْتِ قَاضِيَةً قَالَتْ نَعَمْ قَالَ اقْضُوا اللّٰهَ فَاللّٰهُ اَحَقُّ بِالْقَضَاۗءِ
بخاری مین عبداللہ بن عباس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے ایک عورت سے فرمایا کہ حج کر اپنی ماں کی طرف سے بھلا بتا تو کہ اگر تیری ماں پر
قرض ہوتا تو تو ادا کرتی اوسنے کہا ہان حضرت نے فرمایا کہ خدا کا قرض ادا کرو اسواسطے کہ خدا کا قرض زیادہ تر ادا کرنے کے لائق ہی **ف**
ایک عورت نے کہا کہ یا حضرت میری ماں نے حج کی نذر مانی تھی سو وہ بدون حج کیے مرگئی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی **ف** امام اعظم رح کے
نزدیک اگر میت کا مال ہو اور اوسنے حج کی وصیت کی ہو تو وارث پر حج کروانا اوسکی طرف سے واجب ہی اور اگر مال نہو یا میت نے وصیت نکی ہو

1910 تو مستحب ہی **ق** عائشۃ حُجِّيْ وَاشْتَرِطِيْ وَقُوْلِي اللّٰهُمَّ مَحِلِّيْ حَيْثُ حَبَسْتَنِيْ قَالَہٗ لِضُبَاعَةَ بِنْتِ الزُّبَيْرِ
لَمَّا اَرَادَتْ اَنْ تَحُجَّ وَكَانَتْ وَجِعَةً بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ حج کر اور شرط کرلے
اور یون کہہ کہ الٰہی جہان تو مجکو روک دیویگا یعنی جہان بیماری غالب ہوجاوے گی وہین مین احرام اوتار ڈالونگی یہ حضرت نے ضباعہ

زبیر کی بیٹی سے فرمایا جب کہ اونسے حج کرنے کا ارادہ کیا اور وہ بیمار تھی **ف** جب احرام باندھکے حج کو جاوے اور راہ مین بیمار ہو جاوے

1911 یا دشمن کے خوف سے نجا سکے تو احرام اوتار ے اور دوسرے سال حج کو قضا کرے **م** عَائِشَةُ حَوِّلِي هٰذَا فَإِنِّي كُلَّمَا دَخَلْتُ فَرَأَيْتُهُ ذَكَرْتُ الدُّنْيَا يَعْنِي سِتْرًا كَانَ فِيهِ تِمْثَالُ طَائِرٍ **قَالَهُ** لَهَا مسلم مین حضرت عایشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ یہ پردہ اوتار ڈال اسواسطے کہ جب مین اندر آتا ہون اور اوسکو دیکھتا ہون تو دنیا یاد پڑتی ہے مراد وہ پردہ ہے جسمین جانورون کی تصویرین تھین حضرتؐ نے حضرت عایشہؓ سے فرمایا **ف** یہ پردہ اوسوقت مین تھا جب تصویر رکھنا حرام نہ تھا

1912 **ق** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو خُذُوا الْقُرْآنَ مِنْ أَرْبَعَةٍ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ وَسَالِمٍ وَمُعَاذٍ وَأُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ سَالِمٌ هُوَ مَوْلَى أَبِي حُذَيْفَةَ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ لو قرآن کو یعنی چار شخصون سے سیکھو عبد اللہ بن مسعودؓ سے اور سالمؓ سے اور معاذؓ سے اور ابی بن کعبؓ سے سالم وہی جو ابو حذیفہ کے آزاد غلام اور متبنی تھے **ف** حضرتؐ کے وقت مین یہ چارون صحابی قرآن کے بڑے واقف تھے اسواسطے حضرتؐ نے اونکی اوستادی سند کر دی تا کہ لوگ اونسے سیکھین

1913 **م** عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ خُذُوا عَنِّي خُذُوا عَنِّي فَقَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لَهُنَّ سَبِيلًا الْبِكْرُ بِالْبِكْرِ جَلْدُ مِائَةٍ وَنَفْيُ سَنَةٍ وَالثَّيِّبُ بِالثَّيِّبِ جَلْدُ مِائَةٍ وَالرَّجْمُ مسلم مین عبادہ بن صامتؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ سیکھو مجھسے سیکھو مجھسے مقرر خدا نے اون عورتون کی راہ کر دی کواری کو لڑکے کے ساتھ سو کوڑے اور برس بھر شہر بدر کرنا اور نکاح والی کو نکاح والے کے ساتھ سو کوڑے اور سنگساری **ف** قرآن مین اول یہ حکم تھا کہ بدکار عورتون کو قید کرو یہان تک کہ مر جاوین یا اونکے مقدمے مین خدا کچھ راہ نکالے پھر خدا نے یہ راہ نکالی جو حضرتؐ نے فرمائی امام شافعیؒ اور امام احمدؒ کے مذہب مین یہی ہے کہ اگر کوارا مرد یا کواری عورت حرامکاری کرے تو اوسکی حد یہ ہے کہ کوڑے بھی مارے اور شہر بدر بھی کیجیے اور امام اعظمؒ کے نزدیک کواری کی حد صرف سو کوڑے اور نکاح والی کی حد صرف سنگساری ہے کوڑون کے ساتھ شہر بدر کرنا اور سنگساری کے ساتھ کوڑے مارنا درست نہین جمع کرنا دو سزاون کا اونکے نزدیک یہ حدیث منسوخ ہے اسواسطے کہ حضرتؐ نے کئی شخصون کو سنگسار کیا اور حال آنکہ اونکو کوڑے نہین مارے

1914 **م** عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ خُذُوا مَا عَلَيْهَا وَدَعُوهَا فَإِنَّهَا مَلْعُونَةٌ مسلم مین عمران بن حصینؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اوتار لے جو کہ اوس اونٹنی پر ہو اور اوسکو چھوڑ دو اسواسطے کہ وہ لعنتی ہے **ف** حضرتؐ ایکسفر مین تھے لعنت کی لفظ سنی پوچھا کہ یہ کیا ہے لوگون نے کہا کہ فلانی عورت نے اپنی اونٹنی کو لعنتی کہا تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی جب وہ لعنتی ٹھہری تو اوسپر چڑھنا کیا ضرور اوسپر سے اوسکا اسباب اوتار لو اور اوسکو چھوڑ دو اس کلام سے حضرتؐ نے اوس عورت کو جھڑکی دی تا کہ دوسری بار پھر ایسی حرکت نکرے معلوم ہوا کہ جانور پر لعنت کرنا درست نہین

1915 **م** أَبُو سَعِيدٍ خُذُوا مَا وَجَدْتُمْ وَلَيْسَ لَكُمْ إِلَّا ذٰلِكَ يَعْنِي مَا تُصُدِّقَ بِهِ عَلَى مُصَابٍ فِي ثِمَارٍ ابْتَاعَهَا فَلَمْ يَبْلُغْ ذٰلِكَ وَفَاءَ دَيْنِهِ **قَالَهُ** لِغُرَمَائِهِ مسلم مین ابو سعیدؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ لے لو جو تمنے پایا اور اوسکے سوا کچھ تمکو نملیگا **ف** ایک شخص نے اپنے باغ کے پھل لوگون سے بیچے اور قیمت لی پھر پھلون پر کوئی آفت پڑی نکمے ہو گئے مول لینے والون نے اپنے مال کا دعوی کیا حضرتؐ نے اصحاب سے کہا کہ اسکو خیرات دو کہ اپنا قرض ادا کرے سب اصحاب نے خیرات دی لیکن اتنی خیرات نتھی جس سے تمام قرض ادا ہوتا جب حضرتؐ نے قرضخواہون سے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حاکم کو درست ہے کہ محتاج قرضدار کی طرف سے کچھ قرض لیکے باقی قرض کو معاف کرا دیوے

1916 **ق** عَائِشَةُ خُذُوا مِنَ الْأَعْمَالِ مَا تُطِيقُونَ فَإِنَّ اللّٰهَ لَا يَمَلُّ حَتّٰى تَمَلُّوا بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نیک عمل اوتنے کرو جتنے

تمسے ہوسکین سو واسطے کہ خدا ثواب دینے سے نہین اوداس ہوتا جب تک تم عمل کرنے سے نہ اوداس ہو ف یعنی عبادت وہی بہتر ہی جو ہمیشہ
ہو سکے جس سے دل نہ اوداس ہو ق زَيْدُ بْنُ خَالِدٍ خُذْهَا فَإِنَّمَا هِيَ لَكَ أَوْ لِأَخِيكَ أَوْ لِلذِّئْبِ يَعْنِي ضَالَّةَ الْغَنَمِ ۱۹۱۷
بخاری اور مسلم مین زید بن خالد رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے بھولی بھٹکی بکری کے حق مین فرمایا کہ لے اوسکو سو وہ تیرے واسطے ہی
یا کسی اور تیرے بھائی کے واسطے ہی یا بھیڑیے کے واسطے ہی ف یعنی اگر تو اوسکو نہ پکڑ لیگا تو اور کوئی آدمی لیویگا اور اگر کوئی
نہ لیویگا تو بھیڑیا کھا جاویگا ق جَابِرٌ خُذْ يَا جَابِرُ فَصُبَّ عَلَيَّ وَقُلْ بِسْمِ اللّٰهِ يَعْنِي مَاءً كَانَ فِي غُزْلَاءٍ ۱۹۱۸
لِلْأَنْصَارِيِّ بخاری اور مسلم مین جابر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ لے اے جابر اور پانی ڈال مجھپر اور بسم اللہ کہہ مراد وہ پانی ہی جو
انصاری کی چھوٹی مشک مین تھا ق عَائِشَةُ خُذِي فِرْصَةً مِنْ مِسْكٍ وَيُرْوَى مُمَسَّكَةً فَتَطَهَّرِي بِهَا بخاری اور مسلم ۱۹۱۹
مین حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ لے ٹکڑا کپڑے کا مشک سے آلودہ پھر اوس سے پاکی حاصل کر ف ایک عورت نے پوچھا
کیا حضرت سے حیض کے بعد کس طرح طہارت کیا کرون حضرت نے فرمایا کہ غسل کے بعد لتے مین مشک لگا کر رکھ لیا کر یعنی تا کہ خون کی بدبو دفع ہو
ق عَائِشَةُ خُذِي مِنْ مَالِهِ بِالْمَعْرُوفِ مَا يَكْفِيكِ وَيَكْفِي وَلَدَكِ وَيُرْوَى خُذِي مَا يَكْفِيكِ وَوَلَدَكِ ۱۹۲۰
بِالْمَعْرُوفِ قَالَهُ لِهِنْدٍ بِنْتِ عُتْبَةَ امْرَأَةِ أَبِي سُفْيَانَ بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت
نے فرمایا لے لیا کر خاوند کے مال سے دستور کے موافق جتنا تجکو اور تیری اولاد کو کفایت کرے یہ حضرت نے ہندہ عتبہ کی بیٹی سفیان
کی جورو سے کہا ف ہندہ نے کہا کہ یا حضرت سفیان مرد بخیل ہی اتنا خرچ نہین دیتا جو مجکو اور میری اولاد کو کفایت کرے مگر یہ ہو سکتا ہی
کہ اوسکی نادانستگی مین بقدر حاجت لے لون یعنی اس طرح لینا درست ہی یا نہین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ عورت
خاوند کے مال سے اگر بقدر حاجت ضروری کے بدون اوسکی اجازت لیوے تو درست ہی اسواسطے کہ اوسکا حق خاوند پر فرض ہی
ق ابْنُ عَبَّاسٍ دَعُونِي فَالَّذِي أَنَا فِيهِ خَيْرٌ وَأُوصِيكُمْ بِثَلَاثٍ أَخْرِجُوا الْمُشْرِكِينَ مِنْ جَزِيرَةِ الْعَرَبِ ۱۹۲۱
وَأَجِيزُوا الْوَفْدَ بِنَحْوِ مَا كُنْتُ أُجِيزُهُمْ قَالَ وَسَكَتَ عَنِ الثَّالِثَةِ أَوْ قَالَهَا فَأُنْسِيتُهَا هٰذَا مِنْ قَوْلِ
سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي مُسْلِمٍ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عباس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ چھوڑو مجکو جسمین کہ مین ہون بہتر ہی
اور مین تمکو تین چیز کی وصیت کرتا ہون کہ نکال دیجیو مشرکین کو عرب کے ٹاپو سے اور انعام دیا کریو ایلچیون کو جس طرح مین اونکو انعام دیتا تھا
راوی نے کہا کہ تیسری چیز سے حضرت نے سکوت کیا یا کہ اوسکو فرمایا مگر مین بھول گیا یہ قول ہی سلیمان بن ابی مسلم کا جو اس حدیث کا راوی ہی
ف اسکا پورا قصہ حدیث قرطاس مین اسی باب مین ہو چکا ہی خ أَبُو هُرَيْرَةَ دَعُونِي مَا تَرَكْتُكُمْ إِنَّمَا أَهْلَكَ مَنْ كَانَ ۱۹۲۲
قَبْلَكُمْ سُؤَالُهُمْ وَاخْتِلَافُهُمْ عَلَى أَنْبِيَائِهِمْ فَإِذَا نَهَيْتُكُمْ عَنْ شَيْءٍ فَاجْتَنِبُوهُ وَإِذَا أَمَرْتُكُمْ بِأَمْرٍ فَأْتُوا
مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ بخاری مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مجھسے سوال کرنا چھوڑو جب تک کہ تمکو چھوڑ دون اور
نہ بتلاؤن تمسے اگلی امتون کو تو اونکے سوال اور اختلاف ہی نے غارت کیا کہ اپنے پیغمبرون پر اختلاف کرتے تھے سو جب کہ مین تمکو کسی چیز سے
منع کرون تو اوس سے بچا کرو اور جب کہ مین کسی چیز کرنے کا حکم کرون تم اوسکو کیا کرو جتنا کہ تمسے ہو سکے ف حضرت نے خطبہ پڑھا اور فرمایا کہ
ای لوگو تمپر حج فرض ہوا سو تم حج کو ادا کرو تو ایک شخص نے کہا کہ یا حضرت کیا ہر سال حج فرض ہی حضرت چپ رہے یہان تک کہ اوسنے تین بار پوچھا پھر
حضرت نے فرمایا کہ اگر مین ہان کہتا تو تمپر ہر سال حج کرنا فرض ہو جاتا اور تمسے کبھی نہو سکتا پھر یہ حدیث فرمائی یعنی بیہودہ سوال نکیا کرو

۱۹۲۳ جو تمھارے حق مین بہتر ہی اوسکو مین خوب بیان کردیتا ہون تمکو اتنی کاوش کرنا کیا ضرور ہی **ق** جَابِرٌ دَعُوهَا فَإِنَّهَا مُنْتِنَةٌ يَعْنِي دَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ أَيْ قَوْلَ الْأَنْصَارِيِّ حِينَ كَسَعَهُ الْمُهَاجِرِيُّ يَا لَلْأَنْصَارِ بخاری اور مسلم مین جابر رض سے روایت ہی کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ چھوڑ دو اوس بات کو کہ وہ بات تو گندی ہی **ف** حضرت سفر مین تھے ایک انصاری اور مہاجر مین کچھ گفتگو ہوگئی مہاجر نے انصاری کے چوتڑ پر لات ماری انصاری نے چیخ ماری کہ ای انصاریو دوڑو اور مہاجر نے اسی طرح مہاجرین کو بلایا دونون طرف کے لوگ جمع ہوگئے حضرت ﷺ نے یہ شور سنکر فرمایا کہ یہ کفر کا قول یعنی گھار بلانا کسواسطے ہوا اصحاب نے اون دونون شخصون کا حال عرض کیا تب حضرت ﷺ نے یہ حدیث فرمائی

۱۹۲۴ **خ** أَبُو هُرَيْرَةَ دَعُوهُ وَأَرِيقُوا عَلَى بَوْلِهِ سَجْلًا مِنْ مَاءٍ أَوْ ذَنُوبًا مِنْ مَاءٍ فَإِنَّمَا بُعِثْتُمْ مُيَسِّرِينَ وَلَمْ تُبْعَثُوا مُعَسِّرِينَ بخاری مین ابوہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ چھوڑ دو اوسکو اور اوسکے پیشاب پر چھوٹا ڈول پانی کا یا بڑا ڈول پانی کا بہا دو اسواسطے کہ تم تو بھیجے گئے آسانی کرنے والے اور نہین بھیجے گئے سختی کرنے والے **ف** ایک گنوار نے حضرت کی مسجد مین پیشاب کر دیا اصحاب نے اوسکو ٹوکا تب حضرت ﷺ نے یہ حدیث فرمائی پھر حضرت ﷺ نے اوسکو بلا کر کہا کہ مسجد عبادت کا مقام ہی یہان پیشاب کرنا مناسب نہین معلوم ہوا کہ نادان کے قصور پر سختی کرنا نچاہیے اور ثابت ہوا کہ زمین کی نجاست پانی ڈالنے اور خشک ہونے سے دھو جاتی ہی

۱۹۲۵ **ق** ابْنُ عُمَرَ دَعْهُ فَإِنَّ الْحَيَاءَ مِنَ الْإِيمَانِ قَالَهُ لِرَجُلٍ كَانَ يَعِظُ أَخَاهُ فِي الْحَيَاءِ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہی کہ حضرت ﷺ نے فرمایا اوسکو نہ چھیڑ اسواسطے کہ شرم تو ایمان کی نشانی ہی یہ حضرت ﷺ نے اوس مرد سے فرمایا جو اپنے بھائی سے نصیحت کرتا تھا کہ زیادہ شرم نکیا کر **ف** یعنی حیا صفت ایمانی ہی ہر حالت مین بہتر ہی اور بیحیائی ہر طرح معیوب ہی

۱۹۲۶ **ق** أَبُو سَعِيدٍ دَعْهُ فَإِنَّ لَهُ أَصْحَابًا يَحْقِرُ أَحَدُكُمْ صَلَاتَهُ مَعَ صَلَاتِهِمْ وَصِيَامَهُ مَعَ صِيَامِهِمْ يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ يَمْرُقُونَ مِنَ الْإِسْلَامِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ يُنْظَرُ إِلَى نَصْلِهِ فَلَا يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ ثُمَّ يُنْظَرُ إِلَى رِصَافِهِ فَلَا يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ ثُمَّ يُنْظَرُ إِلَى نَضِيِّهِ فَلَا يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ ثُمَّ يُنْظَرُ إِلَى قُذَذِهِ فَلَا يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ سَبَقَ الْفَرْثَ وَالدَّمَ آيَتُهُمْ رَجُلٌ أَسْوَدُ إِحْدَى عَضُدَيْهِ مِثْلُ ثَدْيِ الْمَرْأَةِ أَوْ مِثْلُ الْبَضْعَةِ تَدَرْدَرُ يَخْرُجُونَ عَلَى خَيْرِ فِرْقَةٍ مِنَ النَّاسِ وَيُرْوَى عَلَى حِينِ فُرْقَةٍ بخاری اور مسلم مین ابو سعید رض سے روایت ہی کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ اوسکو چھوڑ اور دور کر سو تحقیق اوسکے چند ساتھی ہونگے کہ تم مین سے ہر ایک آدمی اپنی نماز کو انکی نماز کے ساتھ حقیر جانیگا اور اپنے روزے کو انکے روزے کے ساتھ ناچیز سمجھیگا وہ لوگ قرآن پڑھینگے لیکن گلے کی ہنسلیون سے نیچے نہ اوتریگا یعنی دل مین قرآن کا کچھ اثر نہوگا وہی لوگ اسلام سے نکل جاوینگے جیسے جانور کے تیر پار ہو جاتا ہی اوسکی گانسی کو دیکھے تو کچھ خون کا اثر نپاوے پھر اوسکی باڑہ کو دیکھے تو کچھ اثر نپاوے پھر اوس تیر کی لکڑی کو دیکھے تو کچھ اثر نپاوے پھر تیر کے پر کو دیکھے تو کچھ اثر نپاوے تیر پار نکل گیا پیٹ کے گوبر اور خون سے یعنی جیسے پار ہوئے تیر مین جانور کا کچھ اثر نہین لگا رہتا اسی طرح اوس قوم مین اسلام کا کچھ اثر نہ باقی رہیگا اوس قوم کی نشانی یہ ہی کہ اون مین ایک سیاہ مرد ہوگا جسکی ایک بازو جیسے عورت کی چھاتی یا جیسے گوشت کا لوتھڑا کہ جنبش کیا کریگا آدمیون کے عمدہ تر گروہ پر خروج کرینگے یعنی علی مرتضی رض سے باغی ہونگے اور دوسری روایت یون ہی کہ وہ لوگ اختلاف اور پھوٹ کے زمانے مین ظاہر ہونگے **ف** حضرت ﷺ نے کچھ مال تقسیم کیا ایک شخص جسکا ذو الخویصرہ نام تھا اوسنے حضرت ﷺ سے کہا کہ انصاف سے تقسیم کرو عمر فاروق رض نے کہا کہ یا حضرت اگر حکم ہو تو مین اس کافر کو مار ڈالون تب حضرت ﷺ نے یہ حدیث فرمائی اور خارجی قوم کی خبر دی علی مرتضی نے اوس قوم کو قتل کیا اس حدیث مین

جس نشانی کا مرد حضرت صلعم نے فرمایا تھا اوسی نشان کا آدمی اوس قوم مین موجود تھا باقی قصہ اس حدیث کا دوسرے باب مین ہو چکا **ق** جَابِرٌ دَعْهُ ۱۹۲۷
لَا يَتَحَدَّثُ النَّاسُ اَنَّ مُحَمَّدًا يَقْتُلُ اَصْحَابَهُ **قَالَهُ** لِعُمَرَ حِيْنَ قَالَ دَعْنِيْ اَضْرِبْ عُنُقَ هٰذَا
الْمُنَافِقِ يَعْنِيْ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اُبَيٍّ بخاری اور مسلم مین جابر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ اوسکو چھوڑ اور مت مار تا لوگ یہ
گفتگو نکرین کہ محمد اپنے ساتھیون کو قتل کرتا ہی یہ حضرت صلعم نے عمر فاروق رضہ سے فرمایا جب کہ عمر نے حضرت سے کہا کہ مجھکو حکم ہو تو مین اس منافق کی
گردن مارون یعنی عبد اللہ بن ابی کی **ف** مدینے مین عبد اللہ بن ابی بڑا منافق تھا اوسنے حضرت کی خدمت مین بے ادبی کی عمر فاروق رضہ نے
اوسکے قتل کی اجازت مانگی تب حضرت صلعم نے یہ حدیث فرمائی یعنی لوگ حقیقت حال نسمجھینگے مجھکو سفاک اور خونریز جانکے مسلمان ہونے سے وحشت کرینگے
سبحان اللہ حضرت مین کیا حکمت اور حلم تھا **ق** اَلْمُغِيْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ دَعْهُمَا فَاِنِّيْ اَدْخَلْتُهُمَا طَاهِرَتَيْنِ يَعْنِي الْخُفَّيْنِ ۱۹۲۸
قَالَهُ بخاری اور مسلم مین مغیرہ بن شعبہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ اونکو رہنے دے اور مت اوتار اسواسطے کہ مینے پاک
پہنے ہین یعنی دونون موزے کو یہ حضرت صلعم نے مغیرہ رضہ سے فرمایا **ف** مغیرہ رضہ سے روایت ہی کہ مین سفر مین حضرت کے ساتھ تھا حضرت صلعم نے فرمایا کہ
تیرے پاس پانی ہی مینے کہا کہ ہان پھر حضرت سواری سے اوترے مینے پانی ڈالا حضرت نے وضو کیا مونہہ اور ہاتھ دھوئے اور سر پر مسح کیا
حضرت موزے پہنے تھے مین جھکا کہ موزے اوتارون تب حضرت صلعم نے یہ حدیث فرمائی یعنی اوتارنے کی کچھ حاجت نہین مینے وضو کرکے اونکو پہنا تھا
م عَائِشَةُ دَعِيْهَا وَهَلْ يَكُوْنُ الشَّبَهُ اِلَّا مِنْ قِبَلِ ذٰلِكَ وَاِذَا عَلَا مَاؤُهَا مَاءَ الرَّجُلِ اَشْبَهَ الرَّجُلُ ۱۹۲۹
اَخْوَالَهُ وَاِذَا عَلَا مَاءُ الرَّجُلِ مَاءَهَا اَشْبَهَ اَعْمَامَهُ مسلم مین حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ اوس
تکرار مت کر او مشابہت نہین ہوتی مگر اسی کے سبب سے اور جب غالب ہوئی عورت کی منی مرد کی منی پر تو لڑکا اپنے مامووٕن کے مشابہ ہوتا ہی
اور اگر مرد کی منی غالب ہوئی عورت کی منی پر تو لڑکا مشابہ ہوتا ہی اپنے چچون سے **ف** حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہی کہ ایک عورت نے پوچھا کہ اگر عورت
کو احتلام ہوا اور منی کا پانی دیکھے تو غسل کرے حضرت صلعم نے فرمایا کہ ہان غسل کرے حضرت عائشہ رضہ نے اوس عورت سے کہا تیرا برا ہو کیا عورت
کو بھی احتلام ہوتا ہی تب حضرت صلعم نے یہ حدیث فرمائی یعنی اگر عورت کی منی نہوتی تو لڑکا مامووٕن کی صورت سے کس طرح مشابہ ہوتا
خ سَلَمَةُ بْنُ الْاَكْوَعِ اِرْمُوْا بَنِيْ اِسْمٰعِيْلَ فَاِنَّ اَبَاكُمْ كَانَ رَامِيًا بخاری مین سلمہ بن اکوع رضہ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا ۱۹۳۰
کہ تیراندازی سیکھو اے اسمعیل کی اولاد اسواسطے کہ تمھارا باپ تیرانداز تھا **ف** چند انصار تیراندازی کرتے تھے تب حضرت صلعم نے
یہ حدیث فرمائی اور فرمایا کہ ہم فلانی قوم کے ساتھ ہین تو دوسری قوم نے تیراندازی موقوف کی حضرت صلعم نے فرمایا کہ تم کیون نہین تیراندازی کرتے
اونھون نے کہا کہ یا رسول اللہ ہم کیونکر تیر لگاوین اور آپ تو اوس قوم کے ساتھ ہین اور ہمارے ساتھ نہین حضرت صلعم نے فرمایا کہ تیر لگاوین مین
تم سبکے ساتھ ہون اس حدیث سے معلوم ہوا کہ انصار حضرت اسمعیل کی اولاد ہین تیراندازی کی اسواسطے تاکید فرمائی کہ جہاد کا وسیلہ ہی
ق جَابِرٌ سَمِّ ابْنَكَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ **قَالَهُ** بخاری اور مسلم مین جابر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ اپنے بیٹے کا ۱۹۳۱
عبد الرحمن نام رکھ **ف** جابر رضہ سے روایت ہی کہ ہماری قوم مین ایک شخص کے بیٹا پیدا ہوا اوسنے قاسم نام رکھا پھر اوسنے حضرت کو
خبر دی تب حضرت صلعم نے یہ حدیث فرمائی **ق** عُمَرُ بْنُ اَبِيْ سَلَمَةَ سَمِّ اللّٰهَ وَكُلْ بِيَمِيْنِكَ وَكُلْ مِمَّا يَلِيْكَ بخاری اور مسلم مین ۱۹۳۲
عمر بن ابی سلمہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ بسم اللہ کہہ اور اپنے داہنے ہاتھ سے کھا اور اوس طرف سے کھا جو تیرے قریب ہو
ف عمر بن ابی سلمہ رضہ سے روایت ہی کہ مین لڑکا تھا اور رکابی کے ہر طرف سے کھاتا تھا تب حضرت صلعم نے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے

۱۹۳۳ معلوم ہوا کہ لڑکوں کو ادب سکھلانا سنت ہے **ق** اَنَسٌ سَمُّوْا بِاِسْمِيْ وَلَا تَكَنَّوْا بِكُنْيَتِيْ بخاری اور مسلم میں انس رض سے روایت ہے کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ نام رکھا کرو میرے نام پر اور نہ کنیت رکھو میری کنیت کی **ف** کنیت اوسکو کہتے ہیں جسپر اب کی لفظ ہو جیسے ابو القاسم اور ابو الحسن حضرت کی کنیت ابو القاسم تھی سو فرمایا کہ اپنی اولاد کا محمد نام رکھو ابو القاسم اونکو نہ کہو مصابیح میں روایت ہے کہ حضرت بازار میں تھے ایک شخص نے پکارا یا ابا القاسم حضرت اوسکی طرف متوجہ ہوئے اوسنے کہا کہ یا حضرت میں نے آپ کو نہیں پکارا فلانے شخص کو پکارا تھا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی حضرت کے نام و کنیت رکھنے میں علما کے بہت قول ہیں لیکن صحیح قول یہی ہے کہ حضرت کا نام رکھنا تو درست ہے لیکن کسیکو ابو القاسم کہنا بہتر نہیں چنانچہ اسکا مفصل بیان سفر السعادۃ میں موجود ہے

ف: کسی کو یا ابو القاسم گفتن روا نیست

۱۹۳۴ **ق** اَنَسٌ سَوُّوْا صُفُوْفَكُمْ فَاِنَّ تَسْوِيَةَ الصُّفُوْفِ مِنْ تَمَامِ الصَّلٰوةِ بخاری اور مسلم میں انس رض سے روایت ہے کہ حضرت صلعم نے فرمایا برابر کیا کرو اپنی صفوں کو اسواسطے کہ صفوں کو برابر کرنا نماز کا کمال ہے

۱۹۳۵ **م** اَبُوْهُرَيْرَةَ سِيْرُوْا هٰذَا جُمْدَانُ سَبَقَ الْمُفَرِّدُوْنَ قَالُوْا وَمَا الْمُفَرِّدُوْنَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الذَّاكِرُوْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّالذَّاكِرَاتُ مسلم میں ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ چلو یہ جمدان پہاڑ ہے بڑھ گئے اکیلے صحابہ نے کہا یا حضرت اکیلے کون ہیں حضرت نے فرمایا کہ خدا کی بہت یاد کرنے والے مرد اور عورتیں **ف** حضرت مکے کی راہ میں چلے جاتے تھے وہاں ایک پہاڑ نمود ہوا جسکا جمدان نام ہے تب حضرت صلعم نے یہ حدیث فرمائی اوس پہاڑ کے پاس کوئی پہاڑ نہیں یعنی جیسے یہ پہاڑ تنہا ہے اسی طرح خدا کی یاد کرنیوالے بھی اوسکی یاد میں تنہائی دوست اور گوشہ گیر رہتے ہیں ترمذی میں روایت ہے کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ اکیلے لوگ وہ ہیں جن خدا کی یاد پر حریص ہیں خدا میں یاد الٰہی اونکے گناہوں کے بوجھ کو اوتارلے گی سو وہ قیامت میں ہلکے پھلکے آوینگے

ف: فضیلت اہل ذکر

۱۹۳۶ **م** عَلِيٌّ شَقِّقْهُ خُمُرًا بَيْنَ الْفَوَاطِمِ يَعْنِيْ ثَوْبَ حَرِيْرٍ اَهْدَاهُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اُكَيْدِرُ دُوْمَةَ **قَالَهٗ** لَهٗ وَالْفَوَاطِمُ ثَلٰثُهُنَّ فَاطِمَةُ الزَّهْرَآءُ وَالثَّانِيَةُ فَاطِمَةُ بِنْتُ اَسَدٍ اُمُّ عَلِيٍّ وَّالثَّالِثَةُ فَاطِمَةُ بِنْتُ حَمْزَةَ مسلم میں علی مرتضی سے روایت ہے کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ اوس ریشمی کپڑے کو پھاڑ اور اوڑھنیاں بنا کر اون عورتوں میں تقسیم کر جنکے فاطمہ نام ہیں مراد وہ ریشمی کپڑا ہے جو اکیدر دومہ کے بادشاہ نے حضرت کو تحفہ بھیجا تھا یہ حضرت نے علی مرتضی سے فرمایا اور فاطمہ کے نام کی تین عورتیں تھیں ایک تو فاطمہ زہرا اور دوسری فاطمہ بنت اسد علی مرتضی کی ماں تیسری فاطمہ حمزہ کی بیٹی **ف** ہر چند ریشمی کپڑا مرد کو حرام ہے لیکن اگر کوئی تحفہ دے تو قبول کرے اور عورتوں کو حوالہ کرے کہ اونکو حلال ہے

۱۹۳۷ **م** عَمْرُو بْنُ عَبَسَةَ صَلِّ صَلٰوةَ الصُّبْحِ ثُمَّ اَقْصِرْ عَنِ الصَّلٰوةِ حِيْنَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ حَتّٰى تَرْتَفِعَ فَاِنَّهَا تَطْلُعُ حِيْنَ تَطْلُعُ بَيْنَ قَرْنَيْ شَيْطَانٍ وَّحِيْنَئِذٍ يَّسْجُدُ لَهَا الْكُفَّارُ ثُمَّ صَلِّ فَاِنَّ الصَّلٰوةَ مَشْهُوْدَةٌ مَّحْضُوْرَةٌ حَتّٰى يَسْتَقِلَّ الظِّلُّ بِالرُّمْحِ ثُمَّ اَقْصِرْ عَنِ الصَّلٰوةِ فَاِنَّهٗ حِيْنَئِذٍ تُسْجَرُ جَهَنَّمُ فَاِذَا اَقْبَلَ الْفَيْءُ فَصَلِّ فَاِنَّ الصَّلٰوةَ مَشْهُوْدَةٌ مَّحْضُوْرَةٌ حَتّٰى تُصَلِّيَ الْعَصْرَ ثُمَّ اَقْصِرْ عَنِ الصَّلٰوةِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَاِنَّهَا تَغْرُبُ بَيْنَ قَرْنَيِ الشَّيْطَانِ وَحِيْنَئِذٍ يَّسْجُدُ لَهَا الْكُفَّارُ مسلم میں عمرو بن عبسہ رض سے روایت ہے کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ صبح کی نماز پڑھ پھر نماز کو موقوف کر جب کہ آفتاب نکلے یہاں تک کہ اونچا ہو جاوے اسواسطے کہ آفتاب جب کہ نکلتا ہے تو شیطان کے دونوں سینگوں کے اندر نکلتا ہے اور اوس وقت کافر آفتاب کو سجدہ کرتے ہیں پھر جب آفتاب بلند ہو تو نماز پڑھ اسواسطے کہ اوس وقت نماز میں عبادت والے موجود اور حاضر ہوتے ہیں یہاں تک کہ سایہ نیزے کے ساتھ قائم ہو جاوے یعنی دوپہر ہو اور زمین پر سایہ نہ رہے پھر اوس وقت نماز موقوف کر اسواسطے کہ اوس وقت دوزخ بھڑکائی جاتی ہے پھر جب سایہ دوپہر کا پلٹے

اور بڑہ چلے تو نماز پڑہہ اسواسطے کہ اوس وقت عبادت والے نماز مین موجود اور حاضر ہوتے ہین یہان تک کہ عصر کی نماز سے تو فراغت پاوے
پھر نماز کو موقوف کر یہان تک کہ آفتاب ڈوب جاوے اسواسطے کہ آفتاب شیطان کے دونون سینگون کے اندر ڈوبتا ہی اور اوس وقت آفتاب کو
کافر سجدہ کرتے ہین **ف** عمرو بن عبسہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم مدینے مین تشریف لائے تو مینے حضرت صلعم سے نماز کے وقت پوچھے تب حضرت صلعم نے
یہ حدیث فرمائی یعنی ہر وقت نماز پڑھنا درست ہی لیکن تین وقت درست نہین طلوع غروب کے وقت تو اسواسطے منع ہی کہ اوسوقت آفتاب کو
١٩٣٨ کافر سجدہ کرتے ہین تو مسلمانون کو اونکی مشابہت نچاہیے اور دوپہر کو دوزخ بھڑکائی جاتی ہی جلال کا وقت ہی **خ** عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ
صَلِّ قَائِمًا فَاِنْ لَّمْ تَسْتَطِعْ فَقَاعِدًا فَاِنْ لَّمْ تَسْتَطِعْ فَعَلٰى جَنْبٍ **قَالَ لَهٗ** بخاری مین عمران بن حصین رضہ سے روایت ہی کہ
حضرت صلعم نے فرمایا کہ نماز پڑہ کھڑے ہوکر اور اگر تجھسے نہوسکے تو بیٹھکے پڑہ سو اگر بیٹھکے بھی نہوسکے تو لیٹکے پڑہ یہ حضرت صلعم نے عمران سے فرمایا **ف** عمران سے
روایت ہی کہ مجکو بواسیر کی بیماری تھی مینے حضرت صلعم سے اسکا مسئلہ پوچھا تب حضرت صلعم نے یہ حدیث فرمائی یعنی بیمار کو ہر طرح نماز پڑھنا درست ہی
١٩٣٩ خواہ کھڑے خواہ بیٹھے خواہ لیٹے **ق** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُغَفَّلٍ صَلُّوْا قَبْلَ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ صَلُّوْا قَبْلَ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ
قَالَ فِي الثَّالِثَةِ لِمَنْ شَآءَ كَرَاهِيَةَ اَنْ يَّتَّخِذَهَا النَّاسُ سُنَّةً بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن مغفل رضہ سے روایت ہی
کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ نماز پڑھو مغرب سے پہلے نماز پڑھو مغرب سے پہلے حضرت صلعم نے تیسری بار مین فرمایا کہ جو چاہے سو نماز پڑھے یہ اس خوف سے
فرمایا کہ لوگ اوسکو سنت موکدہ سمجھین **ف** لوگون نے پوچھا کہ مغرب کے پہلے نماز درست ہی یا نہین تب حضرت صلعم نے یہ حدیث فرمائی یعنی
١٩٤٠ ہر چند مغرب سے پہلے نماز درست ہی لیکن تاکید اور التزام نچاہیے کہ ادائے فرض مین تاخیر ہوگی **ق** خَبَّابُ بْنُ الْاَرَتِّ ضَعُوْهَا
مِمَّا يَلِيْ رَأْسَهٗ وَاجْعَلُوْا عَلٰى رِجْلَيْهِ مِنَ الْاِذْخِرِ يَعْنِيْ مُصْعَبَ بْنَ عُمَيْرٍ حِيْنَ اسْتُشْهِدَ بِاُحُدٍ بخاری اور مسلم
مین خباب بن ارت رضہ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ اوس کملی کو اوسکے سر کی طرف ڈالو اور اوسکے دونون پاؤن پر گھاس رکھو یعنی
مصعب بن عمیر کے جبکہ وہ جنگ احد مین شہید ہوئے **ف** جب مصعب شہید ہوئے تو سوائے ایک کملی کے کفن میسر نہ آیا اور کملی بھی ایسی
چھوٹی تھی کہ اگر سر پر ڈالتے تھے تو پاؤن کھلتے تھے اور اگر پاؤن پر ڈالتے تھے تو سر کھلتا تھا تب حضرت صلعم نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ
١٩٤١ جب کچھ میسر نہ آوے تو کفن مین ایک ہی کپڑا کفایت کرتا ہی **م** سَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ ضَعْهُ مِنْ حَيْثُ اَخَذْتَهٗ **قَالَ لَهٗ**
يَعْنِيْ سَيْفًا اِسْتَوْهَبَهٗ مِنَ الْغَنَائِمِ مسلم مین سعد بن ابی وقاص رضہ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ اوسکو رکھدے جہان سے
تو نے اوسکو لیا ہی **ف** غنیمت کے مال سے سعد بن ابی وقاص نے ایک تلوار اوٹھائی اور حضرت صلعم سے مانگی تب حضرت صلعم نے یہ حدیث فرمائی
١٩٤٢ یعنی غنیمت کے مال مین سب غازیون کا حق ہی بے تقسیم تجھکو کیونکر ملے **م** عُثْمَانُ بْنُ اَبِي الْعَاصِ ضَعْ يَدَكَ عَلَى الَّذِيْ يَاْلَمُ مِنْ
جَسَدِكَ وَقُلْ بِسْمِ اللّٰهِ ثَلٰثًا وَّقُلْ سَبْعَ مَرَّاتٍ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ وَقُدْرَتِهٖ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ وَاُحَاذِرُ **قَالَ لَهٗ**
مسلم مین عثمان بن ابی العاص رضہ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے مجسے فرمایا کہ وہان اپنا ہاتھ رکھ جہان تیرے بدن مین درد ہوتا ہی اور بسم اللہ تین بار
کہہ اور سات بار کہہ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ وَقُدْرَتِهٖ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ وَاُحَاذِرُ یعنی مین پناہ مانگتا ہون خدا کی اور اوسکی قدرت کی اوس چیز کے شر سے
جسکا مجکو غم اور خوف ہی **ف** مصابیح مین عثمان بن ابی العاص رضہ سے روایت ہی کہ مینے اپنے درد اور بیماری کی حضرت صلعم سے شکایت کی
١٩٤٣ تب حضرت صلعم نے یہ دعا فرمائی مینے اوسپر عمل کیا مجکو شفا حاصل ہوئی **ق** اُمُّ سَلَمَةَ طُوْفِيْ مِنْ وَّرَآءِ النَّاسِ وَاَنْتِ رَاكِبَةٌ
قَالَ لَهَا لَمَّا قَالَتْ اِنِّيْ اَشْتَكِيْ بخاری اور مسلم مین حضرت ام سلمہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ تو طواف کر لوگون کے پیچھے

سوار ہو کر یہ حضرت صلعم نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا جب کہ انھون نے کہا تھا کہ مین بیمار ہون **ف** معلوم ہوا کہ حج مین بیمار کو سوار ہو کر طواف کرنا

۱۹۴۴ درست ہی **م** اَبُوْهُرَيْرَةَ عُوْذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ عُوْذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ عُوْذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ

عُوْذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ مسلم مین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ پناہ مانگو خدا کی خدا کے

عذاب سے پناہ مانگو خدا کی قبر کے عذاب سے پناہ مانگو خدا کی دجال کے فتنے سے پناہ مانگو خدا کی زندگی اور موت کے فتنے اور فساد سے

۱۹۴۵ **م** جَابِرٌ غَطُّوا الْإِنَاءَ وَاَوْكُوا السِّقَاءَ فَاِنَّ فِي السَّنَةِ لَيْلَةً يَنْزِلُ فِيْهَا وَبَاءٌ لَا يَمُرُّ بِاِنَاءٍ لَيْسَ عَلَيْهِ

غِطَاءٌ اَوْ سِقَاءٍ لَيْسَ عَلَيْهِ وِكَاءٌ اِلَّا نَزَلَ فِيْهِ مِنْ ذٰلِكَ الْوَبَاءِ قَالَ اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ فَالْاَعَاجِمُ

عِنْدَنَا يَتَّقُوْنَ ذٰلِكَ فِيْ كَانُوْنِ الْاَوَّلِ مسلم مین جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ بند رکھا کرو برتن کو اور دہانہ باندھا

کرو مشک کا اسواسطے کہ تمام سال مین ایک ایسی رات ہی کہ اوسمین وبا اوترتی ہی جس برتن اور مشک کو کھلا پاتی ہی اوسکے اندر وبا

گھس جاتی ہی لیث بن سعد مصر کے محدث نے کہا کہ جو عجم کے لوگ ہمارے پاس ہین کانون اول مین اسکا بچاو کرتے ہین **ف**

کانون اول رومی مہینا ہی خریف کی آخر فصل مین ہوتا ہی خلاصہ مطلب یہ کہ حدیث مین اوس رات کو معین نہین فرمایا کہ کب ہوتی ہی لیکن

عجم کے لوگ کانون اول مین جانتے ہین شاید یون ہی ہو کہ اوس فصل مین ہوا بگڑ جاتی ہی لیکن اسپر تعین نہین ہو برتنون کو ہر رات بند رکھنا چاہیے

۱۹۴۶ **ق** جَابِرٌ غَطُّوا الْإِنَاءَ وَاَوْكُوا الْاَسْقِيَةَ وَاَغْلِقُوا الْبَابَ وَاَطْفِئُوا السِّرَاجَ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَحِلُّ

سِقَاءً وَلَا يَفْتَحُ بَابًا وَلَا يَكْشِفُ اِنَاءً فَاِنْ لَّمْ يَجِدْ اَحَدُكُمْ اِلَّا اَنْ يَّعْرُضَ عَلٰى اِنَائِهٖ عُوْدًا وَيَذْكُرَ

اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ فَلْيَفْعَلْ فَاِنَّ الْفُوَيْسِقَةَ تُضْرِمُ عَلٰى اَهْلِ الْبَيْتِ بَيْتَهُمْ بخاری اور مسلم مین جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہی

کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ بند رکھو برتن کو اور مونہہ باندھو مشکون کا اور بند کرو دروازے کو اور گل کیا کرو چراغ کو اسواسطے کہ شیطان مشک

اور دروازے اور برتن کو نہین کھولتا اور اگر کوئی برتن ڈھانکنے کو کچھ نپاوے تو لکڑی کو برتن پر آڑا رکھدیوے اور بسم اللہ کہے مقرر چوہا

گھر والون کو جلا دیتا ہی یعنی اگر سوتے وقت چراغ روشن رہے تو چوہا بتی لیجاتا ہی تو گھر مین آگ لگ جاتی ہی **ف** حضرت صلعم نے اس حدیث مین

۱۹۴۷ آداب سکھلائے کہ بسم اللہ کہہ کے رات کو یہ کام کرنا چاہیے اسمین بڑے فائدے ہین **م** جَابِرٌ غَيِّرُوْا هٰذَا الشَّيْبَ وَاجْتَنِبُوا السَّوَادَ

مسلم مین جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ رنگ بدل ڈالو اسکا کسی چیز سے اور بچو سیاہی سے **ف** فتح مکے مین ابو قحافہ

صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے باپ مسلمان ہوئے اونکی داڑھی اور سر کے بال نہایت سفید تھے تب حضرت صلعم نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ خضاب کرنا درست ہی

لیکن سیاہ خضاب کرنا مکروہ ہی فقہا کہتے ہین کہ وسمے کا خضاب درست ہی اسواسطے کہ بعضے اصحاب کرتے تھے وسمے کے سوا اور خضاب سیاہ رنگ

۱۹۴۸ درست نہین واللہ اعلم **خ** اَبُوْهُرَيْرَةَ فِرَّ مِنَ الْمَجْذُوْمِ كَمَا تَفِرُّ مِنَ الْاَسَدِ لَمْ يَصِلْ سَنَدَهُ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ بخاری مین

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ بھاگ کوڑھی سے جیسے تو شیر سے بھاگتا ہی بخاری نے اس حدیث کی پوری سند نہین

۱۹۴۹ بیان کی **ف** اس بیماری سے آدمی کو نفرت آتی ہی تو بیمار کو زیادہ تر رنج آتا ہی اسواسطے اوسکی صحبت منع فرمائی **خ** اَبُوْمُوْسٰى

فُكُّوا الْعَانِيَ وَاَطْعِمُوا الْجَائِعَ وَعُوْدُوا الْمَرِيْضَ بخاری مین ابو موسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ چھڑاؤ قیدی کو

اور کھانا کھلاؤ بھوکے کو اور خیر و عافیت پوچھو بیمار کی **ف** دشمن سے مظلوم کو چھڑانا قادر پر فرض ہی اور اطعام اور عیادت

۱۹۵۰ فرض کفایہ ہی **م** اَبُوْهُرَيْرَةَ قَاتِلْهُمْ حَتّٰى يَشْهَدُوْا اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ فَاِذَا

فعلوا ذلك فقد منعوا منك دماءهم واموالهم الا بحقها وحسابهم على الله **قال** لعلي
يوم خيبر م مسلم مین ابوہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ قتل کرو اونکو یہان تک کہ وی گواہی دین کہ خدا کے سوا کوئی معبود
برحق نہین اور محمد خدا کا رسول ہی پھر جب اونھون نے یہ کیا تو تجسے اپنے خون اور مال بچائے مگر حق بات پر اور حساب اونکا خدا پر ہی
یہ حضرت نے علی مرتضی رض سے فرمایا جنگ خیبر کے دن **ف** یعنی جب کافر نے کلمہ پڑھا تو اوسکی جان مارنا اور مال لوٹنا درست نہین
لیکن جو کسی کے بدلے خون ہوگا اور اگر مال ہوگا زکوۃ لیجاویگی اور اگر وی اپنی جان اور مال بچانے کے واسطے کلمہ پڑھ لیوینگے اور دل سے
1951 کافر رہینگے تو خدا اونسے حساب کر لیگا ہملو ظاہر کا حکم ہی **م** ابوھریرۃ قاربوا وسددوا مسلم مین ابوہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت
نے فرمایا کہ میانہ روی اختیار کرو اور راہ راست پر چلو **ف** یعنی عبادت بلکہ ہر چیز مین افراط اور تفریط سے بچو نہ عبادت مین ایسی کثرت
1952 بہتر جو افسردہ اور ملول کر ڈالے نہ ایسی قلت اچھی کہ دل پر اوسکی کچھ تاثیر نہو **م** جویریۃ زوج النبي صلى الله عليه واله وسلم
قربيه فقد بلغت محلها يعني عظما من شاة اعطيته مولاتها من الصدقة م مسلم مین حضرت جویریہ رض
حضرت کی بی بی سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ اوس گوشت کو میرے پاس لا اسواسطے کہ زکوۃ یا خیرات اپنے مقام کو پہونچ گئی **ف**
حضرت صلعم نے کھانا مانگا حضرت جویریہ رض نے کہا کہ یا حضرت اس وقت کچھ حاضر نہین لیکن میری آزاد لونڈی کو خیرات کا گوشت ملا ہی وہ
حاضر ہی تب حضرت صلعم نے یہ حدیث فرمائی یعنی ہر چند زکوۃ اور خیرات ہمکو درست نتھی لیکن اول جب محتاج کو ملی اور محتاج نے دوسرے شخص
1953 کو دی تو اوسکو درست ہوگئی **م** طارق بن اشيم قل اللهم اغفر لي وارحمني وعافني وارزقني فان هؤلاء
تجمع لك دنياك واخرتك **قاله** لرجل قال يا رسول الله كيف اقول حين اسئل ربي م مسلم مین طارق
بن اشیم رض سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا یہ دعا پڑھ کہ اللهم اغفر لي وارحمني وعافني وارزقني یعنی الہی مجکو بخش اور
مجھپر رحم کر اور مجکو عافیت اور چین مین رکھ اور مجکو روزی دے سو مقرر یہ لفظین تیرے دین اور دنیا کی بہتری کی جامع ہین یہ حضرت نے
1954 اوس مرد سے فرمایا جسنے کہا کہ یا رسول اللہ مین کیونکر کہا کرون جب کہ اپنے رب سے سوال کیا کرون **م** سعد بن ابي وقاص قل لا
اله الا الله وحده لا شريك له الله اكبر كبيرا والحمد لله كثيرا سبحان الله رب العالمين لا حول
ولا قوة الا بالله العزيز الحكيم قال فهؤلاء لربي فما لي قال قل اللهم اغفر لي وارحمني واهدني
وارزقني وعافني شك الراوي في عافني **قاله** لاعرابي جاءه فقال يا نبي الله علمني كلاما
اقوله م مسلم مین سعد بن ابی وقاص رض سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ یون کہا کر کہ سوا خدا کے کوئی پرستش کے لائق نہین وہ اکیلا
ہی اوسکا کوئی شریک نہین خدا سب سے بزرگ تر بڑائی والا اور سب تعریفین بہت سی خوبیان خدا ہی کے واسطے ہین پاک ہی خدا جہان کا
مالک گناہ سے بچاؤ نہ بندگی کی طاقت بدون خدا کی مدد کے جو سب پر غالب حکمت والا ہی اوس جنگلی آدمی نے کہا کہ یہ تو خدا کی تعریفین ہوئین
پھر مجکو کیا یعنی میرے فائدے کی چیز کچھ فرمائیے حضرت صلعم نے فرمایا یون کہا کر کہ الہی مجکو بخش اور مجھپر رحم کر اور مجکو ٹھیک راہ پر چلا اور مجکو روزی دے
اور مجکو عافیت مین رکھ راوی کو شک ہی کہ حضرت نے عافیت کی لفظ فرمائی یا نہین یہ حضرت صلعم نے اوس جنگلی آدمی سے فرمایا جو حضرت کے پاس آیا
1955 تو اوسنے کہا کہ ای خدا کے پیغمبر مجکو کوئی ایسا کلام سکھلائیے جسکو مین کہا کرون **م** حذيفة قم يا حذيفة فأتنا
بخبر القوم **قاله** ليلة الاحزاب م مسلم مین حذیفہ رض سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ اوٹھ ای حذیفہ اوس قوم کی

۱۹۵۶ ہمارے پاس خبر لے آیے حضرتؐ نے جنگ خندق کی رات فرمایا م حُذَيْفَةُ قُمْ يَا نَوْمَانُ قَالَهُ لَهُ صَبِيْحَةَ لَيْلَةِ الْاَحْزَابِ
مسلم مین حذیفہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اوٹھ او سونیوالے یہ حضرتؐ نے حذیفہؓ سے فرمایا جنگ خندق کی فجر کو ف جنگ خندق
مین کفار نے کئی دن تک مدینہ گھیرا ایک رات نہایت سرد ہوا اہلِ لوگ بدحواس ہوگئے تب حضرتؐ نے حذیفہ کو خبر کے واسطے بھیجا پھر حذیفہ

۱۹۵۷ کو اپنا کمل اوڑھایا اونکو خوب نیند غفلت کی آگئی تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی باقی مفصل قصہ چھپے باب مین گذرا سنخ اَبُوْ سَعِيْدٍ
قُوْلُوا اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ
مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَاٰلِ اِبْرَاهِيْمَ بخاری مین ابو سعیدؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ یون درود پڑھو
کہ الٰہی اپنی مہر کر محمدؐ پر جو تیرا بندہ اور تیرا پیغمبر ہی جیسے تو نے ابراہیم پر مہر کی اور برکت کر محمدؐ پر اور محمدؐ کی آل پر جیسے تو نے برکت کی ابراہیم

۱۹۵۸ اور ابراہیم کی آل پر ق اَبُوْ حُمَيْدٍ السَّاعِدِيُّ قُوْلُوا اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ كَمَا
صَلَّيْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ
حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ بخاری اور مسلم مین ابو حمیدؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ درود کو یون کہا کرو کہ الٰہی اپنی مہر کر محمدؐ پر اور اوسکی بیبیون
پر اور اوسکی اولاد پر جیسے تو نے مہر کی ابراہیم پر اور برکت کر محمدؐ پر اور اوسکی بیبیون پر اور اوسکی اولاد پر جیسے تو نے برکت کی ابراہیم پر بیشک

۱۹۵۹ تو سب خوبیون سراہا بڑائی والا ہی م اُمُّ سَلَمَةَ قُوْلِيْ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَلَهٗ وَاَعْقِبْنِيْ مِنْهُ عُقْبٰى حَسَنَةً قَالَهُ
لَهَا حِيْنَ مَاتَ اَبُوْ سَلَمَةَ مسلم مین حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ یون کہہ کہ الٰہی مجکو بخش اور اوسکو یعنی
خاوند کو اور اوسکے بعد مجکو اوسکا نیک بدلا دے یہ حضرتؐ نے حضرت ام سلمہؓ سے فرمایا جبکہ ابو سلمہ کا انتقال ہوا ف حضرت ام سلمہ کے

۱۹۶۰ اول خاوند یعنی ابو سلمہ کا جب انتقال ہوا تب حضرتؐ نے اونکو یہ تعلیم کی حق تعالیٰ نے دعا قبول کی حضرتؐ سے اونکا نکاح ہوا ق اَبُوْ سَعِيْدٍ قُوْمُوْا
اِلٰى سَيِّدِكُمْ اَوْ اِلٰى خَيْرِكُمْ يَعْنِيْ سَعْدَ بْنَ مُعَاذٍ فَقَعَدَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ
اِنَّ هٰؤُلَاءِ نَزَلُوْا عَلٰى حُكْمِكَ بخاری اور مسلم مین ابو سعیدؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اوٹھو اپنے سردار کی طرف یا یون
فرمایا کہ اپنے سے افضل اور بہتر کی طرف یعنی سعد بن معاذ کی طرف پھر سعد حضرتؐ پاس بیٹھے تو حضرتؐ نے فرمایا کہ البتہ یہ یہودی تیری تجویز پر
راضی ہو کر اوترے ہین ف بنی قریظہ ایک قوم تھی یہود کی حضرتؐ سے اونھون نے عہد شکنی کی تھی حضرتؐ نے اونکا قلعہ گھیر لیا تھا وے لوگ
اس بات پر راضی ہوئے کہ سعد بن معاذ جو ہمارے حق مین تجویز کرین سو ہمکو قبول ہی سعد زخمی تھے حضرتؐ نے اونکو مدینے سے بلایا جب وے آئے
تب حضرتؐ نے انصار سے یہ حدیث فرمائی سعد نے اونکے قتل کرنے کا حکم دیا چنانچہ اوس قوم کے مرد قتل ہوئے اور عورتین اور لڑکے لونڈی غلام ہوئے
بعضے علما نے کہا کہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سردار اور علما کی تعظیم کے واسطے قیام کرنا درست ہی اور بعضون نے جواب دیا ہی کہ یہ قیام تعظیم
کے واسطے نہ تھا بلکہ سعد زخمی تھے اونکے سنبھالنے کے واسطے حضرتؐ نے قیام کا حکم کیا تھا چنانچہ دوسری حدیث مین آیا ہی کہ ایک دوسرے
کے واسطے نہ قیام کیا کرو جیسے عجم کے لوگ کرتے ہین اور بعضے علما نے فرمایا ہی کہ قیام افراط تعظیم کے واسطے مکروہ ہی اور اہل علم اور دین کی

۱۹۶۱ تکریم کے واسطے درست ہی م اَنَسٌ قُوْمُوْا اِلٰى جَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ قَالَهُ حِيْنَ دَنَا الْمُشْرِكُوْنَ
يَوْمَ بَدْرٍ صحیح مسلم مین انسؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اوٹھو اوس بہشت کی طرف جسکا پھیلاؤ آسمان اور زمین کے
برابر ہی یہ حضرتؐ نے اوس وقت فرمایا جس وقت جنگ بدر مین مشرک نزدیک آگئے ف یعنی اونکو قتل کرو ہو اسطے کہ اونکا

1962 قتل کرایا شہید ہوا ہر طرح بہتر ہی کہ اوسکا عوض بہشت ہی ق ابن عباس قوموا عني ولا ينبغي عندي التنازع
ويروى عند نبي تنازع بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عباس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ اوٹھو میرے پاس سے اور
لائق نہین میرے پاس جھگڑا کرنا اور دوسری روایت یون ہی کہ پیغمبر پاس جھگڑا مناسب نہین ف حضرت نے مرض الموت مین دوات قلم مانگا
بعضون نے کہا لاؤ بعضون نے کہا کچھ ضرور نہین کہ حضرت کو لکھانے مین تکلیف ہوگی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی باقی اسکا قصہ اسی باب مین مفصل

1963 ہو چکا ق ابو ہريرة كخ كخ ارم بها اما علمت انا لا ناكل الصدقة ويروى لا تحل لنا الصدقة
قاله للحسن بن علي رضي الله عنهما حين اخذ تمرة من تمر الصدقة فجعلها في فيه بخاری اور
مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا چھی چھی اسکو پھینک دے کیا تو نہین جانتا کہ ہم لوگ زکوۃ نہین کھاتے اور دوسری روایت یون ہی کہ
ہمکو زکوۃ حلال نہین حضرت صلعم نے یہ امام حسن سے فرمایا جب کہ اونھون نے زکوۃ کی کھجورون سے ایک کھجور اوٹھالی اور اپنے مونھہ مین کھلی ف

1964 حضرت امام حسن اوس وقت مین لڑکے تھے اس حدیث سے ثابت ہوا کہ سادات کو زکوۃ کا مال حرام ہی ق جابر كل فاني اناجي
من لا تناجي يعني الثوم المطبوخ قاله لرجل من اصحابه بخاری اور مسلم مین جابر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت
نے فرمایا کہ تو کھا اسواسطے کہ مین کانا پھوسی کرتا ہون اوس سے جس سے تو کانا پھوسی نہین کرتا ف حضرت کے روبرو پکا ساگ آیا
اوسمین لہسن کی بو آئی حضرت نے اوسکو نہ کھایا کسی صحابی سے فرمایا کہ تو کھا صحابی نے دیکھا کہ حضرت نہین کھاتے ہین تو اوسنے بھی ہاتھہ کھینچا
تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی پکا لہسن کھانا ہرچند حلال ہی مگر مین اس عذر سے نہین کھاتا کہ مجھسے اور جبرئیل سے کلام ہوا کرتا ہی

1965 اور اونکو اسکی بو سے نفرت ہی ق ابن عمر كلوا فانه حلال ولكنه ليس من طعامي يعني الضب بخاری اور مسلم
مین عبد اللہ بن عمر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ کھاؤ اسواسطے کہ سوسمار یعنی گوہ حلال ہی لیکن وہ ہماری خوراک نہین ف
حضرت ایک مجلس مین تھے سوسمار کا گوشت پکا آیا کسی نے کہا کہ یا حضرت یہ سوسمار کا گوشت ہی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی ہرچند
یہ حلال ہی لیکن قریشی لوگ اسکو نہین کھاتے یعنی شرعی کراہیت نہین طبعی کراہت ہی امام شافعی اور امام مالک کے نزدیک سوسمار

1966 حلال ہی اور یہی حدیث اونکی دلیل ہی اور امام اعظم کے نزدیک حلال نہین اونکے نزدیک یہ حکم ابتداے اسلام مین تھا ق ابن عمر
كلوا من الاضاحي ثلثا هذا حديث منسوخ بما ذكرنا من قبل بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر رضہ سے
روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ قربانی کا گوشت تین دن تک کھاؤ اس کتاب کے مصنف نے کہا کہ یہ حدیث منسوخ ہی چنانچہ اسکا ذکر

1967 ہم آگے کر چکے ہین ق ابن عمر كن في الدنيا كانك غريب او كانك عابر سبيل وعد نفسك في اصحاب القبور
بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ دنیا مین رہ مسافر کی طرح یا کہ جیسے راہ چلتا اور اپنی جان کو قبر والے
مردون مین گن رکھہ ف عبد اللہ بن عمر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے میرے دونون مونڈھون کو پکڑا پھر یہ حدیث فرمائی اور عبد اللہ
بن عمر رضہ یون کہا کرتے تھے کہ جب تو صبح کرے تو شام کا منتظر مت رہ اور جب شام ہو تو صبح کی توقع مت رکھہ اور صحت کی حالت مین
بیماری کے خیال سے جو عمل کرنا ہو سو کرلے یعنی صحت کو غنیمت جان بیماری مین کچھ نہین ہو سکتا اور زندگی مین موت کا سامان کر حدیث مین یہ جو
فرمایا کہ مسافر اور راہ چلنے والے کی طرح گذران کر یعنی جیسے مسافر سفر مین زیادہ بکھیڑا نہین کرتا اور ہردم اپنا وطن یاد کرکے زاد راہ کی
فکر مین رہتا ہی اسی طرح مومن کو لازم ہی کہ دنیا کو سراے جانکے بیہودہ حرص کو مار کر اپنے اصلی وطن سے غافل نہو ہردم وہان کا سامان کرتا رہے

اور یہ جو فرمایا کہ آپکو مُردون مین شمار کر یعنی پریشانی اور تشویش دنیا کا سبب موت کی غفلت ہی اور جب موت یاد رکھے تو سب مشکل آسان ہی
شعر چو آہنگ رفتن کند جان پاک ÷ چہ بر تخت مردن چہ بر روی خاک ÷ یہ حدیث زہد اور درویشی کی جڑ ہی اللہ ہماری آنکھین کھولے اور
۱۹۶۸ اسپر عمل نصیب کرے آمین **خ** اَبُو اَیُّوبَ کِیْلُوا طَعَامَکُمْ یُبَارِکْ لَکُمْ فِیْہِ بخاری مین ابو ایوب رضہ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے
فرمایا کہ تولا کرو اپنے اناج کو تمہارے لیے اوسمین برکت ہوگی **ف** یعنی مول لیکر تولنا چاہیے کہ اگر کم ہو تو طلب کیجیے اور اگر زیادہ ہو تو
۱۹۶۹ غیر کا حق پھیر دیجیے اور ہر روز تول کر گھر مین خرچ کرنا بھی حکمت سے خالی نہین کہ حساب سے خرچ ہو ضرورت سے نہ زیادہ ہو نہ کم **م** اَبُوْ سَعِیْدٍ لَقِّنُوْا
مَوْتَاکُمْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مسلم مین ابو سعید رضہ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ سکھلا و اپنے مردون کو لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ **ف**
یعنی مرنے کے وقت لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ پکار کے کہو تا کہ مرنے والا بھی سُنکے کہے اور یون نہ اوس سے کہنا چاہیے کہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کہہ کہ شاید بدحواسی سے
۱۹۷۰ انکار کر بیٹھے **م** اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ لِیَأْخُذْ کُلُّ رَجُلٍ بِرَأْسِ رَاحِلَتِہٖ فَاِنَّ ھٰذَا مَنْزِلٌ حَضَرَنَا فِیْہِ الشَّیْطَانُ قَالَہٗ
غَدَاۃَ لَیْلَۃِ التَّعْرِیْسِ مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا چاہیے کہ پکڑے رہے ہر ایک مرد اپنے اونٹ کے
سر کو سو مقرر یہ منزل ہی کہ اسمین ہمارے پاس شیطان آیا یہ حضرت صلعم نے لیلۃ التعریس کی فجر کو فرمایا **ف** جنگ خیبر سے پلٹتے آخر شب
حضرت اور تمام لوگ سو گئے فجر کی نماز قضا ہو گئی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی یہ مکان ہی شیطان کا ایسا نہو کہ شیطان کسیکا اونٹ کو
۱۹۷۱ بھگا دیوے تو ہوشیاری کرنا چاہیے **ق** عَائِشَۃَ لِیُصَلِّ اَحَدُکُمْ نَشَاطَہٗ فَاِذَا کَسَلَ اَوْ فَتَرَ قَعَدَ وَیُرْوٰی فَلْیَقْعُدْ
بخاری او مسلم مین حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا چاہیے کہ نماز پڑھا کرے ہر ایک شخص جب تک خوش دل اور چست رہے پھر
جب کاہل یا سست ہو تو بیٹھ رہے اور دوسری روایت یون ہی کہ اوسکو بیٹھ رہنا چاہیے **ف** انس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے مسجد مین
رسی لٹکی دیکھی پوچھا یہ کیا ہی لوگون نے کہا کہ حضرت زینب کا دستور ہی کہ جب تہجد کی نماز مین سست ہو جاتی ہین تو اسکو تھام لیتی ہین
۱۹۷۲ تب حضرت صلعم نے یہ حدیث فرمائی یعنی سستی مین نفل نماز پڑھنا بے لطف ہی **م** جَابِرٌ لِیُصَلِّ مَنْ شَاءَ مِنْکُمْ فِیْ رَحْلِہٖ قَالَہٗ
فِیْ یَوْمٍ مَطِیْرٍ فِیْ سَفَرٍ مسلم مین جابر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا چاہیے کہ نماز پڑھ لیوے جو شخص کہ تم مین سے چاہتے ہی
بستر پر یہ حضرت نے مینہہ برسنے کے دن سفر مین فرمایا **ف** معلوم ہوا کہ مینہہ کے عذر سے جماعت مین نہ حاضر ہونا درست ہی
۱۹۷۳ **م** اِبْنُ مَسْعُوْدٍ لِیَلِیَنِیْ مِنْکُمْ اُولُوا الْاَحْلَامِ وَالنُّھٰی ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَھُمْ ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَھُمْ وَاِیَّاکُمْ
وَھَیْشَاتِ الْاَسْوَاقِ مسلم مین عبد اللہ بن مسعود رضہ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا چاہیے کہ تم مین سے عقلمند اور ہوشیار لوگ میرے
قریب ہوا کرین پھر انکے بعد وہ لوگ ہوا کرین جو اونسے میل رکھتے ہون پھر وہ لوگ جو اونسے میل رکھتے ہون اور تم بچو بازارون کی بک بک سے
یعنی مسجد اور جماعت مین بازار کی طرح شور اور ہجوم مکروہ **ف** عبد اللہ بن مسعود رضہ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم کا دستور تھا کہ جماعت کے وقت
ہمارے مونڈھون کو ملاتے تھے اور فرماتے تھے کہ برابر ہو جاو اور قیام مین مختلف نہو نہین تو تمہارے دلون مین اختلاف پڑ جاویگا پھر حضرت صلعم
یہ حدیث فرماتے تھے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ امام کے قریب اہل علم اور عقل کھڑے ہون تا کہ مسائل کو سیکھین اور اگر امام کو سہو واقع ہو تو
اوسکو خبردار کرین اور علماء کے بعد درجہ بدرجہ لوگ صف مین کھڑے ہون ابو بکر صدیق رضہ کا دستور تھا کہ نماز مین حضرت کے پیچھے برابر
۱۹۷۴ کھڑے ہوتے تھے اوس جگہہ دوسرا شخص نہین کھڑا ہوتا تھا **م** اَبُوْ سَعِیْدٍ لِیَنْبَعِثْ مِنْ کُلِّ رَجُلَیْنِ اَحَدُھُمَا وَالْاَجْرُ بَیْنَھُمَا
یَعْنِیْ فِی الْجِھَادِ قَالَہٗ لِبَنِیْ لِحْیَانَ حِیْنَ بَعَثَ اِلَیْھِمْ بَعْثًا مسلم مین ابو سعید رضہ سے روایت ہی کہ

حضرتؐ نے فرمایا چاہیے کہ دو آدمیون مین سے ایک آدمی جہاد کو جاوے اور ثواب دونون مین برابر ہی یہ حضرتؐ نے اوس وقت فرمایا جب
قوم بنی لحیان پر لشکر بھیجا **ف** یعنی ہر قوم سے آدہے آدمی جہاد کو جاوین اور آدہے آدمی مجاہدین کے جورو لڑکون کی خبرگیری کرینگے ثواب
دونون کو برابر ملیگا **ق** عَائِشَةُ مُرُوْا اَبَا بَكْرٍ يُصَلِّ بِالنَّاسِ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رضؓ سے روایت ہی کہ فرمایا حضرتؐ نے
کہ کہو ابوبکر رضؓ سے کہ لوگون کو نماز پڑھاوے **ف** حضرتؐ نے مرض الموت مین یہ حدیث فرمائی اور پانچ دن اونسے امامت کروائی چنانچہ
اسکا مفصل قصہ دوسرے باب مین گذرا جو عہدہ حضرتؐ کو خاص تھا یعنی امامت کا سو اپنی حیات مین ابوبکر صدیق رضؓ کو دیا اسمین صاف
اشارہ ہی خلافت کا گویا حضرتؐ نے اونکو اپنا ولیعہد کیا **خ** اِبْنُ عَبَّاسٍ مُرُوْهُ فَلْيَتَكَلَّمْ وَلْيَسْتَظِلَّ وَلْيَقْعُدْ وَلْيُتِمَّ صَوْمَهُ
يَعْنِي اَبَا اِسْرَائِيْلَ بخاری مین عبداللہ بن عباس رضؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اوس سے کہدے کہ بولے اور سایہ اوپر
سایہ کرے اور بیٹھے اور اپنا روزہ تمام کرے **ف** حضرتؐ نے ایک شخص کو دیکھا کہ دھوپ مین چپکا کھڑا ہی اسکا سبب پوچھا لوگون نے کہا
کہ یہ ابو اسرائیل ہی اسنے نذر مانی ہی کہ روزہ رکھے دھوپ مین کھڑا رہے اور کسی سے کلام نکرے تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی روزہ عبادت
تھا اوسکی اجازت دی اور نہ بولنا اور دھوپ مین کھڑا ہونا عبادت نتھا اسواسطے منع فرمایا معلوم ہوا کہ غیر مشروع نذر کا ادا کرنا نچاہیے

ص اِبْنُ عُمَرَ مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا ثُمَّ لِيَدَعْهَا حَتّٰى تَطْهُرَ ثُمَّ تَحِيْضَ حَيْضَةً اُخْرٰى فَاِذَا طَهُرَتْ فَلْيُطَلِّقْهَا
قَبْلَ اَنْ يُجَامِعَهَا اَوْ يُمْسِكْهَا فَاِنَّهَا الْعِدَّةُ الَّتِيْ اَمَرَ اللّٰهُ اَنْ تُطَلَّقَ لَهَا النِّسَاءُ مسلم مین عبداللہ بن عمر رضؓ
سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اوس سے کہدے کہ اپنی جورو سے رجعت کرے یعنی طلاق کو باطل کرکے پھر اوسکو اپنی جورو
بناوے پھر اوسکو حیض سے پاک ہونے دے پھر دوسرا حیض اوسکو آوے پھر جب دوسرے حیض سے پاک ہو تو صحبت کرنے سے
پہلے چاہے اوسکو طلاق دیوے اور چاہے اوسکو اپنے گھر مین رکھے سو مقرر یہی عدت ہی جسکا خدا نے حکم کیا ہے کہ عورتون کے طلاق مین
ہوا کرے **ف** عبداللہ بن عمر رضؓ سے روایت ہی کہ مینے اپنی جورو کو حیض مین طلاق دی عمر فاروق رضؓ نے یہ حال حضرتؐ سے کہا حضرتؐ
خفا ہوئے پھر یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حیض مین طلاق دینا بشدت مکروہ ہی اسکو فقہ مین طلاق بدعی کہتے ہین سنت یہی
کہ جب عورت حیض سے پاک ہو تو بدون صحبت کے اوسکو طلاق دیوے **ق** سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ مُرِيْ غُلَامَكِ النَّجَّارَ يَعْمَلْ لِيْ
اَعْوَادًا اُكَلِّمُ النَّاسَ عَلَيْهَا بخاری اور مسلم مین سہل بن سعد رضؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے انصاری عورت سے فرمایا کہ اپنے
بڑھئی غلام سے کہدے کہ میرے واسطے لکڑیون کا منبر بناوے کہ اوسپر مین لوگون سے کلام کیا کرون **ف** ایک انصاری عورت کا
رومی غلام بڑھئی کا کام کرتا تھا حضرتؐ نے اوس سے منبر کی فرمایش کی چنانچہ اوسنے بنایا تھا حضرتؐ اوسپر خطبہ پڑھا کرتے تھے اور جب
منبر نتھا تو زمین پر ستون کو ٹیک دیکر خطبہ پڑھتے تھے حضرتؐ کو اوسمین تکلیف ہوتی تھی ایک صحابی نے جنکا نام تمیم تھا عرض کی
کہ یا حضرتؐ منبر بنوائیے جیسا شام کے ملک مین ہوتا ہی تب حضرتؐ نے منبر بنوایا **م** عَائِشَةُ نَاوِلِيْنِي الْخُمْرَةَ مِنَ الْمَسْجِدِ
قَالَهُ لَهَا مسلم مین حضرت عائشہ رضؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے مجھسے فرمایا کہ چٹائی لادے مسجد سے **ف** گھر مین ایک مکان تھا
وہان عورتین نماز پڑھتی تھین اوسکو مسجد فرمایا اس حدیث مین حضرتؐ کی مسجد مراد نہین اسواسطے کہ حضرت عائشہ اوس وقت
حائض تھین اور حائض کو مسجد مین جانا درست نہین آور یا یہ مطلب کہ حائض عورت ہاتھ بڑھا کے مسجد سے اگر کوئی چیز اوٹھا لیوے تو درست ہی
حائضہ کو مسجد کے اندر جانا منع ہی **خ** عَائِشَةُ هَرِيْقُوْا عَلَيَّ مِنْ سَبْعِ قِرَبٍ لَمْ تُحْلَلْ اَوْكِيَتُهُنَّ لَعَلِّيْ اَعْهَدُ

١٩٧٥
١٩٧٦
١٩٧٧
١٩٧٨
١٩٧٩
١٩٨٠

اِلَى النَّاسِ **قَالَهُ** حِينَ اشْتَدَّ وَجَعُهُ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ بخاری مین حضرت عایشہ رضی سے روایت ہی
کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ اونڈیلو میرے اوپر سات مشکین جنکے دہانے نہ کھلے ہون تا کہ مین لوگون کو وصیت کرون یہ حضرت صلعم نے اوس وقت
فرمایا جبکہ حضرت صلعم کو درد کی شدت ہوئی اوس بیماری مین جسمین حضرت صلعم کا انتقال ہوا **ف** حضرت عایشہ رضی سے روایت ہی کہ جب حضرت صلعم
نے یہ حدیث فرمائی تو ہمنے حضرت صلعم کو ایک تغار مین بٹھلایا اور اون مشکون سے پانی ڈالنا شروع کیا یہان تک کہ حضرت صلعم نے اشارہ کیا
کہ بس پھر حضرت صلعم باہر نکلے اور نماز پڑھائی اور خطبہ پڑھا معلوم ہوا کہ حضرت صلعم کو بیماری مین گرمی کی کمال شدت تھی یہ زہر کا اثر تھا

1981 جو خیبر مین یہودی عورت نے دیا تھا **ق** اَنَسٌ يَسِّرُوْا وَلَا تُعَسِّرُوْا وَسَكِّنُوْا وَلَا تُنَفِّرُوْا بخاری اور
مسلم مین انس رضی سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ لوگون سے نرمی اور آسانی کرو اور سخت نہ پکڑو اور تسکین اور دلاسا دو اور
نہ بھڑکاؤ **ف** یعنی نرمی چاہیے تا کہ لوگ دین سیکھین بدخلقی اور سختی لازم نہین کہ لوگ وحشت کرین +

اَلْبَابُ الْعَاشِرُ

1982 یہ دسوان باب ہی اسکے اول مین وہ حدیثین ہین جنکے سرے پر لام تاکید ہی **ھ** عُمَرُ لَأُخْرِجَنَّ الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى مِنْ
جَزِيْرَةِ الْعَرَبِ حَتّٰى لَا اَدَعَ فِيْهَا اِلَّا مُسْلِمًا مسلم مین عمر فاروق رضی سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ مین نکال دونگا
یہود اور نصاری کو عرب کے ٹاپو سے یہان تک کہ سوا ے مسلمان کے اوسمین کسیکو نہ چھوڑونگا **ف** عرب مبدأ اسلام ہی حکمت
یہی تھی کہ وہان سوا ے مسلمانون کے کوئی نہ رہے چنانچہ فاروق اعظم رضی نے بموجب اس حدیث کے یہود کو خیبر وغیرہ سے نکالا اور شام مین

1983 بھیجا **ق** سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ لَأُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ غَدًا رَجُلًا يَفْتَحُ اللّٰهُ عَلٰى يَدَيْهِ يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ وَيُحِبُّهُ
اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ يَعْنِيْ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ **قَالَهُ** يَوْمَ خَيْبَرَ بخاری اور مسلم مین سہل بن سعد رضی سے روایت ہی کہ
حضرت صلعم نے فرمایا کہ تم مین کل علم دونگا اوس مرد کو جسکے ہاتھون پر خدا فتح کریگا وہ خدا اور رسول کو چاہتا ہی اور خدا اور رسول اسکو
چاہتے ہین یعنی علی مرتضی کو یہ حضرت صلعم نے جنگ خیبر کے دن فرمایا **ف** جنگ خیبر مین حضرت صلعم نے جب یہ فرمایا تو رات کو اصحاب چرچا کیا کیے
کہ دیکھیے یہ دولت کسکو نصیب ہو صبح کے وقت حضرت صلعم کی خدمت مین اصحاب حاضر ہوئے ہر ایک شخص اسکا امیدوار تھا سو حضرت صلعم نے
فرمایا کہ علی مرتضی رضی کہان ہین لوگون نے کہا کہ یا حضرت اونکی آنکھین آئی ہین حضرت صلعم نے اونکو بلایا اور لب مبارک اونکی آنکھ پر لگائی اوسی وقت
صحت ہو گئی پھر حضرت صلعم نے اونکو علم دیا خدا نے اونکے ہاتھ پر فتح نصیب کی اس حدیث سے علی مرتضی رضی کی بڑی عمدہ فضیلت ثابت ہوئی

فضیلت علی کرم اللہ وجہہ

1984 **خ** اَبُوْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُعَلّٰى لَأُعَلِّمَنَّكَ سُوْرَةً هِيَ اَعْظَمُ السُّوَرِ فِي الْقُرْاٰنِ **قَالَهُ** لَهُ بخاری مین ابو سعید
بن معلی رضی سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے مجھسے فرمایا کہ البتہ مین تجکو ایک سورت سکھلاؤنگا جو قرآن کی سب سورتون سے بزرگ اور افضل ہی **ف**

1985 مراد سورہ فاتحہ ہی چنانچہ ساتوین باب مین مذکور ہو چکا **م** اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَاَنْ اَقُوْلَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ
اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَحَبُّ اِلَيَّ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ سبحان اللہ

1986 اور الحمد للہ اور لا الہ الا اللہ کا کہنا میرے نزدیک ساری دنیا سے زیادہ پیارا ہی جسپر آفتاب کی چمک پڑتی ہی **م** اَلزُّبَيْرُ لَاَنْ يَأْخُذَ
اَحَدُكُمْ اَحْبُلَهُ ثُمَّ يَأْتِيَ الْجَبَلَ فَيَأْتِيَ بِحُزْمَةٍ مِّنْ حَطَبٍ عَلٰى ظَهْرِهِ فَيَبِيْعَهَا فَيَكُفَّ اللّٰهُ بِهَا وَجْهَهُ
وَفِيْ رِوَايَةٍ فَيَسْتَغْنِيَ بِثَمَنِهَا خَيْرٌ لَهُ مِنْ اَنْ يَسْئَلَ النَّاسَ اَعْطَوْهُ اَوْ مَنَعُوْهُ مسلم مین زبیر رضی سے روایت ہی

نیکف

کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر کوئی اپنی رسیان لیوے پھر پہاڑ مین جاوے سو اپنی پیٹھ پر لکڑیون کا گٹھا لاوے پھر اوسکو بیچے تاکہ خدا اوسکے سبب
اوسکی آبرو رکھے اور دوسری روایت ہی کہ اوسکی قیمت سے اپنا کام چلاوے تو یہ اوسکے حق مین لوگون کے سوال کرنے سے بہتر ہی اوسکو دیوین
یا نہ دیوین **ف** یعنی لکڑیان بیچ کھانا سوال سے بہتر ہی اسواسطے کہ سوال مین ایک تو ذلت ہی دوسرے حصول مطلب کا یقین نہین ملے یا ملے

1987 **م** اَبُو هُرَيْرَةَ لَاَنْ يَّجْلِسَ اَحَدُكُمْ عَلٰى جَمْرَةٍ فَتُحْرِقَ ثِيَابَهٗ فَتَخْلُصَ اِلٰى جِلْدِهٖ خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ اَنْ
يَّجْلِسَ عَلٰى قَبْرٍ مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ البتہ آدمی کا بیٹھنا چنگاری پر کہ اوسکا کپڑا جلا کر کھال کو
لگے بہتر ہی اوسکے حق مین قبر پر بیٹھنے سے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قبر پر بیٹھنا یا قبرون پر چلنا پھرنا سخت گناہ ہی

1988 **م** اَبُوْ هُرَيْرَةَ وَسَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ لَاَنْ يَّمْتَلِئَ جَوْفُ اَحَدِكُمْ قَيْحًا حَتّٰى يَرِيَهٗ خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ اَنْ يَّمْتَلِئَ شِعْرًا مسلم مین ابوہریرہ
اور سعد بن ابی وقاص رضہ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ البتہ آدمی کا پیٹ بھرا پیپ سے یہان تک کہ اوسکے پھیپھڑے تک پہونچے یہ اوسکے
حق مین بہتر ہی اپنے پیٹ کو شعر کے بھرنے سے **ف** یعنی شعر گوئی یا شعر خوانی کا شغل غالب رکھنا اور قرآن اور علوم شرعی پر کم متوجہ ہونا
سخت قبیح ہی اسواسطے کہ اکثر اشعار مدح بیہودہ اور ہجو مذموم اور مبالغہ سے خالی نہین تو شعر گوئی اور شعر خوانی گویا کذب اور افترا پردازی کی
ورزش ہی اور پریشان خاطری تو نقد وقت ہی کہ تلاش مضمون تازہ مین شلعون کو کیا کیا کوئین جھانکنے پڑتے ہین لیکن اگر گاہ گاہ شعر سخن سے
دل لگاوے مگر اکثر اوقات علوم دین مین صرف کرے تو منع نہین کہ حضرت نے بھی اشعار گاہ گاہ سنے ہین لیکن حق مضمون کے

1989 **ق** اِبْنُ عَبَّاسٍ لَاَنْ يَّمْنَحَ الرَّجُلُ اَخَاهُ اَرْضَهٗ خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ اَنْ يَّأْخُذَ عَلَيْهَا خَرْجًا مَّعْلُوْمًا بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عباس
سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ مفت دینا مرد کا اپنی زمین اپنے بھائی مسلمان کو بہتر ہی اوسکے حق مین اوسپر معین محصول لینے سے **ف**
باب اول مین زمین کے محصول لینے کا مسئلہ مذکور ہو چکا

1990 **خ** سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ لَاَنْ يَّهْدِيَ اللّٰهُ بِكَ رَجُلًا وَّاحِدًا خَيْرٌ
لَّكَ مِنْ اَنْ يَّكُوْنَ لَكَ حُمْرُ النَّعَمِ بخاری مین سہل بن سعد رضہ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ خدا کا ہدایت کرنا ایک مرد کو
تیرے سبب سے تیرے واسطے بہتر ہی تجکو سرخ اونٹ ملنے سے **ف** عرب کے نزدیک سرخ اونٹ عمدہ مال ہی یعنی تیرے سبب سے اگر ایک آدمی مسلمان
ہووے تو یہ دنیا کے مال سے بہتر ہی اسواسطے کہ ثواب کو بقا اور دنیا کو فنا ہی یہ حضرت نے علی مرتضی رضہ سے فرمایا جب کہ اونکو جنگ خیبر مین علم دیا

1991 **م** اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَتُؤَدُّنَّ الْحُقُوْقُ اِلٰى اَهْلِهَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ حَتّٰى يُقَادَ لِلشَّاةِ الْجَلْحَاءِ مِنَ الشَّاةِ الْقَرْنَاءِ مسلم
ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ ضرور حقداروں کو حق دلائے جاوینگے قیامت کے دن یہان تک کہ بدلا لیا جاویگا منڈی بکری کا سینگدار
بکری سے **ف** یعنی ظلم اور حق تلفی سے بچو کہ قیامت مین انصاف ہوگا آدمی تو ایک طرف جانورون کی بھی زیادتی کا عوض ہوگا اگر سینگدار
بکری نے منڈی بکری کو مارا ہوگا تو منڈی کو حکم ہوگا کہ سینگدار کو مارلیوے

1992 **ق** اَبُوْ سَعِيْدٍ لَتَتَّبِعُنَّ سُنَنَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ شِبْرًا بِشِبْرٍ
وَّذِرَاعًا بِذِرَاعٍ حَتّٰى لَوْ دَخَلُوْا جُحْرَ ضَبٍّ لَّتَبِعْتُمُوْهُ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الْيَهُوْدُ وَالنَّصَارٰى قَالَ
فَمَنْ بخاری اور مسلم مین ابوسعید رضہ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ البتہ تم چلوگے اگلے لوگون کی چالون پر بالشت بالشت بھر اور ہاتھ ہاتھ بھر
یہان تک کہ اگر وہ سوسمار کے سوراخ مین گھسے ہونگے تو تم بھی اونکی پیروی کروگے ہمنے کہا یا رسول اللہ کیا یہود اور نصاری کی چال پر چلینگے
حضرت نے فرمایا اگر یہی نہین تو پھر کون یعنی یہود نصاری ہی مراد ہین انھین کی چال پر چلوگے **ف** فی الحقیقۃ جیسا حضرت نے فرمایا
ویسا ہی ہوا کہ اس امت کی عوام خلقت مین شرک اور بدعت نہایت رائج ہو گئی قبر پرستی اور پیر پرستی اور بد اعتقادی علی العموم

ظاہر ہی یہود نصاری کے قدم بقدم ہو گئے بلکہ تعزیہ دارون اور پیر پرستون نے ایسے اختراعات نکالے ہین کہ یہود اور نصاری کو بھی ہرگز نہین سوجھے

۱۹۹۳ ق اَلنُّعْمَانُ بْنُ بَشِيْرٍ لَتُسَوُّنَّ صُفُوْفَكُمْ اَوْ لَيُخَالِفَنَّ اللّٰهُ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ بخاری اور مسلم مین نعمان بن بشیر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ برابر کرو اپنی صفون کو نہین تو خدا پھوٹ ڈالدیگا تمہارے دلون مین ف یعنی جماعت کی صف برابر نہونے کا یہ اثر ہی کہ آپسمین خلاف پڑجاویگا اور تکرار ہوگی تو رنج ہوگا

۱۹۹۴ ق اِبْنُ مَسْعُوْدٍ لَلّٰهُ اَفْرَحُ بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ الْمُؤْمِنِ مِنْ رَجُلٍ نَزَلَ فِيْ اَرْضٍ دَوِيَّةٍ مُهْلِكَةٍ مَعَهُ رَاحِلَتُهُ عَلَيْهَا طَعَامُهُ وَشَرَابُهُ فَوَضَعَ رَأْسَهُ فَنَامَ نَوْمَةً فَاسْتَيْقَظَ وَقَدْ ذَهَبَتْ رَاحِلَتُهُ فَطَلَبَهَا حَتّٰى اِذَا اشْتَدَّ عَلَيْهِ الْحَرُّ وَالْعَطَشُ اَوْ مَا شَاءَ اللّٰهُ قَالَ اَرْجِعُ اِلٰى مَكَانِيَ الَّذِيْ كُنْتُ فِيْهِ فَاَنَامُ حَتّٰى اَمُوْتَ فَوَضَعَ رَأْسَهُ عَلٰى سَاعِدِهِ لِيَمُوْتَ فَاسْتَيْقَظَ فَاِذَا رَاحِلَتُهُ عِنْدَهُ عَلَيْهَا زَادُهُ وَشَرَابُهُ فَاللّٰهُ اَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ الْعَبْدِ الْمُؤْمِنِ مِنْ هٰذَا بِرَاحِلَتِهِ وَزَادِهِ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن مسعود رضہ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ حق تعالی اپنے ایماندار بندے کے توبہ کرنے سے اوس مرد سے بھی زیادہ تر فرحت ناک ہوتا ہی جو جنگل میدان ہلاکی کے مکان مین اوترا اوسکے ساتھ سواری تھی اوسپر اوسکا کھانا اور پانی تھا سو اوس مرد نے اپنے سر کو زمین مین رکھا پھر ایک نیند سوکر اس حال مین جگا کہ اوسکی سواری جاچکی تھی سو اوسنے اوسکی تلاش کی یہان تک کہ جب اوسپر گرمی اور پیاس وغیرہ کی شدت ہوئی اوسنے کہا اوی ولپلٹ چل اوسی مکان مین جہان مین تھا سو وہین سو رہون تا اینکہ مرجاؤن سو اوسنے اپنا سر اپنی کلائی پر رکھا تا کہ مرجاوے پھر جاگ پڑا تو کیا دیکھتا ہی کہ اوسکی سواری موجود ہی اوسپر اوسکا زادراہ اور پانی ہی تو حق تعالی اپنے مومن بندے کی توبہ کے سبب اس مرد سے بھی زیادہ تر خوش ہوتا ہی جو اپنی سواری اور زادراہ پاکر خوش ہوگیا ف یعنی مومن کی توبہ سے کمال رضائے الٰہی حاصل ہوتی ہی اسواسطے کہ توبہ سے گناہ مٹ جاتے ہین بندہ عذاب سے بچ جاتا ہی

۱۹۹۵ خ اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَيَاْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَا يُبَالِي الْمَرْءُ مِمَّا اَخَذَ الْمَالَ اَمِنْ حَلَالٍ اَمْ مِنْ حَرَامٍ بخاری مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ مقرر لوگون پر ایسا زمانہ آویگا کہ آدمی کچھ پرواہ نکریگا کہ اوسنے کہان سے مال کو لیا حلال سے یا حرام سے ف یعنی بیدینی رائج ہوگی مال حاصل کرنے مین شدت حرص او ضعف ایمان کے سبب سے حلال اور حرام کی کچھ تمیز باقی نرہیگی خواہ رشوت سے ملے خواہ چوری سے خواہ خرچی خواہ سود خوری خواہ ظلم خواہ دغابازی سے چنانچہ اس زمانے کا حال ہی کہ جس طرح بلتے ہین سمیٹتے ہین گویا موت اور قیامت سے خبر نہین

۱۹۹۶ م اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَيَاْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَا يَدْرِي الْقَاتِلُ فِيْ اَيِّ شَيْءٍ قَتَلَ وَلَا الْمَقْتُوْلُ عَلٰى اَيِّ شَيْءٍ قُتِلَ روایت ہی مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ مقرر لوگون پر ایک زمانہ آویگا کہ نہ جانیگا قاتل کہ کس بات مین اوسنے قتل کیا اور نہ مقتول جانیگا کہ کس بات پر مارا گیا ف یعنی ایسا زمانہ بگڑیگا کہ بلا سبب اور بہت خونریزی ہوگی ایسا بڑا گناہ لوگون کو آسان معلوم ہوگا چنانچہ خانہ جنگی اکثر بے سبب ہوجاتی ہی دہلی اور لکھنؤ کے بانکون مین صف آنکھ ملانے پر تلوار چلتی ہی آدمی کی جان کو چیونٹی برابر بھی نہین جانتے گویا یہی انسان کو بناتے ہین جو ناحق حلال کر ڈالتے ہین

۱۹۹۷ خ اَبُوْ سَعِيْدٍ لَيُحَجَّنَّ الْبَيْتُ وَلَيُعْتَمَرَنَّ بَعْدَ خُرُوْجِ يَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ بخاری مین ابوسعید رضہ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ مقرر کعبے کا حج اور عمرہ ہوا کریگا یاجوج ماجوج کے نکلنے کے بعد ف معلوم ہوا کہ یاجوج ماجوج کی ہلاکی کے بعد اسلام قائم رہیگا حج اور عمرہ ادا ہوگا بعضے علما نے کہا ہی کہ اونکے ہلاک ہونے کے بعد بیس برس تک آدمیون کا قیام رہیگا واللہ اعلم

۱۹۹۸ ق سہل بن سعد لیدخلن الجنۃ من امتی سبعون الفا او سبع مائۃ الف الشک من ابی حازم متماسکون اخذ بعضھم بعضا لا یدخل اولھم حتی یدخل اخرھم وجوھھم علی صورۃ القمر لیلۃ البدر بخاری اور مسلم مین سہل بن سعدؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مقرر بہشت مین داخل ہونگے میری امت سے ستر ہزار یا یون فرمایا کہ ستر لاکھ یہ شک ابو حازم تابعی کو پڑی جو اس حدیث کا ایک راوی ہی حضرتؐ نے فرمایا وی لوگ بہشت مین جاوینگے ملے ہوئے ایک دوسرے کو تھامے اونکے اگلے نہ داخل ہونگے جب تک کہ اونکے پچھلے نہ داخل ہونگے یعنی ایک قطار ہو کر برابر یکبارگی اندر جاوینگے اونکے چہرے چودھوین رات کے چاند کی صورت پر ہونگے

۱۹۹۹ ق ابن مسعود لیرفعن الی رجال منکم حتی اذا اھویت الیھم لاناولھم اختلجوا دونی فاقول ای رب اصحابی فیقال انک لا تدری ما احدثوا بعدک بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ میرے سامنے لائے جاوینگے تم مین سے چند لوگ یہان تک کہ جب مین اونکی طرف جھکونگا کہ حوض کوثر کا پانی اونکو دون تو وی لوگ میرے پاس سے ہٹائے جاوینگے تو مین کہونگا کہ اے میرے رب یہ تو میرے ساتھی ہین تو حکم ہوگا تو نہین جانتا کہ اونھون نے تیرے بعد کیا بدعتین نکالین ف عرب کے چند گروہ نومسلم حضرتؐ کے بعد مرتد ہوگئے تھے جنکو صدیق اکبرؓ نے قتل کیا وہی لوگ اس حدیث مین مراد ہین

۲۰۰۰ خ انس لیصیبن اقواما سفع من النار بذنوب اصابوھا عقوبۃ ثم یدخلھم اللہ الجنۃ بفضل رحمتہ فیقال لھم الجہنمیون بخاری مین انسؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا چند لوگون کو سوختگی دوزخ کا اثر لگ جاویگا گناہون کے سبب سے جو اونسے ہوگئے یہ عذاب ہوگا بدکاری کا بدلا پھر خدا اونکو بہشت مین داخل کریگا اپنی فرید رحمت سے سو اونکا لقب جہنمی ہوگا ف نوادر الاصول مین روایت ہی کہ یہ لوگ جناب الٰہی مین عرض کرینگے کہ الٰہی جیسے تونے اپنے کرم سے ہمکو دوزخ سے نکالا ویسے ہی یہ لقب بھی دور کردے تو حق تعالیٰ ایک فرشتے کو بھیجیگا وہ اونکے ماتھون سے اس لقب کو مٹا ڈالیگا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مسلمان بدکار ہمیشہ دوزخ مین نہ رہینگے ایمان کی برکت سے آخر کو نجات پاوینگے

۲۰۰۱ م ابو ھریرۃ لینتھین اقوام عن رفعھم ابصارھم عند الدعاء فی الصلوۃ الی السماء او لتخطفن ابصارھم مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا مقرر باز رہین لوگ اپنی آنکھ اوٹھانے سے نماز مین دعا کے وقت آسمان کی طرف نہین تو اونکی نظر ضرور چھین لی جاویگی ف نماز مین دعا کے وقت آسمان کی طرف آنکھ اوٹھانا درست نہین اسواسطے کہ حق تعالیٰ مکان سے پاک ہی

۲۰۰۲ م ابو ھریرۃ لینتھین اقوام عن ودعھم الجمعات او لیختمن اللہ علی قلوبھم ثم لیکونن من الغافلین مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ضرور باز رہین لوگ جمعہ چھوڑنے سے نہین تو خدا اونکے دلون پر مُہر کردیگا پھر بیشک وی غافلون مین ہو جاوینگے ف یعنی جمعہ چھوڑنے کی یہ سزا ہی کہ دل پر غفلت کی مُہر ہو جاتی ہی اور جب غفلت ہوئی تو رحمت الٰہی سے دور پڑا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جمعے کی نماز فرض ہی بدون شرعی عذر کے اوسکا ترک کرنا ہرگز درست نہین

۲۰۰۳ م ابو ھریرۃ لیھلن ابن مریم بفج الروحاء حاجا او معتمرا او لیثنینھما مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مقرر لبیک کہیگا عیسی بن مریم روحا کی راہ مین خواہ حج کرتے خواہ عمرہ کرتے یا عمرہ اور حج ساتھی کریگا ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قیامت کے قریب جب حضرت عیسی علیہ السلام آسمان سے اوترینگے تو شریعت محمدی پر عمل کرینگے اور کعبے کا حج یا عمرہ کرینگے روحا ایک مقام کا نام ہی مدینے و مکے کے درمیان

۲۰۰۴ فصل فی انواع شتی اس فصل مین بہت قسم کی حدیثین ہین ف ابو ھریرۃ ایۃ المنافق

ثلث اذا حدث کذب واذا وعد اخلف واذا ائتمن خان بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت ؐ نے فرمایا کہ منافق کی تین نشانیان ہین کہ جب بات کہے تو جھوٹھ بولے اور جب وعدہ کرے تو خلاف کرے اور جب اوسکے پاس امانت رکھیے تو چورائے

۲۰۰۵ ق انس ابن اخت القوم منہم بخاری اور مسلم مین انس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہر قوم کا بھانجا اوسی قوم مین داخل ہی

۲۰۰۶ ف یعنی جبکہ کوئی قریب وارث نہ باقی رہے تو بھانجا اپنے ماموں کا وارث ہی اور ماموں بھانجے کا وارث ہی ق ابن مسعود اجل انی اوعک کما یوعک رجلان منکم قالہ فی مرضہ حین قال ابن مسعود یا رسول اللہ انک لتوعک وعکا شدیدا بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن مسعود رضہ سے روایت ہی کہ حضرت ؐ نے فرمایا کہ ہان مجکو تپ کی شدت ہوتی ہی جیسے کہ تم مین سے دو مردون کو ہوتی ہی یہ حضرت ؐ نے اپنی بیماری مین فرمایا جب کہ عبد اللہ بن مسعود نے کہا کہ یا رسول اللہ آپ کو تپ مین نہایت تڑپ اور سخت بیتابی ہوتی ہی ف یعنی جتنی تکلیف دو مردون کو ہوتی ہی اوتنی مجھیر ہوتی ہی تو زیادہ بیقراری ہو جاتی ہے حضرت ؐ پر زیادتی تکلیف کا یہ سبب ہی کہ ثواب زیادہ ہو اسواسطے کہ جتنی تکلیف زیادہ ہو اوتنا ثواب زیادہ

۲۰۰۷ ق ابوہریرۃ احد جبل یحبنا ونحبہ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت ؐ نے فرمایا کہ احد ایسا پہاڑ ہی کہ ہمسے محبت رکھتا ہی اور ہم اوس سے محبت رکھتے ہین

۲۰۰۸ ق عایشۃ احیانا یاتینی مثل صلصلۃ الجرس وہو اشد علی فیفصم عنی وقد وعیت ما قال واحیانا یتمثل لی الملک رجلا فیکلمنی فاعی ما یقول قالہ حین سالہ الحارث بن ہشام کیف یاتیک الوحی بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت ؐ نے فرمایا کبھی مجکو وحی آتی ہی جیسے گھنٹے کی جھنکار اور وہ مجھپر نہایت سخت گذرتی ہی پھر موقوف ہو جاتی ہی جب کہ مین یاد کر چکتا ہون اور کبھی میرے پاس فرشتہ مرد کی صورت بنکے آتا ہی سو مجھسے کلام کرتا ہی تو مین یاد کر لیتا ہون جو کہ وہ کہتا ہی یہ حضرت ؐ نے اوس وقت فرمایا جب کہ حارث بن ہشام نے حضرت ؐ سے پوچھا کہ آپ کو وحی کس طرح آتی ہی ف بخاری مین حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہی کہ مینے حضرت ؐ کو دیکھا کہ کڑکڑاتے جاڑے مین وحی آتے آنحضرت ؐ کی پیشانی سے پسینا پھوٹ نکلتا تھا

۲۰۰۹ م ابن مسعود اذنک علی ان ترفع الحجاب وتستمع سوادی حتی انہاک قالہ لہ مسلم مین عبد اللہ بن مسعود رضہ سے روایت ہی کہ حضرت ؐ نے فرمایا کہ تجکو اجازت میرے پاس آنے کی یہی ہی کہ تو پردہ اوٹھا لے اور میرے بھید کی بات سنے جب تک کہ مین تجکو منع نکرون یہ حضرت ؐ نے عبد اللہ بن مسعود رضہ سے فرمایا ف عبد اللہ بن مسعود حضرت ؐ کے خادم تھے جب قرآن مین حکم ہوا کہ حضرت ؐ کے گھر مین لوگ بے اجازت نہ آوین تب حضرت ؐ نے عبد اللہ سے یہ حدیث فرمائی یعنی تجکو بار بار اجازت مانگنے کی حاجت نہین کہ کام خدمت مین ہرج ہوگا تیرا اندر آنا اور میرا منع نکرنا یہی دلیل ہی اجازت کی اور جب کہ مین تجکو منع کرون اوس وقت آنا درست نہین

۲۰۱۰ خ ابو ایوب ارب مالہ ق تعبد اللہ ولا تشرک بہ شیئا وتقیم الصلوۃ وتؤتی الزکوۃ وتصل الرحم دع الناقۃ قالہ لاعرابی اخذ بخطام ناقتہ فقال یا رسول اللہ دلنی علی عمل یدنینی من الجنۃ ویباعدنی من النار م ف بخاری مین ابو ایوب رضہ سے اتنی روایت ہی کہ حضرت نے جنگلی آدمی کو فرمایا کہ نامراد ہو جیو کیا اسکو ہوا ہی اور بخاری اور مسلم دونون مین متفق یون روایت ہی کہ تو عبادت کرے خدا کی اور اوسکے ساتھ کسیکو شریک نکرے اور نماز کو قائم کرے اور زکوۃ دیوے اور برادری کا حق ادا کرے چھوڑ دے میری اونٹنی کو یہ حضرت ؐ نے اوس جنگلی آدمی سے فرمایا جسنے حضرت ؐ کی اونٹنی کی مہار پکڑ کے کہا کہ یا رسول اللہ مجکو وہ عمل بتلائیے جو بہشت سے مجکو قریب کر دیوے اور دوزخ سے مجکو دور کرے ف حضرت ؐ کو اوسکے سوال سے تعجب آیا کہ احکام اسلام کے ظاہر ہو چکے صریح بات

۲۰۱۱ اوسکی بابت کیون پوچھتا ہی پھر فرمایا کہ توحید اور نماز اور زکوۃ اور برادری سے بہشت کا قرب اور دوزخ سے دوری حاصل ہوتی ہی م ابو ہریرۃ

أَسْلَمُ سَالَمَهَا اللهُ وَغِفَارُ غَفَرَ اللهُ لَهَا أَمَا إِنِّي لَمْ أَقُلْهَا وَلٰكِنَّ اللهَ قَالَهَا وَفِي رِوَايَةِ خُفَافِ بْنِ إِيمَاءَ غِفَارُ
غَفَرَ اللهُ لَهَا وَأَسْلَمُ سَالَمَهَا اللهُ وَعُصَيَّةُ عَصَتِ اللهَ وَرَسُولَهُ اَللّٰهُمَّ الْعَنْ بَنِي لِحْيَانَ وَالْعَنْ رِعْلًا
وَذَكْوَانَ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اسلم سے خدا راضی ہوا اور غفار کو خدا نے بخشا خبردار ہو کہ مینے یہ کلام نہین کہا
ولیکن خدا نے یہ کہا ہی یعنی بحکم خدا مینے یہ کہا اور خفاف بن ایما کی روایت مین یون ہی کہ غفار کو خدا نے بخشا اور اسلم سے خدا راضی ہوا
اور عصیہ نے خدا اور رسول کی نافرمانی کی الٰہی لعنت کر بنی لحیان پر اور لعنت کر رعل اور ذکوان پر **ف** اسلم اور غفار دو قوم تھے
سب لڑے ایمان لائے حضرتؐ نے اونکے واسطے بشارت اور دعا دی اور عصیہ اور بنی لحیان اور رعل اور ذکوان چار قوم تھے انھون نے
حضرتؐ کے اصحاب کو دغا سے قتل کیا اسواسطے حضرتؐ نے اونکو بددعا دی **م** أَبُو هُرَيْرَةَ أَكْلُ كُلِّ ذِي نَابٍ مِّنَ السِّبَاعِ حَرَامٌ ۲۰۱۲
مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ سب کچلیے دانت والے درندے جانورون کا کھانا حرام ہی **ف** یعنی جن جانورکے
نوکدار دانت ہون اور وہ درندہ بھی ہو یعنی دوسرے جانور کو چیر پھاڑ کے کھاتا ہو سو حرام ہی جیسے شیر اور چیتا اور بھیڑیا اور کتا اور بلی اور
لومڑی اور گیدڑ وغیرہ اور یہی مذہب ہی امام اعظمؒ اور امام شافعیؒ اور امام احمدؒ کا لیکن امام مالکؒ کے مذہب مین دو روایتین ہین ایک حرمت کی
دوسری کراہت کی اور جسکے نوکدار دانت ہون لیکن درندہ نہو جیسے اونٹ سو حلال ہی **م** عَبْدُ اللهِ بْنُ زَمْعَةَ إِلَامَ يَجْلِدُ أَحَدُكُمُ امْرَأَتَهُ ۲۰۱۳
جَلْدَ الْعَبْدِ وَلَعَلَّهُ يُضَاجِعُهَا مِنْ آخِرِ يَوْمِهَا مسلم مین عبداللہ بن زمعہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کوئی شخص اپنی جورو کو غلام کی طرح
کب تلک اور کس واسطے کوڑے ماریگا اور شاید کہ وہی شخص اوسی دن کے اخیر مین اوسکو اپنے پاس سلا دیگا **ف** یعنی شرعًا اور عقلًا مناسب نہین
کہ جسکو اپنے پاس لٹائے اوسکو ایسی سخت مار مارے صبح کو مارنا اور شام کو پاس لٹانا آدمیت سے بعید ہی **م** عَبْدُ اللهِ بْنُ زَمْعَةَ إِلَامَ ۲۰۱۴
يَضْحَكُ أَحَدُكُمْ مِمَّا يَفْعَلُ مسلم مین عبداللہ بن زمعہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اوس سے کب تک ہنسے گا آدمی جس چیز کو خود کرتا ہی
ف ایک شخص نے گوز کیا دوسرا ہنسا تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی جو خود کیجیے اوسپر کیا ہنسیے معلوم ہوا کہ گوز پر ہنسنا درست نہین
کہ بے ادبی ہی اور دوسرے کو شرمندگی **م** أَبُو حُمَيْدٍ السَّاعِدِيُّ أَلَا خَمَّرْتَهُ وَلَوْ أَنْ تَعْرُضَ عَلَيْهِ عُودًا **قَالَهُ** لَهُ ۲۰۱۵
حِينَ أَتَاهُ بِقَدَحٍ مِّنْ لَبَنٍ مسلم مین ابوحمیدؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تونے اوسکو کیون نہ ڈھکدیا اگرچہ اوسپر ایک آڑی
لکڑی ہی رکھدیتا یہ حضرتؐ نے ابوحمید سے فرمایا جب کہ وہ حضرتؐ پاس دودھ کا پیالہ لایا **ف** حضرتؐ نے یہ ادب سکھلایا کہ برتن کو کھلا
رکھنا نچاہیے تاکہ کوئی چیز اوسمین نگرے اگرچہ کچھ نملے تو اوسپر لکڑی کو رکھدیوے **ق** أَبُو هُرَيْرَةَ أُمَّتِي الْغُرُّ الْمُحَجَّلُونَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۲۰۱۶
مِنْ آثَارِ الْوُضُوءِ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ میری امت کے مونھ اور ہاتھ پانون روشن
ہونگے قیامت کے دن وضو کے اثر سے **ف** یعنی جس جس مقام پر وضو کا پانی لگتا ہی سو قیامت مین روشن ہو جاویگا **ق** اَلْبَرَاءُ ۲۰۱۷
بْنُ عَازِبٍ أَنْتَ أَخُونَا وَمَوْلَانَا **قَالَهُ** لِزَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ بخاری اور مسلم مین براء بن عازبؓ سے روایت ہی
کہ حضرتؐ نے زید بن حارثہ سے فرمایا کہ تو ہمارا بھائی اور ہمارا آزاد کردہ ہی **خ** عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنْتَ أَخِي فِي دِينِ اللهِ ۲۰۱۸
وَكِتَابِهِ وَهِيَ لِي حَلَالٌ **قَالَهُ** لِأَبِي بَكْرٍ لَمَّا خَطَبَ عَائِشَةَ فَقَالَ لَهُ أَبُو بَكْرٍ إِنَّمَا أَنَا أَخُوكَ كَذَا
وَقَعَ مُرْسَلًا وَهُوَ مِنْ حَدِيثِ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بخاری مین عروہ بن زبیرؓ سے
روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تو میرا بھائی ہی خدا کے دین اور خدا کی کتاب میں اور وہ یعنی عائشہ مجکو حلال ہی یہ حضرتؐ نے ابی بکر صدیقؓ سے فرمایا جب کہ اپنے ساتھ

حضرت عایشہ رض کے نکاح کا پیغام دیا تو ابی بکر صدیق رض نے کہا کیا حضرت مین تو آپکا بھائی ہون یہ حدیث اسی طرح مرسل آئی ہی یعنی عروہ تابعی نے
صحابی کا نام نہین ذکر کیا اور حقیقت مین یہ حدیث حضرت عایشہ رض کی روایت سے ہی وہ حضرت سے نقل کرتی ہین **ف** ابی بکر صدیق رض نے
حضرت عایشہ کی منگنی کے وقت یہ عذر کیا کہ حضرت مجکو بھائی فرمایا کرتے ہین بھائی کی بیٹی سے نکاح کیونکر درست ہوگا حضرت نے جواب دیا
کہ ہمارے اور تیرے دینی برادری ہی اس سے حرمت نہین ثابت ہوتی حرمت کا سبب تو نسبی برادری ہی **ق** جَابِرٌ اَنْتُمُ الْيَوْمَ خَيْرُ ۲۰۱۹
اَهْلِ الْاَرْضِ **وَقَالَهٗ** يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ وَكَانُوْا اَلْفًا وَّاَرْبَعَ مِائَةٍ بخاری اور مسلم مین جابر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ تم آج افضل ہو تمام اہل زمین سے یہ حضرت نے جنگ حدیبیہ کے دن فرمایا اور اوس دن صحاب ایک ہزار چار سو تھے **ف** اوس روز
اصحاب نے موت پر بیعت کی تھی یعنی میدان مین ٹکڑے ہوجاینگے مگر قدم نہ ہٹاوینگے تب حضرت نے اونکو یہ بشارت دی اور بعضی روایت مین
آیا ہی کہ پندرہ سو اصحاب تھے **ق** اَنَسٌ اَنْتَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ بخاری اور مسلم مین انس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تو ۲۰۲۰
اوسکے ساتھ ہوگا جس سے تو محبت رکھتا ہی **ف** انس رض سے روایت ہی کہ ایک مرد نے پوچھا کہ یا رسول اللہ قیامت کب ہوگی حضرت نے
فرمایا کہ تو نے قیامت کا کیا سامان کیا ہی جو پوچھتا ہی اوس نے کہا کچھ سامان نہین نہ زیادہ نماز ہی نہ روزہ لیکن مین خدا اور اوسکے رسول سے
محبت رکھتا ہون تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی قیامت مین تو محبت کے سبب سے ہمارے ساتھ ہوگا اس حدیث کے راوی یعنی انس
یون کہا کرتے تھے کہ قیامت مین بڑا وسیلہ حضرت کی محبت اور صدیق اور فاروق کی محبت ہی معلوم ہوا کہ انبیا اور اولیا کی صادق محبت نجات کا
عمدہ وسیلہ ہی اور یہ بھی اس حدیث سے ثابت ہوتا ہی کہ کفار اور فجار کی محبت شامت کی علامت ہی اسواسطے کہ ہر شخص کا حشر اپنے
دوست کے ساتھ ہوگا **ق** اَلْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ اَنْتَ مِنِّيْ وَاَنَا مِنْكَ **وَقَالَهٗ** لِعَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ۲۰۲۱
بخاری اور مسلم مین براء بن عازب رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا علی مرتضی رض سے کہ تو میرا ہی مین تیرا ہون **ف** یعنی کمال اتحاد اور بے تکلفی ہی
اس حدیث سے کمال قرب اور فضیلت مرتضوی ثابت ہوئی **م** اَنَسٌ اَنْتِ هِيَهْ لَقَدْ كَبِرْتِ لَا كَبِرَتْ سِنُّكِ **قَالَهٗ** ۲۰۲۲
لِيَتِيْمَةٍ كَانَتْ عِنْدَ اُمِّ سُلَيْمٍ اُمِّ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ مسلم مین انس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تو وہی ہی البتہ تو
بڑی ہوگئی تو عمر [illegible] حضرت نے اوس یتیم لڑکی سے فرمایا جو ام سلیم انس کی مان کے پاس رہتی تھی **ف** یہ حضرت نے خوش طبعی
سے فرمایا [illegible] اسکا مفصل بیان پانچوین باب مین ہوچکا **م** اِبْنُ مَسْعُوْدٍ اَوَّلُ مَا يُقْضٰى بَيْنَ النَّاسِ ۲۰۲۳
يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِي الدِّمَاءِ مسلم مین عبد اللہ بن مسعود رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اول فیصلہ آدمیون کے درمیان قیامت
کے دن خونون مین ہوگا **ف** معلوم ہوا کہ ناحق خون کرنا خدا کو نہایت ناپسند ہی اور ایسا سخت گناہ ہی کہ قیامت مین پہلے خونریزی کے
مقدمات جوع ہوکر فیصلہ ہونگے عبادات مین اول نماز سے سوال ہوگا اور معاملات مین خون کا فیصلہ ہوگا **ق** اَبُوْ سَعِيْدٍ اَوَّهْ ۲۰۲۴
عَيْنُ الرِّبٰوا لَا تَفْعَلْ وَلٰكِنْ اِذَا اَرَدْتَّ اَنْ تَشْتَرِيَ التَّمْرَ فَبِعْهُ بِبَيْعٍ اٰخَرَ ثُمَّ اشْتَرِ بِهٖ **وَقَالَهٗ**
لِبِلَالٍ حِيْنَ جَآءَهٗ بِتَمْرٍ بَرْنِيٍّ وَقَالَ كَانَ عِنْدَنَا تَمْرٌ رَدِيٌّ فَبِعْتُ مِنْهُ صَاعَيْنِ بِصَاعٍ لِنُطْعِمَ النَّبِيَّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَفِيْ رِوَايَةِ الْبُخَارِيِّ اَوَّهْ اَوَّهْ مَرَّتَيْنِ بخاری اور مسلم مین ابو سعید رض سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ واہ یہ تو عین سود ہی ایسا نہ کیا کرو لیکن جب کہ تو عمدہ خرما خریدا کرنا چاہے تو ناکارے خرمون کو بیچ کے دوسری بیع سے
پھر اوسکی قیمت سے عمدہ خرما مول لیا کر یہ حضرت نے بلال رض سے فرمایا جب کہ وہ حضرت کے پاس عمدہ قسم کا خرما لائے جسکو خرما برنی

کہتے ہین اور بلال رضی نے کہا کہ ہمارے پاس ناکارے خرمے تھے سو مینے اونکے دو صاع ایک صاع سے بیچے حضرت کے کھانے کے واسطے اور بخاری کی روایت مین یون ہی کہ حضرت نے دوبار واہ واہ فرمایا **ف** یعنی ایک جنس کو زیادہ اور کم کرکے بیچنا اور بدلنا اسی کا نام سود ہے بلکہ ناکاری چیز کو عمدہ چیز سے بدلا چاہیے تو اوسکی یہ تدبیر ہی کہ ناکاری کو بیچ ڈالے پھر اوسکی قیمت سے عمدہ چیز کو مول لیوے کہ یہان نہین اسواسطے کہ جنس بدل گئی اس صورت مین زیادتی کمی کا کچھ مضایقہ نہین

۲۰۲۵ **م** نُبَيْشَةُ الْهُذَلِيُّ اَيَّامُ التَّشْرِيقِ اَيَّامُ اَكْلٍ وَّشُرْبٍ وَّذِكْرِ اللّٰهِ مسلم مین نبیشہ رضی سے روایت ہی کہ ایام تشریق کھانے پینے اور یاد الٰہی کے دن ہین **ف** عید قربانی کے بعد تین دن کو یعنی گیارہوین بارہوین تیرہوین کو ایام تشریق کہتے ہین یعنی کھانے پینے کے دن ہین ان مین روزہ رکھنا درست نہین سال مین پانچ دن روزہ رکھنا حرام ہی عید الفطر اور عید اضحی اور ایام تشریق مین

۲۰۲۶ **ق** عَائِشَةُ اَيْنَ اَنَا غَدًا اَيْنَ اَنَا غَدًا **قَالَهُ** فِيْ مَرَضِهِ الَّذِيْ تُوُفِّيَ فِيْهِ بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین کل کہان ہونگا مین کل کہان ہونگا یہ حضرت نے اوس بیماری مین فرمایا جسمین انتقال ہوا **ف** حضرت کا دستور تھا کہ ایک ایک دن سب بیبیون کے گھر رہتے تھے لیکن حضرت عایشہ کو سب سے زیادہ چاہتے تھے جب مرض الموت مین بیمار ہوئے تب یہ حدیث فرمائی یعنی کل کس بی بی کی باری ہوگی اس کلام سے بیبیان سمجھین کہ حضرت کا دل یہی چاہتا ہی کہ حضرت عایشہ کے گھر مین رہین سب نے خوشی سے اجازت دی کہ آپ عایشہ کے گھر مین رہین جنہون نے اپنی باری معاف کی حضرت نہایت خوش ہوگئے پھر وہین رہے اور وہین انتقال کیا اور وہین دفن ہوئے اس حدیث سے بڑی فضیلت حضرت عایشہ کی ثابت ہوئی

۲۰۲۷ **م** اَبُوْ قَتَادَةَ بُؤْسَ ابْنِ سُمَيَّةَ تَقْتُلُكَ فِئَةٌ بَاغِيَةٌ مسلم مین ابو قتادہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای سمیہ کے بیٹے تجکو بڑی سختی ہونا ہی تجکو باغی گروہ قتل کریگا **ف** عمار کی مان کا نام سمیہ تھا عمار علی مرتضی رضی کے رفیق تھے جب معاویہ اور علی مرتضی رضی سے لڑائی ہوئی تب عمار شہید ہوئے اس حدیث سے ثابت ہوا کہ امام بحق علی مرتضی رضی تھے اور معاویہ کا لشکر باغی تھا

۲۰۲۸ **م** اِبْنُ مَسْعُوْدٍ بِحَسْبِ الْمُؤْمِنِ الْكَذِبُ اَنْ يُّحَدِّثَ بِكُلِّ مَا سَمِعَ مسلم مین عبد اللہ بن مسعود رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ایماندار کو اتنا جھوٹھ کفایت کرتا ہی کہ جو بات سنے اوسکو کہنے لگے **ف** یعنی جھوٹھ صرف اسی چیز کا نام نہین کہ اپنی طرف سے بات بناوے اور جھوٹھ باندھے بلکہ یہ بھی جھوٹھ مین داخل ہی کہ جو خبر سنے بدون تحقیق کیے اوسکو کہنے لگے اسواسطے کہ اکثر اخبار جھوٹھ مشہور ہو جاتے ہین تو مومن عاقل کو اوسکی تحقیق لازم ہی بے تحقیق کسی بات کو زبان سے نہ نکالے اسی واسطے علماے اہل حدیث نے حدیث کی تحقیق مین بڑی محنت کی ہی اور خوب چھانٹ چھوڑ کرکے صحیح حدیث کو ضعیف اور موضوع سے جدا کر دیا ہی حق تعالی اونکے درجے بلند کرے تو عاقل مسلمان کو لازم ہی کہ جو کسی سے حدیث سنے یا کسی کتاب مین دیکھے تو اوسکو نہ مانے جبتک کہ علم حدیث کی معتبر کتابون مین اوسکی سند نپاوے

۲۰۲۹ **ق** اَنَسٌ بَخٍ ذٰلِكَ مَالٌ رَّابِحٌ بَخٍ ذٰلِكَ مَالٌ رَّابِحٌ وَقَدْ سَمِعْتُ مَا قُلْتَ وَاِنِّيْ اَرٰى اَنْ تَجْعَلَهَا فِي الْاَقْرَبِيْنَ **قَالَهُ** لِاَبِيْ طَلْحَةَ بخاری اور مسلم مین انس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ شاباش یہ مال تو فائدہ دینے والا ہی شاباش یہ مال تو فائدہ دینے والا ہی اور مینے سنا جو تو نے کہا اور مجکو یہ بہتر معلوم ہوتا ہی کہ تو اوسکو اپنے قرابت والون مین تقسیم کر دے یہ حضرت نے ابو طلحہ سے فرمایا **ف** قرآن مین جب اس مضمون کی آیت اتری کہ نیکوکاری نہ حاصل کرسکوگے جب تک اپنے پسندیدہ اور محبوب مال کو راہ خدا مین نہ خرچ کروگے تو ابو طلحہ انصاری نے کہا کہ خدا یون فرماتا ہی اور میرے سب قسم کے مال سے مجکو وہ باغ بہت پیارا ہی جسکا بیرحا نام ہی اوسکو مینے خدا کی راہ مین دیا سو حضرت اسکو جو چاہیے سو کیجیے اور جسکو مناسب دیکھیے اسکو دیجیے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی حضرت نہایت خوش ہوئے اونکی تعریف کی اور اوس باغ کو ابو طلحہ کے رشتہ دارون کو دلایا معلوم ہوا کہ خیرات دینے مین

غیرون کی نسبت برادری کے لوگ مقدم ہین یہ باغ مدینے مین نہایت عمدہ تھا حضرتؐ کی مسجد کے سامنے تھا اوسکا پانی نہایت شیرین تھا
حضرتؐ اکثر اوسمین تشریف لیجاتے تھے اور اوسکا پانی پیتے تھے ایمان کامل کی یہی علامت ہی کہ اپنی نہایت پیاری چیز کو راہ خدا مین نثار کرے

٢٠٣٠ م جَابِرٌ بَلٰى فَجُدِّي نَخْلَكِ فَاِنَّكِ عَسٰى اَنْ تَصَدَّقِيْ اَوْ تَفْعَلِيْ مَعْرُوْفًا قَالَهُ لِخَالَةِ جَابِرٍ وَقَدْ طُلِّقَتْ
فَاَرَادَتْ اَنْ تَجُدَّ نَخْلَهَا فَزَجَرَهَا رَجُلٌ اَنْ تَخْرُجَ مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کیون نہین توڑے
اپنے خرمون کو شاید کہ تو خیرات کرے یا اور کوئی نیک بات کرے یہ حضرتؐ نے جابر کی خالہ سے فرمایا اور اوسکو طلاق ملا تھا سو اوسنے چاہا کہ
اپنے خرمون کو درخت سے توڑے تو ایک مرد نے باہر نکلنے سے ڈانٹا ف امام شافعی کا یہی مذہب ہی کہ عورت کو بضرورت عدت مین گھر سے
باہر نکلنا درست ہی

٢٠٣١ م عَائِشَةُ بَيْتٌ لَا تَمْرَ فِيْهِ جِيَاعٌ اَهْلُهُ مسلم مین حضرت عایشہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جس گھر
مین خرما نہین اوسکے لوگ بھوکے ہین اونکو آسودگی نہین ف یہ حضرتؐ نے اہل مدینہ کے حق مین فرمایا اسواسطے کہ اونکی غذا اکثر خرما تھا

٢٠٣٢ م جَابِرٌ بَيْنَ الْعَبْدِ وَبَيْنَ الْكُفْرِ تَرْكُ الصَّلٰوةِ مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ بندے اور کفر کے درمیان
نماز ترک کرنے سے کچھ فرق باقی نہین رہتا ف یعنی ایمان کی علامت نماز ہی جب آدمی نے عمدًا نماز چھوڑی تو کفر مین اور اوسمین کچھ فاصلہ نہ رہا
کافر ہوگیا اور یہی مذہب ہی امام احمد اور اسحٰق اور عبداللہ بن مبارک کا اور امام مالک اور شافعی کے مذہب مین کافر نہین ہوا لیکن واجب القتل
ہوگیا اور زہری اور امام اعظم کے مذہب مین عمدًا ترک نماز سے نہ کافر ہی نہ واجب القتل بلکہ جب تک کہ نماز نہ پڑھے اوسکو مارنا اور قید کرنا چاہئے
تو امام اعظم کے نزدیک اس حدیث کا یہ مطلب ہی کہ اگر انکار سے نماز ترک کرے تو کافر ہی یہ صورت ترک نماز کفر ہی یا مشابہ کفر کے ہی مسلمان کو لازم نہین
کہ اسکو آسان نہ سمجھے فرصت کو غنیمت جانکے جلد توبہ کرے اور نماز پر مستعد ہوجاوے

٢٠٣٣ م عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُغَفَّلٍ بَيْنَ كُلِّ اَذَانَيْنِ صَلٰوةٌ بَيْنَ
كُلِّ اَذَانَيْنِ صَلٰوةٌ ثُمَّ قَالَ فِي الثَّالِثَةِ لِمَنْ شَاءَ مسلم مین عبداللہ بن مغفلؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا ہر اذان اور اقامت کے
درمیان نماز ہی ہر اذان اور اقامت کے درمیان نماز ہی پھر حضرتؐ نے تیسری بار فرمایا کہ جو چاہے سو پڑھے یعنی واجب نہین

٢٠٣٤ ق عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ
تِلْكَ الرَّوْضَةُ رَوْضَةُ الْاِسْلَامِ وَذٰلِكَ الْعَمُوْدُ عَمُوْدُ الْاِسْلَامِ وَتِلْكَ الْعُرْوَةُ الْعُرْوَةُ الْوُثْقٰى وَاَنْتَ عَلَى
الْاِسْلَامِ حَتّٰى تَمُوْتَ قَالَهُ لَهُ حِيْنَ قَصَّ رُؤْيَاهُ عَلَيْهِ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن سلامؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ
نے فرمایا وہ باغ تو اسلام کا باغ ہی اور وہ ستون اسلام کا ستون ہی اور وہ حلقہ مضبوط حلقہ دین کا ہی اور تو اسلام پر قائم رہیگا مرتے
دم تک یہ حضرتؐ نے عبداللہ بن سلام سے فرمایا جب کہ اونھون نے اپنا خواب حضرتؐ سے بیان کیا ف خواب مین باغ اور ستون اور حلقہ دیکھا تھا
حضرتؐ نے اوسکی تعبیر کہی چنانچہ اسکا مفصل بیان ساتوین باب مین ہوچکا

٢٠٣٥ ق اَلْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ تِلْكَ الْمَلٰۤئِكَةُ كَانَتْ
تَسْتَمِعُ لَكَ وَلَوْ قَرَأْتَ لَاَصْبَحَتْ يَرَاهَا النَّاسُ مَا تَسْتَتِرُ مِنْهُمْ قَالَهُ لِاُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ حِيْنَ قَرَأَ
سُوْرَةَ الْكَهْفِ بِاللَّيْلِ وَعِنْدَهُ فَرَسٌ مَرْبُوْطٌ بِشَطَنَيْنِ فَتَغَشَّتْهُ سَحَابَةٌ فَجَعَلَتْ تَدْنُوْ وَتَدْنُوْ وَجَعَلَ
فَرَسُهُ يَنْفِرُ مِنْهَا بخاری اور مسلم مین براء بن عازبؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ وہ فرشتے تھے تیرا قرآن پڑھنا
سنتے تھے اور اگر تو پڑھے جاتا تو فجر کو لوگ فرشتون کو دیکھتے فرشتے اونسے نہ چھپتے یہ حضرتؐ نے اُسید بن حضیر سے فرمایا جب کہ
وہ سورۂ کہف پڑھتے تھے اور اونکے پاس گھوڑا دو رسیون مین بندھا تھا تو اُسید کو ایک بدلی نے چھالیا اور اوسمین چراغ روشن
تھے تو دمبدم بدلی قریب ہوتی جاتی تھی اور اونکا گھوڑا اوس سے بھڑکتا تھا ف بخاری مین پورا قصہ یون ہی کہ اُسید بن حضیر کا لڑکا

اونکے پاس سوتا تھا گھوڑے کے بھڑکنے سے ڈرے کہ کہین لڑکا نہ کچل جاوے قرآن پڑھنا موقوف کیا بدلی بھی غائب ہو گئی صبح کو یہ

حال حضرت صلعم سے عرض کیا تب حضرت صلعم نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ قرآن کے سننے کو فرشتے حاضر ہوتے ہین ہر کسیکو نظر نہین آتے ۲۰۳۶ م عَائِشَةُ تِلْكَ

الْكَلِمَةُ الْحَقُّ يَخْطَفُهَا الْجِنِّيُّ فَيَقْذِفُهَا فِي اُذُنِ وَلِيِّهٖ فَيَزِيدُ فِيهَا مِائَةَ كَذِبَةٍ قَالَهُ لَهَا حِينَ قَالَتْ

اِنَّ الْكُهَّانَ كَانُوا يُحَدِّثُونَنَا بِالشَّيْءِ فَنَجِدُهُ حَقًّا مسلم مین حضرت عایشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ اس سچ

بات کو فرشتون سے جن لے بھاگتا ہی سو اوسکو اپنے دوست کے کان مین ڈال دیتا ہی تو وہ اوسمین اور سو جھوٹھ زیادہ کرتا ہی یہ حضرت صلعم نے

حضرت عایشہ رض سے کہا جب کہ اونھون نے کہا کہ کاہن لوگ ہمکو کسی چیز کی خبر دیتے تھے تو اوسکو ہم سچ پاتے تھے ف عرب مین چند لوگ

تھے جنون سے راہ رکھتے تھے اونسے دریافت کرکے آیندہ خبرین لوگون کو بتلاتے تھے دین اسلام مین حکم ہوا کہ سوائے خدا کے غیب کوئی نہین جانتا

کاہن جھوٹھے اور بے حقیقت ہین اونسے حال دریافت کرنا درست نہین حضرت عایشہ رض نے پوچھا کہ یا حضرت اگر کاہن جھوٹھے ہین تو اسکا کیا سبب ہی

کہ اونکی بات سچ بھی ہوتی تھی تب حضرت صلعم نے یہ حدیث فرمائی یعنی جو اس عالم مین ہوتا ہی اوسکا حکم فرشتون کو ہوتا ہی فرشتے اول آسمان پر آپسمین اوسکی

گفتگو کرتے ہین شیطان اور جن وہان جا کر سن آتے ہین اور اپنے پوجنے والے دوستون کو بتلاتے ہین وہ لوگ ایک سچ کے ساتھ سو جھوٹھ ملا کر

لوگون سے کہتے ہین وہی ایک بات تو سچ ہوتی ہی اور باقی واہیات نادان لوگ اوسی ایک سچ بات کو دلیل پکڑ کے معتقد ہوتے ہین اور اونکی

اکثر جھوٹھی باتون کو اپنی نادانی اور حماقت سے یاد نہین رکھتے ۲۰۳۷ م ابْنُ مَسْعُودٍ تِلْكَ مَحْضُ الْاِيمَانِ يَعْنِي الْوَسْوَسَةَ

قَالَهُ حِينَ سُئِلَ عَنْهَا وَهِيَ مَا يَجِدُ الْاِنْسَانُ فِي نَفْسِهٖ مَا يَتَعَاظَمُ اَنْ يَتَكَلَّمَ وَيُرْوٰى ذٰلِكَ صَرِيحُ

الْاِيمَانِ رَوَاهُ اَبُو هُرَيْرَةَ تَفَرَّدَ بِهٖ مُسْلِمٌ اَيْضًا مسلم مین عبد اللہ بن مسعود رض سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ اس وسوسے

کو بد جاننا تو محض ایمان ہی یہ حضرت صلعم نے اوس وقت فرمایا جب کہ وسوسے کا حضرت صلعم سے سوال ہوا وسوسہ اوسکو کہتے ہین جسکا خیال

آدمی اپنے دل مین پاتا ہی اور اوسکے کہنے کو برا جانتا ہی اور دوسری روایت ابو ہریرہ رض سے یون ہی کہ یہ تو صریح ایمان ہی اس حدیث کو بھی صرف

مسلم نے روایت کیا ف مشکوۃ مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ چند اصحاب نے حضرت صلعم پاس آکر پوچھا کہ یا حضرت ہمارے دلون مین

نہایت برے برے خیال آتے ہین کہ ہم اونکو زبان پر لانا بڑا گناہ جانتے ہین تب حضرت صلعم نے یہ حدیث فرمائی یعنی برے خیال کو برا جاننا اور

زبان پر نہ لانا ایمان کی نشانی ہی اگر دل مین ایمان نہوتا تو کون روکتا اور یہ مطلب نہین کہ برے خیالات آنا صریح ایمان ہی چنانچہ ابو داود مین

عبد اللہ بن عباس رض سے روایت ہی کہ ایک مرد نے حضرت صلعم سے کہا کہ میرے دل مین بعضا ایسا برا خیال آتا ہی کہ اگر مین جل کے کوئلا ہو جاؤن

تو بھی زبان سے نہ نکالون حضرت صلعم نے فرمایا شکر خدا کو جسنے شیطان کا کام وسوسے ہی پر ٹالا یعنی شیطان کافرون سے تو شرک اور بت پرستی کروا تا ہی

لیکن مومن پر سوائے برے خیال ڈالنے کے اوسکا کچھ زور نہین چلتا وسوسے کا علاج یہ ہی کہ اوسکی طرف دھیان نکرے اور التجا کرے پناہ

مانگے لاحول پڑھے اور لا الہ الا اللہ کی کثرت کرے کہ اکسیر ہی ۲۰۳۸ م رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ ثَمَنُ الْكَلْبِ خَبِيثٌ وَمَهْرُ الْبَغِيِّ خَبِيثٌ

وَكَسْبُ الْحَجَّامِ خَبِيثٌ مسلم مین رافع بن خدیج رض سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ قیمت کتے کی حرام ہی اور خرچی حرامکار

عورت کی حرام ہی اور پچھنے لگانے والے کا کسب پلید ہی ف امام شافعی کے نزدیک بموجب اس حدیث کے کتے کی قیمت حلال نہین

اور امام اعظم کے نزدیک حلال ہی تو لوگ اونکے نزدیک حدیث کا یہ مطلب ہی کہ اگر کتا شکاری اور حفاظت کے واسطے نہو تو اوسکی قیمت حرام ہی

اور خرچی بالاتفاق حرام ہی اور پچھنے لگانے کا کسب بموجب اس حدیث کے امام احمد کے نزدیک حرام ہی اور اماموں کے نزدیک حرام نہین بلکہ مکروہ ہی

فائدہ وسوسہ دل میں بیان نہ کرنین اوسکا ابدا زبانی خیال ایمان است

۲۰۳۹ بخاری مین انس رضی سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ سورۂ اخلاص کی محبت تجکو بہشت مین داخل کریگی **خ** اَنَسٌ حُبُّكَ اِيَّاهَا اَدْخَلَكَ الْجَنَّةَ يَعْنِي سُوْرَةَ الْاِخْلَاصِ نجاست سے خالی نہین **ف** ایک شخص نے حضرت صلعم سے کہا کہ یا حضرت مین سورۂ اخلاص یعنی قل ہو اللہ سے بہت محبت رکھتا ہون تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی

۲۰۴۰ **م** بُرَيْدَةُ بْنُ الْحُصَيْبِ حُرْمَةُ نِسَاءِ الْمُجَاهِدِيْنَ عَلَى الْقَاعِدِيْنَ كَحُرْمَةِ اُمَّهَاتِهِمْ وَمَا مِنْ رَّجُلٍ مِّنَ الْقَاعِدِيْنَ يَخْلُفُ رَجُلًا مِّنَ الْمُجَاهِدِيْنَ فِيْ اَهْلِهٖ فَيَخُوْنُهٗ فِيْهِمْ اِلَّا وُقِفَ لَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيَاْخُذُ مِنْ عَمَلِهٖ مَا شَاءَ ثُمَّ الْتَفَتَ اِلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ فَمَا ظَنُّكُمْ مسلم مین بریدہ بن حصیب رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ غازیون کی بیبیون کی حرمت خانہ نشین لوگون پر ایسی ہی جیسے اونکی ماؤن کی حرمت ہی اور جو خانہ نشین مرد مجاہدین مرد کے گھر بار کے کام خدمت مین رہے پھر اونمین خیانت کرے تو قیامت کے دن کھڑا کیا جاویگا پھر مجاہد اوسکے نیک عمل سے جو چاہیگا سو لیگا پھر حضرت ہم اصحاب کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ تمھارا کیا گمان ہی **ف** یعنی اسکو حق جانتے ہو یا کچھ تردد ہی

۲۰۴۱ **ق** اِبْنُ عُمَرَ حِسَابُكُمَا عَلَى اللّٰهِ اَحَدُكُمَا كَاذِبٌ لَا سَبِيْلَ لَكَ عَلَيْهَا قَالَهٗ لِلْمُتَلَاعِنَيْنِ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم دونون کا حساب خدا پر ہی تم دونون مین ایک تو جھوٹھا ہی تجکو اوس عورت پر کچھ قابو نہین **ف** ایک شخص نے اپنی جورو کو بدکاری کا عیب لگایا اوسنے انکار کی دونون آپسمین قسم کھا جھوٹھے کو بد دعا کرکے جدا ہو گئے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی دو مین ایک مقرر جھوٹھا ہی اگرچہ شرع مین کسی پر جھوٹھ نہ ثابت ہو لیکن قیامت مین خدا حساب لیگا پھر مرد نے اپنا مال مانگا جو جورو کو دیا تھا حضرت نے فرمایا تجکو اب اوسکے دیے مال پر قابو اور اختیار نہین اگر تو سچا ہی تو مال صحبت داری کے بدلے گیا اور اگر عورت سچی ہی تو مال کا لینا آدمیت سے بعید ہی

۲۰۴۲ **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ خَمْسٌ رَدُّ السَّلَامِ وَعِيَادَةُ الْمَرِيْضِ وَاتِّبَاعُ الْجَنَائِزِ وَاِجَابَةُ الدَّعْوَةِ وَتَشْمِيْتُ الْعَاطِسِ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا مسلمان کے حق دوسرے مسلمان پر پانچ ہین سلام کا جواب دینا اور بیمار کو پوچھنا اور جنازون کے پیچھے چلنا اور دعوت کو قبول کرنا اور چھینکنے والے کو دعا دینا یعنی یرحمک اللہ کہنا

۲۰۴۳ **م** اَبُوْ هُرَيْرَةَ حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ سِتٌّ قِيْلَ وَمَا هُنَّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِذَا لَقِيْتَهٗ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ وَاِذَا دَعَاكَ فَاَجِبْهُ وَاِذَا اسْتَنْصَحَكَ فَانْصَحْ لَهٗ وَاِذَا عَطَسَ فَحَمِدَ اللّٰهَ فَشَمِّتْهُ وَاِذَا مَرِضَ فَعُدْهُ وَاِذَا مَاتَ فَاتَّبِعْهُ مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ حق مسلمان کے مسلمان پر چھ ہین لوگون نے پوچھا کہ وہ حق کون ہین یا رسول اللہ حضرت نے فرمایا کہ جب تو اوس سے ملے تو اوسکو سلام کر اور جب تجکو وہ بلائے اور دعوت کرے تو قبول کر اور جب تجسے کسی کام مین نصیحت چاہے تو اوسکو نیک نصیحت دے اور جب کہ وہ چھینکے اور الحمد للہ کہے تو اوسکا جواب دے یعنی یرحمک اللہ کہہ اور جب کہ وہ بیمار پڑے تو اوسکو جاکر پوچھ اور جب کہ مر جاوے تو اوسکے جنازے کے ساتھ چل **ف** پہلی حدیث مین پانچ حق فرمائے اور اس حدیث مین چھ تو مطلب ہی کہ پانچ یا چھ مین منحصر نہین بلکہ اسلام کے حق بہت ہین مگر جسکی زیادہ ضرورت دیکھی اوسکو فرمادیا کبھی پانچ کبھی چھ کبھی کم و زیادہ

حقوق اسلام

۲۰۴۴ **خ** اَبُوْ هُرَيْرَةَ حَقٌّ لِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ اَنْ يَغْتَسِلَ فِيْ كُلِّ سَبْعَةِ اَيَّامٍ يَغْسِلُ رَاْسَهٗ وَجَسَدَهٗ وَيُرْوٰى لِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ حَقٌّ اَنْ يَغْتَسِلَ فِيْ كُلِّ سَبْعَةِ اَيَّامٍ يَوْمًا بخاری مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا کا حق ہر مسلمان پر ہی کہ ہر ہفتے مین غسل کرے اپنے سر اور بدن کو دھووے اور دوسری روایت یون ہی کہ ہر مسلمان پر خدا کا حق ہی کہ ہر ہفتے مین غسل کرے ایک دن

٢٠٤٥ يعني جمعہ کے دن غسل کرنا مستحب ہی م جابر حَلْبُهَا عَلَى الْمَاءِ وَاِعَارَةُ دَلْوِهَا وَاِعَارَةُ فَحْلِهَا وَمِنْحَتُهَا وَحَمْلٌ
عَلَيْهَا فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ قَالَهُ لِرَجُلٍ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا حَقُّ الْاِبِلِ مسلم مین جابر رضؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا
کہ اونٹنیون کا دودھ دوہنا پانی پر اور اونکے ڈول کو مانگے دینا اور نر اونٹ کو عاریت دینا یعنی اونٹنی کا بھن کرنے کے واسطے اور محتاجون
کو اونٹ دینا دودھ پینے کے واسطے اور اونٹون پر بوجھ رکھنا جہاد مین یعنی غازی کو سوار کرنا یا اسباب لادنا یہ حضرتؐ نے اوس مرد سے
فرمایا جسنے کہا یا رسول اللہ اونٹ رکھنے کا کیا حق اور کون کون چیز مالک کو مناسب ہی ف عرب کا دستور تھا کہ جب تالاب یا کوئین پر
اونٹون کو پانی پلاتے تو دودھ دوہتے اور محتاجون کو دیتے ق

٢٠٤٦ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ حَوْضِيْ مَسِيْرَةُ شَهْرٍ مَاؤُهُ اَبْيَضُ مِنَ اللَّبَنِ
وَرِيْحُهُ اَطْيَبُ مِنَ الْمِسْكِ وَكِيْزَانُهُ كَنُجُوْمِ السَّمَآءِ مَنْ شَرِبَ مِنْهُ فَلَا يَظْمَأُ اَبَدًا بخاری اور مسلم مین عبداللہ
بن عمر رضؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ میرا حوض کوثر مہینا بھر کی راہ ہی پانی اوسکا زیادہ تر سفید دودھ سے اور اوسکی بو مشک سے
زیادہ تر خوشبودار ہی اور اوسکے کوزے اور آبخورے جیسے آسمان کے تارے یعنی بیشمار جو اوس حوض سے پانی پیے کبھی اوسکو پیاس نہ لگے
ف ہر چند پیاس تو ایکبار کے پینے مین جاتی رہیگی لیکن اہل جنت لذت کے واسطے اوسکو پیا کرینگے

٢٠٤٧ م اُمُّ الدَّرْدَآءِ دَعْوَةُ الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ
لِاَخِيْهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ مُسْتَجَابَةٌ عِنْدَ رَأْسِهِ مَلَكٌ مُّوَكَّلٌ كُلَّمَا دَعَا لِاَخِيْهِ بِخَيْرٍ قَالَ الْمَلَكُ الْمُوَكَّلُ بِهِ
اٰمِيْنَ وَلَكَ بِمِثْلٍ مسلم مین ام الدرداء رضؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مسلمان مرد کی دعا اپنے بھائی مسلمان کے واسطے پس پشت
مقبول ہی اوسکے سر کے پاس ایک فرشتہ مقرر رہتا ہی کہ جب وہ اپنے بھائی مسلمان کے واسطے نیک دعا کرے تو فرشتہ کہتا ہی کہ آمین اور تجکو بھی
اس دعا کے برابر فائدہ ہی یعنی جو تو نے نیک چیز اسکے واسطے مانگی ہی اوسکو بھی ملیگی اور تجکو بھی ملیگی

٢٠٤٨ م اَبُوْ هُرَيْرَةَ دِيْنَارٌ اَنْفَقْتَهُ فِيْ سَبِيْلِ
اللّٰهِ تَعَالٰى وَدِيْنَارٌ اَنْفَقْتَهُ فِيْ رَقَبَةٍ وَّدِيْنَارٌ تَصَدَّقْتَ بِهٖ عَلٰى مِسْكِيْنٍ وَّدِيْنَارٌ اَنْفَقْتَهُ عَلٰى اَهْلِكَ
اَعْظَمُهَا اَجْرًا اَلَّذِيْ اَنْفَقْتَ عَلٰى اَهْلِكَ مسلم مین ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ایک دینار تو نے جہاد مین
خرچ کی اور ایک دینار تو نے گردن چھڑانے مین یعنی بردہ آزاد کرنے مین خرچ کیا اور ایک دینار تو نے محتاج کو خیرات دی اور ایک دینار تو نے اپنے
گھروالون پر خرچ کی ان سب مین بڑا ثواب اوسمین ہی جو تو نے اپنے گھروالون پر خرچ کی ف جہاد اور آزادی اور خیرات سے اہل و عیال کا
خرچ اسواسطے افضل ہوا کہ یہ فرض عین ہی فرض کا ثواب نفل وغیرہ سے زیادہ ہوا چاہیے اپنے اہل و عیال پر ہر شخص خرچ کرتا ہی لیکن اگر اوسکو خدا کا حکم
جانکر خرچ کرے تو نیت کے سبب سے زیادہ تر ثواب پاوے

٢٠٤٩ م عُثْمَانُ بْنُ اَبِي الْعَاصِ الثَّقَفِيُّ ذَاكَ شَيْطَانٌ يُّقَالُ لَهٗ خِنْزَبٌ فَاِذَا
اَحْسَسْتَهٗ فَتَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنْهُ وَاتْفُلْ عَلٰى يَسَارِكَ ثَلٰثًا قَالَهٗ لَهٗ حِيْنَ قَالَ اِنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ حَالَ
بَيْنِيْ وَبَيْنَ صَلَاتِيْ وَقِرَآءَتِيْ يَلْبِسُهَا عَلَيَّ مسلم مین عثمان بن ابی العاص رضؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ وہ شیطان ہی
اوسکو خنزب کہتے ہین سو جب کہ تو اوسکا کھٹکا پاوے تو خدا کی پناہ مانگ اوسکی شر سے اور اپنی بائین طرف تین بار تھتکار دے یہ حضرتؐ نے
عثمان بن ابی العاص رضؓ سے فرمایا جب کہ اونسے کہا کہ شیطان حائل ہوتا ہی میرے اور میری نماز اور قرأت کے اندر مجکو قرآن کے پڑھنے مین شبہہ
ڈالدیتا ہی ف یعنی جو شیطان کہ نماز مین شبہہ ڈالتا ہی اوسکا خنزب لقب ہی پھر اوسکی علاج بتلائی اور حدیث مین آیا ہی کہ جو شیطان
وضو مین شبہہ ڈالتا ہی اوسکا ولہان لقب ہی

٢٠٥٠ خ عَائِشَةُ ذَاكِ لَوْ كَانَ وَاَنَا حَيٌّ فَاَسْتَغْفِرُ لَكِ وَاَدْعُوْ لَكِ بخاری مین
حضرت عائشہ رضؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ یون ہی ہوگا اگر تیرا انتقال ہوا اور مین زندہ رہا تو تیرے واسطے مغفرت مانگونگا

اور تیرے حق مین دعا کرونگا **ف** حضرت عایشہ رضؓ نے عرض کی کہ یا حضرت میرے انتقال کے بعد میرے واسطے دعا کیجیے گا تب حضرتؐ نے یہ حدیث

۲۰۵۱ فرمائی **ق** اَبُوْهُرَيْرَةَ رَأْسُ الْكُفْرِ نَحْوَ الْمَشْرِقِ وَالْفَخْرُ وَالْخُيَلَاءُ فِي أَهْلِ الْخَيْلِ وَالْإِبِلِ الْفَدَّادِيْنَ أَهْلِ الْوَبَرِ وَالسَّكِيْنَةُ فِي أَهْلِ الْغَنَمِ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ چوٹی کفر کی مشرق کی طرف ہے اور بڑائی مارنا اور گھمنڈ کرنا گھوڑے والے اور اونٹ والون مین ہے اور شور کرنے والون میں جو اونٹ والے ہین اور غریبی اور غمخوری بکری والون مین ہے **ف** اکثر فساد مشرق کی طرف سے ہوئے اور دجال بھی اوسی طرف سے نکلیگا پھر فرمایا کہ جانورون کی صحبت کی بھی تاثیر ہوتی ہے سائیس اور شتربان

۲۰۵۲ اکثر جلو سے ہوتے ہین اور بکری چرانے والے بیشتر مسکین ہوتے ہین اسی واسطے پیغمبرون نے بکریون کو چرایا **ھ** اَبُوْهُرَيْرَةَ رُبَّ أَشْعَثَ مَدْفُوْعٍ بِالْأَبْوَابِ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَأَبَرَّهٗ مسلم مین ابو ہریرہ رضؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ بہت لوگ پریشان موے غبار آلودہ دروازون پر سے دھکیلے ہوئے اگر خدا کے اعتماد پر کسی بات کی قسم کھا بیٹھین تو خدا اونکی قسم کو سچا کر دیوے **ف** یعنی بعضے بندگان خدا ظاہر کے تو ایسے برے کہ کوئی دروازے پر نہ کھڑا ہونے دیوے اور باطن کے ایسے صاف کہ خدا کو اونکی خاطرداری منظور رہتی ہے اس حدیث سے دو فائدے معلوم ہوئے اول یہ کہ کسی مسلمان بد ظاہر کو حقیر نہ جانے **شعر** خاکساران جہان را بحقارت منگر ✤ تو چہ دانی کہ درین گرد سواری باشد مگر یہ بھی نچاہیے کہ خلاف شرع فقیرون کو ولی اور قطب عوام کی طرح اعتقاد کرے اسواسطے کہ حضرتؐ نے اس حدیث مین بعضے پریشان مو خاکسارون کو مقبول فرمایا اور یہ نہین فرمایا کہ شرابخوار داڑھی منڈے بھی ایسے ہوتے ہین دوسرا فائدہ یہ کہ ایمان کے ساتھ خاکساری اور گمنامی حق تعالی کو پسند ہے

[illegible]

۲۰۵۳ **خ** سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ رِبَاطُ يَوْمٍ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا وَمَوْضِعُ سَوْطِ أَحَدِكُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا وَالرَّوْحَةُ يَرُوْحُهَا الْعَبْدُ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ أَوِ الْغَدْوَةُ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا بخاری مین سہل بن سعد رضؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ راہ خدا مین دار الاسلام کی سرحد پر چوکیداری کرنا بہتر ہے تمام دنیا اور دنیا کی آرایش سے اور بہشت مین تمھارے کوڑے رکھنے کا مکان بہتر ہے تمام دنیا اور دنیا کی آرایش سے اور جہاد مین اول روز یا آخر روز بندے کا کوشش کرنا بہتر ہے تمام دنیا اور دنیا کی آرایش سے **ف** آخرت کا ثواب اور آخرت کا کمتر مکان تمام دنیا سے اسواسطے بہتر ہوا کہ دنیا فانی ہے اور آخرت عمدہ اور باقی

۲۰۵۴ **م** سَلْمَانُ رِبَاطُ يَوْمٍ وَّلَيْلَةٍ خَيْرٌ مِّنْ صِيَامِ شَهْرٍ وَّقِيَامِهٖ وَإِنْ مَّاتَ جَرٰى عَلَيْهِ عَمَلُهُ الَّذِيْ كَانَ يَعْمَلُهٗ وَأُجْرِيَ عَلَيْهِ رِزْقُهٗ وَأَمِنَ الْفَتَّانَ مسلم مین سلمان رضؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا سرحد اسلام پر ایک رات اور دن چوکی دینا بہتر ہے ایک مہینے کے روزے اور شب بیداری سے اور اگر مر گیا تو جو نیک عمل کہ کیا کرتا تھا اوسکا ثواب ہمیشہ ملا کریگا اور اوسکی روزی اوسپر جاری رہیگی اور منکر نکیر کے خوف سے نڈر ہو جاویگا **ف** موت سے شہید کا رزق اور عمل کا ثواب موقوف نہین ہوتا اور قبر کے سوال جواب کا کچھ کھٹکا نہین رہتا

۲۰۵۵ **م** عَائِشَةُ رَكْعَتَا الْفَجْرِ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا مسلم مین حضرت عایشہ رضؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ دو رکعتین فجر کی بہتر ہین تمام دنیا سے اور جو چیز کہ دنیا مین ہے نماز فجر سے کمتر ہے **ف** یہ سنت فجر کی فضیلت ہے حضرتؐ کا دستور تھا کہ تمام سنت اور نفل سے فجر کی سنت کو نہایت مقدم جانتے تھے اور کمال رعایت رکھتے تھے

۲۰۵۶ **م** الْمُغِيْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ سَاقِي الْقَوْمِ آخِرُهُمْ شُرْبًا مسلم مین مغیرہ بن شعبہ رضؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ قوم کا پانی پلانے والا اونکا پچھلا ہے پانی پینے مین **ف** یعنی ساقی کو لازم ہے کہ اول اور پیاسے مسلمانون کو پلاوے پھر سب کے بعد آپ پیے اسی طرح ہر حاکم اور رئیس اور داروغہ کو لازم ہے کہ جسمین اختیار رکھتا ہو اول اور مسلمانون کو مقدم رکھے سرداری ہی کا نام ہے

۲۰۵۷ **ق** ابْنُ مَسْعُوْدٍ سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوْقٌ وَّقِتَالُهٗ كُفْرٌ بخاری اور مسلم مین

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مسلمان کو گالی دینا گناہ ہی اور اوسکو ناحق قتل کرنا ناانصافی او رناشکری ہی
ف اگر قتل حلال جانکر مسلمان کو قتل کرے تو صریح کفر ہی اور نہیں تو کبیرہ گناہ ہی م انسؓ سُبْحَانَ اللّٰهِ لَا تُطِيقُهُ اَوْ ۲۰۵۸
لَا تَسْتَطِيعُهُ وَيُرْوٰى لَا طَاقَةَ لَكَ بِعَذَابِ اللّٰهِ اَفَلَا قُلْتَ اَللّٰهُمَّ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ
حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ قَالَهٗ لِرَجُلٍ عَادَهٗ فَدَعَا اللّٰهَ بِهٖ فَشَفَاهُ مسلم مین انسؓ سے روایت ہی کہ
حضرتؐ نے فرمایا کہ سبحان اللہ تو عذاب الٰہی کو نہ اوٹھا سکیگا اور دوسری روایت یون ہی کہ تجکو عذاب خدا کی طاقت نہین تو نے یون کیون
نہ کہا کہ الٰہی ہمکو دنیا مین بھلائی دے اور آخرت مین بھی بھلائی اور ہمکو بچالے دوزخ کے عذاب سے یہ حضرتؐ نے اوس مرد سے فرمایا جسکی بیمار پرسی کو
تشریف لیگئے تھے پھر اوسنے یہی دعا مانگی سو خدا نے اوسکو شفا بخشی ف حضرتؐ ایک مسلمان کی بیمار پرسی کو تشریف لیگئے وہ نہایت ناتوان
ہوگیا تھا جیسے مرغی کا چوزہ سو حضرتؐ نے اوس سے فرمایا کہ تو نے کچھ دعا تو نہین کی ہی اوسنے کہا ہان مین صحت مین یہ دعا کیا کرتا تھا کہ الٰہی جو مجکو آخرت
مین عذاب کرنا ہو سو دنیا مین جلد مجھپر کرے تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی آدمی کو عذاب الٰہی کی طاقت نہین نہ دنیا مین طاقت ہی نہ آخرت
مین دنیا کی تکلیف تو نے اپنے موںھ سے کیون مانگی پھر اوسکو دین اور دنیا کی خیریت کی دعا تعلیم کی چنانچہ اوسکو اسی دعا سے صحت ہوگئی خ امّ سلمہؓ ۲۰۵۹
سُبْحَانَ اللّٰهِ مَاذَا اُنْزِلَ اللَّيْلَةَ مِنَ الْخَزَائِنِ مَاذَا اُنْزِلَ اللَّيْلَةَ مِنَ الْفِتَنِ مَنْ يُّوْقِظُ صَوَاحِبَ الْحُجَرِ رُبَّ
كَاسِيَةٍ فِي الدُّنْيَا عَارِيَةٌ فِي الْاٰخِرَةِ بخاری مین حضرت امّ سلمہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ سبحان اللہ آج کی رات کیا ہی
رحمت کے گنج کے گنج اوترے ہین اور آج کی رات کیا ہی فتنے اور فساد نازل ہوئے ہین کوئی ہی کہ کوٹھریون والی عورتون کو جگا دے یعنی تاکہ تہجد پڑھین
بہت عورتین دنیا مین پوشاک دار ہین اور آخرت مین برہنہ ہین یعنی دنیا مین باعزت اور آخرت مین گناہ سے فضیحت ف حضرت امّ سلمہؓ
سے روایت ہی کہ حضرتؐ ایک رات سو کر جاگے پھر یہ حدیث فرمائی فتوح اسلام اور اس امت کے فساد جو ہونے والے تھے حضرتؐ کو خواب مین نمود ہوئے
ق ابو ہریرہؓ سَيْحَانُ وَجَيْحَانُ وَالْفُرَاتُ وَالنِّيْلُ كُلٌّ مِّنْ اَنْهَارِ الْجَنَّةِ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے ۲۰۶۰
روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ سیحون اور جیحون اور فرات اور نیل ہر ایک بہشت کی نہرین ہین ف سیحون اور جیحون ترکستان مین ہین اور
فرات عراق مین اور نیل مصر مین یعنی ان نہرون کا پانی بہشت کے پانی سے مشابہ ہی یا کہ ان نہرون کی امداد وہان سے ہوتی ہو خ شدّاد ۲۰۶۱
بن اوسؓ سَيِّدُ الْاِسْتِغْفَارِ اَنْ يَّقُوْلَ الْعَبْدُ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِيْ وَاَنَا عَبْدُكَ
وَاَنَا عَلٰى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَاَبُوْءُ لَكَ
بِذَنْبِيْ فَاغْفِرْ لِيْ فَاِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ مَنْ قَالَهَا فِي النَّهَارِ مُوْقِنًا بِهَا فَمَاتَ مِنْ يَّوْمِهٖ قَبْلَ
اَنْ يُّمْسِيَ فَهُوَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَمَنْ قَالَهَا مِنَ اللَّيْلِ وَهُوَ مُوْقِنٌ بِهَا فَمَاتَ قَبْلَ اَنْ يُّصْبِحَ فَهُوَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ
بخاری مین شدّاد بن اوسؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ عمدہ استغفار یہ ہی کہ بندہ یون کہے کہ الٰہی تو میرا مالک ہی کوئی لائق بندگی کے نہین سوائے تیرے
تو نے مجکو پیدا کیا اور مین تیرا بندہ ہون اور مین تیرے قول اور تیرے وعدے پر ہون اپنے مقدور کے موافق مین تیری پناہ مانگتا ہون اپنے کرتب کی برائی سے
مین تجسے اقرار کرتا ہون تیرے احسان کا جو مجھپر ہی اور اپنے گناہ کا تجسے اقرار کرتا ہون سو مجکو بخش دے مقرر یہی ہی کہ کوئی گناہ کو نہین بخش سکتا
سوائے تیرے جو یقین سے اسکو دن مین کہے پھر اوسی دن شام سے پہلے مرجاوے تو وہ شخص بہشتی ہی اور جو اسکو رات مین کہے یقین کرکے پھر مرجاوے فجر سے پہلے
تو وہ شخص بہشتی ہی ف اللّٰهم سے اِلَّا اَنْت تک صبح شام پڑھا کرے رات اور دن دونون آگئے رات یا دن مین جب مریگا اس عمدہ بشارت مین

۲۰۶۲ داخل ہی اس دعا کو سید الاستغفار کہتے ہین ق أَبُو بَكْرَةَ شَهْرَا عِيدٍ لَا يَنْقُصَانِ رَمَضَانُ وَذُو الْحِجَّةِ بخاری اور مسلم
مین ابو بکرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ دو مہینے عید کے کم نہین ہوتے رمضان اور ذی الحج ف امام احمد نے اس حدیث کا
مطلب یون کہا کہ ایک سال مین یہ دونون مہینے ساتھ ہی کم نہین ہوتے اگر ایک اونتیس دن کا ہوگا تو دوسرا تیس دن کا ہوگا اور اسحق نے کہا کہ ان دونون
۲۰۶۳ مہینون کا ثواب کم نہین ہوتا پورا ملتا ہی اگرچہ دونون شمار مین کم ہون اور یہی قول ٹھیک ہی واللہ اعلم ھ عُمَرُ صَدَقَةٌ تَصَدَّقَ اللَّهُ
بِهَا عَلَيْكُمْ فَاقْبَلُوا صَدَقَتَهُ يَعْنِي الْقَصْرَ فِي السَّفَرِ مَعَ الْأَمْنِ عمر فاروق رضہ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا
نماز کا قصر صدقہ ہی کہ خدا نے تمپر تصدق کیا ہی سو اوسکے صدقے کو قبول کرو یعنی امن کی حالت مین بھی نماز کا قصر سفر مین چاہیے
ف سفر مین چار رکعت نماز کو دو رکعت پڑھنے کا حکم ہی یہ خدا کی طرف سے تخفیف اور رخصت ہی تو مناسب نہین کہ خدا کی رخصت کو
۲۰۶۴ نمانیے اور پوری پڑھیے اور یہی مذہب ہی امام اعظم کا کہ سفر مین پوری نماز پڑھنا درست نہین ھ زَيْدُ بْنُ أَرْقَمَ صَلَوةُ الْأَوَّابِينَ إِذَا
رَمِضَتِ الْفِصَالُ مسلم مین زید بن ارقم رضہ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ صلوۃ الاوابین اوس وقت ہی جب کہ اونٹ کے
بچون کے تلوے جلنے لگین ف یعنی چاشت کے وقت ریت گرم ہوتی ہی بچون کے تلوے جلنے لگتے ہین وہ ہر طرف سے بھاگکے اونٹون کے گرد
ہوجاتے ہین مشایخ لوگ مغرب کے بعد چھ رکعت نماز کو صلوۃ الاوابین کہتے ہین اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صلوۃ الضحی اور نماز چاشت کا نام صلوۃ الاوابین بھی
۲۰۶۵ اوابین اون عابدون کو کہتے ہین جنکا دل عبادت الٰہی کی طرف جھکا رہتا ہی ھ أَبُو هُرَيْرَةَ صَلَوةُ الْجَمَاعَةِ أَفْضَلُ مِنْ صَلَوةِ
أَحَدِكُمْ وَحْدَهُ بِخَمْسَةٍ وَعِشْرِينَ جُزْءًا مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا جماعت کی نماز تنہا کی نماز سے
۲۰۶۶ پچیس حصے افضل ہی خ ابْنُ عُمَرَ وَأَبُو سَعِيدٍ صَلَوةُ الْجَمَاعَةِ تَفْضُلُ صَلَوةَ الْفَذِّ بِخَمْسَةٍ وَعِشْرِينَ دَرَجَةً هَذَا
رِوَايَةُ أَبِي سَعِيدٍ وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ عُمَرَ بِسَبْعٍ وَعِشْرِينَ بخاری مین عبداللہ بن عمر رضہ اور ابو سعید رضہ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا
کہ جماعت کی نماز تنہا آدمی کی نماز سے پچیس حصے افضل ہی یہ ابو سعید کی روایت ہی اور عبداللہ بن عمر کی روایت مین ستائیس حصے کا ذکر ہی
۲۰۶۷ ق أَبُو هُرَيْرَةَ صَلَوةُ الرَّجُلِ فِي جَمَاعَةٍ تَزِيدُ عَلَى صَلَاتِهِ فِي بَيْتِهِ وَصَلَاتِهِ فِي سُوقِهِ بِضْعًا وَعِشْرِينَ دَرَجَةً
وَذَلِكَ أَنَّ أَحَدَهُمْ إِذَا تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ ثُمَّ أَتَى الْمَسْجِدَ لَا يَنْهَزُهُ إِلَّا الصَّلَوةُ لَمْ يَخْطُ خُطْوَةً إِلَّا
رَفَعَهُ اللَّهُ بِهَا دَرَجَةً وَحَطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةً حَتَّى يَدْخُلَ الْمَسْجِدَ فَإِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ كَانَ فِي الصَّلَوةِ مَا كَانَتِ
الصَّلَوةُ تَحْبِسُهُ وَالْمَلَائِكَةُ يُصَلُّونَ عَلَى أَحَدِكُمْ مَا دَامَ فِي مَجْلِسِهِ الَّذِي صَلَّى فِيهِ يَقُولُونَ اللَّهُمَّ ارْحَمْهُ
اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ اللَّهُمَّ تُبْ عَلَيْهِ مَا لَمْ يُؤْذِ فِيهِ مَا لَمْ يُحْدِثْ فِيهِ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا
کہ مرد کی نماز جماعت مین اوسکے گھر اور بازار کی نماز سے بیس اور چند درجے زیادہ ہی یعنی چھبیس یا ستائیس اور اسکا سبب ہی کہ جب آدمی نے وضو کیا
بخوبی پھر مسجد مین آیا اس حالت سے کہ سوائے نماز کے اوسکی جنبش کا کوئی سبب نہو تو ایسا شخص کوئی ڈگ نچلے گا مگر کہ خدا اوس ڈگ کے سبب سے اسکا ایک درجہ
بلند کریگا اور اوسکی جہت سے اوسکا گناہ دور کریگا یہان تک کہ مسجد مین آوے پھر جب مسجد مین آیا تو نماز مین داخل ہوا جب تک کہ اوسکو نماز روکے رہے
یعنی جو مدت نماز کے انتظار مین گذرے گی وہ نماز مین شمار ہوگی نماز پڑھنے کے برابر انتظار کا ثواب ملیگا اور فرشتے اوسکو دعا کرتے ہین جب تک
کہ اوس مکان مین بیٹھا رہیگا جسمین نماز پڑھچکا فرشتے کہتے ہین الٰہی اوسپر رحم کر الٰہی اوسکی مغفرت کر الٰہی اوسکی توبہ قبول کر اوسپر رحمت
متوجہ ہو یہ وعدہ اوس شرط پر ہی جب تک کہ مسجد مین کسیکو تکلیف نہ دیوے جب تک مسجد مین دنیا کی بات نکرے یا وضو نہ ٹوٹے

مالم یحدث فیہ در بعض روایات

ف ان تینون حدیثون سے معلوم ہوا کہ جماعت کی نماز تنہا کی نماز سے پچیس درجے فضل اور ثواب مین زیادہ ہی اور اگر نیت زیادہ خالص ہو
توستائیس درجے تک بھی نوبت پہونچتی ہی پہر حضرت نے اسکا سبب ارشاد کیا کہ کامل وضو کرنا اور مسجد مین صرف نماز ہی کے واسطے جانا مسجد تک
ہر قدم پر ثواب پانا اور مسجد کا توقف اور انتظار نماز مین داخل ہونا اور فرشتون کا دعا دینا اور مسجد مین طاہر اور باادب بیٹھنا فضول کلام اور
۲۰۶۸ تکلیف انام سے بچنا اس فضیلت اور ترقی کا سبب ہی تنہا نماز پڑھنے مین یہ امور حاصل نہین ق اِبْنُ عُمَرَ صَلوٰةُ اللَّيْلِ
مَثْنٰى مَثْنٰى فَاِذَا خِفْتَ الصُّبْحَ فَاَوْتِرْ بِوَاحِدَةٍ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ رات کی نماز
دو دو رکعتین ہین پھر جب تو فجر ہونے سے ڈرے تو ایک رکعت کی وتر کر ف امام شافعیؒ اور ابو یوسفؒ اور محمدؒ کے نزدیک تہجد کی نماز دو دو رکعت
۲۰۶۹ افضل ہی اور یہی حدیث انکی دلیل ہی ھ اَبُوْ هُرَيْرَةَ صِيَاحُ الْمَوْلُوْدِ حِيْنَ يَقَعُ نَزْغَةٌ مِّنَ الشَّيْطَانِ مسلم مین ابو ہریرہؓ سے
۲۰۷۰ روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ چیخنا لڑکے کا جبکہ پیدا ہوتا ہی اور زمین پر گرتا ہی شیطان کے ٹہوکے کے سبب سے ہی ھ اَبُوْ هُرَيْرَةَ
ضِرْسُ الْكَافِرِ مِثْلُ اُحُدٍ وَغِلَظُ جِلْدِهٖ مَسِيْرَةُ ثَلٰثٍ مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کافر کا دانت احد کے
پہاڑ برابر ہوگا اور اوسکی کہال کی دبازت اور گندگی تین دن کی راہ برابر ہوگی ف یعنی دوزخ مین کافر کا قد نہایت لنبا چوڑا ہوگا تاکہ عذاب
۲۰۷۱ زیادہ ہو اور آگ بدن پر بہت سی لپٹے ھ جَابِرٌ طَعَامُ الْوَاحِدِ يَكْفِي الْاِثْنَيْنِ وَطَعَامُ الْاِثْنَيْنِ يَكْفِي الْاَرْبَعَةَ وَطَعَامُ
الْاَرْبَعَةِ يَكْفِي الثَّمَانِيَةَ مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ایک شخص کا کھانا دو کو کفایت کرتا ہی اور دو کا کھانا چار کو
کفایت کرتا ہی اور چار کا کھانا آٹھ کو کفایت کرتا ہی ف یعنی مومن کو حرص نچاہیے اپنے کھانے مین دوسرے بھوکے بھائی مسلمان کو
شریک کرے ایک روز آسودگی نسہی بقدر ضرورت پر کفایت کرے انصاف سے بعید ہی کہ اپنا تو پیٹ بھر لیوے اور دوسرا مسلمان بھوکھا ہے
۲۰۷۲ اور دیکھا کرے ھ صُهَيْبُ بْنُ سِنَانٍ عَجَبًا لِاَمْرِ الْمُؤْمِنِ اِنَّ اَمْرَهٗ كُلَّهٗ لَهٗ خَيْرٌ وَلَيْسَ ذٰلِكَ لِاَحَدٍ اِلَّا
لِلْمُؤْمِنِ اِنْ اَصَابَتْهُ سَرَّاءُ شَكَرَ فَكَانَ خَيْرًا لَّهٗ وَاِنْ اَصَابَتْهُ ضَرَّاءُ صَبَرَ فَكَانَ خَيْرًا لَّهٗ مسلم مین صہیب
بن سنانؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ طرفہ ماجرا ہی مومن کا مقدمہ اوسکا ہر حال اوسکے واسطے بہتر ہی اور یہ بات کسیکو حاصل نہین سوائے
مومن کے اگر اوسکو خوشی ہو شکر کرے تو شکر گزاری اوسکے حق مین بہتر ہو اور اگر اوسکو رنج اور تکلیف ہو صبر کرے تو بھی اوسکے حق مین بہتر ہو
ف یعنی مومن کا کسی طرح نقصان نہین خوشی مین شکر گزاری سے نعمت زیادہ ملے اور ثواب پاوے اور غم مین صبر کے سبب خدا کا
۲۰۷۳ مقبول ہو اور بیحساب ثواب ملے اور کافر کو یہ بات حاصل نہین نہ خوشی مین اوسکی خدا کی طرف نظر ہوتی ہی نہ غم مین ھ جَابِرُ بْنُ سَمُرَةَ
عَلٰى مَا تُومِئُوْنَ بِاَيْدِيْكُمْ كَاَنَّهَا اَذْنَابُ خَيْلٍ شُمُسٍ وَاِنَّمَا يَكْفِيْ اَحَدَكُمْ اَنْ يَّضَعَ يَدَهٗ عَلٰى فَخِذِهٖ ثُمَّ
يُسَلِّمُ عَلٰى اَخِيْهِ مَنْ عَلٰى يَمِيْنِهٖ وَشِمَالِهٖ مسلم مین جابر بن سمرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کسپر اشارہ کرتے ہو اپنے ہاتھون
سے گویا کہ تمہارے ہاتھ چنچل گھوڑون کی دمین ہین یعنی جیسے شریر گھوڑا ہر دم اپنی دُم ادھر اودھر ہلاتا ہی ویسے تم ہلاتے ہو اور آدمی
کو تو اتنا کفایت کرتا ہی کہ اپنے ہاتھ کو ران پر رکھے رہے پھر اپنے مسلمان بھائی کو سلام کرے جو اوسکے داہنے اور بائین پر ہون ف نماز
اخیر مین بعضے لوگ ہاتھ اوٹھا کر داہنے بائین کے لوگون کو سلام کرتے تھے تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی اور نماز مین سلام کے وقت ہاتھ اوٹھانا
۲۰۷۴ منع کیا ق اُمُّ قَيْسٍ بِنْتُ مِحْصَنٍ عَلَامَ تَدْغَرْنَ اَوْلَادَكُنَّ بِهٰذَا الْعِلَاقِ عَلَيْكُنَّ بِهٰذَا الْعُوْدِ الْهِنْدِيِّ
فَاِنَّ فِيْهِ سَبْعَةَ اَشْفِيَةٍ مِّنْهَا ذَاتُ الْجَنْبِ يُسْعَطُ مِنَ الْعُذْرَةِ وَيُلَدُّ مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ بخاری اور مسلم مین

ام قیس بنت محصن رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے عورتون سے فرمایا کہ کیون تالو اور حلق ملتی ہو اپنی اولاد کا اس گھانٹی سے تم لازم پکڑو اس
کوٹ کو اسواسطے کہ اسمین سات بیماری کی شفا ہی اونمین سے ایک ذات الجنب ہی یعنی پانجر کا مرض حلق کے ورم مین ناک مین ڈالیے اور
ذات الجنب مین حلق کے اندر ڈالیے **ف** عرب کی عورتین ورم حلق مین جو اپنے لڑکون کو گھانٹی دیتی تھین حضرت نے اس سے منع کیا
اور فرمایا کہ کوٹ کی گھانٹی دیا کرو پھر فرمایا کہ کوٹ مین سات بیماریون کی شفا ہی دو کو بیان کیا یعنی ورم حلق اور ذات الجنب کو پانچ بیماریون
کو نہین ذکر کیا ہی لیکن معلوم کیا چاہیے کہ کوٹ گرم خشک ہی حیض اور پیشاب کو جاری کرتا ہی اور زہر کو دفع کرتا ہی اور جماع کی قوت زیادہ
کرتا ہی اور پیٹ کے کیڑون کو قتل کرتا ہی جب کہ شہد کے ساتھ پیجیے اور جگر اور معدے کے ضعف کو دفع کرتا ہی اور تجاری کے بخار کو
شفا دیتا ہی لڑکون کو اکثر سردی کا خلل ہوتا ہی اسواسطے حضرت نے یہ دوا تجویز کی اہل حدیث عود ہندی کو قسط یعنی کوٹ کہتے ہین
لیکن اطبا عود ہندی کو اگر کہتے ہین اگر بھی گرم خشک ہی دماغ اور دل اور معدہ اور جگر کو قوت دیتا ہی اور ریح کو تحلیل کرتا ہی اور کھانسی

۲۰۷۵ اور دمہ کو غشی اور سرد خفقان کو اور اسہال اور استسقا کو دور کرتا ہی **ق** اِبْنُ عُمَرَ عَلَى الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ السَّمْعُ وَالطَّاعَةُ
فِيمَا أَحَبَّ وَكَرِهَ إِلَّا أَنْ يُؤْمَرَ بِمَعْصِيَةٍ فَإِذَا أُمِرَ بِمَعْصِيَةٍ فَلَا سَمْعَ وَلَا طَاعَةَ بخاری اور مسلم مین عبد الله
بن عمر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہر مسلمان پر امام کی اطاعت اور فرمان برداری واجب ہی خواہ اوسکو اچھا لگے یا برا مگر
اوس صورت مین کہ جب گناہ کا مامور ہو پھر جب گناہ اور خلاف شرع کا اوسکو حکم ہو تو اس وقت مین اطاعت اور فرمان برداری نچاہیے

۲۰۷۶ **ف** خوشی اور ناخوشی مین حاکم کی اطاعت واجب ہی لیکن خلاف شرع کام مین اطاعت نہین **ق** اَبُو هُرَيْرَةَ عَلَى أَنْقَابِ
الْمَدِينَةِ مَلَائِكَةٌ لَا يَدْخُلُهَا الطَّاعُونُ وَلَا الدَّجَّالُ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا

۲۰۷۷ کہ مدینے کی راہون پر فرشتے مقرر ہین اوسمین وبا اور دجال نہ داخل ہوگا **خ** اَبُو هُرَيْرَةَ عَمْرُو بْنُ لُحَيِّ بْنِ قَمَعَةَ بْنِ خِنْدِفَ
اَبُو خُزَاعَةَ بخاری مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ عمرو لحی کا بیٹا قمعہ کا پوتا خندف کا پر پوتا خزاعہ کا باپ ہی
ف یعنی خزاعہ کی قوم عمرو بن لحی کی اولاد ہین یہ لوگ مینی نہین مضر کے گروہ مین داخل ہین خزاعہ کی قوم مین کچھ اختلاف تھا حضرت

۲۰۷۸ نے اوسکو بیان کر دیا عرب مین بت پرستی اور سانڈھ چھوڑنا عمرو بن لحی سے شروع ہوا **م** اَبُو اَيُّوبَ غَدْوَةٌ فِي سَبِيلِ اللهِ
اَوْ رَوْحَةٌ خَيْرٌ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ وَغَرَبَتْ مسلم مین ابو ایوب رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ راہ خدا یعنی
جہاد مین صبح یا شام کو کوشش کرنا بہتر ہی اوس سے جسپر آفتاب نے طلوع اور غروب کیا یعنی تمام دنیا سے افضل ہی کہ اوسکو ثواب باقی ہی اور دنیا فانی

۲۰۷۹ **م** جَابِرٌ غِلَظُ الْقُلُوبِ فِي اَهْلِ الْمَشْرِقِ وَالْاِيمَانُ فِي اَهْلِ الْحِجَازِ مسلم مین جابر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ دلون کی سختی مشرق لوگون مین ہی اور ایمان حجاز کے لوگون مین ہی **ف** مدینے کی جانب مشرق مضر کی قوم رہتی تھی نہایت سخت

۲۰۸۰ لوگ تھے عرب مین حجاز اوس ملک کا نام ہی جسمین مکہ اور مدینہ ہی **م** اَلنَّوَّاسُ بْنُ سِمْعَانَ غَيْرُ الدَّجَّالِ اَخْوَفُنِي عَلَيْكُمْ
اِنْ يَخْرُجْ وَاَنَا فِيكُمْ فَاَنَا حَجِيجُهُ دُونَكُمْ وَاِنْ يَخْرُجْ وَلَسْتُ فِيكُمْ فَامْرُؤٌ حَجِيجُ نَفْسِهِ وَاللهُ خَلِيفَتِي
عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ اِنَّهُ شَابٌّ قَطَطٌ عَيْنُهُ طَافِيَةٌ كَاَنِّي اُشَبِّهُهُ بِعَبْدِ الْعُزَّى بْنِ قَطَنٍ فَمَنْ اَدْرَكَهُ مِنْكُمْ فَلْيَقْرَاْ عَلَيْهِ
فَوَاتِحَ سُورَةِ الْكَهْفِ اِنَّهُ خَارِجٌ خَلَّةً بَيْنَ الشَّامِ وَالْعِرَاقِ فَعَاثَ يَمِينًا وَعَاثَ شِمَالًا يَا عِبَادَ اللهِ فَاثْبُتُوا قُلْنَا يَا رَسُولَ اللهِ
وَمَا لَبْثُهُ فِي الْاَرْضِ قَالَ اَرْبَعُونَ يَوْمًا يَوْمٌ كَسَنَةٍ وَيَوْمٌ كَشَهْرٍ وَيَوْمٌ كَجُمُعَةٍ وَسَائِرُ اَيَّامِهِ كَاَيَّامِكُمْ قُلْنَا

منافع قسط یعنی کوٹ

يا رسول الله فذلك اليوم الذي كسنة أتكفينا فيه صلاة يوم قال لا اقدروا له قدره قلنا يا رسول الله
وما إسراعه في الأرض قال كالغيث استدبرته الريح فيأتي على القوم فيدعوهم فيؤمنون به
ويستجيبون له فيأمر السماء فتمطر والأرض فتنبت فتروح عليهم سارحتهم أطول ما كانت
ذرى وأسبغه ضروعا وأمده خواصر ثم يأتي القوم فيدعوهم فيردون عليه قوله فينصرف
عنهم فيصبحون ممحلين ليس بأيديهم شيء من أموالهم ويمر بالخربة فيقول لها أخرجي
كنوزك فتتبعه كنوزها كيعاسيب النحل ثم يدعو رجلا ممتلئا شبابا فيضربه بالسيف فيقطعه
جزلتين رمية الغرض ثم يدعوه فيقبل يتهلل وجهه ويضحك فبينما هو كذلك إذ بعث الله المسيح
بن مريم فينزل عند المنارة البيضاء شرقي دمشق بين مهرودتين واضعا كفيه على أجنحة
الملكين إذا طأطأ رأسه قطر وإذا رفعه تحدر منه جمان كاللؤلؤ فلا يحل لكافر يجد ريح نفسه
إلا مات ونفسه ينتهي حيث ينتهي طرفه فيطلبه حتى يدركه بباب لد فيقتله ثم يأتي عيسى بن مريم
قوم قد عصمهم الله منه فيمسح عن وجوههم ويحدثهم بدرجاتهم في الجنة فبينما هو كذلك إذ
أوحى الله إلى عيسى إني قد أخرجت عبادا لي لا يدان لأحد بقتالهم فحرز عبادي إلى الطور ويبعث
الله يأجوج ومأجوج وهم من كل حدب ينسلون فيمر أوائلهم على بحيرة طبرية فيشربون
ما فيها ويمر آخرهم فيقول لقد كان بهذه مرة ماء ثم يسيرون حتى ينتهوا إلى جبل الخمر
وهو جبل بيت المقدس فيقولون لقد قتلنا من في الأرض هلم فلنقتل من في السماء فيرمون
بنشابهم إلى السماء فيرد الله نشابهم مخضوبة دما ويحصر نبي الله عيسى وأصحابه حتى يكون رأس
الثور لأحدهم خيرا من مائة دينار لأحدكم اليوم فيرغب نبي الله عيسى وأصحابه فيرسل الله
عليهم النغف في رقابهم فيصبحون فرسى كموت نفس واحدة ثم يهبط نبي الله عيسى وأصحابه
إلى الأرض فلا يجدون في الأرض موضع شبر إلا ملأه زهمهم ونتنهم فيرغب نبي الله عيسى و
أصحابه إلى الله فيرسل الله عليهم طيرا كأعناق البخت فتحملهم فتطرحهم حيث شاء الله ثم يرسل الله
مطرا لا يكن منه بيت مدر ولا وبر فيغسل الأرض حتى يتركها كالزلفة ثم يقال للأرض أنبتي
ثمرتك وردي بركتك فيومئذ تأكل العصابة من الرمانة ويستظلون بقحفها ويبارك في الرسل
حتى أن اللقحة من الإبل لتكفي الفئام من الناس واللقحة من البقر لتكفي القبيلة من الناس
واللقحة من الغنم لتكفي الفخذ من الناس فبينما هم كذلك إذ بعث الله ريحا طيبة فتأخذهم
تحت آباطهم فتقبض روح كل مؤمن وكل مسلم ويبقى شرار الناس يتهارجون فيها تهارج
الحمر فعليهم تقوم الساعة۔ مسلم میں نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارے اوپر دجال کے سوا کا خوف
مجھ کو زیادہ ہے یعنی دجال کے سوا اور فتنوں اور فسادوں کا زیادہ خوف ہے اگر دجال نکلا اور میں تم لوگوں میں موجود ہوا تو تمہارے

مین اوسکو الزام دونگا اور تمکو اوسکے شر سے بچاؤنگا اور اگر وہ نکلا اور مین تم لوگون مین موجود نہوا تو ہر مرد مسلمان اپنی طرف سے اوسکو الزام دیگا اور حق تعالی میرا خلیفہ اور نگھبان ہی ہر مسلمان پر البتہ دجال تو جوان گھنگریلے بالون والا ہی اوسکی آنکھ مین ٹینٹ ہی گویا کہ مین اوسکی مشابہت دیتا ہون عبد العزی بن قطن کے ساتھ عبد العزی ایک کافر تھا سو جو شخص کہ تم مین سے اسکو پاوے تو چاہیے کہ سورہ کہف کے شروع کی آیتین اوس پر پڑھے مقرر وہ نکلیگا شام اور عراق کے درمیان کی راہ سے تو خرابی ڈالیگا داہنے اور فساد اوٹھائیگا بائین ای بندگان خدا ایمان پر ثابت رہیو اصحاب بولے یا رسول اللہ اوسکی قدر رہ اوسکو زمین پر درنگی اور اقامت ہوگی حضرت صلعم نے فرمایا چالیس دن اونمین سے ایک دن سال کے برابر اور دوسرا دن جیسے مہینا اور تیسرا دن جیسے ہفتہ اور باقی دن جیسے کہ تمھارے دن ہین اصحاب بولے یا رسول اللہ سو وہ دن جو سال کے برابر ہوگا کیا ہمکو ایک ہی دن کی نماز کفایت کریگی حضرت صلعم نے فرمایا کہ نہین تم اندازہ کر لینا اوس دن مین بقدر اوسکے یعنی جتنی دیر کے بعد ان دنون مین نماز پڑھتے ہو اوسی طرح اوس دن بھی اٹکل کرکے پڑھیو اصحاب بولے یا رسول اللہ اور اوسکی شتابروی زمین مین کیونکر ہوگی حضرت نے فرمایا جیسے وہ مینہ جسکو ہوا پیچھے سے اوڑاتی ہی سو وہ ایک قوم پاس آویگا تو اونکو کفر کی طرف بلاویگا سو وے اوسکا ایمان لاوینگے اور اوسکی بات مانینگے تو آسمان کو حکم کریگا سو وہ پانی برساویگا اور زمین کو حکم کریگا سو وہ گھاس اور اناج جماویگی تو شام کو اونکے مواشی آوینگے بنسبت پہلے کے دراز کوہان ہوکر اور کشادہ تھن ہوکر اور کوکھین خوب تن کر یعنی موٹے تازے ہوجاوینگے پھر دجال دوسری قوم پاس آویگا تو اونکو کفر کی طرف بلاویگا تو وے اوسکے قول کو اوسپر رد کرینگے یعنی اوسکی بات نمانینگے تو اونکی طرف سے ہٹ جاویگا تو اونپر قحط اور خشکی پڑیگی اونکے ہاتھون مین اونکے مالون مین سے کچھ نہ باقی رہیگا اور دجال ویرانے مین پر نکلیگا تو اوس سے کہیگا کہ ای زمین اپنے خزانے نکال تو وہان کے مال اور خزانے ظاہر ہوکر اوسکے پاس جمع ہوجاوینگے جیسے شہد کی مکھیان بڑی مکھی کے گرد ہجوم کرتی ہین پھر دجال ایک جوان مرد کو بلاویگا تو اوسکو تلوار سے ماریگا سو اوسکو قتل کرکے دو ٹکڑے کر ڈالیگا جیسا نشانہ دو ٹوک ہوجاتا ہی پھر اوسکو زندہ کرکے بلاویگا سو وہ جوان سامنے آویگا چہرہ دمکتا ہوا اور ہنستا سو دجال اسی حال مین ہوگا کہ ناگاہ حق تعالی عیسی بن مریم کو بھیجیگا تو عیسی اوترینگے سفید مینار پاس شہر دمشق کے مشرق کی طرف زرد رنگین جوڑا پہنے اپنے دونون ہاتھ دو فرشتون کے پرون پر رکھے ہوئے تو جب کہ عیسی اپنا سر جھکاوینگے تو پسینا ٹپکیگا اور جب کہ اپنا سر اوٹھاوینگے تو موتی سے بوند بہینگے سو جس کافر پاس عیسی اوترینگے اور اوسکو اونکے دم کی بھاپ لگی سو وہ مرجاویگا اور اونکا دم پہونچیگا جہان تک اونکی نظر پہونچیگی پھر عیسی دجال کو تلاش کرینگے یہان تک کہ اوسکو باب لُد پاس پاوینگے لُد شام مین ایک پہاڑ کا نام ہی سو اوسکو قتل کرینگے پھر عیسی بن مریم پاس وہ لوگ آوینگے جنکو خدا نے دجال سے بچایا سو شفقت سے اونکے چہرون کو سہلاوینگے اور اونکو اونکے بہشت کے درجات کی خبر دینگے سو اسی حال مین ہونگے کہ ناگاہ حق تعالی عیسی کو حکم کریگا کہ مینے اپنے ایسے بندے نکالے ہین کہ کسیکو اونسے لڑنے کی طاقت نہین سو پناہ مین لیجا میرے مسلمان بندون کو طور کی طرف اور خدا بھیجیگا یاجوج اور ماجوج کو اور وے ہر ایک بلندی سے نکل پڑینگے تو اونکے پہلے لوگ طبرستان کے دریا پر گذرینگے تو پی جاوینگے جتنا پانی کہ اوسمین ہوگا اور اونکے پچھلے لوگ جب وہان آوینگے تو کہینگے کبھی اس دریا مین بھی پانی تھا پھر چلینگے یہان تک کہ اوس پہاڑ تک پہونچینگے جہان درختون کی کثرت ہی یعنی بیت المقدس کا پہاڑ تو وے کہینگے البتہ ہم زمین والون کو تو قتل کر چکے آؤ اب آسمان والون کو قتل کرین تو اپنے تیرون کو آسمان پر پھینکینگے سو خدا اونکے تیرون کو خون آلودہ کرکے ڈالیگا اور خدا کا پیغمبر عیسی اور اونکے ہمراہ گھرے رہینگے یہان تک کہ اونکے نزدیک بیل کا سر افضل ہوگا سو اشرفی سے آج تمھارے نزدیک یعنی کھانے کی نہایت تنگی ہوگی پھر خدا کا رسول عیسی اور اوسکے اصحاب دعا کرینگے سو خدا اون یاجوج ماجوج پر عذاب بھیجیگا اونکی گردنون مین کیڑا پیدا ہوگا تو صبح تک سب مرجاوینگے

خروج دجال

ایک جان کا سامنا پھر خدا کا رسول عیسیٰ اور اوسکے اصحاب مین پر اوترینگے تو زمین مین ایک بالشت برابر جگہ اونکی سڑاہند اور گندگی سے خالی نپاوینگے یعنی تمام زمین پر اونکی سڑی لاشین پڑی ہونگی پھر خدا کا رسول عیسیٰ اور اوسکے اصحاب خدا سے دعا کرینگے تو حق تعالی یاجوج ماجوج پر چڑیان بھیجیگا جیسے بڑے اونٹون کی گردنین سو وے اونکو اوٹھا لیجاوینگی اور اونکو پھینکدیوینگی جہان خدا کو منظور ہوگا پھر خدا ایسا پانی برساویگا کہ کوئی گھر مٹی کا اور اونکا اوس پانی سے باقی نرہیگا سو خدا زمین کو دھوڈالیگا یہان تک کہ زمین کو مثل حوض یا باغ یا صاف عورت کی طرح کردیگا پھر زمین کو حکم ہوگا کہ اپنے پھل جما اور اپنی برکت کو پھیردے تو اوس دن ایک انار کو ایک گروہ کھاویگا اور اوسکے چھلکے کو بنگلہ سا بناکر اوسکے سایے مین بیٹھینگے اور دودھ مین برکت ہوگی یہان تک کہ دودھار اونٹنی آدمیون کے بڑے گروہ کو کفایت کریگی اور دودھار گاے ایک برادری کے لوگون کو کفایت کریگی اور دودھار بکری ایک جدی لوگون کو کفایت کریگی سو اسی حالت مین لوگ ہونگے کہ یکایک حق تعالی ایک پاک ہوا بھیجیگا کہ لوگونکی بغلون کے نیچے لگیگی اور اثر کرجاویگی تو ہر مومن اور ہر مسلم کی روح کو قبض کریگی اور برے بدذات لوگ باقی رہجاوینگے آپسمین بھڑینگے گدھون کی طرح سو اونپر قیامت قائم ہوگی **ف** ایکروز حضرت نے دجال کا بہت ذکر کیا اصحاب کو اوسکا بہت خوف غالب ہوا حضرتؐ کو یہ حال معلوم ہوا تب یہ حدیث فرمائی اصحاب کو تسکین دی کہ اگر میری زندگی مین دجال آیا تو مین کفایت کرتا ہون اور نہین تو خدا میرا خلیفہ ہی اہل ایمان کو بچاویگا پھر اوسکی نشانیان بتلائین اور سورۂ کہف کا پڑھنا ارشاد کیا سورۂ کہف کے شروع کی دس آیتون مین دفع شر دجال کی تاثیر ہی پھر دجال کا تمام قصہ اور حضرت عیسیٰ کا نزول اور اوسکا حضرت عیسیٰ کے ہاتھ سے قتل ہونا اوسکے بعد یاجوج ماجوج کا نکلنا اور اونکی کثرت اور شوکت پھر اونکا مرجانا اور بعد چندے کفار بدذات کے وقت مین قیامت کا قائم ہونا ارشاد کیا دجال اور یاجوج ماجوج کو خدا اتنی طاقت دیگا اہل ایمان کے امتحان کے واسطے کہ کون اوسکے داؤ مین آتا ہی اور کون ایمان پر ثابت رہتا ہی اہل ایمان کو لازم ہی کہ جب کسی کافر یا خلاف شرع فقیر سے خرق عادت دیکھے تو اوسکا ہرگز اعتقاد نکرے اوسکو دجال کا نائب جانے ایمان اور تقوی پر نظر رکھے شعبدہ بازی پر خیال نکرے کرامات اوسکا نام ہی جو ولی یعنی متقی مومن سے ہو اور جو کافر بے دین فاسق سے ہو اوسکو استدراج کہتے ہین

۲۰۸۱ **ق** حُذَيْفَةُ فِتْنَةُ الرَّجُلِ فِيْ اَهْلِهٖ وَمَالِهٖ وَنَفْسِهٖ وَوَلَدِهٖ وَجَارِهٖ يُكَفِّرُهَا الصِّيَامُ وَالصَّلٰوةُ وَالصَّدَقَةُ وَالْاَمْرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ بخاری اور مسلم مین حذیفہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قصور مرد کا اوسکے گھر والون کے حق مین اور اوسکے مال اور جان اور لڑکے اور ہمسایے مین اوسکو روزہ اور نماز اور صدقہ اور نیک بات بتلانا اور برے کام سے روکنا دور کرڈالتا ہی **ف** یعنی اگر آدمی سے جان مال جورو لڑکے ہمسایے کے حق مین کچھ قصور یا نقصان ہوجاوےگی تو ان عبادتون سے معاف ہوجاویگی

۲۰۸۲ **ھ** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو فِرَاشٌ لِلرَّجُلِ وَفِرَاشٌ لِامْرَأَتِهٖ وَالثَّالِثُ لِلضَّيْفِ وَالرَّابِعُ لِلشَّيْطَانِ مسلم مین عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ایک بچھونا مرد کا اور دوسرا بچھونا اوسکی جورو کا اور تیسرا بچھونا مہمان کا اور چوتھا بچھونا شیطان کا **ف** یعنی حاجت سے زیادہ فرش رکھنا نام اور فخر کو شیطانی کام ہی اور اگر مہمانون کے واسطے چار یا چار سے زیادہ فرش رکھے تو درست ہی منع وہی ہی جو بے حاجت ہو

۲۰۸۳ **م** اَبُوْ مُوْسٰى وَاَنَسٌ فَضْلُ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيْدِ عَلٰى سَائِرِ الطَّعَامِ مسلم مین ابوموسی اور انسؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ عایشہ کی فضیلت عورتون پر جیسے ثرید کی فضیلت باقی کھانون پر **ف** ثرید اوس کھانے کو کہتے ہین کہ روٹی کو شوربے مین بھگویا ہو عرب کو یہ کھانا نہایت پسند تھا سب کھانون سے زیادہ حضرت عایشہؓ نے علم اور آداب حضرتؐ سے بنسبت اور عورتون کے زیادہ سیکھے تھے اسواسطے اونکی فضیلت

۲۰۸۴ حضرتؐ نے بیان فرمائی م جابرؓ فکلکم مغفور لہ الا صاحب الجمل الاحمر قالہ علی ثنیۃ المرار مسلم مین
جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا سو تم مین سے ہر ایک شخص بخشا گیا مگر سرخ اونٹ والا یہ حضرتؐ نے ثنیۃ المرار پر فرمایا ف ثنیۃ المرار ایک ٹیلا تھا
حضرتؐ نے فرمایا جو اسپر چڑھ جاوے اوسکا گناہ بخشا جاوے سب اصحاب اوسپر چڑھ گئے ایک گنوار نہ چڑھا اپنا سرخ اونٹ تلاش کیا کیا
اور اوسنے کہا کہ اونٹ کا ملنا میرے نزدیک مغفرت سے زیادہ پیارا ہی تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ دنیا کی محبت آخرت کو
۲۰۸۵ بگاڑتی ہی ق ابو ھریرۃ فی الحبۃ السوداء شفاء من کل داء الا السام بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی
کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کلونجی مین ہر بیماری کی دوا ہی سوا موت کے ف یعنی سب سرد بیماریون کی کلونجی دوا ہی باقی اسکی تفصیل
۲۰۸۶ ساتوین باب مین گذری ق ابو ھریرۃ فی کل کبد حری اجر بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے
فرمایا کہ ہر تشنہ جگر کے پانی پلانے مین ثواب ہی ف سراقہ بن مالک نے پوچھا کہ یا حضرتؐ اگر کسی کا بھولا جانور میرے حوض پر آوے اور مین
اوسکو پانی پلاؤن مجکو اسمین کچھ ثواب ہوگا تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ ہر جاندار کے احسان میں ثواب ہی آدمی ہو یا جانور مسلمان ہو یا کافر
۲۰۸۷ م جابرؓ فی ما سقت الانھار والغیم العشور وفی ما سقی بالسانیۃ نصف العشر مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ
حضرتؐ نے فرمایا کہ جس کھیت کو دریا اور بدلی سینچے اوسمین دسوان حصہ زکوۃ ہی اور جو کھیت اونٹون پر پانی لادکر سینچا جاوے اوسمین بیسوان حصہ
زکوۃ ہی ف جسمین کم محنت تھی اوسکی زکوۃ زیادہ مقرر ہوئی اور جسمین محنت زیادہ تھی اوسکی کم زکوۃ مقرر ہوئی حکمت اسکا نام ہی
۲۰۸۸ م جابرؓ قاتل اللہ الیھود اتخذوا قبور انبیاءھم مساجد مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خدا لعنت کرے
۲۰۸۹ یہودیون پر اونھون نے اپنے پیغمبرون کی قبرون کو مسجد ٹھہرایا ف اسمین اشارہ ہی کہ امت محمدی ایسا نکرے ق انس قدر حوضی
کما بین ایلۃ وصنعاء من الیمن وان فیہ من الاباریق کعدد نجوم السماء بخاری اور مسلم مین انسؓ سے روایت ہی
کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ میرے حوض کوثر کا اندازہ اتنا ہی جتنا فرق ہی ایلہ اور یمن کی صنعا مین اور البتہ اوسمین آبخورے ہین آسمان کے
۲۰۹۰ تارون کے شمار برابر ف ایلہ شام مین ایک بستی کا نام ہی اور صنعا یمن کا بڑا مشہور شہر ہی ق ابو ھریرۃ قریش
والانصار وجھینۃ ومزینۃ واسلم واشجع وغفار موالی لیس لھم مولی دون اللہ ورسولہ بخاری اور
مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ قریش اور انصار اور جہینہ اور مزینہ اور اسلم اور غفار میرے دوست اور مددگار ہین
اونکا کوئی مددگار نہین سوا خدا اور رسول کے ف یہ قوم حضرتؐ کا ایمان لائے اور حضرتؐ پر جان نثار رہے اس واسطے حضرتؐ نے اونکی
۲۰۹۱ فضیلت بیان کی خ ابن عباس کانی بہ اسود افحج یقلعھا حجرا حجرا بخاری مین عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہی
کہ حضرتؐ نے فرمایا گویا کہ مین اوس کعبہ ڈھانے والے سیاہ پھڈے کو دیکھتا ہون کہ اوسکے پتھر پتھر کو اوکھاڑتا ہی ف قیامت کے قریب ایک حبشی
۲۰۹۲ کے ہاتھ سے کعبہ منہدم ہوگا م عقبۃ بن عامر کفارۃ النذر کفارۃ الیمین مسلم مین عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہی کہ
حضرتؐ نے فرمایا کہ نذر کا کفارہ وہی ہی جو قسم کا کفارہ ہی ف یعنی اگر نذر نہ ادا کی ہو تو قسم کا کفارہ دیوے قسم کا کفارہ یہ ہی کہ دس
۲۰۹۳ محتاجون کو دونون وقت کھانا کھلاوے یا لباس دیوے یا غلام آزاد کرے اور اگر مقدور نہو تو تین روزے رکھے ق عبد الرحمن بن عوف
کلاکما قتلہ یعنی ابا جھل قالہ لمعاذ بن عمرو بن الجموح ومعاذ بن عفراء بخاری اور مسلم مین عبد الرحمن بن عوفؓ
سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تم دونون نے اوسکو قتل کیا یعنی ابوجہل کو یہ حضرتؐ نے معاذ بن عمرو بن جموح اور معاذ بن عفرا سے فرمایا

ف ان دونون نے حضرتؐ کو خبر دی کہ ہمنے ابو جہل کو مارا حضرتؐ نے دونون کی تلوارون کو خون آلودہ دیکھکر یہ حدیث فرمائی

٢٠٩٤ **ق** ابو ھریرۃ کَلَّا وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ اِنَّ الشَّمْلَةَ لَتَلْتَهِبُ عَلَيْهِ نَارًا اَخَذَهَا مِنَ الْغَنَائِمِ يَوْمَ خَيْبَرَ لَمْ تُصِبْهَا الْمَقَاسِمُ **قَالَهُ** لِعَبْدٍ لَهُ اسْمُهُ رِفَاعَةُ وَيُقَالُ لَهُ مِدْعَمٌ قُتِلَ بِوَادِي الْقُرٰى مَقْفَلَهُ مِنْ خَيْبَرَ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ یون نہین اوسکی قسم جسکے قابو مین محمدؐ کی جان ہی کہ سفر کملی تو اوسکے بدن پر بھڑک رہی ہی آگ سی اوسنے کملی کو جنگ خیبر مین تقسیم ہونے سے پہلے لے لیا تھا یہ حضرتؐ نے اپنے غلام کے حق مین فرمایا جسکا رفاعہ نام تھا اور لقب اوسکا مِدعم تھا وہ قتل ہوا تھا وادی القری مین خیبر سے پلٹتے **ف** وادی القری یہودیون کی ایک بستی کا نام تھا جب خیبر فتح کرکے حضرتؐ کا لشکر وہان پونہچا تو حضرتؐ کے غلام یعنی مدعم کے تیر لگا وہ مرگیا اصحابنے اوسکی تعریف کی کہ اوسکو شہادت نصیب ہوئی تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی شہادت کہان وہ غنیمت کی چوری سے دوزخ مین جل رہا ہی جب لوگون نے یہ سُنا تو بہت گھبرائے ایک مرد نے چمڑے کا تسمہ لیا تھا وہ حضرتؐ کے پاس لایا حضرتؐ نے فرمایا آگ کا تسمہ ہی یعنی اگر تو نہ دیتا تو آگ ہوکر یہ تسمہ تجکو جلاتا

٢٠٩٥ **م** جابر بن سمرۃ كَمْ مِنْ عِذْقٍ مُعَلَّقٍ اَوْ مُدَلًّى وَيُرْوٰى مُذَلَّلٍ فِي الْجَنَّةِ لِاَبِي الدَّحْدَاحِ مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا بہتیرے خرمے کے گچھے لٹک رہے یا جھک رہے ہین ابو دحداح کے واسطے اور دوسری روایت یون ہی کہ بہشت مین گچھے ایسے جھک رہے ہین کہ اونکا توڑنا نہایت آسان ہی **ف** ایک یتیم اور ابو لبابہ سے ایک خرمے کے درخت مین جھگڑا تھا یتیم رونے لگا حضرتؐ نے ابو لبابہ سے فرمایا کہ اگر تو اوسکو درخت دیدے تو بہشت مین اوسکے عوض خرمے کے گچھے پاوے ابو لبابہ نے درخت نہ دیا ابو دحداح نے وہ درخت ابو لبابہ سے مول لیکر اوس یتیم کو دیا جب ابو دحداح مرگئے حضرتؐ نے اونکے جنازے کی نماز پڑھکے یہ حدیث فرمائی اس حدیث مین اشارہ ہی کہ یتیم سے سلوک و احسان کرنا خدا کو نہایت پسند ہی

٢٠٩٦ **خ** ابو ذر كَيْفَ اَنْتَ اِذَا كَانَتْ عَلَيْكَ اُمَرَاءُ يُمِيتُونَ الصَّلٰوةَ اَوْ قَالَ يُؤَخِّرُونَ الصَّلٰوةَ عَنْ وَقْتِهَا قُلْتُ فَمَا تَاْمُرُنِي قَالَ صَلِّ الصَّلٰوةَ لِوَقْتِهَا فَاِنْ اَدْرَكْتَهَا مَعَهُمْ فَصَلِّ فَاِنَّهَا لَكَ نَافِلَةٌ **قَالَهُ** لَهُ بخاری مین ابو ذرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے مجسے فرمایا کہ تو کیا کریگا اوس وقت جب کہ تجھپر ایسے حاکم ہونگے جو نماز کو مار ڈالینگے یا یون فرمایا کہ نماز کو مستحب وقت سے تاخیر کرینگے یعنی مکروہ وقت مین پڑھینگے مینے کہا اوس وقت مین مجکو آپ کیا حکم کرتے ہین حضرتؐ نے فرمایا تو نماز کو مستحب وقت مین پڑھ لیا کیجیو پھر اگر تو جماعت کی نماز اونکے ساتھ پاوے تو اونکے ساتھ بھی پڑھ لیجیو کہ یہ دوسری نماز تیرے حق مین نفل ہو جاویگی یہ حضرتؐ نے ابو ذر سے فرمایا **ف** اسلام مین نماز کی سستی اول سلطنت مروانیہ سے شروع ہوئی

٢٠٩٧ **خ** ابن عمر او عبد اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو كَيْفَ اَنْتَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو اِذَا بَقِيتَ فِي حُثَالَةٍ مِنَ النَّاسِ قَدْ مَرِجَتْ عُهُودُهُمْ وَاَمَانَاتُهُمْ وَاخْتَلَفُوا فَصَارُوا هٰكَذَا وَشَبَّكَ اَصَابِعَهُ قَالَ فَكَيْفَ اَصْنَعُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ تَاْخُذُ مَا تَعْرِفُ وَتَدَعُ مَا تُنْكِرُ وَتُقْبِلُ عَلٰى خَاصَّتِكَ وَتَدَعُهُمْ وَعَوَامَّهُمْ بخاری مین عبد اللہ بن عمر یا عبد اللہ بن عمروؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اے عبد اللہ بن عمرو تو کیا کریگا جب کہ تو باقی رہ جاویگا کوڑا ناقص لوگون مین جنکے عہد و پیمان اور امانت داریان بگڑ جاوینگی اور اونمین پھوٹ پڑ جاویگی تو وہی لوگ اس طرح ہو جاوینگے اور حضرتؐ نے اونکے اختلاف کی مثال دی اپنے دونون ہاتھون کی اونگلیان قینچی کرکے عبد اللہ بن عمرو نے کہا سو اوس وقت مین یا رسول اللہ مین کیا کرون حضرتؐ نے فرمایا جو تیری دانست مین اچھی بات ہو اوسکو لیجیو اور بُری کو چھوڑیو اور خاص اپنے حال پر متوجہ ہونا اور اونکو اونکے حالات پر چھوڑنا **ف** یعنی جب زمانہ بگڑ جاوے اور بے دیانتی کے سبب

لوگون مین اختلاف پڑے اور ہر شخص اپنی عقل پر مغرور ہو تو ایسے وقت مین دیندار کو لازم ہو کہ اپنی اصلاح اور درستی پر کمر باندھے اور عوام سے خبر نہو

۲۰۵۸ خ بحشویر پیر فارسی ین — م عمر کیف بک اذا اخرجت من خیبر تعدو بک قلوصک لیلۃ بعد لیلۃ قالہ لاحد بنی ابی الحقیق من یہود خیبر فاجلاہم عمر الی تیماء واریحاء مسلم مین عمر فاروق رضہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ کیسا تیرا حال ہوگا جس وقت تو خیبر سے نکالا جائیگا تجکو دوڑیگی تیری اونٹنی راتون کو یعنی سوار ہو کر سفر کریگا یہ حضرت نے ابو حقیق یہودی کے کسی بیٹے سے فرمایا پھر عمر فاروق رضہ نے اونکو تیما اور اریحا کی طرف نکال دیا ف خیبر مین یہودی رہتے تھے جب خیبر فتح ہوا تو حضرت نے وہان کے یہودیون کو بطور محنت مزدوری کے رہنے دیا عمر فاروق رضہ نے اپنی خلافت مین چاہا کہ اونکو خیبر سے بدر کرین یہودیون نے کہا تم ہمکو کیونکر نکالوگے حال آنکہ تمہارے پیغمبر نے ہمکو یہان قائم رکھا تب عمر فاروق رضہ نے یہ حدیث پڑھی یعنی حضرت نے اس حدیث مین تمہارے نکالنے کا اشارہ کیا ہی یہودی نے کہا کہ ابو القاسم نے یہ کلام ٹھٹھے کی رو سے کہا فاروق رضہ نے کہا ای دشمن خدا کے تو جھوٹا ہی یعنی ٹھٹھا کرنا پیغمبرون کی شان نہین پھر اونکو شام کی طرف نکال دیا اون بستیون مین جا کر بسے جنکا تیما اور اریحا نام ہی

۲۰۵۹ م عقبۃ بن الحارث کیف وقد زعمت ان قد ارضعتکما ویروی کیف وقد قیل دعہا عنک قالہ لہ حین تزوج ام یحیی بنت ابی اہاب بن عزیز فجاءت امرأۃ سوداء فقالت قد ارضعتکما مسلم مین عقبہ بن حارث رضہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ یہ کیونکر ہوگا اور حال آنکہ وہ کہتی ہی کہ مینے تم دونون کو دودھ پلایا اور دوسری روایت یون ہی کہ یہ کیونکر ہوگا اور حال آنکہ شیر خوارگی کی گفتگو ہوئی اوس عورت کو اپنے نکاح سے چھوڑ دے یہ حضرت نے عقبہ سے فرمایا جب کہ اونسے ام یحیی ابی اہاب بن عزیز کی بیٹی سے نکاح کیا پھر ایک سیاہ عورت آئی اونسے کہا کہ مینے تم دونون جورو خاوند کو دودھ پلایا تھا ف جب اوس عورت نے یہ کہا تو عقبہ نے کہا کہ مجکو معلوم نہین کہ مینے تیرا دودھ پیا ہو پھر اپنی جورو کے لوگون سے پوچھا اونھون نے بھی انکار کی پھر عقبہ نے حضرت سے کہا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی امام مالک کا یہی مذہب ہی کہ فقط ایک عورت کے قول سے رضاعت یعنی شیر خوارگی ثابت ہو جاتی ہی لیکن اور امامون کے مذہب مین ایک عورت کے قول کا کچھ اعتبار نہین یا دو مرد کہین یا ایک مرد اور دو عورتین تو اونکے نزدیک اس حدیث کا یہ مطلب ہی کہ حضرت نے یہ حکم از راہ احتیاط اور تقوی فرمایا نہ از راہ فتوی

۲۱۰۰ ق انس کیف یفلح قوم شجوا نبیہم وکسروا رباعیتہ وہو یدعوہم قالہ یوم احد علقہ البخاری واسندہ مسلم بخاری اور مسلم مین انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کیونکر بھلا ہوگا اوس قوم کا جنھون نے اپنے پیغمبر کا سر زخمی کیا اور دانت توڑا اور حال آنکہ وہ اونکو ٹھیک راہ پر بلاتا ہی یہ حضرت نے جنگ احد مین فرمایا بخاری نے اس حدیث کی سند نہین مذکور کی اور مسلم نے پوری سند بیان کی

۲۱۰۱ ق ابن مسعود وانس لکل غادر لواء یوم القیمۃ بقدر غدرتہ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن مسعود رضہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا قیامت کے دن ہر عہد شکن دغا باز کا ایک جھنڈا ہوگا بقدر اوسکی دغابازی کے ف یہ اسواسطے ہوگا تاکہ وہ فضیحت ہو

۲۱۰۲ م ابن عباس لم اللصلاۃ ویروی لم اصلی فاتوضأ ویروی ما اریدان اصلی فاتوضأ قالہ حین خرج من الخلاء فاتی بطعام فقیل الا تتوضأ مسلم مین عبد اللہ بن عباس رضہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کیون مین وضو کرون کیا نماز کے واسطے اور ایک روایت یون ہی کسواسطے کیا مجکو نماز پڑھنا ہی جو وضو کرون اور دوسری روایت یون ہی کہ کیا مین نماز کا ارادہ کرتا ہون جو وضو کرون یہ حضرت نے اوس وقت فرمایا جب کہ آپ پاخانے سے نکلے تو آپکے آگے کھانا رکھا گیا سو لوگون نے کہا کہ آپ وضو نہین کرتے ف پورا قصہ یون ہی کہ پھر حضرت نے کھایا اور ہاتھ مین پانی نہ لگایا

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ وضو کرنا نماز کے واسطے واجب ہے کھانے کے واسطے واجب نہیں ہر چند کھانے سے پہلے ہاتھ دھونا مستحب ہے لیکن حضرتؐ نے اسواسطے ہاتھ نہ دھوئے تاکہ لوگون کو معلوم ہو جاوے کہ اگر ہاتھ پاک ہون تو دھونا واجب نہیں

۲۱۰۳ ق اِبْنُ عَبَّاسٍ لَمْ يَكُنْ لَهُمْ يَوْمَئِذٍ حَبٌّ وَلَوْ كَانَ لَهُمْ لَدَعَا لَهُمْ فِيهِ يَعْنِي لِاَهْلِ مَكَّةَ حِينَ دَعَا لَهُمْ اِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مکہ والون پاس اوس زمانے مین اناج نتھا اور اگر اناج ہوتا تو ابراہیم علیہ السلام اونکے واسطے اناج مین بھی دعا مانگتے ف حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مکے والون کے واسطے کثرت میوجات کی دعا کی اوس وقت وہان زراعت نتھی اگر ہوتی تو اسکی بھی دعا کرتے

۲۱۰۴ ق عَائِشَةُ لَيْتَ رَجُلًا صَالِحًا مِّنْ اَصْحَابِي يَحْرُسُنِي اللَّيْلَةَ بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رضؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کاش کوئی نیک مرد میرے اصحاب سے آج کی رات میری نگہبانی کرے ف یہ حضرتؐ نے لیلۃ التعریس مین فرمایا پھر سعد بن ابی وقاص ہتھیار باندھکے آئے حضرتؐ نے پوچھا تو کیون آیا ہے سعد نے کہا کہ یا حضرتؐ مین آپ کی محافظت کے واسطے آیا ہون پھر حضرتؐ نے اونکے حق مین دعاے خیر کی معلوم ہوا کہ محافظت اور نگہبانی کرنا توکل کے مخالف نہین

۲۱۰۵ م اَبُو قَتَادَةَ مُنْذُ كَانَ هٰذَا مَسِيرُكَ مِنِّي قَالَهُ لِاَبِي قَتَادَةَ سَحَرَ لَيْلَةِ التَّعْرِيسِ حِينَ دَعَمَهُ ثَالِثًا مسلم مین ابو قتادہ رضؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کب سے یہ تیری چال میرے ساتھ تھی یہ حضرتؐ نے ابو قتادہ سے لیلۃ التعریس کی فجر کو فرمایا جبکہ اوسنے تیسری بار حضرتؐ کو تھام لیا ف حضرتؐ رات بھر منزل کی نیند کے غلبے سے جھکنے لگے ابو قتادہ نے تین بار حضرتؐ کو تھام لیا تیسری بار حضرتؐ جاگ پڑے تب یہ حدیث فرمائی جب کہ ابو قتادہ سے یہ حال معلوم ہوا تو حضرتؐ نے ابو قتادہ کے حق مین یون دعا کی کہ خدا تیری محافظت کرے جیسے تو نے اپنے پیغمبر کی محافظت کی

۲۱۰۶ ق اِبْنُ عَبَّاسٍ مَرْحَبًا بِالْقَوْمِ اَوْ بِالْوَفْدِ غَيْرَ خَزَايَا وَلَا نَدَامٰى قَالَهُ لِوَفْدِ عَبْدِ الْقَيْسِ حِينَ قَالَ لَهُمْ مَنِ الْقَوْمُ اَوْ مَنِ الْوَفْدُ فَقَالُوا رَبِيعَةُ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خوشاحال قوم یا یون فرمایا کہ خوشاحال ایلچیان نہ ذلیل ہو وینگے شرمندے حضرتؐ نے عبدالقیس کے ایلچیون سے فرمایا جب کہ اونسے پوچھا کہ تم کون قوم یا کون ایلچی ہو تو اونھون نے جواب دیا کہ ہم ربیعہ کی قوم سے ہین ف عبدالقیس ربیعہ کی قوم سے گروہ کا نام ہے جب وے حضرتؐ کی خدمت مین مسلمان ہونے کو آئے تب حضرتؐ نے یہ حدیث سناکر اونکی توقیر کی

۲۱۰۷ ق اَبُو قَتَادَةَ الْحَارِثُ بْنُ رِبْعِيٍّ مُسْتَرِيحٌ وَّمُسْتَرَاحٌ مِّنْهُ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا الْمُسْتَرِيحُ وَالْمُسْتَرَاحُ مِنْهُ فَقَالَ الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ يَسْتَرِيحُ مِنْ نَّصَبِ الدُّنْيَا وَالْعَبْدُ الْفَاجِرُ يَسْتَرِيحُ مِنْهُ الْعِبَادُ وَالْبِلَادُ وَالشَّجَرُ وَالدَّوَابُّ بخاری اور مسلم مین ابو قتادہ رضؓ سے جنکا حارث بن ربعی نام ہے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ یہ مردہ آرام پانے والا ہے یا آرام دینے والا اصحاب نے کہا یا رسول اللہ آرام پانے والا اور آرام دینے والا کیسا تو حضرتؐ نے فرمایا کہ ایماندار بندہ دنیا کے رنج اور مصیبت سے آرام پاتا ہے اور ظالم فاسق بندے سے آدمی اور بستیان اور درخت اور جانور آرام پاتے ہین ف حضرتؐ کے سامنے ایک جنازہ نکلا تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی مومن متقی کے حق مین دنیا قید خانہ ہے جہان وہ مرگیا عذاب سے چھوٹا ایمان اور عبادت کی برکت سے قبر ہی سے بہشت کی لذت کا نمونہ پانے لگا اور ظالم فاسق بے قید ہوتا ہے ہر ایک مخلوق کو ناحق تکلیف دیتا ہے تو اوسکی موت سے عالم کو آرام ہے

۲۱۰۸ ق اَبُو هُرَيْرَةَ مَطْلُ الْغَنِيِّ ظُلْمٌ وَّاِذَا اُتْبِعَ اَحَدُكُمْ عَلٰى مَلِيٍّ فَلْيَتْبَعْ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مالدار کا ٹالنا ستم ہے اور جب قرضدار تمھارے قرض کو کسی مالدار پر اوتارے تو مان لینا چاہیے ف یعنی مالدار ہو کر

قرض نہ ادا کرے اور ٹلے تو بڑا ستم ہی اور اگر محتاج قرضدار کسی مالدار سے اپنا قرض لا لاوے تو لازم ہی کہ مان لیوے زیادہ تنگ نہ کرے

۲۱۰۹ م جابر مَعَاذَ اللّٰهِ اَنْ يَتَحَدَّثَ النَّاسُ اَنِّي اَقْتُلُ اَصْحَابِي اِنَّ هٰذَا وَاَصْحَابَهُ يَقْرَؤُنَ الْقُرْاٰنَ لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ مسلم مین جابر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ مین خدا کی پناہ مانگتا ہون اس سے کہ لوگ یہ چرچا کرین کہ مین اپنے ساتھیون کو قتل کرتا ہون البتہ یہ شخص اور اوسکے ساتھی قرآن پڑھتے ہین کہ اونکے نرخرون سے نیچے نہین اوترتا یعنی قرآن کی دل مین تاثیر نہین ہوتی یہ لوگ دین سے نکلے جیسے تیر جانور سے پار ہو جاتا ہی **ف** ذی الخویصرہ ایک منافق تھا اوسنے حضرت سے کہا کہ آپ انصاف سے نہین تقسیم کرتے حضرت صلعم نے فرمایا کہ اگر مین انصاف نہ کرونگا تو کون کریگا عمر فاروق رضہ نے کہا یا حضرت اگر حکم ہو تو مین اس منافق کو مار ڈالون تب حضرت صلعم نے یہ حدیث فرمائی یعنی ہرچند یہ دین لائق قتل کے ہی لیکن اسمین بدنامی ہو گی کہ پیغمبر اپنے ساتھیون کو قتل کرتا ہی تو لوگ ملاقات سے وحشت کرینگے اسلام سے محروم رہینگے معلوم ہوا کہ حاکم کو مصلحت کا لحاظ بھی ضرور ہی بعضی جگہ ٹال جانا چاہیے

۲۱۱۰ م سَلْمَانُ بْنُ عَامِرِ الضَّبِّيِّ مَعَ الْغُلَامِ عَقِيْقَتُهُ فَاَهْرِيْقُوْا عَنْهُ دَمًا وَّاَمِيْطُوْا عَنْهُ الْاَذٰى مسلم مین سلمان بن عامر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ لڑکا پیدا ہونے کے ساتھ اوسکا عقیقہ سنت ہی تو بہاؤ اوسکے عوض خون اور دور کرو اوس لڑکے سے تکلیف اور نجاست کو یعنی سر کے بال مونڈو اور غسل دو **ف** جب لڑکا پیدا ہو تو ساتوین دن عقیقہ کرے لڑکا ہو تو دو بکریان اور لڑکی ہو تو ایک بکری ذبح کرے

۲۱۱۱ م کعب بن عجرۃ مُعَقِّبَاتٌ لَا يَخِيْبُ قَائِلُهُنَّ اَوْ فَاعِلُهُنَّ دُبُرَ كُلِّ صَلٰوةٍ ثَلٰثٌ وَّثَلٰثُوْنَ تَسْبِيْحَةً وَّثَلٰثٌ وَّثَلٰثُوْنَ تَحْمِيْدَةً وَّاَرْبَعٌ وَّثَلٰثُوْنَ تَكْبِيْرَةً مسلم مین کعب بن عجرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ ذکر کے چند الفاظ ہین کہ نماز کے بعد آتے ہین اونکا کہنے والا یا کرنے والا نقصان نہین پاتا وہ الفاظ یہ ہین تینتیس بار سبحان اللہ اور تینتیس بار الحمد للہ اور چونتیس بار اللہ اکبر

۲۱۱۲ خ الْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ مَعِيَ مَنْ تَرَوْنَ وَاَحَبُّ الْحَدِيْثِ اِلَيَّ اَصْدَقُهُ فَاخْتَارُوْا اِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ اِمَّا الْمَالَ وَاِمَّا السَّبْيَ وَقَدْ كُنْتُ اسْتَأْنَيْتُ بِكُمْ قَالَهُ لِوَفْدِ هَوَازِنَ حِيْنَ جَاءُوْهُ مُسْلِمِيْنَ فَسَاَلُوْهُ اَنْ يَّرُدَّ اِلَيْهِمْ اَمْوَالَهُمْ وَسَبْيَهُمْ بخاری مین مسور بن مخرمہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا میرے ساتھ کے لشکر کو تم دیکھتے ہو اور میرے نزدیک سچی بات پسند ہی سو تم دو باتون سے ایک بات اختیار کرو یا مال لو یا جورو لڑکے اور مینے تمھاری انتظاری کی تھی یہ حضرت نے ہوازن کے ایلچیون سے فرمایا جب کہ وی حضرت کے پاس مسلمان ہو کر آئے پھر اونھون نے یہ سوال کیا کہ حضرت ہمارا مال اور جورو لڑکے پھیر دیجیے **ف** جنگ حنین مین ہوازن کی قوم پر فتح ہوئی اونکے جورو لڑکے گرفتار ہوئے اول حضرت صلعم نے اونکی انتظار کی کہ اگر مسلمان ہو وین تو اونکا مال اور آدمیون کو پھیر دون جب تک آئے نہین دیر ہوئی تب حضرت صلعم نے اونکے مال و آدمی لشکر کو تقسیم کر دیے بعد اوسکے وے لوگ مسلمان ہو کر آئے اور اپنے مال اور آدمی مانگنے لگے تب حضرت صلعم نے یہ حدیث فرمائی پھر اونھون نے مال چھوڑا اپنے آدمی لینا اختیار کیا حضرت صلعم نے لشکر کو راضی کر کے اونکے جورو لڑکے پھیر دیے

۲۱۱۳ خ ابن عمر مَفَاتِيْحُ الْغَيْبِ خَمْسٌ لَا يَعْلَمُهَا اِلَّا اللّٰهُ لَا يَعْلَمُ اَحَدٌ مَّا يَكُوْنُ فِيْ غَدٍ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا يَعْلَمُ اَحَدٌ مَّا يَكُوْنُ فِي الْاَرْحَامِ وَمَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا وَّمَا تَدْرِيْ نَفْسٌ بِاَيِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ وَمَا يَدْرِيْ اَحَدٌ مَتٰى يَجِيْءُ الْمَطَرُ بخاری مین عبد اللہ بن عمر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ کنجیان غیب کی پانچ ہین اونکو کوئی نہین جانتا سوا خدا کے کوئی نہین جانتا کہ کل کیا ہو گا سوا خدا کے اور کوئی نہین جانتا کہ عورت کے پیٹ مین کیا ہی لڑکی یا لڑکا اور کوئی جی نہین جانتا کہ کل کیا کریگا اور کوئی جی نہین جانتا کہ کس زمین پر مریگا اور کوئی نہین جانتا کہ مینھ کب آویگا **ف** یعنی غیب کی بات بالیقین

سوائے خدا کے کوئی نہین جانتا غیب کا دروازہ سارے عالم پر بند ہی اسکی کنجی کسیکے پاس نہین کہ کھولے جب چاہے بے تردد دریافت کرے پیغمبرون کو وحی سے اور اولیا کو الہام سے علم حاصل ہوتا ہی لیکن یہ غیب دانی نہین خدا کے بتلانے سے معلوم ہوتا ہی علاوہ اسکے وحی اور الہام ہر وقت قابو مین نہین کہ جب چاہین دریافت کر لین نجوم اور رمل اور جفر مین یقین نہین حاصل ہوتا صرف حساب لگا کر اٹکل ہی ہزار بار مخالف ہوتا ہی کبھی موافق بھی پڑ جاتا ہی اور ہر چند علم طب مین حاملہ عورت کی علامات لکھین ہین کہ پیٹ مین لڑکی ہی یا لڑکا پھر جب علامات اور قرائن پر مدار ٹھہرا تو غیب دانی نہوئی علاوہ اسکے اکثر خطا بھی ہوتی ہی اور یہ تو کبھی نہین معلوم ہوتا کہ لڑکا گورا ہی یا کالا اوسکے اعضا سب درست ہین یا ناقص خلاصہ یہ کہ علم غیب خدا کو مخصوص ہی بالیقین بے تردد کسیکو نہین معلوم ہو سکتا اور یہی عقیدہ ہی اہل اسلام کا جسکے اس اعتقاد مین خلل ہی

۲۱۱۴ بالیقین اوسکے ایمان مین خلل ہی **م** اَبُوْهُرَيْرَةَ مِنْ اَشَدِّ اُمَّتِيْ لِيْ حُبًّا نَاسٌ يَّكُوْنُوْنَ بَعْدِيْ يَوَدُّ اَحَدُهُمْ لَوْ رَاٰنِيْ بِاَهْلِهٖ وَمَالِهٖ مسلم مین ابوہریرہ رضسے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا میری امت سے زیادہ تر میری محبت مین وہ لوگ ہین جو میرے بعد ہونگے کوئی اون مین سے چاہیگا کہ کاش مجکو دیکھتا اپنے اہل عیال اور مال کے بدلے یعنی حضرت کی تمنا دیدار مین اپنے اہل وعیال اور مال فدا کرنے کا آرزو مند ہوگا **شعر** جب احمد ہی سراپا ایمان ٭ جان و مال اوسکی جھلک پہ قربان ٭

۲۱۱۵ **ق** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو مِنَ الْكَبَائِرِ شَتْمُ الرَّجُلِ وَالِدَيْهِ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَهَلْ يَشْتِمُ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ قَالَ نَعَمْ يَسُبُّ اَبَا الرَّجُلِ فَيَسُبُّ اَبَاهُ وَيَسُبُّ اُمَّهٗ فَيَسُبُّ اُمَّهٗ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمرو رضسے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا مان باپ کو گالی دینا بڑے گناہون سے یہ گناہ ہی اصحاب نے کہا یا رسول اللہ کوئی مرد اپنے مان باپ کو بھی گالی دیتا ہی حضرت نے فرمایا ہان یہ گالی دیتا ہی کسی اور مرد کے باپ کو تو وہ اسکے باپ کو گالی دیتا ہی اور یہ اوسکی مان کو گالی دیتا ہی تو وہ اسکی مان کو گالی دیتا ہی **ف** یعنی جب کسیکے مان باپ کو گالی دیگا تو وہ بھی اوسکے مان باپ کو گالی دیگا تو حقیقت مین اپنے مان باپ کو گالی دلانے کا یہی باعث ہوا

۲۱۱۶ **م** اَبُوْهُرَيْرَةَ مِنْ خَيْرِ مَعَاشِ النَّاسِ لَهُمْ رَجُلٌ مُّمْسِكٌ عِنَانَ فَرَسِهٖ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يَطِيْرُ عَلٰى مَتْنِهٖ كُلَّمَا سَمِعَ هَيْعَةً اَوْ فَزْعَةً طَارَ عَلَيْهِ يَبْتَغِي الْقَتْلَ وَالْمَوْتَ مَظَانَّهٗ اَوْ رَجُلٌ فِيْ غُنَيْمَةٍ فِيْ رَاْسِ شَعَفَةٍ مِّنْ هٰذِهِ الشَّعَفِ اَوْ بَطْنِ وَادٍ مِّنْ هٰذِهِ الْاَوْدِيَةِ يُقِيْمُ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتِي الزَّكٰوةَ وَيَعْبُدُ رَبَّهٗ حَتّٰى يَاْتِيَهُ الْيَقِيْنُ لَيْسَ مِنَ النَّاسِ اِلَّا فِيْ خَيْرٍ مسلم مین ابوہریرہ رضسے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سب لوگون کی زندگانی سے اوس مرد کی زندگانی بہتر ہی جو جہاد مین اپنے گھوڑے کی باگ تھامے ہوئے ہی دوڑتا پھرتا ہی اوسکی پیٹھ پر جب کہ شور یا گھبراہٹ سنتا ہی دوڑ پڑتا ہی اپنے قتل ہونے اور موت کو موت کے مقامون مین تلاش کرتا پھرتا ہی یا اوس مرد کی زندگانی بہتر ہی جو بکریان لیکر کسی پہاڑ کی چوٹی پر انھین پہاڑون کی چوٹیون سے یا پہاڑ کے کسی نالے مین انھین نالون مین سے رہتا ہی نماز کو قائم رکھتا ہی اور زکوۃ دیتا ہی اور اپنے رب کی عبادت کرتا ہی مرتے دم تک آدمیون سے کوئی شخص خیر مین نہین سوائے اسکے **ف** حضرت نے اس حدیث مین دو شخصون کو سب سے افضل فرمایا ایک مجاہد جان نثار کو دوسرے گوشہ گیر عابد کو گوشہ گیری مین ہزارون فائدے ہین غیبت اور حسد اور حق تلفی اور شر و فساد سے پناہ ہی فراغت سے عبادت ہو سکتی ہی لیکن گوشہ گیری اوس وقت مین بہتر ہی کہ اسلام ضعیف ہو جاوے عالم مین شر و فساد پھیلے درستی کی توقع باقی نرہے اور اگر ایسا نہو تو لوگون کے اندر رہنا افضل ہی چنانچہ اور حدیث مین آیا ہی کہ لوگون مین رہنا اور اونکی زیادتیان سہنا گوشہ گیری سے افضل ہی

۲۱۱۷ **ق** اِبْنُ عَبَّاسٍ مِّنْ مُّحَمَّدٍ رَّسُوْلِ اللّٰهِ اِلٰى هِرَقْلَ عَظِيْمِ الرُّوْمِ سَلَامٌ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى اَمَّا بَعْدُ فَاِنِّيْ اَدْعُوْكَ بِدِعَايَةِ الْاِسْلَامِ وَيُرْوٰى بِدَاعِيَةِ الْاِسْلَامِ اَسْلِمْ تَسْلَمْ وَاَسْلِمْ يُؤْتِكَ اللّٰهُ اَجْرَكَ مَرَّتَيْنِ وَاِنْ تَوَلَّيْتَ فَاِنَّ

عَلَیْکَ اِثْمَ الْاَرِیْسِیِّیْنَ وَیَآ اَھْلَ الْکِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰی کَلِمَةٍ سَوَآءٍ بَیْنَنَا وَبَیْنَکُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰہَ
وَلَا نُشْرِکَ بِہٖ شَیْئًا اِلٰی قَوْلِہٖ فَقُوْلُوا اشْھَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ کَتَبَہٗ اِلٰی قَیْصَرَ۔ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عباس رضی سے
روایت ہی کہ حضرت صلعم نے روم کے بادشاہ کو اس مضمون کا خط لکھا کہ یہ خط ہی محمد خدا کے رسول کا ہرقل کی طرف جو روم کا سردار ہی اوسپر سلام ہی
جو راہ راست پر چلا بعد اسکے مین تجکو بلاتا ہون اسلام کی دعوت سے اسلام قبول کر تا کہ تو دین دنیا مین سلامت رہے اور تو مسلمان ہو جا خدا
تجکو دوہرا ثواب دیگا یعنی ایک ثواب عیسوی دین قبول کرنے کا اور دوسرا ثواب محمدی ہونے کا اور اگر تونے اسلام نہ قبول کیا تو تیرے اوپر رعیت اور
تابعدارون کا گناہ پڑیگا یعنی جب تو مسلمان نہوا تو رعیت بھی نہ مسلمان ہوگی تو اونکی گمراہی کا عذاب تجھپر ہوگا اور ای کتاب والو آجاؤ اس بات پر جو
ہمارے اور تمھارے درمیان برابر ہی وہ بات یہ ہی کہ ہم اور تم خدا کے سوا کسیکی عبادت اور پرستش نکرین اور کسی چیز کو اوسکے ساتھ شریک ٹھہراوین اور
ہم مین سے بعضے آدمی بعضون کو خدا کے سوا اپنا رب اور مالک نہ بناوین پس اگر اہل کتاب توحید سے مونہہ موڑین تو اونسے کہدو کہ تم گواہ رہو کہ ہم تو
مسلمان ہین حکم الٰہی کے مطیع مین **ف** صحیح بخاری مین عبد اللہ بن عباس رضی سے روایت ہی کہ ابو سفیان نے مجھسے قصہ نقل کیا کہ جب ہمسے اور حضرت صلعم سے
حدیبیہ مین صلح ہوئی تو مین شام کے ملک مین تھا اوسی زمانے مین حضرت صلعم نے دحیہ کلبی کے ہاتھ روم کے بادشاہ کو خط بھیجا سو دحیہ کلبی نے روم کے
سردار کو خط دیا اوسنے روم کے بادشاہ کو دیدیا لیکن ہرقل یعنی روم کا بادشاہ اوس وقت مین آیا تھا ہرقل نے کہا کہ اگر اس شخص کا جو آپکو
پیغمبر جانتا ہی کوئی اہل قوم ہو تو بلاؤ سو میری طلبی ہوئی مع چند قریش کے ہرقل نے پوچھا کہ تم لوگون مین سے اس پیغمبر کا رشتے مین کون شخص زیادہ تر قریب ہی
مینے کہا کہ مین تو مجکو لوگون نے بادشاہ کے سامنے بٹھلایا اور میرے ساتھی میرے پیچھے بیٹھے پھر مترجم یعنی دو بھاشیا طلب ہوا بادشاہ نے کہا میرے ساتھیون
سے کہ مین اس شخص سے کچھ پوچھتا ہون اگر یہ جھوٹ بولے تو تم اسکو جھٹلائیو ابو سفیان نے کہا کہ قسم خدا کی اگر دروغ گوئی مشہور ہونے کا ڈر نہوتا
تو مین حضرت کے حال مین کچھ جھوٹھ بولتا بادشاہ نے پوچھا کہ اس پیغمبر کا حسب اور نسب کیسا ہی مینے کہا ہم لوگون مین وہ نہایت شریف اور عمدہ
خاندان ہی بادشاہ نے پوچھا کہ اسکے باپ دادے مین کوئی بادشاہ بھی تھا مینے کہا کہ نہین بادشاہ نے پوچھا کہ نبوت کے دعوے سے پہلے کبھی
جھوٹھ بولنے کی تہمت بھی اسکو لگی ہی مینے کہا کہ نہین بادشاہ نے کہا کہ سردار لوگ اوسکے تابع ہوئے ہین یا غریب لوگ مینے کہا غریب اوسکے
تابع ہوئے ہین بادشاہ نے کہا اوسکے ساتھی بڑھتے جاتے ہین یا گھٹتے ہین مینے کہا نہین بلکہ بڑھتے جاتے ہین بادشاہ نے کہا کہ کوئی اون مین سے
اوسکے دین سے پھر بھی جاتا ہی ناخوش ہوکر مینے کہا کہ نہین بادشاہ نے کہا کہ تمسے اور اوس سے لڑائی بھی ہوتی ہی مینے کہا ہان بادشاہ نے لڑائی
کا حال پوچھا کیا ہی مینے کہا کبھی وہ ہمپر غالب آتا ہی کبھی ہم اوسپر غالب ہوتے ہین بادشاہ نے کہا کبھی قول کرکے دغا بھی کرتا ہی مینے کہا کہ نہین لیکن
اب ہمسے اور اوس سے صلح ہوئی ہی نہین معلوم کہ اب کیا کرنے والا ہی ابو سفیان نے کہا واللہ اتنی بات کے سوا کوئی اور بات کو مین ملا سکا بادشاہ
نے کہا کہ تم لوگون مین اس طرح نبوت کا دعوی کسینے آگے بھی کیا ہی یا نہین مینے کہا کہ نہین پھر بادشاہ نے دو بھاشیے سے کہا کہ کہدے
کہ مینے اوسکا حسب نسب پوچھا تو تونے کہا کہ شریف اور عالی خاندان ہی سو پیغمبر لوگ اسی طرح سے اپنی قوم مین شریف اور نجیب اور عمدہ خاندان
ہوتے آئے ہین مینے پوچھا کہ اوسکے باپ دادے مین کوئی بادشاہ تھا تونے کہا نہین سو اگر کوئی بادشاہ ہوا ہوتا تو مین کہتا کہ یہ شخص نبوت کے پردے مین اپنے
باپ دادے کی سلطنت چاہتا ہی اور مینے اوسکے تابعدارون کا حال پوچھا کہ سردار ہین یا غریب تونے کہا غریب ہین سو یہی حال ہی پیغمبرون کا کہ اونکی
اول غریب لوگ اطاعت کرتے ہین یعنی بڑے آدمی غرور سے بے نصیب رہتے ہین اور مینے پوچھا کہ نبوت سے قبل کبھی اوسکی دروغگوئی بھی ثابت ہوئی
تو تونے کہا کہ نہین تو مینے جانا کہ جو کبھی آدمیون پر جھوٹھ تہمت نہ باندھیگا بھلا وہ خدا پر کیونکر جھوٹھ باندھیگا اور مینے تجسے پوچھا کہ اوسکے لوگ دین سے

ناخوش ہوکر پھر بھی جاتے ہین تو نے کہا کہ نہین سو یہی حالی ہی ایمان کے نور کا جب دل مین رچ گیا یعنی ایمان کی یہی خاصیت ہی کہ اوسکو تغیر نہین ہوتا
اور مینے تجسے پوچھا کہ اوسکے لوگ زیادہ ہوتے جاتے ہین یا کم تو نے کہا زیادہ ہوتے ہین سو یہی حال ایمان کا ہی کہ اوسکو ترقی ہوتی ہی یہان تک کہ کمال کو
پہونچتا ہی اور مینے تجسے کہا کہ اوسکی لڑائی کا کیا حال ہی تو نے کہا کہ کبھی وہ غالب ہوتا ہی اور کبھی ہم سو یہی سنت ہی پیغمبرون کی کہ اول ایمان والون کی
آزمایش ہوتی ہی پھر انجام کو فتح نصیب ہوتی ہین اور مینے پوچھا کہ وہ دغا بھی کرتا ہی تو نے کہا کہ نہین سو یہی عادت ہوتی ہی پیغمبرون کی کہ وے ہرگز
دغا نہین کرتے اور مینے پوچھا کہ ایسا دعوی اوسکی قوم مین کسی اور شخص نے بھی کیا تھا تو نے کہا کہ نہین سو اگر ایسا کسینے دعوی کیا ہوتا تو مین جان
جاتا کہ یہ شخص بھی اپنی قوم کی راہ پر چلا اگلون کی طرح اسکو بھی ہوس نے لیا پھر بادشاہ نے کہا کہ کیا چیز تمکو بتلاتا ہی مینے کہا کہ ہمکو نماز اور زکوۃ
اور برادر پروری اور پرہیزگاری سکھلاتا ہی بادشاہ نے کہا کہ اگر یہ سب باتین سچین ہین تو بیشک وہ شخص پیغمبر ہی اور مین آگے سے جانتا تھا
کہ اس وقت مین پیغمبر ظاہر ہوا چاہتا ہی لیکن میرا یہ گمان نتھا کہ تم عرب لوگون مین ہوگا اور اگر مین یہ جانتا کہ مین اوس تک پہونچ سکونگا
تو مین اوسکے دیدار کا عاشق ہوتا اور اگر مین اوسکے پاس ہوتا تو مین اوسکے قدم دھوتا اور البتہ اوسکی سلطنت اور حکومت میرے
قدم کے نیچے تک پہونچیگی پھر بادشاہ نے حضرت کا یہ خط مانگا اور پڑھا جب وہ خط پڑھ چکا تو اہل دربار مین بہت گفتگو اور نہایت غل اور شور ہوا
پھر ہم بموجب حکم کے دربار سے نکل گئے ابو سفیان نے کہا کہ جب ہمارا اخراج ہوا تو مینے اپنے ساتھیون سے کہا کہ محمد کا یہ رتبہ پہونچا کہ بادشاہ روم
اوس سے ڈرتا ہی سو جبسے مجکو یقین ہوگیا تھا کہ حضرت سب پر غالب ہونگے یہان تک کہ خدا نے مجکو اسلام مین داخل کیا راوی نے کہا کہ پھر ہرقل نے
روم کے سردار اپنے ایک مکان مین جمع کیے اور دروازون مین قفل دیے پھر اونسے کہا کہ ای روم کے لوگو اگر قیامت تک اپنی ہدایت اور
بہتری چاہتے ہو اور اپنی سلطنت کا قیام چاہتے ہو تو اس پیغمبر کا ایمان لاؤ سو روم کے سردار سب بھڑکے اور گورخرون کی طرح سے بدکے
اور بھاگے لیکن دروازے بند پائے پھر بادشاہ نے اونکو بلایا اور کہا کہ مینے تمہارے دین کی مضبوطی آزمائی تھی شاباش جو بات مجکو پسند تھی
وہی تمنے کی پھر تو اون لوگون نے بادشاہ کو سجدہ کیا اور خوش ہوگئے **ف** ہرقل روم کا بادشاہ نصرانی تھا اپنے دین کا بڑا عالم تھا
اور حضرت کی نبوت کی حقیقت ثابت ہوگئی تھی لیکن اپنے قوم کے خوف سے مسلمان نہوسکا ہجری چھٹے سال حضرت نے بادشاہون کو خط لکھے
اسلام کی دعوت کی سب بادشاہون مین سے تین بادشاہ بدون لڑائی کے اسلام کو حق جانکر مسلمان ہوئے ایک حبش کا بادشاہ نصرانی دوسرا
یمن کا بادشاہ تیسرا عمان کا بادشاہ اور مقوقس اسکندریہ اور مصر کے بادشاہ نے جسکا دین عیسوی تھا حضرت کے خط کا یون جواب لکھا کہ تمہارا
کیا خوب دین ہی تم توحید الہی کی دعوت کرتے ہو اور بت پرستی چھڑاتے ہو بلا شک ایک پیغمبر عیسی ع کے بعد ہونے والا ہی میرا گمان یہ تھا کہ شاید کہین اور
ہوگا اور اوسنے کچھ سونا اور ایک خچر جسکا دلدل نام تھا اور دو عورتین یعنی ماریہ قبطیہ اور شیرین حضرت کو تحفہ بھیجا لیکن کہین مسلمان نہین ہوا
اور ایران کے بادشاہ نے غرور سے حضرت کا نامہ پھاڑ ڈالا حضرت کی بددعا سے اوسکے بیٹے نے اوسکا پیٹ پھاڑا عمر فاروق اور حضرت عثمان کی
خلافت مین سب ملک فتح ہوئے کسی بادشاہ کا زور نرہا اسلام ہوگیا ہندوستان مین نصاری کہتے ہین کہ عیسی کے بعد کسی پیغمبر کے ہونے کی خبر نہین
سو غلط کہتے ہین سو اسطے کہ خود انجیل مین خبر موجود ہی کہ عیسی کے بعد فارقلیط یعنی ہمارے حضرت آوینگے دوسری دلیل یہ کہ حضرت کے وقت کے نصرانی
بادشاہون نے عیسی کے بعد نبی کے ہونے کا اقرار کیا چنانچہ ہرقل اور مقوقس کے کلام سے صاف ثابت ہوا اور حبش کا بادشاہ تو کھلکر مسلمان ہوا
اور کسی بادشاہ نے حضرت سے یہ نہین کہا کہ عیسی کے بعد کسی پیغمبر کا وجود نہین تم کیون پیغمبری کا دعوی کرتے ہو تو صاف ثابت ہوا کہ عیسی کے
بعد پیغمبری کا انکار کرنا صریح ناحق کوشی اور ناانصافی ہی ه حدیقة منهن ثلث لا یکدن یبذن شیئا ومنهن فتن

۲۱۱۸

كَرِيَاحِ الصَّيْفِ مِنْهَا صِغَارٌ وَّمِنْهَا كِبَارٌ يَعْنِي الْفِتَنَ مسلم مین حذیفہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فساد اور فتنون کے ذکر مین فرمایا کہ اون مین سے تین فتنے ایسے ہین کہ نہین لگا کہ کچھ بھی چھوڑین اور اون مین سے ایسے فتنے جیسے گرمی کی آندھیان کہ بعضی اون مین سے چھوٹی ہین اور بعضی بڑی **ف** یعنی تین فساد تو عالم گیر ہونگے اور باقی مختلف کوئی کم کوئی زیادہ معلوم نہین کہ تین فساد و نسے کون فساد مراد ہین بعضے کہتے ہین کہ ایک فساد تو قوم ترک کی خونریزی یعنی چنگیز خان اور ہلاکو کے وقت کا قتل عام دوسرے دجال کا نکلنا تیسرے یاجوج ماجوج کا ظاہر ہونا واللہ اعلم

۲۱۱۹ **ق** اَبُوْهُرَيْرَةَ نَارُكُمْ جُزْءٌ مِّنْ سَبْعِيْنَ جُزْءًا مِّنْ نَارِ جَهَنَّمَ قَالُوْا وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنْ كَانَتْ لَكَافِيَةً قَالَ فَاِنَّهَا فُضِّلَتْ عَلَيْهِنَّ بِتِسْعَةٍ وَّسِتِّيْنَ جُزْءًا كُلُّهَا مِثْلُ حَرِّهَا زَادَ الْبُخَارِيُّ نَارُكُمْ هٰذِهِ الَّتِيْ يُوْقِدُ ابْنُ اٰدَمَ. بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تمھاری آگ ایک حصہ ہی دوزخ کی آگ کے ستر حصے سے اصحاب نے کہا قسم خدا کی یا رسول اللہ جلانے کو تو یہی آگ کفایت کرتی تھی حضرت نے فرمایا کہ البتہ دوزخ کی آگ دنیا کی آگ سے انہتر ۶۹ حصے زیادتی رکھتی ہی ہر ایک حصے کی گرمی اس آگ کی گرمی کے برابر ہی بخاری نے اتنی روایت زیادہ کی کہ یہی تمھاری آگ جسکو آدمی جلاتا ہی ایک حصہ ہی دوزخ کی آگ کے ستر حصے سے **ف** یعنی دوزخ کی آگ کے روبرو دنیا کی آگ کی گرمی نہایت کمتر ہی پھر جب اس آگ کی گرمی کی آدمی کو تاب نہین تو دوزخ کا کیا حال ہوگا خدا کی پناہ

۲۱۲۰ **ق** اُمُّ حَرَامٍ بِنْتُ مِلْحَانَ نَاسٌ مِّنْ اُمَّتِيْ عُرِضُوْا عَلَيَّ غُزَاةً فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يَرْكَبُوْنَ ثَبَجَ هٰذَا الْبَحْرِ مُلُوْكًا عَلَى الْاَسِرَّةِ اَوْ مِثْلَ الْمُلُوْكِ عَلَى الْاَسِرَّةِ بخاری اور مسلم مین ام حرام بنت ملحان رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ چند لوگ میری امت کے میرے سامنے کیے گئے لڑتے خدا کی راہ مین اس سمند کے اندر سوار بادشاہ بنے تختون پر یا جیسے بادشاہ تختون پر **ف** ام حرام سے روایت ہی کہ حضرت میرے گھر مین سو کر ہنستے جاگے مین نے کہا یا رسول اللہ آپ کیون ہنستے ہین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی خدا نے خواب مین دکھلا دیا کہ تیری امت کی ایسی ترقی ہوگی کہ جہازون پر سوار ہو کر جہاد کرینگے بادشاہون کی طرح ام حرام نے کہا کہ یا حضرت میرے واسطے دعا کیجیے کہ خدا مجکو بھی لون غازیون مین شریک کرے حضرت نے دعا کی چنانچہ معاویہ کے زمانے مین جہاز پر سوار ہو کر جہاد ہوا ام حرام بھی غازیون مین داخل تھین پھر جہاز اوترکے سواری سے گر پڑین اور مر گئین

۲۱۲۱ **ق** اَبُوْهُرَيْرَةَ نَحْنُ اَحَقُّ بِالشَّكِّ مِنْ اِبْرَاهِيْمَ اِذْ قَالَ رَبِّ اَرِنِيْ كَيْفَ تُحْيِ الْمَوْتٰى قَالَ اَوَلَمْ تُؤْمِنْ قَالَ بَلٰى وَلٰكِنْ لِّيَطْمَئِنَّ قَلْبِيْ وَيَرْحَمُ اللّٰهُ لُوْطًا لَقَدْ كَانَ يَاْوِيْ اِلٰى رُكْنٍ شَدِيْدٍ وَّلَوْ لَبِثْتُ فِي السِّجْنِ طُوْلَ لَبْثِ يُوْسُفَ لَاَجَبْتُ الدَّاعِيَ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ابراہیم سے زیادہ تر ہم شک کے لائق ہین جبکہ ابراہیم نے کہا کہ ای رب مجکو دکھلا دے کہ تو مُردون کو کیونکر زندہ کرتا ہی خدا نے فرمایا کیا تجکو اسکا یقین نہین ابراہیم نے کہا یقین کیون نہین ولیکن یہ تمنا اسواسطے ہی کہ میرے دل کو اطمینان ہو جاوے اور خدا رحم کرے لوط پر اونسے آرزو کی تھی کہ مضبوط مکان مین پناہ پکڑے اور اگر مجکو قید خانے مین دیر لگتی بقدر درازی درنگی یوسف کے تو مین بلانے والے کی بات مان لیتا یعنی تکرار نکرتا اوسکے ساتھ چلا جاتا **ف** حضرت نے حضرت ابراہیم کا ذکر کرکے ایک شبہہ دفع کیا یعنی اگر کوئی کہے کہ حضرت ابراہیم کو مردہ جلانے مین شک تھی اسی واسطے دیکھنے کی درخواست کی اور ہمارے نبی نے کبھی ایسی درخواست نہین کی سو حضرت نے یہ شبہہ اس طرح دفع کیا کہ مجکو تو مُردہ زندہ ہونے مین کچھ تردد اور شک نہین تو ابراہیم کو بطریق اولی نہ تھی اور اگر اونکو شک ہوتی تو ہمکو بھی البتہ ہوتی اور حضرت لوط کا قصہ یہ ہی کہ جب کافرون نے حضرت لوط کے مہمانون کی بےعزتی چاہی تو حضرت لوط نہایت غمگین ہوئے اور گھبرائے اور یہ تمنا اوس وقت کی کہ کاش مجکو دفع کفار کا زور ہوتا یا پناہ کے واسطے کوئی محفوظ مکان ملتا حضرت نے اس قصے کی طرف اشارہ کیا کہ خدا لوط پر رحم کرے کہ غیر خدا پر اعتماد کرنا یعنی محفوظ مکان کی تمنا کرنا شان

نبوت کے مناسب تھا اور حضرت یوسف علیہ السلام کا قصہ یہ ہی کہ جب زلیخا کی مطلب براری حضرت یوسف سے نہوئی تو اوسنے اونکو قید کروا دیا تہمت لگا کر چودہ برس قید رہے جب بادشاہ کے نزدیک حضرت یوسف کا کمال خواب کی تعبیر کہنے سے معلوم ہوا تو بادشاہ نے اونکو بلایا حضرت یوسف بلانے والے کے ساتھ نگئے چاہا کہ اول بے قصوری ثابت ہو تب قید خانے سے نکلیں چنانچہ بعد تحقیق عصمت اور پاکدامنی کے بادشاہ پاس گئے حضرت صلعم نے اس حدیث مین حضرت یوسف کے تامل او صبر کی تعریف کی کہ باوجود طول حبس کے بدون تحقیق قید خانے سے نکلے مین اتنا توقف نکلنے مین کرتا بلانے والے کے ساتھ چلا جاتا

٢١٢٢ م اَبُوْ ذَرٍّ نُوْرٌ اَنّٰى اَرَاهُ **قَالَہٗ** حِيْنَ سَاَلَهٗ هَلْ رَاَيْتَ رَبَّكَ مسلم مین ابو ذر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا خدا نور ہی مین اوسکو کیونکر دیکھتا یہ حضرت صلعم نے اوس وقت فرمایا جب کہ ابو ذر نے پوچھا کہ حضرت صلعم نے اپنے رب کو کیا دیکھا تھا **ف** یعنی اوسکی ذات پاک پر نور جلال کے پردے مین دنیا مین آنکھ کو دیکھنے کی طاقت کہان

٢١٢٣ خ اَبُوْ سَعِيْدٍ وَيْحَ عَمَّارٍ يَدْعُوْهُمْ اِلَى الْجَنَّةِ وَيَدْعُوْنَهٗ اِلَى النَّارِ بخاری مین ابو سعید رضہ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ افسوس ہی عمار پر وہ تو اونکو بہشت کی طرف بلاویگا اور وہی لوگ اوسکو دوزخ کی طرف بلاوینگے **ف** جب علی مرتضیٰ رضہ اور معاویہ سے لڑائی ہوئی تب عمار شہید ہوئے معلوم ہوا کہ امام برحق کی اطاعت دخول جنت کا سبب ہی اور بغاوت و نافرمانی دخول دوزخ کا سبب ہی

٢١٢٤ ق اَبُوْ سَعِيْدٍ وَيْحَكَ اِنَّ الْهِجْرَةَ شَاْنُهَا شَدِيْدٌ فَهَلْ لَكَ مِنْ اِبِلٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَتُعْطِيْ صَدَقَتَهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَهَلْ تَمْنَحُ مِنْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَتَحْلُبُهَا يَوْمَ وِرْدِهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاعْمَلْ مِنْ وَّرَاءِ الْبِحَارِ فَاِنَّ اللّٰهَ لَنْ يَّتِرَكَ مِنْ عَمَلِكَ شَيْئًا **قَالَہٗ** لِاَعْرَابِيٍّ سَاَلَهٗ عَنِ الْهِجْرَةِ بخاری اور مسلم مین ابو سعید رضہ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ وائے بحال تو البتہ ہجرت کا امر تو نہایت سخت ہی سو کیا تیرے پاس اونٹ ہین اوسنے کہا ہان حضرت صلعم نے فرمایا تو اونکی زکوۃ دیا کرتا ہی اوسنے کہا ہان حضرت صلعم نے فرمایا بھلا اونکو دودھ پینے کے واسطے عاریت بھی دیتا ہی اوسنے کہا ہان حضرت صلعم نے فرمایا پانی پلانے کے دن اونکا دودھ دوہتا ہی یعنی محتاجون کو دیتا ہی اوسنے کہا ہان حضرت صلعم نے فرمایا تو اسی طرح کیا کر اپنے دہات مین جو شہرون سے پرے ہی سو بیشک خدا تیرے عمل سے کچھ نہ گھٹا دیگا یہ حضرت صلعم نے ایک ہاتی عرب سے فرمایا جب کہ اوسنے ہجرت کا حال پوچھا **ف** قرآن حدیث مین مہاجرین کی فضیلت بہت مذکور ہی اوسکو بھی ہجرت کا شوق ہوا حضرت صلعم نے اوسکی استعداد نپائی کہ وطن چھوڑکے ہجرت کی تکلیفین اوٹھا سکے گا اسواسطے ہجرت سے منع کیا اور فرمایا کہ اپنے وطن مین زکوۃ اور خیرات دیا کر حضرت صلعم نے نماز روزے کا اوس سے ذکر نہین کیا اسواسطے کہ جو شخص زکوۃ اور خیرات دیتا ہی نماز روزہ کہ اوسمین کچھ مال نہین خرچ ہوتا ہی بطریق اولی کرتا ہوگا

٢١٢٥ ق اَبُوْ بَكْرَةَ وَيْحَكَ قَطَعْتَ عُنُقَ صَاحِبِكَ وَيْحَكَ قَطَعْتَ عُنُقَ صَاحِبِكَ **قَالَہٗ** مِرَارًا بخاری اور مسلم مین ابو بکرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ ہائے تمنے اپنے بھائی کی گردن کاٹی ہائے تمنے اپنے بھائی کی گردن کاٹی یہ حضرت صلعم نے کئی بار فرمایا **ف** ایک شخص نے دوسرے شخص کے سامنے تعریف کی تب حضرت صلعم نے یہ حدیث فرمائی یعنی تعریف آدمی کے حق مین زہر ہی کہ وہ غرور مین آجاتا ہی کہ مین ایسا ہون اور جب غرور آیا تو کمالات حاصل کرنے سے بے نصیب رہا

٢١٢٦ ق اَلْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ وَمَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ وَيْلُ اُمِّهٖ مِسْعَرُ حَرْبٍ لَوْ كَانَ لَهٗ اَحَدٌ يَعْنِيْ اَبَا بَصِيْرٍ بخاری اور مسلم مین مسور بن مخرمہ رضہ اور مروان بن حکم سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ اوسکی ماں کی کمبختی ہو تو لڑائی کی آگ بھڑکانے والا ہی کاش اوسکا کوئی مددگار ہوتا یعنی ابو بصیر کا **ف** حضرت صلعم اور قریش مین یہ صلح ہوئی تھی کہ قریش کا آدمی اگر حضرت صلعم پاس جاوے تو حضرت صلعم اوسکو حوالے کردین اور اگر حضرت صلعم کا آدمی قریش پاس جاوے تو وے نہ دیوین چنانچہ اس صلح کے بعد ابو بصیر قریش کی قوم سے بھاگ کے حضرت صلعم پاس مدینے مین آئے تب حضرت صلعم نے یہ حدیث فرمائی یعنی یہ شخص صلح تڑوایا چاہتا ہی

۲۱۲۷ اور جنگ کروایا چاہتا ہی باقی قصہ ابوبصیر کا چھٹے باب مین گذرا ه جابرؓ وَيْلَكَ مَنْ يَعْدِلُ إِذَا لَمْ أَعْدِلْ لَقَدْ خِبْتَ وَخَسِرْتَ
إِنْ لَمْ أَكُنْ أَعْدِلُ مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تجھپر خرابی پڑے کون انصاف کریگا جب کہ مینے نہ انصاف کیا
البتہ تجھپر نقصان اور ٹوٹا پڑا اگر مین منصف نہوا ف ایک منافق نے بے ادبی سے کہا کہ یا حضرتؐ آپ تقسیم انصاف سے نہین کرتے تب
۲۱۲۸ حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی اسکا قصہ کئی باب اس کتاب مین گذر چکا ق عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍوؓ وَيْلٌ لِلْأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ بخاری اور مسلم مین
عبد اللہ بن عمروؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خرابی ہی ایڑیون کو دوزخ سے ف حضرتؐ نے چند لوگون کو دیکھا کہ اونہون نے وضو کیا اور
۲۱۲۹ اونکی ایڑیان خشک رہ گئین تھین یعنی وہان پانی نہ لگا تھا تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی اور فرمایا وضو کیا کرو کہین خشک نہ رہے پاوے ق ابو ہریرہؓ وَيْلٌ
لِلْعَرَاقِيبِ مِنَ النَّارِ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خرابی ہی کونچون کو دوزخ سے یعنی اگر وضو مین کونچین
خشک رہینگی تو دوزخ مین جلینگی ف ان دونون حدیثون سے صاف معلوم ہوا کہ تمام قدم کا دھونا وضو مین فرض ہی تھوڑا بھی خشک رکھنا
ایسا گناہ ہی کہ اوسکا انجام دوزخ ہی ان دونون حدیثون سے معلوم ہوا کہ وضو کی آیت سے شیعہ جو قدم کا مسح سمجھتے ہین غلط ہی قرآن کا مطلب
۲۱۳۰ حضرتؐ سے بہتر کون سمجھ سکتا ہی ق زَيْنَبُ بِنْتُ جَحْشٍ وَيْلٌ لِلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ فُتِحَ الْيَوْمَ مِنْ رَدْمِ يَأْجُوجَ
وَمَأْجُوجَ مِثْلُ هٰذِهٖ وَحَلَّقَ بِإِصْبَعَيْهِ الْإِبْهَامِ وَالَّتِي تَلِيهَا فَقَالَتْ زَيْنَبُ بِنْتُ جَحْشٍ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ
أَنَهْلِكُ وَفِينَا الصَّالِحُونَ قَالَ نَعَمْ إِذَا كَثُرَ الْخَبَثُ بخاری اور مسلم مین حضرت زینب بنت جحشؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا
خرابی ہی عرب کو اوس بلا سے جو نزدیک ہو چلے یاجوج ماجوج کی دیوار سے آج کھل گیا اسکے برابر اور حضرتؐ نے اپنے انگوٹھے اور کلمے کی اونگلی کا حلقہ
بنایا یعنی اس حلقے کے برابر اوس دیوار مین سوراخ ہو گیا تو حضرت زینبؓ نے کہا کہ یا حضرتؐ کیا ہم مٹ جاوینگے اور حال آنکہ ہم مین نیک لوگ ہونگے
حضرتؐ نے فرمایا ہان جب کہ بدکاری غالب ہو جاویگی یعنی جب گناہ اور بدکاری عالم مین کثرت سے ہوئے اور نیک لوگ کم ہو گئے تو نیک اور بد سب ہلاک
ہو جاتے ہین ف حضرت زینبؓ سے روایت ہی کہ حضرت سوتے سے جاگ پڑے چہرہ مبارک خوف سے سرخ تھا فرماتے تھے لا الہ الا اللہ پھر یہ حدیث فرمائی
حضرتؐ کے وقت سے اوس دیوار مین سوراخ پڑا روز بروز اوسکی ترقی ہی یہان تک کہ قیامت کے قریب برباد ہو جاویگی یاجوج ماجوج نکل کر سارے عالم کو
تباہ کرینگے ہر چند وہ بلا عالمگیر ہی لیکن حضرتؐ نے عرب کا نام خاص اسواسطے لیا کہ عرب سے یاجوج ماجوج کو حضرتؐ کے سبب سے زیادہ تر عداوت ہوگی
۲۱۳۱ م ابُو سَعِيدٍ هٰذَا أَعْظَمُ النَّاسِ شَهَادَةً عِنْدَ رَبِّ الْعَالَمِينَ يَعْنِي الرَّجُلَ الَّذِي يُجَادِلُ الدَّجَّالَ مسلم
مین ابو سعیدؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ یہ شخص سب لوگون سے بڑا شہید ہی رب العالمین کے نزدیک یعنی وہ شخص جو دجال سے جھگڑیگا
ف صحیح مسلم مین روایت ہی کہ جب دجال ظاہر ہوگا تو ایک مرد ایماندار اوسکے پاس آویگا اور لوگون سے کہیگا کہ یہ تو دجال ہی جسکا ذکر حضرتؐ
کر چکے ہین دجال اوس مومن کو خوب زدوکوب کرواکے بلاویگا اور کہیگا کہ اب بھی تو میرا ایمان نہ لاویگا مومن کہیگا تو مسیح کذاب ہی پھر دجال اوسکے
سر پر آرہ رکھوا کر چیر واڈالیگا بعد اوسکے زندہ کریگا پھر کہیگا کہ تو میرا ایمان لا مومن کہیگا اب تو مجھکو زیادہ تر یقین ہو گیا تیرے کذب اور کفر کا
یعنی اسکی بھی حضرتؐ خبر دے گئے ہین کہ دجال ایک شخص کو مار کے زندہ کریگا سو معلوم ہوا کہ وہ شخص مین ہون پھر مومن کہیگا کہ ای لوگو اب
میرے بعد اوسکو کسیکے مارنے جلانے کی طاقت نہوگی پھر دجال اوسکو پکڑیگا کہ ذبح کرے سو نہ ذبح کر سکیگا پھر اوسکو آگ مین ڈال دیگا لوگ جانینگے
۲۱۳۲ کہ وہ آگ مین ہی اور حال آنکہ وہ باغ مین ہوگا پھر حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی خدا کے نزدیک اس مومن کی شہادت نہایت عمدہ ہی خ ابْنُ مَسْعُودٍ
هٰذَا الْإِنْسَانُ وَهٰذَا أَجَلُهُ مُحِيطٌ بِهٖ أَوْ قَدْ أَحَاطَ بِهٖ وَهٰذَا الَّذِي هُوَ خَارِجٌ أَمَلُهُ وَهٰذِهِ الْخُطَطُ الصِّغَارُ

الاعراض فان اخطأه هذا انهشه هذا وان اخطأه هذا انهشه هذا **قال له** حين خط خطا مربعا وخط خطا في الوسط خارجا منه وخط خططا صغارا الى هذا الذي في الوسط بخاري مین عبد الله بن مسعود رضہ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ یہ آدمی ہی اور یہ اوسکی موت ہی جو اوسکو گھیرے ہی اور یہ خط جو باہر نکلا ہی سو آدمی کی امید اور تمنا ہی اور یہ چھوٹی چھوٹی لکیرین مصیبت اور آفات ہین سو اگر یہ آفت چوکی تو اوس آفت نے آدمی کو کاٹا اور اگر وہ چوکی تو اسنے کاٹا یہ حضرت نے اوس وقت فرمایا جبکہ چوکھنٹی لکیر کھینچی اور ایک لکیر اوسکے اندر ایسی کھینچی کہ مربع سے باہر نکل گئی اور بیچ والی لکیر سے ملا کر چھوٹی چھوٹی لکیرین کھینچین اس طرح سے

موت

ف اس حدیث مین حضرت صلعم نے آدمی کی حرص اور حماقت بیان کی کہ باوجودیکہ موت تو ہر طرف سے گھیرے ہی اور صدہا آفات اور مصائب درپیش ہین اگر ایک بلا سے بچا تو دوسرے سے نہین بچ سکتا پھر بھی ترک دنیا اور قناعت نہین کرتا حرص کا یہ عالم ہی کہ پچاس برس کی عمر نہین لیکن صدہا برس کا سامان کرتا ہی آدمی کمال غافل اور نہایت ناعاقبت اندیش ہی

٢١٣٣ **ق** عائشة هذا الحمال لا حمال خيبر هذا ابر ربنا واطهر كان يتمثل به عند نقله اللبن في بنيان مسجد ه بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ یہ بوجھ اوٹھانا افضل ہی نہ کہ خیبر کا بوجھ ای ہمارے رب یہ نیکتر اور پاک تر ہی حضرت یہ فرماتے تھے اپنی مسجد کی تعمیر مین اینٹین لانے کے وقت **ف** مدینے کے لوگ خیبر سے خرمے لادلاتے تھے سو فرمایا کہ مسجد کے واسطے اینٹین لادنا خیبر کے خرمے لادنے سے بہتر اور افضل ہی کہ اسمین دنیا کی فلاح ہی اور اوسمین آخرت کی

٢١٣٤ ق (دو نسخه) **خ** عائشة هذا ان شاء الله المنزل قال حين بركت ناقته عند موضع المسجد بخاری مین حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ اگر خدا نے چاہا تو یہی رہنے کا مکان ہوگا یہ حضرت صلعم نے اوس وقت فرمایا جب کہ آپ کی اونٹنی مسجد کی جگہہ پاس بیٹھ گئی **ف** حضرت صلعم نے جب مکے سے ہجرت کی اور مدینے مین تشریف لائے تو مدینے کے ہر ایک رئیس نے درخواست کی کہ حضرت ہمارے مکان مین تشریف رکھین حضرت صلعم نے فرمایا مجکو اسمین اختیار نہین جہان خدا کی مرضی ہوگی وہین یہ اونٹنی بیٹھ جاویگی سو جہان حضرت کی اب مسجد ہی وہین اونٹنی بیٹھ گئی تب حضرت صلعم نے یہ حدیث فرمائی ابو ایوب انصاری کا گھر وہان سے قریب تھا حضرت وہان چند مدت رہے پھر مسجد کی تعمیر کی اور وہین گھر بنایا اور وہین قبر مبارک ہوئی

٢١٣٥ **خ** ابن عباس هذا جبرئيل اخذ براس فرسه وعليه اداة الحرب بخاری مین عبد الله بن عباس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ یہ جبرئیل ہی اپنے گھوڑے کا سر تھامے ہی اور اوسپر لڑائی کے ہتھیار ہین **ف** حضرت صلعم نے جنگ خندق کے بعد جب کہ بنی قریظہ پر چڑھائی کی تب حضرت صلعم نے یہ فرمایا باقی اسکا قصہ سیر کے باب مین گذرا

٢١٣٦ **م** العباس بن عبد المطلب هذا حين حمي الوطيس **قال له** يوم حنين مسلم مین حضرت عباس بن عبد المطلب سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ یہ وقت ہی کہ تنور بھڑکا یعنی تنور جنگ خوب گرم ہوا بہت گھمسان کی لڑائی ہوئی یہ حضرت صلعم نے جنگ حنین کے دن فرمایا **ف** پھر حضرت صلعم نے چند سنگریزے کفار کی طرف پھینکے اور فرمایا کہ کفار بھاگے کعبے کے رب کی قسم پھر کفار کو شکست ہوئی

٢١٣٧ **ق** المسور بن مخرمة ومروان بن الحكم هذا فلان وهو من قوم يعظمون البدن فابعثوها له يعني رجلا من كنانة قال يوم الحديبية لكفار قريش دعوني اتيه يعني النبي صلى الله عليه وآله وسلم فلما اشرف عليه قال فلما اشرف مكرز بن حفص قال هذا مكرز بن حفص وهو رجل فاجر وكان قال ايضا لهم دعوني اتيه بخاری اور مسلم مین مسور بن مخرمہ رضہ اور مروان بن حکم سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ یہ فلانا شخص ہی اور یہ اوس قوم سے ہی جو قربانی کے جانوروں کی تعظیم اور عزت کرتے ہین سو قربانی کے اونٹون کو اوسکے سامنے کر دو یعنی قوم کنانہ کا وہ مرد جسنے حدیبیہ کے دن کفار قریش سے کہا کہ مجکو جانے دو

تو مین اوسکے پاس جاؤن یعنی حضرتؐ کے پاس پھر جبکہ وہ شخص نمود ہوا تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی پھر جب دوسری بار مکرز بن حفص نمود ہوا حضرتؐ نے
فرمایا یہ مکرز بن حفص ہی اور یہ شریر بدذات مرد ہی اور مکرز نے بھی کفار قریش سے کہا تھا کہ مجکو جانے دو تو مین اوسکے پاس جاؤن یعنی حضرتؐ کے پاس
ف ہجری چھٹے سال حضرتؐ عمرہ کرنے کو مدینے سے چلے کفار قریش سے لڑنے کا ارادہ نہ تھا قربانی کے اونٹ حضرتؐ کے ساتھ تھے صحاب احرام
باندھے تھے جب مکے کے قریب حدیبیہ کے مقام مین پونہچے تو کفار قریش نے حضرتؐ کو مکے مین داخل ہونے سے روکا کفار ڈرے کہ شاید حضرتؐ عمرے کے
بہانے سے ہمکو مارنے آئے ہون تب کنانہ کی قوم کے ایک شخص نے کفار سے کہا کہ مین حضرتؐ پاس خبر لینے کو جاتا ہون جب وہ سامنے آیا تب حضرتؐ نے قربانی کے
اونٹ اوسکے روبرو کروائے تاکہ اوسکو یقین ہو کہ سوائے عمرے کے اور کچھ ارادہ نہین پھر جبکہ یہ شخص پلٹ گیا تو اوسنے کفار قریش سے کہا کہ یہ لوگ تو زیارت
ہی کرنے کو آئے ہین قربانیان انکے ساتھ ہین پھر کفار قریش نے مکرز بن حفص کو خبر تحقیق کرنے کے واسطے بھیجا باقی اسکا قصہ کئی بار مذکور ہو چکا

۲۱۳۸ **ق** مُعَاوِيَةُ بْنُ اَبِي سُفْيَانَ هٰذَا يَوْمُ عَاشُوْرَاءَ وَلَمْ يَكْتُبِ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ صِيَامَهُ وَاَنَا صَائِمٌ فَمَنْ اَحَبَّ مِنْكُمْ
اَنْ يَّصُوْمَ فَلْيَصُمْ وَمَنْ اَحَبَّ مِنْكُمْ اَنْ يُّفْطِرَ فَلْيُفْطِرْ۔ بخاری اور مسلم مین معاویہ بن ابی سفیانؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا
یہ عاشورے کا دن ہی اور خدا نے اسکا روزہ تمپر فرض نہین کیا اور مین روزہ دار ہون سو جو شخص کہ تم مین سے روزہ رکھا چاہے سو رکھے اور جو شخص کہ تم مین سے
نہ روزہ رکھا چاہے سو نہ رکھے **ف** عاشورا محرم کی دسوین تاریخ کا نام ہی اوسکا روزہ فرض نہین سنت ہی حضرتؐ نے اسکے روزہ رکھنے نہ رکھنے
۲۱۳۹ کا اختیار دیا تاکہ معلوم ہو کہ سنت ہو کہ نہین **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ هٰذِهٖ صَدَقَاتُ قَوْمِيْ يَعْنِيْ بَنِيْ تَمِيْمٍ۔ بخاری اور مسلم مین
ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ یہ صدقے میری قوم کے ہین یعنی بنی تمیم کے **ف** جب قوم بنی تمیم کی زکوٰۃ کے مال آئے تب حضرتؐ نے یہ حدیث
فرمائی بنی تمیم کو حضرتؐ نے اپنی قوم اسواسطے فرمایا کہ وے مضر کی اولاد ہین اور مضر حضرتؐ کے اجداد مین ہی اور بعضے کہتے ہین کہ حضرتؐ کے ننہال سے
۲۱۴۰ بنی تمیم کو قرابت ہی **خ** اِبْنُ عَبَّاسٍ هٰذِهٖ وَهٰذِهٖ سَوَاءٌ يَعْنِي الْخِنْصَرَ وَالْاِبْهَامَ۔ بخاری مین عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ
نے فرمایا کہ یہ اور یہ برابر ہی یعنی چھنگلی اور اونگوٹھا خون بہے مین برابر ہی **ف** آدمی کا پورا خون بہا ہزار دینار یا دس ہزار درم یا سو اونٹ
اور اونگلی کا خون بہا دسوان حصہ ہی پوری دیت کا یعنی سو دینار یا ہزار درم یا دس اونٹ خلاصہ یہ کہ دیت سب اونگلیون کی برابر ہی چھوٹی
۲۱۴۱ ہون یا بڑی **ق** اِبْنُ عَبَّاسٍ هَلَّا اَخَذْتُمْ اِهَابَهَا فَدَبَغْتُمُوْهُ فَانْتَفَعْتُمْ بِهٖ يَعْنِيْ شَاةً لِمَيْمُوْنَةَ مَيِّتَةً۔ بخاری
اور مسلم مین عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تمنے اوسکی کھال کیون نہ لی سو اوسکو تم پاک صاف کرتے پھر اوسکو اپنے کام مین لاتے
یعنی حضرت میمونہؓ کی مردہ بکری **ف** حضرت میمونہ کی بکری مر گئی اوسکو گھورے پر ڈال دیا تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی مرے جانور کی کھال
۲۱۴۲ صاف کرنے کے بعد کام روائی کے لائق ہی موت سے کھال حرام نہین ہوتی **خ** اَبُوْ هُرَيْرَةَ هَلَاكُ اُمَّتِيْ وَيُرْوٰى هَلَكَةُ اُمَّتِيْ عَلٰى يَدَيْ
غِلْمَةٍ مِّنْ قُرَيْشٍ۔ بخاری مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ میری امت کی ہلاکی قریش کے لونڈون کے ہاتھ سے ہوگی **ف**
صحیح بخاری مین روایت ہی کہ مدینے مین حضرتؐ کی مسجد کے اندر مروان کے روبرو ابوہریرہؓ نے یہ حدیث بیان کی مروان نے کہا خدا اونپر لعنت کرے کیا وے لونڈے
ہونگے ابوہریرہؓ نے کہا اگر مین چاہون تو اونکے نام بھی بتا دون کہ فلانا اور فلانا **ف** یعنی قریش کی قوم سے چند نوجوان خدا ناترس بے عقل حاکم ہونگے
مسلمانون کی بےعزتی اور خونریزی ناحق کرینگے جیسے یزید پلید اور اکثر مروان کی اولاد اور بعضے عباسی بادشاہ یہ حدیث معجزہ ہی کہ جیسا حضرتؐ نے فرمایا
۲۱۴۳ ویسا ہی ہوا چنانچہ اسکا مفصل حال تاریخ مین لکھا ہی **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ هُمْ اَشَدُّ اُمَّتِيْ عَلَى الدَّجَّالِ يَعْنِيْ بَنِيْ تَمِيْمٍ۔ بخاری اور مسلم مین
ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ میری امت مین وے نہایت سخت ہین دجال پر یعنی بنی تمیم یعنی جب کہ دجال نکلیگا تو بنی تمیم کی قوم ہی اوسکا

۲۱۴۴ قابو نہ چلیگا **ق** أَبُو ذَرٍّ هُمُ الْأَخْسَرُونَ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي مَنْ هُمْ قَالَ هُمُ الْأَكْثَرُونَ أَمْوَالًا إِلَّا مَنْ قَالَ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ وَعَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ وَقَلِيلٌ مَّا هُمْ مَا مِنْ صَاحِبِ إِبِلٍ وَلَا بَقَرٍ وَلَا غَنَمٍ لَا يُؤَدِّي زَكَاتَهَا إِلَّا جَاءَتْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ أَعْظَمَ مَا كَانَتْ وَأَسْمَنَهُ تَنْطَحُهُ بِقُرُونِهَا وَتَطَؤُهُ بِأَظْلَافِهَا كُلَّمَا نَفِدَتْ أُخْرَاهَا عَادَتْ عَلَيْهِ أُولَاهَا حَتّٰى يُقْضٰى بَيْنَ النَّاسِ بخاری اور مسلم مین ابوذر رضؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ وی نہایت زیان کار اور بڑے ٹوٹے والے ہین قسم ہی رب کعبے کی تو مینے کہا یا رسول اللہ آپ پر میرے مان باپ قربان وی زیان کار کون ہین حضرتؐ نے فرمایا وی بڑے مالدار مگر وہ زیان کار نہین جو دیوے اس طرح اور اس طرح اور اس طرح اپنے آگے سے اور پیچھے سے اور اپنے داہنے سے اور بائین سے اور ایسے لوگ تو کم ہین جو اونٹ اور گائے اور بکری کا مالک اونکی زکوٰۃ نہ دیگا تو قیامت مین وی جانور دنیا سے بہت بڑے اور نہایت موٹے ہوکر آوینگے اوسکو نچینگے اپنے سینگون سے اور اوسکو روندینگے اپنے تلیون اور کھرون سے جب پچھلے جانور گذر چکینگے تو پہلے جانور پھر پلٹ آوینگے اسی طرح کو نچار روندا کرینگے یہان تک کہ آدمیون مین فیصلہ ہو چکیگا **ف** ابوذر رضؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ کعبے کے سایے مین بیٹھے تھے تو جب مجکو حضرتؐ نے دیکھا تب یہ حدیث فرمائی یعنی سخی مالدار تو کم ہین اکثر بخیل ہوتے ہین نہ زکوٰۃ دیوین نہ محتاجون کی خبر لیوین جب قیامت کے عذاب مین گرفتار ہونگے تب اونکی زیان کاری ثابت ہوگی

۲۱۴۵ **خ** أَبُو هُرَيْرَةَ هُمَا مِنْ طَعَامِ الْجِنِّ وَإِنَّهُ أَتَانِي وَفْدُ جِنِّ نَصِيبِيْنَ وَنِعْمَ الْجِنُّ فَسَأَلُونِي الزَّادَ فَدَعَوْتُ اللهَ لَهُمْ أَلَّا يَمُرُّوا بِعَظْمٍ وَلَا بِرَوْثَةٍ إِلَّا وَجَدُوا عَلَيْهَا طَعَامًا **قَالَهُ** لَهُ حِينَ قَالَ لَهُ لَا تَأْتِنِي بِعَظْمٍ وَلَا رَوْثَةٍ فَقَالَ مَا بَالُ الْعَظْمِ وَالرَّوْثَةِ بخاری مین ابو ہریرہ رضؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ وی دونون یعنی ہڈی اور لید جن کا کھانا ہی اور اسکا حال تو یون ہی کہ میرے پاس شہر نصیبین کے جنون کے ایلچی آئے اور وی خوب جن ہین سو اونھون نے مجھسے کھانا مانگا تو مینے اونکے واسطے خدا سے دعا مانگی کہ وی جس ہڈی اور لید پر ہوکر نکلین اوسپر اپنی خوراک پاوین یہ حضرتؐ نے ابو ہریرہ رضؓ سے فرمایا جب کہ حضرتؐ نے اونسے فرمایا کہ میرے پاس ہڈی اور لید لانا تو ابو ہریرہ نے کہا کہ ہڈی اور لید نہ لانے کا کیا سبب ہی **ف** ابو ہریرہ رضؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے مجھسے فرمایا کہ میرے واسطے ڈھیلے لا تا کہ مین طہارت کرون اور ہڈی اور لید مت لانا تب مینے اسکا سبب پوچھا تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی نصیبین ایک شہر کا نام ہی وہان کے جن مسلمان ہوئے تھے سو اسواسطے حضرتؐ نے اونکی تعریف کی اور دعا کی حضرتؐ کی دعا سے ہڈی پر گوشت جم جاتا ہی اوسکو جن کھاتے ہین اور لید گھاس ہو جاتی ہی اوسکو اونکے جانور کھاتے ہین اس سبب سے ہڈی اور لید سے استنجا منع ہوا

۲۱۴۶ **م** أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ هُوَ رِزْقٌ أَخْرَجَهُ اللهُ لَكُمْ فَهَلْ مَعَكُمْ مِّنْ لَحْمِهِ شَيْءٌ فَتُطْعِمُونَا قَالَ أَبُو عُبَيْدَةَ فَأَرْسَلْنَا إِلٰى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مِنْهُ فَأَكَلَ **قَالَهُ** فِي حُوتٍ مَّيِّتٍ رَمَاهُ الْبَحْرُ **قَالَ الصَّغَانِيُّ** مُؤَلِّفُ هٰذَا الْكِتَابِ حَقَّقَ اللهُ بِسُلْطَانِهِ آمَالَهُ وَصَدَّقَ بِبُرْهَانِهِ أَقْوَالَهُ أَخَذْتُ مَضْجَعِي لَيْلَةَ الْأَحَدِ الْحَادِيَةَ عَشْرَةَ مِنْ شَهْرِ الرَّبِيعِ الْأَوَّلِ سَنَةَ اثْنَيْنِ وَعِشْرِيْنَ وَسِتِّمِائَةٍ وَقُلْتُ اللّٰهُمَّ أَرِنِي اللَّيْلَةَ نَبِيَّكَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَنَامِ فَإِنَّكَ تَعْلَمُ اشْتِيَاقِي إِلَيْهِ فَرَأَيْتُ بَعْدَ هَجْعَةٍ مِّنَ اللَّيْلِ كَأَنِّي وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِي مَشْرُبَةٍ وَنَفَرٌ مِّنْ أَصْحَابِي أَسْفَلَ مِنَّا عِنْدَ دَرَجِ الْمَشْرُبَةِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ مَا تَقُولُ فِي حُوتٍ مَّيِّتٍ رَمَاهُ الْبَحْرُ أَحَلَالٌ هُوَ فَقَالَ وَهُوَ يَتَبَسَّمُ إِلَيَّ نَعَمْ فَقُلْتُ وَأَنَا أُشِيرُ إِلٰى مَنْ بِأَسْفَلِ الدَّرَجِ

فَقُلْ لِاَصْحَابِيْ فَاِنَّهُمْ لَا يُصَدِّقُوْنَنِيْ فَقَالَ لَقَدْ شَتَمْتَنِيْ وَعَابُوْنِيْ فَقُلْتُ كَيْفَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ كَلَامًا لَيْسَ يَحْضُرُنِيْ لَفْظُهٗ وَاِنَّمَا مَعْنَاهٗ عَرَضْتَ قَوْلِيْ عَلٰى مَنْ لَا يَقْبَلُهٗ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَيْهِمْ يَلُوْمُهُمْ وَيَعِظُهُمْ فَقُلْتُ صَبِيْحَةَ تِلْكَ اللَّيْلَةِ وَاَنَا اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ اَنْ اَعْرِضَ حَدِيْثَهٗ بَعْدَ لَيْلَتِيْ هٰذِهٖ اِلَّا عَلَى الَّذِيْنَ يُحَكِّمُوْنَهٗ فِيْ مَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْنَ فِيْ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضٰى وَيُسَلِّمُوْنَ تَسْلِيْمًا مسلم مین ابو عبید بن جراح رضسے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ وہ مردہ مچھلی روزی ہی کہ خدا نے تمھارے واسطے نکالی سو کیا تمھارے ساتھ اوسکے گوشت سے کچھ باقی ہی تو ہمکو کھلاؤ ابو عبیدہ نے کہا تو ہمنے حضرت صلعم کے پاس کچھ اوسکا گوشت بھیجا سو حضرت صلعم نے کھایا یہ حضرت صلعم نے اوس مردہ مچھلی کے حق مین فرمایا جسکو سمندر نے باہر خشکی مین ڈال دیا تھا **ف** جابر رضسے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے ہمکو لڑائی پر بھیجا اور ابو عبیدہ کو ہمپر حاکم کیا ہمارے ساتھ کا کھانا ہو چکا اور ہمپر بھوک غالب ہوئی تو سمندر نے ایک مردہ مچھلی باہر ڈال دی ایسی بڑی مچھلی ہمنے کبھی نہ دیکھی تھی اوسکی پسلی کے تلے سے گھوڑا کا سوار گذر جاتا تھا اول اوسکے حلال ہونے مین تردد ہوا بعد اوسکے اضطرار کے سبب سے اوسکو کھانا شروع کیا ہم تین سو آدمی تھے مہینا بھر ہم نے اوسکو کھایا کیے جب ہم مدینے مین آئے تو حضرت صلعم سے یہ قصہ نقل کیا تب حضرت صلعم نے یہ حدیث فرمائی امام اعظم کے مذہب مین اگر مچھلی بے سبب مر جاوے اور پانی پر اوبر آوے تو حلال نہین اور اگر کسی صدمے اور سبب سے مر جاوے تو حلال ہی **ف** حسن زمانی اس کتاب کے مصنف نے کہا کہ خدا اوسکی امیدون کو اپنی قدرت سے بر لاوے اور اپنی حجت اور دلیل سے اوسکے قولون کو سچا کرے کہ مین اپنے فرش پر لیٹا اتوار کی رات شہر ربیع الاول کی گیارھوین تاریخ سن بارہ سو چھتیس ہجری مین اور مینے کہا کہ الٰہی مجکو آج کی رات اپنے پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب مین دکھلادے کہ اوسکے دیدار کو میرا اشتیاق تو جانتا ہی تو رات کو ایک نیند کے بعد مینے دیکھا کہ گویا مین اور حضرت ایک بالاخانے پر ہون اور چند لوگ میرے ساتھ کے ہمسے نیچے بالاخانے کی سیڑھی پاس موجود ہین تو مینے کہا یا رسول اللہ آپ کیا فرماتے ہین مردہ مچھلی کے مقدمے مین جسکو سمندر نے باہر ڈالا کیا وہ حلال ہی تو حضرت صلعم نے مسکراتے فرمایا کہ ہان حلال ہی تو مینے عرض کی اور جو لوگ کہ سیڑھی کے نیچے ہین اونکی طرف اشارہ کیا کہ میرے ان ساتھیون سے فرما دیجیے کہ یہ لوگ مجکو سچا نہین جانتے تو حضرت صلعم نے فرمایا کہ تونے مجکو گالی دی اور اون لوگون نے مجکو عیب لگایا تو مینے عرض کی کہ یا رسول اللہ یہ کیونکر ہی تو حضرت صلعم نے کچھ کلام کیا کہ اوسکی لفظین مجکو یاد نہین ہین لیکن اوسکا مطلب تو یہی تھا کہ تونے میری حدیث اون لوگون سے بیان کی جو اوسکو نہین قبول کرتے یعنی نااہلون کے روبرو حضرت صلعم کی حدیث نقل کرنا کمال بے ادبی ہی گالی دینے کے برابر ہی حضرت صلعم اون لوگون کی طرف متوجہ ہوئے اونکو ملامت اور نصیحت کرنے لگے پھر مینے اس رات کی فجر کو کہا کہ مین خدا کی پناہ مانگتا ہون اس سے کہ اس رات کے بعد مین حضرت صلعم کی حدیث کو کسی سے بیان کرون مگر اونھین لوگون سے کہونگا کہ جو اپنے اختلافات مین حضرت ہی کو حکم اور فیصلہ کرنے والا جانتے ہین پھر اپنے دلون مین حضرت صلعم کے حکم اور فیصلے سے کچھ تنگی ور اوداسی نہین پاتے اور اپنا کاروبار سب حضرت ہی کو سونپتے ہین دل سے مان کر **ف** مصنف کے خواب سے بھی معلوم ہوا کہ ایسی مچھلی حلال ہی اور ثابت ہوا کہ حضرت صلعم کی حدیث نااہلون کے روبرو بیان کرنا بے ادبی ہی مشتاق دیندار سے کہے نااہل کے روبرو ضائع نکرے

۲۱۴۷ **ق** اَلْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ هُوَ فِيْ ضَحْضَاحٍ مِّنَ النَّارِ وَلَوْ لَا اَنَا لَكَانَ فِي الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ يَعْنِيْ اَبَا طَالِبٍ بخاری اور مسلم مین عباس ابن عبد المطلب سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ وہ یعنی ابو طالب دوزخ کے پایاب یعنی چھچھلی آگ مین ہی اور اگر مین نہوتا تو دوزخ کی نیچی تہ مین ہوتا **ف** ابو طالب نے حضرت صلعم کو پرورش کیا اور ہمیشہ حضرت صلعم کے حامی اور مددگار رہے اسواسطے دوزخ مین اونپر کمتر درجے کا عذاب ہی

۲۱۴۸ **ق** اَنَسٌ هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ وَّلَنَا هَدِيَّةٌ يَعْنِيْ لَحْمًا تُصُدِّقَ بِهٖ عَلٰى بَرِيْرَةَ بخاری اور مسلم مین انس سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ وہ گوشت اوسکے حق مین صدقہ ہی اور ہمارے واسطے

تحفہ ہی یعنی وہ گوشت جو بریرہ کو صدقہ ملا تھا **ف** بریرہ حضرت عایشہ رض کی خادمہ تھی اوسکو زکوۃ کا گوشت ملا تھا حضرت نے اوسکو کھایا اور یہ فرمایا یعنی جب کوئی کہ اول محتاج مالک ہوا پھر اوسنے غنی یا ہاشمی کو دیا تو درست ہی

۲۱۴۹ **م** حَمْزَةُ بْنُ عَمْرٍو الْاَسْلَمِيُّ هِيَ رُخْصَةٌ مِّنَ اللّٰهِ فَمَنْ اَخَذَ بِهَا فَحَسَنٌ وَّمَنْ اَحَبَّ اَنْ يَّصُوْمَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ **قَالَ** لَهٗ حِيْنَ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَجِدُ بِيْ قُوَّةً عَلَى الصِّيَامِ فِي السَّفَرِ فَهَلْ عَلَيَّ جُنَاحٌ مسلم مین حمزہ بن عمرو رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سفر مین افطار کرنا رخصت ہی خدا کی طرف سے سو جو اس رخصت کو لیوے تو اچھا ہی اور جو کہ روزہ رکھا چاہے تو اوسپر کچھ گناہ نہین یہ حضرت صلعم نے حمزہ سے کہا جب اوسنے کہا تھا کہ یا رسول اللہ مین اپنے اندر سفر مین روزہ رکھنے کی قوت پاتا ہون سو کیا مجھپر گناہ ہی روزہ رکھنے مین **ف** یعنی تخفیف اور آسانی کے واسطے خدا نے روزہ کھانے کی سفر مین اجازت دی ہی یہ حکم فرض نہین سفر مین روزہ رکھنے نہ رکھنے مین آدمی کو اختیار ہی

۲۱۵۰ **م** اَبُوْ مُوْسٰى هِيَ مَا بَيْنَ اَنْ يَّجْلِسَ الْاِمَامُ اِلٰى اَنْ تُقْضَى الصَّلٰوةُ يَعْنِيْ سَاعَةَ الْجُمُعَةِ مسلم مین ابو موسی رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جمعے کی مقبول ساعت امام کے بیٹھنے سے نماز کے ادا ہونے تک ہی **ف** بہت احادیث مین ثابت ہی کہ جمعے مین ایک ایسی ساعت ہی کہ اوسمین مسلمان جو دعا کرے سو قبول ہوتی ہی لیکن اسمین خلاف ہی کہ وہ ساعت کون ہی سو دو قول اون مین نہایت صحیح ہین ایک تو یہ کہ وہ ساعت اوس وقت سے ہی کہ امام منبر پر بیٹھے یہان تک کہ نماز ہو چکے اس قول کی سند یہی حدیث ہی دوسرا قول یہ کہ وہ ساعت جمعے کی اخیر ساعت ہی جب آفتاب ڈوبنے لگے چنانچہ عبد اللہ بن سلام سے اس مضمون کی حدیث منقول ہی اکثر علما کے نزدیک دوسرا قول نہایت قوی ہی چنانچہ اسکی تفصیل صراط المستقیم سفر السعادت کی شرح مین موجود ہی جسکو تحقیق کا شوق ہو اوسکو دیکھے

۲۱۵۱ **خ** اَبُوْ هُرَيْرَةَ يَمِيْنُ اللّٰهِ مَلْاٰى لَا تَغِيْضُهَا نَفَقَةٌ سَحَّاءَ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ اَرَاَيْتُمْ مَّا اَنْفَقَ مُنْذُ خَلَقَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضَ فَاِنَّهٗ لَمْ يَغِضْ مَا فِيْ يَمِيْنِهٖ وَعَرْشُهٗ عَلَى الْمَاءِ وَبِيَدِهِ الْاُخْرَى الْقَبْضُ اَوِ الْفَيْضُ يَرْفَعُ وَيَخْفِضُ بخاری مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا کی قدرت کا داہنا ہاتھ بہت خرچ کرنا اوسکو کم نہین کرتا دست قدرت شب و روز اونڈیلنے والا یعنی ہر دم فیض کا ریلا جاری ہی بھلا دیکھو تو کہ جو کہ خدا نے خرچ کیا جیسے کہ آسمانون اور زمین کو بنایا کہ اتنے خرچ نے تو اوسکے داہنے ہاتھ مین سے کچھ نہین کم کیا اور حال آنکہ یہ فیض اوس وقت سے ہی کہ عرش خدا پانی پر تھا یعنی ازل سے اور خدا کے دوسرے ہاتھ مین روک ہی یا یون فرمایا کہ فیض ہی کسیکو اوٹھاتا ہی اور کسیکو جھکاتا ہی **ف** یعنی کشایش اور تنگی دونون خدا کی صفتین ہین

۲۱۵۲ **م** اَبُوْ هُرَيْرَةَ يَمِيْنُكَ عَلٰى مَا يُصَدِّقُكَ بِهٖ صَاحِبُكَ وَفِيْ رِوَايَةٍ يُصَدِّقُكَ عَلَيْهِ صَاحِبُكَ مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تیری قسم کا اعتبار تیرے ساتھی کی تصدیق پر ہی اور دوسری روایت یون ہی کہ تیری قسم وہی معتبر ہی جسپر تیرا ساتھی تصدیق کرے **ف** یعنی مدعی کی مراد پر قسم کھاوے تب معتبر ہی چنانچہ اسکا بیان ساتوین باب مین گذرا

اَلْبَابُ الْحَادِيْ عَشَرَ

فِي الْكَلِمَاتِ الْقُدْسِيَّةِ الَّتِيْ اَخْبَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ عَنْ رَّبِّهٖ جَلَّ جَلَالُهٗ

گیارھوین باب مین قدسی حدیثین ہین جنکی حضرت نے اپنے رب کی طرف سے روایت کی اس باب مین مصنف صرف قدسی حدیثین لایا ہی قدسی حدیث اوسکو کہتے ہین کہ حضرت یون کہین کہ خدا نے یون فرمایا قرآن اور قدسی حدیث مین یہ فرق ہی کہ قرآن کا مضمون اور لفظ دونون خدا کی طرف سے ہین اور حدیث قدسی مین مضمون خدا کا اور لفظ حضرت کے خدا نے ایک مطلب بطور الہام کے حضرت کے دل مین ڈالا حضرت نے اوسکو اپنی عبارت سے

۲۱۵۳ بیان کیا قرآن کا چھونا بے وضو درست نہین اور حدیث قدسی کا چھونا درست ہی خ اَنَسٌ اِذَا ابْتَلَيْتُ عَبْدِي بِحَبِيبَتَيْهِ
ثُمَّ صَبَرَ عَوَّضْتُهُ مِنْهُمَا الْجَنَّةَ بخاری مین انس رضؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خدا فرماتا ہی کہ جب مینے اپنے بندے کو اوسکی
دو پیاری چیزون مین مبتلا کیا یعنی دونون آنکھین اوسکی جاتی رہین پھر اوسنے صبر کیا تو اونکے عوض اوسکو مین بہشت دونگا ف دونون
آنکھین آدمی کو بہت پیاری ہین اونکا پھوٹنا یا اونکی روشنی کا کم ہونا اوسپر نہایت شاق ہی جب اوسنے ایسی سخت مصیبت پر صبر کیا اپنے
۲۱۵۴ مالک کا شکوہ نہ کیا تو اوسواسطے اسکا بدلا بہشت کو مقرر کیا خ اَبُو هُرَيْرَةَ اِذَا اَحَبَّ الْعَبْدُ لِقَائِي اَحْبَبْتُ لِقَاءَهُ وَاِذَا
كَرِهَ لِقَائِي كَرِهْتُ لِقَاءَهُ بخاری مین ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا خدا فرماتا ہی کہ جب بندے نے میرا ملنا دوست رکھا تو مین بھی
اوسکا ملنا دوست رکھتا ہون اور جب اوسکو میرا ملنا برا لگا تو مجکو بھی اوسکا ملنا برا لگتا ہی ف یعنی ایماندار کو مرتے وقت مغفرت کی بشارت
ہوتی ہی تو وہ موت کا اور خدا کی حضوری کا مشتاق ہوتا ہی اور کافر کو مرتے وقت عذاب نظر آتا ہی تو وہ موت سے اور خدا کی حضوری سے گھبراتا ہی
۲۱۵۵ خ اَبُو هُرَيْرَةَ اِذَا تَلَقَّانِي عَبْدِي بِشِبْرٍ تَلَقَّيْتُهُ بِذِرَاعٍ وَاِذَا تَلَقَّانِي بِذِرَاعٍ تَلَقَّيْتُهُ بِبَاعٍ وَاِذَا تَلَقَّانِي بِبَاعٍ
جِئْتُهُ بِاَسْرَعَ بخاری مین ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا خدا فرماتا ہی کہ جب میرا بندہ میرے آگے بالشت بھر بڑھتا ہی تو مین اوسکے آگے
ہاتھ بھر بڑھتا ہون اور جب وہ میرے آگے ہاتھ بھر بڑھتا ہی تو مین اوسکے آگے دونون ہاتھون کے پھیلاؤ برابر بڑھتا ہون اور جب وہ میرے آگے دونون
ہاتھون کے پھیلاؤ برابر بڑھتا ہی تو مین اوسکے پاس اس سے بھی زیادہ جلدی بڑھتا ہون ف یعنی جتنا بندہ خدا کی طرف متوجہ ہوتا ہی
اوسکا دونا چوگنا خدا اوسپر متوجہ ہوتا ہی اوسکا مددگار رہکر دین کے مشکل کام اوسپر آسان کردیتا ہی اس حدیث مین نیک کامون کی ترغیب ہی
۲۱۵۶ جنسے خدا کی نزدیکی حاصل ہوتی ہی م اَبُو هُرَيْرَةَ اِذَا هَمَّ عَبْدِي بِسَيِّئَةٍ فَلَا تَكْتُبُوهَا عَلَيْهِ فَاِنْ عَمِلَهَا فَاكْتُبُوهَا
سَيِّئَةً وَاِذَا هَمَّ بِحَسَنَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا فَاكْتُبُوهَا حَسَنَةً فَاِنْ عَمِلَهَا فَاكْتُبُوهَا عَشْرًا مسلم مین ابوہریرہ رضؓ سے
روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا خدا فرشتون سے فرماتا ہی کہ جب میرا بندہ بدی کا قصد کرے تو اوسکو اوسپر مت لکھو اور اگر اوسنے اوس کام کو کیا
تو ایک بدی لکھو اور جب اوسنے نیکی کا قصد کیا اور اوسپر عمل نہ کیا تو ایک نیکی لکھو اور اگر اوسنے نیک کام کیا تو دس نیکیان لکھو ف
سبحان اللہ کیا اوسکی رحمت اپنے بندون پر بیحساب ہی کہ بدکام کے قصد کو نہ لکھاوے اور نیک کام کے قصد کو بدون کیے لکھاوے اور بدی کو
ایک ہی رکھے اور نیکی کو دس گنا کر ڈالے لیکن اسکو دریافت کیا چاہیے کہ بدی کا قصد البتہ نہین لکھا جاتا لیکن اگر بدی کے قصد پر عزم مصمم ہوگیا
یعنی اوسکا کرنا بے تردد خوب سا دل مین ٹھن گیا ہو تو اوسکی دو صورتین ہین ایک تو یہ کہ بعد عزم مصمم ہونے کے اوس کام کو خوف الٰہی سے عمل مین نہ لایا
اور اوسپر شرمندہ ہوا تو ایک نیکی لکھی جاویگی اسواسطے کہ اوسنے خدا کے واسطے اپنی خواہش نفسانی کو مارا دوسری صورت یہ کہ بدی کا عزم
مصمم سوا خوف الٰہی کے کسی اور سبب سے ظاہر نہونے پایا تو بیشک ایک گناہ لکھا جاویگا جیسے کسینے رات کو اپنے دل مین یہ عزم مصمم کیا کہ مین کل
فلانے کو قتل کرونگا یا فلانی عورت سے حرام کرونگا اور اوسی رات کو وہ مرگیا یا وہ عورت مرگئی تو اوسپر قصد قتل اور حرام کا گناہ ثابت ہوا چنانچہ
۲۱۵۷ یہ مطلب اور حدیثون مین صاف مذکور ہی ق اَبُو هُرَيْرَةَ اَعْدَدْتُ لِعِبَادِيَ الصَّالِحِينَ مَا لَا عَيْنٌ رَاَتْ وَلَا اُذُنٌ
سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلَى قَلْبِ بَشَرٍ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا خدا فرماتا ہی کہ مینے تیار کر رکھا ہی اپنے
نیک بندون کے لیے جو کسی آنکھ نے نہ دیکھا اور نہ کسی کان نے سنا اور نہ کسی آدمی کے دل مین خیال گذرا ف یعنی بہشت مین نیکون کے واسطے
ایسی عمدہ نعمتین ہین کہ اونکے مانند دنیا مین کوئی چیز نہین جسکو مثال دیجیے مصرع چہ نسبت خاک را با عالم پاک

در بیان وسعت رحمت الٰہی بر بندگان

۲۱۵۸ ھ ابو هريرة انا اغنى الشركاء عن الشرك من عمل عملا اشرك فيه معي غيري تركته وشركه مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا خدا فرماتا ہی کہ مین نسبت اور شریکون کے نہایت بے پرواہ ہون ساجھے سے جسنے کوئی ایسا عمل کیا جسمین اپنے ساتھ میرے غیر کو ملایا اور ساجھی کیا تو مین اوسکو اور اوسکے ساجھے کے کام کو چھوڑ دیتا ہون ف یعنی جو عبادت اور عمل دکھانے اور شہرت کے واسطے ہو وہ خدا کے نزدیک مقبول نہین مردود ہی خدا اوسی عبادت اور عمل کو مقبول کرتا ہی جو خدا ہی کے واسطے خاص ہو دوسرے کا اوسمین کچھ بھی لگاؤ نہو

۲۱۵۹ ق ابو هريرة انا عند ظن عبدي بي وانا مع عبدي اذا ذكرني بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ خدا فرماتا ہی کہ مین اپنے بندے کے گمان اور اٹکل کے پاس ہون جیسا گمان کہ میرے ساتھ رکھے اور مین اپنے بندے کے ساتھ ہوتا ہون جسدم کہ مجکو یاد کرتا ہی ف پوری روایت یون ہی کہ اگر بندہ مجکو اپنے جی مین یاد کرتا ہی تو مین بھی اوسکو اپنے جی مین یاد کرتا ہون اور اگر مجکو مجمع مین یاد کرتا ہی تو مین اوسکو اوس مجمع مین یاد کرتا ہون جو اوسکے مجمع سے بہتر ہی یعنی اوسکا ذکر فرشتون اور ارواح انبیا مین کرتا ہون اس حدیث مین ذکر کی فضیلت ہی اور نیک عمل کی ترغیب ہی جس سے حسن ظن خدا سے حاصل ہو اور یہ نہین کہ گناہون پر تو اڑ جاوے اور یون کہے کہ خدا مجکو ضرور بخشدیگا اسواسطے کہ اسکا نام رجا اور حسن ظن نہین بلکہ یہ باطل آرزو اور شیطانی وسواس ہی جیسے کوئی بدون جو تے بوئے خرمن کی آرزو رکھے تو سودائی اور دیوانہ گنا جاویگا

۲۱۶۰ ق ابو هريرة ان الصوم لي وانا اجزي به بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا خدا فرماتا ہی کہ روزہ میرے واسطے ہی اور مین اوسکا بدلا دونگا یعنی اوسکا فرشتون سے بدلا نہ دلاؤنگا خود دونگا ف روزے کو خدا نے اپنی طرف اسواسطے نسبت کیا کہ اور عبادت مین جیسے نماز زکوۃ حج مین ریا اور نموداری کو دخل ہی لیکن روزے مین دخل نہین کہ اگر روزہ دار ظاہر نکرے تو اوسکو کوئی نہین جان سکتا اور دوسرا سبب یہ کہ ہر عبادت مین فرشتے آدمی کے شریک ہین مگر روزے مین شریک نہین اسواسطے کہ اونکو بھوکھ پیاس نہین جسکا روزہ مین

۲۱۶۱ م انس ان امتك لا يزالون يقولون ما كذا ما كذا حتى يقولوا هذا الله خلق الخلق فمن خلق الله مسلم مین انس رضی سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا خدا فرماتا ہی کہ تیری امت کے لوگ ہمیشہ کہتے رہینگے ایسا کیا ہی ایسا کیا ہی یہان تک کہ کہینگے یہ تو خدا ہی جسنے خلق کو پیدا کیا سو خدا کو کسنے پیدا کیا ف یعنی اس امت کے بعضے نادان بیہودہ سوالات کرتے کرتے یہان تک نوبت پونہچاوینگے کہ خدا مین تردد کرینگے حال آنکہ اسکے برابر کوئی حماقت نہین اسواسطے کہ خالق کا وہ محتاج ہی جو اول اوسکا وجود نہو بعد عدم کے ظاہر ہوا اور جسکے وجود کی نہ ابتدا ہو نہ انتہا وہ کیونکر غیر کا محتاج ہو یہ واہی سوال ایسا ہی جیسے کوئی کہے کہ ہر چیز تو آفتاب کی روشنی سے ظاہر ہی اور آفتاب کسکی روشنی سے ظاہر ہی مصرع آفتاب آمد دلیل آفتاب + حدیث مین آیا ہی جسکو ایسا وسوسہ آئے وہ اعوذ بالله من الشيطان الرجيم پڑھے

۲۱۶۲ م ابو هريرة ان للصائم فرحتين اذا افطر فرح واذا لقي الله فرح مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا خدا فرماتا ہی کہ روزہ دار کو دو خوشی ہین جب کہ اوسنے روزہ کھولا خوش ہو گیا اور جب خدا سے ملیگا تو خوش ہو گا ف روزہ کھولنے کے وقت تو یہ خوشی ہی کہ روزہ پورا ہوا اور بھوکھ پیاس کا غلبہ گیا اور خدا سے ملکر ثواب روزے کا پاویگا تو خوش ہو گا

۲۱۶۳ خ ابو ذر اني حرمت الظلم على نفسي وعلى عبادي الا فلا تظالموا بخاری مین ابوذر رضی سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا خدا فرماتا ہی کہ مینے ظلم کو اپنے اوپر اور اپنے بندون کے اوپر حرام کیا خبردار ہو جاؤ ایک دوسرے پر ظلم نکیا کرو ف یعنی خدا ظلم سے پاک ہی اوسکی صفت عادل ہی اسی واسطے بندون مین بھی عدل کو پسند رکھتا ہی

۲۱۶۴ م ابو هريرة اين المتحابون بجلالي اليوم اظلهم في ظلي يوم لا ظل الا ظلي مسلم مین ابوہریرہ رضی سے

روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا خدا فرماویگا کہان ہین وہ لوگ جو آپسمین محبت رکھتے تھے میری عظمت اور جلال کے سبب سے آج اونکو سایے مین رکھونگا اپنے
سایے مین جس دن کوئی سایہ نہین میرے سایے کے سوا ف یعنی جو آپسمین للہ محبت رکھتے ہین اونکی محبت صرف خدا ہی کے واسطے ہی ریا
اور طمع دنیا اور خواہش نفسانی سے اونکی محبت پاک ہی وہی قیامت کو ایسا عمدہ درجہ پاوینگے کہ خدا کی حمایت اور عرش کے سایے مین ہونگے

٢١٦٥ خ ابو هريرة ثَلٰثَةٌ اَنَا خَصْمُهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ رَجُلٌ اَعْطٰى بِيْ ثُمَّ غَدَرَ وَرَجُلٌ بَاعَ حُرًّا فَاَكَلَ ثَمَنَهٗ
وَرَجُلٌ اِسْتَاْجَرَ اَجِيْرًا فَاسْتَوْفٰى مِنْهُ وَلَمْ يُعْطِ اَجْرَهٗ بخاری مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا خدا فرماتا ہی
کہ تین شخص کا مین مدعی دشمن ہو جاؤنگا قیامت کے دن ایک تو وہ مرد جسنے میرا درمیان دیا پھر دغا کی اور دوسرا وہ مرد جسنے آزاد آدمی کو بیچا
سو اوسکی قیمت کھائی اور تیسرا مرد وہ جسنے کسی مزدور کو مزدوری لگایا پھر اوس سے پورا کام کروا لیا اور اوسکی مزدوری نہ دی ف
خدا کو درمیان دیا یعنی کسی سے قول قسم کی خدا کو درمیان دیکر یا کسی سے قرض لیا خدا کو ضامن دیکر

٢١٦٦ م ابو هريرة قَسَمْتُ الصَّلٰوةَ
بَيْنِيْ وَبَيْنَ عَبْدِيْ نِصْفَيْنِ وَلِعَبْدِيْ مَا سَاَلَ مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا خدا فرماتا ہی کہ مینے نماز کو بانٹا
اپنے اور اپنے بندے کے درمیان آدھوں آدھ اور میرے بندے کے لیے ہی جو مانگے ف پوری روایت یون ہی کہ جب بندہ الحمد للہ رب العالمین
کہتا ہی خدا فرماتا ہی میرے بندے نے میری تعریف کی اور جب الرحمن الرحیم کہتا ہی خدا فرماتا ہی کہ میرے بندے نے میری ثنا او صفت کی اور جب مالک
یوم الدین کہتا ہی خدا فرماتا ہی میرے بندے نے میری بڑائی بیان کی اور جب ایاک نعبد و ایاک نستعین کہتا ہی تو خدا فرماتا ہی کہ یہ آیت میرے اور
میرے بندے کے درمیان ہی یعنی عبادت خدا کو اور مدد کا فائدہ بندے کو اور جب اہدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم غیر المغضوب علیہم
ولا الضالین کہتا ہی خدا فرماتا ہی یہ میرے بندے کے واسطے ہی یعنی سورہ فاتحہ مین دو مطلب ہین ایک حمد و ثنا دوسرے دعا تو حمد و ثنا خدا کے واسطے ہی
اور دعا بندے کے واسطے ہی سو اسی واسطے فرمایا کہ نماز یعنی سورہ فاتحہ میرے اور میرے بندے کے درمیان آدھوں آدھ ہی

٢١٦٧ خ ابو هريرة كَذَّبَنِيْ
ابْنُ اٰدَمَ وَلَمْ يَكُنْ لَهٗ ذٰلِكَ وَشَتَمَنِيْ وَلَمْ يَكُنْ لَهٗ ذٰلِكَ فَاَمَّا تَكْذِيْبُهٗ اِيَّايَ فَقَوْلُهٗ لَنْ يُّعِيْدَنِيْ كَمَا بَدَاَنِيْ وَ
لَيْسَ اَوَّلُ الْخَلْقِ بِاَهْوَنَ عَلَيَّ مِنْ اِعَادَتِهٖ وَاَمَّا شَتْمُهٗ اِيَّايَ فَقَوْلُهٗ اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا وَاَنَا الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِيْ
لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهٗ كُفُوًا اَحَدٌ بخاری مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا خدا فرماتا ہی کہ آدم کے بیٹے نے مجکو
جھٹلایا اور اوسکو یہ لازم نہ تھا اور مجکو گالی دی اور اوسکو یہ لائق نہ تھا سو میرا جھٹلانا تو اوسکے اس قول مین ہی کہ کہتا ہی کہ خدا مجکو کبھی دوسری بار
نہ بناویگا جیسے اوسنے اول بار مجکو بنایا اور حال آنکہ اول بار کا بنانا مجھپر بہت آسان نہین دوسری بار کے بنانے سے یعنی دونون بار کا بنانا مجکو
برابر ہی اور یہ نہین کہ اول بار کا بنانا تو آسان ہو اور دوسری بار کا مشکل اور مجکو گالی دینا تو اس قول مین ہی کہ بندہ کہتا ہی کہ خدا نے بیٹا لیا اور حال آنکہ
مین تو ویسا اکیلا پاک ہون جو نہ کسیکو جنا نہ کسی سے جنا اور نہ اوسکے جوڑ کا کوئی ف خدا نے قرآن مین خبر دی کہ قیامت ہوگی مردے دوسری بار پیدا ہونگے
اور عرب کے کافر اسکی انکار کرتے تھے تو اسواسطے اسکو تکذیب کہا اور گالی سے مراد عیب گوئی ہی نصاریٰ کہتے ہین عیسیٰ خدا کا بیٹا ہی اور
یہود عزیر کو بیٹا کہتے ہین اور عرب کے کافر فرشتون کو خدا کی بیٹیان کہتے تھے

٢١٦٨ م عياض بن حمار كُلُّ مَالٍ نَحَلْتُهٗ عَبْدًا حَلَالٌ
وَاِنِّيْ خَلَقْتُ عِبَادِيْ حُنَفَاءَ كُلَّهُمْ وَاِنَّهُمْ اَتَتْهُمُ الشَّيَاطِيْنُ فَاجْتَالَتْهُمْ عَنْ دِيْنِهِمْ وَحَرَّمَتْ عَلَيْهِمْ
مَا اَحْلَلْتُ لَهُمْ وَاَمَرَتْهُمْ اَنْ يُّشْرِكُوْا بِيْ مَا لَمْ اُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطَانًا مسلم مین عیاض بن حمارؓ سے روایت ہی
کہ حضرتؐ نے فرمایا خدا فرماتا ہی کہ جو مال کہ مینے بندے کو دیا سو حلال ہی اور مینے اپنے سب بندون کو حقانی پیدا کیا جو باطل دین ہر

نہ جھکے اور البتہ اونکے پاس شیطان آئے سو اونکو اونکے پیدائشی دین سے پھیر ڈالا اور اونپر حرام کیا جو مینے اونپر حلال کر دیا تھا اور شیطانون نے
اونکو بتلایا کہ میرے ساتھ اوس چیز کو شریک ٹھہراوین جسپر مینے کوئی دلیل نہین اوتاری **ف** یعنی اگر شیطان اور کفار کسیکو نہ بہکاتے
تو ہر آدمی اپنے پیدائشی دین پر رہتا یعنی شرک نکرتا اور حلال چیز کو بدون حکم آلہی کے حرام نہ جانتا کفار عرب کا معمول تھا کہ بتون
کے نام پر سانڈ چھوڑتے اور اوسکا کھانا حرام جانتے تھے سو فرمایا کہ یہ شیطانی بات ہی کہ حلال کو حرام کہتے ہین اس حدیث سے معلوم ہوا کہ
نذر نیاز کے کھانے کو جسکو عورتین اچھوتا کہتی ہین بدون فاتحہ ہوئے نہ کھانا یا حضرت فاطمہ رضی کے فاتحہ کے کھانے کو مردون کو نہ دینا ہرگز
درست نہین یہ بھی شیطانی بات ہی کہ شرع مین اسکا کچھ حکم نہین **م** ابو ھریرۃ لا ینبغی لعبد لی ویروی لعبدی ان یقول

٢١٦٩

انا خیر من یونس بن متی مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ خدا فرماتا ہی کہ میرے بندے کو لائق نہین یعنی کہنا کہ مین یونس
بن متی سے بہتر ہون **ف** حضرت یونس بدون حکم خدا اپنی قوم سے نکل گئے تھے سو اگر کوئی اونکو بے صبر جان کر اپنے تئین بہتر کہے
تو ہرگز درست نہین اسواسطے کہ پیغمبرون سے کوئی بہتر نہین ہو سکتا **م** ابو ھریرۃ ما انعمت علی عبادی من نعمۃ الا

٢١٧٠

اصبح فریق منھم بھا کافرین یقولون الکوکب وبالکوکب مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا خدا فرماتا ہی
مین اپنے بندون پر کوئی ایسی نعمت نہین دیتا جسکے بعضے بندے منکر نہوتے ہین کہتے ہین فلانے ستارے نے پانی برسایا اور فلانے تارے کے
سبب سے پانی برسا **ف** یعنی مینہہ تو خدا برساتا ہی اور نادان لوگ اوسکو تارے اور نچھت کی تاثیر سے جانکر خدا کا شکر نہین کرتے
خ ابو ھریرۃ ما زال عبدی یتقرب الی بالنوافل حتی احببتہ فکنت سمعہ الذی یسمع بہ وبصرہ

٢١٧١

الذی یبصر بہ ویدہ التی یبطش بھا ورجلہ التی یمشی بھا ولئن سالنی لاعطینہ وان استعاذنی
لاعیذنہ بخاری مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا خدا فرماتا ہی کہ میرا بندہ ہمیشہ میری نزدیکی نفل عبادتون کے واسطے سے چاہا کرتا ہی
یہان تک کہ مین اوسکو چاہنے لگتا ہون تو مین اوسکا کان ہوجاتا ہون جس سے سنتا ہی اور اوسکی آنکھ ہوجاتا ہون جس سے دیکھتا ہی اور
اوسکا ہاتھ ہوجاتا ہون جس سے پکڑتا ہی اور اوسکا پانون ہوجاتا ہون جس سے چلتا ہی اور اگر مجھسے وہ کچھ مانگے تو مقرر مین اوسکو دون اور اگر
مجھسے پناہ مانگے تو البتہ اوسکو پناہ مین رکھون **ف** اس حدیث مین اوس مقام کا بیان ہی جسکو علم سلوک مین فنا فی اللہ اور بقا باللہ
کہتے ہین اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب بندہ کثرت عبادت سے مقبول ہوا تو خدا اوسکے دل اور جوارح کا یعنی آنکھ کان ہاتھ پانون کا حافظ
ہوجاتا ہی گناہون سے اونکو روکتا ہی اور بعضے کہتے ہین کہ خدا اپنے بندے مقبول کی حاجت روائی پر اوسکے کان اور آنکھ اور پانون سے بھی
زیادہ تر متوجہ ہوتا ہی لیکن تحقیق مطلب یہ ہی کہ جب محبت آلہی نے بندے پر سایہ ڈالا تو اوسکو خدا کے سوا کسی چیز سے تعلق اور دلبستگی نہین رہتی
اور بجز رضاے آلہی کے کوئی آرزو اور تمنا اوسکے دل مین نہین دخل پاتی تو کوئی کام جسمین خدا کی مرضی نہو اوس سے نہین ہو سکتا آنکھ کان ہاتھ
پانون مرضی خدا کے تابع ہوجاتے ہین بے اوسکی مرضی نہ کسی چیز کو دیکھے نہ کوئی بات کو سنے سو ایسے عمدہ درجے حاصل کرنے کا طریقہ اس حدیث
مین اشارہ فرمایا کہ دوام نوافل سے حاصل ہوتا ہی یعنی جب بندے نے جانا کہ قرب آلہی اور خدا کی نزدیکی کا بدون عبادت کے کوئی طریق نہین تو
اسواسطے وہ عبادت پر کمر باندھتا ہی اور عبادت دو قسم ہی فرض اور نفل مگر فرض عبادت تو ہر وقت میسر نہین ہوتی کہ اوسکے وقت مقرر
ہین تو مشتاق بندے سے اون وقتون مین جو فرض سے خالی ہین بے شغل اور خالی نہین رہا جاتا اسواسطے اون خالی وقتون کو نفل عبادت سے معمور
رکھتا ہی جب چند مدت بکمال شوق اور خلوص سے اسی طرح نوافل پر مستعد رہا تو بموجب وعدے کے مقبول درگاہ صمدی اور محبوب آلہی ہوکر

اوسکا یہ حال ہو جاتا ہی کہ **شعر** ہمہ گوشیم تا چہ فرمائی + ہمہ چشیم تا نظر آئی + اس حدیث سے صاف ثابت ہوا کہ ایسا عمدہ کمال بدون کثرت نوافل کے
نہین میسر ہوتا ہی تو معلوم ہوا کہ یہ جو بعضے جاہل بعضے خلاف شرع بے نمازی فقیرون کو ایسا کمال ثابت کرتے ہین اونکا غلط گمان ہی اسواسطے
۲۱۷۲ کہ نفل کا کیا ذکر ہی وے لوگ تو فرض کو بھی چٹ کر ڈالتے ہین خ اَبُو ھُرَیْرَۃَ مَا لِعَبْدِی الْمُؤْمِنِ عِنْدِیْ جَزَاءٌ اِذَا قَبَضْتُ
صَفِیَّهٗ مِنْ اَهْلِ الدُّنْیَا ثُمَّ احْتَسَبَهٗ اِلَّا الْجَنَّةُ بخاری مین ابوہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہی کہ بہشت کے سوا
ایماندار میرے بندے کا کوئی بدلا نہین جبکہ مینے اوسکا اہل دنیا کا پیارا لے لیا پھر اوسنے ثواب کے واسطے صبر کیا **ف** یعنی جب مومن کا دوست جیسے
۲۱۷۳ ماں باپ یا جورو یا بیٹا یا بھائی یا اوستاد مر گیا اور اوسنے صبر کیا تو اوسکا بدلا خدا نے بہشت مقرر کیا خ اَنَسٌ وَّ اَبُو ھُرَیْرَۃَ مَنْ اَهَانَ لِیْ
وَیُرْوٰی مَنْ عَادٰی لِیْ وَلِیًّا فَقَدْ بَارَزَنِیْ بِالْمُحَارَبَةِ وَمَا رَدَدْتُ فِیْ شَیْءٍ اَنَا فَاعِلُهٗ مَا رَدَدْتُّ فِیْ قَبْضِ نَفْسِ
عَبْدِی الْمُؤْمِنِ یَکْرَهُ الْمَوْتَ وَاَکْرَهُ مَسَاءَتَهٗ وَلَا بُدَّ لَهٗ مِنْهُ وَمَا تَقَرَّبَ اِلَیَّ عَبْدِیَ الْمُؤْمِنُ بِمِثْلِ الزُّهْدِ
فِی الدُّنْیَا وَلَا تَعَبَّدَ بِمِثْلِ اَدَاءِ مَا افْتَرَضْتُهٗ عَلَیْهِ بخاری مین انس اور ابوہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہی کہ جو میرے
ولی کی حقارت اور ذلت کرے اور دوسری روایت یون ہی کہ جو میرے ولی سے عداوت کرے تو اوسنے البتہ میرے ساتھ لڑائی پر کمر باندھی اور کسی چیز مین
جسکا مین کرنے والا ہون مجکو تردد نہین ہوتا جیسے اپنے بندے ایماندار کی روح قبض کرنے مین تردد ہوتا ہی وہ تو موت کو مکروہ جانتا ہی اور مین
اوسکے ملول ہونے کو مکروہ جانتا ہون اور حال آنکہ اوسکو موت سے کوئی چارہ نہین یعنی اوسکو مرنا ضرور ہی اور میرے بندے ایماندار نے میری نزدیکی نہین چاہی
ترک دنیا کے برابر اور نہ میری بندگی کی فرض ادا کرنے کے برابر **ف** ولی سے مراد متقی مومن ہی چنانچہ قرآن مین خدا نے فرمایا ہی کہ اولیاء اللہ کو
کچھ خوف اور غم نہین اولیاء اللہ وہی ہین جو ایمان لائے اور پرہیزگاری کرتے ہے اور یہ جو فرمایا کہ جیسا مجکو ایماندار کی موت مین تردد ہوتا ہی کسی چیز مین
ویسا تردد نہین ہوتا ہر چند خدا تردد سے پاک ہی لیکن ہمین مزید رحمت کا بیان ہی یعنی ایمان کی برکت سے اور جوش رحمت سے مومن کے تردد کو خدا نے
اپنی طرف نسبت کیا جیسے چوتھی حدیث مین بیماری اور بھوکھ اور پیاس کو اپنی ذات پاک پر نسبت فرمایا پھر فرمایا کہ قرب الٰہی کا کوئی طریقہ ترک دنیا
سے بہتر نہین اور کوئی عبادت ادائے فرض سے افضل نہین یعنی جو اولیاء اللہ کی ایسی عزت سنکر اونکے برابر ہونے کا مشتاق ہو اوسکو لازم ہی کہ
اول دنیا سے بے تعلق ہو جاوے پیچھے عبادت پر کمر باندھے اور نفل کی نسبت فرض عبادت پر زیادہ تر کوشش کرے اور یہ نہین کہ فرض نماز مین تو مرغی کی
۲۱۷۴ طرح زمین پر جلدی جلدی چونچین مارین اور پیر کے وظیفے بتلائے کو دو دو پہر پڑھین م جُنْدُبُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَتَاَلّٰی
عَلَیَّ اَنْ لَّا اَغْفِرَ لِفُلَانٍ اِنِّیْ قَدْ غَفَرْتُ لَهٗ وَاَحْبَطْتُ عَمَلَكَ مسلم مین جندب بن عبداللہ رض سے روایت ہی کہ حضرت
نے فرمایا خدا فرماتا ہی وہ کون ہی جو مجھپر قسم کھاتا ہی کہ مین فلانے کو نہ بخشونگا مقرر اوسکو تو مینے بخشا اور تیرا عمل اکارت کیا **ف** جسنے یون
کہا کہ قسم خدا کی کہ فلانے شخص کو خدا ہرگز نہ بخشیگا اوسنے گویا خدا پر حکومت کی ہو اسواسطے اوسکے نیک عمل کو خدا برباد کر ڈالتا ہی اور جسپر اوسنے
قسم کھائی اوسکو اپنی رحمت سے بخش دیتا ہی سعادت اور شقاوت اور خاتمے کے حال سوائے خدا کے کسیکا کسیکو نہین معلوم کیسا ہی سخت کافر ہو
اور کیسا ہی گنہگار مسلمان ہو بالیقین اوسکو دوزخی جاننا یا کہنا درست نہین اسواسطے کہ شاید اوسکا خاتمہ بخیر ہو اور مرنے کے قریب توبہ کرے
۲۱۷۵ م اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ ذَهَبَ یَخْلُقُ خَلْقًا کَخَلْقِیْ فَلْیَخْلُقُوْا ذَرَّةً اَوْ لِیَخْلُقُوْا حَبَّةً اَوْ لِیَخْلُقُوْا
شَعِیْرَةً مسلم مین ابوہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہی کہ اوس سے بڑا کون ظالم ہی جو گیا کہ بنادے تصویر کو میری طرح
تو چاہیے کہ ایک ذرہ بنادین یا ایک دانہ پیدا کرین یا ایک جو بنادین **ف** یعنی جاندار کی صورت بنانے والے پیدا کرنے مین خدا کے ساتھ

۲۱۷۶ مشابہت کرتے ہیں حال آنکہ ایسے عاجز ہیں کہ جاندار تو ایک طرف ہے ذرہ یا جو برابر بے جان چیز کو بھی نہیں بنا سکتے ھ ابو ھریرۃ
یا ابن آدم انفق انفق علیک مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہی کہ ای آدم کے بیٹے مال کو خرچ کیا کر تو میں
بھی تجکو دیا کرونگا ف اس حدیث میں سخی کو خدا نے کشایش مال کا وعدہ کیا ہی یہی سبب ہے کہ سخی کو محتاج نہیں دیکھا لیکن اسکو دریافت
کیا چاہیے کہ سخاوت خدا کو پسند ہی اور اسراف ناپسند ہی سخاوت یہ کہ شرع کے موافق نیک کاموں میں خرچ کرنا اور اسراف یہ کہ خلاف شرع
۲۱۷۷ بیجا کاموں میں مال کو اوڑانا جیسے ناچ رنگ میں یا نمود کے مقام میں ھ ابو ھریرۃ یا ابن آدم مرضت فلم تعدنی قال
یا رب کیف اعودک و انت رب العالمین قال اما علمت ان عبدی فلانا مرض فلم تعدہ اما علمت
انک لو عدتہ لوجدتنی عندہ یا ابن آدم استطعمتک فلم تطعمنی قال یا رب کیف اطعمک و
انت رب العالمین قال اما علمت انہ استطعمک عبدی فلان فلم تطعمہ اما علمت انک لو اطعمتہ
لوجدت ذلک عندی یا ابن آدم استسقیتک فلم تسقنی قال یا رب کیف اسقیک و انت رب العالمین
قال استسقاک عبدی فلان فلم تسقہ اما انک لو سقیتہ لوجدت ذلک عندی مسلم میں
ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماویگا قیامت میں کہ ای آدم کے بیٹے میں بیمار ہوا تھا سو تو نے مجکو نہ پوچھا
بندہ کہیگا کہ ای میرے رب میں کیونکر تجکو پوچھتا اور تو تو سارے جہان کا مالک پالنے والا ہی یعنی بیمار ہونا مخلوق کی شان ہی خالق سے اور
بیماری سے کیا نسبت خدا فرماویگا کہ کیا تجکو معلوم نہیں کہ میرا فلانا بندہ بیمار ہوا تھا سو تو نے اوسکی بیمار پرسی نکی کیا تجکو معلوم نہیں کہ اگر تو
اوسکی بیمار پرسی کرتا تو مجکو اوسکے پاس پاتا یعنی میری رحمت اور ثواب کو پاتا ای آدم کے بیٹے میں نے تجسے کھانا مانگا تھا سو تو نے مجکو نہ کھلایا
بندہ کہیگا ای میرے رب میں کیونکر تجکو کھانا کھلاتا اور تو تو سارے جہان کا پالنے والا مالک ہی خدا فرماویگا کہ کیا تجکو معلوم نہیں کہ فلانے میرے
بندے نے تجسے کھانا مانگا تھا سو تو نے اوسکو نہ کھلایا تجکو معلوم نتھا کہ اگر تو اوسکو کھانا کھلاتا تو اوسکا ثواب میرے پاس پاتا ای آدم
کے بیٹے تجسے میں نے پانی مانگا تھا سو تو نے مجکو نہ پلایا بندہ کہیگا ای میرے رب میں تجکو کیونکر پانی پلاتا اور تو تو سارے جہان کا پالنے والا ہی
خدا فرماویگا کہ میرے فلانے بندے نے تجسے پانی مانگا تھا سو تو نے نہ پلایا تھا ہاں جان رکھ اگر تو اوسکو پانی پلاتا تو اوسکا ثواب میرے پاس پاتا
ف اہل ایمان کی خدا کے نزدیک اتنی بڑی عزت ہی کہ اونکی احتیاج اور ضرورت کو اپنی ذات پاک کی طرف نسبت کیا حال آنکہ وہ مقدس ذات
۲۱۷۸ سب احتیاجوں سے پاک ہی اس حدیث میں اداء حقوق مسلمین اور احسان کی ترغیب ہی ھ ابوذر یا عبادی کلکم ضال الا
من ھدیتہ فاستھدونی اھدکم یا عبادی کلکم جائع الا من اطعمتہ فاستطعمونی اطعمکم
یا عبادی کلکم عار الا من کسوتہ فاستکسونی اکسکم یا عبادی انکم تخطئون باللیل والنھار
وانا اغفر الذنوب جمیعا فاستغفرونی اغفر لکم یا عبادی انکم لن تبلغوا ضری فتضرونی و
لن تبلغوا نفعی فتنفعونی یا عبادی لو ان اولکم و آخرکم و انسکم و جنکم کانوا علی اتقی قلب رجل
واحد منکم ما زاد ذلک فی ملکی شیئا یا عبادی لو ان اولکم و آخرکم و انسکم و جنکم کانوا علی افجر قلب
رجل واحد منکم ما نقص ذلک من ملکی شیئا یا عبادی لو ان اولکم و آخرکم و انسکم و جنکم قاموا فی
صعید واحد فسألونی فاعطیت کل انسان مسألتہ ما نقص ذلک مما عندی الا کما ینقص المخیط

إِذَا أُدْخِلَ الْبَحْرَ يَا عِبَادِي إِنَّمَا هِيَ أَعْمَالُكُمْ أُحْصِيهَا لَكُمْ ثُمَّ أُوَفِّيكُمْ إِيَّاهَا فَمَنْ وَجَدَ خَيْرًا فَلْيَحْمَدِ اللّٰهَ وَمَنْ وَجَدَ غَيْرَ ذٰلِكَ فَلَا يَلُومَنَّ إِلَّا نَفْسَهُ مسلم مین ابوذر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہی ای میرے بندو تم بے راہ ہو مگر جسکو مینے راہ بتلائی تو مجھسے ہدایت مانگو کہ تمکو نیک راہ لگاؤن ای میرے بندو تم سب بھوکھے ہو مگر جسکو مینے کھلایا تو مجھسے کھانا مانگو کہ تمکو کھلاؤن ای میرے بندو تم سب ننگے ہو مگر جسکو مینے پہنایا تو مجھسے لباس مانگو کہ تمکو پہناؤن ای میرے بندو تم گناہ کیا کرتے ہو دن رات اور مین سب گناہون کی بخشنے پر قادر ہون تو مجھسے مغفرت مانگو کہ تمکو بخشون ای میرے بندو تم کبھی مجکو ضرر نہین پونہچا سکتے کہ میرا کچھ ضرر کرو اور کبھی مجکو فائدہ نہین پونہچا سکتے کہ مجکو کچھ فائدہ پونہچاؤ ای میرے بندو اگر تمہارے اگلے اور پچھلے اور تمہارے آدمی اور جن تم مین سے ایک مرد کے بڑے متقی پرہیزگار دل کے برابر ہو جاوین تو یہ سبکا تقوی اور پرہیزگاری میری سلطنت مین کچھ نہ بڑھاوے ای میرے بندو اگر تمہارے اگلے اور پچھلے اور تمہارے آدمی اور جن تم مین سے ایک مرد کے نہایت بڑے گنہگار دل کے برابر ہو جاوین تو یہ سبکا فسق اور گنہگاری میری بادشاہی سے کچھ نہ گھٹاوے ای میرے بندو اگر تمہارے اگلے اور پچھلے اور تمہارے آدمی اور جن ایک میدان مین کھڑے ہون اور مجھسے اپنے اپنے سوال کرین اور مین ہر ایک آدمی کو اوسکی مانگی چیز کو دون تو ایسا دینا اوس سے کچھ نہ گھٹاوے جو میرے پاس ہی مگر جیسے سوئی گھٹاتی ہی جب کہ اوسکو سمندر مین ڈبا لیے یعنی ایسی عطا سے بھی میری قدرت کے خزانے مین کمی نہین پڑتی ای میرے بندو یہ تو تمہارے ہی اعمال ہین جنکو تمہارے لیے شمار کرتا رہتا ہون پھر تمکو اون اعمال کا پورا بدلا دونگا سو جو شخص بہتر بدلا پاوے تو چاہیے کہ خدا کا شکر کرے کہ اوسکی کمائی کو ضائع نکیا اور جو اسکے سوا برا بدلا پاوے تو وہ اپنی جان کے سوا کسیکو اولاہنا نہ دیوے کہ اوسنے جیسا کیا ویسا ہی پایا **ف** اس حدیث مین تمام بندون کی محتاجی اور عاجزی اور خدا کی شوکت و شاہنشاہی اور بے پرواہی اور کرمی اور عدالت کا بیان ہی یعنی بدون میری التجا کے تمہارا کوئی کام نہین چل سکتا نہ دنیا مین راہ یابی اور طعام اور لباس تمکو مل سکتا ہی نہ آخرت مین گناہون کی مغفرت بدون میرے ہو سکتی ہی تو تمکو میرے آگے گڑگڑانا اور دعا کرنا ہر حال مین لازم ہوا اور میری بے پرواہی کا تو یہ حال ہی کہ اگر تم سب کے سب پیغمبر کے برابر متقی ہو جاؤ تو اسپر میری سلطنت کی کچھ رونق سوا نہین اور اگر تمام جہان ابوجہل اور فرعون کی برابر ہو جاوے تو میرا کچھ نقصان نہین پھر اپنی عطا بیحساب کی مثال دی کہ اگر تمام جہان کے طرح طرح کے سوال پورے کیجیے تو بھی یہان کچھ کمی کا حرف نہین پھر اپنی عدالت بیان فرمائی کہ آخرت کا ثواب اور عذاب سبب تمہارے اعمال ہین ہماری طرف سے کچھ ظلم نہین **ق** أَبُو هُرَيْرَةَ يَا مُحَمَّدُ إِنِّي إِذَا قَضَيْتُ قَضَاءً فَإِنَّهُ لَا يُرَدُّ وَإِنِّي أَعْطَيْتُكَ لِأُمَّتِكَ أَنْ لَا أُهْلِكَهُمْ بِسَنَةٍ عَامَّةٍ وَلَا أُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِنْ سِوَى أَنْفُسِهِمْ يَسْتَبِيحُ بَيْضَتَهُمْ وَلَوِ اجْتَمَعَ عَلَيْهِمْ مَنْ بِأَقْطَارِهَا أَوْ قَالَ مَنْ بَيْنَ أَقْطَارِهَا حَتّٰى يَكُونَ بَعْضُهُمْ يُهْلِكُ بَعْضًا وَبَعْضُهُمْ يَسْبِي بَعْضًا بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہی کہ ای محمد مین جب کسی چیز کا حکم کرتا ہون تو اوسکو کوئی نہین پھیر سکتا اور البتہ مینے تجکو دیا یعنی تیری امت کے واسطے یہ تجھپر احسان کیا کہ اونکو مین عالمگیر قحط سے نہ مار ڈالونگا اور اونکے سوا اور کسی دشمن کو اونپر نہ غالب کرونگا اس طرح پر کہ اونکی جڑ پیڑ کو اوکھاڑ ڈالے اگرچہ اونپر تمام دنیا کے اطراف جوانب کے کافر جمع ہو کرین کافرون کا غلبا سواسطے نہو گا تاکہ اس امت کے بعضے لوگ بعضون کو ہلاک کرین اور بعضے انکے بعضون کو قید کرین **ف** یعنی قضا و قدر مین یہ ٹھن چکا ہی کہ امت محمدی قیامت تک قائم رہیگی نہ ایسا قحط پڑیگا جسمین سب کے سب مرجاوین نہ ایسے کافران پر غالب ہونگے کہ بالکل انکو نیست اور نابود کر ڈالین ہر چند چنگیز خان اور ہلاکو کے

۲۱۷۹

وقت مین لاکھون بلکہ کرورون مسلمان قتل ہوئے لیکن بالکل نیست اور نابود نہین ہوگئے تا آن یہ البتہ ہی کہ اس امت مین آپس کا اختلاف اور شر و فساد اور غارت گری اور قتل موقوف نہوگا چنانچہ تاریخ کی کتابون مین حال ظاہر ہی

اَلْبَابُ الثَّانِي عَشَرَ فِي جَوَامِعِ الْاَدْعِيَةِ

بارھوین باب مین حضرتؐ کی دعائین ہین جو ہر ایک مطلب کی جامع ہین افضل یہی ہی کہ حضرتؐ کی دعائین یاد کرکے عمل مین لاوے اسواسطے کہ اول تو یہ کہ کوئی ایسا مطلب دینی یا دنیاوی نہین جسکی حضرتؐ نے مجمل یا مفصل دعا نکی ہو دوسرے یہ کہ جو دعا حضرتؐ کی زبان مبارک پر گذری بلاشک بابرکت اور مقبول ہی تو ہوتے حضرتؐ کی دعاؤن کے کیا ضرور کہ اور دعاؤن کو سیکھے

٢١٨٠ ق عَائِشَةُ اَذْهِبِ الْبَاْسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ اَنْتَ الشَّافِي لَا شِفَاءَ اِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا كَانَ اِذَا اشْتَكَى اِنْسَانٌ مَسَحَهُ بِيَمِينِهِ ثُمَّ قَالَ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ سختی کو لیجا ای آدمیون کے پالنے والے اور صحت دے تو ہی شافی ہی صحت نہین بدون تیری صحت کے ایسی شفا دے جو بیماری کو نچھوڑے حضرتؐ کا معمول تھا کہ جب کوئی آدمی بیمار ہوتا اوسکو اپنے داہنے ہاتھ سے سہلاتے پھر یہ دعا اذہب سے سقما تک فرماتے

٢١٨١ خ اَنَسٌ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي اَنْقَذَهُ مِنَ النَّارِ قَالَهُ عِنْدَ اِسْلَامِ غُلَامٍ يَهُوْدِيٍّ عِنْدَ مَوْتِهٖ وَكَانَ يَخْدِمُهُ بخاری مین انسؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ شکر خدا کو جسنے اوسکو دوزخ سے بچایا یہ حضرتؐ نے یہودی لڑکے کے وقت مرگ مسلمان ہونے پر فرمایا اور وہ لڑکا حضرتؐ کی خدمت کیا کرتا تھا ف ایک یہودی لڑکا حضرتؐ کا خادم تھا جب وہ بیمار ہوا تو حضرتؐ اوسکے دیکھنے کو گئے اور اوسکے سرہانے بیٹھے اور فرمایا کہ مسلمان ہوجا اوسنے اپنے باپ کی طرف دیکھا اوسکے باپ نے کہا کہ ابو القاسم کا کہا مان پھر وہ مسلمان ہوگیا تب حضرتؐ نے اس طرح شکر کیا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کافر سے خدمت لینا درست ہی اور کافر کی عیادت جائز ہی اور مرض الموت مین مسلمان ہونا مقبول ہی بشرطیکہ آخرت کا عذاب سامنے نہ آگیا ہو

٢١٨٢ خ اَبُوْ اُمَامَةَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيْهِ غَيْرَ مَكْفِيٍّ وَّلَا مُوَدَّعٍ وَّلَا مُسْتَغْنًى عَنْهُ رَبَّنَا كَانَ يَقُوْلُهُ اِذَا رُفِعَ مَائِدَتُهُ بخاری مین ابو امامہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خدا کو شکر ہی بہت سا ستھرا بابرکت شکر نہ ایسا شکر جو یکبار کفایت کرے اور چھوڑ دیا جاوے اور اوسکی کچھ حاجت نرہے ای ہمارے رب تو ہی حمد کے لائق ہی حضرتؐ دعا کرتے تھے جب اونکا دسترخوان اوٹھایا جاتا تھا یعنی کھانے کے بعد یہ دعا سنت ہی

٢١٨٣ م ابْنُ عُمَرَ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ وَاِنَّا اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْئَلُكَ فِي سَفَرِنَا هٰذَا الْبِرَّ وَالتَّقْوٰى وَمِنَ الْعَمَلِ مَا تَرْضٰى اَللّٰهُمَّ هَوِّنْ عَلَيْنَا سَفَرَنَا هٰذَا وَاطْوِ عَنَّا بُعْدَهٗ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ وَالْخَلِيْفَةُ فِي الْاَهْلِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ وَّعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمَنْظَرِ وَسُوْءِ الْمُنْقَلَبِ فِي الْمَالِ وَالْاَهْلِ وَرَوَاهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَرْجِسَ اَيْضًا وَزَادَ الْحَوْرِ بَعْدَ الْكَوْرِ وَدَعْوَةِ الْمَظْلُوْمِ مسلم مین عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خدا سب سے بڑا خدا سب سے بڑا خدا سب سے بڑا پاک ذات ہی جسنے اس سواری کو ہمارا تابعدار کردیا اور ہم اسکو قابو مین نکرسکتے اور ہم ہر حال مین اپنے رب ہی کی طرف رجوع لانے والے ہین الٰہی ہم اپنے اس سفر مین نیکوکاری اور پرہیزگاری تجھسے مانگتے ہین اور وہ کام چاہتے ہین جسمین تو راضی ہوجاوے الٰہی ہم پر اس سفر کو آسان کردے اور اس سفر کی دوری اور درازی کو ہمسے لپیٹ ڈال یعنی جلدی سے سفر کٹ جاوے الٰہی تو سفر مین تو ساتھی ہی اور گھربار کا خلیفہ ہی یعنی نگہبان الٰہی مین تیری پناہ مانگتا ہون سفر کی سختی اور بدشکلی سے

اور مال اور گھر بار کی بُری اولٹ پلٹ سے اور عبداللہ بن سرجس نے بھی ایسی ہی روایت کی اور اتنی زیادہ روایت کی ہے کہ الٰہی تیری پناہ
ٹوٹنے سے جو فائدے کے بعد ہو اور مظلوم کی بددعا سے **ف** یہ دعا حضرتؐ سفر کرتے وقت فرماتے **ق** ابن عمرؓ وَاِذَا رَجَعَ قَالَهُنَّ

2184 وَزَادَ فِيْهِنَّ آئِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ سَاجِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ صَدَقَ اللّٰهُ وَعْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ
وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے اور جب حضرتؐ سفر سے پلٹتے تو اوس اگلے
سفر کی دعا کو پڑھتے اور اوسی دعا میں اتنا اور بڑھاتے کہ ہم سفر سے پھرے توبہ بندگی سجدہ کرنے والے ہم اپنے رب کے شکر گذار ہین خدا نے
اپنا وعدہ سچا کیا اور اپنے بندے کی یعنی حضرتؐ کی مدد کی اور کفار کے گروہون کو شکست دی یعنی بھگا دیا تنہا اوسی نے **ف** اسمین اشارہ ہی

2185 جنگ خندق کے قصے کی طرف کہ عرب کے کفار نے مدینہ گھیر لیا تھا پھر بے مطلب بھاگ گئے تھے **ق** انسؓ اَللّٰهُمَّ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا
حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ كَانَ هٰذَا اَكْثَرَ دُعَائِهٖ بخاری اور مسلم میں انسؓ سے روایت ہے کہ
حضرتؐ نے فرمایا کہ الٰہی ہمکو دنیا میں بہتری اور بھلائی دے اور آخرت میں بہتری اور بھلائی اور بچا ہمکو دوزخ کے عذاب سے اس دعا کو حضرتؐ اکثر
کیا کرتے تھے **ف** دنیا کی بہتری صحت اور بقدر حاجت کے روزی اور ایمان اور نیک عمل کی توفیق اور سب مکروہات سے پناہ اور آخرت کی بہتری
ثواب اور ترقی درجات اور دیدار الٰہی علی مرتضیٰؓ سے روایت ہے کہ دنیا کی بہتری نیکبخت عورت اور آخرت کی بہتری حور ہے اور دوزخ کے عذاب سے

2186 مراد بدبخت عورت ہے اس دعا میں دین اور دنیا کے سب مطالب داخل ہین اسواسطے حضرتؐ اس دعا کو اکثر اوقات پڑھا کرتے تھے **ھ** ابوھریرۃ
اَللّٰهُمَّ اٰتِ نَفْسِيْ تَقْوٰهَا وَزَكِّهَا اَنْتَ خَيْرُ مَنْ زَكّٰهَا وَاَنْتَ وَلِيُّهَا وَمَوْلَاهَا مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے
کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ الٰہی دے میری جان کو اوسکی پرہیزگاری اور اوسکو گناہ اور بدخو سے پاک صاف کر ڈال تو ہی اوسکا بہتر پاک کرنے والا ہے
اور تو ہی اوسکا کارساز اور مددگار ہے **ف** جو چیز آخرت مین ضرر کرے اوس سے بچنے کا نام تقویٰ اور پرہیزگاری ہے باطن کی صفائی بے تقویٰ

2187 ممکن نہین اسواسطے حضرتؐ نے اول تقویٰ کی دعا کی پھر صفائی کی **خ** زَيْدُ بْنُ اَرْقَمَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ اَتْبَاعَهُمْ مِنْهُمْ يَعْنِي الْاَنْصَارَ
بخاری مین زید بن ارقمؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے انصار کے حق مین دعا کی کہ الٰہی انکے تابعدارون کو انھین مین کر دے **ف** انصار
نے کہا یا حضرتؐ دعا کیجیے کہ ہمارے تابعدار لوگ بھی ہمسے مسلمان ہو جاوین تب حضرتؐ نے یہ دعا کی تابعدار سے مراد جورو لڑکے اور لونڈی

2188 غلام یا آشنا دوست **ق** انسؓ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ بِالْمَدِيْنَةِ ضِعْفَيْ مَا جَعَلْتَ بِمَكَّةَ مِنَ الْبَرَكَةِ بخاری اور مسلم مین
انسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ الٰہی مدینے مین برکت کر اوسکی دونی جو تو نے مکے مین برکت کی ہے **ف** حضرت ابراہیمؑ نے

2189 مکے کے واسطے دعا کی اور حضرتؐ نے مدینے کے واسطے برکت سے مراد کشایش رزق یا باطنی فیض ہے **ق** ابوھریرۃ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ
رِزْقَ اٰلِ مُحَمَّدٍ قُوْتًا بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ الٰہی محمدؐ کے اہلبیت کی روزی بقدر زیست کے
ف یعنی اتنی روزی ہو جسمین حیات کی رمق باقی رہے مال کی بہتایت نہو اسواسطے کہ کشایش رزق مین اکثر غفلت ہوتی ہے اور صبر کا مرتبہ
حاصل نہین ہوتا چنانچہ حضرتؐ کی حیات مین ایسا ہی حال رہا اور حضرتؐ کے بعد حضرتؐ کی بیبیان اور حضرتؐ کی اولاد بھی اختیاری فقر کو لیے رہے شمائل ترمذی
مین حضرت عایشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ کے انتقال تک حضرتؐ کے اہلبیت کا جو کی روٹی سے دو روز برابر پیٹ نہین بھرا اور اوسی کتاب
مین عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ اور حضرتؐ کی بیبیان دو دو تین تین رات سو رہتے تھے رات کا کھانا میسر نہوتا تھا اور
اوسی کتاب مین حضرت عایشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے زندگی بھر ایک دن مین دونو وقت روٹی نہ کھائی اور نہ کبھی دونون وقت گوشت کھایا

۲۱۹۰ خ ابن عباسؓ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِيْ قَلْبِيْ نُوْرًا وَّفِيْ سَمْعِيْ نُوْرًا وَّفِيْ بَصَرِيْ نُوْرًا وَّعَنْ يَمِيْنِيْ نُوْرًا وَّعَنْ شِمَالِيْ نُوْرًا وَّاَمَامِيْ نُوْرًا وَّخَلْفِيْ نُوْرًا وَّفَوْقِيْ نُوْرًا وَّتَحْتِيْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ لِّيْ نُوْرًا بخاری مین عبد اللہ بن عباس سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ آلہی میرے دل مین روشنی کر اور میرے کان مین روشنی اور میری آنکھ مین روشنی اور میرے داہنے سے روشنی اور میرے بائین سے روشنی اور میرے آگے روشنی اور میرے پیچھے روشنی اور میرے اوپر روشنی اور میرے نیچے روشنی اور کر ڈال مجکو سراپا نور **ف** روشنی سے مراد حق بات ہی جیسے تاریکی سے باطل بات مراد ہوتی ہی تو مطلب کہ میرے دل اور اعضا کو حق مین مصروف رکھہ بلکہ شش جہت سے مجکو حق گھیرلے تا باطل کسی طرف سے دخل نہ پاوے

۲۱۹۱ خ عائشةؓ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْ عَبَّادًا يَعْنِيْ عَبَّادَ بْنَ بِشْرٍ **قاله** حِيْنَ تَهَجَّدَ فِيْ بَيْتِ عَائِشَةَ فَرَفَعَ صَوْتَهٗ فَصَلّٰى فِي الْمَسْجِدِ بخاری مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا آلہی عباد پر رحم کر یعنی عباد بن بشر پر حضرت صلعم نے فرمایا جب کہ حضرت نے حضرت عائشہؓ کے گھر مین تہجد پڑھا تو عباد بن بشر نے اپنی آواز بلند کی اور مسجد مین نماز پڑھی **ف** اس حدیث مین ترغیب ہی تہجد کی معلوم ہوا کہ مسجد مین تہجد بلند آواز سے پڑھنا درست ہی

۲۱۹۲ **ق** البراء بن عازبؓ اَللّٰهُمَّ اَسْلَمْتُ نَفْسِيْ اِلَيْكَ وَوَجَّهْتُ وَجْهِيْ اِلَيْكَ وَفَوَّضْتُ اَمْرِيْ اِلَيْكَ وَاَلْجَأْتُ ظَهْرِيْ اِلَيْكَ رَغْبَةً وَّرَهْبَةً اِلَيْكَ لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَا مِنْكَ اِلَّا اِلَيْكَ اَللّٰهُمَّ اٰمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِيْ اَنْزَلْتَ وَنَبِيِّكَ الَّذِيْ اَرْسَلْتَ بخاری اور مسلم مین براء بن عازبؓ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا آلہی مینے اپنی جان تجکو سونپی اور مونہہ کو تیرے سامنے کیا اور اپنا سب کام تیرے حوالے کیا اور اپنی پیٹھہ تیری طرف جھکائی تیرے شوق اور تیرے خوف سے تجسے نہ کوئی بھاگنے کی جگہہ ہی نہ بچاؤ کا مکان ہی مگر تیرے ہی طرف آلہی مین تیری کتاب کا ایمان لایا جو تونے اوتاری اور تیرے پیغمبر کا ایمان لایا جسکو تونے بھیجا **ف** حضرت صلعم نے کسی شخص سے فرمایا کہ جب تو سویا کرے تو یہ دعا پڑھا کر اسواسطے کہ اگر تو اسی رات مین مرگیا تو ایمان پر مرا اور اگر زندہ رہا تو اچھی بات ہوئی

۲۱۹۳ **م** سعد بن ابی وقاصؓ اَللّٰهُمَّ اشْفِ سَعْدًا اَللّٰهُمَّ اشْفِ سَعْدًا اَللّٰهُمَّ اشْفِ سَعْدًا مسلم مین سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے میرے واسطے دعا کی کہ آلہی سعد کو شفا دے آلہی سعد کو شفا دے آلہی سعد کو شفا دے **ف** سعد نہایت بیمار تھے حضرت صلعم اونکی عیادت کو تشریف لیگئے تب یہ دعا کی پھر اونکو صحت حاصل ہوئی

۲۱۹۴ **م** ابو ہریرةؓ اَللّٰهُمَّ اَصْلِحْ لِيْ دِيْنِيَ الَّذِيْ هُوَ عِصْمَةُ اَمْرِيْ وَاَصْلِحْ لِيْ دُنْيَايَ الَّتِيْ فِيْهَا مَعَاشِيْ وَاَصْلِحْ لِيْ اٰخِرَتِيَ الَّتِيْ فِيْهَا مَعَادِيْ وَاجْعَلِ الْحَيٰوةَ زِيَادَةً لِّيْ فِيْ كُلِّ خَيْرٍ وَّاجْعَلِ الْمَوْتَ رَاحَةً لِّيْ مِنْ كُلِّ شَرٍّ مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ آلہی میرے دین کو سنوار دے جو میری آخرت کے کام کا حافظ اور نگہبان ہی اور سنوار دے میری دنیا کو جسمین میری روزی اور زندگی ہی اور سنوار دے میری آخرت کو جسمین میری بازگشت ہی اور کر دے زندگی کو میرے واسطے ہر بہتری مین زیادتی کا سبب اور کر دے موت کو میرے واسطے ہر ایک برائی سے راحت کا سبب **ف** یہ دعا ہر مطلب کی جامع ہی

۲۱۹۵ **م** المقدادؓ اَللّٰهُمَّ اَطْعِمْ مَنْ اَطْعَمَنِيْ وَاسْقِ مَنْ سَقَانِيْ مسلم مین مقدادؓ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ آلہی کھلا اوسکو جو مجکو کھلاوے اور پلا اوسکو جو مجکو پلاوے **ف** جب کسیکی دعوت کھاوے تو یہ دعا کرے

۲۱۹۶ **ق** ابن مسعودؓ اَللّٰهُمَّ اَعِنِّيْ عَلَيْهِمْ بِسَبْعٍ كَسَبْعِ يُوْسُفَ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ آلہی مدد کر میری اونپر سات برس کا قحط ڈال کر یوسف کا سا قحط سات برس کا **ف** جب کفار قریش اور قوم مضر نے حضرت کی ایذا پر نہایت کمر باندھی تب حضرت صلعم نے یہ دعا کی یعنی جیسا حضرت یوسف کے وقت مین قحط پڑا تھا ویسا ان پر پڑے تاکہ اپنی شامت اور گمراہی سے خبردار ہوں اور ایمان لاوین چنانچہ ایسا قحط پڑا کہ اونھون نے ہڈی اور مردار کو کھایا آخر کو

[illegible]

۲۱۹۷ حضرت سے التجا کی حضرت نے کمال رحمت سے دعا کی تو وہ بلا دفع ہو گئی م علی ق عایشة اَللّٰهُمَّ اَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَ
بِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ لَا اُحْصِيْ ثَنَاءً عَلَيْكَ اَنْتَ كَمَا اَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ مسلم مین علی مرتضی
اور حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا الٰہی مین پناہ مانگتا ہون تیری رضامندی کے سبب تیرے غصے سے اور تیری بخشش کے
سبب تیرے عذاب سے اور تیری پناہ مانگتا ہون تجھسے یعنی تیرے قہر سے مین تیری ثنا اور تعریف کو گھیر نہین سکتا تو ویسا ہی ہی جیسے تو نے اپنی آپ
کی خود تعریف کی ف مصابیح مین حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہی کہ ایک رات مینے حضرت کو بستر پر نہ پایا سو مین تلاش کرنے لگی تو میرا ہاتھ

۲۱۹۸ حضرت کے تلوون پر پڑا اور حضرت سجدے مین یہ دعا کرتے تھے م ابن عباس اَللّٰهُمَّ اَعُوْذُ بِعِزَّتِكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَنْ
تُضِلَّنِيْ اَنْتَ الْحَيُّ الَّذِيْ لَا يَمُوْتُ وَالْجِنُّ وَالْاِنْسُ يَمُوْتُوْنَ مسلم مین عبد اللہ بن عباس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی
مین پناہ مانگتا ہون بواسطے تیری عزت کے کوئی معبود برحق نہین سوائے تیرے اس سے پناہ مانگتا ہون کہ تو مجھکو گمراہ اور ضائع کر ڈالے تو ویسا زندہ ہی

۲۱۹۹ جسکو کبھی موت نہین اور جن اور آدمی مر جاوینگے ق انس اَللّٰهُمَّ اَغِثْنَا اَللّٰهُمَّ اَغِثْنَا اَللّٰهُمَّ اَغِثْنَا قالہ في
الاستسقاء بخاری اور مسلم مین انس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی ہماری فریاد سن ہم پر مینہہ کو برسا الٰہی ہم پر مینہہ کو برسا الٰہی ہمکو
پانی دے یہ حضرت نے پانی کی طلب مین دعا کی ف ایکبار حضرت کے وقت مین قحط پڑا حضرت منبر پر جمعے کا خطبہ پڑھتے تھے کہ ایک گنوار آیا
اوسنے کہا یا رسول اللہ جانور مر گئے اور لڑکے بالے بھوکون مرتے ہین دعا کیجیے خدا پانی برساوے تب حضرت نے ہاتھ اوٹھا کر یہ دعا کی تین بار اور آسمان پر
کہین بدلی کا نشان نتھا تو یکایک پہاڑ کے پیچھے سے بادل اوٹھا اور سارے آسمان پر پھیل گیا اور سات دن لگتا تار پانی برسا کہ آفتاب نظر نہ پڑا
حضرت دوسرے جمعے کا خطبہ پڑھتے تھے کہ وہی گنوار پھر آیا اوسنے کہا یا رسول اللہ جانور پانی کی کثرت سے ہلاک ہوئے اور راہین بند ہو گئین دعا کیجیے
کہ خدا مینہہ کو روکے تو حضرت نے ہاتھ اوٹھائے اور یون دعا کی کہ الٰہی ہمارے آس پاس پانی برسے ہم پر نہ برسے الٰہی ٹیلون پر اور پہاڑیون پر
اور نالون مین اور جنگل کے درختون مین مینہہ برسے تو مدینے کے اوپر سے بادل ٹل گیا ڈھال کی طرح مدینہ خالی ہو گیا آس پاس برسا کیا یہ معجزہ تھا حضرت کا

معجزہ بارش کا بدعای حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

۲۲۰۰ م ام سلمة اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِاَبِيْ سَلَمَةَ وَارْفَعْ دَرَجَتَهُ فِي الْمَهْدِيِّيْنَ وَاخْلُفْهُ فِيْ عَقِبِهِ فِي الْغَابِرِيْنَ
وَاغْفِرْ لَنَا وَلَهُ يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ وَافْسَحْ لَهُ فِيْ قَبْرِهِ وَنَوِّرْ لَهُ فِيْهِ مسلم مین حضرت ام سلمہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ الٰہی بخش دے ابی سلمہ کو اور اوسکا ہدایت والون مین درجہ بلند کر اور اوسکے بعد باقی رہے لوگون مین تو خلیفہ بن یعنی اونکا حافظ اور نگہبان ہو
اور بخش دے ہمکو اور اوسکو ای رب العالمین اور اوسکی قبر کو کشادہ کر اور اوسمین روشنی کر دے ف ابو سلمہ حضرت ام سلمہ کے پہلے خاوند

۲۲۰۱ تھے جب وہ مر گئے تو غسل اور کفن سے پہلے حضرت نے اونکے واسطے یہ دعا کی م عایشة اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِاَهْلِ بَقِيْعِ الْغَرْقَدِ مسلم
مین حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی بقیع الغرقد والے مُردون کو بخش ف بقیع الغرقد مدینے کے قبرستان کا نام ہی

۲۲۰۲ اس دعا مین بشارت ہی مغفرت کی اونکو جو مدینے مین مرے اور وہان گڑے ق ابو موسى اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِعُبَيْدٍ اَبِيْ عَامِرٍ اَللّٰهُمَّ
اجْعَلْهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَوْقَ كَثِيْرٍ مِّنْ خَلْقِكَ اَوْ مِنَ النَّاسِ قَالَ اَبُوْ مُوْسٰى فَقُلْتُ وَلِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ
اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَيْسٍ ذَنْبَهُ وَاَدْخِلْهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مُدْخَلًا كَرِيْمًا. بخاری اور مسلم مین ابو موسی رضہ سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی بخش دے ابی عامر کو جسکا عبید نام ہی الٰہی قیامت کے دن اوسکو اپنی اکثر خلق سے یا یون فرمایا کہ اکثر لوگون سے اونچا کیجیو تو
نے کہا مینے کہا اور میرے واسطے دعا کیجیے یا رسول اللہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی عبد اللہ بن قیس کا گناہ بخش اور قیامت کے دن اوسکو عزت والے مقام مین داخل کر

ف ابو موسی رضسے روایت ہی کہ حضرت نے مجھکو ابو عامر کے ساتھ جنگ اوطاس مین بھیجا تو ابو عامر کے زانو مین تیر لگا اوسی زخم سے وہ مر گئے مینے یہ حال حضرت سے بیان کیا اور مینے کہا کہ یا حضرت ابو عامر نے مجھسے کہا تھا کہ حضرت میری مغفرت کی دعا کرین تب حضرت نے یہ دعا کی پھر ابو موسی نے اپنے واسطے دعا کروائی ابو موسی ہی کا نام عبد اللہ بن قیس ہی

۲۲۰۳ ق زَيْدُ بْنُ اَرْقَمَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْاَنْصَارِ وَلِاَبْنَاءِ الْاَنْصَارِ وَلِاَبْنَاءِ اَبْنَاءِ الْاَنْصَارِ بخاری اور مسلم مین زید بن ارقم رضسے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی مغفرت کر انصار کی اور انصار کے بیٹون کی اور انصار کے پوتون کی

۲۲۰۴ ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِيْنَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلِلْمُقَصِّرِيْنَ قَالَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِيْنَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلِلْمُقَصِّرِيْنَ قَالَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِيْنَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلِلْمُقَصِّرِيْنَ قَالَ وَلِلْمُقَصِّرِيْنَ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضسے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی مغفرت کر سر منڈانے والون کی صحابہ نے کہا یا رسول اور بال کترانے والون کے واسطے بھی مغفرت مانگیے حضرت نے فرمایا الٰہی مغفرت کر سر منڈانے والون کی صحابہ نے کہا یا رسول اللہ اور کترانے والون کے لیے بھی دعا کیجیے حضرت نے فرمایا الٰہی مغفرت کر سر منڈانے والون کی صحابہ نے کہا یا رسول اللہ کترانے والون کے بھی واسطے دعا کیجیے حضرت نے فرمایا الٰہی کترانے والون کی بھی مغفرت کر ف حجۃ الوداع مین حضرت کے ساتھ قربانی تھی اور اکثر اصحاب کے ساتھ قربانی نہ تھی جب حضرت مکے مین پونہچے تو اصحاب سے فرمایا کہ جسکے ساتھ قربانی نہو وہ اپنا احرام کھول ڈالے اور اپنا سر منڈا دے اور جب حج کا وقت آوے تو پھر احرام باندھ کے حج کرے اور حضرت نے خود اپنا سر بدون قربانی کیے ہوئے نہ منڈایا تو جنکے ساتھ قربانی نتھی اونمین سے بعضون نے تو بموجب حکم کے اپنے سر منڈوا دیے اور بعضون نے اپنے سر کے تھوڑے تھوڑے بال کترائے سر منڈانے دی یہ سمجھے کہ بدون حج کیے ہوئے کیا سر منڈوا دیے حضرت کو یہ بات پسند نہ آئی کہ اونھون نے حکم بجا لانے مین کیون تامل کیا اسواسطے تین بار منڈانے والون ہی کے واسطے دعا کی اور کترانے والون کے واسطے نکی آخر بشکو تیسری بار رحمت نے جوش کیا کترانے والون کو بھی مغفرت کی دعا مین شامل کر لیا معلوم ہوا کہ حج مین سر منڈانا بال کترانے سے افضل ہی

۲۲۰۵ م عَوْفُ بْنُ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيُّ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهٗ وَارْحَمْهُ وَعَافِهٖ وَاعْفُ عَنْهُ وَاَكْرِمْ نُزُلَهٗ وَوَسِّعْ مَدْخَلَهٗ وَاغْسِلْهُ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّهٖ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْاَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَاَبْدِلْهُ دَارًا خَيْرًا مِّنْ دَارِهٖ وَاَهْلًا خَيْرًا مِّنْ اَهْلِهٖ وَزَوْجًا خَيْرًا مِّنْ زَوْجِهٖ وَاَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَاَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ اَوْ مِنْ عَذَابِ النَّارِ قَالَهٗ حِيْنَ صَلّٰى عَلٰى جَنَازَةٍ مسلم مین عوف بن مالک رضسے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی اوسکو بخش اور اوسپر رحم کر اور اوسکو عافیت اور آرام دے اور اوسکا گناہ معاف کر اور اوسکی عزت سے مہمانی کر اور اوسکے پیٹھنے کے مقام کو کشادہ کر یعنی قبر کو اور اوسکو دھو پانی سے اور برف سے اور اولے سے یعنی اوسکو پاک کر طرح طرح کے کرم سے اور اوسکو صاف کر ڈال گناہون سے جیسے تو سفید کپڑے کو میل سے چھانٹتا ہی اور بدل دے اوسکو گھر اوسکے گھر سے بہتر اور علاقے دار لوگ اوسکے علاقے دار لوگون سے بہتر اور جورو بدل دے اوسکی جورو سے بہتر اور ڈال دے اوسکو بہشت مین اور بچا دے اوسکو قبر کے عذاب سے یا یون فرمایا کہ دوزخ کے عذاب سے یہ حضرت نے دعا کی جب جنازے کی نماز پڑھی ف اس حدیث کے راوی نے کہا کہ جب حضرت نے اوس میت کے واسطے اس تفصیل سے دعا کی تو مجھکو تمنا ہوئی کہ کاش مین بجاے اس میت کے ہوتا

۲۲۰۶ ق اَبُوْ مُوْسٰى اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ خَطِيْئَتِيْ وَجَهْلِيْ وَاِسْرَافِيْ فِيْ اَمْرِيْ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّيْ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ هَزْلِيْ وَجِدِّيْ وَخَطَايَايَ وَعَمْدِيْ وَكُلُّ ذٰلِكَ عِنْدِيْ بخاری اور مسلم مین ابو موسی رضسے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا الٰہی بخش دے میری چوک اور میری نادانی کو اور میری زیادتی کو جو مجھسے اپنے حال مین ہوئی ہو اور بخش دے اوس چیز کو جسکو تو

مجھسے زیادہ تر واقف ہی اور بخش دے میری بیہودگی اور بیگر گناہ کی کوشش کو اور میری بھول چوک اور میرے قصد کو اور یہ سب میری طرف سے ہو **ف** ہرچند حضرتؐ گناہوں سے معصوم تھے لیکن تعلیم امت کے واسطے یا ترک اولی کے خیال سے ایسی دعائین کرتے تھے جتنا قرب زیادہ اوتنا خوف زیادہ مثل مشہور ہی کہ نزدیکان را بیش بود حیرانی بندگی کے یہی معنی ہین کہ بندہ اپنے مالک کے روبرو لرزتا کانپتا رہے

۲۲۰۷ اور اپنے قصور کا خواہ ہوا ہو خواہ نہوا اقرار کیا کرے **م** ابو ہریرۃ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي ذَنْبِي كُلَّهٗ دِقَّهٗ وَجِلَّهٗ وَاَوَّلَهٗ وَاٰخِرَهٗ وَعَلَانِيَتَهٗ وَسِرَّهٗ مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ الٰہی بخش دے میرے سب گناہ کو خواہ چھوٹا ہو خواہ بڑا

۲۲۰۸ خواہ پہلا خواہ پچھلا خواہ کھلا خواہ چھپا **ف** مصابیح مین انسؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ اس دعا کو سجدے مین پڑھتے تھے **ق** عائشۃ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَاَلْحِقْنِي بِالرَّفِيْقِ الْاَعْلٰى دعاءہ عند وفاتہ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا الٰہی بخش مجھکو اور رحم کر مجھپر اور ملا دے مجھکو بلند رتبہ رفیقون مین یہ حضرتؐ نے اپنی موت کے وقت دعا کی

۲۲۰۹ **ف** رفیق اعلی سے مراد انبیا کی ارواح اور مقرب فرشتے ہین اور بعضے کہتے ہین کہ رفیق اعلی سے مراد خدا ہی **ق** اُمُّ سُلَيْمٍ بِنْتُ مِلْحَانَ اَللّٰهُمَّ اَكْثِرْ مَالَهٗ وَوَلَدَهٗ وَبَارِكْ لَهٗ فِيْمَا اَعْطَيْتَهٗ دعاءہ لانس بن مالكؓ بخاری اور مسلم مین ام سلیم بنت ملحانؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ الٰہی بہتایت دے اوسکے مال اور اوسکی اولاد مین اور اوسکے لیے برکت کر جو تو نے اوسکو دیا یہ حضرتؐ نے انس بن مالکؓ کے واسطے دعا کی **ف** انس بن مالک حضرتؐ کے خادم تھے دس برس کے تھے کہ اونکی ماں یعنی ام سلیم نے اونکو حضرتؐ کی خدمت مین دیا مصابیح مین روایت ہی کہ ام سلیم نے حضرتؐ سے کہا کہ یا حضرتؐ اپنے خادم انس کے واسطے دعا کیجیے تب حضرتؐ نے یہ دعا کی بعضی روایت مین ہی کہ حضرتؐ اپنے وضو کا برتن بھر رکھتے تھے ایک روز حضرتؐ بھول گئے انس نے اوسکو بھر دیا جب حضرتؐ نے اوسکو بھرا پایا تو پوچھا کہ کسنے یہ بھرا ہی معلوم ہوا کہ انس نے تو حضرتؐ نے اونکی عمر درازی اور مال اور اولاد کی کثرت کی دعا کی چنانچہ انس ایک سو بیس برس تک زندہ رہے اور ایک سو بیس اونکے لڑکے پیدا ہوئے اور بصرے مین اونکے کھجور کے باغ سال مین دو بار پھلتے تھے اور اونکی بھیڑ بکری کی اتنی کثرت تھی جسکا شمار نہین

۲۲۱۰ **ق** عائشۃ اَللّٰهُمَّ الرَّفِيْقَ الْاَعْلٰى بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ الٰہی مین عالی رتبہ رفیقون کی صحبت مانگتا ہون **ف** حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ حالت صحت مین فرماتے تھے کہ بغیر رضامندی کسی پیغمبر کو موت نہین آتی جب حضرتؐ کو مرض الموت مین غشی سے ہوش آیا تو حضرتؐ نے آنکھ کھول کے یہ دعا کی اوس وقت مین نے جانا کہ حضرتؐ نے ہمکو چھوڑا اور موت کو اختیار کیا یہ اخیر کلام حضرتؐ کا تھا اسکے بعد حضرتؐ نے کوئی کلام نکیا

۲۲۱۱ **م** عائشۃ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ الٰہی تجھی کو سچی سلامتی ہی تو ہر عیب اور مکروہات سے سالم ہی اور تیری طرف سے خلق کو سلامتی حاصل ہوتی ہی تو بڑی برکت والا ہی جلال اور بڑائی والے **ف** صحیح روایت اتنی ہی ہی اور یہ جو مشہور ہی کہ بعد منک السلام کے وَاِلَيْكَ يَرْجِعُ السَّلَامُ وَاَدْخِلْنَا دَارَ السَّلَامِ تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ زیادہ کرتے ہین سو اسکی حضرتؐ سے صحیح روایت مین کہین اصل نہین پائی

۲۲۱۲ **م** علیؓ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْمَلِكُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَنْتَ رَبِّي وَاَنَا عَبْدُكَ ظَلَمْتُ نَفْسِي وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِي فَاغْفِرْ لِي ذُنُوْبِي جَمِيْعًا لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ وَاهْدِنِي لِاَحْسَنِ الْاَخْلَاقِ لَا يَهْدِي لِاَحْسَنِهَا اِلَّا اَنْتَ وَاصْرِفْ عَنِّي سَيِّئَهَا لَا يَصْرِفُ عَنِّي سَيِّئَهَا اِلَّا اَنْتَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ كُلُّهٗ فِي يَدَيْكَ وَالشَّرُّ لَيْسَ اِلَيْكَ اَنَا بِكَ وَاِلَيْكَ تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ كَانَ يَقُوْلُهٗ بَعْدَ قَوْلِهٖ

وَجَّهْتُ وَجْهِيَ وَإِذَا رَكَعَ قَالَ اللّٰهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَلَكَ أَسْلَمْتُ خَشَعَ لَكَ سَمْعِي وَبَصَرِي وَمُخِّي
وَعَظْمِي وَعَصَبِي فَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ قَالَ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمٰوَاتِ وَمِلْءَ الْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا
وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ فَإِذَا سَجَدَ قَالَ اللّٰهُمَّ لَكَ سَجَدْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَلَكَ أَسْلَمْتُ سَجَدَ
وَجْهِيَ لِلَّذِي خَلَقَهُ وَصَوَّرَهُ وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ فَتَبَارَكَ اللّٰهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ ثُمَّ يَكُونُ مِنْ
آخِرِ مَا يَقُولُ بَيْنَ التَّشَهُّدِ وَالتَّسْلِيمِ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ
وَمَا أَسْرَفْتُ وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ مسلم مین علی مرتضیٰ
سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ آلہی تو بادشاہ ہی کوئی بندگی کے لائق نہین سوا تیرے تو میرا رب ہی مین تیرا بندہ ہون مینے زیادتی کی
اپنی جان پر اور اپنے گناہ کا اقرار کیا سو تیرے سب گناہون کو بخش دے نہین بخشتا گناہون کو سوا تیرے اور ہدایت کر مجکو بہتر خوئین نہین ہدایت کرتا
بہتر خوؤن کو سوا تیرے اور ہٹا دے مجسے بری خوؤن کو نہین ہٹاتا بری خوؤن کو سوا تیرے بار بار تیری خدمت مین حاضر ہون اور نیکی بالکل
تیرے ہاتھون مین ہی اور بدی تیری طرف نہین مین تجہسے قائم ہون اور تیری ہی طرف پھر آنے والا ہون تو بڑی برکت والا ہی اور سب سے اونچا تجھسے
مغفرت مانگتا ہون اور تیرے حضور مین توبہ کرتا ہون اس دعا کو حضرتؐ بعد وجہت وجہی کے پڑھتے تھے یعنی اللھم سے اتوب الیک تک اور جب
حضرتؐ رکوع کرتے تھے تو اس دعا کو پڑھتے تھے اللھم سے عصبی تک یعنی آلہی تیرے ہی واسطے مینے رکوع کیا یعنی جھکا اور تیرا مین ایمان لایا اور تیرا ہی
مین تابعدار ہوگیا جھک پڑے تیرے لیے میرے کان اور آنکھ اور میرا گودا اور میری ہڈی اور میرا پٹھا پھر جب حضرتؐ رکوع سے سر اوٹھاتے تھے تو اس
دعا کو ربنا سے من شیء بعد تک پڑھتے تھے یعنی ای ہمارے رب تیرے ہی واسطے حمد اور شکر ہی آسمانون کے برابر اور زمین اور جو آسمان زمین کے اندر ہی
اوسکے برابر اور اسکے بعد جو چیز تیری خواہش مین ہو اوسکے برابر پھر جب حضرتؐ سجدہ کرتے تھے تو اس دعا کو اللھم سے احسن الخالقین تک پڑھتے تھے
یعنی آلہی مینے تیرا سجدہ کیا اور تیرا مین ایمان لایا اور تیرا مین تابعدار ہوگیا سجدہ کیا میرے چہرے نے اوسکو جسنے اوسکو پیدا کیا اور اوسکی صورت
بنائی اور اوسکے کان اور آنکھ چیری خدا بڑی برکت والا ہی سب بنانے والون سے بہتر پھر نماز مین اخیر دعا یہ ہوتی تھی کہ حضرتؐ التحیات اور سلام
پھیرنے کے درمیان اللھم سے الا انت تک فرماتے تھے یعنی آلہی بخش دے میرے لیے جو مینے آگے کیا اور جو پیچھے ڈالا اور جو مینے چھپایا اور جو مینے
کھولا اور جو مینے زیادتی کی اور اوسکو بخش جسکو تو مجسے زیادہ تر دانا ہی تو آگے کرتا ہی جسکو چاہے اور پیچھے ڈالتا ہی جسکو چاہتا ہی تیرے
سوا کوئی بندگی کے لائق نہین **ف** یہ جو فرمایا کہ بدی تیری طرف نہین یعنی بد کام سے تیری نزدیکی حاصل نہین ہوتی یا یہ مطلب کہ
ہر چند نیکی اور بدی کا خالق خدا ہی ہی لیکن بندگی کا ادب یہ ہی کہ بدی کو اوسکی طرف نسبت نہ کیا چاہیے جیسے دعا مین یا خالق الشر یا خالق الکلب
والخنزیر نہین لاتے اور حالانکہ ان سب کا خالق وہی ہی حنفی مذہب مین یہ دعائین نفل نماز مین کرے نہ فرض مین **ہ** ابْنُ عُمَرَ اللّٰهُمَّ أَنْتَ
خَلَقْتَ نَفْسِي وَأَنْتَ تَوَفَّاهَا لَكَ مَمَاتُهَا وَمَحْيَاهَا إِنْ أَحْيَيْتَهَا فَاحْفَظْهَا وَإِنْ أَمَتَّهَا فَاغْفِرْ لَهَا اللّٰهُمَّ
أَسْأَلُكَ الْعَافِيَةَ أَمَرَ بِهِ رَجُلًا أَنْ يَقُولَهُ إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ مسلم مین عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا
کہ آلہی تو نے میری جان کو پیدا کیا اور تو ہی اوسکو مار یگا تیرے ہی واسطے اوسکی زندگی اور موت ہی اگر تو نے اوسکو زندہ رکھا تو اوسکو اپنی امان مین
رکھ اور اگر اوسکو مارا تو اوسکو بخش دیجیو آلہی مین تجہسے عافیت اور صحت مانگتا ہون یہ دعا حضرتؐ نے ایک مرد کو بتلائی کہ جب لیٹا کرے تو اوسکو
پڑھا کرے **ق** أَبُو هُرَيْرَةَ اللّٰهُمَّ أَنْجِ الْوَلِيدَ بْنَ الْوَلِيدِ وَسَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ وَعَيَّاشَ بْنَ أَبِي رَبِيعَةَ

٣٢١٣
٣٢١٤

وَالْمُسْتَضْعَفِيْنَ بِمَكَّةَ اَللّٰهُمَّ اشْدُدْ وَطْأَتَكَ عَلٰى مُضَرَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا عَلَيْهِمْ سِنِيْنَ كَسِنِيْ يُوْسُفَ
بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا الٰہی نجات دے ولید بن ولید کو اور سلمہ بن ہشام کو اور عیاش بن ربیعہ کو اور مکے کے
سب دبے ہوئے بے زور مسلمانون کو الٰہی اپنا سخت عذاب ڈال مضر کی قوم پر اور اونپر سات برس کا قحط ڈال جیسے یوسف کے وقت مین قحط پڑا تھا
ف مکے مین چند غریب مسلمان تھے جیسے ولید اور عیاش اور سلمہ اور عمار اور خباب وغیرہ کفار قریش اونکو بہت ستاتے تھے سو حضرت صلعم نے
اونکی مخلصی کی دعا کی آخر خدا نے اونکو نجات دی اور مضر ایک عرب مین قوم تھی بڑے سخت لوگ تھے اسواسطے حضرت صلعم نے اونپر بددعا کی

۲۲۱۵ م عمر اَللّٰهُمَّ اَنْجِزْ لِيْ مَا وَعَدْتَنِيْ اَللّٰهُمَّ اٰتِ مَا وَعَدْتَنِيْ اَللّٰهُمَّ اِنْ تُهْلِكْ هٰذِهِ الْعِصَابَةَ مِنْ اَهْلِ
الْاِسْلَامِ لَا تُعْبَدْ فِي الْاَرْضِ مسلم مین عمر فاروق رضی سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ الٰہی پورا کر جو تونے مجسے وعدہ کیا ہی الٰہی
کہان وہ فتح جسکا تو نے مجسے وعدہ کیا ہی الٰہی اگر تو نے اس اہل اسلام کی جماعت کو مار ڈالا تو زمین مین تیری بندگی نہوگی ف جنگ بدر مین
حضرت صلعم نے دیکھا کہ باسامان ہزار آدمی کا کافرون کا لشکر ہی اور حضرت صلعم کا لشکر بے سامان تین سو تیرہ آدمی کا ہی تب اضطراب سے یہ دعا کی سو خدا نے
قبول کی حضرت صلعم کی فتح ہوئی اور یہ جو فرمایا کہ اگر یہ اہل اسلام ہلاک ہوئے تو تیری عبادت پھر نہوگی یعنی میرے بعد تو کوئی پیغمبر نہوگا جو لوگون کو
میرے بعد ہدایت کرے شرک چھڑاوے سو اگر مین اور میرے ساتھی مسلمان ہلاک ہوگئے تو پھر کون صورت ہی خالص عبادت ہونے کی حضرت صلعم کو زیادہ اضطراب
یہی تھا کہ کہین دین الٰہی مٹ جاوے اگر کوئی کہے کہ جب خدا نے اس فتح کا وعدہ کیا تھا تو اتنے اضطراب کا کیا مقام تھا اوسکا جواب یہ ہی کہ حضرت صلعم
بے نیازی اور بے پرواہی کی شان سے ڈرے وہ مالک ہی جو چاہے سو کر ڈالے اوسکا کون ہاتھ پکڑنے والا ہی بندگی اسی کا نام ہی کہ بندہ ڈرتا رہے کبھی
نڈر نہووے اور دوسرا سبب یہ تھا کہ تا اصحاب کو تسکین ہووے بے سامانی سے نہ ڈرین اسواسطے کہ اونکو یقین تھا کہ حضرت صلعم کی دعا بیشک مقبول ہی

۲۲۱۶ خ ابن عباس اَللّٰهُمَّ اَنْشُدُكَ عَهْدَكَ وَوَعْدَكَ اَللّٰهُمَّ اِنْ تَشَأْ لَا تُعْبَدْ بَعْدَ الْيَوْمِ قَالَهٗ يَوْمَ بَدْرٍ وَفِيْ
رِوَايَةِ اَنَسٍ اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ اِنْ تَشَأْ لَا تُعْبَدْ فِي الْاَرْضِ قَالَهٗ يَوْمَ اُحُدٍ بخاری مین عبداللہ بن عباس رضی سے روایت ہی
کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ الٰہی مین تیرا قول قرار تجکو یاد دلاتا ہون یعنی کمال عاجزی سے تیرے عہد و پیمان کے وسیلے سے سوال کرتا ہون الٰہی اگر تو چاہے
تو آج کے بعد تیری بندگی نہو یہ حضرت صلعم نے جنگ بدر کے دن دعا کی اور انس کی روایت مین یون ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ الٰہی اگر تو نے چاہا یعنی ہمکو ہلاک کرنا تو
زمین مین پھر تیری عبادت نہوگی یہ دعا حضرت صلعم نے جنگ احد کے دن فرمائی ف مصابیح مین عبداللہ بن عباس رضی سے روایت ہی کہ جنگ بدر کے دن خیمے
مین یہ دعا حضرت صلعم کرتے تھے تو ابوبکر صدیق رضی نے حضرت صلعم کا ہاتھ پکڑا اور کہا کہ یا حضرت اتنی دعا کفایت کرتی ہی آپنے بلے سہرے کی التجا اپنے رب کی کی
تو حضرت صلعم زرہ پہنے خیمے سے نکلے اور یہ فرماتے جاتے تھے کہ اب کافرون کا لشکر بھاگا جاتا ہی اور پیٹھ پھیرتا ہی چنانچہ ویسا ہی ہوا بلا تفاوت

۲۲۱۷ م عائشة اَللّٰهُمَّ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ فَاَيُّ الْمُسْلِمِيْنَ لَعَنْتُهٗ اَوْ سَبَبْتُهٗ فَاجْعَلْهُ لَهٗ زَكٰوةً وَّاَجْرًا مسلم مین حضرت عائشہ رضی سے
روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ الٰہی مین تو بشر ہی ہون سو جس مسلمان کو مین کوسون یا لعنت کرون تو اوس بددعا کو اوسکے واسطے گناہون کی طہارت اور
ثواب کر دیجیو ف یعنی شاید اگر بشریت سے مین کسی مسلمان کو بددعا کرون تو اوسکے حق مین اثر نکرے بلکہ بددعا عین دعاے خیر ہو جاوے
اس سے کمال شفقت حضرت صلعم کی اپنی امت پر ثابت ہوئی

۲۲۱۸ م انس اَللّٰهُمَّ اِنَّهُمْ مِنْ اَحَبِّ النَّاسِ اِلَيَّ اَللّٰهُمَّ اِنَّهُمْ مِنْ
اَحَبِّ النَّاسِ اِلَيَّ اَللّٰهُمَّ اِنَّهُمْ مِنْ اَحَبِّ النَّاسِ اِلَيَّ يَعْنِي الْاَنْصَارَ مسلم مین انس رضی سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ
الٰہی البتہ وے انصار میرے نزدیک ان لوگون مین ہین جو بہت پیارے ہین الٰہی وے میرے نزدیک ان لوگون مین سے ہین جو زیادہ تر محبوب ہین الٰہی وے میرے نزدیک

اون آدمیون مین سے ہین جو نہایت پیارے ہین یہ حضرت صلعم نے انصار کے حق مین تین بار فرمایا **خ** ابن عمر اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَبْرَأُ اِلَيْكَ ٢٢١٩
مِمَّا صَنَعَ خَالِدٌ **قَالَهٗ** مَرَّتَيْنِ مُنْصَرَفَ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيْدِ مِنْ بَنِيْ خُزَيْمَةَ بخاری مین عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہی
کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ الٰہی مین تیرے روبرو بیزاری ظاہر کیے دیتا ہون خالد کے کرتب سے یہ حضرت صلعم نے دو بار فرمایا جس وقت خالد بن ولید قوم بنی خزیمہ
سے پلٹے **ف** عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے خالد کو بنی خزیمہ کی قوم پر بھیجا اونکے مسلمان کرنے کو سو خالد نے اونکو
اسلام کی دعوت کی تو وے بخوبی یہ بات نہ کہہ سکے کہ ہم اسلام لائے اونھون نے یون کہا کہ ہم بے دین ہوئے ہم بے دین ہوئے یعنی مسلمان ہوئے
اسواسطے کہ کافر مسلمانون کو بے دین کہتے تھے سو خالد نے اونکا قتل کرنا اور قید کرنا شروع کیا اور ہر ایک مسلمان کو ایک قیدی دیا کہ
قتل کرے تو مینے کہا واللہ کہ مین اپنے قیدی کو نہ قتل کرونگا اور نہ کوئی میرا ساتھی قتل کرے پھر جب ہم پلٹے تو یہ حال حضرت صلعم سے کہا تب حضرت نے
یہ حدیث فرمائی یعنی خالد سے قصور ہوا کہ یہ مطلب جو سمجھے اونکو مار ا الٰہی مین اسمین شریک نہین معلوم ہوا کہ نیت کا اعتبار ہی اگر خلاف مقصود غلطی سے
یا نادانی سے کوئی لفظ نکل جاوے تو اوسکا کچھ اعتبار نہین **شعر** ما درون ابنگریم وحال را ✤ نی برون ابنگریم وقال را ✤ اور خالد کی طرف سے
یہ عذر ممکن ہی کہ اونکو حکم تھا کہ اگر وے اسلام نہ لاوین تو قتل کردو سو اونھون نے اسلام کو صاف نہین ظاہر کیا اور یہ جو کہا کہ ہم بے دین ہوئے اسمین
یہ مطلب بھی ممکن ہی کہ ہمنے اپنا دین چھوڑا ہم یہودی یا نصرانی ہوئے شاید عار کے سبب سے اسلام کی لفظ نہ کہی ہو بلکہ یون کہا کہ ہم بے دین ہوئے واللہ اعلم
ق ابو هريرة اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اُحِبُّهٗ فَاَحِبَّهٗ وَاَحِبَّ مَنْ يُّحِبُّهٗ يَعْنِي الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا بخاری ٢٢٢٠
اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ الٰہی مین اوسکو چاہتا ہون یعنی حسن ابن علی کو سو تو بھی اوسکو چاہ اور اوسکو چاہ
جو اوسکو چاہے **ف** حضرت نے ایکبار امام حسن رض کو اپنی گود مین لیکر اونکو چوما پھر یہ دعا کی **خ** اُسامة بن زيد اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اُحِبُّهُمَا ٢٢٢١
فَاَحِبَّهُمَا وَيُرْوٰى اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَرْحَمُهُمَا فَارْحَمْهُمَا يَعْنِي الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا بخاری مین اسامہ
بن زید رض سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ الٰہی مین حسن اور حسین کو چاہتا ہون سو تو بھی اونکو چاہ اور دوسری روایت مین ہی کہ الٰہی مین مقرر
ان دونون پر رحم کرتا ہون سو تو بھی ان پر رحم کر **ف** ان دونون حدیثون مین حسنین ع کی بڑی عمدہ فضیلت ہی کہ حضرت ع نے اونکی محبت اور
اونکے محب کی محبت کی خدا سے دعا کی خدا کی محبت سے مراد ترحم اور کمال رحمت ہی **م** عايشة اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ خَيْرَهَا وَخَيْرَ مَا فِيْهَا ٢٢٢٢
وَخَيْرَ مَا اُرْسِلَتْ بِهٖ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِيْهَا وَشَرِّ مَا اُرْسِلَتْ بِهٖ كَانَ يَقُوْلُهٗ اِذَا
عَصَفَتِ الرِّيْحُ مسلم مین حضرت عایشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ الٰہی مین تجھسے اسکی بھلائی اور اوسکے اندر کی بھلائی
اور جس واسطے یہ آندھی بھیجی گئی اوسکی بھلائی مانگتا ہون اور اوسکی برائی اور اوسکے اندر کی برائی اور جس واسطے یہ بھیجی گئی ہی اوسکی برائی سے
پناہ مانگتا ہون یہ دعا حضرت ع کرتے تھے جب سخت ہوا چلتی تھی **م** ابن مسعود اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ الْهُدٰى وَالتُّقٰى ٢٢٢٣
وَالْعَفَافَ وَالْغِنٰى مسلم مین عبد اللہ بن مسعود رض سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ الٰہی مین تجھسے ہدایت اور پرہیزگاری اور حرام
سے پاکدامنی اور دل کی بے پرواہی مانگتا ہون **ف** عفاف اور عفت یہ کہ شہوت شرع اور عقل کے تابع ہو جاوے یعنی بے شرعی
اجازت کسی چیز کی خواہش غلبہ نکرے تو اس سے بہت بہتر اخلاق پیدا ہوتے ہین جیسے سخاوت اور حیا **خ** سعد بن ابي وقاص اَللّٰهُمَّ ٢٢٢٤
اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَنْ اُرَدَّ اِلٰى اَرْذَلِ الْعُمُرِ وَاَعُوْذُ بِكَ
مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ بخاری مین سعد بن ابی وقاص رض سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا

کہ آلهی مین تیری پناہ مانگتا ہون بخیلی سے اور پناہ مانگتا ہون بزدلی اور نامردی سے اور پناہ مانگتا ہون بُری اور نکمّی زیست سے اور پناہ مانگتا ہون دجال کے فتنے فساد سے اور پناہ مانگتا ہون قبر کے عذاب سے **ف** نکمّی عمر یعنی پیری سے اسواسطے پناہ مانگی کہ اوس وقت آدمی کے ہاتھ پانون کہے مین ہوتے نہین نہ عقل ٹھکانے رہتی ہی تو گویا آدمی دیوار بن جاتا ہی

۲۲۲۵ **ق** اَنَسٌ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَآئِثِ **كَانَ يَقُوْلُهٗ** اِذَا دَخَلَ الْخَلَاۗءَ بخاری اور مسلم مین انس رضؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ آلهی مین تیری پناہ مانگتا ہون بھوت اور بھوتنیون کے شر سے یہ دعا حضرتؐ پاخانے مین داخل ہوتے فرماتے **ف** پاخانے مین خدا کا نام مذکور نہین ہوتا اسواسطے شیطان وہان رہتے ہین اس سبب سے حضرتؐ نے یہ دعا کی

۲۲۲۶ **ق** اَبُوْ سَعِيْدٍ وَّاَنَسٌ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ وَالْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَضَلَعِ الدَّيْنِ وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ بخاری اور مسلم مین ابو سعید اور انس رضؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ آلهی مین تیری پناہ مانگتا ہون تشویش اور غم سے او جان کی ماندگی اور بدن کی کاہلی سے اور بخیلی اور نامردی سے اور قرض کے بوجھ اور مردون کے غلبے سے **ف** مردون کا غلبہ یہ کہ بادشاہ ظالم ہو یا جاہلون سے سابقہ پڑے یا کہ شہوت پرستی مردون پر غالب ہو

۲۲۲۷ **م** اِبْنُ عُمَرَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِكَ وَتَحَوُّلِ عَافِيَتِكَ وَفُجَاۗءَةِ نِقْمَتِكَ وَجَمِيْعِ سَخَطِكَ مسلم مین عبداللہ بن عمر رضؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ آلهی مین تیری پناہ مانگتا ہون تیری نعمت کے زوال سے اور تیری دی عافیت اور آرام کے پلٹنے سے اور ناگہانی تیرے عذاب سے اور سب تیرے غضب والے کامون سے

۲۲۲۸ **م** عَاۗئِشَةُ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْمَاْثَمِ وَالْمَغْرَمِ مسلم مین حضرت عایشہ رضؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ آلهی مین تیری پناہ مانگتا ہون قبر کے عذاب سے اور پناہ مانگتا ہون مسیح دجال کے فتنے فساد سے اور تیری پناہ مانگتا ہون زندگی اور موت کے فتنے سے آلهی مین تیری پناہ مانگتا ہون گناہ اور تاوان سے **ف** زندگی کا فتنہ بیماری اور مال اور اولاد کا نقصان یا کثرت مال کی جو خدا سے غافل کرے یا کفر اور گمراہی اور موت کا فتنہ اس وقت کی شدت اور دہشت یا معاذ اللہ خاتمہ بد ہونا

م عَاۗئِشَةُ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ اَعْمَلْ صحیح مسلم مین حضرت عایشہ رضؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا یا اللہ مین پناہ لیتا ہون تیرے ساتھ بدی سے اوسکی جو مینے کیا اور بدی سے اوسکی جو مینے نہین کیا

۲۲۲۹ **م** اَنَسٌ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لَّا يَنْفَعُ وَقَلْبٍ لَّا يَخْشَعُ وَدُعَاۗءٍ لَّا يُسْمَعُ وَنَفْسٍ لَّا تَشْبَعُ مسلم مین انس رضؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ آلهی مین تیری پناہ مانگتا ہون اوس علم سے جو فائدہ نکرے اور اوس دل سے جو تیرے حضور مین نجھکے اور اوس دعا سے جو نسنی جاوے یعنی قبول نہو اور اوس جی سے جسکو آسودگی نہو یعنی لالچی ہو قلیل پر قناعت نکرے **ف** علم غیر نافع یعنی علم بیعمل اور جسکی شرع مین اجازت نہو جیسے سحر اور نجوم اور رمل اور جفر اور جو آخرت مین کام نآوے بلکہ ضرر کرے جیسے یونانی حکمت کا علم اور علم نافع وہ ہی جو دنیا مین یا آخرت مین یا دونون مین فائدہ کرے صرف دنیا کا فائدہ علم طب اور علم حساب مین اور صرف آخرت کا فائدہ علم معرفت اور علم سلوک اور علم اخلاق مین اور دنیا اور آخرت دونون کا فائدہ شریعت کے علوم مین اور جو علم کہ نہ نفع کرے نہ ضرر جیسے حاجت سے زیادہ علم حساب او علم لغت مین دخل زیادہ پیدا کرنا

۲۲۳۰ **م** عَاۗئِشَةُ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ النَّارِ وَعَذَابِ النَّارِ وَفِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْغِنٰى وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْفَقْرِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ مسلم مین حضرت عایشہ رضؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ آلهی مین پناہ مانگتا ہون دوزخ کے فتنے اور دوزخ کے عذاب سے اور قبر کے فتنے اور قبر کے عذاب سے اور پناہ مانگتا ہون مالداری کے فتنے کی برائی سے اور محتاجی کے فتنے کی برائی سے اور تیری پناہ مانگتا ہون مسیح دجال کے فتنے کی برائی سے **ف** مالداری کا فتنہ غفلت اور غرور

اور بخل اور محتاجی کا فتنہ مالدارون پر حسد کرنا اور لوگون کے مال مین طمع کرنا اور اپنے تقسیم پر نہ راضی ہونا اور مال کی طلب مین حرام
٢٢٣١ کامون کو اختیار کرنا ق ابو بکر اَللّٰهُمَّ اِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي ظُلْمًا كَثِيرًا وَلَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ اِلَّا اَنْتَ فَاغْفِرْ لِي مَغْفِرَةً
مِّنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِي اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ بخاری اور مسلم مین ابو بکر صدیق رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا آلہی مینے
اپنی جان پر ستم کیا بہت ستم اور گناہون کو نہین بخشتا سوا تیرے سو بخش دے مجکو اپنے پاس کی مغفرت سے اور مجھپر رحم کر البتہ تو ہی بڑا بخشنے والا او
نہایت مہربان ہی ف صدیق اکبر رضہ سے روایت ہی کہ مینے کہا کہ یا حضرت مجکو کوئی دعا بتلائیے جسکو مین اپنی نماز مین پڑھا کرون تب حضرت نے
٢٢٣٢ مجکو یہ دعا بتلائی التحیات اور درود کے بعد اسکو پڑھنا چاہیے م البراء بن عازب اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَوَّلُ مَنْ اَحْيَا اَمْرَكَ اِذْ اَمَاتُوهُ
قَالَهُ حِيْنَ مُرَّ عَلَيْهِ بِيَهُوْدِيٍّ مُحَمَّمٍ مَجْلُوْدٍ ثُمَّ اَمَرَ بِهِ فَرُجِمَ مسلم مین براء بن عازب رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ آلہی مین پہلا شخص ہون جسنے تیرے حکم کو جلایا جبکہ وہی اوسکو مار چکے تھے یعنی جس وقت مین کہ یہودیون نے سنگساری کا حکم موقوف کر دیا تھا سو
اول مجھی سے اوسکی رواج ہوئی یہ حضرت نے اوس وقت فرمایا جب حضرت کے سامنے کوڑون سے مار ہوا رو سیاہ یہودی نکلا پھر حضرت نے اوسکو حاکم کیا تو سنگسار ہوا
ف حضرت کے سامنے کالا مونہہ یہودی جسپر کوڑون کی مار پڑی تھی نکلا حضرت نے یہودیون سے پوچھا کہ تمہاری کتاب مین حرام کاری کی یہی حد اور
یہی سزا ہی یہودیون نے کہا ہان یہی حکم ہی تب حضرت نے اونکے ایک عالم کو بلایا جسکا ابن صوریا نام تھا اور اوس سے فرمایا کہ مین تجکو اوس خدا کی قسم دلاتا ہون
جسنے موسی پر توریت اوتاری کیا تمہاری کتاب مین زانی کی یہی سزا ہی کہ کوڑے مارے اور کالا مونہہ کر دیجیے اوسنے کہا نہین یہ سزا نہین اگر تو مجکو ایسی
بڑی قسم نہ دلاتا تو مین ہرگز حقیقت حال نہ بتلاتا حرام کاری کی سزا توریت مین سنگساری ہی لیکن جب زنا کی ہمارے اشراف لوگون مین کثرت ہوئی تو اول
ہمارا یہ معمول تھا کہ ہم رئیس اور شریف کو اگر حرام کاری مین پکڑتے تو چھوڑ دیتے اور اگر غریب اور کمینے کو پکڑتے تو اوسکو سنگسار کرتے پھر ہمنے
آپس مین صلاح کی کہ آؤ ایک چیز مقرر کریوین کہ شریف اور کمینے پر برابر کیا کرین تو یہی صلاح ٹھہری کہ سنگساری کے عوض کوڑون کی مار اور
مونہہ کالا کر دینا ہوا کرے پھر یہودیون نے حضرت سے تخفیف چاہی یعنی سنگساری نہو حضرت نے اونکی بات پر کچھ دھیان نکیا اور اوسکو سنگسار کروایا
پھر یہ حدیث فرمائی اور دوسری روایت یون ہی کہ جب یہودیون نے سنگساری کے حکم کی انکار کی تو عبد اللہ بن سلام نے حضرت سے کہا
توریت مین سنگساری کا حکم ہی پھر توریت منگوائی تو یہودیون نے سنگساری کی آیت پر ہاتھ رکھ دیا عبد اللہ بن سلام نے اونکا ہاتھ اوٹھا کر
٢٢٣٣ اوس آیت کو پڑھ دیا پھر حضرت نے اوسکو سنگسار کروایا م ابو ہریرۃ اَللّٰهُمَّ اهْدِ اُمَّ اَبِي هُرَيْرَةَ اَللّٰهُمَّ حَبِّبْ عُبَيْدَكَ
هٰذَا وَاُمَّهُ اِلٰى عِبَادِكَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَحَبِّبْ اِلَيْهِمَا الْمُؤْمِنِيْنَ مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ آلہی ہدایت کر ابو ہریرہ کی مان کو آلہی اپنے اس بندے کو اور اوسکی مان کو پیارا کر دے اپنے ایماندار بندون کے نزدیک اور ایماندارون کو
ان دونون کے نزدیک پیارا کر دے ف مصابیح مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ میری مان مشرک تھی مین اوس سے کہا کرتا تھا کہ تو مسلمان ہوجا سو اوسنے
ایکبار حضرت کے حق مین ایسی بے ادبی کی کہ مجکو نہایت بری معلوم ہوئی سو مین حضرت کی خدمت مین روتا آیا اور مینے کہا کہ یا حضرت میری مان کے واسطے
دعا کیجیے کہ خدا اوسکو ہدایت کرے تب حضرت نے یہ دعا کی تو مین حضرت کی اس دعا سے خوشی ہوکر نکلا جب مین اپنے گھر کے دروازے پر پہنچا اور میری مان
نے میرے جوتے کی چاپ سنی تو کہا ای ابو ہریرہ کھڑا رہ اور مینے پانی کی آواز سنی سو اوسنے غسل کر کے جلدی سے کپڑے پہن کے دروازہ کھولا اور
یون کہا کہ ای ابو ہریرہ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ تو مین خوشی کے مارے روتا ہوا حضرت کی
خدمت مین پلٹ گیا اور حال کہا تو حضرت نے الحمد للہ کہہ کے فرمایا کہ بہت اچھا ہوا یہ حدیث معجزہ ہی کہ فوراً حضرت کی دعا قبول ہوگئی

۲۲۳۴ ق ابو ھریرۃ اَللّٰھُمَّ اھْدِ دَوْسًا وَّأْتِ بِھِمْ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ آلٰہی دوس کی قوم کو ہدایت کر اور اونکو میرے پاس لے آ ف دوس ایک قوم تھی یمن مین ابوہریرہ اوسی قوم سے تھے حضرت نے ابوہریرہ کی خاطر سے یہ دعا کی خدا نے قبول کی چنانچہ وہ قوم مسلمان ہوکر حضرت کی خدمت مین آئی

۲۲۳۵ م علی اَللّٰھُمَّ اھْدِنِیْ وَسَدِّدْنِیْ وَفِیْ رِوَایَةٍ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ الْھُدٰی وَالسَّدَادَ وَاذْکُرْ بِالْھُدٰی ھِدَایَتَكَ الطَّرِیْقَ وَبِالسَّدَادِ سَدَادَ السَّھْمِ علمہ ایاہ مسلم مین علی مرتضی رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ آلٰہی مجکو ہدایت کر اور سیدھا کر لے اور ایک روایت مین ہی کہ آلٰہی مین تجھسے ہدایت اور راستی مانگتا ہون اور اس علکے وقت ہدایت سے راہ کی ہدایت اور راستی سے تیر کی راستی دھیان کیا کر یعنی جیسے کہین جانا منظور ہوتا ہی تو سیدھے اوسی طرف چلتے ہین داہنے بائین نہین جھکتے اسی طرح خدا سے ہدایت مانگتے راہ راست کا دھیان چاہیے کہ منزل مقصود کو پہونچاوے شرع پر چلا جاوے ضلالت اور بدعت کی طرف میل نکرے اور راستی مانگنے کے وقت تیر کی راستی کو دھیان کرے یعنی جیسے تیر سیدھا نشانے پر پہونچتا ہی داہنے بائین نہین جھکتا اسی طرح اپنے علم اور عمل مین راستی کا خیال چاہیے کہ باطل خلل نہ پاوے اور دوسرا فائدہ اس خیال کا یہ ہی کہ دل کی غفلت دور ہو حضور دل حاصل ہوجاوے

۲۲۳۶ م سعد بن ابی وقاص اَللّٰھُمَّ بَارِكْ لِاَھْلِ الْمَدِیْنَةِ فِیْ مُدِّھِمْ مَنْ اَرَادَھَا بِسُوْءٍ اَذَابَهُ اللّٰهُ کَمَا یَذُوْبُ الْمِلْحُ فِی الْمَاءِ مسلم مین سعد بن ابی وقاص سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا آلٰہی برکت دے مدینے کے لوگون کو اونکے مُد مین جو مدینے سے برائی کا ارادہ کرے خدا اوسکو گلا ڈالے جیسے نمک پانی مین گلتا ہی ف مُد پیمانہ ہو صاع کی چوتھائی تخمیناً بقدر تین پاؤ کے

۲۲۳۷ م ابو ھریرۃ اَللّٰھُمَّ بَارِكْ لَنَا فِیْ ثَمَرِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِیْ مَدِیْنَتِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِیْ صَاعِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِیْ مُدِّنَا اَللّٰھُمَّ اِنَّ اِبْرَاھِیْمَ عَلَیْهِ السَّلَامُ عَبْدُكَ وَخَلِیْلُكَ وَنَبِیُّكَ وَاِنِّیْ عَبْدُكَ وَنَبِیُّكَ وَاِنَّهٗ دَعَاكَ لِمَکَّةَ وَاِنِّیْ اَدْعُوْكَ لِلْمَدِیْنَةِ بِمِثْلِ مَا دَعَاكَ لِمَکَّةَ وَمِثْلِهٖ مَعَهٗ کَانَ یَقُوْلُهٗ اِذَا اَخَذَ اَوَّلَ الثَّمَرِ ثُمَّ یَدْعُوْ اَصْغَرَ وَلِیْدٍ لَهٗ فَیُعْطِیْهِ ذٰلِكَ الثَّمَرَ مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ آلٰہی ہمکو برکت دے ہمارے پھل مین اور برکت دے ہمکو ہمارے مدینے مین اور برکت دے ہمکو ہمارے صاع مین اور برکت دے ہمکو ہمارے مد مین آلٰہی مقرر ابراہیم علیہ السلام تیرا بندہ اور تیرا دوست اور تیرا پیغمبر ہی اور مقرر مین تیرا بندہ اور تیرا پیغمبر ہون اور البتہ اونے تجھسے مکے کے واسطے دعا کی تھی اور مین تجھسے مدینے کے واسطے دعا کرتا ہون مثل اوسکے جو ابراہیم نے مکے کے واسطے دعا کی اور اوسکے برابر ساتھ اوسکے اور بھی یعنی مکے کی دونی برکت مدینے مین چاہتا ہون حضرت یہ دعا کرتے تھے جب پہلا پھل پاتے تھے اور اپنے اہل بیت کے چھوٹے لڑکے کو بلاتے پھر اوسکو وہ پھل دیتے ف صاع اور مد کی برکت سے مراد اناج کی برکت ہی حضرت ابراہیم نے مکے کے پھلون کی برکت کی دعا کی تھی اسواسطے کہ وہان اناج نہین ہوتا تھا اور حضرت نے مدینے کے پھل اور اناج دونون کی دعا کی اسواسطے کہ وہان دونون چیزین ہوتی ہین سنت یہ ہی کہ نیا پھل چھوٹے لڑکے کو دیوے اسواسطے کہ نئی چیز نئے شخص کو دینا مناسب ہی

۲۲۳۸ خ ابن عمر اَللّٰھُمَّ بَارِكْ لَنَا فِیْ شَامِنَا اَللّٰھُمَّ بَارِكْ لَنَا فِیْ یَمَنِنَا بخاری مین عبداللہ بن عمر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ آلٰہی برکت دے ہمکو ہمارے شام مین آلٰہی برکت دے ہمکو ہمارے یمن مین ف پوری روایت یون ہی کہ لوگون نے کہا کہ ہمارے نجد کے واسطے برکت کی دعا کیجیے حضرت نے دوبار جواب نہ دیا تیسری بار فرمایا کہ وہین تو زلزلے اور فساد ہین اور وہین سے شیطان کا سینگ یعنی سورج نکلتا ہی شام کا ملک مدینے کے اتر کی طرف ہی اور یمن دکھن کی طرف اور نجد کا ملک پورب کی طرف ہی شام کو اپنی طرف اسواسطے نسبت کیا کہ وہ پیغمبرون کی زمین ہی اور یمن کو اپنی طرف اسواسطے نسبت کیا کہ مکہ تہامہ کی زمین ہی اور تہامہ یمن سے متعلق ہی

۲۲۳۹ م عبداللہ بن بسر اَللّٰھُمَّ بَارِكْ لَھُمْ فِیْ مَا رَزَقْتَھُمْ وَاغْفِرْ لَھُمْ وَارْحَمْھُمْ دعا بہ

لِاَبِيْهِ بُسْرٍ مسلم میں عبد اللہ بن بسر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا الٰہی برکت کر اونکے واسطے اوسمین جو تو نے اونکو دیا اور بخش دے اونکو اور
رحم کر اونپر یہ دعا حضرت نے عبد اللہ کے باپ کے واسطے کی جسکا بسر نام ہی ف عبد اللہ بن بسر رض سے روایت ہی کہ حضرت ہمارے گھر تشریف لائے
اور کھانا اور کھجور کھائی اور شربت پیا باقی شربت داہنی طرف والے آدمی کو دیا پھر حضرت سوار ہوئے تو میرے باپ نے باگ پکڑ کے دعا طلب کی تب حضرت نے
یہ دعا کی خ البراء بن عازب اَللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ اَحْيٰى وَبِاسْمِكَ اَمُوْتُ كَانَ يَقُوْلُهٗ اِذَا اَخَذَ مَضْجَعَهٗ وَاِذَا ٢٢٤٠
اسْتَيْقَظَ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَحْيَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَيْهِ النُّشُوْرُ بخاری میں براء بن عازب رض سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ الٰہی تیرے نام سے جیتا ہوں اور تیرے نام پر مرونگا یہ حضرت دعا کرتے تھے جب سونے کے واسطے لیٹتے تھے اور جب جاگتے تھے تو یہ فرماتے تھے
کہ شکر ہی خدا کو جسنے ہمکو جلایا بعد ہماری موت کے اور اوسی کی طرف جی کر اوٹھنا ہی یعنی قیامت میں ف نیند کو موت اسواسطے فرمایا کہ جیسے
موت سے عقل اور حواس نہیں رہتے ویسے ہی نیند میں بھی نہیں رہتے پھر اسکے بعد قیامت کا جی اوٹھنا اسواسطے حضرت نے ذکر کیا کہ جاگنا قیامت
کی زندگی کی مثال ہی یعنی جیسے نیند کے بعد جاگتے ہیں اوسی طرح موت کے بعد قیامت میں زندہ ہونگے ق ابو ہریرۃ اَللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِيْ ٢٢٤١
وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَّ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اَللّٰهُمَّ نَقِّنِيْ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْاَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ
اَللّٰهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ بِالْمَآءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ بخاری او مسلم میں ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی فرق ڈالدے میرے اور میرے
گناہوں کے درمیان جیسے تو نے فرق ڈالا ہی مشرق اور مغرب میں الٰہی چھانٹ ڈال مجکو گناہوں سے جیسے سفید کپڑا اچھا چھانٹا جاتا ہی میل سے الٰہی دھو ڈال میرے
گناہوں کو پانی اور برف اور اولے سے یعنی طرح طرح کی مغفرت کر ق جریر اَللّٰهُمَّ ثَبِّتْهُ وَاجْعَلْهُ هَادِيًا مَّهْدِيًّا دَعَا بِهٖ لَهٗ ٢٢٤٢
حِيْنَ شَكٰى اِلَيْهِ اَنَّهٗ لَا يَثْبُتُ عَلَى الْخَيْلِ بخاری اور مسلم میں جریر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی ٹھہرا دے اوسکو گھوڑے پر
اور کر دے اوسکو ہدایت کرنے والا اور راہ یاب یہ دعا حضرت نے جریر کے لیے کی جبکہ اونسے شکایت کی کہ میں گھوڑے پر نہیں جم سکتا ف جریر سے
روایت ہی کہ حضرت نے مجکو ایک بتخانہ توڑنے کو بھیجا میں نے کہا کہ میں گھوڑوں پر نہیں ٹھہر سکتا تب حضرت نے میرے سینے پر اپنا ہاتھ ملا پھر یہ دعا کی تو
شہسوار ہوگئے ق عائشة اَللّٰهُمَّ حَبِّبْ اِلَيْنَا الْمَدِيْنَةَ كَحُبِّنَا مَكَّةَ اَوْ اَشَدَّ اَللّٰهُمَّ صَحِّحْهَا وَبَارِكْ لَنَا فِيْ ٢٢٤٣
مُدِّهَا وَصَاعِهَا وَانْقُلْ حُمَّاهَا فَاجْعَلْهَا بِالْجُحْفَةِ بخاری او مسلم میں حضرت عایشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی ہمارے نزدیک
مدینے کو پیارا کر جیسے ہمکو مکے کی محبت ہی یا اوس سے بھی زیادہ الٰہی اور چنگا کر دے مدینے کو یعنی مدینے کی آب و ہوا کو درست کر دے اور برکت کر ہمارے
لیے اوسکے مد اور اوسکے صاع میں اور لیجا اسکی تپ کو سو ڈال دے اوسکو جحفہ میں ف مصابیح میں حضرت عایشہ رض سے روایت ہی کہ جب حضرت مکے
سے ہجرت کر کے مدینے میں آئے تو ابو بکر صدیق اور بلال تپ کے مرض میں بیمار ہوئے اور بلال مکے کے جانے کے اشتیاق میں شعر پڑھنے لگے تو مدینے
کا حال حضرت سے کہا تب حضرت نے یہ دعا کی آب و ہوا مدینے کی بہت خراب تھی اکثر وبا تپ ہوا کرتی تھی حضرت کی دعا سے وہ بلا دفع ہوئی جحفہ مدینے سے چھ کوس
ایک مکان ہی وہاں یہود رہتے تھے مدینے کی بیماری حضرت کی دعا سے وہاں جاتی رہی ق انس اَللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا بخاری اور مسلم ٢٢٤٤
میں انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی ہمارے آس پاس مینہہ برسے ہمپر نہ برسے ف اسکا قصہ اسی باب میں ہو چکا کہ اول حضرت نے
مینہہ کی دعا کی جب سات روز کی جھڑی لگی تب دعا فرمائی م ابو ہریرۃ اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ وَرَبَّ الْاَرْضِ وَرَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ٢٢٤٥
رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ فَالِقَ الْحَبِّ وَالنَّوٰى وَمُنْزِلَ التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِيْلِ وَالْفُرْقَانِ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْءٍ
اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِيَتِهٖ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْاَوَّلُ فَلَيْسَ قَبْلَكَ شَيْءٌ وَاَنْتَ الْاٰخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ شَيْءٌ وَاَنْتَ الظَّاهِرُ فَلَيْسَ

فَوْقَكَ شَيْءٌ وَّاَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَيْسَ دُوْنَكَ شَيْءٌ اِقْضِ عَنَّا الدَّيْنَ وَاَغْنِنَا مِنَ الْفَقْرِ مسلم مین ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ الٰہی ای آسمانون کے رب اور ای زمین کے رب ای بڑے عرش کے رب ہمارا رب اور ہر چیز کا رب اُگانے والا دانے اور گٹھلی کا چیر کے
اور اوتارنے والا توریت اور انجیل اور قرآن کا مین تیری پناہ مانگتا ہون ہر ایک چیز کی بُرائی سے ہر ایک چیز کی چوٹی کا تو پکڑنے والا ہی یعنی
ہر چیز تیرے قابو مین ہی الٰہی تو ہی پہلا ہی تو کوئی چیز تجھسے پہلے نہین اور تو ہی پچھلا ہی تو کوئی چیز تیرے بعد نہین اور تو ہی کھلا ہی تو کوئی چیز تجھسے بڑھکے
کھلی نہین اور تو ہی چھپا ہی تو کوئی چیز تجھسے ورے پوشیدہ تر نہین ادا کر ہمسے قرض کو اور بچا دے ہمکو محتاجی سے **ف** دانہ اور گٹھلی چیرنے کے
وقت اوپر اور نیچے سے پھٹ جاتی ہی اوپر کی طرف سے درخت بلند ہوتا ہی اور نیچے سے جڑ تلے کو گھستی ہی یہ جو فرمایا کہ اول اور آخر خدا ہی یعنی نہ اوسکی
ابتدا ہی نہ انتہا اور مخلوقات کی ابتدا بھی ہی اور انتہا بھی اول عدم تھا اور آخر فنا ہی خدا ظاہر ہی اپنی قدرت کی نشانیون سے کہ تمام عالم اوسکا
قائل ہی عالم ہو یا جاہل اور باطن ہی اپنی ذات کی حقیقت سے کہ تمام جہان اوسمین پریشان ہی جیسے نادان اوسمین حیران ہی اوس سے زیادہ تر دانا

۲۲۴۶ سرگردان ہی **د** عَائِشَةُ اَللّٰهُمَّ رَبَّ جِبْرَئِيْلَ وَمِيْكَائِيْلَ وَاِسْرَافِيْلَ فَاطِرَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ
وَالشَّهَادَةِ اَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ اِهْدِنِيْ لِمَا اخْتُلِفَ فِيْهِ مِنَ الْحَقِّ بِاِذْنِكَ
اِنَّكَ تَهْدِيْ مَنْ تَشَاءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ مسلم مین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ الٰہی ای جبرئیل اور میکائیل اور اسرافیل
کے رب ای آسمانون اور زمین کے بنانے والے ای چھپے اور کھلے کے جاننے والے تو ہی اپنے بندون مین جھگڑا فیصل کریگا جسمین وی جھوٹ جھگڑا ڈالتے ہین
اپنے حکم سے مجھکو حق دین کی ہدایت کر جسمین خلاف پڑا ہی مقرر تو ہی ہدایت کرتا ہی جسکو چاہتا ہی سیدھی راہ کی طرف

۲۲۴۷ **ق** اِبْنُ عَبَّاسٍ اَللّٰهُمَّ
رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ قَيِّمُ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ نُوْرُ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ
وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ مَلِكُ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ الْحَقُّ وَوَعْدُكَ الْحَقُّ وَلِقَاؤُكَ حَقٌّ
وَقَوْلُكَ حَقٌّ وَّالْجَنَّةُ حَقٌّ وَّالنَّارُ حَقٌّ وَّالنَّبِيُّوْنَ حَقٌّ وَّمُحَمَّدٌ حَقٌّ وَّالسَّاعَةُ حَقٌّ اَللّٰهُمَّ لَكَ اَسْلَمْتُ وَبِكَ
اٰمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْكَ اَنَبْتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ وَاِلَيْكَ حَاكَمْتُ فَاغْفِرْ لِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ
وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ وَيُرْوٰى بَعْدَ ذٰلِكَ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّيْ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ
لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَوْ لَا اِلٰهَ غَيْرُكَ **كَانَ يَقُوْلُهٗ** اِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَتَهَجَّدُ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ
سے روایت ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ الٰہی ای ہمارے رب تجھی کو حمد ہی تو ہی آسمانون اور زمین کا تھا منے والا ہی اور جو انکے درمیان ہی اور تجھی کو
شکر ہی تو ہی آسمانون اور زمین اور انکے درمیان والون کی رونق ہی اور تیرے ہی واسطے شکر ہی تو ہی آسمانون اور زمین اور اونکے درمیان والون کا
بادشاہ ہی اور تیرے ہی واسطے شکر ہی تو سچ مچ ہی اور تیرا وعدہ سچ مچ ہی اور تیرا ملنا سچ ہی اور تیرا قول حق ہی اور بہشت حق ہی اور دوزخ حق ہی
اور پیغمبر حق ہین اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم حق ہی اور قیامت حق ہی یعنی یہ سب چیزین سچ مچ ہین انمین کچھ شک نہین الٰہی مین تیرا تابعدار ہوا اور تیرا مین ایمان لایا
اور تجھپر مینے بھروسا کیا اور تیری طرف مینے رجوع کی اور تیری مدد سے مین جھگڑتا ہون اور تیرے ہی طرف مین جھگڑا رجوع کرتا ہون کہ تو فیصل
کرے سو بخش دے مجھکو جو کہ مینے آگے کیا اور جو پیچھے ڈالا اور جسکو مینے چھپایا اور جو ظاہر کیا اور بعد اسکے روایت ہی کہ یہ فرماتے تھے اور اوس گناہ کو
بخش جسکا تو مجھسے زیادہ تر واقف ہی تو ہی آگے کرتا ہی جسکو چاہتا ہی اور تو ہی پیچھے ڈالتا ہی جسکو چاہتا ہی کوئی عبادت کے لائق نہین سوا تیرے
راوی کو شک ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ یا لَا اِلٰهَ غَيْرُكَ فرمایا لیکن مطلب دونون کا ایک ہی یہ دعا حضرت پڑھتے تھے جب کہ رات کو اٹھتے تھے تہجد کی

۲۲۴۸ نماز پڑھنے کو هر اَبُوسَعِيدٍ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ وَمِلْءَ مَاشِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ اَهْلَ
الثَّنَاءِ وَالْمَجْدِ اَحَقُّ مَاقَالَ الْعَبْدُ وَكُلُّنَا لَكَ عَبْدٌ اَللّٰهُمَّ لَامَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَامُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ
وَلَايَنْفَعُ ذَاالْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ كَانَ يَقُوْلُهٗ اِذَا رَفَعَ رَأْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ مسلم مین ابوسعید رضہ سے روایت ہی کہ
حضرت صلعم نے فرمایا کہ الٰہی ای ہمارے رب تیرے ہی واسطے تعریف ہی آسمانون اور زمین کے بار بر بعد اسکے جو چیز تیری خواہش مین ہو اوسکے برابر ای بڑائی
اور تعریف کے لائق جو بندے نے کہا تیری تعریف مین سچ اوسکا تو لائق تر ہی اور ہم سب تیرے بندے ہین الٰہی کوئی روکنے والا نہین تیری دی چیز کو
اور کوئی دینے والا نہین تیری روکی چیز کو اور تیرے روبرو نصیبے والے مالدار کو اوسکا نصیبہ اور مال کچھ فائدہ نہین کرتا یعنی بدون عبادت اور
عاجزی کے مالداری قیامت کو کچھ کام نہ آویگی یہ حضرت ص فرماتے تھے جب رکوع سے سر اوٹھا کر کھڑے ہوتے تھے ف یہ دعا حنفی مذہب مین نفل
۲۲۴۹ نماز مین پڑھے فرض مین نہین هر اَبُوْبَرْزَةَ الْاَسْلَمِيُّ اَللّٰهُمَّ صُبَّ الْخَيْرَ عَلَيْهِمَا صَبًّا وَلَا تَجْعَلْ عَيْشَهُمَا كَدًّا
دَعَا بِهٖ لِجُلَيْبِيْبٍ وَّامْرَأَتِهٖ مسلم مین ابوبرزہ اسلمی رضہ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا الٰہی ڈال دے ان پر مال کو اونڈیل کر اور نکر انکی
زندگی اور گذران کو تنگ اور سخت یہ دعا حضرت صلعم نے جلیبیب اور اوسکی جورو کے حق مین کی ف یہ جورو خاوند نہایت محتاج تھے اسواسطے
۲۲۵۰ حضرت نے اونکے واسطے فراغت کی دعا کی ق عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ اَوْفٰی اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی اٰلِ اَبِيْ اَوْفٰی بخاری اور مسلم مین عبد الله
بن ابی اوفی رضہ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ الٰہی رحم کر ابی اوفی کے لوگون پر ف جب آیت اوتری کہ ای محمد لوگون کے مالون سے زکوۃ لے اور اونکے
۲۲۵۱ واسطے دعا مانگ تو عبد الله بن ابی اوفی زکوۃ لائے تو حضرت صلعم نے اونکے حق مین دعا کی ق اَنَسٌ اَللّٰهُمَّ عَلَی الْاٰكَامِ وَالظِّرَابِ وَ
بُطُوْنِ الْاَوْدِيَةِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ دَعَا بِهٖ حِيْنَ اسْتَسْقٰی فَقِيْلَ لَهٗ هَلَكَتِ الْاَمْوَالُ وَانْقَطَعَتِ السُّبُلُ
فَادْعُ اللّٰهَ يُمْسِكْهُ عَنَّا بخاری اور مسلم مین انس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ الٰہی پانی برسے ٹیلون پر اور پہاڑیون پر اور نالون کے اندر اور
درخت جمنے کے مکانون پر یہ حضرت صلعم نے دعا کی جب کہ اول مینہہ مانگا تھا پھر حضرت صلعم سے یون کہا گیا کہ پانی کی کثرت سے جانور مر گئے اور راہین بند ہوگئین
۲۲۵۲ سو خدا سے دعا کیجیے کہ ہمسے مینہہ کو روکے ف اسکا پورا قصہ اسی باب مین ہو چکا ق اِبْنُ مَسْعُوْدٍ اَللّٰهُمَّ عَلَيْكَ بِقُرَيْشٍ قَالَهٗ
ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ عَلَيْكَ بِاَبِيْ جَهْلِ بْنِ هِشَامٍ وَعُتْبَةَ بْنِ رَبِيْعَةَ وَشَيْبَةَ بْنِ رَبِيْعَةَ وَالْوَلِيْدِ بْنِ عُتْبَةَ
وَاُمَيَّةَ بْنِ خَلَفٍ وَعُقْبَةَ بْنِ اَبِيْ مُعَيْطٍ وَذَكَرَ السَّابِعَ وَلَمْ اَحْفَظْهُ قَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ فَوَالَّذِيْ بَعَثَ مُحَمَّدًا
بِالْحَقِّ لَقَدْ رَاَيْتُ الَّذِيْنَ سَمّٰی صَرْعٰی ثُمَّ سُحِبُوْا اِلَی الْقَلِيْبِ قَلِيْبِ بَدْرٍ قَالَ الصَّغَانِيُّ مُؤَلِّفُ هٰذَا الْكِتَابِ
السَّابِعُ هُوَ عُمَارَةُ بْنُ الْوَلِيْدِ بخاری اور مسلم مین عبد الله بن مسعود رضہ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا الٰہی پکڑلے قریش کو یہ حضرت صلعم نے تین بار
کہا پھر فرمایا الٰہی پکڑلے ابی جہل بن ہشام کو اور عتبہ بن ربیعہ کو اور شیبہ بن ربیعہ کو اور ولید بن عتبہ کو اور امیہ بن خلف اور عقبہ بن ابی معیط
کو راوی کہتا ہی کہ حضرت صلعم نے ساتوین شخص کو بھی ذکر کیا تھا پر مجکو یاد نہین رہا عبد الله بن مسعود رضہ نے کہا قسم ہی اوسکی جسنے محمد صلعم کو سچا پیغمبر کیا کہ
جنکا حضرت صلعم نے نام لیا تھا مقرر مینے اونکی پڑی لاشین دیکھین پھر وی کھینچ کر کوئین مین ڈالے گئے یعنی بدر کے کوئین مین صغانی اس کتاب کے
جمع کرنے والے نے کہا کہ وہ ساتوان شخص جسکو راوی بھول گیا عمارہ بن ولید ہی ف روایت ہی کہ حضرت مکے مین کعبے کے سامنے نماز پڑھتے تھے
ابوجہل اور کفار قریش وہان بیٹھے تھے جب حضرت سجدے مین گئے تو اون نابکارون نے اونٹ کی اوجھڑی حضرت ص کی پیٹھ پر دونون شانون کے درمیان رکھدی
اور ہنسنے لگے اور ایک دوسرے پر حوالہ کرنے لگے کہ فلانے شخص نے یہ حرکت کی دوسرا کہتا تھا کہ نہین فلانے نے کی اور حضرت ص اوسی طرح سجدے مین رہے

فاطمہ زہرا رضنے جب یہ سُنا تو گھبرائی ہوئین آکر حضرت کی پیٹھ سے اوسکو اوتارا تب حضرت نے اونکو یہ بد دعا دی اول ابو جہل قریش کو ذکر کیا پھر بڑے بڑے موذیون کا مفصل نام لیا چنانچہ وہی لوگ جنگ بدر مین مارے گئے اور کوئین مین ڈالے گئے لیکن اُمَیَّہ بن خلف حضرت کے ہاتھ سے زخمی ہوکر مکے مین جاکر مرگیا اور یہ جو مصنف نے کہا کہ ساتوان شخص عمارہ بن ولید ہی یہ بات خوب نہین بنتی اسواسطے کہ کہتے ہین عمارہ کی موت حبش کے ملک مین ہوئی واللہ اعلم

۲۲۵۳ ق اِبْنُ عَبَّاسٍ اَللّٰهُمَّ فَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ زَادَ اَبُوْ مَسْعُوْدٍ وَّعَلِّمْهُ التَّاْوِيْلَ دَعَا بِهٖ لَهٗ لَمَّا وَضَعَ لَهٗ وَضُوْءً[1] ۱ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عباس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی اوسکو دین مین فہم اور بوجھ دے ابو مسعود محدث نے اپنی روایت اور زیادہ کی کہ اور اوسکو قرآن اور حدیث کا اَیر پھیر سکھا دے یہ دعا حضرت نے عبد اللہ بن عباس کے واسطے کی جبکہ اونھون نے حضرت کے واسطے وضو کرنے کا پانی رکھ دیا ف اسی دعا کی برکت سے عبد اللہ بن عباس بڑے عالم ہوئے چنانچہ قرآن کی تفسیر کی اکثر اونھین سے روایت ہی ابو مسعود اوس محدث کا نام ہی جسنے مستدرک کتاب جمع کی

۲۲۵۴ ق اَنَسٌ اَللّٰهُمَّ لَا عَيْشَ اِلَّا عَيْشُ الْاٰخِرَةِ فَاغْفِرْ لِلْاَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَةِ بخاری اور مسلم مین انس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی سچی زندگی نہین مگر آخرت کی زندگی سو بخش دے انصار اور مہاجرین کو ف جنگ خندق مین مہاجرین اور انصار مدینے کے گرد خندق کھودتے تھے اور یہ کہتے تھے نَحْنُ الَّذِيْنَ بَايَعُوْا مُحَمَّدًا عَلَى الْجِهَادِ مَا بَقِيْنَا اَبَدًا یعنی ہمنے محمد سے بیعت کی جہاد پر ہمیشہ جب تک ہم زندہ رہینگے تب حضرت نے اونکے جواب مین یہ دعا فرمائی یعنی دنیا کی زندگی کچھ حقیقت نہین زندگی ہی آخرت کی تو الٰہی انکی مغفرت کر تو وہان کی زندگی کا لطف اوٹھاوین

۲۲۵۵ م عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو اَللّٰهُمَّ مُصَرِّفَ الْقُلُوْبِ صَرِّفْ قُلُوْبَنَا عَلٰى طَاعَتِكَ مسلم مین عبد اللہ بن عمرو رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی اے دلون کے پھیرنے والے پھیر دے ہمارے دلون کو اپنی طاعت پر

۲۲۵۶ ق عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ اَوْفٰى اَللّٰهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ سَرِيْعَ الْحِسَابِ اهْزِمِ الْاَحْزَابَ اَللّٰهُمَّ اهْزِمْهُمْ وَزَلْزِلْهُمْ دَعَا بِهٖ عَلَى الْاَحْزَابِ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن ابی اوفی رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی اے اوتارنے والے کتاب کے اور جلد حساب کرنے والے بھگا دے کفار کے گروہون کو الٰہی اونکو شکست دے اور اونکو ڈگا دے یہ دعا حضرت نے کفار کے گروہون پر کی ف جنگ خندق اور جنگ احزاب مین کفار نے مدینہ گھیر لیا تھا حضرت کی دعا سے نہایت سرد ہوا چلی کفار گھبرا کے بھاگ گئے

۲۲۵۷ م عَائِشَةُ اَللّٰهُمَّ مَنْ وَلِيَ مِنْ اَمْرِ اُمَّتِيْ شَيْئًا فَشَقَّ عَلَيْهِمْ فَاشْقُقْ عَلَيْهِ وَمَنْ وَلِيَ مِنْ اَمْرِ اُمَّتِيْ شَيْئًا فَرَفَقَ بِهِمْ فَارْفُقْ بِهٖ مسلم مین حضرت عائشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی جو حاکم ہو میری امت پر کسی کام کا پھر اونپر سختی ڈالے تو اوسپر تو سختی ڈال اور جو حاکم ہو میری امت پر کسی کام سے پھر اونسے نرمی کرے تو الٰہی تو بھی اوسپر نرمی کر ف مسلمانون کے حاکم کو لازم ہی کہ ظلم نکرے تنگ نہ پکڑے حضرت کی اس بد دعا سے ڈرے بلکہ آسانی اور نرمی کرے تو خدا اوس سے نرمی کرے

۲۲۵۸ م جَابِرٌ اَللّٰهُمَّ وَلِيَدَيْهِ فَاغْفِرْ يَعْنِيْ رَجُلًا مِّنْ دَوْسٍ هَاجَرَ مَعَ الطُّفَيْلِ بْنِ عَمْرٍو الدَّوْسِيِّ اِلَى الْمَدِيْنَةِ فَاجْتَوَاهَا فَاَخَذَ مَشَاقِصَ فَقَطَعَ بِهَا بَرَاجِمَهٗ فَمَاتَ مسلم مین جابر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی اور اوسکے دونون ہاتھون کو بھی بخش دے یعنی اوس مرد کی مغفرت ہو جو دوس کی قوم سے تھا طفیل بن عمرو الدوسی کے ساتھ مدینے مین ہجرت کر آیا تھا سو وہان کی ہوا اوسکو ناموافق پڑی تو اوسنے چوڑی کانسیون سے اپنی اونگلیون کے درمیان والے جوڑ کاٹ ڈالے سو وہ مرگیا ف مصابیح مین جابر سے روایت ہی کہ جب حضرت نے مدینے کی طرف ہجرت کی تو طفیل کے ساتھ ایک مرد نے بھی ہجرت کی مدینے مین وہ نہایت بیمار ہوگیا اور اوسی اضطراب مین اپنی اونگلیون کے جوڑ کاٹ ڈالے خون بند ہوا اوسی صدمے سے وہ مرگیا تو طفیل نے اوسکو خواب مین دیکھا کہ سارا بدن اوسکا اچھا ہی مگر ہاتھون کو اپنے

[1] بالفتح آبیکہ آن بوضو سازند

چھپائے ہو طفیل نے پوچھا کہ تیرے رب نے تیرے ساتھ کیا سلوک کیا اوسنے کہا کہ ہجرت کی برکت سے میری مغفرت کی طفیل نے کہا کہ اپنے ہاتھ
توکیون لپیٹے ہی اوسنے جواب دیا کہ یہ حکم ہوا کہ ہم اوسکو نہین سنوارتے جسکو تو نے خود بخود بگاڑا پھر یہ خواب طفیل نے حضرت سے کہا تب حضرت نے
اوسکے حق مین یہ دعا فرمائی یعنی الٰہی جیسے تو نے اوسکے سارے بدن پر کرم کیا ہی تو اوسکے دونون ہاتھون پر بھی کرم کر اس حدیث سے بڑی فضیلت
ہجرت کی ثابت ہوئی اوس شخص کو اپنے مارنے کی نیت نہوگی کہ حرام موت ہوتی اضطراب سے یہ حرکت ہوئی ہوگی یا شاید ہلاکی کی نیت ہو مگر ہجرت کی
برکت اور حضرت کی دعا سے اوسکی مغفرت ہوگئی

٢٢٥٩ م سَعْدُ بْنُ اَبِي وَقَّاصٍ اَللّٰهُمَّ هٰؤُلَاءِ اَهْلِي يَعْنِي عَلِيًّا وَفَاطِمَةَ وَالْحَسَنَ
وَالْحُسَيْنَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ مسلم مین سعد بن ابی وقاص رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی یے میرے اہلبیت ہین یعنی علی مرتضی اور فاطمہ زہرا
اور حسن اور حسین علیہم السلام ف جب نجران کے نصارے نے اسلام کی حقیت مین بہت گفتگو کی تب حضرت کو حکم ہوا کہ مباہلہ کرو یعنی حضرت
اور نصاری بد دعا کرین کہ جو باطل دین پر ہو خدا کی لعنت اوسپر پڑے اور اس مضمون کی آیت اوتری کہ ای محمد کہدے انسے کہ آؤ ہم تم بلاوین
ہم اپنے بیٹون کو تم اپنے بیٹون کو ہم اپنی عورتون کو تم اپنی عورتون کو ہم اپنے قریبون کو تم اپنے قریبون کو پھر ہم تم خوب گڑگڑا کے دعا کرین
اور جھوٹون پر خدا کی لعنت ڈالین جب یہ آیت اوتری تو صبح کو حضرت نکلے امام حسن کا ہاتھ پکڑے اور امام حسین کو گود مین لیے اور فاطمہ زہرا
حضرت کے پیچھے اور علی مرتضی سب کے پیچھے پھر یہ حدیث فرمائی جب نصاری نے یے مبارک نورانی شکلین دیکھین تو ڈرے اور مباہلے سے انکار کیا اور جزیہ دینا
قبول کیا اس حدیث سے بڑا کمال پنجتن پاک کا ثابت ہوا حضرت نے اپنی بیبیون اور صحاب کو ساتھ نہ لیا اسواسطے کہ ایسے وقت مین اونکے لینے سے
نصاری پر حضرت کا رعب نہ پڑتا اور کمال حقیت ثابت نہوتی اسواسطے کہ رفیقون اور بیبیون کا نقصان آدمی پر اتنا گران نہین ہوتا جتنا اولاد کا
نقصان گران ہی اور یہ جو شیعہ اس آیت اور حدیث سے علی مرتضی کی حصر خلافت کی دلیل پکڑتے ہین سو محض بے جوڑ بات ہی اس سے اور خلافت سے کیا نسبت
قرابت اور محبت اور چیز ہی اور خلافت اور چیز اگر صرف قرابت اور حضرت کی محبت خلافت کی شرط ہوتی تو فاطمہ زہرا علی مرتضی پر خلیفہ ہونے مین مقدم تھین حالانکہ
یہ کسی کا مذہب نہین

٢٢٦٠ خ عَايِشَةُ اَللّٰهُمَّ هَالَةَ يَعْنِي هَالَةَ بِنْتَ خُوَيْلِدٍ اُخْتَ خَدِيجَةَ قَالَهُ لَمَّا اسْتَأْذَنَتْ عَلَيْهِ
فَعَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ وَسَلَّمَ اسْتِئْذَانَ خَدِيجَةَ بخاری مین حضرت عایشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ
الٰہی یہ ہالہ ہی اسکو بخش ہالہ مراد ہی جو خویلد کی بیٹی اور حضرت خدیجہ کی بہن ہی یہ حضرت نے اوسوقت فرمایا جب کہ ہالہ نے حضرت کے پاس آنے کی اجازت
مانگی تو حضرت نے اوسکی آواز سے حضرت خدیجہ کا اجازت مانگنا یاد کیا اور پہچانا ف حضرت خدیجہ کے انتقال کے بعد اونکی بہن ہالہ حضرت کے
گھر آئین اور دروازے پر کھڑے ہو کر حضرت سے اجازت گھر مین آنے کی مانگی حضرت کو اونکی آواز سے حضرت خدیجہ یاد پڑین حضرت غمناک ہوئے پھر یہ حدیث
فرمائی

٢٢٦١ م اِبْنُ مَسْعُودٍ اَمْسَيْنَا وَاَمْسَى الْمُلْكُ لِلّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ
وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْأَلُكَ خَيْرَ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَخَيْرَ مَا بَعْدَهَا وَاَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ
هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَشَرِّ مَا بَعْدَهَا اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَسُوْءِ الْكِبَرِ اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ
وَعَذَابٍ فِي الْقَبْرِ كَانَ يَقُولُهُ اِذَا اَمْسٰى وَاِذَا اَصْبَحَ قَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ اَيْضًا اَصْبَحْنَا وَاَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ
مسلم مین عبداللہ بن مسعود رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمنے شام کی اور خدا کے ملک نے شام کی اور خدا ہی کو شکر ہی کوئی بندگی کے
لائق نہین سوا خدا کے وہ اکیلا ہی کوئی اوسکا شریک نہین اوسی کا ملک ہی اور اوسی کو تعریف ہی اور وہ ہر چیز کر سکتا ہی الٰہی مین تجھسے اس
رات کی خیریت اور اسکے بعد دن کی خیریت مانگتا ہون اور تیری پناہ مانگتا ہون اس رات کی برائی اور اس رات کے بعد دن کی برائی سے

الٰہی مین تیری پناہ مانگتا ہون سستی اور پیری کی بُرائی سے الٰہی مین تیری پناہ مانگتا ہون دوزخ کے عذاب سے اور قبر کے عذاب سے یہ حضرتؐ فرماتے تھے شام کے وقت اور جب صبح ہوتی تھی تو بھی اسی طرح فرماتے تھے مگر امسینا وامسی الملک للہ کے مقام پر اصبحنا واصبح الملک للہ فرماتے تھے یعنی ہمنے صبح کی اور خدا کے ملک نے صبح کی

۲۲۶۲ ھ عَائِشَةُ بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْهُ مِنْ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّمِنْ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ قَالَهٗ عِنْدَ الذَّبْحِ مسلم مین حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خدا کے نام سے ذبح کرتا ہون الٰہی اسکو قبول کر محمدؐ کی طرف سے اور محمدؐ کی آل کی طرف سے اور محمدؐ کی امت کی طرف سے یہ دعا حضرتؐ قربانی ذبح کرنے کے وقت فرماتے **ف** حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے ایک مینڈھا سینگ والا جسکے مونہہ اور ہاتھہ پانون سیاہ تھے منگوایا پھر فرمایا کہ ای عایشہ چھری لا اور اوسکو تیز کر پھر حضرتؐ نے چھری لیکر اوسکو ذبح کیا اور یہ فرمایا

۲۲۶۳ ق عَائِشَةُ بِسْمِ اللّٰهِ تُرْبَةُ اَرْضِنَا بِرِيْقَةِ بَعْضِنَا تَشْفِيْ سَقِيْمَنَا بِاِذْنِ رَبِّنَا كَانَ اِذَا اشْتَكَى الْاِنْسَانُ الشَّيْءَ مِنْهُ اَوْ كَانَتْ بِهٖ قُرْحَةٌ اَوْ جُرْحٌ قَالَ بِسَبَّابَتِهٖ بِالْاَرْضِ ثُمَّ رَفَعَهَا بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا بسم اللہ یہ مٹی ہی ہماری زمین کی لپٹی ہی ہمارے بعضے کے لعاب دہن سے چنگا کرتی ہی ہمارے بیمار کو ہمارے رب کے حکم سے حضرتؐ کا معمول تھا کہ جب کوئی حضرتؐ سے بیماری کی شکایت کرتا یا اوسکے ریم کا زخم ہوتا یا کہین گھاو ہوتا تو حضرتؐ زمین پر کلمے کی اونگلی لگاتے پھر اوٹھا لیتے اور یہ فرماتے **ف** لعاب دہن اور خاک سے شفا ہونا صرف حضرتؐ کی دعا کی برکت سے تھا اسی واسطے مدینے کی مٹی کو خاک شفا کہتے ہین

۲۲۶۴ ق اِبْنُ عَبَّاسٍ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ الْحَلِيْمُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ كَانَ يَقُوْلُهٗ عِنْدَ الْكَرْبِ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عباس رضہ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہین کوئی بندگی کے لائق سوائے خدا کے جو اونچا بڑائی والا صاحب حلم ہی نہین کوئی عبادت کے لائق سوائے خدا کے جو بڑے عرش کا مالک ہی نہین کوئی پرستش کے لائق سوا خدا کے جو آسمانون اور زمین کا رب ہی اور عزت والے عرش کا رب ہی حضرتؐ اسکو رنج اور کمال سختی مین فرماتے تھے

۲۲۶۵ ق اَلْمُغِيْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ كَانَ يَقُوْلُهٗ فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ بخاری اور مسلم مین مغیرہ بن شعبہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہین کوئی معبود برحق سوائے خدا کے وہ اکیلا ہی کوئی اوسکا شریک نہین اوسی کا ملک ہی اور اوسی کو حمد ہی اور وہ ہر چیز پر قادر ہی الٰہی کوئی روکنے والا نہین تیری دی ہی چیز کو اور کوئی دینے والا نہین تیری روکی چیز کو اور تیرے روبرو نصیبے والے کو اوسکا نصیبہ کچھہ نفع نہین کرتا اسکو ہر نماز کے بعد فرماتے تھے

۲۲۶۶ ق جَابِرٌ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ اَنْجَزَ وَعْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ قَالَهٗ عَلَى الصَّفَا بخاری اور مسلم مین جابر رضہ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کوئی بندگی کے سزاوار نہین خدا کے سوائے وہ اکیلا ہی کوئی اوسکا شریک نہین اوسی کا ملک ہی اور اوسی کو حمد اور وہ ہر چیز پر قادر ہی نہین کوئی بندگی کے لائق خدا کے سوائے وہ اکیلا ہی پورا کیا اوسنے اپنے وعدے کو اور مدد کی اپنے بندے کی یعنی حضرتؐ کی اور تنہا اوسنے احزاب کو یعنی کفار کے گروہون کو شکست دی یہ حضرتؐ نے صفا پر فرمایا **ف** جب مکہ فتح ہوا تب حضرتؐ نے صفا پہاڑ پر اپنی فتح اور مدد کا یہ شکر ادا کیا

۲۲۶۷ ق عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

وَلَا نَعْبُدُ اِلَّا اِيَّاهُ لَهُ النِّعْمَةُ وَلَهُ الْفَضْلُ وَلَهُ الثَّنَاءُ الْحَسَنُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُوْنَ كَانَ يُهَلِّلُ بِهِنَّ فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن زبیر بن عوام رضؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کوئی معبود برحق نہین سوا خدا کے وہ اکیلا ہی کوئی اوسکا شریک نہین اوسی کا ملک ہی اور اوسی کو تعریف ہی اور وہ ہر چیز کر سکتا ہی نہین جنبش گناہ سے اور نہ طاقت بندگی پر مگر خدا کی توفیق سے نہین کوئی معبود برحق سوا خدا کے اور ہم کسیکی بندگی نہین کرتے سوا اوسکے اوسی کی نعمت ہی اور اوسی کا فضل اور اوسی کو عمدہ تعریف ہی سوا خدا کے کوئی بندگی کے لائق نہین ہمارا تو یہ حال ہی کہ ہم دین کو صرف اوسی کے واسطے خالص کر چکے اگرچہ کافرون کو یہ برا لگے یہ کلمہ حضرتؐ پڑھتے تھے ہر ایک نماز کے بعد ق

۲۲۶۸ اِبْنُ عُمَرَ لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ كَانَ يُلَبِّيْ بِهٰذِهِ التَّلْبِيَةِ فِيْ حَجِّهِ وَعُمْرَتِهِ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر رضؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ بار بار حاضر ہون تیری خدمت مین الٰہی حاضر ہون خدمت مین کوئی تیرا شریک نہین مین خدمت مین حاضر ہون بیشک حمد اور نعمت اور ملک تیرے ہی واسطے خاص ہی کوئی تیرا شریک نہین حضرتؐ کا معمول تھا کہ اپنے حج اور عمرے مین یہی تلبیہ فرماتے تھے ف تلبیہ اوس ذکر کو کہتے ہین جو احرام باندھنے کے وقت لبیک کی لفظ ملا کر کہتے ہین حضرتؐ اس ذکر کو احرام باندھنے کے بعد ہر ایک نماز کے پیچھے اور اونچے نیچے پر چڑھتے اوترتے اور لوگون کے ملنے کے وقت فرماتے سب روایتون مین تلبیہ متفق علیہ ہی اسمین اختلاف نہین امام اعظمؒ کے نزدیک اس سے کم کرنا درست نہین ہی اگر کچھہ زیادہ کرے تو مضایقہ نہین لبیک عرب مین پکارنے کے جواب مین کہتے ہین جیسے ہندی مین جی بولتے ہین بعد کعبہ بنانے کے حضرت ابراہیمؑ کو حکم ہوا تھا کہ تم سب لوگون کو قیامت تک حج کے واسطے پکارو چنانچہ اونھون نے پکارا تھا تو حاجیون کا یہ لبیک کہنا اوسی پکارنے کا جواب ہی م

۲۲۶۹ اَنَسٌ لَبَّيْكَ عُمْرَةً وَّحَجًّا مسلم مین انس رضؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا حاضر ہون تیری خدمت مین عمرے اور حج کی نیت کرتا ہون ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرتؐ نے حجۃ الوداع مین حج اور عمرے کی ساتھی نیت کی اسکو قران کہتے ہین یعنی ایک احرام سے حج اور عمرہ ادا کرنا اور یہی مذہب ہی امام اعظمؒ کا کہ قران افضل ہی تمتع اور افراد سے تمتع یہ کہ اول احرام عمرے کا کرے پھر وہ عمرہ ادا کرے احرام اوتارے پھر آٹھوین تاریخ حج کے واسطے دوسرا احرام باندھے اور افراد یہ کہ صرف حج کے واسطے احرام باندھے عمرہ نکرے بدون حج کیے احرام نہ اوتارے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلَى الْاِتْمَامِ وَالصَّلٰوةُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَاٰلِهٖ وَصَحْبِهِ الْكِرَامِ

مثنوی

شکر کہ انجام کو پہونچی کتاب / علم احادیث کی لبّ لباب
جو کہ طالب تھے براوج فلک / ترجمے سے آئے اوتر ارض تک

یعنی کہ اردو کی پہن کر قبا / شاہد تازی ہوا جلوہ نما
گنج خفی دست بدست آگیا / کیا ہی ہوا راز نہان برملا

دوستو اب اسکا ادا حق کرو / خلق کو سمجھا و خود اسکو پڑھو
اسکو نہ جزدان مین رکھ چھوڑیو / ہان کہین ایسا نہ ستم کیجیو

پیرو سنت ہی کا رہیو بجان / دل مین نہ بدعات کو دینا مکان
اب بھی تو بدعت مین اگر پھنسا / مونہہ تو محمدؐ کو دکھاویگا کیا

[illegible] نام کی گم کر ہوس / عاقل دیندار کو نکتہ ہی بس
یارب ان اوراق کو مقبول کر / ہند کو اس فیض سے کر بہرہ ور

[illegible] / الغرض [illegible] سے اوسے مرد کر
تیری ہی دھن روح کو ہردم رہے / تیرے غم عشق مین خرم رہے

یارب [illegible] قبول
خاتمہ بالخیر بحق رسول

خاتمۃ الطبع خدا ہی کو حمد سزاوار ہی اور نعت کے لائق احمد مختار ہی اوسنے ہماری ہدایت کے لیے قرآن نازل فرمایا انھونی اوسکے مضامین کو احادیث مین صاف بتایا پہر بھی جو باتین کہ ہماری سمجھ سے باہر تھین بزرگان دین نے آل اطہار و اصحاب اخیار کی روایت سے کھلی بیان کر دین مومنین کو قرآن پر عمل واجب ہی اور جاننا احادیث صحیحہ کا لازم ٹھہرا تا اپنے دین سے خبردار ہون شرک و بدعت سے بچین اسلام کے ضروریات سے ہوشیار ہون تو اب واجب ہوا کہ کوئی حدیث کی کتاب پڑھین اور جو عربی نجانتے ہون تو اردو ترجمہ مطالعہ کرین اس صورت مین چاہیے کہ کوئی کتاب مختصر ہو اور احادیث اوسکے صحیح او سب امور دین کا بیان ہو اور تمامی ارکان اسلام کی تصریح اور اوسکے ساتھ صاف ترجمہ بھی لکھا ہو تا پڑھنے والا اچھے سمجھ جاوے دل سے شائق اوسکا ہو ایسی کتاب سوائے تحفۃ الاخیار ترجمہ **مشارق الانوار** کے کوئی نتھی اسی لیے جناب حاجی محمد حسین مغفور اور برادر معظم محمد مصطفی خان مرحوم نے یہ کتاب چھاپی حق یہ کہ اون دونون نسخون سے مسلمانون کو بڑا فیض ہوا اور لوگون کا بہت مطلب نکلا واہب العطایا اون دونون کو جزائے خیر دے اور اونکے درجات عالی کرے اب اون مین سے کوئی نسخہ نہین ملتا اور مسلمانون کو اوسکا شوق بہت تھا عطوفی جناب سید **امداد العلی** صاحب بریلوی سلمہ اللہ الواہب الغنی نے کہ اجرائے امور خیر اونکی طبیعت ہی اور مددگاری مسلمان کی اونکی طینت ہی اس امیدوار رحمت ایزد منان **محمد عبد الرحمن** بن حاجی محمد روشن خان غفر لہما کو اس امر خیر کے پھیلانے کی ترغیب دی یعنی اسکے چھاپنے کی فرمایش کی سو پہلے مین نسخہ قدیمہ صحیحہ قلمیہ سے اسکا مقابلہ ہوا جو اوسمین باکل اوسکو بعد مطابق کرنے کے ماخذ سے حاشیے پر بطور نسخہ لکھا اور دو حدیثین جو اون نسخون مین زیادہ پائین وہ اندر کتاب کے بڑھائین اور اوپر سوائے علامت نسخے کے ہندسہ جو احادیث پر مرتب مرسوم ہی واسطے نشان کے نہین لکھا بلکہ رقم سیاقی اونکا نشان کیا جب کتاب اس طرح مرتب او طیار ہوئی اور اوسمین کوئی حالت منتظرہ باقی نہین رہی فقیر نے حسب فرمایش عطوفی ممدوح کے اوسکا چھاپنا شروع کیا اب کہ مہینا رمضان المبارک ۱۲۹۱ ہجری ہی چھپا اوسکا **مطبع نظامی** واقع کانپور مین تمامی کو پہونچا ناظرین سے امید ہی کہ جب اس کتاب کے مطالعے سے فائدہ اوٹھائین فقیر اور اسکے چھپنے کے مددگارون کو بدعائے فلاح دارین یاد فرمائین

قطعہ تاریخ نتیجہ ریز فکر آسمان رفعت منشی محمد علیخان متخلص بنکہت

طبع فرمود عبد رحمن خان — بہر احباب تحفۃ الاخیار
ہمتش جملہ صرف دینداری — نیت خیر دارد از ہر کار
شکر صد شکر از توجہ او — مع فہرست نو شدہ طیار
وہ چہ فہرست ونمای حدیث — وہ چہ فہرست کاشف اسرار
ہر حدیثی کہ خواہی اخذ کنی — ہر بیانیکہ اندر وست براز
سطر پیچان بصفحہ صافش — زلف پیچیدہ بتان بعذار
صرف گشت ہمہ نہ صرف گشت درآن — ذکر او بر زبان شود بیکار
بوی سالش شام نکہت را — عنبرین کردہ چون نسیم بہار

مرحبا آفرین جسزاہ اللہ — صرف کرد اندران زر و دینار
حسن اخلاق نیک او صافش — نتوان کرد ادا یکی ز ہزار
وہ چہ فہرست روکش مرآت — وہ چہ فہرست عینک انظار
حسن ترکیب او بر مز لطیف — پردہ بردار از رخ آثار
خوش ادا خوشنما و خوش تقطیع — خوشخط و خال ہمچو روی نگار
مدتی رفت در نگارش او — با ہمہ سعی و کوشش بسیار
یارب این نسخہ گشتہ مطبوع — باد مطبوع طبع ہر دیندار
ہمچو محبوب دلبر مطبوع — شد مزین مشارق الانوار

۱۲۹۱ ہجری

وجہ مہر کی خاتمے پر

واسطے سند اس بات کے کہ یہ کتاب چھپی ہوئی مطبع نظامی کی ہی مہر و دستخط مہتمم کے کیے گئے

فہرست ابواب و فصول مشارق الانوار برائے سہولت استخراج احادیث مطلوبہ

فهرست بعضی از فوائد و مطالب این کتاب که اهل دین را شوق دریافت آن اکثر باشد

تمت

صحتنامہ تحفۃ الاخیار ترجمہ مشارق الانوار

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳	۶	مردوہ	مردود
۹	۴	وَجَبَتْ	وَجَبَتْ
〃	۱۲	شَيْءٍ	شَيْءٌ
〃	۱۴	بتلاروزنگا	بتلاوونگا
۱۱	۸	اِلَّا فِيهِ	اِلَّا فِيهَا
۱۲	۲۷	مُحِيطًا	مُحِيطًا
۱۳	۵	صُبُّ	صُبَّ
〃	۲۲	حَتُّی	حَتّٰی
۱۴	۱۳	اَلطَّلَعَ	اَلْمَلَعَ
۱۶	۱۶	رکھے نہ	رکھے نہ
۱۷	۹	جُنُ	جُوُ
〃	۲۳	فَقَتَلَ	فَقَتَلَ
〃	۲۴	تَحَسُّ	تَحَسّٰی
۱۸	۴	اَلْحُصَيْبُ	اَلْحُصَيْبُ
〃	۱۷	ثُبُوتِ	ثُبُوتِ
〃	۲۷	لَقَا	لَغَا
۱۹	۳	لُحَيَّةِ	لَحْيَتِهِ
〃	۲۲	جَهْرَ	جَهَرَ
۲۲	۱۰	فَلْيُغَيِّرْ	فَلْيُغَيِّرْ
۲۴	۲۰	يَعْنِيْ	يَعْنِيْ
۲۶	۲۳	ملل	حلال
۲۸	۲	مَعَاذُ	مُعَاذُ
〃	۲۵	حزت	حضرت
۲۸	۱۳	غَدًا	نَدًا
۲۹	۵	آنَا	آنَا
〃	۱۰	مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ	مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ
۳۱	۹	بَيِّنَةٌ	بَيِّنَةٌ
۳۲	۶	اَسْجُدُ	اَسْجُدُ
۳۴	۷	لَا مُحَالَةَ	لَا مَحَالَةَ
〃	۲۱	فَلْيَتَكَلَّمْ	فَلْيَتَكَلَّمْ
〃	۲۵	بدسلے	بدلے
۳۵	۱۳	اَلْحَرِيرَةَ	اَلْحَرِيرَ
〃	۱۹	ناحق مال	ناحق مال
۳۶	۱	آدمی	آدمی

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳۶	۲	رَنی	زَنی
۳۷	۷	شَيْءٍ	شَيْءٌ
〃	۲۵	يَبْؤُسُ	يَبْؤُسُ
۴۰	۱۸	تَصِلِ	تَصِلَ
۴۳	۱۵	مَلِكُ	مَلِكَ
〃	۲۷	يُغْلِي	يَغْلِي
۴۵	۱۸	نسے	ہمسے
۴۸	۲	بَدَا أَ	بَدَأَ
〃	۲۴	سیسے	ویسے
۴۹	۵	لگے ہوگے	لگے ہوئے
〃	۱۲	وَالدُّهَانُ	وَالدُّخَانُ
۵۰	۳	جَابِرُ	جَابِرُ
〃	۱۲	مِنُ ابْنِ	مِنِ ابْنِ
〃	〃	مجرالدم	مجری الدم
〃	۱۵	اهل الاعز	اهل الاعز
۵۱	۱	اِنَّ الْعَبْدَ	اِنَّ الْعَبْدَ
〃	۶	اَبُوهُرَيْ	اَبُوهُرَيْرَةَ
〃	〃	لِيَتَكَلَّمْ	لِيَتَكَلَّمْ
۵۲	۵	چوہوین	چودھوین
۵۳	۱۸	اَلْخَمْرُ	اَلْخَمْرُ
〃	۲۴	اَمَّا	اَمَا
〃	۲۶	فَاَصَمَّهُمْ	فَاَصَمَّهُمْ
۵۴	۱۸	سَيَبْلُغُ	سَيَبْلُغُ
〃	〃	مِنُهَا	مِنْهَا
۵۶	۲۶	يَنْظُرُ وَ	يَنْظُرُ
〃	〃	اَعْمَالَكُمُ	اَعْمَالَكُمْ
〃	۸	تَسْتُرُ	تَسْتُرَ
〃	۱۹	الْقِرَدَتَ	الْقِرَدَةَ
۵۸	۱۲	بَعْدِ	يَعْدِ
۵۹	۱۱	اَنَا	اَنَا
۶۱	۱۳	اورعایت	اوروایت
۶۳	۱	عَمْرُو	عَمْرُو
〃	۲۳	تَدْخُلَ	تَدْخُلَ
۶۴	۲	لَيَتْرَأُبَنَّ	لَيَتَرَاؤُنَّ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۶۴	۲	تَتَرَآوُنَ	تَتَرَاءَوْنَ
〃	۹	تَغْلِی	تَغْلِی
۶۵	۱۱	شَيْءٍ	شَيْءٌ
〃	۱۲	فَالَ	قَالَ
〃	۱۴	هَيْئَتِهِ	هَيْئَاتِهِ
〃	۱۶	تَكُنُ	تَكُنْ
〃	۱۷	اِنَّمَا	اِنَّمَا
〃	〃	هٰذَا الْمَال	هٰذَا الْمَالُ
۶۹	۵	فَشَكَرَ	فَشَكَرَ
〃	۱۶	فَاسْتَعْصَادُ	فَاسْتَعْصَادُهُ
〃	۱۷	دُوْنَكَ	دُوْنَكَ
〃	۲۲	اُنْثَنِي	اُنْثَى
۶۹	۲۶	تَعَلَّم	تَعَلَّمُ
۷۰	۶	وَلْخَشَبَةَ	وَالْخَشَبَةَ
۷۱	۲۱	يَبْلُغَ	يَبْلُغُ
〃	۲۵	پوچھلی	پوچھایا
۷۳	۹	يُمُوتَ	يَمُوتَ
〃	۱۴	فِيْ	فِي
〃	۱۹	فَيَرْجِعُوْنَ	فَيَرْجِعُوْنَ
〃	۲۷	الْجَنَّةِ	الْجَنَّةِ
۷۴	〃	الْقَيْسُ	الْقَيْسِ
۷۶	۳	مُحْتَسِين	مُنْتَسِين
۸۱	۵	وَانْبَتَتْ	وَاَنْبَتَتْ
۸۲	۱۷	حَرَمَهَا	حَرَّمَهَا
〃	۲۶	باکبار	باربار
۸۴	۱	الْقِيمَةِ	الْقِيَامَةِ
〃	۶	يَدْعُوْنَ	يَدْعُوْنَ
〃	۱۲	ڈراہی	ڈرائی
〃	۲۱	لَاأَبَرَّ	لَا بُرَّةَ
۸۵	۷	اتَيَا	اَتَيَا
〃	۲۱	حَمَلُونَا	حَمَلُوْنَا
〃	۲۲	تُوَاخِذْنَا	تُوَاخِذْنِي
〃	۲۶	بِرَأْسِهِ	بِرَأْسِهِ
۸۸	۱۳	تونادان ہوکر	تونادان ہو

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۸۹	۸	اوسکو	اوسکو
〃	۱۴	پڑھر	پڑھو
〃	۱۸	عَايِشَةُ	عَائِشَةُ
۹۰	۱۶	قِرَاءَةُ	قِرَاءَةٌ
〃	۱۹	قربان	قربان
۹۱	۲۱	خبیل	خلیل
۹۲	۴	اِنِّی	اِنِّی
۹۴	۲	اورعلمکم	اور اعلمکم
〃	۳	فِيْ	فِي
〃	۴	الصَّبِيّ	الصَّبِيّ
۹۵	۸	اَحَبَّ	اَحَبُّ
۹۷	۱۸	کرلیگا	کرلیگا
〃	۲۳	مَنْصِلِ	مَفْصَلِ
۱۰۰	۲۴	پر	مین
۱۰۱	۸	عَمْرُو	عَمْرُو
۱۰۳	۵	قَسَمًا	قَسَمًا
〃	۲۴	تَنْكُرُ	تَنْكُرُ
۱۰۵	۵	غَيَّرَ	عَيَّرَ
۱۰۸	۶	تَغْلِبُوْ	تَغْلِبُوْا
〃	۲۶	وَاَيْتَنَا	رَاَيْتَنَا
〃	〃	فَصُوْمُ	نَصُوْمُ
۱۰۹	۹	اِنْكُمْ	اِنَّكُمْ
〃	۱۹	تُوُفِّيَ	تُوُفِّيَ
۱۱۲	۱۹	مینے تپر ظلم	مینے تپر کچھ ظلم
۱۱۴	۱۹	جَحَشِ	جَحْشِ
۱۱۵	۸	يَلْبَسُ	يَلْبَسُ
〃	۱۸	مروایت	روایت
۱۱۷	۲۳	تَنَاجَشُوْ	تَنَاجَشُوْا
۱۲۱	۷	ندبد	نہ بد
〃	۱۹	نَشْتَرِهِ	تَشْتَرِهِ
۱۲۵	۵	بینار	دینار
۱۲۸	۳	اُقِيمَتْ	اُقِيمَتْ
〃	〃	وَاَفْهَمُ	وَاَمُّهُمْ
〃	۴	لَاَنْذَاب	لَا نُذَاب

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۳۱	۲۷	ضُحی	ضُحٰی
۱۳۵	۱۵	توبہ	تویہ
۱۳۷	۹	اَلْبَرَآءُ	اَلْبَرَاءُ
〃	۱۶	نگا	ننگا
۱۳۸	〃	م	ق
۱۴۰	۱۴	یَدْخُلَنَّ	یَکْ خُلَنَّ
۱۴۱	〃	تَقُوْمُ	تَقُوْمَ
۱۴۲	۱۲	لیوے آمین	لیوے کہ آمین
〃	۲۰	کہ ہاتھ سے	کہ شاید ہاتھ سے
۱۴۴	۱۱	ھٰذَ الْیَوْمَ	ھٰذَا الْیَوْمَ
۱۴۵	〃	اسے	سے
〃	۱۳	سپہلے	پہلے
۱۴۶	۲۱	چھوڑادیا	چھوڑ دیا
۱۵۲	۲۱	اَبُوْھُرَیْرَۃَ	اَبُوْھُرَیْرَۃَ
۱۵۷	۴	بیعت کی	بیعت کی
۱۵۹	۱۰	ۃ	ہ
〃	۱۷	حضرتم	حضرتم
۱۶۴	۱۵	سَمِعْتُمْ	سَمِعْتُمْ
〃	۱۶	اَلسَّکِیْنَۃُ	اَلسَّکِیْنَۃُ
〃	〃	وَالْوَقَارُ	وَالْوَقَارَ
〃	۱۸	جھٹنا	جھپٹنا
〃	۲۶	اَرْجُوْا	اَرْجُوْ
۱۶۵	۱۴	حدیث	اس حدیث
۱۶۷	۱	لِاَصَاعَتِھَا	لِاِضَاعَتِھَا
۱۶۹	۱۹	فَاَبَیْتُ	فَاَبَیْتُ
۱۷۳	۷	وَتَعَالٰی	وَتَعَالٰی
۱۸۲	۲	لِکَ	لِکَ
۱۸۳	۳	قَلْبِہٖ اِلَّا	قَلْبِہٖ اِلَّا

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۸۸	۹	خَیْرً	خَیْرًا
〃	۱۹	اَلشَّجَرَۃَ	اَلشَّجَرَۃُ
۱۹۳	۳	اِنَّ نَفَرًا	اَنَّ نَفَرًا
۱۹۴	۲	خُطَبَ	خَطَبَ
۱۹۵	۱۸	اِلَیّ	اِلٰی
۱۹۷	۱۲	رَوَایَۃِ	رِوَایَۃِ
۲۰۷	۲۱	تَرَدَّۃٍ	تَرَدَّۃٍ
〃	۲۲	لِیَوْمِ	لِیَوْمٍ
۲۰۸	۱۲	یَا صَاحِبَا	یَا صَاحِبَاہُ
۲۰۹	۱۶	فیصلکر	فیصلے کر
۲۱۱	۶	اَخَذًا	اَحَدًا
۲۱۹	۵	اَلْمُغِیْرَۃُ	اَلْمُغِیْرَۃَ
۲۲۱	۱۹	بِالْاِنْصِرَافِ	بِالْاِنْصِرَافِ
〃	۲۷	بِالْاِیْضَاعِ	بِالْاِیْضَاعِ
۲۲۹	۷	وَالتَّمَرَتَانِ	وَالتَّمْرَتَانِ
۲۳۰	۱	مَنْ	مِنْ
۲۳۳	۱۶	نِعِمَّا	نِعِمَّا
۲۳۴	۱۳	وَالْاَرْضُ	وَالْاَرْضِ
۲۳۵	۱۳	اِنَّھُمْ	اَنَّھُمْ
۲۳۷	۲	اوس	اس
〃	۱۰	تَسْئَلْنِیْ	تَسْئَلْنِیْ
〃	۲۶	خَلْوَۃً	خَطْوَۃً
۲۳۸	۷	ھٰذَا	ھٰذَا
〃	۱۵	حَتّٰی	حَتّٰی
〃	۲۴	لِیْ	لِیْ
۲۴۱	۶	ججر	ہجر
〃	۲۵	یون	یہی
۲۴۲	۱	مِنْ	مِنَ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۴۴	۱۰	ابو	ابو
〃	۳	گھمنڈ	گھمنڈ آیا
۲۴۸	۷	بر	پر
۲۵۶	۷	الصَّوْمَ	اَلصَّوْمَ
۲۵۷	-	بِاَعْتَلِمْ	بِاَمْتِلِمْ
۲۵۸	۷	ھُوَھُوَ	ھُوَ
۲۶۴		اُخَیْرُ	اَلْخَیْرُ
۲۶۶	۱	تنت	سخت
۲۶۸	۲	زراہ	خواہ
۲۷۰	۱	ین	مین
〃	۱۸	خبیبہ	حبیبہ
۲۷۲	۲	اا	تو
۲۷۴	۳	آتَانِیَ	آتَانِیْ
۲۷۵	۷	سے	سکے
۲۷۷	۱۱	اور بہائی	اور بھائی
〃	۱۳	ل	بدل
〃	۱۵	اونکہ	اونکو
〃	۱۹	کہانا وارث	کو اپنا وارث
〃	۲۵	طلاتی	طلاقی
۲۸۷	۱	بدعت	بدعت
۲۹۰	۱۴	اَلشَّیْخُ	اَلشَّیْخُ
۲۹۱	۱۲	مان	یہان
۲۹۲	۱	یرات	خیرات
〃	۱۴	اس حدیت	اس حدیث
〃	۱۵	روایت	روایت
۲۹۷	۲۵	عمرؓ	عمرو رضؓ
۳۰۳	۱	ھذا	ھٰذَا
۳۰۷	۱۶	اَنْ تَصَلِّیَ	اَنْ تُصَلِّیَ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳۱۰	۱	پردا	پرداہ
۳۱۳	۱۱	ثلثا	ثلثا
۳۳۲	۲۲	وَاَنَا النظر	وَاَنَا اَنْظُرُ
۳۳۹	۱۵	اَلْمَائِلَۃِ	اَلْمَائِلَۃِ
۳۴۳	۱۰	تَفَرَقَا	تَفَرَّقَا
〃	۱۰	مَنْصَبِ	مَنْصِبِ
۳۴۸	〃	تکلیف	تکلیفات
۳۵۲	۱۸	لطبریہ	طبریہ
۳۵۶	۱	ہمقسم ہوتے	ہم قسم ہوئے
〃	۱۴	دُبَرَ	دُبُرَ
۳۷۷	۹	باب	باب
۳۹۳	۲۶	اَلسَّاحِرُ	اَلسَّاحِرُ
۳۹۸	۲۲	اَجْرَکَ	اَجْرُکَ
۴۰۹	۱۰	تَصَلِّیْ	یُصَلِّیْ
۴۱۵	۱۷	قَالَا انْطَلِقْ	قَالَا انْطَلِقْ
〃	〃	مِثْلِ	مِثْلِ
۴۱۹	۲۶	اَخَا	اَخَا
۴۲۳	۲۲	چنگ	جنگ
۴۳۳	۱۲	ول	قول
۴۴۴	۲	کنیت کہ	کنیت کو
۴۴۷	۹	جُوَیْرَۃَ	جُوَیْرِیَہ
۴۵۰	۳	اَبُوْ اَیُّوْبَ	اَبُوْ اَیُّوْبَ
۴۵۵	۲۰	اَوْلَیَعْتَمِنَّ	اَوْلَیَخْتِمَنَّ
۴۵۶	۵	قَالَ اَبُنَّ	قَالَ ابْنُ
۴۶۹	۵	فَیُصِیْحُوْنَ	فَیُصْبِحُوْنَ
۴۸۰	۱۰	مَلْحَانَ	مِلْحَانَ
۴۸۷	۹	ادا ہونے تک	ادا ہونے تک
۵۰۱	۲	وَمَیْخِیْ	وَمُخِّیْ

صحیحنامہ حاشیہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۷	مقابل ۳	داذن	دادن
۱۹	محاذی ۱۳	سنبت	منبت
۲۱	مقابل ۲	+	۸۰
۲۷	مقابل ۱۳	بیان عذاب	بیان عذاب
۲۷	مقابل ۲	نہود ممنوعہ	نذور ممنوعہ
۳۷	مقابل ۵	مسافرت	مسافر وقت
۴۶	۱۹	×	تحقیق القوسی
۴۸	۲	۲۳۳	۲۳۲
۷۶	۱	التنتیش	تفتیش
۹۹	۲۲	×	۴۷۵
۱۱۶	مقابل ۱۸	اَلثَّمَرُ	اَلثَّمَرَ
۱۳۸	۸	حکم	حلم
۱۸۴	۳	تارکان زکوۃ	تارکان زکوۃ
۲۲۰	۱	×	۱۰۳۴
۲۳۳	پیشانی	نعم	نعم
۲۴۷	پیشانی	و	کو
۲۸۲	۵	لہبن	نہین
۳۹۰	مقابل ۴	×	۱۷۰۵
۴۱۷	۱۸	۱۷۹	۱۷۹۰
۴۵۷	پیشانی	لام تالید	لام تاکید

تمت

انتباہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قال اللہ تعالی فاسئلوا اھل الذکر ان کنتم لا تعلمون ۔ جاننا چاہیے کہ علم تفسیر قرآن و حدیث اشرف علوم ہے اسواسطے کہ اصل اور ماخذ ہے علم شریعت اور طریقت یعنی عقائد و فقہ و تصوف کا جنکے علم و عمل پر نجات اور حصول حسنات و فوز درجات عالیہ موقوف ہے مسائل فقہیہ ہرگز ہرگز خلاف قرآن و حدیث نہین ہے جو شخص کہ خلاف سمجھتا ہے منشا اوسکا جہل و عدم عبور روایات مختلفہ احادیث پر اور عدم تمیز مراتب و درجات احادیث اور نجاننا ناسخ و منسوخ اور حال رجال رواۃ وغیرہ ہے بالجملہ علم حدیث دریاے ناپیدا کنار ہے اوسمین غواصی کرنا اور گوہر مسئلہ نکال لانا ہر شخص کا کام نہین اسلیئے کہ ایک ایک مسئلہ مین چند روایات مختلف متضادہ مروی ہین پس تاوقتیکہ پہلے عبور تمام روایات مختلفہ پر جو اوس مسئلہ مین مروی ہین اور پھر دریافت اسکا یہ احادیث کونسے درجہ اور مرتبہ مین موافق اصول موضوعہ محدثین کے ہے اور پھر علم احوال رجال رواۃ پھر تحقیق ناسخ و منسوخ پھر علم تطبیق و توفیق بین الاحادیث وغیر ذلک نہو ترجیح دینا اونمین سے کسی روایت کا اور استخراج کرنا کسی مسئلہ کا اوس عمل کرنا اوسپر جائز نہین اسی واسطے علماے محققین اور محدثین مستندین کے نزدیک علم حدیث بدون سند کے اوستاد متقی سے معتبر نہین اگرچہ عالم متبحر ہو اور حدیث شریف مین آیا ہے کہ حدیث دین ہے پس دیکھو دین کس سے لیتے ہو یعنے حدیث کو عالم مستند متقی متورع سے سیکھنا اور لینا چاہیے علماے ربانیین اور مجتہدین راسخین جزاہم اللہ تعالے عنی و عن سائر المسلمین نے بکمال محنت و ریاضت اور دیانت و امانت اور تحقیق و تدقیق کتاب و سنت و اجماع امت سے مسائل اخراج کرکے علم فقہ کو مدون کردیا عمل کرنا احکام قرآن و حدیث پر آسان کردیا پس اب ہر مسلمان کو اتباع و تقلید کسی مجتہد کی ضرور چاہیے لہذا علماے کبار اور آئمہ عالی وقار مثل امام نودی اور امام بغوی اور امام ابن ہمام اور طحاری اور امام رازی وغیرہم علیہم الرحمۃ نے تقلید ہی اختیار کی ہے اصل مطلب اس تحریر کا یہ ہے کہ ترجمہ مشکوۃ و مشارق وغیرہ کا اگرچہ زبان اردو مین ہوا ہے لاکن اونکو کسی مستند متقی سے پڑہنا اور سند لینا چاہیے اور کسی حدیث کو خلاف مسئلہ فقہیہ سمجھنا نچاہیے اور کسی مجتہد پر زبان طعن و تشنیع کھولنا نچاہیے اگر کسی مسئلہ فقہیہ اور مضمون حدیث مین اختلاف نظر آوے واجب ہے کہ اوسکو کسی عالم محقق متدین سے تحقیق کرکے رفع شک و وہم اپنا کرے نہ یہ کہ موافق اپنی فہم و رای کے ترجمہ اردو اوسکا دیکھکے خلاف فقہہ سمجہکے اوسپر عمل کرے اور مسئلہ فقہیہ کو چھوڑ دے اور مجتہدین پر طعن شروع کرے خسر الدنیا والآخرۃ ذالک ھو الخسران المبین ہو رہی فقط شعر ہمارا کام سمجھانا ہے یاروں ۔ پھر آگے تم چاہو مانو یا نمانو ۔ والسلام علی من اتبع الہدی

وجہ ختم بر خاتمہ

واسطے سند اس بات کے کہ یہ کتاب چھپی ہوئی مطبع نظامی کی ہے مہر و دستخط مہتمم کے کیے گئے ۔

محمد روشن خان حنفی ۱۲ [illegible]

محمد عبد الرحمن خان

[illegible]